القرآن الكريم

حُسنِ قرآن

امیر پیامِ رحمت: خواجہ محمد اسلم (مرحوم)

تفسیری ترجمہ: ڈاکٹر نصیر احمد ناصر (مرحوم)





برائے ایصالِ ثواب

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

مُقدّمہ قرآن

قُرآنِ حکیم کا ترجمہ پڑھنے سے پہلے قاری کے لیے یہ سوچنا اور سمجھنا ناگُزیر ہے کہ وہ اسے کیوں پڑھ رہا ہے؟ یہ از بس اہم سوال ہے، جس کا مختصر جواب یہ ہے کہ اِنسان اِس دُنیا میں راہیِ دارُالآخرت ہے، جو الحیوان ہے، یعنی اس میں زندگی ہوگی، موت نہیں ہوگی۔ اس موت ناآشنا جہان ابدی کے دو عالَم ہیں، جو زوجین ہیں۔ ان میں سے ایک اس کا حقیقی خانۂ حُسن و سُرور یا حُسنُ المآب ہے، جسے قُرآنِ حکیم نے جنّتِ قُرّۃُ العین سے تعبیر کیا ہے۔ یہ اِسم با مُسمّٰی ہے۔ آج تک کسی مُتنفّس نے اسے دیکھا ہے نہ اس کی حقیقت سے آشنا ہی ہے۔ اس کا زوج (Spouse) جہنّم ہے۔ اس میں مُشرک اور دیگر بڑے بڑے مجرم شدّتِ عذاب سے زندوں میں ہوں گے نہ مُردوں میں۔

یہ تو تھا جُملۂ مُعترضہ۔ بات سفرِ زندگی کی ہو رہی تھی۔ یہ یاد رہے کہ ربِّ رحمٰن نے اِنسان کو حِسّی۔ قلبی۔ نفسی یا باطنی نظام اور فکر و عمل اور انتخاب کی آزادی ودیعت کر کے دُنیا میں بھیجتا ہے تاکہ وہ جنّتِ ارضی میں ہوش و حواس اور طمانیّت و سلامتی کے ساتھ اپنے آپ کو مسافر سمجھتے ہوئے حیاتِ طیبہ بسر کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مُتّقی یا اہلِ آرزو و خَشیت بن کر صراطِ مستقیم یا جنّتِ قُرّۃُ العین کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرتا ہوا اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائے، جو اللہ تعالیٰ کی جنّتِ قُرّۃُ العین اور اس کا حُسنُ المآب ہے۔

یہ ہے مقصودِ زندگی، غایتِ دین اور مشیتتِ ایزدی،

نیز قُرآنِ حکیم کی تلاوت بِالحق اور اور میں تدبُّرِ مُسلسل کرنے کی غایتُ الغایات۔

اِنسان مُسافر ہے اور قُرآنِ حکیم ''الھدیٰ'' ہے۔ اس کا مطلب ہے دُہرا ہے: اوّلاً، یہ رہروانِ رہِ عشق کے لیے ہدایت نامہ اور نقشہ ہے، جس کے ذریعے وہ راہِ راست پر سفر کر کے اپنے الٰہ جمیل کی جائے لقائے۔ جنّتِ قُرّۃُ العین میں بغیر کسی سے پُوچھے گچھے آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔ ثانیاً، قُرآنِ حکیم جو ربِّ زندہ بِالذّات کا زندہ کلام ہے، اہل آرزو و خَشیت کا دلیلِ راہ، ہادی یا رہنما ہے۔ اگر وقتی تغافُل یا کسی اور وجہ سے کسی جگہ اس پر راہِ راست مُشتبہ ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ زندہ قُرآن مجید میں تفکر بِالحق کرے اور اس سے بار بار پُوچھے تو اس پر راہِ راست آشکارا ہو جائے گا، کیونکہ وہ ''الفرقان'' ہے، یعنی ہدایت و ضلالت میں امتیاز کرنے والا ہے۔

یہ اصلِ عظیم ذہن نشین کر لینے کی ہے کہ

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O (الرَّحْمٰن: ۱۔۲)

کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں (Aesthetic-Creative Masterpiece) کا ربِّ عاشق ہے، اُس نے قرآن کی تعلیم دی تھی، اور ہمیشہ دیتا رہے گا۔

بالفاظِ دیگر، وہ اہلِ آرزو و خشیت (مُتّقیوں) کی زندگی کے ہر موڑ پر، بلکہ قدم قدم پر رہنمائی کرتا رہتا ہے۔ جس کی رہنمائی ربِّ عاشق کرے، وہ اگر اُسے یا اس کے حُسنِ کلامِ آخر سے مُنہ موڑ کر کسی غیر اللہ یا اس کی کتاب یا کتابوں سے ہدایت کے لیے رُجوع کرے تو اس سے بڑا ظالم و جاہل اور کون ہو سکتا ہے؟ یعنی نہیں ہو سکتا۔ اِسی مفہوم میں قرآنِ مجید "الھدیٰ" اور "الفرقان" ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہُوا کہ قرآنِ حکیم کا مُطالعہ بالحق کرنے سے مقصودِ حقیقی یہ ہے کہ اِنسان امن و سلامتی کے ساتھ حیاتِ طیبہ بسر کرے اور راہِ راست پر سفر کر کے اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائے، جو جنتِ قُرّۃُ العین ہے

یہ کُرۂ ارضی اِنسان کا مولد و منشا (Place of nativity and development) ہے اور اس میں آزادی اور امن و سلامتی کے ساتھ حیاتِ طیّبہ بسر کرنا، اس کا بُنیادی حق، مشیتِ ایزدی اور دینِ اسلام کی غایتِ حقیقی ہے۔ لیکن اس میں دینی و مذہبی، قومی و قبائلی، مُلکی و لسانی تعصّبات (Prejudices)، اِقتدار و حاکمیّت، مال و دولت اور اراضی و صِنفِ جمیلہ، باہمی کُشت و خون اور جنگ و جدال کے عوامل اور مُحرّکات بن سکتے تھے۔ لہٰذا طاغوتی اور باطل قُوّتوں کا مقابلہ کرنے اور ان کی دستبرد و چیرہ دستی اور محکومی و غُلامی سے محفوظ رہنے کے لیے اہلِ اِیمان و تقویٰ کے لیے اپنے نُورِ ذات کی مسلسل تکمیل اور مادی و معنوی ترقی کرتے رہنا ناگُزیر ہے۔ ظاہر ہے، ایسا کرنے کے لیے اُنہیں "الھدیٰ" کی حاجت ناگُزیر تھی اور وہ اب قرآنِ حکیم ہے۔

قُرآنِ حکیم کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ بے بہا گوہر ہائے معانی کا بحرِ زخّار و بیکراں ہے، لیکن ان کو باہر نکالنے کے لیے ایک تو قُرآنِ حکیم کا مُخلص تلمیذ ہونا، دُوسرے، اس کا شناور و غوّاص ہونا اور، تیسرے، ان سے مقدور بھر مُسلسل اِستفادہ کرنا، ناگُزیر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان گوہر ہائے معانی میں "سُلطان" مُضمر ہے۔

"سُلطان"

"سُلطان" قُرآنِ حکیم کی ایک وسیع المعانی اِصطلاح ہے۔ اس کا ایک معنی، بشمولِ ٹیکنالوجی علمی۔ سائنسی قُوت ہے۔ جس کے ذریعے اِنسان عالمِ زمان و مکان کی تسخیر کر سکتا اور کر رہا ہے۔ اس اِصطلاح میں جوہری توانائی اور دُور مار ہتھیاروں کا مفہوم بھی مُضمر ہے۔

ربِّ رحمٰن کے حُسنِ کلامِ آخر کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ "علم" ہے؛ اور علم ایک نامیاتی کُل (An Organic whole) ہے۔ اس کی مثال ایک سدا بہار و بار آور شجرِ طیبہ ایسی ہے، جو اِمتدادِ وقت کے ساتھ قوانینِ الٰہیہ کے مطابق نشو و نما پاتا اور برگ و بار لاتا رہتا ہے، جن کو عُلومِ جدیدہ اور اصنافِ ادب و فن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ علم کی اِرتقاء مُسلسل اِنسان کی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ ہوتا ہے جو وہ قوانینِ الٰہیہ کے مطابق کرتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ ربِّ رحمٰن نے اِنسان کو انفُس و آفاق اور قرآنِ حکیم میں پیہم تفکر بالحق کرنے کی تاکید فرمائی ہے؛ اور یہی مطلب ہے ان آیاتِ بصیرت افروز کا:

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَيَانَ O (الرّحمٰن ۱-۴:۵۵)

وہ ازل سے شدید ترین شفقت و محبت کرنے، دُنیوی و اُخروی حسنہ اور انعام و اکرام سے نوازنے والا ہے، جس نے قُرآن کی تعلیم دی اور اس کے علوم سکھائے، سکھاتا ہے اور سکھاتا رہے گا (جنتِ قُرَّۃُ العین میں بھی)۔ اس نے اِنسان کو اِرتقائی انداز میں (یا درجہ بدرجہ) تخلیق کیا اور اسے اِظہار و ابلاغ (Expression and communication) کے طریقے سکھائے، سکھاتا ہے اور ہمیشہ سکھاتا رہے گا۔

لیکن ربِّ رحمٰن یہ سب کُچھ ان مُتّقیوں یا اہلِ آرزو و خَشیت کو سکھاتا ہے جو اس کے مُخلص تلامیذ ہوں گے اور یہ سب کچھ سیکھنے کی سچی طلب و آرزو اور جستجو رکھتے ہوں۔ "مخلص" تلامیذ وہ ہوتے ہیں جو تمام مذاہب یا مکاتبِ فکر اور فرقوں سے مُنہ موڑ کر اور ان کے مشرکانہ و باطل عقائد و نظریات سے اپنے دل و دماغ کو پاک و صاف کر کے اس عزم کے ساتھ قُرآنِ حکیم کے سامنے زانوئے تلمذ طے کریں کہ وہ جو کہے گا وہ اسے تسلیم بِالیقین کریں گے اور اس کے مُقابلے میں کسی نظریے، عقیدے، مقولے، روایات وغیرہ وغیرہ کو ہرگز نہیں مانیں گے۔

قُرآنِ حکیم کی رُوح یا معنویّت تک پہنچنے کی ایک پیش شرط (Pre-requisite) طہارتِ کُلّی ہے،

جس سے مُراد حواس و قلب اور جسم و ماحول کی پاکیزگی ہے۔ پاکیزگیِ حواس کا مطلب یہ ہے کہ تلمیذ القرآن کے گوش و نظر پاک و مُنزّہ ہوں، یعنی اپنی فطری حالت پر حسین و مُنور ہوں۔ قلب یا دل و دماغ کی طہارت سے مراد یہ ہے کہ اس کی عقلِ سلیم یعنی حسین و مُنوّر ہو، اس کے خیالات و تصوُّرات اور نظریات مُطھّر و ارفع ہوں: نیز اس کی آرزوئیں، خواہشیں اور جذبے پاکیزہ و حسین ہوں۔ جسم کی طہارت کا مطلب تن بدن اور لباس اور لباس کا صاف سُتھرا اور پاک ہونا ہے۔ ماحول کے مُطھّر ہونے سے مُراد یہ ہے کہ جس دُنیا میں وہ رہتا ہے وہ فواحش و مُنکر سے مُنزّہ ہو۔

قُرآنِ حکیم کی معنویّت تک رسائی حاصل کرنے کی دوسری پیش شرط تدبُّر فی القرآن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تلمیذ القرآن کے لیے قُرآنِ حکیم کی آیات و مُصطلحات کے معانی و مطالب، اسرار و رُموز اور عجائبات و اعجازات سمجھنے کے لیے اُٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے، کروٹ بدلتے ہر حال میں تفکر کرنا ناگزیر ہے۔

تفہیم قُرآن کے لیے اس کے تلامیذ کو اس کے اُسلُوبِ بیان کے ایجاز و اعجاز اور بلاغت و بُو قلمونی سے آگہی رکھنا بھی ناگُزیر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ اعجازاتِ قُرآن میں سے ہے کہ موقع و محل کے مُطابق اس کا اُسلُوب کبھی تمثیلی ہوتا ہے، کبھی واقعاتی: کبھی تشبیہی ہوتا ہے تو کبھی کنایاتی؛ کبھی ایجازی ہوتا ہے تو کبھی تشریحی؛ کبھی حکیمانہ ہوتا ہے تو کبھی منطقیانہ، کبھی جمالیاتی ہوتا ہے تو کبھی نفسیاتی؛ کبھی اِصطلاحی ہوتا ہے تو کبھی تلمیحی؛ کبھی عاشقانہ ہوتا ہے تو کبھی دلبرانہ؛ کبھی ناصحانہ ہوتا ہے تو کبھی تاکیدی: کبھی طبیعی ہوتا ہے تو کبھی مابعد الطبیعی؛ کبھی بیانیہ ہوتا ہے تو کبھی ڈرامائی، لیکن عموماً اعجازی ہوتا ہے۔

اس بنا پر کُل تلامیذ القرآن خصوصاً مُترجمین و مُفسرین پر لازم ہے کہ آیاتِ قُرآنی کو سمجھنے یا ان کا ترجمہ و تفسیر کرتے وقت اس کے اُسلوبِ بیان کے اس مُنفرد و بیمثال حُسنِ تنوُّع کو پیشِ نظر رکھیں ورنہ ان کا اِلتباسِ ذِہنی میں مُبتلا ہو جانا بعید نہیں۔

اس سلسلے میں اِس از بس اہم نکتے کی صراحت کر دی جاتی ہے کہ قُرآنِ حکیم بمُقتضائے موقع و محل اپنے الفاظ کو کبھی لُغوی اور کبھی اپنے اِصطلاحی معنٰی و مفہوم میں استعمال کرتا ہے؛ لہٰذا اس فرق کا اِدراک و شعور تفہیمِ قُرآن کے لیے ناگُزیر ہے۔

یہ اصلِ عظیم بھی یاد رکھنے کی ہے کہ قُرآنِ حکیم "حکم" (Judge) ہے، اس کا ہر فیصلہ اٹل ہے اور اس اک ہر قول اور حکم قولِ فیصل اور حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے؛ لہٰذا اس کا ہر حکم لازمی (Compulsory) ہوتا ہے نہ کہ اِختیاری (Optional)۔ چنانچہ جن مُفسرین نے بعض احکامِ الٰہیہ، مثلاً اِنفاق بالعفو" کے حکم کو لازمی سمجھنے کے بجائے اختیاری خیال کیا ہے، ان سے بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے۔

آخر میں اس از بس اہم نکتے کی صراحت کر دی جاتی ہے کہ ربِّ رحمٰن کا حُسنِ کلامِ آخر۔ قُرآنِ حکیم ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے، اس لیے کہ اس کی حفاظتِ کُلّی کی ذِمّے داری خود ربِّ علیم و حکیم نے لے رکھی ہے۔ چنانچہ اِرشادِ ربِّ جلیل ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝ (الحجر: ۹) :

یقینا ہم نے ہی اِس "ذِکر" یعنی اس نوشتۂ یاد دہانی۔ قُرآنِ حکیم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اِسے ہر قسم کی تحریف سے محفوظ و مصئون رکھنے والے ہیں۔

ہر قسم کی تحریف سے مُراد ملفوظی و مکتوبی اور موضعی و معنوی تحریف ہے۔

اللہ جَلَّ شانہٗ نے قرآنِ حکیم کو ملفوظی و مکتوبی اور موضعی تحریف سے محفوظ رکھنے کا ایک مُستقل و پائدار بندوبست یہ کیا ہے کہ اس کی آیات کو اپنے اعجاز بیان سے اس قدر شیریں و دلنشین، ہم آہنگ و مربوط اور ہم وزن و بلیغ بنایا ہے کہ ان کو یاد کرنا سہل ہو گیا ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ ہر زمان و مکان میں قرآنِ مجید کے حُفّاظ بکثرت رہے ہیں؛ نیزی ہر مسلمان کو اس کی مختلف سُورتوں کی آیاتِ کثیر و قلیل حفظ ہوتی ہے، جو وہ ہر صلوٰۃ میں پڑھتے رہتے ہیں۔

جہاں تک قرآنِ حکیم کی معنوی حفاظت کا تعلق ہے، ربِّ رحمٰن نے اس کا اہتمام کیا ہے کہ اس کے الفاظ واِصطلاحات اور آیات کے معانی و مطالب کی صراحت خود ہی کر دی ہے۔ یہ اس کا اِعجاز ہے، اور یہی راز ہے اس کے اَحۡسَنَ تفسیر ہونے کا (الفرقان ۳۳:۲۵) : یعنی وہ آپ اپنی بہترین اور کامل ترین تفسیر ہے۔

اس اِعجاز و راز تفسیرِ قُرآن کو، یعنی اس کے معانی و مطالب، اسرار و رُموز اور معارف واعجازات کو معلوم کرنے اور سمجھنے کا احسن و اکمل، نادِر اور بے بہا فارمولا، جسے اُس نے اپنے اِس تلمیذ کو سکھایا اور سمجھایا "کلید لُغاتِ قُرآن" کے نام سے اس کی حُسنِ تفسیر (جلد اول ص ۱۴۷- ۱۶۳) میں تشریحی مثالوں کے ساتھ شامل ہے، اس لیے یہاں صرف فارمولا درج کیا جاتا ہے۔

کلید لُغاتِ قُرآن   قُرآنِ حکیم کا لُغوی فارمولا

(ا) ایجابی تصریحات (ب) اِضدادی- تفسیری تشریحات

(۱) اِضداد (۲) اِضدادی مترادفات (۳) اِضدادی- مترادفاتی تضادات (۴) مترادفات (۵) مترادفاتی اضداد (۶)

مترادفاتی-اضدادی تضادات   تصریحی قاعدہ

(۱) مُفرد (لفظ ہو یا اِصطلاح) کی ضد (۲) اس ضد کا مترادف لفظ (۳) پھر اس کا مترادف لفظ (۴) لفظ یا اصطلاح کا مترادف لفظ (۵) اس مترادف کی ضد (۶) اِس ضد کی ضد

اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے جبر پر نہیں، بلکہ اس کی رحمتِ بے پایاں پر دال ہیں :

ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو احکامِ الٰہیہ کو جبر سمجھتے ہیں۔ یہ عقیدہ اور نظریہ قُرآنِ حکیم کی معنویّت سے ناآشنائی پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ وہ صاف کہتا ہے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ (البقرہ ۲۵۶:۲) : اللہ تعالیٰ کے دِین یا نظامِ حیاتِ کُلّی میں جبر کی اِجازت نہیں۔ بہر حال، عقیدۂ جبر سے اللہ تعالیٰ کی رحمانیّت و رحیمیّت اور ربوبیّت واُلُوہیّت اور دیگر صفاتِ حسنہ کی تکذیب لازم آتی ہے۔

غور کریں تو احکامِ الٰہیہ ربِّ رحمٰن کی رحمتِ بے پایاں اور فضلِ فراواں پر دلالت کرتے ہیں۔ اِس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ قُرآنِ مجید کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی عبادات کی غایتِ حقیقی احیائے تقویٰ ہے

لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ O (البقرۃ ۲:۲۱)۔

اور اِحیائے تقویٰ کا مطلب ہے: آرزوئے ہدایت اور خَشیتِ ضلالت کا زندہ و فعّال کرنا۔

یہ نکتہ بھی یاد رکھنا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِنسان کے فکر و عمل اور انتخاب کی آزادی ودیعت کر رکھی ہے، جس کا وہ اِحترام کرتا ہے اور ہم پر دُوسروں کی اِس آزادی کا اِحترام کرنا لازم ہے۔ وہ سُبحان و صمدّ ہے، یعنی اُسے اِس صُورتِ حال کی پروا نہیں کہ کوئی شخص اس کی عبادت کرتا ہے یا نہیں، یعنی اس کے احکام پر عمل کرتا ہے یا نہیں، لیکن اس کی رحمتِ بے پایاں کا تقاضہ اور خاصّہ ہے کہ اس نے اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کو اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ بالفاظِ دیگر، انہیں اپنے احکام و ہدایات کے مطابق جنتِ قُرّۃُ العین کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ وہ دُنیوی و اُخروی حسنہ حاصل کریں، مادّی و معنوی اِرتقاء اور اپنے نُورِ ذات کی تکمیل کریں: نتیجۃً، امن و سلامتی سے حیاتِ طیبہ بسر کریں؛ اور صراطِ مُستقیم پر امن و سلامتی کے ساتھ سفرِ زندگی کر کے اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں، جو جنت قُرّۃُ العین ہے۔

جنتِ قُرّۃُ العین اہلِ حُسن و عشق کا ابدی حُسنُ المآب ہے، یعنی حُسن و سُرور سے معمور گھر جہاں وہ عالَمِ کیف و سُرور میں حیاتِ جاوداں بسر کریں گے۔ یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ جنتِ قُرّۃُ العین میں بھی اِنسان بیکار زندگی بسر نہیں کرے گا، بلکہ محنت کرے گا کہ یہ اس کی فطرت اور زندگی کا تقاضا و خاصّہ ہے۔ لیکن اس کی محنت عاشقانہ ہوگی۔ محنت عاشقانہ ہو تو وہ راحت افزا و مسرّت انگیز ہوتی ہے۔ انسان وہاں بھی سفر کرتا رہے گا کہ حرکتِ مُدام زندگی کا خاصّہ ہے۔ اِس سفر کی نوعیّت ہجرت الی اللہ ہوگی، یعنی وہ اپنے اِلٰہ جمیل کے تقربِ مُسلسل کی خاطر سفر کرتا رہے گا جب تک ''وہ'' اپنی حُسن کاری و جلوہ افروزی کی شانِ نو بنو میں رہے گا (الرّحمٰن ۲۹: ۵۵)۔ ہجرت الی اللہ، تقرب الی اللہ، ترفّعِ درجات اور تکمیلِ نُورِ ذات ایک ہی

حقیقت کی مختلف تعبیریں ہیں۔ اِس سے اِس امر کی بھی توجیہہ ہو جاتی ہے کہ کیوں ربِّ رحمٰن نے اپنی رحمتِ بے قیاس کی بدولت اِنسان کو مرہونِ محنت کیا ہوا ہے:

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ O (البلد ۹۰:۴):

ہم نے اِنسان کو محنت میں اِرتقائی انداز میں تخلیق کیا ہے۔

تخلیقی فعلیّت (Aesthetic-creative activity)

اب ربِّ رحمٰن کی اس جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیّت (Aesthetic-creative activity) کا رازِ حکمت معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ کُھلا راز ہے کہ افراد و اقوام کی مادّی و معنوی ترقی، عظمت اور فضیلت ہمیشہ محنت مُسلسل کی مرہونِ منت رہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وقت اور زندگی کا خاصّہ حرکت ہے، اور حرکت ہر حال میں محنت چاہتی ہے، چاہے جبری ہو یا اِختیاری یا عاشقانہ۔

یہ ایک مُسلّمہ واقعیت ہے کہ ربِّ رحمٰن اِنسان کو بے قیاس صلاحیتیں (Potentials) ودیعت کر کے دُنیا میں بھیجتا ہے، جن کو وہ صرف محنت ومزادلت سے قُوّۃ سے فعل میں لاسکتا ہے۔ اِس سے مستنبط ہُوا کہ جو شخص محنت نہیں کرتا وہ ربِّ رحمٰن کی ودیعت کردہ صلاحیتوں اور اِستعدادوں کو قُوّۃ سے فعل میں نہیں لاتا اور ان کے بے شمار مادّی و معنوی فوائد سے محروم اور حسنات کے لحاظ سے خسارے میں رہتا ہے۔ اور یہ خسارہ اُسے اہلِ نار بناتا ہے۔ یہ مطلب ہے:

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O (العصر ۱:۱۰۳۔۲ ببعد)

کا (اور تاریخی عمل شاہد ہے کہ اِنسان مُسلسل خسارے میں جارہا ہے۔

ربِّ رحمٰن کے قوانین واحکام اصل میں ”الھُدیٰ“ یا مُستقل وابدی ہدایات ((Directions and Instructions ہیں کہ اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار اُن کے مطابق اس دنیا میں اس کی اَن گِنت حسین وطیّب نعمتوں سے تمتُّع کریں اور دُوسروں کو مُتمتّع ہونے کے مواقع فراہم کریں، اور امن وسلامتی کے ساتھ حیاتِ طیبہ بسر کریں؛ نتیجۃً اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں۔ اہلِ عشق ووفا کے لیے جنتِ قُرّۃُالعین اس کے حقیقی ناظُورِ حیات کی جائے لقاء اور اس کی ہم نظری وہم کلامی کا ”مقامِ گُریزاں“ ہے کیونکہ

ق كُلَّ يَوْمٍ هُوَفِیْ شَاْنٍ O (الرَّحْمٰن ۲۹:۵۵):

وہ ہر آن اپنی جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت کی شان نو بنو میں جلوہ افروز ہوتا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

فرض کیجیے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کا ربِّ عاشق نہ ہوتا اور نہ ان کو اپنے قوانین واحکام یا ہدایات ہی دیتا تو اِن کا کیا بنتا؟ یہی نا کہ ایک تو وہ جنتِ قُرّۃُالعین کی مسرّت بداماں حیاتِ جاوداں اور اس کی بے قیاس حسین ولذیذ نعمتوں اور اپنے اِلٰہ جمیل وربِّ عاشق کے قُرب ورِضوان کی نعمتِ عظمٰی سے محروم رہتے، اور دُوسرے، وہ سَمَندر سرشت بن کر آتشکدۂ جہنم میں رہتے اور اس کے المناک عذاب کی شدت سے ”نہ مُردوں میں ہوتے نہ زندگی میں“۔

جہاں تک اِس دُنیا کا تعلق ہے، یہ افرادِ نسلِ انسانی بدترین حیوانوں اور درندوں کی طرح قسیُّ القلب، پرلے درجے کے بے حیا اور بہرے، گُونگے اور اندھے بن کرے بے مقصد زندگی کرتے، فتنہ و فساد اور قتل و غارت کرنا ان کا شیوہ ہوتا، ان کا قانون جنگل کا قانون ہوتا، وہ خود آگاہ ہوتے نہ خدا آگاہ، بلکہ ظالم و جفاکار اور مُشرک وسَمَندر سرشت اور بے حیائی کے اعتبار سے سُوَر اور بندر ہوتے۔ مختصر یہ کہ وہ خوف وحُزن کے اسیر اراہلِ نار ہوتے۔ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ناعاقبت نااندیش بشر نُما حیوانوں کو چُونکہ علم ہی نہیں ہوتا کہ ان کی کوئی منزلِ مقصود ہے کہ نہیں، اور نہ ان میں جنت کی راہِ راست اور جہنم کی راہوں میں اِمتیاز کرنے کی صلاحیت ہی ہوتی تو لاشعوری طور پر اُن کا جہنم کی راہوں پر سفرِ زندگی کر کے جہنم میں جا گرنا شدنی ہوتا۔ وہاں جا کر ان پر کُھلتا کہ یہ آتشکدۂ جہنم وہی ہے جو انھوں نے خود دُنیا میں تیار کیا تھا۔

اس بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ ربِّ رحمٰن کے قوانین و احکام، جو دراصل ہدایات ہیں، اِنسان پر جبر نہیں، بلکہ اس کے لیے رحمتِ بے پایاں ہیں اور اس کے لیے وہ اپنے ربِّ عاشق پر ہزار بار بھی اپنی جان قربان کرے تو بھی اس کا حقِّ تشکر ادا نہ کر سکے اور ہر بار یہی کہے:

جان دی، دی ہُوئی اسی کی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہُوا (غالبؔ)

قُرآنِ حکیم کا نظامِ حیاتِ کُلّی

قُرآنِ حکیم کی ایک مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ اُس نے ربُّ العٰلمین کے کُل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے لیے ایک جامع و مانع نظام پیش کیا ہے، جسے اس نے دینِ اِسلام سے تعبیر کیا ہے، اور اب یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین یا نظامِ حیاتِ کُلّی ہے (المائدہ ۵:۳)۔ اسے قُرآنِ حکیم کا علمی۔ عملی پہلو کہہ سکتے ہی، لہٰذا اُسے جامع طور پر سمجھنے کے لیے پیغمبرِ اعظم و آخر ﷺ کی سُنّتِ حسنہ کا وسیع تناظر (Perspective) میں اُسے ژرف نگاہی سے دیکھنا ناگُزیر ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے کہ مُؤمن حقیقت میں وہ لوگ ہیں:

ۚ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ O (الحج 22:41)

جن لوگوں کو ہم کسی خطّہ ءارضی میں آزادی و اِقتدار دیتے ہیں تو وہ صلوٰۃ قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے، معروف کا حکم دیتے اور مُنکر سے منع کرتے ہیں؛ دیکھو! حیاتِ کُلّی کے کُل معاملات کے فیصلے کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

اب از بس اہم خط کشیدہ اِصطلاحاتِ قُرآنی کی مُجملاً تشریح کی جاتی ہے:

اِقامتِ صلوٰۃ کا مطلب ہے : قُرآن و سُنّہ کے مطابق نظامِ صلوٰۃ قائم کرنا، اور اُس کے کُل تقاضوں پورا کرنا۔

اِیتائے زکوٰۃ سے بھی مُراد قُرآن و سُنّہ کے مطابق نظامِ زکوٰۃ قائم کرنا اور اس کے وظائف کو احسن طریقے سے سرانجام دینا ہے۔

اوامر بالمعروف : معروف کے اِصطلاحی معانی یہ ہیں : خیر و بِرّ، حسنہ و احسان (مالی تعاون)، ماعون (= ضرورت کی چیزیں) اور قرضِ حسنہ (= واپسی کی شرط کے بغیر بِلا سُود قرض)؛ عدل و احسان (= حق سے زیادہ دینا)؛ حق گوئی و اکلِ حلال؛ مُساوی پیداواری حق یا حقِّ معلوم سمیت کُل اِنسانی حقوق کا پاس و اِحترام کرنا، صدقہ و خیرات، اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔

معروف کے احکام نافذ کرنا حکومت کی ذمے داری ہے، جبکہ ان کی تلقین و نصیحت کرنا افرادِ معاشرہ کا اہم فریضہ ہے۔

نواہی عنِ المنکَر : مُنکر کی قُرآنی مُصطلحہ کے معانی ہیں : دُشنام طرازی و شرّ انگیزی، فتنہ و فساد، دروغ گوئی و بُہتان تراشی، نِفاق و تکبُّر، بُخل و اِکتناز، بے حیائی، سلبِ حقوقِ انسانی، بدکرداری اور اکلِ حرام، سُود خوری و سُود کاری، مُنشّیات خوری و فروشی، قمار بازی، رہزنی، ڈکیتی، چوری چکاری اور تخریب کاری وغیرہ وغیرہ۔

ان سیّآت کے سدِّ باب کے لیے احکام جاری کرنا اور ان پر عمل درآمد کرانا، حکومت کا اہم ترین فریضہ ہے اور ان سے ناصحانہ انداز میں منع کرنا افرادِ معاشرہ کے اہم ذِمّے داری ہے۔

یہ چار نظام دینِ اسلام یا ربِّ رحمٰن کے نظامِ حیاتِ کُلّی کی چار بُنیادیں ہیں، للذا مزید صراحت کے مُتقاضی ہیں۔

نظامِ صلوٰۃ: اس کی اساس مسجد ہے جو ایک کثیر المقاصد معاشرتی اِدارہ ہے۔ یہ عبادت گاہ ہے، جس میں مُسلمان صلوٰۃِ پنجگانہ باجماعت قائم کرتے ہیں؛ نیز یہ اِقامتی و غیر اِقامتی درس گاہ اور کُتب خانہ بھی ہے : علاوہ بریں، یہ علمی و ادبی اور سیاسی جلسہ گاہ، مشاورت گاہ اور نکاح، ولیمہ اور دیگر معاشرتی تقریبات کے اِنعقاد کی جگہ ہے۔

عالمِ اِنسانی کے بیمثال و مثالی (Ideal) مُعلّمِ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مسجد نبویؐ میں قُرآنِ حکیم کے نظامِ تعلیم و تربیت کے مطابق اپنے تلامیذ کو تعلیم دیتے تھے۔ آپؐ کے تتبّع میں یہ نظامِ تعلیم و تربیت عالمِ اسلام میں پانچویں صدی ہجری / گیارہوں صدی عیسویٰ تک قائم رہا۔ یہاں تک کہ سلجوقی وزیر نظامُ الملک نے اِسے بڑی چابُکدستی سے خارج کرکے اپنا غیر قُرآنی نظامِ تعلیم رائج کر دیا۔

بہر حال، قُرآنِ حکیم نے اپنے نصاب تعلیم و تربیت کو اپنے اِیجازِ بلاغت سے اس طرح بیان کیا ہے :

ۚ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلاً مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ O (البقرہ ۲:۱۵۱)

(اے مُسلم تلامیذ) اسی طرح ہم نے تمہیں میں سے اپنا رسول (پیغمبر اعظم وآخرؐ) بھیجا ہے، جو تُم پر ہماری آیات تلاوت کرتا ہے؛ اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے؛اور تمہیں کتاب یعنی قُرآنِ حکیم کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے؛ نیز تمہیں وہ علوم و فنون سکھاتا ہے (یعنی علومِ جدیدہ) جو تم پہلے نہیں جانتے تھے (اور نہ جان ہی سکتے تھے)۔

نصابِ قُرآن کے مضامینِ خمسہ (Five subjects) مُفصلہء ذیل ہیں:

(ا) تلاوتِ آیاتِ اِلٰہیہ (۲) تزکیہ (۳) تعلیمِ قُرآن (۴) تعلیمِ حکمت اور (۵) تعلیمِ عُلُوم وفُنونِ نو بنو۔

اب ان کی مختصراً صراحت کر دی جاتی ہے:

(ا) تِلاوتِ آیاتِ اِلٰہیہ:

اس کا مطلب ہے قُرآنِ حکیم کا درس دینا، یعنی تلامیذ کو سمجھانے کی خاطر اس کی آیات واِصطلاحات اور الفاظ کی معنویّت کی تشریح کی جائے، خاص کر الفاظ واِصطلاحات کے معانی کے فرق کی وضاحت کی جائے، اور بتایا جائے کہ قُرآنِ مجید نے الفاظ کو کہاں لُغوی اور کہاں اِصطلاحی معانی میں اِستعمال کیا ہے۔ اِصطلاحی معانی وہ ہیں، جو خود قُرآنِ حکیم نے متعین کیے ہیں۔ یاد رہے کہ اپنی اِصطلاحات وآیات کی خود ہی احسن واکمل تفسیر کرنا قرآنِ حکیم کا حُسنِ معمول ہے۔

علاوہ بریں، اساتذہ پر قُرآنِ حکیم کے اُسلوبِ بیان کے اِیجازِ بلاغت کی، اور اس کی آیات کے اسرار ورُموز اور عجائبات کی تشریح کرنا بھی لازم ہے؛ نیز اس کے مفہوم میں علومِ مروّجہ مثلاً اِقتصادیات، سیاسیات، عمرانیات، ثقافت، ریاضیات، فلسفہ، جغرافیہ، فلسفہء تاریخ، طبیعی یا سائنسی علوم وغیرہ وغیرہ کی تعلیم دینا بھی ہے۔

(ب) تزکیہ:

نصابِ تعلیم کے حوالے سے اس کے معانی ہیں: طالب علموں کے اخلاق کی تطہیر وتہذیب اور تحسین کرنا؛ ان کی بالقُوّہ مُضمر اِستعدادوں اور صلاحیتوں کو قُوّت سے فعل میں لانا اور اِن کی نشو ونُما دینا؛ ان کو ادب سکھانا۔ ان کے دل ودماغ کو مُشرکانہ عقائد و مُلحدانہ نظریات سے پاک ومُنزّہ کرنا؛ علاوہ ازیں، ان میں فحشآء ومُنکر کے تباہ کُن نتائج وعواقب کا علم الیقین پیدا کرنا؛ انہیں صراطِ مُستقیم پر، یعنی جنت قرۃ العین کی حسین راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی ترغیب دینا اور جہنم کی ترچھی ٹیڑھی راہوں پر سفرِ زندگی

کرنے سے ناصحانہ انداز میں منع کرنا؛ نیز ان کی معنوی تطہیر کرنا، یعنی ان کی جمالیاتی حِس و تقویٰ کا اِحیاء کرنا اور ان کے ذوق و عقل کی تحسین و تنویر کرنا اور ان کے فکر کی جہت و قبلہ کو درست کرنا؛ نیز طلبہ و طالبات کو سچّے مُؤمن اور مُخلص تلامیذ القُرآن بنانا۔ حاصلِ کلام یہ کہ تزکیہِ اِنسان کے حِسّی۔ قلبی۔ نفسی نظام کو زندہ و فعّال بنانے کا احسن و اکمل مِنہاج (Method) ہے۔

(ج) تعلیمِ کتاب: اس کا مطلب ہے: طالب علموں کو قُرآنِ حکیم کے موضوعات (Topics) اور مضامین (Subjects) اس طرح پڑھانا، جس طرح سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھائے جاتے ہیں، لیکن تحقیقی اور حکیمانہ انداز میں پڑھانا لازم ہے ۔ یاد رہے کہ قُرآنِ حکیم کے مضامین قدیم و جدید بھی ہیں اور وہ بھی ہیں جو علمِ اِنسانی کی دسترس میں ابھی نہیں آئے۔ لیکن عِلم کے اِرتقاء کے ساتھ بتدریج آتے جائیں گے؛ اور یہ سلسلۂ اِرتقاءِ عِلم ہمیشہ جاری و ساری رہے گا؛ جنت قرۃ العین میں بھی۔

(ج) تعلیمِ حِکمت: حِکمت کے معنی ہیں: نظری۔ عملی دانشمندی (Theoretical-Practical Wisdom)۔ بالفاظِ دیگر، کُل اُمورِ زندگی کو کمال دانشمندی سے سرانجام دینے کی عملی قابلیّت۔ اس سے مُستنبط ہوا کہ مُعلِّم کے لیے خود بھی حکیم ہونا ناگُزیر ہے۔ قُرآنِ حکیم کی اِصطلاح میں، اس کے نصابِ تعلیم کی رعایت سے، حکمت کا مطلب ہے احکامِ الٰہیہ پر دُور اندیشی و فراست اور دانشمندی سے عمل کرنا؛ بالفاظِ دیگر، اس کی ہدایات کے مطابق اِنسان کا اپنی آخری منزلِ مقصود پر، جو جنت ہے، پہنچنے کے لیے اس کو جانے والی راہِ راست پر ہوش و خِرد کے ساتھ سفرِ زندگی کرنا؛ نیز جہنم کی ٹیڑھی ترچھی راہوں سے گُریزاں و ترساں رہنا۔

یہ ہے ایک لفظ میں تعلیمِ حِکمت کا مطلب

(ہ) تعلیمِ عُلوم و فُنونِ نو بنو!: اصل الفاظ یہ ہیں:

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ O (البقرہ ۲:۱۵۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قدیم و جدید عُلوم کی تعلیم دینا۔ بالفاظ دیگر، علم کے اِرتقاء کے ساتھ جس خِطّہء سرزمین میں عِلم کی کسی صِنفِ نو کی دریافت ہوئی ہو، اُسے یا کوئی اِختراع و ایجاد ہوئی ہو، اس کی معلومات حاصل کر کے طلبہ کو سکھانا۔ اس کا دُوسرا مطلب یہ ہے کہ ان کو حکیمانہ (Scientific) انداز میں تحقیق و تفتیش کرنے کے اُصول و مِنہاج سکھانا تاکہ ان میں بھی اِختراع و ایجاد کرنے کا ملکہ زندہ و فعّال ہو جائے۔ اس میں بیان بِالقلم سکھانے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ عہدِ نبویؐ میں اہلِ عرب شعر تو کہتے تھے، لیکن معدودے چند کے سوا باقی لوگ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ اگرچہ خود صاحبِ قلم نہ تھے، لیکن اہلِ قلم کے ذریعے تلامیذ کو قلم سے لکھنا یا بیانِ بِالقلم سکھاتے تھے۔

آخر میں اس اِنتہائی المناک و عِبرت آموز تاریخی واقعیّت کی نشاندہی کر دی جاتی ہے کہ پانچویں صدی ہجری، گیارھویں صدی عیسوی میں اِنتہائی شاطر و مُنافق اور قُرآنِ حکیم کے بدترین مخفی دُشمن سلجوتی نظام الملک طُوسی نے مُسلمانوں کے نظامِ تعلیم سے قُرآنِ حکیم

کا نصابِ تعلیم و تربیت سارے کا سارا خارج کر دیا اور اس مثالی نظام کی جگہ اپنا غیر قُرآنی نصاب رائج کر دیا، جو ''درسِ نظامیہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ درسِ نظامیہ میں تزکیہ، سیرتِ نبویؐ، عُلومِ جدیدہ اور بیان بالقلم کے مضامین کا بھی فُقدان ہے۔

اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے کہ نصابِ قُرآن کی بدولت مُسلمانوں نے حیرت انگیز سُرعت کے ساتھ زندگی کی ہر مادّی و معنوی شُعبے میں حیرت انگیز ترقّی کر کے اقوامِ عالم کی قیادت کی تھی تو یہ بھی سچ ہے کہ درسِ نظامیہ کی بدولت مُسلمان رُو بہ اِنحطاط و تنزّل ہوگئے اور یہ سلسلہ اب تک جاری و ساری ہے۔ اگر اس کا مداوا نہ کیا گیا تو مُسلمانانِ عالَم کا داستانِ پارینہ بن جانا شُدنی ہے۔ اس کا مداوا صرف یہ ہے کہ قُرآن دُشمن و جہل آموز درسِ نظامیہ کو مُسلمانانِ عالَم کے نظامِ تعلیم سے فِی الفور خارج کر دیا جائے اور اس کی جگہ ایک بار پھر بلا تاخیر قُرآنِ حکیم کا مثالی نصابِ تعلیم و تربیت رائج کر دیا جائے۔

جب سے اُمّتِ مُسلمہ کے نظامِ تعلیم و تربیت میں نظام الملک طُوسی نے نصابِ قُرآن کو نکال کر اپنا جہل آموز درسِ نظامیہ داخل کر کے اسے مُروّج کر دیا ہے، مُسلمان صلوٰۃ کے تقاضے فراموش کر چکے ہیں۔ اس لیے اُن کی صلوٰت یا نمازیں بے جان و غیر مُؤثر ہو چکی ہیں۔ ان کی یاد دہانی کے لیے صلوٰۃ کے چند بُنیادی تقاضوں کی نشاندہی کر دی جاتی ہے۔

حضرت شُعیب علیہ السلام اپنی قوم کو صلوٰۃ کے تقاضے پُورا کرنے کی تلقین مُسلسل فرمایا کرتے تھے، لیکن ان کی قوم ایسا کرنے کا دماغ رکھتی تھی نہ حوصلہ۔ آخر کار، اس نے تنگ آکر اُن سے سوال کیا:

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُاط ق
اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ O (هُود ۱۱: ۸۷):

(کافروں نے طنزیہ انداز میں) جواب دیا: اے شُعیبؑ! کیا تمہاری صلوٰۃ (یا نماز) تم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم ان کی عبادت چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے (یعنی کیا ہم سادات و اِلحاد پرستی اور اصنام پرستی چھوڑ دیں؟) یا ہم اپنے مال و منال میں اپنے منشا کے مطابق تصرُّف نہ کر سکیں؟ یعنی کیا ہمیں اپنی مرضی سے اپنا مال و دولت خرچ کرنے یا جمع کرنے کا اِختیار نہیں ہے؟ کیا ایک تُم ہی دانا و راست رو رہ گئے ہو!

غیر اللہ کی عبادت کرنے کا مطلب ہے: اکابر و سادات پرستی، پیر و شیخ پرستی، نفس پرستی، روضہ و مقبرہ پرستی، شبیہ و بُت پرستی، فرقہ پرستی، نجوم پرستی وغیرہ وغیرہ۔ ایسا کرنا شِرک ہے، جو ناقابلِ معافی جُرم اور ظُلمِ عظیم ہے۔

قُرآنِ حکیم کی رُو سے مال و منال اِنسان کے ربِّ رحمٰن کی ملکیّت ہے؛ مالدار صرف اُس کا امینِ مُستفید ہے اور اس امانت میں وہ اپنی مرضی سے تصرُّف کرنے کا مجاز نہیں: وہ صرف احکامِ الٰہیہ کے مُطابق ہی اس کو اِستعمال کر سکتا ہے۔ اگر کوئی مالدار اپنی مرضی

سے اپنے مال و دولت کو خرچ یا جمع کرتا ہے تو وہ امانت میں خیانت کرتا ہے، جو گُناہِ کبیرہ ہے۔ اس کی سزا کے لیے دیکھیے الھمزۃ ۱۰۴:۱-۹؛ التوبہ ۹:۳۴۔

صلوٰۃ کے دُوسرے دو تقاضے یہ ہیں:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ (العنکبوت ۲۹:۴۵):

یقیناً صلوٰۃ ایک تو فحشآء، یعنی بُخل اور بے حیائی، جمال فروشی، جنس فروشی (Sex trade)، غیر محرم سے لقا اور عُریاں نظّاروں کی دید سے منع کرتی ہے اور دوسرے، اعمالِ سُوء یا افعالِ شنیعہ سے روکتی ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مُصلّین یا حقیقی نمازی کون ہیں؟ سُورۃ المعارج ۷۰ میں اِرشاد ہوتا ہے:

ترجمہ: بلاشُبہ اِنسان خلقاً سیمابی طبیعت کا ہے۔ جب اسے مفلوک الحال یا کوئی مُصیبت ستاتی ہے تو وہ واویلا کرنے لگتا ہے۔ لیکن جب مال و دولت مِلتا ہے تو بُخل کرنے لگتا ہے، یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا؛ نہ زکوٰۃ دیتا ہے نہ اَلعَفو، الماعون دیتا ہے نہ قرضِ حسنہ اور نہ اِحسان ہی کرتا ہے، نہ مالی امداد ہی دیتا ہے۔

لیکن مُصلّین یا حقیقی نمازی ایسا نہیں کرتے۔

ان کے خصائل یہ ہیں کہ وہ اپنی صلوٰت یا نمازوں کو ہمیشہ قائم کرتے ہیں اور ان کے مال و دولت میں اہلِ اِحتیاج کا مُساوی پیداواری حصہ یا حق معلوم ہوتا ہے (یعنی وہ ان کا یہ حصہ اُن کو دیتے رہتے ہیں)؛ نیز وہ روزِ حساب و جزا کی قولی و عملی تصدیق کرتے ہیں؛ اور وہ اپنے پروردگار و آقا کے قانونِ مکافاتِ عمل کی گرفت و تعزیر سے ترساں رہتے ہیں۔ یقیناً ان کے پروردگار و آقا کے قانونِ مُکافاتِ عمل کی گرفت و تعزیر سے کسی کو مفَر نہیں۔ علاوہ بریں، وہ اپنے جِنسی اعضاء کی حفاظت کرتے ہیں، لیکن ان سے نہیں جو اِن کی منکوحہ بیویاں ہوں یا منکوحہ اسیر عورتیں؛ لہٰذا ان سے مقاربت کرنے کے سبب ان پر حرف نہیں آئے گا۔ لیکن اس کے علاوہ وہ کسی اور صِنفِ جمیلہ کی طلب و جُستجو کریں گے تو وہ حد سے تجاوز کرنے والے نافرمان ہوں گے؛ نیز اپنی امانتوں اور قول و اقرار کے پاس کرنا ان کا شعار ہوتا ہے، اور جو اپنی شہادتوں پر برقرار رہتے ہیں (یعنی ہر حال میں سچّی گواہی دیتے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں؛ اسے بدلتے نہیں اور نہ کِتمانِ حق ہی کرتے ہیں)، اور جو اپنی صلوٰۃ یا نماز کی حفاظت کرتے ہیں، یعنی اس کے فرائض اور مقتضیات کو پُورا کرتے ہیں۔

یہی مُصلّین یا سچّے نمازی بہشت کے اعلیٰ سے اعلیٰ تر باغوں میں عِزت و آبرو کے ساتھ رہیں گے (المعارج ۷۰:۱۹-۳۵)۔ اس گفتگو سے یہ بھی مُستنبط ہوا کہ نظامِ صلوٰۃ کو نظامِ زکوٰۃ مُستلزم ہے۔

نظامِ زکوٰۃ: اِسلام کے مثالی نظام کی دوسری اساس نظامِ زکوٰۃ ہے۔ یہ دراصل اِسلام کا اِقتصادی، معاشی نظام ہے جو حیاتِ اِجتماعیہ کی بقاء، نشوونُما اور نظامِ حیاتِ کُلّی کے اِستحکام و دِفاع کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ علاوہ بریں، یہ نظام معاشی ناہمواریوں اور طبقاتی کش مکش کے سدِّ باب کا ناگزیر ذریعہ ہے۔ اس سے اس امر کی توجیہ ہو جاتی ہے کہ کیوں ربِّ رحمٰن نے اپنے بندوں کو نظامِ زکوٰۃ قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ غور کریں تو یہ حکم بھی اس کے دیگر جُملہ احکام و قوانین کی طرح اللہ تعالیٰ کی صِفَتِ ربوبیّت اور رحمتِ بے پایاں پر دلالت کرتا ہے، جو اس نے اپنے اوپر لازم کر رکھی ہے (الانعام ۶:۱۲)۔

اِسلامی حکومت کو اِن کے کارندوں کے ذریعے زکوٰۃ دینا ہر صاحبِ نصاب مُسلمان پر، اور اِسلامی حکومت پر ان سے قانوناً زکوٰۃ وصول کرنا فرض ہے۔ اس طرح مالدار لوگوں سے ان کا فالتو و ناکارہ اور محجوب ((Surplus, idle and shy) مال و دولت اور منقولہ و غیر منقولہ جائیداد زکوٰۃ کی طرح قانوناً وصول کرنا اِسلامی حکومت پر لازم ہے۔

یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ جو شخص اِسلام میں داخل ہو جاتا ہے وہ دیگر مؤمنوں کا بھائی بن جاتا ہے۔ اس سے اس امر کی توجیہ ہو جاتی ہے کہ کیوں ربِّ رحمٰن نے ہمیں اپنے اہلِ احتیاج و محروم بھائیوں سے اِحسان کرنے، یعنی ان سے مالی تعاون کرنے، ان کو قرضِ حسنہ اور ماعون دینے کا حکم دیا ہے۔

نظامِ زکوٰۃ کا ایک اہم ترین وظیفہ (Function) کُل افرادِ مُعاشرہ کی کفالتِ کُلّی کی ضمانت فراہم کرنا ہے؛ لہٰذا کفالتِ اِجتماعیہ کا نظام پائیدار بُنیادوں پر اُستوار کرنا اِسلامی حکومت کی اوّلین ذمّے داریوں میں سے ہے۔

قُرآنِ حکیم میں تدبُّر بالحق کرنے سے یہ حقیقت مُنکشف ہوتی ہے کہ ربِّ رحمٰن نے اپنے کُل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کی روزی کا لامتناہی سامان زمین میں ودیعت کر دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ ارضی پیداوار میں ہر فرد بشر کا مُساوی حق یا حِصّہ (Equal share) ہے، جسے اُس نے ”حق معلوم“ سے تعبیر کیا ہے (فُصّلت ۴۱:۱۰؛ المعارج ۷۰:۲۴)۔

چنانچہ جو لوگ مختلف وجوہ کی بناء پر اپنے پیداواری مُساوی حق یا حق معلوم سے محروم رہ جائیں، تو ان کی تلافی مافات (Compensate) کرنے کی خاطر ربِّ رحمٰن نے نظامِ زکوٰۃ قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے مُستنبط ہوا کہ جو لوگ دیگر افرادِ مُعاشرہ سے زیادہ مال و دولت کماتے ہیں، اُن کے مال و دولت میں اپنے حق معلوم سے محروم لوگوں کا حق یا حصہ ہوتا ہے، جسے انہیں واپس کرنا صلوٰۃ کا اہم ترین تقاضا ہے اور مُصلّین یا سچّے نمازی وہ ہیں جو اِس تقاضے کو تسلیم بالعمل کرتے ہیں (المعارج ۷۰:۶۴)۔

مُسلم معاشروں میں معاشی ناہمواری، طبقاتی کش مکش، نیز لوگوں کی مُفلسی و ناداری اور دست نگری و پس ماندگی کا ایک بُنیادی سبب نظامِ زکوٰۃ کا فقدان ہے۔

امر بالمعروف و نہی عنِ المنکر کا نظام:

اس جُڑواں نظام کو قائم کرنے کی ذِمّے دار بھی اِسلامی حکومت ہے۔ ربِّ کریم کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کو تمام ذرائع ابلاغ (Means of Communication) کے توسُّط سے حسین اعمال یا اعمالِ صالحہ کی علّتِ غائی اور ان کے دُور رس حسین نتائج و عواقب سے قُرآنِ مجید کے حوالے سے مُسلسل آگاہ کرتے رہنا؛ نیز ان کو مُخلص تلامیذ القُرآن اور سچّے مُصلّین بن کر جنت کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی متواتر تلقین کرنا اور ترغیب دینا، اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔ لوگوں کو اِس بات کی تلقین کرنا کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو نصابِ قُرآنِ حکیم کے مطابق تعلیم و تربیت کریں یا کرائیں، امر بالمعروف یا از بس اہم حُسن عمل ہے، اور ایسا کرنا بھی حکومت کی اہم ذمّے داری ہے۔ امر بالمعروف کے حکم پر عمل کرنا ہر مُسلمان پر لازم ہے۔

اسی طرح لوگوں کو رہزنِ اِیمان و تقویٰ فحشآء و منکر کے مُہلک و آتشیں نتائج و عواقب سے متنبّہ کرنا اور مُجرموں اور ظالموں کو قانوناً کیفرِ کردار کو پہنچانا اِسلامی حکومت کا اہم فریضہ ہے۔ علاوہ بریں، شرک کی ہر قسم اور مُشرکانہ عقائد کے خلاف، نیز جہل و ناخواندگی، سُود خوری اور سُود کاری کی ہر شکل، چوری، رہزنی، ڈکیتی، اِسراف و تبذیر، اِکتناز واِحتکار اور سلبِ حق معلوم کے خلاف جہاد بالقُرآن اور جہاد بالقانون کرنا حکومت کی اہم ذِمّے داری ہے۔ یہ یاد رہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے نظام میں عملاً حصہ لینا، ہر فردِ مُعاشرہ پر فرض ہے۔ جو لوگ خواہ معروف یا حسین کام کرتے اور منکر یا اعمالِ سُوء سے بچتے ہوں، لیکن دُوسروں کو نہ تو معروف کی تلقین کرتے ہوں اور نہ انہیں منکر سے منع ہی کرتے ہوں، قُرآنِ حکیم کی رُو سے وہ بھی مفسدوں اور مُجرموں کی طرح مُعاشرتی خرابیوں کے ذِمّے دار اور قابلِ تعزیر ہیں۔

مُسلم معاشرے میں امر بالمعروف و نہی عنِ المنکر کے نظام کی غیر معمولی اہمیت اس باعث بھی ہے کہ نظامِ صلوٰۃ و نظامِ زکوٰۃ کو قائم، و دائم رکھنے کے لیے اس جُڑواں نظام کا قیام ناگزیر ہے۔

انسان کے بُنیادی حقوق = Basic Human Rights

یہ ربِّ رحمٰن کا حُسنِ کلامِ آخر۔ قُرآنِ عظیم ہے، جس نے چودہ سو سال پہلے بنی نوعِ انسان کو اِن کے بُنیادی حقوق سے آگاہ کیا، اور پیغمبر اعظم و آخر ﷺ نے اُن کی عملی تفسیر کر کے دکھائی۔ یہ موقع چونکہ اِجمال چاہتا ہے، لہٰذا ان کی نشاندہی پر اِکتفا کیا جاتا ہے:

۱۔مُساوی پیداوار حق یا حق معلوم :

ربِّ رحمٰن نے کُل بنی نوعِ اِنسان کے لیے زمین میں رزق ودیعت کر رکھا ہے۔اِس رزق میں کُل افرادِ نسلِ اِنسانی کا مُساوی حق یا برابر کا حصہ ہے، جسے قُرآنِ مجید نے حق معلوم سے تعبیر کیا ہے۔

نظامِ زکوٰۃ کا ایک بُنیادی مقصد لوگوں کو ان کا یہ مُساوی حق پیدواری دینا یا دِلوانا ہے۔

۲)۔حق کفالت :

رعایا کے لیے آب و نان، ایندھن، مکان، لباس، اِکتسابِ روزی، تعلیم وتربیت، عبادت، علاج معالجے، ورزش، کھیل کود، سیر و تفریح، ماحولیاتی صفائی وغیرہ وغیرہ کا احسن وآبرومندانہ اور مُستقل و پائدار اِنتظام کرنا، حکومت کی بُنیادی ذِمّے داری ہے۔ یہ نظامِ زکوٰۃ کا بُنیادی مقصد ہے۔

۳۔تکریم اِنسانی :

ہر اِنسان ربّ کریم کا جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار ہے، لہٰذا چاہے وہ کسی دین و مذہب اور مُلک و قوم سے تعلق رکھتا ہو، واجبُ التکریم ہے ۔اس کی تکریم نہ کرنا، اُسے اس کی بنیادی حق سے محروم کرنا۔ یہ ظلم اور تکبر ہے۔

۴۔آزادیِ عمل واِنتخاب :

ربِّ رحمٰن نے اِنسان کو اس کی آرزو کے مطابق فِکر و عمل اور اِنتخاب کی آزادی ودیعت کر رکھی ہے۔اِس حق آزادی کا اِحترام کرنا تمام حکمرانوں سمیت کُل افرادِ نسلِ اِنسانی پر لازم ہے۔ یہی مطلب ہے اس اِرشادِ ربّانی کا :

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ ۲۵۶:۲):-

اپنی مرضی کا دین یا نظامِ حیات اِختیار کرنا ہر فردِ بشر کا بُنیادی حق ہے، لہٰذا اس بارے میں مداخلت وزبردستی کرنے کا کوئی مجاز نہیں۔

۵۔آزادی کا حق :

ہر بچہ آزاد پیدا ہوتا ہے اور آزادی اس کا بُنیادی حق ہے؛لہٰذا کوئی جاگیردار، وڈیرا، زمیندار، سردار، خان، فرعون، قارون یا کوئی اور، کسی مرد یا عورت کی آزادی نہیں چھین سکتا، نہ مرد کو اپنا محکوم وغلام اور عورت

کو اپنی کنیز بنا سکتا ہے۔ اس حق آزادی کا اِطلاق قوموں پر بھی ہوتا ہے۔

۶۔ نِسوانی حقوق:

عورت کو وہی حُقوق حاصل ہیں جو مرد کو ہیں، لیکن گھر کے کفالتی و اِنتظامی اُمور کو سرانجام اور بیوی کی عزّت و آبرو اور جان و مال کو تحفظ دینے کی ذِمّے داری مرد کی ہے اور اس میں اُسے فضیلت حاصل ہے۔ اگر مرد کو طلاق دینے کا حق ہے تو عورت کو خُلع لینے کا حق حاصل ہے۔ زوجین یا مرد اور عورت ربِّ رحمٰن کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار ہیں اور اس اِعتبار سے دونوں برابر ہیں۔

۷- پیشہ ورانہ حق:

ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق پیشہ اِختیار کرنے کا حق ہے۔ کوئی جابر کسی شخص کا یہ حق سلب کرنے کا مجاز نہیں۔

۸- حق پردہ داری:

کوئی شخص بغیر اجازت کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا، اور نہ کوئی ان کے آرام و راحت میں خلل اندازی ہی کر سکتا ہے۔

۹۔ حق عدل:

نااِنصافی یا نُقصان کی صُورت میں ہر شخص کو دادرسی کے لیے عدالت سے رُجوع کرنے کا حق ہے، لہٰذا ہر فریادی کی فوری اور بِلا معاوضہ دادرسی کرنا، اسے حق یا قِصاص دلانا، حکومت کے ذِمّے داری ہے؛ نیز اِزالہ َحیثیتِ عُرفی کرنا بھی حکومت کا فریضہ ہے۔ علاوہ بریں، ہر شخص کو خرید و فروخت کی پُوری چیزیں اور دام لینے کا حق ہے؛ اس حق سے محروم کرنا ظُلم اور فساد ہے۔

۱۰۔ اِظہار و اِبلاغ بالحق کا حق:

سچی بات کہنے، سچی گواہی دینے، سچی اور بامقصد تنقید کرنے، نیز سچ کی تبلیغ کرنے کا حق۔

۱۱۔ تحفُّظِ عزّتِ نفس و عِصمت کا حق:

ہر مرد اور عورت کو حاصل ہے اور اس کے تحفُّظ کی ضمانت فراہم کرنا، معاشرے اور حکومت کی اہم ذِمّے داری ہے۔

اِنسان کا اللہ تعالیٰ، اس کے بندوں اور کائنات سے رشتہ: اِنسان اور اللہ تعالیٰ کے رشتے کی نوعیّت ''جمالیاتی - عاشقانہ'' ہے۔ اِس اِجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک زندہ بالذّات اور بیمثال

و مُنفرد پیکرِ حُسن و عشق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی تخلیقی فعلیّت جمالیاتی۔ عاشقانہ ہے۔ بالفاظِ دیگر، اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی جو چیز بھی تخلیق کی ہے، اُسے اِنسان کے لیے حسین یا خُوبصورت و دلکش بنایا ہے؛ اور وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ جہاں تک اِنسان کا تعلق ہے، وہ ربِّ کریم کا سب سے زیادہ حسین و کامل تخلیقی شاہکار ہے؛ اور وہ اس سے اپنی جُملہ مخلوقات سے زیادہ اور شدید ترین محبت یا عشق کرتا ہے۔ اِس عشق کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اِنسان کے لیے دونوں جہان پیدا کیے ہیں: ایک حسین و نظر افروز ثمر ور جنتِ ارضی، جو اس کا مولد و منشا اور تربیت گاہ ہے، اور دُوسرا جہان، دارالآخرت ہے جو الحَیَوان اور جنت قُرۃ العین ہے۔

جنت ارضی اور جنت الحَیَوانی دونوں اِنسان کی سیر گاہیں ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اِنسان اِس دُنیا یا جنت ارضی میں مسافر یا رہرو راہِ فنا ہوتا ہے۔ لیکن آخرت یا جنت الحَیَوانی میں وہ رہروِ جادۂ عشق و بقا ہو گا۔ اِس سیر و سفر کی عِلتِ غائی پیکر حُسن و عشق کی ہم نظری و ہم کلامی ہو گی، جو ہر آن اپنے حُسن و عشق کی شانِ نو بنو میں رہتا ہے۔

اِنسان اور اللہ تعالیٰ کے رشتے کی نوعیت جمالیاتی۔ عاشقانہ ہونے کا مطلب یہ ہُوا کہ اللہ تعالیٰ اِنسان کا اِلٰہ جمیل۔ ربِّ عاشق ہے؛ اور انسان اس کا پرستار و عاشق بھی ہے اور اس کا پروردہ و محبوب بھی۔ معلوم ہوا کہ یہ رشتہ دراصل رشتۂ محبت ہے، لیکن

اُلفت کا تب مزہ ہے کہ دونوں ہوں بیقرار۔ دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی! (شیفتہؔ)

لیکن محبت کا خاصہ اور تقاضا وفاداری ہے اور وفاداری بشرطِ اُستواری اصلِ ایماں ہے!

اِس گفتگو کا حاصل اِستفہامیہ انداز میں یہ نکلا کہ دین کیا ہے؟ نظامِ عشق و وفا ایمان کیا ہے؟ عہدِ وفاداری حیاتِ انسانی کیا ہے؟ حاصلِ حُسن و عشق اور ان کی غایتُ الغایات کیا ہے؟

بیمثال پیکرِ حُسن و عشق کی ہم نظری و ہم کلامی کی لذّتِ پیہم و مُدام۔

اِنسان کا اپنے ہم جِنس افراد سے رشتہ بھی رشتہء محبت ہے۔ ایک بلحاظ ہم جنسیت، اور دُوسرے اس بِناء پر کہ کل افرادِ نسلِ انسانی اس کے الٰہ جمیل و ربِّ عاشق کے محبوب جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار ہیں۔

قوانین اِلٰہیہ (LAWS OF ALLAH)

قُرآنِ حکیم کے احکام و تعلیمات اور اِسلام کے نظامِ حیاتِ کُلّی یا دینِ اِسلام کو اُن کے حقیقی تناظُر میں دیکھنے اور سمجھنے کے لیے قوانینِ اِلٰہیہ کو واضح طور پر سمجھنا ناگُزیر ہے۔ اہم ترین قوانینِ اِلٰہیہ مُفصّلہء ذیل ہیں:

۱۔ قانونِ خُسران — Law of loss

۲- قانونِ اِبتلاء Law of Trial and Probation

۳- قانونِ فلاح Law of Success and Salvation

۴- قانونِ کُن فیکُون Law of Be and Being

۵- قانونِ تدبیری Law of Prudential Planning

٦- قوانینِ طبیعی ومابعد الطّبیعی Physical and Metaphysical Lawas

۷- قانونِ تقدیری Law of Evaluation

۸- قانونِ احترام آزادی Law of Honoring Right of Freedom

۹- قانونِ تسلیم کُلّی Law of Complete Surrender

۱۰- قانونِ احترامِ آرزو Law of Honoring Aspiration

۱۱- قانونِ ہدایت و تقویٰ Law of Guidance and Aspiration for

۱۲- قانونِ مُکافاتِ عمل یا قانونِ مجاوزات Law of Retribution

۱۳- قانونِ مشیّت وحِکمت Law of the Will and Wisdom

۱۴- قانونِ سعی واِکتساب Law of Striving and Earning

۱۵- قانونِ حق و صبر Law of Truth and Patience

۱٦- قانونِ عدل واِحسان: Law of Justice and Benevolence

۱۷- قانون تشکر نعمت: Law of Gratitude of Benevolence

۱۸- قانونِ اِنابت واِجابت Law of Returning and Acceptance

۱۹- قانونِ اِنعام و فضل Law of Reward and Benevolence

۲۰- قانونِ طمانیّت و سکینت Law of Solace Contentment

۲۱- قانونِ تعجیل واِمہال Law of Swift Reckoning and Respite

۲۲- قانونِ اِستبدال واِستخلاف Law of Change and Replacement

۲۳- قانونِ اِستمداد واِستعانت Law of Succor and Assistance

۲۴- قانونِ تنذیری وتبشیری Law of Warming and Cheering

۲۵- قانونِ فلق وجذبۂ پیدائی Law of Splitting and Passion for Self-appearance.

۲۶- قانونِ معدلت (Law of Justice):

۲۷- قانونِ دُعا (Law of Prayer):

۲۸- قانونِ تکریمِ اِنسانی (Law of Honoring Humanity):

ا۔ قانونِ خُسران (Law of Loss):

خُسر قُرآنِ مجید کی اہم ترین بُنیادی اِصطلاحات میں سے ہے۔ اس اِصطلاح کی معنویّت میں بیکرانی پائی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے قانونِ خُسران عالَمِ طبیعی و عالَمِ مابعدُ الطّبیعی یا دُنیوی اور اُخروی زندگی کو محیط ہے۔ خُسر کے لُغوی معنی ہیں: گھاٹا، نُقصان، یا زِیاں؛ لیکن اِصطلاحِ قُرآن میں اس کا مطلب ہے، ''حسنات'' کا گھاٹا۔ حسنات کی ضد سیّآت ہے۔ اُردو میں حسنات (واحد حَسَنَہ) کا ترجمہ عموماً نیکیاں یا بھلائیاں اور سیّآت کا ترجمہ بدیاں یا بُرائیاں کیا جاتا ہے۔ حسنات دراصل اعمالِ صالحہ کے حسین اثرات ہیں، جو قلب پر مُرتّب یا مُرتسم ہوتے رہتے ہیں۔ بخلاف اس کے، اعمالِ سُوء کے قبیح و آتشیں اثرات کو ''سیّآت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان دونوں کی غیر معمولی اہمیت یہ ہے کہ روزِ حساب وجزا حسنات و سیّآت کا موازنہ کیا جائے گا۔ جس صاحبِ ایمان کی حسنات بہ نسبت سیّآت کے تعداد یا وزن میں زیادہ ہوں گی اُسے ربِّ رحمٰن کے مہمان کی حیثیت سے اس کی جنت قرۃ العین میں لے جایا جائے گا؛ لیکن اگر کسی شخص کی سیّآت وزن یا شمار میں نسبتاً زیادہ ہوں گی تو اُسے چوپایوں کی طرح اوندھے منہ جہنم میں دھکیلا جائے گا۔

قُرآنِ حکیم نے قانونِ خُسران کو اپنے اِعجازِ بلاغت سے سُورۃُ العصر میں ایجابی انداز میں بیان کیا ہے:

ۙ وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ O (العصر ۱۰۳: ۱-۳):

تاریخی عمل شاہد ہے (اور اس تاریخی واقعیت کا آئینہ دار ہے کہ) انسان (باعتبارِ حسنات) مسلسل گھاٹے میں جارہا ہے۔ لیکن اس سے مُستثنیٰ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور اعمالِ صالحہ کرتے ہیں، نیز ایک دوسرے کو حق (سُننے، بولنے اور حق شِعار بننے) کی تلقین و تاکید کرتے رہتے ہیں، اور ایمان پر قائم رہنے، اعمالِ صالحہ کرتے رہنے، اور حق گوئی و حق شِعاری پر قائم و دائم رہنے اور اِس راہ میں جو دُشواریاں، مُشکلات اور نامساعد حالات پیش آئیں، ان کا عزم و ثبات اور حوصلہ و مردانگی سے مُقابلہ کرنے کی ایک دُوسرے کو تاکید کرتے رہتے ہیں۔

یہ مختصر آیۂ بصیرت افروز و ایمان افزا چونکہ علم و حکمت کا لامتناہی خزینہ ہے، اس لیے اِعجازاتِ قُرآن میں سے ہے۔ اس میں یہ از بس اہم چھے اصطلاحات مزید صراحت چاہتی ہیں:

(۱) وَالعصر (۲) اِنسان (۳) اِیمان (۴) اعمالِ صالحہ (۵) حق اور (۶) صبر

۱- والعصر: عصر کے معانی یہاں تاریخی عمل کے ہیں، جسے قُرآنِ حکیم نے "آیات" سے بھی تعبیر کیا ہے۔ یہ چونکہ ہر زمان و مکان کے تاریخی واقعات کا آئینہ دار ہے، لہٰذا اس کی دیدۂ عبرت نگاہ دیکھنے کے نتیجے میں اہلِ نظر پر یہ حقیقت مُنکشف ہوجاتی ہے کہ جس اِنسان نے انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے کفر اور اعمالِ سُوء کا اِرتکاب کیا، نیز حق کو شِعار بنایا نہ صبر کو، وہ مسلسل حسنات کا نقصان کرتا رہا اور اپنے آپ کو سَمَندر سرشت اہلِ نار بناتا رہا، اور بنا رہا ہے۔ بخلاف اس کے، جو لوگ اِیمان لاتے اور اعمالِ صالحہ کرتے ہیں، نیز ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے رہتے ہیں، وہ خسارۂ حسنات سے محفوظ رہتے ہیں۔

یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ تاریخ جو اِنسان لکھتا ہے وہ غلط ہوسکتی ہے، لیکن تاریخی عمل اقوامِ عالَم کے اعمال کے قُدرتی ردِّ عمل یا نتائج کا مظہر ہے، اس لیے سچا اور مُعتبر ہے۔

۲- اِنسان سے مراد ہر زمان و مکان کے بنی نوعِ انسان (Mankind) ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار ہیں۔ اُس نے ہر اِنسان کی خِلقت اور سرشت یا خَلق اور خُلق کو حسین بنایا ہے اور اُسے آزادیٔ فکر و عمل ودیعت کی ہے، لہٰذا وہ بلااِستثنیٰ قوانینِ اِلٰہیہ کا مُستوجِب ہے۔

۳- اِیمان، قُرآنِ عظیم کی وسیع المعانی اِصطلاح ہے۔ اس کے لُغوی معنی ہیں: ایسا اِیقان و اِذعان، جو شک و اِضطراب سے مُنزّہ ہے، لیکن اِطمینان سے مُزیّن ہو۔ اس کے اِصطلاحی معانی ہیں:

(ا) اللہ تعالیٰ کی توحیدِ اُلوہیّت و ربوبیّت کو، اس کے رسولوںؑ، نبیوںؑ، کتابوں، ملائکہ اور آخرت کو کامل اِیقان و اِذہان اور اِطمینان کے ساتھ تسلیم کرنا۔ آخرت سے مراد روزِ قیامت، نشاۃِ ثانیہ، روزِ حساب و جزا اور جنت قرۃ العین اور دوزخ ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ کے دینِ اِسلام، یعنی اس کے نظامِ حیاتِ کُلّی کو تسلیم بالیقین کرنا: حیاتِ کُلّی سے مرُاد اِنسان کی انفرادی و اِجتماعی، مادی و معنوی اور دُنیوی و اُخروی زندگی ہے۔

(ج) اللہ تعالیٰ کے کُل قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کو تسلیم بالیقین کرنا۔

(د) غیب پر ایمان لانا؛ یعنی غیر مرئی اور مابعدُ الطّبیعی حقائق کو تسلیم بالیقین کرنا۔

۴۔ اعمالِ صالحہ: عدل و اِحسان کرنا؛ مُساوی پیداواری یا حق معلوم

سمیت کُل حقوقِ اِنسانی کی پاسداری کرنا، یعنی ان کو تسلیم کرنا اور ادا کرنا، نیز نظامِ اِسلام میں پُورے کے پُورے داخل ہونا۔ اس کا مطلب ہے۔

(ا) اقامتِ صلوٰۃ، یعنی نظامِ صلوٰۃ قائم کرنا اور اس کے کُل تقاضوں کو پُورا کرنا، جن کی نشاندہی قُرآنِ حکیم نے حسبِ معمول اپنی مختلف سُورتوں میں کر دی ہے۔

(ب) اِیتائے زکوٰۃ: قُرآن و سُنہ کے مطابق نظامِ زکوٰۃ قائم کرنا؛ برضا و رغبت اور دیانتداری کے ساتھ زکوٰۃ کی رقم حکومت کو ادا کرنا؛ اور حکومت کا اس رقم کو حق معلوم سے محروم اور اہلِ احتیاج لوگوں میں ان کا حق تسلیم کرتے ہوئے آبرومندانہ اور منظّم طریقے سے تقسیم کرنا۔

(ج) علاوہ بریں، اِنفاق بالعَفْو، اس کا مطلب ہے: فالتو اور بے مصرف (Surplus and idle) مال و منال اور منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اِسلامی یا مُسلم حکومت کے حوالے کر دینا تاکہ وہ حقداروں کو ان کا حق معلوم ادا کرے۔

(د) قُرآنِ حکیم سے رشتہ اُستوار کرنا، یعنی اس کے مُخلص اور محنتی تلامیذ بننا؛ اس کے نصابِ تعلیم و تربیّت کے مطابق تعلیم حاصل کرنا اور اس کی آیات میں تفکر بالحق کرنے کو اپنا معمول بنانا؛ قرآنِ حکیم کی نشر و اشاعت کرنے اور اس کے احکام و تعلیمات کی تبلیغ کرنے میں کوشش کرتے رہنا؛ اور اسے فُرقان، یعنی صیرِفی حق و باطل تسلیم کر کے تمام اختلافی مسائل کے لیے صرف اس سے رُجوع کرنا، کسی اور سے رُجوع نہ کرنا اور نہ کسی روایت وغیرہ وغیرہ کو اس کے فیصلے پر ترجیح دینا۔

شرک کے کُل عقائد و رُسوم کے خلاف جہاد بالقُرآن کرنا؛ مثال کے طور پر، سادات و اسلاف پرستی، فرقہ پرستی، مذہبی عصبیّت، روضہ و مقبرہ پرستی، آستانہ وہ پیر پرستی وغیرہ وغیرہ کے خلاف جہاد کرنا اور توحید کی تبلیغ کرنا۔ علاوہ بریں، کُفر اور تکذیبِ دین کے خلاف جہاد کرنا۔

فحشآء و منکر، یعنی بے حیائی، بُخل اور قبیح و غیر شرعی افعال سے بچنا اور ان کے خلاف جہاد کرنا۔

احیائے تقویٰ، تقویٰ اِصطلاحی معانی ہیں: (ا) ہدایت کی آرزو اور ضلالت یا گُمراہی کی خشیت۔ (ب) اپنے الٰہ حقیقی اور ربِّ عاشق کی لِقاء، قُرب و رضوان اور ہم نظری و ہم کلامی کی آرزو اور اس سے دُوری و محرومی کا ڈر۔ (ج) اللہ تعالیٰ سے محبت کا داعیہ اور اس کے غیر مُبدّل اور اٹل قوانین کا خوف۔

یہ اصلِ عظیم پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ ہر عمل صالح عبادت ہے اور اس کا ردِّ عمل یا ثمرہ اِحیاءِ تقویٰ ہے۔ چنانچہ اگر روزہ رکھنے، صلوٰۃ قائم کرنے، حج وغیرہ وغیرہ کرنے سے دل میں تقویٰ کا اِحیاء نہیں ہوتا، یعنی وہ قوۃ سے فعل میں نہیں آتا تو یہ تمام عبادات بے اثر و بے سُود ہوں گی۔

یہ حقیقت یاد رکھنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو تقویٰ ودیعت کر کے دُنیا میں بھیجتا ہے:

وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا ۝ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ۝ (الشمس ۹۱: ۷-۱۰)

خود اِنسان کا نفس بھی اور وہ بھی جس نے اُسے موزون و زیبا بنایا ہے، اس حقیقت کے شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں غیر اللہ کی محبت اور بے رہروی کی رغبت بھی ودیعت کر دی ہے؛ اور اللہ کی محبت بھی اور اس کی جائے لقاء، جنت قرۃ العین کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی آرزو اور بے رہروی کے بھیانک انجام کی خشیت بھی پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ جس شخص نے اپنے نفس کو فجور، یعنی غیر اللہ کی محبت اور بے رہروی کے رُجحانات سے پاک کر لیا اور تقویٰ کو قُوّۃ سے فعل میں لے آیا وہ دُنیوی و اُخروی حسنہ حاصل کرنے اور آتشِ خوف و حُزن سے نجات پانے میں کامیاب ہو گیا۔ بخلاف اس کے، جس نے نفس کو غیر اللہ کی محبت اور قبیح آرزوؤں تلے دبا دیا، وہ دُنیوی و اُخروی حسنہ سے محروم رہا اور اہلِ نار بن گیا۔

ان آیات سے مُستنبط ہوا کہ تزکیۂ نفس سے تقویٰ کا اِحیاء کرنا، یعنی اسے قُوّۃ سے فعل میں لانا از بس اہم عملِ صالحہ ہے۔

تکمیلِ نورِ ذات: تقویٰ بلاشُبہ جنت قرۃ العین کی راہ راست پر سفر زندگی کی پیش شرط (Pre-requisite) ہے، لیکن اپنے آپ کو راہِ راست پر ثابت قدمی سے سفر کرنے، اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچنے اور اپنے الٰہ جمیل کی ہم نظری و ہم کلامی کے قابل بنانے

کے لیے اپنے نُورِ ذات یا خُودی کی تکمیل کرنا، اِنسان کے لیے ناگُزیر ہے، اور یہ ہے عملِ صالحہ۔ اس کی غیر معمولی اہمیت کا اندازہ اس واقعیت سے ہو جاتا ہے کہ ربِّ رحمٰن نے کیوں اپنے بندوں کو یہ دُعا مانگنا سکھایا ہے:

رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ (التحریم ۸:۶۶)

اے ہمارے پروردگار! ہمارے نُورِ (ذات) کی ہمارے لیے تکمیل کرتے رہنا اور ہماری سیّآت کو محو کرتے اور ان سے ہمیں محفوظ رکھنا۔

۵- وصیّتِ حق: اِصطلاحِ قُرآن میں اس کے معانی ہیں: اہلِ ایمان پر لازم ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے کو تاکید کرتے رہیں کہ وہ لوگوں کو ان کا مُساوی پیداواری حق یا حقِ معلوم سمیت دیگر تمام اِنسانی حقوق

دیں؛ اپنے نفس کے حق کی بھی پاسداری کریں اور اُسے دُنیوی واُخروی حسنہ دیں، جو اس کا حق ہے۔ دُوسرے، حق بولیں، حق سُنیں، حق لکھیں، سچوں کا ساتھ دیں، سچی شہادت دیں، لیکن کتمانِ حق نہ کریں۔ تیسرے، زندگی کا کوئی شعبہ ہو، مثلاً معاشرتی یا ثقافتی، سیاسی یا معاشی شعبہ ہو، عدل واِنصاف سے کام لیں۔

الغرض، اپنی زندگی کو سچا بنانا، اس کا سوچا سودا کرنا، اور سفرِ زندگی کے لیے سچا راستہ اِختیار کرنا، ہر اہلِ ایمان پر فرض ہے اور اس کی تلقین و تبلیغ کرنا بھی لازم ہے۔

۶-وصیتِ صبر: اس اصطلاح کا مطلب ہے: حق کی راہ میں ثابت قدم رہنا، ہر مشکل و مصیبت کو برداشت کرنا، لیکن جی نہ چھوڑنا، نیز میدانِ کارزار ہو اور حالات کتنے ہی ناساز گار کیوں نہ ہوں، جُرأت و پامردی سے مُقابلہ کرنا، ہمت ہار نا نہ راہِ فرار اختیار کرنا اور نہ دشمن کے سامنے ہتھیار ہی ڈالنا۔

علاوہ بریں، تبلیغِ قُرآن اور اِستحکامِ نظامِ اِسلام، نیز شرک کے خلاف جہاد کرنے کی راہ میں تکذیبِ دین اور شرک کرنے والوں کی مخالفت و عداوت، دُشنام طرازی وغیر وغیرہ کی پروانہ کرنا اور ثابت قدم رہنا صبر ہے اور اس کو اِختیار کرنے کی تلقین و تاکید کرتے رہنا، فرض ہے۔ وجہ یہ ہے کہ صبر کلیدِ فتح و کامیابی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی نُصرت مُستلزم ہے۔ جس طرح تکمیلِ ذات کے لیے محنت ناگزیر ہے، اسی طرح محنت پر قائم و دائم رہنے کے لیے صبر بھی لازم ہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ محنت، صبر، نصرتِ الٰہی اور فلاح ایک ہی سلسلے کی چار لاینفک کڑیاں ہیں؛ اسی طرح اِیمان و اعمالِ صالحہ اور حق و صبر دُنیوی واُخروی حسنہ (جنت اور اس کی نعمتوں) کے حصول اور خوف وحُزن اور جہنم کی آتشِ سوزاں سے محفوظ و مصئون رہنے کے چار مربوط و منظّم اعمال ہیں۔

۲- قانونِ اِبتلاء (Law of Trial and Probation):

اللہ تعالیٰ کا قانونِ اِبتلاء یہ ہے کہ اِنسان کے تقویٰ کو آزمایا جائے تاکہ اُس اور دُوسروں پر یہ کھل جائے کہ وہ واقعی مُتّقی ہے یا نہیں۔ بالفاظِ دیگر، اللہ تعالیٰ چونکہ اپنے کُل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے بے انتہا محبت و شفقت اور ان پر فضل و کرم کرنے اور ان پر رُجوع بہ رحمت کرنے والا پروردگار ہے، اس لیے وہ کبھی مال و دولت دے کر اور کبھی جان و مال کا نقصان پہنچا کر ان میں اِس واقعیت کا شعور بیدار کرنا چاہتا ہے کہ ان کی آرزوئے ہدایت اور خشیتِ ضلالت سچی اور کھری ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو انھیں موقع (Opportunity) اور مُہلت (Respite) دی جائے تاکہ وہ تزکیۂ نفس کر کے مُخلص مُتّقی بن جائیں۔ دوسرے لفظوں میں، انھیں اپنے تقویٰ کو قُوّت سے کامل طور پر فعل میں لانے کے لیے زیرِ نظر (On probation) رکھا جائے۔

اِس قانون کا اطلاق افراد اور اقوام سب پر ہوتا ہے۔ اِرشاد ہوتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرۃ، ۲:۱۵۵)

(اے بنی نوعِ اِنسان! گوشِ حق نیوش سے) سُنو! ہم ضرور خوف و خطر، فاقہ کشی اور مال و منال، نیز جانوں اور ارضی پیداوار یا آمدن کے نقصان ایسی چیزوں کے ذریعے تمھیں (یعنی تمھارے تقویٰ کو خود تمھارے اور دوسروں کے لیے) آزمائیں گے، اور ان (مُتّقیوں) کو بشارت دو (جو ایسے تمام صبر آزما احوال و ظُروف میں اللہ کی راہِ مُستقیم پر قائم اور شرک کی راہوں سے گریزاں و ترساں رہتے ہیں)۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ (المُلک، ۶۷:۲)

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے، جس نے موت اور زندگی کو اِیجاد کیا تاکہ تمھیں (تمھارے اور دوسروں کے لیے) آزمائے کہ تم سے میں کون زیادہ اعمالِ صالحہ یا حسین کام کرتے ہیں (اور اس طرح تمھیں اپنی اِصلاح کرنے کا موقع فراہم کرے)۔ جہاں تک اُس کا تعلق ہے، وہ تو ہے ہی صاحبِ سطوت و صولت۔ سیّآت مِٹانے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا۔

اسی اصل الاصول کو ربِّ رحمٰن نے اپنے ایجازِ بلاغت سے اس طرح بیان کیا ہے:

ﮐُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ ؕ وَنَبۡلُوۡکُمۡ بِالشَّرِّ وَالۡخَیۡرِ فِتۡنَۃً ؕ وَ اِلَیۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ O (الانبیاء ۲۱:۳۵)

ہر ایک مُتنفِّس (= جاندار) نے لذتِ موت سے آشنا ہونا ہے؛ اور ہم یقیناً تمہیں خیر، یعنی دُنیوی حسنات اور سیّآت میں مُبتلا کر کے پرکھیں گے (تاکہ تم پر کُھل جائے کہ تُم سچے مؤمن و مُتّقی ہو یا نہیں، اس طرح تمہیں تزکیہء نفس کرنے اور اس کے ذریعے اِحیائِ تقویٰ کا موقع فراہم کریں گے)۔ یاد رکھو! تمہیں اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کا اجر لینے ہمارے حضور لوٹنا ہے۔

اِس بحث سے مُستنبط ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ اِبتلاء کا مقصد اِنسان کے تقویٰ کو خیر و شرّ کی کسوٹی پر پرکھنا ہے تاکہ اُسے اِس بات کا حق الیقین ہو جائے کہ وہ سچا اور مُخلص مُتّقی ہے یا نہیں۔ مثال کے طور پر، اگر اُسے قُوّت و حکمت ملتی ہے اور وہ فرعون و ہامان نہیں بنتا تو وہ مُتّقی ہے؛ اگر بنتا ہے تو اس کا تقویٰ مُردہ ہے، لہٰذا وہ مُتّقی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اُسے مال و دولت دیا جاتا ہے اور وہ قارونی نہیں کرتا تو وہ مُتّقی ہے، ورنہ نہیں ہے۔

بخلاف اس کے، اگر اِنسان کو خوف و خطر، مصائب و مُشکلات اور تنگیِ زیست و نُقصانِ مایہ میں مُبتلا ہونا پڑتا ہے تو وہ اپنے ربِّ عاشق کا دامن نہیں چھوڑتا اور اُسی کو پکارتا، اُسی سے مدد مانگتا، اور صابر و شکر گزار رہتا ہے تو وہ مُتّقی ہے؛ لیکن اگر شِرک کرنے لگتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے سِوا اپنے خُود ساختہ معبودوں، مثلاً انبیآءؑ، آئمہ، سادات و اسلاف، دیوی دیوتاؤں وغیرہ وغیرہ کو پکارتا اور اُن سے مدد مانگتا ہے تو وہ مُتّقی ہے نہ مُؤمن۔

چنانچہ ربِّ رحمٰن اپنے فضلِ بے پایاں سے اِس قانونِ اِبتلاء کے ذریعے اپنے بندوں کو موقع دیتا رہتا ہے کہ وہ اپنا تزکیہٴ نفس کر کے اپنے تقویٰ کو قُوّۃ سے فعل میں لائیں اور سچے مُتّقی بن جائیں، تاکہ وہ اپنی آخری منزلِ مقصود کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کر کے وہاں پہنچ جائیں جو جنت قرۃ العین ہے؛ اور جنت قرۃ العین اُن کا حُسن المآب یا حُسن و سُرُور کا حقیقی و ابدی گھر ہے۔

یہ ہے قانونِ اِبتلاء کی غایتُ الغایات۔

۳ قانونِ فلاح (Law of Success and Salvation):

فلاح پانے کے اِصطلاحی معانی ہیں: دُنیا میں آتشِ خوف و حُزن اور آخرت میں آتشِ جہنم سے نجات پانے اور اس سے محفوظ و مُصئوں رہنے، نیز دُنیوی و اُخروی حسنہ حاصل کرنے میں کامیاب ہونا۔ قانونِ فلاح کی رُو سے فلاح پانے کا ذریعے ہے: تقویٰ، اِیمان اور حُسنِ عمل، جو ایک ہی سلسلے کی تین کڑیاں ہیں۔

یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ قُرآنِ عظیم کی رُو سے اولیآءِ اللہ کی پہچان یہ ہے کہ اُن پر نہ تو خوف و خطر مُسلّط ہوتا ہے اور نہ وہ رہینِ غم و ملال ہی ہوتے ہیں (یونس ۶۲ : ۱۰)۔ بالفاظ دیگر، اللہ تعالیٰ کے دوست نُفوسِ مُطمئِنہ ہوتے ہیں، جو ہر حال میں اپنے اِلٰہ جمیل و

ربِّ عاشق سے خوش اور اُس کے شکر گزار رہتے ہیں، اور وہ بھی اپنے دوستوں سے خوش رہتا ہے، نیز وہ اس کی اَن دیکھی جنت قرۃالعین کے وارث ہوتے ہیں (الفجر ۲۷:۸۹-۳۰)

اب فلاح پانے کے ذرائع کی مختصر صراحت کر دی جاتی ہے۔ یہ محل چونکہ اِجمال کا مُتقاضی ہے، للٰذا آیات کے حوالوں ہی پر اِکتفا کیا جائے گا:

☆ایمان: ارشاد ہُوا:

☆فلاح سچے موٴمن پائیں گے، جو اپنی صلوٰۃ، یعنی اِقامتِ نماز اور احکامِ الٰہیہ کی تعمیل خُشوع و خُضوع کے ساتھ کرتے ہیں، لغو کاموں سے اِجتناب کرتے ہیں؛ زکوٰۃ کا نظام قائم کرنے اور خود مُسلم حکومت کو زکوٰۃ دینے اور جو حکمران ہیں، وہ اس کی رقم، حق معلوم سے محروم اور اہلِ احتیاج کو دینے میں سر گرم رہتے ہیں: نیز اپنی عورت یا جنسی اعضاء یا شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سب سے بُجز اپنی بیویوں اور منکوحہ اسیر عورتوں کے؛ لیکن جو اِن کے علاوہ اوروں سے جنسی اِختلاط کی رغبت کریں تو وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہوں گے، اس لیے فلاح نہیں پائیں گے۔

لیکن فلاح وہ پائیں گے جو اپنی امانتوں اور قول واِقرار یا مُعاہدوں کا اِحترام کرتے ہیں؛ اور اپنی صلوٰۃ کی حفاظت کرتے ہیں، یعنی ان کی اِقامت اور فرائض و مُقتضیات کی ادائیگی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہیں اور اس میں غفلت نہیں کرتے۔ ایسے مُوٴمن و صالح لوگ ہی فلاح پائیں گے، یعنی جنت فردوس کو ورثے میں پائیں گے (المؤمن ۱۱-۱: ۲۳)۔

تزکیہ کرنے والے فلاح پاتے ہیں، یعنی جو لوگ اپنے تقویٰ اور دیگر صلاحیّتوں کو قُوّت سے فِعل میں لاتے ہیں، اور اپنے باطنی نظام کو مُنوّر وفعّال بناتے ہیں (الشّمس ۹ : ۹۱)؛ جو اللہ تعالیٰ کی رغبت یا طلب و جُستجو رکھتے ہیں اور اس کے قوانین سے کوف بداماں رہتے ہیں (آلِ عمران ۱۳۰ : ۳)؛ جو خود صبر کرتے اور دُوسروں کو صبر کی تلقین کرتے اور باہم تعلقات اُستوار رکھتے، نیز اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے اور اس کی دُوری اور اس کی رحمت سے محرومی سے ڈرتے رہتے ہیں (آلِ عمران ۲۰۰ : ۳) جو سُود کھاتے ہیں نہ سُود در سُود (آلِ عمران ۱۳۰ : ۳)؛ جو تقرُّب الی اللہ کے ذریعے کو اِختیار کرنے کی آرزو رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، مال و جان کے ساتھ (المائدہ ۳۵ : ۵) جو قبیح اور گندے شیطانی اعمال سے اجتناب کرتے ہیں، مثلاً مُنشّیات، قمار بازی، اور آستانہ پرستی، پانسہ بازی (المائدہ ۹۰ : ۵)؛ جو دشمن کے کسی گروہ سے آمنا سامنا ہو جائے تو ثابت قدم رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں (الانفال ۴۵ : ۸)۔

برخلاف اس کے، یہ لوگ فلاح نہیں پائیں گے، جو

☆اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام سے متعلق جھوٹی باتیں اور روایات وضع کرتے ہیں اور اس کے قوانین واحکام کو جُھٹلاتے ہیں، قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح، وہ اپنے آپ اور دوسروں پر سب سے زیادہ ظُلم کرنے والے ہوتے ہیں، لہٰذا وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے (الانعام ۶:۲۱؛ نیز دیکھیے ۶:۱۳۵؛ یونس ۱۰:۱۷، ۷۷؛ یُوسُف ۱۲:۲۳)۔

☆کفر کرنے والے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کُلّی کو ماننے سے اِنکار کرنے والے۔ چاہے ''اہلِ ایمان'' ہوں یا اہلِ کتاب یا بے دین، فلاح نہیں پائیں گے (المؤمنون ۲۳:۱۱۷)

☆اسی طرح، مُجرم اور ساحر بھی فلاح نہیں پائیں گے (یُونُس ۱۰:۱۷، ۷۷)۔

☆علاوہ بریں، جن کی سیّآت ان کی حسنات سے زیادہ ہوں گی، وہ بھی فلاح نہیں پائیں گے۔

☆ بخیل، یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے مالدار فلاح نہیں پائیں گے (الحشر ۵۹:۹

اس بحث کا ماحصل یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ فلاح کے مطابق زندگی کرنے والے ہی دنیوی واُخروی حسنہ پانے، خوف وحُزن اور جہنم کی آگ سے محفوظ و مصئون رہن والے اور اولیآءِ اللہ ہیں، نیز وہی اس کے جنت کے وارث ہوں گے۔

۔ ۴ قانونِ کُن فیکون یا ربِّ کریم کی تخلیقی فعلیّت کا فہوم

اس از بس اہم موضوع سے مُتعلق اکثر و بیشتر مُترجمین و مُفسّرین اور دیگر اہلِ علم و دانش میں سنگین نوعیّت کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کو رفع کرنے کی خاطر اس موضوع سے مُختصراً گفتگو کی جاتی ہے۔ ربِّ کریم عالَمِ زمان و مکان (Space and Time) یعنی کُل موجودات (Creation) اور حیات و ممات کا خالق (The Creator) ہے۔

اس کی تخلیقی فعلیّت (Creative activity) کی ایک مابہ الامتیاز خصوصیّت یہ ہے کہ وہ جمالیاتی - تنزویجی اور اِرتقائی - بالحق ہے۔ اب ان اِصطلاحات کی مُختصراً صراحت کر دی جاتی ہے، جو اس سلسلے کی چار لاینفک کڑیاں ہیں۔ دو الفاظ کے درمیان خطِ وصل (-) اِسی واقعیت کی علامت ہے۔

(ا) جمالیاتی (Aesthetic): اس کا مطلب ہے کہ ربِّ کریم نے جو چیز بھی تخلیق کی ہے، اسے ہر لحاظ سے حسین یعنی جمیل و جلیل، خُوبصورت و نظر افروز، زیبا و موزوں اور دِلکش و مسرّت انگیز بنایا ہے۔ دُوسرے لفظوں میں، اس کی ہر حیاتیاتی مخلوق میں قدو قامت، اعضاء وجوارح اور شکل وصُورت میں توازُن پایا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ موزونی، ہم آہنگی، اِعتدال، تناسُب، سُر، سبھی ''توازن'' کی تعبیر ہیں۔

یہ مطلب ہے اِس آیۂ جمیلہ کا:

اَلَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ (السجدۃ، ۳۲:۷):

اس نے جو شے بھی اِرتقائی انداز میں پیدا کی، اُسے حسین بنایا ہے۔

(ب) تزویجی (Pairing) : تزویجی تخلیقی فعلیت کا مطلب ہے کہ اُس نے اپنی ہر جمالیاتی تخلیق کو زوجین یا جوڑا جوڑا بنایا ہے۔ اپنی اس تخلیقی حقیقت سے سب سے پہلے قُرآنِ مجید نے چودہ صدیاں پہلے اِنسان کو آگاہ کیا تھا۔ سائنس نے دورِ حاضر میں قُرآن مجید کے اِس حقیقی نظریے کی تصدیق کی ہے۔

اس ضمن میں یہ نُکتۂ توحید ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ کُل موجودات

(Existing things) جو ربُّ العٰلمین کی مخلوقات (Created things) ہیں جوڑا جوڑا ہیں، بجُز اللہ تعالیٰ کے جو وحدہ لا شریک ہے۔ مثال کے طور پر، آسمان و زمین، موت و حیات، نر و مادہ، شب و روز، تری و خشکی، سکوت و حرکت اور دُنیا و آخرت وغیرہ وغیرہ، سب زوجین ہیں۔

(ج) اِرتقائی (Evolutionary) : اس کا مطلب ہے کہ ربِّ کریم نے اس کائنات یا آسمانوں اور زمین کی تخلیق و تکمیل بتدریج مرحلہ وار چھے ایام یا ادوار میں کی تھی۔ بتدریج و مرحلہ وار یا اِرتقائی انداز میں تخلیق کرنا، ربِّ کریم کی سُنّتِ حسنہ ہے جو نا قابلِ تغیُّر و تبدُّل ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی اس سُنّت کے مطابق اِنسان کو اس دُنیا میں جو معمورۂ آب تھی پہلے نفسِ واحدہ یا حیاتیاتی مُشخّصہ (Being personified) بنایا؛ پھر اُسے زوجین بنایا۔ اس طرح ان کی نسل کا سلسلہ شروع ہو گیا، جو قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ تخلیق اِنسانی یا تخلیق آدم کا پہلا مرحلہ تھا۔ پھر اس کی تکمیل و تحسین مزید پانچ مرحلوں میں اِرتقائی انداز میں کی؛ اور وہ صاحبِ حواس و قلب، سرو قامت "بَشَرًا سَوِيًّا" بنا دیا گیا۔ ربِّ کریم کی اس سُنّتِ غیر مُبدّل کے مطابق حیاتیاتی مُشخّصہ رحمِ مادر میں چھے مرحلوں میں اِرتقائی انداز میں نشوونما پا کر اپنی تکمیل و تحسین کرتا ہے۔

عالمِ نباتات میں بھی ربِّ کریم کی یہ سنتِ تخلیق جاری و ساری ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسان مزروعہ کھیتی میں بیج بوتا ہے تو وہ "کن" کے اِمتثالِ امر میں اپنی نشوونُما کرنا شروع کر دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی نوع کا پودا یا شجر بن جاتا ہے۔ یہ مطلب ہے کُن فیکون کا (تفصیل کے لیے دیکھیے مُترجم کی کتاب سرگُذشتِ فلسفہ ۳۸۲: ابعد)۔

الغرض ربِّ کریم کے کلمۂ-کن فیکون میں تعجیلی-اِرتقائی مفہوم پایا جاتا ہے۔

(د) بالحق: اس کثیر المعانی اِصطلاح کا مطلب ہے کہ ربِّ کریم کی تخلیقی فعلیّت غایتاتی وحکیمانہ اور افادی اقدار (Beneficial values) کی حامل ہوتی ہے۔ بالفاظِ دیگر، وہ باطل، بے مقصد، لایعنی اور ناکارہ نہیں ہوتی، بلکہ سچی، با مقصد اور فوائد بداماں ہوتی ہے۔اس بحث سے اس امر کی توجیہ ہو جاتی ہے کہ کیوں قُرآنِ حکیم نے اللہ تعالیٰ کو اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ کہا ہے (المؤمنون ۱۴:۲۳)

۵- قانونِ تدبیری (Law of Prudential Planning):

اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ مُدَبِّرُ الُامور ہے (یُونُس ۳:۱۰، ۳۱ و بمواضعِ کثیرہ)۔اس کا مطلب یہ ہے کہ بحیثیتِ حکمران وہ اس کائنات خصوصاً اربابِ اِرادہ واختیار بندوں کی دُنیا کے اُمور میں اپنی حکمت سے توازن برقرار رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر، اپنے قانونِ احترام آرزو وتدبیری کے مطابق ظالموں کو سیاسی وحیاتیاتی منظر سے ہٹا کر صالحین کو اُن کے بجائے حکومت دیتا ہے۔اس مقصد کے لیے جُغرافیائی وتاریخی تغیرات و تحولات اور سیاسی واقتصادی انقلابات لاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ چونکہ رب العٰلمین ہے اور رحمٰن ورحیم ہے، اس لیے ہر فردِ بشر اس کی نظر میں رہتا ہے۔آغازِ سفرِ زندگی سے، اور اس کے اِختتام تک- جہاں تک اس کے مومن ومُتّقی بندوں کا تعلق ہے، وہ انھیں اپنے فضل سے نوازتا ہے، ان کی شرح صدر کرتا، راہِ راست پر لگاتا، لغزشوں سے بچاتا اور ان کو سیّآت کو حسنات میں بدلتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قانونِ تدبیری، جو حکیمانہ ہے؛ اس لیے علم و دانش کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔

وہ چونکہ ربِّ رحمٰن ورحیم ہے، اس لیے اس کی تدبیر میں حکمت اور حکمت میں رحمت ہوتی ہے، اور اس کی رحمت ہر شے کو مُحیط ہے۔اس بناء پر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ''اللہ تعالیٰ کی تدبیر، حکمت اور رحمت ایک ہی سلسلے کی تین لاینفک کڑیاں ہیں''۔

اس گفتگو سے اس واقعیت کی بھی صراحت ہو جاتی ہے کہ جو افراد اپنے اعمالِ سُوء کے اذیتناک نتائج و عواقب بُھگتنے کے لئے تیار ہوتے ہیں، یعنی اِن کی شعوری یا لاشعوری آرزو رکھتے ہیں، پھر گرفتارِ بلا ہوتے ہیں

تو اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت وہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسیرِ بلا ہو کر ان کے دِلوں میں توبۃالنَّصوح کرنے کا اِمکان پیدا ہو جاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر، ان میں جمالیاتی- نفسی لمحہ (Psycho aesthetic moment) کی وقوع پذیری ممکن ہو جاتی ہے۔

٦۔ قوانین طبیعی و مابعد الطبیعی:

(ا) قانونِ طبیعی (Physical Law):

اسے ہم نے اسم جنس کے طور پر لکھا ہے، جو کل قوانین طبیعی پر حاوی ہے۔ مثال کے طور پر، قانونِ کششِ ثِقل۔

اولاً: قانونِ کششِ ثِقل (Law of Gravity): یہ سامنے کی بات ہے کہ ہر وہ چیز جو وزن رکھتی ہے اُوپر سے نیچے زمین کی کششِ ثِقل کی وجہ سے گرتی ہے۔

ثانیاً: ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے اور عمل جتنا شدید ہو گا، ردِّ عمل بھی اسی نسبت سے شدید ہو گا۔

ثالثاً: شب و روز موسموں کے بدل بدل کر آنت جان، اجرامِ فلکی کے اپنے مداروں پر مُنظم و مُنضبط طریق سے گردش کرنے اور جسمانی اور جغرافیائی تغیرات و تحولات کی علت اللہ تعالیٰ کے قوانین طبیعی ہیں، جن سے کسی چیز کو مفر نہیں کیونکہ یہ اٹل اور ہمہ گیر ہیں۔

(ب) قانونِ مابعد الطّبیعی (Metaphysical Law):

یہ زوج ہے قانونِ طبیعی کا، اور اس کی طرح اٹل اور ہمہ گیر ہے اور کُل بنی نوعِ اِنسان پر حاوی ہے، اس لیے کسی متنفس کو اِس سے مفر نہیں۔ قانونِ طبیعی کے برعکس یہ اِنسان کی باطنی یا داخلی دُنیا سے تعلق رکھتا ہے، یعنی اس کی جولانگاہ باطنی دُنیا ہے۔ عمل اور ردِ عمل کے قانون کی طرح حُسنِ عمل اور عملِ سُوء کا بھی ردِّ عمل ہوتا ہے۔ دونوں کے ردِّ عمل کو اثرات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حُسنِ عمل کے اثرات حسین ہوتے ہیں: ان کو ''حسنات'' اور عملِ سُوء کے قبیح اثرات کو ''سیّآت'' کہتے ہیں۔ ان کی شِدّت کے لیے قُرآنِ حکیم نے ''وزن'' کی تعبیر اختیار کی ہے۔ یہ وزن کیسے ناپا یا معلوم کیا جائے گا، یہ اُمورِ غیبیہ سے تعلق رکھتا ہے، جسے تسلیم بالیقین کرنا ہم پر فرض ہے۔

زمین کی کششِ ثقل کی طرح اس کے مال و دولت، وسائلِ پیداوار، مویشیوں اور جنسی معروضات میں کششِ محبوبیت ہوتی ہے۔ اس کشش کی وجہ سے یہ ارضی محبوب چیزیں اِنسان کو اپنی طرف مائل کرنے اور رکھنے کی زبردست قُوّت و کشش رکھتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ اِنسان کا محبوبِ حقیقی ہے، اس لیے اس کی محبت ارضی محبوب چیزوں سے شدید ترین ہونی چاہیے۔ شدید ترین محبت کو عشق کہتے ہیں جن لوگوں کا تقویٰ فعّال اور حرکی اور جمالیاتی ذوق طیّب و حسین ہوتا ہے، اُن کو اپنے اللہ جمیل اور ربِّ عاشق سے عشق اور اس کی حسین مخلوقات سے محبت ہوتی ہے۔

یہ واقعیت ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ غیر اللہ کی محبت شدید ترین ہو کر اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب آجائے تو ''شرک'' بن جاتی ہے، اور شِرک نا قابلِ معافی ظُلمِ عظیم ہے، یعنی اس شرک کے آتشیں اثرات اَن مِٹ ہوتے ہیں۔

یہ عشقِ الٰہی ہے جس کے سوز و سُرُور سے اِنسان اپنے نُورِ ذات کی تکمیل کرتا، ہجرت الی اللہ کرتا ہے اور جنت کی حسین و فطری راہِ راست پر سفرِ زندگی کرتا ہوا اس میں جا پہنچتا ہے، جو اس کی منزلِ مقصود ہے۔

بخلاف اس کے، جو لوگ دُنیا کی محبوب چیزوں کی محبت میں مُبتلا ہو کر ان کو اپنا ''الہ'' بنا لیتے ہیں، اس کے نتیجے میں، اُن کی یہ مجازی محبت شدید تر ہو کر محبت الٰہی پر غالب آجاتی ہے؛ نتیجۃً، وہ ''سگانِ دُنیا'' بن جاتے ہیں۔ اُن کی نظر و فکر کا محور مرغوباتِ دنیا ہو جاتی ہے اور ان کے حصول کے لیے وہ دوزخ کو جانے والی راہوں کو اختیار کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

عشقِ الٰہی سے اگر دل میں طمانیّت و مسرت کی جنت بستی ہے تو عشقِ دنیا سے دل خوف و حُزن کا آتش کدہ بن جاتا ہے۔ ایسا قُدرت کے قانونِ مابعد الطّبیعی کے باعث ہوتا ہے۔

قُرآنِ مجید دِل کی جنت میں رہنے والوں کو اصحابُ الجنۃ اور نُفوسِ مُطمئنہ سے، جبکہ دل کے جہنم میں رہنے والوں کو اہلِ خوف و حُزن اور اصحابُ النّار سے تعبیر کرتا ہے۔

۷- قانونِ تقدیری (Law of Evolution):

ربِّ کریم کی تخلیقی فعلیت کی ایک اِمتیازی خصوصیّت یہ ہے کہ وہ جمالیاتی وارتقائی، تنزویجی واِفادی اور حکیمانہ و غایاتی ہوتی ہے۔ وہ چونکہ عزیز و قدیر اور جبّار و قہار ہے، لہٰذا اس کی مخلوقات اس کے قوانین سے سرِ مُو سرتابی نہیں کر سکتیں۔ یہ ان کی تقدیر ہے۔ مثلاً سماوی مخلوقات، یعنی اجرامِ فلکی ٹھیک اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اپنے وظائف سر انجام دے رہے ہیں، اور اپنے وظیفے سے ذرّہ بھر بھی تغافُل کرنا ان کے بس میں نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین میں جبّاریت و قہاریّت پائی جاتی ہے۔

دُوسرے، یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی فعلیت کا خاصہ و تقاضا ہے کہ اجرامِ فلکی میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کے حسبِ حال ہوئی ہے اور ہر ایک کا وظیفہ وہی ہے جس کا وہ اہل تھا، اور اُسے احسن طریقے سے کرنے کی قابلیّت رکھتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے قانونِ مشیّت و حکمت کے مطابق اُن کی ہستی و بقا کی مدّت مقرر کر دی۔ یہ ہے ان کی تقدیر؛ اور اِسے اللہ تعالیٰ کے قانونِ تدبیری سے تعبیر کیا ہے، جو عالمگیر و ہمہ گیر اور نا قابلِ تغیر و تبدّل یا اٹل ہے۔

اِس قانون کا اِطلاق ہر عالَم کی مخلوقات پر ہوتا ہے۔ مثلاً جماداتی، نباتاتی اور حیواناتی مخلوقات پر، لیکن اِنسان پر جُزوی طور پر ہوتا ہے۔ اِس اِجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو اس کی آرزو کے مطابق فکر و عمل اور اِنتخاب کی آزادی ودیعت کی ہے؛ اور اس ''آزادی'' کا پاس و احترام اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِنسان احکامِ الٰہیہ سے سرتابی کر سکتا ہے

اور کرتا ہے۔ لیکن اپنے حسین و قبیح اعمال کے اثرات سے مفر اس کے بس میں نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ مُکافاتِ عمل ہے، جو عالمگیر اور نا قابل تغیر و تبدُّل ہے۔ اس سے اِس واقعیت کی توجیہ و توضیح ہو جاتی ہے کہ کیوں اللہ تعالیٰ کے قانونِ تقدیری کا اطلاق اِنسان پر جُزوی طور پر ہوتا ہے۔

مزید برآں، انسان فکر و عمل کرنے میں آزاد ہے، دوسری مخلوقات کی طرح مجبور نہیں، لیکن اس کے نتائج بُھگتنے پر مجبور ہے۔ اِس "آزادی - مجبوری" کو تقدیرِ اِنسانی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

جہاں تک اِنسان کی عُمر کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ نے بلا شبہ مقرر کی ہوئی ہے۔ لیکن ہر بشر کی "عمر" کی مدّت اللہ تعالیٰ کے طبیعی و دیگر قوانین سے مشروط ہے؛ لٰہذا وہ کم بھی ہو سکتی ہے اور وہ اپنی عُمرِ طبیعی کو پہنچ بھی سکتا ہے۔

۸- قانونِ احترامِ آزادی (Law of Honoring Right of Freedom):

"آزادیِ فِکر و عمل" اللہ تعالیٰ کی امانت ہے جو اس کے قانونِ مُکافاتِ عمل سے وابستہ ہے۔ چنانچہ کوہِ گِراں جیسی مخلوق بھی اس امانت کا بارِ گراں اُٹھانے سے سہم گئی اور سب نے معذرت کر لی، لیکن انسان نے اس امانت کی خیانت کے اِنتہائی مُہیب و اذیتناک نتائج و عواقب سے بے پرواہ ہو کر اپنی خوشی سے یہ بارِ گراں اُٹھانے کی حامی بھر لی،

اور قانونِ مُکافاتِ عمل کا مستُوجِب ہو گیا۔ اِنسان کے اس فیصلے کو ربِّ علیم نے اس کے ظلم و جہل سے تعبیر کیا ہے (الاحزاب ۳۳: ۷۲)

اللہ تعالیٰ کو اِنسان کی آزادیِ فکر و عمل کا پاس و احترام ہے؛ لٰہذا اِنسان جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے جہنم کی راہوں پر چلتا ہے۔ وہ جو چاہے دین یا نظامِ حیات اِختیار کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس معاملے میں قطعاً اُس پر جبر نہیں کرتا؛ اور نہ کسی کو دوسروں پر جبر کرنے کی اجازت ہی دیتا ہے۔ اس نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ ۲: ۲۵۶):

دین یا نظامِ حیات میں کسی کو جبر یا زیادتی کرنے کی اجازت نہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی وقت کا فرعون، ہامان، قارون، آزر، خان وڈیرا، سردار، حاکم وغیرہ وغیرہ کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف کوئی دین یا نظامِ زندگی اختیار کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

اس گفتگو سے اس واقعیت کی صراحت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ تو کسی کو گُمراہ کرتا ہے اور نہ کسی کو سزا و عذاب ہی دیتا ہے، نہ دُنیا میں نہ آخرت میں۔ اِنسان اعمالِ سُوء کے اِرتکاب سے خود اپنے اُوپر ظُلم

کرتا ہے اور اپنے آپ کو رہینِ خوف وحُزن کرتا ہے۔ بالفاظِ دیگر، حرام کاری و حرام خوری اور دیگر اعمالِ سُوء کی آتشیں سیّآت سے اپنے اندر آتشکدہ جلاتا اور سَمَندر کی طرح اس میں رہتا ہے؛ اس لیے قُرآنِ مجید نے ایسے سَمَندر سرشت مُجرموں کے لیے ''اصحاب النار'' (= دوستانِ آتش Companions of Fire) کی بصیرت افروز اِصطلاح اختیار کی ہے۔

بخلاف اس کے، جو اہلِ آرزو و خشیت حُسنِ ایمان و حُسن عمل کے ذریعے اپنے اندر طمانیّت و مسرّت کی جنت بساتے اور اس میں رہتے ہیں، اُن کے لیے قُرآنِ حکیم نے ''اصحاب الجنۃ'' (= دوستدارانِ جنت Companions of Paradise) کی تعبیر اختیار کی ہے۔ اِس قانونِ احترامِ آرزو کا اِطلاق افراد و اقوام سب پر ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم شاہد ہے کہ اقوامِ عالم کی ذِلّت و مسکنت اور ہلاکت و بربادی کے عوامی و مُحرکات خود اُن کے اعمالِ سُوء تھے۔

مختصر یہ کہ اِنسان اپنی عزت و ذلت، ترقی و تنزّل، فلاح و ناکامی، حسنہ و سیّئہ وغیرہ وغیرہ کا ذمے دار خُود ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسے اعمالِ سُوء یا اعمالِ صالحہ کرنے، نیز سفرِ زندگی کرنے کے لیے جنت کی صِراطِ مُستقیم یا جہنم کی ٹیڑھی ترچھی راہیں اختیار کرنے کی مکمل آزادی ہے اور اِنسان کی اس آزادی کا پاس واِحترام کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر لازم کر رکھا ہے۔ یہ اُس کی سُنّت ہے جو اٹل ہے۔

۹- قانونِ تسلیمِ کُلّی (Law of Complete Surrender):

اللہ تعالیٰ کے اِس از بس اہم قانون کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کُل قوانین و احکام اور تعلیمات وحُدود کو تسلیم بالیقین و عمل کرنا، تمام بنی نوعِ اِنسان، بالخصوص اہل ایمان کے لیے ناگیز رہے۔ چنانچہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں، یعنی ایسا کرنا جن کا شِعار ہوتا ہے، وہی حقیقت میں مومن اور مسلم ہیں۔ اِسلام اِس کی ہر گز اجازت نہیں دیتا کہ قوانین و احکامِ الٰہیہ میں بعض پر عمل کیا جائے اور بعض سے صرفِ نظر کر لیا جائے۔ ایسا کرنے والوں کو قُرآنِ حکیم منافق کہتا ہے۔ یہی مطلب

ہے اس آیۂ ایمان افروز کا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

O (البقرہ ۲:۲۰۸)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اِسلام میں پُورے کے پُورے داخل ہو جاؤ (نیمے دروں، نیمے بروں نہ رہنا کہ یہ شیوۂ نفاق ہے) لیکن شیطان کے نُقُوشِ قدم پر نہ چلنا، اس لیے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

یہاں شیطان کا لفظ اِسمِ جِنس کے طور پر اِستعارۃً شیاطینِ بشری، مثلاً وقت کے فرعونوں، ہامانوں، قارونوں اور آزروں کے لیے آیا ہے، جو جلبِ منفعت و اِقتدار کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بندوں کی توجہ کو اس کے احکام سے ہٹانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہِ راست کو اُن پر گُم کرنے اور انہیں جہنم کی راہوں پر لگانے کے لیے تدبیریں اور کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

بخلاف اس کے، ایمان کا خاصہ و تقاضہ ہے کہ اہلِ ایمان فعال و مجاہدین کہ اللہ تعالیٰ کے کُل قوانین و احکام اور رسول اللہ ﷺ کی سُنّتِ حسنہ کے مطابق دین یا اسلام کے نظامِ حیاتِ کُلّی کو قائم کریں، چلائیں اور اس کے جُملہ تقاضے پورا کریں۔ لیکن جو لوگ اس کے بعض تقاضے پُورا کرتے ہیں، اور بعض نہیں، وہ نظامِ اسلام کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جو آزاد مُسلمان صلوٰۃ تو قائم کرتے ہیں، لیکن اس کا نظام قائم کرتے ہیں نہ اس کے تقاضے ہی پورا کرتے ہیں؛ یا جو نظامِ زکوٰۃ قائم نہیں کرتے، اور نہ قُرآن و سنہ کے مطابق زکوٰۃ اور العفو دیتے ہیں، بلکہ سرمایہ داری، سُود کاری اور بُخل کرتے ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نظامِ حیاتِ کُلّی کے باغی، مُنافق اور شیطان کے پیرو کار ہیں۔

قُرآنِ حکیم نے قانونِ تسلیمِ کُلّی اپنے ایجازِ بلاغت سے اس طرح بیان کیا ہے کہ کُوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔ ارشاد ہُوا:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا (آل عمران ۳:۱۰۳)

چنانچہ تم سب کے سب مُتفق و متحد ہو کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور فرقے فرقے نہ ہو جانا۔ حبل اللہ سے مراد قرآن مجید ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمام اہلِ ایمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کی کتاب، قرآن مجید سے اپنا فکری و عملی رابطہ اُستوار کر لیں، اور سب مل کر اس کے کُل قوانین و احکام پر عمل کریں۔ اگر وہ بعض پر عمل کریں گے اور بعض پر نہیں تو اس کے سبب وہ فِرقوں میں بٹ جائیں گے، جیسا کہ مُسلمانانِ عالَم مُتعدد فرقوں میں مُنقسم ہیں۔

اسلام، اِنفرادی - اجتماعی دین یا نظامِ حیاتِ کُلّی ہے، لہٰذا اس کے تمام تقاضے پُورا کرنا فرد اور قوم سب پر لازم ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اِنفرادی حیثیت سے اُن کے ربّ سے حکم ہوا:

اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ O (البقرہ ۲:۱۳۱)

مُطیع وفرماں بردار بن جاؤ (Surrender)، تو انھوں نے جواب دیا: ''میں کُل جہانوں کی کُل مخلوقات کے پروردگار وآقا کا مُطیع وفرماں بردار بن گیا ہوں''۔

اس آیۂ ایمان افروز کا مطلب یہ ہے کہ ربِّ رحمٰن کے کُل قوانین واحکام پر عمل کرنا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ بعض پر عمل کیا جائے اور بعض سے صرفِ نظر کر لیا جائے۔ ربِّ رحمٰن کے فرماں بردار بندے اور مُؤمن و مُسلم وہ لوگ نہیں اور نہ ہو سکتے ہیں جو مثال کے طور پر، اللہ تعالیٰ کو تو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر اس کی توحیدِ اُلوہیّت و ربوبیّت کا عملًا انکار کرتے ہیں؛ یا اس کی بعض کتابوں کو تو مانتے ہیں اور بعض کا اِنکار کرتے ہیں، یا فرشتوں یا آخرت کو نہیں مانتے: یا معروف کا حکم دیتے ہیں نہ منکر سے لوگوں کو منع ہی کرتے ہیں؛ یا جہاد کے حکم کو ماننے سے انکار کرتے ہیں؛ یا غیر اللہ سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے۔

مُختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اس قانون تسلیمِ کُلّی کی رُو سے اس کا بندۂ تسلیم و رضا اور مُؤمن و مُسلم وہ ہے جو اپنا مال و جان یعنی سب کچھ اس کے حوالے کر کے اس کی جنت قرۃ العین کو خرید لیتا ہے۔

۱۰- قانونِ اِحترامِ آرزو (Law of Honoring Aspiration):

اِنسان میں خواہش وآرزو کا پیدا ہوتے رہنا فطری امر ہے، اور سچی آرزو کا پاس واِحترام کرنا، اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر لازم کر رکھا ہے۔ یہ یاد رہے کہ سچی آرزو حُسنِ عمل سے سچی بنتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ فکر کو آرزو مُستلزم ہے۔ ہمارے اس موقف کی تائید اِن دو فکر انگیز آیات سے ہوتی ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O (الانفال ۸:۵۳)

(آلِ فرعون کی حکومت وآزادی، شان و شوکت اور دیگر نعمتوں سے محرومی کا سبب یہ تھا کہ ان میں نعمتوں کی آرزو ہی نہیں رہی تھی اور) اللہ تعالیٰ کی سُنّت یہ ہے کہ وہ اس نعمت کو کبھی نہیں بدلتا، جس سے اس نے کسی قوم کو نوازا ہو، جب تک اُس کے اندر اس نعمت کی آرزو بدل نہیں جاتی، یعنی اسے اس کی طلب وآرزو نہیں رہتی۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ سب کچھ سُننے والا- سب کچھ جاننے والا ہے۔ آرزوئے نعمت نہ رہے تو نعمت بھی نہیں رہتی ہ قانونِ اِحترامِ آرزو کا ایک پہلو- دوسرا پہلو یہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (سورہ الرعد)

بلا شبہ، اللہ تعالیٰ کسی قوم کے احوال وظُروف کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک خود اُس میں ان کو بدلنے کی آرزو پیدا نہیں ہو جاتی۔

مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے اس آیہ کا مفہوم شعری زبان میں اس طرح بیان کیا:

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

یہ ہے قانون احترام آرزو یا قانون تغیر نعمت کا مفہوم۔

۱۱- قانونِ ہدایت و تقویٰ (Law of Guidance and Aspiration for):

یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ ہدایت و تقویٰ لازم وملزوم ہیں؛ اور ہدایت پانے کی پیش شرط Pre-requisite تقویٰ ہے۔ ان دونوں از بس اہم اِصطلاحاتِ قُرآنی کی مُختصر اًصراحت خود قرآنِ کریم کی اپنی تفسیر کے ذریعے کر دی جاتی ہے:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ O (البقرہ ۲:۲):

اس واقعیت میں قطعاً کوئی شک واِضطراب نہیں کہ یہ کتاب (قُرآنِ حکیم، اللہ تعالیٰ کا کلام) ہے، جس کے مافیہ یا مشمولات (Contents) کی حقّانیّت و صداقت میں بھی قطعاً کوئی شک واِضطراب نہیں، اور نہ اس میں کہ یہ اہلِ آرزو و خشیت کو جنت کی راہِ راست پر لگاتی ہے۔

یہ بھی اعجازاتِ قُرآن میں سے ہے کہ یہ آیت آپ اپنی تفسیر ہے۔ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ اصل میں وہ ہیں جو طمانیّتِ قلب کے ساتھ جنت کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرتے ہیں؛ اور مُتّقی وہ لوگ ہیں، جن کو ہدایت کی آرزو و جُستجو اور ضلالت کی خشیت ہوتی ہے۔ بالفاظِ دیگر، انہیں جنت کی راہ راست پر سفرِ زندگی کرنے اور اس طرح اپنی اِس آخری منزلِ مقصود پر پہنچنے کی طلب و جُستجو ہوتی ہے، اور جہنم کی راہوں پر سفرِ زندگی کرنے کا خوف دامن گیر رہتا ہے۔

ان تشریحات سے معلوم ہوا کہ اہلِ آرزو و خشیت (= مُتّقی)، ہدایت یافتہ اور اہلِ جنت ایک ہی حقیقت کی تین تعبیریں ہیں۔ دوسرے، ہدایت پانے یا جنتِ قُرّۃُ العین میں جانے کے لیے تقویٰ کا ہونا ناگُزیر ہے، یعنی تقویٰ کلیدِ جنت ہے۔

۱۲- قانونِ مُکافاتِ عمل قانون مجازات (Law of Retribution):

اِنسان کو اس کی خواہش کے مطابق اس شرط کے ساتھ فِکر و عمل اور اِنتخاب کی آزادی ودیعت کی گئی ہے کہ ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے''

اِسے قانونِ مُکافاتِ عمل یا قانونِ مُجازات کہتے ہیں۔ غور کریں تو یہ فلسفۂ جبر و قدر پر قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ قانونِ مُکافاتِ عمل اور آزادیِ فکر و عمل لازم ملزُوم ہیں۔ جس طرح ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے، اور عمل کی شِدّت کے مطابق ردِّ عمل بھی شدید ہوتا ہے، اسی طرح حُسنِ عمل اور عملِ سُوء کا ردِّ عمل ہوتا ہے۔ حُسنِ عمل کے ردِّ عمل کے نتیجے کو ''سیّئہ'' کہتے ہیں۔ حُسنِ عمل اور عملِ سُوء کی شِدّت کے ردِّ عمل کی شِدّت کو حسنہ و سیّئہ کے ''وزن'' کی ثِقالت و خِفّت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس ''وزن'' کی نوعیت کیا ہوگی اور اسے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ یہ اُمورِ غیبیہ ہیں، جن کے اِدراک کے نہیں، ان پر ایمان لانے کے ہم مُکلّف ہیں۔

بہر حال، ہماری حسنات و سیّآت کا نتیجہ ان کے وزن پر مُنحصر ہے۔ حسنات وزن میں بھاری ہوں گی تو اِنسان اہلِ جنت قرار پائے گا، اور اگر وہ ہلکی ہوں گی تو اُسے اہلِ نار گردانا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قانون اٹل اور ناقابلِ تغیر و تبدُّل ہے۔ لہٰذا کسی مُتنفِّس کی سفارش اسے بدل نہیں سکتی؛ نیز اس سے کسی بشر کو مَفَر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافاتِ عمل کے حوالے سے یہ واقعیت یاد رکھنے کی ہے کہ وہ کسی بشر کو اس کے اعمالِ سُوء کی پاداش میں خود سزا نہیں دیتا اور نہ اپنی نافرمانی کی بُنیاد پر اس سے ''انتقام'' ہی لیتا ہے؛ ایسا سوچنے، لکھنے یا کہنے سے اس کی رحمانیّت و رحیمیّت یا بے پایاں رحمت و مغفرت اور سُبحانیّت و صمدیّت کی صفاتِ حسنہ پر حرف آتا ہے۔

چنانچہ قُرآنِ حکیم میں جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مُشرکوں، ظالموں، کافروں، مُجرموں، منافقوں، گناہگاروں اور تکذیب دین کرنے والوں کو سزا دیتا ہوں یا سزا دوں گا، یا ان سے اِنتقام لوں گا، اور ان کو عذاب دوں گا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسے اِنسان اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل کے مُطابق اپنے کیے کا بدلہ پاتے ہیں اور آخرت میں بھی پائیں گے۔ یہ حقیقتِ عُظمیٰ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ قُرآنِ حکیم میں سزا و جزا دینے سے متعلق ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مُراد وہ خود نہیں، بلکہ ہمیشہ اس کا قانونِ مُکافاتِ عمل ہوتا ہے۔

نصاریٰ بالخصوص اس باطل پراپیگنڈا سے لوگوں کو گُمراہ کرتے ہیں کہ مُسلمانوں کا خدا تو (نعوذ باللہ) ظالم و جابر اور جفا کار و منتقم المزاج ہے؛ بخلاف اس کے، نصاریٰ کا خدا رحمدل ہے۔ اس باطل پراپیگنڈے کی بُنیاد قرآن مجید کے وہ تراجم و تفاسیر ہیں، جن میں

اعمالِ سُوء کی پاداش میں سزا و عذاب دینے کو ربِّ رحمٰن و رحیم کے قانونِ مُجازات سے منسوب کرنے کے بجائے اس کی ذات سے منسوب کیا گیا ہے۔

یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ربِّ رحمٰن کی رحمانیّت و رحیمیّت کے اِمتزاج کو "رحمت" سے تعبیر کیا جاتا ہے؛ اور رحمت میں شِدّتِ محبت و شفقت یا عشق کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ربِّ رحمٰن کی رحمت ایک تو ہر شے کو مُحیط ہے (الاعراف ۱۵۶:۷) اور دوسرے کُل جہانوں کی مخلوقات کی ماؤں کی مامتا کا مجموعہ ربِّ رحمٰن و رحیم کی رحمت کے سواں حصے کے برابر ہے (المشکوٰۃ جلد اول، باب فی سِعۃِرَحمَتہٖ ح ۲۲۵۶/۲)۔ ایسے ربِّ عاشق کا اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کو عذاب و سزا دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا سمجھنے یا کہنے سے اس کی بُنیادی صفتِ رحمت کی تردید لازم آتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ اگر انسان آزادیِ فکر و عمل کے غلط استعمال سے جہنم کو جانے والی راہوں پر سفرِ زندگی کرتا ہے تو اس کا جہنم میں گرنا ناگُزیر ہے۔ اس طرح اگر اعمالِ سُوء کرنا اس کا شِعار ہوگا تو اُن کے قبیح و آتشیں اثرات سے اس کا رہینِ خوف و حُزن اور اہلِ نار ہو نا شُدنی ہے۔ بخلاف اس کے، اگر انسان نفسِ مُطمئنہ ہوگا اور جنت کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرے گا تو اس کا جنّتِ قُرّۃُالعین میں پہنچنا ناگُزیر ہے۔ یہ ہے اصل قانونِ مکافاتِ عمل۔

۱۳۔ قانونِ مشیّت و حِکمت (Law of Will and Wisdom):

قُرآنِ مجید میں ایسے کلمات آئے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عذاب و سزا دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے، معاف کر دیتا ہے"؛ "جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے"؛ یا "جس قوم کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے" وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت کو واضح طور پر سمجھنے کے لیے اُس کے اِس اِرشاد کو ہر حال میں پیشِ نظر رکھنا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظُلم نہیں کرتا؛ اِنسان خود اپنے اُوپر ظلم کرتا ہے، اور اپنے نُقصان کا خود ذِمّے دار ہوتا ہے۔ لیکن "اسے جو حسنہ و غیر ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے" (النسآء ۴: ۴، ۷۹؛ آلِ عمران ۱۸۲: ۳؛ فُصّلت ۴۱: ۴۶ و بمواضع کثیرہ)۔

دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک تو عادل ہے، دُوسرے وہ اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کا ربِّ رحمٰن و رحیم ہے یا انتہائی رحم و کرم کرنے والا ربِّ عاشق ہے۔ یہ اس کے عشق کا خاصہ و تقاضا تھا کہ اس نے ان کے لیے کائنات کو جمیل و جلیل اور دلکش و نظر افروز بنایا، اور ان کے مولد و منشا کو جو کُرہ ارض ہے، حسین و شیریں اور لذیذ و قُوّت بخش ماکولات اور مشروبات کا نعمت کدہ، جمیل و جلیل اور دلآویز و دل انگیز نظاروں اور مناظر کا بیمثال مُرقّع بنایا ہے۔ سب سے بڑھ کر خُود اُن کو جمیل و جلیل و سرو قامت و خوبصورت بنایا ہے اور انہیں حواس و قلب ایسی بیمثال و غیر مُترقبہ نعمتوں سے نوازا ہے؛ نیز اپن کی ابدی و اُخروی زندگی کے لیے جنتِ قُرۃ العین بنائی ہے جو موت نا آشنا جہانِ حُسن و سُرُور اور ان کا حُسن المآب ہے۔

ایسی شدید ترین محبت کرنے والے خالق وپروردگار کے متعلق یہ کہنا یا سمجھنا کہ وہ اپنے بندوں میں جن کو چاہتا ہے سزا و عذاب دیتا ہے، اس کی صفتِ رحمانیت و رحیمیت سے انکار کرنے کے مُترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اِن ارشادات کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ظُلم وجُرم کرتے ہیں وہ خُود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں، اُنہیں اس اصل سے آگاہ ہوتی ہے کہ ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے؛ لہٰذا ظُلم کرنے کا ردِّ عمل خود ظلمی ہوتا ہے کہ یہ قُدرت کا قانونِ مُکافاتِ عمل ہے۔

اس سے یہ نتیجہ مُستنبط ہوا کہ جو مُجرم وظالم خُود سزا و عذاب کو چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ احترام آرزو کا پاس کرتا ہے اور ان کو اپنے اعمالِ سُوء کے نتائج بُھگتنے دیتا ہے۔ یہ ہے مطلب اللہ تعالیٰ کے ایسے

اِرشادات کا کہ جسے چاہتا ہے سزا و عذاب یا ذلت دیتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ربِّ کریم چاہتا ہے کہ اُس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار اس دُنیا میں امن وسلامتی کے ساتھ حیاتِ طیبہ بسر کریں اور راہِ راست پر چل کر اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں، جنت قرۃ العین ہے۔

۱۴- قانونِ سعی واِکتساب (Law of Striving and Earning):

اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کا مطلب یہ ہے کہ وہ اِنسان کو اس کے اعمال کا صِلہ ان کی کیفیت وکمیّت Quality and quantity کے مطابق دیتا ہے؛ لہٰذا حکومت اور مُعاشرے پر لازم ہے کہ وہ اُسے اُس کی سعی واِکتساب کا صِلہ اِس قانون کے مطابق دے۔ اس قانون کے الفاظ یہ ہیں:

وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى O (النجم ۵۳: ۳۹)۔

اور اِنسان کو وہی صلہ ملتا ہے (اور ملنا چاہیے) جیسی اور جتنی اُس نے محنت و کوشش کی ہو۔

اللہ تعالیٰ کا قانونِ عدل واحسان، انسان کی محنت و کوشش کی نوعیت کو جانچتا رہتا ہے، لہٰذا آجر یا اجر دینے والے پر بھی اجیر کی محنت و کوشش کی کیفیت و کمیت کا جانچ کر اجر دینا لازم ہے۔ یہی مطلب ہے اس آیۂ فکر انگیز کا:

وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى O (النجم ۵۳: ۴۰):

اور اس کی سعی و محنت کا اصل جانچا جائے گا۔

اس قانون کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ محنت و مشقت کرنا اِنسان کی فطرت کا خاصہ بھی ہے اور تقاضا بھی، جیساہ اِس آیۂ فکر انگیز سے ثابت ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ O (البلد، ۹۰: ۴)

ہم نے انسان کو محنت و مشقت میں پیدا کیا ہے، یعنی محنت و مشقت کرنا اس کے لیے لازم کر دیا گیا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ اس کے بغیر وہ نہ تو علم و ہنر وغیرہ وغیرہ حاصل کر سکتا ہے اور نہ اپنی ذات کی تکمیل ہی کر سکتا ہے؛ نیز نہ وہ مادّی و معنوی ترقی ہی کر سکتا ہے۔

اس قانون کا اِطلاق انسان کی دُنیوی، نیز اس کی اُخروی زندگی پر بھی ہوتا ہے۔ مادی لحاظ سے حکومت و مُعاشرے پر لازم ہے کہ وہ اس قانون کا اِحترام کرے؛ جہاں تک معنوی زندگی کا تعلق ہے، اس قانون کے مطابق اس کے حسین یا قبیح اعمال کا صلہ اُسے حسنات یا سیّآت کی صورت میں ساتھ ساتھ ملتا رہتا ہے، اور آخرت میں اُس کے کُل اعمال کا صلہ بھی حسنات یا سیّآت کی صورت میں ملے گا۔ اگر حسنات وزن میں نسبتاً بھاری ہوں گی تو اِنسان جنت میں جائے گا، اگر نسبتاً کم ہوں گی تو اُسے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

۱۵۔ قانونِ حق و صبر (Law of Truth and Patience): قُرآنِ حکیم نے اپنے ایجاز بلاغت سے اس قانونِ حق و صبر کی علّتِ غائی یہ بتلائی ہے کہ اِنسان اِس سے زیانِ مُسلسل سے محفوظ و مصئون رہتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ O (العصر، ۱۰۳: ۱-۳)

زمانہ یعنی تاریخی عمل شاہد ہے کہ اِنسان مُسلسل خسارے میں ہے، بجُز اُن کے جو ایمان رکھتے ہی اور عدل واحسان کرنا جن کا شعار ہوتا ہے، نیز جو ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی وصیحت اور صبر روا رکھنے کی تلقین بھی کرتے رہتے ہیں۔

یہاں صبر کا مطلب ہے راہِ حق میں جو مُشکلیں اور دُشواریاں پیش آئیں، اُن کو حوصلہ واِستقامت سے بر داشت کرنا اور اُن پر قابو پانے کے مُسلسل جدوجُہد کرتے رہنا، خطرات کا پامردی و ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا، تبلیغ حق، یعنی نظامِ اسلام کے قیام کے لیے زُبان و قلم سے جہاد کرنے میں جرأت و بلندہ حوصلگی کا مظاہرہ کرنا اور دُشمنوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔

اِس قانونِ حق و صبر کا مطلب یہ ہے کہ اِنسان کا موقف سچا اور خود صبر کرنے والا ہو تو اللہ جل شانہٗ کی نُصرت و تائید اس کی شاملِ حال ہوتی ہے۔ اس قانون کا اِطلاق افراد اور اقوام سب پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، میدانِ جنگ میں مردانِ حق اگر دُشمنوں کے مقابلے میں کم بھی ہوں، لیکن ان کا مقابلہ جرأت و حوصلہ مندی، برداشت و استقامت اور پامردی و ثابت قدمی سے کریں گے تو اللہ جل شانہٗ کی تائید سے فتح کا ان کے قدم چومنا یقینی ہوگا۔ اسی طرح کسی محقق کو تحقیق کرنے، کسی مُوجد کو ایجاد کرنے، کسی مخترع کو اختراع کرنے یا کسی طالب علم کو کوئی مضمون سمجھنے یا مسئلہ حل کرنے میں سخت مُشکل و دُشواری پیش آ رہی ہو، لیکن اگر وہ گھبرا کر یا بددل ہو کر ہمت نہیں ہارتا، بلکہ مشکل پر قابو پانے کے لیے عزم و حوصلہ، برداشت و اِستقامت اور اِستقلال و ثابت قدمی سے سعی و محنت کرتا رہتا ہے تو اس کا اپنے مقصد میں کامیاب ہو جانا یقینی ہو جاتا ہے، اس لیے کہ

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ (الانفال ۸:۴۶) نیز دیکھیے آیہ ۶۶:

یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اپنے اِس قانون کی غیر معمولی اہمیت کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قانون کے ذریعے سے مدد مانگنے کا حکم دیا ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ (البقرہ ۲:۱۵۳)

اے لوگو جو ایمان رکھتے ہو! صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (کی نُصرت و تائید) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ صبر سے متعلق قُرآنِ حکیم کے اِرشادات کا لُبِّ لباب یہ ہے کہ

صبر کلیدِ کامیابی ہے۔

۱۶- قانونِ عدل و اِحسان (Law of Justice and Benevolence):

عدل کے معانی ہیں: اِنصاف کرنا، پُورا پُورا حق دینا، کسی کے حصے میں کمی یا بیشی نہ کرنا۔ اِحسان کے مُتعدد معانی میں سے ایک معنی یہ ہے کہ کسی شخص کا برضا و رغبت دوسرے کو اس کے

حق یا حصے سے زیادہ دینا، لیکن کسی پر اِحسان رکھنا نہ جتلانا۔

اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے ساتھ عدل واِحسان کرنا ربِّ رحمٰن کی سُنّتِ حسنہ اور قانون ہے۔ ربِّ رحمٰن کے اِس قانونِ عدل واِحسان پر عمل کرنا، ہم پر لازم ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایسا کرنا ہماری اخلاقی و معاشی/اِقتصادی، عائلی و عمرانی اور سیاسی و ثقافتی زندگی میں نظم وضبط اور ہم آہنگی و توازن قائم رکھنے کے لیے ناگُزیر ہے۔ اصل یہ ہے کہ اِس قانون کی پابندی کرنا حُسنِ عمل ہے، جس کے ردِّ عمل سے ہمارے دلوں پر حسین وسُرُور انگیز اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن کے لیے حسنات کی تعبیر اِختیار کی جاتی ہے۔

اس قانونِ عدل واِحسان پر عمل نہ کرنا ظُلم ہے، جس سے حیاتِ اجتماعیہ کے ہر شُعبے اور گوشے میں فتنہ و فساد سر اُٹھاتے ہیں، اس کا توازن بگاڑ دیتے ہیں اور جنگ وجدل کا بازار گرم کرتے ہیں۔ ظُلم کے ردِّ عمل سے دلوں پر گھناؤنے اور آتشیں اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن کو سیّآت کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ سیّآت و حسنات ضدین ہیں اور اجتماعِ ضِدّین

محال ہے۔

قرآنِ حکیم کا قانون عدل واِحسان اخلاقیات کا احسن و اکمل اُصول ہے۔

۱۷- قانونِ تشکرِ نعمت (Law of Gratitude of Benevolence):

ربِّ رحمٰن کے قانونِ تشکر نعمت کا مطلب یہ ہے کہ اس نے جو نعمتیں اِنسان کو عطا کی ہیں، ان سے مقدور بھر خود بھی اِستفادہ کرے اور دُوسروں کو بھی ان سے مُستفید ہونے کے مواقع فراہم کرے، کیونکہ سب بنی نوعِ انسان اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار، مرزوق و مربوب اور فقیر وسائل ہیں۔ مثال کے طور پر، ربِّ رحمٰن نے اگر کسی شخص کو مال و منال اور دیگر نعمتیں عطا کی ہیں تو تشکر نعمت کا تقاضا ہے کہ وہ صرف اس کے احکام کے مطابق اس میں تصرُّف کرے، یعنی اسراف و تبذیر کرے نہ اُسے تجوریوں اور بینکوں میں جمع کر رکھے؛ اور نہ بُخل ہی کرے، بلکہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ اِسلامی حکومت کو قُرآن وسُنّہ کے مطابق زکوۃ اور العفو دے؛ والدین اعزّہ واقارِب، دُور ونزدیک کے ہمسایوں، اہلِ احتیاج لوگوں کے ساتھ احسان یا مالی تعاوُن کرے؛ اُن کو ماعون یا اشیائِ ضروریہ اور قرضِ حسنہ یا بلا سُود واپسی کی شرط کے بغیر قرض دے؛ ساتھ ہی ربِّ رحمٰن کے حضور تشکر و محبت کے جذبات سے معمور دل کے ساتھ اس کی صفاتِ حسنہ اور قوانین واحکام کی تعریف و ثنا کرے اور زیادہ سے زیادہ اِحسان اور خیر وحسنہ کے کام اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کا عہد کرے۔

علم و فن اور ہنر و ٹیکنالوجی وغیرہ وغیرہ بھی ربِّ رحمٰن کی عظیم نعمتیں ہیں۔ ان سے خود بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا اور دُوسروں کو بھی ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا، شکر نعمت ہے۔ بخلاف اس کے، جو لوگ ایسا نہیں کرتے، وہ بُخل اور کُفرانِ نعمت کرتے ہیں۔ یہ ایسا سنگین جُرم ہے، جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کا قانونِ احترامِ آرزو اس نعمت کو سلب کر لیتا ہے، یہ نعمت بیشک اِنفرادی نوعیت کی ہو یا قومی نوعیت کی۔ لیکن جو لوگ ربِّ رحمٰن کی عطا کردہ معروضی اور موضوعی

(Objective and Subjective) نعمتوں سے اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی مساعیِ جمیلہ کرتے رہتے ہیں، وہ ان کی نعمتوں میں مُسلسل اضافہ کرتا رہتا ہے۔

۱۸۔ قانونِ اِنابت واِجابت (Law of Returning to and Acceptance): اِنابت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے بندے کا اس سے رُجوع کرنا ہے۔ اِنسان ایک تو اپنے جُرم و ظُلم پر نادم و پشیمان ہو کر اس کے بھیانک اور آتشیں اثرات کو محو کرانے کے لیے ربِّ رحمٰن سے رُجوع کرتا ہے۔ اِسے بخشش و معافی مانگنا کہتے ہیں؛ اور دُوسرے، اپنی حاجت روائی و مُشکل کُشائی یا اِستمداد کے لیے رُجوع کرتا ہے۔ اس اِنابت یا رجعت الی اللہ کو ''توبہ'' کہتے ہیں، توبہ اور دُعا لازم ملزُوم ہیں۔ اِس اِعتبار سے آرزو و دُعا ایک ہی اصل کی دو تعبیریں ہیں کہ آرزوئے دِل زُبان پر آئے تو دُعا کہلاتی ہے۔

اجابت کا مطلب ہے کہ ربِّ رحمٰن کی رحمت جو اپنے بندوں کی اِنابت و رجعت یا توبہ و دُعا کی مُنتظر رہتی ہے، ان کی دُعا قبول کر لیتی ہے؛ اس کے لیے قانونِ اِنابت واِجابت کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔

یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ دُعا سچی ہو تو قبول ہوتی ہے؛ دُعا وہ سچی ہوتی ہے جو دل سے نکلی ہو، اور دُوسرے وہ حُسنِ عمل سے سچی بنتی ہے۔ تیسرے، اس چیز کی دُعا ہو جس کا وہ سزاوار و مستحق ہو۔ ناروا و مُحال دُعا سچی نہیں ہوتی۔ اسی طرح توبہ وہ سچی ہوتی ہے جو توبۃُالنّصوح ہو، یعنی جو خالص و محکم ہو، اور تائب اس کے بعد جُرم وگناہ وغیرہ وغیرہ نہ کرے۔

بعض مُصنفین جو دعا کی اِجابت اور اہمیت کے مُنکر ہیں، ربِّ رحمٰن کے قانونِ اِنابت واِجابت کی تکذیب کرتے ہیں۔

۱۹۔ قانونِ اِنعام و فضل (Law of Reward and Benevolence):

ربِّ رحمٰن کسی فرد یا قوم کو اس کے اعمالِ صالحہ یا غیر معمولی حسین کارناموں پر اپنے قوانینِ مشیّت وتدبیری کے مطابق موہبتِ عظمیٰ سے نوازتا ہے تو اسے انعام کہتے ہیں۔ لیکن اُس کا دریائے رحمت جوش میں آجائے اور وہ اپنے قوانین کے مطابق کسی فرد یا قوم کو بے حساب مال و دولت یا دیگر نعمتیں جیسے فضیلت و سطوت، آزادی و قیادت عطا کرے تو قُرآنِ حکیم اسے اس کے فضل سے تعبیر کرتا ہے۔

چنانچہ ’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے‘‘ کا مطلب اُس کی رحمت بے پایاں

۲۰- قانونِ طمانیّت و سکینت (Law of Solace and Contentment):

ربِّ رحمٰن کا قانونِ طمانیّت یہ ہے کہ جو لوگ قُرآنِ حکیم کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، وہ نُفوسِ مطمئنہ بن کر اس دنیا اور آخرت یعنی جنت قرۃالعین میں حیاتِ طیبہ بسر کریں گے۔ اِس قانون کو قُرآنِ حکیم نے اپنے ایجازِ بلاغت سے اس طرح بیان کیا ہے:

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُم بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ۝ (الرعد ۱۳: ۲۸)

جو لوگ (ہر مسئلے کے حل، ہر معاملے کے فیصلے اور ہر ابتلاء میں اِستمداد و اِستعانت کے لیے) اللہ تعالیٰ سے رُجوع کرتے ہیں (کسی اور سے نہیں)، تو اللہ تعالیٰ (اپنے قوانینِ اِنابت واحترامِ آرزو کی رُو سے) ان کو اپنی طرف آنے والی راہِ راست پر لگا دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور قوانین واحکام کو تسلیم بالیقین و عمل کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ذکر یعنی اس کے قوانین واحکام پر عمل کرنے سے اُن کے قُلوب، یعنی دل و دماغ کو اطمینان وقرار ملتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام پر عمل کرنے ہی سے دِل و دماغ کو طمانیّت و سکینت ملتی ہے (یعنی اِنسان نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے)۔

نفسِ مطمئنہ سے مُتعلق آیا ہے کہ قیامت کے روز جب حساب اور جزا و سزا کا فیصلہ ہو جائے گا، تو ربِّ رحمٰن اپنے بندگانِ تسلیم و رضا کو ان کی عزت افزائی کے لیے فرداً فرداً فرمائے گا:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۝ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً ۝ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۝ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۝ (الفجر ۸۹: ۳۰)

اے مُطمئن نفس! (یا اے صاحب قلبِ سلیم ومُنیب!) اپنے پروردگار وآقا کی طرف لوٹ آ (کہ دُنیا میں بھی تو ہر معاملے میں مجھ سے رُجوع کیا کرتا تھا اور مجھ سے خوش تھا، یہاں بھی) تُو مجھ سے خوش ہے تو میں بھی تجھ سے خوش ہوں (دُنیا میں بھی تُو میرے بندوں کی صحبت ورفاقت میں رہتا تھا) لہٰذا یہاں بھی تُو میرے بندوں کی صحبت ورفاقت میں آجا اور (دُنیا میں تُو نے اپنے دل میں جنت بسائی ہوئی تھی، یہاں بھی) تو میری جنت میں داخل ہو جا (جو تیرا حُسنُ المآب ہے)۔

یہاں اس نکتے کی صراحت کر دی جاتی ہے کہ قرآن حکیم نے اپنے حُسنِ معمول کے مطابق محولہ ٔ بالا سُورۃ الفجر کی آیات ۲۷-۲۸ کی تفسیر خود ہی سورُالرّعد کی آیہ ۲۹ میں کر دی ہے، جس کی روشنی میں اس تلمیذ القرآن نے مذکورہ آیات کا ترجمہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیرِ قرآن:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ O (الرّعد ۱۳:۲۹):

جو لوگ ایمان رکھتے اور عدل واِحسان کرتے ہیں، ان کو جنت میں حسین و لذیذ نعمتیں ملیں گی اور (حیاتِ جاوداں بسر کرنے کے لیے) حُسن و سُرُور سے معمور گھر ملے گا۔

یہ ہے ربِّ علیم و حکیم کا قانونِ مطانیت، جس کی تفسیر دراصل فلسفۂ طمانیت کی احسن واکمل تفسیر ہے۔

۲۱- قانونِ تعجیل واِمہال (Law of Swift Reckoning and Respite):

ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے۔ ردِّ عمل کو نتیجہ سے تعبیر کیا جاتا ہے؛ اور نتیجہ تعجیلی - تاخیری ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ نتیجہ فوراً بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور بعد میں بھی نکلتا ہے۔ مثال کے طور پر، انسان جو عمل کرتا ہے، اس کا ردِّ عمل فوراً اُس کے قلب پر ہوتا ہے؛ بالفاظِ دیگر، اس عمل کا نتیجہ اس کی نوعیّت کے مطابق اسی وقت حسنہ یا سیّئہ کی صُورت میں نکلتا ہے۔ ایسا اللہ تعالیٰ کے قانونِ تعجیلی کے مطابق ہوتا ہے۔

قانونِ اِمہال (Law of Respite) یہ ہے کہ ربِّ رحمٰن مُجرم وظالم افراد واقوام کو مُہلت دیتا رہتا ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر کے اعمالِ صالحہ کرنا شروع کر دیں۔ اگر وہ اپنی اِصلاح نہیں کرتے بلکہ جُرم وگناہ کرتے رہتے ہیں تو ان کے نتائج کے ظُہور کی ساعت آ پہنچتی ہے اور وہ اپنے کفیر کردار کو پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن اِنسان صرف اس دُنیا کے لیے نہیں ہے، دارالآخرت کے لیے بھی ہے، بلکہ وہی اُس کی حقیقی و دائمی دنیا ہے۔ وہاں اہلِ حُسن و عشق کے لیے حُسنُ المآب ہے۔ برعکس اس کے، اہلِ خوف وحُزن کا گھر شرَّ المآب ہے۔

بہرحال، اِنسان کے عُمر بھر کے حسین و قبیح اعمال کا نتیجہ روزِ حساب وجزا نکلے گا، جب اُسے دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا۔ اِسے اللہ تعالیٰ کے قانونِ اِمہال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ قانونِ تعجیل واِمہال کو اس مثال سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے: کسان اپنی کھیتی میں گندم کا بیج ڈالتا ہے۔ ربِّ رحمٰن کے قانون، "کن فیکون" کے مطابق بیج کی نشو ونما کا سلسلہ فوراً شروع ہو جاتا ہے، لیکن اس کی تکمیل ایک مدت کے بعد ہوتی ہے یعنی وہ ایک مدت کے بعد برگ و بار لاتا ہے، جس کی تعیین قُدرت کر چکی ہوتی ہے۔

اس گفتگو سے اس واقعیت کا شعور و اِیقان پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح آخرت میں روزِ حساب وجزا کا آنا شُدنی ہے، اُسی طرح اِس دُنیا میں ہر لمحہ اِنسان کا روزِ حساب وجزا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قانونِ تجل واِمہال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۲۲- قانونِ اِستبدلال واِستخلاف (Law of Change and Replacement):

یہ از بس اہم قانون تاریخی عمل اور اقوامِ عالَم کے منصہ شہود پر آنے، اِرتقا کرنے اور پھر زوال پذیر ہو کر فنا یا گُم ہو جانے، اور ان کی جگہ دوسری اقوام کے مُتمکن ہو جانے کے عوامل و محُرّکات سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قانونِ اِستبداد واِستخلاف کی طرف قرآن حکیم نے انتہائی بلیغ و عبرت آموز اِشارے کیے ہیں۔ ان کا خُلاصہ یہ ہے: تاریخی عمل شاہد ہے کہ ہر زمن و مکان میں جس قوم نے ظلم و غصبِ حقوقِ اِنسانی کو روا رکھا اور ربِّ رحمٰن کے قوانین واحکام سے سر تابی کی اور اس کی عطا کردہ نعمتوں مثلاً آزادی، قُوّت و سطوت، رزق کی فراوانی، اِتحاد واِتفاق اور امن وسلامتی کی قدر نہ کی اور، اس کے نتیجے میں، فوز وفلاح کی راہِ راست کو چھوڑ کر ناکامی و نامرادی اور ہلاکت و بربادی کی راہوں میں سفرِ زندگی کرنے لگی تو وہ اپنے منطقی انجام یا کیفرِ کردار کو پہنچ گئی۔ ربِّ رحمٰن جو مدبر الامور اور علیم و حکیم ہے، نے اس قوم کی جگہ اس سے بہتر قوم کو متمکن کر دیا۔ وہ اب بھی ایسا کرتا ہے اور قیامت تک ایسا ہی کرتا رہے گا کہ یہ اُس کی ناقابلِ تغیر و تبر سنت حسنہ ہے۔

۲۳- قانونِ اِستمداد واِستعانت (Law of Succor and Assistance):

اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے مدد و نُصرت مانگنے کا قانون یا اصل الُاصول، اور وہ یہ ہے کہ سائل کو اِس حقیقتِ عظمیٰ کا یقینِ محکم ہو کہ ''وہ'' اپنے سب بندوں سے شدید ترین محبت و شفقت کرنے والا ان کا پروردگار وآقا ہے؛ نیز وہ سمیع الدّعوات بھی ہے اور مستجیب الدعوت بھی؛ اور اس کے سوا ایسا کوئی نہیں ہے جو دُعائیں سُننے اور قبول کرنے والا ہو۔

قرآن حکیم نے اپنے حُسنِ معمول کے مطابق ربِّ عاشق سے دُعا مانگنے کا طریقہ بتا دیا ہے اور وہ یہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ O (البقرہ ۲:۱۵۳):

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (اللہ تعالیٰ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے مدد و نصرت کی طلب و جستجو کرو؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نُصرت صبر کرنے والوں کے شاملِ حال ہوتی ہے۔

حواشی نمبر ا صبر۔ قرآن حکیم کی وسیعُ المعانی اِصطلاح ہے: مثلاً نامُساعد حالات وخطرات، مصائب و شدائد اور مُشکلات و مہمّات کا پامردی وجُرأت، حوصلہ مندی وجواں مردی اور ثابت قدمی واِستقلال سے مُقابلہ کرنا۔ مُشکلات و صدمات اور شدائد و صعوبات، مصائب و تکالیف کو شجاعت اور احسن طریقے سے برداشت کرنا، لیکن ہمت ہار نا نہ مایوس کرنا۔

صبر کے اہم انگریزی مُترادفات یہ ہیں:

.Patience, forbearance, fortitude, endurance, perseverance, and constancy

۲۔ صلوٰۃ: اِس از بس اہم اِصطلاح کا مطلب ہے: نظامِ صلوٰۃ قائم کرنا اور اس کے کُل تقاضوں کو پورا کرنا، جن کی نشاندہی قرآن مجید نے مختلف مقامات پر حسبِ معمول خود ہی کر دی ہے: دیکھیے ھُود ۸۷:۱۱؛ العنکبوت ۴۵:۲۹؛ المعارج ۷۰: ۲۲-۳۴ بعد۔

ربِّ رحمٰن سے مدد مانگنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اُس سے دردِ دل کے ساتھ تنہائی میں دُعا مانگنا چاہیے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّ خُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ O (الاعراف ۵۵:۷)

اپنے پروردگار و آقا کو سب سے الگ ہو کر تنہائی میں بڑی دردمندی و آرزومندی کے ساتھ پکارا کرو۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں، یعنی اللہ کے سوا دُوسروں سے مدد مانگنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

علاوہ بریں، اللہ تعالیٰ کے دین یا نظامِ حیاتِ کُلّی کا مُخلص و وفادار بن کر دُعا مانگی جائے (غافر ۱۴:۴۰)۔

یہ دنیا اِنسان کا مولد و منشا و تربیت گاہ ہے۔ ربِّ کریم اُسے، بے قیاس اِستعدادیں (Potentials) اس میں ودیعت کر کے، دُنیا میں بھیجتا ہے؛ مقصود یہ ہے کہ وہ، محنت و مشقت اور سعی و جُہد سے اِن اِستعدادوں کو قُوّۃ سے فعل میں لائے اور مُسلسل اپنے نور کی تکمیل کرتا رہے تا کہ وہ اپنے اِلٰہ جمیل اور ربِّ عاشق کی جنت قرۃ العین میں اس کے بندگانِ عشق و وفا کی رفاقت و صحبت میں امن و سلامتی کے ساتھ حیاتِ طیبہ بسر کرنے اور ہجرت الی اللہ کرنے اور اس کی ہم نظری و ہم کلامی کی رحیقِ مختوم کے ہر جُرعہ کے ساتھ حیاتِ نَو حاصل کرنے کے قابل ہو جائے۔

یہ ہے دین و ایمان کی مقصدیّت، ربِّ عاشق کی مشیت اور حیاتِ اِنسانی کی غایتُ الغایات

اِنسان طبعًا اور حاجۃً مُعاشرتی زندگی بسر کرنے اور اپنے ہم نفسوں کے ساتھ سفرِ زندگی، اپنی تربیت اور اپنے نُور کی تکمیل کرنے پر مجبور ہے۔ تربیت و تکمیلِ ذات ''آزادی'' چاہتی ہے۔ لہٰذا ربِّ رحمٰن نے اپنے اس جمالیاتی شاہکار کو فکر و عمل اور اِنتخاب کی آزادی ودیعت کر دی ہے۔

ربِّ رحمٰن نے اپنی رحمتِ بے پایاں سے اِنسان کو ایک طرف حواس و قلب عطا کیے ہیں اور دوسری طرف اپنی "الھدیٰ"، تاکہ وہ ان سے کام لے کر اپنی آزادی کا صحیح اِستعمال کرے؛ پھر اس کے نتیجے میں، دُنیا میں امن و سلامتی کے ساتھ حیاتِ طیبہ بسر کرے اور اپنے نورِ ذات کی تکمیل اور اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لیے اس کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرے۔

۲۴۔ قانونِ تنذیری و تبشیری (Law of Warning and Cheating):

کُل بنی نوعِ اِنسان اللہ تعالیٰ کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار ہیں، جن کا وہ ربِّ رحمٰن ہے، یعنی ان سے بے پایاں محبت و شفقت اور اِحسان کرنے اور اُنھیں دُنیوی واُخروی حسنہ سے نوازنے والا ہے۔ یہ اُس کے عشق کا خاصہ و تقاضا تھا کہ اُس نے ان کے لیے اس دُنیا کو حسین و دلکش مناظر اور دلآویز و نظر افروز نظاروں کا مُرقع اور لذیذ و شیریں نعمتوں کی جنت اور دارُالآخرت کو الحیَوان اور جنت قرۃ العین بنایا ہے۔ جنت قرۃ العین، جو کسی مُتنفِّس نے دیکھی تک نہیں، اِنسان کا حسین و سُرور بداماں گھر (= حُسنُ المآب) ہے؛ نیز اس کے الہٰ جمیل و ربِّ عاشق کی جائے لِقاء ہے۔

ربِّ عاشق چاہتا ہے کہ اُس کے بندے جنت ارضی میں بھی حیاتِ طیبہ بسر کریں اور راہِ راست پر سفرِ زندگی کر کے اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں، جنت قرۃ العین ہے، اور وہاں کیف و سُرُور کے عالم میں ہمیشہ حسین زندگی بسر کریں؛ نیز وہاں بھی ان کے تقرب الی اللہ کا سلسلہ ابدالآباد تک جاری رہے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کے دین یا نظامِ حیاتِ کُلّی کی غایتُ الغایات اور اس کی مشیت۔ اس غرض کے لیے اس کے عشق کا تقاضا ہوا کہ وہ ہر قوم اور ہر قریہ میں، اپنی کتابِ ہدایت دے کر، اپنا رسولؑ نذیر و بشیر بنا کر بھیجے۔ چنانچہ ربِّ عاشق کے رسولؑ کا وظیفۂ رسالت یہ تھا کہ وہ اس کے قوانین واحکام اور ہدایات و تعلیمات کے مطابق اس کے بندوں کو اپنے نُورِ ذات کی تکمیل اور حیاتِ طیبہ بسر کرنا اور دُنیوی واُخروی حسنہ کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنا سکھائے تاکہ وہ اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں۔ یہ نوید جانفزا سُنانے کے ساتھ اُنھیں بے رہروؤں کی اذیت ناک نتائج و عواقب کی وعید بھی دے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قانونِ تنذیری و تبشیری۔

قُرآنِ حکیم بتاتا ہے کہ اقوامِ عالم میں جس قوم نے اِس قانونِ تنذیر و تبشیری کا اِحترام کیا، وہ فلاح پا گئی اور جس نے اس سے تغافُل شِعاری کی، وہ ہلاک و برباد ہو گئی۔

۲۵- قانونِ فلق و پیدائی (Law of Splitting and Passion for Self-appearance):

اللہ تعالیٰ ربِ فلق ہے (فلق ۱: ۱۳۳) اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی سُنتِ ربوبیت یہ ہے کہ وہ جس شے کی تخلیقِ جدید کرنا چاہتا ہے، پہلے اُسے اس کے جذبۂ پیدائی کے پیشِ نظر پھاڑ دیتا ہے؛ پھر اس کی ربوبیت کرتا ہے، یعنی اسے نشو و نما دیتا ہے۔ اسے اُس کے قانونِ کُن فیکون سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کسان اراضی میں بیج کا دانہ ڈالتا ہے۔ اُس کی آبیاری کرتا ہے، جس سے دانے میں جذبۂ پیدائی پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ احترام آرزو کی رُو سے اس دانے کو اس کے ھیولے کی قید و بند سے نکالنے کے لیے اُسے شق کرتا ہے تاکہ وہ آزاد ہو کر اپنی خواہش اور اللہ تعالیٰ کے قانونِ طبیعی کے مطابق اپنی نشو و نما کرے۔ بچہ بھی ماں کے پیٹ میں اِسی قانونِ فلق و پیدائی کے مطابق ایک غیر مرئی جرثومۂ حیات سے نشو و نما پاتا یا تخلیقی اِرتقاء کرتا ہُوا، زندہ و خوبصورت بشر کی صورت اِختیار کرتا ہے۔

قُرآنِ مجید کی رُو سے اِنسان (Mankind)، جب وہ آغازِ آفرینش میں نفسِ واحدہ تھا، اس کی تخلیق بھی قانونِ فلق و پیدائی کے مطابق چھے ادوار میں ہوئی تھی جیسے آج بھی اس کی تخلیق ماں کے پیٹ میں چھے ادوار یا اِرتقائی مراحل میں ہوتی ہے۔

اس قانون کی حیثیت بھی عالمگیر (Universal) ہے۔

۲۶- قانونِ معدلت (Law of Justice):

اللہ تعالیٰ عادل اور مُنصف ہے؛ اس لیے اُس کا قانونِ معدلت یہ ہے کہ وہ اپنے سارے فیصلے عدل و اِنصاف کے ساتھ کرتا ہے؛ اور آخرت میں بھی وہ اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے اعمالِ صالحہ اور اعمالِ سُوء کی جزا کا فیصلہ عدل و انصاف کے ساتھ کرے گا؛ اور کسی شخص کے ساتھ ذرّہ برابر نااِنصافی نہیں ہونے دے گا۔ مُجرموں کو ان کی سیّآت کی کیفیت و کمیت کے مطابق سزا دے گا؛ اور اس سے قانونِ معدلت کے پیشِ نظر کسی کو جُرأت نہ ہو گی کہ وہ شفاعت یا سفارش کرے؛ اور نہ وہ کسی کی سفارش کے مطابق فیصلے کرے گا۔

یہ اصلِ عظیم یاد رکھنے کی ہے کہ اس کے قوانین اٹل ہوتے ہیں، لہٰذا کسی بندے کی سفارش سے وہ بدل نہیں سکتے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سُنت نا قابل تغیر و تبدل ہے۔ (الاحزاب ۶۲: ۳۳؛ فاطر ۴۳: ۳۵)۔

جو لوگ خاص کر اللہ تعالیٰ کے قانونِ معدلت کی حقیقت سے نا آشنا ہیں، وہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کو فرعونی صفت حکمرانوں، وزیروں، حاکموں اور قاضیوں (یعنی ججوں وغیرہ وغیرہ) ایسا خیال کر کے کہتے ہیں کہ ”جس طرح اِن کی بارگاہوں میں جانے کے لیے

سفارش کی حاجت ہوتی ہے، اور سفارش سے ان کے فیصلے اپنے حق میں کرائے جاتے ہیں، اس طرح (توبہ نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانے اور قیامت کے روز خصوصاً اس کے فیصلے اپنے حق میں کرانے کی سفارش یا شفاعت ضروری ہے"۔

یہ عقیدہ مشہور بھی ہے اور باطل بھی۔ وجہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے قانونِ معدلت کی تکذیب لازم آتی ہے، جو گھناؤنا جُرم ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ عادل ہے، اس لیے وہ عدل واِنصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے؛ اور بار بار اپنے بندوں کو عدل و اِنصاف سے اپنے اُمور سرانجام دینے کی تلقین کرتا ہے۔

۲۷- قانونِ دُعا (Law of Prayer):

آرزو لبِ گویا پر آئے یا زُبانِ خاموش پر "دعا" کہلاتی ہے۔ بالفاظِ دیگر، آرزوئے دِل "اِستدعا" بنے تو "دُعا" ہوتی ہے۔ دُعا سچی ہو تو مُستجاب یا قبول ہوتی ہے۔ دل سے جو بات نکلے وہ اثر رکھتی ہے، یعنی دل کی سچی آرزو اِستدعا بنے تو مُؤثر دُعا ہوتی ہے۔ حقیقتِ دُعا یا قانونِ دُعا کو مولانا حالی نے عاشقانہ انداز میں بیان کیا ہے:

ہوتی نہیں قبول دُعا ترکِ عشق کی ....دِل چاہتا نہ ہو تو دُعا میں اثر کہاں شیخ چلّی کی طرح خیالی پلاؤ پکانا، یعنی عزمِ مُصمم کے بغیر اِستدعا کرنا، فضول آرزو و دُعا ہوتی ہے۔ قبولیّتِ دُعا کی ایک پیش شرط (Pre-requisite) "اِستحقاق" ہے۔ انگریزی کا یہ مقولہ جتنا مشہور ہے۔ اُتنا ہی سچا بھی ہے کہ First deserve, then desire، یعنی پہلے مُستحق بنو، پھر آرزو یا دُعا کرو!

قانونِ دُعا اور قانونِ مقدور کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مثال کے طور پر، اللہ تعالیٰ بلا شبہ قادرِ مُطلق ہ اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے، لیکن اپنے قانونِ مقدور کے خلاف نہیں کرتا: لہٰذا سُوئی کے ناکے سے اُونٹ نہیں گُزر سکتا، اُس نے سُوئی کے ناکے کا یہ مقدُور ہی نہیں بنایا، یعنی اس کی تنگناء خود ہی اتنی بنادی ہے کہ اس میں سے اُونٹ کا گُزرنا محال ہو گیا ہے۔

اِس قانونِ مقدُور کا اِطلاق حیاتِ انسانی پر بھی ہوتا ہے۔

توبہ عبارت ہے سچی آرزو سے، اس لیے توبۃالنصوح (= سچی توبہ) اور سچی دُعا ایک ہی حقیقت کی دو تعبیریں ہیں، اور دونوں مُستجاب ہوتی ہیں۔ اس کی ایک سبق آموز مثال ہمیں حضرت یُونُس علیہ السلام کی قوم میں ملتی ہے، جس نے عذاب کی وعید سُن کر توبۃالنَّصوح کر لی؛ اس کی دُعا قبول ہوئی اور وہ آنے والے عذاب سے بچ گئے۔

بخلاف اس کے، فرعون جب غرق دریا ہونے لگا تو اِیمان لانے اور عذاب سے بچ جانے کی دُعا مانگنے لگا، لیکن ایسے حال میں اِیمان لانا مُعتبر ہوتا نہ توبہ و دُعا ہی مُستجاب ہوتی ہے۔

قُرآنِ حکیم نے اپنے اِیجازِ بلاغت اور اِعجازی اُسلوب کے مطابق قانونِ دُعا کو انتہائی بلیغ و دُعائیہ انداز میں اس طرح بیان کیا ہے:

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ O (الفاتحہ ۱:۵)

پروردگار! ہم تیرے ہی قوانین واحکام اور ہدایات کے مطابق عمل کرتے ہی اور صرف تُجھی سے اِستعانت یا اِستمداد کرتے ہیں۔ لہٰذا

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ (الفاتحہ ۱:۶)

ہمیں (عمل کرنے کا) سچا طریقہ سکھا!

ان آیاتِ بصیرت افروز سے یہ استنباط کرسکتے ہیں کہ اِنسان پہلے اللہ تعالیٰ کے احکام وہدایات (Instruction and directions) کے مطابق سعی وجُہد کرے اور پھر اس سے دُعا کرے کہ وہ اس پر سعی وجُہد کرنے کی صحیح وراست جِہت دکھا دے۔

اِس دُعا کی غیر معمولی اہمیت اس مثال سے واضح ہوجاتی ہے کہ ایک مُسافر نے ریلوے سٹیشن جانا ہے، جو مثلاً شمال میں ہے، لیکن وہ اس کے اُلٹ جنوب کی طرف چلا جاتا ہے۔ ظاہر ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس کا راستہ بھی غلط، اور جہت بھی غلط ہے۔ معلوم ہوا کہ دُعا محنت سے سچی بنتی ہے، بشرطیکہ اس کا طریقہ درست ہو، اور طریقہ اللہ تعالیٰ کے احکام وہدایات کے مطابق عمل اور محنت کرنے سے درست بنتا ہے۔

کھیل کا میدان ہو یا میدانِ کارزار، کامیاب وہ حریف ہوگا، یعنی دُعا اس کی مُستجاب ہوگی، جو قانونِ دُعا کے مطابق مُستحق ہوگا۔ اِستحقاق بلاشبہ کامیابی کی ناگزیر شرط ہے۔ محض آرزو و دُعا سے بات نہیں بنتی۔

سچی دُعا انسان کے اِس یقین پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اِنتہائی محبت وشفقت اور رحم وکرم کرنے والا اور مُستجیب الدّعوات ہے، اِس لیے اس کے حسین اثرات قلب پر مرتب ہوتے ہیں، یعنی اس کی حسنات یا نیکیوں میں اِضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر حُسنِ عمل کرنے سے پہلے اہل قلم ہو یا اہلِ حرفہ، مفکر ہو یا محقق، صانع ہو یا فنکار، طالب علم ہو یا مُعلم، طبیب ہو یا جراح (= سرجن) ''اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ'' کی دُعا دل سے مانگنے سے یقینا رہنمائی ملتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہُوا کہ دُعا دل کی گہرائیوں سے نکلی ہو اور قانونِ مقدُور واِستحقاق کے مطابق ہو، نیز حُسنِ عمل اس کا مُؤید اور اس کی جہت درست ہو، تو وہ سچی بنتی ہے۔ اگر دُعائے مغفرت ہو اور موت یا عذاب کی نمود سے پہلے کی جائے تو قبول ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

جو شخص اپنے والدین، اساتذہ اور محروم واہلِ احتیاج سے اِحسان کرتا، یعنی حُسن سلوک اور مالی تعاون کرتا ہے تو اپنے مُحسن کے حق میں ان کی دُعا بالضرور قبول ہوتی ہے۔

یہ اصلِ عظیم یاد رکھے کی ہے کہ غیر اللہ سے دعا مانگنا ظلم عظیم و جہل ہے، اور یہ قُرآن مجید کے نزیک شِرک ہے، جو نا قابلِ مُعافی جُرم ہے۔ چنانچہ شِرک شِعار لوگ، چاہے اپنے آپ کو موٴمن و مُسلمان کہنے والے ہوں، اپنے جن حقیقی یا خود ساختہ برگزیدہ بزرگوں، آئمہ، سادات واکابر، صُوفیہ و مشائخ، پیروں اور "فقیروں" وغیرہ کو مُشکل کشا و گنج بخش، حاجت رواو دستگیر، رازق (داتا) و کارساز و سمیع و مُستجیب الدّعوت سمجھ کر پُکارتے اور اُن سے دعا مانگتے ہیں تو وہ قُرآنِ مجید کے نزدیک اُن کے ارباب (ربّ کی جمع) اور "بُتانِ آزری" ہوتے ہیں؛ اور وہ خُود "آزر"۔

اللہ تعالیٰ کا قانونِ مشیت یہ ہے کہ دعا ہمیشہ دُنیوی واُخروی حسنہ کی مانگنا چاہیے، صرف دُنیوی حسنہ کی نہیں۔ وجہ یہ ہے جو لوگ صرف دُنیوی حسنہ کی دُعا مانگتے ہی، وہ اُخروی حسنہ یعنی جنت قرۃ العین سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اِنسان سوچے تو دُعا مانگنا اس کی فطرت کا خاصہ بھی ہے اور تقاضا بھی، کیونکہ دُعا اِنسان کے اُس عہد کا نتیجہ اور تصدیق ہے، جو اُس نے روزِ الست و بلیٰ اپنے پرورد گار سے کیا تھا۔ اِس اعتبار سے دُعا مانگنا، اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کا اِقرار کرنا ہے، لہٰذا اس کا مانگنا اور اس کے حسین و سُرور انگیز اثرات کا قلب پر مُرتسم ہونا، لازم ہُوا۔

۲۸- قانونِ تکریمِ اِنسانی (Law of Honoring Humanity):

ربِّ کریم کا اِرشاد ہے: وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيٓ ءَادَمَ (الاسراء ۷۰:۱۷)؛ غور سے سُنو کہ ہم نے بنی نوعِ انسان کو مُکرم یا مُحترم، بنایا ہے۔

اِس اِرشادِ باری تعالیٰ میں یہ اصل مُضمر ہے کہ جب اُس نے کُل بنی نوعِ انسان کو قابلِ احترام بنایا ہے تو اُن کا اِحترام کرنا، اُن کے کُل بندوں پر لازم ہے۔ چنانچہ جو شخص کسی بشر کی تکریم نہیں کرتا، وہ ربِّ کریم کی حکم عدولی اور تکبر کرتا ہے، جس طرح اِبلیس نے آدم یا اِنسان کی تکریم کرنے سے انکار کیا تھا، قُرآنِ حکیم نے اس اِنکار کو تکبر و نافرمانی سے تعبیر کیا ہے؛ پھر اِس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ اِبلیس ملعون یا مردُود بن گیا، یا بالفاظِ دیگر، ربِ رحمٰن کی رحمت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت، نیز دُنیوی واُخروی حسنہ سے محروم ہو گیا (البقرہ ۳۷:۲)۔

اس سے مُستنبط ہُوا کہ جو لوگ دُوسروں کی تکریم کرنے کے بجائے تحقیر کرتے ہیں، وہ ملعون و مردُود شیاطین ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ عموماً وقت کے فرعون، ہامان، قارون اور آزر ہوتے ہیں۔ ان کی عبرت انگیز مثال پاکستانی وڈیرے، یعنی جاگیردار، بڑے بڑے زمیندار، سرمایہ دار، سردار، خوانین نیز حکام وغیرہ وغیرہ ہیں۔ علاوہ بریں، ہر وہ شخص جو طبعاً مُتکبر ہوتا ہے، یعنی اپنے آپ کو "بڑا" اور کسی دوسرے کو "چھوٹا" یا حقیر سمجھتا ہے، وہ تحقیرِ انسانی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، جو سُنّتِ ابلیسی اور قابل مواخذہ ہے۔

قُرآنِ حکیم کے مُخلص تلامیذ و مفکرین جانتے ہیں کہ تکریمِ اِنسانی کا مفہوم اس سے بہت زیادہ ہے جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ بمُقتضائے اِختیار اس کی مُجمل صراحت کر دی جاتی ہے:

اِنسان کے مُساوی پیدواری حق یا حق معلوم سمیت اس کے جُملہ اِنسانی حقوق (Human rights) کو عملاً تسلیم اور ان کی پاسداری کرنا۔ اس کا نقیض یہ ہُوا کہ جو حکمران یا دیگر افراد لوگوں کے کُل اِنسانی حقوق کو عملاً تسلیم نہیں کرتے، بلکہ اُنہیں غصب وسلب کرتے ہیں، وہ تحقیرِ انسانی کرتے ہیں۔

کسی انسان کی عزتِ نفس کو مجروح کرنا؛ اس کے مال و جان کو نقصان پہنچانا یا ایسا کرنے کی کوشش کرنا؛ غریب و بے یار و مددگار (یتیم) سمجھ کر اُس کو اپنی مجلس میں جگہ نہ دینا یا محنت کشوں اور مزارعوں کو حقارت سے "کمی" کہنا اور انھیں اپنے محکوم سمجھنا؛ امانت میں خیانت کرنا؛ والدین، اساتذہ، اہلِ علم اور بزرگوں وغیرہ وغیرہ کی تعظیم کرنا نہ ان کا کہا ماننا، تحقیرِ انسانی ہے۔

اہلِ احتیاج کی کفالتِ کُلّی کا مُستقل و آبرومندانہ اور مُنظّم بندوبست نہ کرنا؛ بچوں کی تعلیم و تربیت، صحت بدنی و قلبی، علاج معالجے، سیر و تفریح وغیرہ وغیرہ کا اِنتظام نہ کرنا؛ اِنسان کی آزادیِ قول و فعل کا اِحترام نہ کرنا، جبری مشقت لینا؛ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی عمر میں بچوں کو ملازم کرانا یا رکھنا؛ ان کو اِغواء کرنا توہینِ اِنسانی ہے۔

کسی کو ناحق بدنام کرنا؛ کسی کے خلاف جھُوٹا مقدمہ بنانا یا جھُوٹی گواہی دینا؛ کسی کی چُغلی کھانا، بُہتان لگانا، کردار کُشی یا کسی سے بدکلامی کرنا یا اُسے گالی دینا یا دھمکی دے کر اس کا اِستحصال کرنا؛ یا کسی عورت کی عزت لوٹنا یا اُسے اغواء کرنا بھی توہین، انسانی ہے۔

الغرض، لوگوں کو صراطِ مُستقیم پر سفرِ زندگی، اپنے نورِ ذات کی تکمیل اور حیاتِ طیبہ بسر کرنے کے مواقع فراہم نہ کرنا بھی توہین اِنسانی ہے؛ جو ظلم عظیم اور گناہِ کبیرہ ہے۔

تکذیب دینِ اسلام: کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ دین یا اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کُلّی کو جھُٹلا رہے ہوں اور آپ کو اس کا شُعور نہ ہو؟ یہ ناقابلِ معافی گناہِ کبیرہ ہے، لہٰذا آپ سُورۃ الماعون کے حوالے سے اپنے نفسیاتی احوال اور اعمال و کردار کا تجزیہ کر کے دیکھیں:-

(الماعون ۱:۱۰۷-۷)

(۱) کیا تُم نے اس شخص کے نفسیاتی احوال وظُروف اور کردار و شعار میں غور کیا ہے، جو دین، یعنی اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کُلّی کو جھٹلاتا ہے؟

(۲) یہ وہ (مُتکبّر و بخیل) شخص ہے جو بے یار و مددگار بچوں، بڑوں، عورتوں کو نفرت اور حقارت سے اپنے سے دُور رکھتا اور دھتکارتا ہے۔

(۳) نیز جو مُساوی پیداواری حق معلوم سے محروم و محتاج لوگوں کی کفالت نہیں کرتا اور نہ ایسا کرنے کی حکومت اور افرادِ معاشرہ کو ترغیب ہی دیتا ہے۔

(۴) فی الواقع ان نمازیوں کے لیے ہلاکت و تباہی ہے،

(۵) جو اپنی صلوٰۃ یا نماز کے تقاضوں سے غافل ہیں اور ان کو پُورا نہیں کرتے۔

(۶) جو ریاکاری کرتے ہیں (اس کا مطلب ہے کہ وہ محض نام و نمود کے لیے عبادت کرتے، صدقہ و خیرات اور چندہ دیتے، لوگوں کی اِمداد کرتے یا رفاہِ عامہ کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں)۔

(۷) اور حاجت مند لوگوں کو ضرورت کی چیزیں، قیمتی ہوں یا معمولی قیمت کی، دینے سے اِنکار کرتے ہیں۔

اِسلام کے اِقتصادی نظام کے مُنکر کون ہیں؟

اِسلام کے اِقتصادی/معاشی نظام کے مُنکر وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اِن ناگزیر معاشی/اِقتصادی اوامر و نواہی پر عمل نہیں کرتے۔ بالفاظِ دیگر، ان کو قولاً و فعلاً نہیں مانتے۔

اوامر یہ ہیں:

(۱) زکوۃ (۲) العفو (۳) عدل و اِحسان (۴) اِحسان یا احسن مالی تعاوُن (۵) مُساوی پیداوار حق (۶) قرضِ حسنہ (۷) الماعون۔

(۱) زکوۃ: اہلِ نصاب پر لازم ہے کہ وہ قُرآن و سُنّہ کے مطابق اِسلامی یا مُسلم حکومت کو اپنے کُل مال و منال، اثاثوں، منقولہ و غیر منقولہ جائیداد، مثلاً کارخانوں، قیمتی مشینوں، آلات، پلازوں، صنعتی و تجارتی چیزوں وغیرہ وغیرہ پر ڈھائی فیصد سالانہ کے حساب

سے پُوری پُوری زکوٰۃ دیں؛ اور ان سے اپنے عُمّال یا کارندوں کے ذریعے زکوٰۃ وصول کرنا، حکومت کی بُنیادی ذِمّے داری ہے ہے (دیکھیے البقرۃ ۱۳: ۲، ۱۰۰؛ التوبہ ۶۰: ۹؛ الحج ۴۱: ۲۲ و بمواضع کثیرۃ۔

(۲) اَلعُفُو: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر اعظم و آخر ﷺ سے فرماتے ہیں:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ ۝ (البقرۃ ۲: ۲۱۹):

اور (مُسلمان) آپ سے پوچھتے ہیں (دُنیوی و اُخروی حسنہ حاصل کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ آپ ان کو بتا دیں جو مال و منال حاجات سے زائد اور بے مصرف (Idle)، محجوب (Shy)، بانجھ (Barren) اور فالتو (Surplus) ہو۔

(۳) عدل و احسان:

ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى ۝ (النحل ۱۶: ۹۰)

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تمھیں (خاص کر) کاروبار، لین دین اور تقسیمِ پیداوار میں اِنصاف کرنے اور دوسروں کو بطورِ حُسنِ سلوک ان کے حق سے زیادہ دینے اور رشتے داروں کو مالی امداد دینے کا حکم دیتا ہے۔

غور کریں تو یہ حکم ربِّ رحمٰن کے فضل پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ ایسا کرنا خود اِنسان کے بہترین مفاد (Best interest) میں ہے۔ (۴) اِحسان یا احسن مالی تعاوُن: ارشاد ہوتا ہے:

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ ۝ (النسآء ۴: ۳۶-۳۷)

علاوہ بریں، اپنے ماں باپ سے احسن طریقے سے مالی تعاوُن کرو؛ نیز اپنے اعزہ واقارب (Kinsfolk)، بے یار و مددگار بچوں اور بڑوں، اپنے حق معلوم سے محروم مفلوک الحال لوگوں سے، قریبی ہمسایوں اور دُور کے پڑوسیوں، ہم سفروں، دوستوں، رفیقوں، ہم کاروں اور ہم جلیس و ہم نشین لوگوں سے؛ اہلِ اِحتیاج مسافروں اور اجنبیوں، نیز زیر دست مرد و زن اسیروں، خادموں اور مُلازموں وغیرہ وغیرہ کے ساتھ بھی مالی تعاون کرو۔

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تکبر کرنے۔ فخر و مباہات کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ یہی لوگ جو خود بھی بُخل کرتے ہیں، یعنی اپنے مال و منال کو احکامِ الٰہیہ کے مطابق خرچ نہیں کرتے اور دُوسروں کو بھی بُخل کرنے کی تاکید کرتے ہیں؛ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ خاص سے اُنھیں جو مال و منال عطا کیا ہے، اُسے (حکام اور لوگوں سے) چھپا کر رکھتے ہیں (تاکہ حکومت ان سے زکوٰۃ اور اَلْعَفْو نہ لے سکے اور لوگ اُن سے مالی امداد و قرضِ حسنہ وغیرہ وغیرہ نہ مانگ سکیں)۔ یہ اللہ تعالیٰ کے معاشی احکام کو ماننے سے انکار کرنے والے، جن کو رُسوا کُن عذاب دیا جائے گا۔

(۵) مُساوی پیداواری حق جسے قرآنِ حکیم حقِّ معلوم سے تعبیر کیا ہے: ارشاد ہوتا ہے:

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ط سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ O (فُصّلت ۴۱: ۱۰)

اور اُسی (اللہ تعالیٰ) نے زمین میں سے اُس کے پہاڑ بنائے، اور اس کے اندر برکت رکھی، یعنی اس میں تمام چیزوں میں نشو و نما پانے اور بڑھنے کی اِستعداد رکھ دی؛ نیز چار ادوار میں اس کو موزوں مقدار میں روزی کے وسائل ودیعت کر دیے، جن میں کُل طلبگاروں کا برابر کا حق یا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس آیۂ بصیرت افروز میں صاف بتا دیا ہے کہ ارضی وسائل پیداوار میں کُل طلبگاروں کا مُساوی حق ہے، اِس لیے اُس نے اسے "حق معلوم" سے تعبیر کیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ O لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ O (المعارج ۷۰: ۲۴-۲۵)

چنانچہ (سچے مؤمن اور نمازی وہ ہیں) جن کے مال و دولت میں طلبگاروں کا مُساوی پیداواری حصہ ہے، نیز جو اپنے اس حق یا حصے سے محروم و مفلوک الحال ہیں، ان کا بھی حصہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں، وہ اپنے مال و دولت میں ان کا حق معلوم تسلیم کرتے اور اسے دیتے ہیں۔

(۶) قرضِ حسنہ: اللہ تعالیٰ ہمیں اِرشاد فرماتا ہے:

ۗ وَاَقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضاً حَسَناً (المزمل ۷۳:۲۰)

و بمواضع کثیرہ) اللہ سبحانہ و تعالیٰ (کے ضرورت مند بندوں) کو بِلا سُود و بِلا شرطِ معاوضہ قرض دیا کرو۔

(۷) اَلۡمَاعُوۡنَ کے معانی ہیں: ضرورت کی چیزیں قیمتی ہوں یا معمولی قیمت کی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان لوگوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے جو حاجت مند لوگوں کو "الماعون" دینے سے گریز کرتے ہیں:

ۗ وَیَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ (الماعون ۱۰۷:۷)۔

نواہی یہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے اِن باتوں سے منع کیا ہے:

(۱) سرمایہ داری، یعنی مال و منال کا جمع کر کے رکھنا اور اِکتناز (۲) بُخل (۳) اِقتصادی فساد (۴) سُود خوری اور سُودی سرمایہ کاری (۵) اِکتسابِ حرام (۶) اِسراف و تبذیر۔

اب نواہی کی فرداً فرداً اور مختصراً صراحت کی جاتی ہے:

(۱) سرمایہ داری: اصل یہ ہے کہ نظامِ سرمایہ داری کُل معاشی/اِقتصادی بُرائیوں کا سرچشمہ ہے۔ اگر اس نظام کا اِستیصال یا قلع قمع ہو جائے تو کُل اِقتصادی اور اس کے ساتھ معاشرتی بیماریوں کی بیخ کنی یقینی ہے، بشرطیکہ اس کی جگہ نظامِ زکوٰۃ لے لے۔ اس سے اس واقعیت کی توجیہ ہو جاتی ہے کہ کیوں ربِّ رحمٰن نے سرمایہ داروں کو زہرہ و گُداز و شکیب رُبا عذابُ النار کی وعید دی ہے ۔ مثلاً

(ا) دولت جمع کر کے رکھنے والوں کو یہ وعید دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل کی رُو سے ان کو دوزخ کی شُعلہ زن آگ میں اس طرح بند کر دیا جائے گا کہ اس سے چھٹکارا پانا ان کے لیے ممکن نہ ہو گا۔ یہ آگ نہ صرف اُن کے تن بدن کو، بلکہ دِلوں کو بھی جلا کر کباب کر دے گی (الھُمزۃ ۱۰۴: ۱-۹)۔

(ب) اکتناز کے معنی ہیں: مال و دولت، زر و سیم اور لعل و جواہر وغیرہ وغیرہ کو اِکٹھا کرنے کی دُھن میں رہنا اور ان کی تجوریوں میں بند کر کے رکھنا یا بینکوں وغیرہ وغیرہ میں جمع کرا کر ان کو محفوظ کر لینا، اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا۔ ایسے بخیل و حریص سرمایہ داروں کو اِس اقتصادی جُرم کی پاداش میں جو سزا بُھگتنا پڑے گی، اُسے قُرآنِ حکیم میں اِس طرح بیان کیا گیا ہے:

ۚ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ O يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ O (التوبہ ۹: ۳۴-۳۵):

اور جو لوگ سونا اور چاندی (نیز، اب کرنسی نوٹ، سرکاری تمسّکات وغیرہ وغیرہ) ڈھیروں جمع کر کے رکھتے ہیں، اور ان کو اللہ کی راہ میں، (یعنی اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کی کفالت و حاجت روائی اور فلاح و بہبود وغیرہ وغیرہ کے لیے) خرچ نہیں کرتے، اُنھیں اس روز کے کربناک عذاب کی خوشخبری سُنا دو، جس دن وہ خزانہ آتشِ جہنم میں خوب تپایا جائے گا (Will be heated)، پھر اس دن (بخیل سرمایہ داروں) کی پیشانیاں (Foreheads)، اور ان کے پہلو (Flanks) اور پیٹھیں (Backs) داغی جائیں گی (Will be branded)۔ اس وقت ان کو بتایا جائے گا کہ یہ وہی خزانہ ہے جو تُم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا؛ لہٰذا اب اس کا مزہ چکھو جو تُم اپنے لیے ذخیرہ کرتے رہتے تھے (Used to head up)۔

(۲) بُخل:

اس لفظ کے لُغوی معانی ہیں: کنجوسی، بُزرسی؛ لیکن اِصطلاحِ قُرآنی میں اس کا مطلب ہے: اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا۔ مثال کے طور پر، اللہ تعالیٰ کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کو ان کے حق معلوم نہ دینا، ان سے اِحسان یا مالی تعاوُن نہ کرنا اور نہ قرضِ حسنہ ہی دینا؛ نیز قُرآن و سُنّہ کے مطابق اِسلامی/ مُسلم حکومت کو زکوٰۃ اور اَلعَفو نہ دینا۔

بُخل ایک سنگین جُرم اور گُناہِ کبیرہ ہے۔

وجہ یہ ہے کہ بُخل آیاتِ قُرآنی یا احکامِ الٰہیہ کے اِنکار پر دلالت کرتا ہے۔ اس اِعتبار سے بخیل، مُنکرِ قُرآن ہوتا ہے، اور قُرآنِ مجید میں اسے کافر کہا گیا ہے (النسآء ۴: ۳۷)۔

بہرحال بُخل کے آتشیں و غم انگیز اثرات یا سیّآت سے بخیل کی باطنی دُنیا تنگ و تاریک اور آتشکدہ بن جاتی ہے، جس میں اس کا نفس جلتا اور بے چین و بیقرار رہتا ہے۔ علاوہ بریں، بُخل چونکہ سرمایہ داری کا بُنیادی عامل اور مُحرّک ہے، اس لے اس سے قومی دولت کی گردش کا دائرہ سمٹتا سمٹتا معدودے چند سرمایہ داروں تک محدود ہو جاتا ہے، اور افرادِ قوم کی اکثریت اپنے حق معلوم اور دیگر انسانی حقوق سے محروم ہو کر مُفلس و محتاج اور مفلوک الحال و پس ماندہ ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں، حیاتِ اجتماعیہ کا توازُن بگڑ جاتا ہے، اور وہ ضُعف کا شکار ہو جاتی ہے۔ تاریخی عمل شاہد ہے کہ یہ ضُعف قوموں کی ہلاکت و بربادی کی اساسی وجہ ہے۔ اس بنا پر علامہ اقبال نے کہا ہے:

ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات بُخل سے اللہ تعالیٰ کا قانونِ اِستبدلال واِستخلاف (Law of Change and Replacement) حرکت میں آجاتا ہے اور بخیل قوم کو ہلاک و برباد کر کے کسی دوسری صالح واِحسان شِعار قوم کو اس کی جگہ لے آتا ہے (محمد ۳۸:۴۷)۔

اللہ تعالیٰ نے بخیلوں کو ان کے بھیانک انجام کی جو وعیدیں دی ہیں، ان میں سے دو ایک نقل کی جاتی ہیں:

☆بُخل مُوجبِ شرّ ہے۔ چنانچہ بخیل جو مال و دولت اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، قیامت کے روز اس کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا (آلِ عمران ۱۸۰:۳)۔

اس آیۂ عبرت انگیز میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ طوق حیوانوں اور درندوں کو قابو میں رکھنے کے لیے پہنایا جاتا ہے۔ بخیل بھی چونکہ حیوان سرشت ہوتے ہیں، اس لیے ان کو طوق پہنا کر ذلیل کیا جائے گا، پھر ان کے ذریعے کھینچ کر بخیلوں کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

☆اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے کہ جو لوگ خود بھی بُخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بُخل کی تلقین وتاکید کرتے ہیں؛ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو جو مال و دولت دیا ہے، اُسے چھپاتے ہیں، وہ کافر ہیں جن کو (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل کے مطابق) بِلا تاخیر رُسواکُن عذاب دیا جائے گا (النسآء ۳۷:۴)۔

☆بُخل سے نِفاق پیدا ہوتا ہے (التوبہ ۷۶:۹)؛ اور بخیل مُنافق بن جاتا ہے۔ اب دیکھیے اللہ تعالیٰ مُنافقوں کے انجام سے متعلق کیا فرماتا ہے:

☆اے پیغمبرؐ! مُنافقوں کو یہ وعید سُنا دو کہ ان کو کربناک عذاب دیا جائے گا (النسآء ۱۳۸:۴؛ نیز دیکھیے ۱۴۰:۴)۔

☆ یہ بات شُدنی ہے کہ مُنافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے اور تُم کسی کو ان کا مددگار، یعنی شفیع وغیرہ وغیرہ نہ پاؤ گے (النسآ ۱۴۵:۴)۔

(۳) اِقتصادی فساد، قُرآنِ حکیم کی وسیع المعانی اِصطلاح ہے:

ان معانی کا لُبِّ لباب (Essence) یہ ہے: معاشی/اِقتصادی نظام میں برہمی و خرابی پیدا کرنا اور اس کا توازُن بگاڑنا۔ اس کے مُتعدد عوامل ہیں، جن کی نشادہی کر دی جاتی ہے۔

کم تولنا، کم ماپنا، کم دینا، اشیائے صرف (Consumer's goods) میں بالخصوص ملاوٹ کرنا، اچھے مال کے بدلے ناقص مال دینا یا اصل اور ناقص چیزیں ملا کر دینا: مال مہنگا بیچنے کی خاطر ذخیرہ اندوزی کرنا، قمار بازی، سٹے بازی، سمگلنگ کرنا، سرکار کو

محصول یا ٹیکس نہ دینا یا کم دینا؛ امانت میں خیانت کرنا، سودا کر کے مکر جانا، ایفائے عہد نہ کرنا، رقم ہونے کے باوجود قرض واپس نہ کرنا؛ اِکتسابِ حرام (قوم فروشی جسم و جمال فروشی، قلم فروشی، تعویذ، گنڈا اور ناجائز فتاویٰ اور نذرانوں وغیرہ وغیرہ کی کمائی)۔

علاوہ بریں، سرمایہ داری، بُخل، سودی سرمایہ کاری کی ہر شکل، جیسے جاگیر داری، زمینداری، تمسکات کاری، موجودہ بینکاری وغیرہ وغیرہ بھی فساد برپا کرتی ہیں؛ نیز اللہ تعالیٰ سے اپنے مال و منال کے بدلے اس کی جنت قرۃ العین کا سودا نہ کرنا۔

مآخذ کے لیے دیکھیے: اِقتصادی فساد: ھُود ۸۴:۱۱-۸۵؛ القصص ۷۶ ۷۷: ۲۸؛ الشعراء ۱۸۳: ۲۶؛ الاسراء ۳۴: ۱۷، التوبہ ۱۱۱: ۹، و بمواضع کثیرہ۔

(۴) - (۵) سُود خوری، سُودی سرمایہ کاری اور اِکتسابِ حرام کے لیے دیکھیے "(۳) اِقتصادی فساد"۔

(۶) اِسراف و تبذیر: (ا) اِسراف کے معنی ہیں: کسی کام میں حدِّ اعتدال سے تجاوز کر جانا، مگر عام طور پر اس کا اِستعمال اِنفاق بِالباطل یا حدّ سے زیادہ خرچ کرنا، اللے تللے کرنا یا فضول خرچی کرنا ہے۔ قُرآنِ مجید نے اِسراف سے منع فرمایا ہے (النسآء ۶: ۴) اور فضول خرچ اور حد سے تجاوز کرنے والے (Prodigal) لوگوں کو اہلِ نار کہا ہے:

وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ (المؤمن ۴۳:۴۰):

اور یقیناً فضول خرچ اور حدّ سے تجاوز کر جانے والے آگ کے رفیق ہیں، یعنی دوزخی ہیں۔

☆ یقیناً اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مُجاوزات، قانونِ تسلیمِ کُلّی اور قانونِ احترامِ آرزو کے مطابق) حدّ سے نکل جانے والے اور جھوٹے شخص کو راہِ راست سے دُور ہی رہنے دیتا ہے (المؤمن ۲۸: ۴۰)۔

(ب) تبذیر: اصل میں تبذِیر کے معنی میں کھلے ہاتھوں میں بیج ڈالنے کے ہیں، لیکن بطور استعارہ یہ مال ضائع کر دینے کے لیے اِستعمال ہونے لگا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ تبذیر سے منع فرمایا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (بنی اسرائیل ۲۷:۱۷)

یاد رکھو! اپنا مال ضائع کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار اور آقا کا ناشکرا ہے (اور نافرمان، اس کی رحمت و مغفرت سے محروم اور دوزخی ہے)۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ جو لوگ فضول رُسومات، آتش بازی، نام و نمود، نائو نوش، منشیات، تعیّشات وغیرہ وغیرہ پر اپنا مال و دولت ضائع کرتے ہیں، قرآن مجید کی نظر میں مُبذِّرِین ہیں۔

مُنکرِ قُرآن کون ہیں؟

جہاں تک مُسلمانوں کا تعلق ہے، ان میں مُنکرِ قرآن وہ ہیں جو اس کی آیات پر روایات وملفوظات کو ترجیح دیتے، اور کلامِ الٰہی کے مقابلے میں کلامِ اِنسانی کو مانتے ہیں؛ لیکن کم اِس کا شعور رکھتے ہیں کہ اس سے انکارِ قُرآن لازم آتا ہے۔ موقع کی مُناسبت سے یہاں چند ایک مثالیں دینے پر اِکتفا کیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ O (السجدہ ۳۲: ۱۷)

کوئی مُتنفِّس نہیں جانتا کہ اُن کے لیے کون سی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی جنت) چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان کے (حسین) اعمال کا اجر ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

اس آیۂ تبشیری کی تفسیر خود نبی اکرم ﷺ نے کی ہے، جس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسی چیز (یعنی جنت) تیار کر رکھی ہے، جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ اس کی ماھیتکو کسی کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کا قلب اس کا تصور ہی کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ اگر اس کی تصدیق چاہو تو یہ نصِّ قرآن پڑھ لو: ''کوئی مُتنفس ہیں جانتا کہ اُن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کیا چیز (یعنی جنت) چھپا کر رکھی ہوئی ہے (مُتّفقٌ علیہ، در المشکوٰۃ، ح ۵۳۷۱)۔

اس آیۂ بصیرت افروز اور اس کے تفسیری حدیث طیبہ سے جب ثابت ہوا کہ کسی مُتنفِّس، یعنی اِنسان، فرشتے، اِبلیس وغیرہ وغیرہ نے جنت قرۃ العین کو جو الحیَوان میں ہے، دیکھا تک نہیں تو پھر یہ روایت کہ آدم اور حوا جنت قرۃ العین میں پیدا ہوئے اور وہاں سے زمین میں اُترے، قرآنِ حکیم کی تکذیب نہیں تو کیا ہے؟ لہٰذ یہ روایتِ موضوع ماننے والے مُنکر قرآن ہوئے

اس واقعہ کے سلسلہ میں لفظ اِھۡبِطُوۡا آیا ہے، جس کے معانی اکثر مُترجمین و مفسرین نے آسمان سے نیچے زمین پر اُترنے کے کیے ہیں، حالانکہ خود قرآن حکیم نے اس کے معانی صحرا سے زرخیز و آباد شہر میں چلے جانے کے لیے ہیں: مثلاً اِھۡبِطُوۡا مِصۡرًا (البقرہ ۶۱: ۲) کسی آباد اور زرخیز شہر میں چلے جائو۔

آخر میں اِس واقعیت کی نشاندہی کر دی جاتی ہے کہ قُرآنِ حکیم نے مُتعدد مقامات پر اِس اصل کی صراحت کر دی ہے کہ ربِّ کریم نے آدم یا بنی نوعِ اِنسان کو اس کُرہ ارض یا زمین میں چھے اِرتقائی مرحلوں میں تخلیق کیا تھا (تفصیل اور مآخذ کے لیے دیکھی مُترجم کی کتاب سر گذشت فلسفہ، حصہ اوّل ص ۳۸۲-۴۳۹)۔

۲۔ قُرآنِ حکیم نے مُتعدد مقامات پر ہمیں اِس اصل سے آگاہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نا قابلِ تغیر و تبدّل سُنت یہ ہے کہ وہ پہلے اِنسان کو پیدا کرتا ہے یا نیستی سے ہستی میں لاتا ہے۔ پھر اُسے موت دیتا ہے؛ آخر میں قیامت کے روز اُسے دوبارہ زندہ کرے گا۔ اِس آخری وابدی زندگی کو اُس نے صاف تَارَۃً اُخْرٰی (طٰہٰ ۵۵ : ۲۰) اور النَّشْاَۃَ الْاُخْرٰی (النجم ۴۷ : ۵۳) کہا ہے۔ اب مُتعلقہ آیات نقل کی جاتی ہیں:

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ O

(البقرہ ۲۸:۲)

تم کیسے اللہ تعالیٰ (کے کلام و دین یا نظامِ حیاتِ کُلّی) کو ماننے سے اِنکار کرتے ہو؟ حالانکہ تُم بے جان تھے تو اُس نے تمہیں زندگی بخشی، یعنی پیدا کیا؛ پھر وہ تمہیں موت دے گا؛ پھر (بروزِ قیامت) تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا؛ پھر تمہیں اس کے حضور پلٹ کر جانا ہے۔

اسی واقعیت کو اُس نے باندازِ دیگر اس طرح بیان کیا ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى O (طٰہٰ ۵۵:۲۰)

(اے بنی نوعِ اِنسان) اسی کرہ ارض یا زمین میں ہم نے تمہیں (چھے اِرتقائی مرحلوں میں) پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لَوٹا دیں گے اور اسی میں سے تمہیں دوبارہ یا دوسری بار نکالیں گے۔

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى (النجم ۴۷:۵۳):

دیکھو اور یقین مانو کہ دوبارہ پیدا کرنا بھی اُسی (اللہ تعالیٰ) کی ذِمّے داری ہے۔

اِس آیۂ فکر انگیز میں ایک قابلِ توجہ نُکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مُردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔ دوسرے نَشْاَۃَالْاُخریٰ (دوسری زندگی) کو اُردو اور فارسی میں نشاۃ ثانیہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِس اصل عظیم کو پیغمبر اعظم و آخر ﷺ کی زبان مُبارک سے اس طرح کہلوایا۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (الجاثیہ ۴۵:۲۶):

(اے نبیؐ!) آپ اعلان کر دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ، یعنی پیدا کرتا ہے، پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے؛ پھر وہی قیامت کے روز تمہیں (دوبارہ زندہ کر کر کے) جمع کرے گا؛ اس واقعیت میں کسی قسم کا اِضطراب و شک نہیں، مگر بنی نوعِ انسان میں سے اکثر یہ نہیں جانتے۔

قُرآنِ مجید نے کہیں تیسری زندگی اور مرنے کے بعد دوسری موت کا ذکر نہیں کیا؛ لہٰذا جو روایت پرست لوگ ان نُصوصِ قُرآنی کے مقابلے میں موضوع روایات کو مانتے ہیں، وہ صاف قُرآنِ حکیم کا اِنکار کرتے ہیں، اِس لیے وہ مُنکرِ قُرآن ہوئے۔ مثال کے طور پر، ان کا عقیدہ ہے کہ اِنسان جب مر کر قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو نکیرین یعنی مُنکر اور نکیر اُسے دوبارہ زندہ کر کے سوال و جواب کرتے ہیں، اور پھر اُسے دوبارہ موت آتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ روایات چونکہ طویل ہیں، اس لیے ان کے حوالے دینے پر اِکتفا کیا جاتا ہے (المشکوٰۃ، ح ۱۲۲، ۱۲۳؛ نیز معراج کا بیان، ح ۵۶۱۱ تا ۵۶۱۵)۔

واقعۂ اِسراء یا معراج کے متعلق کُتب احادیث میں بڑی طویل روایات ملتی ہیں، جو زیر نظر آیاتِ قُرآنی سے متناقض ہیں۔ طوالت کی وجہ سے ان کا نقل کرنا بیجا ہے، لہٰذا ابنِ قیم کی ایک روایت کا مُلخص پیش کیا جاتا ہے:

صحیح روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپؐ کے جسمِ مبارک کے ساتھ بُراق پر سوار کیا گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہمراہ مسجدِ حرام سے بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ پھر آپؐ نے وہاں نزول فرمایا اور انبیا علیہم السلام کی اِمامت فرماتے ہوئے صلوٰۃ قائم کی؛ اور بُراق کو مسجد کے دروازے کے حلقے سے باندھ دیا گیا...

(زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، جلد ۲، کانپور ۱۲۹۸ھ؛ مصر ۱۳۲۴ھ، ۱۳۴۷ھ)۔

بعد ازاں، آپؐ کو درجہ بدرجہ ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ آپؐ نے بالترتیب حضرت آدمؑ، پھر حضرت یحییٰؑ بن زکریاؑ، حضرت عیسیٰ بن مریمؑ؛ حضرت یُوسُفؑ، حضرت اِدریسؑ، حضرت ہارونؑ بن عمران، حضرت موسیٰ سے اور ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقاتی ہوئی (مذکورہ بالا حوالہ)

ہم معلوم کر چکے ہیں کہ قُرآنِ مجید کی رُو سے بشمولِ انبیاء علیہم السلام کُل بنی نوعِ اِنسان وفات پا جانے کے بعد دوبارہ صرف قیامت کے روز زندہ کیے جائیں گے۔ لیکن محولہٗ بالا اور دیگر روایات میں انبیآء علیہم السلام کے زندہ دُنیا میں آنے جانے کی تفصیلات ملتی ہیں، جن سے صاف نُصوصِ قرآنی کی تردید و تکزیب ہوتی ہے۔ ایسی روایات کو ماننے والے اگر مُنکرِ قرآن نہیں تو پھر کیا ہیں؟

۳- اِنفاق بالعُفو کا حکم ایتائے زکوۃ کی طرح لازمی (Compulsory) یا فرض (Incumbent) ہے؛ اختیاری (Optional) نہیں۔ لیکن اکثر اکابر و سادات پرست مُفسّرین اِسے اختیار کہتے ہیں؛ اور اِس اصل کا شعور نہیں رکھتے کہ اس سے قُرآنِ حکیم کا اِنکار لازم آتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مدینہٗ منورہ میں جب پیغمبر اعظم وآخر ﷺ نے قُرآنِ حکیم کے قوانین واحکام کے مطابق نظامِ اسلام قائم کیا اور اِسلامی معاشرے کی تشکیل و تعمیر کی تو یہ آیہٗ تنذیری نازل ہوئی:

ﮦ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ O (آلِ عمران ۹۲:۳):

تم خیر و حسنہ حاصل کر ہی نہیں سکتے جب تک تم وہ مال و دولت وغیرہ وغیرہ جو تمہیں بہت پیارا ہے، اللہ کی راہ میں، یعنی اس کے بندوں کی کفالت، فلاح و بہبود اور ان کی مالی امداد و حاجت روائی، نیز نظامِ اسلام کے استحکام و دفاع کے لیے خرچ نہ کر ڈالو۔

یہ ارشادِ الٰہی سُن کر خیر و حسنہ کے طلبگار اہلِ ایمان نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا۔ قرآن حکیم کی زبان میں:

ﮦ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ قُلِ الۡعَفۡوَ O (البقرہ ۲۱۹:۲):

اور آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ہم (اللہ کی راہ میں) کتنا مال و دولت خرچ کریں، فرما دیجیے! جو مال و منال حُسنِ ضرورت سے زائد ہو، یعنی فالتو (Surplus)، بانجھ (Barren)، بے مصرف (Idle) اور محجوب (Shy) ہو (اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا لازم ہے)۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے مُسلم حکمران کو زکوۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے: ☆خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً (التوبہ ۱۰۳:۹: ان کے مالوں سے زکوۃ وصول کرو۔

اُسی طرح اُس نے اُسے العَفۡو کا حکم دیا ہے:

ﮦ خُذِ الۡعَفۡوَ (الاعراف ۱۹۹:۷):

اَلْعَفْوَ وصول کرو۔

ان احکامِ الٰہیہ کے باوجود جو لوگ اِنفاق بِالعَفو کو اِختیار مانتے ہیں، وہ اصل میں قُرآنِ حکیم کا اِنکار کرتے ہیں، مگر اس کا شعور نہیں رکھتے۔

۴۔اللہ سُبحانہ وتعالیٰ نے واضح طور پر ہمیں حکم دیا ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران ۳:۱۰۳)

مُسلمانوں! تُم سب مل کر اور متفق و متحد ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو! یعنی تُم سب قُرآنِ مجید کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر سختی سے عمل کرو، لیکن فرقے فرقے نہ ہو جانا۔

لیکن جن لوگوں نے دین کو مذاہب یا فرقوں میں مُنقسم کر لیا ہے، وہ مُشرک ہیں اور ان کا نبی اکرم ﷺ سے کوئی تعلق نہیں رہتا، اور نہ ہی مُسلمانوں سے۔ ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ (الانعام ۶:۱۵۹)

یقیناً جن لوگوں نے اپنے دین کو مذاہب و فرقوں میں تقسیم کر لیا ہے اور الگ الگ گروہ گروہ بن گئے ہیں، ان کا آپ سے کوئی تعلق نہیں، یعنی وہ نبی کریم ﷺ کے اُمّتی نہیں رہے۔

دوسرے مقام پر ایسے تمام فرقوں اور مذاہب کے ماننے والوں کو مُشرک کہا گیا ہے:

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (الرّوم ۳۰:۳۱-۳۲)

(مُسلمانو!) دیکھو! اُن مشرکوں میں سے نہ ہو جانا، جنھوں نے اپنے دین کو الگ الگ فرقوں میں منقسم کر دیا ہے اور الگ الگ گروہ بن گئے ہیں؛ اور ہر گروہ کے پاس جو ہے، (یعنی عقائد، روایات اور فقہ وغیرہ وغیرہ کی کُتب) وہ اُن پر فخر کرتا ہے۔

یہ آیاتِ تنذیری ان مُسلمانوں کے لیے آئینۂ عبرت ہیں، جو اپنے آپ کو سُنّی یا اہلِ سُنّت والجماعت، شیعہ یا اہلِ تشیع، اِسماعیلی، سلفیہ، اہلِ حدیث، حنبلی، حنفی، مالکی اور شافعی؛ نیز دیوبندی، بریلوی وغیرہ مُتعدد ناموں سے موسوم کرتے اور فخر کرتے اور فخر

کرتے ہیں : نیز ہر فرقہ صرف اپنے آپ کو راہِ راسات پر بلکہ ناجی سمجھتا ہے، حالات قرآن حکیم کی حولہ بالاآیات کی رُوسے وہ سب مُنکر قرآن ہیں۔

حواشی

1-الحیَوان : قُرآنِ حکیم نے دارالآخرت کوالحیَوان سے تعبیر کیاہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ دارُالآخرت، یعنی جنت قرۃالعین اور جہنم کی بیکراں دونوں جہاں موت سے مُنزّہ ہیں۔ وہاں زندگی ہو گی، موت نہیں ہو گی؛لہٰذااِنسان کو جنت اور دوزخ میں موت نہیں آئے گی۔

اس دُنیا میں چونکہ ایسی کوئی چیز نہیں جو موت سے مُنزّہ ہو، لہٰذا کوئی مُتنفس جنت قرۃالعین،اس کی نعمتوں اور دیگر تمام چیزوں کی ماہیّت کااِدراک تو کُجا، قیاس تک نہیں کر سکتا؛ نیز نہ کسی مُتنفِّس نے اُسے دیکھا ہی ہے۔ یہ نظریۂ باطل کہ آدم و حواجنت قرۃالعین میں پیدا ہوئے تھے، غیر قُرآنی ہے۔

2-زوجَین : جوڑا (Pair, Spouse)؛ جیسے نر اور مادہ وغیرہ وغیرہ۔

-3حُسنُ المآب : خانۂ حُسن و سُرُور۔اِنسان کا حقیقی گھر جو حُسن و سُرُور سے معمور اور جنت قرۃالعین میں ہو گا،قُرآنِ مجید نے اُسے حُسنُ المآب اور حُسنُ مآب سے تعبیر کیا ہے۔ یہ اہلِ جنت کا ابدی گھر ہو گا۔

-4شرّ مآب : اہلِ نار کا عذاب خانہ، جو جہنم میں ہو گا۔

-5آتشکدۂالحیَوانی : آخرت کاآتشکدہ، یعنی النّار، جہنم یا دوزخ۔

-6زندوں میں ہوں گے نہ مُردوں میں : جہنم کاآتشیں عذاب اس قدر شدید اور جان کالاگو ہو گا کہ اہلِ نار لذّتِ زندگی سے تو محروم ہوں گے، لیکن اُنھیں شُعور واِحساسِ عذاب ہو گا۔

-7 باطنی نظام : اس سے مراد انسان کا حسّی۔ قلبی۔ نفسی نظام ہے۔

-8اِنتخاب کی آزادی : ربِّ رحمٰن نے اِنسان کو فکر و عمل اور اِنتخاب کی آزادی ودیعت کی ہوئی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اِنسان حق و باطل، حسنہ و سیّئہ، خیر و شرّ اور ہدایت وضلالت میں سے چاہے اِختیار کر سکتا ہے۔ لیکن یہ آزادی مُستوجبِ مواخذہ ہے۔

9- الھُدیٰ: یہ وسیع المعانی اِصطلاحِ قُرآنی ہے۔ اس کا ایک معنٰی کلامِ الٰہی ہے اور اب قُرآنِ حکیم ہے۔ دوسرے، قُرآنِ حکیم کے الھُدیٰ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جسے ہدایت یا صراطِ مُستقیم کہتا ہے، صرف وہی ہدایت یا صراطِ مُستقیم ہے۔ اسی طرح، جسے وہ ضلالت یا گُمراہی کہتا ہے، وہی ضلالت یا گُمراہی ہے۔ دُنیا میں اگر کوئی کتابِ ہدایت ہے تو اب صرف قُرآنِ حکیم ہے۔

الھُدیٰ کا ایک معنٰی یہ بھی ہے ک دین یا اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کُلّی کا کوئی معاملہ یا مسئلہ ہو، اس کا حل صرف قُرآنِ مجید کے پاس ہے، کیونکہ وہ الفُرقان، یا صیرفی حق و باطل ہے، یعنی کھرے کھوٹے میں فرق معلوم کرنے کی کسوٹی ہے؛ نیز اس کا فیصلہ حرفِ آخر اور قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے۔

10- جائے لِقاء (Rendezvous: مُلاقات کی جگہ - اس س مُراد جنت قرۃ العین ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی جگہ ہے۔

11- الفُرقان: اس کا مطلب ہے حق و باطل میں اِمتیاز کرنے کا معیار، یا کھوٹے کھرے میں فرق معلوم کرنے کی کسوٹی۔ انہی معانی میں اللہ تعالیٰ نے قُرآن حکیم کو الفُرقان کہا ہے۔

12- ربِّ عاشق: اللہ تعالیٰ جو کُل مخلوقات کا پروردگار وآقا ہے، ان سے بے حد محبت کرتا ہے۔ اور رحمت میں شدت محبت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے، اس لیے ہ تلمیذ القُرآن ربِّ رحمٰن کے لیے ربِّ عاشق کی تعبیر بھی اِختیار کرتا ہے۔

13- نُورِ ذات کی تکمیلِ مُسلسل: تکمیلِ ذات سے مُراد نُورِ ذات کی تکمیل مُسلسل ہے، اس لیے کہ ہر کمال نُقطۂ متناہیّت پر نہیں، بلکہ کمالِ نو کے آغاز پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ اس دُعا میں یہی مفہوم مضمر ہے:

رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا (التحریم ۶۶:۸)

ہمارے پروردگار وآقا! ہمارے نُور کا ہمارے لیے اِتمام کرتے رہنا! یعنی ہمارے نُورِ ذات کی تکمیلِ مُسلسل کرتے رہنا، دُنیا وآخرت دونوں میں۔

نُور سے مراد صدق و تقویٰ اور اِیمان و حُسنِ عمل کا نُور ہے۔

یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ اہلِ جنت وہاں بھی ترفُّعِ درجات، ہجرت یا تقرب الی اللہ کے لے مسلسل اپنے نُورِ ذات کی تکمیل کرتے رہیں گے۔

14- سُلطان: اِصطلاحِ قرآنی میں اس کا مطلب ہے علم وہُنر یا سائنس اور ٹیکنالوجی کی قُوّت، جس کے توسُّط سے وہ حدودِ ارضی کو پھلانگ کر دُوسرے افلاکی کُروں تک جا سکتا ہے۔

15- جوہری توانائی: انگریزی میں اسے Atomic energy کہتے ہیں۔

16- دُور مار ہتھیار: نبی اکرم ﷺ نے "رمی" کو دُور مار ہتھیار کے معنی میں اِستعمال کیا ہے؛ اور قرآن مجید کی اِصطلاح "قُوّت" سے دُور مار ہتھیار ہی مُراد لیے ہیں۔

17- قُرآن علم ہے: اس کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ قُرآنِ مجید سر چشمہءِ علم ہے۔ دُوسرے، اس کی ہر آیت کی اساس عِلم ہے۔ تیسرے، قُرآن مجید علم سکھاتا ہے۔ چوتھے، قُرآنِ مجید کی روشنی میں اِنسان جنت کی راہِ راست پر اِطمینان کے ساتھ سفرِ زندگی کرتا ہوا، وہاں پہنچ سکتا ہے؛ نیز اس کی روشنی میں حق و باطل، ہدایت و ضلالت، خیر و شرّ اور حسنہ و سیّئہ میں اِمتیاز کر سکتا ہے۔

18- دُنیوی و اُخروی حسنہ: حسنہ کے اِصطلاحی معانی ہیں: ہر وہ شے جو طمانیّت و مسرت دے۔ اس مُصطلحہ میں نعمت و رحمت، فضل و کرم اور اِنعام و فضیلت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ دُنیوی حسنہ میں کامیابی و کامرانی، خوشحالی و خُوشدلی، فضل و کرم اور اِنعام و فضیلت، صحت و توانائی، آزادی و فتح، عزت و اِقتدار اور مال و منال کا، الغرض اُس شے کا مفہوم پایا جاتا ہے، جو جمالیاتی مسرّت (Aesthetic bliss) دے۔ اُخروی حسنہ کا مطلب ہے جنت قرۃ العین اور اس کی نعَمِ جاودانی۔ 19- اِنفاق بالعفو: مُسلم یا اسلامی حکومت کو ضرورت سے زائد (Surplus) مال و منال، منقولہ و غیر منقولہ جائیداد دینا، ہر مُسلمان پر حکماً لازم ہے، اِمتیازی (Optional) نہیں۔

20- بَشَرًا سَوِیًّا (مریم ۱۹:۱۷): سرو قامت و خُوبصورت اِنسان۔

21- قلبِ سلیم: قلب یا دل و دماغ کا حسین و صحت مند اور فعال و ہدایت یافتہ ہونا، یعنی عقل و فکر کی جہت و قبلہ کا درست ہونا۔

22- مُنیب: دین یا نظامِ حیاتِ کُلّی کے ہر معاملے اور مسئلے کے فیصلے کے لیے، نیز اس سے مدد مانگنے کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے رُجوع کرنا (کسی اور سے نہیں)۔

نوٹ: ڈاکٹر نصیر احمد ناصر (مرحوم) نے یہ تفسیری ترجمہ جدید سائنسی تقاضوں کے مطابق بہت ہی نایاب انداز بیان اختیار کیا ہے۔ کافی محنت کے بعد ترجمہ پی ڈی ایف بنایا گیا ہے پھر بھی اردو کتابت میں غلطی کی نشاندہی کریں تاکہ مزید بہتر کیا جائے۔

برائے رابطہ: منشا قاضی 0323-4011616

غفور ناصر 0300-8415644

Email: a2zeenasir@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تَعَوُّذ

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

یااللہ ! تیری رحمت و مغفرت سے محروم و مردود شیطان (کے وسوسوں (نمبر۱) اور جمالیاتی فریب کاری (نمبر ۲) سے محفوظ و مصئون رہنے کے لیے مجھے تیری پناہ (Refuge) کی حاجت و طلب ہے، مجھے اپنی حفاظت وامان میں لے لے۔ یاد دہانی : فرمانِ الٰہی کی رُو سے قُرآنِ مجید سے پہلے تعوُّذ کا پڑھنا فرض، یعنی لازم ہے (النحل ۹۸ :۱۶)۔

حواشی نمبر۱: وسوسہ اندازی (النّاس ۱۱۴: ۴-۵) : وسوسہ اندازی (Evil suggesting) اِبلیسی--انسانی شیطان کا کام ہے۔ اس سے اس کا مقصودِ انسان میں اللہ تعالیٰ کے احکام و تعلیمات سے متعلق بدگمانی پیدا کرنے، اس کو صراط مستقیم سے ہٹا کر گُمراہ کرنا، شرک وکُفر کرنے، جُرم وگناہ پر اُکسانے کی خاطر وسوسے پیدا کرنا اور ترغیب دینا ہوتا ہے۔

نمبر ۲: جمالیاتی فریب کاری: ہر اِنسان کا شیطان ہوتا ہے جو اس کا فطرت شناس ہے، لٰہذا وہ جانتا ہے کہ انسان فطرۃً حُسن پسند ہے اور قُبح وسیّئہ سے نفرت کرتا ہے۔ وہ چونکہ اِنسان کا پیدائشی دُشمن ہے، اس لیے اس کے اس ’’جمالیاتی کمزوری (Aesthetic Weakness) سے ناجائز فائدہ اُٹھانے میں کوشاں رہتا ہے اور اپنی شیطنت کے ذریعے اُسے اُس کی قبیح خواہشات واعمال کو مُزیّن (یعنی خوشنما دِلکش اور قابلِ عزّ وافتخار) دکھاتا ہے (To make alluring ، الانعام ۱۳۷ :۶؛ الانفال ۴۸ :۸؛ النحل ۶۳ :۱۶ و بمواضع کثیرہ (اور اِنسان اِس خوشنما دھوکے میں آکر مارا جاتا ہے۔

سُوۡرَةُ الۡفَاتِحَةِ مَكِيَّة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اِسم) یعنی اس کے صفاتِ حسنہ (Most Beautiful and Sublime Attributes) کی برکت کی طلب ودعا (کے ساتھ، جو پیکرِ رحمت بالذّات، ازل سے رحمت بے پایاں کا مالک اور اپنی مخلوقات، خصوصاً بنی نوع اِنسان کو اپنی رحمت یعنی بے نہایت محبت وشفقت، احسان وانعام، فضل وکرم، بخشش ودر گزر اور حسنہ وخیر سے نوازنے والا (= اِلٰہِ رحمٰن)، نیز اُن پر پیہم ترس کھانے، عفو ودر گزر اور بے اندازہ رحم واِحسان کرنے والا (= رحیم) ہے۔

2 1 اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

حُسن تعریف و ستائش اور تحسین و تشکر (نمبر ۱) صرف اللہ ہی کے لیے مخصوص ہے اور وہی ان کا سزاوار و مُستحق ہے، کیونکہ وہ جُملہ حسین صِفات کا مالک ہے؛ نیز کُل جہانوں (کی مخلوقات) کو بتدریج نشو و نما دینے والا آقا اور مالک (= رب) (نمبر ۲) ہے۔

حواشی نمبر ۱: حمد: یا الحمد کی اصطلاح ذُو معنیٰ ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں: اللہ تعالیٰ کی ثنائے جمیل، تعریف و ستائش، نیز اس کا شُکر و سپاس۔ حمد کا سزاوار و مُستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس لیے صرف اسی کی حمد کرنا چاہیے۔ دُوسروں سے بیجا حمد و خُود ستائی کرانا گُناہِ کبیرہ ہے اور اُن کے لے دردناک و غم انگیز عذاب ہے (آلِ عمران ۳ : ۱۸۸)۔ اللہ وحدہٗ لاشکریک چُونکہ کُل صفاتِ حسنہ کا مالک بالذّات ہے، اس لیے وہ اپنی کُل مخلوقات کا اِلٰہ، یعنی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مُطاع ہے۔ نیز ان صفاتِ حسنہ کی بناء پر وہ حمد و ستائش کا مُستحق ہے۔ علاوہ ازیں، وہ چونکہ ربِّ رحمٰن بھی ہے اور اس نے ہمیں اَن گنت انعام و اکرام سے نوازتا ہے، اس لیے ہم پر اُس کا شُکر (قولاً و فعلاً) فرض ہے۔ پھر اس لیے بھی کہ وہ ہم سے بے نہایت محبت یا عشق کرتا ہے اور ہم پر بے حد رحم و کرم کرنا اور ہماری دُعائیں مُستجاب کرنا اس کی سنت حسنہ ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ زندہ و بیمثال پیکرِ حُسن و عشق ہے، اس لیے صرف اور تنہا وہی حمد و شُکر کا مُستحق و سزاوار ہے۔

۲ - ربّ: (مادّہ ر ب ب)۔ الرَّبُّ کے معنیٰ ہیں: کسی چیز کو تدریجاً درجہ بدرجہ نشو و نما دے کر حدِ کمال تک پہنچانا (المفردات)۔ قُرآنِ مجید کی رُو سے ربّ کے اصطلاحاً معانی کا خُلاصہ یہ ہے: اللہ وحدہٗ لاشریک جو اپنی جملہ مخلوقات، خصوصاً بنی نوعِ اِنسان کو درجہ بدرجہ ترقی دے کر حدِ کمال تک پہنچاتا ہے، اور اُن کا مالک و آقا اور ہادی و مُنعم ہے، نیز وہ اُن کا رازق و پروردگار، حاجت روا و مددگار، مولیٰ و کارساز، مُشکل کُشا و دستگیر، غفار الذنوب، تواب و رحیم اور مُستجیب الدّعوت ہے؛ اس لیے وہ بنی نوعِ اِنسان کے لیے کافی (= حسیب) ہے۔ لہٰذا اُنھیں اس کے سوا اوروں کو ''ارباب'' یا اپنے ربّ بنانے کی حاجت نہیں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اکابر و سادات پرستی کرتا ہے، جو نا قابلِ مُعافی گُناہِ کبیرہ اور ظُلمِ عظیم ہے۔ (النسآء ۱۱۶ : ۴؛ لُقمٰن ۱۳ : ۳۱)۔ اللہ کی صفت ربوبیت توحید کو چاہتی ہے، اور توحید کا مطلب ہے صرف اور تنہا اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک، یگانہ و منفرد اور اپنا ربّ سمجھنا اور عملاً ماننا، اور دیگر ارباب و آلِھۃ کی نفی کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ توحید اصلِ اِیمان و دین ہے (آلِ عمران ۶۴ : ۳؛ التوبہ ۳۱ : ۹؛ حٰمٓ السجدۃ ۳۰ : ۴۱ و بمواضع کثیرہ)۔

3 1 الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(کُل مخلوقات کا ربّ) ازل سے رحمت بے نہایت کا مالک اور اپنی مخلوقات، خصوصاً اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شہکاروں (نمبر ۳) کو محبت و شفقتِ بے پایاں، فضل واِحسان، دُنیوی واُخروی حسنہ (نمبر ۴) اور بے حساب نعمتوں سے علی الدّوام یا ہمیشہ نوازنے والا (= رحمٰن) ہے --ان پر ہمیشہ ترس کھانے والا، بے اندازہ رحم و کرم اور بار بار ان کی توبہ قبول کرنے والا (= رحیم) ہے۔ حواشی نمبر ۳- جمالیاتی۔ تخلیقی شہکار سے مُراد اِنسان ہے، اور ربِّ کریم کا، جو احسن الخالقین ہے، احسن واکمل جمالیاتی۔ تخلیقی شہکار ہے۔

نمبر ۴: دُنیوی واُخروی حسنہ : مادّہ ''ح س ن'' کے تمام مشتقات میں مسرت یا سچی خوشی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ حسنہ قُرآنِ حکیم کی از بس اہم اور وسیع المعانی اصطلاح ہے (دیکھیے مترجم کی حُسنِ تفسیر جلد اوّل، عُنوان : کلیدِ لُغاتِ قرآن۔ اس کا معنیٰ ایک لفظ میں بیان کرنا ہو تو وہ ہے : ہر وہ شے جو مسرّت انگیز ہو، یعنی اس سے سچی خوشی نصیب ہوتی ہے۔

اُخروی حسنہ سے مراد ہے : اَن دیکھی جنت قرۃ العین اور اس کی مسرت انگیز نعمتیں۔

4 1 مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ

وہ یومِ حساب وجزا (Day of Judgement) کا (تنہا اور بلا شرکت غیرے) مالک وحاکم (نمبر ۵) ہے۔

حواشی نمبر ۵- یومُ الدّین : اس کا مطلب ہے، قیامت کے روز جب جُملہ افرادِ نسلِ اِنسانی دوبارہ زندہ کیے جائیں گے تو اللہ جل شانہٗ ان کا حساب لے گا۔ جس شخص کی حسنَات یا نیکیاں زیادہ یا بھاری ہوں گی، وہ جنت میں جائے گا۔ بخلاف اس کے، جس کی سیّآت یا بدیاں زیادہ یا بھاری ہوں گی، وہ جہنم میں جائے گا۔ اس اعتبار سے یومُ الدّین کا معنیٰ ہُوا : حساب اور جزا و سزا کا یوم یا روز۔ اِنسان کی کُل زندگی کا مُحاسبہ بِلا شبہ قیامت کو ہوگا اور اس کے اِمتحانِ زندگی کا نتیجہ بھی اسی روز نکلے گا۔ لیکن قُدرت کا قانونِ مُکافاتِ عمل ہر لمحے اِنسان کے قول و فعل کا محاسبہ کرتا اور اُسے جزا و سزا دیتا رہتا ہے۔ اِس اعتبار سے ہر لمحہ روزِ حساب وجزا ہے۔

یہ مُسلمہ حقیقت ہے کہ ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے۔ مثلاً ٹھنڈے پانی سے پیاس بُجھتی ہے اور تسکین ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے، آگ لگنے سے جلن ہوتی ہے اور دل کو اذیت پہنچتی ہے۔ اِسی طرح، حُسنِ عمل سے دل پر حسین اور مسرّت انگیز اثرات مُرتب ہوتے ہیں۔ بخلاف اس کے، اعمالِ سُوء سے دل پر قبیح اور غم انگیز و خوف آفرین اثرات مُرتب ہوتے ہیں۔ دُوسرے لفظوں میں، حسین اعمال یا اعمالِ صالحہ سے حسنہ یا قُرۃ العین یا جمالیاتی ثروت (Aesthetic riches) ملتی ہے جو کلیدِ جنت ہے۔ سیّئہ کلیدِ دوزخ ہے۔ اِس اعتبار سے یومُ الدّین کو روزِ مُکافاتِ عمل بھی کہہ سکتے ہیں۔

5 1 اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، یعنی صرف تیری ہی پرستش و پرستاری کرتے اور فقط تیرے ہی قوانین واحکام اور تعلیمات پر برضا و رغبت عمل کرتے اور ان کے مطابق "کل" (نمبر٦) زندگی کرتے ہیں، لیکن غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے، یعنی ان کے قوانین واحکام کو تسلیم کرتے اور نہ ان پر عمل ہی کرتے ہیں۔ (اور چونکہ صرف تُو ہی سمیع و بصیر اور مستجیب الدّعوت ہے، اس لیے) ہم (اپنی حاجت روائی و مُشکل کشائی اور فتح و نُصرت کے لیے) صرف تجھ ہی سے تیری مدد طلب کرتے ہیں۔ (یہ ہمارا تجھ سے عہد و پیمان ہے، جس پر ہم ہمیشہ قائم رہیں گے)۔ حواشی نمبر٦- کل زندگی: انفرادی واِجتماعی، مادّی و معنوی اور دُنیوی واُخروی زندگی۔

6 1 اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

لٰہذا ہماری رہنمائی فرماتا کہ ہم تیری حسین و فطری اور قائم و دائم راہِ راست (نمبر٧) پر چل کر اپنی منزلِ آخر (= جنتِ قرۃ العین) پر پہنچ جائیں۔

حواشی نمبر٧: راہِ راست: سیدھا اور سچّا راستہ۔

7 1 صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

صراطِ مُستقیم تیرے ان بندوں کا راستہ ہے، جن کو اپنے فضل و کرم، دُنیوی واُخروی حسنہ اور نعمتوں سے نوازنا (نمبر٨) تیری سُنّتِ حسنہ ہے، جو تیری نافرمانی کرکے نہ تیرے قانونِ مُکافاتِ عمل (نمبر٩) کے زیرِ عتاب آئے نہ آتے ہیں، اور نہ گمراہ ہی ہوئے۔

حواشی نمبر٨: انعام یافتہ بندے: النسآء ٦٩: ٤-٧٠؛ مریم ٥٨: ١٩-٥٩): یہ وہ لوگ ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام کیا، یعنی جن کو اُس نے فضل و کرم اور دُنیوی واُخروی حسنہ سے نوازا اور وہ ہیں: انبیآء، صدیقین (= سچ بولنا اور سچ کی تصدیق کرنا جن کی فطرت ثانیہ ہوتی ہے)، شہداء (= حق کی شہادت دینے والے، اہل علم و حق گو اور اللہ کی راہ میں جان دینے والے شہید) اور صالح (= اپنے حُسنِ فکر و عمل سے ہیئت اجتماعیہ میں توازن بحال کرنے اور برقرار رکھنے والے)۔ ان سے مراد ربِّ رحمٰن کے اہلِ عشق و وفا بندے ہیں، جن کو وہ اپنے عشق کے جمالیاتی ثروت (Aesthetic riches) قُرب و رضوان، فضل و کرم، رحمت و مغفرت، نُصرت و ہدایت، طمانیّت و مسرت اور دُنیوی واُخروی حسنہ سے نوازتا اور حیاتِ طیبہ بسر کراتا ہے، دُنیا اور جنت قرۃ العین دونوں میں۔ ٩ - قانونِ مُکافاتِ عمل: قُدرت کا یہ قانون ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اس قانون سے کسی مُتنفس کو مفر نہیں، یعنی کوئی بھی اس سے بچ نہیں سکتا۔

سورہ البقرہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 2 الٓمّٓ

الِف۔ لام۔ میم (نمبر ا)۔

(نمبر ا)۔ حواشی نمبر ا: ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں جو اُنتیس سورتوں کے پہلے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ابھی تک ان کے معانی متحقق نہیں ہوئے۔ وجہ یہ ہے کہ قُرآنِ حکیم، احادیثِ طیبہ اور آثار صحابہؓ سے اُن کے مستند و متحقق معنی و مفہوم کا سُراغ نہیں ملتا۔ بعض مترجمین اہل علم اور مفسرین نے محض قیاس سے ان کے معانی بتائے ہیں، جو متفق علیہ نہیں۔ لیکن اس سے یہ رائے قائم کرنا درست نہیں کہ یہ حروفِ مقطعات بے معنی یا فالتو ہیں۔ تلامیذ القرآن اس بات کا حق الیقین رکھتے ہیں کہ قرآن حکیم کی نوعیت زمانی یا مکانی نہیں، بلکہ عالمگیر و ابدی ہے؛ لہٰذ جس طرح عصرِ حاضر میں بالخصوص اس کی مُتعدد آیات اور اصطلاحات کے معانی و مطالب سائنسی یا علمی اِکتشافات سے واضح ہوئے ہیں؛ اور علم کی ترقی کے ساتھ ساتھ آشکار ہوتے رہیں گے، اسی طرح ان حروفِ مُقطعات کے معانی و مطالب بھی ایک روز تلامیذ القرآن پر بالضرور مُنکشف ہوں گے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کوئی فعل عبث ہے، نہ ہو سکتا ہی ہے۔

بعض مفسرین نے الِف سے اللہ مراد لیا ہے؛ لام سے حضرت جبریلؑ اور میم سے حضرت محمد ﷺ۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے کہ قرآن حکیم کے احکام و قوانین اور تعلیمات اِنسان کے لیے ہیں (انبیآء ۱۰:۲۱)، اس بنا پر ان حروف کا یہ مطلب لینا زیادہ قرین صواب ہے: الف سے مُراد ہے اِنسان، لام سے اللہ اور میم سے حضرت محمد ﷺ ہیں۔

2 2 ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛ فِيۡهِ ۛ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ

(ا) یہ وہ عظیم کتاب ہے جس کے مِن جانب اللہ تعالیٰ ہونے میں قطعًا شک و شبہ اور اِضطراب و تردُّد نہیں پایا جاتا (نیز دیکھیے یونس ۳۷:۱۰-۳۸)۔

(ب) اِس احسن و اکمل اور عظیم کتاب کے مافیہ یا مُندرجات (Contents)، یعنی احکام و قوانین ہیں، اور ان کی صحت و حفاظت میں اضطراب تک نہیں پایا جاتا۔

(ج) اس بات میں قطعاً شک و شبہ نہیں کہ یہ کتاب پیغمبر اعظم و آخر حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ (د) اس میں قطعاً شک و تردُّد اور اضطراب نہیں کہ یہ ہدایت کی آرزو اور گمراہی کی خشیت رکھنے والوں (= متقیوں) کو ہدایت دیتی ہے، یعنی اُن کو اُن کی راہِ راست و منزلِ مقصود کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔"

3 2 الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

اہلِ آرزو و خشیت (نمبر ۲) مُتقی) وہ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے ان حقائق و واقعات اور اُمور پر پورے اطمینان دل و دماغ کے ساتھ یقین کامل رکھتے ہیں، جو اِن کے حواس پر ابھی مشہود یا ظاہر نہیں ہوئے اور مخفی ہیں۔ اور صلوٰۃ کا نظام قرآن و سنہ کے مطابق قائم کرتے اور اس کے فرائض اور تقاضوں (Pre-requisites) کو پورا کرتے ہیں۔ اور جو مال و دولت وغیرہ ہم نے اُنھیں دیا ہے، اس میں سے (اپنی جائز ضروریات سے زائد، اللہ تعالیٰ کے جمالیاتی۔ تخلیقی شہکاروں کی فلاح و بہبود، اہلِ احتیاج کی کفالت اور ان کی مالی ضروریات پورا کرنے پر) خرچ کرتے ہیں (بُخل نہیں کرتے مثال کے طور پر، وہ زکوٰۃ، العفو، الماعون، قرضِ حسنہ اور صدقات دیتے ہیں)۔

حواشی نمبر ۲: اہلِ آرزو و خشیت سے مُراد وہ شخص ہے، جسے فطری طور سے ہدایت، دُنیوی و اُخروی حسنہ، جنت اور اپنے الٰہ و رب کے قُرب و رِضوان کی آرزو ہوتی ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے وہ اس حسین و فطری راہِ راست (Straight and right path) پر چلنے کی آرزو بھی رکھتا ہے جو اُسے اُس کے حقیقی منزل مقصود پر پہنچادے جو جنت قرۃ العین ہے؛ ساتھ ہی اُسے قدرت کے قانونِ مکافاتِ عمل، گمراہی اور شیطان کے وسوسوں (Evil suggesting) اور جمالیاتی دھوکوں (Aesthetic illusions) کے نتائج و عواقب کا خوف بھی دامن گیر رہتا ہے۔ اس بنا پر متقی کے لیے "اہلِ آرزو و خشیت" کی تعبیر اختیار کی گئی۔

4 2 وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

اور یہ وہ لوگ ہیں جو اس کتاب پر بھی جو آپ پر نازل ہوئی ہے اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئی تھیں، ایمان بالیقین محکم رکھتے ہیں۔

نیز آخرت (قیامت، نشاۃ ثانیہ، روزِ حساب و جزا، جنت اور جہنم) پر بھی طمانیتِ قلب کے ساتھ ایقان و اذعان رکھتے ہیں۔

5 2 أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

یہی ہیں جو اپنے رب کے فضل و رحمت سے ہدایت (= صراطِ مستقیم) پر گامزن ہیں، اور یہی دُنیا میں خوف وحُزن (نمبر ۳) کی آگ کی اذیتوں، اور آخرت میں آتشِ جہنم کے عذاب سے نجات پانے، نیز دُنیا وآخرت میں کامیاب و کامران ہونے والے ہیں۔

حواشی نمبر ۳: خوف وحزن: خوف وحُزن کے ھیولے میں قلب کی آتشِ کربناک مضمر ہوتی ہے۔ یہ بڑا اذیت ناک نفسیاتی مرض ہے، جو دُنیا بھر میں وبا کی صُورت اِختیار کر گیا ہے۔ یہ عذابُ النار کی ایک قسم ہے، اور اس عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے حُسنِ کلامِ آخر سے غافل توحید ربوبیت واُلوہیت کے مُنکر، کافر و مُشرک، ظالم و گُمراہ اور آپ اپنے دشمن ہوتے ہیں۔ بخلاف اس کے، اولیاءِ اللہ یا اللہ کے دوست خوف وحُزن کی بیماریوں سے مصئون و محفوظ ہوتے ہیں۔

6 2 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

لیکن جو لوگ مذکورہ حقائق کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے، بلکہ اُنہیں ماننے سے انکار کرتے ہیں (وہ گوشِ حق نیوش سے سننا جانتے ہیں نہ دیدہ عبرت نگاہ سے دیکھنا، اور نہ عقلِ سلیم سے سوچنا سمجھنا ہی جانتے ہیں، لہٰذا) آپ کا اُنھیں (اِن حقائق کے انکار کے فطری خوفناک والمناک نتائج و عواقب سے) متنبہ کرنا یا نہ کرنا ایک جیسا ہے، کیونکہ وہ یہ حقائق تسلیم بالیقین کرنے والے ہیں ہی نہیں۔

7 2 خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

اللہ نے (اپنے قانونِ مُجازات (نمبر ۴) کے مطابق، اُن کے کفر کی ظلمتوں کی دبیز تہوں سے) اُن کے دل و دماغ اور کان مُہر بند کر دیے ہیں، اور ان کی آنکھوں پر غفلت و سرکشی کا پردہ پڑ چکا ہے، (نتیجتاً) اُن کو شدید عذاب (النّار) سہنا ہوگا۔ حواشی نمبر ۴۔ قانونِ مُجازات: یا قانونِ مُکافاتِ عمل (Law of Retribution) ۔ اس کی رُو سے ہر اِنسان رہینِ اکتساب اور مستوجب سزا و جزا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس کی آرزو یا مرضی کے مطابق فکر و عمل اور اِرادہ واختیار کی آزادی بطورِ امانت ودیعت کی ہے۔ اگر وہ اس آزادی کا صحیح استعمال کرے گا تو

جنت میں جائے گا اور دُنیا میں حیاتِ طیبہ یعنی نشو وارتقاء کرنے والی پاکیزہ و مُطمئن زندگی (النحل ۱۶: ۹۷) بسر کرے گا۔ بخلاف اس کے، اگر وہ آزادی کا استعمال غیر فطری طریقے سے کرے گا یا اعمالِ سُوء کرے گا تو وہ جہنم میں جائے گا اور دُنیا میں بھی خوف و حُزن کی آگ میں جلتا رہے گا۔

قانونِ مُجازات اور قانونِ مُکافاتِ عمل میں ایک فرق بھی ہے، جسے ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اعمالِ سُوء کی جزائے سُوء کے لیے قانونِ مُجازات آتا ہے۔ بخلاف اس کے، قانونِ مُکافاتِ عمل اعمالِ صالحہ اور اعمالِ سُوء دونوں کی جزا و سزا کے لیے اِستعمال ہوتا ہے۔

8 2 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

اور ان لوگوں میں ایسے بھی (مُنافق (Hypocrites) ہیں جو زُبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ (کی توحید الوہیت و ربوبیت (نمبر ۵) اور روزِ آخرت (= قیامت اور روزِ حساب و جزا) کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں، لیکن اصل میں وہ یہ حقائق دل و جان سے تسلیم بالیقین کرنے والے، یعنی مومن نہیں ہیں (کیونکہ ان کے قلب و زبان میں ہم آہنگ نہیں ہیں)۔

حواشی نمبر ۵- توحیدِ اُلوہیت و ربوبیت: توحیدِ اُلوہیت: یہ عقیدہ ہے کہ اِنسان کا اِلٰہ یعنی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مُطاع صرف اور فقط اللہ ہے، جو وحدہٗ لا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ ہمارا حقیقی معروضِ حُسن و عشق (Object of Beauty and Love) ہے، لہٰذا ہمیں اپنی جُملہ محبوب چیزوں کی بہ نسبت شدید ترین محبت اُسی سے کرنا چاہیے (البقرہ ۲: ۱۶۵)؛ یہ ہماری فطرت کا تقاضا بھی ہے اور مشیت ایزدی بھی۔ عشقِ الٰہی کی تاثیر سے انسان میں تقویٰ و ایمان، ذکر و اذکار، طاعت و بندگی اور تسلیم و رضا ایسے خصائل پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ انسان کا الٰہ، یعنی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع تنہا اور فقط وہی ہو کوئی اور نہ ہو۔ غیر اللہ کو اِلٰہ بنانا شِرک ہے، جو اللہ تعالیٰ کی خلاف بغاوت اور ظُلمِ عظیم و نا قابلِ مُعافی گُناہِ کبیرہ ہے۔

توحید ربوبیت، اس کا مطلب ہے: صرف اور تنہا اللہ تعالیٰ ہی اپنی کل مخلوقات کا خالق و رازق، پروردگار و مالک اور آقا و بادشاہ ہے، لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ اِنسان فقط اور تنہا اُسی کو اپنا خالق و مالک، رازق و پروردگار، مُرشد و مُربی، ہادی و مزکی، حاجت روا و کارساز، حافظ و ناصر، حاضر و ناظر، سمیع و بصیر اور مجیب الدعوات مانے اور اِس عقیدے پر ہمیشہ قائم رہے، یعنی اس عقیدۂ ربوبیت کو اپنی زندگی کا جُزوِ لاینفک بنالے؛ نتیجتاً، مُوحّد و صالح، صاحبِ حُسن و سُرور اور اہلِ جنت بن جائے۔

9 2 يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؕ

وہ (اپنی دانست میں) اللہ اور اہلِ ایمان کو دھوکا دینے میں لگے ہوئے ہیں، لیکن وہ اُن کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں (Beguile)، مگر اس اصل کو سمجھتے نہیں۔

10 2 فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ

اُن کے قُلوب (= دل و دماغ) میں (نِفاق) کی بیماری ہے۔ اللہ (اپنے قانونِ آرزو (نمبر ۶) اور قانونِ مُجازات کے مطابق) ان کی یہ بیماریِ (مُنافقت) اور زیادہ کرتا جاتا ہے؛ اور ان کے لیے کربناک عذاب ہے، اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حواشی نمبر ۶۔
قانونِ آرزو: قُرآنِ حکیم کی رُو سے قُدرت کا قانون آرزو (Law of Desire) یہ ہے کہ ربِّ رحمٰن اپنے جمالیاتی تخلیقی شہکار (انسان کی سچی آرزو کا احترام کرتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ سچی آرزو عمل اور اس کی جہتِ صحیحہ سے مُعتبر بنتی ہے۔ اس اعتبار سے ہدایت اس کو ملتی ہے جنہیں اس کی سچی آرزو ہوتی ہے (البقرہ ۲: ۲) چنانچہ بنی نوع انسان کو جس نعمت کی سچی آرزو ہوتی ہے وہ انھیں ملتی ہے (الرعد ۱۱: ۱۳)۔ اور جس نعمت کی انھیں آرزو نہ رہے یا اس سے نہ خود مستفید ہوں اور نہ دوسروں کو ہونے دیں تو قدرت اُسے سلب کر لیتی ہے (الانفال ۸؛ ۵۳)۔ آرزو لب پر آجائے تو اسے دُعا کہتے ہیں۔ قُدرت کے قانونِ احترامِ آرزو کے مطابق سچی دُعا ہی مُستجاب ہوتی ہے۔ آرزو یا دُعا کی صداقت کا معیار حُسنِ عمل ہے۔

11 2 وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ زمین (= دُنیا یا مُلک) میں فساد نہ کرو، یعنی خرابی و بے نظمی پیدا نہ کر، تو کہتے ہیں کہ ہم تو احوال و ظروف کی اِصلاح کرنے یا ہیئت اِجتماعیہ میں توازن پیدا کرنے والے ہیں۔

12 2 اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ

سُن لو کہ اصل میں یہی لوگ (حیاتِ اجتماعیہ میں) برہمی و بے نظمی پیدا کرنے والے ہیں؛ لیکن یہ اِس واقعیت کو سمجھتے بُوجھتے نہیں (Realize not)۔

13 2 وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ
اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ

اور جب ان سے (بطورِ نصیحت) کہا جاتا ہے کہ تُم بھی ایمان لائو، یعنی اِسلام کے آئین و قوانین اور احکامات و تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرو، جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تو (طنزاً) کہتے ہیں کہ ہم بھی ان بے عقل و جاہل لوگوں کی طرح ایمان لائیں، یعنی اسلام کے نظامِ حیات کلی کو قبول کر لیں؟ یقین کرو کہ اصل میں یہی لوگ احمق و جاہل ہیں، لیکن نہیں جانتے۔

14 2 وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ

اور جب اہلِ ایمان سے ملتے ہیں تو (انہیں دھوکہ میں رکھنے کی خاطر) کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں، یعنی اِسلام کا نظامِ حیاتِ کُلّی قبول کر چکے ہیں۔ لیکن جب اپنے شیطان سرشت ساتھیوں سے خلوت یا علیحدگی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں، کہ اصل میں تو ہم تمارے ساتھ ہیں؛ (رہا مُسلمانوں سے معاملہ تو) ہم اُن سے ٹھٹھول کرتے ہیں۔

15 2 اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

(حالانکہ اصل یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مُجازات خود) ان کو نشانۂ تضحیک (Laughing stock) بنا رہا ہے اور اُن کو عُدوان و سرکشی (Contumacy) کرنے کی مہلت (نمبر ۷) یا ڈھیل دے رہا ہے (اور اس کے نشے میں) وہ بھٹک رہے ہیں۔

حواشی نمبر ۷: قانونِ اِمہال : (Law of Reprieving) اس کا مطلب ہے قُدرت کا کسی فعل یا عمل کے ظہورِ نتائج و عواقب (Consequences or repercussions) کے لیے مُہلت (Respite) دینا ہے۔ مثال کے طور پر، کسان بیج بوتا ہے تو وہ فوراً ثمر و رپودا یا شجر نہیں بن جاتا، بلکہ قدرت کے قانون کے مطابق اُس کی نشو و نما ہوتی رہتی ہے اور اس میں قدرت کا معینہ وقت لگتا ہے، تب وہ ثمر و رپودا یا شجر بنتا ہے۔ اسی طرح حسنہ و سیئہ یا خیر و شر کے بیج کو بار آور ہونے میں قدرت کا وقتِ معینہ لگتا ہے۔ اس کے لیے قدرت کے قانونِ امہال کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔

16 2 أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت دے کر گمراہی کا سودا کیا، یعنی رب رحمٰن کی راہِ راست پر سفر زندگی کرتے اور اپنی آخری منزل مقصود، جنت قرۃ العین (نمبر ۸) پانے کی بجائے جہنم کی ٹیڑھی ترچھی راہوں پر سفر زندگی کرنے کو ترجیح دی تو وہ دُنیوی اور اُخروی

حسنہ سے محروم رہے، یعنی اُن کی تجارت بر ومند ثابت نہ ہوئی۔ ٹیڑھی ترچھی راہوں پر چلنے کے سبب وہ اپنی آخری منزلِ مقصود، جنت قرۃ العین کو نہ تو پا سکتے تھے اور نہ ہی پا سکے۔

حواشی نمبر ۸ قرۃ العین ۔لُغوی معنی ہیں آنکھ کی ٹھنڈک۔ دراصل یہ ایک انتہائی طمانیت بخش و سرور انگیز اور مسحور کن و وجد آفرین ٹھنڈک ہوتی ہے، جسے حواس و قلب اور نفس سب محسوس کرتے ہیں۔ جنت کو رب رحمٰن نے قرۃ العین سے تعبیر کیا ہے (السجدہ ۳۲:۱۷)۔

17 2 مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ

ان (منافقوں) کی مثال اُس شخص جیسی ہے جس نے (رات کی تاریکی میں اپنی منزل کا راستہ دیکھنے کی خاطر) آگ جلائی۔ پھر جب اُس نے اس کے اِرد گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا تو اللہ کے قانون مکافاتِ عمل نے اُن کی روشنی سلب کر لی اور انہیں اندھیروں میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا، مگر اس حال میں کہ وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے نہ راہ، نہ منزل۔

18 2 صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۙ

وہ بہرے، گونگے اندھے ہیں، یعنی ان کو حق بات سُننے، نہ حق بات کہنے، نہ حق سے آنکھیں دو چار کرنے کا دماغ ہے نہ یارا؛ نتیجۃً (وہ اپنی فطرتِ سلیم یا اپنے اِلٰہ ربّ سے رُجوع کرنے والے نہیں۔

19 2 اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ

یا پھر اُن کی مثال بارش ایسی ہے جو آسمان سے برس رہی ہو اور اس میں کالی گھٹائیں، گرج یا کڑک (Thunder) اور بجلی (Lighting) ہوں اور کڑکوں (Thunder claps) کے خوف سے اُن کی جان نکلی جا رہی ہو اور وہ موت کے خوف سے کانوں میں اُنگلیاں ٹھونس لیں (تا کہ گھن گرج سے ان کی جان نہ نکل جائے) مُنکرانِ حق کو اللہ (کے قانونِ مُجازات) نے پُوری طرح گھیرے میں لے رکھا ہے (للذا انھیں اس قانون سے مفر نہیں ہو سکتا۔

20 2 يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) اُن کی آنکھوں (کی بینائی) کو اُچک لے جائے۔ جب کبھی بجلی اُن کے لیے روشنی کرتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں؛ اور جب اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے، تو ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو ان کے کانوں (کی سماعت) اور آنکھوں (کی بصارت) کو سلب کر لے۔ بلا شبہ اللہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قُدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

21 2 يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ

اے بنی نوعِ اِنسان (O! mankind)! اپنے پروردگار کے کل احکام کی اطاعت، بندگانِ تسلیم ورضا بن کر کرو، جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو تخلیق کیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (یعنی اس کے قُرب ورضوان کی طلب وجستجو کرو اور اس سے دُوری ومہجوری کے عذاب سے ڈرو)۔

نکتہ: معلوم ہوا کہ عبادت کا مقصد اور حاصل تقویٰ ہے۔ اگر کسی عبادت سے اِنسان میں عشقِ الٰہی کا احیاء نہں ہوتا تو وہ بے نتیجہ و لا حاصل ہو گی۔

22 2 الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

یہ تمہارا رب ہے جس نے زمین کو (السّمآء سے جُدا کر کے) تمہاری سکونت گاہ (Resting place) اور آسمان کو سائبان (Canopy) بنایا؛ اور آسمان یا اُوپر فضا سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے تمہاری روزی (Sustenance) کے لیے انواع و اقسام کے پھل، ترکاریاں اور اناج پیدا کیے۔ یہ واقعیت ہے جسے تم جانتے ہو، لٰہذا کسی کو اللہ کا ہم سر وشریک نہ ٹھیراؤ (کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور اس کے مثل کوئی شے ہے، نہ ہو سکتی ہی ہے)۔

23 2 وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ

ہم نے جو کلام اپنے ”بندے“ (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) پر نازل کیا ہے، اگر تمہیں اس کے من جانب اللہ ہونے یا اس کے مافیہ (Contents)، احکام و تعلیمات اور عقائد و حقائق میں کسی قسم کا شک و اضطراب ہو، تو اس جیسی ایک سُورت ہی تصنیف کر لاؤ (تو ہم جانیں) پھر یہ بھی کر دیکھو کہ اللہ کو چھوڑ کر اپنے عُلماء کو ایسا کرنے کی دعوت دو، اگر تم (اپنی تشکیک و ظنیات میں) سچے ہو۔

24 2 فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوۡا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ

پھر اگر ایسا نہ کر سکو اور یقیناً ایسا نہیں کر سکو گے (کہ ایسا کرنا کسی مُتنفس کے بس کا روگ ہی نہیں) تو پھر (حفظ ما تقدم کے طور پر، قلب و نفس کو محیط ہو جانے والی زہرہ گداز و نا قابلِ شکیب) آگ سے (ایمان و حُسنِ عمل کے ذریعے) اپنے بچاؤ کا سامان کر لو، جس کا ایندھن (ایک تو مُشرک و کافر، ظالم و مجرم و غاصب و گمراہ) اِنسان اور (دوسرے، بخیل و سرمایہ دار، سود خور و سود کار اور حرام کار و ذخیرہ اندوز لوگوں کو جمع کیے ہوئے سیم و زر اور قیمتی (پتھر (Precious stones) ہوں گے۔ یہ ”آگ“ اللہ تعالیٰ کی توحیدِ اُلوہیت و ربوبیت، دین یا نظامِ حیات کلی، کلامِ، خصوصاً حُسنِ کلام اور اس کے قوانین و احکام اور آئین و تعلیمات کے) مُنکروں کے لیے تیار کی گئی ہے (یہ ”آگ“ وہی ہو گی جسے منکرانِ حق دنیا میں خود اپنے اندر لگاتے رہے تھے)۔

25 2 وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوۡا مِنۡهَا مِنۡ ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا قَالُوۡا هٰذَا الَّذِىۡ رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَاُتُوۡا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمۡ فِيۡهَآ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ

(بخلاف ان منکروں کے) جو لوگ ایمان لائے ہیں (یعنی جن لوگوں نے اسلام کے نظام حیات کلی اور اس کے کل احکام و قوانین، تعلیمات اور آئین کو یقینِ محکم کے ساتھ قبول کر لیا ہے) اور ان کے مطابق عدل و احسان اور خیر و صلاح کے کام کرتے ہیں، اُن کو اس نوید سے شاداں و مسرور کر دو کہ اُن کے لیے (آخرت یا الحیوان میں سدا بہار) باغات ہیں (جو ان کے حُسنِ یقین و عمل کا

ثمرہ ہیں) جن کے دامن میں جانفزا و نظر افروز) چشمے رواں دواں ہیں۔ جب اُنھیں ان کے پھل کھانے کو دیے جائیں گے تو وہ) حیرت واِستعجاب سے پُکار اُٹھیں گے کہ یہ تو وہی پھل ہیں جو ہمیں اس سے پہلے بھی دیے جاتے تھے؛ نیز ان سے ہمشکل یا مشابہت رکھنے والے اور پھل بھی دیے جائیں گے (لیکن ان کی ماہیت (Quality) مختلف و جداگانہ ہو گی) علاوہ بریں، ان کے لیے اس جنت میں پاکیزہ و خوش ذوق ہم نفس بیویاں ہوں گی ، اور وہ اس میں (سدا بہار شباب اور سُرورِ مُدام کی حالت میں) ابدالآباد تک رہیں گے۔

26 2 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْىٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ

یقیناً اللہ مثال کے ذریعے سمجھائے بغیر نہیں رہے گا، چاہے وہ مچھر یا پِسّو کی ہو یا اس سے بھی کم تر چیز کی۔ چنانچہ جو لوگ قرآن کو تسلیم بالیقین کر چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کے ربّ نے جو مثال دی ہے وہ حق (یعنی سچی اور افادی و حکیمانہ اقدار کی حامل) ہے ، اور (بخلاف اس کے) جن لوگوں نے اسلام کے نظام حیات کلی کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کی روش اختیار کر رکھی ہے، وہ (طنزًا) کہتے ہیں ہاں مثال سے اللہ چاہتا کیا ہے؟ وہ اس سے (قانونِ احترام آرزو کے مطابق) بہتوں کو گمراہ رہنے دیتا ہے اور بہتوں کو صراط مستقیم کی طرف لے جاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ وہ اس سے فاسقوں (یعنی اللہ سے عہد و پیمان کرنے کے بعد توڑ دینے والوں) کے سوا کسی کو گمراہی میں بھٹکنے نہیں دیتا۔

27 2 الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

فاسق لوگ وہی ہیں جو اللہ سے (بذریعہ کلمہ طیبہ) عہد و پیمان (Covenant) کو پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُن (معاہدوں اور رشتوں کو) منقطع کر دیتے ہیں، جن کو اُستوار رکھنے کا اللہ نے قطعی حکم دیا ہے اور اس طرح دُنیا یا مُلک میں بد نظمی و برہمی پیدا کرتے ہیں۔ یہی لوگ (دنیا میں حیات طیبہ (نمبر ۹) و حسنہ اور آخرت میں جنت سے محروم ہو کر) گھاٹے میں رہنے والے ہیں۔ حواشی نمبر ۹ - حیاتِ طیبہ : لفظی ترجمہ نشو و اِرتقا کرنے والی پاکیزہ و مُطمئن زندگی (النحل ۱۶:۹۷) لیکن اصطلاحی معنی: حسین و مُنیر، پاکیزہ و نظیف، مُطمئن و خوشحال اور مادّی و معنوی لحاظ سے ترقی پذیر زنگی۔ حیات طیبہ سچے مومن و صالح اور اہلِ آرزو و خشیت (= متقی) ہی بسر کر سکتے ہیں۔ مشرکوں، کافروں، مُنافقوں، فاسقوں، مُجرموں، ظالموں، سُود خوروں اور

مُفسدوں کو حیاتِ طیبہ نصیب نہیں ہوتی۔

28 2 كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

تم اللہ (کی ذات و صفات حسنہ (Beautiful and sublime attributes) اور جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت (Aesthetic-creative activity) کا انکار کیسے اور کیونکر کر سکتے ہو؟ جبکہ تم مُردہ (یعنی حیاتِ انسانی سے محروم تھے، پھر تمہیں اِنسانی زندگی و وجود عطا کیا، یعنی زندہ کیا، پھر وہ تمہیں وفات یا موت دے گا۔ پھر تمہیں (آخری بار قیامت کے روز دوبارہ) زندہ کرے گا؛ پھر تم اس کی طرف لَوٹائے جاؤ گے (اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کی کیفیت و کمیت (Quality and quantity) کے مطابق فیصلہ سننے کے لیے۔

29 2 هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ
فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اس کرہ ارضی یا دنیا میں جو کچھ بھی ہے، سب کا سب تم سب اِنسانوں کے لیے تخلیق کیا ہے (اور پیداوار زمین میں ہر فردِ بشر کا حق یا حصہ ہے، جسے قرآن حکیم حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ کہتا ہے: المعارج ۲۴:۷۰ بعد)۔ بعد ازاں، اُس نے السَّمآء یا فلکی تودے (Heavenly mass) کی طرف توجہ کی؛ نتیجتاً، اس کے سات ہم آہنگ و موزوں آسمان (Firmaments) بنا دیے۔ اور وہ ہر شے کو کامل طور پر جاننے اور دیکھنے والا (Knower and Seer) ہے۔

30 2 وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ
فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اور جب تدریجی یا ارتقائی طور پر، اپنی مخلوقات کو نشو و نما دینے والے تیرے مالک و آقا نے فرشتوں کو بتایا کہ کرہ ارض یا زمین میں مَیں (بنی نوع انسان) کو خلیفہ (حکمران، حاکم، ناظم الامور) مقرر کرنے والا ہوں، تو اُنہوں نے (حیرت و اِستعجاب سے) عرض کیا: کیا تو اِس (دُنیا) میں اُنہیں حکمران اور ناظم الامور مقرر کرے گا جو اس میں حیاتِ اجتماعیہ کا توازن بگاڑنے، لڑائی جھگڑا اور

خونریزی کرتے ہیں، حالانکہ ہم تیری ثنائے جمیل وتشکر کے ساتھ اپنے فرائض و وظائف سر گرمی سے سرانجام دیتے اور تیری تقدیس یا تنزیہ کرتے ہیں تو اس نے جواب دیا "میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے"۔

نکتہ : یہ اس وقت کی بات ہے جب بنی نوع انسان جنگلوں میں وحشیوں کی طرح زندگی کرتے تھے اور ان میں جنگل کا قانون (یعنی جس کی لاٹھی اُس کی بھینس) رائج تھا۔

31 2 وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اور اللہ نے آدم کو کُل اشیاء (موجودات یا مخلوقات) کی مُسّمیات یعنی خواص و اوصاف اور جمالیاتی - اِفادی اقدار کا، اور ان کی مسمیات کے مطابق موسوم کرنے یعنی نام رکھنے کا علم ودیعت کر دیا پھر وہ اشیائ فرشتوں کو صاف دکھادیں۔ پھر اُن سے ارشاد فرمایا: "ان اشیاء کے نام اور مُسمیات تو مجھے بیان کر کے دکھاؤ، اگر تم (اپنے دعوٰیِ خلافت) میں سچے ہو" !

32 2 قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

(فرشتوں نے یہ سُن اور دیکھ کر) عرض کیا: تُو (خصوصاً بلحاظِ علم و حکمت) ہر عیب و نقص سے پاک و مُنزہ ہے۔ ہم تو اتنا اور وہی کچھ جانتے ہیں، جتنا اور جو کچھ تُو نے ہمیں سکھایا ہے۔ بیشک تو علمِ کُلّی رکھنے والا۔ انتہائی دانشمند اور اپنے اُمور کمال دانشمندی سے سر انجام دینے والا ہے۔

33 2 قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ

(اس پر اللہ تعالیٰ نے) ارشاد فرمایا: اے آدم! ان کو اس کائنات کی چیزوں کے نام و خواص بتا دو۔ پھر جب اُس نے انھیں تمام چیزوں کے نام و خواص بتا دیے تو (اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا: "کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی غیبات (Hidden things) کو جو تم سے مخفی ہیں، دیکھتا اور جانتا ہوں، اور وہ بھی سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہوں جو تم ظاہر یا بیان کرتے ہو، نیز وہ بھی جو تم چھپاتے ہو؟"

حواشی نبر ۱۰۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ "غیب" کا لفظ غیر اللہ، خصوصاً اِنسان و جن اور ملائکہ کی نسبت سے استعمال کرتا ہے، کیونکہ ان کو غیب کا علم نہیں ہوتا، ورنہ وہ خود تو عالم ُالغیب والشادۃ ہے؛ اُس سے کوئی شے بھی غیب یا مخفی و پوشیدہ نہیں، بلکہ ظاہر و باہر ہے

34 2 وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اور (غور سے سُنو) جب ہم نے ملائکہ یا فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم (کے علم کی قوت و عظمت) کے سامنے سر تسلیم خم کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اس نے اللہ کا حکم ماننے اور سر تسلیم خم کرنے سے انکار کر دیا اور تکبر کیا یعنی اپنے آپ کو بڑا اور انسان کو کمتر سمجھا! اور اللہ کی حکم عدولی کرنے والوں میں سے ہو گیا۔

35 2 وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

اور پھر ہم نے حکم دیا: "اے آدم! تُو اور تیری زوجہ فلاں گھنے ثمر ور باغ (دُنیا) میں سکونت اختیار کرو اور اس میں سے جہاں چاہو شوق سے کھاؤ، لیکن اس مزرعِ نسل (الشجرۃ) یا جنسی معروض (Object of sex) سے مقاربت نہ کرنا کہ کہیں ظُلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ، یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اپنے آپ کو رہینِ خوف و حُزن کر بیٹھو اور ان کی آگ میں جلتے رہو!

36 2 فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ

ہُوا یوں کہ شیطان نے دونوں کو فرمانِ الٰہی سے رُو گرداں کر دیا، (نتیجۃً) دونوں کو (اس عالمِ معصومیت و طمانیت سے) نکال باہر کیا جس میں وہ تھے۔ اور (اس پر) ہم نے حکم دیا: (اس خُودرو پھلوں کے باغ سے) چلے جاؤ، (نیز انہیں متنبہ بھی کر دیا کہ اب) تم میں سے بعض، بعض کے دُشمن ہوتے رہیں گے، اور (اس لیے کہ زرعی) زمین میں تمہارے لیے ایک مُعیّنہ مدت تک بسیرا اور سامانِ معاش (Means of substance) مقدر کر دیا ہے۔

37 2 فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

آدم کو اپنے بتدریج نشو و نُما دینے والے مالک وآقا کی طرف سے (چند دُعائیہ اور اِنابتی) الفاظ القا ہوئے، (ان کے ذریعے وہ استغفار وتوبہ کرتے یعنی ربِّ رحمٰن ورحیم سے رُجوع کرتے رہے) اس پر اُس (اللہ) نے بھی اس سے رجوع بہ مغفرت کیا، یعنی اس کی توبہ قبول کرلی۔ یقین کرو کہ وہ ہے ہی بہت بڑا اور بار بار توبہ قبول کرنے اور التفاتِ کریمانہ اور مغفرت ورحمت کرنے والا۔بڑا ہی ترس کھانے، دلدِّر دور کرنے، درگذر کرنے اور رُجوع برحمت کرنے والا۔

38 2 قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ہم نے حکم دیا کہ (بنی آدم) تم سب کے سب اِس (خطہ جنت ارضی یا گھنے باغ) سے نکل جاؤ (اور زرعی زمین میں جابسو! لیکن گوشِ ہوش سے سُن لو، ہمیشہ یاد رکھنے کے لیے کہ) جب بھی میری طرف سے تمہیں (کتابِ رُشد و) ہدایت ملے تو (اس کے مطابق زندگی کرنا؛ جو لوگ میری ہدایات (Directions and instructions) کی پیروی کریں گے (یعنی اس کے مطابق زندگی کریں گے) تو اُن پر نہ تو خوف وخطر مُسلط ہوگا اور نہ وہ غم ہی کھائیں گے، نہ پشیمان ہی ہوں گے۔

نُکتہ: اِهْبِطُوْا کے قُرآنی مفہوم کے لیے دیکھیے اِهْبِطُوْا مِصْرًا (البقرہ ۶۱:۲؛ فُلاں زرخیز شہر میں جابسو)

39 2 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

لیکن جو ہمارے دین یا ہمارے نظامِ حیات کُلی کو مسترد کر دیں گے اور ہماری آیات، یعنی قوانین واحکام، تعلیمات اور رہبرانہ نشانیوں کو جُھٹلائیں گے، تو وہ اہلِ نار یا سَمندر سرشت ہوں گے (یعنی دنیا میں آتشِ خوف وحُزن میں اور آخرت میں) جہنم کی آگ میں رہنے والے ہوں گے۔

40 2 يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ
اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ

اے بنی اسرائیل، یعنی یہودیو! میرے انعام واکرام کو یاد کرو جو میں نے تم پر ارزانی کیے تھے؛ اور میرے ساتھ کیے ہوئے عہد (Covenant) کو پورا کرو، میں تم سے کیے ہوئے اپنے عہد کو پُورا کروں گا، اور صرف مجھ (یعنی قانونِ مکافاتِ عمل) سے ڈرتے رہنا (کسی اور سے ہرگز نہ ڈرنا)۔

41 2 وَ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا

بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ

اور اب میں نے جو (کتاب) نازل کی ہے اور اُس (کتاب کے مِن جانب اللہ ہونے) کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے، اس پر ایمان لاؤ؛ اور اس کے پہلے مُنکر نہ بنو، یعنی کُفر میں پہل کر کے دُوسروں کے لیے اُسوہ اور پیشوانہ بنو کہ لوگ تمہاری اِقتداء کریں (المفردات، مادّہ اول) اور نہ میری آیات کا، دُنیا کا قلیل و عارضی مفاد حاصل کرنے کی خاطر، ناجائز و غلط اِستعمال ہی کرو؛ نیز میری ہی آرزو کرو اور میرے ہی قانونِ مُجازات سے ڈرو۔

42 2 وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

نیز جھوٹی اور غلط باتوں کی آمیزش سے سچ یا سچی باتوں کو مشتبہ و مشکوک نہ بناؤ۔ اور نہ سچ اور سچی باتوں کو مخفی رکھو، حالانکہ تم (حقیقت سے) آگہی رکھتے ہو۔

43 2 وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ

اور صلوٰۃ (کا نظام) قائم کرو اور زکوٰۃ (مُنظم طریقے سے) ادا کرو؛ نیز احکام الٰہیہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والوں کے ساتھ تم بھی احکام الٰہیہ کی تعمیل کرو!

44 2 اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ‌ؕ اَفَلَا

تَعۡقِلُوۡنَ

یہ کیا کہ تم لوگوں کو البِرّ یعنی حسنہ و خیر، اِنفاق و اِحسان اور اعمالِ صالحہ کرنے کی تلقین تو کرتے ہو، مگر اپنے آپ سے صرفِ نظر کیے رہتے ہو (یعنی خود یہ کام نہیں کرتے)، حالانکہ تم الکتاب (اللہ کی کتاب) کو پڑھتے اور اس کا درس دیتے ہو۔ پھر تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؛ یعنی سمجھتے بوجھتے کیوں نہیں؟

45 2 وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ‌ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَۙ

اللہ تعالیٰ سے) صبر ، یعنی قوت بر داشت و ثابت قدمی اور توکل وامید، اور (قیامِ) صلٰوۃ کے ساتھ مدد مانگو ! اور یہ کام ہے تو بڑا ہمت طلب اور صبر آزما، لیکن اُن کے لیے نہیں جو اہلِ خشوع و خضوع ہیں؛ یعنی جو صاحبدل و درد مند ہیں (متکبر و مغرور اور ضدی نہیں ہیں)۔

46 2 الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

اہلِ خشوع و خضوع وہ ہیں جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اعمال کا حساب دینے کے لیے اپنے خالق و پروردگار اور آقا و مالک کے رُوبرو پیش ہونے والے ہیں؛ نیز وہ اس سے رُجوع کرنے والے ہیں، یعنی ہر مسئلے اور معاملے میں فیصلے کے لیے صرف اس کی کتاب سے رُجوع کرتے ہیں؛ نیز احتیاج و مصیبت اور مشکل میں اللہ ہی پر توکل کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہیں، کسی اور سے نہیں۔

47 2 يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

اے اسرائیل کی اولاد، یعنی یہودیو! میرے احسانات واکرام کو یاد کرو جن سے میں نے تمہیں نوازا تھا (تاکہ تم میں جذبہء تشکر و امتنان پیدا ہو جائے؛ان میں سے ایک یہ تھا کہ) میں نے تمہیں اقوامِ عالم پر عزت و فوقیت دی تھی۔

حواشی نمبر ا۔ جذبہء تشکر وامتنان : اپنے محسن کا سچے دل سے شکر بجالانے کا داعیہ یا جذبہ۔

48 2 وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

اس روز (کے مواخذے اور تعزیر سے) خوف کھاؤ اور اپنا بچاؤ کر لو، جب کوئی شخص دُوسرے شخص کے ظلم وگناہ کا معاوضہ (Compensation) یا فدیہ دے کر اُسے اُس کی سزا سے بچا نہیں سکے گا، اور نہ کسی کی سفارش یا شفاعت (Intercession) منظور کی جائے گی اور نہ اس سے فدیہ (Ranson) یا معاوضہ ہی قبول کیا جائے گا؛ اور نہ (عذاب سے) اُنہیں کوئی جائے پناہ ہی ملے گی۔

49 2 وَاِذۡ نَجَّيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ يُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ
وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ‌ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ

اور (میرا یہ اِحسان بھی یاد کرو کہ) کس طرح ہم نے فرعون (Pharaoh) کی قوم کی محکومی و غلامی سے تمہاری گلو خلاصی کرائی تھی۔ وہ تمہیں غم انگیز و کربناک اذیتیں دیتے رہتے تھے۔ (مثال کے طور پر،) وہ تمہارے بیٹوں کو توہلاک کر دیتے تھے، لیکن تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے؛ اور اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے (تمہاری) بڑی ہی کربناک و شکیب رُبا آزمائش (Tremendous trial) تھی۔

50 2 وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَآ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ

اور (میرا یہ احسان و فضل بھی یاد کرو کہ) ہم نے کیسے بحیرۂ (احمر کے پانی) کو تمہارے (گذرنے کے) لیے دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا؛ نتیجۃً، ہم نے تمہیں پیچھا کرنے والوں کے ہاتھ نہ آنے دیا اور آلِ فرعون یعنی فرعون کی جماعت کو غرقِ آب کر دیا؛ اور یہ نظارہ تم دیکھ رہے تھے۔

51 2 وَاِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰٓى اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ
ظٰلِمُوۡنَ

اور (یاد کرو) جب ہم نے (حضرت) موسیٰ (Moses)ؑ کو چالیس (۴۰) راتوں (میں کوہِ طُور کے خلوت کدے میں تورات نازل کرنے) کی نوید دی تھی۔ پھر ان کی عدم موجودگی میں، تم بچھڑے کی محبت میں مُبتلا ہو کر اس کی پرستش یا پُوجا کرنے لگے تھے اور تمام ظالم یعنی مشُرک بن گئے۔

52 2 ثُمَّ عَفَوۡنَا عَنۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ

باوجود (گوسالہ پرستی ایسے ظلم عظیم کے) ہم نے تم سے درگذر کر کے معاف کر دیا تاکہ تم میں جذبہ تشکر و انابت (۱۲) پیدا ہو جائے (اور تم شرک و بُت پرستی سے باز آجاؤ۔ حواشی ۱۲۔ جذبہء تشکر و انابت: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے اور اس سے رُجوع کرنے کا جذبہ و داعیہ۔

53 2 وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(یہ واقعہ بھی یاد کرو کہ) جب ہم نے (حضرت) موسیٰ کو کتاب (تورات) (نمبر ۱۳) اور الفرقان (= معیار حق و باطل) عطا کیے تھے، تا کہ تم راہِ راست پر چلو (اور اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ جو جنت قرۃ العین ہے۔

حواشی نمبر ۱۳۔ تورات کی دو صفات بیان ہوئی ہیں: ایک یہ کہ وہ کتاب، یعنی لکھی ہوئی تھی؛ دوسرے، وہ حق و باطل کا معیار (Divine criterion) بھی تھی، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے ذریعے حق و باطل میں امتیاز کیا جاسکتا تھا۔

54 2 وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اور (یہ بھی یاد کرو!) جب (حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا: "اے میری قوم کے لوگو! تم نے بچھڑے کو اپنا معبود بنا کر اپنے آپ پر بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ لہٰذا (اب اس کے مداوا یہ ہے کہ احساس واعترافِ ندامت و پشیمانی اور آئندہ شرک نہ کرنے کے عزم بالجزم کے ساتھ) معافی مانگنے کے لیے اپنے خالقِ بیمثال سے رُجوع کرو؛ نیز اپنے شرک کرنے والے ہم نفسوں یا اعزہ و اقارب کو قتل کر ڈالو۔ تمہارا یہ فعل تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لیے موجب حسنہ (۱۴) ہے۔ (جب تم نے ایسا کیا تو) وہ تم سے رجوع بہ مغفرت ورحمت ہوا۔ وہ بلا شبہ التفات اور توبہ قبول کرنے ولا- بے نہایت بخشش، مغفرت اور رحمت کرنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۱۴۔ حسنہ: حسنہ کا مطلب ہر وہ شے ہے جو سُرور انگیز، قرۃ العین، نیز راحت وآرام اور اطمینان قلب و جان کا سامان ہو، مثلاً مال و دولت، عزت و شہرت، کامیابی و کامرانی، صحت و تندرستی، احسان و خیر، صالح اولاد و بیوی، امن و سلامتی، ارزانی علم و فن وغیرہ وغیرہ۔ اُخروی حسنہ سے مراد جنت قرۃ العین اور اس کی نعمتیں، نیز ربِ رحمٰن کا قرب ورضوان اور ہم نظری و ہم کلامی ہے۔ حسنہ کی ضد سیئہ ہے، جس کا مطلب ہے ہر وہ شے ہے جو اِنسان کو غم میں مُبتلا کر دے، خواہ وہ اُمورِ دنیوی سے تعلق رکھتی ہو یا آخرت سے۔ اُخروی سیّئہ سے مراد جہنم یا النّار ہے۔

55 2 وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

اور (یاد کرو) جب تم نے کہا تھا: ''اے موسیٰؑ! ہم اُس وقت تک تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم اللہ کو واضح طور پر، اِن آنکھوں سے دیکھ نہ لیں۔ (اس گستاخانہ مطالبے پر) بجلی کی کڑک نے تمہیں ڈھیر کر دیا اور تم دہشت زدہ نظروں سے تکتے رہ گئے۔

56 2 ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

پھر تمہاری موت ایسی بے حس و حرکت حالت کے بعد ہم نے تمہیں اُٹھا کھڑا کیا تا کہ تم (ہمارا) شکر و سپاس (۱۵) کرو۔

حواشی نمبر ۱۵۔ شُکر و سپاس: اللہ تعالیٰ نے اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شہکار (= انسان) کو خِلقی اور خُلقی بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ علاوہ بریں، اُس نے دُنیا کی تمام نعمتیں اپنے کُل بندوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ اِنسان پر لازم ہے کہ وہ ان تمام نعمتوں کا شکر بجا لائے؛ اُن سے خود بھی مُستفید ہو اور دُوسروں کو بھی اُن سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور اِستعمال کرنے میں تعاون کرے اور موقع فراہم کرے۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے، وہ کُفرانِ نعمت کے مُرتکب ہوتے ہیں۔ قدرت کے قانونِ مکافات کے مطابق وہ ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

57 2 وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

اور (لق و دق صحرائے سینا میں دھوپ کی شدت اور غذا کے فقدان سے تمہارا ہلاک ہو جانا یقینی تھا کہ) ہم نے تم پر بادل کا سایہ کر دیا؛ نیز تم کو مَنّ (Manna) اور سلویٰ (Quails) عطا کیے (اور حکم دیا تھا کہ) جو کچھ ہم نے تم کو عطا کیا ہے اس میں سے پاکیزہ و صحت بخش غذا کھانا۔ (لیکن اپنی بد عملیوں اور نافرمانیوں سے) تم ہمارا تو کچھ بگاڑ نہ سکتے تھے، البتہ اپنے اُوپر ہی ظُلم کرتے تھے۔

58 2 وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ

اور (یاد کرو) جب ہم نے اُنھیں حکم دیا تھا کہ اِس زرخیز شہر میں (رہنے کے لیے) چلے جائو۔ پھر اس میں جہاں سے جو کچھ چاہو، مزے سے خورد و نوش کرو۔ لیکن شہر کے دروازے میں اللہ کے حضور سر تسلیم خم کیے اور زُبان سے مغفرت مانگتے داخل ہونا، (اس طرح کرو گے تو) ہم تمہارے گناہوں اور لغزشوں کو معاف کر دیں گے؛ نیز اِحسان اور اعمالِ حسنہ کرنے والوں کو اور بھی بہت کچھ دیں گے۔

59 2 فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

نافرمان و سرکش لوگوں نے اس کلمہ ٔ استغفار (حطۃ) کو کسی اور کلمے سے بدل دیا۔ اس کے نتیجے میں، ہم نے عُدوان و نافرمانی کرنے والے لوگوں پر آسمان سے، یعنی اُوپر سے کربناک عذاب نازل کیا؛ کیونکہ اُنہوں نے نافرمانی و سرکشی کی روِش اِختیار کر رکھی تھی۔

60 2 وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ
مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي
الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ

اور (کیا تمہیں معلوم نہیں!) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لوگوں کے لیے (ہم سے) پانی کی اِستدعا کی تھی تو (اس کے طلب و دُعا کے جواب میں) ہم نے ارشاد فرمایا تھا: 'اپنا عصا (Staff) یا لاٹھی (فلاں) پتھر پر مارو۔ (اِس نے ایسا کیا تو) اس میں سے بارہ چشمے (Springs) پُھوٹ پڑے۔ تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔ (ساتھ ہی ان کو یہ حکم بھی دیا تھا کہ) اللہ نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے، اس میں سے کھائو پیو؛ لیکن اس سرزمین میں ظلم و اِستحصال اور سرکشی و خیانت کے ذریعے ہیئتِ اِجتماعیہ کا توازن بگاڑنے والوں کا اتباع نہ کرنا۔

61 2 وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

یہ آیۂ جلیلہ دراصل تفسیر ہے، آیت ۵۸ کی، جس میں اللہ ربُّ العزت نے بنی اسرائیل کو ان کی خواہش پر شہری۔زرعی زندگی بسر کرنے کی اجازت دی تھی)۔اور (یہ تاریخی واقعہ بھی یاد کرو) جب تم نے (شکایتاً واِر تجالًا) کہا تھا: ”یامُوسیٰؑ ! ہم ایک ہی کھانے (One dish) پر قناعت واِکتفا نہیں کرسکتے۔اپنے ربّ سے استدعا کرو کہ وہ ہمارے لیے زرعی زمین سے اُگنے والی غذائیں مہیا کرے؛ جیسے ترکاری، سبزی، گندم، دال (ومسور) پیاز اور لہسن وغیرہ وغیرہ (ان کی اس جاہلانہ وظالمانہ درخواست پر) ربُّ العزت نے اُن کو (تنذیری وحکیمانہ انداز میں) فرمایا: ”کیا تم ”خیر“ یعنی آزادی ایسی حسین نعمت کو حقیر وذلیل چیز یعنی محکومی وغلامی سے بدلنا چاہتے ہو؟ (اگر تمہاری یہی آرزو ہے تو) فُلاں زرخیز وآباد شہر میں جابسو۔ وہاں جو تم مانگتے ہو، مل جائے گا“۔ (اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ، ان کی طلب وآرزو کے مطابق) وہ غلامی ومحکومی کی رُسوائی اور اِحتیاج وتعطّل میں مُبتلا ہوگئے؛ نیز اللہ کے (قانونِ مُجازات کی گرفت میں) زیرِ عتاب آگئے (کہ وہ یہی چاہتے تھے، اگرچہ اس کا شعور نہیں رکھتے تھے)۔اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ اللہ کے احکام وقوانین اور تعلیمات کا عملًا انکار کرتے تھے؛ دوسری وجہ یہ تھی کہ انبیآء کو ناحق ہلاک کرنا اُن کا شِعار ہوگیا تھا۔ تیسری وجہ یہ تھی کہ اللہ کی نافرمانی کرنا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرنا ان کا معمول بن چکا تھا۔

62 2 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

یقیناً جو لوگ ایمان لائے، یعنی مُسلمان اور جو یہودی اور عیسائی اور صابی ہیں، جو بھی اللہ (کے دینِ اسلام اور قرآن سمیت کل کتب سماوی) اور روزِ آخرت (قیامت اور روزِ حساب وجزاء) پر ایمان رکھتے ہیں اور عدل واحسان کے کام بھی کرتے ہیں، تو اللہ کے پاس ان کا صلہ ہے جو انہیں ضرور ملے گا۔ ان کے دلوں پر نہ خوف ہی مسلط ہوگا اور نہ وہ غم واندوہ میں مبتلا ہی ہوں گے۔

63 2 وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّ

اذۡكُرُوۡا مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ

اور تمہیں یہ اہم تاریخی واقعہ بھی یاد دلایا جاتا ہے کہ (جب ہم نے تم سے مضبوط قول وقرار (Covenant) لیا تھااور یہ کوہِ گراں ایسی ذمہ داری تم پر ڈالی تھی اور (یہ حکم بھی دیا تھا کہ) جو چیز (یعنی تورات) ہم نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے تھام رکھنا، یعنی اس سے وابستہ رہنا، اور اس میں جو (احکام و تعلیمات) ہیں، ان میں غور و فکر کرتے رہنا (سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے لیے) تاکہ تم میں ہدایت کی آرزو اور گمراہی کی خشیت کا اِحیاء ہو جائے۔

64 2 ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَـكُنۡتُمۡ مِّنَ

الۡخٰسِرِيۡنَ

(تجدیدِ میثاق اور تورات پر پُوری صلاحیتوں سے عمل کرنے کا حکم ملنے کے بعد) تم پھر (اپنے عہد سے) مُنحرف ہوگئے اور (تورات سے) منہ پھیر لیا، یعنی اس کے احکام و تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اگر اللہ کا تم پر بہت زیادہ لُطف و کرم ہوتا، نہ وہ تم سے بہت زیادہ محبت و شفقت اور تم پر لُطف و کرم کرنے والا ہوتا تو تم خسارے میں پڑ چکے ہوتے، یعنی دُنیوی و اُخروی حسنہ سے محروم ہو چکے ہوتے۔

65 2 وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً

خَاسِئِيۡنَ

تم یقیناً اپنے اُن لوگوں سے متعلق معلومات رکھتے ہو، جنہوں نے سبت (Sabbath) ، ہفتے کے دن (سے متعلق احکامِ الٰہیہ کے برخلاف عمل کیا تھا (اور اس جُرمِ عظیم کی پاداش میں) ہم نے اُن پر پھٹکار کی تھی کہ ذلیل و کمینے بندروں ایسے ہو جاؤ۔ بِالفاظ دیگر، ان کی آرزو کے مطابق ہمارے قانونِ مُجازات کے عمل سے وہ قِردیت شرشت (١٦) اور ذلیل ہوگئے۔

حواشی نمبر ١٦۔ قِردیّت سرشت : قِرد بندروں کی ایک نوع، جو پرلے درجے کی شہوت پرست اور بے حیا ہوتی ہے۔ اس خصلت کے لوگوں کے لیے قِردیّت سرشت کی تعبیر اختیار کی ہے۔

66 2 فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ

اس از بس اہم تاریخی واقعے کو ہم نے ان کے ہمعصر لوگوں اور ان کی مابعد کی نسلوں (Succeeding generations) کے لیے نمونۂ عبرت اور اہلِ آرزو و خشیت کے لیے پند و نصیحت (Admonition) بنا دیا۔

67 2 وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا
اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

اور (یہ واقعیت بھی عبرت حاصل کرنے کے لیے یاد کرو کہ) جب (حضرت) موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ "اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو!" (یہ غیر متوقع حکم سن کر وہ تعجب سے بول اُٹھے) کیا آپ ہم سے مذاق کر رہے ہیں؟ (حضرت) موسیٰؑ نے جواب میں کہا۔ "اللہ مجھے اپنی پناہ میں رکھے کہ میں بھی اس قسم کا مذاق کرنے والے جاہلوں ایسا بن جاؤں۔ (وجہ یہ ہے کہ اس قسم کا ٹھٹھول کرنا شیوۂ پیغمبریؑ نہیں ہوتا)۔

68 2 قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ
وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ

اب انہوں نے یہ کہا: "ہماری طرف سے اپنے ربّ سے اِستدعا کیجیے کہ وہ ہمیں واضح طور پر بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟" (حضرت) مُوسیٰؑ نے جواب دیا: وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بُوڑھی کھُوسٹ ہو اور نہ بچھیا ہو، بلکہ دونوں (عمروں) کے بین بین ہو۔ اب کر چکو جس کا حکم تمہیں دیا گیا ہے۔

69 2 قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ

اب اُنھوں نے یہ کہا: اپنے ربّ سے ہماری طرف سے درخواست کیجیے کہ وہ ہمیں صاف صاف بتائے کہ اس گائے کا رنگ کیا اور کیسا ہو؟ (حضرت مُوسیٰؑ نے جواب دیا: "وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہو۔، اور اس کا رنگ ایسا شوخ ہو کہ اہلِ نظر (۱۷) کو مسرت بخشے"۔

حواشی ۷۱۔ خط کشیدہ عبارت میں جمالیاتی نکتہ ہے؛ لہٰذا ناظرین سے مراد ایسے حُسن آشنا لوگ ہیں جو جمالیاتی مشاہدہ (Aesthetic experience) کرنے والے اہلِ نظر ہوں۔

70 2 قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ

اُنہوں نے پھر کہا: ہماری طرف سے اپنے ربّ سے یہ درخواست کیجیے کہ وہ ہم کو واضح طور پر بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ کیونکہ وہ ہم پر مُشتبہ ہو گئی ہے۔ اب اللہ نے چاہا تو ہم اس کا پتا لگانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔

71 2 قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ
مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ

(حضرت مُوسیٰ علیہ السلام نے ان کو) بتایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ ”وہ گائے نہ تو کِشت کاری یا کھیتی باڑی کرنے کے لیے ہل میں جُتی ہو، اور نہ کھیتی کو سیراب ہی کرتی ہو؛ بالکل صحیح و سالِم ہو اور اس میں کوئی داغ ہو نہ نقص“ (یہ سُن کر وہ لاجواب ہو گئے اور) کہنے لگے: ”اب آپ نے اصل و بامقصد بات بتائی ہے“ چنانچہ انہوں نے (بادلِ نخواستہ) اُسے ذبح کر دیا، حالانکہ وہ (انجانے ڈر کے مارے) ایسا کرنے والے نہ تھے (اسی لیے حیل و حجت کر رہے تھے)۔

72 2 وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ

(اے بنی اسرائیل! کیا تمہیں یاد نہیں کہ) جب تم نے ایک (برگزیدہ) ہستی کو قتل کر ڈالا تھا، اور اس (سفاکانہ واردات) کے بارے میں تم ایک دوسرے پر الزام دھرتے، آپس میں اُلجھ پڑے تھے؛ اور اللہ اِس راز کو، جسے تم چھپاتے تھے، فاش کرنے والا تھا۔

73 2 فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ

(اصل مُجرموں کی نشاندہی کرانے کی خاطر) ہم نے تمہیں) بذریعہ وحی و تنزیل (۱۸) حکم دیا کہ مقتول کے بعض اعضا کو ایک دوسرے پر مارو) اس طریقِ سُراغ رسانی سے قاتلوں کے دِلوں پر افشائے راز کا خوف طاری ہو جائے گا، جس کے اثرات ان کے چہروں اور ضرب لگانے والے ہاتھوں پر ظاہر ہو جائیں گے اور قاتلوں کا سُراغ مل جائے گا؛ نیز ان پر قِصاص (Ransom) بھی واجب ہو جائے گا (۔اس وُجوبِ قِصاص سے اللہ مُردہ، یعنی بے حس و عاقبت نااندیش قوموں کو زندہ رکھتا، یعنی اُن میں شعورِ جرم اور احساسِ مآل کو زندہ کرتا ہے (،اور تمہیں اپنی بصیرت افروز و حکمت آموز باتوں کا مُشاہدہ کراتا ہے تاکہ تم عقل و فکر سے کام لو (اور زندگی کرنے کی حکمت سیکھو)۔

حواشی نمبر ۱۸- وحی و تنزیل: اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ بذریعہ وحی اپنا کلام اپنے پیغمبروںؑ پر نازل کرتا تھا۔ یہ کلام ملفوظی، مکتوبی اور معنوی ہوتا تھا۔ وحی و تنزیل کی اِصطلاح اس حقیقت کی آئینہ دار ہے۔

74 2 ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ‌ؕ وَاِنَّ مِنَ الۡحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنۡهُ الۡاَنۡهٰرُ‌ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ‌ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ‌ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ

(اس قتل و قصاص کے واقعے کو دیکھنے کے باوجود) تمہارے قلب سخت ہو گئے (یعنی ان میں خشوع و خضوع نہ رہا اور تمہاری بے حسی اور عاقبت نااندیشی اور بڑھ گئی) جیسے پتھر ہوں، بلکہ ان سے بھی کہیں زیادہ بے حس و جامد، کیونکہ پتھروں میں بعض ایسے بھی ہیں، جن سے چشمے پھوٹتے ہیں اور اُن میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان میں درزیں پڑنے سے پانی رِسنے لگتا ہے؛ نیز ان میں یقیناً ایسے بھی ہیں جو اللہ کی شانِ جلالت و ہیبت کی تاب نہ لا کر گرتے رہتے ہیں، اور اللہ (کا قانونِ مُکافاتِ عمل) اس سے بے خبر نہیں، جو تم کرتے ہو۔

75 2 اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ

(مسلمانو!) کیا تم توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہارے دین پر (دل و جان سے) ایمان لے آئیں گے، یعنی تمہارے نظامِ حیات کُلّی میں داخل ہو جائیں گے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اُن میں سے ایک فرقہ ایسا بھی گزرا ہے جو اللہ کا کلام (Word of Allah) سنتا تو

اُسے سمجھنے کے بعد اس میں جانتے بُوجھتے تحریف یا ردوبدل کر دیتا تھا۔ (اب بھی وہ اپنی خوئے بد کے باعث قرآن مجید کے احکام تعلیمات میں ردوبدل کر کے غلط انداز سے لوگوں کو سناتے ہیں)۔

76 2 وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَ تُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

اور (اُن کے نفاق کی یہ حالت ہے کہ) جب وہ مسلمانوں سے ملتے جلتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، (یعنی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں) لیکن جب ان میں کچھ خلوت میں اپنے بعض لوگوں سے ملتے ہیں تو وہ ان کو (تنبیہ کے طور پر) کہتے ہیں کہ کیا جو باتیں اللہ نے تم پر منکشف کی ہیں، تم اس لیے اِن (مسلمانوں) کو سناتے ہو کہ (روزِ حساب وجزا) وہ اُن کو تمہارے خلاف حجت کے طور پر، تمہارے رب کے سامنے پیش کریں؟ کیا تم اتنی معمولی بات بھی نہیں سمجھتے!

77 2 اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ

کیا وہ نہیں جانتے کہ لاریب، اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ (للذا اگر بعض یہودی مُسلمانوں کو اپنے دین یا یہودیت کی باتیں بتائیں یا نہ بتائیں تو کچھ فرق نہیں پڑے گا، کیونکہ وہ عالم ُالغیب والشادۃ ہے اور سب کچھ جانتا اور سنتا ہے)۔

78 2 وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ

ان میں بعض اَن پڑھ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی کتاب (Scripture) کا علم نہیں رکھتے، مگر جو کہتے ہیں ان کی صرف باطل آرزوئیں ہوتی ہیں یا خواہشمندانہ خیالات (Wishful thoughts) ۔ وہ اصل میں قیاس آرائیاں (Conjectures) کرتے پھرتے ہیں۔

79 2 فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ

چنانچہ مقام تأسّف وہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو کوئی کتاب تو اپنے ہاتھوں سے یا اپنے جی سے لکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے آئی ہے، تاکہ اس کا معمولی سا معاوضہ لیں۔ اُن کے لیے اس نوشتے کے باعث مقام تاصف وہلاکت ہے جو وہ اپنے جی سے بقلم خود تحریر کرتے ہیں؛ اور اس باعث بھی ان کے لیے مقامِ تأسّف وہلاکت ہے جو وہ (حرام) کماتے ہیں۔

80 2 وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ (اوّل تو وہ جہنم میں جانے کے نہیں، بالفرض اگر گئے بھی اور) دوزخ کی آگ اُن کو لگی بھی تو گنتی کے چند روز۔ اُن سے پوچھیے تو: کیا اس کا عہد (Covenant) تم نے اللہ سے لے رکھا ہے کہ وہ اپنے قول وقرار کے خلاف نہیں کرے گا؟ اصل یہ ہے کہ اللہ کے متعلق تم جو باتیں کہتے ہو، ان کی حقیقت سے متعلق تم قطعاً آگہی نہیں رکھتے (محض سُنی سُنائی باتیں یا وضعی روایات دُہراتے رہتے ہو۔

81 2 بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

اصل یہ ہے کہ جو کوئی اعمالِ سُوء کر کے اُن کی فطری ثمرات خوف وحُزن کی آگ کمائے گا اور وہ اس (کے قلب) کو محیط ہو جائے گی، تو ایسے لوگ سَمَندر سرشت (۱۹) اور گرویدۂ آتش یا اہلِ نار (Companions of Fire) ہوتے ہیں اور سَمَندر کی طرح ہمیشہ آگ ہی میں رہیں گے۔

حواشی ۱۹۔ سَمَندر سرشت: سَمَندر (بروزنِ قلَندر) اُس کیڑے کو کہتے ہیں جو آگ میں رہتا ہے، اور اس میں رہنا پسند کرتا ہے، جیسے مچھلی پانی میں رہتی اور اپنی بقا کے لیے پانی میں رہنا پسند کرتی ہے۔ بنی نوعِ انسان میں سے جو لوگ کفر وشِرک، ظلم واِستحصال، فتنہ وفساد، جُرم وگناہ یا اعمالِ سُوء کرتے، اور اس کے نتیجے میں، وہ آتشِ خوف وحُزن میں رہنے کے عادی ہو جاتے ہیں، ان کے لیے یہ تلمیذ القرآن سَمَندر سرشت کی اِصطلاح استعمال کرتا ہے۔

82 2 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

لیکن جو (اہلِ حُسن و عشق (۲۰) اِسلام میں پورے پورے داخل ہوگئے اور انھوں نے خیر وصلاح اور عدل واحسان کے اُمور سر انجام دیے وہ حُسن اور حسین نظاروں اور نظر افروز مناظر کے گرویدہ یا اہلِ جنت ہوتے ہیں، لہٰذا وہ ایسی ہی حسین و دلآویز جنت میں ابدی زندگی بسر کری گے۔

حواشی نمبر ۲۰-اہل حُسن و عشق : وہ اہل آرزو ہیں، جن کے قلوب (یا باطنی نظام) حُسنِ علم وایمان اور عشق الٰہی سے معمور ومنیر ہوں؛ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے اِحسان کرنا جن کا شعار ہو؛ نیز وہ حیاتِ طیبہ بسر کرتے ہوں۔

83 2 وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ

اور (تمہیں یاد تو ہوگا) جب ہم نے بنی اسرائیل یا یہودیوں سے پُختہ قول و قرار (Covenant) لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی اور کو عبادت، یعنی پرستش و بندگی نہ کرنا، نہ غیر اللہ کے قوانین واحکام، تعلیمات اور مشرب و کیش کو تسلیم بالعمل کرنا، اور نہ اِس کے نقشِ قدم ہی پر چلنا۔ لیکن اپنے ماں باپ سے احسان یا مالی تعاون اور حُسنِ سلوک کرنا، نیز رشتے داروں، بے یار و مددگار بچوں اور بڑوں اور اہلِ احتیاج اور معذور لوگوں کو بھی مالی امداد دینا اور ان سے حُسن سلوک کرنا؛ نیز لوگوں کے لیے تمہارا بیان و کلام حسین و دلآویز ہو، بول بھی حسین و مسرت انگیز ہوں اور اقوال و نگارشات بھی، اور اظہار و ابلاغ بھی بلیغ و شیریں ہو۔ علاوہ بریں، (وحی و تنزیل کے مطابق) صلوٰۃ کا نظام قائم کرو اور زکوٰۃ دو (نظام کے تحت، حکومت کو، تاکہ وہ یہ روپیہ اہلِ اِحتیاج کو ان کی کفالت کے لیے دے)۔ پھر ایسا ہوا کہ تم میں سے معدودے چند کے سوا باقی سب اپنے عہد سے منُحرف ہوگئے اور تم اب بھی اس عہدے سے اِعراض کرنے والے ہو۔

84 2 وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ

اور جب ہم نے تم سے پکا قول و قرار لیا تھا تم آپس میں کُشت و خون نہ کرنا، اور نہ اپنے لوگوں کو جلا وطن ہی کرنا۔ پھر تم نے اس کا اِقرار کیا (You ratified this covenant) اور تم اس کے گواہ بھی ہو (یعنی تم اس کا علم رکھتے اور اسے مانتے ہو)۔

85 2 ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ

تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِؕ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ

اِخۡرَاجُهُمۡ‌ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ‌ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا

خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ‌ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

تَعۡمَلُوۡنَ

پھر (اِس عہد و پیمان کے بعد) تم ہی ہو جو اپنے ہم نفسوں کو قتل بھی کرتے ہوئے، نیز تم میں سے ایک فریق دوسرے کے خلاف ظُلم و تعدی (Tyranny and transgression) سے جتھابندی کر کے اسے ان کے شہروں سے نکال باہر کرتا ہے۔ بعد ازاں، اگر وہ اسیر یا قیدی (Captives) بن کر تمہارے پاس آئیں (یا لائے جائیں) تو تم اُن کو فدیہ یا تاوان (Ransom) دے کر چُھڑا بھی لیتے ہو، حالانکہ ان کو جلاوطن کرنا ہی تم پر حرام (Forbidden or unlawful) تھا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ) تم الکتاب (تورات) کے بعض احکام تو مانتے ہو اور بعض کے مُنکر (۲۱) ہو؟ (تم ہی بتاؤ) تم میں سے جو ایسا کرتے ہیں اُن کی تعزیر یا سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں اُن کی ذِلت و رُسوائی ہو اور روزِ قیامت وہ شدید ترین عذاب (Most grievous doom) کی طرف لوٹائے جائیں؟ (یاد رکھو) تم جو کارستانیاں کرتے رہتے ہو، اللہ کا (قانونِ مُجازات) اِن سے بے خبر نہیں۔

حواشی نمبر ۲۱۔ یہ کتنی المناک واقعیت ہے کہ پاکستانی مسلمانوں سمیت تمام مسلمانانِ عالم کا ایسا ہی شِعار ہے اور اِس سے اس امر کی بھی توجیہ ہو جاتی ہے کہ وہ کیوں ذلت و مسکنت کا شکار ہیں۔

86 2 اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ‌ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ

وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ

یہی لوگ ہیں جو آخرت کے بدلے دُنیا کی زندگی خریدتے ہیں؛ لہٰذا اُن کے عذاب یا اذیتوں میں تخفیف یا کمی نہیں کی جائے گی اور نہ انھیں مدد یا جائے پناہ ہی ملے گی (۲۲)۔

حواشی نمبر ۲۲-اس آیۂ بصیرت افروز و فکر انگیز کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ہی کردار و شِعار رکھنے والے لوگ اپنی رضا و رغبت سے جنت قرۃ العین کے بے حساب و گُونا گُوں لذیذ و مسرت انگیز نعمائے سرمدی کو چھوڑ کر دُنیا کی چند روزہ زندگی کی خوف و حُزن بد اماں لذتوں اور خوشیوں کی تحصیل کرتے ہیں۔ چنانچہ خود کردہ راعلاجے نیست کے مصداق اُن کی آتشِ خوف و حُزن کے کرب و الم میں نہ اِس دُنیا میں اور نہ آخرت میں کمی ہوگی اور نہ اِس عذاب سے چھڑانے والا کوئی مددگار ہوگا، نہ کوئی جائے پناہ ہی ان کو میسر ہوگی (Nor shall they be helped) ۔

87 2 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ

اور ہم نے (حضرت) موسیٰؑ کو بذریعہ وحی و تنزیل، الکتاب (= تورات) دی؛ اور اُن کے پیچھے متواتر اپنے رسولوںؑ یا پیغمبروںؑ کو بھیجتے رہے۔ اور ہم نے (حضرت) عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو روشن دلائل و براہین دیں، اور رُوح القدس (Holy Spirit) کے ذریعے اُن کو قوت و نصرت دی۔ پھر کیا (اے بنی اسرائیل) تمہارا یہ شعار بن چکا ہے کہ جب کبھی ہمارا کوئی رسولؑ تمہارے پاس وہ (کلام الٰہی) لے کر آیا، جسے تمارے نفس پسند نہیں کرتے تھے (یعنی جس کے احکام تمہارے مفید مطلب نہیں ہوتے تھے) تو تُم اپنی بڑائی کے زعم میں اسے ماننے سے انکار کر دیتے تھے، یہاں تک کہ ان رسولوںؑ کی ایک جماعت کو تم جھٹلاتے اور دوسری جماعت کو ہلاک کر دیتے تھے (یہ تھا تمہارا شِعار)۔

88 2 وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ

اور (ان کے جمود و تعطل اور غرور اِستکبار کی یہ حالت ہے کہ وہ بڑے فخر و مباہات سے) کہتے ہیں کہ ہمارے دل و دماغ (علم و حکمت اور ایمان و حق کے) پردوں میں محفوظ و مصئون ہیں۔ (للذا اب ان میں مزید علم و حکمت اور ایمان و حق کی گنجائش نہیں، اور نہ ان تک کوئی دعوتِ حق و ایمان پہنچ ہی سکتی ہے)۔ یہ بات نہیں، بلکہ اصل یہ ہے کہ اُن کے انکار و تکذیبِ حق و صداقت کے سبب اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُجازات نے ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغرت اور توفیقِ قبولیتِ حق سے محروم و دُور کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بہت کم قوانین و احکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔

89 2 وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس وہ کتاب آئی جو اس کتاب کے مِن جانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتی ہے، جو اُن کے پاس ہے، حالانکہ اس سے قبل وہ (نبیؐ موعود کے ظہور کے منتظر تھے اور اُن کے وسیلے سے اپنے دشمن) کافروں پر فتح و نُصرت پانے کی طلب وآرزو کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ (اللہ کا نبیؐ اور کلام) ان کے پاس آیا، جسے انہوں نے پہچان لیا، پھر بھی انہوں نے اس پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ اللہ کے نبیؐ و کلام پر ایمان لانے سے انکار کرنے والے، اس کے قانونِ مُکافاتِ عمل کے مستوجب ہونے کے باعث اس کی رحمت و مغفرت اور قُرب ورِضوان (۲۳) سے محروم و دور ہوتے ہیں۔

(حواشی نمبر ۲۳) قُرب ورضوان: اللہ تعالیٰ جو الحُسن ہے، اِنسان کا اِلٰہی یا محبوب و ناظور اور معبود و مقصود ہے۔ دُنیا میں اہلِ عشق و وفا کو اُس کے قرب ورضوان اور دید و حضوری کی طلب و جستجو ہوتی ہے۔ جنت میں ان کے علاوہ انھیں اس کی ہم نظری و ہم کلامی کی رحیقِ مختوم کی آرزو برنگ دوام ہوگی۔ یہ رحیقِ مختوم اس قدر لذت و سرور آفرین، کیف پرور و مسحور کن اور قرۃ العین ہوگی کہ کوئی متنفس اس کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ یہ رحیقِ مختوم اہلِ آرزو (= متقیوں) کو ملتی رہے گی، مگر وقفے وقفے سے۔ رحیق مختوم کے معنی ہیں: انتہائی لذیذ و سرور انگیز سربند شراب (المطففین ۲۵: ۸۳ بعد)۔ اہل عشق کے لیے ناظورِ حیات کی ہم نظری و ہم کلامی اور حضوری ورضا سے بڑھ کر کوئی اور شے لذت آفرین و مسرت انگیز اور کیف پرور جانفزا نہیں ہوسکتی۔

90 2 بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

وہ شے ان کے حق میں بڑی ہی خوفناک و غم انگیز ہے جس کے عوض انہوں نے اپنے نفسوں کو فروخت کر دیا۔ انہوں نے اپنی نسلی عصبیت (Prejudice) کے باعث اللہ کے نازل کردہ کلام کو ماننے سے انکار کر دیا کہ کیوں اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے، اپنے فضل سے نوازتا ہے؛ اپنی اس عصبیت و تکذیب حق کی پاداش میں وہ پے در پے عذاب یا اذیتوں میں مُبتلا ہوتے

رہتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اللہ کے نظامِ حیات کلی اور نبیؑ و کلام کا اِنکار کرنے والوں کا رُسوا کرنے والی اذیتیں سہنا ناگزیر ہے (اس لیے کہ یہ اللہ کا قانونِ مُجازات ہے)۔

91 2 وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو (اپنی کتاب اب) نازل کی ہے اُس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں: ''ہم تو صرف اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی، اور اس کے سوا باقی ہر کتاب پر ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں؛ حالانکہ (وہ جانتے ہیں کہ) یہ ''الحق'' یعنی اللہ سچے کی کتاب ہے اور اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اُن کے پاس ہے۔ اُن سے ذرا پوچھیے تو کہ اگر تم مومن ہو تے تو اس سے پہلے کے نبیوںؑ کو ہلاک کیوں کرتے؟

92 2 وَلَقَدْ جَاءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ

پھر (کیا تمہیں یاد نہیں کہ حضرت) موسیٰؑ (توحید اُلوھیّت و ربوبیت) کے تمام واضح احکام اور براہین قاطعہ (Rescinding arguments) کے ساتھ تمہارے پاس آئے تھے، لیکن پھر بھی تم نے ان کے (کوہِ طُور پر جانے کے) بعد گوسالے یا بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا اور تم ظلم یعنی شِرک کرنے والے بن گئے۔

93 2 وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ۖ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

اور (اے بنی اسرائیل! یہ واقعیّت بھی یاد کر کے عبرت پکڑو کہ) جب ہم نے تم سے مضبوط عہد و پیمان لیا تھا (کہ تم تورات کے احکام و تعلیمات کے مطابق زندگی کرو گے) اور اس ذمے داری کا پہاڑ ایسا بوجھ تم پر ڈالا تھا؛ اور حکم دیا تھا کہ ''ہم نے جو (کتاب)

تم کو دی ہے اس کے ساتھ پوری قوت کے ساتھ رشتہ اُستوار کرلو۔ اور (اس کے احکام) سنو"! انہوں نے زبان سے تو کہا: "ہم نے سُنا"، لیکن (زبان حال (۲۴) سے کہا:) "ہم مانیں گے نہیں"۔ اُن کے کفر کے سبب، ان کے دلوں میں گوسالے کی شدید محبت رچ بس چکی تھی۔ ان پر واضح کر دیجیے "اگر تم واقعی حق بات ماننے والے ہو تو (سنو! تمہارا یہ ایمان بالباطل تمہیں انتہائی بھیانک اور غم انگیز کام کرنے کا حکم دیتا ہے"۔ (حواشی نمبر ۲۴) زُبان حال (و قال): احوال وظُروف کی زُبان اور نُطق۔"

94 2 قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(اے نبیؐ!) ان (یہود) سے کہو! اگر تمہارا یہ عقیدہ و دعویٰ ہے کہ (اللہ کی طرف سے آخرت کا گھر یعنی جنت قرۃ العین افرادِ نسلِ انسانی میں صرف تمہارے ہی لیے مخصوص ہے، تو پھر اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا (۲۵) کر کے دکھاؤ (تاکہ وہاں جلد پہنچ جاؤ)۔ (حواشی نمبر ۲۵) مُستنبط ہوا کہ نُفوسِ مُطمئنہ کو موت کا خوف نہیں ہوتا۔ یہ مُشرک وظالم اور مجرم وگناہ گار یا اہلِ نار ہیں جو موت سے خوف بداماں رہتے ہیں۔

95 2 وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

لیکن ان کے ہاتھوں نے جو (توشہ آخرت اپنے لیے) آگے بھیجا ہے، (وہ ایسا ہے کہ) اس کے خوف سے وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ (وہ ظالم ہیں اور) اللہ ظالموں، یعنی مشرکوں، کافروں تکذیبِ دین کرنے والوں، مجرموں، گناہگاروں، حقوقِ انسانی غصب کرنے والوں، مُفسدوں، فتنہ پردازوں، نیز فرعونوں، ہامانوں، قارونوں یعنی تکبر و بخل کرنے والے قوم فروش و ضمیر فروش لوگوں، سرمایہ داروں اور آزروں یا عُلمائے سُوء و مشائخ سالوس کے احوال و ظروف اور اعمالِ سُوء کو خوب دیکھنے اور جانے والا ہے۔

96 2 وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور تم ان (یہود) کو اور قوموں کے لوگوں سے کہیں زیادہ دُنیوی زندگی کے لالچ میں مُبتلا پاؤ گے، بلکہ شرک کرنے والوں سے بھی زیادہ حریص دُنیا؛ اور ان میں سے ہر ایک کی زبردست خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہزار برس (یعنی بہت طویل) عُمر پائے؛ لیکن ان کی عُمر خواہ کتنی دراز کیوں نہ ہو، وہ ان کو عذاب (النار) سے نہیں بچاسکتی؛ اور جو وہ کرتے پھرتے ہیں، اللہ کی نظر میں ہے۔

97 2 قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ

(میرے نبیؐ!) کہہ دیجیے کہ جو شخص بھی جبرئیل (Gabriel)ؑ کا دُشمن ہے (وہ اللہ کا بھی دُشمن ہے کیونکہ) اس نے اللہ کے حکم سے (اس کا یہ حُسنِ کلامِ آخر) آپ کے قلب یا دل و دماغ پر نازل کیا ہے، جو اپنے سے پہلے کی کُتب سماوی کے من جانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے، اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور مومنوں کے لیے (دُنیوی و اُخروی حسنہ کی) نوید جانفزا (٢٦) ہے۔ (حواشی نمبر ٢٦) بالفاظ دیگر، قرآن مجید اہلِ آرزو و خشیت (متقیوں) کو اُن کی منزلِ مقصود و آخر، جنت قرۃ العین کو جانے والے حسین و فطری، سچے اور سیدھے راستے کی طرف جانے والا راہبر ہے؛ نیز اہلِ ایمان کو اسلام یا اللہ کے نظامِ حیات کلی میں پورے پور داخل ہونے والوں کو دنیوی و اُخروی حسنہ کی نوید جانفزا دینے والا ہے۔

98 2 مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ

جو شخص بھی اللہ، اس کے ملائکہ، اس کے رسولوںؑ اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے عداوت رکھتا ہے (تو وہ یاد رکھے کہ وہ کافر ہے) اور بلا شبہ اللہ تمام ایسے کافروں کا دشمن ہے، یعنی اللہ کا قانونِ مُجازات اس کے نظامِ حیاتِ کُلی کے مخالفوں کو ہزیمت کا مزہ چکھانے اور ناکام و نامراد کرنے والا ہے۔

99 2 وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ

اور (اے ہمارے نبیؐ! دل برداشتہ نہ ہوں، بلکہ تسلی رکھیں کہ) ہم نے آپ پر بالکل واضح و محکم اور مُدلل احکام نازل کیے ہیں اور ان کو ماننے سے انکار صرف وہی کرتے ہیں جو فطری حدود سے باہر نکل جانے والے عہد شکن ہیں۔

100 2 أَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کیا یہ واقعیّت نہیں کہ جب بھی انھوں (یا یہود) نے (اللہ سے ایمان بالرسالت کے ذریعے) مضبوط عہد و پیمان کیا تو اُن میں سے ایک گروہ نے اس عہد کو دُور پھینک دیا (یعنی اس کا احترام کیا نہ اس کو پورا کیا) ؟ اصل یہ ہے کہ ان میں سے اکثریت ان کی ہے جو دل سے ایمان لاتے ہی نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالعمل کرتے ہی نہیں ہیں۔

101 2 وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور جب اللہ کے رسول (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے قُرآن مجید لے کر اُنھیں دعوت اسلام دینے) ان کے پاس آئے (اور) آپؐ اُن کے پاس موجود، الکتاب کی من جانب اللہ ہونے کی تصدیق کرنے والے ہیں تو اہل کتاب کے ایک فرقے نے اللہ کی اِس آخری کتاب (قرآنِ مجید) کو اس طرح اپنے پیچھے پھینک دیا یا مُسترد کر دیا، گویا وہ (اس کی اصلیت) کو جانتے پہچانتے ہی نہ ہوں (حالانکہ اہلِ کتاب، یہود و نصاریٰ پہچان گئے تھے کہ قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے)۔

102 2 وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ
الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا ھُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا
يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

اور حضرت سلیمٰنؑ کے عہد حکومت میں وہ ان (ساحرانہ نگارشات) کے پیچھے لگ گئے جن کو شیاطین (جادو گر مشائخ سالوس، عُلمائِ سُوء اور آزری عامل) انھیں سکھانے کے لیے پڑھتے رہتے تھے (اور حضرت سلیمٰنؑ سے منسوب کرتے تھے، لیکن حقیقتِ نفس الامری یہ ہے کہ حضرت) سُلیمٰنؑ نے کافرانہ فعل کبھی نہ کیا تھا (اور نہ وہ کر ہی سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر تھے) ؛ بلکہ شر

انگیز لوگوں نے یہ کافرانہ روشِ اختیار کی تھی کہ وہ لوگوں کو جادو (شعبدہ بازی، ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم، فسوں گری، توجہ کاری، طاغوتی تعویذ نگاری وغیرہ) کی تعلیم دیتے تھے۔ اور ہم نے اسے (یعنی جادو کو) بابِل میں دو فرشتوں (یا دو مردانِ فرشتہ خصائل) ہاروت و ماروت پر نازل نہیں کیا تھا؛ اور نہ وہ دونوں کسی کو جادو سکھاتے ہی تھے؛ (بلکہ) یہاں تک کہ وہ لوگوں سے (ناصحانہ انداز میں) کہتے تھے کہ ہم آزمائش ہیں (تمہارے لیے کہ تم تورات کی باتیں مانتے ہو یا جادوگروں کی) : لہٰذا تم کفر کرنا چھوڑ دو۔ (ان کی پند و موعظت کے باوجود) یہود تھے کہ (مذکورہ) دونوں (ذرائع۔ ساحرانہ نگارشات و عملیات) سے ایسا (عمل و گُر) سیکھتے تھے جس کے ذریعے وہ شوہر اور بیوی کے درمیان میں تفرقہ وجدائی ڈال دیں؛ حالانکہ مشیت ایزدی کے بغیر وہ کسی کے لیے ضرر رساں بن نہیں سکتے تھے۔ بہر حال وہ جو (افسوں گری کا عمل) سیکھتے تھے، ان کے لیے مضرت رساں تو تھا، مگر سود مند ہرگز نہ تھا، اگرچہ وہ جانتے تھے کہ جو کوئی ساحرانہ عملیات خریدے گا، اس کا آخرت میں جنت کی نعمتوں میں کوئی حصہ نہ ہوگا (مگر وہ ایسا کرنے سے باز نہ آتے تھے)۔ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ ہولناک و غم انگیز برائی تھی جس کے عوض وہ اپنے نفسوں کا سودا کرتے تھے (کہ وہ آتشِ دوزخ میں جلتے رہیں)۔ کاش! انھیں اس (زیاں کاری) کا علم ہوتا۔

103 2 وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

اور اگر وہ ایمان لاتے (یعنی دین اسلام یا اسلام کے کل حیاتِ انسانی کے نظام میں پورے پورے داخل ہو جاتے) اور تقویٰ اختیار کرتے یعنی ہدایت کی آرزو کرتے اور ضلالت کی گمراہی سے ڈرتے، تو اللہ سے انہیں اس کا صلہ "حسنہ" یعنی ہر قسم کی سچی مسرت یا مسرت و طمانیت آفریں اشیاء، جیسے آزادی و حکمرانی، عزت و فضیلت، خوشحالی و کامرانی، قوت و صولت وغیرہ وغیرہ کی صورت میں ملتا۔ کاش! انہیں اس (حقیقت کا) علمُ الیقین ہوتا۔

104 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "راعنا" کہہ کر مخاطب نہ کیا کرو کہ یہ مشتبہ اور ذو معنی لفظ (Word of ambiguous import) ہے؛ بلکہ "اُنظرنا" کہا کرو، یعنی ہماری طرف نظرِ التفات فرمائیں! اور آپ کو غور سے سُنا کرو اور کافروں (= اللہ تعالیٰ کے پیغمبرِ اعظم و آخرؐ اور حُسنِ کلامِ آخر کے مُنکروں) کو ان کے غیر اسلامی سرطانی معاشرے میں رہنے کے باعث المناک عذاب، یعنی خوف و خطر، غم و اندوہ، محکومی و غلامی، ذلت و مسکنت، شکست و خانہ براندازی اور جلاوطنی کا آتش بداماں کرب و درد سہنا ہوگا۔

105 2 مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ

عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اہلِ کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر (یعنی نبوت و وحی و تنزیلِ آخر کے اِنکار) کی روِش اختیار کر رکھی ہے، اور مُشرک (= جو اللہ کی ذات و صفات اور اُمورِ حیات و کائنات کی حکیمانہ کارروائی و سرانجامی میں غیر اللہ کو شریک سمجھتے ہیں) ہرگز پسند نہیں کرتے کہ تمہارے پروردگار و مالک کی طرف سے تم پر خیر یعنی حسنہ (حسین و مسرت انگیز نعمتیں) نازل ہوں؛ لیکن اللہ اپنے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق جسے چاہتا ہے اپنی رحمت (= خیر و حسنہ، یہاں نبوت و رسالت) کے لیے مختص کر لیتا ہے۔ اللہ تو بے نہایت اِحسان و حسنہ (Infinite bounties) کا مالک اور نوازنے والا ہے۔

106 2 مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ہم اپنی کسی (پہلی کتاب کی) آیت (Revelation) کو منسوخ (Abrogate) یا فراموش کرا دیتے ہیں تو اس کے بجائے اس سے خوب تر یا اس جیسی آیت (باندازِ دیگر) لے آتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ (اپنی مشیت و حکمت کے مطابق) ہر شے کرنے کی قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے؟

107 2 اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

کیا تمہیں اِس واقعیت کا علم الیقین نہیں کہ سماوی یا افلاکی کُروں اور خلاؤں اور کُرہ ارض کی ملکیت و بادشاہت اور حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے (اس لیے کوئی فردِ بشر اپنے مال و دولت کا مالک نہیں، محض اس کا امین مستفید ہے، نیز نہ اپنی مرضی سے اس میں تصرف کرنے کا مجاز ہے؛ اسی طرح اس کائنات میں کوئی غیر اللہ بھی بادشاہت کا مالک نہیں اور نہ اسے اپنے یا غیر اللہ کے قوانین و احکام کے ذریعے حکومت و حکمرانی کرنے کا اختیار ہی حاصل ہے)، اور یاد رکھو کہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی اور والی و سرپرست ہے نہ مددگار اور نہ سفارش کرنے والا ہی ہے (اس دُنیا اور آخرت دونوں میں)۔

108 2 اَمۡ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا رَسُوۡلَـكُمۡ كَمَا سُٮِٕلَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ وَمَنۡ

يَّتَبَدَّلِ الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ

اے مسلمانو! کیا تم بھی اپنے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس طرح کے سوال کرنا چاہو گے جس طرح کے سوال اس سے پہلے (حضرت موسیٰؑ) سے کیے گئے تھے؟ (یاد رکھو! ایسا کرنا کفر ہے) اور جس شخص نے (اس قسم کے سوال کر کے اپنے) ایمان کو کفر میں تبدیل کیا، اس نے یقیناً فطری و حسین راہِ راست گُم کر دی (اور وہ اہلِ نار و نامُراد ہو گیا)۔

109 2 وَدَّ كَثِيۡرٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يَرُدُّوۡنَكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِكُمۡ كُفَّارًا ۖۚ

حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡحَـقُّ‌ ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ

بِاَمۡرِهٖ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

اہلِ کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے حسد کے باعث چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر تمہیں کفر کی طرف لَوٹا دیں، حالانکہ حق پوری طرح ان پر واضح ہو چکا ہے۔ (مسلمانوں!) تم ان کو معاف کر دو اور ان سے اس وقت تک درگذر کرو جب تک کہ ان کے بارے میں تمہیں اللہ کا حکم نہ ملے۔ یقین رکھو کہ اللہ اپنی مشیت کی ہر چیز اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

110 2 وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ‌ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ

عِنۡدَ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ

اور (مُسلمانو! اللہ کے حکم اور سنت نبویؐ کے مطابق نظام) صلوٰۃ قائم کرو اور اسلامی حکومت کو اس کے افسروں اور کارندوں کے ذریعے زکوٰۃ دو۔ اور جو حسنہ بھی تم اپنے نفسوں کے لیے آگے بھیجو گے، اُسے (آخرت میں) اپنے اللہ کے پاس (اپنے لیے) پاؤ گے۔ یقین رکھو کہ جو عمل تم کرتے ہو اللہ ان سب کو کامل اور واضح طور پر دیکھنے۔ جاننے والا (Seer-Knower) ہے۔

111 2 وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ
هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اور وہ (یعنی یہود و نصاریٰ بڑے فخر و مباہات سے) کہتے ہیں کہ یہود و نصاری کے سوا کوئی اور شخص جنت میں داخل نہیں ہونے کا۔ (لیکن) یہ محض ان کی خام خیالی ہے۔ ان سے مطالبہ کرو: اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو (ثبوت) میں اپنی کوئی (دل لگتی) دلیل پیش کرو۔

112 2 بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اصل یہ ہے کہ جس کسی نے اپنا سر تسلیم اللہ کے سامنے خم کر دیا (Surrendered to Allah)، یعنی فرماں بردار بن گیا (اور وہ محسن بھی ہوا، یعنی لوگوں کے ساتھ احسان یا مالی تعاوُن کرنے، نیز اور بھی حسین اُمور سر انجام دینے والا ہوا تو اس کا اجر یا صلہ جو دُنیوی و اُخروی صورت میں ہوگا اپنے پروردگار و مالک سے ضرور پائے گا؛ اور نہ ایسے اِنسانوں کے دلوں پر خوف و خطر مسلط ہوگا اور نہ وہ غمگیں و نادم ہی ہوں گے۔

113 2 وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ
الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا کوئی دین و ایمان نہیں؛ یعنی گمراہ ہیں؛ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا کوئی دین و ایمان نہیں یعنی وہ راہ گم کردہ ہیں؛ حالانکہ وہ (اللہ کی) کتاب پڑھتے ہیں۔ بالکل اسی طرح کی بات وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو (اللہ کی کتاب کا) علم نہیں رکھتے (۲۷)۔ (یاد رکھیں کہ) اللہ قیامت کے روز اس قضیّے کا فیصلہ کر کے رہے گا، جس میں یہ سب اختلاف کرتے ہیں۔ (حواشی نمبر ۲۷) اس سے یہ اصلِ عظیم معلوم ہوئی کہ علم در حقیقت وہ ہے جو اللہ کی کتاب (اب قرآن حکیم) سے حاصل ہو۔

114 2 وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ
خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

اُس سے بڑھ کر ظالم (یعنی اپنے نفس، دین اور اہلِ دین سے دُشمنی وزیادتی) کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے (یعنی نہیں ہو سکتا) جو اللہ کی مساجد (= عبادت گاہوں) میں اس کے اِسم یعنی صفاتِ حسنہ (Most beautiful and sublime attributes) کو بیان کرنے سے روکتا ہے، اور اس کی ویرانی اور ان میں فتنہ و فساد برپا کرنے میں کوشاں رہتا ہے؟ ایسے ظالموں کے لیے صرف یہی مناسب ہے کہ وہ ان میں داخل نہ ہوں مگر خوف بداماں دلوں کے ساتھ۔ ان ہی ظالموں کے لیے دُنیا میں ذِلت ورُسوائی ہے اور آخرت میں اُن کو شدید ترین عذاب، یعنی از بس زہرہ گداز کرب سہنا ہوگا۔

115 2 وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور اللہ کے لیے مشرق و مغرب برابر ہیں) کیونکہ وہ عالم زمان و مکان (World of time and space) سے ماوراء ہے (، لہٰذا تم جس سمت رُخ کرو گے اللہ تمہارے سامنے ہوگا۔ یقیناً اللہ بے انتہا وُسعت رکھنے والا۔ بے پایاں علم رکھنے والا ہے، یعنی اس کے علم و نظر میں موجود اِمکانی کل زمانی و مکانی وُسعتیں سمائی ہوئی ہیں۔

116 2 وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ
لَّهٗ قٰنِتُوْنَ

اور یہ لوگ (خصوصاً نصاریٰ، اعتقاداً) کہتے ہیں کہ اللہ نے (اپنا) بیٹا بنالیا ہے یا تولید کیا ہے (Allah has begotten a son)؛ حالانکہ وہ تو ہر قسم کے شریک و معاون، ضرورت و حاجت اور عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اُسی کی ملکیت ہیں، اور سبھی اس کے مطیع وفرماں بردار ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے تفویض کردہ فرائض (Duties) اور وظائف (Functions) اس کے فرامین وہدایت (Directions and Instructions) کے مطابق استقامت ودلجمعی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

117 2 بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

(اللہ ہی) آسمانوں اور زمین کا موجو و مخترع) ۲۸ (Inventor and Originator) (ہے۔اس کا اعجازِ قدرت ہے کہ)
جب وہ کسی تخلیقی فعلیت (Creative activity) کا فیصلہ کرتا ہے تو اس شے کو صرف یہ حکم دیتا ہے کہ "وجود میں آجا " !
(Come into being) تو وہ معرضِ وجود میں آجاتی ہے (اس کی تخلیقی فعلیت کے مطابق، جو ارتقائی یا تدریجی
(Evolutionary) ہے، جس پر علم و مشاہدہ شاہد ہیں)۔(حواشی نمبر ۲۸) موجد و مخترع: مُوجد: کوئی ایسی نئی چیز پہلی بار
بنانے والا، جو پہلے موجود نہ ہو، اور نہ دُنیا میں اُس کی نظر ہی ملتی ہو۔ مُخترع: کسی چیز میں ترمیم و تنسیخ اور اس کی تحسین و تکمیل
کرنے اُسے شکل و صورت اور کارکردگی کے اِعتبار سے نئی چیز بنانے والے کو مُخترع کہتے ہیں۔

118 2 وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

اور جو لوگ بے علم (یعنی علم کی روشنی سے محروم اور جاہل) ہیں، کہتے ہیں: کیوں اللہ ہم سے ہمکلام نہیں ہوتا؟ یا کیوں ہمارے
پاس (براہ راست) کوئی آیت یا نشانی (Revelation or sign) نہیں آتی؟ان سے پہلے لوگ بھی ان کی طرح ایسی ہی
باتوں کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ (وجہ یہ ہے کہ) ان کے دل و دماغ باہم ملتے جُلتے ہیں۔ (کیا انہوں نے دیکھا نہیں؟ کہ) ہم اپنی آیات
یعنی احکام و تعلیمات ان لوگوں کے لیے واضح طور سے بیان کر چکے ہیں جو حق بات کو تسلیم بالیقین کرنے والے ہیں۔

119 2 اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ

(اے پیغمبر اعظم و آخرؐ !) ہم نے آپ کو الحق (= سچے دینِ اسلام یا اللہ کے کُل حیاتِ اِنسانی کے نظام اور قُرآن مجید) کے ساتھ (
ایمان و اعمالِ صالحہ کے حسین ثمرات کی) خوشخبری دینے والا اور (کفر و شرک اور دیگر اعمالِ سُوء کے المناک نتائج و عواقب سے)
متنبہ کرنے والا (Warner) بنا کر بھیجا ہے۔آپ سے اہلِ نار یعنی آتش بقلب سَمَندر سرشت لوگوں (دوزخیوں) سے متعلق کچھ
پوچھا نہیں جائے گا (جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جائے گا، دیکھیے المائدہ ۱۲۶: ۵-۱۱۸)۔

120 2 وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ
وَّلَا نَصِيْرٍ

(اے نبیِ اکرمؐ) یہود اور نہ نصاریٰ ہی آپ سے اس وقت تک ہر گز راضی نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کا دین (Creed) اِختیار نہیں کر لیتے۔ اُن کو بتا دیجیے کہ اللہ کی ہدایت تو صرف "الھدیٰ (Divine guidance) یا قرآنِ حکیم ہے۔ آپ کے پاس "العلم" یا قرآن حکیم (کی روشنی) آجانے کے بعد اب اگر آپ نے ان کی خواہشات کا لحاظ و اتباع (۲۹) کیا تو (یاد رکھیے) پھر اللہ کے سوا (اس کے قانونِ مُجازات سے بچانے والا) آپ کا کوئی حامی و سرپرست ہوگا نہ مُعاون و مددگار ہی۔ حواشی نمبر ۲۹- یہ ہے اِرتداد کی سزا، جس سے کوئی متنفس بھی مُستثنیٰ نہیں۔

121 2 اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

جن لوگوں کو ہم نے (اپنی) کتاب دی اور وہ اس کا مطالعہ بالحق (۳۰) کرتے ہیں، یعنی اس طرح کرتے ہیں جس طرح مخلص تلمیذ القرآن غور و فکر اور حسنِ نیت کے ساتھ مطالعہ (اور اس پر عمل) کرتے اور کرنے کا حق ادا کرتے ہیں تو اصل میں یہی لوگ اس پر ایمان، یعنی اس طرح کے قوانین و احکامات اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین و عمل کرتے ہیں۔ لیکن جو اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، وہی اصل میں خسارے میں رہنے والے یعنی اس کی رحمت اور دُنیوی و اُخری حسنہ (جنت) سے محروم رہنے والے ہیں (یہ ہے خسارے کا مطلب)۔ (حواشی نمبر ۳۰) تلاوت (وقرأت): تلاوت کا مادہ ت ل و ہے۔ تَلَاہُ (ن) کے معنی کسی کے پیچھے پیچھے اس طرح چلنا کے ہیں کہ ان کے درمیان تیسری چیز حائل نہ ہو۔ یہ کہیں تو جسمانی طور پر ہوتا ہے اور کہیں اس کے احکام کا اتباع کرنے سے۔ اس معنٰی میں اس کا مصدر تُلُوٌّ اور تَلُوٌّ آتا ہے۔ کبھی یہ متابعت کسی کتاب کی قرأت (پڑھنے) اور اس کے معانی سمجھنے کے لیے غور و فکر کرنے کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس معنی کے لیے اس کا مصدر تِلَاوَۃٌ آتا ہے۔

اَلتِلَاوَۃُ: بالخصوص اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی کتابوں کے اتباع کو تِلَاوَۃٌ کہا جاتا ہے۔ کبھی یہ اتباع ان کی قرأت (پڑھنے) کی صورت میں ہوتا ہے، اور کبھی ان کے اوامر و نواہی (احکام و تعلیمات) کی ترغیب و ترہیب، اور جو کچھ ان کو سمجھا جا سکتا ہے ان کے اتباع کی صورت میں۔ یہ یاد رہے کہ تلاوت کا لفظ قرأت سے خاص ہے، یعنی اس میں قرأت کا مفہوم تو پایا جاتا ہے، مگر تلاوۃ کا مفہوم قرأۃ کے اندر نہیں آتا۔ چنانچہ کسی کا خط پڑھنے کے لیے تَلَوْتُ رُقْعَتَکَ نہیں بولتے، بلکہ یہ لفظ صرف قُرآنِ مجید کو اس طرح پڑھنے پر بولا جاتا ہے کہ اس پر عمل کرنا فرض یا لازم ہو جاتا ہے (المفردات، بذیلِ مادہ)۔

122 2 يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

اے بنی اسرائیل یا یہودیو! میرے ان انعامات کی یاد تازہ کرو جو میں نے تم پر ارزانی کیے تھے؛ نیز میں نے (علم وحکت، قوت و سطوت اور مادی و معنوی حسنہ (۳۱) کے اعتبار سے) تمہیں اقوام عالم پر فوقیت دی تھی۔ (حواشی نمبر۳۱) مادی و معنوی حسنہ: مادی وحسنہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی مادی (Material) حسین و مسرت انگیز نعمتیں ہیں؛ اور معنوی حسنہ اس کی رحمت و مغفرت، نصرت و ہدایت، علم و حکمت، طمانیت و مسرت، تکمیلِ نُورِ ذات اور حیات طیبہ پر دلالت کرتی ہے۔

123 2 وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

اور اس شکیب رُبا روز (حساب وجزا سے حسنات کے ذریعے) اپنا بچاؤ کر لو، جب کوئی متنفس دوسرے متنفس کے کام نہیں آئے گا اور نہ اس سے کوئی فدیہ (Compensation) ہی قبول کیا جائے گا، اور نہ اُسے کسی کی شفاعت یا سفارش (Intercession) فائدہ ہی دے سکے گی؛ نیز نہ ان کو کہیں سے کوئی مدد ہی ملے گی (یا، نہ جائے پناہ ہی ملے گی)۔

124 2 وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ

اور عشق ووفا کی یہ حکایتِ دِلگداز یاد رکھنے کی ہے کہ جب (حضرت) ابراہیمؑ کو اُن کے ربِّ (عاشق) نے چند (عشق ووفا کی) باتوں یوں آزمایا تو وہ ہر آزمائش میں کامیاب گزرے۔ (اس پر ربِّ عاشق نے) فرمایا: "میں نے آپ کو افرادِ نسلِ انسانی (Mankind) کا مُقتدیٰ (امام) مقرر کر دیا ہے"۔ انہوں نے عرض کیا "کیا یہ وعدہ میری نسل (Progeny) کے لیے بھی ہے؟" اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: میرا وعدہ ظالموں یا ان لوگوں کے لیے نہیں جو شرک (۳۲) کرنے، بندوں کے حقوق غصب کرنے والے ہوں گے؛ نیز فتنہ و فساد، جرم وگناہ، تکبر واستحصال، سُود خوری و کسبِ حرام کرنے والے ہوں گے؛ لیکن قُرآن و سنہ کے مطابق العفو زکوٰۃ دینے والے ہوں گے اور نہ صلوٰۃ قائم کرنے والے۔ (حواشی نمبر۳۲) شرک: شرک کا مطلب ہے: اکابر وسادات پرستی، مشائخ و پیراں پرستی، روضہ و مقبرہ، شبیہ و بُت پرستی؛ نیز نفس پرستی وغیرہ وغیرہ۔

125 2 وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ
مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

اور (یہ تاریخ ساز و عہد آفرین واقعہ بھی یاد کرو کہ) جب ہم نے خانہ کعبہ کو بنی نوع انسان (Mankind) کا مرجع اور مرکز اجتماع (Resort and place of assembly) اور جائے امن وامان مقرر کیا تھا، اور افرادِ نسلِ انسانی کو حکم دیا تھا کہ مقامِ ابراہیمؑ کو (جہاں آپؑ صلوٰۃ قائم کرتے تھے) تم بھی ہمیشہ کے لیے صلوٰۃ قائم کرنے کی جگہ یا قبلہ بنالو، اور ہم نے ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کو تاکید کی تھی کہ وہ میرے اس گھر (بیت اللہ) کو طواف کرنے والوں، اور اِعتکاف (یعنی قرآن حکیم اور انفس اور آفاق میں تفکر بالحق کرنے کے لیے قیام) کرنے والوں، نیز رکوع و سجود کرنے والوں (مصلین) کے لیے (ہر قسم کی مادی و معنوی نجاستوں سے) پاک وصاف رکھنا (اس حکم کا اطلاق ان کے بعد آنے والے حرم شریف کے متولیوں پر بھی ہوتا ہے)۔

126 2 وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ
النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

اور (اہل عشق و وفا حضرت اِبراہم علیہ السلام کی آرزو و دعا کی معنویت میں بھی تفکر بالحق کرو کہ (جب آپ نے اِستدعا کی تھی کہ میرے ربّ! اس (بے آب و گیاہ قطعہ صحرا) کو امن کا شہر بنادے، اور اس کے باشندوں کی ماکولات و مشروبات سے کفالت کرنا جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کو تسلیم بالیقین کریں گے۔ (اس دُعا کے جواب میں ربِّ رحمٰن نے) فرمایا: (یہ دُعا میں نے قبول کر لی، لیکن) ان میں سے جو اللہ کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو قولًا یا فعلاً اور آخرت، یعنی قیامت، نشاۃ ثانیہ، حساب اور جزا و سزا کے یوم، جنت و جہنم وغیرہ وغیرہ کو) ماننے سے اِنکار کریں گے، وہ بھی ان ثمرات سے اِستفادہ کریں گے، مگر کم مدت کے لیے، کیونکہ پھر (بروزِ قیامت) میرے قانون مُجازات کے ہاتھوں بے بس ہو کر یہ آتش بقلب کجر و اِضطراری طور پر جہنم کا اذیت دہ کرب سہنے کے لیے اس میں جانے پر مجبور ہوں گے، اور وہ (سفر زندگی کی) گھناؤنی اور سُوہانِ رُوح منزلِ آخر ہے۔

127 2 وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور (اس سُنت پیغمبریؑ میں بھی تفکر بالحق کرو کہ) جب (حضرت) ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ خانہ کعبہ کی بُنیادیں اُٹھارہے تھے (تو کام کے ساتھ ساتھ یہ دُعا بھی مانگتے جاتے تھے): ''اے ہمارے پروردگار وآقا! ہم سے جو کام ہو رہا ہے، اُسے قبول فرما! یقینا تو سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ جاننے والا۔، بالفاظ دیگر، تُو اپنی کُل مخلوقات کے اقوال وافعال کا احسن واکمل سمعی وبصری مشاہدہ کرنے والا ہے۔

128 2 رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

ہمارے پروردگار وآقا! ہمیں ہمیشہ کے لیے اپنے بندگانِ تسیم ورضا (۳۳) بنالے؛اور ہماری نسل میں سے اپنے بندگانِ فرمانبردار کی ایک اُمت یا جماعت بنائے رکھنا؛ نیز ہمیں ہمارے طریقِ عبادت سکھادے! ہم سے اِلتفات بہ لُطف وکرم فرما۔ یقینا تو بار بار اِلتفات برحمت وتوبہ قبول کرنے والا۔ ترس کھانے، لُطف وشفقت کرنے اور بخشنے والا ہے۔

(حواشی نمبر ۳۳) بندگان تسلیم ورضا: اس سے مراد اللہ جل شانہٗ کے اہلِ حُسن وعشق، مومن وموحد، متقی وفرماں بردار اور مُجاہد وشکر گزار بندے ہیں۔ یہ اپنے الٰہ جمیل ورب عاشق کے حضور سر تسلیم خم کیے اُس کے کل احکام وتعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں؛اور ہر حال میں اس سے خوش رہتے ہیں اور اُن کا ہر عمل اس کے قرب ورضوان کی تحصیل کے لیے ہوتا ہے۔ ان کے لیے یہ تلمیذ القرآن ''اہل عشق ووفا'' کی تعبیر اختیار کرنے کا عادی ہے۔

129 2 رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(سیدنا حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا مانگی تھی): یارب! ان (اہل مکہ) میں انہیں میں سے ایک رسول اُٹھا کھڑا کرنا جو ان کو تیری آیات کا درس دے تاکہ وہ ان میں تفکر باعلم کریں اور ان کو الکتاب (جو علم وحکمت اور ہدایت کا سرچشمہ ہوتی ہے) کے علوم وفنون اور اوامر ونواہی وغیرہ کی تعلیم دے؛ نیز اُن کو وقت کے تقاضوں (اور اُسوۂ رسولؐ) کے مطابق حیاتِ طیبہ بسر کرنے کے حکیمانہ اصول سکھائے؛اور ان کے دل ودماغ کی تطہیر وتصعید کرے اور ان کے قُوائے مُضمرہ کو قوت سے فعل میں لائے اور ان کے اخلاق کی تہذیب وتحسین کرے۔ بلاشبہ تو جلیل ومقتدر۔ دانائے کل بھی ہے اور حکمت کار وحکمت آموز بھی۔

130 2 وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ

اور کون ابراھیمؑ کے دین (یعنی فکری و عملی طریقِ زندگی) سے رُو گردانی کر سکتا ہے، بجز اس کے جس نے اپنا نفس امارہ (۳۴) بنا لیا ہو؟ ہم نے تو دنیا میں ان کو اپنی عاشقانہ بندگی و رسالت اور اپنے بندوں کی امامت کے لیے) منتخب کر لیا تھا۔ اور آخرت میں وہ (جنت میں) صلحاء یعنی حُسنِ عمل کرنے والوں (کی صحبت و رفاقت) میں ہوں گے۔

٭(حواشی نمبر ۳۴) نفسِ امارہ: نفس ایک نامیاتی کل (Organic whole) ہے اور اس کے دو اجزا ہیں: نفس امارہ اور نفس لوامہ۔ نفس امارہ کا وظیفہ (Function) خواہشات و تمنیات پیدا کرتے رہنا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی غیر معمولی اھمیت مسلمہ ہے؛ لیکن اس کی فطری حدود سے متجاوز قبیح اور شر انگیز خواہشات کو شیطان اپنی وسوسہ اندازی اور جمالیاتی فریب کاری سے حسین و دلکش اور نظر افروز و محبوب بنا کر اِنسان کو دکھاتا اور انھیں پورا کرنے پر اُکساتا رہتا ہے۔ اگر نفسِ امارہ اس جمالیاتی فریب میں آجائے تو انسان اپنے عواطف و امیال اور جذبات و داعیات کو اپنا الٰہ یا معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع بنالیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں، وہ شرک و کفر اور گناہ و جرم کو بھی حسین سمجھ کر کرنے لگتا ہے اور اس کے منفی یا سلبی اثرات ''نفس'' پر مرتسم ہوتے جاتے ہیں اور اس کو خوف و حُزن کی آگ محیط ہو جاتی ہے۔ یہ آگ نفس کو اہلِ نار بنا دیتی ہے۔ نفس لوامہ کا وظیفہ نفس امارہ کو اپنی خواہش یا عواطف و امیال وغیرہ کو اپنا اِلٰہ بنانے سے روکنا اور اس پر اسے سرزنش کرتے رہنا ہے۔ اگر اِس سرزنش سے نفس امارہ باز آجائے تو اِنسان جُرم و گناہ کو اس کی اصل بھیانک شکل میں دیکھتا ہے اور اسے کرنے سے باز رہتا ہے۔ پھر وہ حُسنِ عمل کرنے لگتا ہے، جس کے حسین مثبت اثرات ''نفس'' پر مرتب ہوتے ہیں، اس کے نتیجے میں، وہ حسین و مطمئن بن جاتا ہے، جس کے لیے قرآن مجید نے ''نفس مطمئنہ'' کی تعبیر اختیار کی ہے (الفجر ۸۹: ۲۷ بعد)۔ مفصل بحث کے لیے اس تلمیذ القرآن کی کتب: جمالیات، قرآن حکیم کی روشنی میں؛ فلسفہ حسن؛ شیطان کا جمالیاتی فریب، فیروز سنز، لاہور۔

131 2 اِذۡ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

اور (یہ ہے اصل دین و ایمان جو حرزِ جان بنا لینے کی ہے کہ) جب ربِّ عاشق نے اُن (یعنی حضرت ابراھیمؑ) کو یہ (عاشقانہ) ارشاد فرمایا کہ (اپنی کل متاع کے ساتھ) ''اپنے آپ کو میرے سپرد کردو'' (Surrender to Me)؛ تو (بندۂ عشق و وفا نے بلا تامل) عرض کیا: ''میں نے اپنے آپ کو (اپنی کل مادی و معنوی متاع کے ساتھ) کل مخلوقاتِ عالم کے پروردگار و مالک کے سپرد کر دیا۔ (میرا کیا ہے؟ سب کچھ تیرا ہی تو ہے

132 2 وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَـكُمُ الدِّيْنَ فَلَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْـتُمْ مُّسْلِمُوْنَؕ

حضرت ابراھیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اسی (دینِ توحید یا طریقِ عشق و وفا) کی تاکیدی نصیحت فرمائی تھی (Enjoined upon them)؛اور (آپؑ کے پوتے حضرت) یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی، (اور فرمایا تھا) اے بیٹو! اللہ نے تمھارے لیے یہ دین (= ملت ابراھیمؑ) منتخب فرمایا ہے۔لہٰذا تمہیں ہر گز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم بندگانِ تسلیم و رضا ہو۔

133 2 اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ
بَعْدِىْؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ

کیا تم اس وقت حاضر تھے جب موت نے یعقوبؑ کو آلیا تھا؟اس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا: ''میرے مرنے کے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟، یعنی کس کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر عمل یا ان کے مطابق زندگی بسر کرو گے؟'' انہوں نے جواب دیا تھا: ''ہم آپ کے معبود و حاکم اور آپ کے آباؤ اجداد ابراھیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود و حاکم کی فرمانبرداری و بندگی کریں گے جو صرف ایک ہی معبود و حاکم ہے؛اور ہم اسی کے مُطیع و فرمانبردار بندے ہیں اور رہیں گے، یا ہم اسی کے بندگانِ تسلیم و رضا ہیں۔

134 2 تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَـكُمْ مَّا كَسَبْتُمْۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

یہ ایک ہم کیش قوم تھی سو گزر چکی۔انہوں نے (حسنات یا سیّئآت (۳۵) سے جو کمایا، ان کے لیے ہے، اور جو تم کماتے ہو، تمہارے لیے ہے۔ وہ جو اور جیسے عمل کرتے تھے ان سے متعلق تم سے باز پُرس نہیں ہو گی۔ حواشی نمبر ۳۵- حسنات و سیّئآت: حسنات سے مراد اعمالِ صالحہ کے حسین و سرور انگیز اثرات، اور سیّئآت کا مطلب ہے: اعمالِ سُوء کے غم انگیز و آتشیں اثرات۔

135 2 وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اور (اہل کتاب) کہتے ہیں کہ یہود یا نصاریٰ ہو جاؤ تو ہدایت، یعنی راہِ راست اور آخری منزلِ مقصود (جنت) پاؤ گے۔ (اے پیغمبر اعظم وآخرؐ!) ان کو (اس اصلِ عظیم سے) آگاہ کر دو کہ ایسا نہیں ہے، بلکہ راہِ راست اور منزل مقصودِ آخر (جنت قرۃ العین) پانے کا طریقِ سفر زندگی ابراھیمؑ کا ہے (جو توحید اور عشق و وفا کا راستہ ہے اور وہ) سب معبودانِ باطلہ سے کٹ کر ایک اللہ کے بندۂ تسلیم ورضا بن چکے تھے۔ اور یقینا وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔

136 2 قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

اے مُسلمانو! اپنے اس عقیدے کا اعلان کردو کہ ہم اللہ کی توحیدِ اُلوھیّت و ربوبیّت اور اس کے دین یا نظامِ حیاتِ کُلّی کو دل و جان سے تسلیم بالیقین کر چکے ہیں؛ اور اس (کے حُسنِ کلام آخر) پر جو ہم پر نازل ہوا ہے؛ اور اس (کلام) پر جو ابراھیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد کے قبائل پر نازل ہوا، اور اس پر بھی جو کتابوں کی شکل میں) موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو دیا گیا؛ نیز اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو دیگر تمام انبیاء کو اُن کے پروردگار و آقا کی طرف سے عطا ہوا۔ ہم ان پیغمبروںؑ میں سے ایک میں بھی کوئی فرق یا امتیاز (Difference or distinction) روا نہیں رکھتے، اور ہم تو اسی (یعنی اللہ۔ ربُّ العٰلمین) کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

137 2 فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِىْ
شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ

اگر یہ لوگ بھی اِسی طرح اس (قرآن مجید) کو تسلیم بالیقین کر لیں، جس طرح تم نے اسے تسلیم بالیقین کر لیا ہے تو سمجھ لیں کہ وہ راہِ مستقیم پر آ گئے اور منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ اور اگر وہ اس سے رُو گردانی کرتے رہے تو بلا شبہ وہ عصبیت و مخالفت پر قائم ہیں۔ لہٰذا (فکر نہ کرو کہ) ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کرنے کو اللہ کافی ہے، اور وہ سب کچھ سننے والا (Hearer-in-Himself)۔ سب کچھ جاننے والا (Knower-in-Himself) ہے۔

138 2 صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ

مُسلمانو! نصاریٰ کو بالخصوص بتادو کہ تُم تو اِنسان کے بنائے ہوئے رنگ سے اپنے بچوں کو عیسائی بنانے کے لیے رنگتے ہو، لیکن (ہم نے اللہ کا رنگ یا دین اختیار کر لیا ہے؛ (ذرا بتاؤ تو سہی) اللہ کے دین یا نظامِ حیاتِ کلی سے افضل و اعلیٰ اور اکمل و خُوبتر اور کس کا دین ہو سکتا ہے؟ (یعنی نہیں ہو سکتا، لہٰذا) ہم تو اسی کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر عاشقانہ انداز میں عمل کرنے والے ہیں۔

139 2 قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۙ

(مُسلمانو! ان سے) کہو! "تم اللہ کے بارے میں ہم سے کس لیے بحث و تمحیص کرتے ہو"؟ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ ہمارا بھی پروردگار و آقا ہے اور تمہارا بھی پروردگار و آقا ہے۔ اور ہمارے اعمال (کے ثمرات (٣٦) ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال (کے ثمرات) تمہارے لیے ہیں" (لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو سُن لو کہ) ہم اپنے آپ کو ہر قسم کے مشرکانہ اور متعصبانہ اعتقادات و نظریات اور جذبات سے پاک و منزہ کر کے صرف اُسی کے ہو چکے ہیں۔ حواشی نمبر ٣٦ ثمرات: ثمرات کے معنی ہمیشہ پھل ہی نہیں ہوتے، بلکہ جملہ ماکولات و مشروبات بھی ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں اعمال کے اثرات و نتائج (اچھے ہوں یا برے) کو بھی ثمرات کہتے ہیں۔

140 2 اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

(اے یہود و نصاریٰ!) کیا تم یہ دعوے کرتے ہو کہ (حضرت) ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام، نیز ان کے مختلف نسلی قبائل یہودی یا نصرانی تھے؟ ان سے پوچھو تو سہی! کیا تم زیادہ علم رکھتے ہو یا اللہ (جو علیم و خبیر اور عالم الغیب والشھادہ ہے)؟

اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو شہادت کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے (اس کی کتاب میں) اس کے پاس موجود ہے؟ اور (یاد رکھو) اللہ اس سے غافل، یعنی بے خبر و بے پروا نہیں جو تم کرتے ہو۔

141 2 تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

یہ ایک اُمت تھی جو گزر گئی۔ انہوں نے (حسنات یا سیّئات میں سے) جو اکتساب یا عملاً حاصل کیا، ان کے لیے ہے اور جو تم اکتساب یا عمل سے حاصل کر رہے ہو، وہ تمہارے لیے ہے۔ ان کے اعمال کے متعلق تم سے پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی کہ انھوں نے کیوں اور کس لیے کیے تھے؟

142 2 سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ
قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

جو لوگ عقل و بصیرت سے محروم ہیں، اب یہ کہیں گے کہ کس شے نے ان مسلمانوں کو ان کے قبلے سے پھیر دیا، جس پر وہ پہلے قائم تھے، یعنی مسلمانوں نے کس بناء پر اپنے قبلے بیت المقدس سے منہ موڑ لیا، جس کی طرف وہ پہلے مُنہ کر کے صلوٰۃ قائم کرتے تھے؟ (اے نبی!) اُن کو (اس واقعیت سے) آگاہ کر دیجیے کہ المشرق والمغرب، یعنی مشرقین و مغربین اللہ کے لیے ہیں،) یعنی اس کے لیے برابر ہیں، کیونکہ وہ کل ابعاد (Dimensions) سے بالا و اور وراء الوراء ہے (۔اس کی مشیت یہ ہے کہ وہ اُنھیں ان کی حقیقی منزلِ مقصود اور اس کا حسین و فطری،، سیدھا اور سچا راستہ دکھاتا اور ان کا دلیلِ راہ بنتا ہے جن کو اِن کی سچی آرزو ہوتی ہے (البقرہ ۲:۲)۔

143 2 وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اور اسی طرح ہم نے (اپنے قانونِ تدبیری (۳۷) اور قانونِ احترامِ آرزو (۳۸) کے مطابق۔ مُسلمانو!) تم کو اِفراط و تفریط کے درمیان کی راہِ مُستقیم پر چلنے والی اُمت بنایا تاکہ تم بنی نوع انسان پر شاہد بن جاؤ (یعنی تمہاری روشِ زندگی ان کے لیے صیر فی

ہدایت وضلالت بن جائے، اور پیغمبر اعظم وآخر (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر شاہد بن جائیں (یعنی آپؐ کا اُسوہ حسنہ تمہارے لیے صیرفی ہدایت وضلالت بن جائے۔

اور ہم نے (بیت المقدس کو) اس لیے قبلہ مقرر کیا تھا، جس پر پہلے تم تھے، تاکہ ظاہر ہو جائے کہ تم میں سے کون رسول (آخر الزمانؐ) کی مُتابعت کرتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے؛ اور (تحویلِ کعبہ کا حکم) لوگوں پر شاق گزرا، لیکن اُن پر نہیں جن کو اللہ نے (اُن کی آرزوئے ہدایت کی بناء پر) راہِ راست پر لگایا تھا۔ اور اطمینان رکھو یہ بات) اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ تمہارے ایمان (کے ثمرات) ضائع ہونے دے۔ یقین جانو! کہ اللہ بنی نوعِ انسان (Mankind) پر بے نہایت شفقت و عنایت اور نوازش و کرم نوازی کرنے والا - غایت درجہ ترس کھانے، عفو و در گزر کرنے اور بخشش و محبت کرنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۳۷- قانونِ تدبیری (Allah's Law of Prudential Planning) : قُرآن مجید کی رُو سے اللہ تعالیٰ مدبر الُامور ہے، اور وہ اپنے اُمور کو اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری سے سرانجام دیتا ہے۔

نمبر ۳۸- قانونِ احترامِ آرزو: دیکھیے حواشی نمبر ۶۔

144 2 قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ

(پیارے نبیؐ! اس طلب وآرزو میں کہ خانہ کعبہ آپ کا قبلہ بن جائے) آپ کا بار بار اپنا مُنہ آسمان کی طرف اُٹھانا ہم نے دیکھا ہے۔ اب ہم اُسی قبلے کی طرف آپ کو پھیرے دیتے ہیں، جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ اب آپ مسجد حرام (= خانہ کعبہ) کی جانب اپنا رُخ کر لیں۔ اور جہاں کہیں آپ اور مسلمان ہوں (صلوٰۃ قائم کرنے کے وقت) اپنا رُخ اس سمت کر لیا کریں۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے، خوب جانتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے (تحویلِ قبلہ کا حکم) سچا اور حکیمانہ ہے؛ اور یہ لوگ جو کرتے رہتے ہیں، اللہ اس سے غافل، یعنی بے خبر و بے پروا نہیں۔

145 2 وَلَىِٕنۡ اَتَيۡتَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَكَ ‌ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ
بِتَابِعٍ قِبۡلَتَهُمۡ‌ ۚ وَمَا بَعۡضُهُمۡ بِتَابِعٍ قِبۡلَةَ بَعۡضٍ‌ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ
مِنَ الۡعِلۡمِ‌ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ‌ۘ

(پیارے نبیؐ !) اگر آپ ان کو جنہیں کتاب دی گئی ہے، ہر قسم کی دلیل و بُرہان اور آیت و ثبوت بھی پیش کریں تو وہ آپ کے قبلے کا اِتباع کرنے کے نہیں، اور نہ اب آپ ان کے قبلے کی پیروی کرنے والے ہیں، اور ان میں سے بعض دوسروں کے قبلے کی پیروی کرنے والے نہیں۔ اور آپ کے پاس (وحی و تنزیل کا جو علم آیا ہے، اس کے بعد بھی اگر آپ ان کی خواہشات کا تتبع کریں گے تو آپ کا ظالموں یعنی اللہ کے نافرمانوں کی طرح اپنے آپ کو اہلِ نار بنانے والوں میں سے ہو جانا شُدنی ہے۔

146 2 اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا يَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنۡهُمۡ
لَيَكۡتُمُوۡنَ الۡحَـقَّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ

جن لوگوں کو الکتاب دی گئی ہے وہ اُسے، یعنی قرآن مجید کو اِس یقینِ محکم کے ساتھ پہنچانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جس یقین کے ساتھ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک فرقہ ہے جو دیدہ و دانستہ حق یا سچائی کو چھپاتا ہے، یعنی اس حقیقت کا اظہار نہیں کرتا۔

147 2 اَلۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ

(اے نبیؐ ! قرآن مجید کے تمام قوانین و احکام) تیرے پروردگار و مالک کے سچے (اور قابل عمل) ہیں لہٰذا ان کے قابل عمل ہونے کے بارے میں ایسا اِضطراب و تامّل نہ کرنا جیسا اہلِ تشکیک کرتے ہیں۔

148 2 وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا‌ ۚ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِؕ اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يَاۡتِ بِكُمُ
اللّٰهُ جَمِيۡعًا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

ہر فرد یا جماعت کا کوئی نہ کوئی قبلۂ مقصود ہوتا ہے، جس کی طرف اس کی روشِ زندگی کا رُخ ہوتا ہے (جہاں تک تمھارے مقصودِ حیات کا تعلق ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا قُرب و رضوان اور بہشت ہونا چاہیے اور اس کے حصول کے لیے حسنات کا وافر تعداد و مقدار میں ہونا ناگزیر ہے، لہٰذا) عدل و احسان اور ایثار و قربانی کے کاموں میں ایک دوسرے پر سبق لے جانے میں لگے رہو (تمھیں ان حسین اعمال کا اجرِ حسنہ اور اعمالِ سُوء کرنے والوں کو ایسا ہی آتش بداماں صلہ دینے کے لیے بیکراں عالمِ برزخ سے) جہاں کہیں تم ہو گے، اللہ تم پر سب (بنی نوع انسان) کو میدان حشر میں لے آئے گا۔ یقین رکھو! اللہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

149 2 وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

اور (میرے نبیؐ!) اب آپ کا آنا جانا کہیں بھی ہو (قیامِ صلوٰۃ کے وقت) اپنا رُخ مقدس و محترم مسجد (خانہ کعبہ) کی طرف کر لیا کریں۔ اور ایسا کرنا، آپ کے پروردگار کی طرف سے "للحق" (یعنی دُنیوی و اُخروی لحاظ سے صداقت و افادیّت اور حکمت و مقصدیت کا حامل) ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو، اللہ اُس سے بے خبر و بے پروا (Unmindful) نہیں) یعنی وہ لوگوں کی ہر بات کا نوٹس (Notice) لیتا ہے(۔

150 2 وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

اور جہاں کہیں بھی (اے نبیؐ!) آپ آئیں جائیں (قیامِ صلوٰۃ کے وقت)، اپنا منہ مسجد حرام (خانہ کعبہ) کی طرف کر لیا کریں، اور (مُسلمانو!) تم بھی جہاں کہیں موجود ہو، اپنا رُخ اس کی طرف کر لیا کرو تاکہ ان لوگوں کے سوا جو ظالم ہیں، کسی کو تم پر الزام دھرنے کا کوئی موقع نہ مل سکے۔ ان ظالموں سے نہ ڈرو، بلکہ (میری) نافرمانی کرنے اور میرے قانونِ مجُازات سے ڈرو! اور (اس سے غرض یہ ہے کہ) میں اپنی نعمت تُم پر پوری کر دوں، یعنی تمہارے لیے اپنے دین اسلام یا نظامِ حیات کلی کی تکمیل کر دوں؛ نیز یہ بھی کہ تم حسین و فطری راہِ راست پر چل کر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ (جو جنت قرۃ العین ہے)۔

151 2 كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ

چنانچہ اسی طرح اپنی نعمت یعنی اپنے نظام حیات کلی کی تکمیل کے لیے ہم نے تمھی میں سے تم میں اپنا (آخری) رسول بھیجا ہے۔ وہ تمھیں ہماری آیات (= تاریخ کے اہم واقعات، جغرافیائی و سائنسی تغیرات، مذہبی، اخلاقی، سیاسی، عمرانی، تہذیبی اور علمی و فنی انقلاب کے عوامل و نتائج) کا درس دیتا ہے، تاکہ ان میں تفکر بالحق کرو؛ اور تمہارا تزکیہ کرتا (یعنی تمہارے قلب، دل و دماغ) کی تطہیر و تصعید اور اخلاق کی تہذیب و تحسین کرتا، نیز تمہارے قوائے مضمرہ کو قوۃ سے فعل میں لاتا اور ان کی نشو و نما دیتا ہے۔ اور تمہیں الکتاب یعنی قرآن حکیم کے علوم و فنون، اوامر و نواہی اور معارف و حقائق کی تعلیم دیتا ہے؛ اور حکمت سکھاتا ہے، یعنی قرآن حکیم کی ہدایات و تعلیمات کے مطابق دانشمندانہ طور پر حیاتِ طیبہ بسر کرنے کا طریقہ سکھاتا ہے؛ نیز تمہیں وہ علوم و فنون سکھاتا ہے، جن سے تم پہلے ناآشنا تھے (یعنی علوم جدیدہ)۔

152 2 فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

لہٰذا تُم میرا ذکر کرو، یعنی تُم میری نعمتوں کا اظہار و ابلاغ کرو، مثلاً میرے دینِ اسلام یا میرے کل حیاتِ انسانی کے نظام کے مادّی و معنوی یا دُنیوی و اُخروی فوائد کی تشہیر جمیل کرو؛ نیز قرآن کے علوم و فنون، قوانین و احکام اور تعلیمات کا اظہار و ابلاغ یا چرچا بھی کرو اور اُن کے مطابق زندگی بھی کرو۔ ماسبق آیۂ بصیرت افروز کے حوالے سے اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ قُرآنِ حکیم کا نظامِ تعلیم ہر لحاظ سے احسن و اکمل ہے، اس کو قائم کرو اور احسن طریقے سے چلاؤ اور دوسری اقوام کو ایسا کرنے کی ترغیب دو اور اس کے لیے کل ذرائع ابلاغ استعمال کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمھیں دوسری اقوام پر فضیلت دوں گا، اور وہ تمھارے علم و حکمت، ہنر مندی و قوت، عدل و احسان اور حُسن کردار کی تعریف و توصیف کریں گی، اور تمھاری پیروی کرنے میں فخر محسوس کریں گی۔ علاوہ بریں، میری کل نعمتوں سے مقدور بھر اِستفادہ کرتے رہنا، مثلاً سامعہ، باصرہ اور عقل و فکر کو علم و حکمت، ہُنر و فن یا ٹیکنالوجی سیکھنے کے لئے استعمال کرتے، نیز ان کے ذریعے حیات و کائنات کے نظاروں سے جمالیاتی کیف و مسرت حاصل کرتے، اور زمان و مکان کی تسخیر کرتے رہنا۔ علاوہ بریں، علم و ٹیکنالوجی حاصل کر کے دُور مار آلات اور ہتھیار ایجاد و اختراع کرتے رہنا؛ اور اس کے ساتھ ساتھ میرے احکام و قوانین اور تعلیمات کے مطابق حیاتِ طیبہ بسر کرتے رہنا۔ ایسا کرو گے تو میرا شکر ادا کرو گے۔ یہ تشکر و سپاس کا طریقہ ہے۔ لیکن یاد رکھنا، ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرنا اور نہ میرے احکام و قوانین اور تعلیمات کی خلاف ورزی ہی کرنا۔

153 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر (یعنی ثابت قدمی و حوصلہ مندی، توکل و رجااور استقلال و استقامت) اور صلوٰۃ (کے قیام اور اس کے تقاضوں کی تکمیل) کے ساتھ (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگتے رہو۔ یقین جانو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے، یعنی اس کی نصرت و امداد ان کے شاملِ حال ہوتی ہے جو ہر حال میں صبر کرنے والے ہوتے ہیں (دیکھیے البقرہ ۴۵ : ۲)۔

154 2 وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

اور اُن (مسلمانوں) کو جو اللہ کی راہ میں قتل یا شہید کیے گئے، مُردے (Dead) نہ کہو بلکہ وہ زندہ (Alive) ہیں، لیکن تُم اُن کی زندگی کی ماہیت و حقیقت کو نہیں سمجھتے (جس طرح خواب میں تم اپنی اور دوسروں کی زندگی، نیز زمان و مکان کی حقیقت کا شعور نہیں رکھتے)۔

155 2 وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ

اور ہم تمہیں قدرے خوف اور بھوک، پیاس یا روزی کی قلّت سے، نیز مال و منال، جانوں اور زرعی پیداوار کے زیاں یا نقصان کے ذریعے آزمائیں گے۔ اور مصائب و مشکلات میں ثابت قدم اور متوکل وپُر اُمید رہنے والوں کو (دُنیوی واُخروی (۳۹) حسنہ کی خوشخبری سنادو۔ حواشی نمبر ۳۹- دُنیوی حسنہ سے مُراد ہر حسین و محبوب شے، جیسے فتح و کامیابی، خوشحالی، عزت و فضیلت، مال و منال کی فراوانی، قوت و صولت، آزادی و قیادت وغیرہ وغیرہ۔ اُخروی حسنہ کا مطلب ہے جنتِ قرۃ العین اور اس کی بے شمار سرمدی اور لذیذ و حسین نعمتیں۔

156 2 الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۭ

صابر وہ (اہلِ عزیمت و ہمت اور متوکل و رجائیت پسند) لوگ ہوتے ہیں کہ جب ان کو کوئی مُصیبت لاحق ہوتی ہے تو ان کے دل و نُطق کی صدا یہ ہوتی ہے: ”ہم اللہ ہی کے (بندگان تسلیم و رضا) ہیں اور (اس کی نصرت و رحمت کے لیے) اُسی سے رجوع کرنے والے ہیں“۔ (غیر اللہ، یعنی تیرے محتاج و گدا، پیر و فقیر کے پاس حاجت روائی، مشکل کشائی یا استمداد کے لیے نہیں جاتے کہ ایسا کرنا شرک ہے، جو ناقابلِ معافی ظلم عظیم ہے۔

157 2 أُولَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ

اِن صبر کیش و وفا شعار (بندگانِ تسلیم و رضا) پر ہی ان کا ربّ (عاشق) کا الطاف و اکرام ارزانی کرتا ہے، اور انھیں اپنی شفقت و رافت اور دُنیوی و اُخروی حسنہ سے نوازتا ہے؛ اور وہی حقیقت میں ہدایت یافتہ ہیں، یعنی اپنی راہ و منزلِ مقصود پانے والے ہیں۔

158 2 إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلۡمَرۡوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِۖ فَمَنۡ حَجَّ ٱلۡبَيۡتَ أَوِ ٱعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيۡهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَاۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

(خانہ کعبہ کے پہلو میں دو پہاڑیاں ہیں) صفا اور مروہ، جو بلا شبہ اللہ (سے عشق و وفا) کی علامات ہیں، لہٰذا جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عُمرہ کرے تو کوئی مضائقہ یا حرج نہیں اگر وہ ان دونوں کے درمیان پھیرے لگائے (یعنی طواف یا سعی کرے، کیونکہ یہ تو کارِ خیر ہے)۔ اور جو کوئی ذوق و شوق سے حُسنِ عمل کرتا ہے تو اللہ (اس کی) قدر کرنے اور اجر دینے والا۔ سب کچھ دیکھنے، جاننے والا ہے۔

159 2 إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡتُمُونَ مَآ أَنزَلۡنَا مِنَ ٱلۡبَيِّنَٰتِ وَٱلۡهُدَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنَّٰهُ
لِلنَّاسِ فِي ٱلۡكِتَٰبِ أُولَٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلۡعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ

ہم نے واضح احکام و براہینِ قطعیہ اور ہدایت کلی میں سے جو نازل کیا ہے، اُسے جو لوگ (دیدہ و دانستہ دوسروں سے) چھپاتے ہیں، اس کے بعد بھی کہ ہم نے بنی نوع انسان کے لیے اپنی کتاب میں صاف صاف بیان کر دیا ہے، تو یہی لوگ ہیں جو (قانونِ مُجازات کے مطابق) اللہ کی رحمت و مغفرت سے دُور و محروم ہوتے جاتے ہیں اور حق کو چھپانے والوں سے نفرت کرنے والے بھی اُن کو بد دُعا دیتے رہتے ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت و مغفرت سے دُور و محروم رہیں۔

160 2 إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصۡلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُولَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيۡهِمۡ وَأَنَا ٱلتَّوَّابُ
ٱلرَّحِيمُ

البتہ جو لوگ (اس جرم سے نادم ہو کر) توبہ کر لیں اور (اپنی بگڑی ہوئی نفسیاتی حالت اور کردار کو) درست کر لیں اور جو چھپاتے تھے اُسے بے کم و کاست بیان کر دیں، تو میں ان کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہوں گا؛ اور میں تو ہوں ہی بار بار رحمت کے ساتھ اِلتفات کرنے والا - پیہم بخشش و شفقت کرنے والا۔

161 2 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

(لیکن) جو لوگ کافری کرتے کرتے یعنی دین اسلام میں داخل ہونے سے انکار کرتے کرتے کافر ہی مر گئے تو وہ اللہ کی رحمت و مغفرت سے محروم و دُور اور مغضوب ہو گئے، اور یقیناً فرشتے اور انسان کُلّھم ان کو اس لعنت کی بد دُعا دیتے ہیں (زبانِ حال و زُبانِ قال (۴۰) سے۔ حواشی نمبر ۴۰- دیکھیے حاشیہ نمبر ۲۴- زبانِ حال و قال: احوال و ظُروف کی زُبان اور نُطق۔

162 2 خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

اور وہ ہمیشہ اللہ کی رحمت و مغفرت سے محرومی و دُوری کے عذاب ہی میں رہیں گے؛ اُن کے درد و کرب میں ہرگز کمی نہیں کی جائے گی اور نہ ان کو دم لینے کی مُہلت ہی دی جائے گی۔

163 2 وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

(اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے) تمہارا الٰہ، یعنی معبود و محبوب اور مقصود و حاکم صرف ایک ہی الٰہ ہے (یقیناً) کوئی دوسرا الٰہ ہے ہی نہیں، بجز اس کے، جو رحمت بالذات بھی ہے اور اپنی مخلوقات سے ہمیشہ بے قیاس محبت اور ان کو بے اندازہ احسان و حسنہ سے نوازنے والا - پیہم ترس کھانے والا، بخشش و در گزر اور لُطف و کرم کرنے والا ہے۔

164 2 اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

یقین کرو کہ آسمانوں اور زمین کی خلقت (Creation) میں اور شب و روز (کی تاریکی اور (روشنی) کے متواتر آنے جانے کے فرق میں، لوگوں کی نفع بخش چیزیں (Profitable commodities) لے کر جہازوں کے دریائوں اور سمُندروں میں رواں دواں رہنے میں، نیز اس (کھاد (۴۱) میں جو اللہ آسمان سے پانی کے ساتھ اُتارتا ہے، پھر اس سے زمین کے مُردہ یا بنجر ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ یا زرخیز و شاداب کرتا، اور اس میں ہر قسم کی جاندار مخلوقات کو پھیلاتا ہے، نیز ہوائوں کے مُسلسل رُخ بدلنے میں، اور بادل میں جسے آسمان اور زمین کے درمیان پابندِ فرمان کر دیا جاتا ہے، عقل سے کام لینے والوں کے لیے سائنسی یا علمی و تحقیقی رہنما اُصول ہیں۔ حواشی نمبر ۴۱-اراضی کے ذرات میں بے شمار حیاتیاتی جرثُومے مُردہ حالت میں ہوتے ہیں، وہ بارش میں ملی ہوئی کھاد اور پانی سے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ اسے زمین کا زندہ ہونا کہتے ہیں۔

165 2 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ

افرادِ نسلِ اِنسانی میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو (بندگی و عبادت اور اِمداد و حاجت روائی کے لیے، قوت و قدرت میں) اللہ کا ہمسر و مثیل مانتے (اور) ان سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ سے محبت کرنا چاہیے۔ (یہ مشرکوں کا شعار ہے)، لیکن جو اہلِ ایمان ہیں وہ اللہ سے سب سے زیادہ اور شدید ترین محبت (یا عشق) کرتے ہیں۔ کاش! شرک کرنے والے لوگ اس (واقعیت) کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے، جو وہ عذاب کے وقت دیکھیں گے (تو وہ ہر گز شرک نہ کرتے) اور ان کو یقین ہو جاتا کہ ہر طرح کی قوت و عزت اور قدرت کا مالک صرف ایک اللہ ہے (دوسرا کوئی نہیں ہے)، اور وہ یاد رکھیں کہ اللہ (کا قانونِ مُجازات، مُشرکوں کو خاص طور سے) شدید ترین عذاب دینے والا ہے۔

166 2 اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ

(اس وقت کا تصور کرو) جب معبودانِ (۴۲) باطلہ، جیسے اکابر و سادات، ائمہ و مشائخ، پیر و فقیر وغیرہ وغیرہ) جن کی (دُنیا میں) پیروی کی جاتی تھی،۔ بروزِ قیامت اپنے پیروکاروں سے بیزاری ولاتعلّقی کا اِظہار کریں گے اور یہ پیروکار عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے (اور بچ نہیں سکیں گے) اور ان کے تمام رشتوں اور وسیلوں کا سلسلہ مُنقطع ہو جائے گا۔

حواشی نمبر ۴۲-اس جگہ اِس اہم نُکتے کی صراحت کر دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بر گزیدہ بندے سچے تو ہوتے ہیں، لیکن وہ آلِہ یا معبودانِ حقیقی نہیں ہوتے، اس لیے قرآن مجید کی رُو سے ان کو ایسا سمجھنے والوں کی نسبت سے وہ ''معبودانِ باطلہ'' ہوتے ہیں۔

167 2 وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ

اور جو مقلد، یعنی پیروی کرنے والے لوگ ہوں گے، وہ (حسرت و ندامت سے) کہیں گے: ''کاش! ہمارا دوبارہ دُنیا میں جانا ممکن ہوتا تو ہم بھی اُن سے اسی طرح بیزار و لاتعلق رہتے، جس طرح وہ آج ہم سے بیزار و لاتعلق ہیں''۔ پھر اللہ ان کے اعمالِ (سُوء) ان کو اس طرح دکھائے گا کہ ان کے قلب حسرتوں کا آتش کدہ بن جائیں گے، اور اُن کا (اپنے قلب اور جہنم کی) آگ سے نکلنا ممکن نہ ہوگا۔

168 2 يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

اے بنی نوعِ اِنسان! زمین میں جو بھی چیزیں (= ماکولات و مشروبات، شرعاً) حلال یا جائز- پاکیزہ، خوش گوار اور صحت افزا ہیں (شوق سے) کھاؤ- پیوٴ! لیکن شیطان کے نقُوشِ قدم پر نہ چلنا (یعنی اکابر و سادات پرستی نہ کرنا، اور نہ عُلمائِ سُوء (۴۳) و مشائخِ سالوس، نیز مُستکبرین، جیسے جاگیرداروں، وڈیروں، سرمایہ داروں، سُودی سرمایہ کاروں اور فرعونی حکمرانوں اور رہنمائوں کے قول و فعل کی پیروی کرنا اور نہ اُن کے قوانین و احکام ہی پر عمل کرنا) کیونکہ وہ تمہارا بلا شبہ کھلا دشمن ہے۔

حواشی نمبر ۴۳-عُلمائِ سُوء: یہ ایسے مذہبی پیشواء ہیں جو خود بھی مُشرک و اصنام پرست ہوتے ہیں، اور لوگوں کو بھی مُشرک، یعنی اکابر و سادات پرست، روضہ و مقبرہ پرست، بُت و شبیہ پرست، اور ظالم و جاہل بناتے ہیں۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کی صراطِ مُستقیم مسدود کرتے ہیں۔ تاویل بالباطل (کسی لفظ، اصطلاح یا آیہ کی غلط تاویل کرنا) اور تسمیہ بالباطل (کسی متنفس کو ایسے مُسمّیٰ یا مُسمیات سے موسوم کرنا یا ایسی صفت یا صفات سے موصوف کرنا، جو اس میں نہ ہوں) کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرنا اور اُن کے استحصال کرنا، ان کا شعار ہوتا ہے۔ یہ عُلمائِ سُوء اور مشائخ سالوس ہی ہیں، جنھوں نے اُمتِ مسلمہ کا شیرازہ مُنتشر کرکے (جو قُرآن مجید کے مطابق مُشرکانہ فعل ہے؛ الروم ۳۰: ۳۰-۳۱) اور ان میں ایک دوسرے کے خلاف منافرت و مخاصمت کے جذبات اُبھارتے رہتے ہیں۔ یہ اصلِ عظیم یاد رکھنا چاہئے کہ علماءِ سُوء اور مشائخ سالوس (آزروں) کے استیصال کے بغیر مُسلمانانِ عالم کبھی متحد و موحد اور قرآن مجید کے مخلص تلامیذ نہیں ہو سکتے۔

169 2 اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(اور) یہ شیاطین ہر حال میں تمھیں خوف و غم لانے والے حرام کام، اور بُخل و بے حیائی کرنے پر اُکساتے اور آمادہ کرتے رہتے ہیں، نیز اس کی بھی تحریک و ترغیب دیتے رہتے ہیں کہ اللہ (کی ذات و صفات اور احکام و تعلیمات) کے بارے میں ایسی باتیں کہو، جن کا تمھیں کچھ علم نہیں (تاکہ فرعونیت (۴۴) وہامانیت (۴۵) اور قارونیت (۴۶) اور آزریت (۴۷) کو فروغ حاصل ہو، اور ان سے اجتماعی زندگی کا توازن بگڑ جائے اور اس میں فتنہ و فساد پیدا ہو جائے)۔

(حواشی نمبر ۴۴) فرعون: ایسے حکمران یا طبقہ ارباب اقتدار کو کہتے ہیں جو احکامِ الٰہیہ کے بجائے اپنے یا غیر اللہ، مثلاً مجلس شوریٰ یا آئین ساز اسمبلی، پارلیمان وغیرہ کے بنائے ہوئے آئین و قوانین کے ذریعے حکومت کرتا ہو، اور اللہ تعالیٰ کی بجائے اپنے آپ کو مالک اور حاکمِ اعلیٰ سمجھتا ہو؛ نیز اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا نافرمان ہو اور انسانوں کے حقوق کا احترام کرتا، نہ اُنھیں دیتا ہو۔ علاوہ بریں، وہ نہ صلوٰۃ و زکوٰۃ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ادارے قائم ہی کرتا ہو۔ الغرض، فرعونیت علامت ہے اِدّعائے کبریائی و خدائی، ظلم و اِستحصال اور سرکشی و سرطانیت کی۔ اِس بناء پر اس تلمیذ القرآن نے فرعون کو ''معاشرتی سرطان'' سے تعبیر کیا ہے۔

(نمبر ۴۵) ہامان: علامت ہے فرعون کے خدم و حشم (Bureaucrats) کی، جو اس کے مُطیع و فرماں بردار اور مدح خوان و کاسہ لیس ہوں؛ اور فرعون کے جائز و ناجائز احکام پر عمل درآمد کرانا ان کا شِعارِ زندگی ہو۔ (نمبر ۴۶) قارون: علامت ہے تکاثُر پسند سرمایہ دار و بخیل، مُتکبر و قوم فروش اور حریصِ جاہ و قوت شخص کی۔ قارون رعایا کا دُشمن اور فرعون کا کاسہ لیس ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، جاگیردار، بڑے بڑے زمیندار، وڈیرے، کارخانہ دار، سُودی سرمایہ کار جو مزارعوں، محنت کشوں اور ہر قسم کے ہُنروں کا استحصال اور اُن کے بنیادی حقوق، خصوصاً مساوی پیداوارِ حق سلب کرتے، نیز اُن کو اپنا محکوم وغلام اور ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں، قارون ہیں۔ آزر، نمبر ۴۷- دیکھیے حاشیہ ۴۲۔

170 2 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ

اور جب لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب (کے احکام و تعلیمات) کی پیروی (یا ان کے مطابق زندگی) کرو، تو وہ جواب دیتے ہیں! ''نہیں؛ ہم تو اس روشِ زندگی پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا یا اَسلاف کو چلتے (۴۸) دیکھا ہے؟'' کیا اس صُورت میں بھی کہ ان کے باپ داد (یا اکابر و سادات) نے نہ تو عقل سے کام لیا ہو اور نہ اُنھوں نے راہِ راست ہی اختیار کیا ہو؟ (حواشی نمبر ۴۸) کورانہ تقلید، نیز اکابر و سادات پرستی کی ممانعت کی گئی ہے۔

171 2 وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ؁

اور اُن کافروں کی مثال اس شخص ایسی ہے جو کسی (حیوان) کو بُلائے تو وہ ہانک۔ پکار اور صدا کے سوا کچھ سُنے نہ سمجھے۔ (یہ لوگ حقیقت میں) بہرے (جو گوشِ حق نیوش نہ رکھتے ہوں، یا جو حُسن وحق کی باتیں سُننے کا دماغ رکھتے ہوں نہ یارا)، گونگے (جو زُبانِ حق گو نہ رکھتے ہوں، یعنی جن میں حق بات کہنے کا دماغ ہو نہ حوصلہ)، اندھے (جو دیدۂ عبرت نگاہ نہ رکھتے ہوں؛ یعنی حسن کور (نمبر ۴۹) و حق کور (نمبر ۵۰) اور نُورِ بصیرت محروم ہوں) ہیں، لہٰذا وہ (حیوانوں کی طرح) سمجھتے بوجھتے ہی نہیں۔

(حواشی نمبر ۴۹) حُسن کور : (Beauty blind) جس طرح لوگ رنگو دھیا یا رنگ کور (Color blind) ہوتے ہیں، اُسی طرح اکثر لوگ حُسن کور ہوتے ہیں۔ حُسن کور اس شخص کو کہتے ہیں جس کی جمالیاتی حِسّ فعال نہ ہو، بلکہ ناکارہ یا مُردہ ہو جائے۔ ایسے لوگ حُسن و سُوء یا حسنہ و سیّئہ میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ علاوہ بریں، وہ حسین چیزوں مثلاً سبزہ و گُل، شجر و آبِ رواں، طُیور و اَثمار، دوشیزۂ سحر و شفق، قمر و نجوم، کوہ و کمر، نیز دیگر حیاتیاتی مخلوقات کو دیکھ کر جمالیاتی حظ و مسرت (Aesthetic pleasure and bliss) حاصل نہیں کرتے۔ ان کا ایسا دیکھنا جمالیاتی مُشاہدہ (Aesthetic experience) نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ جمالیاتی مُشاہدہ اُسے کہتے ہیں، جس سے اہلِ نظر جمالیاتی حظ و مسرت یا جمالیاتی ثروت (۵۰) حاصل کرتے ہیں۔

(نمبر ۵۰) حق کور : (Truth blind) اسے صدیق کی ضد کہہ سکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ایسا شخص قلب کے امراض خصوصاً شرک کی سرطانی مرض کے سبب حق و باطل، توحید و شرک اور ہدایت و ضلالت میں فرق محسوس نہیں کرتا۔

(نمبر ۵۱) جمالیاتی ثروت : (Aesthetic riches) عبارت ہے قرۃ العین، جمالیاتی حظ و سرور، سوز و ساز، جمالیاتی تب و تاب، جمالیاتی غم، طمانیت و سکینت اور شہودِ معنوی سے۔ اسے عموماً دولتِ دل یا من کی دولت بھی کہتے ہیں۔ جمالیاتی ثروت کی اصطلاح حیاتِ طیبہ، طمانیت و مسرت، عشقِ الٰہی و غمِ اِنسانی، بصیرت و معرفتِ الٰہی اور سلامتی و ہدایتِ قبلی پر دلالت کرتی ہے۔

172 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ہم نے جو چیزیں (ماکولات و مشروبات، روزی کے طور پر) تمہیں عطا کی ہیں ان میں سے پاکیزہ و نظیف اور صحت بخش و لذیذ چیزیں (شوق سے) خورد و نوش کرو اور اللہ کا شکریہ ادا کرو، اگر تم صرف اُسی کی طاعت و بندگی اور اُسی کے قوانین و احکام اور تعلیمات کے مُطابق زندگی کرنے والے ہو۔

173 2 اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اُس نے تم پر فقط یہ اشیائے خوردنی حرام کی ہیں: مُردار (Carrion)، خون اور سور کا گوشت (Pork)، اور وہ جانور جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، یا جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ چنانچہ جو شخص سخت مجبوری اور ناچاری کی حالت میں جان بچانے کی خاطر ان میں سے کچھ کھالے، بشرطیکہ اس میں اسے کھانے کی خواہش ہو نہ نافرمانی کا داعیہ، اور نہ وہ شرعی حدود سے تجاوز کرنے والا ہی ہو، تو اُسے گناہ نہ ہوگا۔ یقین جانو کہ اللہ تو ہے ہی گناہ بخشنے اور ان سے حفاظت کرنے والا - بہت زیادہ اور بار بار ترس کھانے، عفو و درگزر اور لُطف و کرم کرنے والا۔

174 2 اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ
اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ

وہ لوگ جو الکتاب میں اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام و تعلیمات کو دیدہ و دانستہ لوگوں سے چھپاتے ہیں، اور عوضانے میں (معنوی و اُخروی جمالیاتی ثروت کے لحاظ سے) معمولی فائدہ یا مال و دولت حاصل کرتے ہیں، وہ اپنے اندرون یا باطن آگ ہی سے بھرتے ہیں، اور قیامت کے روز اللہ اُن سے کلام نہیں کرے گا، نہ اُن کی سیّآت کو محو کرے گا، اور نہ اُن کے نفس، کردار و اخلاق کی تطہیر و تحسین ہی کرے گا، نیز نہ ان کی جمالیاتی حِسّ (۵۲) کا اِحیاء ہی کرے گا۔ اور (قدرت کے قانونِ مُجازات کی رُو سے) اُن کو (اپنی ہی آگ کی) کربناک اذیتیں سہنا ہوں گی۔

(حواشی نمبر ۵۲) جمالیاتی حِسّ : (Aesthetic sense) اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اِنسان کو جمالیاتی - باطنی نظام ودیعت کیا ہے۔ یہ بطورِ کُلّی تو نفس کا نظام ہے، لیکن یہ تین بڑے مُنفرد و خودکار نظاموں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک حواس خمسہ کا، دوسرا قلب کا اور تیسرا خود نفس کا نظام ہے۔ یہ تینوں نظام اپنا الگ الگ تشخص اور منفرد ہستی و حیثیت رکھتے، نیز اپنے علیحدہ

علیحدہ وظائف سر انجام دینے کے باوجود ایک دوسرے سے لاینفک طور پر مربوط ہیں؛ ایک دوسرے سے مل کر کام کرتے اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نظامِ قلبی کے اپنے دو حصے ہیں اور ہر حصے کا اپنا منفرد و علیحدہ نظام ہے۔ ایک نظام کو دل اور دوسرے کو دماغ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں نظام متحدہ و مشترکہ طور پر کام کرتے ہیں۔ نظامِ دل کے اہم اجزاء میں ایک جمالیاتی حِسّ ہے۔ اہلِ حُسن و عشق بننے کے لیے جمالیاتی حِس کا نشوو ارتقاء ضروری ہے۔ قُدرت ہر بچے کو جمالیاتی حِس دے کر بھیجتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ وہبی و عالمگیر عطیۂ رحمانی ہے۔ اس کے دو وظائف ہیں۔ ایک یہ کہ یہ صیرفی حُسن و قُبح ہے۔ اس کے ذریعے اِنسان نہ صرف حُسن و قبح اور خوب و زشت میں، بلکہ حسنہ و سیّئہ میں بھی تمیز کرتا ہے۔ دُوسرے، وہ حُسن (جمال و جلال، موزونی زیبائی، شیرینی و خوشبو، شعریت و غنائیت اور عدل و توازُن)، حسنہ و خیر اور طہارت و نظافت سے محبت کرتا ہے اور اُن سے جمالیاتی حظ، سوز و ساز اور طمانیت و مسرت حاصل کرتا ہے؛ نیز جمالیاتی حِس کی بدولت وہ ظلم و شرک اور جرم وگناہ، قبح و زشت اور سیّئہ و نجاست سے نفرت کرتا ہے۔ اہلِ حُسن و مطہر بننے کے لیے اہل آرزو کی جمالیاتی حِس کا زندہ و فعال اور اس کے جمالیاتی ذوق (Aesthetic taste) کا مطہر ہونا لابُدی ہے۔ جمالیاتی ذوق فرع ہے جمالیاتی حِس کی۔ جمالیاتی حِس میں وحدت و آفاقیت پائی جاتی ہے، جبکہ جمالیاتی ذوق میں بُوقلمونی و کثرت اور اختلاف و تنوع پائے جاتے ہیں۔ یہ بڑا ہی فکر انگیز و حکیمانہ نکتہ ہے۔

175 2 اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالۡهُدٰى وَالۡعَذَابَ بِالۡمَغۡفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصۡبَرَهُمۡ عَلَى النَّارِ

یہی ہیں وہ لوگ جنھوں نے ہدایت، یعنی اپنی آخری منزلِ مقصود، جنت قرۃ العین اور اس کی راہِ راست پانے کے بجائے ضلالت، یعنی ناکامی و نامُرادی کی ٹیڑھی ترچھی راہوں پر چلنے اور اپنی آخری منزل جہنم میں جانے کو ترجیح دی اور مغفرت، یعنی اللہ کی بخشش و حفاظت دے کر (محرومی و نامرادی کی) اذیتیں سہنا قبول کر لیا تعجب ہے کہ وہ دوزخ کی آگ میں رہنا کیسے برداشت کریں گے!

176 2 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِى الۡكِتٰبِ لَفِىۡ شِقَاقٍ بَعِيۡدٍ

ان کے ساتھ ایسا اس لیے ہوگا کہ اللہ نے (اپنی) کتاب مُستقل و غیر مُبدل افادی و مقصدی اور حکیمانہ و حقیقی اقدار کے ساتھ نازل کی ہے؛ اور جن لوگوں نے (تاویل بالباطل (۵۳) کے ذریعے) اس (کے احکام و تعلیمات کے معانی و مطالب) میں اختلاف کیا، وہ پرلے درجے کی فرقہ وارانہ عصبیت (Prejudice) میں مُبتلا ہیں۔

(حواشی نمبر ۵۳) تاویل بالباطل: کسی لفظ، اِصطلاح یا آیہ کی غلط تاویل کرنا۔ غلط مقدمہ قائم کرکے اس کی بِنا پر کسی لفظ، اِصطلاح یا آیہ یا حدیث سے غلط، باطل اور گُمراہ کن نتائج کا استخراج (Deduction) یا استقراء (Induction) کرنا۔ علامہ اقبالؒ نے تاویل بالباطل کی بڑی خوبصورت صراحت کی ہے: احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مُفسر تاویل سے قرآں کو بنا دیتے ہیں پاژند (بالِ جبریل، ۳۳)

پاژند پارسیوں کی مقدس کتابیں ہیں۔ ان میں سے پاژند کو علامہ اقبالؒ نے پازند باندھا ہے۔

177 2 لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ
وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

حُسنِ عمل، کارِ خیر یا حسنہ یہ نہیں کہ تم نے (عبادت کے وقت قبلہ سمجھ کر) اپنا رُخ مشرق کی طرف پھیر لیا یا مغرب کی طرف؛ بلکہ حُسنِ عمل کی روِش اُن کی ہے جو اللہ پر، آخرت کے روز، یعنی قیامت، نشاۃ ثانیہ اور حساب و جزا کے روز پر، ملائکہ اور کُتبِ سماوی (۵۴) پر اور اللہ کے تمام نبیوںؑ پر ایمان لاتے ہیں، نیز اللہ کی راہِ محبت میں اپنا مال و منال، اعزہ و اقارب (= والدین، رشتے داروں، ہمسایوں، رفیقوں، اور ہمکاروں) اور یتیموں (= والدین سے محروم بچوں اور دیگر بے یار و مددگار بندوں) اہلِ احتیاج و ضرورت اور، اپنا حق مانگنے والوں کو دیتے ہیں؛ نیز اسیرانِ جنگ، غلاموں اور قرضے میں جکڑے ہوئے بے بس اِنسانوں کو آزاد کرانے پر صرف کرتے ہیں اور وہ صلوٰۃ قائم کرتے (اس کے تقاضے پورا کرتے) ہیں؛ اور زکوۃ (قُرآن و سنہ کے مطابق) ادا کرتے ہیں، (افراد حکومت کو زکوہ دیتے ہیں اور حکمران اہلِ احتیاج کو دیتے ہیں)۔ اور جب عہد و پیمان کر لیتے ہیں تو اُسے ضرور پورا کرتے ہیں؛ نیز مفلوک الحال یا تنگدستی اور صعوبت و مصیبت میں، اور جہاد میں خوف و خطر کے وقت اہلِ عزم و ہمت ثابت قدمی اور متوکل و رجائیت پسند رہتے ہیں۔ حقیقت میں یہی لوگ (حُسنِ عمل کی راہ میں) سچے ہیں اور یہی آرزو و خشیت (= متقی) ہیں۔

(حواشی نمبر ۵۴) کتب سماوی: اس سے مُراد اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو نُور و ہدایت ہے، اور رُوح القدس یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے بذریعہ وحی و تنزیل کُل انبیاء و رُسُل علیہم السلام کو ملا۔ اس وقت قرآن مجید کے سوا کوئی کتابِ سماوی بھی زمانے

کی دستبرد سے، نہ اِنسان کی لفظی، موضعی اور معنوی تحریفات سے محفوظ ہے۔ لفظ تحریف کا مطلب ہے، عبارت کے کسی لفظ یا الفاظ کو بدل دینا؛ معنوی تحریف سے مُراد کسی لفظ یا آیہ کی تاویل بالباطل کرنا، یعنی غلط معانی بیان کرنا ہے۔

178 2 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰىؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو (یعنی اسلامی معاشرے میں داخل ہوگئے ہو) ! تم پر مقتولوں کا قصاص یا بدلہ لینا لازم کر دیا گیا ہے؛ (لیکن قانون عدل کے مطابق) آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ اگر قاتل کو مقتول کے وارث بھائی سے قصاص یا جان کی معافی مل جائے (اور اس کے بعد خوں بہا لینے پر راضی ہو جائے) تو اس صورت میں مقتول کے وارث کے لیے دستور کے مطابق خون بہا یا دیت کا مطالبہ کرنا اور قاتل پر احسن طریقے سے دِیَت لازم ہے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے رعایت اور کرم نوازی ہے، لیکن اس کے بعد بھی اگر دونوں میں سے کوئی زیادتی کرے تو اس کے لیے اذیت ناک عذاب ہے، یعنی انھیں کربناک اذیتیں سہنا ہوں گی۔

179 2 وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اے اہلِ عقلِ سلیم ! قصاص یا خون کا بدلہ لینے میں تمہارے لیے زندگی ہے؛ (کیونکہ اس طریق انجام سے خون ریزی کے خطرات کم سے کم ہو جائیں گے اور افرادِ معاشرہ کی جانیں تلف ہو جانے سے بچ جائیں گے اس قانون قصاص و دیت سے مقصود یہ ہے کہ) تم میں ہدایت پانے کی آرزو اور گمراہی کی خشیت کا اِحیاء ہو جائے اور تم کسی کی جان لینے کے انجام سے ڈرو۔

180 2 كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖۚ اۨلْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَؕ

تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی قریب المرگ ہو اور وہ کچھ اثاثہ بھی چھوڑ جانے والا ہو تو وہ اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے لیے بطریقِ احسن وصیت کر جائے کہ یہ متقیوں، یعنی اہلِ آرزو و خشیت پر لازم ہے۔

181 2 فَمَنۢ بَدَّلَهٗ بَعۡدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثۡمُهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ يُبَدِّلُوۡنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ

عَلِيۡمٌ ؕ

پھر جنہوں نے وصیت (Will) سُنی ہو اور اسے بدل ڈالیں تو اس کا گناہ انہیں پر ہو گا جو اس میں ردو بدل کریں۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ سننے والا - سب کچھ جاننے، دیکھنے والا ہے۔

182 2 فَمَنۡ خَافَ مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا اَوۡ اِثۡمًا فَاَصۡلَحَ بَيۡنَهُمۡ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

لیکن اگر کسی کو وصیت کرنے والا (Testator) کی طرف سے اندیشہ ہو کہ اس نے کسی وارث کی جانبداری یا حق تلفی کی ہے اور وہ وُرثا کی رضامندی سے وصیت میں ترمیم و تنسیخ کر کے ان میں مصالحت کرادے تو ایسا کرنے میں اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یقین جانو کہ اللہ بخشنے، حفاظت کرنے والا - بہت زیادہ ترس کھانے، معاف کرنے اور رحمت کرنے والا ہے۔

183 2 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ

قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۙ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں (یعنی اُمتوں) پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم میں تقویٰ، یعنی آرزوئے ہدایت اور خشیتِ گمراہی کا احیاء ہو جائے (اگر تقویٰ نشو و نمانہ پائے تو یقین کرو کہ روزے اکارت گئے)۔

184 2 اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ

اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ طَعَامُ مِسۡكِيۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا

خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

صیام یا روزے تو گنتی کے چند روز ہیں۔ اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو (اُسے رخصت ہے کہ) وہ دوسرے دنوں میں چھوڑے ہوئے روزوں کی تعداد پوری کرلے؛ بشرطیکہ وہ لوگ ایسا کرنے کی اِستطاعت رکھتے ہوں۔ (لیکن اگر یہ استطاعت نہ رکھتے ہوں تو پھر) وہ کفارہ ادا کریں اور محتاج کو کھانا کھلائیں۔ لیکن جو مزید خیرات واِحسان کرنے کے آرزومند ہوں تو ان کے لیے خیر وحسنہ ہے۔ اگر تمہیں (اس حقیقت کا) علم ہو تو روزہ رکھنا بہرحال تمہارے لیے موجب خیر وحسنہ ہے۔

185 2 شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

ماہِ رمضان (جو روزوں کا مہینا ہے) اس میں قرآن نازل (ہونا شروع) ہوا تھا، جو تمام بنی نوعِ انسان (Mankind) کو صراطِ مستقیم یا اللہ کی حسین وفطری راہ راست دکھانے والا ہے؛ اور اس میں (زندگی کے ہر موڑ پر) حسین وفطری راہِ راست دکھانے والے واضح نشانات ہیں؛ نیز یہ حق وباطل، توحید وشرک، خیر وشر، کامیابی وناکامی اور حسنہ وسیّئہ کا فطری اور سچا معیار (= کسوٹی Criterion) یا الفرقان ہے۔

اور تم میں جو بھی رمضان کا مہینا پائے تو وہ (تمام) روزے رکھے؛ لیکن اگر کوئی مریض یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں (چھُٹے ہوئے روزے رکھ کر کُل روزوں کی) تعداد پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، دُشواری کو پسند نہیں کرتا۔ بہرحال چھُٹے روزوں کی تعداد (روزے رکھ کر) پوری کرو۔ اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت دی ہے، یعنی تمہیں مادّی ومعنوی (۵۵) ترقی، کامیابی وکامرانی اور دُنیوی واُخروی حسنہ (جنت اور اس کی نعمتیں) کی حسین وفطری راہِ راست دکھائی ہے اور اس پر سفرِ زندگی کرنے کی ہدایات (Instructions) دی ہیں: نیز اللہ جل شانہٗ کی کبریائی وعظمت، جلالت وسطوت، قہاریت وجبروت، سُبحانیت وصمدیّت، عطاوموہبت، فضل واحسان، انعام واکرام، نعمت ومغفرت اور عزت وقدرت کی، یا اس کی بیمثال حُسن وعشق کی زبان وقلم اور دیگر ذرائع ابلاغ سے خوب تشہیر جمیل کرو اور ہمیشہ کرتے رہو تاکہ اس کے نتیجے میں، تم میں ان جمالیاتی صفاتِ الٰہیہ کا یقین مزید مُستحکم وپائیدار ہو جائے؛ نیز تُم میں اس کی بے شمار حسین باطنی اور خارجی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ اِستفادہ کرنے کا داعیہ پیدا ہو جائے، اور تم سرگرمی سے استفادہ کرنے لگ جاؤ۔

حواشی نمبر ۵۵ : مادی و معنوی ترقی : مادی ترقی کی مثال موجودہ ترقی یافتہ اقوام کی ترقی ہے، جو انھوں نے سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی میں کی ہے۔ ان کے ذریعے انھوں نے حیران کُن ایجادات و اختراعات کی ہیں اور کر رہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں، انھوں نے حیرت انگیز جوہری توانائی و قوت حاصل کر لی ہے، اور زمان و مکان کی تسخیر کر کے اہلِ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ علاوہ بریں، انھوں نے اقتصادی و معاشی، عسکری و سیاسی اور سائنسی و فنی زندگی میں زبردست ترقی کی ہے، اور پس ماندہ اقوام کو اپنا دست نگر و محکوم بنالیا ہے۔

بخلاف اس کے، معنوی ترقی سے مراد ایمان و اعمالِ صالحہ، توحید و تقویٰ، علم و حکمت اور حُسنِ اخلاق و کردار میں ترقی کرنا اور نتیجۃً امن و سلامتی اور اطمینان سے حیاتِ طیبہ بسر کرنا ہے۔

186 2 وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ

اور (میرے نبیؐ!) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق دریافت کریں (کہ وہ میرا تقرب کیسے حاصل کر سکتے یا مجھ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں تو اُنھیں بتا دیجیے کہ) میں تو اُس کے پاس ہی ہوں (ان کی رگِ جاں سے بھی قریب تر)، اس لیے جب میرا کوئی بندہ مجھے (اِستمداد و اِستعانت کے لیے) پکارتا ہے تو میں اس کی دُعا کو سنتا اور (سچی اور بلحاظِ بندہ مومن الوقوع دعا کو اپنے قانونِ تدبیری کے مطابق) قبول کرتا ہوں: لہٰذا ان پر لازم ہوا کہ میری دعوت کو (جو اُن کی حیاتِ طیبہ، مادی و معنوی ترقی اور دنیوی و اُخروی حسنہ کے لیے ہے) تسلیم بالیقین کریں، اور مجھ پر ایمان لائیں، یعنی میرے حُسنِ کلامِ آخر کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کریں، اور میرے دینِ اسلام یا نظامِ حیات کلی میں پورے پورے داخل ہو جائیں تاکہ اس کے نتیجے میں، وہ میری حسین و فطری راہِ راست پر چل کر اپنی منزلِ مقصودِ آخر، جنت قرۃ العین کو پالیں۔

187 2 اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآىِٕكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ
بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ
الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی
الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ

(اب) روزوں کی رات میں تمہارے لیے اپنی بیویوں سے جنسی اختلاط کرنا جائز کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہاری پوشاک ہیں (Raiment) اور تم ان کا لباس (Garment) ہو (یعنی تم دونوں ایک دوسرے کی زینت و رونق اور باعثِ آرام و راحت، پردہ دارِ عیوب، محافظ عزت و ناموس اور مال و جان ہو)۔ اللہ جانتا ہے کہ تم (اپنی بیویوں سے جنسی اختلاط کر کے) خیانتِ نفس کرتے تھے۔ وہ اپنی رحمت کے ساتھ تم سے رجوع ہوا اور اس نے تم سے در گزر کیا (یعنی تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معافی دے دی)۔ اب تمہیں رخصت ہے کہ تم ان سے جنسی اختلاط یا التفات کرو اور اللہ نے جو شے تمہارے لیے مقدر کی ہے اس کی طلب و جستجو کرو؛ نیز کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ تم کو دکھائی دینے لگے۔ پھر روزے کو رات پڑنے تک پُورا کرو۔ لیکن جب تم مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں، یعنی آیاتِ قرآنی کے الفاظ واِصطلاحات کے معانی ومفاہیم، اسرار ورُموز اور اعجازات کو دلجمعی ویکسوئی کے ساتھ سمجھنے اور قومی وملی درپیش مسائل حل کرنے کی خاطر مساجد میں معتکف غور و فکر ہو جاؤ تو اپنی بیویوں سے جنسی اختلاط یا مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں، لہٰذا ان کے پاس نہ جانا۔ اللہ اس طرح اپنے احکام بنی نوعِ انسان کے لیے واضح طور پر، بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں، یعنی جنت کی سچی اور سیدھی راہ پر چل کر اُسے پانے کی آرزو و سعی کریں اور اس راہ و منزل کو گم کر دینے سے خوف بداماں رہیں۔

188 2 وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَـكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اپنا مال و منال آپس میں جائز ہتھکنڈوں سے کھایا نہ کرو؛ اور نہ دولت کو (رشوت کا) ذریعہ بنا کر حکام کے پاس پہنچ جاؤ تاکہ (فیصلہ اپنے حق میں کرا کر) لوگوں کے مال و دولت کا کچھ حصہ خود ناحق کھا جاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو (کہ یہ ظلم و گناہ ہے)۔

189 2 يَسْـــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(اے نبیؐ!) لوگ آپ سے نئے چاند کی (صوری تغیرات کے) بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ اس کی وجہ جواز کیا ہے؟) آپ ان کو بتا دیجئے یہ تغیرات بنی نوعِ انسان کے لیے تواریخ وایام اور حج کے موسم اور دنوں کے تعیین کرنے کے لیے ہیں۔ (یاد رکھو) پچھواڑے سے گھروں کے اندر داخل ہونا خیر و حسنہ نہیں (یہ تو زمانۂ جاہلیت کی توہّم پرستی اور احمقانہ رسم ہے)، خیر و حسنہ کرنے والا تو وہ ہے جو اللہ اور ہدایت یا صراط مستقیم کی آرزو کرتا اور اس کی دوری اور گمراہی سے ڈرتا ہے۔ اب تم اپنے گھروں میں

ان کے دروازوں سے آیا جایا کرو؛ اوراللہ کی رحمت و مغفرت اوراس کے قانونِ مُکافاتِ عمل سے ڈرتے رہا کروتاکہ تم خوف و حُزن کی آگ سے نجات اور دُنیوی واُخروی حسنہ پاؤ۔

190 2 وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ

(مُسلمانو!) جو لوگ تم سے لڑیں (تمہیں اجازت ہے کہ) تم بھی ان سے لڑو، مگر اللہ کی راہ میں، یعنی اپنے یا مظلوموں کے انسانی حقوق کی خاطر اللہ کے قوانین واحکام کے مُطابق لڑائی کرنا، اور ان سے تجاوز نہ کرنااور نہ دشمنوں سے زیادتی کرنا، کیونکہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے یا زیادتی کرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

191 2 وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ

اور ان (جارحیت کرنے والوں) کو جہاں پاؤ، قتل کرڈالو، اور ان کو وہاں (یعنی مکہ مکرمہ) سے نکال باہر کرو، جہاں سے انہوں نے تمہیں نکال باہر کیا تھا۔ (جنگ وجلاوطنی بلاشبہ بُری چیز ہے) لیکن فطری نظامِ زندگی میں انتشار پھیلانا، قتل وخونریزی کی بہ نسبت حدّ درجہ بڑھ کر ظلم ہے۔

(مسلمانو!) جب تک وہ مسجد حرام (= بیت اللہ) میں تم سے لڑائی نہ کریں تم بھی اس کے آس پاس ان سے جنگ نہ کرو۔ لیکن اگر وہ تم سے لڑائی کرنے میں پہل کریں تو تمہیں بھی ان سے لڑنے اور ان کو مارنے کی رخصت ہے۔ اللہ کے نظامِ حیات کلی کے مُنکروں کا یہی حشر ہونا چاہیے۔

192 2 فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اگر وہ لڑائی سے ہاتھ روک لیں تو یقین جانو کہ اللہ مغفرت کرنے والا- رحمت کرنے والا، یعنی بخشنے اور حفاظت و معاف کرنے- بہت زیادہ ترس کھانے، شفقت ورحمت اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

193 2 وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

اور اُن سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ و فساد کا قلع قمع ہو جائے اور اللہ کے نظام حیات کلی کامل طور پر قائم ہو جائے اگر وہ اس فطری نظام زندگی میں برہمی وانتشار پھیلانے سے باز آجائیں (تو اُن سے تعرض نہ کرو)۔ چڑھائی صرف ظلم کرنے، یعنی فتنہ و فساد وجارحیت کرنے والوں پر کرنی چاہیے۔

194 2 اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

حرمت والے مہینے کی بے حُرمتی کا بدلہ حُرمت والے مہینے میں لیا جاسکتا ہے (یعنی اگر دشمن حُرمت والے مہینے کا تقدس پامال کرکے تم پر حملہ کردے تو تمہیں بھی جوابی حملہ کرنے کی رخصت ہے)؛ اور (اسی طرح) تمام حرمت والی چیزیں سزاوار قصاص ہیں، یعنی اُن کا بدلہ لیا جاسکتا ہے۔ جو شخص تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر زیادتی کرسکتے ہو، لیکن اسی قدر جس قدر اس نے تم پر زیادتی کی ہو۔ اللہ کی رحمت و مغفرت اور نُصرت وہدایت کی طلب و جستجو کرتے رہو اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہو۔ یقین رکھو کہ اللہ اہلِ آرزو و خشیت (= متقیوں) کا حامی و ناصر ہو۔

195 2 وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

اور اللہ کی راہ میں، یعنی اس کے بندوں کو، جو اپنے مساوی پیداواری حق معلوم اور دیگر انسانی حقوق سے محروم ہیں، ان کے یہ حقوق دلانے اور ان کی کفالت کے لیے مال و منال خرچ کرتے رہو اور کرنے کو اپنا شعار بنالو۔ لیکن بخیل بن کر اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (وجہ یہ ہے کہ جو قوم بُخل شِعار ہو جاتی ہے، تو اس کے افراد سرمایہ دار، جاگیر دار، وڈیرے، سردار، خوانین، نواب، سُود خور و سُود کار اور کاہل و کام چور بن جاتے ہیں؛ وہ کمزوروں کے اِنسانی حقوق سلب تو کر لیتے ہیں، مگر واپس نہیں کرتے؛ نیز وہ اسلامی حکومت کو زکوٰۃ اور العفو دیتے ہیں نہ اہلِ احتیاج کو قرضِ حسنہ اور الماعون، اور نہ ان سے اِحسان یا مالی تعاون ہی کرتے ہیں، اس کے نتیجے میں، وہ مفلوک الحال اور طبقاتی عصبیت و کش مکش کا شکار ہو کر، کمزور و مضمحل ہو جاتی ہے اور ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات (!

لہٰذا (بُخل کے بجائے اہلِ احتیاج کے ساتھ) اِحسان یا مالی تعاون کر و اور اُن کو قرضِ حسنہ دو۔ یاد رکھو! اللہ محسنوں، یعنی اس کے بندوں کے ساتھ اِحسان یا مالی تعاون کرنے، ان کے حقوقِ انسانی ادا کرنے اور دلانے والوں اور اُن کی کفالت کے لیے مسلم حکومت کو زکوٰۃ اور العفو دینے والوں کو دوست رکھتا ہے، یعنی مُحسن ہی اولیآءِ اللہ (۵۶) ہوتے ہیں۔

حواشی نمبر ۵۶۶-اولیاءِ اللہ: اللہ تعالی کے دوست یا منظورِ نظر-ان کے چار گروہ ہیں: انبیآء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

196 2 وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ‌ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ‌ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡهَدۡىُ مَحِلَّهٗ‌ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ بِهٖۤ اَذًى مِّنۡ رَّاۡسِهٖ فَفِدۡيَةٌ مِّنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نُسُكٍ‌ۚ فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ‌ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الۡحَجِّ وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ‌ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ‌ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ اَهۡلُهٗ حَاضِرِى الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ‌ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ

اور سُنو! اللہ کے قُرب و رِضوان کے لیے حج اور عمرے کی نیت کر لی جائے تو اُسے پورا کرو۔ اگر راستے میں (لڑائی، دشمنی یا رہزنی وغیرہ کے سبب) گھیر لیے جاؤ تو پھر جانور کی قربانی کرو جیسی بھی میسر آئے۔ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے اپنے سر کے بال نہ مُنڈاؤ (جیسا کہ مناسک حج سے فارغ ہو کر کرنے کا دستور ہے)۔ اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو، یا سر کی تکلیف کی وجہ سے مجبوراً وقتِ مقررہ سے پہلے مُنڈوالے تو اُس سے اس کا فدیہ دینا ہوگا اور وہ یہ ہے کہ روزے رکھے یا صدقہ دے یا جانور کے قربانی کرے۔

پھر جب تم امن کی حالت میں ہو جاؤ تو جو شخص حج کی مقررہ وقت تک عمرے سے استفادہ کرنا چاہے تو وہ حسب مقدور جانور کی قربانی دے اور جس کسی کو قربانی میسر نہ آئے تو اسے چاہیے کہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے واپس گھر پہنچ کر رکھے۔ اس طرح یہ کل دس وزے ہوئے۔ یہ رعایت ان کے لیے ہے جن کے گھر بار خانہ کعبہ کے قُرب وجوار یا مکہ مکرمہ میں نہ ہوں (یعنی وہ مسافر ہوں)۔ سُنو! اللہ کی رحمت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت کی طلب و جستجو کرتے رہو اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہو۔ یاد رکھو! اللہ (کا قانونِ مُجازات اس کے نافرمانوں کو) قرار واقعی سزا دینے میں بڑا ہی سخت ہے۔

197 2 اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ
وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى ۚ
وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ

حج کے مہینے متعین اور سب کو معلوم ہیں۔ چنانچہ جو کوئی ان مہینوں میں حج کی پکی نیت کرے تو (اس پر لازم ہے کہ) وہ حج کے دوران نہ جنسی فعل، نہ نافرمانی اور نہ جھگڑا ہی کرے۔ (یاد رکھو!) خیر و حسنہ کا جو کام بھی کرو گے یا کرتے ہو وہ اللہ کے علم و نظر میں ہوتا ہے۔ حج کا سفر اختیار کرو تو توشۂ سفر ساتھ لے جائو۔ (یاد رکھو!) تقویٰ، یعنی میرے قُرب و رضوان کی طلب و جستجو اور میرے قانونِ مُجازات کا خوف سب سے افضل و اعلیٰ زادِ راہ ہے۔ اے اہلِ عقلِ سلیم! میرے قُرب و رضوان کی طلب و جستجو میں رہو، لیکن میرے قانونِ مُجازات سے خوف بداماں رہنا بھی لازم ہے۔

198 2 لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ
فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ ۖ وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰٮكُمۡ ۚ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآ
لِّيۡنَ

اگر (حج کے دنوں میں) تم اپنے ربِّ رحمٰن سے (تجارت کے ذریعے) اس کے فضل و کرم یعنی رزقِ حسنہ کی طلب و جستجو کرو تو کوئی مُضائقہ یا حرج نہیں۔ پھر جب تم (وُقوف کے بعد میدانِ) عرفات سے اکٹھے اِزدحام کی صورت میں لوٹنے لگو تو مشعرِ حرام یا مُزدلفہ میں قیام کے دوران اللہ کا ذکر اس طرح کرو یعنی اس کے احکام و قوانین، تعلیمات، نیز اس کی صفاتِ حسنہ اور نعمتوں کا ایک دوسرے سے تذکار اس طرح کرو جس طرح تمہیں سکھایا گیا ہے۔ اور (اللہ کا احسان یاد کرو کہ) اس سے پیشتر تم بھی راہِ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔

199 2 ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

پھر جہاں سے لوگ جوق در جوق پلٹتے ہیں تم بھی وہاں سے لوٹ آئو۔ اور اللہ سے (اپنی لغزشوں، خطائوں اور گناہوں کی) بخشش، پردہ داری اور اپنی حفاظت کی استدعا کرتے رہو۔ یقین رکھو! اللہ بڑا ہی بخشنے والا اور حفاظت کرنے والا - غایت درجہ ترس کھانے اور بار بار رحمت کرنے والا ہے۔

200 2 فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ
فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ

پھر جب تم حج کے تمام ارکان ادا کر چکو تو اللہ (کی صفاتِ حسنہ (Beautiful and Sublime Attributes) کا تذکرہ کرو، جیسے تم (ایام جاہلیت میں) اپنے آباؤ اجداد کی صفات کا (بڑے فخر و مُباہات سے) تذکرہ کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ صفات الٰہیہ کا ایک دوسرے سے ذکر واذکار کرو۔ بنی نوعِ انسان میں ایسے بھی ہیں جو یہ دُعا مانگا کرتے ہیں؛ ''اے ہمارے پروردگار و مالک! ہمیں جو کچھ دینا ہے اس دُنیا ہی میں دیدے! (اُن کی اس آرزو کے نتیجے میں) ایسے لوگوں کا آخرت میں جنت کی نعمتوں میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

201 2 وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

انہیں افرادِ نسلِ انسانی میں وہ (خوش نصیب اہلِ آرزو و خشیت) بھی ہیں جو یہ دُعا (۵۷) مانگتے رہتے ہیں! ''اے ہمارے پروردگار و مالک! ہمیں دُنیا میں بھی حسنہ (یعنی اپنی رحمت و مغفرت اور ہر طمانیت بخش و مسرت انگیز نعمت) عطا فرما؛ اور دوسرے جہان میں بھی حسنہ (یعنی جنت قرۃ العین اور اس کی ہر سرور انگیز نعمت) نوازنا؛ اور ہمیں (دُنیا میں آتشِ خوف و حزن اور آخرت میں) آتشِ جہنم کی اذیتوں سے محفوظ رکھنا''۔

حواشی نمبر ۵۷ یہ آیۂ دُعائیہ اپنی معنوی جامعیت و ہمہ گیری اور معجزانہ ایجازِ بلاغت کی بناء پر اعجازاتِ قرآن میں سے ہے۔ یہ دُعا سوچ سمجھ کر اپنے رب رحمٰن سے اُمید و طمینان کے ساتھ بکثرت مانگنا چاہیے۔

202 2 اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

(اللہ تعالیٰ کا قانونِ مکافاتِ عمل یہ ہے کہ) جن لوگوں نے حسنات یا سیّآت میں سے جو اور جتنا کمایا ہوگا، اسی قدر انھیں (دُنیا میں ساتھ ساتھ ملتا ہے اور آخرت میں سارے کا سارا) ملے گا۔ یقیناً اللہ جلد اور ساتھ ساتھ (اعمال کا) حساب چُکانے والا ہے۔

203 2 وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

اور (قیامِ منیٰ کے) معدودے چند دنوں (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ) میں اللہ (کی صفات حسنہ اور احکام و عقائدِ جلیلہ و محرکہ) کا کثرت سے تذکرہ کرتے رہو۔ پھر جو کوئی منیٰ میں دو دن ٹھیرنے کے بعد (مناسک ادا کرکے) وہاں سے رخصت ہونے میں جلد ہی کرے تو اُسے کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اور (اسی طرح) جو کوئی جانے میں تاخیر کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ لازم نہیں آئے گا،
(بشرطیکہ) اسے ہدایت کی آرزو و جستجو ہو اور گمراہی کے آتش بداماں نتائج و عواقب کا ڈر ہو۔ للٰہذا اللہ کے قُرب و رِضوان کی طلب و جستجو کرو اور اس کی دُوری و ناراضی سے خوف بداماں رہو۔ اور یہ بات ذہن نشین رکھنا کہ تم سب کے سب (ایک روز یعنی بروزِ قیامت) اس کے حضور جمع کیے جاؤ گے (محاسبے اور جزاء یا سزا پانے کے لیے)۔

204 2 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ

قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ

اور بنی نوعِ انسان میں ایسے (چرب زُبان لوگ) بھی ہوتے ہیں، دُنیا کی زندگی کے بارے میں جن کی باتیں دل انگیز لگتی ہیں اور وہ بار بار اپنے مافی الضمیر پر اللہ کو شاہد ٹھیراتے ہیں، حالانکہ (اندر سے) وہ حق سے عداوت رکھنے والے۔ سخت حجتی اور ضدی ہوتے ہیں۔

205 2 وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا

يُحِبُّ الْفَسَادَ

اور جب ان (مُنافقوں) کو حکومت مل جاتی ہے تو وہ مُلک میں بے نظمی و برہمی پھیلاتے ہیں۔ نیز زراعت اور اِنسانی و حیوانی اور نباتاتی نسل کو تباہ و برباد کرنے میں تگ و دو کرنے لگتے ہیں۔ اور (یاد رکھو!) اللہ (اس طرح کی) بے نظمی و برہمی پیدا کرنے اور تخریب کاری و نسل کُشی کو ہرگز پسند نہیں کرتا (چاہے اس کے جواز میں مُفسد کتنی ہی دلائل باطلہ کیوں نہ لائیں)۔

206 2 وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ

الْمِهَادُ

اور جب ان (مُفسد منافقوں) کو (بطورِ نصیحت و موعظت) کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قرب و رِضوان کی طلب و جُستجو کرو اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرو تو ان کا تکبر ناحق ان کو ایسا کرنے سے باز رکھتا ہے؛ لہٰذا جہنم ہی اُن کو کفایت کرے گا اور وہ بڑا ہی ہچکولے دینے والا گھناؤنا مقام ہے۔

207 2 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ

بِالْعِبَادِ

(بخلاف ان متکبر و سرکش منافقوں کے) بنی نوعِ انسان میں سے ایسے اہلِ آرزو و خشیت) لوگ بھی ہیں جو اللہ کی رضا و خوشنودی کی طلب و آرزو میں اپنے نفس (یعنی قلب و حواس اور جان و جسم) اس کے پاس بیچ ڈالتے ہیں۔ اور اللہ تو ہے ہی اپنے بندوں پر غایت درجہ شفقت و کرم کرنے والا۔

208 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! امن و سلامتی کے دین اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ (یعنی منافقوں کی طرح نیمے دروں نیمے بروں نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ کے جملہ عقائد واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کر کے اور ان سب کے مطابق کل زندگی کرنے کے عزم بالجزم کے ساتھ حلقہ بگوشِ اسلام ہو جاؤ) نیز (یاد رکھو!) شیطان کے نقوشِ قدم (۵۸) پر نہ چلنا، کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(حواشی نمبر ۵۸) یاد دہانی! صراطِ مستقیم، اللہ کی طرف ایک راہِ راست ہے، جبکہ بہت سی ٹیڑھی ترچھی راہیں شیطان کی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے "خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ" کی معنی خیز تعبیر اختیار کی ہے۔

209 2 فَاِنْ زَلَـلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

پھر اگر تمہارے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) غیر مُبہم و واضح واحکام اور براہینِ مُحکم آجانے کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے تو سوچ سمجھ لو (کہ تم اس کے قانونِ مُجازات کی گرفت سے بچ نہیں سکتے)، یقیناً اللہ نہایت مُقتدر و غلبہ پانے والا۔ بڑا ہی دانا اور حکیمانہ طور پر اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

210 2 هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

کیا ان (مُنافق و عہد شکن) لوگوں کو اس (انہونی) بات کا اِنتظار ہے کہ اللہ بادلوں کے سایوں اور فرشتوں کی جِلو میں ان پر اپنا جلوہ پیدا کرے اور جو ہونا ہے ہو کر رہے۔ حالانک (اصل یہ ہے کہ) کُل اُمورِ (حیات و کائنات) کو (حکیمانہ طریقے سے) سر انجام دینا اللہ کی سُنّت ہے۔

211 2 سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

بنی اسرائیل یا یہود سے پوچھیں تو سہی کہ ہم نے ان کو کتنے واضح احکام اور رہنما نشانات دیے تھے (اور یہ ربِّ رحمٰن کی نعمتِ غیر مترقبہ تھی، لیکن انھوں نے اس کی قدر نہ کی، یعنی فائدہ نہ اُٹھایا، بلکہ کُفرانِ نعمت کیا) لیکن (قوم کو) اللہ کی نعمت مل جائے اور (وہ اس سے کماحقہٗ اِستفادہ نہ کرے، بلکہ) اسے بدل ڈالے تو (اسے یاد رکھنا چاہیے کہ) اللہ کا قانونِ کُفرانِ نعمت (۵۹) اِس (جرم) کی سزا دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔ دُوسرے لفظوں میں، اس کی تعزیر انتہائی سنگین اور کربناک ہوتی ہے۔ (حواشی نمبر ۵۹) قانونِ کُفرانِ نعمت: اللہ تعالیٰ نے اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شہکار (Aesthetic creative masterpiece) (=انسان) کو خِلقی اور خُلقی بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ علاوہ بریں، اُس نے دُنیا کی تمام نعمتیں اپنے کُل بندوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ اِنسان پر لازم ہے کہ وہ ان نعمتوں کا شکر بجالائے؛ اُن سے خود بھی مُستفید ہو اور دُوسروں کو بھی اُن سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور اِستعمال کرنے میں تعاون کرے اور مواقع فراہم کرے۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے، وہ کُفرانِ نعمت کے مُرتکب ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، وہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُکافات کے مطابق اپنی نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

212 2 زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ

وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

جو لوگ کُفر، یعنی احکامِ الٰہیہ کا قولاً یا فعلاً انکار کرتے ہیں (چاہے مُسلمانوں میں سے کیوں نہ ہوں، وہ سگانِ دُنیا بن جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں) دُنیا کی زندگی ان کے لیے خوشنما و دلکش بن جاتی ہے) اور وہ مال و دولت اور اِقتدار و حاکمیت حاصل کرنے اور کمزوروں کو ان کے اِنسانی حقوق (Human rights) سے محروم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو (اہلِ ایمان کا مذاق اُڑانے لگتے ہیں۔ لیکن قیامت کے روز (جو روزِ محاسبہ و جزاء ہے) اُن پر اہلِ آرزو و خشیت کو فضیلت و فوقیت حاصل ہو گی (کیونکہ وہ جنتِ عالیہ میں ہوں گے (الحاقہ ۶۹:۲۲(

جہاں تک مال و دولت کا تعلق ہے (اس کے حصول میں تگ و دو کرنے والوں میں سے) اللہ (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) جسے چاہتا ہے اُسے اس کی سعی و جُہد کی بہ نسبت بہت زیادہ دے دیتا ہے (اِسے فضل کہتے ہیں)۔

213 2 كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا

الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(ابتداء میں) بنی نوعِ انسان (Mankind) ایک ہی امت تھے، یعنی ہم خیال و ہم مشرب لوگ تھے۔ (وہ مُوحِدّ تھے، لیکن بعد میں ان میں مشرکانہ عقائد و رسوم کا رواج ہو گیا تو ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ فرقوں میں بٹ گئے؛ لہٰذا ان کی اصلاح کے لیے) اللہ نے ان میں اپنے انبیاءؑ بھیجنے شروع کر دیے، جو ان کو (مُوحِدّانہ عقائد اور اعمالِ صالحہ کے حسین و سرور انگیز ثمرات کی) نوید دیتے تھے، اور (مُشرکانہ عقائد و اعمالِ سُوء (٦٠) کے بھیانک اور کربناک نتائج سے) مُتنبہ کرتے تھے؛ نیز ان کے ساتھ اللہ اپنی سچی، با مقصد اور اِفادی و حکیمانہ اقدار کی حامل کتابیں بھی بھیجتا تھا۔ اس سے مقصود یہ تھا کہ لوگوں میں توحید سے متعلق جو اختلاف پیدا ہو گئے تھے، ان میں فیصلہ کر دے (کہ سچے مواحدانہ عقائد کون سے ہیں اور مشرکانہ عقائد کون سے ہیں؟) اور اللہ کی کتاب میں اِختلاف ان لوگوں نے کیا جن کو یہ دی گئی تھی باوجودیکہ اُن کو اس (اللہ) کی طرف سے واضح و محکم اور مدلل احکام بھی مل چکے تھے۔ انہوں نے یہ اِختلاف محض فرقہ وارانہ عصبیت و ضد کی بناء پر کیا۔

(بخلاف اس کے) جن لوگوں نے احکام الٰہیہ کو تسلیم بالیقین کیا تو اللہ نے اپنی رحمت سے ان کو الحق یعنی دینِ توحید سے متعلق جو اختلافات کیے جاتے تھے، ان میں راہِ راست دکھا دی۔ اور (اللہ کا قانونِ احترام آرزو و تدبیری) ان کو حسین و فطری راہِ راست دکھاتا ہے، جن کو اس کی طلب و جستجو ہوتی ہے (البقرہ ۲: ۲ بعد و بمواضع کثیرہ)۔

214 2 اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ‌ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ‌ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ

کیا تم اُس خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ (تم اللہ کی راہ میں جہاد او رایثار و قربانی کیے بغیر ہی) جنت میں پہنچ جاؤ گے؟ حالانکہ ابھی تو (اِقامت و استقامت دین کی خاطر) تم پر وہ اُفتادیں پڑی ہی نہیں جو تم سے پہلی (مجاہد) قوموں پر پڑی تھیں۔ (تاریخی عمل (۶۱) شاہد ہے کہ) ان پر تو مصائب و مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے تھے اور قیامتیں گزری تھیں: نیز انہیں اندر سے ایسے جھٹکے دیے گئے تھے کہ وہ بلبلا اُٹھے تھے؛ حتیٰ کہ وقت کے رسولؑ اور ان کے مومن رُفقاء گھبرا کر پکار اُٹھے تھے: ''کہاں ہے اللہ کی مدد''؟ (جواب ملا: گھبراؤ نہیں، صبر کرو کہ) اللہ کی مدد تو قریب ہی ہے؛ بس آیا ہی چاہتی ہے۔

حواشی نمبر ۶۱ تاریخی عمل (Historical process and occurrence) : (= عصر) اصل میں قدرت کا قانونِ مکافات ہے، جو عالمِ حیاتِ اِنسانی میں جاری و ساری ہے اور نا قابل تغیر و تبدل ہے، اس سے کسی قوم یا فرد کو مفر نہیں۔ اس پر عمل نہ کرنے سے انسان مسلسل خسارے یا گھاٹے میں جا رہا ہے، بجز اُن لوگوں کے جو مؤمن و صالح ہیں اور ایک دوسرے کو حق کی اور صبر کی تلقین باندازِ وصیت کرتے رہتے ہیں۔ عصر، دراصل، تاریخی عمل کے نتائج و عواقب (Repercussions) یا اقوامِ عالم کے عروج و زوال (Rise and fall) کے اسباب و عِلل اور عوامل و مُحرّکات کی لوح محفوظ ہے۔

اہلِ عقلِ سلیم اور متقی لوگوں پر تاریخی عمل میں تفکر بالحق کرنے کو اپنا شِعار بنانا لازم ہے۔ چنانچہ جو قوم یا اِنسان اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام و تعلیمات کے مطابق زندگی نہیں کرتا اور نہ دوسروں کو ایسا کرنے کی تلقین کرتا ہے، وہ مُسلسل خسارے میں رہتا ہے اور آخرت میں بھی خسارے میں رہے گا۔ تاریخی عمل کی مثال ایک ایسے ٹیلی وژن کی ہے، جس میں اقوامِ عالم کے احوال و ظروف اور اُن کے عروج و زوال کی متحرک تصویر چلتی رہتی ہے۔ افراد و اقوام کو عبرت حاصل کرنے کے لیے اسے غور کی نظروں سے دیکھنے کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

215 2 يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

(میرے نبیؐ/رسول) لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں، کیا، کیسا اور کتنا مال خرچ کریں؟ ان کو بتادیجیے کہ تم جو چاہو حلال کی کمائی میں سے (ترجیحی بنیادوں پر) پہلے اپنے والدین پر، پھر اعزہ واقارب (یعنی رشتے داروں اور ہمسایوں)، پھر یتیموں (یتیم بچوں اور بے یار ومددگار لوگوں)، پھر اہلِ احتیاج (= جن کا کاروبار وغیرہ رُک گیا ہو اور ان کو مالی امداد کی ضرورت ہو)، پھر ضرورت منداجنبیوں یامُسافروں پر خرچ کرو۔ یقین جانو کہ اِحسان وحسنہ کا جو کام بھی تم کروگے اللہ کے علم ونظر میں رہے گا۔

216 2 كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَھُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَھُوْا شَـيْـــًٔا وَّھُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَـيْـــًٔا وَّھُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(مُسلمانو! اب) تم پر (اللہ کی راہ میں لڑنا) فرض کردیا گیا ہے۔ اور یہ (اس وقت اِفرادی قوت اور سامانِ حرب وضرب کی قلّت کی بناء پر) تم پر بار گراں ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک چیز کو تم مضرت رساں سمجھ کر نفرت کرو، اور وہ تمہارے لیے سود مند ہو۔ اور ایک شے کو تم سود مند اور محبوب سمجھو، لیکن وہ تمہارے حق میں ضرر رساں ہو۔ یہ راز اللہ تو جانتا ہے لیکن تم نہیں جانتے (اس لیے کہ تم غیب کی باتیں نہیں جانتے)۔

217 2 يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَھْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ
اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ
يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

آپ سے (میرے نبیؐ) لوگ حُرمت والے مہینے میں جنگ کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ اُن کو بتا دیجیے کہ اس میں جنگ کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ لیکن اللہ کی راہ پر چلنے سے روکنا اور اس (کے احکام) کا انکار کرنا، نیز مسجد حرام (میں صلوٰۃ قائم کرنے یا طواف کرنے کے لیے جانے) سے روکنا اور اس کے باشندوں کو وہاں کی سرزمین سے باہر نکال دینا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی بہت بڑا جرم ہے۔ یہ فتنہ انگیزی ہے جو خونریزی سے بھی بڑھ کر جُرم وگناہ کبیرہ ہے۔ (یہ بات یاد رکھیں کہ) یہ لوگ آپ سے اگر ان کے بس میں ہو تو اس وقت تک جنگ کرنے سے باز آنے والے نہیں، جب تک آپ کو آپ کے دین، یعنی دُنیوی واُخروی زندگی (۶۲) کے نظام اسلام سے برگشتہ نہ کر دیں۔ (یاد رکھیں) اگر کوئی مُسلمان اپنے دین سے برگشتہ ہو گیا اور پھر کُفر کی حالت میں مر گیا تو ایسے مُرتدین کے اعمالِ صالحہ بھی دنیا اور آخرت میں بارآور نہ ہوں گے، بلکہ بے ثمر رہیں گے۔ اور ایسے (سَمَندر سرشت) اہلِ نار ہیں اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے۔

حواشی نمبر ۶۲ - دُنیوی واُخروی زندگی: زمان و مکان کے لحاظ سے اِنسان اور حیوان میں اہم ترین اور فکر انگیز فرق یہ ہے کہ حیوان کو ایک بار زندگی ملتی ہے، جس کی جولانگاہ یہ دُنیا ہے۔ چنانچہ وہ ایک بار ہی لذتِ زندگی سے آشنا ہوتا ہے اور مر کر ہمیشہ کے لیے فنا و معدوم ہو جاتا ہے۔ بخلاف اس کے، انسان کی دو زندگیاں ہیں (تیسری زندگی کا عقیدہ غیر قرآنی ہے، اس لیے باطل ہوا)، بہر حال، حیاتِ اِنسانی کی صرف دو جولانگاہیں ہیں: دُنیا اور دارالآخرت، جو الحَیَوان ہے۔ الحَیَوان میں موت نہیں ہو گی اور زندگی ابدی ہو گی۔ وہاں جا کر اِنسان امر یا زندۂ جاوید ہو جائے گا۔ عمل و جزاء کے لحاظ سے دُنیوی زندگی اور اُخروی زندگی ایک ہی سلسلے کی دو لاینفک کڑیاں ہیں۔ یہ حقیقت از بس اہم اور یاد رکھنے کی ہے کہ انسان مر کر قبر یا روضے وغیرہ میں زندہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی نشاۃِ ثانیہ قیامت کے روز ہی ہو گی۔ لذتِ موت سے آشنا ہونے کے بعد نفسِ انسانی عالم برزخ میں اس طرح زندگی کرتا ہے، جس طرح وہ پہلے خواب کی حالت میں زندگی کرتا تھا۔

218 2 اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَجَاهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓـئِكَ يَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

(بخلاف ان کافروں کے) جن لوگوں نے احکامِ الٰہیہ کو تسلیم بالیقین کیا، اور ہجرت کر گئے، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے تو ایسے ہی اہلِ آرزو اللہ کی رحمت (دُنیوی واُخروی حسنہ) کے اُمید وار وطبگار ہیں۔ ویسے اللہ تو ہے ہی بخشنے والا اور حفاظت کرنے والا۔ بڑا ہی ترس کھانے اور شفقت و کرم کرنے والا۔

219 2 يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ‌ؕ قُلۡ فِيۡهِمَاۤ اِثۡمٌ كَبِيۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
وَاِثۡمُهُمَاۤ اَكۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا ‌ؕ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ قُلِ الۡعَفۡوَ‌ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ
الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَۙ

(اے میرے پیغمبرِ اعظم و آخرؐ!) آپ سے مُنشیات (نشہ آور چیزیں) اور قِمار بازی کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان کو بتا دیجیے کہ ان دونوں میں (مادّی اور معنوی) نُقصانات بہت زیادہ ہیں اور لوگوں کے لیے کچھ (مادّی) فوائد بھی ہیں۔ لیکن (یاد رکھو کہ) ان کے نقصانات ان کے فوائد سے بہت زیادہ اور دُور رس ہیں۔

آپ سے یہ بھی پُوچھتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں کتنا مال و منال خرچ کریں؟ اُن سے فرما دیجیے کہ جو العفو (۶۳)، یعنی جائز ضرورت سے زائد اور فالتو (Surplus) ہو۔ اللہ اسی طرح اپنے احکامات و تعلیمات تمہارے لیے صاف صاف بیان کرتا ہے تا کہ تم تفکر بالحق یعنی با مقصد غور و فکر کرو (اور ایسا کرنے کو اپنا شعار بنالو)۔

حواشی نمبر ۶۳۔ اَلۡعَفۡو: قُرآنِ حکیم کی اِصطلاح ہے۔ اس کے معنی ہیں فالتو اور بے مصرف مال و دولت، یعنی جسے کاروبار، صنعت و حرفت اور زراعت وغیرہ میں لگانا بے فائدہ ہو۔ اِنفاق بالعفو کا حکم اِقامت صلوٰۃ یا ایتائے زکوٰۃ کے احکام کی طرح لازمی (Compulsory) ہے، اختیاری (Optional) نہیں ہے۔ اس اعتبار سے بُخل کو اِنفاق بالعفو کی ضد کہہ سکتے ہیں۔ قرآن و سنّہ کے مطابق اہلِ زر سے اَلۡعَفۡو (Surplus) وصول کرنا اسلامی حکومت کی ذمے داری ہے الاعراف ۱۹۹:۷۔

220 2 فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ؕ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡيَتٰمٰى‌ؕ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّهُمۡ خَيۡرٌ‌ ؕ وَاِنۡ
تُخَالِطُوۡهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ الۡمُصۡلِحِ‌ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعۡنَتَكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ
حَكِيۡمٌ

اس آیۂ مبارکہ میں ابتدائی جملہ ما سبق آیت کا جُز ہے؛ لہٰذا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے احکام و تعلیمات کو اِنسان کے لیے اس واسطے بیان کرتا ہے تا کہ وہ ان میں دُنیا کی زندگی اور اس کے زوج اُخروی زندگی کے حوالے سے با مقصد غور و فکر کرے۔ لوگ آپ سے یتیموں، یعنی ایسے بچوں اور بڑوں کے بارے میں جو بھری دُنیا میں تنہا و بے یار و مددگار ہوں، دریافت کرتے ہیں۔ ان کو بتا دیجیے کہ ان (کے احوال و ظروف اور اخلاق و کردار) کی اصلاح و درستگی اور تحسین کرنا، حسنہ یا حُسنِ عمل ہے۔ لیکن اگر اُن کے ساتھ حُسنِ نیت سے مِل جُل کر رہو اور ان کے کاروباری معاملات میں شریک ہو جاؤ تو احسن ہے، کیونکہ وہ

تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور اللہ (حُسنِ نیت اور بدنیتی کی حقیقت کو اور اس کو) خوب جانتا ہے کہ اِحسان واِصلاح کرنے والا کون ہے اور دوسروں کے حق کو خورد بُرد کرنے اور معاشرتی زندگی بگاڑنے والا کون ہے ؟

(یاد رکھو!!) اگر اللہ کی حکیمانہ مشیت یا قانونِ تدبیری کا تقاضا ہوتا تو تمہیں (سہولتیں دینے کے بجائے) گراں بار کر دیتا، لیکن وہ حدّ درجہ قوت و سطوت رکھنے والا - صاحبِ حکمت اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

221 2 وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

مُسلمانو! مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں (یعنی مشرکانہ عقائد ورسوم کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی توحید اُلوہیت وربوبیت کو تسلیم بالیقین نہ کرلیں)۔ (یاد رکھو!) مشرک عورت خواہ کتنی دل انگیز وپیاری کیوں نہ لگے اس سے مومن عورت خواہ کنیز ہی کیوں نہ ہو، بہر حال بہتر ہے۔ مسلمان عورتو! تم مشرک مردوں سے نکاح نہ کرنا جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن غلام مشرک مرد سے افضل واولیٰ ہے، خواہ مشرک تمہیں کتنا اچھا اور پیارا کیوں نہ لگے۔

یہ مشرک لوگ تمہیں جہنم کی طرف بلاتے ہیں، جبکہ اللہ اپنے اِذن یعنی احکام و تعلیم کے ذریعے تمہیں (اپنی دُنیاوی و اُخروی) جنت اور حفاظت و پناہ کی طرف بُلاتا ہے اور اپنے احکام و تعلیمات بنی نوعِ اِنسان کے لیے صراحت و وضاحت سے بیان کرتا ہے (کہ یہ اس کی سُنتِ حسنہ ہے) تا کہ وہ ان کو بلاواسطہ سمجھیں، یاد رکھیں اور ان کا چرچا کریں۔

222 2 وَيَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ ھُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اور یہ لوگ آپ سے حیض (Menstruation) کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجیے کہ وہ تکلیف دہ نجاست ہے؛ للٰذا ماہواری ایام میں عورتوں سے کنارہ کش رہو، اور ان سے اس وقت تک جنسی اختلاط نہ کرو جب تک وہ پاک وصاف نہیں

ہو جاتیں۔ پھر جب وہ پاک و صاف ہو جائیں تو ان سے اس فطری طریق سے مقاربت کرو، جس کا حکم اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ (یاد رکھو!) اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو اپنی گذشتہ سہو و خطا پر نادم ہو کر ان سے باز رہنے کے عزم کے ساتھ اس (کے احکام) سے رجوع کرتے ہیں؛ نیز ان سے بھی محبت کرتا ہے جو پاک و پاک باز رہتے ہیں۔

223 2 نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

تمہاری عورتیں (یعنی بیویاں) تمہاری کھیتیاں (Tilth) ہیں) جو بہارِ نظارہ، جمالیاتی ذوق (Aesthetic taste) ، جنسی جذبے (Sex emotion) اور نسل کشی کا سامان ہیں (؛ لہٰذا تم اپنی کھیتی میں جب چاہو، جاؤ (لیکن دوسرے کی کھیتی میں جانا ظلم عظیم اور جرم ہے) لیکن تمہیں اپنے حُسنِ مستقبل کے لیے احسن طریق سے نسل کشی اور اولاد کی تعلیم و تربیت کا سامان بھی کرنا ہوگا۔ اور تمہیں اللہ کے قُرب و رضوان کی آرزو و جستجو میں رہنا اور اس کے قانونِ مُجازات سے خوف بداماں رہنا ہوگا۔ یاد رکھو! ایک روز یعنی بروزِ قیامت تمہیں (محاسبے کے لیے) اس کے حضور حاضر ہونا ہے (اور یہ شُدنی ہے)۔ جہاں تک اہلِ ایمان کا تعلق ہے تو ان کو (میرے نبیؐ! دُنیوی و اُخروی حسنہ اور میرے قُرب و رِضوان کی) نوید جانفزا سُنا دو۔

224 2 وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ایسا نہ کرو کہ پہلے تو قسمیں کھالو، پھر اِس بہانے کہ ان کو توڑنے سے اللہ ناراض ہوگا، تم خیر و حسنہ (۲۴) کے کام کرنے اور تقویٰ کی راہ یعنی جنت کی راہِ راست اختیار کرنے اور لوگوں میں مصالحت یا صُلح و صفائی کرانے سے باز رہو۔ (یاد رکھو!) اللہ سب کچھ سننے والا - سب کچھ دیکھنے، جاننے والا ہے۔

حواشی نمبر ۲۴- خیر و حسنہ: ہر وہ شے جو کل زندگی کے اعتبار سے منفعت و ترقی اور طمانیت و مسرت کا باعث ہو خیر ہے۔ خیر ضد ہے شر کی۔ چنانچہ ہر وہ شے جو کل (دُنیوی و اُخروی اور مادّی و معنوی) زندگی کے لحاظ سے نقصان دہ، ضرر رساں، موجب خسارہ و تنزل اور غم انگیز و خوف آفرین ہو، شر ہے۔

حسنہ کے معنی ہر وہ شے ہے جو طمانیت و مسرت دے۔ اُخروی حسنہ سے مُراد جنت قرۃ العین اور اس کی بے انتہا نعمتیں ہیں۔ اس کی ضد سیئہ کے معنی بُرائی کے ہیں، جو انسان کو غم میں مبتلا کر دے۔ ہر شے جو انسان کو غم، دُکھ، رنج، فکر اور تنگیِ حیات میں مُبتلا کر دے، اُسے سُوء کہا جاتا ہے، خواہ وہ اُمورِ دنیوی سے تعلق رکھتی ہو یا آخرت سے۔ اُخروی سیّئہ سے مراد جہنم ہے۔

225 2 لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ط

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

اللہ ان قسموں پر گرفت نہیں کرتا جو تم یونہی بے مقصد اور عادۃً کھاتے ہو، لیکن اُن قسموں کا مواخذہ کرتا ہے جو تم عقلاً و اِرادۃً کھاتے ہو۔ (اگر ایسی قسموں کا تم، پشیمان ہو کر، کفارہ ادا کر دو تو یقین جانو) اللہ بڑا ہی بخشش و حفاظت کرنے والا - غایت درجہ بُردبار و خیر خواہ ہے۔

226 2 لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے یا الگ رہنے کی قسم کھالیں تو ان کو (یہ حالتِ ایلاء برقرار رکھنے کی صرف) چار ماہ کی مُہلت ہے۔ اگر (اس مدت میں وہ اِرادہ بدلیں اور بیویوں سے) رجوع کر لیں (تو ایسا کرنا اولیٰ ہے)، اس لیے کہ اللہ (ایسی سہو و خطا سے) در گزر کرنے اور حفاظت کرنے والا - حد درجہ ترس کھانے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

227 2 وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اور اگر وہ طلاق دینے کا عزم بالجزم یا پُختہ ارادہ کر ہی لیں (تو ایسا کر گزریں، لیکن اپنی بیویوں کو مُعلق نہ رکھیں) اور یاد رکھیں کہ اللہ ان کے کہے کیے کو سُننے - دیکھنے، جاننے والا ہے (لہٰذا زیادتی کرنے والے اس کے قانونِ مجازات سے بچ نہیں سکتے)۔

228 2 وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اِنۡ اَرَادُوۡۤا اِصۡلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِىۡ عَلَيۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيۡهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ
وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ

اور مُطلقہ عورتوں، یعنی جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو (Divorced) ان پر لازم ہے کہ وہ تین حیضوں (Monthly courses) سے پاک وصاف ہونے تک اپنے آپ کو (کسی مرد سے نکاح کرنے سے) روکے رکھیں۔ اگر وہ اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتی ہیں، یعنی قیامت، نشاۃ ثانیہ، حساب وجزاء کے روز کو تسلیم بالیقین کرتی ہیں تو اُن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس چیز کو (لوگوں سے) پوشیدہ رکھیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں تخلیق کی ہے (یعنی اگر وہ حمل سے ہوں تو اس کا ظاہر کرنا ان پر فرض ہے)۔

اگر اس مدتِ عدت کے دوران، ان کے شوہر صُلح و صفائی کرنے کا ارادہ کرلیں اور ان سے رجوع کرنا چاہیں تو وہ ان کو اپنی زوجیت میں لینے کے دُوسروں کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہیں۔ جہاں تک فطری و مستحسن حقوق کا تعلق ہے، عورتوں کو بھی مردوں پر حاصل ہیں، جیسے مردوں کو ان پر حاصل ہیں؛ البتہ مُردوں کو عورتوں پر قدرے فضیلت دی گئی ہے۔

(یاد رکھو!) اللہ قوت و سطوت کا مالک بالذات - دانا و بینا بالذات اور کمال دانشمندی سے اُمور سرانجام دینے والا ہے۔

229 2 اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۖ فَاِمۡسَاكٌ ۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ ۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ
لَـكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـــًٔا اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا يُقِيۡمَا
حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا افۡتَدَتۡ بِهٖؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّتَعَدَّ
حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ

طلاق دو بار دی گئی ہو تو (اس میں رجوع ہو سکتا ہے)؛ پھر یا تو اُسے (یعنی منکوحہ کو) احسن طریقے سے اپنی زوجیت میں رکھ لینا ہو گا یا پھر اس کے ساتھ اِحسان کرکے، یعنی اسے احسن طریقے سے کچھ مال دے کر آزاد کر دینا ہو گا (کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے)۔

تم جو ان کو (مال و متاع) پہلے دے چکے ہو، اس میں سے کچھ بھی واپس لینا تمہارے لیے حلال یا جائز نہیں؛ البتہ اس صورت میں کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدبندیوں کے اندر حیاتِ طیبہ بسر نہیں کر سکیں گے تو عورت آزاد ہونے کے لیے شوہر کو فدیہ یا معاوضے میں کچھ مال دیدے تو اس سے دونوں میں سے کسی پر حرف نہیں آئے گا (یعنی اس میں کچھ حرج نہیں) یہ اللہ

تعالیٰ کی مقرر کردہ حدبندیاں (Limits ordained by Allah) ہیں جن سے باہر نکلنے کے تم مجاز نہیں۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی مقرر حدبندیوں (کو توڑ کر) باہر نکل جائیں تو اصل میں وہی (اپنے آپ اور دوسروں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

230 2 فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ‌ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنۡ ظَنَّاۤ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ‌ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ

اگر شوہر (تیسری یعنی) طلاق مغلظ دیدے تو پھر وہ عورت اس پر حلال نہیں رہے گی، جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر وہ بھی اُسے (اپنی مرضی سے) طلاق دیدے اور وہ عورت اور اس کا پہلا شوہر دونوں ایک دوسرے سے رجوع کر لیں، یعنی نکاح کر لیں تو وہ موردِ الزام نہیں ٹھیریں گے (۶۵ بشرطیکہ دونوں کو یقین ہو کو وہ حدود اللہ (یعنی احکام الٰہیہ کے مطابق اِزدواجی تعلقات) کو قائم رکھ سکیں گے۔ یہ اللہ کی حدبندیاں یا قوانین ہیں، جن کو وہ ان لوگوں کے لیے صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے، جو علم رکھتے ہیں۔

حواشی نمبر 56 طلاق شدہ عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرلے اور وہ اپنی مرضی سے اُسے طلاق دیدے تو عورت اپنے پہلے شوہر پر حلال ہو جائے گی، یعنی پہلا شوہر اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔

231 2 وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ‌ ۖ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ‌ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰ لِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ‌ؕ وَلَا تَتَّخِذُوۡٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ‌وَّاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمَآ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ وَالۡحِكۡمَةِ يَعِظُكُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو، پھر وہ اپنی عدت کے آخری دنوں تک پہنچنے والی ہوں تو اب تمہارے لیے دو متبادل صورتیں باقی رہ جاتی ہیں: ایک یہ کہ ان سے احسن طریقے سے اِزدواجی تعلقات اُستوار کر لو (دوسری یہ کہ) انہیں احسن طریقے سے رُخصت یا آزاد کر دو۔ لیکن تم ان کو اس نیت سے اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکتے کہ ان کو آزار دو اور اُن پر جور و جفا کرو۔ (یاد رکھو!) جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ (دراصل) اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ (دیکھو)! اللہ کے احکام کو نشانہ تضحیک نہ بنانا (یعنی ان کی تاویل

بالباطل نہ کرنا) ؛ بلکہ اللہ نے تم پر جو نعمت ارزانی کی ہے، اس کا تذکرہ کرتے رہنا اور اُس کی بھی تشہیر جمیل کرتے رہنا جو اُس نے الکتاب اور حکمت میں سے تم پر نازل کیا ہے، جس کے ذریعے تمہیں نصیحت و موعظت کی جاتی ہے۔ (سنو) اللہ کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہو۔ مان لو کہ اللہ ہر (مرئی یا غیر مرئی) شے کا کلی علم رکھنے والا ہے۔

232 2 وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ
اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اور جب تم عورتوں (یعنی اپنی بیویوں) کو طلاق دے (کر آزاد کر) چکو اور وہ اپنی عدت کی مدت پوری کر چکیں تو ان کو (اپنے ہونے والے) شوہروں سے باہم رضامندی سے شرعی طریقے سے نکاح کرنے سے نہ روکو (کہ اب تم ایسا کرنے کے مجاز نہیں) تم میں وہ لوگ اس حکم سے نصیحت حاصل کرتے (اور اس پر عمل کرتے) ہیں جو اللہ (کے احکام یعنی اوامر و نواہی اور تعلیمات) پر اور روزِ آخر (یعنی قیامت، نشاۃِ ثانیہ، مُحاسبے اور جزاء و سزا کے روز) کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔ یہ احکام تمہاری (مادّی و معنوی) نشو و نما (٦٦) اور (عائلی و معاشرتی) پاکیزگی کے لیے از بس مفید ہیں۔ اللہ کو اس حقیقت کا علم ہے، تم کو علم نہیں ہے (لہٰذا اُس کے احکام کو بلا چون و چرا قبول کر لو)۔

حواشی نمبر ٦٦ - مادی و معنوی نشو و نما : (Material and spiritual development) دُنیوی و اُخروی زندگی کا اِرتقاء۔

233 2 وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ
ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ
وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال اپنا دودھ پلائیں (Suckle their children) ؛وہ باپ جو رضاعت یا دودھ پلوانے کی کامل مدت مکمل کرانا چاہے تو اُس پر لازم ہے کہ وہ بچے کی ماں کے کھانے، کپڑے کا معقول بندوبست کردے، لیکن کفالت کا باراس شخص کی مالی حیثیت کے مطابق ڈالنا چاہیے، اس سے زیادہ اُسے زیر بار نہیں کرنا چاہیے (کہ یہ اللہ کے قانونِ عدل (٦٧) کا تقاضا ہے)۔

(یادرکھو!) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ باپ ہی کو اس کے بچے کے سبب دُکھ دیا جائے۔ (باپ اگر فوت ہو جائے تو) کفالت کا معقول انتظام کرنا اس کے وارث کی ذمے داری ہوگی۔ اگر ماں باپ دونوں باہمی رضا مندی اور مشورے سے (قبل از مدت) بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں (To wean the child by mutual consent) تو وہ دونوں موردِ الزام نہ ہوں گے۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (اس کی ماں کے بجائے) کسی دوسری عورت سے دودھ پلوانا چاہو، تب بھی تم پر کوئی حرف نہیں آئے گا، بشرطیکہ تم نے بچے کی حقیقی اور رضاعی ماں سے جو معاوضہ دینا طے کیا ہو، اُسے احسن طریقے سے ادا کرو۔ اور اللہ کی طلب و جستجو میں رہو، مگر اس کے قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہو۔ یہ تسلیم بالیقین کر لو کہ اللہ (تم سے بے خبر نہیں، بلکہ) جو کچھ تم کرتے کراتے ہو، اس کی نظر میں ہوتا ہے (Allah is Seer of what you do.)

حواشی نمبر ٦٧ قانونِ عدل : (Law of Justice) اللہ تعالیٰ کا قانونِ عدل دراصل اس کا قانون مکافاتِ عمل ہے، جس کو کل بنی نوعِ انسان مستوجب ہیں۔

234 2 وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور پیچھے اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں پر لازم ہے کہ وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو (نکاح یا اس کی سلسلہء جنبانی کرنے سے) روکے رکھیں۔ پھر جب اپنی مدتِ عدت (Term) پوری کر چکیں اور اپنے متعلق جو اقدام بھی (نکاح کے بارے میں) بطریق احسن کریں، تم پر حرف نہیں آئے گا۔ اور (یاد رکھو!) جو کچھ تم کرتے کراتے ہو اللہ اس کی پوری خبر رکھنے والا ہے۔

235 2 وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ

اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

فَاحْذَرُوْهُ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

اگر تم بیوہ عورتوں سے زمانۂ عدت میں اِشارے کنایے سے اظہارِ مناکحت (Offer of betrothal) کردو یا اس خواہش کو دلوں میں چھپائے رکھو تو دونوں صورتوں میں تم پر حرف نہیں آئے گا۔ اللہ جانتا ہے کہ تمہیں اُن (سے نکاح کرنے) کا خیال ضرور آئے گا، لیکن (دیکھو) اُن سے رازدارانہ طور پر عہد و پیمان نہ کرلینا (But do not make a secret contract with them)۔ البتہ کوئی بات ہو تو احسن طریقے سے کرسکتے ہو۔ لیکن جب تک وہ اپنی مدتِ معینہ پوری نہ کرلیں نکاح کی گِرہ کو مضبوط نہ کرنا۔ اور یہ جان کر مان لو کہ اللہ تمہارے دلوں کے بھیدوں کو خوب جانتا ہے، لہٰذا اُس (کی نافرمانی اور قانونِ مُجازات) سے ڈرتے رہو اور یہ بھی تسلیم بالیقین کرلو کہ اللہ بخشنے اور حفاظت کرنے والا - انتہائی بردبار اور درگزر کرنے والا ہے۔

236 2 لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ

فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ

اگر تم عورتوں سے جنسی اختلاط یا مقاربت (Consummation) کیے بغیر یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے ان کو طلاق دیدو تو تم موردِ الزام نہیں ٹھیروگے لیکن مرفہ الحال یا خوش حال مرد اپنی مالی حیثیت کے مطابق اور تنگدست اپنی مقدرت یا گنجائش کے مطابق ان کے ساتھ احسان ضرور کریں (یعنی ان کی مالی مُعاونت ہر حال میں کریں)۔ اُن کے ساتھ بطریقِ احسن یا اِحسان کرنا، حُسنِ عمل اور اِحسان کاری کرنے والوں کا فریضہ ہے (جس کو ادا کرنا اُن پر لازم ہے)۔

237 2 وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اگر تم عورتوں سے مقاربت کرنے سے پہلے ان کو طلاق (Divorce) دے دو، لیکن ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو تمہیں مہر کی رقم کا نصف ادا کرنا ہوگا؛ البتہ اگر عورتیں مہر بخش دیں، یا وہ جس کے قبضے میں سر رشتۂ نکاح ہے (یعنی شوہر جسے نکاح قائم رکھنے اور فسخ کرنے کا اختیار ہے) پورا مہر دیدے (تو یہ جائز ہے)۔

لیکن اگر تم اُن کو پورا مہر دے دو تو یہ تقویٰ کے قریب تر ہے (یعنی اللہ کے قُرب و رِضوان کا وسیلہ ہے)۔ (دیکھو!) ایک دوسرے کے ساتھ اِحسان کرنا نہ بھولنا۔ (یاد رکھو!) جو کچھ تم کرتے کراتے ہو، اللہ اس پر کڑی نظر رکھنے والا ہے، یعنی ذرے برابر حسنہ ہو یا سیئہ اس کے علم و نظر میں ہوتی ہے۔

238 2 حَافِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

(مسلمانو! کل) صلٰوۃ نمازوں اور (خصوصاً قرآنی اقدار کے لحاظ سے) افضل و اعلیٰ صلٰوۃ (جو صلٰوۃ الفجر یا صبح کی نماز ہے، کیونکہ اس میں قرآن کی معنویت حسین یا مطہر قلوب پر ہویدا ہوتی ہے: الاسراء ۱۷:۷۸) کی حفاظت کرو، یعنی اُن کے قیام کو یقینی بنالو اور صلٰوۃ کے تقاضے (ھُود ۱۱:۸۷) پورا کرو اور اللہ کے احکامات و قوانین اور تعلیمات پر اس کے بندگانِ تسلیم و رضا بن کر صبر و اِستقامت کے ساتھ عمل کرو۔

239 2 فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ

اگر تمہیں (دشمن کا) خوف ہو اور تم پیدل ہو یا سوار (تو سواری پر یا جس طرح ممکن ہو صلٰوۃ قائم کر لو) پھر جب امن (واطمینان) ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو یعنی اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات و صفات کی اس طریقے سے تشہیر جمیل کرو اور ایک دوسرے کو ان احکام کے مطابق زندگی کرنے کی تلقین و تاکید کرو، جس طریقے سے تمہیں ایسا کرنا سکھایا گیا ہے، اور اس سے پہلے تم اس سے واقف نہیں تھے، (نیز دیکھیے العصر ۱۰۳: ۱-۳)۔

240 2 وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى
الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنی بیویاں پیچھے چھوڑ جائیں تو اُنہیں اپنی (بیوہ) عورتوں کے بارے میں وصیت کر جانا چاہیے کہ ایک برس تک ان کی کفالت کا بندوبست کیا جائے (یعنی ان کو نان و نفقہ دیا جانا چاہیے)، اور ان کو گھروں سے نکالا نہ جائے۔ ہاں! اگر وہ اپنی مرضی سے گھر چھوڑ جائیں اور اپنے لیے احسن طریقے سے (نکاح وغیرہ کا) جو اقدام بھی کریں، اس کے لیے تم موردِ الزام نہیں ٹھیرو گے اور (یاد رکھو) اللہ سب سے زیادہ اقتدار اور غلبہ رکھنے والا - انتہائی دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔

241 2 وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ

مطلقہ بیویوں کے ساتھ بھی احسن طریقے سے احسان کرنا) یعنی ان کو مالی امداد (Maintenance) دینا (اہلِ آرزو و خشیت (= متقین) کا فریضہ ہے (جسے ادا کرنا ان پر لازم ہے۔

242 2 كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

ایسے ہی (بلیغ) انداز میں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنے احکام و تعلیمات کو براہینِ قطعیہ کے ساتھ غیر مبہم و واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو، سمجھو اور عقل سے کام لو۔

243 2 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ
لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

(پیارے نبیؐ!) کیا آپ نے اُن لوگوں کے نفسیاتی احوال و ظروف میں غور کیا ہے، جنہوں نے (اپنی بُزدلی و بے صبری، جذبۂ جہاد کے فُقدان اور) موت کے خوف و خطر کے باعث (دشمن کا مقابلہ کرنے کے بجائے) گھروں سے نکل کر راہِ فرار اختیار کر لی تھی، حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے (یہ ارشاد ہوا کہ "مُردہ ہی رہو" پھر جب ان میں جذبۂ جہاد و آزادی ہوا تو، اللہ نے (اپنے قانونِ

احترام آرزو کی بناء پر) ان کو دوبارہ زندہ کر دیا (یعنی وہ غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر آزاد و زندہ قوم بن گئے)۔ یقین مانو کہ اللہ بنی نوعِ انسان پر بے حد لطف و کرم کرنے والا ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ کفرانِ نعمت کرنے والے اور ناشکر گزار ہیں۔

244 2 وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اور (اس) واقعیت سے عبرت پکڑو اور وقت آپڑے تو بلا خوف و خطر) اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرو اور اس حقیقت کو تسلیم بالیقین کر لو کہ اللہ سب کچھ سُننے والا - کُل احوال و ظروف اور موجودات کا علم رکھنے والا ہے۔

245 2 مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ
وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

کون ہے جو (اپنے مال و منال میں سے) اللہ کو حسین قرضہ دے (یعنی اس کے جمالیاتی - تخلیقی شہکاروں کے ساتھ فراخدلانہ اِحسان یا مالی تعاون کرے) تو وہ (اپنے اِقتصادی قانون تدبیری کے ذریعے) اس مالی تعاون کی رقم میں کئی گنا، بلکہ بہت زیادہ اضافہ کر کے اُسے واپس کر دے۔

اور اللہ (اپنے قانونِ مُکافات کی رُو ہی سے تمہاری معیشت میں) کشادگی اور تنگی پیدا کرتا ہے۔ (اور یہ نہ بھولو کہ) تم نے چار و ناچار) اسی (کے قوانین) کی طرف رجوع کرنا ہے (دنیا اور آخرت دونوں میں)۔

246 2 اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ
ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا
ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

کیا تم نے (حضرت) مُوسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے پیشواؤں (Leaders) کی رُوداد میں غور نہیں کیا، جب انہوں نے اپنے عہد کے نبیؑ سے درخواست کی کہ ہمارے لے ایک بادشاہ مقرر کر دیجیے تا کہ ہم (اس کی قیادت میں) اللہ کی راہ میں جہاد بالسیف یا جنگ کریں۔ انہوں نے جواب دیا: اگر جہاد تم پر فرض کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ تُم جنگ کرنے سے رُو گردانی کرو۔

انہوں نے جواب میں کہا: ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں جنگ نہ کریں درآنحالیکہ ہمیں اپنی بستیوں سے نکال باہر کیا گیا اور اپنے بال بچوں سے جدا کر دیا گیا ہے۔ پھر جب اُن پر جہاد بالسیف فرض کر دیا گیا تو اُن میں سے معودے چند کے سوا باقی سب پیٹھ پھر گئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے نافرمانوں کو خوب جانتا ہے (لہٰذا وہ اُس کے قانونِ مُجازات سے بچ نہیں سکتے)۔

247 2 وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ط قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ
لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اُن کے نبیؑ نے اُن کو بتایا کہ اللہ نے طالوت کو (اس کی اہلیتِ حکمرانی کی بناء پر) تم پر حکمران مقرر کیا ہے۔ (یہ سن کر بطورِ اعتراض) وہ بول اُٹھے: ''وہ ہم پر حکمرانی کرنے کا اہل کیسے ہو سکتا ہے، جب کہ ہم اس سے زیادہ حکمرانی کرنے کے مستحق ہیں؟ پھر اس کے پاس مال و منال کی بُہتات بھی نہیں''!۔

اُن کے نبیؑ نے جواب دیا: ''اللہ نے طالوت ہی کو (اس کی قابلیتوں کی بِناء پر) تم پر حکمرانی کے لیے منتخب کر لیا ہے، اور اسے علمی و جسمانی اِستعدادوں میں (بہ نسبت تمہارے) زیادہ وسعت و فراوانی دی ہے اور اللہ اپنے مُلک کی حکمرانی (کے لیے اپنے قانونِ عدل و اہلیت یا صلاحیت کی رُو سے) جسے پسند کرتا ہے، عطا کرتا ہے (کہ یہ اس کی سُنت حسنہ ہے) اور اللہ (قُدرت و رحمت اور بخشش و موہبت میں) بے قیاس وُسعت و کشائش رکھنے والا۔ کل اشیاء کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

248 2 وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ

اور بنی اسرائیل کے نبیؑ نے اُن کو یہ بھی بتایا کہ طالوت کے (من جانب اللہ) حکمران مقرر ہونے کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ تمہیں (تمہارا کھویا ہوا) صندوق واپس مل جائے گا، جو فرشتوں کی تحویل میں ہے، اور اس میں تمہارے پروردگار و آقا کا عطا کردہ سامانِ سکینت و طمانیت اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پیروکاروں کا باقی ماندہ متبرک ترکہ ہے۔

اگر تم (سچے) مومن ہو تو اس میں تمہارے لیے بصیرت افروز نشانی یا بُرہان ہے (کہ طالوت کو واقعی اللہ تعالیٰ نے تمہارا حکمران مقرر کیا ہے۔

249 2 فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

بنی اسرائیل نے طالوت [Saul] کو اپنا امیر تسلیم کر لیا تو (وہ لشکر لے کر (دشمن کے خلاف جہاد کرنے کے لیے) روانہ ہوا، تو اُس نے اُن کو (حفظ ماتقدم کے طور پر) بتایا کہ اللہ دریا کے ذریعے (تمہارے صبر، یعنی قوت برداشت و ضبطِ نفس، اِستقلال و اِستقامت اور فرمانبرداری و نظم و ضبط Discipline) کا) اِمتحان لینے والا ہے؛ لٰہذا جو شخص اس میں سے سیر ہو کر پانی پیے گا، وہ ہمارا رفیق ہو گا نہ فرمانبردار؛ البتہ اگر کوئی چُلّو بھر پانی سے حلق تر کر لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ہُوا یہ کہ (وہ پیاسے تھے، پانی دیکھ کر صبر نہ کر سکے اور) معدودے چند کے سوا سب نے اس سے سیر ہو کر پانی پی لیا۔ (اس طرح پہلے ہی امتحان میں ناکام ہو گئے؛ طالُوت کے ناراض ہونے پر انہوں نے معافی مانگ لی تو) پھر وہ طالُوت اور اس کا حکم ماننے والے رُفقاء دریا کے پار ہو گئے (تو دشمن کی فوج دیکھ کر ہمت ہار بیٹھے) اور پکار اُٹھے: ”اس دن یعنی اس حال میں جالُوت اور اس کے لشکر کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ہم میں سکت نہیں“۔

لیکن جن لوگوں کو یقین تھا کہ انہوں نے اللہ کے حضور (اپنے اعمال کا حساب دینے کے لیے) حاضر ہونا ہے (ناصحانہ انداز میں) بولے: ”اکثر ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے قانونِ صبر واِنضباط کی نُصرت سے کم تعداد فوج نے کثیر التعداد لشکر پر غلبہ پا لیا ہے“ اور اللہ کی نُصرت و تائید ان کے شاملِ حال ہوتی ہے، جو قوتِ برداشت واِستقامت، حوصلہ مندی اور نظم و ضبط (Discipline) رکھنے والے ہوتے ہیں۔

250 2 وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَؕ

(سچے اہلِ ایمان کے پند و نصائح سے بنی اسرائیل کے بُزدل افراد راہِ راست پر آئے تو اپنے امیر طالوت کی قیادت میں تھے) وہ جالوت (Goliath) اور اس کے لشکر جرار کے مقابل صف آرا ہوئے تو انہوں نے دعا مانگی: ''ہمارے پروردگار و آقا! ہمیں صبر یعنی قوت، برداشت و حوصلہ مندی مرحمت فرما، اور ہمیں ثابت قدم رکھنا اور کافروں پر ہمیں فتح دینا!''

251 2 فَهَزَمُوۡهُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ

(دُعا سچی تھی مُستجاب ہوئی اور) انہوں نے اللہ کے قانونِ صبر و نُصرت کی بدولت ان کو شکستِ فاش دی اور (حضرت) داؤدؑ نے (جو بنی اسرائیل کے لشکر میں تھے، کافروں کے دیو ہیکل سپہ سالار) جالوت کو قتل کر دیا۔ پھر اللہ نے (حضرت) داؤدؑ کو مملکت و حکمت یا دانشمندی، موقع و محل اور عدل و انصاف کے مطابق اُمورِ مملکت سر انجام دینے کی صلاحیت عطا فرمائی، اور اس (کی حکمت) نے جو چاہا (وحی و تنزیل کے ذریعے) اسے سکھایا۔ اور اللہ اگر بنی نوعِ انسان میں سے بعض کو بعض پر چڑھائی کرنے سے باز نہ رکھے تو دنیا میں بدامنی، برہمی و بے نظمی اور اِنتشار پھیل جائے۔ لیکن اللہ تو اہلِ دُنیا پر فضل و کرم کرنے والا ہے۔

حواشی نمبر اللہ کا قانونِ صبر و نُصرت: جو لوگ نامساعد و حوصلہ فرسا احوال و ظروف اور مصائب و مشکلات میں ثابت قدم اور متوکل و پُر امید رہتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کی مدد و فتح حاصل ہوتی ہے۔

252 2 تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَـقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

(میرے نبیؐ!) یہ اللہ کی آیات (یعنی حکمت آموز و رہنما اُصول و احکام اور تعلیمات ہیں) جو آپ پر مستقل مقصدیت و اِفادیت کے لیے نازل کی جاتی ہیں۔ (اس لیے کہ) آپ یقیناً اللہ کے پیغمبروں میں سے (پیغمبر اعظم و آخرؐ) ہیں (ان پر خود بھی عمل کریں او ر دوسروں کو بھی ان پر عمل درآمد کرنے کی تلقین کریں۔

253 2 تِلۡكَ الرُّسُلُ فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ۘ مِنۡهُمۡ مَّنۡ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعۡضَهُمۡ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا

اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ

وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ

یہ سب ہمارے رسولؑ یا پیغمبر ہیں (جن کو ہم دُنیا کے ہر آباد گوشے میں اپنے بندوں کی اصلاح وہدایت کے لیے بھیجتے رہے ہیں)، ان میں بعض کو (ہم نے اُن کی بعض اکتسابی و وھبی خصوصیات کی بناء پر) بعض پر فضیلت یا فوقیت دی (اگرچہ بلحاظِ رسالت سب برابر ہیں) ان رسولوںؑ یا پیغمبروںؑ میں کوئی ایسا ہے، جس سے اللہ نے (پسِ پردہ) کلام کیا، اور بعض کے درجات بُلند کیے ؛ نیز مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو ہم نے (ان کی رسالت کے ثبوت میں) واضح نشانیاں یا براہینِ قطعیہ عطا کیں، اور تائید میں اُن کو رُوح القدس یا وحی و تنزیل سے سرفراز کیا۔

اگر اللہ چاہتا تو اُن کے بعد (اُن کے اُمتی) لوگ آپس میں قتال یا لڑائیاں نہ کرتے، اور نہ اُن واضح و مُحکم احکام و قوانین (کی تاویل) میں اِختلاف ہی کرتے، جو ان کے پاس آچکے تھے ؛ لیکن انھوں نے ایسا اس لیے کیا کہ (اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کو فکر و عمل اور انتخاب کی آزادی ودیعت کی ہوئی ہے، جس کے احترام کو اُس نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے)۔ ان لوگوں میں سے بعض نے تو احکامِ الٰہیہ کو تسلیم بالیقین کر لیا، اور بعض نے اُنہیں ماننے سے انکار کر دیا۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ آپس میں جنگ و جدال نہ کرتے، لیکن (انھوں نے ایسا اس لیے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آزادیِ فکر و عمل ودیعت کر رکھی تھی، للہٰذا اس آزادی کا احترام کرنا) اس کا قانونِ مشیت وتدبیری (۱) ہے، جس کے مطابق وہ اپنے اُمورِ حکمرانی سرانجام دیتا ہے۔

حواشی نمبر، ا۔ قانونِ مشیت وتدبیری: اللہ تعالیٰ مُدبّرُ الاُمُور ہے۔ اپنے علم وحکمت کی بناء پر اُمور کو سرانجام دینا، اس کی سُنتِ حسنہ ہے، جسے اس تلمیذ القرآن نے قانونِ مشیت وتدبیری سے تعبیر کیا ہے۔

254 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ

وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! یعنی اسلامی معاشرے میں داخل ہو چکے ہو ! ہم نے تمھیں جو (مال و دولت وغیرہ) دیا ہے (اسلامی معاشرے کے استحکام و تحفظ اور اس کے افراد کی کفالت، احتیاج برآوری، مشکل کشائی، مادی و معنوی ترقی اور اُن کی حیاتِ اجتماعیہ میں توازن قائم رکھنے کے لیے) اس میں خرچ کرو (زکوۃ۔، العفو، قرض حسنہ، احسان یا مالی تعاون، الماعون وغیرہ وغیرہ کی صورت میں)، اس سے پہلے کہ وہ یومِ (جزاوسزا) آجائے، جس میں (دنیا کی زندگی کی طرح جنت کا) سودا نہ ہو گا، اور نہ (غیر اللہ کی) حُبّ یا محبت کام آئے گی نہ شفاعت یا سفارش ہی۔

اور جو لوگ اس حکم انفاق کے منکر ہیں، وہی افرادِ معاشرہ پر بالخصوص ظلم کرنے، یعنی ان کا مساوی حق پیداوار یا حق معلوم سمیت کُل انسانی حقوق سلب کرنے اور اُن کو مفلوک الحال بنانے والے، نیز اپنے اوپر ظلم کرنے، یعنی اس حرام کمائی سے اپنے پیٹوں میں آگ بھرنے والے یا اپنے آپ کو اہلِ نار بنانے والے ہیں۔

255 2 اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اور جو کل صفات حسنہ کا مالک بالذات --اللہ ہے، صرف وہی معبود و مُطاع اور حاکمِ حقیقی اور احکام وآئین نافذ کرنے والا ہے؛اس کے سوا ایسا کوئی نہیں اور نہ ہو سکتا ہی ہے (اس لیے کہ جملہ موجودات اس کی مخلوقات، پروردہ مُحتاج اور سائل ہیں؛ نیز لذتِ موت سے آشنا ہونے والے ہیں، لیکن) صرف اللہ ہی زندہ بالذات بھی ہے اور زندگی دینے والا بھی۔ قائم بالذات بھی ہے اور موجودات کو قیام و ثبات دینے والا بھی ہے۔ (چونکہ وہ موت سے منزہ ہے، اس لیے) اُسے اونگھ (Slumber) آتی ہے نہ نیند (کہ یہ موت کے عوارض ہیں)۔ جو کچھ بھی آسمانوں (Heavens) میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے، اُسی کی ملکیت ہے اور اُس کے کل جمالیاتی- تخلیقی شہکاروں کے تمتع یا اِستفادے کے لیے ہے (لہٰذ کوئی مُتنفس بھی اللہ کے سوا اس کی نعمتوں کا مالک نہیں)۔

کون ہے (یعنی کوئی متنفس ایسا نہیں) جو اس کے حکم کے بغیر اس سے سفارش کر سکے (Intercede with Him save by His leave)، جو بھی (واقعات وسانحات اور زندگی کے ہنگامے بنی نوعِ انسان (Mankind) کے علم و نظر میں ہوتے ہیں یا ان کے پیچھے ہو چکے ہیں، سب اس کے علم میں ہیں، وہ اس کے علم یا معلومات پر قطعاً دسترس نہیں رکھتے، لیکن جس قدر وہ چاہے، بتا دیتا ہے اور اس کا دائرہ اِقتدار و حکمرانی آسمانوں اور زمین کو محیط ہے۔ اور ان کی پاسبانی و نگرانی اس پر گراں نہیں گزرتی۔ اور وہ رفیع المرتبت- جلیل القدر و عظیم الشان ہے۔

256 2 لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

دین (یا نظامِ حیات کلی کے انتخاب کے بارے) میں جبر وزبردستی (کرنے کی کسی کو اجازت) نہیں (اس لیے کہ ربِّ عاشق نے ہر انسان کو فکر و عمل اور انتخاب کی آزادی ودیعت کی ہوئی ہے)۔ راہ راست واضح طور پر گمراہی سے الگ کر کے دکھادی گئی ہے (اب ہر فردِ بشر جو راہ چاہے اپنے لیے منتخب کرنے کا مجاز ہے)۔ چنانچہ جس نے الطاغوت، یعنی سرکش وفرعونی قوتوں (کے احکام و قوانین اور نظریات و تعلیمات) کو ماننے سے انکار کر دیا، اور اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کر لیا تو اس نے مضبوط و ناقابلِ شکست حلقے (Handhold) کو تھام لیا، لہٰذا اُسے اب موضوعی شیطان اور معروضی شیاطین، جیسے وقت کے فرعون وہامان اور قارون وآزر، وغیرہ وغیرہ گمراہ نہیں کر سکتے۔ اور اللہ سب کچھ سننے والا - سب کچھ دیکھنے، جاننے والا ہے۔

حواشی نمبر - آزادی فکر و عمل اور انتخاب: انسان و حیوان میں ایک بُنیادی فرق یہ ہے کہ ربِّ رحمٰن نے اِنسان کو فکر و عمل، ارادہ و اختیار اور انتخاب کی آزادی ودیعت کی ہے، لیکن حیوانات کو یہ آزادی نہیں دی گئی۔ اس آزادی کے سبب ہی انسان کے قدرت کے قانونِ مکافاتِ عمل کا مُستوجب ہے۔ اس آزادی کی علت غائی اِنسان کا امتحان لینا ہے، اور اس کا بارِ امانت اِنسان نے خود اپنی مرضی سے اُٹھایا تھا (الاحزاب ۷۲ : ۳۳)۔

257 2 اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

اَوْلِيٰۗــــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

جن لوگوں نے اللہ (کی ذات و صفات اور توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت، احکام و قوانین اور تعلیمات) کو تسلیم بالیقین کر لیا اور اِسلام میں پورے پورے داخل ہوگئے تو وہ ان اہلِ ایمان کا حامی و دوست ہے۔ ان کو (شرک و کفر، ظلم و جہل، ضلالت و فساد، اکابر و سادات پرستی اور عصبیت و فرقہ پرستی کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان و توحید، تقویٰ و حق، رُشد و ہدایت اور عدل واحسان کی) روشنی میں لے آتا ہے۔ (بخلاف اس کے) جن لوگوں نے (اللہ اور اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات کے ماننے سے) انکار کیا تو ان کے حامی و رفیق الطاغوت، یعنی فرعون وہامان اور قارون وآزر ایسے شیاطین ہوتے ہیں، جو اُن کو (ایمان و توحید، تقویٰ و حق، رُشد و ہدایت اور عدل واحسان کی) روشنی سے نکال کر (شرک و کفر ظلم و جہل، فساد و ضلالت، عصبیت و فرقہ پرستی، اکابر و سادات پرستی اور سیّئہ و نفاق کے) اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ سَمندر سرشت واہل نار (یعنی دُنیا میں آتشِ خوف و حزن میں اور آخرت میں دوزخ کی آگ میں جلنے والے) ہیں اور ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے۔

258 2 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ
الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ
بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَۚ

(پیارے نبیؐ !) کیا آپ نے اُس شخص (کے نفسیاتی احوال و ظروف) میں غور و فکر نہیں کیا، جس نے ابراہیمؑ سے اس کے پروردگار و مالک (کی ذات و صفات اور احکام و اختیارات) کے بارے میں مباحثہ کیا تھا، اس گھمنڈ میں کہ اللہ نے اُسے بادشاہت دی تھی؟ جب ابراہیم نے (اس بادشاہ کے اِستفسار کے جواب میں) کہا: "میرا ربّ تو وہ ہے جو زندگی اور موت دیتا ہے"۔ اس پر اُس نے جواب دیا: "زندگی اور موت تو میں بھی دیتا ہوں"۔ اس پر ابراہیمؑ نے (حکیمانہ انداز اختیار کیا اور) کہا: "اس میں تو کسی کو شک نہیں کہ اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو اُسے مغرب سے نکال کر دکھا"!۔

(یہ مُسکت جواب سن کر) اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور قوانین و اختیارات کا انکار کرنے والا مبہوت و لاجواب ہو کر رہ گیا۔ اور اللہ (کا قانونِ احترامِ آرزو) ناانصافی و عُدوان کرنے والوں کو راہِ راست نہیں دکھاتا؛ نیز اس لیے بھی کہ وہ کجروی کو راہِ راست پر ترجیح دینے والے ہوتے ہیں۔

259 2 اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ
اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ
بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ
وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ
اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

یا (اس غیر معمولی واقعے میں) غور کیجیے کہ ایک شخص کا گزر ایک بستی پر ہوا، جو اپنی چھتوں پر گری پڑی (اور کھنڈر بن چکی) تھی۔ (اسے اس حالت میں دیکھ کر حیرت سے) کہنے لگا: "اللہ کیسے اس مُردہ بستی کو دوبارہ زندہ (و آباد کرے گا؟" (اپنی قدرت کا مشاہدہ کرانے کی خاطر) اللہ نے اُسے موت دے کر سو برس تک اسی حالت میں رکھا۔ پھر اسے دوبارہ زندگی دے کر اُٹھایا اور پوچھا! "بتاؤ تم کتنی مدت اس حالت (مرگ) میں رہے ہو"؟ اس نے وجواب دیا: "بس ایک آدھ دن" اللہ نے فرمایا! "بلکہ تم سو

برس تک اس مُردہ حالت میں رہے ہو۔ اب ذرا اپنے طعام و مشروب کو دیکھ! وہ قطعاً گلا سڑا نہیں۔ اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو! (اس میں بھی کوئی تغیر و تبدل نہیں آیا)۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ہم تجھے بنی نوع انسان کے لیے (اپنے اعجازاتِ قدرت کی) نشانی یا دلیل بنائیں۔ اور (جسم کی) ہڈیوں میں غور و کرو، ہم کیسے ان کو رحمِ مادر کے اندر بالیدہ کرتے، یعنی ہڈیوں کا ڈھانچہ بناتے اور اُن پر گوشت پوست چڑھاتے ہیں۔ جب اس شخص پر حقیقت مُنکشف ہو گئی تو وہ پکار اُٹھا: مجھے علم الیقین ہو گیا ہے کہ اللہ ہر شے اور سب کچھ کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

260 2 وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِىْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اور (اس سبق آموز واقعہ میں بھی غور کیجیے) جب (حضرت) ابراہیمؑ نے اپنے پروردگار و مالک سے استدعا کی کہ مجھے (اس حقیقت کا) مشاہدہ کرادے کہ تُو مُردوں یعنی مُردہ افراد و قوم کو کیسے زندہ کرتا ہے؟

اُس نے ابراہیمؑ سے پوچھا: "کیا تم اس حقیقت کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے"؟ (حضرت) ابراہیمؑ نے جواب دیا: "اس پر ایمان تو رکھتا ہوں، لیکن مُردہ اقوام کو زندہ کرنے کے منہاج (Method) کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں، تاکہ قلب مُطمئن ہو جائے" (اور میں اس منہاج یا طریقے سے ان مُردہ افراد و اقوام کا احیاء کروں)۔

اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: پرندوں یا پنچھیوں میں سے چار عدد لو اور اُن کو سدھا کر اپنے ساتھ مانوس کر لو۔ (جب وہ مانوس ہو جائیں تو ان میں سے ہر ایک کے لیے پہاڑوں میں بیٹھنے کی جگہ مقرر کر دو۔ پھر (جب وہ بیٹھے ہوں تو) انھیں ان کو سکھائی ہوئی زبان میں اپنے پاس بلاؤ تو وہ تیزی سے تمہاری طرف (اڑتے) آئیں گے۔ اور اس حقیقت کا علم الیقین کر لو کہ بلا شبہ اللہ صاحبِ اقتدار و سطوت۔ بڑا ہی دانا اور کمال دانشمندی سے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

261 2 مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَـنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال و منال خرچ کرتے رہتے ہیں یعنی جو لوگ اِسلامی حکومت کو زکوۃ، عُشر اور العفو، اور اہلِ احتیاج کو مالی امداد، قرض حسنہ اور الماعون دیتے ہیں، ان کے اس مال و دولت کی مثال اس بیج کے دانے ایسی ہے، جس کو بویا جائے تو اس

سے سات خوشے (Ears) اُگیں۔ اور ہر ایک خوشے میں سو سو (یعنی بکثرت) دانے ہوں (مطلب یہ ہے کہ ایک دانہ خرچ کرنے کا صلہ، اللہ کے فضل سے سو یا اس سے کئی گنا زیادہ دانے ملتے ہیں)۔ اللہ (اپنی حکمت یا قانونِ تدبیری کے مطابق) جس کی پیداوار یا دولت میں چاہتا ہے کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔ اور اللہ اپنی موہبت و عطا میں بے حد وُسعت رکھنے والا۔ علم کلی رکھنے والا ہے۔

262 2 اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ
اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

جو لوگ اپنا مال و دولت اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یعنی اس کے بندوں کو مالی امداد دیتے ہیں پھر، جو خرچ کرتے ہیں، اس کے لیے نہ تو مالی امداد لینے پر احسان دھرتے ہیں اور نہ (طعن و تشنیع کے نشتروں سے اُسے) دُکھ ہی دیتے ہیں، تو ان (کے ایثار و قربانی) کا معاوضہ ان کے لیے اللہ کے پاس ہے (اس دنیا اور آخرت دونوں میں)؛ نیز اُن کو (دنیا اور آخرت دونوں میں) نہ تو خوف و خطر لاحق ہوتا ہے اور نہ وہ غمزدہ و ملول ہی رہتے ہیں۔

263 2 قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ

(سائل کو کچھ دینا نہ ہو تو) ایک میٹھا بول بولنا اور معافی مانگنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ اس سے اِحسان کر کے یا اُسے مالی امداد دے کر بعد میں اُسے دکھ دیا جائے۔ یاد رکھو! اللہ ہر قسم کی احتیاج و ضرورت وغیرہ سے بے نیاز۔ از بس دردمند و بُردبار ہے۔

264 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ
مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ
وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۗ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

اے لوگو! جو ایمان لائے اور اِسلامی معاشرے میں پوری طرح داخل ہو چکے ہو! اپنے احسانات یا مالی اعانت و ایثار (کے ثمرات) کو احسان جتانے اور دُکھ پہنانے سے اس شخص کی طرح اکارت نہ کرو، جو محض لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنا مال و دولت خرچ کرتا ہے اور اللہ (کی ذات و صفات، توحیدِ اُلوہیت و ربوبیت اور احکام و تعلیمات) اور روزِ آخرت (= قیامت، دوبارہ جی اُٹھنے اور حساب و جزاء کے دن) پر ایمان نہیں رکھتا، یعنی ان کو دل و جان کے ساتھ تسلیم بالیقین نہیں کرتا۔ اس کی (احسان کاری) کی

مثال ایسی ہے جیسے ایسی چٹان ہو جس کے اُوپر مٹی پڑی ہو (اگر اس میں بیج کا دانہ نہ ڈالا جائے) اور اس پر زور سے بارش ہو (تو بیج و خاک کو بہالے جائے) اور اسے صاف کر دے۔ ایسے لوگ جو کمائی بھی کرتے ہیں اس کا ثمرہ نہیں پاسکتے) کیونکہ وہ خود اُسے ضائع کر دیتے ہیں)۔ اور اللہ (کا قانونِ مُکافاتِ عمل اور قانونِ احترامِ آزادی) ایسے مُنکرانِ حق کو راہِ راست پر نہیں لاتا (کیونکہ اُنہیں اس کی آرزو ہی نہیں ہوتی)۔

265 2 وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور (بخلاف اس کے) جو لوگ اپنا مال و منال اللہ کی خوشنودی کے لیے (اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کی مالی معاونت کرنے) اور اپنی ذات کو مضبوط و مُستحکم رکھنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس باغ ایسی ہے جو اُونچی، ہموار جگہ پر لگایا گیا ہو۔ اس پر موسلادھار بارش ہو تو وہ دوچند پھل دے، اور اگر ایسی بارش نہ بھی ہو تو اس کے لیے پھوار یا شبنم ہی کافی ہو۔

اور (یاد رکھو!) جو بھی تم کرتے رہتے ہو، اللہ سب کچھ دیکھنے والا ہے (یعنی اس سے غافل نہیں)۔

266 2 اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ

کیا تم میں س کوئی شخص یہ چاہے گا کہ اس کے پاس کھجوروں کے درختوں اور انگوروں کی بیلوں کا سرسبز و شاداب باغ ہو، اور اس کے نیچے آبجُوئیں (Rivulets) رواں دواں ہوں۔ اُس میں گُوناگوں قسم کے پھل (اُگتے) ہوں، اور اس شخص کے بچے ابھی ناتواں اور کسی قابل نہ ہوں کہ (ناگہاں) آتشیں بگولا آئے اور باغ کو بھسم کر دے؟

اللہ اس طرح اپنے احکام و قوانین اور تعلیمات تمہاری ہدایت کے لیے فصاحت و صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے تاکہ تم ان میں تفکر بالحق، یعنی بامقصد و نتیجہ خیز غور و فکر کرو) نتیجتاً اپنے گلشنِ حیاتِ اِجتماعیہ کو سدابہار و ثمرور رکھنے کے لیے اس کا تغذیہ (Food) و تحفظ کے لیے ہمیشہ سرگرمِ عمل رہو(۔

267 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ

اے ایمان والو! جو مال و منال تم (جائز ذرائع سے محنت کر کے) کماتے ہو، اس میں سے اور ان (معدنی و نباتاتی) چیزوں میں سے جو ہم زمین سے تمہارے لیے نکالتے ہیں، پاکیزہ و مُفسد چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو یعنی اس کے بندوں سے احسان یا مالی معاونت کے طور پر دیا کرو! مگر ان میں سے ایسی ناکارہ و گندی چیزیں کبھی دینے کا قصد نہ کرنا کہ اگر تمہیں دی جائیں تو تُم ان کو ہر گز قبول نہ کرو مگر یہ کہ ان سے صرفِ نظر کر لو۔ یقین مانو کہ اللہ ہر طرح سے بے احتیاج و بے نیاز۔ ثنائے جمیل و ستائش کا حقدار و سُتودہ صفات ہے (اس کا ہر حکم، انفاق کا ہو یا دیگر عبادات کا، صرف تمہاری معاشی خوشحالی، فلاح و بہبود، مادی و معنوی ترقی اور دُنیوی و اُخروی حسنہ کے لیے ہوتا ہے)۔

268 2 اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

شیطان (ابلیسی ہو یا بشری) تمہیں (طرح طرح کے خطرات سے) خوف دلاتا رہتا ہے کہ (اگر تم اللہ کی راہ میں زکوٰۃ، عُشر، العفو، الماعون، قرض حسنہ وغیرہ وغیرہ دو گے تو) تم مفلس و محتاج ہو جاؤ گے اور (اس بناء پر) تمہیں بُخل (دولت جمع کر کر کے رکھنے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کی) اور فواحش جنس فروشی (Sex trading)، جمال فروشی اور ضمیر و قوم فروشی کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ لیکن (بخلاف اس کے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے صِلے میں) اللہ اپنی طرف سے تمہیں (مفلسی و محتاجی وغیرہ کے خطرات سے) تحفظ فراہم کرنے اور اپنے احسان فراواں سے نوازنے کی بشارت دیتا ہے۔ اور اللہ (اپنی رحمت و مغفرت اور موہبت و عطا میں) بے انتہا وسعت رکھنے والا۔ کل موجودات کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

269 2 يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا
يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(اللہ جو واسع و علیم ہے) جسے چاہتا ہے (اس کی سچی آرزو کی بناء پر) اسے حکمت، یعنی نظری و عملی عقلِ سلیم عطا کرتا ہے، اور جسے نظری و عملی عقلِ سلیم مل گئی تو اُسے یقیناً دُنیوی واُخروی حسنہ (یعنی ہر قسم کی حسین و مسرت انگیز مادی و معنوی نعمت یا مادی و جمالیاتی ثروت) مل گئی۔ اور اہلِ عقلِ سلیم کے سوا ایسی حکمت آموز باتیں نہ تو کوئی سُنتا اور نہ ان پر عمل ہی کرتا ہے۔

270 2 وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ

اور تم اشیائے صرف میں سے جو اور جتنا بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو، یا اُس کے نام پر اِحسان و حسنہ کا کوئی ایک یا ایک سے زیادہ کام کرنے کی نذر یا منت مانتے ہو، یعنی اپنے اوپر لازم کر لیتے ہو، اللہ کے علم و نظر میں ہوتا ہے (اور اس کی تمہیں جزاء دیتا ہے) ؛ لیکن جو ظُلم کرنے والے، یعنی انسانوں کے حقوق غصب کرنے والے اور بخیل ہوتے ہیں، ان کو (اللہ کے قانونِ مُجازات سے) بچانے والا کوئی ہے نہ ہو گا (دُنیا اور آخرت دونوں میں)۔

271 2 اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ‌ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ‌ؕ وَيُكَفِّرُ عَنۡكُمۡ مِّنۡ سَيِّاٰتِكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ

اگر تم (حیات اجتماعیہ کی فلاح و بہبود کے لیے) عطیات وغیرہ کھلم کھلا دو تو یہ بھی احسن ہے؛ اور اگر ان کو مخفی رکھو اور اہلِ احتیاج کو مالی امداد دو تو وہ تمہارے حق میں موجب حسنہ بھی ہے، اور تمہارے اعمالِ سُوء کے قبیح و منفی اور غم انگیز و خوف آفرین اثرات میں سے بہت سوں کو محو بھی کر دیتا ہے۔ اور تمہارے کیے کرائے سے اللہ کامل آگاہی رکھنے والا ہے۔

272 2 لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰٮهُمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ

(میرے صاحبدل و غمِ انسانیت رکھنے والے نبیؐ) بلا شبہ ہم نے آپ کو رحمۃ للعٰلمین بنا کر بھیجا ہے، لیکن اگر مساعیِ جمیل کے باوصف) آپ لوگوں کو بُخل کی راہِ کج سے ہٹا کر اِنفاق کی راہِ راست پر نہیں لا سکے تو اس کے ذمے دار آپ ہر گز نہیں ہیں؛ (وجہ یہ ہے کہ، اللہ اُن کو راہِ راست پر لانا چاہتا ہے جن کو ہدایت کی سچی آرزو ہوتی ہے۔

اور (اے محسنو!) تم جو اور جتنا مال و دولت اللہ کی راہ میں یعنی اس کے بندوں کی فلاح و بہبود، کفالت اور مشکل کشائی اور حسنہ کے لیے خرچ کرتے ہو، اس کا اجرِ حسنہ بھی تو تمہیں کو ملتا ہے، اور صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے خرچ کیا کرو۔ چنانچہ جو مال و منال بھی (اللہ کی رضا کے حصول کے لیے) خرچ کرو گے، اس کا اجرِ حسنہ تم کو پورا پورا دیا جائے گا؛ اور تم ہر گز خسارے میں نہیں رہو گے (بلکہ بہت زیادہ فائدے میں رہو گے)۔

273 2 لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ
يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

احسان و مالی تعاون اور قرضِ حسنہ (Interest-free-loans) یا احسان کاری کے مُستحق وہ محتاج ہیں جو اللہ کی راہ میں محصور ہوں؛ یعنی علوم قرآن کی تعلیم و ترویج یا لوگوں کی فلاح و بہبود اور کفالت یا جہاد کے اُمور سر انجام دینے کے پابند کیے گئے ہوں؛ مُلک میں (کسب معاش کے لیے) دوڑ دھوپ بھی نہ کر سکتے ہوں؛ لیکن ان کی خودداری کی کیفیت یہ ہو کہ اُن کے سوال نہ کرنے کے باعث قیافہ ناشناس اس کو بے احتیاج و خوشحال سمجھیں، لیکن، تم ان کے چہروں (کے آثار سے ان کی حالتِ زبوں) پہچان لو۔ وہ لوگ اپنا (مساوی حقِ پیداوار یا حقِ معلوم) بالاصرار نہیں مانگتے۔

اور تم مال و منال میں سے (اُن پر) جو بھی خرچ کرو گے، اللہ اس کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

274 2 اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

وہ لوگ جو اپنا مال و منال (اللہ کے حکم کے مطابق) شب و روز، مخفی طور پر یا کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں تو ان کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے (ظاہر ہے کہ اجر بھی اتنا ہی عظیم و افزوں ہونا چاہیے، جتنی اس کی ذات عالی مُتعال، اور موہبت و عطا فراواں ہے)؛ نیز (اس کے صلے میں) اُن (کے دلوں) پر نہ تو (اس دنیا میں) خوف و خطر مُسلط ہوتا ہے (نہ آخرت میں ہوگا)، اور نہ وہ رہینِ غم و اندوہ ہی ہوتے ہیں (اور نہ آخرت ہی میں ہوں گے)۔

275 2 اَلَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا كَمَا يَقُوۡمُ الَّذِىۡ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيۡطٰنُ
مِنَ الۡمَسِّ‌ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَيۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا‌ ۘ‌ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا‌ ؕ‌ فَمَنۡ
جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمۡرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ‌ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ
النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ

جو لوگ رِبٰو یا اصل زر پر زائد وصول کی جانے والی رقم جسے عرف عام میں بیاج، سود یا انگریزی میں (Usury, interest, mark-up) کہتے ہیں، لے کر کھاتے ہیں، وہ اس طرح نقل و حرکت کرتے ہیں، جس طرح سانپ سُونگھنے سے کوئی مخبوط الحواس ہو گیا ہو یعنی دولت کی ہوس میں ان کا رویہ پاگلوں ایسا ہو جاتا ہے۔ ان کی یہ حالت اس لیے ہوتی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ کاروبار بھی تو رِبٰو ایسا ہے (یعنی نفع کے اعتبار سے یہ دونوں ایک جیسے ہیں؛ حالانکہ ایسا نہیں ہے، کیونکہ) اللہ نے کاروبار کو حلال یا شرعاً جائز اور رِبٰو یا سُود کو حرام یا شرعاً ناجائز و ممنوع قرار دیا ہے۔ چنانچہ جس شخص کے پاس یہ حکم پہنچ گیا، نتیجتاً اس نے سُود خوری بند کر دی تو پہلے جو وہ کھا چکا سو کھا چکا، اس کا معاملہ اللہ کے پاس ہے اور جو اس حکم کے بعد پھر سُود کھانا شروع کریں گے تو وہ اہلِ نار ہیں اور (دُنیا میں بھی آتشِ خوف و حُزن میں جلتے رہیں گے اور آخرت میں بھی) جہنم میں (جلتے) رہیں گے۔

276 2 يَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرۡبِى الصَّدَقٰتِ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ

اللہ (اپنے دینِ اسلام یا نظامِ حیاتِ کلی کے ذریعے جس میں سرمایہ داری و بُخل حرام ہیں، کیونکہ ان سے گردشِ دولت میں جمود و تعطل پیدا ہوتا اور اس کا دائرہ سُکڑتا جاتا ہے) رِبٰو (= سُود و سُود کاری کی ہر قسم) کو نابود کرتا اور صدقات یا احسان (مالی امداد) اور قرضِ حسنہ (ایسا قرض جس میں سُود لیا جاتا ہے نہ واپسی کی شرط سے مشروط ہی ہوتا ہے) کو افزوں کرتا ہے (اس لیے کہ اس سے گردشِ دولت کی حرکت افزوں اور اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے)۔

اور اللہ (رِبٰو کی حُرمت اور سُود کاری کے تباہ کُن و نتائج و عواقب اور صدقات یا احسان یا قرضِ حسنہ کی برکات اور حسین و بار آور نتائج و عواقب کے) سب زیاں کار مُنکروں کو قطعاً پسند نہیں کرتا (یعنی نفرت کرتا ہے)۔

277 2 اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ لَهُمۡ
اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ حسنہ کرتے رہے، یعنی جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام و تعلیمات اور عقائدِ جلیلہ و محرکہ کو تسلیم بالیقین کیا، اور ان کے مطابق عدل واحسان اور حسنہ و توازن گری کے کام کرتے رہے، نیز انہوں نے (قُرآن و سنہ کے مطابق) صلوٰۃ کے قیام اور زکوٰۃ دینے کے نظام قائم کیے تواُن کا اجر یا صلہ اُن کے پروردگار ومالک کے پاس ہے (یعنی وہ اپنی وُسعت و قدرت اور شانِ شاہی کے مطابق صلہ دے گا، جو بے حساب ہو گا)۔ اور اُن (کے دلوں) پر خوف و خطر مُسلط ہو گا نہ وہ رہینِ غم و اندوہ ہی ہوں گے (اِس دُنیا اور آخرت دونوں میں)۔

حواشی عقائد جلیلہ و محرکہ: حسین و حرکی (Sublime and dynamic tenets) اعتقادات وافکار - یہ انسان میں اعمالِ صالحہ اور حسین وآزاد حیات طیبہ بسر کرنے، اجتہاد و جاہد اور مادّی و معنوی ترقی کرنے کے داعیات کا اِحیاء کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

حواشی یاد دہانی: نظامِ صلوٰۃ وزکوٰۃ کے قیام کے اخلاقی و علمی، معاشرتی و معاشی اور سیاسی و عسکری فوائد، مادّی و معنوی ترقی کی صورت میں اس دُنیا میں بھی ملتے ہیں اور آخرت میں بھی ملیں گے۔

278 2 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱتَّقُوا ٱللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ کرو، یعنی اس کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرتے رہو اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل اور اس کی ناراضگی و دُوری سے ڈرتے رہو۔ اگر تم اللہ کے احکامات و تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرنے والے ہو تو پھر (تم پر لازم ہے کہ) رِبٰو یا سُود میں سے جو باقی رہ گیا ہے، اُسے چھوڑ دو (ورنہ تم ایمان سے محروم ہو جاؤ گے)۔

279 2 فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ

اگر تم ایسا نہیں کرتے (یعنی رِبٰو میں سے جو باقی رہ جائے اُسے نہیں چھوڑتے) تو پھر اللہ اور اس کے رسول تمہیں اپنے ساتھ جنگ کرنے کا آخری اِنتباہ (Ultimatum) دیتے ہیں اور اگر تم پشیمان ہو کر توبہ کر لو، یعنی اِمتثالِ امرِ الٰہی میں باقی ماندہ رِبٰو یا سُود چھور دو تو راسُ المال یا اصل زر (Capital sums) لینے کے تم حقدار ہو گے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے (

ثابت ہوا کہ سُود خور و سود کار اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے دُشمن و مُتحارب اور غارت گرِ نظامِ اسلام و سنتِ حسنہ ہوتے ہیں)۔

280 2 وَاِنۡ كَانَ ذُوۡ عُسۡرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيۡسَرَةٍ ‌ؕ وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

اور اگر مقروض تنگدست ہو (اور اصل زر اسی وقت واپس نہ کر سکے) تو اُسے کشائش حاصل ہونے تک مُہلت دو۔ اور اگر تم ایثار کرو (اور اصل زر بھی چھوڑ دو) تو تمہارے لیے مُوجب خیر و حسنہ ہے، بشرطیکہ تمہیں اس (حقیقت) کا علم ہو۔

281 2 وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِيۡهِ اِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ

(اگر تم سُود چھوڑتے ہو نہ تنگدست مقروض کو مہلت ہی دیتے ہو، نیز نہ احسان و ایثار کرتے ہو تو پھر) اس روزِ (حساب و جزاء) سے اپنا بچاؤ کر لو جس میں تمہیں اللہ کے حضور لَوٹ کر جانا ہے۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی حسنہ یا سیّئہ کا ثمرہ پورا پورا دیا جائے گا۔ اور کسی سے ہرگز ناانصافی نہ ہو گی۔

282 2 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَايَنۡتُمۡ بِدَيۡنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكۡتُبُوۡهُ ‌ؕ
وَلۡيَكۡتُب بَّيۡنَكُمۡ كَاتِبٌ ۢ بِالۡعَدۡلِ‌ ۚ وَلَا يَاۡبَ كَاتِبٌ اَنۡ يَّكۡتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلۡيَكۡتُبۡ ۚ وَلۡيُمۡلِلِ
الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبۡخَسۡ مِنۡهُ شَيۡـــًٔا ‌ؕ فَاِنۡ كَانَ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ
سَفِيۡهًا اَوۡ ضَعِيۡفًا اَوۡ لَا يَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ يُّمِلَّ هُوَ فَلۡيُمۡلِلۡ وَلِيُّهٗ بِالۡعَدۡلِ‌ؕ وَاسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِيۡدَيۡنِ
مِنۡ رِّجَالِكُمۡ‌ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُوۡنَا رَجُلَيۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ
اِحۡدٰٮهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰٮهُمَا الۡاُخۡرٰى‌ؕ وَلَا يَاۡبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا ‌ؕ وَلَا تَسۡـــَٔمُوۡۤا اَنۡ
تَكۡتُبُوۡهُ صَغِيۡرًا اَوۡ كَبِيۡرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ‌ؕ ذٰ لِكُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَاَقۡوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدۡنٰۤى اَلَّا تَرۡتَابُوۡۤا اِلَّاۤ

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اے ایمان والو! جب تم مقررہ میعاد کے لیے قرض یا اُدھار کا معاملہ آپس میں طے کرنے لگو تو اُسے ضبطِ تحریر میں لے آیا کرو۔ اور محرر (Scribe) یا معاہدہ لکھنے والے کو اسے انصاف سے لکھنا چاہیے۔ اور اللہ نے جس طرح (عدل و نیک نیتی سے) لکھنا سکھایا ہے، محرر کو اس طرح دستاویز لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسی طرح لکھ دینا چاہیے۔ اقرار نامہ وہ املا کرائے، یعنی بول کر لکھوائے، جس کے ذمے قرض (Liability) ہو یعنی جو مقروض ہو۔ اور اللہ (کے قانون مجازات) سے ڈرتے ہوئے، جو اس کا پروردگار اور مالک ہے، قرض کی رقم سے ذرا بھی کم نہ لکھوائے۔ اگر قرض دینے والا فاترُ العقل (Mentally deficient) یا ضُعف کا مارا ہوا ہو اور اقرار نامہ خود اِملا کرانے کی سکت نہ رکھتا ہو تو پھر اس کا دوست یا سرپرست اُسے انصاف کے ساتھ اِملا کروائے؛ نیز اپنے مَردوں میں دو کو گواہ بنالے۔

اِس صورت میں کہ دو مرد دستیاب نہ ہوں تو اپنی پسند کا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالے، اس لیے کہ اگر ایک عورت (کسی وجہ سے) بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ پھر جب اُنہیں شہادت دینے کے لیے طلب کیا جائے تو اُن کو انکار نہیں کرنا چاہیے۔ (یاد رکھو! قرض چاہے کم ہو یا زیادہ، اُسے ضبطِ تحریر میں لانے سے تساہُل نہیں کرنا چاہیے۔ یہ طریقہ اللہ کی نظر میں عدل کے قریب تر اور شہادت کو درست رکھنے اور مُحکم بنانے والا ہے، نیز اس سے تم شک و شبہ میں پڑنے والے بھی نہ ہو گے۔

ہاں اگر سودا دست بدست ہو اور تُم آپس میں موقع پر ہی لین دین کر رہے ہو تو اس کو قلمبند نہ کرنے میں کوئی مُضائقہ نہیں۔ (لیکن یاد رہے کہ) جب خرید و فروخت کرنے لگو تو گواہ بنا لیا کرو؛ اور محرر اور گواہ کو نقصان یا ضرر نہیں پہنچانا چاہیے۔ اور اگر تم نے ایسا کیا تو تم نے اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت سے باہر نکال دیا۔

اور اللہ کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مُکافاتِ عمل سے ڈرتے رہو! اور (دیکھو!) اللہ تمھیں کیسی حکیمانہ باتوں کی تعلیم دیتا ہے، اور اللہ ہر شے کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

283 2 وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ
وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ

اگر تم سفر میں ہو اور دستاویز لکھنے کے لیے محرر یا منشی کو نہ پاؤ تو کوئی چیز رہن میں (یا ضمانت کے طور پر) اپنے قبضے میں رکھ لو۔ اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (اور رہن کے بغیر ہی قرضہ دیدے) تو امانتدار کو چاہیے کہ وہ صاحبِ امانت کو اس کی امانت (عند الطلب پوری کی پوری) واپس کر دے۔ اور اپنے پروردگار و مالک اللہ (کے قانونِ مُکافاتِ عمل) سے خوف و بداماں یا ڈرتا رہے۔

اور شہادت کو ہرگز نہ چھپاؤ؛ (یاد رکھو!) جو اُسے چھپائے گا وہ اپنے قلب کو خسارے میں ڈالنے والا ہو گا؛ اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) تم جو بھی کرتے کراتے ہو اللہ اس کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

284 2 لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

افلاکی و ارضی کُروں یا آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ ہی کی ملکیت ہے (یعنی اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شہکاروں کے تمتع کے لیے ہے)؛ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے عملاً ظاہر کر دو یا اُسے چھپائے رکھو، اللہ (کا قانونِ مُکافات) تم سے اس کا ضرور حساب لے گا۔ (یاد رکھو!) اللہ جسے چاہتا ہے (اس کی سچی توبہ، یعنی اس کے اپنے کیے پر ندامت و پشیمانی کا اِظہار کرنے اور اللہ کی طرف رُجوع کرنے کی بناء پر) اس کی بخشش و حفاظت فرماتا ہے؛ اور جسے چاہتا ہے (اس کی قساوتِ قلبی و سرکشی اور قُدرت کے قانونِ مُجازات کی بناء پر) اُسے سزا دیتا ہے۔ اور (یہ نہ بھولو کہ) اللہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

285 2 اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰۤئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

(اللہ تعالیٰ کے آخری) رسولؐ یا پیغمبر اس کتاب (کے کل احکام و قوانین اور حدود و تعلیمات کو جو اُن کے پرور دگار و مالک کی طرف سے اُن پر نازل ہوئی ہے، تسلیم بالیقین و عمل کرتے ہیں اور مؤمن بھی؛ سب کے سب اللہ، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروںؑ کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔ (لہٰذا) اس کے پیغمبروںؑ میں سے کسی ایک میں بھی اِمتیاز روا نہیں رکھتے۔ اور (اللہ کے ساتھ میثاق (Covenant) کرتے ہوئے) عرض کرتے ہیں: ''ہم نے (تیرے احکام و تعلیمات کو غور کے کانوں سے) سُن لیا اور ان کی اطاعت اختیار کر لی ہے (اب ہماری آرزو و دعا ہے کہ) ہمارے پرور دگار و مالک! ہماری بخشش و حفاظت فرما؛ اور تیری طرف ہی تو ہماری باز گشت ہے، یعنی ہمارے سفرِ زندگی کی منزلِ آخر تُو اور تیرا جہانِ الحیوان ہے۔

286 2 لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اللہ کسی متنفس کو اس کی اِستعداد سے زیادہ کسی کام یا بات کا مُکلف نہیں کرتا (یعنی اس کی صلاحیت و قوت کے مطابق ہی اس پر ذمے داری ڈالتا ہے)۔ جو شخص (اپنے اور دوسروں کے لیے حسنہ و خیر) کماتا ہے، اس کا ثمرہ بھی اس کو ملتا ہے (لیکن اس کا فائدہ دوسروں کو بھی ہوتا ہے)۔ اور جو شخص (اپنے لیے سیئہ) کماتا ہے، اس کے منفی اثرات اس کی ذات پر مُرتب ہوتے ہیں (لیکن دوسروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ (مومنو! تمہاری آرزو و دعا یہ ہونی چاہیے!) اے ہمارے پرور دگار و مالک! اگر (تیرے احکام) ہم بھول جائیں یا ہم (قومی اور انسانی مفاد کے خلاف) کوئی غلط اِقدام کر بیٹھیں، تو تیرا قانونِ مُجازات ہمارا فوری مؤاخذہ نہ کرے (بلکہ ہمیں تلافی مافات کرنے کی مُہلت دے۔

اے ہمارے پرور دگار! اور ایسا نہ ہو کہ ہم (اپنی بعض کمزوریوں کے سبب) اپنی ذمے داریوں کا بوجھ اُٹھا نہ سکیں (اور ہمارا انجام بھی ایسا ہو، جیسا) ہم سے پہلی اقوام کا انجامِ بد ہوا تھا، جنہوں نے (دیدہ و دانستہ) اپنی ذمے داریوں کا بوجھ نہ اُٹھایا (اور ہلاک و برباد ہو گئیں)۔ اے ہمارے پرور دگار! اور ایسا نہ ہونے دینا کہ ہم اپنے اندر اپنی ذمے داریوں کا بوجھ اُٹھانے کی سکت محسوس نہ کریں۔ (اگر ایسا ہو تو ہمیں قوت برداشت دینا) اور ہم سے در گزر کرنا، اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرنا اور ہمیں تحفظ فراہم کرنا، اور ہمیں مرحمت و رحمت سے نوازنا۔ (اس لیے کہ) تُو ہمارا سرپرست و کارساز ہے، لہٰذا اسلام کے نظامِ حیاتِ کُلّی کے مُنکروں پر ہمیں نُصرت و فتح دینا۔

سورہ آل عمران بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 3 الٓمّٓ ال م۔

2 3 اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُؕ

اللہ (جو کُل صفات حسنہ کا مالک ہے، اس بناء پر، وہی) اِنسان سمیت اپنی کل مخلوقات (Created things) یا موجودات کا معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مُطاع (= اِلٰہ (ا)) لہٰذا اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرنا چاہیے، یعنی غیر اللہ کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو تسلیم کرنا، نہ ان پر عمل ہی کرنا چاہیے کہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ سے بغاوت اور شرک (Polytheism) ہے؛ اور یہ ناقابلِ معافی ظلمِ عظیم و گُناہِ کبیرہ ہے۔ علاوہ بریں، اس کی اُلوھیت (Divinity) کا تقاضا ہے کہ اس کے سوا کسی اور ہستی سے ایسی شدید محبت نہ کی جائے جیسی اُس سے کرنا چاہیے، اور نہ اُس ہستی کی طاعت و بندگی ہی کی جائے۔

وہ یعنی اللہ تعالیٰ زندہ بالذات (Alive-in-Himself) اور اپنی مخلوقات کو زندگی دینے والا- قائم بالذات (= قدیم Eternal اور (The Self-subsisting) اور کائنات سمیت کُل مخلوقات یا موجودات کو قائم رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ا: اِلٰہ: اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمارا اِلٰہ ہے۔ اس کا معنیٰ ہے: معبود و محبوب، مطلوب و مقصود او حاکم و مُطاع۔ اِس بناء پر اس کے لیے معروضِ حسن و عشق (Object of Beauty and Love) کی تعبیر اختیار کی ہے۔

3 3 نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَۙ

(میرے نبیؐ!) اللہ ہی نے آپ پر یہ کتاب (= قرآن مجید) بتدریج نازل کی ہے، جو سچی، پائیدار، بامقصد اور جمالیاتی - افادی اقدار (نمبر ۲) (Aesthetic-beneficial values) کی حامل ہے۔ اُن سماوی کتابوں (کی تعلیمات و احکام) کو سچ ثابت کرتی ہے، جو آپ سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اور اُسی (اللہ) نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام پر) تورات (Torah) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل Gospel) نازل کی تھیں۔

حواشی نمبر ۲- جمالیاتی - افادی اقدار: یہ اصطلاح مادی و معنوی حسین اور نفع بخش قدروں کے لیے وضع کی گئی ہے، جو کل زندگی پر حاوی ہیں۔

4 3 مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ

نُزولِ قرآن سے پہلے (تورات وانجیل کو) لوگوں کی ہدایت یاان کو راہِ راست پر لانے کے لیے نازل کیا تھا؛اور (اب) اُس نے الفرقان نازل کیاہے، جو حق و باطل، حسنہ وسیئہ اور ہدایت وضلالت کو پہچاننے کااُلوہی معیار (Divine criterion) ہے (بالفاظ دیگر، زندہ وسرمدی صیرفی حق و باطل ہے)۔

جولوگ اب اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات وفرمودوات کو تسلیم بالیقین وعمل کرنے سے انکار کرتے یا کریں گے، (وہ یاد رکھیں کہ) ان کو (قانون مکافات عمل (نمبر ۳) کی روسے ذلت ومسکنت اور محرومی وحسرت کی) انتہائی شدید اذیتیں سہناپڑیں گی، کیونکہ اللہ (کا قانون مجازات، ظالموں کو ان کے ظلم کا) بدلہ دینے میں قوت واقتدار رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۳- قانونِ مکافات عمل یا قانوان مجازات : جیساکروگے ویسا بھروگے۔

5 3 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ (جو عالم الغیب والشادۃ ہے، اس) سے کوئی شے بھی جو ہمارے لیئے مرئی (Visible) ہے یا غیر مرئی (Invisible,) پوشیدہ یا مخفی (Hidden) نہیں، نہ کرہ ارضی میں نہ افلاک (Heavens) میں۔

6 3 هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں (اپنے حکیمانہ وجمالیاتی قانون تدبیری کے مطابق) جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتگری کرتاہے، یعنی تمہارے قدوقامت، چہرے مُہرے اور اعضاوجوارح کی تشکیل (وتلوین) کرتاہے۔ (اصل یہ ہے کہ) اللہ کے سوا کوئی معبود ومقصود اور حاکم ومُطاع نہیں، اور وہ زبردست قوت واِقتدار کامالک - نہایت داناوبینااور اِنتہائی دانشمندی سے اپنے اُمور سرانجام دینے والا ہے۔

7 3 هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ

تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا
ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ

اُسی (ربّ عزیز و حکیم) نے (میرے نبیؐ!) آپ پر یہ کتاب (قُرآن بذریعہ وحی) نازل کی ہے۔ اس میں واضح و غیر مُبہم، مُحکم و پائیدار اور نا قابل تغیر و تبدل قوانین واحکام اور حقائق و تعلیمات میں (Explicit and fundamental verses)، جو اس کتاب کی اصل یا بُنیاد ہیں؛ اور دوسری آیات والفاظ تشبیہی و تمثیلی (Allegorical) ہیں (جیسے اللہ کا نفس، ید، ساق، عرش، جنت، کُرسی، سُلطان، یوم المیزان وغیرہ وغیرہ؛ نیز متشابہات (Similes) میں ایسے زمانی و مکانی حقائق پائے جاتے ہی، جو علم کی ترقی سے کھلتے، کھلے ہیں اور ہمیشہ کھلے رہیں گے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، خصوصاً جنت قرۃالعین میں)۔ لیکن جن کے دل و دماغ میں کجی ہے (یا ان کی عقل اور فکر و نظر کی جہت ٹیڑھی ہے)، وہ تشبیہی و تمثیلی آیات والفاظ کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ تا کہ (مسلمانوں میں) اختلاف و نزاع پیدا کریں؛ نیز ان کے معانی اپنی مرضی سے کرنے کی طلب و جستجو میں رہتے ہیں۔ لیکن ان کے اصل معنیٰ و مفہوم کا علم اللہ اور متبحر علمائے (Learned sages) کے سوا دوسروں کو نہیں، لہٰذا وہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم مُحکمات اور متشابہات سب کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں، اس لیے کہ یہ سب ہمارے پروردگار و مالک کی نازل کردہ ہیں۔ فقط اہلِ علم عقلِ سلیم ہی غور و فکر کرتے اور حقائق کو سمجھتے ہیں۔

8 3 رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ

اے ہمارے پروردگار و آقا! حقیقی و آخری منزلِ مقصود اور اس کی فطری و حسین راہِ راست کی طرف ہماری رہنمائی کرنے کے بعد ہمارے قلوب (دل و دماغ، یعنی عقل و فکر اور جذبات و خواہشات) کو (ہماری سہو و خطا یا تغافل و لغزش کے سبب) کجرو (Stray) نہ ہونے دینا؛ اور ہمیں محض اپنے فضل سے رحمت (یعنی خیر و حسنہ محبت و شفقت، فوز و فلاح اور رحم و کرم) سے نواز اور ہمیشہ نوازتے رہنا۔ بے شک تُو اپنے فضل سے غایت درجہ مادی و معنوی نعمتوں سے نوازنے والا ہے۔

9 3 رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اے ہمارے پروردگار ومالک! تُو کل بنی نوعِ انسان کو (اُن کا محاسبہ کرنے کے لے) ایک روز اپنے حضور ضرور جمع کرنے والا ہے (جس کا آنا اٹل اور یقینی ہے، لہٰذ) اِس حقیقت میں شک و شبہ یا اِضطراب کی قطعاً گنجائش نہیں۔ یقیناالله اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا (کہ یہ اس کی اٹل سنت (Unalterable law) ہے)۔

10 3 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ

جن لوگوں نے الحق یا دینِ اسلام قبول کرنے سے اِنکار کیا، اُن کے مال و منال (= زرعی و غیر زرعی اراضی، بنگلے، محل، پلازے، کارخانے، زر و جواہر، بینک بیلنس (Bank balance) یا خزانے اور ہر قسم کے اثاثے اور املاک)، اور بیٹیاں، بیٹے اور پوتے، اُن کو الله تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل سے کسی طرح بھی بچانے میں ان کے کام نہ آسکیں گے۔ ایسے ہی (سَمَندر سرشت آتش بقلب) لوگ آتشِ جہنم کا ایندھن (Fuel) بنیں گے۔

11 3 كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اُن کا حشر بھی وہی ہوگا جو فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا ہوا تھا، جنھوں نے ہماری آیات، یعنی تعلیمات اور قوانین و احکام کو جُھٹلایا تھا، اور ان کے جرم وگناہ کے سبب الله (کے قانونِ مجازات) نے ان کی سخت گرفت کی۔ الله (کا قانونِ مجازات) سخت اذیتناک سزا دینے والا ہے۔

12 3 قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

(اے نبیؐ!) دینِ اسلام کا انکار کرنے والوں کو متنبہ کر دیجئے کہ تم بہت جلد مغلوب ہو جاؤ گے، اور (قیامت کے روز) تمھیں (چارپایوں کی طرح) دھکیل کر دوزخ میں لے جایا جائے گا؛ اور وہ اذیتناک ہچکولے دینے والی ہولناک جگہ ہے۔

13 3 قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى
كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي
الْاَبْصَارِ

تمہارے لیے ان دو لشکروں میں جو (غزوۂ اُحد میں) ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوئے تھے، چشم کشا وعبرتناک نشانی تھی۔ایک لشکر (مسلمانوں کا تھا) جو اللہ کی راہ میں، یعنی دینِ اسلام کی اِقامت کی خاطر جنگ کر رہا تھا، جبکہ دوسرا لشکر کافروں کا تھا، جو اپنی کھلی آنکھوں سے ان کو اپنے سے دوچند یا دوگنے دیکھ رہا تھا (اور تعداد اور سامانِ حرب وضرب کی اکثریت کے باوجود شکست کھا گیا)، اور اللہ (صبر واستقامت اور توکل درجا کے قانونِ نُصرت کے مطابق، جو اس کا قانون تدبیری ہے) جسے چاہتا ہے اپنی مدد سے قوت وغلبہ دیتا ہے۔ بلاشبہ اس واقعیت میں دیدۂ بینا رکھنے والوں کے لے عبرت یا کایا پلٹ کر دینے والی سبق آموزی ہے۔

14 3 زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

عورتوں، بیٹوں، سونے چاندی کے ذخیروں یا خزانوں، عُمدہ وچیدہ گھوڑوں، مویشیوں اور زرعی اراضی کے حصول کی خواہشات کو بنی نوعِ انسان کے لیے خوشنما ودلکش بنا دیا گیا ہے۔یہ تو دُنیوی زندگی کے لیے (جو خود قلیل المدت ہے) چند روزہ فائدے کی چیزیں ہیں؛ حالانا کہ اللہ کے پاس (اہل جنت کے لیے) حُسن وسُرور اور امن وسلامتی کا گھر ہے۔

15 3 قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ

(اے پیغمبر اعظم وآخرؐ) ان کو (اس واقعیت سے آگاہ کرنے کی خاطر) کہہ دیجیے: کیا میں تمہیں بتاؤں کو اِس دنیوی زندگی کی متاع سے کہیں افضل واعلیٰ چیز تمہارے لیے کیا (چھپا کر رکھی گئی) ہے؟ سُنو! جو لوگ ہدایت وجنت کی طلب وجستجو کرتے اور گمراہی و جہنم سے ڈرتے رہتے ہیں، ان کے پروردگار ومالک کے پاس باغات ہیں (ثمر وشاداب)، جن کے نیچے پانی کے چشمے رواں دواں

رہتے ہیں: ان میں وہ ہمیشہ زندگی کریں گے ؛اور وہاں ان کے لیے پاکیزہ خوش ذوق بیویاں ہوں گی۔ سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا (Blessing) ان کے شاملِ حال ہوگی، اور اللہ کے بندے اُس کی نظرِ التفات میں ہوتے ہیں (دُنیا اور جنت دونوں میں)۔

16 3 اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ

جو لوگ یہ استدعا کرتے ہیں ! ''ہمارے پروردگار و مالک ! ہم ایمان لائے ہیں (یعنی ہم نے تیری ذات و صفات، تیرے رسولؐ و قرآن اور دینِ اسلام کو دل و جان سے تسلیم کر لیا ہے)، للٰذا ہماری خطاؤں اور گناہوں سے در گزر اور ان کی پردہ پوشی فرما اور ان کو بخش دے، اور ہمیں دُنیا میں خوف و خطر اور غم و اندوہ کی آگ اور آخرت میں آتشِ جہنم کے عذاب یا کرب سے محفوظ و مصئون رکھنا''۔

حواشی نمبر ۴ - عذاب النار : قرآن حکیم کی وسیع المعانی اصطلاح ہے۔ دنیوی لحاظ سے اس کا مطلب آتشِ خوف وحُزن ہے جو دلوں کو مُحیط ہو جاتی ہے، اور انسان کو عذاب میں مبتلا کر کے نفسِ بیقرار بنا دیتی ہے۔ حسنہ اگر انسان کو نفس مطمئنہ بناتی تو سیّئہ اسے نفس بیقرار بناتی ہے۔ بلحاظِ آخرت اس سے مراد دوزخ کی آگ کا عذاب ہے۔ یہ آگ وہاں جسم و دل دونوں کو محیط ہو کر انھیں جلاتی رہے گی۔ (الھمزہ ۱: ۱۰۴ تا ۹۔ آخرت کے لحاظ سے حسنہ کا مطلب جنت قرۃ العین اور اس کی نعمتیں ہیں ؛اور اس کی ضد سیّئہ کا مطلب جہنم کا اذیتناک عذاب ہے۔

17 3 اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ

یہی لوگ صبر کرنے والے، یعنی مشکلات و مصائب اور خوف و خطر کے حالات میں حوصلہ و ہمت ہارنے، جی چُرانے اور راہِ فرار اختیار کرنے کی بجائے ثابت قدم رہنے اور ہمت و جوانمردی اور حوصلہ و عزم کا مظاہرہ کرنے والے، قول و فعل کے سچے اور زندگی بسر کرنے والے، بندگانِ تسلیم و رضا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے (یعنی زکوۃ اور العفو اسلامی حکومت کو دینے اور اپنے انسانی حق سے محروم اور اہلِ احتیاج سے مالی تعاون کرنے والے) اور آخرِ شب مغفرت، یعنی گذشتہ گناہوں کی معافی و بخشش اور آئندہ کے لیے اپنی حفاظت کی دُعائیں مانگنے والے ہیں۔

18 3 شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اللہ تعالیٰ خود (اس حقیقت عظمیٰ کی) شہادت دیتا یا تصدیق کرتا ہے کہ اُس کے سوا کوئی اور الٰہ یعنی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مُطاع نہیں؛ نیز ملائکہ اور اہلِ علم بھی، جو عدل و انصاف پر قائم و دائم رہنے والے ہیں، شہادت دیتے یا تصدیق کرتے ہیں کہ اُس اللہ کے سوا کوئی اور اِلٰہ نہیں، جو بے قیاس قوت و غلبہ رکھنے والا - انتہائی دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اُمُور سر انجام دینے والا ہے۔

19 3 اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین یا کل حیاتِ انسانی کا نظام، اسلام ہے، یعنی اس کا معاشرتی نظام ہے، جس میں افراد، اللہ تعالیٰ کے بندگانِ تسلیم و رضا بن کر اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق امن و سلامتی سے حیاتِ طیبہ بسر کرتے ہیں۔ جن (سابق) اُمتوں کو الکتاب (Scripture) یا نوشتہء الٰہی دیا گیا، انھوں نے (کتاب) العلم پا لینے کے بعد باہمی ضد و حسد کے باعث (اس کی آیات یا قوانین واحکام کی تاویل میں) اختلاف کیا (اور فرقے فرقے بن گئے)۔ جو لوگ اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں (اُن کو یاد رکھنا چاہیے کہ) اللہ (کا قانون مکافات عمل) تیزی سے، یعنی ساتھ ساتھ حساب چُکانے والا ہے۔ (اور قیامت کو کل افرادِ نسلِ انسانی کے کل اعمال کا حساب بیباق کرے گا)۔

20 3 فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ

(پیارے نبیؐ!) اگر کافر اور اہل کتاب آپ سے حجت بازی کی خاطر بحث و نزاع کرنے لگے تو ان سے کہہ دیجیے کہ ہیں تو اللہ (کے احکام و قوانین اور تعلیمات) کے سامنے سر تسلیم خم کر چکا ہوں اور میرے پیرو کار بھی۔ آپ اہلِ کتاب (یثرب کے یہود و نصاریٰ) اور اَن پڑھ لوگوں (قبائل عرب) سے پوچھیے: "کیا تم بھی (ہماری طرح) اللہ کے بندگانِ تسلیم و رضا بن چکے ہو؟ (اگر نہیں تو اب بن جاؤ)، ایسا بن گئے تو ہدایت، یعنی اپنے سفرِ زندگی کی حسین و فطری راہِ راست پر چل کر اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ گے جو جنت قرۃ العین ہے"۔ اگر وہ آپ کی دعوت سے منہ موڑیں (تو آپ دل برداشتہ نہ ہوں، کیونکہ) آپ کا وظیفہء (نبوت) تو تبلیغِ حق کرنا ہے؛ اور اللہ اپنے بندوں کا نگرانِ حال ہے۔

21 3 اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ
الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

جو لوگ اللہ کی آیات یعنی اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، اور انبیاء کو ناحق ہلاک کرتے رہے ہیں، اور عامۃالناس میں سے ان کا بھی خون کرتے ہیں، جو عدل و انصاف کرنے کی تلقین کرتے ہیں (یعنی لوگوں کو اُن کے اِنسانی حقوق، خصوصاً حق معلوم دینے کی وعظ و نصیحت کرتے ہیں، اُنھیں (ناحقِ خون انسانی کرنے کا مزہ لینے کی پاداش میں) اپنے دل کے خون ہونے کی اذیتوں (نمبر ۵) کا مزہ لینے کی نوید سنادو۔

حواشی نمبر ۵- لطیف نکتہ : عذاب کے مادہ عذب میں شیرینی و مزہ کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے (تاج، اساس، لسان)۔

22 3 اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ

ایسے لوگوں کے اعمالِ صالحہ کے حسین اثرات یا حسنات (اُن کے کفر و خونریزی کی برق فنا سے) غارت ہو جاتے ہیں، لہٰذا وہ ان سے اس دنیا اور آخرت دونوں میں محروم رہتے ہیں۔ ان کو بچانے یا مدد دینے والا کوئی ہے نہ آخرت میں ہو گا۔

23 3 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

کیا آپ نے ان لوگوں کے حال و کردار میں غور و فکر کیا ہے، جن کو اللہ کی کتاب میں سے علم دیا گیا ہے؛ اور جب ان کو اس کتاب کی طرف بُلایا جاتا ہے کہ وہ حکم بن کر ان کے اِختلافات کا فیصلہ کر دے تو ان کا ایک فرقہ اس سے منہ موڑ لیتا ہے؛ اور اصل یہ ہے کہ وہ سارے کے سارے اللہ کی کتاب سے رو گرداں ہیں۔

24 3 ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِىْ
دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

یہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے اور کہتے ہیں کہ "بالفرض، ہمیں دوزخ کی آگ اگر چھوئے گی بھی تو صرف گنتی کے چند روز تک" (اصل یہ ہے کہ) وہ اپنی افتراء پردازیوں، یعنی من گھڑت روایات و عقائد کے سبب دین (کے قوانین واحکام اور تعلیمات) کے بارے میں دھوکے، یعنی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

25 3 فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب قیامت کے روز جس کے آنے میں قطعاً شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا، ہم ان کو اپنے حضور جمع کریں گے اور ہر ایک شخص کو اس کے اکتساب (حسنات و سیئات) کا پورا پورا صلہ دیا جائے گا، اور کسی کے ساتھ قطعاً ناانصافی یا زیادتی نہیں کی جائے گی۔

26 3 قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(دل کے ایقان و اذعان کے ساتھ) اس (واقعیت) کا اعتراف و اظہار کرو: اے اللہ تعالیٰ! صرف تُو ہی بادشاہت یا حاکمیت اعلیٰ (Sovereignty and Supreme Authority) کا مالک ہے۔ تُو (اپنے قانونِ تدبیری و مشیت (نمبر ۷) کے مطابق) جسے قابل نہیں سمجھتا) اُس سے بادشاہی واپس لے لیتا ہے۔ اسی طرح تُو (جسے عزت کا سچا طلبگار و مستحق دیکھتا ہے) اُسے سطوت و صولت عطا کرتا ہے اور تُو اُسے (جو تیرے قانونِ احترامِ آرزو کی رُو سے مذموم کرتوتوں سے اپنی تحقیر و تذلیل کرتا ہے) لوگوں کی نظروں سے گرا دیتا ہے۔

(لیکن اصل یہ ہے کہ اپنے بندوں کو عطا کرنے کے لیے) تیرے قبضۂ قدرت میں خیر ہی خیر ہے؛ یعنی تُو اپنے بندوں کو خیر و حسنہ، رحمت و مغفرت، فوز و فلاح (نمبر ۸)، دُنیوی و اُخروی حسنہ اور رُشد و ہدایت ہی سے نوازنا چاہتا ہے۔ (اے بنی نوعِ انسان!) یقین مانو کہ اللہ ہر شے اور اُس کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

نمبر ٦۔ نکتہ: شئے اور چیز میں یہ لطیف فرق ہے کہ شئے اُس چیز کو کہتے ہیں، جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کرنا چاہتا ہے۔ حواشی نمبر ۷۔ قانون تدبیری و مشیت (Allah's Law of Prudential Planning and Will): اللہ تعالیٰ مدبر الامور ہے، اپنے علم و حکمت کی بناء پر اُمور کو سرانجام دینا، اس کی سنتِ حسنہ ہے، جسے قانونِ تدبیری و مشیت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حواشی نمبر ۸- فوز و فلاح : کی اِصطلاح قرآنی میں خوف و حزن کے عذاب النار سے نجات پانے، نشو و نما پانے، ترقی کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جنت اور رضوان اللہ پانے کو قرآن عظیم نے فوزِ عظیم سے تعبیر کیا ہے (التوبہ ۷۲:۹؛ ۸۹، ۱۰۰ و بمواضع کثیرہ)۔

فلاح (مادہ ف ل ح) : اس کا معنیٰ پھاڑنا یا شق کرنا ہے۔ مثلاً کھیت میں ہل چلا کر زمین شق کرنا اور دانۂ رُوئیدہ کا جوشِ نمو سے زمین کا پھاڑ کر نکلنا، نشو و نما پانا اور بار آور ہونا۔ ایسی بنا پر کسان کو فلاح کہتے ہیں۔ چنانچہ جو شخص اپنے قلب و نفس کا تزکیہ کرتا ہے، یعنی اُن کو جرم و گناہ اور ظلم و شر کے اندھیروں اور بارِ گراں سے نجات دیتا ہے، اور اس کا نورِ قلبی ترقی کرنے لگتا ہے، وہی "فلاح" پاتا ہے۔ قرآن مجید کی زبان میں ☆ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰیO (الاعلیٰ ۸۷:۱۴) : فلاح پا گیا وہ جس نے (اپنے قلب و نفس کا) تزکیہ کیا۔

27 3 تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ‌ وَتُخۡرِجُ الۡحَـىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَـىِّ‌ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ

تُو ہی (اپنے قوانینِ طبیعی و تدبیری کے مطابق) رات کو دن میں لاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے: اور اسی طرح تُو جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے؛ (یعنی اُس کے قوانین تدبیری و احترامِ آرزو کے مطابق کسی مرد مجاہد و صالح کے سُلب سے کاہل و طالع اولاد نشو و نما پاتی ہے اور کسی کاہل و طالح باپ کے صلب سے مُجاہد و صالح اولاد پروان چڑھتی ہے۔ ان قوانین کا اطلاق قوموں پر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کے مطابق زندگی کرتے ہیں) تو اُن پر اپنے فضل سے نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

28 3 لَا يَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰ لِكَ فَلَيۡسَ مِنَ اللّٰهِ فِىۡ شَىۡءٍ اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰٮةً ‌ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ‌ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ

اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ مؤمنوں کے سوا ہرگز کافروں کو حامی و دوست نہ بنائیں، اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ ملنے کا نہیں (کہ اس کا رابطہ اللہ سے کٹ جائے گا)، البتہ (امن و سلامتی کے معاہدے کے دوران) ان سے روابط قائم کر سکتے ہو، لیکن اُن سے محتاط ہو اور اپنے تحفظ یا دفاع کا پورا پورا انتظام کر لیا کرو۔ اور اللہ اپنے نفس، یعنی قانون مکافاتِ عمل سے تمہیں متنبہ کرتا

ہے، اور حیاتِ انسانی کے سفر کی آخری منزل اللہ ہی کی حضوری ہے (اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: حیات انسانی کی ہجرت کا مُنتہائے مقصود اللہ ہے)۔

29 3 قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ یَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَیَعۡلَمُ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

(پیارے نبیؐ!) لوگوں پر واضح کر دو کہ جو کچھ تمہارے سینوں (نمبر ۹) (دل و دماغ یا نفس۔ باطنی نظام کا حصہ) میں ہے، اُسے چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اُسے خوب جانتا ہے؛ نیز جو کچھ آسمانوں یا سماوی کُرّوں میں ہے یا ارضی کُرے یا زمین میں، سب اس کے علم و نظر میں ہے (یعنی اللہ پر مُستحضر ہے)۔ اور اللہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۹- حسی۔ نفسی نظام (باطنی نظام): یہ انسان کی حسی۔ قلبی۔ نفسی نامیاتی قوتوں کا نظام ہے، جو اپنی سلیم یا حسین و فطری حالت پر ہو تو انسان کی اس کے حقیقی معروضِ حُسن و عشق (= الٰہ جمیل) اور رب عاشق (= رحمٰن) کے حسین و فطری اور پائیدار و راست راستے کی طرف رہنمائی کرتا اور اس میں اس پر چلنے کا داعیہ بھی پیدا کرتا ہے، تاکہ وہ اس کے قرب و رضوان اور ہم نظری و ہم کلامی حاصل کرے، جو مقصودِ ایمان و دین، غایتِ زندگانی اور مشیتِ ایزدی ہے۔

حسی۔ قلبی، نفسی نظام کے زیادہ اہم اجزائے لاینفک جو عامل و معمول یا موثر و اثرپزیر ہیں، یہ ہیں، حواسِ خمسہ میں سے سامعہ و باصرہ (Hearing and sight)، قلب یا دل و دماغ کے نظام میں سے جمالیاتی حِسّ (Aesthetic sense)، وجدان (Intuition)، عقل (Intellect)، جمالیاتی شعور (Aesthetic consciousness)، ضمیر (Conscience)، حافظہ (Memory)، فکر (Thought)، اور نظامِ نفس میں نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ (تفصیل کے لیے دیکھیے، حُسنِ تفسیر جلد اول، ص ۶۶، ۶۷)۔

30 3 یَوۡمَ تَجِدُ کُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَیۡرٍ مُّحۡضَرًا ۖۚ وَّمَا عَمِلَتۡ
مِنۡ سُوۡٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوۡ اَنَّ بَیۡنَهَا وَبَیۡنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیۡدًا ؕ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ
بِالۡعِبَادِ

جس روز ہر متنفس یا شخص اپنے کیے ہوئے اِحسان و حسنہ کے کاموں اور اعمالِ سُوء کے نتائج کو (اپنی گردن میں پیوست اُلوہی ٹیلیویژن میں، جو اس کے سامنے رکھا جائے گا) مشہود پائے گا (الاسراء ۱۳:۱۷)، تو حسرت سے کہے گا: ''اے کاش! میرے اور

میرے ان اعمالِ سُوء کے نتائج کے درمیان کالے کوسوں کا فاصلہ ہوتا۔ اور اللہ اپنے قانون مکافات عمل سے تمہیں متنبہ (Warn) کرتا ہے (کہ ہرگز اعمالِ سُوء نہ کرو)، اور جہاں تک اللہ کا تعلق ہے، وہ تو اپنے بندوں پر بے قیاس لُطف و کرم کرنے والا ہے۔

31 3 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(پیارے نبیؐ!) لوگوں پر واضح کردو کہ "اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو (Follow me) یا میرے نقشِ قدم پر چلو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور معاف کر دے گا؛ اور اللہ تو ہے ہی بخشنے والا اور حفاظت کرنے والا۔ بے حد ترس کھانے اور رحمت ارزانی کرنے والا (Most Merciful)۔

32 3 قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ

(لوگوں سے ناصحانہ طور پر کہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو (Obey)؛ اگر وہ رُو گردانی کریں یا نہ مانیں، تو یاد رکھیں کہ ان مُنکروں سے اللہ بھی محبت نہیں کرتا۔

33 3 اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ

اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور ابراھیمؑ کے خانوادے اور عمرانؑ کے گھرانے کو (اپنے عہد کی اقوام عالم پر فضیلت و بزرگی دی تھی۔

34 3 ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۚ

ان میں سے بعض، بعض کی نسل میں سے تھے، اور اللہ سب کچھ سننے والا - سب کچھ جاننے دیکھنے والا ہے۔

35 3 اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(سُنو!) جب عمران (Imran) کی ایک عورت نے دُعا کی تھی: ”اے پروردگار ومالک! میں نے جو میرے پیٹ میں ہے، اسے تیری نذر کیااور اپنے سے جدا وآزاد کر کے تیرے دین کی اقامات اور بندوں کی ہدایت کے لیے وقف کیا؛ اُسے مجھ سے قبول فرما۔ یقیناً تُو سب کچھ سننے والا۔ علم کلی رکھنے والا ہے۔

36 3 فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰیؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡؕ وَ
لَیۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰیۚ وَاِنِّیۡ سَمَّیۡتُهَا مَرۡیَمَ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

چنانچہ جب اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو حسرت سے عرض کیا: ”پروردگار ومالک! میں نے تو لڑکی جنی ہے“۔ لیکن اللہ کو علم تھا جو اس کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ پھر عرض کیا: ”(تبلیغ وجہاد کے لیے تو لڑکا زیادہ موزوں تھا، اور (لڑکا اور لڑکی تو برابر نہیں ہوتے۔ بہر حال، میں نے اس کا نام مریمؑ (Mary) رکھا ہے، اور اسے اور اس کی اولاد (Offspring) کو ملعون یا راندۂ درگاہ شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

37 3 فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّاَنۡۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًاۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّاؕ
كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیۡهَا زَكَرِیَّا الۡمِحۡرَابَۙ وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًاۚ قَالَ یٰمَرۡیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَاؕ قَالَتۡ هُوَ
مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ

اُس کے پروردگار ومالک نے اُسے خوشی سے قبول کر لیا اور اُس کے حُسنِ نشو ونما کا احسن بند وبست کر دیا اور زکریا (Zakariya) کو اس کا کفیل وسرپرست مقرر کیا۔ زکریاؑ جب کبھی ہیکل یا عبادت گاہ میں اس کو دیکھنے جاتے تو اس کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے تو پوچھتے: اے مریمؑ! یہ چیزیں کیسے یا کس طرح تمہارے پاس آئی ہیں؟“ وہ جواب دیتیں: یہ اللہ کا دیا ہے“ بے شک اللہ (بمقتضائے حکمت) جسے چاہتا ہے انسان کے اندازے اور توقع سے وافر دیتا ہے۔

نمبر ۱۰۔ نکتہ: ہم عموماً یہ کہا کرتے ہیں: ”ھذا من فضل ربی“! ”یہ اللہ کا دیا ہے“۔ ٹھیک یہی مفہوم ہے حضرت مریمؑ کے اس جواب کا: **هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ** لیکن بعض مفسرین کا یہ کہنا کہ حضرت مریمؑ کے پاس جنت سماوی سے پھل وغیرہ آتے تھے، بے بنیاد ہے۔

38 3 هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار ومالک سے دُعا مانگی اور استدعا کی: ''پروردگار ومالک! اپنی رحمت سے مجھے پاکباز و صالح اور ہونہار اولاد (Offspring) عطا فرما۔ بلاشبہ تو دعا سننے والا (اور قبول کرنے والا، یعنی مستجیب الدعوات) ہے۔

39 3 فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى

مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

وہ ابھی ہیکل کی قربان گاہ میں صلوٰۃ یا نماز میں بحالت قیام ہی تھا کہ فرشتوں نے اُسے آواز دی کہ اللہ تمہیں (فرزند) یحییٰ (Yahya) کی بشارت دیتا ہے۔ وہ اللہ کے کلام کو سچا ثابت کرنے والا، قوم کا سردار اور ضبط نفس کرنے والا، نیز مصلح و محسن اور عادل نبیؑ ہوگا۔

۱۱۔ نکتہ: یحییٰ کے معنی ہیں: زندہ رہنے والا یا بڑی عمر پانے والا اور مُردہ قوم کو زندہ کرنے والا۔

40 3 قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ

اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ

زکریا نے عرض کیا: پروردگار ومالک! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا، جب کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ (Barren) ہے؟ اللہ نے (بذریعہ وحی) فرمایا: ایسا ہی ہوگا، یعنی لڑکا ضرور پیدا ہوگا۔ اللہ اپنے قانونِ تدبیری و مشیت کے مطابق اُمور سرانجام دیتا ہے (کہ یہ اس کی سُنت ہے)۔

41 3 قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا

رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ

(یہ سن کر) اُس نے عرض کیا: ''پروردگار ومالک! میرے لیے کوئی فرمان ہے تو بتا دیجیے''۔ اِرشاد ہوا: ''تمھارے لیے یہ حکم ہے کہ تین شب و روز لوگوں سے بات چیت نہ کرنا، البتہ اِشارہ و کنایہ سے ایسا کر سکتے ہو۔ (ان ایام میں) اپنے رب کی صفات و نعمتوں اور احکام و تعلیمات میں کثرت سے تفکر بالحق یعنی حکیمانہ غور و فکر کرتے رہنا، اور (معمول کے مطابق) صبح و شام ''اپنے فرائض سر انجام دیتے رہنا'' (یہ مطلب ہے سبح کا)۔

۱۲- وضاحت: سبح قرآن مجید کی از بس اہم ذو معنی اصطلاح ہے۔ اس کے بُنیادی معنی اپنے فرائض سر انجام دینے کے ہیں (کلید لغاتِ قرآن در حسن تفسیر جلد اول)۔

42 3 وَاِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓـئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰٮكِ وَطَهَّرَكِ وَاصۡطَفٰٮكِ عَلٰى نِسَآءِ الۡعٰلَمِيۡنَ

پھر ملائکہ یا فرشتوں نے کہا: ''اے مریمؑ! اللہ نے تمھیں ایک اہم مقصد کے لیے منتخب کیا ہے، وہ تمھیں لوگوں کے بہتانوں سے بری الذمہ کرے گا اور پاکیزہ و پاکدامن رکھے گا؛ نیز خواتین عالم پر تمھیں فضیلت دے گا''۔

43 3 يٰمَرۡيَمُ اقۡنُتِىۡ لِرَبِّكِ وَاسۡجُدِىۡ وَارۡكَعِىۡ مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ

اے مریمؑ! اپنے پروردگار و مالک کی فرماں بردار بن کر رہنا، اور اس کے حضور سجدہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتے رہنا، یعنی تم بھی اللہ کے بندگانِ تسلیم و رضا کے ساتھ احکامِ الٰہیہ پر عمل کرنے میں سر گرم رہنا۔

44 3 ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ؕ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يُلۡقُوۡنَ اَقۡلَامَهُمۡ اَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ مَرۡيَمَ ۖ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ

(پیارے نبیؐ!) یہ تمہارے علم سے مخفی ماضی کی باتیں ہیں، جن کو ہم تمہیں بذریعہ وحی (و تنزیل) بتا رہے ہیں۔ تم اس وقت ان لوگوں (یعنی ہیکل کے پجاریوں) کے پاس نہ تھے جب وہ مریمؑ کو اپنی کفالت میں لینے کے لیے قلمیں پھینک پھینک کر قرعہ اندازی کر رہے تھے۔ اس وقت بھی تم وہاں موجود نہ تھے جب وہ اس بارے میں آپس میں بحث و نزاع کر رہے تھے، یا جھگڑ رہے تھے۔

45 3 اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ

جب فرشتوں نے کہا: ''اے مریمؑ! اللہ اپنی طرف سے تمہیں اِس اہم بات، یعنی ولادتِ فرزند کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ (Christ Jesus, the son of Mary) ہے، اور وہ دنیا وآخرت میں صاحبِ وجاہت اور اللہ کا قُرب رکھنے والوں میں سے ہو گا۔

46 3 وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ

اور بچپن سے لے کر کہولت یا اُدھیڑ عمر تک لوگوں سے (ناصحانہ وحکیمانہ) باتیں کرے گا اور عدل واِحسان اور خیر وحسنہ کرنے والوں میں سے ہو گا۔

47 3 قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

(یہ بشارت سُن کر) مریمؑ نے عرض کیا: ''پروردگار! میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے، جبکہ مجھے کسی بشر نے چُھوا تک نہیں؟'' ارشاد ہوا: ''ایسا ہی ہو کر رہے گا''؛ یعنی لڑکا ضرور پیدا ہو گا۔ اللہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے جب وہ کسی چیز کی تخلیق کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو بس اُس چیز کو (جو اس کے نفس میں ہوتی ہے) ارشاد کرتا ہے: بن جا تو وہ معرض وجود میں آجاتی ہے (لیکن سنت الٰہی کے مطابق بتدریج یا درجہ بدرجہ، جیسے بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں نشو ونما پا کر پیدا ہوتا ہے۔

48 3 وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

اور وہ (اللہ) اُسے کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دے گا۔

۱۳۔ وضاحت: کتاب سے مراد عام کتابیں بھی ہو سکتی ہیں (لٹریچر وغیرہ) اور فن انشا پردازی بھی۔ حکمت کے معنی ہیں: دانشمند اور دانشمندانہ طریقے سے اُمور سرانجام دینا۔

49 3 وَرَسُوۡلًا اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ اَنِّىۡ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ۙۚ اَنِّىۡۤ اَخۡلُقُ لَـكُمۡ مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَیْـــَٔةِ الطَّيۡرِ فَاَنۡفُخُ فِيۡهِ فَيَكُوۡنُ طَيۡرًا ۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ ۚ وَاُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡىِ الۡمَوۡتٰى بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ ۚ وَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ‏

نیز بنی اسرائیل کی طرف میرا رسولؑ ہو گا۔ (وہ اُن میں اپنی رسالت کا یقین پیدا کرنے کی خاطر ان سے کہے گا:) میں تمہارے پروردگار و مالک کی طرف سے (اپنی رسالت کے ثبوت میں) تمہارے لیے بصیرت افروز نشانات لے کر آیا ہوں (اور وہ یہ ہیں کہ) میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شبیہہ بناتا ہوں، پھر اس میں پُھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے اُڑنے والا پرند بن جائے گا؛ اور اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کیے دیتا ہوں؛ نیز اللہ کے حکم سے مُردے کو زندہ کر سکتا اور بتا سکتا ہے کہ تم نے کیا کھایا اور اپنے گھروں میں کیا ذخیرہ رکھا ہے۔ ان نشانات میں تمہارے لیے بصیرت افروز سامانِ ہدایت ہے، اگر تم ایمان لانے والے ہو تو، یعنی اگر تم میں مومن بننے کی سچی آرزو ہو تو۔

حواشی نمبر ۱۴۔ اس آیہ فکر انگیز کو اگر تمثیلی مانا جائے تو اس کا ترجمہ بانداز دیگر کرنا بہتر ہو گا۔ اس سے پہلے دو ایک معروضات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں

انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ملک کے سیاسی حالات اور محکوم بنی اسرائیل کے نفسیاتی احول و ظروف کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے) ان سے تمثیلات (Similes) یا تمثیلی انداز میں کلام کرتے تھے۔ قرآن حکیم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمثیلی کلام کو بعینہٖ عربی میں نقل کر دیا ہے۔

سالہا سال کے مخلصانہ تدبر فی القرآن کے نتیجے میں یہ تلمیذ القرآن اِس نتیجے پر پہنچا ہے کہ اگر کلامِ عیسیٰؑ کو تمثیلی نہ مانا جائے تو پھر اُن کو اُلُوہی صفات کا مالک (یا اللہ) ماننا لازم آتا ہے، جو شرک ہے۔ دوسرے، اگر یہ واقعی معجزات ہوتے اور لوگ دیکھتے تو وہ یقینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتے، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اُن کی شب و روز کی تبلیغ کے نتیجے میں قرآن مجید اور تورات کی رو سے صرف بارہ لوگ ایمان لائے تھے، جن کو ''حواری'' کہتے ہیں۔ اس بنا پر یہ کہنا قرین صواب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیر بحث باتیں تمثیلات تھیں۔ یہ مان کر اب اس آیت کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

۴۹۔ اور وہ بنی اسرائیل کی طرف (اللہ تعالیٰ کے) رسولؑ ہوں گے اور اُن سے کہیں گے: ''میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار و مالک کی طرف سے ایک بصیرت افروز نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں ان لوگوں کو جو محض بے جان پیکرانِ آب و گِل ہیں، اللہ تعالیٰ

کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر ایمان لانے کی دعوت دوں گا، اگر وہ مان گئے تو ان میں زندگی کی رُوح پھونک دوں گا اور وہ طاقت کے پروں پر اُڑنے لگیں گے؛ نیز قلب کے اندھوں کو بینا اور برص یا کوڑھ ایسے گھناؤنے مرض شرک میں مبتلا لوگوں کو شفا یاب کر دوں گا؛ نیز تم جو روزی کھاتے ہو اور گھروں میں جو مال و منال ذخیرہ کرتے ہو، ان کی حلت و حرمت کے متعلق بتاؤں گا، یعنی وہ حلال ہیں یا حرام؟ اگر تم میں ایمان لانے کی طلب و جستجو ہے تو اس میں تمہارے لیے بصیرت افروز نشانی ہے۔

50 3 وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ

اور تورات میں جو احکام و تعلیمات اور قوانین میرے زمانے میں موجود ہیں، میں ان کی تصدیق کرنے آیا ہوں؛ نیز اِس لیے بھی کہ تم پر کچھ چیزیں جو حرام کر دی گئی تھیں، اُن کو (اللہ کے حکم سے) تمھارے لیے حلال کر دوں۔ تمھارے لیے بصیرت افروز نشانی بھی لے کر آیا ہوں، لہٰذا اللہ سے محبت کرو اور اس کے قانونِ مجازات سے ڈرو، اور میرا کہا مانو!

51 3 اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

یقین جانو! اللہ ہی میرا پروردگار و آقا ہے اور تم سب کا بھی پروردگار و آقا ہے۔ لہٰذا اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو دل و جان سے تسلیم بالعمل کرو، یعنی ان پر برضا و رغبت عمل کرو اور ان کے مطابق کل زندگی کرو۔ یہی صراط مستقیم ہے، یعنی اللہ کی فطری و حسین اور قائم و دائم رہنے والی راہِ راست ہے، جو اہل آرزو کو ان کی منزلِ آخر پر پہنچاتی ہے جو جنت قرۃ العین ہے۔

حواشی نمبر ۱۵- کل زندگی سے مراد ہے: انفرادی و اجتماعی، مادی و معنوی اور دُنیوی و اُخروی زندگی۔ راہِ راست کا مطلب ہے: حسین، فطری، سیدھا اور سچا راستہ۔

52 3 فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

پھر (کچھ عرصے بعد حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نے ان، یعنی بنی اسرائیل میں انکار نبوت و سرکشی کو محسوس کیا تو (اپنے حواریوں سے) استفسار کیا: ''کون اللہ کی راہ میں میرا حمایتی و مددگار ہے''؟ اُن کے حواریوں (یعنی چند سچے پیروکاروں) نے جواب دیا ''ہم

اللہ کی جماعت ہیں، اس کی خاطر آپ کے حامی و مددگار ہیں۔ ہم اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کر چکے ہیں اور آپ شاہد رہیں کہ ہم اللہ کے بندگانِ تسلیم و رضا ہیں"۔

53 3 رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

(پھر انہوں نے عرض کیا:) ہمارے پروردگار و مالک! جو یعنی انجیل تو نے نازل کی ہے، ہم نے اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کر لیا ہے، اور تیرے اس رسول (حضرت عیسیٰؑ) کی پیروی اختیار کر لی ہے۔ ہمارا نام حق کے شاہدوں میں لکھ لے، یا ہمیں اپنے انعام یافتہ بندوں شہداء میں شامل کر لے!

54 3 وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

اور بنی اسرائیل نے (حضرت عیسیٰ علیہ سلام کو مصلوب کرانے کی) ایک عیارانہ چال چلنے کی تدبیر کی، اللہ نے عیسیٰؑ کو بچانے اور یہود کی چال ناکام بنانے کی خاطر) اپنی حکیمانہ تدبیر کی۔ اور اللہ تو احسن و اکمل اور حکیمانہ تدبیریں کرنے والا ہے۔

55 3 اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

پھر اللہ نے (حضرت عیسیٰ کو مصلوب و ہلاک ہونے سے بچا لیا تو) فرمایا: "اے عیسیٰ! میں تمھیں وفات دینے والا اور اپنے مقام قرب کی طرف رفعت دینے والا اور کفر کرنے والوں (کے بُہتانوں) سے تمھیں پاک اور بری الذمہ کرنے والا ہوں، نیز تمھاری پیروی کرنے والوں کو کافروں پر روزِ قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں۔ انجامِ کار، تم سب میرے حضور لوٹ آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے، اُن کے متعلق تمھارے درمیان فیصلہ کروں گا (کہ حق پر کون تھے اور باطل پر کون!)۔۱۶- نکتہ: روزِ قیامت تک کے محاورے سے اہل عرب عرصہ دراز کا مفہوم لیتے ہیں۔

56 3 فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ

جن لوگوں نے کفر یعنی ایمان لانے سے انکار کی راہ اختیار کی تو (اس جُرم کی پاداش میں) میرا قانون مجازات اُن کو دنیااور آخرت دونوں میں شدید ترین عذاب دے گااور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں، جو لوگ اللہ کے سچے نظامِ زندگی میں آنے کے بجائے شیطان کے باطل نظامِ زندگی میں رہیں گے، اس کے نتیجے میں، ان کا شدید ترین کرب و بلا میں مُبتلا اور بے یار و مددگار ہو جانا یقینی ہے کہ یہ قدرت کا قانونِ مجازات (Law of Retribution) ہے۔

57 3 وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ

(بخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے عدل واحسان اور خیر و حسنہ کے کام کیے ہوں گے، اللہ اپنے قانون مکافات کے مطابق ان کو پورا پورا اجر دے گا؛ اور اللہ ناانصافوں، لوگوں کے اِنسانی حقوق کے غاصبوں اور ان پر ظلم و ستم کرنے والوں کو قطعاً پسند نہیں کرتے۔

58 3 ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ

(پیارے نبیؐ!) یہ جو ہم آپ کو بذریعہ وحی بتا رہے ہیں، بصیرت افروز عبرتناک تاریخی حقائق بھی ہیں اور حکمت آموز نصائح بھی۔

59 3 اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

یقین مانو! عیسیٰؑ (کی پیدائش) کی مثال اللہ کے نزدیک آدم (انسان کی پیدائش) ایسی ہے؟ اس کی تخلیق تُراب یعنی خشک سرزمین میں کی اور پھر اسے کہا: ''(مکمل بشر) بن جا تو وہ ایسا بن گیا''۔

۱۷۔ نکتہ: ہم معلوم کر چکے ہیں کہ قرآن حکیم کی رو سے آدم (= آدمی، انسان یا بشر) کی تخلیق اللہ تعالیٰ کے حکم اور مشیت و حکمت کے مطابق چھے ارتقائی مرحلوں میں پایۂ تکمیل کو پہنچی تھی، جس طرح بچے کی تخلیق ماں کے پیٹ میں چھے مرحلوں میں پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے۔ (۱) پہلے مرحلے میں نفسِ واحد دنیا کے معمورۂ آب میں پیدا ہوا (۲) پھر دوسرے مرحلے میں اس نے کیچڑ میں اور (۳) تیسرے مرحلے میں ساحل کی گلی سڑی کھنکھناتی مٹی میں نشو و نما پائی (۴) یہاں سے وہ ساحل یا طین پر پہنچا اور چوتھا مرحلہ ختم ہوا (۵) پانچویں مرحلے میں وہ آگے بڑھ کر طینِ لازِب یا کیچڑ ایسی سرزمین میں نشو و نما پاتا رہا اور (٦) آخری چھٹے مرحلے

میں تُراب یا خشک سر زمین میں پہنچ کر وہ مکمل بشر بن گیا (تفصیل کے لیے دیکھیے اس تلمیذ القرآن کی تاب سر گذشتِ فلسفہ، جلدہ اول)۔

60 3 اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ

یہ امر واقعی ہے (کہ حضرت عیسیٰؑ کی تخلیق انسان کی طرح ہوئی تھی) جسے آپ کی نشو و نما دینے والے مالک نے بیان کیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اِس بارے میں آپ بھی شک و تامل کرنے والے میں سے ہو جائیں۔

61 3 فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَكُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَكُمۡ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَل لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ

(میرے نبیؐ!) پھر بھی اگر (حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے بارے میں) نصاریٰ آپ سے بحث و تکرار کریں تو آپ کے پاس علم کی سچائی آچکی ہے، لہٰذا اس کے بعد (ان سے ایسا نہ کریں، بلکہ ان کو مباہلہ کی دعوت دیں، یعنی) اُن سے کہیں کہ ہم (مسلمان) اور تم اپنے اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بلا لیں اور خود بھی جمع ہو جائیں، پھر دونوں فریق اللہ سے التجا کریں کہ ”جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو“۔

۱۸۔ نکتہ: نسآء کم سے مراد بیویاں ہیں جو عزیز ہوتی ہیں، عام عورتیں نہیں ہیں۔

۱۹۔ ایک غلط فہمی کا ازالہ: اس مباہلہ میں دو فریق تھے: ایک مسلمان کا فریق تھا اور دوسرا فریق نصاریٰ کا تھا۔ مسلمانوں کا فریق نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپؐ کے چیدہ صحابہ کرامؓ اور ان کی بیویوں پر مشتمل تھا اور نصاریٰ کا فریق ان کے چیدہ عُلماء اور ان کی بیویوں کا تھا۔ اس واقعہ کے ایک طویل عرصے بعد صحابہ کرامؓ کے دشمنوں نے یہ جھوٹی روایت وضع کر لی کہ مسلمانوں کے فریق میں صرف نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے دونواسے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ (حضور کے بیٹوں کے بجائے) تھے، اور آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ (آپ کی بیویوں کی بجائے) تھیں۔ یہ وضعی روایت اس قدر مشہور کر دی گئی کہ مسلم فرقوں میں مقبول ہو گئی، اگرچہ امام رازیؒ ایسے جید علماء نے اس وضعی روایت کی دلائل و براہین سے تردید کی ہے۔

62 3 اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ

اصل یہ ہے کہ یہ بیان کیے گئے واقعات بالکل سچے اور حقیقی غرض و غایت رکھتے ہیں؛ اور اللہ کے سوا کوئی معبود و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں (اور نہ ہو سکتا ہی ہے)؛ نیز یقینا وہ اللہ ہی ہے جو صاحبِ سطوت و قدرت - غایت درجہ دانشمند اور کمال دانشمندی سے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

63 3 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ

پھر اگر وہ (نہ مانیں اور) پیٹھ دکھاجائیں تو یقینا (وہ مفسد ہیں اور) اللہ برہمی و انتشار پھیلانے کی نیات و افعال کا پورا پورا علم رکھنے والا ہے۔

64 3 قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ

وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

(اے پیغمبرؐ!) دعوت دیجیے کہ اہل کتاب، یعنی یہود و نصاریٰ! اس کلمے یا عہد پر متفق ہو جاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک یا یکساں ہے (اور وہ یہ ہے کہ) ہم اللہ کے سوا کسی اور کے احکام و قوانین اور تعلیمات پر ہرگز عمل نہیں کریں گے اور نہ اُس کی ذات و صفات میں کسی اور کو شریک ہی ٹھیرائیں گے، اور نہ ہم اللہ کے سوا کسی دوسرے یا دوسروں کو اپنا رازق و کارساز اور سرپرست ہی سمجھیں گے، نہ بنائیں گے۔ پھر بھی اگر وہ یہ دعوت قبول نہ کریں اور پیٹھ دکھاجائیں تو اُن پر واضح کر دیجیے کہ (اگر تم ہماری یہ دعوت قبول نہیں کرتے تو نہ کرو، لیکن) گواہ رہنا کہ ''ہم تو اللہ کے بندگانِ تسلیم و رضا ہیں''۔

65 3 يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا

مِنْۢ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

اے اہل کتاب ! (حضرت) ابراھیمؑ (کے دین وایمان) کے بارے میں کیوں بحث و تکرار کرتے ہو کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی؛ حالانکہ تورات اورانجیل دونوں کتابیں ان کے بعد نازل ہوئی تھیں۔ کیا اتنی سی بات بھی تمھاری عقل یا سمجھ میں نہیں آتی ؟

66 3 هٰٓاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَاۤءِ حٰجَجۡتُمۡ فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَـيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ

پہلے تو تم اس معاملے سے متعلق بحث و تمحیص کیا کرتے تھے، جس کا تمھیں کچھ نہ کچھ علم ہوتا تھا، لیکن (اب تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ) تم اس بات میں مناظرانہ بحث و تمحیص کرنے لگے ہو، جیسے تم قطعاً نہیں جانتے؟ (حضرت ابراھیمؑ کے دین وایمان اور کردار سے متعلق) اللہ کو تو علم ہے، لیکن تم نہیں جانتے۔

67 3 مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

اصل یہ ہے کہ (حضرت) ابراھیمؑ نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی، بلکہ تمام مشرکوں اور ان کے معبودانِ باطلہ سے بے تعلق و بے نیاز مسلم تھے، یعنی اللہ کے بندۂ تسلیم و رضا تھا (اور ایسا بندہ خالص موحد ہوتا ہے، اُس کے عقیدے میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہوتا) ۔وہ قطعاً مشرکوں یعنی سادات واکابر پرستوں میں سے تھے نہ اصنام و نجوم پرستوں وغیرہ وغیرہ میں سے تھے (ان کا ایمان و کردار ہر رنگ شرک و کفر سے منزہ تھا)۔

۲۰۔ نکات: (۱) سچا مومن یا مسلمان وہ ہوتا ہے، جو خالص مسلم ہو، یعنی مشرکوں، ان کے مشرب و کیش اور روسومات سے الگ تھلک اللہ تعالیٰ کا "مخلص" بندۂ تسلیم و رضا ہو (۲) مخلص وہ ہوتا ہے جو شرکت کے ہر رنگ سے پاک و منزہ اور سچا موحد ہو (۳) سچا موحد وہ ہوتا ہے جس کا تعلق کسی مذہبی فرقے سے نہ ہو، بلکہ اس کا دین و مسلک وہ ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا تھا، اور وہ نہ "شیعہ تھے نہ "سنی"؟ سادات واکابر پرست تھے نہ بُت پرست (اپنے وسیع ترین مفہوم میں)، بلکہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندۂ تسلیم و رضا تھے۔

68 3 اِنَّ اَوۡلَى النَّاسِ بِاِبۡرٰهِيۡمَ لَـلَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

بنی نوع انسان میں سے (حضرت) ابراھیمؑ کے رُفقاء وہ لوگ تھے جو ان کا اتباع کرتے تھے اور اب نبی اکرم اور مومنین ہیں (جو توحید الوہیت و ربوبیت کے عقیدے کے مطابق کل زندگی کر رہے ہیں اور اس عقیدے کے علمبردار ہیں)؛ اور اللہ ایسے مومنوں کا دوست و سرپرست ہے۔

69 3 وَدَّتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

اے مسلمانوں! ان اہل کتاب (= یہود و نصاریٰ) میں سے ایک گروہ کی تمنا و سعی ہے کہ وہ تمھیں گمراہ کر دے To lead you astray؛اس طرح دراصل) وہ صرف اپنے آپ ہی کو گمراہ کرتے ہیں، مگر اس کا شعور نہیں رکھتے Do not Perceive؛ کیونکہ خود آگہی نہیں رکھتے۔

70 3 يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ

اے اہل کتاب یا یہود و نصاریٰ! تم کیوں (قرآن مجید میں) اللہ کے واضح قوانین و احکام اور تعلیمات کو ماننے سے انکار کرتے ہو، حالانکہ تم ان کو (ان کی کتابوں، تورات و انجیل کی شہادت کی بناء پر) جانتے پہچانتے ہو (کہ وہ تنزیل بالحق ہیں)۔

71 3 يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اے اہل کتاب! تم کیوں اور کس لیے تلبیسِ حق اور کتمانِ حق کرتے ہو؟ بالفاظِ دیگر، اے یہود و نصاریٰ! تم کیوں اور کس لیے سچ میں جھوٹ ملا کر اُسے مشتبہ بناتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو! اور یہ سب کچھ دیدہ و دانستہ کرتے ہو۔

72 3 وَقَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَۚ

یہود و نصاریٰ کا ایک گروہ اپنوں کو (یہ چال چلنے کا) مشورہ دیتا ہے کہ تم (مسلمانوں کے پاس جا کر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور) ان پر جو قرآن نازل ہوا ہے اس پر صبح کو (زبان سے) ایمان لے آؤ (اور دوست بن کر اُن میں چپکے چپکے بد گمانیاں اور شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرو، پھر) شام کو (اسلام و قرآن کو جھوٹا کہہ کر) ماننے سے انکار کر دو تاکہ مسلمان بھی (تمھارے ساتھ) لَوٹ آئیں۔

73 3 وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

یہود اپنے ہم دین لوگوں سے کہتے ہیں کہ کسی شخص کی بات پر اعتماد کر نا نہ ماننا، اس شخص کے سوا جو تمھارے دین کا پیرو کار ہو (یعنی صرف اپنے ہم دین کی بات سننا اور ماننا)۔ (پیارے نبیؐ!) فرما دیں کہ "ہدایت (Guidance) صرف اللہ کی ہدایت ہے"۔

یہود اپنے لوگوں سے یہ بھی کہتے ہیں (کہ یہ بات بھی ہر گز نہ ماننا کہ) جو دین تمھیں دیا گیا ہے ویسا دین کسی اور کو بھی ملا ہے یا مل سکتا ہے، یا وہ تمھارے رب کے حضور تمھارے خلاف حجت یا دلیل لا سکتے ہیں۔ (پیارے نبیؐ!) اعلان کر دیجیے کہ فضل (نبوت و خلافت یا اقتدار و عزت) کا دینا اللہ کے اختیار میں ہے، وہ (بمقتضائے حکمت) جسے چاہتا ہے، اس سے نوازتا ہے۔ اللہ تو دریا دل ہے اور اس کی موہبت و عطا بے حساب ہے۔ صاحب علم کلی ہے۔

74 3 يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

وہ (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری و مشیت کی رُو سے (According to His Law of Prudential Planning and Will) جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت، یعنی نبوت، خلافت، عزت و سطوت، شرف و فضیلت یا خیر و حسنہ کے لیے مخصوص کر لیتا ہے؛ اور اللہ بے قیاس فضل و کرم کا مالک اور عطا کرنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۲۱ - ان آیاتِ بصیرت افروز کا مقصود چونکہ یہود کے اس باطل عقیدے کا بُطلان کرنا تھا کہ "نبوت صرف آلِ اسرائیل کے لیے مخصوص ہے اور نبی/رسولؑ صرف "یہودی" ہی ہو سکتا ہے"، اس لیے اِس تلمیذ القرآن نے فضل اور رحمت کی اصطلاحات کے معانی میں نبوت کو شامل کیا ہے، ورنہ یاد رہے کہ حضرت محمد، پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نبوت اور وحی و تنزیل کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا تھا۔

75 3 وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ
تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي
الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

اور اہل کتاب یا یہود و نصاریٰ میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر آپ اُن کے پاس سونے چاندی کا ڈھیر بھی امانت رکھ دیں تو وہ بلا حیل و حجت اُسے جُوں کا تُوں) آپ کا واپس کر دیں۔ اور (بخلاف اس کے) ان میں ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس ایک دینار (یا روپیہ) بھی امانت رکھ دیں تو (وہ دینے میں پس و پیش کریں اور) اس وقت تک امانت واپس نہ کریں جب تک آپ اُن کے سر پر سوار نہ رہیں۔ وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ اُن کا عقیدہ ہے کہ امیوں یعنی جو لوگ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے نہیں ہیں اُن سے متعلق ہمارا مواخذہ نہ ہو گا۔

76 3 بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

اصل یہ ہے کہ جو کوئی اپنا وعدہ (Pledge) وفا یا پورا کرتا ہے، اور اللہ اور اس کی ہدایت کی طلب و جستجو رکھتا اور اپنی گمراہی اور اس کے قانونِ مجازات سے ڈرتا ہے تو یقین جانو کہ اللہ متقیوں یعنی اہلِ آرزو و خشیت کو دوست رکھتا یا اُن سے محبت کرتا ہے۔

77 3 اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

یقینا جو لوگ متاعِ قلیل کے عوض اللہ سے کیے ہوئے معاہدے یا میثاق (Covenant) اور اپنی قسموں کا سودا کرتے ہیں تو آخرت (Hereafter) یا اُخروی زندگی میں اُن کے کھاتے (Account) میں خیر و حسنہ میں سے کچھ نہ ہو گا، اور قیامت کے روز اللہ نہ تو اُن سے کلام کرے گا اور نہ اُن کی طرف نظرِ (التفات) ہی کرے گا اور نہ ان کا ”تزکیہ“، یعنی ان کی قلبی بیماریوں کا علاج ہی کرے گا۔ اُن کے لیے اُن کے اعمالِ سُوء کا ثمرہ ہو گا: اذیتناک عذاب، یعنی آتشِ حسرت و یاس اور آتشِ جہنم کی اذیتیں ہوں گی۔

78 3 وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمَا
هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَ
هُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ

ان اہل کتاب میں سے (عُلمائے سُوء کا ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو (اللہ کی) کتاب کو ایسی لسانی جعل سازی سے پڑھتے ہیں کہ عبارت کا مطلب کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے تاکہ تم سمجھو کہ وہ اللہ کی کتاب سے ہے، حالانکہ وہ قطعاً اللہ کی کتاب سے نہیں ہوتا۔ پھر وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ وہ بتاتے ہیں اللہ کی طرف سے ہے، حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔ وہ دیدہ و دانستہ اللہ سے جھوٹ منسوب کرتے ہیں، یا اس پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

ابوالکلام آزادؒ نے اس جملے کا یہ ترجمہ کیا ہے: ”وہ اللہ کے نام سے جھوٹ بولتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں (ترجمان القرآن، ۷۸ : ۳ : ۱)۔

79 3 مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّؤۡتِيَهُ اللّٰهُ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوۡلَ لِلنَّاسِ
كُوۡنُوۡا عِبَادًا لِّىۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ كُوۡنُوۡا رَبَّانِيّٖنَ بِمَا كُنۡتُمۡ تُعَلِّمُوۡنَ الۡكِتٰبَ وَبِمَا كُنۡتُمۡ
تَدۡرُسُوۡنَۙ

جس بشر یا انسان کو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب، حکومت اور نبوت سے سرفراز کرے، وہ اس بات کا سزاوار مجاز نہیں (بلکہ ممکن ہی نہیں) کہ وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے فرماں بردار بندے بن جاؤ؛ دوسرے لفظوں میں، اللہ کے احکام کے بجائے میرے قوانین و احکام کو مانو اور ان پر عمل کرو، بلکہ وہ تو یہ کہے گا کہ تم ربانی، یعنی لوگوں کی اخلاقی و معنوی تربیت کرنے والے بن جاؤ، اس لیے کہ تم اللہ کی کتاب کی تعلیم دیتے اور اس میں تفکر و تحقیق کرتے ہو۔

80 3 وَلَا يَاۡمُرَكُمۡ اَنۡ تَتَّخِذُوا الۡمَلٰٓـئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرۡبَابًا‌ ؕ اَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡكُفۡرِ
بَعۡدَ اِذۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ

اور وہ تمہیں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ تم ملائک یا فرشتوں اور نبیوںؑ کو اپنے رازق و کارساز اور حاکم و آقا بناؤ یا وہ تمھیں کفر کا حکم بھی نہیں دے سکتا، یعنی اللہ کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی تلقین بھی نہیں کر سکتا، جبکہ تم مسلمان، یعنی اللہ کے بندگانِ تسلیم و رضا بن چکے ہو۔

81 3 وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

اور (اے اہل کتاب ! یاد کرو جب تم سے) اللہ نے پیغمبرانہ عہد لیا تھا، یعنی اس نے اپنے انبیآء کے ذریعے تم سے یہ پختہ قول و قرار لیا تھا کہ جب میں تمہیں (اپنی) کتاب اور حکمت، یعنی عقلِ سلیم اور موقع و محل کے مطابق اُمور سر انجام دینے کی صلاحیت عطا کروں اور پھر تمھارے پاس میرا کوئی رسولؐ یا پیغمبرؐ آئے اور اس (کتاب اللہ) کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمھارے پاس ہو تو اس کی دعوت پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا تم پر لازم ہو گا۔

(یہ عہد لینے کے بعد) اللہ نے پوچھا: کیا تم اس کا اِقرار کرتے ہو اور اِس پر مجھے ضامن ٹھیراتے ہو؟ انھوں نے جواب میں کہا: ”ہاں ! ہم اقرار کرتے ہیں“۔ اس پر اللہ نے فرمایا: ”تو پھر اس پر گواہ رہنا اور میں بھی تمھارے ساتھ شاہد ہوں“۔

82 3 فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

پھر جو اس عہدے سے برگشتہ ہو جائیں یا زبان دے کر مکر جائیں تو وہی عہد شکن و بدکردار (Perverted transgressors) ہیں۔

83 3 اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ

کیا یہ لوگ اللہ کے دین یا اُس کے احسن و اکمل نظامِ حیاتِ کلی کے بجائے کسی اور نظامِ زندگی کی طلب و جستجو رکھتے ہیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، سب شوق سے اللہ کے قوانین و احکام کے مطابق اپنے وظائف (Functions) سر انجام دے

رہے ہیں، اگرچہ بعض کو اپنے وظائف سر انجام دینے میں کچھ دُشواری بھی پیش آتی ہے اور سب اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں، یعنی اس کی تقدیس و تنزیہ کرتے رہتے ہیں۔

۲۲۔ نکتہ: قرآن حکیم نے ''مَنۡ'' کو یہاں غیر انسانی مخلوقات کے لیے استعمال کیا ہے۔ اعراب بھی ''مَنۡ'' کو غیر انسانی مخلوقات کے لے استعمال کرتے ہیں، مثلاً جمادات و نباتات وغیرہ۔ علاوہ بریں، زیرِ نظر آیۂ بصیرت افروز بھی صاف غیر اِنسانی مخلوقات پر دلالت کرتی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو چونکہ انتخاب و عمل کی آزادی ودیعت کر رکھی ہے، للٰذا ان میں ان افراد کی اکثریت ہے جو احکامِ الٰہیہ کی خلاف ورزی کرتے نظر آتے ہیں۔ بخلاف اس کے غیر انسانی یا جماداتی و نباتاتی مخلوقات چونکہ آزادی انتخاب و عمل سے محروم ہیں، اس لیے وہ اپنے رب عزیز و قدیر کے قوانین و احکام کا احترام بالعمل کرنے پر مجبور ہیں؛ اگرچہ وہ اپنے وظائف شوق سے ادا کرتے رہتے ہیں، اور اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں، یعنی اس کی تقدیس و تنزیہ کرتے رہتے ہیں۔

84 3 قُلۡ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَالنَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ

کہہ دو کہ ہم اللہ (کی ذات و صفات، تعلیمات، احکام و قوانین اور کتب و صحائف) پر ایمان رکھتے ہیں، یعنی ہم ان سب کو تسلیم بالیقین کر چکے ہیں، اور اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر، ابراھیمؑ، اسمٰعیل اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوا ہے؛ نیز اسے بھی تسلیم بالیقین کرتے ہیں جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوںؑ کو اُن کے پروردگار و مالک کی طرف سے ملا ہے؛ نیز ہم ان سب کے درمیان (دین و تعلیم کے اعتبار سے) قطعاً کوئی امتیاز (Distinction) روا نہیں رکھتے۔ اور ہم تو مسلمان یعنی اللہ کے بندگانِ تسلیم و رضا ہیں۔

85 3 وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ

جس شخص کو دینِ اسلام، یعنی اسلام کے نظامِ حیات کلی کے علاوہ کسی اور دین یا نظامِ زندگی اختیار کرنے کی طلب و جستجو ہو گی، اس سے کچھ قبول نہیں کیا جائے گا (اس لیے کہ اس کا ہر فعل جنس کاسد ہو گا)، اور آخرت میں وہ (حسنات کے لحاظ سے) دیوالیہ (Bankrupt) ہو گا۔

86 3 كَيۡفَ يَهۡدِى اللّٰهُ قَوۡمًا كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ وَشَهِدُوۡۤا اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ
وَّجَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ

اللہ کے قانونِ مجازات واحترامِ آرزو کی رُو سے وہ لوگ (مادی و معنوی ترقی اور دنیوی واُخروی حسنہ کی) حسین و فطری راہِ راست کیسے اختیار کر سکتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد منکر و مرتد ہو گئے، یعنی نظام اسلام میں داخل ہو کر اس کو چھوڑ کر نکل گئے؛ حالانکہ وہ اس امر کی شہادت دے چکے تھے کہ اللہ کے رسولِ آخر سچے ہیں؛ نیز اُن کے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) واضح دلائل و براہین بھی آچکی تھیں۔ اللہ (کا قانون مجازات واحترامِ آرزو) ایسے لوگوں کو (مادی و معنوی ترقی اور دنیوی واُخروی حسنہ کے) حسین و فطری اور سچے راستے کی طرف رہنمائی نہیں کیا کرتا جو باطل و گمراہ کن نظامِ زندگی اختیار کر کے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہوں، یعنی دنیا میں ان کو خوف وخطر اور غم واندوہ کی اور آخرت میں دوزخ کی آگ کے حوالے کرنے والے ہوں۔

87 3 اُولٰٓـئِكَ جَزَآؤُهُمۡ اَنَّ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَۙ

اُن کے اعمالِ سُوء کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی رحمت و مغفرت سے، ملائکہ یا فرشتوں کی دُعائے سلامتی و حسنہ سے اور کُل بنی نوعِ انسان کے دلوں کی دعائے خیر و حسنہ سے محروم ہیں۔ (یہ محرومی عبارت ہے دُنیوی واُخروی حسنہ سے)۔ ۲۳۔ نکتہ: یہ مفہوم ہے لعنت (Curse) کا۔

88 3 خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَۙ

وہ اسی (شقاوت و محرومی کی اذیتناک) حالت میں رہیں گے۔ ان کے عذابِ (خوف وخطر اور غم واندوہ کی شدت) میں نہ تو کمی ہوگی اور نہ ان کو دم لینے کی مُہلت ہی ملے گی (Nor will they be reprieved)۔ (اس کا مطلب ہے کہ وہ شدتِ عذاب میں جینے پر مجبور ہوں گے، نیز زندگی کی لذتوں اور مسرتوں سے محروم رہیں گے)۔

89 3 اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰ لِكَ وَاَصۡلَحُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

(لیکن توبہ کے اِمکانات ہمیشہ باقی رہتے ہیں۔ اور اجابت ہمہ وقت منتظرِ توبہ رہتی ہے، اِس لیے اِن شکیب رُبا احوال وظروف سے) وہ لوگ نجات حاصل کر سکتے ہیں جو اپنے کیے پر نادم و پشیمان ہو کر اعمالِ سُوء سے باز رہنے کا اپنے آپ سے اور ربِّ رحمٰن

سے بصمیم قلب وعدہ کریں، نیز اس کے بعد اپنے نفسیاتی احوال و کردار کی تہذیب و تحسین اور ان میں توازن قائم کر لیں جہاں تک اللہ کا تعلق ہے وہ ہے ہی

☆ جُرم و گناہ بخشنے، حفاظت کرنے والا - اپنے بندوں پر حد درجہ ترس کھانے، عفو و در گزر کرنے اور اُن کو اپنی رحمت سے نوازنے والا۔

90 3 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ

وہ لوگ (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کو) یاد رکھیں جو ایمان لانے کے بعد، یعنی اللہ تعالیٰ سے اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو تسلیم اور اِن کے مطابق زندگی کرنے کا وعدہ کرنے کے بعد اس سے مُنحرف یا کافر ہو گئے، اور پھر مزید احکامِ الٰہیہ پر عمل کرنے سے منکر و باز رہے، تو ایسے منکرینِ حق و مرتدین زبان سے کفر سے باز رہنے کا وعدہ بھی کریں تو اس پر اعتبار نہیں کیا جائے گا اور نہ ان کی توبہ قبول ہی کی جائے گی، یعنی نہ اُن کے احوال و ظروف میں جمالیاتی۔ نفسیاتی لمحہ (Psycho-aesthetic moment) ہی آئے گا۔ یہ لوگ دراصل اپنی حقیقی راہ و منزل گم کیے ہوئے ہیں؛ (اور جہنم کی راہوں پر رواں دواں ہیں)۔

91 3 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ
الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ

۲۴۔ نکات: اس آیۂ بصیرت افروز میں دو اٹل اُصول قدرت مضمر ہیں، جن کو حرزِ جاں بنا لینا ناگزیر ہے: ایک یہ کہ اس دنیائے دارالامتحان میں انسان (مجرم و گناہ گار شخص) توبۃالنصوح اور اپنی اصلاح کر کے اپنے گذشتہ گناہوں یا اعمالِ سوء کے قبیح و آتش انگیز اثرات کی اذیتوں سے گلوخلاصی کرا سکتا ہے، لیکن آخرت میں جو دارالجزاء ہے، ایسا ممکن نہیں ہو گا، چاہے سزا یافتہ مجرم رہائی کے لیے دُنیا بھر کا مال و دولت بھی فدیہ (Ransom) دینا چاہیں۔ دوسرے، ربِ جلیل کی عدالت میں کسی متنفس کو زبان کھولنے کا یارا ہو گا نہ کسی مجرم و گناہگار کی سفارش کرنے کا، اور نہ اہلِ نار کا کوئی مددگار ہی ہو گا۔

اب ترجمہ شروع ہوتا ہے: جن لوگوں نے اللہ کے دینِ اسلام کو قبول نہ کیا یا اس کے کل احکام پر عمل نہ کیا اور اس انکارِ حق (= کُفر) کی حالت ہی میں مر گئے تو وہ عذابِ جہنم سے نجات پانے کے لیے دنیا بھر کا سونا بھی فدیہ (Ransom) میں دینا چاہیں تو اُن

کو کوئی درخواست بھی قابلِ قبول نہیں ہو گی ؛ (دُنیا کی بات گئی دنیا کے ساتھ) ایسے ہی لوگوں کو اپنے اعمالِ سُوء کے آتشیں و شکیب رُبا ثمرات کا مزہ چکھنا پڑے گا اور ان کا کوئی ناصر، یعنی مددگار، حامی اور شفیع یا سفارشی نہ ہو گا۔

92 3 لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ

(اس آیہ تنذیری میں انفاق بالعفو کا لازمی حکمِ الٰہی مضمر ہے، جس کی صراحتِ قرآنی کے آگے آئے گی)۔

یاد رکھو! جن چیزوں کے تم دلدادہ ہو، (جیسے مال و دولت، زرعت اراضی، محلات، بنگلے، پلازے، کھیت، باغات، الغرض منقولہ و غیر منقولہ جائیداد) جب تک تم اُن میں سے کفالتِ اجتماعیہ کے لیے اِسلامی حکومت کے حوالے نہیں کر دیتے یا جہاں اِسلامی حکومت نہ ہو، وہاں اپنے پیداواری مساوی حق سے محروم و مفلوک الحال لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے) خرچ نہیں کر دیتے، تم دینوی واُخروی حسنہ حاصل نہیں کر سکتے۔ تم (اللہ کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں سے احسان کرنے پر) جو بھی خرچ کرتے ہو یا کرو گے، سب کا وہ (اللہ) اچھی طرح جاننے والا ہے (للذا تمھیں اس کا حُسنِ اجر ضرور ملے گا)۔

93 3 كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰٮةُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰٮةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ

۲۵۔اِس آیہء فرقانیہ کا پس منظر یہ ہے کہ مُنکرانِ حق یہود کو اسلام کے خلاف کہنے کو اور کچھ نہ ملا تو انھوں نے ناحق یہ اعتراض داغ دیا کہ اس میں ایسی ماکولات کو حلال قرار دے دیا گیا ہے جو دینِ ابراھیمؑ میں حرام تھیں۔اس جھوٹے اعتراض کا مُسکِت جواب اس آیت میں دیا گیا ہے۔

چنانچہ ربِّ علیم فرماتا ہے: بنی اسرائیل کے لیے کل ماکولات یا کھانے کی چیزیں (جو اسلام میں حلال ہیں)، ان کا کھانا شرعاً جائز تھا۔ البتہ نزولِ تورات سے پہلے (حضرت) یعقوبؑ (= اسرائیل) نے بعض ذاتی وجوہ کی بناء پر) بعض ماکولات کو اپنے اُوپر حرام کر لیا تھا، یعنی اُن کے خورد و نوش کو اپنے لیے ممنوع قرار دیا تھا، (اور یہ شرعی بات نہ تھی بلکہ اضطراری فعل تھا) اُن سے کہو اگر تمہارا اعتراض سچا ہے تو تورات لے کر آئو اور (اپنے ثبوت میں) اس سے کوئی ایسا حکم سنائو تو مانیں (پھر تمہارے جھوٹ اور سچ کا فیصلہ ہو جائے گا)۔

94 3 فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اس کے بعد بھی (یعنی بیجا اعتراض کا مُسکِت جواب سننے کے بعد بھی) جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھیں تو وہ بلا شبہ اللہ اور اپنے نفسوں سے ناانصافی و زیادتی کرنے والے ہیں۔

95 3 قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ

کہہ دو کہ اللہ نے سچی بات بتادی ہے۔ اب ابراھیمؑ کے دین کی پیروی کرو، یعنی اُن کے کل حیاتِ انسانی کے نظام کے مطابق زندگی کرو۔ وہ بے جان و بشری بُتوں اور ان کے پجاریوں، نیز سادات واکابر پرستوں وغیرہ وغیرہ سے منہ موڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کے بندۂ تسلیم و رضا بن چکے تھے اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے، یعنی موحد تھے۔

96 3 اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ

بنی نوع انسان (کی فکر و نظر میں وحدت قائم اور ان کا قبلہ اور جہت درست رکھنے کی خاطر) پہلا گھر (۲۶) جو (اللہ کی طرف سے مرکزِ انسانی) مقرر کیا گیا تھا وہ مکے میں ہے، (اور وہ) ہر زمان و مکان کی کُل اقوام کے لیے مُوجبِ برکت و ہدایت ہے۔

حواشی نمبر ۲۶۔ اس کا مطلب ہے خانہ کعبہ پہلا بیت اللہ ہے نہ کہ بیت المقدس، جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا دعویٰ تھا اور ہے۔ دوسرے، اس کی غایتِ حقیقی یہ تھی کہ ہر زمان و مکان کی اقوام کی فکر و نظر میں وحدت قائم اور اُن کا قبلہ و جہت درست رہے۔ تیسرے، بیت اللہ کی غیر معمولی افادیت و اہمیت یہ ہے کہ یہ دُنیوی واُخروی حسنہ کا سرچشمہ اور صراطِ مستقیم پانے اور اس پر قائم رہنے کا ذریعہ ہے۔

97 3 فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ڬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰهِ عَلَى
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ

اِس (مرکزِ انسانی) میں صاف اور واضح رہنما نشاناتِ اُلوہی ہیں؛ جن میں ابراھیمؑ کے قیامِ صلوٰۃ کا مقام یا جگہ بھی ہے؛ دوسرے، جو اس بیت اللہ میں داخل ہو جاتا ہے، وہ اللہ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔ تیسرے، اللہ کا حکم ہے کہ اُن افرادِ نسلِ انسانی پر (حج یا عمرہ

کے لیے)اِس مرکزِ انسانی میں آنے کا قصد کرنا لازم ہے (یعنی حج و عمرہ کرنا فرض ہے) ، جو یہاں آنے کا زادِ راہ اور مقدور رکھتے ہوں۔

لیکن جو (زادِ راہ و مقدور رکھنے کے باوجود) اس حکم پر عمل نہیں کریں گے (وہ خود دُنیوی واُخروی حسنہ اور رُشد و ہدایت سے محروم رہیں گے ، اللہ کا کچھ نہ بگڑے گا)۔اقوامِ عالم اس کی طاعت و بندگی کریں یا نہ کریں، اللہ کو اِس کی حاجت ہے نہ پروا۔

98 3 قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ

(میرے پیغمبرِ اعظم وآخرؐ) یہود و نصاریٰ کو مخاطب کر کے پوچھیے : تم اللہ کی آیات ، یعنی اس کے احکام و قوانین اور حدود و آیات کو ماننے سے انکار کیوں اور کس لیے کرتے ہو؟ (بھولو نہ کہ) جو کچھ تم کرتے پھرتے ہو، سب کچھ اللہ کے (قانونِ مُکافاتِ عمل کے) علم و نظر میں ہے۔

99 3 قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا
وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

ان سے یہ بھی پوچھیے کہ اے یہود و نصاریٰ ! تم ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں ، یعنی نظامِ اسلام میں ایقان و اذعان کے ساتھ داخل ہو چکے ہیں یا ہونا چاہتے ہیں ، (جنت کی) حسین و فطری راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے یا چلنے سے کیوں روکتے یا منع کرتے اور انہیں دیدہ و دانستہ (جہنم کی) ٹیڑھی ترچھی راہوں پر چلانا چاہتے ہو ، حالانکہ تُم اس حقیقتِ حال کے شاہد ہو۔اور (یاد رکھو !) جو کچھ تم کرتے پھرتے ہو، اللہ اس سے بے پرواہ و بے خبر نہیں ہے (یعنی اللہ کا قانونِ مُکافاتِ عمل تمھاری ایک ایک کرتوت کو دیکھتا رہتا ہے تاکہ تمھیں اس کا مزہ چکھائے)۔

100 3 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ
بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو (یعنی اے تازہ واردانِ نظامِ اسلام) اگر تم اہلِ کتاب کے کسی فرقے یا جماعت کا کہا مان کر اُن کے کہنے پر چلو گے تو وہ تمھارے ایمان لانے کے بعد تمھیں مُرتد و کافر بنادیں گے۔ دوسرے لفظوں میں، مسلمانو! اگر تم یہود و نصاریٰ کے کسی فرقے کی فرماں برداری کرو گے تو وہ تمھیں نظامِ اسلام سے باہر کھینچ کر اپنے باطل نظامِ زندگی میں لے آئیں گے۔

101 3 وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ
يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

مسلمانو! تم کیوں اور کس لیے اسلام کے منکر ہو سکتے ہو، جبکہ اللہ کے احکام و تعلیمات تم کو سکھائے جاتے ہیں اور (ان کا معلم) اللہ کا پیغمبر (۲۷) اعظم و آخر تم میں موجود ہے؟ (یہ اصلِ عظیم یاد رکھنے کی ہے کہ) جس نے اللہ سے اپنا رشتہ مضبوطی اُستوار کر لیا (He who held fast to Allah)، یعنی جو اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر اپنی کل صلاحیتوں کے ساتھ عمل پیرا ہو گیا تو وہ (دنیوی و اخروی حسنہ کی) حسین و فطرتی اور قائم و دائم راہِ راست پر گامزن ہو گیا۔

حواشی نمبر ۲۷: یہ پرلے درجے کی جھوٹی اور فتنہ انگیز روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کر جانے کے بعد، بشمول صحابہ کرامؓ سب مسلمان (خاکم بد ہن) بجز معدودے چند افراد کے، مُرتد و کافر ہو گئے تھے۔ یہ روایت اسلامی اور داعیِ اسلامؐ کے دشمنوں اور مُنافقوں نے گھڑی تھی؛ مقصود یہ تھا کہ پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم و تاریخ ساز کارناموں، آپؐ کی عظمتِ بیمثال اور اسلام کی حقانیت کا بُطلان کیا جائے۔

102 3 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو یا نظامِ اسلام میں داخل ہوئے ہو! اللہ کے قرب و رضوان کی آرزو و جستجو میں رہنا، جس طرح رہنے کا حق ہے، اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہنا، جیسا ڈرنے کا حق ہے۔ اور اس وقت تک تمھیں موت نہ آئے، جب تک تم اللہ کے بندگانِ تسلیم و رضا بن جاؤ، یعنی تمھیں تسلیم و رضا کی حالت ہی میں موت آئے۔

103 3 وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ
النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْھَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَھْتَدُوْنَ

مسلمانو! تم سب متفق ہو کر اللہ کی رسی، (قرآن حکیم) کو تھام لو، یعنی تم سب متفقہ طور پر قرآن حکیم کو اپنا حاکم و حکم، مرشد و ہادی اور معلم و مربی بنالو اور اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات پر اپنی پوری قوت کے ساتھ عمل کرو!

(یاد رکھو!) کہیں فرقے فرقے نہ ہو جانا، یا فرقوں میں نہ بٹ جانا (کہ یہ شرک ہے)۔ اللہ نے تمھیں اپنے اس انعام یا فضل سے نوازا تھا کہ تم (قبائلی عصبیت کے سبب) ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے (ایمان کے ذریعے) تمہارے دل ملا دیے، یعنی تمھارے دلوں میں باہمی محبت اور یکجہتی و اُخوت پیدا کر دی اور تم اللہ کے فضل و کرم سے بھائی بھائی بن گئے۔ تمھیں اس نعمت کو تشکر و اِمتنان کے ساتھ یاد رکھنا چاہیے۔

اور اس نعمت کو بھی شکر و سپاس کے ساتھ یاد کرو اور اس میں غور و فکر بھی کرو تم النار یعنی ہلاکت کے آتشکدے کے کنارے پہنچ چکے تھے، یعنی جہنم واصل ہونے والے تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا۔ (غور کرو!) اللہ اسی طرح اپنی آیات یعنی تعلیمات اور قوانین و احکام تمھارے لیے غیر مبہم طور پر اور صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم ان پر عمل کر کے دُنیوی و اُخروی حسنہ کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرو۔

حواشی نمبر ۲۸: یہ آیۂ بصیرت افروز اِس اصلِ عظیم پر دلالت کرتی ہے کہ دینِ اِنفرادی نہیں انفرادی-اجتماعی ہوتا ہے۔

104 3 وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

اس آیہ مبارکہ کا ترجمہ کرنے سے پہلے ایک اشکال کو دور کیا جاتا ہے، جو اس میں ''منکم'' کے ''مِنۡ'' کو تبعیض تسلیم کر لینے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اعراب ''مِنۡ'' کو تبعیض اور تبئین دونوں مفاہیم میں استعمال کرتے ہیں۔ تبعیض کے مفہوم میں ''منکم'' کا مطلب ہوگا: تم میں سے بعض یا کچھ۔ اکثر مترجمین نے سہواً یہی معنی مراد لیے ہیں۔ اعراب اسے ''تبئین'' کے مفہوم میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ اسی صورت میں ''منکم'' کے معنی ہوں گے: تم سب کے سب۔ قرآن مجید نے منکم کو اسی مفہوم میں استعمال کیا ہے اور تقدیرِ عبارت بھی اسی معنیٰ و مفہوم کی مُقتضی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ اگر یہ مفہوم نہ لیا جائے اور عام مُترجمین کا مفہوم لیا جائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والی خاص جماعت ہی فقط فلاح پائے گی اور باقی سب مسلمان بے نیلِ مرام رہیں گے اور جنت میں نہیں جائیں گے، چاہے وہ متقی وہ موحد، محسن و صالح اور مجاہد و شہید کیوں نہ ہوں۔

۱۰۴۔ اور تم ایسی امت ہو یعنی ایک متحد و واحد قوم ہو، جو بنی نوعِ انسان کو خیر، یعنی دُنیوی و اُخری حسنہ کی طرف بُلاتے ہو، اور اُن کو دوسروں کے ساتھ عدل و اِحسان کرنے، نیز ایسے تمام کام کرنے کی تبلیغ بھی کرتے ہو، اور قانوناً حکم بھی دیتے ہو جن کو انسان فطرةً و عقلاً حسین و صالح سمجھتا ہے؛ اور پند و نصیحت اور تنبیہ و تہدید اور قانون کے ذریعے ایسا تمام کام کرنے سے منع کرتے

ہو، جن کو اِنسان فطرۃً و عقلاً قبیح و ضرر رساں سمجھتا اور ان سے نفرت کرتا ہے۔ (اصل یہ ہے کہ) یہی تو دُنیوی و اُخروی حسنہ پانے والے کامیاب اِنسان ہیں۔

105 3 وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

(مسلمانو! یاد رکھنا، کہیں) تم بھی اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جن کو اللہ کے غیر مبہم و واضح احکام ملے تو بعد میں وہ فرقوں میں بٹ گئے اور باہم اختلاف کرنے لگے۔ (جیسا کہ اب مسلمانوں کا حال ہے)۔ایسے لوگ (اپنی فرقہ واریت کی وجہ سے) دُنیا میں بھی اپنے کیے کی اذیتناک سزا پائیں گے اور آخرت میں بھی اِس (شرک) کے المناک نتائج بھگتیں گے۔

106 3 يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ

قیامت کے روز (نُورِ ذات و وفور مسرت سے) دمکتے چہرے بھی ہوں گے اور (خوف و حزن کے مارے) سیاہ چہرے بھی ہوں گے۔ دوسرے لفظوں میں، بروز قیامت، اہل رُخ تاباں بھی ہوں گے اور رُو سیاہ بھی۔اور جو لوگ رُو سیاہ ہوں گے، اُن سے پوچھا جائے گا: "کیا تم نے ایمان لانے، یا نظام اِسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کیا تھا، یعنی اس نظام کو ترک کر دیا تھا؟ چنانچہ قانونِ مُجازات کی رُو سے) جن اعمال کو کرنے سے تم نے انکار کیا تھا، اب اُن کے کرنے کے اذیتناک نتائج و عواقب کا مزہ چکھو!

107 3 وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

جن (اہل حسن و عشق) کے چہرے وفورِ مسرت سے دمکتے ہوں گے، وہ اللہ کی رحمت (۳۰) یعنی اس کی جنت قرۃ العین میں ہوں گے اور وہ اس میں حیاتِ جاودانی بسر کریں گے۔

حواشی نمبر ۳۰: قرآنی اصطلاح 'رحمت" کے معانی و مفہوم کے لیے دیکھیے "کلیدِ لغات قرآن در حسن تفسیر، جلد اوّل۔

108 3 تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ

یہ اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات ہیں، جن کا درس ہم آپ کو اِس غایتِ حقیقی کے لیے دے رہے ہیں (کہ آپ بحیثیتِ نبیؐ و حکمران ان پر عمل درآمد کرائیں گے) اور اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ہر زمان و مکان کے افراد و اقوام پر مظالم توڑے جائیں، یعنی ان کے بنیادی حقوق سلب کیے جائیں اور اُن کو محکوم و دست نگر بنایا جائے، نیز اُن کے ساتھ عدل وانصاف نہ کیا جائے۔

109 3 وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ ہی کی ملکیت اور اس کے کل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں (= انسانوں) کے تمتع یا عارضی استفادے کے لیے ہے۔ اور تمام اُمور، یعنی مسائل واعمال کے تصفیہ کے لیے اللہ (کی کتاب) سے رجوع کرنا لازم ہے۔

110 3 كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(نظام اسلام قائم کرنے والے مسلمانو!) تم احسن امت ہو اور تمھیں بنی نوعِ انسان (Mankind) کے لیے (رحمت بنا کر) میدانِ عمل میں لایا گیا ہے۔ تم ان کو ''معروف''، یعنی فطری و حسین اور پسندیدہ اُمور سرانجام دینے یا کام کرنے کی ناصحانہ دعوت بھی دیتے ہو اور حکم بھی؛ نیز اُن کو ''منکر'' یعنی غیر فطری و قبیح و ناپسندیدہ کام کرنے کی ممانعت کرتے ہو، حکیمانہ انداز میں بھی اور حکماً بھی۔ اور اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو عملاً مانتے بھی ہو۔

اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے، یعنی نظامِ اسلام میں داخل ہو جاتے تو اُن کے لیے موجبِ حسنہ ہوتا۔ ان میں تھوڑے سے ایسے بھی ہیں جو اللہ سے کیا ہوا قول وقرار (Covenant) پورا کرتے اور اس کے قوانین واحکام کو عملاً مانتے ہیں۔ لیکن اکثریت اُن کی ہے جو اللہ سے کیا ہوا قول واقرار توڑ دینے اور سرکشی کرنے والے ہیں۔

111 3 لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ

(یہ اسلام کے دشمن) تمھیں معمولی سی اذیت (Harm) تو دے سکتے ہیں، لیکن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اگر تم سے لڑائی کریں گے تو پیٹھ دکھا جائیں گے یا دُم دبا کر بھاگ جائیں گے۔ اُن کو کہیں سے کُمک یا مدد بھی نہیں ملے گی۔

112 3 ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

یہ یہود جہاں بھی پائے جاتے ہیں، ذلت کے مارے یا محکوم وغلام ہوتے ہیں؛البتہ اگر وہ اللہ سے رشتہ اُستوار کرلیں (اور توبہ کر لیں)، یا کسی قوم یا اقوام کے حلیف بن جائیں (تو زلت کی زندگی سے بچ سکتے ہیں)۔ یہ اللہ کے غضب میں ہیں، یعنی اس کے قانونِ مجازات کی زد میں ہیں، اور محکومی و دست نگری میں مُبتلا ہیں۔ یہ نتیجہ ہے اس کہ کا یہود اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر عمل کرنے سے اِنکار کرتے تھے (اور اب بھی کرتے ہیں)؛اور انبیاء کو ناحق ہلاک کرتے تھے۔اِس صورتِ حال کے دو اسباب تھے: ایک یہ کہ وہ مسلسل اللہ کی نافرمانی کرتے رہتے تھے؛اور دوسرے یہ کہ حدود شکنی (Transgression) کرنا ان کی عادت بن چکی تھی۔

113 3 لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ
وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ

اہل کتاب سب ایک جیسے (یعنی ظالم و جاہل اور نافرمان و عہد شکن) نہیں ہیں، اُن میں ایک جماعت ان لوگوں کی بھی ہے جو اللہ کی (توحید اُلوھیت و ربوبیت پر) قائم ودائم ہیں، اور اوقاتِ شب میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں، یعنی کتاب اللہ کی آیات کو سوچ سمجھ کر پڑھتے ہیں تاکہ ان پر عمل کریں؛ نیز اس کے حضور سر بسجود بھی رہتے ہیں

114 3 يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

وہ اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں؛ بالفاظ دیگر، وہ اللہ تعالیٰ کی توحیدِ اُلوھیت وربوبیت، اس کی کتابوں، انبیاء/رُسل اور ملائکہ کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں اور اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہیں؛اور روزِ آخر، یعنی قیامت، نشاۃ ثانیہ (= دوسری زندگی) اور یوم الدین یعنی روزِ حساب وجزا کو بھی دل وجان سے مانتے ہیں؛اور لوگوں کو حسین وفطرتی اور معقول وپسندیدہ اعمال یا کام کرنے کی تلقین

بھی کرتے ہیں اور حکم بھی دیتے ہی؛ اور قبیح و غیر فطری اور غیر معقول و ناپسندیدہ افعال کرنے سے اخلاقاً اور حکماً منع بھی کرتے ہیں؛ نیز احسان و حسنہ کے کام لپک کر شوق سے کرتے ہیں؛ اور یہی صالح یعنی عدل و احسان کرنے والے لوگ ہیں۔

115 3 وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ

اور جو لوگ اِحسان و حسنہ کے کام کریں گے تو ان کو مسترد یا نظر انداز نہیں کیا جائے گا، بلکہ ان کا اجرِ حسنہ ان کو ضرور ملے گا۔ اور اللہ اہلِ آرزو و خشیت (= متقیوں کے احوال و ظروف) کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

116 3 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا
ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ

جن لوگوں نے کفر کیا، یعنی نظام اسلام میں داخل ہونے سے انکار کیا تو اُن کا مال و منال اُن کو اللہ کے قانونِ مجازات سے بچا سکے گا نہ آل اولاد ہی۔ اور یہی لوگ اہلِ نار ہیں، یعنی سَمَندر کی طرح آگ کے دوست ہیں یا آتش بجان و قلب اور دوزخی ہیں اور دوزخ ہی میں رہیں گے۔

117 3 مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ
حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ

جو مال و دولت وہ اس دُنیا کی زندگی کی خاطر خرچ کرتے ہیں، اس کی مثال اس تُند و تیز ہوا ایسی ہے، جس میں سخت سردی ہو، یعنی وہ یخ بستہ ہو اور ان لوگوں کی کھیتی پر چلے اور اُسے برباد کر دے، جو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں، یعنی آپ پر عرصۂ حیات تنگ کرتے اور اپنے آپ کو رہینِ خوف و حزن بناتے ہیں۔ اللہ کسی سے ناانصافی نہیں کرتا (کہ یہ اس کی سنت نہیں ہے، بلکہ عدل و احسان کرنا، اس کی سنت ہے)۔ (بخیل و مسرف) خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں، یعنی خود اپنے آپ کو رہینِ خوف حزن، سَمَندر سرشت اور اہلِ نار بناتے ہیں۔

118 3 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ
وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ
الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ

مسلمانو! (یاد رکھو!) اپنے ہم نفسوں کے سوا اغیار کو ہرگز اپنا ہمراز و مُعتمد نہ بنانا۔ وہ تمھیں برباد کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اُنھیں تو تمھیں تکلیف پہنچانا پسند ہے۔ اُن کے مُونہوں سے جو نکلتا ہے وہ تو اُن کے خبث باطن کی غمازی کرتا، یعنی چُغلی کھاتا ہے، لیکن جو کچھ اُن کے نفس چھپاتے ہیں، وہ اس سے کہیں بڑھ کر خطرناک ہے۔ اگر تم عقل سے کام لو تو (دیکھو گے کہ) ہم نے تمھیں بتانے کو رہنما و حکیمانہ باتیں واضح و غیر مبہم طور پر بیان کر دی ہیں۔

119 3 هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا
لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

تم (ایسے صاحب دل ہو کہ) ان لوگوں سے محبت کرتے ہو جو تم سے نہیں کرتے؛ (حالانکہ) تم اللہ کی کل کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور (منافق) جب تم سے ملتے ہیں، یعنی تمھاری صحبت میں ہوتے ہیں تو اپنے آپ کو مؤمن ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن جب علٰیحدہ اور خلوت میں ہوتے تو مارے حسد کے تم پر غصہ اتارنے کی خاطر انگلیاں کاٹتے ہیں۔ انھیں کہو! اپنے غیظ و غضب میں مرتے ہو تو مرو (ہمارا کیا بگڑے گا؟ لیکن یاد رکھو!) تمہارے نفسوں کی ایک ایک بات اللہ تعالیٰ کلی طور پر جاننے اور دیکھنے والا ہے۔

120 3 اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ؗ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ

اگر تمھیں کوئی مسرت انگیز شے حاصل ہو تو وہ غمزدہ ہو جاتے ہیں، اور اگر تم پر کوئی مصیبت آئے یا کوئی خوفناک و خطرناک اور غم انگیز واقعہ پیش آئے تو وہ یہ سُن کر شاداں و فرحاں ہو جاتے ہیں۔ (لیکن تمھیں یہ اصل اصول یاد رکھنا چاہیے کہ) اگر تم مصائب و مشکلات میں ثابت قدم و حوصلہ مند رہے اور تقویٰ کرتے، یعنی اللہ کے حسین و فطرتی راہِ راست کی آرزو و جستجو میں رہے اور اس کے قانونِ مُکافاتِ عمل اور اپنی گمراہی سے ڈرتے رہے تو اُن کا دجل و فریب تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ اور اللہ کا قانونِ

مجازات ان کے اعمال کو محیط ہے، یعنی منافق جو کچھ کرتے پھرتے ہیں، اللہ کے قانونِ مُجازات کے علم و نظر میں ہے (لہٰذا وہ اس سے بچ نہیں سکتے)۔

121 3 وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(میرے پیغمبر اعظم و آخرؐ! ان اہم تاریخی واقعات کی یاد مُسلمانوں کو دلائیں۔ اس وقت آپ اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم میں تھے) جب آپ صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے تاکہ مؤمنوں کو جنگی مورچوں میں متعین کریں اور اللہ تو سب کچھ سننے والا - سب کچھ جاننے والا ہے۔

122 3 اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

اس وقت آپ کے لشکر میں دو گروہ ایسے بھی تھے جو ہمت ہارنے ہی والے تھے، حالانکہ اللہ اُن کا مددگار و کارساز تھا۔ اہلِ ایمان تو ہر حال میں اللہ کی نُصرت و ہدایت پر بھروسہ کرتے ہیں، یعنی ایسا کرنا ان کا شعار ہوتا ہے۔

123 3 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(مسلمانوں کو اس کی بھی یاد دلائیں کہ) ہم پہلے بھی غزوۂ بدر میں تمھاری مدد کر چکے اور فتح دلا چکے تھے، حالانکہ (اس وقت تم افرادی اور عسکری قوت کے اعتبار سے) کم تر و کمزور تھے۔ لہٰذا اللہ کے قُرب و رضوان کی طلب و جستجو میں اور ان سے محروم ہو جانے سے خوف بداماں رہو تاکہ تُم اس کے فضل و کرم کا شکر بجالاؤ (اور اس پر توکل کرو)۔

124 3 اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ؕ

اور جب آپ مومنوں سے یہ کہہ کر اُن کی ہمت بڑھا رہے تھے کہ کیا تمھارے لیے یہ کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار ملائکہ یا فرشتے نازل کر کے تمھاری مدد کرے

125 3 بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ

ہاں ! یہ سچ ہے کہ اگر تم نے (دشمن کے مقابلے میں ہمت نہ ہاری اور حوصلہ مند و ثابت قدم رہے اور اللہ کے قرب و رضوان کی آرزو و جستجو کرتے اور اس کے قانون مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہے تو کافر اگر ناگہاں جوش میں آکر تم پر چڑھ دوڑیں تو اسی وقت اللہ اپنے پانچ ہزار چیدہ چیدہ فرشتے تمھاری مدد کو بھیجے گا (جو تمھارے دلوں میں استقامت و طمانیت پیدا کر دیں گے)۔

126 3 وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ

عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ

اور اس (وعدہ امداد) کو اللہ نے تمہارے لیے مژدہ (نصرت و) فتح بنایا تاکہ اس کے ذریعے وہ تمہارے دلوں میں طمانیت و سکینت پیدا کر دے، ورنہ مدد تو صرف اللہ کی ہے جو صاحب عزت و سطوت۔ دانائے کل اور کمال دانائی سے امور سر انجام دینے والا ہے۔

127 3 لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ

یہ اللہ نے اِس لیے کیا تاکہ کافروں کے لشکر کا ایک بازو کاٹ ڈالے، یا ان کو مغلوب و اسیر بنادے تاکہ وہ ناکام و نامراد پسپا ہو جائیں یا لَوٹ جائیں۔

128 3 لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ

(اے نبیؐ !) سزا و جزا دینے کے معاملات سے آپ کا قطعاً کوئی سروکار نہیں کہ اللہ اپنے قانونِ مکافاتِ عمل کی رُو سے ان سے رجوع بہ کرم کرتا ہے یا ان کو اپنے کیے کی سزا بھگتنے دیتا ہے، کیونکہ وہ اپنے نفسوں اور دُوسروں سے ناانصافی و زیادتی کرنے والے ہیں۔

129 3 وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، اللہ کی ملکیت (Belongs to Allah) اور اس کے بندوں کے استفادہ کرنے کے لیے ہے وہ (اپنے قانونِ مکافاتِ عمل اور حکمت بالغہ کے مطابق) جن کو چاہتا ہے، معاف کر دیتا ہے اور اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے؛ اور جن کو چاہتا ہے (انھیں اپنے اعمالِ سُوء کا) خمیازہ بھگتنے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بخشنے، معاف کرنے اور حفاظت کرنے والا۔ بے اندازہ ترس کھانے، رحم و کرم کرنے اور خیر و حسنہ سے نوازنے والا۔

130 3 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَـٰفًا مُّضَـٰعَفَةً ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

مسلمانو! سُود کھاؤ نہ سُود در سُود (.Take and devour not interest (=usury or markup etc؛ اللہ کے قرب و رضوان اور رحمت و ہدایت کی آرزو کرتے اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہو تاکہ تم دنیوی و معنوی ترقی کر سکو۔

حواشی نمبر ۱۳۰- اس آیہ جلیلہ میں مسلمانوں کو بالخصوص متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ سُود خوری کریں گے تو اس کے نتیجے میں وہ مادی و معنوی ترقی نہیں کر سکیں گے۔

131 3 وَٱتَّقُوا۟ ٱلنَّارَ ٱلَّتِىٓ أُعِدَّتْ لِلْكَـٰفِرِينَ

خوف و حزن اور جہنم کی آگ سے گُریزاں و ترساں رہو، یعنی ڈر کے مارے اس آگ سے دُور رہو، جو اللہ کے احکام خصوصاً حرمت سود سے متعلق احکام ماننے سے انکار کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

132 3 وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور اللہ کی فرماں برداری کرو اس کے رسول کی بھی، یعنی آپؐ کی سنت حسنہ کی پیروی کرو تاکہ تم دنیوی و اُخروی حسنہ سے نوازے جاؤ۔

133 3 وَسَارِعُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا ٱلسَّمَـٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ

اور اپنے پروردگار ومالک کی مغفرت، یعنی بخشش و حفاظت اور جنت کی طرف (جسے کسی متنفس نے آج تک دیکھا نہیں، وہاں کسی کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) سبقت لے جانے کی سعی کرتے رہو، وہ جنت جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی وسعتوں ایسی ہے (یعنی جنت کی وسعت و پہنائی لامحدود ہے)، جو متقیں، یعنی اہلِ آرزو و خشیت کے لئے تیار کر رکھی ہے۔

حواشی نمبر ۳۱: مستنبط ہوا کہ تقویٰ کی کلید جنت ہے اور متقی وارث جنت قرۃ العین ہے۔

134 3 الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ

(ان اہلِ آرزو و خشیت کے کچھ اوصاف یہ ہیں:) خوشحال ہو یا تنگدستی (اپنے مقدور کے مطابق) اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، یعنی جو اپنا مال و منال اس کے اہلِ احتیاج کی کفالت، فوز و فلاح، مشکل کشائی و حاجت روائی کے لیے، نیز وطن کے اندرونی و بیرونی دُشمنوں کے خلاف جہاد کرنے پر صَرف کرتے ہیں) اور غصے کو پی جانے والے، نیز لوگوں کے قصوروں سے در گزر کرنے والے ہوتے ہیں (یہ محسن ہیں) اور اللہ لوگوں سے احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

حواشی نمبر ۳۲۔ بصیرت افروز نکتہ: ثابت ہوا کہ متقی یا اہلِ آرزو و خشیت محسن اور "اولیاء اللہ" ہوتے ہیں۔

135 3 وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۟ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

اور اُن سے جب کوئی بُخل و بے حیائی کا فعل سرزد ہو جاتا ہے یا اپنے نفسوں سے ناانصافی و زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو (پشیمان ہو کر) اللہ کو یاد کرنے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں۔ اللہ کے سوا گناہوں کو معاف کر بھی کون سکتا ہے؟ یعنی اعمالِ سُوء کے آتشیں اثرات کو قلب سے اللہ کے سوا کوئی محو نہیں کر سکتا؛ نیز وہ اپنے کیے پر دانستہ اڑے نہیں رہتے، یعنی ایسے افعالِ شنیعہ کرنے کو دیدہ و دانستہ اپنا شعار نہیں بناتے (کیونکہ وہ اعمالِ سُوء کے غم انگیز و ہولناک نتائج و عواقب کا علم رکھتے ہیں)۔

136 3 اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۙ

اس کے صلے میں اُن کا ربِّ عاشق (اپنے قانونِ مُکافاتِ عمل کی رُو سے) ایک تو اُن کو بخشش و حفاظت سے اور دوسرے، بہشت کے باغوں سے نوازے گا جن کے نیچے چشمے رواں دواں ہوں گے؛ اور وہ ان میں طمانیت و مسرت کے ساتھ) حیات ابدی بسر کریں گے) (They would enjoy an eternal blissful life.)۔ دیکھو! حُسنِ عمل کرنے والوں کا اجر بھی کتنا حسین ہے!

137 3 قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ

تم سے پہلے (اقوام عالم کے بہت سے) زندگی کے نظام (System) تھے جو محو ہو گئے۔ لہٰذا دُنیا میں سیاحت بالحق کرو، یعنی با مقصد سیر و سیاحت کرو اور عبرت و غور کی نظروں سے مشاہدہ کرو کہ اللہ کے نظامِ حیاتِ کلی کو نہ ماننے، بلکہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟۔

138 3 هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

یہ قرآن حکیم بنی نوعِ انسان (Mankind) کے لیے بیان، یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین، تعلیمات، تاریخی واقعات و حقائق اور علم و حکمت کی باتوں کا واضح و مدلل اظہار ہے، یعنی ان کی تشریح کرنے والا ہے؛ اور اہلِ آرزو و خشیت کا رہبر و رہنما، یعنی ان کو صراطِ مستقیم یا جنت کی حسین و فطری راہِ راست دکھانے اور موعظت، یعنی ناصحانہ ہدایات (Instructions) دینے والا ہے۔

139 3 وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(گذشتہ جانی و مالی نُقصان اور غیر متوقع و سبق آموز واقعات کے باعث) تم نہ تو جی ہار و اور نہ غم ہی کھاؤ (Lose not heart, and nor grieve)؛ جو ہوا سو ہوا۔ لیکن سنو! اگر تم سچے مؤمن رہے، یعنی اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو دل و جان سے تسلیم اور ان پر عمل کرتے رہے تو (اپنے دشمنوں پر) غالب تم ہی آئو گے (You shall certainly overcome them)۔

140 3 اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ

(اگر غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کے شہید ہونے کا) تمھیں زخم لگا ہے تو دشمن قوم کو بھی (اس سے پہلے غزوۂ بدر میں اپنے لشکریوں کی ہلاکت کا) ایسا ہی زخم لگا تھا)۔ (دل برداشتہ ہونے کی بات نہیں، اللہ تعالیٰ کے قانونِ تدبیری کے مطابق) ایسے عبرتناک واقعات وسانحات قوموں کے درمیان گردش کرتے رہتے ہیں۔اس واقعہ سے مقصود ایک تو مؤمنوں کو سان چڑھانا تھا، اور دوسرے، تم میں سے بعض کو شاہد بنانا تھا (تاکہ وہ لوگوں کو اس جنگ کے اصل واقعات و حقائق اور اسباب ونتائج سے آگاہ کرتے رہیں)۔اور اللہ ظالموں، یعنی لوگوں کے انسانی یا بنیادی حقوق سلب کرنے، ان پر جبر واِکراہ اور ان سے زیادتی کرنے والوں کو قطعاً پسند نہیں کرتا، یعنی دیکھنا نہیں چاہتا۔

141 3 وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ

اس سے مقصود یہ تھا کہ اہلِ ایمان کے دلوں کو (مالِ غنیمت وغیرہ کے) لالچ اور دیگر امراض سے پاک وصاف کردے اور مُنکرانِ اسلام کی قوت وسطوت کو بتدریج کم کرکے ختم کردے۔

142 3 اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ

مُسلمانو! کیا تم اس خوش فہمی میں ہو کہ اللہ تمھیں ایسے ہی جنت میں داخل کردے گا، یعنی زبانی کلمۂ طیبہ پڑھ لینے سے تم جنتی بن جائو گے؛ حالانکہ اللہ نے ابھی تمھیں سان چڑھایا ہی نہیں کہ ظاہر ہو جائے کہ تم میں سے کون (جان ومال سے) جہاد کرنے والے ہیں؛ نیز جہاد میں حوصلہ مند وثابت قدم رہنے والے بھی ظاہر ہو جائیں۔

143 3 وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

تم شہادت کی موت سے دوچار ہونے سے پہلے اس کی تمنا کیا کرتے تھے۔ پھر تم نے اس کا مشاہدہ کرلیا، اور اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کو شہید ہوتے دیکھ لیا۔

144 3 وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ
قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـًٔا ؕ وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ
الشّٰكِرِيۡنَ

(مُسلمانو! ایسا نہ ہو کہ تم بھی نصاریٰ اور دیگر مشرک اقوام کی طرح پیغمبر اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکانہ باتیں منسوب کرنے لگ جاؤ) صرف یہ سچا عقیدہ رکھنا کہ حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فقط اللہ کے رسول یا پیغمبر ہیں؛ اور آپ سے پہلے بھی اللہ کے رسولؑ یا پیغمبر گذر چکے ہیں۔ اگر آپ مر جائیں یا ہلاک کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے، یعنی مرتد ہو جاؤ گے؟ (سُنو!) جو کوئی مُرتد ہو گا یعنی نظامِ اسلام سے نکل جائے گا تو وہ اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکے گا (البتہ خود اپنے آپ پر ظلم کرے گا اور اہلِ نار بن جائے گا)۔ اور اللہ کی نعمتوں سے خود بھی مستفید ہونے اور دوسروں کو بھی مستفید کرنے اور اس کے لیے اس کا تشکر و سپاس کرنے والوں کو وہ صلہ بھی خوب دیتا ہے۔

145 3 وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ
الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ۚ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ؕ وَسَنَجۡزِى الشّٰكِرِيۡنَ

کسی متنفس کے بس کا روگ نہیں کہ وہ اللہ کے حکم (مکتوبی) کے بغیر مر جائے، یعنی بن آئی موت مر جائے۔ وجہ یہ ہے کہ اُس نے اجل یا موت کا وقت متعین کر رکھا ہے (جو بدل نہیں سکتا) جو لوگ اپنے اعمال کا صلہ دُنیا میں لینا چاہتے ہیں تو اُنہیں یہاں دے دیا جائے گا، اور جو اپنے اعمالِ حسنہ کا ثمرہ آخرت میں لینے کی آرزو رکھتے ہیں، اُن کو وہاں دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کرنے اور دوسروں کو مستفید کرنے اور اس کے لیے اس کا شکر بجالانے والوں کو ہم جلد صلہ دیا کرتے ہیں (دنیا اور آخرت دونوں میں)۔

146 3 وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ
سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ

(غور کے کانوں سے سنو!) بہت سے نبیؑ گزرے ہیں، جن کی معیت میں اللہ والوں یا اللہ کے عاشقوں نے (دُشمنانِ حق سے) جہاد بالسیف کیا، یعنی جنگ کی۔ اور اللہ کی راہ میں ان پر مصیبتیں بھی پڑیں تو اُنھوں نے نہ ہمت ہاری، نہ کمزوری دکھائی اور نہ ہار ہی

مانی۔ (یاد رکھو!) اللہ قوتِ برداشت رکھنے اور حوصلہ مندی و جرأت سے ثابت قدم رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے (ان کو نُصرت و فتح سے نوازتا ہے)۔

147 3 وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ
ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

ان کی زبانوں پر دعا ہوتی تھی تو یہ یہی ہوتی تھی یا ان کی زبانوں پر کوئی بات اس دُعا کے سوا نہ ہوتی تھی کہ "ہمارے پروردگار و مالک! ہماری لغزشوں، فروگذاشتوں اور اُن زیادتیوں کو جو ہم نے اپنے فرائض و وظائف (Duties and functions) میں کی ہیں، نظر انداز اور اُن کی پردہ پوشی فرما؛ اور ہمیں ثابت قدم و حوصلہ مند رکھ اور مُنکرانِ اسلام پر ہمیں غلبہ و فتح عنایت فرما!"۔

148 3 فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ

اس پر اللہ نے اُنھیں دُنیا میں بھی اچھا صلہ دیا اور آخرت میں بھی اُن کو حسین ثمرہ دے گا؛ اور اللہ احسان و حُسنِ عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (یعنی وہ اولیآء اللہ ہوتے ہیں)۔

149 3 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ

اے مسلمانو! اگر تم منکرانِ دینِ اسلام کا کہا مانو گے تو وہ تمھیں اسلام کے نظامِ حیاتِ کلی سے نکال کر مرتد کر دیں گے اور تم متاعِ ایمان و آخرت کھو کر لَوٹو گے۔

150 3 بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ

(مسلمانو! یاد رکھو! مُنکرانِ نظامِ اسلام کا نہیں،) بلکہ اللہ تمھارا حامی و سرپرست ہے اور وہ بہترین معاون یا مدگار ہے۔

151 3 سَنُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ
سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ

جن لوگوں نے کفر کیا، یعنی اسلام کے نظام حیات کلی میں آنے سے انکار کیا ہے، ہم جلد ان کے دلوں میں تمھاری ہیبت و دہشت بٹھا دیں گے، اس بناء پر کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں، یعنی اس کی ذات و صفات، قوانین و احکام اور تعلیمات میں غیر اللہ کو شریک یا سہیم ٹھیراتے ہیں، جن کی اُس نے کوئی دلیل محکم یا سند نازل نہیں کی۔ اور ان کا ملجاو یا ماوا یا مسکن جہنم ہے اور وہ ظالموں، یعنی مشرکوں کا انتہائی غم انگیز و قبیح اور ہولناک مستقر یا ٹھکانا ہے۔

152 3 وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ
وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اور اللہ نے تم سے اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا تھا جب تم اللہ کی تائید سے ان (دشمنوں) کا استیصال یا قلع قمع کر رہے تھے، یہاں تک کہ تمھیں جس (مالِ غنیمت) کی طلب و آرزو تھی، اُسے اللہ نے تمھیں دکھا دیا تو دیکھتے ہی تمھارے جی چھوٹ گئے اور جس کام (Duty) پر تم مامور کیے گئے تھے، اسکے بارے میں تم نے اختلاف اور جھگڑا کیا اور (نبی اکرمؐ کی) حکم عدولی کر بیٹھے۔ تم میں سے بعض میں تو متاعِ دُنیا کا لالچ پیدا ہو گیا اور بعض آخرت، یعنی جنت قرۃ العین کی نعمتوں کی طلب و جستجو میں رہے۔ بدیں وجہ (اس کے قانونِ تدبیری و آرزومندی نے) تمھیں دشمن کے مقابلے میں تتر بتر کر دیا تھا کہ تمھیں سان

چڑھائے۔ (پھر تمھیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اللہ کی مغفرت چاہی تو) اُس نے تمھیں معاف کر دیا؛ اور اللہ اہل ایمان پر از بس فضل و کرم کرنے والا ہے۔

153 3 اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ
غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(اس واقعہ سے عبرت پکڑو کہ) جب تم بھاگ کر پہاڑی پر چڑھ رہے تھے اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر دیکھتا نہ تھا (کہ اس کا ہوش نہ تھا) اور پیغمبر اعظم و آخرت تمھیں پیچھے سے اپنی طرف بُلا رہے تھے۔ (اس کے نتیجے میں) اللہ کے قانون نے تمھارے دلوں

پر پے در پے کی چوٹ لگائی تاکہ (تم اس سے عبرت پکڑو اور آئندہ) جو کچھ تمھارے ہاتھ سے جاتا رہے اور پر غم نہ کرو یا نہ پچھتاؤ؛ اور جو آفت تم پر پڑے اس کے سبب رہینِ غم واندوہ نہ ہو جاؤ۔ اور (یاد رکھو) تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس کی آگاہی رکھنے والا ہے (لہٰذا تمھیں اپنے اعمال کا صلہ ضرور ملے گا۔

154 3 ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآٮِٕفَةً مِّنۡكُمۡ
وَطَآٮِٕفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَـقِّ ظَنَّ الۡجَـاهِلِيَّةِ‌ؕ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ لَّنَا مِنَ
الۡاَمۡرِ مِنۡ شَىۡءٍ‌ؕ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ‌ؕ يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ‌ؕ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا
مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ‌ؕ قُلۡ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى
مَضَاجِعِهِمۡ‌ۚ وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ

پھر اس غم واندوہ کے بعد اللہ نے تمھیں طمانیت امنیت، یعنی اطمینان وامن سے نوازا، (After the grief, you were blessed with solace) اس طرح کہ تم میں سے (سچے مومنوں کے) ایک گروہ پر نیند کی سرخوشی طاری ہو گئی (اور ان کے دلوں میں خوف وخطر اور غم واندوہ کی آگ ٹھنڈی پڑ گئی)۔ اور (منافقوں کے) گروہ کو صرف اپنی جانوں کی فکر تھی، اللہ کے بارے میں جاہلانہ و ناروا وہم و گمان (Suspicions) کرتے اور کہتے تھے: "جو کچھ ہوا اس میں ہمارا کیا اختیار تھا؟" آپ کو بتا دیں کہ "ہر قسم کا اختیار اللہ کو ہے کہ صرف وہی اس کا مستحق ہے"۔ (یہ منافق کہتے تو یہ ہیں لیکن) انھوں نے بہت سی باتیں اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہیں جن کو وہ آپ پر ظاہر نہیں کرتے؛ یعنی یہ کہ "اگر ہمارے اختیار میں ہوتا تو (ہم میدانِ جنگ میں نہ آتے اور) نہ مارے ہی جاتے"۔ ان کو بتا دیجیے کہ "اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کے لیے مارا جانا لازم کر دیا گیا تھا، وہ خود ہی اپنی اپنی قتل گاہ پر پہنچ جاتے"۔

(اس سے مقصود یہ تھا کہ) اللہ تمھارے سینوں میں جو ہے اسے سان چڑھائے اور تمھارے دل و دماغ کا تصفیہ و تزکیہ کر دے۔ اور اللہ تمھارے باطنی احوال و ظروف کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

155 3 اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ
بِبَعۡضِ مَا كَسَبُوۡا‌ ۚ وَلَقَدۡ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ

(جنگ اُحد کے دن) جب مؤمنوں اور کافروں کے دو (حریف) جماعتیں آپس میں بر سرِ پیکار تھیں تو تُم میں سے جن لوگوں نے راہِ فرار اختیار کی تھی، ان کو شیطان نے نظم و ضبط قائم نہ رکھنے کے سبب ڈگمگایا تھا(Satan and caused them to backslide)۔ بہر حال، اللہ نے ان سے در گزر اور معاف فرمایا۔ بلا شبہ، اللہ بخشنے اور حفاظت کرنے والا - انتہائی بُرد بار (Clement) ہے۔

156 3 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یعنی اسلام میں داخل ہوئے ہو! اُن منافق لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے اسلام میں پوری طرح داخل ہونے سے انکار کیا ہے اور جو اپنے اُن بھائی بندوں سے متعلق جو جہاد کے لیے سفر کرتے (اور شہید ہو جاتے ہیں) یا (اللہ کی راہ میں) جنگ کرتے ہیں (اور شہید ہو جاتے) ہیں، کہتے ہیں: ''وائے حسرتا! اگر وہ ہمارے پاس (گھروں میں) ہوتے تو نہ تو مرتے اور نہ مارے ہی جاتے''؛ مسلمانوں! یہ نظریہ نہ رکھنا، اس لیے کہ یہ باطل نظریہ رکھنے والوں کے دلوں میں اللہ (کے قانون مکافات کے مطابق) حسرت و پیشمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ (علاوہ بریں، یہ اصل الاصول بھی یاد رکھنا کہ) اللہ ہی (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) زندہ رکھتا اور موت دیتا ہے۔ (اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ) اللہ ہی (اپنے قانونِ تدبیری و مُکافاتِ عمل کے مطابق) حیاتِ طیبہ بسر کراتا اور وہی شہادت کی موت بھی دیتا ہے۔ اور جو حسین یا قبیح اعمال تم کرتے رہتے ہو، اللہ ان کو دیکھنے والا (Seer) ہے، یا اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کی نظر میں ہوتا ہے (تمھیں صلہ دینے کے لیے)۔

157 3 وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

(مسلمانوں! یہ اصلِ عظیم نہ بھولنا کہ) اگر تم اللہ کی راہ میں ہلاک کیے جاؤ یا اپنی طبیعی موت مر جاؤ گو اللہ کی مغفرت یا بخشش و پناہ اور رحمت یا اُخروی حسنہ (= جنت قرۃ العین) اس مال و دولت وغیرہ سے جو لوگ جمع کرتے ہیں (Amass or hoard)، افضل و احسن ہے۔

158 3 وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ

مسلمانوں ! اگر تم اپنی موت مر جاؤ یا ہلاک ہو جاؤ (Be slain) تو (یاد رکھو کہ ہر حال میں) تم نے اللہ کے حضور جمع ہونا ہے (اپنے اعمال صالحہ کے اجر میں جنت قرۃ العین میں حیاتِ جاودانی بسر کرنے اور علی الدوام معنوی ترقی (Spiritual development) کرنے کے لیے)۔

159 3 فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

(میرے پیغمبر اعظم و آخرؐ !) اللہ کی از بس محبت و کرم نوازی کی بدولت آپ لوگوں کے لیے صاحبدل و نرم واقع ہوئے ہیں۔ اگر آپ تند مزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے ارد گرد سے چھٹ گئے ہوتے (اور آپ سے گریزاں رہتے)۔ اُن کے قصوروں سے در گزر فرماتے رہیے۔ پھر جب آپ کوئی کام کرنے کا پختہ ارادہ و فیصلہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کر کے اس کو سرانجام دینے پر کمربستہ ہو جائیے۔ یقین جانو کہ اللہ توکل یا بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (یعنی اللہ کی رحمت و نُصرت اور مغفرت و ہدایت پر یقین رکھ کر سر گرمِ عمل ہو جانا جن لوگوں کا شعار ہوتا ہے، اللہ کی تائید ان کے شاملِ حال ہوتی ہے)۔

160 3 اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

(مسلمانو !) اگر اللہ کی مدد و تائید تمھارے شاملِ حال ہو تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور اگر وہ تمھیں اپنی مدد سے محروم کر دے تو پھر کون تمھاری مدد کر سکتا ہے ؟ یعنی نہیں کر سکتا۔ اور اللہ پر توکل (Trust) کرنا اہلِ ایمان پر لازم ہے، یعنی اللہ کی تائید و نصرت پر اعتماد کر کے عمل کرنا اہلِ ایمان پر لازم ہے۔

161 3 وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۚ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

اللہ کے کسی نبیؑ سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ (وحی و تنزیل، اپنے فرائضِ نبوت یا کسی اور معاملے میں) خیانت کرے (اس لیے کہ انبیاء کرامؑ اللہ تعالیٰ کی نظر و پناہ میں ہیں اور لوگوں کے اخلاق و کردار کی اصلاح اور ہدایت کے لیے مبعوث ہوتے ہیں۔ اُن کی اُمت

میں سے) جو لوگ بھی خیانت کرتے ہیں، قیامت کے روز خیانت کی ہوئی چیز ضرور اُن کے ساتھ آئے گی اور ظاہر ہو گی۔ پھر اللہ ہر متنفس کو جو اُس نے (حسنات یا سیّآت) کسب کی یا کمائی ہوں گی، اُسے کماحقہ، دی جائیں گی؛ اور ان کے ساتھ قطعاً ناانصافی نہیں ہو گی (کیونکہ اللہ تعالیٰ عادل و محسن ہے)۔

162 3 اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ

کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا کی پیروی کرتا، یعنی اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کے مطابق کل زندگی (= انفرادی و اجتماعی اور مادی و معنوی زندگی) کرتا ہے، (انجام کے لحاظ سے) اُس شخص ایسا ہو سکتا ہے؟ یعنی ہر گز نہیں ہو سکتا، جو اللہ کی مشیت اور اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات کے برخلاف کل زندگی کرے، (اور اس کے نتیجے میں) اللہ (کے قانونِ مجازات) کے غضب یعنی پکڑ کا مستحق بن جائے اور اس کا آخری ٹھکانا (Abode) جہنم ہو؟ اور جہنم سفر زندگی کی انتہائی بھیانک اور اندوہناک آخری منزل ہے۔

163 3 هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

(اللہ کے بندگانِ تسلیم و رضا کو جنت میں انسان کی اِکتسابی یا کمائی ہوئی حسنات تو ملیں گی ہی، لیکن (علاوہ بریں) اُنھیں وہاں تقرب الیٰ اللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات حاصل ہوتے رہیں گے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں، اللہ کے علم و نظر میں ہوتا ہے۔

164 3 لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

اللہ نے مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُس نے اُن کے ہم نفسوں ہی میں سے اپنا پیغمبرِ (اعظم و آخرؐ) مبعوث کیا، یعنی ان کے لیے بھیجا۔ (آپؐ کے فرائض بحیثیتِ معلم و مربی یہ ہیں)۔ اول آپ ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں، یعنی اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کا درس دیتے ہیں۔ دوسرے، آپ ان کا تزکیہ کرتے ہیں، یعنی اُن کے نفسیاتی یا قلبی امراض کا علاج کرتے، اُن کے اخلاق کی تہذیب و تحسین کرتے اور اُن کو غور کے کانوں سے سننا، عبرت کی نظروں سے دیکھنا اور حکیمانہ انداز میں سوچنے اور عقلِ سلیم سے کام لینا سکھاتے ہیں؛ نیز اُن کو اپنے باطنی قویٰ کو قوۃ سے فعل میں لانے کی تربیت دیتے ہیں۔

تیسرے آپ ان کو الکتاب، یعنی قرآنِ حکیم کے علوم و فنون کی تعلیم دیتے ہیں؛ نیز اُن کو اس کے قوانین واحکام یا اوامر و نواہی، اور معارف و اصطلاحات، محکمات و متشابہات، اس کے اسرار و رموز اور اعجازات کی معنویت سے آگاہ کرتے ہیں۔ چوتھے، ان کو حکمت، یعنی قرآن حکیم کے احکام و قوانین اور تعلیمات کے مطابق احسن و اکمل طریقے سے عمل یا کل زندگی کرنا سکھاتے ہیں۔ حکمت سکھانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ آپ ان کو کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سرانجام دینے کے اُصول اسالیب سکھاتے ہیں۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) آپ کی بعثت سے پہلے تو یہ لوگ صاف راہ گُم کردہ تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کی صراطِ مستقیم یا حسین و فطری راہِ راست سے ناواقف تھے، جو اپنے راہروانِ اہلِ آرزو کو ان کی منزلِ مقصود پر پہنچاتی ہے، جو جنت قرۃ العین ہے۔

165 3 اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور یہ کیا کہ جب (جنگ اُحد میں) تم پر مصیبت پڑی، یعنی تم پر (دشمنوں کے ہاتھوں جانی و مالی وغیرہ) نقصان پہنچا، حالانکہ اس سے دوگنا نقصان تم (جنگ بدر میں) اُن کو پہنچا چکے تھے، تو تم چلا اٹھے! ''ہائے! یہ آفت ہم پر کہاں سے آپڑی؟''۔ (میرے نبیؐ!) ان کو بتادیجیے کہ ''یہ آفت تمھاری اپنی لائی ہوئی ہے (اس لیے کہ تم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی خلاف ورزی کی تھی)۔ یقین مانو کہ اللہ (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری According to His Law of Prudetial Planning کے مطابق) ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

166 3 وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور (اُحد میں) دو حریف جماعتوں کے باہمی تصادم کے دن جو مصائب تم پر ٹوٹ پڑے تھے، وہ اللہ کے حکیمانہ و غیر مبدل قوانینِ صبر و فرماں برداری (یعنی استقامت و استقلال اور حوصلہ مندی و ثابت قدمی، نیز طاعت و نظم و ضبط) کی رُو سے پڑے تھے۔ اس سے مقصود مومنوں کو سان چڑھانا تھا۔

167 3 وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ۭ ھُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ

نیز اس سے مُنافقوں (Hypocrites) کا نفاق ظاہر کرنا بھی مقصود تھا۔ چنانچہ جب اُن سے کہا گیا کہ ”آؤ! اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا شہر کا دفاع کرو“، تو انھوں نے جواب دیا: ”اگر ہمیں یقین ہوتا کہ جنگ ضرور ہو گی تو ہم یقینا تمھارا ساتھ دیتے“؛ تو اُس روز وہ ایمان کی نسبت کفر کے قریب تر تھے۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہتے تھے جو اُن کے دلوں میں نہ تھا۔ اور جو وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں، اللہ اُن سے بھی کہیں زیادہ اس سے آگاہی رکھتا ہے۔

168 3 اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

جو منافق لوگ جنگ کرنے کے بجائے گھروں میں بیٹھے رہے تھے، اپنے ہم نفسوں، یعنی بھائی بندوں سے متعلق کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے (اور قتال نہ کرتے) تو قتل نہ ہوتے۔ اُن سے کہو! اگر تم یہ کہنے میں حق بجانب ہو تو پھر تم اپنی آئی موت کو ٹال کر دکھا دینا۔

169 3 وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ

جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں (Are martyred)، اُنھیں مُردہ (Dead) خیال نہ کرو، بلکہ (وہ جان دے کر جنت کی زندگی خرید لیتے ہیں اور) وہ زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں، اور (عالمِ برزخ میں) انھیں اپنے پروردگار و مالک سے نعمتیں ملتی رہتی ہیں (لیکن یہ حقیقت پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ انسان عالمِ رؤیا کی طرح عالمِ برزخ کے (جو اس کا زوج ہے) کے زمان و مکان اور شہیدوں کی زندگی و رزق کی ماہیت کا قطعاً علم نہیں رکھتا)۔

170 3 فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل و کرم سے (عالمِ برزخ میں) ان کو جن نعمتوں سے نوازتا ہے، وہ اُن کو پا کر پھولے نہیں سماتے، اور اپنے اُن رفقاء کے لیے بھی جو پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں کہ اُن پر بھی کسی قسم کا خوف و خطر مسلط ہو گا نہ وہ رہینِ غم و اندوہ ہوں گے۔

171 3 يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور اللہ کا انعام اور فضل و کرم پا کر شاداں و فرحاں (Jubilant) ہیں، اور اس لیے بھی کہ اللہ (کا قانونِ مُکافاتِ عمل) مومنوں (کے اعمالِ حسنہ) کا اجر ضائع نہیں کرتا (بلکہ ہر حسن عمل کا صلہ ضرور ملتا ہے)۔

172 3 اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ

جن مجاہدین نے دشمنوں کے ہاتھوں زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا؛ اُن میں سے جنھوں نے لوگوں کے ساتھ اِحسان کیا اور دیگر خیر و بر یا حسنہ کے کام کیے اور رُشد و ہدایت کی طلب و جستجو میں رہے اور گمراہی سے ڈرتے رہے، اُن کے لیے ارفع و احسن صلہ ہے (جو اُنھیں ضرور ملے گا)۔

173 3 اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ

اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

جب اُن لوگوں کو بتایا کہ تمھارے ساتھ لڑنے کے لیے کافر لوگوں یعنی اہلِ مکہ نے (لشکرِ جرار اور سامانِ حرب و ضرب) جمع کر رکھا ہے، لہٰذا ان سے ڈرو (اور ان سے مصالحت کر لو) تو اس سے ان کا ایمان اور زیادہ قوی و مستحکم ہو گیا، یعنی اللہ کی نُصرت و تائید پر ان کا ایقان و توکل اور زیادہ محکم ہو گیا: اور انھوں نے جواب میں کہا! "اللہ (کی نصرت و تائید) ہمارے لیے کافی ہے جو احسن و اکمل، کارساز و معتمد ہے"۔

174 3 فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ

پھر وہ مجاہدین اللہ کے فضل و کرم سے (مدینہ منورہ) لَوٹے تو انھیں ذرہ بھر نقصان نہ پہنچا اور وہ اللہ کی مشیت و خوشنودی، یعنی اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کے مطابق عمل کرتے رہے۔ اور اللہ نہایت ارفع و احسن فضل و کرم کا مالک اور اس سے اپنے بندوں کو نوازنے والا ہے۔

175 3 اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ

بلا شبہ یہ شیطان ہے، یعنی مفسد و شریر لوگ ہیں جو (مجاہد مومنوں کو) اپنے دوستوں سے ڈراتے ہیں۔ اگر تم سچے مومن ہو تو شیطان کے دوستوں سے ہر گز ہراساں نہ ہونا، بلکہ میرے قانونِ مُجازات (Law of Retribution) سے خوف بداماں رہنا۔

176 3 وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

اور جو لوگ کفر، یعنی اللہ کی حکم عدولی میں بغیر سوچے سمجھے جلدی کرتے ہیں، اُن کے اِس رویے کے باعث آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں، اس لیے کہ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، یعنی اس کے دین یا نظامِ حیاتِ کلی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کی رُو سے آخرت میں اُن کی نہ تو حسنات ہوں گی اور نہ ان میں اُن کا کوئی حصہ ہی ہوگا۔ البتہ وہاں اُن کی آتشیں سیآت ہوں گی جن کا عذابِ شدید اُنھیں بھگتنا ہوگا، یعنی ان کی کربناک اذیتیں سہنا ہوں گی۔

177 3 اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ

جن لوگوں نے ایمان کے بجائے کفر خرید کیا، یعنی اسلام کے مثالی نظام میں داخل ہونے کے بجائے طاغوتی نظامِ زندگی میں رہنا قبول کیا، وہ اللہ (کے نظامِ حیاتِ کلی) کو قطعاً کوئی گزند یا نقصان نہیں پہنچا سکتے، بلکہ ان کی سیّآت کا آتشیں ثمرہ یا اذیتناک عذاب اُن کا منتظر ہے۔

178 3 وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ
لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

جن لوگوں نے کفر کی روِش اختیار کی ہے، یعنی اسلام کے مثالی نظام حیات کلی کو رد کر کے طاغوتی نظام حیات میں رہنا پسند کیا ہے، ہمارا قانونِ امہال (Law of Respite) اُن کو (باز آنے کی) مہلت (Respite) دے رہا ہے، وہ اس سے خیال نہ کریں کہ یہ مہلت اُن کے حق ہیں موجبِ خیر و حسنہ ہے، اس مہلت پہ مہلت دینے کا مقصد یہ ہے کہ (وہ اسلام سے رجوع کر لیں یا پھر) وہ زیادہ سے زیادہ گناہ کر کے آخری حد تک پہنچ جائیں۔ بہر حال، (ان کی سیّآت کی آگ کا) عذابِ الیم اُن کی راہ دیکھ رہا ہے۔

179 3 مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ
الطَّيِّبِؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

اللہ مؤمنوں کو ان احوال و ظروف میں، جن میں تم ہو، کبھی رہنے نہیں دے گا، جب تک کہ وہ (احسان و حسنہ کرنے والے موحد و مطہر لوگوں کو (نفاق و شرک اور ظلم و جہل کرنے والے) نجس لوگوں سے ممتاز نہ کر دے، اور تمھیں، یعنی اہل ایمان کو اُمور غیب یا غیب کی باتوں کی اطلاع دینا اللہ کی سُنت نہیں۔ البتہ اللہ اپنے پیغمبروںؑ میں سے جن کو چاہتا ہے، منتخب کر لیتا ہے (تاکہ اُن کو بذریعہ وحی بعض غیب کی باتوں سے مطلع کرے)، لہٰذا تم اللہ اور اس کے پیغمبروںؑ پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ یعنی اللہ کے قرب رضوان کی طلب و آرزو کرتے اور اس کی دُوری و ناراضی سے ڈرتے رہے تو بلا شبہ تم اِس دنیا اور آخرت دونوں میں احسن و ارفع اجر پاؤ گے۔

180 3 وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ
هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

اللہ نے جن لوگوں کو اپنے فضل سے جو (مال و منال، زر و دولت، منقولہ و غیر منقولہ جائیداد وغیرہ وغیرہ) عطا کیا ہے، اس میں بخل کرتے ہیں (یعنی اسلامی حکومت کو نہ تو زکوٰۃ دیتے ہیں نہ العفو، نیز نہ اہلِ احتیاج کو اُن کے مساوی پیداواری حق یا حق معلوم دیتے ہیں اور نہ ان سے احسان کرتے یا ان کو مالی امداد ہی دیتے ہیں؛ نیز ان کو ضرورت کی چیزیں دیتے ہیں نہ قرضِ حسنہ وغیرہ وغیرہ)، وہ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں کہ یہ جمع کردہ (Amassed or hoarded) مال و دلوت وغیرہ وغیرہ ان کے لیے باعثِ خیر و حسنہ ہے، بلکہ اُن کے لیے موجب ضرر و فتنہ ہے؛ اور قیامت کے روز (Day oof Resurrection) ان کے

گلوں میں ایسے مال و دولت کے طوق پہنائے جائیں گے۔ اور (انسان سوچے تو اس کا کچھ نہیں) آسمانوں اور زمین اور ان میں سب کچھ اللہ ہی کی میراث (Heritage) ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے کراتے ہو اللہ اس سے کامل آگاہی رکھنے والا ہے (تاکہ تمھیں اس کا بدلہ دے)۔

181 3 لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ
مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ

(اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ملنے پر بخیل لوگ جو کہتے تھے، اس سے متعلق ارشاد ہوتا ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی باتیں سُن لی ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تو ہمارا محتاج ہے (کہ ہم سے مانگتا ہے) اور ہم اس سے مستغنی اور مالدار ہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں، ہم اُسے ساتھ ساتھ لکھتے جاتے ہیں، یعنی ہمارے حکم سے وہ ساتھ ساتھ ان کی گردنوں میں نصب اُلوہی کمپیوٹر، کیسٹ یا ٹیلی وژن میں فلم بند ہوتا جاتا ہے (الاسراء ۱۳:۱۷)؛ نیز انبیآء کا ناحق قتل کیا جانا بھی۔ (وہ تو یہ کہتے ہیں) اور ہم (قیامت کے روز بالخصوص) ان سے کہیں گے کہ اب آتشِ سوزاں کے عذاب کا مزہ چکھو۔

182 3 ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۚ

یہ آتشِ عذاب وہی ہے جو تُم نے خود اپنے ہاتھوں سے، یعنی اعمالِ سُوء کے اِرتکاب سے اپنے لیے آگے بھیجی تھی؛ ورنہ یاد رکھو! اللہ اپنے بندوں سے ظلم کرے، ہو نہیں سکتا (کیونکہ وہ تو اپنے بندوں کا ربِ رحمٰن و رحیم یا ربِ عاشق) ہے۔

حواشی ۳۳: جس طرح یہ کلیہ مسلمہ ہے کہ "ہر عمل کا ردِ عمل ہوتا ہے"، اُسی طرح یہ کلیہ بھی سچا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمہ ہے کہ "انسان جو اعمال کرتا ہے، حسین یا قبیح؛ ان سب کا ردِ عمل ساتھ ساتھ انسان کے گلے میں نصب اُلوہی کیسٹ، ٹیلی ویژن یا کمپیوٹر میں ریکارڈ یا قلمبند ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کے قلب پر اثرات مرتب کرتا رہتا ہے، لیکن آخرت میں جزا یا سزا کی صورت میں واضح اور کلی طور پر ظاہر ہوگا۔

183 3 اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ
تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے یہ قول و قرار لے رکھا ہے کہ ہم اس وقت تک کسی رسولؑ یا پیغمبر پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی لا کر نہ دکھائے، جسے (غیب کی) آگ کھا جائے، ان سے پوچھیے: "مجھ سے پہلے تمھارے پاس کتنے ہی رسولؑ واضح و محکم دلائل و براہین اور تمھاری طلب کردہ چیز (سوختنی قربانی) لے کر آئے تھے (مگر تم اُن پر ایمان نہ لائے)، اگر تم سچے ہوتے تو ان کو (ناحق) قتل کیوں کرتے؟

184 3 فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ
وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ

چنانچہ (میرے نبیؐ!) اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں، یعنی آپ کے دعوائے نبوت و رسالت کو جھٹلاتے ہیں تو (دل گرفتہ نہ ہوں، کیونکہ) آپ سے پہلے بھی پیغمبروںؑ کی تکذیب ہو چکی ہے، حالانکہ وہ (اللہ کی طرف سے) واضح و محکم دلائل و براہین اور صحیفوں اور علم و حکمت کی روشنی دینے والی الکتاب یعنی کتابوں کے ساتھ آئے تھے۔

185 3 كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

ہر متنفس کو لذت موت (Taste of death) سے آشنا ہونا ہے (کہ یہ شُدنی ہے)؛ اور قیامت کے روز یقیناً تمھارے اعمال کا اجر یا ثمرہ پورا پورا دیا جائے گا۔ چنانچہ جو شخص (حسنات کی کثرت کے باعث) آتشِ دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو اس نے حقیقی کامیابی حاصل کر لی۔ جہاں تک دنیا کی زندگی (کے جنسی حظ، خور و نوش کی لذتوں، دولت و شہرت اور اقتدار حکومت) کا تعلق ہے، وہ محض فریبِ سامانِ عشرت ہے (جو تمھیں جنت قرۃ العین کی سرور آگیں حیاتِ جاودانی اور دیگر ان گنت حسین و لذیذ نعمتوں سے غافل ولاپروا کر دیتا ہے۔

186 3 لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

(مسلمانو! اسلام کے نظامِ حیات کلی کے قیام و دفاع کے لیے) تمھیں مال و جان کی قربانی ضرور بالضرور دینا ہوگی (تاکہ تم اپنے عزم و ایقان کی کمزوریاں معلوم کر سکو، اور اُن کو دُور کر سکو) نیز تمھیں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ اور بُت پرستوں کی بہت سی

تکلیف دہ باتیں بھی سننا ہوں گے۔ لیکن اگر تم نے یہ سب کچھ برداشت کر لیا اور ثابت قدم رہے (Persevere)، نیز اللہ کے قرب و رضوان کی آرزو کرتے اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہے (تو کامیاب ہو گے)۔ بلا شبہ یہ بلند حوصلگی اور عزم و ہمت کے کام ہیں۔

187 3 وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ

اور (یہ عبرت انگیز واقعیت ہے کہ) اللہ نے ان تمام قوموں سے جن کو اپنی کتاب دی تھی، یہ قول و قرار لیا تھا کہ اس کا مافیہ (Contents)، یعنی قوانین اور احکام یا اوامر و نواہی اور تعلیمات کو واضح و غیر مبہم انداز میں نطق و قلم سے بیان کرتے رہنا، یعنی ان کا اظہار و ابلاگ کرتے رہنا؛ نیز اس کتاب میں سے کچھ نہ چھپانا (نہ قوانین و احکام اور نہ تعلیمات میں سے)، لیکن انھوں نے اپنا عہد پس پشت ڈال دیا، اس کی قیمت (دُنیوی واُخروی حسنہ کے مقابلے میں) نہایت حقیر لی۔ وہ اس کا مول از بس قبیح و حزن افزا لیتے ہیں (بالفاظِ دیگر، وہ جلبِ منفعت کی خاطر کتاب اللہ کے نام پر غلط فتوے دیتے، کتمانِ حق کرتے اور اس کے احکام و تعلیمات کی غلط تاویل کرتے ہیں، لیکن یہ منفعت حقیر اور اذیتِ خوف و حزن ہوتی ہے)۔

188 3 لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

یہ خیال ہر گز نہ کرنا کہ جو لوگ اپنے کرتوتوں پر اتراتے ہیں (Exult in) اور چاہتے ہیں کہ جو کارنامے انھوں نے سرانجام نہیں دیے، ان سے منسوب کر کے ان کی تعریف و ستائش کی جائے، وہ (اپنے اعمالِ سُوء کے آتشیں اثرات) یا عذاب سے گلوخلاصی پالیں گے (ہر گز نہیں؛ بلکہ قانونِ مُجازات کے رُو سے)، دردناک عذاب ان کا منتظر ہے۔

189 3 وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور آسمانوں اور زمین کی فرماں روائی کا اختیار صرف ایک اللہ تعالیٰ کو ہے (اور کسی کو نہیں، لہٰذا جو حکمران اپنے یا غیر اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کے ساتھ حکومت کرتے ہیں یا اپنا حکم چلاتے ہیں، وہ تلمیحِ قرآنی میں "فرعون" ہوتے ہیں)؛ نیز اللہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

190 3 اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ

(اے انسان! غور کی نظروں سے دیکھ کہ) آسمانوں کی خلقت (کی حکیمانہ ہنر مندی یا معجزانہ ٹیکنالوجی کے اسرار و عجائبات) میں اور شب و روز (کی ظلمت کی روشنی کے گوناگوں اور مختلف قسم کے علمی و تکنیکی جمالیاتی و نفسیاتی، جنسی و معاشی اور اخلاقی فوائد اور اُن) کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں، اہل عقل سلیم کے لیے اللہ تعالیٰ کی معجزانہ و حکیمانہ قدرتِ تخلیق کی رہنما علامات ہیں۔

191 3 الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اہل دانش و بصیرت وہ لوگ ہیں جو کھڑے، لیٹے اور کروٹ کے بل، ہر حال میں اللہ کی صفاتِ حسنہ و تعلیمات اور قوانین و احکام میں تفکر بالحق یا بامقصد و تخلیقی فکر (Creative thinking) کرتے رہتے ہیں، اور ان کے حوالے سے آسمانوں اور زمین کی خلقت یا درجہ بدرجہ پیدائش کی حکیمانہ و تدبیری ہنر مندی یا ٹیکنالوجی اور اس کے اسرار و معارف معلوم کرنے کی غرض سے تخلیقی فکر کرتے ہیں اور نتیجتاً، فرطِ حیرتِ علمی سے پکار اٹھتے ہیں: "ہمارے حکیمانہ و تدریجی انداز میں مخلوقات کی نشوونما کرنے والے مالک! ہم تسلیم بالیقین کرتے ہیں کہ تو نے یہ کائنات باطل یعنی علمی و تکنیکی، افادی و جمالیتی اور تدبیری و غایتاتی اقدار کے بغیر درجہ بدرجہ تخلیق نہیں کی؛ (بلکہ بنی نوعِ انسان کے لیے جمالیاتی و افادی اور مقصدی اقدار کے ساتھ تخلیق کی ہے) ہم تیرا تنزیہ کرتے ہیں، یعنی یقینِ محکم کے ساتھ کہتے ہیں کہ تُو علم کلی، حکمت بالغہ اور ایجاد و اختراع کی ٹیکنالوجی کے کمال کے لحاظ سے ہر قسم کے ضعف و نقص اور شرکت غیرے سے منزہ و وراء ہے۔ لہٰذا (بارِ الٰہا!) ایک تو ہمیں خلقت کائنات کے حیرت انگیز اسرارِ ٹیکنالوجی سے محروم نہ رکھنا اور نہ اس کے نتیجے میں ترقی یافتہ اقوام کی تباہ کن قوت یا دُور مار ہتھیاروں کے خوف و خطر کے آتشیں عذاب سے، اور دوسرے، آخرت میں آتش جہنم کی اذیتوں سے محفوظ و مصئوں رکھنا۔

192 3 رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ

ہمارے پروردگار و مالک! اس میں قطعاً شک و شبہ نہیں کہ جسے تو نے (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق اس کے اعمالِ سُوء کی بنا پر دنیا میں خوف و حزن کی اور آخرت میں) جہنم کی آگ میں ڈال دیا تو تُو نے اُسے ذلیل و خوار کر دیا۔ اور اپنے آپ اور دسروں پر ظلم

کرنے والوں کا کوئی معاون و مددگار ہوگا نہ شفیع یا سفارشی (نہ دنیا اور نہ آخرت میں)۔ بالفاظ دیگر، جو لوگ شرک و ظلم اور جرم و گناہ کی راہوں پر سفرِ زندگی کرتے ہوئے اپنی آخری منزل جہنم کی آگ میں جا گریں، وہ ذلیل و خوار ہوگئے: ظالموں کا کوئی مددگار ہوگا نہ شفیع۔ سچ ہے: خود کردہ را علاجے نیست۔

193 3 رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ

اے ہمارے پروردگار و مالک! ہم نے ایک مُبلغ یا پرچارک (Preacher) کی دعوت ایمان سنی کہ اپنے پروردگار و مالک (کی توحید الوہیت و ربوبیت) پر ایمان لائو، یعنی اس عقیدۂ توحید کو تسلیم بالیقین و عمل کرو۔ چنانچہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار و مالک! ہماری خاطر ہمارے گناہ معاف اور ان کی پردہ داری فرما! اور ہمارے اعمالِ سُوء کے قبیح و آشتیں اثرات کو محو کر دے؛ اور ہمیں احسان و حسنہ کرنے والوں کا رفیق کار بنا کر وفات دینا (اور ہمارا حشر ان کے ساتھ کرنا)۔

194 3 رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

ہمارے پروردگار و مالک! تُو نے اپنے پیغمبروںؑ کے ذریعے ہم سے جو (دُنیوی و اُخروی حسنہ یا حسین و مسرت انگیز مادی و معنوی نعمتیں) عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ ہمیں مرحمت فرما تا کہ قیامت یا ظہورِ نتائج کے روز ہم ذلیل و رُسوا نہ ہونے پائیں۔ یقیناً تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا (کیونکہ ایسا کرنا تیری شانِ کبریائی و ربوبیت کے منافی ہے)۔

195 3 فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

اُن کے ربِّ (عاشق) نے اُن کی دُعا قبول کر لی (اور فرمایا:) ''میں کسی حسن عمل کرنے والے کے حُسنِ عمل (کے حسین اثرات) کو زائل نہیں ہونے دیتا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، (کیونکہ) تم ایک دوسرے کی جنس سے ہو۔ چنانچہ جن لوگوں نے میرے (نظامِ حیات کلی کے) لیے ہجرت یا ترکِ وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے؛ اور میری راہ میں ان کو دُکھ دیے گئے؟ نیز انھوں نے لڑائی کی اور مارے گئے، یعنی شہید ہو گئے تو اس کے نتیجے میں، ان کے دلوں سے میں اعمالِ سُوء کے قبیح و آتشیں اثرات کو محو کر دوں گا اور انھیں الحیوانی باغوں میں داخل کروں گا، جن کے نیچے چشمے رواں دواں ہوں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے صلہ ہو گا؛ اور یہ اللہ ہی ہے جس سے حسین ترین صلہ ملتا ہے۔

196 3 لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ

(اے پیغمبرؐ!) اسلام کے مثالی نظامِ حیات کلی کے منکروں کا شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ (کاروبار، سیاسی و عسکری مقاصد یا سیر و سیاحت کی غرض سے) گھومنا پھرنا آپ کو کہیں مغالطے میں نہ ڈال دے۔

197 3 مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

(اصل یہ ہے کہ اُخروی حسنہ کے مقابلے میں) یہ بے حد حقیر و مختصر منفعت و عشرت ہے۔ اُن (کے سفر زندگی کی) آخری منزل جہنم ہے، اور وہ نہایت قبیح و دہشت انگیز مسکن ہے۔

198 3 لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ

لیکن (بخلاف اس کے) جو لوگ اپنے ربِّ (عاشق) کے قُرب و رضوان کی طلب و جستجو میں رہتے اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہتے ہیں، اُن کے لیے الحیوانی باغات ہیں، جن کے نیچے چشمے رواں دواں رہتے ہیں (یہ منظر جتنا حسین و نظر افروز ہو گا، اُس کا کوئی متنفس قیاس تک نہیں کر سکتا)۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ اُن کے لیے اللہ کی طرف سے ضیافت ہو گی۔ اور اللہ کے پاس جو بھی ہے وہ محسنوں کے لیے خیر و حسنہ ہے۔

199 3 وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

اور اہل کتاب میں ایسے افراد بھی ہیں جو اللہ (کی توحید واُلوھیت و ربوبیت) پر، اور اس کتاب پر جو تم پر نازل ہوئی ہے، نیز اس کتاب پر جو ان پر نازل ہوئی ہے ایمان رکھتے ہیں، یعنی اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین و عمل کرتے ہیں؛ اور اللہ کے حضور خشوع خضوع کرتے ہیں؛ (نیز) اللہ کی آیات کو حقیر مول لے کر نہیں بیچتے؟ ان لوگوں کا اجر خود اللہ دیتا ہے (جو بے حد جواد و وھاب ہے)۔ یقین جانو کہ اللہ لگے ہاتھوں حساب چکانے والا (Swift in reckoning) ہے۔

200 3 يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یعنی نظامِ اسلام میں داخل ہوئے ہو! (مشکلات اور نامساعد احوال و ظروف میں) صبر یعنی ثابت قدمی و استقامت اور استقلال و قوت برداشت کا مظاہرہ کرتے رہنا، اور دوسروں کو بھی ثابت قدمی و استقامت کا مظاہرہ کرنے کی زبانی و عملی تلقین کرتے رہنا؛ نیز اپنے دفاع کے لیے باہم ربط و ضبط رکھنا۔ اور اللہ کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہنا۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ تم مشکلات پر قابو پر کر ترقی و کامیابی حاصل کرو۔

۳۴۔ نکتہ: رب رحمٰن نے اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار کی مشکل کشائی و کامیابی اور دُنیوی و معنوی ترقی کے فلسفے کی بیکرانیوں کو اپنے ایجازِ بلاغت سے اپنی اس مختصر آیۂ جلیلہ میں سمیٹ کر اُسے "اعجاز" بنا دیا ہے۔ اس بناء پر یہ آیۂ جلیلہ اعجازاتِ قرآن میں سے ہے۔

سورہ النساء بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 4 یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنۡہَا
زَوۡجَہَا وَ بَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ
اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا

اے بنی نوعِ انسان ! اپنے پرورد گار و مالک کے قرب و رضوان اور دُنیوی واُخروی حسنہ کی طلب و جستجو کرتے رہو اور اُس کے قانونِ مُجازات (Law of Retribution) سے ڈرتے رہو، جس نے (کرۂ ارض میں پانی سے) صرف ایک حیاتیاتی جرثومے سے تمھاری درجہ بدرجہ (تزویجی) تخلیق کی تھی (اور اب بھی اسی طرح ماﺅں کے پیٹوں میں چھے ارتقائی مرحلوں میں تمھاری تخلیق کرتا ہے، کیونکہ اس کی سنت یا طریقِ کار کبھی نہیں بدلتا)۔ پھر اس ایک جرثومۂ حیات سے اس کا زوج تخلیق کیا، یعنی اللہ کے قانونِ تدبیری (Law of Prudential Planning) کی رُو سے ایک جرثومۂ حیات زوجین (نر اور مادہ) میں منقسم ہو گیا۔ پھر زوجین یا جوڑے سے کثرت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے ان کو روئے زمین پر پھیلا دیا اور اللہ کے قرب و رضوان اور اس کی رحمت و حسنہ کی طلب و جستجو کرتے اور ان نعمتوں سے محرومی اور اس کے قانون مُجازات سے ڈرتے رہو، جس کا نام لے کر یا واسطہ دے کر تم اپنا حق معلوم یا پیداواری حق مانگتے ہو، اور قرابتداری یا خونی رشتوں کا احترام کرو اور قطع تعلّقی سے بچو۔ یاد رکھو! اللہ کا قانونِ مُکافاتِ عمل تمھارے پیچھے لگا ہوا ہے۔ (لہٰذا تم اس سے بچ نہیں سکتے)، یعنی ہر عمل کا ردِ عمل ہو نا شُدنی ہے۔

2 4 وَ اٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَہُمۡ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاۡکُلُوۡۤا
اَمۡوَالَہُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا

اور یتیموں یا بے یار و مدد گار افراد کا مال و منال (جو تمھاری تحویل میں ہو) اُن کو مِن و عن واپس کر دو: نیز اُن کے نفیس و کار آمد مال کو اپنا گھٹیا اور ناکارہ مال سے ہر گز تبدیل نہ کرنا؛ اور نہ اُن کے مال و دولت کو اپنے مال و دولت میں ملا کر ہضم کر جانا۔ یقین جانو! یہ بہت ہی بڑا جرم و گناہ ہے۔

3 4 وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَلَّا
تَعُوْلُوْا

اور اگر تمھیں اس بات کا خوف یا اندیشہ ہو کہ تم یتیموں یا یتیم و بے سہارا لڑکیوں یا عورتوں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو اُن سے نکاح نہ کرو، بلکہ دوسری عورتوں میں سے جو تمھیں پیاری لگیں بیک وقت دو دو، تین تین یا چار چار اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہو۔ لیکن اگر تمھیں خوف ہو کہ ان کے ساتھ (حقوقِ زوجیت و کفالت وغیرہ کے معاملے میں) منصفانہ سلوک نہیں کر سکو گے تو پھر ایک منکوحہ بیوی ہی پر اور مالِ غنیمت میں ہاتھ آنے والی منکوحہ عورت یا عورتوں ہی پر اکتفا کرو۔ اس طرح ناانصافی سے محفوظ رہنے کا تمھارے لیے زیادہ امکان ہے۔

4 4 وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا
فَکُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا

اپنی بیویوں کے مہر یا ارمغان محبت (Gift of love) اُن کو بطیبِ خاطر یا محبت و خوشی سے دیا کرو (شہد کی مکھی کی طرح، واپس لینے کے لیے نہیں)۔ اگر وہ اپنے مَہر میں سے کچھ رقم (اپنی مرضی سے) تمھارے لیے چھوڑ دیں تو شوق سے اپنے صرف میں لا سکتے ہو۔

حواشی نمبر ۱- اِس آیۂ جمیلہ میں اِسلام نے صنف جمیلہ کی دو حیثیتیں تسلیم کی ہیں: ایک یہ کہ وہ جنسی معروض (Sex object) کے ساتھ معروضِ محبت (Object of love) بھی ہے۔ دوسرے، اُسے بھی مردوں کی طرح حقِ ملکیت و صرف حاصل ہے۔

5 4 وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا
وَاکْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا تم

اپنے اموال یا مال و دولت کو، جنھیں اللہ نے تمھاری بقا اور معیشت کے قیام کا ذریعہ (Means of your sustenance) بنایا ہے، سفیہ، یعنی ذہنی پس ماندہ یا نادان (Foolish) افراد کے ہاتھوں میں نہ دیا کرو (مبادا وہ نادانی سے ضائع کر دیں)، لیکن ان

کی کفالت، یعنی نان و نفقہ اور لباس وغیرہ کا انتظام کرنا تمھاری ذمے داری ہے؛ اور ان سے شائستہ بات چیت کرنا بھی تم پر لازم ہے۔

6 4 وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا

جب تک یتیم بے یار و مددگار بچے سن بلوغت و مناکحت کو نہ پہنچ جائیں، اُن کی سوجھ بوجھ اور اہلیت کی آزمائش کرتے رہو۔ اگر اُن میں ذہانت و اہلیت دیکھو تو اُن کا مال و دولت اُن کے حوالے کر دو؛ اور اس ڈر سے کہ کہیں وہ بڑے ہو کر اپنا مال و دولت واپس لینے کا مطالبہ نہ کر دیں، اُسے جلد جلد فضول خرچ کرنا شروع نہ کر دو۔ (ان کی سرپرست) جو آسودہ حال و بے احتیاج ہوں، ان کی (یتیموں کی کفالت کے اخراجات کے طور پر) اُن کے مال و دولت میں سے کچھ لینے سے گریز کرنا چاہیے؛ البتہ جو سرپرست اہلِ احتیاج ہوں وہ (کفالتی اخراجات کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق دیانتداری سے خرچ کرنے کے مجاز ہیں۔ جب ان کا مال و دولت ان کو واپس کرنے لگو تو گواہ کر لیا کرو۔ ویسے اللہ حساب رکھنے اور حساب لینے کے لیے کافی ہے (لہٰذا یہ حقیقت کبھی نہ بھولنا)۔

7 4 لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا

والدین اور اعزہ و اقارب کے ترکے میں (یعنی اس مال و دولت میں جو وہ چھوڑ مریں) مردوں کا حصہ ہے؛ اسی طرح والدین اور اعزہ و اقارب کے ترکے میں عورتوں کا بھی حصہ ہے، چاہے ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہ حصے (اللہ کے) مقرر کیے ہوئے ہیں (Determinate shares)۔

8 4 وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْھُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا

اور میراث کی تقسیم (Division of heritage) کے وقت اگر رشتے دار، یتیم یا بے سہارا لوگ اور اہلِ احتیاج ویسے ہی آموجود ہوں تو اِحسان کے طور پر ترکے میں سے ان کو بھی کچھ دے دینا اور ان کے ساتھ شائستہ و شیریں کلام کرنا چاہیے۔

9 4 وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ

فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

اور جن لوگوں کو اِس بات کا ڈر ہو کہ اگر وہ اپنے پیچھے ناتواں بال بچے چھوڑ گئے تو ان کا کیا بنے گا؟ نیز ان کو خوف ہو کہ کہیں ان کے ساتھ نہ ناانصافی نہ ہو تو انھیں اللہ کے قانونِ مجازات سے ڈرنا اور اس کے فضل سے اُمید رکھنا چاہیے، اور انھیں حق و انصاف کی محکم بات کرنا چاہیے۔

10 4 اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ

وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا

جو لوگ یتیموں بے یار و مدد گار افراد کا مال و دولت زبردستی ہضم کر جاتے ہیں، وہ بلا شبہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں (They swallow fir into their bellies)، اور وہ یقینا دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ بالفاظ دیگر، وہ خود ظلم کی راہ پر چلتے ہیں جو انھیں ان کی منزلِ آخر، جہنم میں جا گراتی ہے۔

حواشی نمبر ۲- یہ اصل عظیم ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ دولت کی ماہیت ظلم اور بخل (جو ظلم ہی ہے) سے بدل کر آگ بن جاتی ہے؛ اور ظالم و بخیل کو اہلِ نار اور اس کے باطنی نظام کو آتشکدہ بنا دیتی ہے۔ یہی آتشکدہ اپنی شعلہ فشانیوں کے ساتھ آخرت میں ان کے لیے زندان جہنم ہو گا، جس میں ان کی راہِ ظلم و بخل خود ان کو ڈالے گی۔

11 4 يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً

فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ

مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ؕ

فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ۚ لَا
تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

اللہ تعالیٰ تمھاری اولاد کے بارے میں یہ ضروری ہدایات دیتا ہے (Gives you necessary directions) کہ مرد یعنی لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔ اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو کل ترکے میں ان کا حصہ دو تہائی ہوگا۔ اور اگر لڑکی ایک ہی ہو تو وہ آدھے ترکے کے حقدار ہوگی؛ اور اگر متوفی صاحبِ اولاد ہو تو اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک ترکے میں چھٹے حصے کا حقدار ہے۔ اگر متوفی صاحب اولاد ہو تو اس کے ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کا حصہ ایک تہائی ہوگا اور اگر اس کے بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہوگا۔ ان حصوں کی تقسیم اس وقت کی جائے گی جب متوفی کی وصیت پوری کر دی جائے، اور اگر اس پر قرض ہو تو اُسے ادا کر دیا جائے۔ تمھیں اس بات کا علم نہیں (کیونکہ انسان کو علم غیب نہیں ہوتا) کہ تمھارے والدین اور بیٹوں - پوتوں میں سے تمھیں کون زیادہ نفع یا فائدہ پہنچانے والا ہے؟ یہ حصے اللہ کے مقرر کیے ہوئے ہیں (لہٰذا ان میں رد و بدل نہیں ہو سکتا)۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ علم کلی رکھنے والا -- صاحب حکمتِ بالغہ اور انتہائی دانشمندی سے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

12 4 وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ
وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَ
يْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ

تمھاری بیویاں جو مال و متاع ترکے (Inheritance) میں چھوڑ جائیں اور ان کی اولاد بھی نہ ہو تو تمھارا (یعنی شوہر کا) حصہ نصف یا آدھا ہوگا۔ لیکن اگر اُن کی اولاد ہو تو پھر اُن کے ترکے میں چھوتا حصہ تمہارا ہوگا۔ یہ تقسیم ان کی وصیت پوری ہو چکنے اور اگر اُن پر قرض ہو تو اس کے ادا ہو چکنے کے بعد ہوگی۔

تمھارے ترکے میں، تمھارے بے اولاد ہونے کی صورت میں، بیویوں کا حصہ ایک چوتھائی ہوگا؛ لیکن اگر تمھاری اولاد ہو تو اُن کو ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا؛ بشرطیکہ تمھاری وصیت (Legacies) کی تعمیل ہوچکی ہو اور قرض ہو تو وہ ادا ہوچکا ہو۔ اور اگر کوئی مرد یا عورت ترکہ چھوڑ جائے اور وہ کلالہ ہو، یعنی اس کا باپ ہو نہ بیٹا اور (دوسری ماں سے) اس کا بھائی بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک چھٹے حصے کا حقدار ہوگا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب ترکے کے ایک تہائی (۱/۳) میں شریک ہوں گے، بشرطیکہ متوفی کی وصیت پوری ہوچکی ہو اور اس کے ذمے واجب قرض ادا کیا جاچکا ہو؛ نیز اس سے کسی حق دار کو نقصان نہ پہنچتا ہو۔ یہ اللہ کا واجب الامثال حکم ہے (یعنی اس حکم کو پورا کرنا فرض ہے)؛ اور اللہ علم کلی رکھنے والا- عقلمند و دانائے کل (All knowing-All wise) ہے۔

13 4 تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

یہ احکام اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حد بندیاں (Limits ordained) ہیں (جن کا احترام کرنا ناگزیر ہے)۔ چنانچہ جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر اعظم و آخرؐ کی فرماں برداری کرے گا، اللہ اُسے الحیوانی باغات میں داخل کرے گا، جن کے نیچے چشمے رواں دواں ہوں گے، اور وہ ان (حسین و شاداب مناظر) میں حیاتِ جاودانی بسر کریں گے۔ اور یہ انتہائی عظیم الشان کامیابی (The supreme achievement) ہے۔

14 4 وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ۠
وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ

اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر اعظم و آخرؐ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حد بندیاں توڑ کر آگے نکل جائے گا (Transgress His Limits) تو اس کا قانونِ مجازات اُسے آتشکدۂ الحیوانی یا جہنم میں داخل کرے گا، جس میں وہ (اس طرح) رہے گا (کہ زندوں میں ہوگا نہ مُردوں میں)؛ اور اُسے ذلت آمیز اذیتیں سہنا پڑیں گی۔

15 4 وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً
مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا

تمھاری عورتوں میں سے جن پر کسی امکانی جنسی بے حیائی کی فعلیت کا الزام ہو (We are accused of possible lewdness) تو تم اپنے چار افراد یا چشم دید گواہوں کی شہادت لو؛ اور اگر وہ ان پر اس الزام کی تصدیق کر دیں تو (حفظ ماتقدم کے طور پر) اُن کو گھروں سے باہر جانے سے روک رکھو، یہاں تک کہ وہ وفات پا جائیں یا اللہ (اپنے قانون تدبیری سے) اُن کے لیے (زندگی کرنے کی) کوئی اور راہ نکال دے (چونکہ الزام کی صورت میں چار گواہوں کی شہادت ضروری ہوتی ہے، اس لیے یہ ترجمہ کیا گیا ہے)۔

16 4 وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

تم میں سے اگر دو مرد اِغلام، لواطت یا دو عورتیں سحاقت یا ہم جنس بد فعلی (Homo-sexuality) کا ارتکاب کریں تو ان کو ذہنی و جسمانی سزا دو؛ نتیجۃً وہ توبہ کر لیں، یعنی نادم و پشیمان ہو کر اس علت سے باز رہنے کا مصمم عہد کر لیں اور اپنے قلب و کردار (Mind and conduct) کو سُدھار لیں اور صالح بن جائیں تو اُن سے صرفِ نظر کر لو۔ یقین جانو کہ اللہ بہت زیادہ رجوع بہ شفقت کرنے والا (Oft-Returning with affection) -- بے حد ترس کھانے، بخشنے اور کرم کرنے والا Most Merciful, Forgiving and Relenting) ہے۔

17 4 اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ
قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

ان لوگوں کی توبہ قبول کرنا، یعنی ان سے رجوع بہ شفقت کرنا، اللہ کی سنت ہے، جو غلطی یا نادانی سے کسی قبیح و غم انگیز فعل کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، پھر ساتھ ہی نادم و پشیمان ہو کر اس گھناؤنے فعل سے باز رہنے کا عہد کرتے اور معافی کی خاطر اللہ سے رجوع کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں سے اللہ رجوع بہ شفقت کیا کرتا ہے۔ اور اللہ عالم بالذات - حد درجہ دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے امور سر انجام دینے والا ہے۔

18 4 وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۗ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

اور جو لوگ اعمالِ سُوء یا قبیح و غم انگیز کام کرتے رہتے ہیں، ان کی توبہ (چونکہ سچی نہیں ہوتی، لہٰذا) قبول نہیں ہوتی، یعنی اُن کے اعمالِ سُوء کے قبیح واذیتناک اثرات جو اُن کے قلوب (= دل و دماغ) پر مترسم ہوتے رہتے ہیں، محو نہیں ہوتے۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اُن میں سے کسی ایک کے سرہانے موت آموجود ہوتی ہے تو اس وقت (اُسے اللہ یاد آتا ہے اور) فریاد کرتا ہے: "بارِ الٰہا! میں اعمالِ سُوء سے باز آیا، مجھے بخش دے"! نہ تو ایسے لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے نہ ان کی بخشش ہی ہوتی ہے جو منکرینِ دین و حق ہی مرتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے لیے ہم نے اذیت ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ جل شانہ کا قانون مکافات اُن کے اعمال سوء کے بھیانک اثرات کو آخرت میں آتش جہنم کی صورت میں تیار کرتا رہتا ہے۔

19 4 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ
لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ
فَاِنْ كَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یعنی نظامِ اسلام قبول کر چکے ہو! تمھارے لیے روا یا جائز نہیں کہ تم عورتوں کی مرضی کے بغیر زبردستی ان کے وارث بن بیٹھو؛ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم اُن کو گھروں میں اس لیے روکے رکھو کہ تم نے جو (مال و متاع مہر یا تحفے کے طور پر) ان کو دیا ہوا ہے، اس میں سے کچھ مال ہتھیا لو۔ ان کو روکنا صرف اس صورت میں روا ہے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں۔ اُن کے ساتھ احسن طریقے سے رہن سہن کرو۔ اگر تم اُن سے نفرت کرتے ہو تو (صبر کرو کہ) عین ممکن ہے کہ جس چیز سے تمھیں نفرت ہو، اللہ (اُسے اپنے قانونِ تدبیری سے تمھارے لیے) بہت زیادہ فوائد کا موجب بنا دے۔

20 4 وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا
تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

اور اگر تم ایک بیوی چھوڑ کر دوسری بیوی لانا چاہو تو تم نے اُسے سونے چاندی کا ڈھیر بھی (مہر یا تحفے کے طور پر) دیا ہو تو اس سے کچھ لینے کے تم مجاز نہیں۔ کیا تم اپنا مال بہتان (Calumny) لگا کر اور صریحاً ظلم سے واپس لو گے؟ (ایسں کرو گے تو اہل نار بن جاؤ گے)۔

21 4 وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا

غَلِيْظًا

اور تم وہ مال و منال اس سے کیسے واپس لے سکتے ہو (یعنی نہیں لے سکتے)، جبکہ تم آپس میں جنسی اختلاط کر چکے ہو؟ نیز وہ تم سے (عقد یا نکاح کے ذریعے) محکم عہد و پیمان (Strong pledge) لے چکی ہے۔

22 4 وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا

اور تم ان عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور نہ کرنا، جن سے تمھارے باپ نکاح کر چکے ہیں۔ (یہ زمانہ جاہلیت کی رسم تھی، لہٰذا ماضی میں) جو ہوا سو ہوا۔ ایسا کرنا، یقیناً بے حیائی (Fornication) اور قابل نفرت (Abominable) ہے؛ نیز انتہائی قبیح اور گھناؤنا (Odious) شعار ہے۔

23 4 حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ

وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ

سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۙ

تم پر ان رشتوں کی عورتیں حرام کر دی گئی ہیں (Are prohibited)، لہٰذا ان سے نکاح کرنا، اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ممنوع کر دیا ہے (Forbidden):

(۱) تمھاری مائیں (۲) تمھاری بیٹیاں (۳) تمھاری بہنیں (۴) تمھاری پھوپیاں (۵) تمھاری خالائیں (۶) تمھاری بھتیجیاں (۷) تمھاری بھانجیاں (۸) تمھاری دودھ پلانے والی مائیں (Your foster-mothers)؛ (۹) تمھاری رضائی یا دودھ شریک

بہنیں (Foster-sisters)، (۱۰) تمھاری بیویوں کی مائیں یا خوش دامنیں (۱۱) تمھاری بیویوں کی بیٹیاں، جنھوں نے تمھاری آغوش میں پرورش پائی ہو؛البتہ اگر تم نے ابھی اپنی منکوحہ عورت سے مباشرت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنا روا نہیں (۱۲) تمھارے صُلبی یا حقیقی بیٹوں کی بیویاں یعنی بہوویں (۱۳) دو سگی بہنوں کو بذریعہ نکاح جمع کرنا، یعنی ایک کی موجودگی میں اس کی دوسری بہن سے نکاح کرنا (اب ان میں سے ایک کو طلاق دے دو)، البتہ پہلے جو ہو چکا سو ہو چکا۔

یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے اور حفاظت کرنے والا - بے حد ترس کھانے، رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

24 4 وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ۚ وَاُحِلَّ
لَـكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسَافِحِيۡنَ‌ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ
مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً‌ ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ‌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا

نیز تم پر شوہر والی عورتیں بھی حرام ہیں لیکن اگر وہ جنگی اسیر (Captives) ہو کر تمھاری کفالت میں آجائیں تو اُن سے نکاح کرنا جائز ہے۔ مذکورہ بالا عورتوں کو اللہ نے تم پر ہمیشہ کے لیے قانوناً حرام کر دیا ہے۔ ہاں، ان محرمات کے علاوہ باقی تمام عورتوں سے نکاح کرنا، تمھارے لیے حلال یا شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ ان سے نکاح بالمال و مہر سے مقصود (ازدواجی زندگی کے ذریعے) پاکدامن (Chaste) رہنا ہو نہ کہ محض وقتی جنسی حظ (Sexual pleasure) اُٹھانا۔ پھر جن عورتوں سے تم (جنسی و جمالیاتی اور نسلی و عائلی) فوائد حاصل کر تو اُن کو مقرر کیا ہوا مہر ادا کر دو۔ مہر طے ہو جانے کے بعد اگر باہم رضامندی سے تم اس میں کمی بیشی کر لو تو تم موردِ الزام نہیں ٹھیرو گے۔ یقین مانو کہ اللہ علیم بالذات - دانشمند بالذات ہے اور وہ کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

25 4 وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا
مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ‌ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِكُمۡ‌ ؕ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ ۚ
فَانْكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا

مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ

الۡعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

تم میں سے جس شخص کے پاس آزاد مومن عورت سے نکاح کرنے کی مالی استطاعت نہ ہو تو وہ اپنی زیر کفالت اسیر یعنی قیدی لونڈیوں میں سے جو مومنہ ہوں، نکاح کرلے۔ اللہ تمھارے ایمان کی (کیفیت و کمیت) کو کلیتًا جانتا ہے۔ (یاد رکھو!) تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ اُن سے اُن کی کفالت کرنے والوں کی اجازت سے نکاح کرلو، اور ان کے مہر احسن طریق سے ادا کردو۔ ضروری ہے کہ وہ (ازدواجی زندگی کے) حصار میں رہنے والی ہوں، اور پاکدامن (Chaste) رہنا چاہتی ہوں، نہ کہ کسی جنسی لذت (Sexual pleasure) یا چوری چھپے آشنائی رکھنے کی خواہاں ہوں۔ پھر جب حبالۂ نکاح میں آجائیں اور جنسی بدکاری کر بیٹھیں (Commit lewdness) تو اُن کی سزا اسے آدھی ہوگی جو آزاد خواتین کے لیے مقرر (Prescribed) ہے۔ اسیر عورت (= کنیز) سے نکاح کرنے کی رخصت تم میں سے ان کو ہے، جنہیں لغزش کھا جانے کا اندیشہ ہو۔ اگر تم ضبطِ نفس کرو (But to have patience) تو یہ تمھارے لیے احسن ہے۔ اور یقین جانو کہ اللہ تو ہے ہی بخشنے اور تحفظ دینے والا - بے حد ترس کھانے اور بار بار رُجوع برحمت کرنے والا۔

26 4 يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَـكُمۡ وَيَهۡدِيَكُمۡ سُنَنَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَيَتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ ؕ

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ

اللہ چاہتا ہے، یعنی اس کی مشیت ہے کہ وہ تمھاری آگاہی کے لیے اپنے قوانین و احکام اور تعلیمات کی بلیغ انداز میں صراحت کردے، اور تمھارے (متقی و صالح) اسلاف کے حسین طور طریقوں اور راہ و رسم کی طرف تمھاری رہنمائی کرے (تاکہ تم متقی و صالح بن جاؤ)؛ اور تم سے رجوع برحمت و مغفرت کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ عالم بالذات - دانشمند بالذات ہے۔

27 4 وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ وَيُرِيۡدُ الَّذِيۡنَ يَتَّبِعُوۡنَ الشَّهَوٰتِ اَنۡ تَمِيۡلُوۡا

مَيۡلًا عَظِيۡمًا

اور تم سے رجوع برحمت کرنا اللہ کی مشیت ہے؛ لیکن جو لوگ اپنی قبیح خواہشات (Lusts) کے تابع فرمان ہو جاتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے بھٹک کر اس سے دُور اور بہت دُور چلے جاؤ (You may go tremendously astray)۔

28 4 يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّخَفِّفَ عَنۡكُمۡ‌ۚ وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِيۡفًا

اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (خود ساختہ قیود، رسم و رواج اور پابندیوں کا) بوجھ ہلکا کرے (یعنی اُن سے آزاد کرے)، کیونکہ انسان خلقاً کمزور تخلیق کیا گیا ہے۔

29 4 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ
تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یعنی نظامِ اسلام میں داخل ہو چکے ہو! ایک دوسرے کا مال آپس میں جھوٹ اور غلط ہتھکنڈوں کے ذریعے نہ کھائو۔ البتہ باہم رضامندی سے نفع کا سودا ہو جائے تو یہ جائز ہے۔ (نفع بذریعہ کاروبار جائز ہے، سود کاری یا سودی سرمایہ کاری کا نفع حرام ہے؛ لہٰذا تمام استحصالی طریقوں کے ذریعے) اپنے آپ کو ہلاک و برباد نہ کرو (یعنی اپنے آپ کو دنیاوی واُخروی حسنہ سے محروم کر کے خسارے میں نہ ڈالو اور اپنے آپ کو اہلِ نار نہ بنائو)؛ اور اللہ تو ہمیشہ تمھیں اپنی شفقت و رحمت سے نوازنے والا ہے۔

30 4 وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ عُدۡوَانًا وَّظُلۡمًا فَسَوۡفَ نُصۡلِيۡهِ نَارًا‌ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيۡرًا

اور جو کوئی ایسا (یعنی دوسروں کا مال باطل طریقوں اور) جبر و ظلم سے ہتھیائے گا، ہم اسے جلد ہی (خوف و حزن اور جہنم کی) آگ میں ڈالیں گے؛ اور ایسا کرنا اللہ پر (جو عزیز و قدیر ہے) نہایت آسان ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ظلم و عدوان کی راہوں کی منزلِ آخر جہنم یا دوزخ ہے۔ چنانچہ حرام خور اور غاصب حقوق چونکہ ظلم و عدوان کی راہوں پر سفرِ زندگی کرتے ہیں، لہٰذا ان کا انجامِ کار جہنم میں گرنا، قدرت کے قانون مجازات کی رو سے شدنی ہے۔

31 4 اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبٰٓئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا
كَرِيۡمًا

اگر تم بڑے بڑے گناہوں (جیسے شرک، یعنی اکابر و سادات پرستی، فرقہ و روضہ پرستی وغیرہ وغیرہ، اور ظلم، سلب حقوق انسانی، فتنہ و فساد، قتل و تخریب، سرمایہ داری و بخل، سودی سرمایہ کاری، جیسے جاگیر داری وغیرہ، نیز فحشا و منکر) سے جن سے تمھیں منع کیا گیا ہے، گریزاں و ترساں رہو گے تو ہم (اپنے قانون فضل و رحمت (نمبر ۳) کی رو سے) تمھارے دلوں سے اعمالِ سوء کے قبیح و غم انگیز اثرات سے محو کر دیں گے؛ اور تمھیں حسن و عزت کے مکان (= حسن المآب) میں داخل کریں گے۔

حواشی نمبر ۳۔ فضل و رحمت: فضل کا مطلب ہے، اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ان کے اجر سے بہت زیادہ انعام و اکرام عطا کرنا۔ رحمت سے مراد دنیوی و اُخروی حسنہ ہے۔

32 4 وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ہم نے جس شے یا اشیاء (مثلاً مال، دولت، منصب، اقتدار، علم، حکمت، شہرت وغیرہ وغیرہ) میں تم کو ایک دوسرے پر فضیلت یا فوقیت (Excellence) دی ہے، اُس یا اُن کی حرص و آز نہیں کرنا چاہیے (You should not covet)۔ (یاد رکھو!) مردوں کا حق یا حصہ یا اجر وہی اور اُتنا ہی ہے، جو اور جتنا اُنھوں نے کمایا ہو؛ اور عورتوں کا بھی حق، حصہ یا اجر وہی اور اُتنا ہی ہے، جو اور جتنا انھوں نے کمایا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ انعام و اکرام کی طلب و جستجو کرتے رہو۔ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر مادی یا ٹھوس (Material or concrete)، غیر مادی یا لطیف (Immaterial abstract)، مرئی (Visible) اور غیر مرئی (Invisible) شے کا علم رکھنے والا، یعنی کل مخلوقات (Created things) یا موجودات (Existing things) اللہ تعالیٰ کے بصری و سمعی اور علمی مشاہدے میں ہوتی ہیں (کیونکہ وہ عالم الغیب والشھادۃ ہے)۔

33 4 وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا

ہم نے ہر ایک (مرد و عورت) کے وارث مقرر کر دیے ہیں، جو اس مال و منال (= منقولہ و غیر منقولہ جائیداد (Movable and immovable property) میں، جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ مریں، اپنا حصہ لینے کے حقدار ہیں، نیز ان کو بھی ان کا حصہ دو جن سے تم عہد و پیمان کر چکے ہو۔ یقین جانو کہ اللہ ہر شے پر حاضر و ناظر ہے۔

34 4 اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ
اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ
نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ
سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا

مرد عورتوں کے قیم ہے، یعنی وہ صنف جمیلہ کی معیشت وبقااور عزت و ناموس کے محافظ ہیں، بدیں وجہ کہ اللہ نے بعض کو (بعض صفات میں) دوسروں پر فضیلت یا فوقیت دی ہے؛ نیز اس لیے کہ وہ اُن پر اپنا مال و دولت صرف کرتے ہیں۔لٰہذا حسنِ خلق و کردار رکھنے والی عورتیں (اپنے شوہروں کی) فرماں بردار ہوتی ہیں، نیز وہ غیبت و پوشیدگی میں بھی (شوہر کے حقوق وامانت کی) حفاظت کرتی ہیں، جن کی حفاظت کرنا اللہ نے ان پر لازم کر دیا ہے۔

اور جن عورتوں سے متعلق تمھیں اندیشہ ہو کہ وہ سرکشی کا رُجحان رکھتی ہیں تو ان کو ناصحانہ و حکیمانہ انداز سے سمجھاؤ بجھاؤ۔ (اگر باز نہ آئیں تو) ان کے بستر الگ کر دو، یعنی ان سے جنسی اختلاط وقتی طور پر منقطع کر لو۔ (پھر بھی راہِ راست پر نہ آئیں تو) اُن کو تنذیری و حکیمانہ انداز میں اذیت دو۔ اگر وہ اطاعت شعار بن جائیں تو ان پر بیجا پابندیاں لگانے یا قطع تعلق کر لینے کی نہ سوچو۔ یاد رکھو کہ اللہ ہمیشہ ہی سے عالی و متعال۔ جلیل واکبر (Ever High-Sublime- Exalted Great) ہے۔

35 4 وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا

اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ دونوں، یعنی میاں بیوی میں تفرقہ (Breach) پڑ جائے گا تو مرد کے گھرانے سے ایک حکم (Arbiter) اور ایک حکم عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں میں صلح وآشتی (Reconciliation) کرانے کی دل سے کوشش کریں گے تو اللہ ان میں موافقت و یک جہتی پیدا کر دے گا۔ یقین رکھو کہ اللہ علم کلی رکھنے والا۔ کل معلومات رکھنے والا ہے۔

36 4 وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـــًٔا ‌ؕ وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى
وَالۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَـارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَـارِ الۡجُـنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَـنۡۢبِ وَابۡنِ
السَّبِيۡلِ ۙ وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا

اور صرف اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی کرو اور اس کی ذات و صفات اور قوانین واحکام میں کسی اور ہستی کو شریک و سہیم (Partner) سمجھو، نہ بناؤ (کیونکہ وہ وحدہ لاشریک ہے) اور اپنے ماں باپ سے، اور اعزہ واقارب، یتیموں، یعنی بچوں اور بے یار و مددگار افراد سے، نیز اہلِ احتیاج (Needy)، قریبی ہمسایوں، دور کے ہمسایوں، ہم جلیس و ہم کار رفیقوں، حاجتمند مسافروں اور اپنے زیردست و کفالت افراد سے احسان یعنی احسن طریق سے مالی تعاون و حسن و سلوک کیا کرو (اور اسے اپنا حسنِ معمول بنالو)۔ یاد رکھو! اللہ اترانے والوں (Proud) اور ڈینگیں مارنے والوں (Boastful) کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

37 4 اۨلَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ وَيَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَيَكۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ
فَضۡلِهٖ‌ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا

جو لوگ خود بھی بُخل (Niggardliness) کرتے ہیں، یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، اور دوسروں کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے منع کرتے ہیں، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انھیں جو (مال و منال) دیا ہے، اُسے (حکام اور لوگوں سے) چھپاتے پھرتے ہیں، وہ کفرانِ نعمت کرنے والے نافرمان ہیں اور ان کے لیے اللہ (کے قانونِ مکافاتِ عمل) نے (خود ان کا کسب کردہ) رسوا و ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

38 4 وَالَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالۡيَوۡمِ
الۡاٰخِرِ‌ ؕ وَمَنۡ يَّكُنِ الشَّيۡطٰنُ لَهٗ قَرِيۡنًا فَسَآءَ قَرِيۡنًا

اور جو لوگ اپنا مال و دولت لوگوں کے دکھانے یعنی نام و نمود کی خاطر خرچ کرتے ہیں، وہ (دراصل) اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین و عمل نہیں کرتے اور نہ روزِ قیامت، نشاۃِ ثانیہ اور روزِ حساب و جزاء کو۔ (اُن کا ہم نفس و ہم نشیں شیطان ہوتا ہے)، جس نے شیطان کو اپنا ہم نفس و ہم نشیں بنایا (وہ اس کی طرح ملعون و مغضوب ہوا، کیونکہ) وہ بڑا ہی گھناؤنا اور خطرناک ہم نفس و ہم نشیں (Evil and dreadful intimate) ہے۔

39 4 وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ

وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا

اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات، نیز روزِ قیامت، نشاۃ ثانیہ اور روزِ حساب وجزا کو دل وجان سے تسلیم بالیقین کرتے، اور اللہ نے جو (مال ودولت) انھیں عطا کیا ہے، اس میں سے (العفو، یعنی حسن ضرورت سے زائد (Surplus) مال ودولت اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے تو ان پر کون سی آفت آجاتی؟ (بلکہ وہ دنیوی واُخروی حسنہ حاصل کرتے)۔ اور اللہ تعالیٰ ان (نافرمانوں اور بخیلوں کے نفسیاتی احوال وظروف اور کردار) کو احسن واکمل طور پر جاننے والا ہے۔

40 4 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ

اَجْرًا عَظِيْمًا

اصل یہ ہے کہ اللہ (کا قانون عدل واحسان (نمبر ۴) کسی کی ذرہ بھر حق تلفی نہیں کرتا۔ اگر تم نے احسان کیا ہوگا تو وہ اس کا اجر حسنہ تمھیں کئی گنا زیادہ دے گا؛ نیز وہ اپنے فضل سے از بس ارفع وکثیر صلہ بھی عطا فرمائے گا۔ حواشی نمبر ۴ اللہ کا قانونِ عدل و احسان - قانونِ عدل کا مطلب ہے: کسی کا اجر، صلہ یا حق پورا پورا دینا؛ اور احسان سے مراد، ایثار وقربانی کر کے، اس کے حق سے زائد دینا۔

41 4 فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا

سوچو تو سہی کہ (اس قیامت کے روز کل بنی نوعِ انسان کا) کیا حال ہوگا جب ہر اُمت یا ہم کیش قوم کے شاہد، یعنی پیغمبرؑ کو بلایا جائے گا (کہ وہ شہادت دے کہ اُس نے ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہدایت پہنچائی تھی یا نہیں)؟ اور (پیارے نبیؐ!) آپ کو بھی (اس مقصد کے لیے) ان لوگوں کے شاہد کی حیثیت سے (شہادت دینے کے لیے) بُلایا جائے گا۔ (نیز دیکھیے الاعراف ۶:۷)۔

42 4 يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا

يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا

اس روز کافر، یعنی اللہ کے نظامِ حیات کلی کا انکار کرنے والے اور (اپنے) پیغمبرؐ کی نافرمانی کرنے یا اس کی پیروی نہ کرنے والے، حسرت و ندامت سے) تمنا کریں گے کہ کاش ! زمین پھٹ جاتی اور وہ ملیامیٹ ہو چکے ہوتے؛ نیز وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے (اس لیے کہ ہر انسان کا قول و فعل اس کی گردن یا باطنی نظام میں نصب الوہی حلقومی کیسٹ میں قلمبند ہوتا جاتا ہے، اور قیامت کے روز اس کی زندگی کی متحرک وگویا فلم اُسے دکھائی جائے گی)۔

43 4 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَـٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَـٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا

اے اہل ایمان ! اگر کسی وجہ سے تم ہوش و حواس کی حالت میں نہ رہو یا نشے کی حالت میں ہو، تو صلوٰۃ قائم کرنے مسجد میں جانے سے اس وقت تک گریز کرو، جب تک تم جو پڑھتے یا کہتے ہو اُس کا مفہوم سمجھنے کے قابل نہ ہو جاؤ؟ نیز جنابت کی حالت میں بھی صلوٰۃ قائم نہ کرو جب تک تم غسل نہ کر لو۔ (اس سے استثناء اس صورت میں ہے کہ) تم سفر کی حالت میں رہ نورد ہو (اور پانی نہ ملنے کے سبب غسل نہ کر سکو تو تیمّم کر کے صلوٰۃ قائم کر لو)؛ نیز اگر تم بیمار ہو یا مسافرت میں ہو یا بیت الخلا (Privy) سے ہو کر آئے ہو، یا بیبیوں سے جنسی اختلاط (Intercourse) کر چکے ہو اور تمھیں پانی دستیاب نہ ہو تو پاک و صاف مٹی سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کو مسح کر کے تیمّم کر لو۔ یقین جانو کہ اللہ بار بار معاف کرنے والا، یعنی گناہوں کے قبیح و سلبی اثرات کو محو کرنے والا۔ بڑا ہی بخشنے اور حفاظت کرنے والا ہے۔

44 4 أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ نَصِيبًا مِّنَ ٱلْكِتَـٰبِ يَشْتَرُونَ ٱلضَّلَـٰلَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا۟ ٱلسَّبِيلَ

کیا تم نے ان لوگوں (کے نفسیاتی احوال و ظروف اور کردار) میں غور و فکر نہیں کیا کہ جن کو (اللہ کی) کتاب (کے علم میں) سے حصہ دیا گیا تھا، مگر وہ (ہدایت کے بجائے) ضلالت خریدتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہِ راست سے بھٹک جاؤ، یعنی وہ اس علم کی روشنی میں راہِ راست پر چلنے کی بجائے، ان راہوں پر گامزن ہیں، جو جہنم کو جاتی ہیں اور اس طلب و سعی میں ہیں کہ تم بھی اُن کی طرح راہِ راست سے بھٹک کر جہنم کی راہوں پر چلنا شروع کر دو۔

45 4 وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا

(تسلی رکھو کہ) اللہ تمھارے دشمنوں (کی نیت و کوشش) کو خوب جانتا ہے؛ (یقین رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تمھاری حمایت و کارسازی کے لیے بھی کافی ہے اور نصرت وامداد دینے کے لیے بھی مکتفی (Enough) ہے۔

46 4 مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا
وَعَصَيۡنَا وَاسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَـيًّۢا بِاَ لۡسِنَتِهِمۡ وَطَعۡنًا فِى الدِّيۡنِ‌ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا
وَاَطَعۡنَا وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا لَـكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَقۡوَمَ ۙ وَلٰـكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا
قَلِيۡلًا

اور یہود میں ایسے (شرارتی) لوگ بھی ہیں جو کلمات یا الفاظ کو اصل محل (Context) سے پھیر کر معنی و مفہوم) بدل دیتے ہیں (اور شرارت سے آپؐ کی تضحیک کرنے کی خاطر زبانوں کو توڑ مروڑ کر ذُو معنی الفاظ استعمال کرتے ہیں، مثلاً) کہتے ہیں: ''سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا'': ہم نے سنا اور اس کی خلاف ورزی کریں گے۔ (حالانکہ سرداروں کو اپنی طاعت و فرماں برداری کا یقین دلانے کی خاطر ''سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا'' کہا کرتے تھے، یعنی ہم نے سُنا اور اس کی اطاعت کریں گے؛ لیکن وہ زبان مروڑ کر اَطَعۡنَا کو عَصَيۡنَا میں بدل دیتے)۔ اسی طرح اِسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ کہتے ہیں؛ جس کے معنی ہیں: سُنیے! کہ یہ ایسی نادر اور پتے کی بات ہے کہ کانوں نے پہلے نہیں سنی تھی۔ یہ عزت افزائی کا کلمہ تھا، لیکن طنزیہ انداز میں کہنے سے اس کا ایک مطلب یہ ہو جاتا کہ ''ذرا اس کی اَن سُنی اور بے تکی بات سنیے تو''، یا تو گونگا اور بہرا ہو جائے (May you become dumb and deal)۔ نیز کہتے ''رَاعِنَا''! اس کے لفظی معنی ہیں، ذرا ہماری رعایت کیجیے! یعنی مکرر فرمائیے یا پھر ارشاد ہو! یہ کلمۂ تحسین ہے لیکن یہود شرارت سے زبان مروڑ کر اسے ''رَاعِیۡنَا'' کہتے: یعنی 'ہمارے چرواہے''! نیز (ایسی شرارتوں سے) وہ الدین یا اللہ کے نظام کو ہدفِ طعن و تشنیع بناتے ہیں۔ (ایسا کرنے کے بجائے) اگر وہ کہتے: ''ہم نے آپ کی باتیں سُنیں؛ ہم ان پر عمل کریں گے'' اور کہتے! ذرا ہماری بات سنیے اور ہماری طرف نظر التفات فرمائیے! تو یہ ان کے لیے موجب خیر و حسنہ ہوتا اور بات احسن و موزوں ہوتی۔ لیکن اسلام کے نظام حیات کلی کا انکار کرنے کے سبب، وہ اللہ کی رحمت و مغفرت اور ہدایت سے محروم ہو گئے۔ ان میں معدودے چند ہی ایمان لاتے ہیں، یعنی نظام اسلام کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔

47 4 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ
اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ‌ ؕ وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ
مَفۡعُوۡلًا

اے لوگو جنھیں (اللہ کی) کتاب دی گئی ہے ! ہماری اب نازل کردہ کتاب پر ایمان لاؤ، یعنی قرآن حکیم کے قوانین واحکام اور تعلیمات، نیز عقائد جلیلہ و محرکہ کو تسلیم بالیقین کرو، جو تمھاری کتاب کے من جانب اللہ ہونے کی تائید کرتی ہے، اس سے پہلے کہ ہمارا (نمبر ۵) قانونِ مجازات تمھارے اکابر و سادات کو ذلیل و خوار اور نیست و نابود کردے، یا ان کو ہماری رحمت و مغفرت سے دور و محروم کردے، جس طرح اُس نے اہل سبت (یعنی یومِ سبت سے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم امتناعی کی خلاف ورزی کرنے والوں (انگریزی میں (The Sabbath-breaker) کو اپنی رحمت و مغفرت سے دور و محروم کر دیا تھا۔ یاد رکھو ! اللہ تعالیٰ کی ہر بات کا ہو کر رہنا شدنی ہے۔ حواشی نمبر ۵ - خط کشیدہ عبارت عربی کی با محاورہ عبارت کا با محاورہ ترجمہ ہے۔ لفظی ترجمے درست نہیں ہیں۔

48 4 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰ لِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَمَنۡ
يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ افۡتَـرٰۤى اِثۡمًا عَظِيۡمًا

یاد رکھو ! اللہ تعالیٰ اس (ظلم عظیم) کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ یعنی اس کی ذات، اُلوھیت و ربوبیت اور قوانین واحکام میں کسی اور کو شریک و سہیم سمجھا یا قرار دیا جائے، لیکن شرک کے سوا باقی جتنے جرم وگناہ ہیں (اپنے حکیمانہ قانون تدبیری و مشیت کے مطابق) جن کے لیے چاہے گا، بخش دے گا اور ان سے اُن کو تحفظ دے گا۔ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک و سہیم سمجھتا اور ٹھیراتا ہے، وہ یقینا بہتان ترازی کا مرتکب ہوتے ہوئے بھیانک ظلم کرتا ہے۔

49 4 اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يُزَكُّوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ‌ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ
فَتِيۡلًا

کیا تو نے ان لوگوں (کے نفسیاتی احوال و ظروف اور کردار) میں غور و فکر نہیں کیا جو (شرک ایسے نجس اعمالِ سوء کرنے کے باوجود) اپنے آپ کو پاکدامن و پارسا ظاہر کرتے (اور سمجھتے ہیں کہ وہ روحانی ترقی کر رہے) ہیں، حالانکہ یہ بات نہیں، بلکہ اللہ

تعالیٰ (کا حکیمانہ قانونِ مشیت) ان کا تزکیہ (Sanctify) کرتا ہے، یعنی ان کے قلوب کی تطہیر، ان کے نورِ ذات کا اتمام کرتا اور ان کو پاکیزہ و صالح بناتا ہے (جو ان کے موحد بندگانِ تسلیم و رضا ہوتے ہیں)۔ اور ایسے لوگوں سے کھجور کی گٹھلی کے ریشے برابر بھی ناانصافی نہیں ہو گی (یعنی ناانصافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)۔

50 4 اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا

دیکھو! یہ (مشرک) لوگ اللہ تعالیٰ پر کیسا (غارتگر ایماو تقویٰ) جھوٹ، یعنی بہتان باندھ رہے ہیں! اور یہ بہتان صریح گناہ ہونے کے لیے کافی ہے، (یعنی اس بہتان تراشی کے بعد ان کو مزید گناہ کرنے کی حاجت نہیں رہی، کیونکہ اس سے وہ اہل نار بن چکے ہیں)۔

51 4 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۤءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا

کیا تُو نے ان لوگوں (کے نفسیاتی احوال و ظروف اور کردار شعار) میں غور و فکر نہیں کیا کہ جن کو کتاب (اللہ کے قوانین و احکام و تعلیمات) میں سے ان کا حصہ دیا گیا تھا، وہ جبت (= طائل و بے جان مشرکانہ عقائد و رسوم) اور طاغوت (سرکش و نافرمان اشرار، مثلاً فرعونوں، ہامانوں، قارونوں یا بخیل و متکبر جاگیرداروں، سرمایہ داروں وغیرہ وغیر، اور آزروں یعنی علماء سوء، مشائخ سالوس، اور گمراہ اکابر و سادات اور پیروں وغیرہ وغیرہ کے احکام و تعلیمات کو) تسلیم بالیقین و عمل کرتے ہیں؛ نیز کہتے ہیں کہ جو لوگ کفر کرتے ہیں، یعنی دین یا اسلام کے احسن و اکمل نظامِ حیاتِ کلی کی تکفیر و تکذیب کرتے ہیں، وہ اہلِ ایمان کی بہت نسبت زیادہ سیدھے راستے پر اور ہدایت یافتہ ہیں۔

52 4 اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، یعنی اپنی کافرانہ و مشرکانہ روش کے باعث اللہ تعالیٰ کے احسن نظامِ حیات کلی کی برکات و نعمات اور دُنیوی و اخروی حسنہ سے محروم ہو گئے، اور جسے اللہ تعالیٰ کا قانونِ مجازات اس کے اکمل و احسن نظامِ حیات کلی کے فوائد و برکات اور دُنیوی و اُخروی حسنہ سے محروم کر دے تو تُم اس کا کوئی حامی و مددگار نہ پاؤ گے، یعنی وہ بے یار و مددگار رہ جائے گا۔

53 4 اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا

کیا (اللہ کی) بادشاہت (Sovereignty) میں ان کا کوئی حصہ ہے ؟ (نہیں ہے؛ اگر ہوتا تو) وہ بنی نوعِ انسان کو پھوٹی کوڑی بھی نہ دیتے۔ (یہ رب عاشق و وھاب ہی ہے جو اپنے بندوں کو رزق دیتا اور ان کی پرورش و کفالت کرتا ہے)۔

54 4 اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰـىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا

اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے (ان مسلم) لوگوں کو جو (نعمتیں) عطا کی ہیں، اس باعث وہ ان سے حسد کرتے ہیں، حالانکہ ہم (یہود کے اسلاف) آل ابراھیم کو (اپنی) کتاب اور حکمت (کتاب اللہ کے احکام و تعلیمات پر موقع و محل کے مطابق دانشمندانہ طریقے سے عمل کرنے اور عملدرآمد کرانے کا علم و منہاج)، نیز عظیم الشان مملکت عطا کر چکے ہیں۔

55 4 فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا

پھر ایسا ہوا کہ ان میں کچھ نے تو اس کتاب (کے قوانین واحکام اور تعلیمات) کو تسلیم بالیقین و عمل کیا، اور کچھ نے ان سے منہ پھیر لیا، یعنی ان پر عمل کرنے سے گریز کیا۔ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کی آتش سوزاں کافی ہے؛ (کیونکہ وہ اپنی آتشِ قلب کے گرویدہ ہیں)۔

56 4 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

یاد رکھو! جن لوگوں نے ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات کو ماننے سے انکار کیا اور کرتے ہیں، ہمارا قانون مجازات اُنھیں دوزخ کی آگ میں لے جائے گا۔ جب ان کی کھالیں (Skins) گل سڑ جائیں گی (Would be consumed and roasted)، ان کو نئی کھالوں سے بدل دیا جائے گا تاکہ وہ کربِ مسلسل کا مزہ چکھتے رہیں (اس لیے کہ وہ دنیا میں اعمالِ سوء کی آتشِ خوف و حزن کا ذوق و شوق رکھتے تھے)۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ صاحبِ سطوت و صولت۔ انتہائی دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

57 4 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا

اور جن لوگوں نے ایمان لاکر نظامِ اسلام قبول کر لیا، اور صالح، یعنی عدل واحسان کے کام کرتے رہے، ہم ان کو عنقریب (شاداب) باغات میں داخل کریں گے، جن کے نیچے چشمے رواں دواں ہیں، وہاں وہ حیاتِ جاوداں بسر کریں گے۔ ان میں ان کے رُفقاء (Spouses) پاکیزہ خصائل وخوش ذوق ہوں گے؛ اور ہم ان کو (راحت افزا اور سرور انگیز سدا بہار چھاؤں میں رکھیں گے۔

58 4 اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

دیکھو! اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالکوں کے حوالے کر دیا کرو (کبھی خیانت نہ کرنا)؛ اور لوگوں کے درمیان (نزاعی اُمور کا) فیصلہ (حکم کی حیثیت سے) کرنے لگو تو عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کرو۔ یقینا یہ بڑی ہی حسین بات ہے، جس کی نصیحت اللہ تمھیں کرتا ہے بلا شبہ، اللہ تعالیٰ ہر بات سننے والا- دیکھنے والا (Seer) ہے۔

59 4 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

اے ایمان لانے والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر عمل کرو، اور اس کے رسولِ (آخر) کی اطاعت کرو، یعنی آپ کا کہامانو اور پیروی کرو؛ نیز اپنے حکام یا اربابِ اقتدار کی ہدایات پر عمل کرو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر، یعنی روزِ قیامت وروزِ حساب وجزا پر ایمان رکھتے ہو تو (تم پر لازم ہے کہ) اگر کسی معاملے میں تم میں اختلاف رونما ہو جائے تو اس کے فیصلے کے لیے اللہ تعالیٰ (کی کتاب) اور رسول اکرم (کی سنت حسنہ) سے رجوع کرو۔ یہ شعار موجب خیر وحسنہ بھی ہے اور اس کے نتائج وعواقب بھی حسین ترین نکلیں گے۔

60 4 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا

کیاآپ نے ان لوگوں (کے احوال و ظروف اور کردار و شعار) میں غور نہیں کیا، جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ وہ ان سب (کتابوں) پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل ہوئی ہے اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئی ہیں، لیکن وہ چاہتے ہیں کہ اپنے نزاعی معاملات و قضایا کو الطاغوت یا شیطان سرشت شخص یا اشخاص کے پاس فیصلہ کرانے کے لیے لے جائیں، حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس یا ان کی تکفیر کریں اور کہا نہ مانیں۔ اور شیطان یا شیطان سرشت لوگوں کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کو گمراہ کر کے راہِ راست سے بہت ہی دور لے جائیں (کہ اس کی طرف لوٹنا ان کے لیے محال ہو جائے)۔

حواشی نمبر ٦ - الطاغوت اور شیطان کے الفاظ اسم جنس کے طور پر آئے ہیں۔ دوسرے، جو لوگ چاہے نام کے مومن و مسلمان کیوں نہ ہوں، اگر اپنے فیصلے اللہ کی کتاب کے مطابق نہیں کرتے تو وہی کافر، ظالم اور فاسق ہوتے ہیں (المائدہ ۵:۴۴، ۴۵، ۴۷)۔

61 4 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا

اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ اپنے اختلافی معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے) اللہ تعالیٰ نے جو نازل کیا ہے (یعنی قرآن حکیم) اور (اس کے) رسول سے رجوع کرو تو آپ منافقوں (Hypocrites) کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ سے رُو گردانی کرتے ہیں اور اُن کے قدم رکے جاتے ہیں۔

62 4 فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا

جب ان کی شامتِ اعمال کے سبب ان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کس منہ سے آپ کے پاس آتے ہیں؛ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ("الطاغوت" سے رجوع کرنے سے ہمارا مقصود صرف خیر و حسنہ اور نیک جہتی تھا۔

63 4 اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا

اللہ تعالیٰ ان (منافق) لوگوں کے دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔ ان سے در گزر کریں، اور اُنھیں پند و نصیحت کریں؛ نیز اُن کو مؤثر و دل میں اُتر جانے والی باتیں کہیں۔

64 4 وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا
اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا

اور ہم نے (اقوام عالم کی ہدایت کے لیے) جو پیغمبرؑ بھی بھیجے، اس لیے بھیجے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ان کی اطاعت و پیروی کی جائے۔ بہر حال، جو لوگ (نافرمانی کر کے) اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھے تھے، اگر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت، یعنی اپنی بخشش و حفاظت کی دعا مانگتے اور (اللہ تعالیٰ کے آخری) رسول بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو از بس رجوع برحمت کرنے والا۔ بدرجہ غایت ترس کھانے اور در گزر و کرم کرنے والا پاتے۔

65 4 فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ
اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا

ہر گز نہیں، (پیارے نبیؐ!) آپ کے پروردگار و آقا کی قسم! وہ اس وقت تک ہر گز مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے درمیان نزاعی یا اخلاقی معاملات میں آپ کو حکم (Arbiter) یا مصنف (Judge) نہیں بناتے؛ پھر آپ جو فیصلہ کریں اس سے تنگدل نہ ہوں، بلکہ اُسے برضا و رغبت تسلیم کر لیں۔

66 4 وَلَوۡ اَنَّا كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَنِ اقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ اَوِ اخۡرُجُوۡا مِنۡ دِيَارِكُمۡ مَّا
فَعَلُوۡهُ اِلَّا قَلِيۡلٌ مِّنۡهُمۡ ‌ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ فَعَلُوۡا مَا يُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ لَـكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَشَدَّ تَثۡبِيۡتًا

اور اگر ہم ان پر فرض یا لازم کر دیتے کہ (اللہ کی راہ میں) اپنی جانیں قربان کر دو یا (جہاد کے لیے) گھر بار چھوڑ کر نکلو تو اُن میں معدودے چند کے سوا ایسا کرنے والے نہ ہوتے۔ اور اگر وہ ایسا کرتے جیسا کرنے کی انھیں پند و نصیحت کی جاتی ہے تو یہ اُن کے لیے باعثِ خیر و حسنہ بھی ہوتا اور ان میں حوصلہ اور حوصلے میں مضبوطی اور ثابت قدمی بھی پیدا ہوتی۔۔

67 4 وَّاِذًا لَّاٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ لَّدُنَّاۤ اَجۡرًا عَظِيۡمًا

اور علاوہ ازیں، ہم اپنی طرف سے یعنی اپنے قانونِ انعام و فضل سے انھیں عالی شان صلہ بھی دیتے۔

68 4 وَّلَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا

اور ہم اُن کی یقینا (دنیوی واخروری حسنہ کی) حسین و فطری اور پائدار راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتے۔

69 4 وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر عمل کرتے اور اس کے پیغمبر (اعظم وآخرؐ) کی اطاعت، یعنی آپ کی سنتِ حسنہ کا اتباع کرتے ہیں، تو نتیجۃً وہ (جنت قرۃالعین میں) ان برگزیدہ ہستیوں) کے رفیق و ہمسفر ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام واکرام سے نوازا ہے، اور وہ ہیں: انبیآء (= اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ صاحب کتاب رسولؐ)، صدیقین (= سچے، سچا سودا کرنے اور سچ کی تصدیق و تائید کرنے والے) الشہدآء (حق کی شہادت دینے والے علماء یا شہید) اور صالحین (= عدل واحسان کرنے، حیاتِ اجتماعیہ سے فساد دور کرنے اور اس میں توازن برقرار رکھنے والے)؛ اور یہ بڑے ہی حسین اور پیارے رفیق و ہم سفر ہیں۔

حواشی نمبر ۷ - یہ آیۂ جمیلہ اگرچہ جنت قرۃالعین کی زندگی سے تعلق رکھتی ہے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل اور رسول اکرم ﷺ کی پیروی کرنے والے ہیں، وہ ''اپنی دنیا'' میں اہلِ حسن و عشق کی رفاقت میں سفرِ زندگی کرتے ہیں۔

70 4 ذٰ لِكَ الۡـفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا

اور یہ (حسین رفاقت) اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، یعنی عظیم و غیر مترقبہ موہبتِ الٰہی ہے؛ اور اللہ تعالیٰ (انسان کے احوال و ظروف، اعمال اور ان کے نتائج و عواقب کا) علم رکھنے کے لیے کافی ہے۔

71 4 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا خُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ فَانْفِرُوۡا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوۡا جَمِيۡعًا

مؤمنو! (جہاد کے لیے نکلنے سے پہلے) حفظ ماتقدم کا سامان کر لیا کرو (Take all precautionary measures)؛ پھر (صورت حال کے مطابق) دستوں (Groups) کی شکل میں پیش قدمی (Advance) کرو یا جمعیت کی صورت میں (کوئی حرج نہیں)۔

72 4 وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ
اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا

اور تم میں ایسے (منافق) لوگ بھی ہیں جو جہاد کیے جانے میں عمداً لیت و لعل کرتے ہیں (اور نہیں جاتے) پھر اگر تم پر کوئی اُفتاد پڑ جائے تو کہیں گے: "اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے کہ ہم اُن کے ساتھ (میدانِ کارزار میں) موجود نہ تھے۔

73 4 وَلَـئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَـقُوۡلَنَّ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ
يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا

اگر تم کو اللہ سے کوئی حسنہ، یعنی نعمت و کامرانی نصیب ہو تو اُس کا رویہ ایسا ہوتا ہے جیسے تمھارے اور اُس کے درمیان دوستی تھی ہی نہیں؛ اور ضرور کہتا: "وائے حسرتا! میں اُن کے ساتھ ہوتا تو مجھے بھی عظیم نعمت و کامرانی حاصل ہوتی"۔

74 4 فَلۡيُقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ يَشۡرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ ؕ وَمَنۡ
يُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيُقۡتَلۡ اَوۡ يَغۡلِبۡ فَسَوۡفَ نُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا

جو لوگ اپنی دنیوی زندگی (اللہ کی راہ میں) قربان کر کے آخرت، یعنی جنت کی زندگی خریدنا چاہتے ہیں تو ان کو اللہ کی راہ میں، یعنی اس کے بندوں کے لیے ان کے دشمنوں سے جہاد و قتال کرنا چاہیے اور جو اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے، پھر ہلاک، یعنی شہید ہو جائے یا غلبہ پائے تو ہم جلد ہی اُسے عظیم الشان صلہ دیں گے۔

حواشی نمبر ۸ - معلوم ہوا کہ بلحاظِ اجر شہید اور غازی کا درجہ برابر ہے

75 4 وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ
لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا

تمھیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے، (خاص کر) ان بے یار و مددگار مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر، جو فریاد کرتے رہتے ہیں: ''اے ہمارے پروردگار و آقا! ہمیں اِس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم یعنی ستمگر اور غاصب حقوق انسانی ہیں، نکال کر لے جا؛ اور اپنی رحمت سے ہمارا کوئی حامی و معاون بنا دے! اور اپنی رحمت سے ہمارا کوئی مددگار بھیج دے۔

76 4 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا

(ایمان کا یہ اصل الاصول ہمیشہ یاد رکھو کہ) جو اہل ایمان ہیں وہ اللہ کی راہ میں، اللہ کے مظلوم و محروم حقوق بندوں اور نظام اسلام کے قیامت و تحفظ کی خاطر جہاد یا لڑائی کرتے ہیں، لیکن جو نظامِ اسلام کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، وہ طاغوت، یعنی اللہ تعالیٰ کے نظام اسلام اور اس کے بندوں کے دشمن کی خاطر لڑتے ہیں، لہٰذا شیطان یا دشمن نظام اسلام و مؤمنین کے خلاف جہاد بالسیف کرو۔ یقین رکھو! شیطان کی عیارانہ چال (Strategy) بودی (Weak) ہوتی ہے۔

77 4 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ
فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ
وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا

آپ ان لوگوں (کے نفسیاتی احوال و ظروف) میں غور تو کر کے دیکھیں، جنھیں (نامساعد حالات کی بناء پر) تلقین کی گئی کہ ابھی (جہاد بالسیف یا جنگ کرنے سے) اپنے ہاتھ روکے رکھو، اور فی الحال صلوٰۃ قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے رہو (یعنی ابھی ان کے نظام چلاتے رہو) پھر جب ان پر (اللہ کی راہ میں) جہاد بالسیف یا جنگ کرنا لازم کر دیا گیا تو اُن میں سے ایک گروہ (حریف) لوگوں سے

اس طرح ڈرنے لگا، جس طرح اللہ تعالیٰ (کے قانون مجازات) سے ڈرنا چاہیے، بلکہ اس سے بھی زیادہ خوف کھانے لگا! "پروردگارا! ہم جہاد بالسیف کیوں فرض کردیا؟ ہمیں مزید مہلت کیوں نہ دی"؟

ان کو بتادیجیے کہ دُنیا کے فائدے اور مزے کم اور کم وقت کے ہیں اور آخرت (کی ارفع وابدی نعمتیں) ان کو کثرت سے ملیں گی جو ہدایت کی آرزو اور گمراہی کی خشیت رکھتے ہیں؛ اور ان کے اجر میں رائی کے برابر بھی کمی نہ ہوگی۔

78 4 اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَةٍ ‌ؕ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ
حَسَنَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِكَ‌ ؕ قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ
عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَۤاءِ الۡقَوۡمِ لَا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ حَدِيۡثًا

یاد رکھو! تم جہاں کہیں بھی ہوگے، موت تمھیں آکر رہے گی (یعنی مرگ ہر حال میں شُدنی ہے، پھر اس سے چھپنے اور بچنے کی کوشش کرنے کا کیا فائدہ؟) چاہے تم مضبوط حصاروں میں جا رہو۔

(اے نبیؐ!) اگر ان (منافقوں) کو حسنہ نصیب ہو، یعنی مسرت انگیز نعمت ملے، جیسے کامیابی، مال و دولت وغیرہ وغیرہ تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں سب کچھ دیا ہے اور اگر انھیں سیّئہ، یعنی جانی و مالی نقصان یا شکست وغیرہ وغیرہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو کہتے ہیں کہ "یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے"۔ ان کو (اس اصلِ عظیم سے) آگاہ کردیجیے کہ "سب کچھ اللہ کی طرف سے ملتا ہے، یعنی لوگوں کو سود و زیاں، کامیابی و ناکامی، فتح و شکست، دُکھ سُکھ، مسرت و غم سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق ملتا ہے"۔ ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ انھیں یہ بات سمجھنے کا دماغ ہی نہیں ہے۔

79 4 مَاۤ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ‌ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنۡ سَيِّئَةٍ فَمِنۡ نَّـفۡسِكَ‌ ؕ
وَاَرۡسَلۡنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا

(اے انسان! حسنہ و سیئہ کا یہ اصل الاصول ذہن نشین کرلو کہ) ہر مسرت انگیز شے (مثلاً مال و دولت، فتح و کامیابی اور منفعت و افادیت) جو تجھے ملتی ہے، تجھے اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے ملتی ہے، اور (بخلاف اس کے) جس غم انگیز شے (جیسے شکست و ناکامی،

زیانِ مال و جان وغیرہ وغیرہ) تُو دوچار ہوتا ہے، وہ تیرے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ ہم نے (پیارے نبیؐ!) آپ کو کل بنی نوعِ انسان (Mankind) کے رُشد وہدایت کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس (واقعیت) پر اللہ کی شہادت کافی ہے۔

80 4 مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ‌ ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا

جو لوگ پیغمبرِ (اعظم وآخرؐ) کی فرماں برداری کرتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے احکام بجالاتے ہیں (کیونکہ آپؐ وحی و تنزیل کے مطابق ہی کہتے ہیں یا لوگوں کو ہدایات دیتے ہیں)؛ لیکن جو لوگ ایسا کرنے سے رُوگردانی کرتے ہیں (تو وہ اس کے نتائج کے خود ذمے دار ہوں گے، کیونکہ) ہم نے آپ کو پاسبان (Warden) بنا کر نہیں بھیجا ہے۔

81 4 وَيَقُوۡلُوۡنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوۡا مِنۡ عِنۡدِكَ بَيَّتَ طَآٮِٕفَةٌ مِّنۡهُمۡ غَيۡرَ الَّذِىۡ تَقُوۡلُ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَكۡتُبُ مَا يُبَيِّتُوۡنَ‌ ۚ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا

اور یہ لوگ آپ کے سامنے توآپ کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں، لیکن جب آپ سے الگ ہوتے ہیں تو توان میں سے ایک گروہ راتوں کوآپ کی باتوں کے خلاف منصوبے بناتا ہے (تاکہ کسی کو پتا نہ چلے، لیکن) اللہ تعالیٰ ان کی باتوں کو (اُن کے حلق کے اُلوہی ٹیلی وژن) میں ریکارڈ کراتا جاتا ہے (نیز دیکھیے الاسراء ۱۳:۱۷)۔ آپ ان کی پرواہ نہ کریں اور اللہ تعالیٰ (کے حکیمانہ قانونِ تدبیری) پر بھروسہ رکھیں؛ اور آپ کے لیے اللہ کا کارساز و محافظ ہونا کافی ہے۔

82 4 اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ‌ ؕ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَيۡرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوۡا فِيۡهِ اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا

کیا یہ قرآن مجید میں تفکر بالحق، یعنی بامقصد اور حکیمانہ و محققانہ انداز میں غور و فکر نہیں کریں گے (تاکہ ان پر یہ حقیقت منکشف ہو جاتی کہ) اگر یہ غیر اللہ، یعنی اللہ کے سوا کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں بکثرت اختلاف و تضادات (نمبر ۹) (Contradiction and discrepancies) پاتے۔

حواشی نمبر ۹ - اس دلیل میں یہ فکر انگیز نکتہ پایا جاتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا ہر متنفس کے کلام میں اختلاف و تضاد (Discrepancy and incongruity) کا پایا جانا فطری امر ہے۔

83 4 وَاِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ ؕ وَلَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَى
الرَّسُوۡلِ وَاِلٰٓى اُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ الَّذِيۡنَ يَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ مِنۡهُمۡ‌ ؕ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ
وَرَحۡمَتُهٗ لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّيۡطٰنَ اِلَّا قَلِيۡلًا

اور جب وہ امن (= سلامتی، صلح، کامرانی) یا خوف (حملے، شکست وغیرہ وغیرہ) کی کوئی خبر، یعنی افواہ سُن پاتے ہیں تو (بغیر تحقیق وتفتیش کے فوراًلوگوں میں) پھیلانے لگتے ہیں۔ (بجائے اس کے) اگر اسے رسول اکرم اور اپنے ہم کیش حکام کے پاس لے جاتے تو ان میں سے جو صحیح نتیجے کا استنباط (Infer) کرنے کی کوشش کرتے تو اس کی اصلیت کو معلوم کر لیتے۔ اور (یاد رکھیں کہ) اگر اللہ تعالیٰ کا احسان و کرم تمھارے شاملِ حال ہوتا نہ اس کی شفقت و رحمت، تو معدودے چند کے سوا باقی سب شیطان (The Devil) کے پیچھے لگ جاتے، یعنی شریر و نافرمان لوگوں کے پیرو کار بن جاتے۔

حواشی نمبر ۱۰- اس سے مستنبط ہوا کہ افواہیں پھیلانا شیطانی فعل ہے۔

84 4 فَقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَـفۡسَكَ‌ وَحَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ ۚ عَسَى
اللّٰهُ اَنۡ يَّكُفَّ بَاۡسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاۡسًا وَّاَشَدُّ تَـنۡكِيۡلًا

(پیارے نبیؐ!) آپ اللہ کی راہ میں، یعنی اس کے نظامِ اسلام اور لوگوں کے حقوق انسانی کی خاطر جہاد بالسیف یا جنگ کریں۔ آپ صرف اپنے اعمال کے ذمے دار ہیں (دوسروں کے اعمال کے نہیں)۔ بہر حال، آپ اہل ایمان کو (جہاد بالسیف) کا شوق دلاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ (کا حکیمانہ قانونِ تدبیری) جلد ہی نظامِ اسلام کی مخالفت کرنے والے کے ہاتھوں کو لڑائی کرنے سے روک دے گا۔ اللہ تعالیٰ (کے حکیمانہ قانونِ تدبیری) کی قوت انتہائی شدید اور تعزیر (Punishment) بھی بے حد اذیتناک ہے۔

85 4 مَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنۡ لَّهٗ نَصِيۡبٌ مِّنۡهَا‌ ۚ وَمَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً
سَيِّئَةً يَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقِيۡتًا

(اللہ تعالیٰ کا قانونِ مُکافاتِ عمل یہ ہے کہ) جو کوئی اِحسان و خیر کے حسین کاموں میں اعانت کرتا ہے تو ان کے حسین نتائج میں اُسے بھی اجرِ حسنہ ملتا ہے۔ اور (بخلاف اس کے) جو غم انگیز اور بھیانک کاموں میں معاونت کرتا ہے تو اس کے غم آفرین اور

گھناؤنے نتائج و عواقب میں اُسے بھی حصہ ملے گا۔اور (یاد رکھو! کہ) اللہ تعالیٰ ہر شے یا سعی و محنت کو تحفظ دینے اور بارآور کرنے والا ہے۔

86 4 وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا

اور (مسلمانوں!) جب کوئی شخص تمھیں تمھاری سلامتی و بقا کی دُعا دے (یعنی السلام علیکم کہے) تو تم اس سے بہتر الفاظ میں دعائے سلامتی و بقا دو (یعنی السلام علیکم کے ساتھ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے الفاظ کا اضافہ کردو) یا جواب میں ویسی ہی دعا دو۔ یقین رکھو! اللہ تعالیٰ ہر شے (= قول و فعل) کا حساب رکھنے والا ہے۔ (اس کا مطلب ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسان کے حلقوم میں جو الوہی حلقومی کیسٹ نصب کر رکھا ہے، اس میں اس کے تمام اقوال و افعال بھی ریکارڈ ہوتے رہتے ہیں اور حرکات و سکنات بھی۔

87 4 اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا

بس اللہ (ہی معبود و حاکم) ہے، اس کے سوا کوئی اور معبود و محبوب ہے نہ حاکم و مُطاع۔ اس بات میں قطعاً شک و اضطراب نہیں پایا جاتا ہے کہ وہ قیامت کے روز تم سب کو (تمھارے اعمال کی جزا دینے کے لیے بالضرور) جمع کرے گا۔ اور اپنے قول و اقرار میں اللہ سے بڑھ کر اور کون سچا ہو سکتا ہے؟، یعنی ہرگز نہیں ہو سکتا۔

88 4 فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا

(مسلمانو!) تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافق لوگوں کے بارے میں مختلف الرائے فریق بن گئے ہو، جبکہ اللہ (کے قانونِ مُکافاتِ عمل) نے ان کے اعمالِ سُوء کے بدلے انھیں (کفر کی طرف) اُلٹا پھیر دیا ہے۔ کیا تم اُن کو راہِ راست پر لانا چاہتے ہو، جن کو اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مُجازات و احترامِ آرزو) نے گمراہ کر دیا ہے؟ اور جن پر اللہ (کا قانونِ مجازات و احترامِ آرزو) راہِ راست گم کر دے، تم ان کو راہِ راست پر لانے کا کوئی طریقہ نہیں پاؤ گے۔

89 4 وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ
حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا

اُن کی آرزو یہ ہے کہ تم بھی نظامِ اسلام کو ماننے سے انکار کر دو، جس طرح وہ اسے ماننے سے انکار کر چکے ہیں، تا کہ تم بھی کفر میں ان کے برابر ہو جائو۔ ان میں اپنے معاون و دوست نہ بنائو، جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں، یعنی اس کے نظامِ اسلام کے استحکام و بقا کی خاطر ہجرت (Migrate) نہ کر جائیں۔ لیکن اگر وہ ایسا کرنے سے گریز کریں (اور ریشہ دوانیاں کریں) تو اُن کو جہاں پائو، دبوچ لو اور قتل کر ڈالو۔ اور (یاد رکھو!) ان میں سے کسی کو اپنا حامی و دوست نہ بنائو اور نہ معاون و مددگار ہی۔

90 4 اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ
صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ
اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا

اس سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو (دشمنوں سے الگ ہو کر) اس قوم کے لوگوں کے پاس چلے جائیں، جن کے اور تمھارے مابین معاہد صلح (Treaty of peace) طے پا چکا ہو، یا وہ لوگ جو جنگ سے دل برداشتہ ہو کر تمھارے پاس چلے آئیں، نہ تم سے لڑیں اور نہ (تمھاری طرف سے) اپنی قوم سے لڑیں (تو اُن سے تعرض نہ کیا جائے)۔ اور اگر اللہ چاہتا تو اُن کو بھی تم پر مسلط کر سکتا تھا؛ اس صورت میں وہ تم سے ضرور جنگ کرتے۔ اور اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور جنگ بھی نہ کریں، بلکہ تمھیں صلح و آشتی کا پیغام بھیجیں تو اللہ نے ان سے لڑنے کی تمھارے لیے کوئی وجہِ جواز نہیں رکھی۔

91 4 سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى
الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ
وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا

تمھیں ایسے لوگوں سے بھی پالا پڑے گا جو (مصلحتاً) تم سے بھی صلح وآشتی اور اپنی قوم میں بھی صلح وآشتی سے رہنا چاہتے ہیں، لیکن جب انھیں (تمھارے خلاف) فتنہ انگیزی کرنے کی دعوت دی جائے تو اس میں کود پڑتے ہیں۔ اگر وہ تم سے کنارہ کش نہیں ہوتے، اور نہ تم سے صلح وآشتی کی درخواست ہی کرتے ہیں، نیز نہ اپنے ہاتھوں کو روکتے ہی ہیں، یعنی تم پر دست درازی کرنے سے باز نہیں آتے، تو انھیں جہاں پاؤ دبوچ لو اور تہِ تیغ کر ڈالو۔ اور ہم نے ان سے جہاد بالسیف کرنے کی تمھارے لیے واضح حجت قائم کر دی ہے۔

92 4 وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے اور نہ یہ شایانِ شایان ایمان ہے کہ وہ کسی مومن کو عمداً ہلاک کر ڈالے، لیکن اگر بھول چوک سے اس سے یہ فعل سرزد ہو جائے (تو یہ قابلِ مواخذہ نہیں)۔ پھر اگر کوئی مومن دوسرے مومن کو سہو و غلطی سے ہلاک کر ڈالے تو اُسے ایک مومن غلام کو آزاد کرنا اور خون بہا (Compensation) مقتول کے ورثا کو ادا کرنا ہوگا؛ اس سے استثناء کی صورت یہ ہے کہ وہ ایثار کر کے خون بہا معاف کر دیں۔ اگر مقتول تمھاری حریف متحارب قوم کا فرد مؤمن ہو تو تمھیں صرف ایک مومن غلام آزاد کرنا بس کرے گا۔ لیکن اگر وہ ایسی قوم کا فرد ہو جس کا تمھارے ساتھ معاہدۂ امن (Treaty of mutual alliance) ہو تو قاتل کو مقتول کے وراثوں کو کفارہ (قصاص یا خون بہا) دینا بھی لازم ہے اور ایک مؤمن غلام آزاد کرنا بھی۔ اگر ایسا کرنے کی اس میں مالی استطاعت نہ ہو (یا ایسا غلام میسر نہ ہو) تو اُسے دو ماہ متواتر روزے رکھنا ہوں گے۔ ایسا کرنا اللہ کے رجوع برحمت کرنے کا موجب ہو گا۔ اور اللہ علیم بالذات۔ حکیم بالذات ہے۔

93 4 وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا

اور جو شخص کسی مومن کو عمداً یا ارادۃً قتل کر دے تو اس (قتلِ عمد) کی سزا جہنم (Hell) ہے، جس میں وہ ابدالآباد تک رہے گا؛ نیز وہ اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مُکافاتِ عمل) کی گرفت و تعزیز کا مستوجب اور اس کی رحمت و مغفرت سے محروم و دور ہو جائے گا۔ اور اللہ نے اس کے لے شدید ترین عذاب تیار کر رکھا ہے۔

94 4 يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

مؤمنو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تحقیق و احتیاط سے کام لیا کرو (Be cautious and discriminate)۔ لہٰذا جو شخص تمھیں سلامتی کی دُعا دے، یعنی السلام علیکم کہے تو اُسے محض اس غرض سے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو (یعنی ریاکاری کر رہے ہو)، تاکہ تم دنیوی زندگی کی متاع (یعنی فانی مالِ غنیمت) حاصل کرو۔ یاد رکھو! اللہ کے پاس دینے کو بہت زیادہ مالِ غنیمت (Spoils in abundance) اور معنوی فوائد ہیں۔ (غور کرو) پہلے تم بھی ایسے ہی تھے، یعنی مالِ غنیمت کی خاطر لڑائیاں کیا کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا (یعنی تمھیں صرف اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کا حکم دیا، لہٰذا کوئی اقدام کرنے سے پہلے) احتیاط سے تحقیق کر لیا کرو (Investigate carefully)، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس کی سب معلومات رکھنے والا ہے۔

95 4 لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ

(یاد رکھو!) مومنوں میں سے جو لوگ کسی معذوری کے بغیر (جہاد پر جانے کے بجائے) بیٹھے رہتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں اپنے مال و منال اور جسم و جاں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے۔ اللہ کی راہ میں اپنے مال و منال اور جسم و جاں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے (جہاد سے گریزاں و ترساں، گھروں میں) بیٹھے رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔ بہر حال، اللہ تعالیٰ سارے کے سارے مؤمنوں کو خیر و حسنہ عطا کرنے کا وعدہ کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ جہاد سے گریزاں و ترساں رہنے والوں کی بہ نسبت مجاہدین کو اپنے فضل سے جلیل القدر صلہ دے گا۔

96 4 دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ وَمَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا

نیز ان کو ارفع درجات، بخشش و تحفظ اور خیر و حسنہ سے نوازے گا؛ اور اللہ تعالیٰ ہے ہی بخشش کرنے والا - از بس ترس کھانے اور رحم و کرم کرنے والا۔

97 4 اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَالُوۡا فِيۡمَ كُنۡتُمۡ‌ؕ قَالُوۡا كُنَّا
مُسۡتَضۡعَفِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ قَالُوۡۤا اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِيۡهَا‌ؕ فَاُولٰۤـئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ
جَهَـنَّمُ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا

یقین مانو کہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والوں (یعنی اپنے آپ کو اہلِ نار بنانے والوں) کو فرشتے وفات دینے لگتے ہیں تو اُن سے پوچھتے ہیں: "تم نے دنیا میں کیسی اور کن احوال و ظرف میں زندگی کی"؟ وہ کہیں گے-: "ہم کیا کرتے؟) ہم تو دنیا میں کمزور و بے بس تھے" فرشتے جواب دیں گے: "کیا تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ و وسیع (Spacious) نہ تھی۔ تم وہاں سے ہجرت یا نقل مکانی (Migration) کر جاتے (جہاں تم اللہ تعالیٰ کے احکام و تعلیمات کے مطابق حیاتِ طیبہ بسر کرتے)۔ چنانچہ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ (Abode) دوزخ ہوگا، اور یہ سفرِ زندگی کی منزلِ آخر انتہائی خوفناک و غم انگیز (Last awful and grievous destination) ہے۔

98 4 اِلَّا الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ حِيۡلَةً
وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ سَبِيۡلًا

اس سے وہ کمزور و بے بس مرد، عورتیں اور لڑکے مستثنیٰ ہیں، جو ہجرت کرنے کی کوئی تدبیر و چارہ نہیں کر سکتے اور نہ ان کو ذریعۂ ہجرت ہی میسر ہے (یعنی ان کی "جائے ماندن نہ پائے رفتن" ایسی حالت ہے۔

99 4 فَاُولٰۤـئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّعۡفُوَ عَنۡهُمۡ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوۡرًا

ان لوگوں سے اللہ در گزر فرمائے گا؛ اور اللہ تو ہے ہی معاف و در گزر کرنے والا -- بخشنے اور تحفظ دینے والا۔

100 4 وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ
يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت یا ترکِ وطن کرتا ہے تو اُسے دنیا میں کثرت سے امن سے رہنے کی جگہیں میسر آئیں گی اور اس پر کشائش کی راہیں کھل جائیں گی؛ نیز جو شخص اپنا گھر بار چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہے اور راہ ہی میں انتقال کر جاتا ہے تو اُسے اس کا اجرِ (حسنہ) دیناء اللہ تعالی پر لازم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سیّآت محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا - از بس ترس کھانے، دلدر دور کرنے، در گزر کرنے اور بار بار رحمت ارزانی کرنے والا۔

101 4 وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ
خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا

اگر تم دنیا میں (جہاد یا دیکھ بھال یا سراغ رسانی (Reconnaissance or patrolling) کے لیے رہروی کر رہے ہو اور تمھیں کافر لوگوں سے ایذا رسانی کا خوف وخطر لاحق ہو تو قیامِ صلوٰۃ میں قصر (Shorten) کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یاد رکھو کہ کافر، یعنی نظامِ اسلام کو قبول نہ کرنے والے تمھارے کھلے دشمن ہیں!

102 4 وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ
وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ
اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى
مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا

(اے نبیؐ !) آپ جب ان مسلمانوں میں موجود ہوں اور ان کے لیے صلوٰۃ یا نماز قائم کریں تواُن میں سے ایک گروہ کوآپ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، لیکن ہتھیاروں سے لیس ہونا ان کے لیے ضروری ہے۔ پھر وہ سجدہ کرچکیں تو (حفاظت کی خاطر) آپ سے الگ کھڑے ہو جائیں۔ پھر دوسرا گروہ، جس نے ابھی صلوٰۃ ادا نہیں کیا ہو، اس کی جگہ آپ کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرے۔ لیکن ان کے لیے حفظِ ماتقدم کا سامان (Precautionary measures) کر لینا اور ہتھیاروں سے لیس ہونا لازم ہے۔ (یاد رکھیے کہ) جن لوگوں نے نظام اسلام قبول کرنے سے انکار کیا ہے وہ تمنا کرتے ہیں: کاش! تم اپنے ہتھیاروں اور سازوسامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں۔ (اس لیے تمھیں اپنے بچاؤ اور ہتھیاروں اور سازوسامان سے غافل نہیں ہونا چاہیے) ہاں! اگر بارش کے سبب تمھیں تکلیف ہوتی ہو یا تم بیمار ہو جاؤ اور اپنے ہتھیار اُتار دو تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن حفظِ ماتقدم کا سامان کر لینا، اور چوکنے رہنا ہر حال میں ضروری ہے۔ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق کافروں کی کفر کی پاداش میں) ان کے لیے ذلیل کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

103 4 فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

اور جب تم صلوٰۃ ادا کر چکو تو کھڑے، بیٹھے اور کروٹوں یا پہلوئوں کے بل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات میں غور وفکر کرنے کو اپنا شعار بنالو۔ پھر جب (دشمنوں کے حملے کا خوف جاتا رہے اور) تمھیں اطمینان ہو جائے تو صلوٰۃ معمول کے مطابق قائم کرو۔ یقینا مقررہ اوقات پر صلوٰۃ قائم کرنا مؤمنوں پر لازم کر دیا گیا ہے۔

104 4 وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

اور (جنگ میں متحارب قوم یا) دشمن کا تعاقب کرنے میں سستی نہ کرنا (Slack not in pursuit of the foe)۔ اگر تمھیں (جنگ میں) رنج والم پہنچتا ہے تو تمھارے دشمنوں کو بھی ویسا ہی رنج والم پہنچتا ہے، جیسا تمھیں پہنچتا ہے (تمھیں ان پر فضیلت یہ ہے کہ) تم رجائیت پسند ومتوکل ہو اور وہ نہیں ہیں۔ اور (یاد رکھو کہ) اللہ علیم بالذات -- حکیم بالذات ہے، یعنی اللہ تعالیٰ علمِ کلی اور کل معلومات بذاتِ خود رکھنے والا -- غایت درجہ دانش منداور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سرانجام دینے والا ہے۔

105 4 اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ‌ ؕ وَلَا تَكُنۡ لِّـلۡخَآٮِٕنِيۡنَ خَصِيۡمًا

(اے نبیؐ !) ہم نے یہ کتاب (یعنی قرآن مجید) جو سراسر سچی ہے، دائمی اور سچے مقصود واِفادہ کے لیے آپ (کے قلب) پر نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان ان نزاعی معاملات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کے مطابق جو اس کتاب کے ذریعے آپ کو دیے ہیں، کیا کریں، اور ایسا نہ ہو کہ آپ امانت میں خیانت کرنے والوں کے وکیل وحامی بن جائیں۔

106 4 وَّاسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا

اور اللہ تعالیٰ سے (لغزش وخطا کی) معافی وبخشش اور حفاظت کی دُعا مانگتے رہیں؛ بلا شبہ اللہ تعالیٰ بخشنے وحفاظت کرنے والا- بے انتہا ترس کھانے، دُکھوں سے نجات دینے اور شفقت ورحمت کرنے والا ہے۔

107 4 وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِيۡنَ يَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ خَوَّانًا اَثِيۡمًا

اور آپ کو ان لوگوں کی وکالت نہیں کرنا چاہیے، جو اپنے نفسوں کی خیانت کرتے ہیں، یعنی اعمالِ سوء کا ارتکاب کرکے ان کو امانت طمانیت سے محروم رکھتے ہیں۔ یادرکھو! اللہ تعالیٰ اپنے نفس کی امانتِ طمانیت میں خیانت کرنے والے- اپنے آپ کو رہینِ اضطراب وذلت کرنے والے کو پسند نہیں کرتا، یعنی اس سے نفرت کرتا ہے۔

108 4 يَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمۡ اِذۡ يُبَيِّتُوۡنَ مَا لَا يَرۡضٰى مِنَ الۡقَوۡلِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطًا

ایسے خیانت کرنے والے گناہگار اپنی خیانت کو لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں سکتے؛ وہ تو اس وقت بھی اُن کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتوں کو ایسی باتیں کرتے ہیں، جنہیں وہ پسند نہیں کرتا؛ اور جو وہ کرتے رہتے ہیں اللہ (کا علم وقانونِ مجازات) ان کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

109 4 هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَاۤءِ جَادَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا

تم وہی لوگ تو ہو جو دنیوی زندگی میں ان (مجرموں) کی طرف سے بحث و نزاع تو کر لیتے ہو، لیکن (بتاؤ کہ) قیامت کے روز کون اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی طرف سے بحث و نزاع کرے گا؟ یا ایسا کون ہے جو اِن کی وکالت و حمایت کرنے والا ہو گا (یعنی ہرگز نہیں ہو گا)۔

110 4 وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡۤءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا

اور (یہ اُصولِ مغفرت و رحمت یاد رکھو کہ) جو شخص بھیانک اور غم انگیز کام کر بیٹھے یا اپنے نفس پر ظلم کر چکا ہو (یعنی اُسے رہینِ خوف و حزن بنا بیٹھا ہو)، پھر (نادم و پشیمان ہو جائے اور قدرت کے قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈر کر خلوصِ دل سے) اللہ تعالیٰ سے بخشش و حفاظت کی دُعا مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے و تحفظ دینے والا - بے انتہا ترس کھانے، دُکھ دور کرنے اور رحمت کرنے والا پائے گا۔

111 4 وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا

اور جو کوئی کسی جرم یا خوف آفرین و غم انگیز فعل کا ارتکاب کرتا ہے، وہ دراصل اپنے نفس کے لئے سیئات کماتا ہے، یعنی اس کے اثراتِ خوف و حزن خود اس کے قلب پر مرتب ہوتے ہیں (کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ مکافاتِ عمل ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ علم کلی رکھنے والا - غایت درجہ دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔

112 4 وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡٓـئَةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡٓــًٔا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا

اور جو شخص قصور (Delinquency) یا جرم (Crime) تو خود کرے اور اُسے کسی بے گناہ (innocent) کے سر منڈھے، تو اُس نے بہتان اور رمنہ بولتے گناہ (Flagrant sin، کے گھناؤنے نتائج) کا بارِ گراں اُٹھالیا۔

113 4 وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا
يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا
لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا

(ہمارے پیغمبرؐ !) اگر اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل، یعنی اِحسان و کرم نہ کرتا اور نہ اس کی رحمت، یعنی شفقت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت آپ کے شاملِ حال ہی ہوتی، تو ان لوگوں کی ایک جماعت آپ کو راہِ راست سے ہٹانے (To mislead you) کی ٹھان چکی تھی؛ وہ آپ کو بھٹکا نہیں سکتے، بلکہ اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں؛ آپ کو کچھ نقصان پہنچانا، اُن کے بس کی بات نہیں؛ اور (اس لیے بھی کہ) اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت، یعنی قرآن حکیم کے ساتھ بدرجۂ غایت، دانشمندی بھی ارزانی کی ہے؛ نیز آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو آپ جانتے نہ تھے۔ اور اس کا بے اِنتہا فضل و کرم بھی آپ کے شاملِ حال ہے۔

114 4 لَا خَيۡرَ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰٮهُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۢ
بَيۡنَ النَّاسِ ؕ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ فَسَوۡفَ نُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا

ان لوگوں کے بیشتر خفیہ مشورے (Secret conferring) خیر و حسنہ کے لیے نہیں ہوتے؛ البتہ جو لوگ صدقہ یا احسان یا مالی تعاون یا معروف، یعنی حسن عمل کی تلقین و تاکید کرتے ہیں یا لوگوں کے درمیان صُلح و آشتی کے منصوبے بناتے ہیں، اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں، محض رضائے الٰہی کے لیے، تو ہم انھیں حسین اجرِ فراواں دیں گے۔

115 4 وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَـهُ الۡهُدٰى وَيَـتَّبِعۡ غَيۡرَ
سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَـنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا

اور جو شخص رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یعنی اللہ تعالیٰ کے دینِ اسلام یا نظامِ زندگی کی جو آپؐ نے پیش کیا ہے، نیز آپ کی سنتِ حسنہ) کی مخالفت و مزاحمت کرتا ہے، باوجود اس کے کہ اس پر ہدایت یا حسین و فطری راہِ راست واضح طور پر منکشف کر دی گئی ہے، اور مومنوں کی راہِ مستقیم کے علاوہ کسی اور کی راہ پر سفرِ زندگی کرنا پسند کرتا ہے تو ہم (اپنے قانونِ احترامِ آرزو کے مطابق) اُسے اسی راہ پر چلنے دیتے ہیں اور (وہ چونکہ جہنم میں لے جانے والی راہ ہوتی ہے، اس لیے) وہ اسے جہنم میں پہنچا دیتی ہے۔ سفرِ زندگی کی یہ منزلِ آخر بڑی ہی بھیانک ہے۔

116 4 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰ لِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَمَنۡ
يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا

تسلیم بالیقین کرو کہ (اللہ وحدہٗ لاشریک اِس ظلمِ عظیم کو) ہر گز معاف نہیں کرے گا (یعنی اس کے قبیح اثرات کو مُشرک کے قلب سے کبھی محو نہیں کرے گا) کہ اس کے ساتھ (یعنی اُس کی ذات و صفات، قوانین واحکام اور تعلیمات واُمور کی حکمرانی میں) کسی کو شریک و سہیم مانا جائے؛ لیکن اس یعنی شرک (ایسے گناہِ کبیرہ اور ظلمِ عظیم) کے علاوہ وہ (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری کے مطابق) جس گناہ یا گناہوں کو جس کے لیے چاہے گا بخش دے گا (یعنی ان کے قبیح اثرات کو اس کے قلب سے محو کر دے گا)۔ (یاد رکھو!) جس کسی نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک و سہیم مانا، نتیجۃً، وہ راہِ راست سے بھٹک کر اس سے بہت دور چلا گیا۔

117 4 اِنۡ يَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰـثًا‌ ۚ وَاِنۡ يَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَيۡـطٰنًا مَّرِيۡدًا

یہ مشرک اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو (اپنی استمداد و حاجت روائی اور مشکل کشائی و کارسازی کے لیے) پکارتے ہیں، یعنی اُن سے دُعا کرتے ہیں؛ یہ (امداد طلب کرنے کے لیے) پکارتے ہیں تو شیطانِ مردود کو۔ بالفاظِ دیگر، مشرک کمزور و ناتواں اور محتاج و بے بس ہستیوں کو اپنے معبود قرار دے کر ان سے امداد طلب کرتے ہیں؛ نیز وہ سرکش طاغوتی قوتوں کو اپنا رب سمجھ کر ان سے استعانت کی اِستدعا کرتے ہیں۔

118 4 لَّعَنَهُ اللّٰهُ‌ ۘ وَقَالَ لَاَ تَّخِذَنَّ مِنۡ عِبَادِكَ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا

اللہ، شیطان پر لعنت کر چکا ہے، یعنی اُسے اپنی رحمت و مغفرت اور نصرت و ہدایت سے دور و محروم کر چکا ہے؛ اُس نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا تھا: "میں تیرے بندوں سے ان کے مساوی پیداواری حق معلوم یا تیرا مقرر کردہ حصہ ضرور بالضرور لے لیا کروں گا"۔ (جیسا کہ فرعونی حکمران و ہامانی حکام، قارونی سرمایہ دار، سُود خور، سودی سرمایہ کار اور آزر و طاغوتی حرام کار و حرام خور، لوگوں سے ان کا حق معلوم سلب و غصب کرتے رہتے ہیں)۔

119 4 وَّلَاُضِلَّـنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ‌ ؕ وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا

اور میں (اپنی وسوسہ اندازی اور جمالیاتی فریب کاری کے ذریعے (نمبر ۱۱) اُنھیں راہِ راست سے ضرور بالضرور بھٹکاتا رہوں گا؛ اور ان کو اپنی آرزوں کا گرویدہ وپرستار بناتا رہوں گا (نمبر ۱۲)؛ اور انھیں جانوروں کے کان چیرنے کی تاکید کرتا رہوں گا (نمبر ۱۳) نیز اُنھیں اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ خَلق وخُلق میں تبدیلی کرنے کی تلقین کرتا رہوں گا (یعنی عورتوں کو بانجھ، مَردوں کو نامرد یا مخنث، جانوروں کو خصی بنانے اور اپنے قلوب کو ٹیڑھا اور اندھا، یعنی حق کور، حُسن کور اور راہ ومنزل کور اور اپنے آپ کو برگشتۂ جنس [Perverter) وغیرہ وغیرہ بنانے کی ترغیب وتحریص دیتا رہوں گا؛ اور (یاد رکھو!) جس نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست وحامی بنایا، وہ صاف خسارے میں پڑ گیا، یعنی اُس نے صاف دُنیوی واُخروی حسنہ کا نقصان اُٹھایا۔

حواشی نمبر ۱۱- شیطان کے وسوسہ اندازی (دیکھیے الناس ۴: ۱۱۴-۵) نمبر ۱۲- جمالیاتی فریب کاری (دیکھیے الانعام ۶: ۴۳ وبمواضع کثیرہ۔

نمبر ۱۳- ایامِ جاہلیت میں رسم تھی کہ جب اونٹنی پانچ بچے جن لیتی اور پانچوں نر ہوتا تو اُس کے کان چیر کر اس کو چھوڑ دیتے؛ نہ اُس پر سوار ہوتے اور نہ اس سے کوئی کام لیتے۔ یہ ایک مشرکانہ رسم تھی، یعنی بتوں کے نام پر ایسا کرتے تھے۔ اس کو بحیرہ کہتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ بتوں کی پرستش کا یہ ایک حصہ تھا کہ جانوروں کے کان چیر دیتے تھے۔

120 4 يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا

شیطان اُن کو بہکاوے دیتا اور سبز باغ دکھاتا رہتا ہے، اور شیطان کے بہلاوے سراب وفریب (The mirage and illusion) کے سوا کچھ نہیں ہوتے۔

121 4 اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا

ایسے لوگوں، یعنی شیطان کے پیروکاروں کے رہنے کی جگہ جہنم ہے، اور وہاں سے راہِ فرار (Way of escape) نہیں پا سکیں گے۔

122 4 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

اور جو لوگ ایمان لائے، یعنی انھوں نے اللہ تعالیٰ کے نظامِ اسلام میں اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی کرنا قبول کر لیا، اور اعمالِ صالحہ یا عدل واحسان کے اُمور سرانجام دیے ہیں، ہم انھیں جلد اور بالضرور (ان دیکھے الحیوانی (نمبر ۱۴) باغات میں داخل کریں گے، جن کے نیچے چشمے رواں دواں ہوں گے، جہاں (حسین و سرور انگیز مناظر میں) وہ ہمیشہ زندگی کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے، اور کون اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی بات کا پکا اور سچا ہے؟ یعنی نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہی ہے۔

حواشی نمبر ۱۴- جنت قرۃ العین ایک تو اَن دیکھی ہے اور دوسرے الحیوان میں ہے، اس نسبت سے اُسے الحیوانی کہا گیا ہے۔ نمبر ۱۵ - یہ بات متحقق ہوئی کہ جنت قرۃ العین میں جانے کی شرط یہ ہے کہ انسان مومن اور صالح ہو۔

123 4 لَيۡسَ بِاَمَانِيِّكُمۡ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ‌ؕ مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡۤءًا يُّجۡزَ بِهٖۙ وَلَا يَجِدۡ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا

جنت محض خالی خولی تمناؤں (نمبر ۱۶) سے نہیں ملتی، یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانونِ مکافات ہے، لہٰذا یہ) نہ تو تمھاری خالی خولی تمناؤں سے (تمھیں ملے گی) اور نہ اہل کتاب (یعنی جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے) کی خالی خولی تمناؤں سے انھیں ملے گی، (وہ ایمان واعمالِ صالحہ کے صلے میں ملتی ہے؛ لہٰذا) جو کوئی قبیح اور غم انگیز کام کرے گا، ان کا صلہ بھی اُسے ایسا ہی ملے گا؛ نیز وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا دوست وحامی پائے گا نہ مددگار۔ حواشی نمبر ۱۶- تمنا یا آرزو عمل سے سچی بنتی ہے۔ عمل کے بغیر تمنا یا آرزو جھوٹی یا خالی خولی ہوتی ہے۔

124 4 وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ نَقِيۡرًا

اور جو لوگ عدل واحسان کے کام کرتے ہیں، خواہ مرد ہوں یا عورتیں (نمبر ۱۷)، مگر ہوں مومن، یعنی اللہ تعالیٰ کے نظامِ اسلام اور اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرنے والے تو ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا، اور ان کے اجر میں ذرّہ برابر کمی نہیں کی جائے گی (کیونکہ ایسا کرنا ظلم یا ناانصافی ہے اور رب عاشق تو عدل بلکہ احسان و فضل کرنے والا ہے)۔

حواشی نمبر ۱۷- ثابت ہوا کہ جس طرح مرد اور عورتیں دونوں ایمان لانے اور عدل واحسان کے کام کرنے کے مکلّف ہیں، اُسی طرح وہ دنیا اور جنت قرۃ العین میں رب رحمٰن کی حسین و بے قیاس نعمتوں سے جمالیاتی حظ وثروت حاصل کرنے کے برابر کے حقدار ہیں

125 4 وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ‌ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا

اور دین یا اللہ کے نظامِ حیات کلی کے لحاظ سے اس شخص سے ارفع و افضل کون ہو سکتا ہے جس نے (حضرت ابراھیم علیہ السلام کی طرح (نمبر ۱۸) اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم کر دیا، یعنی اس کے نظامِ حیات کلی اور قوانین و احکام اور تعلیمات کو دل و جان سے تسلیم کر لیا، اس کی سعی و جستجو اللہ کے (نظام حیات کلی کے قیام و استحکام) کے لیے ہو، اور وہ احسان اور حسن عمل کرنے والا بھی ہو؛ اور اس نے (حضرت) ابراھیمؑ، جو مشرکوں سے الگ ہو چکے تھے اور مشرکانہ عقائد و رسوم سے پاک و منزہ تھے، کے مسلک کا اتباع بھی کیا۔ اللہ تعالی نے (حضرت ابراھیمؑ کو اپنا پیارا بنایا ہوا تھا (نمبر ۱۹)۔

حواشی نمبر ۱۸۔ دیکھیے البقرہ ۲: ۱۳۱۔ نمبر ۱۹۔ اس آیۂ جمیلہ میں اللہ تعالی کا دوست و منظورِ نظر بننے کا اُصول و طریقہ بتایا گیا ہے۔

126 4 وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطًا

اور جو کچھ بھی سماوی کروں اور ارضی کرے میں ہے، اللہ کی ملکیت ہے (لہٰذا اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے تمتع کے لیے ہے)؛ اللہ تعالی ہر شے کو محیط ہے، یعنی کل مخلوقات اللہ تعالی کے علم و نظر اور قبضۂ قدرت میں ہیں۔

127 4 وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ‌ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَمَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَـنۡكِحُوۡهُنَّ وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ ۙ وَاَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلۡيَتٰمٰى بِالۡقِسۡطِ‌ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيۡمًا

اور (اے نبیؐ!) آپ سے عورتوں (کے حقوق) کے متعلق فتویٰ مانگتے ہیں، یعنی حکم دریافت کرتے ہیں۔ اُن سے کہہ دیجیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے متعلق حکم دیتا ہے؛ (جواب بتایا جاتا ہے) اور اس نے یتیم عورتوں کے (یعنی بے سہار لڑکیوں، عورتوں، بیوائوں کے حقوق سے متعلق) حکم دیا ہے جو الکتاب، یعنی قرآن مجید میں سے تمھیں سنایا جاتا ہے کہ اُن کو تم وہ، یعنی اُن کے حقوق تو دیتے نہیں جو ان کے لیے مقرر کر دیے گئے ہیں، لیکن تم اُن سے نکاح کرنا چاہتے ہو (یہ ناانصافی ہے)؛ نیز اللہ تعالی بے یار و مددگار بچوں سے متعلق بھی حکم دیتا ہے اور یتیموں، یعنی بے یار و مددگار بچوں اور بڑوں کے متعلق بھی یہ حکم دیتا ہے کہ اُن

کی کفالت و نگہداشت، عدل وانصاف سے کرو۔ اور یقین جانو کہ احسان و حسنہ کا جو کام بھی تم کروگے، وہ اللہ تعالیٰ کے علم و نظر میں ہوگا۔

128 4 وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

اگر بیوی کو اپنے شوہر سے زیادتی یا بے اعتنائی کا خوف ہو تو مصالحت (Settlement) کی کوئی راہ نکال کر آپس میں صلح و صفائی کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور صلح و صفائی، بہر حال، احسن یا بہتر ہے۔ اور (یہ درست ہے کہ) نفسوں میں بُخل و حرص کا میلان ہوتا ہے، لیکن اگر تم احسان وایثار کرو اور رضائے الٰہی کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مجازات سے ڈرتے رہو تو یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی سب معلومات ہوتی ہیں۔

129 4 وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(یہ نفسیاتی اصول یاد رکھو کہ) خواہ کتنا ہی چاہو، تم اپنی بیویوں کے درمیان ہر گز عدل نہیں کر سکو گے، یعنی دونوں کو ان کے حقوقِ زوجیت مساویانہ طور پر ادا نہیں کر سکو گے۔ لہٰذا ایسا نہ ہو کہ ایک ہی بیوی کی طرف مائل ہو رہو، اور دوسری کو درمیان میں لٹکائے رکھو، یعنی اُس کی حالت ایسی نہ کر دو کہ وہ حق زوجیت سے محروم رہنے کے باوجود تمھیں چھوڑ کر دوسرا نکاح بھی نہ کر سکے۔ اور اگر تم (اپنی اصلاح کر لو، یعنی دونوں کے حقوق مساویانہ طور پر ادا کرنے لگو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بخشنے اور تحفظ دینے والا - بے حد ترس کھانے دُکھ درد دُور کرنے اور بے انتہا لطف و کرم کرنے والا۔

130 4 وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا

اور اگر (زوجین، یعنی شوہر اور بیوی میں مصالحت نہ ہو سکے اور) دونوں میں جدائی (Separation) ہو ہی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت، یعنی قدرت و موہبتِ بے قیاس سے دونوں کو ایک دوسرے سے بے نیاز و مطمئن کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بے قیاس نعمتیں پیدا کرنے کی قدرت رکھنے اور ارزانی کرنے والا- دانائے کل اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا۔

131 4 وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ وَصَّیۡنَا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ
مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَاِیَّاکُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَاِنۡ تَکۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَکَانَ
اللّٰہُ غَنِیًّا حَمِیۡدًا

اور جو کچھ بھی آسمانوں (Heavens) اور زمین میں ہے اللہ کی ملکیت ہے (لہٰذا یاد رکھو کہ کوئی متنفس بھی اس کی نعمتوں میں سے کسی نعمت کا مالک نہیں، نہ ہو سکتا ہی ہے)۔ اور تُم سے پہلے لوگوں کو جنھیں (اپنی) کتاب دی تھی، یہ تاکیدی حکم دیا تھا اور اب تمھیں بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب ورضوان کی طلب وآرزو کرتے اور اس کے قانونِ مُکافاتِ عمل سے ڈرتے رہو۔ اور اگر تم یہ حقیقت تسلیم بالعمل کرنے سے اِنکار کروگے (کہ تمھارے پاس جو مال ومنال، اراضی، زر وجواہر، جائیداد وغیرہ وغیرہ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت نہیں، بلکہ تم ان کے مالک ہو اور ان کو اپنے تصرف میں لانے کو مجاز ہو تو یاد رکھو!) جو کچھ افلاک اور کرہ ارضی میں ہے، اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے (اور اس کے کل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے تمتع کے لیے ہے، ورنہ) اللہ تو ہے ہی بے احتیاج وبے نیاز۔ ستودہ صفات ومحمود۔

132 4 وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا

اور (ایک بار پھر تمھیں اس حقیقت سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اس کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے (اور کوئی نہیں ہے)؛ اور اللہ تعالیٰ (اپنے اس دعوے کا) حامی ومُحافظ کافی ہے۔

133 4 اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡکُمۡ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاۡتِ بِاٰخَرِیۡنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیۡرًا

اے لوگو (تم اللہ تعالیٰ سے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو) اگر وہ چاہے تو تمھیں (اس منظرِ زمان ومکان سے) ہٹا دے اور تمھاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے؛ اور یقیناً اللہ ایسا کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

134 4 مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ
سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا

جو شخص صرف دنیوی حسنہ کا خواہشمند ہے (اور اُخروی حسنہ سے غافل ہے، اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ دُنیوی حسنہ بھی دے سکتا ہے اور اُخروی حسنہ بھی (للذا اُسے دنیوی حسنہ اور اُخروی حسنہ دونوں کی سچی آرزو کرنی چاہیے، اور آرزو حُسنِ عمل سے سچی بنتی ہے) اور اللہ سب کچھ جاننے والا - سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

135 4 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ
أَوِ ٱلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُوا۟ ۚ
وَإِن تَلْوُۥٓا۟ أَوْ تُعْرِضُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

اے لوگو جو ایمان لائے اور اسلام میں داخل ہوئے ہو! ہر حیثیت اور حال میں عدل و انصاف کے محافظ و نگران بن کر رہنا۔ ہمیشہ اللہ، یعنی حق کے لیے شہادت دینا، چاہے وہ تمھارے خلاف ہو یا تمھارے ماں باپ اور اعزہ و اقارب (Kindred) کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ امیر کی رُو رعایت کرنا نہ محتاج کی (یعنی نہ تو امیر کی امارت کی پروا کرنا اور نہ محتاج کی مفلسی پر ترس کھانا، ہر حال میں سچی گواہی دینا)۔ اللہ تعالیٰ اُن کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ اپنے جذبات و میلانات کا لحاظ نہ کرنا مبادا وہ تمھیں سچی گواہی دینے سے باز رکھیں۔ گواہی توڑ مروڑ کے نہ دینا

اور نہ گواہی دینے سے پہلو تہی ہی کرنا۔ یاد رکھو! تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کی سب معلومات رکھنے والا ہے۔

136 4 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ ءَامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَـٰبِ ٱلَّذِى نَزَّلَ عَلَىٰ
رَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَـٰبِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلْيَوْمِ
ٱلْـَٔاخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَـٰلًۢا بَعِيدًا

اے لوگو جو ایمان لا کر اِسلام میں داخل ہوئے ہو! (پورے پورے داخل ہو جاؤ، یعنی) اللہ تعالیٰ کی (توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت) پر، اور اس کتاب (= قرآن حکیم) پر جو اُس نے اپنے رسول (حضرت محمد ﷺ) پر نازل کی ہے (اور ہر اُس کتاب پر جو وہ پہلے (اپنے رسولوںؑ پر) نازل کر چکا ہے، پورے طور پر ایمان لاؤ۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ (کی توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت)، ملائکہ یا فرشتوں، اس کی کتابوں، رسولوںؑ اور روزِ آخرت (یعنی روزِ قیامت، نشاۃِ ثانیہ اور یوم الدین یعنی روزِ حساب و جزا) پر ایمان نہیں لاتا تو یقینا وہ راہِ راست سے بھٹک کر گمراہی میں بہت ہی دور نکل گیا۔

137 4 اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّمۡ يَكُنِ
اللّٰهُ لِيَـغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَـهۡدِيَهُمۡ سَبِيۡلًا

دیکھو ! جو لوگ ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے، پھر کفر کر کے اس سے نکل گئے، پھر ایمان لا کر نظامِ اسلام میں داخل ہوئے او ر پھر کفر کر کے اس سے نکل گئے، پھر اسلام کا انکار کر کے اس سے دور نکل گئے تو اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات و آرزو) ان کی مغفرت یعنی بخشش و حفاظت کا کوئی سامان نہیں کرے گا، اور نہ اُن پر راہِ راست ہی کھولے گا۔

138 4 بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِيۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمَا

(اے پیغمبرؐ) منافقوں کو یہ نوید دیجیے کہ ان کو یقینا کربناک عذاب کا مزہ چکھایا جائے گا۔ نمبر ۲۰۔

حواشی نمبر ۲۰ - بشارت میں یہ لطیف طنز ہے کہ چونکہ منافقانہ روش کی خلش ان کو مزہ دیتی ہے، للذا آخرت میں ان کو کربناک عذاب کا مزہ چکھایا جائے گا؛ نیز "عذب" میں لذت و مزہ کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔

139 4 الَّذِيۡنَ يَتَّخِذُوۡنَ الۡـكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ ؕ اَيَبۡتَغُوۡنَ
عِنۡدَهُمُ الۡعِزَّةَ فَاِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا

جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنے حامی و دوست بناتے ہیں، کیا وہ ان سے عزت و قوت (Honor and power) حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ یاد رکھیں کہ عزت و قوت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے (اس کے مستحق، اللہ، اس کے رسولؐ مومن ہیں، دیکھیے المنٰفقون ۸ : ۶۳)۔

140 4 وَقَدۡ نَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الۡـكِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكۡفَرُ بِهَا
وَيُسۡتَهۡزَاُ بِهَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَهُمۡ حَتّٰى يَخُوۡضُوۡا فِىۡ حَدِيۡثٍ غَيۡرِهٖ ‌ ۖ اِنَّكُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
جَامِعُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡكٰفِرِيۡنَ فِىۡ جَهَـنَّمَ جَمِيۡعَا

اے مومنو! تمھیں اس کتاب (= قرآن حکیم) میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر تم سُنو یا تمھیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے ساتھ کفر اور استہزاء کیا جارہا ہے (Are rejected and derided)، تو تم وہاں ان کے ساتھ ہر گز نہیں بیٹھو گے جب تک وہ دوسری باتوں میں نہ لگ جائیں، ورنہ تم بھی اُن جیسے ہو جاؤ گے (کیونکہ صحبتِ بد سے دلوں میں قبیح نفسیاتی لمحہ (Ugly and evil psychological moment) کی وقوع پذیری کے قوی امکانات ہوتے ہیں) یہ بات یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) منافقوں اور کافروں کو جہنم میں یکجا کرنے والا ہے۔

141 4 الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَـكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُـوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُـوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا

ان (مُنافق) لوگوں کی نفسیاتی کیفیت تو یہ ہے کہ وہ تمھارے متعلق (انجامِ کار کے) منتظر رہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمھیں فتح نصیب ہو تو (مالی منفعت اور احسان جتانے کی خاطر) کہتے ہیں کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے؟ یعنی کیا ہم نے تمھارے ساتھ ہو کر معرکہ آرائی نہیں کی تھی؟ اگر کامیابی کافروں کے حصے میں آئے تو (ان پر احسان رکھنے کی خاطر) کہتے ہی: "کیا ہمیں تم پر غلبہ (Mastery) حاصل نہ تھا، لیکن کیا ہم نے اہلِ ایمان سے تمھیں تحفظ (Protection) فراہم نہیں کیا تھا؟" اللہ یقینا قیامت کے روز تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا؛ اور (مومنو! مطمئن رہو!) اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مکافاتِ عمل اور قانونِ تدبیری کے مطابق) ہر گز کافروں کو مومنوں پر غالب نہیں ہونے دے گا۔

142 4 اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا

مُنافق لوگ (اپنی دانست میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے میں لگے ہوئے ہیں، حالانکہ اس کا قانونِ تدبیری (Law of Prudential Planning) ان کو مُبتلائے فریب کیے ہوئے ہے۔ اور جب وہ صلوٰۃ قائم کرنے لگتے ہیں تو بیدلی و کاہلی سے (Languidly and sluggishly) قیام کرتے ہیں، محض لوگوں کو دکھانے یا ان کے دکھاوے (Ostentation) کے لیے؛ نیز بہت کم اللہ تعالیٰ کا ذکر واذکار کرتے ہیں۔

143 4 مُّذَبۡذَبِيۡنَ بَيۡنَ ذٰلِكَ لَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ سَبِيۡلًا

(منافقت چونکہ طمانیت و یقین اور قوت فیصلہ مسلوب کر لیتی ہے، لہٰذ وہ اسلام اور کفر کے متعلق فیصلہ نہیں کر پاتے کہ کسے منتخب کریں، اس لیے اس بارے میں) وہ تذبذب کی حالت میں رہتے ہیں (Are distracted in mind)؛ نہ اسلام کے رہتے ہیں نہ کفر کے، بلکہ دونوں کے بین بین، نیمے۔بروں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (کا قانونِ آرزو و تدبیری) جس پر راہِ راست گم کر دے اُسے راہِ راست پر لانے کی تم ہر گز کوئی تدبیر نہیں کر سکتے

144 4 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ اَتُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ عَلَيۡكُمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا

اے لوگو جو ایمان لا کر نظام اسلام میں داخل ہوئے ہو! مومنوں کی بجائے کافروں، یعنی نظام اسلام کے دشمنوں کو اپنا حامی و دوست نہ بناؤ۔ کیا تم اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مجازات) کو اپنے خلاف واضح اور خود بولتا ثبوت پیش کرنا چاہتے ہو؟۔

145 4 اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِى الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ نَصِيۡرًا

یاد رکھو! منافق، النار، یعنی دوزخ کے تحت الثریٰ یا پاتال (In the lowest deep) میں ہوں گے، اور تُو وہاں کسی کو اُن کا حامی و مددگار اور شفیع نہ پائے گا۔

146 4 اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَاعۡتَصَمُوۡا بِاللّٰهِ وَاَخۡلَصُوۡا دِيۡنَهُمۡ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ وَسَوۡفَ يُؤۡتِ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَجۡرًا عَظِيۡمًا

اس مُہیب عذاب سے مستثنیٰ وہ لوگ ہیں، جو نادم و پشیمان ہو کر نفاق سے توبہ کر لیں، یعنی باز آجائیں، اور اپنے نفسیاتی احوال و ظروف اور کردار کی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوطی سے رشتہ جوڑ لیں (Hold fast to Allah)، یعنی اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر عمل کرنے کو اپنا شعار بنالیں۔ اور اپنے دین، یعنی نظامِ زندگی کو نفاق و کفر اور شرک ایسی برائیوں

سے پاک و منزہ کر کے اللہ تعالیٰ کے لیے مختص کر لیں، ان کی رفاقت و صحبت مؤمنوں کے ساتھ ہوگی، اور اللہ تعالیٰ جلد مؤمنوں کو عظیم الشان اجر دے گا۔

147 4 مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا

اگر تم شکر کرو گے، یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، مثلاً دینِ اسلام، قرآن عظیم اور سنت حسنہ وغیرہ وغیرہ کی قدر اور اُن سے مقدور بھر مادی و معنوی استفادہ کرو گے اور ان کو تسلیم بالیقین کرو گے تو اللہ تعالیٰ کو کیا پڑی ہے کہ تمھیں سزا دے نمبر ۲۱)۔ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی نہایت قدر دان - علم کلی رکھنے والا۔

حواشی نمبر ۱۲۱- یہ حقیقتِ عظمیٰ ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اپنے جمالیاتی - تخلیقی شاہکاروں سے بے پایاں محبت و شفقت کرنے اور انھیں اپنی رحمت و مغفرت اور دُنیوی و اُخروی حسنہ سے نوازنے والا پروردگار ہے اور ایسا کرنا اُس نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے (الانعام ۶:۱۲)؛ لہٰذا اُس کے کسی شخص کو عذاب دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اصل یہ ہے کہ انسان خود اپنے اوپر ظلم کرتا اور اپنے اعمالِ سُوء سے اپنے آپ کو رہینِ خوف و حُزن کرتا ہے اور اہل نار بناتا ہے۔ ایسا چونکہ اللہ تعالیٰ کے مُکافاتِ عمل کی رُو سے ہوتا ہے، اس لیے قرآنِ حکیم محاورۃً عذاب و سزا دینے کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتا ہے۔

148 4 لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی اِنسان اُس شخص کے سوا جو ستم رسیدہ اور مظلوم ہو، کسی کی بُرائی کی تشہیر کرتا پھرے اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سب کچھ سُننے والا - سب کچھ جاننے والا۔

149 4 اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا

اگر تم احسان و حسنہ یا مالی تعاون و حسنِ سلوک کی بات کو ظاہر کر دو یا مخفی رکھو، یا سیئہ و شر سے صرفِ نظر کر لو تو (تمھیں اس کا صلہ دیا جائے گا)۔ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سیّآت کو محو کرنے والا - اعمال کی کیفیت و کمیت کی تعیین کرنے میں قدرت کاملہ رکھنے والا

(Allah is All-Power in determining the quality and quantity of deeds)

150 4 اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوںؑ کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرتے ہیں؛ نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوںؑ کے درمیان تفریق (Distinction) کرنے کی طلب و جستجو کرتے ہیں (یعنی وہ یہ ثابت کرنے کی طلب و جستجو کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات اور اس کے رسولوںؑ کے قوانین و احکام اور تعلیمات میں فرق یا اختلاف ہے) اور کہتے ہیں کہ ہم بعض رسلوںؑ پر تو ایمان رکھتے ہیں اور بعض سے کُفر کرتے ہیں (یعنی اُن کو اللہ تعالیٰ کے سچے رسولؑ نہیں مانتے)، اور ایمان و کفر کے درمیان کی راہ اختیار کرنے کی طلب و جستجو کرتے ہیں۔

151 4 اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا

یہی لوگ اصل میں کفر کرنے والے ہیں اور ہم نے (اپنے قانونِ مُجازات کی رُو سے) کافروں کے لیے رُسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

152 4 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(بخلاف اس کے) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوںؑ پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک (کی بھی نبوت و رسالت اور تعلیمات) میں کوئی فرق روانہ رکھا، تو ہم انھیں بالضرور ان کے حسین اعمال کے ثمرات عطا کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بخشنے اور تحفظ دینے والا۔ از بس ترس کھانے، دُکھ کو دور کرنے، لطف و کرم اور خیر و حسنہ سے نوازنے والا۔

153 4 يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا

(میرے نبیؐ!) یہ اہلِ کتاب (= یہود) آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ (یکبارگی) ایک کتاب آسمان سے اُتار کر اُنھیں دیں (تاکہ وہ آپؐ کی نبوت پر ایمان لائیں۔ آپؐ ان کی ایسی احمقانہ باتوں کا خیال نہ کریں، کیونکہ) انھوں نے اِس مطالبے سے کہیں بڑا مطالبہ موسیٰؑ سے کیا تھا اور کہا تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو آشکارا طور پر دکھاؤ (تو مانیں گے) اُن کے اِس ظلم کے نتیجے میں بجلی کی ہولناک کڑک نے انھیں آلیا تھا۔ بعد ازاں، انھوں نے باوجود اس کے کہ ان کے پاس واضح و غیر مُبہم احکام و تعلیمات اور براہین و

نشانات آچکے تھے، انھوں نے گوسالے کو اپنا معبود بنالیا تھا۔ پھر بھی ہم نے اس سے صرفِ نظر کیا، اور موسیٰؑ کو واضح غلبہ واقتدار سے نوازا۔

154 4 وَرَفَعۡنَا فَوۡقَهُمُ الطُّوۡرَ بِمِيۡثَاقِهِمۡ وَقُلۡنَا لَهُمُ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُلۡنَا لَهُمۡ لَا تَعۡدُوۡا فِى السَّبۡتِ وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا

اور ہم نے (اللہ تعالیٰ کے کل قوانین، احکام اور تعلیمات پر عمل کرنے کے) عہد و پیمان کو کوہِ گراں اُن پر ڈال دیا تھا۔ اور (ایک دفعہ) ان کو یہ حکم بھی دیا تھا کہ شہر کے دروازے سے مُطیع وفرماں بردار بن کر گزرنا۔ علاوہ بریں، انھیں یہ حکم بھی دیا تھا کہ سبت کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا یا سبت کی حدود سے تجاوز نہ کرنا (Transgress not the Divine Limits of the Sabbath) اور ان احکام کا ہم نے ان سے پکا قول وقرار (Firm covenant) لیا تھا۔

155 4 فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ وَكُفۡرِهِمۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتۡلِهِمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ وَّقَوۡلِهِمۡ قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيۡهَا بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا

اِس بناء پر کہ اُنھوں نے (اللہ تعالیٰ سے طاعت وفرماں برداری کا پُختہ عہد کر کے توڑ دیا تھا، اور اللہ تعالیٰ کی آیات، یعنی رہنما نشانات، براہین و تعلیمات اور احکام کو ماننے سے اِنکار کیا تھا؛ پھر اُنھوں نے انبیآ علیہم السلام کو ناحق و ناروا ہلاک اور بعض کی تحقیر وتذلیل بھی کی تھی؛ نیز (فخر وطنز سے) یہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے قلوب، یعنی دل و دماغ پردوں میں ہیں، یعنی محفوظ و مصئون ہیں، ان میں مزید کوئی بات سمانے کی گنجائش ہے نہ اس کی حاجت۔ علاوہ بریں، اس بناء پر بھی کہ انھوں نے کفر کیا تھا، یعنی نظام اسلام کی تکفیر وتکذیب کی تھی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے (اپنے قانونِ مُجازات وآرزو کی رُو سے) ان کے قلوب مُہر بند کر دیے، یعنی کفر کے سبب ان کی عقلوں پر پردے پڑ گئے تھے۔ اس کے نتیجے میں وہ بہت کم ایمان لاتے ہیں (یعنی بہت کم احکامِ الٰہیہ کو مانتے اور ان پر عمل کرتے ہیں)۔

156 4 وَّبِكُفۡرِهِمۡ وَقَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا

اور بدیں وجہ کہ انھوں نے کفر کیا، یعنی اسلام قبول کرنے سے انکار کیا، نیز (حضرت) مریمؑ پر انتہائی گھناؤنا بہتان (Monstrous calumny) باندھا۔

157 4 وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا

اور اُن کے (اِس جھوٹے) دعوے کے سبب کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو قتل کیا تھا؛ حالانکہ انھوں نے ان کو نہ تو قتل کیا تھا اور نہ صلیب (= سولی) پر چڑھا کر ہلاک ہی کیا تھا (Crucified him not)، بلکہ (حالات نے) یہ معاملہ ان پر متشبہ کر دیا تھا۔ اور جن لوگوں (یعنی نصاریٰ) نے اس بارے میں اختلاف کیا، وہ بھی اس معاملے میں شک و شبہ میں ہیں۔ اُنھیں اس کا قطعاً علم نہیں: محض وہم و گمان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ یہود نے (حضرت) عیسیٰؑ کو ہرگز قتل نہیں کیا تھا۔

158 4 بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا

بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں (عیسیٰؑ کو) اپنی طرف اُٹھا لیا تھا، یعنی انھیں وفات دی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی صاحب عزت و سطوت -- انتہاء دانشمند اور کمال دانشمندی سے اُمور سر انجام دینے والا۔

159 4 وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُـؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا

اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے پہلے (عالمِ نزع میں) اس پر (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت و رسالت اور دعوتِ توحید پر) ایمان نہ لائے، اور قیامت کے روز وہ ان اہلِ کتاب سے متعلق شہادت دیں گے (دیکھیے المائدہ ۱۱۶-۱۱۷ : ۵)۔

160 4 فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَثِيۡرًا

یہودیوں کے ظلم (نمبر ۲۲) (Iniquity) اور اللہ کی راہ میں (خرچ کرنے) سے بہت زیادہ منع کرنے کی پاداش میں (بہت سی) پاکیزہ وصحت بخش (Pure and wholesome) چیزیں ہم نے ان پر حرام کر دی تھیں۔

حواشی نمبر ۲۲- ظلم سے یہاں مراد لوگوں کے مساوی حقِ پیداوار یا حق معلوم کو سلب کرنا، اُن کا استحصال کرنا اور ان کو راہِ راست سے روکنا ہے۔

161 4 وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ‌ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا

اور بدیں وجہ کہ وہ لوگوں سے سُود لیتے، یعنی سُود کاری کرتے تھے، حالانکہ اُنھیں ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا تھا؛ اور وہ لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے کھاتے تھے، یعنی ان کا استحصال کرتے تھے (Exploited them)۔ اور ان میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے ہیں، ان کے لیے ہم نے (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) کربناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

162 4 لٰكِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ وَالۡمُقِيۡمِيۡنَ الصَّلٰوةَ‌ وَالۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ اُولٰۤٮِٕكَ سَنُؤۡتِيۡهِمۡ اَجۡرًا عَظِيۡمًا

لیکن اُن میں جو علم میں تبحر رکھنے والے ہیں، اور سچے مومن ہیں؛ آپ پر جو (کتاب) نازل ہوئی ہے اور آپ سے پہلے (انبیاء پر) جو کتابیں نازل ہوئی تھیں، ان پر ایمان رکھتے ہیں؛ اور (نظامِ) صلوٰۃ قائم کرنے والے اور باقاعدہ زکوٰۃ دینے والے (یعنی نظامِ زکوٰۃ قائم کرنے والے) ہیں؛ نیز اللہ تعالیٰ کی (توحیدِ اُلوہیت و ربوبیت) پر اور یومِ آخر، یعنی روزِ قیامت، نشاۃِ ثانیہ اور یومِ حساب وجزا کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں، ان لوگوں کو ہم بالضرور و بلاتاخیر عظیم الشان اجر عطا کریں گے۔

163 4 اِنَّآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ كَمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلٰى نُوۡحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ۚ وَاَوۡحَيۡنَآ اِلٰٓى
اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَعِيۡسٰى وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡنُسَ وَهٰرُوۡنَ وَسُلَيۡمٰنَ‌ ۚ
وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا

(اے نبیؐ !) ہم نے آپ پر اسی طرح (ملفوظی و مکتوبی) وحی بھیجی ہے، جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد مبعوث ہونے والے انبیاء پر وحی بھیجی تھی؛ نیز ہم نے ابراھیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ اور اس کی قبائلی اولاد پر، اور عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ اور سلیمن پر وحی بھیجی تھی؛ اور داؤد کو ہم نے زبور (The Psalms) عطا کی تھی۔

164 4 وَرُسُلًا قَدۡ قَصَصۡنٰهُمۡ عَلَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ وَرُسُلًا لَّمۡ نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَيۡكَ‌ ؕ
وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰى تَكۡلِيۡمًا

(اے نبیؐ !) ہم نے آپ پر اسی طرح (ملفوظی و مکتوبی) وحی بھیجی تھی، جن کی سرگذشت ہم آپ کو اس قرآن حکیم میں بیان کر چکے ہیں اور اُن پیغمبروںؑ کو بھی وحی بھیجی تھی جن کے احوال آپ سے بیان نہیں کیے؛ اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ نے (بذریعہ وحی) موسیٰؑ سے واضح طور پر خطاب کیا تھا۔

165 4 رُسُلًا مُّبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعۡدَ
الرُّسُلِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا

یہ سارے رسولؑ یا پیغمبرؑ (سچے مؤمنوں، موحدوں اور اعمالِ صالحہ کرنے والوں کو) نوید (جنت) دینے والے اور (مُشرکوں، کافروں اور مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے قانونِ مجازات اور جہنم کے عذاب سے) متنبہ کرنے والے تھے، تاکہ پیغمبروںؑ کے بعد بنی نوعِ انسان کی اللہ تعالیٰ پر یہ حجت نہ رہے (کہ ان کو ایسی کوئی نویدِ جنت ملی تھی نہ وعید جہنم ہی)۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی عزت و سطوت رکھنے والا۔ از بس دانا اور کمال دانائی سے اپنے اُمورِ حکمرانی سر انجام دینے والا۔

166 4 لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

لیکن اللہ تعالیٰ (اپنے حُسنِ کلامِ آخر اور آیات کے ذریعے) اور ملائکہ (عالمِ حیات و کائنات میں اپنی کار گزاریوں کے ذریعے) شہادت دیتے ہیں کہ آپ پر جو (قرآن حکیم) نازل ہوا ہے، وہ اس کے علم کے ساتھ نازل ہوا ہے (اس لیے قرآن حکیم کتاب العلم ہے) حالانکہ صرف اللہ تعالیٰ کی شہادت ہی کافی ہے۔

167 4 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا

(یاد رکھو!) جن لوگوں نے کفر کیا، یعنی دینِ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کیا یا کرتے ہیں، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے (صراط مستقیم پر سفرِ زندگی کرنے) سے روکا یا روکتے ہیں وہ راہِ راست گُم کر کے اس سے بہت دُور بھٹک گئے ہیں یا بھٹک رہے ہیں۔

168 4 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا

جن لوگوں نے کفر کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی یا دینِ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کیا) اور ظلم کیا (یعنی شرک کیا یا لوگوں کا حق مارا اور اپنے آپ کو رہینِ خوف و حزن کیا) اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) ہر گز اُن کو نہ تو بخشے گا، نہ تحفظ دے گا اور نہ راہِ راست کی طرف ان کی رہنمائی ہی کرے گا۔

169 4 اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا

البتہ (اپنے قانونِ آرزو و تدبیری کے مطابق) ان پر جہنم کا راستہ کھول دے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور ایسا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے لیے آسان یعنی معمولی بات ہے۔

170 4 يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا

لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

اے بنی نوعِ انسان (O! Mankind) ! تمھارے پاس تمھارے پروردگار و آقا کا (آخری) رسولؑ حق، یعنی سچا اور زندۂ جاوید نظام اسلام لے کر آگیا ہے، لہٰذا اسے تسلیم بالیقین کر کے اس میں داخل ہو جاؤ تو تمھارے لیے موجب خیر وحسنہ ہو گا۔ لیکن اگر تم نے کفر کیا، یعنی نظامِ اسلام کو مُسترد کر دیا تو (یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑو گے، کیونکہ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، اللہ تعالیٰ ہی کی تو ملکیت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی علمِ کلی رکھنے والا۔ نہات دانا اور کمال دانائی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا۔

171 4 یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلۡقٰٮهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ‌ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ ۚ وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ‌ ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ‌ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ‌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا

اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو، یعنی اپنے نظامِ حیات کلی میں حد سے تجاوز، نہ اپنے اقوال واعتقادات میں مُبالغہ ہی کرو؛ اور اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) کے متعلق سچ کے سوا کچھ نہ کہو۔ اصل یہ ہے کہ مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ اللہ تعالیٰ کا رسول، حرفِ نوید (نمبر ۲۳) اور نفخۂ روح (نمبر ۲۴) تھا، جسے اُس نے مریمؑ کو القا کیا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ (کی توحیدِ اُلوہیت و ربوبیت) پر اور اس کے (کل) رسولوںؑ (کی بعثت بالحق اور نبوت و رسالت) پر ایمان لاؤ، اور یہ نہ کہو کہ (اللہ) تین ہیں؛ یعنی عقیدہ تثلیث (Trinity) کو ردّ کر دو؛ ایسا کہنے سے باز آجاؤ کہ اس میں تمھاری بھلائی ہے، یعنی تمھارے لیے موجب حسنہ ہے۔ دل و جان سے یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ ہی تمھارا معبود و حاکم یکتا ہے، اور اِس سے پاک و منزہ ہے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو۔ (اُسے بیٹے یا اولاد کی حاجت کیسے ہو سکتی ہے؟) اُسی کا تو ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اکیلا ہی مدبر الامور کافی ہے (اُسے کسی معاون کی حاجت نہیں)۔ حواشی نمبر ۲۳- حرفِ نوید: دیکھیے آل عمران ۴۵:۳۔ نمبر ۲۴- نفخۂ روح: دیکھیے السجدہ ۹:۳۲؛ التحریم ۱۲:۶۶۔

172 4 لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّـلّٰـهِ وَلَا الۡمَلٰۤـئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ‌ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا

(حضرت عیسیٰؑ) مسیح، اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے یا کہلانے میں ہرگز خفت یا عار محسوس نہیں کرتا تھا اور نہ معزز و منظورِ نظر ملائکہ ہی اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے کیا کہلانے میں عار محسوس کرتے ہیں؛ اور جو کوئی اس کی عبودیت و فرماں برداری سے عار محسوس کرتا

اور تکبر کرتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے میں اپنی کسرِ شان سمجھتا ہے تو (وہ یاد رکھے کہ) وہ تمام کے تمام ایسوں کو اپنے حضور اکٹھا کرے گا (ان کے اعمال کا حساب چکانے کے لیے)۔

173 4 فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا

اور (بخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لا کر نظامِ اسلام میں داخل ہو گئے اور عدل و احسان کے کام بھی کرتے رہے، تو ہم ان کے پورے پورے ثمرات ان کو دیں گے؛ نیز ان کو بطورِ احسان مزید ثمراتِ فراواں سے بھی نوازیں گے۔ لیکن جنہوں نے اس کی عبودیت و فرماں برداری میں عار محسوس کی، اور تکبر کیا، یعنی ایسا کرنے کو اپنی کسرِ شان سمجھا تو ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انھیں اذیتناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا کوئی حامی و دوست نہ پائیں گے نہ مددگار و شفیع۔

174 4 يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا

اے نبی نوعِ انسان! تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے تمھارے پاس دلیلِ محکم آچکی ہے اور ہم نے تمھاری طرف (اپنے مافیہ Contents یا احکام و قوانین اور حدود و تعلیمات کا) واضح طور پر اظہار و ابلاغ کرنے والے نُور یعنی قرآن الفرقان (نمبر ۲۵) نازل کیا ہے۔

حواشی نمبر ۲۵ - فُرقان کے معنی: کھرے کھوٹے کی تشخیص و تعیین کرنے کی کسوٹی، یا صیرفی حق و باطل؛ یا ہدایت و ضلالت میں فرق دکھانے والا۔

175 4 فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

چنانچہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ (کی توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت اور اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات) کو تسلیم بالیقین کیا ہے اور اسے سے مکمل طور پر وابستہ ہو گئے ہیں، یعنی اس کے بندگانِ تسلیم و رضا بن گئے ہیں تو انھیں وہ بالضرور اپنی رحمت، یعنی دُنیوی و

اُخروی حسنہ اور فضل یعنی بہت زیادہ احسان اور انعام واکرام سے نوازے گا؛ نیز اُنھیں (جنت قرۃ العین کی) طرف آنے والی حسین وفطرتی راہِ راست دکھائے گا، یعنی اُن پر کھول دے گا۔

سورہ المائدہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 5 یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۬ؕ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے عہد و پیمان اور معاہدے پورے کیا کرو (کیونکہ ایفائے عہد ناگزیر ہے)۔ تمھارے لیے مویشی جانور (جو چرنے والے ہوں، کھانے کے لیے) حلال کر دیئے گئے ہیں، بجز ان کے جن کے متعلق (آگے چل کر) حکم دیا جائے گا۔ (حج کے) احرام کی حالت میں کہیں شکار کو حلال نہ سمجھنا۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری و مشیت کے مطابق حکم دیتا ہے۔

2 5 یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَ لَا الشَّہۡرَ الۡحَرَامَ وَ لَا الۡہَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ

اے مؤمنو! اللہ تعالیٰ کے شعائر (یعنی اس کے مقرر کردہ آثار و آداب اور رسوم کی) بے حرمتی نہ کرنا، اور نہ حُرمت والے مہینوں کی بے حُرمتی کرنا (یعنی جن مہینوں میں لڑائی کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے، ان میں لڑائی، جنگ نہ کرنا)؛ اور نہ قربانی کی جانوروں کے بے حرمتی کرنا، نیز ان جانوروں کی بھی بے حرمتی نہ کرنا (جو حجاج کی تواضع کے لیے ہوتے ہیں، اور علامت کے طور پر) جن کی گردنوں میں پٹے ڈال دیے جاتے ہیں؛ اور ان لوگوں کی بھی بے حرمتی نہ کرنا جو بیتِ حرام یا خانہ کعبہ کو جا رہے ہوں (یعنی اُن کی راہ میں رُکاوٹ ڈالنا، نہ ان کو ضرر ہی پہنچانا)؛ اور جو اپنے پروردگار و آقا کے فضل و رضوان کے طلبگار ہیں، یعنی جو دُنیوی و اُخروی حسنہ اور اپنے ربِّ عاشق کے منظورِ نظر بننے کی طلب و جستجو رکھتے ہیں۔ اور جب حالت احرام سے نکل آؤ تو پھر شکار کر سکتے ہو۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ جس گروہ نے مسجد الحرام (= بیت اللہ) کی طرف (صلح حدیبیہ کے سال) تمھارے آنے میں مزاحمت کی تھی، اس کی دشمنی تمھیں ان لوگوں پر دست درازی کرنے پر آمادہ کر دے۔ (یہ اُصول ہمیشہ یاد رکھنا کہ) البر، یا احسان و حسنہ اور

تقویٰ، یعنی آرزوئے ہدایت اور خشیت ضلالت کی راہ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو، یعنی ساتھ دو اور مدد کرو، لیکن اثم، یعنی سیئہ و شر کے کاموں میں ایک دوسرے سے ہر گز تعاونُ نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہو۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مُجازات) گرفت کرنے اور سزا دینے میں بڑا ہی سخت ہے۔

3 5 حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ
وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى
النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْأَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْإِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(اے بنی نوعِ انسان!) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ چیزیں (کھانے کے لیے) حرام یا ممنوع (Forbidden) کر دی گئی ہیں: مُردار جانور (Carrion)، خون (Blood)، سُور کا گوشت (Pork or swine flesh) وہ (جانور) جن کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور (Strangled to death)، چوٹ کھا کر مرا ہوا یا چوٹ لگا کر مرا ہوا، وہ جو بلندی سے گر کر مر جائے، اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مر جائے، وہ جسے درندے (جُزوی طور پر) پھاڑ کھائیں؛ لیکن وہ جانور (حرام نہیں)، جسے تم (اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کر لو۔ وہ جانور جو کسی مزار، آستانے یا استھان پر چڑھاوے کے طور پر ذبح کیا جائے۔ اسی طرح (وہ گوشت یا چیز بھی حرام ہے جو جُوا کے طور پر) قرعہ اندازی سے تقسیم کی گئی ہو، اور ایسا کرنا بھی ممنوع ہے۔

(مسلمانو!) کافر، یعنی وہ لوگ جو تمھارے دین یا نظامِ اسلام کے منکر ہیں، آج اس کے بارے میں (تم سے) مایوس ہو گئے ہیں (کہ تم اسے ترک کرنے والے نہیں ہو)؛ لہٰذا تم اُن سے نہ ڈرو، بلکہ مجھ سے (یعنی میرے قانونِ مُجازات سے ڈرو) اور ڈرتے رہو۔ اور آج میں نے تم پر اپنی نعمت کا اتمام بھی کر دیا ہے (یعنی نظام اسلام کے اپنے کل قوانین و احکام اور تعلیمات سے تمھیں بہرہ مند کر دیا گیا ہے)، نیز تمھارے لیے تمھارے دین یا نظامِ اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص بھوک سے لاچار ہو جائے، لیکن اُسے حرام کھانے کا چسکا نہ ہو تو (وہ اپنی جان بچانے کی خاطر) کوئی حرام چیز کھا سکتا ہے (یعنی اُسے بقدرِ حاجت جان بچانے کے لیے حرام کھانے کی رُخصت ہے)، اس لیے کہ اللہ تو ہے ہی بخشنے اور تحفظ دینے والا۔ بے اندازہ ترس کھانے، دُکھوں کا مداوا کرنے اور لُطف و کرم کرنے والا۔

4 5 يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ
الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

(میرے نبیؐ!) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ اُن کے لیے کون سی چیزیں (کھانا) حلال ہیں؟ آپ ان کو بتا دیجیے کہ تم پر طیب چیزیں، یعنی پاکیزہ و نشو و نما دینے والی اور خوشگوار و صحت بخش ماکولات و مشروبات (Eatables and drinks) حلال کر دی گئی ہیں۔ اور وہ (شکار) بھی حلال ہے جو تمھارے لیے ان شکاری جانوروں اور درندوں (Birds and beasts of prey) نے پکڑا ہو، جن کو تم نے شکار کرنے کے لیے سدھا رکھا ہو، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھیں (جبلی طور پر) سکھایا ہے۔ چنانچہ جو شکار وہ تمھارے لیے پکڑ رکھیں اُسے کھا لیا کرو۔ لیکن (شکاری جانور و پرند چھوڑتے وقت اور شکار کھانے سے پہلے) اللہ تعالیٰ کی صفات سے برکت حاصل کر لیا کرو (یعنی بسملہ پڑھ لیا کرو، جس طرح ذبح کرتے وقت پڑھتے ہو)۔ اللہ (کی طلب و جستجو کرو اور اُس کے قانونِ مجازات) سے ڈرو۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ اعمال کا فوری طور پر صلہ دینے والا ہے۔

5 5 اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪
وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

آج کے دن تمام پاکیزہ و صحت بخش اور تسکین دہ و خوشگوار ماکولات و مشروبات، یعنی کھانے پینے کی چیزیں تمھارے لیے حلال کر دی گئی ہیں۔ اور اہلِ کتاب کا (حلال) کھانا (Food) بھی تمھارے لیے حلال ہے؛ اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال کر دیا گیا ہے؛ نیز مسلمانوں میں سے پاکدامن (Chaste) عورتیں اور ان لوگوں کی پاکدامن عورتیں جنھیں تم سے پہلے (سماوی) کتاب دی گئی تھی، حلال ہیں، بشرطیکہ تم ان کا حق مہر ادا کر دو؛ اور مقصود دائمی پاکیزہ ازدواجی زندگی بسر کرنا ہو، نہ کہ محض وقتی جنسی حظ (Sexual pleasure) کے لیے بدکاری کرنا، نیز نہ چوری چھپے جنسی تعلقات (Sexual relation) ہی قائم کیے جائیں۔ یاد رکھو! جس کسی نے ایمان کے تقاضے پورا کرنے سے انکار کیا تو (قدرت کے قانونِ مجازات کے مطابق) اس کے (حسین)

اعمال کے اثرات محو ہو جائیں گے (The effects of good deeds would be obliterated) اور آخرت (Hereafter) میں وہ حسنات کے اعتبار سے گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو گا (یعنی ناکام واہلِ نار ہو گا)۔

6 5 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى
الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ
كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اے ایمان والو! جب تم اقامت صلوٰة کے لیے تیار ہو جاؤ تو پہلے اپنے چہرے اور ہاتھ کُہنیوں (Elbows) تک دھو لیا کرو، اور اپنے سر کا مسح کر لیا کرو، اور ٹخنوں (Ankles) تک پاؤں (دھو لیا کرو)۔ اور اگر حالتِ جنابت میں ہو تو غسل کر لیا کرو۔ اگر تم بیمار ہو، یا حالتِ سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء (Privy) سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم اپنی بیویوں سے ہم کنار ہوئے ہو، یا ان سے جنسی لمس کیا ہو اور تمھیں (غسل کے لیے) پانی دستیاب نہ ہو تو پاک وصاف مٹی سے تیمّم کر لو اور (اس مٹی سے) اپنے چہروں اور ہاتھوں کی آلائش وآلودگی صاف کر لو اور منہ ہاتھ ویسے پونچھ لو!

(یاد رکھو!) تمھیں تکلیف دینا اللہ تعالیٰ کی مشیت ہیں نہیں ہے، بلکہ وہ تمھیں پاک وصاف رکھنا (اور دیکھنا) اور تم پر اپنی نعمت پوری کرنا چاہتا ہے، یعنی تمہیں دنیوی واُخروی حسنہ سے نوازنا چاہتا ہے تاکہ تم جذباتِ تشکر وامتنان کے ساتھ اُس کی نعمتوں سے بھرپور استفادہ کرتے اور دوسروں کو بھی ان سے مستفید کرتے رہو۔

7 5 وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اللہ تعالیٰ نے تم پر جو نعمت، یعنی جو بے حساب مادی ومعنوی نعمتیں ارزانی کی ہیں، ان کو یاد کرو (یعنی ان کی یاد تازہ کر کے ان میں اللہ تعالیٰ کے حوالے سے تفکر بالحق کرو، اور غور کرو کہ کیا تم نے ان نعمتوں سے ایسا اور اس قدر استفادہ کیا ہے، جیسا اور جس قدر استفادہ کرنے کا حق ہے؟) اور اس عہد وپیمان کو یاد کرو جو اُس نے تم سے لیا تھا اور تم نے وعدہ کیا تھا کہ ''ہم نے (گوشِ حق

نیوش سے تمھارے احکام) سُن لیے ہیں اور ان کو تسلیم بالرضا و عمل کر لیا ہے"۔ اور (سنو !) اللہ تعالیٰ کا تقویٰ، یعنی اس کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مجازات سے ڈرتے رہو۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے سینوں میں جو دل ہیں، ان کے اسرار و عزائم، خواہشات و جذبات، الغرض ان کے تمام احوال و ظرف کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

8 5 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! اللہ تعالیٰ (کے بندوں) کے لیے ہمیشہ عدل وانصاف کے شاہد اور اس کے قیام کے محافظ بنے رہو؛ چنانچہ کسی قوم سے کینہ تمھیں برافروختہ نہ کر دے کہ تُم اس سے عدل و انصاف نہ کرو؛ بلکہ عدل و انصاف کرتے رہو کہ تقویٰ کو عدل مُستلزم ہے (یعنی دونوں لازم ملزوم ہیں) ؛لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طلب وآرزو کرتے اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہو۔ یاد رکھو ! جو کچھ تم کرتے رہتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی کل معلومات (Information) رکھنے والا ہے (نمبر ١)۔ حواشی نمبر ١- خبیر کے معنی ہیں، معلومات رکھنے والا، اور علیم کے معنی ہیں، علم رکھنے والا۔

9 5 وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ

اللہ تعالیٰ سچے مؤمنوں اور عدل واحسان کے کام کرنے والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کرتا ہے، یعنی ان کی تمام سیّآت کو محو کر دینے اور ان کو تحفظ دینے، نیز عظیم الشان صلہ دینے کی بشارت دیتا ہے۔

10 5 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

اور (برخلاف اس کے) جو لوگ دینِ اسلام یا نظام اسلام کو قبول کرنے سے انکار کرتے اور ہماری آیات، یعنی تعلیمات اور قوانین و احکام کو جھٹلاتے ہیں، وہ (سَمندر سرشت) اہل جہنم ہیں۔

حواشی نمبر ٢- اصحاب الجحیم یا اصحاب النار کی اصطلاحاتِ قرآنی میں یہ بصیرت افروز نکتہ مضمر ہے کہ ہر قسم کے گناہگاروں کو خوف و حزن کی آگ سے محبت ہوتی ہے؛ اسی لیے وہ جرم وگناہ کرتے اور اپنے اندر آتشِ خوف و حزن کا آتشکدہ بناتے رہتے ہیں۔ یوں وہ سَمندر (آگ کے کیڑے) کی طرح آتشکدے کے رفیق بن جاتے ہیں۔

11 5 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ هَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ يَّبۡسُطُوۡۤا
اِلَيۡكُمۡ اَيۡدِيَهُمۡ فَكَفَّ اَيۡدِيَهُمۡ عَنۡكُمۡ‌ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

اے لوگو جو ایمان لا کر دینِ اسلام میں داخل ہوئے ہو! اللہ تعالیٰ کے اُس انعام واحسان میں غور کرنے کے لیے اس کی یاد تازہ کرو، جب (دشمنوں) کے ایک گروہ نے (تمھیں ہلاک وبرباد کرنے کے لیے) تم پر دست درازی کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا، لیکن ہم نے ان کے ہاتھ تم پر دست درازی کرنے سے روک دیے تھے۔ تم اللہ تعالیٰ (کی راہِ راست) کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مجازات سے ڈرتے رہو؛ نیز اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو! کیونکہ ایسا کرنا، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے اِتقان یا ناقابلِ شکست محکمی و مضبوطی، نیز اس کی رحمت ونُصرت اور مغفرت وہدایت پر یقین واعتماد رکھنا، مومنوں کا شعار ہے۔

12 5 وَلَقَدۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ۚ وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اثۡنَىۡ عَشَرَ نَقِيۡبًا‌ ؕ
وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ‌ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيۡتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِىۡ وَعَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ وَاَقۡرَضۡتُمُ
اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَلَاُدۡخِلَـنَّكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ فَمَنۡ
كَفَرَ بَعۡدَ ذٰ لِكَ مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد و پیمان لیا تھا؛ اور ہم نے ان میں بارہ نقیب، یعنی پیشواء مقرر کیے تھے؛ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا: (دیکھو!) میں تمھارے ساتھ ہوں گا؛ یعنی میری رحمت و مغفرت اور نُصرت وہدایت تمھارے شریک حال رہے گی، بشرطیکہ تم نے صلوٰۃ کا نظام قائم رکھا اور زکوٰۃ دیتے رہے، یعنی اس کا نظام قائم رکھا، اور میرے رسولوںؑ پر ایمان لاتے رہے اور ان کو تقویت پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے اہلِ احتیاج بندوں کو حسین قرضہ، (یعنی بلا سود اور واپسی کی شرط کے بغیر قرضہ) دیتے رہے تو وہ ان کے دلوں سے ان کی سیّآت (یعنی اعمالِ سُوء کے غم انگیز وآتشیں اثرات) محو کر دے گا (Would wipe out)؛ نیز ان کو سدا بہار الحیوانی باغات میں داخل کرے گا، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوں گے۔ لیکن (یاد رکھو!) اس کے بعد تم میں سے جنھوں نے کفر کیا، یعنی جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین اور تعلیمات ماننے سے انکار کیا تو وہ (سمجھ لیں کہ) انھوں نے (جنت کو جانے والی) حسین و فطری راہِ راست گم کر دی (اور اُن کا جہنم میں جا گرنا ناگزیر ہو گیا)۔

13 5 فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَجَعَلۡنَا قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ
عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآٮِٕنَةٍ مِّنۡهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ
فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاصۡفَحۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ

انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے اپنے عہدِ وفا کو توڑا تو ہم نے (اپنے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق) انھیں اپنی رحمت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت سے دُور کر دیا اور انھیں شقی القلب بنا دیا، یعنی ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (موضوعی و ملفوظی اور مکتوبی) رد و بدل کر دیتے تھے؛ اور انھوں نے ان احکام و تعلیمات کے ایک حصے کو فراموش کر دیا، جن کے ذریعے ہم نے انھیں پند و نصیحت کی تھی۔ آپ کو آئے دن ان کی خیانت (= تحریف و عہد شکنی وغیرہ وغیرہ) کی اطلاع ملتی رہتی ہے، مگر ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو خیانت نہیں کرتے، لیکن وہ بہت کم ہیں؛ لہٰذا آپ ان سے در گذر اور صرفِ نظر کریں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اِحسان و حُسنِ عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

14 5 وَمِنَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَهُمۡ فَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا
بِهٖ ۖ فَاَغۡرَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَسَوۡفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوۡا
يَصۡنَعُوۡنَ

رہے وہ لوگ جو اپنے آپ کو نصاریٰ (نمبر ۳) (یعنی عیسائی = Christians) کہتے ہیں، ان سے بھی ہم نے عہد و پیمان لیا تھا، مگر انھوں نے (ان احکامات و تعلیمات کا ایک حصہ بھلا دیا جن کے ذریعے ان کو (توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت کی یاد دہانی کرائی گئی تھی تو (اس کے نتیجے میں، وہ فرقوں میں بٹ گئے کہ یہ شرک کا خاصہ و تقاضا ہے)۔ ہم نے (اپنے قانونِ مُجازات اور حکیمانہ قانونِ تدبیری کے مطابق) اُن کے درمیان قیامت تک کے لیے عداوت و کینہ ڈال دیا (یعنی شرک کے سبب ان کے دلوں میں عداوت و کینہ رچ بس گئے) (نمبر ۴)۔ اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے اور بناتے رہے ہو، اُس کا تمھیں یقیناً خبر دے گا۔

حواشی نمبر ۳ - عیسائیت جب یورپ میں پھیلی تو اہلِ روم عیسائیوں (Christians) کو نصرانی کہنے لگے، اور یہ نام مشہور ہو گیا۔ چنانچہ عیسائی بھی اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے تھے، لہٰذا قرآن حکیم نے بھی انھیں اسی نام سے موسوم کیا ہے۔

نمبر ۴ - یہ یاد رہے کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی اور فرقوں میں دشمنی و کینہ کا بنیادی سبب شرک ہی ہے۔

15 5 يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ
مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ

اے اہلِ کتاب (یہود اور عیسائیو) ! یقیناً تمھارے پاس ہمارا (آخری) رسول آچکا ہے، جو ہماری کتاب (تورات) اور انجیل کے قوانین واحکام اور تعلیمات) کو واضح و بلیغ انداز میں بیان کرتا ہے، جن کو (لوگوں سے) چھپانا، تمھارا شعار ہے؛اور بہت سے فروعی باتوں کو مصلحتاً نظر انداز کرتا ہے۔اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (قرآن حکیم جو) نور (نمبر ۵) ہے، یعنی جنت قرة العین کو جانے والی حسین و فطری راہِ راست کو آفتابِ تاباں کی طرح صاف صاف دکھانے والا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو غیر مبہم و واضح طور پر بیان کرنے والی کتاب (نمبر ٦) بھی ہے، تمھار پاس آچکا ہے۔

حواشی نمبر ۵ - نُورٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ میں واوٗ عطفِ مغایرت کے لیے نہیں بلکہ عطفِ بیانیہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے نُور آیا، یعنی جو واضح کتاب ہے۔

نمبر ٦ - قرآن مجید کو کتاب کہنے میں یہ از بس اہم نکتہ مضمر ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر ملفوظی و مکتوبی صورت میں، یعنی الفاظ و جملوں کی صورت میں نازل ہوتا تھا۔اس سے اس باطل و گمراہ کن نظریے کا بُطلان ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید بغیر الفاظ کے الہامی صورت میں نازل ہوا تھا۔

16 5 يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ

اللہ تعالیٰ اِس کتاب کے ذریعے (جو راہ نُما اور اپنی آیات کی تفسیر بلیغ و مفصل انداز میں کرنے والی ہے) اُن لوگوں کو امن و سلامتی (اطمینان قلب، سلامتیِ جان و مال، حقوق انسانی اور پُر امن احوال و ظروف) کی راہوں کی طرف لے جاتا ہے، جو اس کی رضا، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کا اتباع کرتے ہیں؛ نیز اُنھیں (نافرمانی و سیّآت ، کفر و شرک، ظلم و ضلالت اور خوف و حزن کے) اندھیروں سے نکال کر النور (دین توحید، یعنی اسلام کے حسین و روشن نظامِ زندگی) میں لے جائے گا، اور ان کو (ان کی آخری منزلِ مقصود، جنتِ قرة العین کی) حسین و فطری راہِ راست پر لگا دے گا۔ (نمبر ۷) ۔

حواشی نمبر ۷ - یہ حقیقت یاد رکھنے کی ہے کہ اِس دنیا میں انسان کی حیثیت ایک مسافر کی ہے، اور وہ ہر دم سفر کرتا رہتا ہے۔اس کے سفرِ زندگی و آخری منزل مقصود اس کے ربِّ رحمٰن کی جنت قرة العین ہے، جس کی راہِ راست کو قرآن حکیم صراط مستقیم سے

تعبیر کرتا ہے۔ بخلاف اس کے، جو لوگ صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دوسرے راستوں پر سفرِ زندگی کرتے ہیں، ان کی آخری منزل جہنم ہوتی ہے۔

17 5 لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مسیحؑ ابن مریمؑ اللہ ہے، انھوں نے یقینا کفر کیا، یعنی اللہ تعالیٰ کے دین و ایمان کا انکار کیا اور وہ کافر ہیں۔ (میرے نبیؐ !) اُن سے کہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیحؑ بن مریمؑ، اس کی ماں اور کل مخلوات کو نیست و نابود کر دینا چاہتا تو کون اُسے ایسا کرنے سے روک سکتا تھا؟ (یاد رکھو!) سماوی کروں، ارضی کرے اور ان کے درمیان جو بھی ہے، ان پر حکم چلانے یا حکومت کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے (کسی اور کو نہیں ہے)، وہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق سب کچھ کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

18 5 وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ
بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

اور یہود و نصاریٰ (بڑے فخر سے) اپنے اس عقیدے کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور چہیتے ہیں۔ ان سے پوچھو! (اگر ایسا ہوتا) تو پھر وہ کیوں تمھارے گناہوں کی پاداش میں تمھیں سزا دیتا رہا ہے؟ (اور تم پر جو عذاب آئے ہیں اُن کا ذکر تمھاری کتابوں میں ہے) بلکہ اصل یہ ہے کہ اس کے پیدا کیے دیگر انسانوں کی طرح تم بھی انسان ہو (اسی لیے اس کے قانون مکافات عمل کے مستوجب ہو)۔ وہ اپنے (قانون تدبیری کے مطابق) جن کو چاہتا ہے تحفظ دیتا ہے اور ان کی سیّآت محو کر دیتا ہے؛ جن کو چاہتا ہے سزا بھگتنے دیتا ہے۔ اور آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کل مخلوقات اس کی ملکیت اور اس کے قبضہ ئِ اختیار میں ہیں؛ نیز کل ''انسانوں'' (نمبر ۸) کے سفرِ زندگی کی منزلِ آخر اسی کی طرف ہے۔

حواشی نمبر ۸ - وجہ یہ ہے کہ انسانوں ہی کو قیامت کے روز دوبارہ جی اُٹھنا، حساب دینا اور اپنے اعمال کی نوعیت کے مطابق ان کا اجر لینا ہے، اچھا یا بُرا۔

19 5 يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ عَلٰى فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ‌ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

اے اہلِ کتاب ! ہمارے رسولوں ؑ کی بعثت کا سلسلہ جو ایک مدت سے منقطع ہو چکا تھا (نمبر ۹) ، اس کے بعد اب ہمارا (آخری) رسول تمھارے پاس آچکا ہے ، جو تمھارے لیے (اللہ تعالیٰ کے) قوانین و احکام اور تعلیمات واضح و بلیغ انداز میں بیان کرتا ہے تا کہ (روزِ حساب و جزا بالخصوص) تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر (یعنی حسین اعمال کے حسین اجر کی بشارت دینے والا) آیا تھا نہ نذیر (یعنی اعمالِ سُوء کے بھیانک نتائج و عواقب سے متنبہ کرنے والا) ہی۔ دیکھو ! وہ بشیر و نذیر تمھارے پاس آگیا ہے (لہٰذا اس پر ایمان لاؤ اور اس کا اتباع کرو) ۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق ہر چیز اور ہر کام کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۹ - متن میں فترۃ کا لفظ ہے۔ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پیغمبر اعظم و آخر ﷺ کا درمیانی عرصہ ہے ، جس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی رسول ؑ نہیں آیا تھا۔

20 5 وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِيۡكُمۡ اَنۡۢبِيَآءَ وَجَعَلَـكُمۡ مُّلُوۡكًا ‌ۖ وَّاٰتٰٮكُمۡ مَّا لَمۡ يُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ

اور (یاد کرو کہ حضرت) موسیٰ ؑ نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا تھا : "برادرانِ قوم ! اللہ تعالیٰ نے تمھیں جن انعامات و احسانات سے نوازا تھا ، ان کو یاد کر کے ان میں تفکر بالحق کرو کہ اُس نے تم میں انبیآء کو مبعوث فرمایا اور تمھیں (غلامی سے نجات دلوا کر) فرماں روا بنایا ؛ نیز تمھیں وہ نعمتیں عطا کیں جو اس وقت کے اقوامِ عالم میں کسی قوم کو نہیں دی تھیں"۔

21 5 يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰۤى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَـنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ

اے برادرانِ قوم ! (دیکھو ! فلسطین کی) مقدس یا بابرکت سرزمین میں (فاتح کی حیثیت سے) دخل ہو جاؤ ، جسے اللہ تعالیٰ نے تمھارے نام لکھ دیا ہے (Has been assigned for you.) لیکن دیکھنا ! (کہیں دُشمن کے مقابلے میں) پیٹھ دکھا کر نہ بھاگنا ، ورنہ تم (دنیوی و اُخروی حسنہ کے اعتبار سے) سخت خسارے میں لوٹو گے۔

22 5 قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا
مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ

انھوں نے جواب دیا: اے موسیٰؑ! اس سرزمین میں بڑے زبردست (جنگجو) لوگ (Giants) رہتے ہیں، (ہم ان کے حریف نہیں ہوسکتے، لہٰذا) ہم اس وقت تک اس میں قدم نہیں رکھیں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہیں جاتے۔ ہاں! اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم ضرور وہاں داخل ہوں گے۔

23 5 قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ
فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اُن بنی اسرائیل کے دو (متقی) مردوں (نمبر ۱۹) نے، جو اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مکافاتِ عمل) سے ڈرتے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو (ایمان و تقویٰ اور توکل و عقلِ سلیم کی) نعمتوں سے نوازا تھا، اُن کو (ناصحانہ انداز میں) کہا (بُزدل بنو نہ اللہ تعالیٰ کی معہودہ (Promised) نعمت کو ٹھکراؤ اُٹھو اور شہر کے) فلاں دروازے سے ان پر ٹوٹ پڑو۔ اگر تم نے اُن کو یک لخت جالیا تو تمھارا ان پر غلبہ پالینا یقین ہے۔ (ہماری مانو) اللہ تعالیٰ (کی نوید مملکت، نُصرت و ہدایت اور رحمت و قانونِ صبر) پر یقین واعتماد کرو، اگر تم سچے مؤمن ہو (کہ یہ ایمان کا تقاضا بھی ہے اور خاصہ بھی)۔

حواشی نمبر ۹- ان دو مردانِ صاحب دل کے نام تورات میں یُوشع اور کالِب دیے ہیں (گنتی، باب ۱۴)۔

24 5 قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ

(نافرمان و سرکش بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰؑ! جب تک وہ (جابر و جنگجو لوگ) وہاں موجود ہیں، ہم ہرگز اس شہر پر چڑھائی نہیں کریں گے (اگر تم فلسطین پر تُل گئے ہو تو) اُن سے جنگ کرنے تُم جاؤ اور تمھارا رب: ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔

25 5 قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ

(ان کی اس ہٹ دھرمی اور سرکشی سے دل برداشتہ ہو کر حضرت) موسیٰؑ نے استدعا کی: اے پروردگار و آقا! میں اپنے آپ اور اپنی بھائی کے علاوہ کسی اور پر اختیار نہیں رکھتا، للٰذا ہمارے اور ان سرکش و نافرمان لوگوں کے راستوں کو جُدا جُدا کر دے۔

26 5 قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ فَلَا
تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: ان پر یہ مُلک چالیس برس تک کے لیے حرام کر دیا گیا ہے (یعنی وہ اسے سر کر کے اس میں حکومت نہیں کر سکیں گے)؛ اور وہ زمین میں خجل و خوار پھرتے رہیں گے۔ للٰذا تم ان سرکش و نافرمان لوگوں پر ترس نہ کھاؤ۔

27 5 وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَىۡ اٰدَمَ بِالۡحَـقِّ‌ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا
وَلَمۡ يُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِؕ قَالَ لَاَقۡتُلَـنَّكَ‌ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الۡمُتَّقِيۡنَ

(میرے نبیؐ!) آپ ان کو آدم کے دو بیٹوں (نمبر ۱۰) کی رُوداد عبرت دلانے اور حکمت سکھانے کی خاطر پڑھ کر سنائیے، جب دونوں نے (اللہ تعالیٰ کے) تقرب کی خاطر اس کے حضور نذرانے پیش کیے۔ ان میں سے ایک کا نذرانہ قبول ہوا اور دوسرے کا نذرانہ قبول نہ ہوا۔ اس نے (حسد کے مارے دُوسرے بھائی کو) دھمکی دی کہ میں ضرور تجھے ہلاک کر کے چھوڑوں گا۔ دوسرے نے جواب دیا: یاد رکھو کہ اللہ تعالی صرف متقیوں، یعنی اہلِ آرزو و خشیت ہی سے نذرانہ قبول کیا کرتا ہے۔

حواشی نمبر ۱۰۔ روایات میں آدم کے ان بیٹوں کے نام ہابیل اور قابیل آئے ہیں؛ موئخر الذکر قاتل تھا۔

28 5 لَـئِنۡۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقۡتُلَنِىۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيۡكَ لِاَقۡتُلَكَ‌ ۚ اِنِّىۡۤ
اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

اگر تُو مجھے قتل یا ہلاک کرنے کی خاطر مجھ پر دست درازی کرے گا یا ہاتھ اُٹھائے گا، تو میں قتل کرنے کی خاطر تجھ پر دست درازی نہیں کروں گا۔ میں تو کل عوالم کی مخلوقات کے پروردگار و مالک (کے قانونِ مُکافاتِ عمل سے) ڈرتا ہوں۔

29 5 إِنِّيٓ أُرِيدُ أَن تَبُوٓأَ بِإِثۡمِي وَإِثۡمِكَ فَتَكُونَ مِنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلنَّارِۚ وَذَٰلِكَ جَزَٰٓؤُاْ
ٱلظَّٰلِمِينَ

میں تو یہ چاہوں گا کہ (اپنے بچاؤ کی کوشش میں اگر مجھ سے کوئی زیادتی ہو جائے تو) میری زیادتی اور تمھاری اپنی زیادتی کا بوجھ بھی تمھاری گردن پر ہو اور تُو اہلِ نار (نمبر ۱۱) بن جائے۔ اور ظلم کرنے والوں کی سزا یہی ہوتی ہے۔ حواشی نمبر ۱۱ - اہل نار کا دُہرا مفہوم ہے: ایک یہ کہ وہ دُنیا میں آگ کے کیڑے سَمَندر کی طرح اپنے آتشکدۂ خوف و حزن کا ہم نشین و رفیق ہوتا ہے، اور دُوسرے یہ کہ آخرت میں آتشِ جہنم کا ہم نشین و رفیق ہو گا۔

30 5 فَطَوَّعَتۡ لَهُۥ نَفۡسُهُۥ قَتۡلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُۥ فَأَصۡبَحَ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ

چنانچہ اس کے نفسِ (امارہ) نے اُسے اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی رغبت دلائی تو اُس نے اُسے ہلاک کر دیا۔ اس کے نتیجے میں، وہ اپنے ہاتھوں خود ہی (بلحاظِ حسنات) خسارہ پانے والوں میں سے ہو گیا۔

31 5 فَبَعَثَ ٱللَّهُ غُرَابٗا يَبۡحَثُ فِي ٱلۡأَرۡضِ لِيُرِيَهُۥ كَيۡفَ يُوَٰرِي سَوۡءَةَ أَخِيهِۚ قَالَ
يَٰوَيۡلَتَىٰٓ أَعَجَزۡتُ أَنۡ أَكُونَ مِثۡلَ هَٰذَا ٱلۡغُرَابِ فَأُوَٰرِيَ سَوۡءَةَ أَخِيۖ فَأَصۡبَحَ مِنَ ٱلنَّٰدِمِينَ

بعد میں اللہ تعالیٰ نے ایک کوّا (Raven) بھیج دیا۔ وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اُسے بتائے کہ وہ اپنے بھائی کی نعش کو کیسے (زمین میں) چھپائے، یعنی دفن کرے۔ (یہ دیکھ کر) وہ پکار اُٹھا! واحسرتا! میں اس کوے جیسا ہی ہوتا کہ اپنے بھائی کی نعش کو دفن کر دیتا؛ اور وہ اپنے کیے پر نادم و پشیمان ہوا (نمبر ۱۲)۔

حواشی نمبر ۱۲-اندازِ بیاں سے مترشح ہوتا ہے کہ کوا اس وقت آیا تھا جب اس کے بھائی کی نعش کو درندوں وغیرہ نے بڑی حد تک کھالیا تھا۔

32 5 مِنۡ أَجۡلِ ذَٰلِكَ كَتَبۡنَا عَلَىٰ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفۡسَۢا بِغَيۡرِ
نَفۡسٍ أَوۡ فَسَادٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعٗا وَمَنۡ أَحۡيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحۡيَا ٱلنَّاسَ
جَمِيعٗاۚ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِٱلۡبَيِّنَٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنۡهُم بَعۡدَ ذَٰلِكَ فِي ٱلۡأَرۡضِ لَمُسۡرِفُونَ

اس بناء پر ہم نے بنی اسرائیل کے لیے قانون نافذ کر دیا تھا (We had decreed) کہ جو شخص کسی انسان کو قتل کرے گا؛ بغیر اس کے کہ اُس نے کسی اِنسان کو ہلاک کر دیا ہو، تو اُس نے گویا کل افرادِ نسل انسانی کو ہلاک کر ڈالا؛ لیکن (بخلاف اس کے،) جس شخص نے کسی ایک انسان کی جان بچائی تو گویا اُس نے کل بنی نوعِ انسان کی جان بچائی۔ (نمبر ۱۳) اور اُن کے پاس ہمارے رسولؐ واضح و محکم تعلیمات و براہین کے ساتھ آچکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان میں سے اکثریت زمین میں ظلم و فساد کرنے والوں کی تھی، اور ہے حواشی نمبر ۱۳ - جان بچانے والے وہ سب لوگ ہیں، جو کسی نہ کسی طرح کسی کی جان بچالیں۔

33 5 اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيۡنَ يُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ يُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ يُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ يُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ‌ ؕ ذٰ لِكَ لَهُمۡ خِزۡىٌ فِى الدُّنۡيَا‌ وَلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ

جو لوگ اللہ (کے نظام حیات کلی) اور اس کے رسول (کی سنت حسنہ) کے خلاف نبرد آزمائی یا جنگ وجدال کریں اور دُنیا میں فساد یا تخریب کاری کرنے کی سعی وجُہد کریں تو (قدرت کے قانونِ مجازات کے مطابق ان کی سزا یہ ہے کہ) ان کو ہلاک (Execute) کر دیا جائے یا سُولی چڑھا دیا جائے (Crucify)، یا ان کے ہاتھ پائوں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں، یا انھیں جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ زلت ورُسوائی ان کے لیے دُنیا میں ہے اور آخرت میں اُن کو بڑا بھیانک عذاب سہنا ہوگا۔

34 5 اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهِمۡ‌ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

اس سزا سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو تمہاری گرفت میں آنے سے پہلے توبہ کرلیں، یعنی اپنے کیے پر نادم و پشیمان ہو کر باز آنے کا مصمم ارادہ کرلیں اور خلوص نیت سے رب رحمٰن اور اپنے آپ سے اس کا عہد کریں۔ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ گناہوں پر پردہ ڈالنے والا اور اپنے بندوں کو گناہوں اور شیاطین سے تحفظ دینے والا - انتہائی ترس کھانے در گذر کرنے اور شفقت و رافت کرنے والا ہے۔

35 5 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

اے لوگو جو ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے ہو ! اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی آرزو و جستجو کرتے اور ضلالت یا گمراہی سے ڈرتے رہو؛ اور اس کے قرب کی طلب و سعی کرتے رہو، نیز اس کی راہ میں، یعنی اس کے نظام حیات کلی کے استحکام و تحفظ کے لیے سعی و جہد کرتے رہو تاکہ تم دنیوی و اُخروی حسنہ پاؤ۔

36 5 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

دیکھو! جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا نظامِ حیات کلی تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کیا ہے، اگر اُن کے قبضے میں رُوئے زمین کا کل مال و منال آجائے اور اُتنا ہی اُن کے پاس اور بھی ہو، اور وہ روزِ قیامت عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے فدیہ (Ransom) کے طور پر دینا چاہیں گے تو اُن سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان کو کربناک عذاب سہنا پڑے گا (کہ یہ قدرت کا قانونِ مُکافاتِ عمل ہے جو اٹل ہے)۔

37 5 يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

وہ النّار، یعنی جہنم سے باہر نکلنا چاہیں گے (اور پیہم یہ کوشش کرتے رہیں گے)، لیکن اس سے باہر نکلنے والے نہیں۔ ان کے عذاب کو ثبات و دوام ہو گا۔

38 5 وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(عادی) چور مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ معطل کر دو یا کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے کیے کا صلہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسدادِ جرم کے لیے عبرتناک سزا (Exemplary punishment) ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ سطوت و قوت -- انتہائی دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

39 5 فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

رَّحِيْمٌ

لیکن جو شخص اِس ظلم یا "حق سلبی" کے بعد توبہ کرلے، یعنی نادم و پشیمان ہو کر پھر چوری کرنے سے باز آجانے کا مصمم ارادہ (اور اللہ تعالیٰ اور اپنے آپ سے عہد) کرلے، اور اپنے قلب و کردار کی اصلاح کرلے، تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ اس سے رجوع برحمت کرے گا، اس لیے کہ اللہ تعالی تو ہے ہی سیّآت کو محو کرنے اور جرم وگناہ سے تحفظ دینے ولا- انتہائی ترس کھانے، در گزر کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا۔

40 5 اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ

لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کیا تمھیں (اس حقیقت کا) علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کی ملکیت و حکومت کا مالک ہے؛ لہٰذا وہ (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری کے مطابق) جسے چاہے، اس کے کیے کی سزا دے سکتا ہے اور جس کے اعمالِ سُوء کے اثرات کو چاہے، محو کر سکتا ہے۔ او راللہ تعالیٰ اپنے منشا کے مطابق ہر بات کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

41 5 يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ڔ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ

اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ

تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ

اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

اے میرے رسول! (آپ بیشک رحمۃ اللعلمین ہیں، لیکن پھر بھی) ان لوگوں کی روشِ زندگی اور عبرتناک مآل آپ کو رنجیدہ خاطر نہ کریں جو فکر، یعنی نظامِ اسلام کی تکفیر و تکذیب میں سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ ان میں وہ (منافق) لوگ بھی ہیں جو زبان سے تو ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر دل سے ایمان نہیں لاتے، یعنی نظام اسلام کو قبول نہیں کرتے؛ نیز ان میں وہ لوگ بھی ہیں

جنھوں نے یہودیت اختیار کر رکھی ہے۔ یہ آپ کی باتیں اس لیے سنتے رہتے ہیں کہ ان کی تکذیب کرنے کے لیے ان کے ہاتھ کوئی بات آجائے؛ نیز وہ اپنے ان دوسرے لوگوں کے لیے جاسوسی بھی کرتے ہیں، جو آپ کے پاس خود تو نہیں آتے، مگر وہ (تورات) کے کلمات، یعنی الفاظ اور جملوں کو (ان کے معانی بدلنے کی خاطر) ان کا اصل محل (Context) متعین ہو جانے کے بعد بدل دیتے ہیں۔ پھر (اپنے رفیقوں سے) کہتے ہیں کہ وہ یعنی پیغمبر اسلام یہ احکام دے تو قبول کر لو اور اگر وہ یہ احکام نہ دے تو اجتناب کرو۔

اور ایسے (مُنافق و مکذبِ دین) لوگوں کو اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات) گرفت میں لے تو آپ انھیں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے چھڑانے کا قطعاً مقدور نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں (جن کی آرزو کے مطابق) اللہ تعالیٰ ان کے دل و دماغ کی تطہیر نہیں کرتا (Does not purity)۔ ان کے لیے دُنیا میں بھی ذلت و رسوائی (Ignominy and disgrace) ہے، اور آخرت میں انھیں بڑا ہی بھیانک عذاب سہنا پڑے گا۔

42 5 سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

یہ (سچ کے حریف اور) جھوٹ سننے کے گرویدہ اور حرام خوری (نمبر ۱۴) کے حریص ہیں۔ (میرے پیغمبرؐ!) اگر وہ آپ کے پاس (اپنے مقدمات کا فیصلہ کرانے آئیں تو آپ کو اختیار ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں یا (ان کی بدنیتی کے پیش نظر) ان سے پہلو تہی کریں۔ اگر آپ ان سے پہلو تہی کریں گے تو وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے۔ اور اگر آپ فیصلہ کرنے لگیں تو عدل وانصاف سے فیصلہ کیا کریں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

حواشی نمبر ۱۴۔ حرام خوری کا مطلب ہے کسب حرام کی کمائی؛ مثلاً سُود کاری، سودی سرمایہ کاری، آیات فروشی، تعویذ فروشی وغیرہ وغیرہ کی کمائی؛ نذرانے اور چڑھاوے کھانا؛ ضمیر فروشی کی کمائی وغیرہ وغیرہ۔

43 5 وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

وہ یعنی یہود کیسے اور کیونکر آپ کو حَکم یا مصنف بناتے ہیں، جبکہ اُن کے پاس تورات ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے احکام موجود ہیں؛
باوصف اس کے، وہ ان احکام سے رُو گردانی کرتے ہیں۔ اصل میں وہ مؤمن ہیں ہی نہیں !۔

44 5 اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا
لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا
تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

یقینا ہم نے تورات نازل کی، جس میں ہدایت اور نُور تھا (یعنی اس میں صراطِ مستقیم پر سفرِ زندگی کرنے اور اپنی آخری منزلِ مقصود، جنت میں پہنچنے کے لیے رہنما ہدایات (Guiding instructions) تھیں، اور ایمان و کفر، توحید و شرک، حق و باطل اور ہدایت و ضلالت کو صاف صاف دکھانے والی الوہی روشنی (Divine light) تھی)؛ انبیآء علیہم السلام (جو مسلم، یعنی اللہ تعالی کے بندگانِ تسلیم و رضا تھے)، ربانی علماء اور فقہاء (Scholars of law) یہود کے تنازعات یا مقدمات کے فیصلے کرتے تھے، کیونکہ وہ کتابِ الٰہی کے امین اور اس کی صداقت کے شاہد ٹھیرائے گئے تھے۔ لہٰذا (اے علمائو فقہاً) لوگوں (کو سچے احکامِ الٰہی بتانے) سے نہ ڈرو، بلکہ مجھ سے، یعنی میرے قانون مجازات سے ڈرو؛ نیز میرے احکام و تعلیمات کو دُنیا کے متاعِ حقیر و قلیل کی خاطر نہ بیچو اور (سنو) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے قوانین و احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، وہی تو درحقیقت کافر ہیں۔

45 5 وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ
بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اور ہم نے تورات میں ان لوگوں پر یہ قانون لازم کر دیا تھا کہ جان کا بدلہ جان، آنکھ کا بدلہ آنکھ، ناک کا بدلہ ناک، کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت ہے، اسی طرح دیگر تمام زخموں کا قصاص ہے، لیکن جو شخص قصاص لینے سے در گزر کرے گا تو وہ اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہو گا، یعنی اس سے اس کے گناہ کے قبیح و سلبی اثرات محو ہو جائیں گے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے

ہوئے (قوانین واحکام) کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے تو وہی ظلم کرنے والے ہیں، یعنی وہ دوسروں اور اپنے آپ پر ظلم
کرنے والے ہیں۔

46 5 وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى
وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ

اور ہم نے ان (انبیاءؑ) کے پیچھے اُنھیں کے نقشِ قدم پر عیسیٰ ابنِ مریمؑ کو بھیجا، جو تورات (کے قوانین واحکام اور تعلیمات) میں سے جو اس وقت موجود تھا، اس کی سچائی کی تائید یا اثبات کرنے والا تھا۔ اور ہم نے انجیل بھی عطا کی تھی، جس میں ہدایت (رہنما ہدایات واصول) اور نور تھا، یعنی صراطِ مستقیم دکھانے والی روشنی تھی۔ اور وہ بھی تورات (کے قوانین واحکام اور تعلیمات) کی صداقت کا اثبات کرنے والی تھی؛ نیز متقیوں، یعنی اہلِ آرزو وخشیت کے لیے ہدایت (یعنی رہنما ہدایات واُصول کی کتاب) اور پند ونصیحت تھی۔

47 5 وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اور (یہ بھی بتادیا تھا کہ) اہلِ انجیل پر لازم ہے کہ وہ اس کے مافیہ (Contents)، یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق فیصلہ کیا کریں؛ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے قوانین واحکام کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے تو وہی فاسق، یعنی اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد وپیمان کو توڑ کر بے راہ ہونے والے ہیں۔

48 5 وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ
جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ
اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ

اور (میرے پیغمبرؐ !) ہم نے آپ پر یہ کتاب جمالیاتی، اِفادی اور غایتاتی اقدار کے ساتھ نازل کی ہے (اور) ان (قوانین و احکام اور تعلیمات) کی تصدیق، یعنی تائید واِثبات کرنے والی ہے، جو اس سے پہلے کتب سماوی میں تھے، اور ان کی محافظ و نگہبان ہے، لہٰذا ان لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین واحکام کے مطابق فیصلہ کریں جو آپ کے پاس الحق، یعنی اللہ تعالیٰ سے آچکے ہیں؛ اور ان کو چھوڑ کر ان لوگوں کی خواہشات و عصبیات کا پاس و لحاظ نہ کریں۔ اور ہم نے (اے انسانوں !) تم میں سے ہر ایک امت کے لیے شریعت یا مشرب یا آئین و کیش مقرر کر دیا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت و تدبیری میں ہوتا تو تمھیں ایک امت، یعنی ایک ہم مشرب و ہم کیش قوم بنا دیتا، لیکن (اس کے قانونِ تدبیری کا فیصلہ یہ ہوا کہ) ہم نے تمھیں جو (مال و منال) عطا کیا ہے، اس میں تمھیں آزمائے (کہ کون اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور کون بُخل کرتا ہے، اور اس طرح تمھیں اپنے نور ذات کے اِستکمال واِرتقاء کرنے کا موقع فراہم کرے)، لہٰذا احسان و حسنہ اور بِرّ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔

(یاد رکھو !) تم سب نے اللہ تعالیٰ کے پاس لَوٹ کر جانا ہے۔ پھر جن باتوں (خصوصاً احکامِ انفاق) میں تم اختلاف کرتے رہے ہو، اس کی حقیقت تم پر مُنکشف کرے گا۔

49 5 وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَاحۡذَرۡهُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنُوۡكَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ‌ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّصِيۡبَهُمۡ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ

اور (یہ ہمارا حکم ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے جو قوانین و احکام نازل کیے ہیں، آپ ان کے مطابق لوگوں کے درمیان (اُن کے تنازعات و اختلافات کا) فیصلہ کریں، اور ان کی خواہشات و عصبیات کی رعایت نہ کریں، نیز اُن سے محتاط و ہوشیار رہیں کہ مبادا آپ کو فرمانِ (الٰہی) کے مطابق فیصلہ کرنے سے ڈانواں ڈول کر دیں۔ چنانچہ اگر وہ آپ کے فیصلے کو تسلیم نہ کریں تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مشیت و مُجازات کا فیصلہ یہ ہے کہ) ان کے بعض گناہوں کے سبب ان کو مصیبت میں مبتلا کر دے اور بنی نوع انسان میں سے اکثر عہد شکن اور کجرو ہیں۔

50 5 اَفَحُكۡمَ الۡجَاهِلِيَّةِ يَبۡغُوۡنَ‌ؕ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ

کیا یہ زمانۂ جاہلیت کے قوانین واحکام کی طلب و آرزو رکھتے ہیں، حالانکہ نظامِ اسلام کو تسلیم بالیقین کرنے والوں کے لیے قوانین و احکام دینے میں اللہ تعالیٰ سے افضل و اعلیٰ اور کون ہو سکتا ہے؟ یعنی کوئی نہیں ہو سکتا۔

51 5 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَـٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ

اے لوگو جو ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنے دوست و کارساز نہ بنانا، (کیونکہ وہ تمھاری دشمنی و مخالفت میں) ایک دوسرے کے دوست و کارساز تو ہیں (لیکن تمھارے دوست و کارساز نہیں ہو سکتے)، لہٰذا جو مسلمان اس حکم سے سرتابی کرے گا، وہ اُنہیں میں سے ہو گا، یعنی ان کا ہم کیش و ہمنوا قرار پائے گا۔ (یاد رکھو!) جو لوگ اپنے آپ سے اور دوسروں سے ناانصافی و زیادتی کرنے والے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ (کا قانونِ تدبیری و مُجازات) ان کی حقیقی راہ و منزل کی طرف ان کی رہبری نہیں کرتا۔ دُوسرے لفظوں میں، دوزخ کے راستوں پر سفرِ زندگی کرنے والے ایسے کجرو، جنت کی راہِ راست نہیں پا سکتے۔

52 5 فَتَرَى ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَـٰرِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰٓ أَن
تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ ۚ فَعَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِىَ بِٱلْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِۦ فَيُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَآ أَسَرُّوا۟ فِىٓ
أَنفُسِهِمْ نَـٰدِمِينَ

چنانچہ ایسے لوگوں (کے نفسیاتی احوال و کردار میں) غور و فکر کرو جن کے قلوب میں بیماری ہے (یعنی جو نفسیاتی مریض ہیں)، وہ ان، یعنی یہود و نصاریٰ سے سرگرمی سے ملتے جُلتے ہیں (ایسا کرنے کے جواز میں دلیل کے طور پر یہ) کہتے ہیں کہ (اُن کی دوستی و رفاقت سے محروم ہو کر) کہیں گردشِ دوراں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ جلد ہی اللہ تعالیٰ تمھیں فتح دے گا یا اپنا کوئی ایسا حکم بھیجے گا (جس کے باعث) وہ اپنی باتوں پر پشیمان ہوں گے، جو وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔

53 5 وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَهَـٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَـٰنِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ
لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَـٰلُهُمْ فَأَصْبَحُوا۟ خَـٰسِرِينَ

اور اس وقت مسلمان (تعجب سے) کہیں گے: کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے زور سے اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم تو تمھارے ساتھ ہیں؟ ان منافقین کا سب کیا کرایا اکارت جائے گا اور وہ بے نیل و مرام رہ جائیں گے۔

54 5 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ
يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا
يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یعنی اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان (Covenant) کر کے اسلام میں داخل ہوئے ہو! تم میں سے جو اس سے باہر نکل جائے (تو وہ زیاں کار ہوگا، اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ یاد رکھو! اگر انھوں نے ایسا کیا) تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ ایسی قوم لائے گا، جس کے افراد اس کے محبوب ہوں گے اور وہ ان کا محبوب ہوگا، (یعنی جن کے ایمانِ محکم اور اعمالِ صالحہ کے سبب اللہ تعالیٰ ان کو عزیز رکھے گا اور وہ اس سے اور اس کے نظامِ اسلام سے محبت کرنے والے ہوں گے)؛ جو مومنوں کے لیے نرم دل اور کافروں کے مقابلے میں چٹان کی طرح مضبوط ہوں گے (نمبر ۱۵)۔ اللہ کی راہ میں مسلسل سعی و جُہد کرتے رہنا ان کا شعارِ زندگی ہوگا، اور وہ کسی طعن و تشنیع کرنے والوں کے طعن و تشنیع سے نہیں ڈریں گے (بلکہ راہِ حق میں ثابت قدم رہیں گے)۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی اِحسان و کرم ہے؛ جن کو اس کا مستحق سمجھتا ہے، انھیں عطا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بڑی کشائش رکھنے والا۔ ہر شے کا علم رکھنے والا۔ حواشی نمبر ۱۵۔ مؤمنوں کی اس صفت و کردار کو علامہ اقبالؒ نے اس طرح بیان کیا ہے:

ہو حلقہء یاراں تو بریشم کی طرح نرم رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مؤمن! (ضربِ کلیم)

55 5 اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ

یاد رکھو! تمھارا دوست و مددگار اللہ تعالیٰ ہے؛ نیز اس کے پیغمبر (اعظم وآخرؐ) اور اہلِ ایمان ہیں۔ (ان کا شعارِ زندگی یہ ہے کہ) وہ صلوٰۃ قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں، نیز (اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کے سامنے) سر تسلیم خم کرنے والے ہیں۔

56 5 وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولِ آخر اور مؤمنوں کو اپنا رفیق و حامی بناتے ہیں۔ تو وہی اللہ کی جماعت یا فوج ہیں، اور یقینا وہی (مادی و معنوی اعتبار سے) غلبہ پانے والے ہیں۔

57 5 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَٱلْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

اے لوگو جو ایمان لاکر اسلام میں داخل ہوئے ہو ! ان لوگوں کو جنھیں تم سے پہلے الکتاب دی گئی تھی، اور کفار کو اپنے دوست و حامی سمجھنا نہ بنانا، جنھوں نے تمھارے دین یا نظام اسلام کو ہدفِ تمسخر اور تفنن طبع کا سامان بنا رکھا ہے۔ اگر تم سچے مؤمن ہو، یعنی اسلام کے نظام حیات کلی کو تسلیم بالیقین کرنے والے ہو تو اللہ تعالیٰ کی طلب و آرزو کرتے اور اس کے قُرب و رضوان کی محرومی سے ڈرتے رہنا۔

58 5 وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ ٱتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ

اور جب تم مسلمان کو اقامت صلوٰۃ کے لیے مسجد (نمبر ١٦) میں آنے کے لیے پکارتے ، یعنی اذان دیتے ہو تو یہ اس کی بھی تضحیک کرتے اور اسے تفننِ طبع کا سامان بناتے ہیں؛ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ سمجھ بُوجھ نہیں رکھتے۔ حواشی نمبر ١٦- الصلوۃ یہاں ظرفِ مکان کے طور پر ''مسجد'' کے لیے استعمال ہوا ہے۔

59 5 قُلْ يَـٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَـٰبِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَـٰسِقُونَ

ان سے پوچھو: اے اہل کتاب ! کیا تم ہم پر محض اس لیے اعتراض کرتے اور ہم سے بگڑتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ (کی توحیدِ الوہیت و ربوبیت) اور اس پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری طرف نازل ہوا ہے، نیز جو اس کی طرف سے پہلے نازل ہوا تھا، ایمان رکھتے ہیں؟ (اصل یہ ہے کہ) تم میں اکثریت ان کی کی ہے جو عہد شکن و کجرو ہیں۔

60 5 قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ

(اے ہمارے پیغمبرؐ !) ان سے کہیے، کیا میں تمھارے لیے ان لوگوں کی نشاندہی کر دوں، جن کا مآل یا انجام اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں سے کہیں زیادہ بھیانک ہے، جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، یعنی ان کے اعمالِ سُوء کے سبب اُنھیں رحمت و رضوان سے دُور و محروم کر دیا، اور جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب پڑا، یعنی ان پر بلائے سماوی ٹوٹی، اور جن کو ان میں سے اُس نے بُوزنہ سرشت اور خنزیر سرشت بنا دیا (یعنی اُنہیں اسفل سافعلین یا بدترین و ذلیل ترین بہائم بنا دیا)، نیز انھیں سرکش و مستبد قوتوں کا محکوم و غلام بنا دیا؟ ایسے لوگوں کی منزلِ آخر نہایت بھیانک ہے، اس لیے کہ وہ جنت کو جانے والے حسین راہِ راست سے بھٹک کر بہت دُور نکل چکے ہیں۔

61 5 وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ

اور یہ (منافق) لوگ جب تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا کر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں؛ لیکن (اصل یہ ہے کہ) وہ اس میں کفر بقلب داخل ہوتے ہیں اور کفر بقلب ہی نکل جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان (مُنافقانہ) باتوں کو جو وہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں، اکمل طور پر جانتا ہے۔

62 5 وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اور تُم اُن میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ وہ جرم و گناہ، ظلم و سرکشی اور حرام خوری میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اور یہ (اخلاق و مآل کے اعتبار سے) نہایت بھیانک اعمال ہیں، جو وہ (شب و روز) کرتے رہتے ہیں۔

63 5 لَوۡلَا يَنۡهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ عَنۡ قَوۡلِهِمُ الۡاِثۡمَ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ‌ؕ
لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ

اہلِ کتاب کے مشائخ اور علماء کیوں اُنھیں گناہ کی باتوں اور حرام خوری سے منع نہیں کرتے؟ بلاشبہ، ان کی یہ کارستانیاں گھناؤنی ہیں۔

64 5 وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ‌ ؕ غُلَّتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَلُعِنُوۡا بِمَا قَالُوۡا‌ ۘ بَلۡ
يَدٰهُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ يُنۡفِقُ كَيۡفَ يَشَآءُ‌ ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ
طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ؕ وَاَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ كُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا
لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ‌ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا‌ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ

اور یہود کہتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ اس لیے بار بار اپنے بندوں سے قرض مانگتا اور اپنی راہ میں خرچ کرنے، یعنی لوگوں کو مال و دولت دینے کو کہتا ہے، کیونکہ وہ خود بخیل ہے اور) اس کے ہاتھ گردن سے جکڑے ہوئے ہیں۔ (اصل یہ ہے کہ) اُنھیں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں (یعنی یہود خود بخیل ہیں)؛ بدیں وجہ، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت سے دُور و محروم ہو چکے ہیں؛ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بخشش و عطا کے لیے کشادہ ہیں، یعنی اس کی نعمتیں اس کے بندوں کے لیے کھلی ہیں اور وہ بے حد وھّاب وفیّاض ہے۔ (جو لوگ نادان و کج اندیش ہیں، اس واقعیت کا شعور نہیں رکھتے کہ) وہ (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری کے مُطابق) جہاں اور جتنا چاہتا ہے عطا کرتا اور خرچ کرتا ہے۔ (مذہبی و قومی عصبیت کے سبب، چونکہ وہ حریفِ حق نہیں ہو سکتے، اس لیے اے میرے نبیؐ!) جو کچھ آپ کا پروردگار و آقا آپ پر نازل کرتا ہے، وہ ان میں سے بہتوں کی سرکشی (Contumacy) اور انکار و جُحود کو زیادہ کرتا ہے۔ (ان کے اسباب کی بناء پر) ہم نے (یعنی ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل نے) ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان قیامت تک کے لیے عداوت و بُغض ڈال دیا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ (اپنی عصبیت و عداوت اور سرکشی و خُوئے بد کے سبب) لڑائی کی آگ جلاتے (اور بھڑکاتے) ہیں، اللہ تعالیٰ (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری کے ذریعے) اُسے خاموش کر دیتا ہے (Extinguishes)۔ اور ان کا حال و شعار یہ ہے کہ) وہ جس ملک میں ہوں، وہاں اس میں برہمی و بے نظمی اور خرابی و فتنہ پھیلانے میں سرگرم رہتے ہیں۔ اور (دیکھو!) اللہ تعالیٰ مفسدوں (یعنی لوگوں کے حقوق غصب و سلب کرنے والے ستمگروں، شرک پھیلانے والوں، ناانصاف و بددیانت لوگوں اور حیاتِ اجتماعیہ کا توازن بگاڑنے والوں) کو ہرگز پسند نہیں کرتا (بلکہ اُن سے نفرت کرتا ہے)۔

65 5 وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

(ربّ رحمٰن و عاشق کی شانِ ربوبیت و رحمت دیکھیے کہ کس شفقت سے اپنے پروردہ بندوں کو راہِ راست پر لانے کی خاطر اس حقیقت کا یقین دلاتا ہے کہ) اگر اہل کتاب نظامِ اسلام کو تسلیم بالیقین کر کے اس میں داخل ہو جائیں اور جنت کو جانتے والی راہِ راست پر چلنے کی آرزو کریں، اور گمراہی سے خوف بداماں رہیں تو ہم ان کے دلوں سے سیّآت، یعنی ان کے اعمالِ سُوء کے آتش بداماں اثرات کو محو کر دیں گے اور ان کو مسرت انگیز نعمتوں سے معمور باغاتِ (بہشت) میں داخل کریں گے۔

66 5 وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا

مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ

نیز اگر وہ توراۃ، انجیل اور جواب، یعنی قرآن ان کی طرف نازل ہوا ہے، ان پر، یعنی ان کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر ثابت قدمی سے عمل کریں تو وہ اپنے اُوپر اور قدموں کے نیچے سے، یعنی ہر طرف سے مادی و معنوی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔ ان میں کچھ لوگ دیانتدار و عدل شعار ہیں، لیکن زیادہ تر لوگ وہ ہیں جن کے اعمال خوف انگیز و غم افزا ہیں۔

67 5 يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

اے میرے پیغمبر! آپ کے پروردگار و مالک کی طرف سے آپ پر جو قوانین و تعلیمات اور احکام نازل ہوئے ہیں، ان کی تبلیغ کرتے رہیں، یعنی انھیں بے کم و کاست لوگوں کو پہنچا دیں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا، یا ایسا کرنے میں آپ سے کوتاہی ہوئی تو (اس کا مطلب یہ ہو گا کہ) آپ نے اللہ تعالیٰ کی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔ (اس تبلیغ احکامِ قرآنی کے سلسلے میں آپ دشمنوں کے شر و مخالفت کی پرواکریں نہ خشیت، بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں!) وہ آپ کو مخالف و دشمن لوگوں (کے شر) سے مصئون یا محفوظ رکھے گا۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نظام اسلام کی تکفیر و تکذیب کرنے والوں کی (ان کی اس خواہش کی بناء پر) جنت کو جانے والی راہِ راست کی طرف رہبری نہیں کرتا۔

68 5 قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا
تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

آپ اہلِ کتاب پر واضح کر دیں کہ تمھارا کوئی دین ہے نہ ایمان، جب تک تم تورات اور انجیل، نیز جو (اب، یعنی قرآن) تمھارے ربّ کی طرف سے تمھاری طرف نازل ہوا ہے، ان سب کے قوانین و احکام کی تعمیل پر کمربستہ نہ ہو جاؤ۔ اور (تمھاری عداوت حق و عصبیت کا یہ عالم ہے کہ قرآن مجید) جو اب تمہارے رب کی طرف نازل ہوا ہے، تم میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی و انکارِ اسلام کو اور زیادہ کرتا ہے۔ (للہٰذا) آپ اسلام کی تکفیر و تکذیب کرنے والوں کے مآل پر تاسّف نہ کریں۔

69 5 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

جو لوگ ایمان لائے ہیں، یعنی مسلمان ہیں، اور جو یہود (Jews) اور صائبین (Sabaeans) اور نصارٰی یا عیسائی (Christians) ہیں، غرضیکہ جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ (یعنی اس کی توحید الوہیت و ربوبیت، اس کے کل رسولوںؑ، کتابوں، ملائکہ اور دین اسلام) پر، نیز روزِ آخرت (یعنی قیامت، نشاۃ ثانیہ اور حساب و جزاء کے دن) پر ایمان لائیں گے، اور عدل و احسان کے کام بھی کریں گے تو اُن (کے دلوں) پر خوف و خطر مسلط ہو گا، نہ وہ غمگیں و بیقرار ہی ہوں گے (دوسرے لفظوں میں، وہ نفوس مطمئنہ ہوں گے، جو جنت قرۃ العین میں حیاتِ طیبہ بسر کریں گے)۔

70 5 لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ

ہم نے بنی اسرائیل یعنی یہود سے (مؤمن و صالح بن کر رہنے کا) مضبوط عہد و پیمان لیا تھا، اور ان کی طرف (اپنے) رسولؑ بھی بھیجے تھے، (لیکن ان کی عہد شکنی و قساوتِ قلبی دیکھیے کہ) جب بھی ان کے پاس کوئی ایسا رسولؑ آیا جس کی کسی بات کو ان کے نفس پسند نہ کرتے، تو ان رسولوںؑ میں سے بعض کی تکذیب کرتے اور بعض کو قتل کر دیتے (یعنی رسولوںؑ کی تکذیب اور ان کو ناحق ہلاک کرنا، یہود کا شعار بن چکا تھا۔

71 5 وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور انھیں توقع تھی کہ ایسا کرنے پر ان کا مواخذہ ہوگا نہ انھیں سزا ہی ملے گی۔ (اس بناء پر) ان کے قلب، نُورِ بصیرت سے محروم ہوگئے (یعنی حق کا مُشاہدہ کرنے کے قابل نہ رہے)، اور ان کے کان حق نیوش نہ رہے۔ (پھر انھوں نے نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا تو) وہ بھی ان سے رجوع بہ رحمت ہوا، یعنی ان کو معاف کر دیا (لیکن باوجود اس کے) وہ پھر قلب کے اندھے ہوگئے اور ان کے کان حق نیوش نہ رہے۔ چنانچہ وہ جو کارستانیاں کرتے رہتے ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم و نظر میں ہیں۔

72 5 لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

جن لوگوں کا عقیدہ و قول یہ ہے کہ (عیسیٰ) مسیحؑ ابن مریمؑ ہی اللہ تعالیٰ ہے تو انھوں نے یقینا کفر کیا، یعنی اللہ تعالیٰ کی توحیدِ اُلوہیت و ربوبیت اور حاکمیت (Sovereignty) کا انکار کیا؛ حالانکہ (عیسیٰ) مسیحؑ تو یہ دعوت دیا کرتے تھے: ''اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق عمل کرو، جو میرا بھی پروردگار وآقا ہے اور تمھارا بھی پروردگار وآقا ہے۔ اسے تسلیم بالیقین کرو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا، یعنی اس کی ذات، اس کی صفات اُلوھیت و ربوبیت اور حاکمیت واُمورِ حکمرانی میں کسی دوسرے کی شرکت تسلیم کرے گا، اس پر بلاشبہ جنت حرام کر دی گئی ہے، یعنی وہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوگا، اور اس کا ملجا یا آخری ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور ظالموں، یعنی مشرکوں کا کوئی حامی و مددگار اور شفیع یا سفارشی نہیں ہوگا۔

73 5 لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

جو لوگ یہ کلمہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تینوں میں کا ایک ہے (یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس، تینوں کا مجموعہ اللہ تعالیٰ ہے)، وہ یقینا کفر کرتے ہیں، یعنی توحید اُلوھیت کا انکار کرتے اور تثلیث کو مانتے ہیں، کیونکہ معبودِ یکتا کے سوا اور کوئی معبود و حاکم نہیں۔ اور اگر

وہ ایسا ماننے اور کہنے سے باز نہ آئے تو (یاد رکھیں) جن لوگوں نے توحید الوھیت کا انکار کیا ہے، ان کو دردناک عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

74 5 اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

وہ کیوں نادم و پشیمان ہو کر اللہ تعالیٰ سے رجوع نہیں کرتے اور اس کے حضور اپنے گناہوں کے اثرات محو کرانے اور شرک و گناہ سے حفاظت کی استدعا نہیں کرتے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو ہے ہی جرم و گناہ کے اثرات محو کرنے اور ان سے تحفظ دینے والا - بے حد ترس کھانے، در گزر کرنے اور شفقت و رحمت سے نوازنے والا۔

75 5 مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ
صِدِّیْقَةٌ ؕ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ

المسیحؑ ابنِ مریمؑ اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ (اللہ تعالیٰ کے) رسولؑ تھے؛ ان سے پہلے بھی ایسے بہت سے رسولؑ گزر چکے تھے۔ اور ان کی ماں ایک راستباز و صداقت شعار خاتون تھیں۔ دونوں (عام انسانوں کی طرح) کھاتے پیتے تھے (پھر اللہ تعالیٰ کیسے ہو سکتے ہیں؟) غور کرو کہ ہم ان کی ہدایت کے لیے اپنی آیات، یعنی دلائل و براہین کس طرح غیر مبہم و واضح طور پر بیان کرتے ہیں۔ لیکن غور کرو کہ وہ ان سے صرفِ نظر کر کے کس طرح اپنے مشرکانہ عقائد کی طرف اُلٹے پھرے جاتے ہیں۔

76 5 قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ان سے (ناصحانہ انداز میں) کہو، یعنی پوچھو! کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان ہستیوں کی عبادت، یعنی پرستش و بندگی اور طاعت و فرماں برداری کرتے ہو، جو تمھیں نہ تو نقصان اور نفع ہی پہنچانے کا اختیار رکھتی ہیں؟ (وجہ یہ ہے کہ وہ نہ تو سمیع ہیں اور نہ علیم)، حالانکہ سب کچھ سننے والا - سب کچھ جاننے والا تو بس وہ ایک اللہ تعالیٰ ہی ہے

77 5 قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ
قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ

(اے میرے پیغمبرؐ !) ان سے کہیے : اے اہلِ کتاب ! اپنے دین یا نظامِ حیات کلی میں بیجا و ناروا غلو یا حد سے زیادہ و ناروا مبالغہ نہ کرو (مثال کے طور پر، انسان کو انسان کہو اور بندے کو بندہ، لیکن اُسے ''خدا'' نہ بناؤ)؛ اور اس فرقے کی خواہشات کا اتباع نہ کرو جو اس سے پہلے خود بھی گم کردہ راہِ راست ہوئے اور دوسرے، بہت سوں کو بھی گمراہ کر دیا اور فطری و حسین راہِ راست سے بھٹک کر بہت دور نکل گئے۔

78 5 لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا، یعنی اللہ تعالیٰ کا نظامِ زندگی ماننے سے انکار کیا ہے، ان پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی جاچکی ہے (Were cursed)، یعنی ان برگزیدہ انبیاءؑ علیہم السلام نے ان کے کفر کی بناء پر ان کو محرومیِ رحمتِ الٰہی کی بددعا دی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ انھوں نے نافرمانی کی تھی اور دین میں حد سے زیادہ تجاوز کرتے تھے (Used to transgress)، یعنی کفر، نافرمانی اور غلو فی الدین کے خوگر ہو چکے تھے (Were accustomed to)۔

79 5 كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

وہ جو غیر فطری و ناروا کام کرتے تھے، ان سے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے (Restrained not) وہ جو کرتے تھے، بلاشبہ قبیح و غم انگیز تھا۔

80 5 تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ

دیکھو تو! ان میں سے بہت سے کافروں سے دوستی کی پینگیں چڑھا رہے ہیں۔ وہ اپنے لیے جو آگ (روزِ جزاء کے لیے) بھیج رہے ہیں، انتہائی بھیانک ہے، نتیجۃً، وہ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافاتِ عمل) کی گرفت میں آچکے ہیں، اور ہمیشہ عذاب میں رہیں گے They would abide in torment)۔

81 5 وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ

اور اگر وہ اللہ، اس کے نبی اور اس (کتاب) پر جو اس پر نازل ہوئی تھی، ایمان لے آتے (جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے) تو وہ انھیں یعنی کافروں کو اپنا رفیق و حامی نہ بناتے؛ لیکن اصل یہ ہے کہ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو نافرمان اور بد کردار ہیں۔

82 5 لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

تم اہل ایمان کے ساتھ دشمنی میں تمام افرادِ نسلِ انسانی میں سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے، اور مومنوں کے ساتھ دوستی میں قریب تر ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں؛ اس لیے کہ ان میں زاہد، عالم اور تارک الدنیا فقیر پائے جاتے ہیں، اور وہ تکبر نہیں کرتے، یعنی ان میں بڑائی کا زعم نہیں ہوتا۔

83 5 وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

اور جب وہ پیغمبرِ (اعظم و آخرؐ) پر جو آیات نازل ہوئی ہیں، سنتے ہیں تو (فرطِ رقت سے) ان کی آنکھیں اشک فشانی کرنے لگتی ہیں اس لیے کہ وہ فوراً حق کو پہچان لیتے ہیں، اور بول اُٹھتے ہیں: ہمارے پروردگار و آقا! ہم (قرآن مجید پر) ایمان لے آئے ہیں، یعنی ہم نے تسلیم بالیقین کر لیا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے؛ للذا ہمارا شمار اس گروہ میں کرنا، جو حق کی تصدیق کرنے اور اس کی شہادت دینے والا ہے۔

84 5 وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ

(نیز وہ کہتے ہیں کہ) ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ (کی توحید الوھیت) پر اور (کتاب) حق یعنی قرآن مجید) پر، جو ہمارے پاس آئی ہے، ایمان نہ لائیں؟ ہماری تو طلب و آرزو ہی یہ ہے کہ ہمارا پروردگار و آقا ہمیں صالحین (یعنی عدل و احسان اور اصلاح کرنے والوں) کی جماعت میں داخل کرے۔ ان الفاظ کا ترجمہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ : ہمیں اُمید ہے کہ ہمارا ربّ ہمیں صالحین کی جماعت میں شامل کرے گا۔

85 5 فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ

چنانچہ ان کی ان باتوں کی بناء پر اللہ تعالیٰ ان کو باغاتِ الحَیَوانی عطا کرے گا (نمبر ۱۷) ، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، یعنی جہاں وہ حیاتِ جاودانی بسر کریں گے۔ اور یہ حُسنِ اجر ہے محسنوں کا؛ یعنی عدل و احسان اور اصلاح کرنے والوں کا۔ حواشی نمبر ۱۷- ماضی سے حال یا مستقبل مراد لینا، قرآن حکیم کا بلیغ اُسلوبِ بیاں ہے۔

86 5 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

اور (بخلاف اس کے) جن لوگوں نے کفر کیا ہے، یعنی اسلام کے نظام حیات کلی کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے، اور ہماری آیات، یعنی قوانین و احکام اور آیات کو جھٹلایا ہے تو وہ (سَمَندر سرشت) اہل نار یا جہنمی ہیں

87 5 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

اے لوگو جو ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے ہو! پاکیزہ، صاف ستھری اور صحت افزا ماکولات و مشروبات، یعنی کھانے پینے کی چیزوں کو، جو تمھارے لیے حلال (Lawful) قرار دی گئی ہیں، اپنے اور دوسروں کے لیے حرام قرار نہ دینا (Forbid not) ؛ لیکن حد سے نہ بڑھنا، یعنی نہ تو حرام کو حلال اور نہ حلال کو حرام ہی قرار دینا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے، یعنی اس کی عائد کردہ پابندیوں کو توڑنے والوں کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔

88 5 وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ

اللہ تعالیٰ نے جو حلال و طیب ما کولات و مشروبات تمھیں عطا کی ہیں، انہیں مزے سے کھاؤ پیئو، لیکن اللہ تعالیٰ، جس پر تم ایمان رکھتے ہو، اس کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہنا۔

89 5 لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اللہ تعالیٰ تمھاری لایعنی و مہمل قسموں پر تمھارا مؤاخذہ نہیں کرے گا (Would not take you to account)؛ لیکن جو قسمیں تم نے ارادۃً محکم طور پر کھائی ہوں، (ان کو پورا نہ کرنے پر) تمھارا مؤاخذہ کرے گا۔ ایسے حلفِ دروغی کا کفارہ (Expiation) (یعنی صدقہ جس سے اس کے قلب سے منفی اثرات محو ہو جاتے ہیں) یہ ہے کہ دس اہلِ احتیاج (Indigent persons) کو کھانا کھلایا جائے جو تم عام طور پر اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو، یا دس اہلِ احتیاج کو لباس کا کپڑا دیا جائے، یا کسی غلام کو آزاد کیا جائے۔ لیکن جسے یہ میسر یا دستیاب نہ ہو تو اُسے تین روزے رکھنا ہوں گے۔ یہ ہے تمھارے حلفِ دروغی کا کفارہ۔ لہٰذا اپنی قسموں کے پکے رہنا (یہ ہے ان کی حفاظت)۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے قوانین و احکام کو تمھارے (تزکیہ) کے لیے واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم ان سے رُشد و ہدیات اور دُنیوی و اُخروی حسنہ حاصل کرو اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ۔

90 5 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے ہو! مسکرات (Intoxicants)، جُوا (Gambling)، بُت (Idols) اور فال کے تیر (Arrows of chance) نجس (اور) شیطان کی اختراع و مشغلہ ہیں؛ لہٰذا ان سے احتراز کرو یا ان سے دُور رہو تاکہ تم فلاح پاؤ، یعنی خوف و حزن سے نجات اور نشو و نما پاؤ۔

91 5 اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

شیطان تو چاہتا ہی یہ ہے کہ منشیات یا مسکرات اور قمار بازی کے ذریعے تمھارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈلوادے، اور تمھیں اللہ تعالیٰ کے ذکر، یعنی قرآن مجید (کی تلاوت بالحق) اور صلوٰۃ (کی اقامت) سے روک دے (ان تصریحات کے باوجود) کیا تُم ان سے باز آئو گے؟ (یعنی تمھیں ان سے ضرور باز رہنا چاہیے)۔

92 5 وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول کی پیروی کرتے رہو، اور (ان کی نافرمانی) سے گریزاں وترساں رہنا۔ لیکن اگر تم یہ حکم ماننے سے روگردانی کروگے (تو یاد رکھو کہ اس کے ذمے دار تم ہو گے، کیونکہ) ہمارے رسول کے ذمے صرف ہمارے احکام کو واضح طور پر بیان کرنا ہے (Explicit expression and communication)۔

93 5 لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا
وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

جو لوگ ایمان لا کر اِسلام میں داخل ہوئے ہیں اور عدل واحسان کے کام کرتے ہیں حکم تحریم سے پہلے وہ جو کھا پی چکے ہیں ان پر ان کا مواخذہ نہ ہوگا، بشرطیکہ آئندہ حرام چیزوں سے بچتے رہیں؛ اور احکامِ الٰہیہ مانتے اور عدل واحسان کے کام کرتے رہیں؛ پھر جس چیز سے روکا جائے، اس سے بچتے رہیں؛ پھر مزید احکام بھی مانتے رہیں اور جن دیگر چیزوں سے روکا جائے، ان سے بچتے رہیں اور خیر وحسنہ کے کام کرتے رہیں۔ اور (یقین رکھیں کہ) اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور خیر وحسنہ کے کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

94 5 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَ
رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اے ایمان لانے والو! اللہ تعالیٰ (تم میں ضبطِ نفس پیدا کرنے کی خاطر) تمھیں اس شکار کے ذریعے اچھی طرح آزمائے گا جو تمھارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں آگیا ہو (کہ تم اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود حالتِ احرام میں شکار پکڑتے ہو یا نہیں؟)

تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مجازات) سے غائبانہ طور پر ڈرتا ہے۔ پھر اس کے بعد بھی جو شخص حدود شکنی یا قانون شکنی کرے گا تو اُسے دردناک عذاب سہنا ہوگا۔

95 5 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ

كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ

اے لوگو جو ایمان لاکر اسلام میں داخل ہوئے ہو، حرم میں یا احرام کی حالت میں شکار نہ مارو۔؛ لیکن جو کوئی جان بوجھ کر ایسا کر گذرے تو اس جانور کے ہم پلہ جو اُس نے مارا ہو، مویشیوں میں ایک جانور کا نذرانہ دینا ہوگا، جسے کعبہ میں (لوگوں کے کھانے کے لیے) پہنچایا جائے گا، اور اس جانور کی قیمت تخمینہ دو انصاف پسند سیانے لوگ لگائیں گے، یا پھر اس نافرمانی کے کفارے میں اس جانور کی قیمت کے برابر اہلِ احتیاج کو کھانا کھلانا ہوگا، یا اُتنے مسکینوں یا اہلِ احتیاج کی تعداد کے برابر روزے رکھنا ہوں گے تاکہ وہ اپنے کیے کا مزہ چکھے۔ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کا فیصلہ یہ ہوا کہ) پہلے جو ہو چکا اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دے گا، یعنی قلب سے اس کے منفی اثرات زائل کر دے گا۔ لیکن اس کے بعد بھی اگر کوئی ایسی حرکت کرے گا تو اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات) اُس سے اِس کا بدلہ لے گا۔ اور اللہ تعالی مقتدر و صاحب سطوت -- ہر عمل کی جزا دینے والا ہے۔

96 5 اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ

صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

تمھارے لیے سُمندری اور دریائی یا آبی جانوروں کا شکار کرنا اور ان میں سے بن شکار جانوروں مثلاً مچھلیوں کا گوشت کھانا حلال ہے۔ یہ تمھارے اور اہلِ قافلہ کے لیے زادِ راہ بھی ہے۔ لیکن خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا، جب تک تم حالتِ احرام میں ہو، تم پر حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب و رضوان اور رحمت و مغفرت کی طلب و آرزو کرتے اور اس کے قانونِ مکافات عمل سے ڈرتے رہو، جس کے حضور تمھیں (محاسبے اور جزا کے لیے) اکٹھا کیا جائے گا۔

97 5 جَعَلَ اللّٰهُ الۡـكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَـرَامَ قِيٰمًا لِّـلنَّاسِ وَالشَّهۡرَ الۡحَـرَامَ وَالۡهَدۡىَ
وَالۡقَلَاۤٮِٕدَ ‌ؕ ذٰلِكَ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ
عَلِيۡمٌ

اللہ تعالیٰ نے کعبے کو جو کہ مقدس گھر ہے، بنی نوع انسان کے لیے مادی و معنوی نشو و نما کا وسیلہ ٹھیرایا ہے، نیز حرمت کے مہینوں کو (جن میں جنگ و قتال کو ممنوع قرار دیا گیا ہے)، اور حج کی قربانی کے جانوروں کو بھی، جن کے گلوں میں (علامت کے طور پر) پٹے باندھ دیے جاتے ہیں۔ (اس حکیمانہ و بصیرت افروز فیصلے سے) مقصود تم میں اِس حقیقت کا ایقان پیدا کرنا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ تعالیٰ سب کے احوال و ظروف کا علم ہے اور وہ تو ہر شے کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

98 5 اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

یقین کرو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات تو بھیانک اعمالِ سُوء کی) سخت سزا دینے والا ہے--- (لیکن جہاں تک اس کی ذات کا تعلق ہے) وہ اعمالِ سُوء سے تحفظ دینے اور ان اثرات کو محو کرنے والا۔ انتہائی ترس کھانے، دکھ درد دور کرنے اور بے حد شفقت اور رحمت کرنے والا ہے۔

99 5 مَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ

لوگو! تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر (اعظم وآخرؐ) کا وظیفۂ رسالت صرف تبلیغ کرنا ہے، یعنی لوگوں کے لیے ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات کا صاف صاف اظہار و ابلاغ کرنا ہے اور بس۔ (لیکن وہ اس کا ذمے دار نہیں کہ تم ان کے مطابق عمل کرتے ہو یا نہیں، اور اپنے اعمال کے تم خود ذمے دار اور جوابدہ ہو، اور یاد رکھو!) جو کچھ تم کہتے اور ظاہر کرتے ہو، اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور کہتے نہیں، اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہے (اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل سے کسی کو مفر نہیں)۔

100 5 قُلْ لَّا يَسۡتَوِى الۡخَبِيۡثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوۡ اَعۡجَبَكَ كَثۡرَةُ الۡخَبِيۡثِ‌ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

آپؐ لوگوں کو (اس حقیقت سے) آگاہ کر دیں کہ ناپاک و حرام اور خرابی و برہمی پیدا کرنے والی چیزیں اور پاکیزہ و نشو و نما دینے والی اشیاء (خواص و نتائج کے اعتبار سے) ایک جیسی نہیں، اور نہ ہو ہی سکتی ہیں، چاہے خبیث اشیاء کی بہتات تمھارے لیے کتنی دل انگیز کیوں نہ ہو۔ (عقل و دانش کا تقاضا یہ ہے کہ ہر چیز اور ہر عمل کے نتائج و عواقب کو دیکھنا لازم ہے)، لہٰذا اے اہلِ عقلِ سلیم! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کرو، یعنی اس کے قرب و رضوان اور رحمت و ہدایت کی طلب و آرزو کرتے اور اس کے قانونِ مجازات سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ، یعنی تمھیں خوف و حزن سے نجات اور دنیوی و اُخروی حسنہ نصیب ہو۔

101 5 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

اے لوگو جو ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے ہو! ایسی باتوں سے متعلق دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم پر ناگوار گذریں اور تمھیں غمگیں کر دیں۔ اور اگر وہ قرآن حکیم کے نزول کے دوران دریافت کی جائیں گی تو تم پر ضرور منکشف کر دی جائیں گی۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے ایسے سوالات کرنے پر تم سے در گزر فرمالیا ہے (لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا، یہ معافی تمھیں اس لیے دی گئی ہے کہ) اللہ تعالیٰ سیِّآت کو محو کرنے اور تحفظ دینے والا -- بڑا ہی بُردبار و دانا ہے۔

102 5 قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ

تم سے پہلے ایک قوم کے لوگ (یعنی بنی اسرائیل) ایسے امور سے متعلق (کرید کرید کر) سوال پوچھتے تھے، (پھر جب ان کا جواب دیا گیا) تو انھوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا (دیکھو! تم بھی ایسے سوال پوچھ کر ان کی طرح احکامِ الٰہیہ کے منکر نہ ہو جانا)۔

103 5 مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

اللہ تعالیٰ نے بحیرہ (نمبر ۱۸)، سائبہ (نمبر ۱۹)، وصیلہ (نمبر ۲۰ اور حام (نمبر ۲۱) کو اختراع نہیں کیا؛ یہ باطل اختراع کافروں کی تھی جنھوں نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر کے اس پر بُہتان باندھا اور ان میں اکثریت ان کی ہے جو عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

حواشی نمبر ۱۸- بحیرہ : وہ اونٹنی یا بکری جو دس بچے جن چکی ہو؛ اس کا کان چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ چنانچہ کوئی اس کا دودھ دوہ نہیں سکتا تھا۔

نمبر ۱۹- سائبہ : جانور جو بتوں کے نام پر کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا، اور اس سے کوئی کام نہیں لیتے تھے، جیسے ہندو دیوتا کے نام سانڈ کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔

نمبر ۲۰ - وصیلہ : وہ بکری جو چھے بار اوپر تلے دو دو ماہ بچے جنے، اور ساتویں بار ایک نر اور ایک مادہ تو وہ اس نر بچے کو ذبح نہیں کرتے تھے اور عورتیں اس بکری کا دودھ نہیں پیتی تھیں۔ اس بکری کو بھی بتوں کے نام پر کھلا چھوڑ دیتے تھے۔ نمبر ۲۱- حام : اونٹ جس کی نسل سے چند بچے لے کر اس سے بار برداری کا کام لینا ترک کر دیتے تھے۔ ان مشرکانہ رسوم کے جواز میں کہتے کہ ہم ایسا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کرتے ہیں، اور یہ سنت ابراہیمؑ ہے۔

104 5 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے، اس سے اور اس کے (آخری) رسولؐ سے رجوع کرو تو جواب میں کہتے ہیں کہ جس مسلک پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے، وہ ہمارے لیے کافی ہے (تعجب ہے کہ) ان کے آباؤ اجداد (اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات میں سے) کچھ بھی جانتے نہ ہوں اور نہ راہِ راست پر ہی ہوں (تو بھی ان کی تقلید کرتے چلے جائیں گے؟ (نمبر ۲۲)۔

حواشی نمبر ۲۲- اسے سادات واکابر پرستی کہتے ہیں۔

105 5 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے ہو! تم فقط اپنے کیے کے ذمے دار ہو (تمھیں اگر ضرر پہنچے گا تو خود تمھارے اپنے ہاتھوں سے پہنچے گا)؛ چنانچہ اگر تم راہِ مستقیم پر ہو گے تو وہ جو راہِ راست سے بھٹک گئے ہوں گے، تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ (یاد رکھو! مؤمنوں اور کافروں) سب نے (محاسبہ وجزا کے لیے ایک دن) لَوٹ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے؛ پھر جو کچھ تم نے کیا ہوگا، اُسے تم پر آشکارا کرے گا۔

106 5 يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ شَهَٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ
ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ ءَاخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَأَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةُ
ٱلْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِنۢ بَعْدِ ٱلصَّلَوٰةِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِى بِهِۦ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ
ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَٰدَةَ ۙ ٱللَّهِ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ ٱلْءَاثِمِينَ

اے ایمان لانے والو ! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے، یعنی اس کی موت کا وقت آن لگے تو ایسا کیا کرو کہ وصیت کے وقت (At the time of bequest) اپنے ہم نفسوں، یعنی مسلمانوں میں سے دو عادل، یعنی معتبر افراد کو گواہ بنالیا کرو۔ اگر سفر کی حالت میں موت کی آفت (Calamity) آجائے (اور مسلمان گواہ نہ ملیں) تو اغیار، یعنی غیر مسلموں، میں سے دو افراد کو گواہ بنا لو۔ اگر تمھیں شک ہو کہ وہ سچی گواہی نہیں دیں گے تو انھیں صلوٰۃ کے بعد روک لو اور وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ "ہم حق یا سچی شہادت کو کسی قیمت پر فروخت نہیں کریں گے، اگرچہ وہ ہمارے رشتے داروں کے خلاف ہی کیوں نہ جاتی ہو؛ نیز ہم شہادت باللہ کو نہیں چھپائیں گے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو گناہگاروں میں سے ہوں گے"۔

107 5 فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰٓ أَنَّهُمَا ٱسْتَحَقَّآ إِثْمًا فَـَٔاخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ ٱلَّذِينَ
ٱسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْأَوْلَيَٰنِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ لَشَهَٰدَتُنَآ أَحَقُّ مِن شَهَٰدَتِهِمَا وَمَا ٱعْتَدَيْنَآ إِنَّآ إِذًا
لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ

پھر اگر معلوم ہو جائے کہ ان دونوں گواہوں نے حق کے خلاف گواہی دے کر گناہ کا ارتکاب کیا ہے، تو جن لوگوں کی انھوں نے حق تلفی کرنا چاہی تھی، ان میں سے دو گواہ مقرر کیے جائیں، جو فریقِ مظلوم کے قرابتداروں میں سے ہوں۔ پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ "ہماری شہادت پہلے دونوں گواہوں کی شہادت کی بہ نسبت زیادہ سچی ہے، اور ہم نے کسی قسم کی زیادتی نہیں کی ہے۔ اگر ایسا کیا ہو تو ہم ظالموں میں سے ہوں گے"۔

108 5 ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِٱلشَّهَٰدَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَآ أَوْ يَخَافُوٓا۟ أَن تُرَدَّ أَيْمَٰنٌۢ بَعْدَ
أَيْمَٰنِهِمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْمَعُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ

یہ طریقِ شہادت اس امر کا محرک بن سکتا ہے کہ لوگ سچی شہادت دیں، یا وہ ڈریں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری قسمیں فریقِ ثانی کی قسموں کے بعد مُسترد نہ کر دی جائیں (اور ہم جھوٹے قرار پائیں)۔ بہر حال، اللہ تعالیٰ کے قرب رضوان اور رحمت و مغفرت کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مکافات عمل سے ڈرتے رہو؛ نیز (قرآن حکیم کے احکام و تعلیمات کو) غور کے کانوں سے سننے کو اپنا شعار بنالو۔ اور (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ (کا قانون آرزو یہ ہے کہ وہ) بے رہروی پسند کرنے والوں کو راہِ راست نہیں دکھاتا ۔

109 5 يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

روزِ (حساب) اللہ تعالیٰ کل رسولوںؑ کو جمع کر کے پوچھے گا: لوگوں نے تمھاری دعوتِ (توحید) کا کیا جواب دیا تھا؟ یعنی اُنھوں نے اسے مِن و عن قبول کیا تھا یا نہیں؟ وہ جواب دیں گے: ہمیں اس کا قطعاً علم نہیں (کیونکہ ہمیں اُمورِ غیبیہ یا پوشیدہ باتوں اور حقائق کا قطعاً علم نہیں)۔ اصل یہ ہے کہ غیب یا پوشیدہ باتوں اور حقائق کا علمِ تمام رکھنے والا فقط تُو ہے (اور کوئی نہیں ہے (نمبر ۲۳)۔

حواشی نمبر ۲۳- ثابت ہوا کہ کوئی بشر، چاہے اُمتی ہو یا رسولؑ، علم غیب رکھتا تھا نہ رکھتا ہے۔

110 5 اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

نوٹ: یہ آیۂ فکر انگیز، انجیل کی آیات کی مثل تمثیلی انداز میں ہے، لہٰذا ترجمے میں اسی تاریخی واقعیت کو پیش نظر رکھا گیا ہے (دیکھیے آل عمران ۴۸:۳-۴۹)

اس روز اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے فرمائے گا: ان انعامات کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمھاری ماں پر کیے تھے۔ میں نے روح القدس یا وحی سے تمھیں تقویت دی تھی۔ اور تم اوائل عمر یا بچپن اور کہولت یا بڑی عمر میں لوگوں سے حکمت یا دانائی کی باتیں

کرتے تھے۔ پھر تمھیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی تھی۔ پھر تم ان لوگوں کو جو محض بے جان پیکرانِ آب و گِل تھیم، میرے قوانین واحکام اور تعلیمات کے ذریعے (جو اِن کو تسلیم کر لیتے تھے) ان میں زندگی کی روح پھونک دیتے تھے؛ اور وہ طاقت کے پروں پر اُڑنے لگے تھے؛ اور میرے احکامات و تعلیمات کے ذریعے قلب کے اندھوں کو بینا، اور شرک کے برص ایسے گھناؤنے مرض میں مبتلا لوگوں کو شفایاب کرتے تھے، نیز میرے احکام و تعلیمات کے ذریعے مُردہ، یعنی بے شعور و بے حِس لوگوں کو اس حالت سے نکالتے (اور علم و شعور کی روشنی میں لاتے تھے۔

اور پھر ایسا ہُوا تھا کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم پر دست درازی کرنے سے روک دیا تھا۔ یہ وہ حق تھا کہ تم اُن کے پاس (حق کی) غیر مُبہم و واضح دلائل و براہین لے کر گئے تھے تو ان میں سے جو حق کے منکر تھے، کہنے لگے! یہ تو صاف شعبدہ گری ہے۔

111 5 وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ
بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ

اور وہ واقعہ بھی یاد کرو، جب میں نے وحی و تنزیل، یعنی انجیل کے ذریعے حواریوں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رُفقاء) کو حکم دیا تھا کہ مجھ، یعنی میرے قوانین واحکام اور تعلیمات پر اور میرے رسولوںؑ یعنی حضرت عیسیٰؑ کی نبوت و رسالت پر ایمان لاؤ، تو انھوں نے جواب دیا تھا: ہم (ان پر) ایمان لے آئے ہیں، اور تُو شاہد ہے کہ ہم تیرے بندگانِ تسلیم و رضا ہیں۔

112 5 اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ
عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

بعد ازاں، حواریوں نے عرض کیا: اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ! کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تمھارا پروردگار و آقا آسمان یعنی اپنی جناب سے ہمیں روزی بھیجے؟ اُس نے، جواب میں، انھیں تنبیہ کی کہ "اگر تم مومن ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کی صفاتِ قدرت و ربوبیت پر ایمان رکھتے ہو تو اسکی رحمت و مغفرت اور قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرتے رہو۔

113 5 قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا
وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ

حواریوں نے عرض کیا: "ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ (ہم چونکہ تبلیغِ دین میں مشغول رہنے کے سبب اپنے لیے روزی کما نہیں سکتے، لہٰذا دوسروں کے محتاج و دست نگر رہتے ہیں، لیکن آئندہ نہ رہیں اور) براہِ راست اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روزی پر بسر اوقات کریں اور ہمارے دل احتیاج و دست نگری سے فارغ ہو جائیں؛ نیز ہم علم الیقین کے ساتھ آپ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کریں اور اس کے شاہد یا گواہ بن جائیں"۔

114 5 قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

(حضرت) عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے دُعا کی! "اے اللہ! ہمارے پروردگار و آقا! ہمیں آسمان، یعنی اپنی جناب سے روزی فراہم فرما تا کہ ہمارے لیے جشن مسرت کا دن ٹھیرے، تا کہ ہم سے جو سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اور جو بعد میں لانے والے ہیں، سب کے لیے اور تیری ربوبیت کی دلیل بن جائے۔ اور ہمارے لیے ضروری روزی کا بندوبست فرما کہ تُو بہترین روزی فراہم کرنے والا ہے
۔

115 5 قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ

اللہ نے جواب میں فرمایا: "میں روزی تو تمھیں فراہم کر دوں گا، لیکن (یاد رکھو!) اس کے بعد بھی اگر تم میں سے کسی شخص نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی بنی اسرائیل کی طرح) میرے کسی حکم کو نہ مانا تو میرا قانونِ مجازات اُسے ایسی عبرتناک سزا دے گا کہ اقوام عالم میں سے پہلے کس کو نہ دی (نمبر ۲۴) ہو گی"۔

حواشی نمبر ۲۴۔ قرآن حکیم کے حکیمانہ سکوت سے یہ استنباط کیا جاسکتا ہے کہ حواری چونکہ متقی تھے، اس انتباہِ الٰہی سے ڈر کر اپنے اس مطالبے سے دستبردار ہو گئے تھے۔

116 5 وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

(اس بصیرت افروز واقعیت سے عبرت حاصل کرو کہ روزِ حساب و جزا) جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود خدا بنالو؟'' وہ جواب دیں گے: ''تو ہر قسم کے نقص و شریک سے منزہ و پاک ہے، میں بھلا وہ بات کیسے کہہ سکتا تھا، جسے کہنا کا میں سزاوار اور مجاز نہیں تھا۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو یقینا تیرے علم میں ہوتا۔ (حقیقت یہ ہے کہ) میرے دل کی ہر بات اور راز کو تُو جانتا ہے، لیکن جو تیرے دل میں ہے، اس کا مجھے قطعاً علم نہیں (اور نہ کسی بشر کو علم ہی ہو سکتا ہے)۔ بلا شبہ، ایک تُو ہی کُل اسرار و مخفی باتوں کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

117 5 مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ

میں نے اس کے سوا اُنھیں اور کچھ نہیں کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، یعنی صرف ایک اللہ کی طاعت و بندگی کرو، جو میرا بھی پروردگار و آقا ہے اور تمھارا بھی پروردگار و آقا ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا، اتنے عرصے تک میں ان کا نگران رہا۔ پھر جب تُو نے مجھے وفات دی، تو تُو ان کا نگرانِ حال تھا، اور تُو ہر ایک شے کا شاہد یا علم رکھنے والا ہے۔

118 5 اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اگر تُو (یعنی تیرا قانونِ مکافاتِ عمل اُن کے مشرکانہ عقائد و رسوم کی پاداش میں) ان کو قرار واقعی سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں: اور اگر تُو ان کے ظلم عظیم سے درگذر فرمائے، تو تُو مقتدر اور ہر چیز کرنے کی قوت رکھنے والا۔ دانائے کل اور اپنے کل امور کمال دانشمندی سے سر انجام دینے والا ہے۔

119 5 قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج کے روز سچوں کا سچ انھیں نفع دے گا (نمبر ۲۵)۔ (اور نفع کی حقیقت یہ ہے کہ) ان کے لیے الحیوانی باغات ہیں، جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے خوش ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہیں؛ اور یہی عظیم الشان کامیابی ہے (نمبر ۲۶)۔

حواشی نمبر ۲۵۔ نفع کے اصلاحی معنی ہیں: اُخروی حسنہ یا جنت قرۃ العین۔ نفع کی ضد خسر یا نقصان ہے اور اس کا مطلب جہنم ہے۔

نمبر ۲۶ - (فَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ) : انسان کا جنت میں جانا، اس کی عظیم کامیابی ہے ؛ بخلاف اس کے، جہنم میں جانا، اس کی عظیم ناکامی و محرومی ہے۔

120 5 لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِيۡهِنَّ ‌ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

آسمانوں اور زمین اور ان کے اندر جو کچھ بھی ہے، اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ (اور اس کے کل جمالیاتی-- تخلیقی شاہکاروں کے تمتع یا استفادے کے لیے ہے، لیکن کوئی بشر اُن میں سے کسی چیز کا مالک نہیں) ؛ اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر اور اس کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

1 6 اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ

تعریف و ستائش اور تحسین و ثنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جس نے آسمانوں، یعنی سماوی کُروں (Celestial orbs) اور ارضی کرے (Earthly orb) کو (درجہ بدرجہ یا ارتقائی و جمالیاتی اندازی میں) تخلیق کیا (نمبر ا)، اور (ان حیرت انگیز و معجز نما تخلیقات کے ذریعے) اندھیروں اور روشنی کو اختراع کیا (نمبر ۲) لیکن (ان کو دیکھتے ہوئے) وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے ہیں، وہ اپنے پروردگار و آقا کے ساتھ شرک کرتے ہیں، یعنی اس کے شریک و مُعاون مانتے ہیں۔

حواشی نمبر ا۔ اصطلاح قرآنی میں خلق یا تخلیق میں اِرتقاء کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، دانہ یا بیج درجہ بدرجہ ارتقائی انداز میں نشو و نما پاتا ہے؛ یا جس طرح بچے کے بطنِ مادر میں ارتقائی و جمالیاتی اناز میں تخلیق ہوتی ہے۔

نمبر ۲۔ قرآنِ حکیم نے چودہ سو برس پہلے اس طبیعی واقعیت کی نشاندہی کی تھی کہ جب سماوی و ارضی کرے معرضِ وجود میں آئے تو اندھیروں اور روشنی کی نمود ہوئی۔ اس سے پہلے نہ کائنات تھی اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی تھی۔ لہٰذا اس عہد سے متعلق شب و روز، ماہ و سال اور قرنوں یا صدیوں کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس واقعیت کی تصدیق سائنس نے زمانۂ قریب میں کی ہے، جو قرآنِ حکیم کے الہامی یا من جاب اللہ ہونے کی واضح دلیل ہے۔

2 6 ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ

(اے بنی نوعِ انسان! آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد) اس احسن الخالقین نے زمین میں اس کی مٹی سے تمھیں (اپنے قانونِ ارتقاء کے مطابق ارتقائی انداز میں تخلیق کیا، اور تمھاری (طبیعی) عمر کی میعاد مقرر کی، لیکن حتمی عمر کا علم صرف اسی کو ہے (نمبر ۳) باوجود اس کے (اے کافرو اور مُشرکو!) تم اس کی توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت اور جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت میں شک و اضطراب کرتے ہو۔

حواشی نمبر ۳۔ اللہ تعالیٰ نے انسان سمیت اپنی جملہ مخلوقات کی طبیعی عمر مقرر کر دی ہے۔ مثال کے طور پر، جیسے کوئی انجینئر اپنی کسی مشین وغیرہ کی کارکردگی کی عمر کی تعین کرتا اور اس کی گارنٹی دیتا ہے، لیکن کسی حادثے وغیرہ کی وجہ سے وہ مشین جیسے کار

وغیرہ اپنی مقرر کردہ عمر سے پہلے تباہ بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی بشر خودکشی، حوادثِ زمانہ یا کسی اور وجہ سے اپنی طبعی عمر سے پہلے مر جائے یا ہلاک ہو جائے تو وہ اس کی حتمی عمر ہو گی، جس کا علم کسی بشر کو نہیں، صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

3 6 وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ

اور وہ اللہ ہی ہے جو آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی، (یعنی وہ اپنی ساری مملکت کا اکیلا ہی مدبر الامور ہے؛ اور اس کا حکیمانہ قانونِ تدبیری (Law o Prudential Planning) کل عوالِم میں جاری و ساری ہے، لہٰذا) وہ تمھاری خفیہ باتوں اور اسرار، نیز کھلی باتوں، سب کو خوب جانتا ہے؛ اور تم جو (حسنات اور سیّآت) کماتے ہو (نمبر ۴)، اُس کا بھی علم رکھتا ہے۔

حواشی نمبر ۴ - انسان جو کچھ کرتا ہے، اس کے اثرات اس کے قلب پر ساتھ ساتھ مُرتسم ہوتے رہتے ہیں۔ یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے ''سریع الحساب'' ہونے کا۔ چنانچہ قرآن مجید کی زبان میں تحسین اعمال کے اثرات کو حسنات سے اور اعمالِ سُوء کے اثرات کو سیّآت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ علاوہ بریں، ہر فردِ بشر کے گلے میں اللہ تعالیٰ نے ایک غیر مرئی و بیمثال وی۔ سی۔ آر نصب کیا ہوا ہے، جس میں اس کے حسین و قبیح سب اعمال شکل و آواز کے ساتھ فیتہ بند یا ریکارڈ ہوتے جاتے ہیں۔ قیامت کے روز ہر انسان کی کل زندگی کی فلم ''صرف اُسے ہی'' دکھائی جائے گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے۔

4 6 وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ

(کافروں اور مشرکوں کی سرشت اس درجہ مسخ ہو چکی ہے کہ) اُن کے پروردگار و آقا کی آیات، یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات میں سے کوئی قانون و حکم اُن کے پاس آتا ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں، یعنی اُسے سننے اور ماننے سے گریز کرتے ہیں۔

5 6 فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اب جبکہ اُن کے پاس الحق (یعنی اللہ تعالیٰ کا سچا قرآن) آیا ہے تو وہ اُسے جھٹلاتے ہیں (Falsify it)؛ لیکن جلد ہی انھیں اس کے نتائج معلوم ہو جائیں گے جس کی وہ تضحیک کرتے ہیں (They deride it)۔

6 6 أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن
لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم
بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ

کیا وہ (تاریخی عمل میں) غور و فکر نہیں کرتے کہ ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک یعنی نیست و نابود کر چکے ہیں۔ اُنھیں ہم نے دنیا میں ایسا اقتدار بخشا تھا، جیسا اقتدار تمھیں نہیں دیا ہے۔ ہم (اُن کی زرعی پیداوار افزوں سے افزوں تر کرنے کی خاطر) ان (کی اراضی) پر آسمان یعنی اوپر فضا سے مسلسل باران رحمت برساتے رہتے۔ اس کے نتیجے میں، ان (کی اراضی) کے دامن میں نہریں رواں دواں ہو گئیں (اور رزق کی فراوانی ہو گئی)، لیکن انھوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی) تو ان کے گناہوں کی پاداش میں (ہمارے قانونِ مجازات نے) انھیں نیست و نابود کر دیا؛ اور ان کی جگہ ہم دوسری قوموں کو لے آئے۔

7 6 وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ

(میرے پیغمبرؐ! ان مُنکرانِ حق کی ہٹ دھرمی کی حد یہ ہے کہ) اگر ہم آپ پر مرقوم کاغذوں پر مشتمل کتاب بھی نازل کرتے اور یہ اسے ہاتھ سے چُھو کر دیکھ بھی لیتے تو (اس حق الیقین کے بعد بھی) منکرانِ حق کہتے کہ یہ تو صاف شعبدہ بازی (Magic) ہے ۔

8 6 وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا
يُنظَرُونَ

اور وہ (حجت کے طور پر یہ) کہتے ہیں کہ [اگر (حضرت) محمد واقعی نبی ہے تو] اس پر فرشتہ کیوں نازل نہیں ہوا؟ (تاکہ ہم اُسے دیکھ کر یقین کر لیتے، لیکن انھیں اس امر کا شعور نہیں کہ) اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو (ایمان بالغیب کے بجائے ایمان بالجبر کی صورت پیدا ہو جاتی اور) بات ہی ختم ہو جاتی، [پھر قدرت کے قانونِ امہال (Law of Respite) کے مطابق] انھیں قطعاً مُہلت نہ دی جاتی (اور ہلاکت ان کا مقدر بن جاتی)۔

9 6 وَلَوۡ جَعَلۡنٰهُ مَلَـكًا لَّجَعَلۡنٰهُ رَجُلًا وَّلَـلَبَسۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّا يَلۡبِسُوۡنَ

اور بالفرض، اگر ہم اس کے لیے کوئی فرشتہ مقرر کرتے تو اُسے بصورتِ مرد ہی بھیجتے۔ اس طرح بھی وہ التباسِ ذہنی میں مبتلا ہو جاتے، جس طرح وہ اب التباس ذہنی میں مبتلا ہیں۔

10 6 وَلَـقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ

آپ سے پہلے بھی ایسے لوگ (ہمارے بہت سے) رسولوں ؑ کی تضحیک یا اُن سے استہزاء کرتے رہے ہیں (کہ یہ اُن کی خوئے بد ہے)، لیکن آخرِ کار جس چیز کا وہ مذاق اُڑاتے تھے، وہ اُن کے گلے کا ہار بن گئی (یعنی ان کے لیے وجہِ عذاب بن گئی)۔

11 6 قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ انْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ

(میرے نبیؐ!) ان کو (نصیحت کے طور پر) کہیں کہ دُنیا میں سیاحت بالحق کرو اور پھر (اس میں آثار اور کھنڈروں وغیرہ کو) دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھو کہ ان کا انجام کیا ہوا جو (ہمارے رسولوںؑ اور کتابوں کو) جھٹلاتے تھے!۔

12 6 قُلْ لِّمَنۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ قُلْ لِّلّٰهِ‌ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ‌ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ‌ ؕ اَلَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

آپ (ان لوگوں میں جمالیاتی۔ نفسیاتی لمحہ (نمبر۵) کی وقوع پذیری کو ممکن بنانے کی خاطر) ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین، یعنی ساری کائنات میں جو کچھ ہے، کس کی ملکیت ہے؟ پھر ان کو بتادیں کہ سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے، یعنی اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے تمتع

یا استفادے کے لیے ہے، (کسی غیر اللہ کی ملکیت نہیں ہے، اور انسان جو کچھ حاصل کرتا ہے وہ اس کا مالک نہیں، بلکہ امینِ مستفید ہے)۔ اللہ تعالیٰ (چونکہ اپنی تمام مخلوقات کا ربّ یا پروردگار ہے، اس لیے اس) نے رحمت کو اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے (نمبر۶)۔ (اس لیے ان لوگوں کو، جو اس کے تمام بندوں کے لیے رحمت بنتے ہیں، حسین اجر دینے کی خاطر اور ان کو بھی جو اپنے اُوپر اور دوسروں پر ظلم کرنے والے ہیں، اس کا صلہ دینے کے لیے) تم سب کو روزِ قیامت (اپنے حضور) ضرور جمع کرے گا؛ اور اس

واقعیت میں قطعاً شک واضطراب نہیں ہونا چاہیے، لیکن جن لوگوں نے دُنیوی واُخروی حسنہ کے اعتبار سے اپنے آپ کو خسارے میں رکھا ہوا ہے، وہ یہ واقعیت تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں۔

حواشی نمبر ۵ - جمالیاتی۔ نفسیاتی لمحہ (Psycho-aesthetic moment) : اس کا مطلب ہے کہ پند و نصیحت، حکیمانہ گفتگو یا کسی عبرتناک منظر، نظارے یا واقعے سے قلب میں ایسے حسین و موثر لمحے کی وقوع پذیری کا امکان ہوتا ہے، جس سے اس کی قساوت، سعادت میں بدل جاتی ہے اور اس میں قبولِ حق کی استعداد کا اِحیاء ہو جاتا ہے۔

نمبر ٦ - رحمت، وسیع المعانی مصطلحۂ قرآنی ہے۔ چنانچ اللہ تعالیٰ کا رحمت کا اپنے اوپر لازم کر رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے کُل بندوں سے محبت و شفقت کرنے، اُن کو دُنیوی واُخروی حسنہ، انعام واکرام، فضل واحسان، الغرض بے قیاس نعمتوں سے نوازنے، نیز اُن کی سیّآت کو حسنات سے بدلنے، اُن کی توبہ اور دُعاؤں کو قبول کرنے، ان کی مدد کرنے اور اُنھیں ہدایت دینے کو اپنا دستور بنایا ہوا ہے، جو ناقابل تغیر و تبدل ہے۔

13 6 وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ‌ؕ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اور وہ سب جو رات (کے اندھیروں) اور دن (کے اُجالے) میں رہتے ہیں، اُسی کے ہیں، یعنی کائنات کی کل موجودات (Existing things)، اللہ تعالیٰ کی تخلیقات (Created things)، پروردہ اور اس کے قوانین کی مستوجب ہیں۔ اور وہ (سب کی) سننے والا -- سب کے احوال وظروف کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

14 6 قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَهُوَ يُطۡعِمُ وَلَا يُطۡعَمُ‌ؕ قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

(میرے پیغمبرؐ ! اس حقیقت کا) اعلان کر دو کہ "کیا میں (مشرک و نافرمان ہوں کہ) اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا ولی یا حامی و کارساز بناؤں، جبکہ وہ آسمانوں اور زمین کی اختراع (Invent) کرنے والا ہے؛ اور وہ سب کو روزی دیتا ہے (کیونکہ وہ خالق

ورب ہے)، لیکن خود کسی سے روزی نہیں لیتا؟ (کیونکہ وہ ہر قسم کی احتیاج و نُقص سے منزہ وماوراء ہے")۔ اس (واقعیت) کا بھی اعلان کر دو کہ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود احکام الٰہیہ کے سامنے سر تسلیم خم کردوں (First of all, I should surrender myself to Him)؛ اور مشرکو (Polytheists) میں سے نہ ہو جاؤں، یعنی اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات وصفات، احکام وحاکمیت اور فرماں روائی وجمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت میں کسی اور کو شریک وسہیم سمجھوں نہ ٹھیراؤں۔

15 6 قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

اِس (حقیقت) کا بھی اعلان کر دو کہ ''میں بھی اپنے ربّ کی نافرمانی کرنے اور، اس کی پاداش میں، (قیامت کے) انتہائی بھاری دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں'' (کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافاتِ عمل سے کسی بشر کو مفر نہیں)۔

16 6 مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ

اس روز جس شخص کے سر سے عذاب ٹل گیا (Retribution was averted)، سمجھئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے رحم و فضل کیا ہے؛ اور یہ نمایاں کامیابی (Signal triumph) ہو گی (جو اس کے اعمالِ صالحہ کا ثمر ہو گی۔

17 6 وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور (اے انسان!) اگر اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مکافاتِ عمل) تمھیں دُکھ میں مبتلا کر دے تو اس کے سوا کوئی اور تمھیں ہر گز نجات نہیں دے سکتا۔ اور اگر وہ تمھیں خیر یا حسنہ یعنی فضل و کرم سے نوازے (تو کوئی اُسے سلب نہیں کر سکتا، کیونکہ) وہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

18 6 وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ

وہ اپنے بندوں پر کنٹرول (Absolute control)، یعنی مکمل اختیار و قابو رکھنے والا ہے؛ (یہ خود بندوں کے بہترین مفاد میں ہے، اس لیے کہ) وہ انتہائی دانشمند اور اپنے اُمور کمال دانائی سے سر انجام دینے والا۔ کل عوالم کی جملہ معلومات رکھنے والا ہے۔

19 6 قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ڐ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ
هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰي ۭ قُلْ لَّآ
اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ

(میرے پیغمبرؐ! ان سے) پوچھو! (دین کے بارے میں) سب سے عظیم وزبردست شہادت کس کی ہوسکتی ہے؟ان کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ کی، جو میرے اور تمھارے درمیان شاہد یا گواہ ہے؛ (اور اس کی عظیم الشان شہادت) یہ قرآنِ (عظیم) ہے، جو اُس نے مجھے پر وحی کیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمھیں اور ان سب کو (قدرت کے قانونِ مکافاتِ عمل سے) متنبہ کروں، جن تک یہ بعد میں پہنچے۔

کیا تم (دل سے ہر جھوٹی) گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود یا خدا بھی ہیں؟ کہہ دو کہ (اگر تم جھوٹی شہادت دے سکتے ہو تو دو، لیکن سُن لو کہ) میں تو ایسی (جھوٹی) شہادت نہیں دے سکتا۔ اعلان کر دو کہ فقط ایک وہی یکتا و یگانہ معبود ہے (اور کوئی نہیں ہے)۔ اور جن ہستیوں کو تم اللہ تعالیٰ کے شریک و سہیم مانتے اور ٹھیراتے ہو، میں ان سے لاتعلق و بیزار ہوں۔

20 6 اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ہم نے جن لوگوں کو کتاب دی ہے (یعنی خاص کر یہود و نصاریٰ کو)، وہ اسے، یعنی قرآن عظیم کو ایسے یقین سے پہچانتے ہیں (کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے) جس یقین سے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (کہ وہ ان کی اولاد ہیں، لیکن) جن لوگوں نے خود اپنے آپ کو دنیوی واُخروی حسنہ سے محروم کر لیا ہے، وہی اس پر ایمان نہیں لاتے۔

21 6 وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

الظّٰلِمُوْنَ

اور اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو جُھوٹی بات کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کرے یا جان بوجھ کر بہتان باندھے (کہ اس کے اور بھی شریک و معاون ہیں) یا اس سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اس کی آیات، یا تعلیمات، قوانین اور احکام کو جھٹلائے (یعنی سچ کو جھوٹ قرار دے)۔ یقینا (یہ ظلم ہے اور قدرت کے قانونِ مجازات کی رُو سے) ظالم نشو و نما پائیں گے نہ کامیاب ہی ہوں گے (یعنی ان کا دُنیوی واُخروی حسنہ سے محروم رہنا شدنی ہے)۔

22 6 وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ

اور (اس زہرہ گداز واقعیت کو تصور میں لا کر غور کرو کہ تمھارا کیا بنے گا جب (روزِ (حساب وجزا) ہم (کُل افرادِ نسلِ انسانی کو اپنے حضور) جمع کریں گے؛ اور ان لوگوں سے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود بھی مانتے تھے اور ان کو اس کا شریک وسہیم سمجھتے تھے، پوچھیں گے: اب بتائو کہ تمھارے وہ معبود کہاں ہیں، جن کے متعلق تمھارا دعویٰ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور حاکمیت، نیز اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت میں شریک ہیں، (وہ کیوں تمھاری مدد یا شفاعت نہیں کرتے)؟

23 6 ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ

لیکن ان کا عُذرِ لنگ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ وہ یہ جواب دیں گے: "اللہ کی قسم، جو ہمارا پروردگار وآقا ہے، ہم شرک کرنے والے نہیں تھے" (مشرک دنیا میں بھی یہی کہتے ہیں)۔

24 6 اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

غور کرو کہ (اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والے) اب کس طرح اپنے آپ پر بہتان باندھتے ہیں؛ لیکن وہ جو جھوٹ اختراع کرتے تھے، ان سے جاتا رہے گا۔

25 6 وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو (بظاہر) آپ کی باتیں سنتے ہیں، لیکن (حقیقت میں نہیں سُنتے) کیونکہ (ہمارے قانونِ آرزو و قانونِ مُجازات کے مطابق) اُن کے دل ودماغ پر پردے (Veils) پڑ چکے ہیں کہ وہ کوئی بات سمجھ ہی نہیں سکتے۔ نیز ان کے کانوں میں گرانی پڑ چکی ہے (کہ ان کے گوش حق نیوش ہی نہیں رہے)۔ (اس کا نتیجہ ہے کہ) اگر وہ اپنی آنکھوں سے ساری کی ساری حق نما نشانیاں دیکھ بھی لیں تو پھر ایمان لانے والے نہیں۔ (ان کی حق کوری (نمبر ۷) اور ہٹ دھرمی کی حد یہ ہے کہ) آپ کے پاس آتے ہیں تو خواہ مخواہ آپ سے تکرار کرنے لگتے ہیں۔ دین وحق کا انکار کرنے والے (اللہ تعالیٰ کی سچی تعلیمات سے متعلق) کہتے ہیں کہ یہ سب متقدمین یا پہلوں کی من گھڑت لوک کہانیاں (Legends of the ancients) ہیں۔ حواشی نمبر ۷- حق کوری (Truth blindness): حق کا اندھاپن، جیسے (Color-blindness) کو رنگ کوری یا رنگ اندھاپن کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ حق کو باطل سے تمیز کرنے کی صلاحیت کا فقدان ہے۔

26 6 وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْاَوْنَ عَنْهُ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

وہ دوسروں کو بھی اس (قرآن حکیم) کے قریب جانے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے گریزاں رہتے ہیں، (تاکہ دوسروں کے اور خود ان کے اپنے دل اس کی ہمہ گیر صداقت سے متاثر نہ ہو جائیں)۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں، لیکن اس کا شعور نہیں رکھتے، یعنی وہ قرآن حکیم کی افادی و جمالیاتی اور معنوی اقدار کی، نہ دُنیوی و اُخروی حسنہ سے اپنی محرومی کی سُوجھ بُوجھ ہی رکھتے ہیں۔

27 6 وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ذرا (اس زہرہ گداز منظر کو چشمِ تصور میں لائو اور) سوچو کہ جب وہ آتشکدۂ الحیوانی یعنی جہنم کے کنارے کھڑے ہوں گے تو (ان کے دلوں پر کیا گذرتی ہو گی؟ اور وہ کس حسرت و یاس سے) کہیں گے: "کاش! ہمیں دوبارہ دُنیا میں واپس بھیجا جائے تو ہم اپنے پروردگار و آقا کی تعلیمات اور قوانین و احکام کی ہرگز تکذیب نہیں کریں گے، بلکہ مؤمنوں میں سے ہو جائیں گے"۔

28 6 بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

نہیں (ایسا نہیں ہے، بلکہ ان کی یہ کیفیت دل عارضی و وقتی ہے؛ وہ محض سزا سے بچنے کی خاطر ایسا کہتے ہیں، کیونکہ) ان پر وہ سب کچھ ظاہر کر دیا گیا ہے، جسے وہ پہلے چھپاتے تھے۔ بالفرض، انھیں دوبارہ دنیا میں بھیج بھی دیا جائے تو وہ پھر بھی وہی کریں گے، جس سے انھیں منع کیا گیا ہے۔ (وجہ یہ ہے کہ شرک و نفاق اور تکذیب آیات وغیرہ وغیرہ کے سبب ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہے اور وہ سَمَندر سرشت بن چکے ہیں، لہٰذا) وہ جو کچھ کہتے ہیں، دل سے نہیں، محض زبان سے کہتے ہیں، اور وہ یقینا دروغ گو (Liars) ہیں۔

29 6 وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ

اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی صرف یہی دُنیا کی زندگی ہے اور بس، لہٰذا ہم ہرگز دوبارہ زندہ کر کے اُٹھائے نہیں جائیں گے (Shall not be raised to life again)۔

30 6 وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى
وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ

(ان کی اس عبرتناک حالتِ زار کا چشمِ قلب سے تماشا کرو) اور غور کرو! جب انھیں ان کے پروردگار وآقا کے حضور (اس کی عدالت میں جوابدہی کے لیے) کھڑا کیا جائے گا اور وہ پوچھے گا: "کیا (روزِ قیامت، نشاۃِ ثانیہ اور روزِ حساب وجزا) یہ سب کچھ حق یا سچ نہیں؟ وہ جواب دیں گے: "ہاں! (یہ حق ہے، لیکن) ہمارے رب!" (ہمیں معاف کردے)۔ اس پر وہ فرمائے گا: "جن حقائق کا تم انکار کرتے تھے، اُن کو بھیانک نتائج و عواقب کی اذیتوں کا مزہ چکھو"۔

31 6 قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا
يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ

لیکن جن لوگوں نے لِقآءِ اللہ، یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی کے لیے کھڑا ہونے کا انکار کیا، انھوں نے (دُنیوی واُخروی حسنہ کا) گھاٹا کھایا، یہاں تک کہ دفعتاً اُن پر آنِ شدنی یا مرگِ مفاجات آگئی (اور ان پر وقتِ نزع) حق ظاہر ہوگیا، تو پکار اٹھے: "واحسرتا! ہم سے اس معاملے میں تقصیر ہوئی"۔ اور وہ (قدرت کے قانونِ مُجازات کے مطابق) اس کے نتائج و عواقب کا بارِ گراں اپنی پیٹھوں پر اُٹھائیں گے۔ دیکھو! کتنا بارِ خاطر ہے بوجھ جو وہ اُٹھائیں گے۔

32 6 وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

دُنیا کی زندگی تو محض رنگا رنگ کے مشاغل سے عبارت ہے (اہلِ دنیا کے لیے)، لیکن متقی لوگ یا اہلِ آرزو و خشیت، دارُالآخرت، یعنی جنت قرۃالعین کو، (جو ان کا حُسنُ المآب ہے)، اس سے افضل و احسن سمجھتے اور اس پر ترجیح دیتے ہیں۔ (اس اصلِ عظیم کو) ذرا سوچو تو سہی!۔

33 6 قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

(ہمارے نبیؐ!) ہمیں معلوم ہے کہ آپ ان (منکرانِ حق) کی باتوں سے دلگیر ہوتے ہیں (Their talks hurts your heart)؛ لیکن (اطمینان رکھیں) وہ آپ کو نہیں جھٹلاتے، بلکہ یہ ظالم اللہ تعالیٰ کی آیات، یعنی تعلیمات اور قوانین واحکام کو سچ سمجھتے بوجھتے جھٹلاتے ہیں۔

34 6 وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى
اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ

(آپؐ یہ تاریخی واقعیت پیش نظر رکھیں کہ) آپ سے پہلے بھی ہمارے رسولوںؑ کی تکذیب کی جاچکی ہے؛ اور انھیں دُکھ دیے گئے ہیں، لیکن انھوں نے ان سب کو حوصلے اور ثابت قدمی سے برداشت کیا (اور اپنا وظیفۂ رسالت ادا کرتے رہے)، یہاں تک کہ ان کو ہماری امداد آن پہنچی۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ و دستور ہے) اور اللہ تعالیٰ کے قاعدے اور دستور کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ چنانچہ ہمارے رسولوںؑ کے وقائع میں سے بہت سے توآپ کو پہنچ چکے ہیں۔

35 6 وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ
اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْجٰهِلِيْنَ

اور (میرے نبیؐ!) اگر اُن کی پہلو تہی (Shunning) آپ پر شاق گزرتی ہے (تو گزرے، آپ کچھ نہیں کرسکتے)۔ اگر آپ کے مقدور میں ہو تو زمین کے اندر کوئی سُرنگ (Tunnel) ڈھونڈلیں یا آسمان میں سیڑھی (Ladder) لگا کر چڑھ جائیں اور ان کے لیے کوئی معجزاتی شے تلاش کر لائیں (لیکن وہ پھر بھی ایمان لانے کے نہیں)۔ اگر اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت وتدبیری کا فیصلہ ہوتا ہے تو وہ ان سب کو ہدایت،، یعنی راہِ راست پر اکٹھا کر سکتا تھا (لیکن اُس نے ایسا اس لیے نہیں کیا کہ ایسا کرنا انسان کی آزادیِ فکر و عمل کو سلب کرنے کے مُترادف ہوتا؛ لہٰذا آپؐ اس اصلِ عظیم کو سمجھیے) اور حقیقت ناشناس لوگوں میں سے نہ ہو جایئے۔

36 6 اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ

اصل یہ ہے کہ آپ کی دعوتِ (اسلام) صرف وہی قبول کرتے ہیں، جو (گوشِ حق نیوش سے) سُنتے ہیں، لیکن مُردے نہیں، یعنی جن کا حسی۔ قلبی نظام معطل ہو چکا ہے (وہ آپؐ کی بات سُن ہی نہیں سکتے تو اُسے قبول کیسے کریں گے)؟ اللہ تعالیٰ (بروزِ قیامت) ان کو زندہ کر کے اُٹھائے گا؛ پھر وہ اس کے حضور جوابدہی کے لیے لوٹائے جائیں گے۔

37 6 وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور (یہ ہٹ دھرم اعتراض کے طور پر) کہتے ہیں کہ اس (رسولؐ) پر کوئی معجزاتی نشانی (Miraculous sign) کیوں نازل نہیں ہوتی؟ آپ جواب دیں کہ اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے کہ کوئی معجزاتی نشانی اُتارے، لیکن اکثر لوگ (ایسا نہ کرنے کی علت تامہ کو) نہیں جانتے۔

38 6 وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ

دراصل زمین میں جو بھی چلنے پھرنے والے جاندار (Creatures) ہیں، اور جو بھی بال و پر اُڑنے والے جانور ہیں، سب (اے بنی نوعِ انسان!) اصل (یا Origin) کے اعتبار سے تمھاری طرح کی اُمتیں (نمبر ۸) یا ہم کیش و ہم مشرب قومیں (Communities) ہیں؛ اور ہم نے ان سب کے احوال و ظروف کو الکتاب یا لوح محفوظ میں درج کرنے سے قطعاً صرفِ نظر نہیں کیا۔ انجامِ کار، ان یعنی سب بنی نوعِ انسان کو (محاسبہ و جزا کے لیے) اکٹھا کر کے ان کے پروردگار و آقا کے حضور پیش کیا جائے گا۔

حواشی نمبر ۸-اس کرہ ارضی کی کل مخلوقات، بشمول انسان پانی سے پیدا ہوئی تھی (الانبیآء ۳۰:۲۱؛ النور ۴۵: ۲۴؛ الفرقان ۲۵: ۵۱) اس لیے اصل کے اعتبار سے ہم مثل ہیں۔

39 6 وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

جو لوگ ہماری آیات، یعنی تعلیمات اور قوانین واحکام کو جھٹلاتے ہیں، وہ (ایک تو کفر و شرک اور جہل و نفاق کے) اندھیروں میں (ہیں، اور دوسرے) بہرے (نمبر ۹) (Deaf) اور گونگے (نمبر ۱۰)) (Dumb) ہیں۔ (قدرت کا قانونِ احترام آرزو اور قانون مشیت یہ ہے کہ) جو لوگ راہِ راست کو گم کر کے جہنم کی راہوں پر چلنے کو ترجیح دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُنہیں اُنہی راستوں پر چلنے دیتا ہے (ان پر جبر نہیں کرتا)۔ بخلاف اس کے، جو لوگ جنت کی راہِ راست پر چلنے کی طلب و جستجو کرتے ہیں، اُنھیں اس پر لگا دیتا ہے۔

حواشی نمبر ۹۔ صُمٌّ یا بہرے: اصطلاح قرآنی میں اس کا مطلب ہے، ایسے لوگ جو گوشِ حق نیوش نہ رکھتے ہوں، یعنی وہ نہ تو خود سچے ہوتے ہیں، اور نہ سچ سننے کا دماغ رکھتے ہیں نہ یارا۔

نمبر ۱۰۔ بُکمٌ: گونگے: اس قرآنی اصطلاح کا مطلب ہے ایسے پرلے درجے کے جھوٹے لوگ جو سچ بولتے ہیں نہ سچ کہنے کا دماغ رکھتے ہیں نہ حوصلہ۔

40 6 قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(اے پیغمبرؐ! ان مشرکوں سے) پوچھیے: کیا تم نے کبھی اس واقعیت میں غور و فکر کیا ہے اگر (قدرت کے قانونِ مجازات کے مطابق تمھارے شرک و کفر کے نتیجے میں) تم پر عذاب ٹوٹ پڑے یا تم پر آنِ مرگِ ناگہانی (یا ناگہاں موت کی گھڑی) آجائے تو (اس سے نجات پانے کے لیے) تم اللہ کو یا غیر اللہ، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ہستی کو پکارو گے؟ (تم یقیناً اللہ تعالی کو پکارو گے)! اس کا سچا جواب دو اگر تم سچے ہو تو۔

41 6 بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ

یقیناً تم (مصیبت کے وقت) اُسی (وحدہٗ لاشریک) کو پکارتے ہو۔ پھر جس مصیبت وغیرہ کو دور کرنے کے لیے اُسے پکارتے ہو، اور وہ (اپنے قانونِ مشیت وتدبیری کے مطابق) اُسے دور بھی کر دیتا ہے، اس وقت تم اس کے مفروضہ شریکوں کو بھول جاتے ہو (نمبر ۱۱)۔

حواشی نمبر ۱۱۔ مفروضہ شریکوں کو بھول جانا اس حقیقتِ نفس الامری پر دلالت کرتا ہے کہ تم عقلاً و فطرةً جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور صرف وہی مستجیبُ الدعوات اور مشکل کشا و کارساز ہے۔

42 6 وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمۡ

يَتَضَرَّعُوۡنَ

اور ہم آپ سے پہلے بھی اُمتوں، یعنی ہم مشرب و ہم کیش قوموں (Communities) میں اپنے رسولؑ بھیجتے رہے ہیں (کیونکہ وہ سرکش و شقی القلب ہو جاتے تھے؛ لہٰذا): ہمارے قانونِ مُجازات کے مطابق وہ مصائب و شدائد (Tribulations) اور مفلوک الحالی (Adversity) میں مبتلا ہوتے رہے تاکہ ان کے دل پسیج جائیں اور ان میں سعادت و رقت پیدا ہو جائے۔

43 6 فَلَوۡلَاۤ اِذۡ جَآءَهُمۡ بَاۡسُنَا تَضَرَّعُوۡا وَلٰـكِنۡ قَسَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَزَيَّنَ لَهُمُ

الشَّيۡطٰنُ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

(لیکن اس عبرتناک واقعیت میں غور کرو کہ) جب ان کو مصائب و شدائد نے گھیرا تو اُنھوں نے کیوں عاجزی و فرماں بر داری اختیار نہیں کی؟ (اس کی وجہ یہ تھی کہ اِمتدادِ وقت کے ساتھ) ان کے دل اور زیادہ سخت ہوتے گئے، اور شیطان ان کے اعمالِ سُوء ان کی نظروں میں حسین بنا کر دکھاتا تھا۔

44 6 فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا

بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ

جب اُنھوں نے اُن (قوانین و احکام اور تعلیمات) کو فراموش کر دیا، جن پر عمل کرنے کی اُنھیں بار بار یاد دہانی کرائی گئی تھی تو ہم نے اُن پر ہر طرح کی نعمتوں کے دروازے کھول دیے، یعنی اُن کو نعمتیں فراوانی سے عطا کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ ہماری اس عطا پر خوشیاں منانے اور اترانے لگے تو ہمارے قانونِ مُکافاتِ عمل نے دفعتاً اُن کو اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ مایوس (Despair) ہو کر رہ گئے؛ یا یاسیّت و قنوطیت کے شکار ہو گئے۔

45 6 فَقُطِعَ دَابِرُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ؕ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

تو (ہمارے قانونِ مجازات و تدبیری کے مطابق) اس قوم کی بیخ کنی کر دی گئی یا جڑ کاٹ دی گئی (Were annihilated)، جن کے افراد ظلم، یعنی شرک و کفر اور لوگوں کے بنیادی حقوق بشمول حق معلوم (نمبر ۱۲) غصب کرتے تھے۔ (ایسے مشرک و کافر اور

غاصب ستمگروں سے مظلوم و محروم لوگوں کو نجات دینے والا) تعریف و ستائش کا سزاوار حقدار صرف اللہ تعالیٰ -- کل عوالم کی مخلوقات کا پروردگار و آقا ہے۔

حواشی نمبر ۱۲۔ حق معلوم سے مراد مساوی پیداواری حصہ ہے، جس کے کل افرادِ نسلِ انسانی حقدار ہیں۔

46 6 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰـهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ

ان سے پوچھو! کیا تم نے کبھی اس بات میں تفکر بالحق کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمھاری سماعت اور بصارت (= بینائی) کو سلب کر لے اور تمھارے دل و دماغ کو مُہر بند کردے یعنی تمھارے حسی۔ قلبی نظام کو معطل کردے اور تُم معنوی طور پر بہرے اور اندھے بن جائو، اور تمھاری سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ضائع ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون معبود ہے جو اِن (غیر مترقبہ نعمتوں) کو تمہیں واپس دلا سکتا ہے؟

دیکھو اور غور کرو کہ ہم کس طرح اپنی آیات، یعنی تعلیمات اور احکام و قوانین کو گُوناگُوں اسالیب میں بیان کرتے رہتے ہیں، پھر بھی یہ لوگ ان سے آنکھیں چُراتے ہیں۔

47 6 قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ

ان سے پوچھو! کیا تم نے کبھی اس امر میں تفکر بالحق کیا ہے کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک بے خبری میں آجائے یا کھلے بندوں، تو کیا ظالموں کے سوا کوئی (بیگناہ) بھی ہلاک ہوگا؟

48 6 وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(اے بنی نوعِ انسان! ہمارے رسولوںؑ سے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ شفیع و مددگار، مشکل کشا و حاجت روا، کارساز و رزاق، مجیب الدعوات و عالم الغیب یا حاضر و ناظر ہیں، شرک ہے۔ ان کا وظیفہ صرف یہ تھا کہ) ہم اپنے رسولوںؑ کو صرف لوگوں کو (ان کے

اعمالِ صالحہ کے اجرِ حسنہ) کی بشارت دینے اور (ان کے اعمالِ سُوء کے خوفناک و غم انگیز نتائج و عواقب سے) متنبہ کرنے کے لیے بھیجتے رہے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لے آئے، یعنی اللہ تعالیٰ کا نظامِ زندگی قبول کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں، یعنی اپنا تزکیہ ٔ نفس کر کے اپنے خُلق و کردار کو حسین بنا لیں تو ان پر نہ تو خوف و خطر مسلط ہو گا اور نہ وہ رہین غم و الم ہی ہوں گے۔

49 6 وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

جو لوگ ہماری آیات، یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات کو جُھٹلاتے ہیں (اور ان پر عمل نہیں کرتے) تو اُنھیں اپنی اس نافرمانی کے نتیجے میں عذاب کا مزہ چکھنا ہو گا۔

50 6 قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ
مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۗ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ

(میرے نبیؐ !) آپ اس حقیقت کا اعلان کر دیجیے کہ "اے لوگو ! میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں (نمبر ۱۳) ؛ اور نہ یہ کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں، نیز میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔ (اصل یہ ہے کہ) میں تو فقط ان احکام کا اتباع کرتا ہوں جو مجھے وحی کیے جاتے ہیں۔ پوچھیے : کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟ یعنی حقیقت آشنا اور حقیقت ناآشنا ایک جیسے نہیں ہو سکتے)۔ لہٰذا (ان حقائق میں) کیوں غور و فکر نہیں کرتے ؟ (اگر تفکر بالحق کرو گے تو تم پر حقائق آشکارا ہو جائیں گے)۔

حواشی نمبر ۱۳ - اللہ کے خزانے : اس اصطلاحِ قرآنی کا مطلب ہے : اللہ تعالیٰ کی کل نعمتوں، مثلاً مال و منال، علم و قدرت اور رزق وغیرہ وغیرہ کے خزانے۔

51 6 وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ
وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

اور (اے نبیؐ !) آپ اس (قرآن کے قوانین و احکام اور تعلیمات) کے ذریعے ان لوگوں کو متنبہ کرتے رہیے جو (ایمان بالآخرت رکھتے اور قانونِ مُکافاتِ عمل کو مانتے ہیں، اور اس لیے) اپنے ربّ کے حضور اکٹھا ہونے سے ڈرتے ہیں (اور یقین رکھتے ہیں کہ) وہاں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی حامی و مددگار ہو گا نہ شفاعت کرنے والا (Intercessor) ، جو انھیں عذاب سے نجات دلا سکے) تاکہ ان میں آرزوء ہدایت اور گمراہی کی خشیت و فعال و حرکی رہے۔

52 6 وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ ؕ مَا
عَلَيۡكَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ وَّمَا مِنۡ حِسَابِكَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَتَطۡرُدَهُمۡ فَتَكُوۡنَ مِنَ
الظّٰلِمِيۡنَ

(اے نبیؐ !) آپ ان لوگوں کو جو صبح و شام اپنے پرور دگار و آقا کو پکارتے ہیں، یعنی اس کا ذکر واذکار کرتے، اور اس کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرتے رہتے ہیں، اپنے پاس سے دُور دُور نہ رکھیں، یعنی ان کو (مفلسی و مفلوک الحالی وغیرہ کی بناء پر) اپنی مجلس میں نظر انداز نہ کریں۔ (یاد رکھیں) اُن کے دفترِ اعمال میں سے کسی عمل کے بھی آپ ذے دار نہیں؛ اور نہ آپ کے دفتر اعمال میں سے کسی عمل کے وہ ذمے دار ہیں (سب کو اپنے کیے کا پھل ملتا ہے؛ لہٰذا آپؐ ان کو نظر انداز نہ کریں، لیکن) اگر آپ نے انھیں اپنے آپ سے دور رکھا تو پھر آپ زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (وجہ یہ ہے کہ کل مؤمن بھائی بھائی ہیں (الحجرات ۴۹:۱۰)، یعنی رشتہءِ اُخوت میں منسلک ہیں، ان کو جدا کرنا زیادتی ہے)۔

53 6 وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لِّيَقُوۡلُوۡۤا اَهٰٓؤُلَاۤءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡۢ
بَيۡنِنَا ؕ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰكِرِيۡنَ

اصل یہ ہے کہ ہم اس طرح بعض (مالدار) لوگوں کو بعض (مفلوک الحال) لوگوں کے ذریعے آزماتے رہتے ہیں تاکہ وہ انھیں دیکھ کر کہیں! ''کیا یہ ہیں وہ لوگ (حقیر و مفلوک الحال) جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان احسان کیا، یعنی نظام اسلام میں داخل کیا ہے''؟ کیا اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں سے مقدور بھر استفادہ کرنے اور اس کے لیے تشکر و ممنونیت کے جذبات رکھنے والے بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا (نمبر ۱۴)۔

حواشی نمبر ۱۴ - اس آیہ فکر انگیز میں یہ اصل مضمر ہے کہ اسلام جو وحدتِ امت اور اُخوت و مساوات کا نقیب و علمبر دار ہے، طبقاتی امتیاز کی اجازت نہیں دیتا۔

54 6 وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ كَتَبَ رَبُّكُمۡ عَلٰى
نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ مِنۡكُمۡ سُوۡٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَصۡلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ
رَّحِيۡمٌ

اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات، یعنی تعلیمات واحکام اور قوانین کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں تو (ان کی پذیرائی اس طرح کریں) ان سے کہو: تم پر سلامتی ہو، یعنی اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے حفظ وامان میں رکھے! (یہ اصلِ عظیم ہمیشہ پیشِ نظر رکھو کہ) تمھارے پروردگار وآقا نے رحمت کو اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے، یعنی اپنے بندوں سے محبت واحسان کرنا، ان کو دنیوی واُخروی حسنہ سے نوازنا اور ان پر رحم وکرم کرنا اس کی ناقابلِ تغیر و تبدل سنت حسنہ ہے۔ اُمید رکھو کہ تم میں سے اگر کوئی شخص نادانی سے کوئی قبیح و غم انگیز کام کر بیٹھے اور پھر نادم و پشیمان ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی کے لیے رجوع کرے اور اپنی اصلاح کر لے، یعنی اپنے خلق و کردار کی تحسین کر لے تو یقین کرو کہ وہ تو ہے ہی بخشنے اور تحفظ دینے والا -- انتہائی ترس کھانے، درگزر کرنے، دُکھ درد دُور کرنے اور محبت و شفقت اور کرم کرنے والا۔

55 6 وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ

اور اس طرح ہم اپنے قوانین واحکام اور تعلیمات کو شرح وبسط سے بیان کرتے رہتے ہیں تاکہ مجرموں، یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کی راہ وروش آشکارا ہو جائے (اور اس راہ میں اور اللہ تعالیٰ کے بندگانِ تسلیم ورضا کی راہِ راست میں فرق پوری طرح واضح ہو جائے)۔

56 6 قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ

(میرے پیغمبرؐ!) ان (مشرکوں سے صاف کہہ دیجیے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارتے ہو (نمبر ۱۵)، مجھے ان کی عبادت، یعنی پرستش اور طاعت وبندگی کرنے سے روک دیا گیا ہے؛ نیز یہ بھی کہہ دیں کہ میں ہرگز تمھاری (گمراہ کن) خواہشات کے پیچھے نہیں لگنے کا؛ اگر ایسا کروں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا اور (جنت کی) راہِ راست پر چلنے والوں میں سے نہیں رہوں گا۔

حواشی نمبر ۱۵- غیر اللہ کو پکارنے کا مطلب ہے: اُن کا نعرہ مارنا؛ اُن کی حمد وثنا کرنا یا بھجن گانا، اُن کا وظیفہ ووِرد کرنا، اُن سے استمداد واِستعانت یا حاجت روائی ومشکل کشائی کے لیے استدعا کرنا۔

57 6 قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ

آپ ان سے صاف کہہ دیں کہ میں یقینا اپنے پروردگار وآقا کی طرف سے روشن دلیل راہ پر قائم ہوں، جس کی تم تکذیب کرتے ہو، یعنی ماننے کے بجائے اسے جھٹلاتے ہو۔ (ایسا فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کے قانونِ تدبیری پر منحصر ہے)۔ میرے پاس وہ نہیں جس کے لیے تم جلدی مچاتے ہو، یعنی مجھ میں تکذیب کرنے والوں کو سزا دینے کا مقدور نہیں۔ اصل یہ ہے کہ حکم وفرمان جاری کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، کسی اور کو نہیں ہے۔ وہ سچی باتیں ہی بیان کرتا ہے، اور حق و باطل میں احسن طریق سے فیصلہ کرنے والا ہے۔

58 6 قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ

یہ بات بھی ان پر واضح کردیں اگر وہ (چیز یا سزا) جس کے لیے تم بیتاب (Impatient) ہو رہے ہو، میرے اختیار میں ہوتی تو میرے اور تمھارے درمیان کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا: اور اللہ تعالیٰ خود شاہد (نمبر ۱۶) ہے کہ وہ ظالموں (کو ان کے شرک و کذب کی سزا ملنے کے وقت) کو خوب جانتا ہے۔

حواشی نمبر ۱۶۔ متن میں لفظ واللہ آیا ہے، جس کے معانی اللہ کی قسم یا اللہ شاہد ہے بھی آتے ہیں۔

59 6 وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

اور (اصل یہ ہے کہ) غیب کی چابیاں یا وسائل صرف اس (اللہ) کے پاس ہیں، جن کو اس کے سوا کوئی اور نہیں جانتا، (یعنی کل مادی و لطیف اشیاء جو جملہ مخلوقات کے علم و نظر سے مخفی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ پر مشہود وآشکارا ہیں؛ اور اس کے سوا کوئی اور ان مغیبات کا علم نہیں رکھتا)؛ نیز جو چیزیں خشکی اور پانی (= بحر و بر) میں ہیں، وہ سب کا علم رکھتا ہے، اور درختوں، پودوں وغیرہ سے کوئی پتہ نہیں گرتا، اور اراضی کے اندر اندھیروں میں اناج کا کوئی دانہ نہیں پھوٹتا، مگر یہ کہ وہ اُسے جانتا ہے، اور نہ خشک نہ تر کوئی ایسا پھل نہیں مگر وہ اس کے بیان کرنے والے نوشتے میں مندرج ہے (یعنی اس کے بیمثال اُلوہی کیسٹ (Cassette) میں ریکارڈ شدہ ہے) (نمبر ۱۷)۔

حواشی نبر ۱۷۔ اس کے لیے قُرآن حکیم نے ''لوح محفوظ'' کی بھی تعبیر اختیار کی ہے۔

60 6 وَهُوَ الَّذِیۡ یَتَوَفّٰىكُمۡ بِالَّیۡلِ وَیَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبۡعَثُكُمۡ فِیۡهِ
لِیُقۡضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّىۚ ثُمَّ اِلَیۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ

اور وہی (اللہ) ہے، جو تمھیں رات کو وفات دیتا ہے (یعنی نیند میں تمہارا نفس وقتی طور پر لے جاتا ہے) (نمبر ۱۸)؛ نیز دن میں جو تم کاوشیں کرتے رہتے ہو، اُسے خوب جانتا ہے۔ پھر (استراحت نیند کے بعد) دن میں تمھیں بیدار و فعال کرتا ہے (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)، تاکہ تم معین عمر کی مدت پوری کرو۔ آخرِ کار، تمھیں (جوابدہی و جزا کے لیے) اس کے حضور لَوٹ کر جانا ہے؛ پھر تم پر وہ سب کچھ آشکارا کرے گا جو تم کرتے رہتے تھے۔

حواشی نمبر ۱۸- دیکھیے الزمر ۳۹: ۴۲؛ نفس کے لیے یہ تلمیذ القرآن ''مشخصہ'' (Thing personified) کی اصطلاح بھی استعمال کرتا ہے۔

61 6 وَهُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ وَیُرۡسِلُ عَلَیۡكُمۡ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ
الۡمَوۡتُ تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا وَهُمۡ لَا یُفَرِّطُوۡنَ

اور وہ اپنے بندوں پر کامل غلبہ و تسلط رکھنے والا (Omnipotent) ہے، اور تم پر محافظ (Guardians) بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اس کے فرستادہ (فرشتے) اس کا نفس لے جاتے ہیں (نمبر ۱۹)، اور وہ اپنے فریضے (Duty) میں قطعاً کمی بیشی نہیں کرتے۔

حواشی نمبر ۱۹- نفس (نہ کہ روح) موت کی لذت سے آشنا ہوتا ہے، اور اسے ہی نیند میں وقتی طور پر اور موت میں قیامت تک کے لیے، لے جایا جاتا ہے: دیکھیے انبیآء ۲۱: ۳۵؛ العنکبوت ۲۹: ۵۷ اور الزمر ۳۹: ۴۲۔

62 6 ثُمَّ رُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰىهُمُ الۡحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الۡحُكۡمُ وَهُوَ اَسۡرَعُ الۡحَاسِبِیۡنَ

بعد ازاں (عالمِ برزخ میں رہنے کے بعد کل نفوس) اپنے حقیقی والی و سرپرست اللہ تعالیٰ کے (حضور محاسبہ و جزا کے لیے) لَوٹائے جائیں گے۔ یاد رکھو! وہاں حکم صرف اسی کا چلے گا، (کیونکہ فقط ایک وہی حکم اور صاحبِ اختیار ہے، اور کوئی نہیں ہے:) اور وہ انتہائی تیزی سے، یعنی ساتھ ساتھ حساب چکانے والا ہے (نمبر ۲۰)۔

حواشی نمبر ۲۰ - اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ انسان کے ہر عمل کے اثرات اس کی نوعیت کے مطابق اس کے قلب پر مُرتسم ہو جاتے ہیں؛ اور حسنات سے منفی و قبیح اثرات محو بھی ہوتے جاتے ہیں۔ دُوسرے، انسان کی حرکات و سکنات بالکل ساتھ ساتھ اس کے گلے میں نصب غیر مرئی اُلوہی وڈیو کیسٹ میں ریکاڑ ہو گی جاتی ہیں، جسے قیامت کے روز اُسے دکھایا جائے گا۔

63 6 قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ
لَىِٕنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ

(ان لوگوں کو عبرت دلانے کے لیے) پوچھیے کہ کون تمھیں زمین اور سمندروں کے اندھیروں، یعنی مصائب و خطرات (Afflictions and perils) سے نجات دیتا ہے جب تم آہ و زاری کرتے یا دل میں چپکے چپکے اُسے (امداد کے لیے) پکارتے ہو (Call upon Him)؛ اور (کہتے ہو) اگر وہ ہمیں اِن سے نجات دلا دے تو ہم (اس کے) شکر گذار بندے بن کر رہیں گے (نمبر۲۱)۔

واشی نمبر ۲۱ - شاکرین یا شکر گذار سے مُراد اللہ تعالیٰ کے بندگانِ تسلیم و رضا ہوتے ہیں؛ اور وہ اس کی عطا کردہ نعمتوں کا استعمال اس کے احکام کے مطابق کرتے ہیں؛ نیز وہ اپنے مال و دولت میں اہلِ احتیاج کا حق معلوم تسلیم بالعمل کرتے ہیں۔

64 6 قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ

آپ ان پر واضح کر دیں کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمھیں ان (مصائب و خطرات) سے، اور ہر قسم کے غم و الم سے نجات دیتا ہے۔ اس کے باوجود تم (کتنے ظالم و جاہل ہو کہ) شرک کرنے لگتے ہو، یعنی اس کی ذات و صفات، قوانین و احکام اور تعلیمات و اُمورِ حکمرانی میں غیر اللہ کو اس کے شریک و سہیم ماننے لگتے ہو۔

65 6 قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَفْقَهُوْنَ

انھیں (عبرت دلانے کے لیئے اس امکان واقعی سے) آگاہ کر دیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے کہ تمھارے اوپر (فضائوں) سے یا تمہارے پائوں تلے سے تم پر عذاب مسلط کرے (نمبر ۲۲)؛ یا تمھیں فرقوں میں گڈمڈ کر دے اور ایک کو

دوسرے سے بھڑادے اور تمھیں خانہ جنگی کے شدائد کا مزہ چکھادے۔ غور کی نظروں سے دیکھو کہ ہم اپنی آیات، یعنی تعلیمات و احکام، قوانین، تاریخی واقعات، معجزات اور انقلابات کو کیسے کیسے (بلیغ) انداز میں دُہراتے رہتے ہیں تاکہ وہ ان کو بخوبی سمجھ سکیں۔

حواشی نمبر ۲۲۔ اس کا مطلب ہے کہ اگراللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس کے مشرکانہ عقائد وافعال یا دیگر اعمالِ سُوء کے نتیجے میں (اپنے قانونِ مجازات وتدبیری کے مطابق) سزادینا چاہے تو وہ اس پر فضا سے اجرامِ فلکی کے انتشار یا تصادم سے گرنے والے تودوں (Mass) کے سبب، نیز میزائلوں، بموں، ایٹمی بموں وغیرہ وغیرہ کی بارش کرا سکتا، یا طوفانِ باد و باراں اور آتش فشاں پہاڑوں کے لاوے سے تباہی مچا سکتا ہے؛اسی طرح وہ زمین کے نیچے سے زلزلوں یا سیلابوں اور طوفانی آگ وغیرہ وغیرہ کے ذریعے اُسے ہلاک وبرباد کرا سکتا ہے؛اس لیے کہ وہ ہر چیز جو وہ کرنا چاہتا ہے، اُسے کرنے کی قدرتِ کاملہ کا مالک ہے۔

66 6 وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ

(میرے پیغمبرِ آخرؐ!) آپ کی قوم کے لوگوں نے بھی اسے، یعنی قرآن مجید کو جھٹلایا ہے (Have rejected it)۔اور وہ سرا سر قائم و دائم رہنے والی سچائی ہے۔انھیں جتا دیجیے کہ میں تُمھارے اعمال کا ذمے دار ہوں نہ داروغہ (کیونکہ دین میں جبر واکراہ روا نہیں ہوتا اور ہر شخص اپنے اعمال کے نتائج وعواقب کا رہین ہے)۔

67 6 لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

(یاد رکھو!) ہر بات (جو اس میں بطورِ پیش گوئی کہی گئی ہے، اس) کے پورا ہونے کا وقت مقرر ہے؛ چنانچہ تمھیں جلد معلوم ہو جائے گا۔

68 6 وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰي يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰي مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور جب لوگوں کو دیکھو کہ ہماری آیات، یعنی تعلیمات اور احکام و قوانین سے متعلق یاوہ گوئیاں کر رہے ہیں تو ان سے کنارہ کشی کر لو، یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں۔اگر شیطان تمھیں ایسا کرنے سے بھلادے تو یاد آنے پر ایسے ظالم لوگوں کی مجلس میں ہرگز نہ بیٹھو۔

69 6 وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ

يَتَّقُوْنَ

ان یاوہ گولوگوں کے اعمال میں سے کسی ایک عمل کے بھی اہل آرزو وخشیت ذمے دار نہیں، البتہ ان میں تقویٰ کا احیاء کرنے کی خاطر انھیں پند ونصیحت کرنا متقیوں پر لازم ہے (نمبر ۲۳)۔

حواشی نمبر ۲۳- وجہ یہ ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینا اہلِ ایمان پر فرض ہے۔

70 6 وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ

بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ

عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَ

لِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

(میرے پیغمبرؐ!) آپ ان لوگوں سے تعرض نہ کریں جنھوں نے اپنے دین یا اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کلی کو تفنن طبع کا سامان اور مشغلہ بنا رکھا ہے؛ اور دنیا کی زندگی نے اُنھیں فریب میں مبتلا (اور آخرت سے غافل) کر رکھا ہے؛ لیکن اُنھیں نصیحت بالقرآن (نمبر ۲۴) کرتے رہیں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے اعمالِ سُوء کی پاداش میں دُنیوی واُخروی حسنہ سے محروم ہو کر ہلاکت میں پڑ جائے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے سوا اُس کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا نہ سفارشی (کہ اُسے عذاب سے چھڑا لے)؛ نیز اگر وہ ہر وہ چیز (جو کائنات میں ہے) بطور معاوضہ (Compensation) دنیا بھی چاہے تو اس سے قبول نہیں کی جائے گی۔ یہ لوگ ہیں، جن کو ان کی سیّآت کی پاداش میں حسنات سے محروم کر کے ہلاکت میں ڈالا گیا ہے۔ ان کے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور سہنے کو کربناک اذیتیں ہوں گی، بوجہ اس کے کہ وہ کفر کرتے تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کلی کو قبول کرنے سے انکار کرتے تھے۔

حواشی نمبر ۲۴- نصیحت بالقرآن: یعنی قرآن حکیم کی تعلیمات کے ذریعے پند و نصیحت کرنا۔

71 6 قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ
اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى
ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

آپ (ان مشرکوں کو ناصحانہ انداز میں سمجھایئے اور) کہیے: کیا ہم اللہ تعالیٰ کو (جو قادرِ مطلق ہے) چھوڑ کر اِن ہستیوں کو (استمداد واستعانت، فوز وفلاح، مشکل کشائی وحاجت روائی وغیرہ وغیرہ کے لیے) پُکاریں، جو ہمیں منفعت (یا فائدہ) پہنچا سکتی ہیں نہ مضرت (یا نقصان) تاکہ ہم (اس مشرکانہ فعل کے سبب) اُلٹے (جہالت وضلات کی طرف) پلٹ جائیں، جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے چکا ہے، یعنی ہمیں اپنی جنت قرۃالعین کی حسین وفطری راہ راست پر لگا چکا ہے؛ نیز ہماری حالت اُس شخص جیسی ہو جائے، جسے شیاطین، یعنی شریر وعیار اور نافرمان وگمراہ لوگوں نے خواہشات کے سبز باغ دکھا کر بھٹکا دیا ہو اور وہ زمین میں مارا مارا (Bewildered) پھر رہا ہو، اس کے ایسے رفیق بھی ہوں جو اُسے راہِ راست کی طرف بُلا رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں کہ (کہاں پھر رہے ہو؟) ہماری طرف آئو۔

(میرے پیغمبرؐ! ان راہ گم کردہ) لوگوں پر واضح کر دیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی "الھُدیٰ"، (نمبر ۲۵) یعنی حقیقی ہدایت ہے؛ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سب جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار وآقا کے احکام وقوانین کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں (یعنی بغیر حیل وحجت کے مان لیں اور ان پر عمل کریں)۔

حواشی نمبر ۲۵- اللہ کی ہدایت: اس کا مطلب ہے کہ صرف وہی راستہ سچا اور جنت کو جانے والا ہے، جو اُس نے بتایا ہے: اس کے سوا باقی سب راستے جھوٹے اور جہنم کو لے جانے والے ہیں؛ اسی طرح فقط وہی ہدایت (Directions) سچی ہیں جو اُس نے سچے راستے پر چلنے کے لیے دی ہیں۔۔ ہدایات سے مراد اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات واُصول ہیں۔

72 6 وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

نیز یہ کہ نظامِ صلوٰۃ قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کی طلب وآرزو کرتے اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہو؛ اور وہ اللہ ہی ہے، جس کے حضور تم سب (محاسبہ وجزا کے لیے) جمع کیے جائو گے۔

73 6 وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ‌ؕ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ كُنۡ فَيَكُوۡنُ‌ ؕ

قَوۡلُهُ الۡحَـقُّ‌ ؕ وَلَهُ الۡمُلۡكُ يَوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ‌ ؕ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ‌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ

اور وہ اللہ ہی ہے، جس نے افلاک یا آسمانوں اور کرہ ارضی یا زمین کو مستقل افادی و جمالیاتی اور حکیمانہ و مقصدیتی اقدار کے ساتھ ارتقائی انداز میں تخلیق کیا ہے (کہ ایسا کرنا اس کی سنت حسنہ ہے، جس پر مشاہد شاہد ہے (نمبر ۲۶) اس ساعت (کی وقوع پذیری شدنی ہے) جب وہ کہے گا: "ہو جا، تو (قیامت قائم ہو جائے گی"۔ اس کی (یہ) بات سچی اور پکی ہے، ہو کر رہے گی۔ اور اُس وقت حکمرانی کا اختیار کلی صرف اُسی کے پاس ہو گا، جب صُور میں پھونکا جائے گا، یعنی جب کل بنی انسان کے صُوری پیکروں کو از سر نو زندہ کیا جائے گا۔ وہ غیب و مشہود اور مرئی۹ (Visible) و غیر مرئی (Invisible) اشیاء و واقعات اور حقائق و اسرار کا علم کلی رکھنے والا؛ اور وہ انتہائی دانشمندی اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا-- معلومات کلی رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۲۶- اللہ تعالیٰ کی تخلیقی فعلیت (Creative activity) کی امتیازی خصوصیت، جس پر مشاہدہ و علم بلکہ خود قرآنِ حکیم شاہد ہے، یہ ہے کہ وہ جمالیاتی -اِرتقائی، نیز ترویجی۔ حکیمانہ اور با مقصد ہوتی ہے۔

74 6 وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا اٰلِهَةً‌ ۚ اِنِّىۡۤ اَرٰٮكَ وَقَوۡمَكَ فِىۡ

ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ

اور (یہ کتنا انقلاب آفریں واقعہ تھا) جب (مُوحّد بیٹے) ابراھیمؑ نے (اپنے مُشرک) باپ آزر سے کہا تھا: (حیرت ہے کہ) تم (خود تراشیدہ) مجسموں اور مُورتیوں کو اپنے معبود و مُطاع بناتے ہو۔ میں تم سب کو مُنہ بولتی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

75 6 وَكَذٰلِكَ نُرِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلِيَكُوۡنَ مِنَ

الۡمُوۡقِـنِيۡنَ

اور ہم نے ابراھیمؑ کو اس انداز سے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت، یعنی اپنے نظام کائنات کی کارکردگی کا مشاہدہ کرایا تھا کہ وہ (براہینِ قاطع کے ساتھ) یقینِ محکم رکھنے والوں میں سے ہو جائے (نمبر ۲۷)۔

حواشی نمبر ۲۷- اس مشاہدہ علت غائی یہ تھی کہ انسان کو حقائق کا مشاہدہ بھی ہو اور مشاہدے کی سچائی پر یقینِ کامل بھی ہو تو وہ دوسروں پر وثوق سے حجت قائم کر سکتا ہے۔

76 6 فَلَمَّا جَنَّ عَلَيۡهِ الَّيۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا‌ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ‌ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الۡاٰفِلِيۡنَ

(اس اور اگلی آیات کو سمجھنے کے لیے ان کے پس منظر سے آگاہی حاصل کر لینا ناگزیر ہے۔ حضرت ابراھیم علی السلام کے مشاہدات سے مقصود، اُن کی نجوم پرست قوم کے مشرکانہ عقائد کا بطلان کرنا تھا۔ چنانچہ انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو رات کے وقت اکٹھا کیا۔ پھر) جب کائنات رات کی تاریکی میں ڈوب گئی تو اُس نے ایک روشن تارا دیکھا جس پر اُس نے (لوگوں سے کہا) "کیا یہ میرا پروردگار و آقا ہے"؟ لیکن جب وہ غروب ہو گیا تو بولا: "(میرا رب تو غروب و گم ہو گیا اور) میں غروب و گم ہونے والے (ارباب کو پسند نہیں کرتا"۔

77 6 فَلَمَّا رَاَ الۡقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ‌ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَـئِنۡ لَّمۡ يَهۡدِنِىۡ رَبِّىۡ لَاَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡقَوۡمِ الضَّآلِّيۡنَ

پھر جب (حضرت) ابراھیمؑ نے چاند کو چمکتے دیکھا تو اُس نے (نجوم پرست لوگوں سے کہا): "تو یہ ہوگا میرا ربّ" چنانچہ وہ بھی ڈوب کر گم ہو گیا تو (ان سے) کہنے لگا: "اگر میرا ربّ مجھے راہِ راست دکھا نہ چکا ہوتا تو میں بھی (تمھاری طرح) راہِ راست سے بھٹک جانے والے لوگوں میں سے ہوتا۔

78 6 فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ هٰذَاۤ اَكۡبَرُ‌ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ

پھر (نمودِ سحر کے وقت) سُورج کو درخشاں دیکھا تو (نجوم پرستوں سے) کہنے لگا: "پھر یہ ہوگا میرا ربّ، کہ یہ سب سے (بہت) بڑا ہے"۔ پھر وہ بھی غروب و گم ہو گیا تو پکار اُٹھا: "اے میری قوم کے لوگو! جن ہستیوں کو تم (اللہ تعالیٰ کی) شریک و سہیم مانتے ہو اور ان کی پرستش کرتے ہو، میں ان سے متنفر ہوں (نمبر ۲۸)۔

حواشی نمبر ۲۸- یہ اصل پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ مذکورہ واقعہ ایک شب و روز کا نہیں تھا، بلکہ ایسا کرنا حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تبلیغِ توحید کا معمول رہا تھا۔ تارے، چاند اور سورج کے طلوع و غروب کو دکھا دکھا کر حضرت ابراھیم علیہ السلام اصنام پرستوں کو یہ حقیقت باور کرانا چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ غروب و فنا ہونے سے منزہ و ماوراء ہے، لہٰذا انجوم، ربّ نہیں ہو سکتے۔ یہ دراصل

حضرت ابراھیم علیہ السلام کا مشاہداتی طریقِ استدلال (Visual way of reasoning) تھا، جس کے ذریعے وہ شرک و نجوم پرستی کے خلاف جہاد کرتے تھے۔

79 6 اِنِّىۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِىَ لِلَّذِىۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِيۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ

الۡمُشۡرِكِيۡنَۚ

اور (جہاں تک میرا تعلق ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ) میں (ہر قسم کے اصنام اور اصنام پرستوں سے) بلا تعلق ہوں، اور میں نے اپنی توجہ یکسو ہو کر اُس ذات میں مرتکز کر رکھی ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو، یعنی کل کائنات کو پہلی بار، بغیر نمونے کے، مرحلہ وار تخلیق کیا (نمبر ۲۹) ہے؛ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

حواشی نمبر ۲۹ - اس آیۂ توحیدی کا اعجاز یہ ہے کہ اس میں لفظ فطر آیا ہے، جس کے بنیادی معانی ہیں: پہلی مرتبہ شق کرنا، یا ابتداء کرنا (لسان، تاج)۔ قرآن حکیم نے چودہ صدیاں پہلے انسان کو تخلیق کائنات سے متعلق اس انقلاب انگیز واقعیت سے آگاہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دُخان یا گیسوں کے ایک عظیم منجمد تودے (Mass) کو شق کر کے سماوی و ارضی کروں کو پہلی بار چھے ارتقائی ادوار میں تخلیق کیا تھا (حٰم السجدہ ۱۱:۴۱؛ الانبیآء ۲۱: ۳۰؛ نیز مفصل بحث کے لیے دیکھیے مترجم کی کتاب سرگزشتِ فلسفہ حصہ اوّل، ص ۳۸۲-۴۳۹)۔

80 6 وَحَآجَّهٗ قَوۡمُهٗ ‌ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوۡٓنِّىۡ فِى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنِ‌ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشۡرِكُوۡنَ

بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ رَبِّىۡ شَيۡـًٔا‌ ؕ وَسِعَ رَبِّىۡ كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا‌ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوۡنَ

پھر (مشاہداتی دلائلِ قاطع کے دیکھنے کے باوجود) ابراھیمؑ کی قوم کے لوگ اس سے بحث و تکرار کرتے تھے۔ وہ جواب دیتا: ”کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں مجھ سے بحث و تکرار کرتے ہو (اور اپنے خود ساختہ شریکوں اور معبودوں سے مجھے ڈراتے ہو)، حالانکہ اُس نے مجھے جنت کی راہِ راست پر لگایا ہوا ہے؛ نیز جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کے شریک و سہیم اور اپنے معبود بنایا ہوا ہے، میں ان سے ہرگز نہیں ڈرتا (کیونکہ وہ قطعاً کچھ بگاڑ نہیں سکتے)، مگر اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ مشیت و تدبیری کے مطابق ایسا کر سکتا ہے۔ میرے پروردگار و آقا کا علم کل موجودات کو محیط ہے۔ کیا تم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہو گے؟

81 6 وَكَيۡفَ اَخَافُ مَاۤ اَشۡرَكۡتُمۡ وَلَا تَخَافُوۡنَ اَنَّكُمۡ اَشۡرَكۡتُمۡ بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ

بِهٖ عَلَيۡكُمۡ سُلۡطٰنًا‌ ؕ فَاَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ اَحَقُّ بِالۡاَمۡنِ‌ۚ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ‌ۘ

اور میں اُن سے کیسے اور کیوں ڈروں، جن کو تم نے خود ہی اللہ تعالیٰ کے شریک و معاون (اور اپنے معبود) بنا رکھا ہے، جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے شریک و معاون مقرر کرنے سے نہیں ڈرتے، حالانکہ شرک کرنے کے لیے تم پر کوئی علمی دلیلِ محکم نازل نہیں ہوئی ہے (ڈرنا تو شرک سے چاہیے جو قابلِ معافی ظلم عظیم ہے۔

اگر تم جانتے بوجھتے ہو تو (سوچو اور جواب دو کہ) دونوں فریقین، یعنی مُوحّدوں اور مشرکوں میں سے کون سا فریق ایک دوسرے کی بہ نسبت (دُنیوی واُخروی) امن و سلامتی کا حقدار ہے (نمبر ۳۰)؟۔

حواشی نمبر ۳۰۔ بعض مترجمین نے ''زیادہ'' حقدار لکھا ہے؛ اور یہ غلط ہے، اس لیے کہ اس کا مطلب یہ ہو جائے گا کہ مُشرک بھی نسبتاً کم امن و سلامتی کے حقدار ہیں، حالانکہ مشرک شدید اور ابدی عذاب جہنم کے سزاوار و مستحق ہیں۔

82 6 اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يَلۡبِسُوۡۤا اِيۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰۤـئِكَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَهُمۡ

مُّهۡتَدُوۡنَ

(اصل یہ ہے کہ) جو لوگ ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے، پھر اپنے ایمان، یعنی عقائدِ جلیلہ و محرکہ کو ظلم یعنی شرک سے خَلط مَلط نہیں کیا تو ایسے (مُوحّد) لوگوں ہی کے لیے (دُنیوی واُخروی) امن و سلامتی ہے، اور وہی ہدایت یافتہ ہیں، یعنی اپنی آخری منزلِ مقصود (جنت قرۃ العین) پر پہنچنے والے ہیں (نمبر ۳۱)۔

حواشی نمبر ۳۱۔ ثابت ہوا کہ صرف توحید کی راہ ہی جنت قرۃ العین کو جانے والی صراطِ مستقیم یا راہِ راست ہے، اور شرک کی ہر راہ کج اور جہنم کو لے جانے والی ہے۔

83 6 وَتِلۡكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَيۡنٰهَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ عَلٰى قَوۡمِهٖ‌ ؕ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ‌ ؕ اِنَّ

رَبَّكَ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ

یہ تھی ہماری بُرہانِ قاطع، جو ہم نے ابراھیمؑ کو اس کی قوم پر قائم کرنے کے لیے دی تھی۔ ہم (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری و مشیت کے مطابق جسے قابل دیکھتے ہیں) اس شخص کے درجات بلند کرتے رہتے ہیں۔ یقینا تیرا پروردگار وآقا انتہائی دانا بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سرانجام دینے والا۔ کل مخلوقات کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

84 6 وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۙ

اور ہم نے اُسے، یعنی ابراھیمؑ کو اسحٰقؑ اور (اس کا بیٹا) یعقوبؑ عطا کیے تھے؛ دونوں کو جنت کی راہِ راست پر لگایا تھا؛ اور اس سے پہلے ہم نوحؑ کو جنت کی راہِ راست پر لگا چکے تھے؛ نیز اس کی نسل سے داؤدؑ، سلیمنؑ، ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ کو (جنت کی راہِ راست پر لگایا تھا)۔ ہم حُسنِ عمل کرنے والوں کو ایسا ہی حسین صلہ دیا کرتے ہیں۔

85 6 وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ

اور اسی طرح زکریاؑ، یحیٰؑ، عیسیٰؑ اور الیاسؑ، سب کے سب عدل واحسان اور معاشرتی توازن قائم کرنے والے تھے۔

86 6 وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ

اور اسمٰعیلؑ، الیسعؑ، یونسؑ، اور لوطؑ میں سے ہر ایک کو ہم نے اقوامِ عالم پر فوقیت وبرتری دی تھی۔

87 6 وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ

اور ان کے آباؤاجداد اور اُن کی نسل سے اور ان کے بھائی بندوں میں سے کتنوں کو (ہم نے اقوامِ عالم پر فضیلت دی تھی) اور اُنھیں بر گزیدہ کیا تھا؛ نیز جنت کو جانے والی حسین و فطری راہِ راست پر لگایا تھا۔

88 6 ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت، یعنی قرآنِ حکیم، جس (کی ہدایات = Directions) کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے (جسے ہدایت یا صراط مستقیم کا آرزو مند دیکھتا ہے) اُسے جنت کی راہِ راست پر لگا دیتا ہے۔ اور (یاد رکھو!) اگر وہ شرک کرتے تو ان کے حسین اعمال کے حسین اثرات یا حسنات کو محو کر دیا جاتا۔

89 6 أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰٓؤُلَآءِ
فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا۟ بِهَا بِكَٰفِرِينَ

یہ وہ لوگ ہیں، جن کو ہم نے الکتاب، حکومت اور نبوت عطا کی تھی۔ اگر یہ لوگ اب اس قرآن حکیم کو تسلیم بالعمل نہیں کرتے (تو نہ کریں) ہم نے اسے ایک ایسی قوم کے سپرد کر دیا ہے، جو اس (کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی کرنے) سے انکار نہیں کرتے۔

90 6 أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۖ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَٰلَمِينَ

یہ (انبیاءؑ) وہ ہستیاں ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے جنت کی راہِ راست پر لگایا تھا۔ لہٰذا تم بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلو۔ (میرے نبیؐ!) آپ ان سے برملا کہہ دیں کہ میں تم سے اس (رسالت و تبلیغ) کا کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ یہ (قرآنِ حکیم) تو اقوامِ عالم کے لیے (اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات و صفات کی) یاد دہانی کرانے والا ہے۔

91 6 وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍ ۗ
قُلْ مَنْ أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ ٱلَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ
تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا۟ أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِى
خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ

ان لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے (اس) بشر (یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر کوئی شے، یعنی کتاب نازل نہیں کیا (اس حقیقت پر دال ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ (کی صفات و سنت حسنہ) و کامل طور پر نہیں پہچانا (Could not

appreciate fully) (میرے نبیؐ !) ان سے پوچھیے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی تھی، جسے موسیٰؑ (جو بشر یا انسان ہی تھے)
تمھارے پاس لے کر آئے تھے، جو لوگوں کے لیے نُور (چراغ راہ) اور ہدایت (دلیلِ راہ) تھی۔ تم نے اُسے ورق ورق (اور غیر
مربوط) کر دیا۔ ان میں سے کچھ تو تم دکھاتے ہو، مگر زیادہ کو چھپاتے ہو، اور تم بھی تو انسان ہو، سوچو اور جواب دو کہ تمھیں ان
باتوں کی تعلیم کس نے دی تھی، جن کو تم جانتے تھے نہ تمھارے باپ دادا۔ آپ ان پر واضح کر دیں کہ اللہ نے (اس کی تعلیم دی
تھی)۔ (پھر بھی اگر یہ اپنی ہٹ دھرمی نہ چھوڑیں تو) آپ انھیں کج بحثیوں میں مشغول رہنے کے لیے چھوڑ دیں۔

92 6 وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى
وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

اور یہ (قرآن) کتاب، یعنی منضبط و مربوط نوشتہ ہے، جسے ہم نے نازل کیا ہے، مبارک ہے، یعنی ہمیشہ جاری و ساری رہنے والا
سرچشمہءِ آبحیات ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں (کے من جانب اللہ ہونے) کی تائید کرتی ہے۔ (مقصودِ تنزیل یہ ہے کہ) آپ
مرکزی مقام۔ مکہ مرکمہ اور اس کے مضافات کے باسیوں کو (اعمالِ سُوء کی بھیانک اور کربناک نتائج و عواقب سے) متنبہ کریں۔
اور (یہ اصلِ عظیم یاد رکھنے کی ہے کہ) جو لوگ آخرت، یعنی قیامت، نشأۃ ثانیہ اور محاسبہ و جزا کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں، وہی اس
یعنی قرآن حکیم (کے مافیہ (Contents) کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں، نیز وہی صلوٰۃ (کے فرائض و مُقتضیات) کا تحفظ کرتے
ہیں۔

93 6 وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِىَ اِلَىَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ
شَىْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ
الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ

اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بول کر بُہتان لگائے، یا یہ دعویٰ کرے کہ مجھ پر وحی کی گئی
ہے، حالانکہ اس پر وحی نہیں کی گئی (نمبر ۳۲) نیز یہ دعویٰ کرے کہ میں بھی ایسا کلام دے سکتا ہوں جیسا اللہ تعالیٰ نے نازل کیا
ہے۔ اے کاش! آپ ان ظالموں کو اُس وقت دیکھ سکتے جب یہ سکراتِ موت کے شدائد میں (تڑپ رہے) ہوں گے اور فرشتے
(ان کے نفوس نکالنے کے لیے) ہاتھ پھیلائے کہہ رہے ہوں گے: 'نکالو اپنے نفوس'' (نمبر ۳۳) اس وقت (تمھارے اعمالِ

سُوء کی پاداش میں کہ) اللہ تعالیٰ پر تم جو تہمتیں لگاتے تھے اور اس کی آیات، یعنی تعلیمات اور قوانین واحکام پر عمل کرنے کو اپنی کسرِ شان سمجھتے تھے، رُسوا کن عذاب دیا جائے گا۔

حواشی نمبر ۳۲ - ایک تو انبیآء علیھم السلام کو وحی ملفوظی و مکتوبی ہوا کرتی تھی، دوسرے، پیغمبر اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ وحی و تنزیل کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا تھا۔

نمبر ۳۳ - قرآن مجید کی رُو سے نفس کو وفات آتی ہے اور فرشتے نفس ہی کو نکالتے ہیں؛ للہذا نفس کا ترجمہ روح کرنا درست نہیں۔

94 6 وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ
ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ط لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ
وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ

اور (جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی و جزا پانے کے لیے حاضر کیے جائیں گے تو وہ فرمائے گا) آج تم ہمارے حضور تنہا تنہا یا اکیلے اکیلے آئے ہو، جس طرح تمھیں (دنیا میں) پہلی مرتبہ تخلیق کیا تھا (نمبر ۳۴)؛ اور جو مال و متاع ہم نے تمھیں عطا کیا تھا اُسے اپنے پیچھے (دُنیا میں) چھوڑ آئے ہو۔ یہ کیا کہ ہم تمھارے ساتھ تمھارے وہ سفارشی نہیں دیکھتے، جن کو تُم اپنے معاملے میں ہمارے شریک سمجھے ہوئے تھے۔ تمھارے ہر قسم کے باہمی تعلقات منقطع ہو چکے ہیں، اور وہ سب تم سے جاتے رہے ہیں جن کو تم ہمارے شریک اور اپنے حامی و شریک خیال کرتے تھے۔

حواشی نمبر ۳۴ - دیکھیے مترجم کی کتاب سر گذشتِ فلسفہ، حصہ اول، ص ۳۸۲-۴۳۹۔

95 6 اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ط يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ
الْحَيِّ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

اللہ تعالیٰ (کی فکر انگیز جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت کا مشاہدہ بالحق کرو کہ) وہ (زمین کے اندر) بیج کے دانے (Seed) اور گٹھلی (Fruit date) کو شق کرتا (Splits) ہے (تاکہ اس کی قدرت سے نشو و نما پائیں اور ثمر ور پودا اور درخت بن جائیں)۔ وہی زندہ کو مُردے سے نکالتا ہے اور وہی مُردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے (نمبر ۳۵) یہ ہے تمھارا اللہ: الٰہ و ربّ۔ پھر اُس سے دُور تم کدھر بہکے جا رہے ہو؟

حواشی نمبر ۳۵ - اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کا اطلاق اقوام عالم پر بھی ہوتا ہے۔

96 6 فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

وہ (اللہ ہے جو رات کے اندھیروں کا) پردہ چاک کر کے صبح کا اُجالا لانے والا (Clearer of the daybreak) ہے۔ اُسی نے رات کو آرام و استراحت (Peace and tranguility) کا موجب اور مہر و ماہ کو (آنات و ایام، ماہ و سال اور صدیوں کو) شمار کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ قانون تقدیری (نمبر ۳۶) (Law of measuring and Reckoning) ہے، بڑے ہی صاحبِ سطوت و زبردست۔ علم کلی رکھنے والے کا، (جو اٹل ہے)۔

حواشی نمبر ۳۲ - اللہ تعالیٰ کا قانونِ تقدیری: اندازہ و تخمینہ لگانے کا قانون۔

97 6 وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَـكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

اور وہی ہے جس نے تمھارے لیے سیارے بنائے تا کہ ان کے ذریعے تم بر و بحر یا بیابانوں اور سمندروں کے اندھیروں میں اپنے راستے کا سراغ لگا سکو۔ ہم نے علم رکھنے والوں کے لیے اپنے قوانین تفصیل سے بیان کیے ہیں۔

98 6 وَهُوَ الَّذِىْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ

اور وہی ہے جس نے (اے افرادِ نسلِ انسانی!) تمھیں (اپنے قانون ارتقاء کے مطابق) ایک حیاتیاتی جرثومے (Single life-cell) سے مرحلہ وار تخلیق کیا۔ پھر تمھیں منزل بہ منزل ٹھیرایا، اور تمھارا آخری مقامِ ارتقاء "بشریت" مقرر کر دیا (دیکھیے مترجم کی کتاب "سرگذشت فلسفہ"، حصہ اول، ص ۳۸۲-۴۳۹)۔ ہم اپنے قوانین ان لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو سمجھ سے کام لیتے ہیں۔

99 6 وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ

فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ

وَيَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

اور وہ اللہ ہی ہے جو اُوپر فضا سے پانی (جس میں کھاد ملی ہوتی ہے) برساتا ہے، جس کے ذریعے ہر ہر طرح کی روئیدگی (Vegatation) اگاتے ہیں۔ ان میں سے ہم سر سبز کونپلیں نکالتے ہیں، اور ان سے ہم تہ بہ تہ دانے (Thick-clustered grain) پیدا کر دیتے ہیں؛ اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کرتے ہیں جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں، اور انگور، زیتون (Olive) اور انار کے باغ اُگاتے ہیں، جن کے پھل باہم گرملتے جلتے بھی اور ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں۔ ہر ایک کے پھل کا، جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کا جب وہ پکتا ہے، مشاہدہ بالحق کرو (تاکہ اللہ تعالیٰ کی جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت کے اعجاز سے تم میں تقویٰ وایمان کا احیاء ہو جائے)۔

بلاشبہ (اللہ تعالیٰ کے قانونِ ارتقاء کے اِن مختلف مرحلوں میں) ان لوگوں کے لیے بصیرت افروز نشانیاں ہیں، جو حق پر ایمان لانے والے ہیں۔

100 6 وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ

اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ (یعنی اس کی ذات و صفات اور فرماں روائی میں) جنوں (اور دیگر غیر مرئی ہستیوں) کو شریک یا سہیم و معاون مقرر کر رکھا ہے، حالانکہ اُس نے ان کو تخلیق کیا ہے (اور عقلِ سلیم کی رُو سے تخلیقات اپنے خالق کی مثل یا اس کی شریک و سہیم نہیں ہو سکتیں)؛ نیز انھوں نے بے جانے بُوجھے اس کے بیٹے اور بیٹیاں وضع کر رکھی ہیں۔ (اصل یہ ہے کہ) وہ ان (شریکوں اور باتوں سے منزہ و پاک اور مبرا و وراء ہے، جو اس سے منسوب کرتے ہیں (Impute unto Him)۔

101 6 بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۗ وَخَلَقَ

كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا موجد (Originator) ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو، جبکہ اس کی کوئی زوجہ (Consort) ہی نہیں؛ پھر اُسی نے کل اشیاء مادی و غیر مادی چیزیں پیدا کی ہیں؛ نیز وہ ہر ایک شے کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

102 6 ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
وَّكِيْلٌ

یہ (علیم و حکیم خالق و موجدِ کائنات) اللہ ہی تمھارا پروردگار و آقا ہے، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں: اور وہ ہر مادی و غیر مادی چیز کو پیدا کرنے والا ہے، لہٰذا فقط اُسی کی عبادت کرو، یعنی صرف اُس کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر عمل کرو اور ان کے مطابق زندگی کرو؛ اور وہ ہر شے کا نگرانِ حال ہے۔

103 6 لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

نظر (نمبر ۳۷) (Vision) اس کا اِدراک نہیں کر سکتی، یعنی نظر اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتی ہے نہ اس کا سُراغ ہی لگا سکتی ہے، لیکن وہ نظر کو دیکھتا اور اس کی حرکات و سکنات کو پہچانتا ہے۔ اور وہ خود بھی کثافت یا مادہ سے منزہ ہے اور ہر غیر مادی شے کو جاننے اور دیکھنے والا بھی--مادی و غیر مادی چیزوں کی معلومات رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۳۷- نظر کو یہاں اسمِ جنس کے طور پر استعمال کیا گیا ہے کہ یہ بلاغت کا تقاضا تھا۔

104 6 قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ
فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ

(میرے پیغمبرِ آخرؐ! ان لوگوں کو بتادیں کہ) تمھارے پاس تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے بصیرت افروز تعلیمات او ر قوانین و احکام آچکے ہیں، لہٰذا جو کوئی بصیرت سے کام لے گا، تو اس کا فائدہ اُسی کو پہنچے گا، اور جو اِن سے آنکھیں بند کرلے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا، اور میں تم پر نگران (مقرر) نہیں ہوں (نمبر ۳۸) (I am not a keeper over you)۔

حواشی نمبر ۳۸- وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں جبر و اکراہ کی اجازت نہیں دی ہے۔

105 6 وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

اور اس طرح ہم اپنے احکام و قوانین اور تعلیمات کو مختلف اسالیب میں دُہراتے رہتے ہیں تا کہ لوگ اعترافاً کہیں کہ "آپؐ ان کو بڑی محنت سے سبقاً سبقاً پڑھاتے ہیں"، تا کہ سُوجھ بُوجھ رکھنے والوں کے لیے ہم انھیں واضح طور پر بیان کر دیں۔

106 6 اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

(میرے نبیؐ !) آپ پر آپ کے پروردگار و حاکم کی طرف سے جو بذریعہ وحی و تنزیل آتا ہے، یعنی جو قوانین واحکام آتے ہیں ان کا اتباع کریں (Follow them)؛ اُس کے سوا کوئی معبود و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں (جو حکم یا قانون نافذ کر سکے۔ آپ مشرکوں سے کنارہ کش ہو جائیں، یعنی ایسے لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا دُوسروں کو قولاً یا فعلاً معبود و مقصود اور حاکم و مُطاع مانتے ہیں۔

107 6 وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكُوۡا‌ؕ وَمَا جَعَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا‌ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ

اگر یہ شرک کرنا نہ چاہتے تو) اللہ تعالیٰ (بھی اپنے قانونِ احترامِ آرزو و مشیت کے مطابق) اُنھیں شرک کرنے نہ دیتا (نمبر ۳۹) (نیز ایمان و دین کے معاملے میں وہ کسی کو جبر و اکراہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا کہ ایسا کرنا شخصی آزادی کو سلب کرنے کے مُترادف ہے لہٰذا) آپ کو نہ اُن پر نگران مقرر کیا ہے اور نہ آپ اُن کے اعمال کے ذمے دار ہی ہیں۔

حواشی نمبر ۳۹۔ قرآن حکیم کی نصوص سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ ہے کہ اس کے تمام جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار مومن و متقی اور موحّد و مجاہدین بن کر اس کی جنت کو جانے والے راہِ راست پر سفرِ زندگی کریں؛ لیکن مشرک و کافر اور مجرم و غافل بن کر جہنم کے غلط راستوں پر نہ چلیں۔

108 6 وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًاۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

اور مسلمانو! تم ان لوگوں کو برا بھلا نہ کہو (Revile not)، جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری ہستیوں کو (مدد و مشکل کشائی وغیرہ وغیرہ کے لیے) پکارتے ہیں؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی طیش میں آکر، بغیر سوچ سمجھے، اللہ تعالیٰ کو بُرا بھلا کہنے لگ جائیں۔ اسی طرح ہم ہر ہم کیش قوم کے لوگوں کو اُن کے اعمال (اُن کی خواہش و نظر فریبی کے مطابق) خوشنما و نظر افروز بنا کر دکھاتے ہیں،

لیکن انجامِ کار، جب وہ اپنے ربّ کے حضور لَوٹ کر جائیں گے تو وہ ان کے اعمال (اُن کے حلقومی ٹیلی وژن کے ذریعے) ان پر منکشف کرے گا۔

109 6 وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا

الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور یہ لوگ بڑی سے بڑی اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اُن کے پاس کوئی معجزاتی نشانی آئے تو وہ اُس پر ضرور ایمان لائیں گے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ ان پر واضح کر دیں کہ معجزاتی نشانیاں لانا اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے (میرے اختیار میں نہیں ہے)۔اور آپ (دلوں کے بھید نہیں جانتے، لہٰذا) یہ نہیں جانتے کہ اگر اُن کے پاس کوئی معجزاتی نشانی آ بھی گئی تو وہ پھر بھی ایمان لانے والے نہیں (کیونکہ ان کے دلوں پر مُہر لگ چکی ہے)۔

110 6 وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

پھر ہم بھی اُن کے دلوں اور آنکھوں کو اوندھا کر دیں گے، یعنی اُن کے قلبی و حسی نظام کو اُلٹا چلا دیں گے، جس طرح وہ پہلی بار ایمان نہیں لائے تھے (اب بھی ایمان نہیں لائیں گے)۔اور ہم انھیں (اُن کی آرزوئے حدود شکنی کی بناء پر) حدود شکنی کرنے کے عالَم میں سر گرداں چھوڑ دیں گے۔

111 6 وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ

قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ

اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی اُتار دیتے اور مُردے بھی اُن سے باتیں کرتے، نیز (دُنیا جہان کی) کل چیزیں بھی ان کے سامنے جمع کر دیتے تو وہ پھر بھی ایمان لانے کے ہی تھے، مگر یہ کہ جو اللہ چاہتا ہے، یعنی جن لوگوں میں ایمان لانے کی آرزو ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے قانونِ احترامِ آرزو و مشیت کے مطابق وہ ایمان لاتے، لیکن اُن میں اکثر یہ حقیقت نہیں جانتے (لہٰذا ایمان نہیں لاتے)۔

112 6 وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ

اور (جس طرح ہمارے نبیؐ! آپ کے دشمن ہیں) اسی طرح (ہمارے قانونِ احترامِ آرزو وتدبیری کے مطابق) ہر نبیؐ کے انسانی و جناتی اشرار، یعنی مفسد و فتنہ پرداز لوگ (Devils of humankind and jinn) دشمن تھے، جو ایک دوسرے کو دل لبھانے والی باتیں سُجھاتے تاکہ لوگوں کو دھوکا دیں۔ (ہمارے نبیؐ!) اگر آپ کے پروردگار وآقا کے قانونِ احترامِ آرزو ومشیت میں ہوتا تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے، لہٰذا ان کو اور ان کی افترا طرازیوں سے صرفِ نظر کریں اور اُنھیں اُن کے حال پر چھوڑ دیں۔

113 6 وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ

تاکہ وہ لوگ جو آخرت، یعنی روزِ قیامت، نشاۃِ ثانیہ اور روزِ جزا و سزا کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے اُن کے دل (ان اشرار کی پُر فریب باتوں کی طرف) مائل اور ان سے خوش ہو جائیں، اور جو سیّآت وہ اکتساب کرنا چاہتے ہیں، کرتے رہیں۔

114 6 اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ

(میرے نبیؐ!) آپ ان سے پوچھیں) کیا (تم چاہتے ہو کہ اپنے اور تمھارے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے) میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور حَکَم یا منصف ڈھونڈھوں، حالانکہ وہی تو ہے جس نے تم پر قرآن نازل کیا ہے جس میں ہر بات شرح وبسط کے ساتھ بیان کی گئی ہے (Has been explained fully)؛ نیز جن لوگوں کو آپ سے پہلے کتب سماوی دی گئی ہیں، جانتے پہچانتے ہیں کہ یہ قرآن آپ کے پروردگار وآقا کی طرف سے افادی وجمالیاتی، مقصدی وسرمدی اور سچی اقدار (Beneficial-aesthetical, purposeful, lasting and real values) کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، لہٰذا آپ کسی بات میں بھی، ان کی طرح، ان سے جھگڑانہ کریں (نمبر ۴۰)۔ حواشی نمبر ۴۰۔ مُمترینَ کے مادے میں جھگڑا کرنے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے، اور یہ آیت اسی مفہوم میں آئی ہے۔

115 6 وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلاً ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ

الۡعَلِيۡمُ

اور آپ کے پروردگار و آقا کا کلام صداقت و عدل یا سچائی اور انصاف میں مکمل ہو چکا ہے۔ اس کی باتوں، یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات کو کوئی بدل نہیں سکتا (کیونکہ وہ اٹل اور ناقابل تغیر و تبدل ہیں) اور وہ (اللہ) سب کچھ خوب سننے والا۔ علم کلی رکھنے والا ہے۔

116 6 وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا

الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ

اور اگر آپ ان لوگوں کا کہا مانیں جو رُوئے زمین پر سب سے زیادہ ہیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ، یعنی اس کی جنت کو جانے والی راہِ راست سے بھٹکا دیں گے (کیونکہ وہ خود راہ گم کردہ ہیں) (نمبر ۴۱)۔ وہ صرف ظن و تخمین کے پیچھے چلتے ہیں اور صرف شک واضطراب میں قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں (Conjecture)۔ حواشی نمبر ۴۱ - یہ ہے اجماعِ امت کا حال اور اس کی پیروی کا انجام۔ اس آیۂ بصیرت افروز کا اِطلاق کل مسلمانوں پر ہوتا ہے۔

117 6 اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ

اصل یہ ہے کہ صرف آپ کا پروردگار و آقا ہی احسن اکمل طور پر جانتا ہے کہ کون اس کی راہِ راست سے بھٹکے ہوئے، یعنی گمراہ ہیں؛ اور وہی پوری طرح جانتا ہے کہ کون ہدایت یافتہ ہیں، یعنی اس کی راہِ راست پر گامزن ہیں (نمبر ۴۲)۔ حواشی نمبر ۴۲ - ان معانی میں بھی قرآن مجید الفرقان ہے، یعنی راست روی و کجروی یا ہدایت و ضلالت کا سچا اور غیر مبدل معیار اُلوہی ہے۔

118 6 فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ

اگر تم اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرتے ہو تو صرف اس (ذبیحہ) کا گوشت (بلا تامل) کھاؤ، جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو (اگر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو تو ہرگز نہ کھاؤ)۔

119 6 وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ
عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُعْتَدِيْنَ

کیا وجہ ہے کہ تم اُس (ذبیحہ) جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، حالانکہ تم کو واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ (حالتِ مجبوری کے سوا) کیا کیا تم پر حرام کر دیا گیا ہے؛ (البتہ محض جان بچانے کی خاطر حرام چیز کھانے کی رُخصت ہے)؛ لیکن اکثر لوگ بغیر علم کے اپنی خاہشات و میلانات کی بناء پر لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں۔ یقین جانو کہ آپ کا پروردگار و آقا، اس کی حدود شکنی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

120 6 وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا
يَقْتَرِفُوْنَ

اے لوگو! گناہ کے ظاہر اور اس کے باطن دونوں کو ترک کر دو (نمبر ۴۳) یعنی گناہ کے ظاہری اور مخفی پہلوؤں سب کو ترک کر دینا انسان پر لازم ہے۔ چنانچہ جو لوگ گناہ (کی سیّآت) کماتے ہیں، یاد رکھیں کہ اُن کو قانونِ مُجازات کے مطابق اُن کے اعمالِ سُوء کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔

حواشی نمبر ۴۳۔ گناہ کے ظاہر اور باطن کا مفہوم ان مثالوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔ صنف جمیلہ کی سرِعام جمال فروشی گناہ کا ظاہری یا ظاہری پہلو ہے؛ اور اس کا خفیہ ناجائز تعلق اس کا باطن یا باطنی پہلو ہے۔ اسی طرح حرام کاری، مثلاً سود کاری گناہ کا ظاہری پہلو ہے، اور اس حرام کمائی سے طیب چیزیں کھانا، حرام اور اس کا باطنی پہلو ہے، وعلیٰ ھذا القیاس۔

121 6 وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ

جس جانور پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو (وہ حرام ہے) (نمبر ۴۴)، اس میں سے ہرگز گوشت نہ کھاؤ کہ یہ فعل غیر فطری و نافرمانی ہے۔ چنانچہ شریر و فتنہ جو لوگ اپنے دوستوں کو فتنہ انگیز و گمراہ کن باتیں سُجھاتے رہتے ہیں تاکہ (مسلمانو!) وہ تم سے تکرار و حجت بازیاں کریں۔ اگر تم اُن کے کہنے میں آگئے تو ان کی طرح تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

حواشی نمبر ۴۴- نیز جو جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے، یا چڑھاوے کے لیے ذبح کیا جائے، حرام ہے۔

122 6 اَوَمَنۡ كَانَ مَيۡتًا فَاَحۡيَيۡنٰهُ وَجَعَلۡنَا لَهٗ نُوۡرًا يَّمۡشِىۡ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنۡ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡهَا‌ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

کیا وہ شخص جس کا حسی۔ قلبی نظام مُردوں کی طرح معطل تھا، پھر اس کا احیاء کیا، اور اس طرح اس کو (قلب و نظر کی) روشنی بخشی، جس کے ذریعے وہ لوگوں میں (اہلِ عقل سلیم کی طرح) چلتا پھرتا ہے، اس شخص ایسا ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں گھرا ہوا اور اس سے باہر نہ نکل سکے (اس لیے کہ چمگادڑ کی طرح وہ تاریکی کو چاہتا ہے اور روشنی سے ڈرتا ہے)؟ اس طرح کافروں، یعنی اللہ کے نظام حیات کلی کی تکفیر کرنے والوں کو سیاہ کاریاں ہی خوشنما و نظر فریب لگتی ہیں، جو وہ کرتے رہتے ہیں۔

123 6 وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنَا فِىۡ كُلِّ قَرۡيَةٍ اَكٰبِرَ مُجۡرِمِيۡهَا لِيَمۡكُرُوۡا فِيۡهَا‌ ؕ وَمَا يَمۡكُرُوۡنَ اِلَّا بِاَنۡفُسِهِمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ

اور (جس طرح مکے کے اکابر و سردار اسلام کے خلاف وہاں کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں) اُسی طرح ہم ہر شہر یا بستی کے بدکردار لوگوں کے (ان کی شعوری یا لاشعوری خواہش کے مطابق) سردار یا وڈیرے بنا دیتے ہیں تاکہ وہ (اس کے صالح باشندوں کو اللہ کے دین یا نظام حیات کلی سے دور رکھنے کے لیے) مکر و فریب کے جال بچھائیں؛ اصل میں وہ اپنے آپ ہی سے مکر و فریب کرتے ہیں، لیکن وہ اس (واقعیت) سے آگاہی نہیں رکھتے۔

124 6 وَاِذَا جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ قَالُوۡا لَنۡ نُّـؤۡمِنَ حَتّٰى نُؤۡتٰى مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ‌ ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسٰلَـتَهٗ‌ ؕ سَيُصِيۡبُ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا صَغَارٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَمۡكُرُوۡنَ

اور جب (اللہ کی طرف سے اس کے رسولؐ کے ذریعے) اس کی کوئی آیت یا واضح فرمان آتا ہے، تو کہتے ہیں: ''ہم اس وقت تک ایمان لانے کے نہیں، جب تک ہمیں بھی وہ (رسالت) نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوںؑ کو مل چکی ہے'' (لیکن اس اصل کا شعور نہیں رکھتے کہ) اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں اور کس کو تفویض کرے۔ جو لوگ جرم و گناہ کا ارتکاب کرتے

ہیں، جلد ہی اللہ تعالیٰ کے قانونِ مجازات کی رو سے ذلیل و رُسوا ہوں گے اور اپنی مکاریوں کے نتیجے میں، انھیں بڑا ہی شدید عذاب سہنا پڑے گا۔

125 6 فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اصل یہ ہے کہ (جس شخص میں تقویٰ یا آرزوئے ہدایت ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ اُسے اپنے قانونِ مشیت (Law of Will) کے مطابق ہدایت دینے کے لیے اس کا سینہ کھول دیتا ہے، یعنی اس کا باطنی نظام فعال و حرکی کر دیتا ہے۔ بخلاف اس کے، (جس شخص کو آرزوئے ضلالت ہوتی ہے) اُسے گمراہی میں بھٹکتے رہنے کے لیے اس کا سینہ از بس تنگ کر دیتا ہے، یعنی اس کا باطنی نظام جامد و معطل کر دیتا ہے کہ) اسلام کے قوانین واحکام پر عمل کرنا اس کے لیے اس قدر دُشوار ہو جاتا ہے، جیسے حد نگاہ تک بلند چوٹی پر چڑھنا دل ہلا دینے والا ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ ایمان لا کر اسلام میں داخل ہونا نہیں چاہتے، اور کفر کے باطل نظام میں زندگی کرنا چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت واحترام آرزو (Law of Honoring Ambitions and Will) کے مطابق، ان کے لیے جرم و گناہ کی غم انگیز نجاستوں میں رہنا شُدنی ہو جاتا ہے۔

126 6 وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًاؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ

اور (ہدایت کی آرزو کرنا، عقل و فکر سے کام لینا اور اسلام کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطاق حیاتِ طیبہ بسر کرنا) ہی تمھارے ربّ، یعنی تمھاری ارتقائی انداز میں مادی و معنوی پرورش کرنے والے کا آقا کا راستہ - قائم و دائم رہنے والا، سیدھا اور سچا ہے۔ ہم نے اس کی آیات یا نشانات (نمبر ۴۵) واضح طور پر بیان کر دیے ہیں، (خاص کر) ان لوگوں کے لیے جو عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں۔

حواشی نمبر ۴۵ - آیات کے معنی قوانین واحکام اور تعلیمات بھی ہیں۔

127 6 لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

ایسے (متقی واہل عقلِ سلیم رہروانِ راہِ راست) کے لیے ان کے ربّ کے پاس امن وسلامتی کا گھر (نمبر ۴۶) جنت قرۃ العین) ہے، اور ان کے حُسنِ عمل کے سبب وہ ان کا رفیق و کارساز ہے۔

حواشی نمبر ۴۶ - اس کے لیے قرآن مجید نے حُسن المآب کی تعبیر اختیار کی ہے (الرعد ۲۹ : ۱۳) جس کے معنی ہیں : حُسن و سرورِ مدام کا گھر۔

128 6 وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓـؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭاِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ

اور اُس روزِ (قیامت کا تصور تو کرو) جب (رب عادل) کل جنات اور بنی نوعِ انسان کا حشر کرے گا، یعنی ان کو (حساب و جزا کے لیے، اپنی عدالت میں) اکٹھا کرے گا۔ پھر فرمائے گا : اے جنوں یا شیطانوں کے گروہ ! تم نے انسانوں میں بہتوں کو ورغلا (Seduce) کر اپنے پیچھے لگا یا تھا"۔ انسانوں (Mankind) میں سے ان کے دوستدار (اعتراف کے طور پر) عرض کریں گے : "ہمارے پروردگار و آقا ہم میں سے بعض نے ایک دوسرے سے کام لیا اور فائدہ اُٹھایا، یہاں تک کہ ہماری میعاد کی حد آگئی جو تو نے مقرر کی تھی"۔ (اب ہمارے اعمالِ سُوء کی سزا دینا یا ہمیں معاف کرنا تیرے اختیار میں ہے)۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا : "تمھارا ٹھکانہ آتشکدۂ جہنم ہے (جس میں تم دنیا میں رہتے تھے)، اُسی میں ہمیشہ رہو گے، ان کے سوا جنھیں اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مشیت و تدبیری کے مطابق) نجات دینا چاہے"۔ (اے میرے نبیؐ !) آپ کا پروردگار انتہائی دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سرانجام دینے والا۔ علم کلی رکھنے والا ہے۔

129 6 وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اور (غور کرو) اسی طرح ہم بعض ستمگروں پر ان کے اکتساب (سیّآت) کی پاداش میں بعض دوسرے ظالموں کو مسلط کر دیتے ہیں (Give sway over)۔

130 6 يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ

اے جنوں اور انسانوں کے گروہو! کیا تمھارے پاس تم میں سے (ہمارے) رسولؑ نہیں آئے تھے؟ کیا وہ تم سے ہماری آیات، یعنی ہماری تعلیمات اور احکام و قوانین بیان نہیں کرتے تھے؟ اور تمھیں آج کے دن کی ملاقات سے متنبہ نہیں کرتے تھے (Did not warn)؟ وہ عرض کریں گے: ''ہم اپنے خلاف شہادت دیتے ہیں (کہ بلا شبہ وہ آئے تھے اور انھوں نے ہمیشہ متنبہ کیا تھا)۔ (اصل یہ ہے کہ) دُنیا کی زندگی (کے مشاغل نے) انھیں مبتلائے فریب کر دیا تھا (Beguiled them)۔ اور وہ اب اپنے خلاف شہادت دیتے ہیں کہ وہ واقعی کافر تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کے دین یا نظامِ حیات کلی کی تکفیر کرنے والے تھے۔

131 6 ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ

(اپنے بندوں کو قانون مکافات عمل سے متنبہ کرنے کے لیے رسولوںؑ کو بھیجنا) اللہ تعالیٰ کی سنت تھی، کیونکہ آپ کا پروردگار و آقا، کسی بستی کے باسیوں (Inhabitants) کو ان کے ظلم و ستم کی پاداش میں اس حالت میں کہ وہ اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات سے نابلد ہوتے، ہلاک و برباد نہیں کرتا تھا۔

132 6 وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ

ہر ایک کو اُس کے اعمال کی کیفیت و کمیت کے مطابق درجے ملتے ہیں۔ (یہ ہمارا قانونِ معدلت (Law of Justice and Balance) ہے) اور آپ کا پروردگار و آقا (اپنے قانونِ تدبیری کے مطابق) اُن لوگوں کے اعمال کی کیفیت و کمیت (نمبر ۴۷) سے بے خبر و بے پروا (Unmindful) نہیں۔

حواشی نمبر ۴۷-Quality and quantity of their deeds۔

133 6 وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا

يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ

(اے انسان ! یہ اصل عظیم یاد رکھنے کی ہے کہ) تمھارا پروردگار وآقا مستغنی - رحمت کا مالک بالذات ہے (یعنی وہ خالق اور اپنی مخلوقات کو ارتقائی انداز میں نشو و نما دینے والا، اُن کا مالک و حاکم ہے : اُسے اپنے بندوں کی عبادت، قربانی وغیرہ وغیرہ کی حاجت نہیں، وہ ان سے منزہ و وراء الوراء ہے ؛ نیز وہ رحمٰن ہے، یعنی بے پایاں رحمت کا مالک بھی ہے اور اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں سے بے پایاں محبت یا عشق کرنے، ان کو بے قیاس نعمتوں اور دُنیوی واُخری حسنہ سے نوازنے اور ان پر بے انتہا رحم و کرم کرنے والا ہے : لہٰذا وہ تمھیں عذاب نہیں دیتا، بلکہ تم خود اپنے اعمالِ سُوء کا نتیجہ بھگتے ہو)۔ چنانچہ وہ (تمھارے اعمالِ سُوء کی پاداش میں) تمھیں کارزارِ حیات کے منظر سے ہٹا سکتا اور تمھارے بعد (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری کے مطابق) موزوں انسانوں کو تمھارے جانشین (Successors) مقرر کر سکتا ہے، جیسا کہ متأخرین کی نسل (Posterity) سے تمھیں اٹھا کھڑا کیا ہے (Has raised you up)۔

134 6 اِنَّ مَا تُوۡعَدُوۡنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ

یقین کرو کہ جس (روزِ حساب و جزا) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، اُس کا آنا شدنی ہے۔ تم ہمیں ایسا کرنے سے روک نہیں سکتے۔

135 6 قُلۡ یٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ تَکُوۡنُ
لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ

کہہ دیں: اے میری قوم کے لوگو! (تم جھگڑتے کیوں ہو؟) تم اپنی جگہ، یعنی اپنے لائحہ عمل کے مطابق جو کرتے ہو، کیے جاؤ، میں (قُرآن مجید کے دستور کے مطابق) عمل کرنے والا ہوں۔ جلد تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ مآلِ کار (The consequences of the deeds) کس کا احسن ہے؟ (نمبر ۴۸) یاد رکھو! ظلم کرنے والے، یعنی مشرک اور دوسروں کے انسانی حقوق غصب کرنے والے کبھی فلاح، یعنی دُنیوی واُخروی حسنہ نہیں پا سکتے۔ (کیونکہ یہ قدرت کا قانونِ مکافاتِ عمل ہے)۔ حواشی نمبر ۴۸ - اس کا دوسرا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کس کے لیے دارُ الآخرت یعنی جنت ہے۔

136 6 وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الۡحَرۡثِ وَالۡاَنۡعَامِ نَصِیۡبًا فَقَالُوۡا هٰذَا لِلّٰهِ
بِزَعۡمِهِمۡ وَهٰذَا لِشُرَکَآئِنَا ۚ فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِهِمۡ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَمَا کَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰی
شُرَکَآئِهِمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ

اللہ تعالیٰ جو چیزیں کھیتی یا زرعی زمین اور مویشیوں میں سے پیدا کرتا ہے، (یہ مشرک لوگ) ان میں سے ایک حصہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے مختص کر لیتے ہیں اور بزعمِ خویش کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اور یہ دوسرا حصہ ہمارے (ٹھیرائے ہوئے اللہ) کے شریکوں (Partners) کے لیے ہے۔ (اور ان کے خیال میں) جو حصہ ان (کے ٹھیرائے ہوئے) شریکوں کا ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا؛ لیکن جو حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، وہ ان کے (ٹھیرائے ہوئے اللہ کے) شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کس قدر بھیانک، خوفناک اور غم انگیز ہے فیصلہ جو وہ کرتے ہیں۔

137 6 وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ

اور (غور کرو) ایسے بہت سارے مشرک ہیں کہ ان کے ٹھیرائے ہوئے شریکوں نے قتلِ اولاد (ایسے وحشیانہ فعل کو اپنی وسوسہ اندازی وفریب کاری سے) ان کی نظروں میں حسین عمل کی صورت میں دکھایا ہے (نمبر ۴۹) تاکہ ان کو ہلاکت میں ڈالیں اور ان کے دین (کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو) ان پر مشتبہ کر دیں (نمبر ۵۰)۔ اگر ان مشرکوں میں آرزوئے ہدایت ہوتی تو) اللہ تعالیٰ (کا قانون مشیت واحترام آرزو) ان کو ہرگز ایسا کرنے نہ دیتا۔ لہٰذا آپ ان سے اور اُن کی افتراپردازیوں سے صرف نظر کر لیں۔ حواشی نمبر ۴۹- تاریخ بھی شاہد ہے کہ اقوام عالم میں ایسی قومیں اور قبیلے بھی تھے جن میں اپنے معبودانِ باطلہ مثلاً دیوتائوں، دیویوں وغیرہ وغیرہ کی خوشنودی کے لیے اپنی اولاد کی قربانی دینے کا رواج تھا۔ نمبر ۵۰- اشتباہ دین کی مثالیں یہ ہیں: ہنود کے اصنام پرستی، تناسخ واوتاریت کے عقائد، نصاریٰ کے عقائد تثلیث وابنیّت۔ مسلمانوں میں عقیدۂ بشریت، نیز سودی سرمایہ کاری، سرمایہ داری، اور موجودہ طاغوتی نظامِ زکوٰۃ، اشتباہِ دین کی عبرتناک مثالیں ہیں۔

138 6 وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

وہ (اپنے مشرکانہ عقائد کا عملاً اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ مویشیوں اور زرعی پیداوار میں سے ایک حصہ (اپنے سادات واکابر اور پیرانِ سالوس کے لیے) الگ کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا کھانا ممنوع ہے؛ ان کا خیال ہے کہ اسے کوئی نہیں کھا سکتا، اس کے سوا جسے ہم (اپنے کیش (Creed) کے مطابق) کھلانا چاہیں۔ اس طرح بعض جانوروں سے متعلق یونہی کہہ دیتے ہیں کہ (یہ جانور فلاں بزرگ کا ہے) اس پر کوئی سواری نہیں کر سکتا (اور نہ بوجھ ہی لاد سکتا ہے)۔ اسی طرح وہ بعض جانوروں پر اُن کو ذبح

کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتے (بلکہ اُن پر پیر، فقیر، بزرگ وغیرہ وغیرہ کا نام لیتے ہیں، جن کی انھوں نے نذر مانی ہو اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے)۔اس طرح اللہ تعالیٰ پر بُہتان باندھتے ہیں، اور وہ جلد (اپنے قانونِ مُجازات کے مطابق) انھیں اُن کی بہتان طرازیوں کا بدلہ دے گا۔

139 6 وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا
ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ

اور وہ اپنے اِس (مشرکانہ عقیدے کا بھی) اظہار کرتے ہیں کہ فُلاں چوپایوں کے شکم (Womb) میں جو بچہ زندہ پیدا ہو، وہ صرف ہمارے مردوں کے لیے مخصوص (اور حلال) ہے، لیکن ہماری عورتوں پر حرام (Forbidden) ہے۔اگر بچہ مُردہ پیدا ہو (یعنی Still born ہو)، تو اس کے کھانے میں سب (مرد و زن) شریک ہوسکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ عنقریب ان کی اس (مشرکانہ) تقسیم پر انھیں (اپنے قانونِ مُجازات کے مطابق) قرار واقعی سزا دے گا (نمبر ۱۵)۔یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ انتہائی دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا۔علم کلی رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۱۵۔یہ اصل عظیم یاد رکھنے کی ہے کہ ہر عمل کا فوری ردِّ عمل ہوتا ہے۔حسین اعمال یا اعمالِ صالحہ کے اثرات حسنات کی صورت میں اور اعمالِ سُوء کے اثرات سیّآت کی صورت میں قلب پر مُرتسم ہوتے رہتے ہیں؛ البتہ کل عمر کے اعمال کا نتیجہ روزِ حساب و جزا اللہ تعالیٰ کے نصب کردہ ہمارے حلقومی ٹیلی وژن/وی۔سی۔آر میں ظاہر ہوگا۔

140 6 قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ
افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ

یقیناً وہ لوگ حسنات کے اعتبار سے) سخت نقصان میں رہے، جنھوں نے جہالت (Folly) سے بغیر جانے بوجھے اپنی اولاد کو ہلاک کر ڈالا؛ نیز اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھ کر اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو حرام ٹھیرالیا۔انھوں نے چونکہ خود جنت کو جانے والی راہِ راست گُم کر دی، لہٰذا وہ اب راہِ راست پانے والے نہیں۔

141 6 وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ

يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے (اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کی پرورش و توانائی، لذتِ کام و دہن اور جمالیاتی ذوق (Aesthetic taste) کی تسکین کے لیے) ٹٹیوں پر چڑھائے جانے والے اور بغیر ٹٹیوں والے باغات (Gardens trellised and un-trellised) اور نخلستان پیدا کیے، نیز مختلف النوع ماکولات (Edibles) کی (سبز و خوشنما) کھیتیاں اگائیں، اور ہم شکل و ہم مزہ اور مختلف شکل و مزہ کے زیتون اور انار کے پودے اگائے۔ چنانچہ جب وہ پھل لائیں تو اُن کے پھل نوشِ جان کرو۔ اور فصل کاٹو تو اس کا حق (معلوم (نمبر ۵۲) ادا کرو۔ لیکن اسراف یا اللے تللے ہرگز نہ کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اللے تللے کرنے والوں (Prodigals) کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ حواشی نمبر ۵۲ - حق معلوم سے مراد کل بنی نوعِ انسان کا مساوی پیدواری حق ہے؛ دیکھیے المعارج ۷۰: ۲۴۔

142 6 وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

اور (غور کی نظروں سے دیکھو کہ) اللہ تعالیٰ ہی نے تمھارے لیے مویشی (Cattle) پیدا کیے ہیں: بڑے قد و قامت کے باربردار (جیسے اونٹ، گھوڑے، بیل وغیرہ وغیرہ) جو بوجھ اُٹھانے کے کام آتے ہیں، اور بعض پستہ قد (جیسے بھیڑ بکری وغیرہ وغیرہ)۔ اللہ تعالیٰ نے تمھاری روزی کے لیے جو جانور عطا کیے ہیں، ان میں سے (شوق سے) کھاؤ، لیکن شیطان کے نقوش قدم پر نہ چلنا (یعنی اس کے جمالیاتی فریب میں آکر حرام کھانا، نہ حرام کاری ہی کرنا) کیونہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے (نمبر ۵۳)۔

حواشی نمبر ۵۳ - انسان جانتا ہے کہ حلال روزی کیا اور حرام روزی کیا ہے: اسے علم ہے کہ اعمالِ سُوء کیا اور اعمالِ صالحہ کیا ہیں۔ لیکن شیطان انسان کو حرام خوری اور اعمالِ سُوء کے ارتکاب کی ترغیب دیتا ہے تو وہ جانتا بوجھتا ہوتا ہے کہ شیطان اس کے ساتھ دشمنی کر رہا ہے، یعنی وہ اس کا کھلا دشمن ہے۔

143 6 ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(یہ بڑے اور چھوٹے چار پائے) آٹھ انواع کے نر اور مادہ، دو بھیڑ کے جوڑے اور دو بکری کے جوڑے۔ ان سے پوچھو! کیا (اللہ تعالیٰ نے) ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا ان دونوں مادینوں کو یا اس بچے کو جو اِن مادینوں کے رحم میں ہے؟ اگر تم سچے ہو تو کوئی علمی، یعنی تنزیلی سند لا کر دکھاؤ۔

144 6 وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ
الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ

اور اسی طرح اُونٹ کا جوڑ (نر اونٹ اور ناقہ) اور گائے کا جوڑا (گائو اور بیل، اور یہ سب مل کر آٹھ نر اور مادہ ہو گئے، یعنی چار نر اور چار مادہ)۔ ان سے پوچھو: ”کیا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نر (اونٹ اور بیل) حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ (ناقہ اور گائے) یا وہ بچے جو اِن دونوں یعنی ناقہ اور گائے کے رحم میں ہوں؟ (اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو) کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کی حکماً تاکید کی تھی۔ (پھر سوچو کہ) اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو بغیر جانے بوجھے لوگوں کو گمراہ کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ پر بُہتان باندھے؟ (یعنی نہیں ہو سکتا)۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ احترامِ آرزو کی مطابق) ظالموں، یعنی دُوسروں اور اپنے آپ کو جہنم کی راہ پر لگا دینے والوں کو جنت کی راہِ راست کی طرف نہیں پھیرتا (یعنی ان کو اپنی پسند کی راہ پر چلنے دیتا ہے)۔

145 6 قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً
اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا
عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(میرے پیغمبر آخرؐ!) اعلان کر دیجیے کہ مجھ پر جو وحی (و تنزیل) آتی ہے، اُس میں کسی ایسی چیز کو میں حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے کو اس کا کھانا حرام (Forbidden) ہو، بجز اِن چیزوں کے: مردار (Carrion)، خونِ رواں، سور کا گوشت (Flesh of swine) اس لیے کہ یہ گندی اور مضر صحت چیزیں ہیں؛ یا ناجائز چیز ہو کہ بوقت ذبح اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو (یا اسے کسی غیر اللہ سے منسوب کیا گیا ہو)؛ البتہ جو شخص لاچار ہو جائے، اور بھوک مٹانے (اور جان بچانے) کے لیے ان میں سے کچھ کھالے، بشر طیکہ اُس کی خواہش کرنے والا ہو، نہ فطری حدود سے تجاوز کرنے والا (تو کوئی مضائقہ نہیں)، اس لیے کہ آپ کا پروردگار و آقا نہایت بخشنے اور سیّآت محو کرنے والا - بے انتہا ترس کھانے، شفقت و محبت اور فضل و کرم کرنے والا ہے۔

146 6 وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ

وہ لوگ جو یہودی بنے ہوئے ہیں (بڑے سرکش و قانون شکن تھے، لہٰذا) ہم نے سب ناخن دار حیوان (Animals with claws)، یعنی ایسے حیوان جن کے کھر بغیر شگاف کے ہوں، ان پر حرام کر دیے تھے؛ نیز گایوں اور بکریوں کی چربی (Fat) کو بھی ان پر حرام کر دیا تھا، بجز اس چربی کے کہ جو ان کی پشتوں اور انتڑیوں (Entrails) میں پیوست ہو، یا وہ چربی جو ہڈیوں سے چمٹی ہو۔ (یہ چیزیں حلال ہیں، لیکن) ان کی سرکشی و نافرمانی کی پاداش میں یہ حکم (اُن کو سان چڑھانے کے لیے) دیا گیا تھا، اور ایسا کرنے میں ہم حق بجانب یا سچے تھے۔

147 6 فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

پھر بھی (میرے نبیؐ!) اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کریں (یعنی ہمارے قوانین و احکام اور تعلیمات کو جھوٹ قرار دیں) تو انھیں بتا دیجیے کہ (بیشک) تمھارا پروردگار و آقا بے پایاں رحمت کا مالک ہے، یعنی بے اندازہ رحم و کرم اور محبت و شفقت کرنے والا ہ، لیکن (اس کا قانونِ مجازات ہمہ گیر اور اٹل ہے، جس سے کسی متنفس کو مفر نہیں، لہٰذا) ظلم و گناہ کرنے والوں سے اس کا عذاب ٹل نہیں سکتا۔ بالفاظِ دیگر، مجرموں کے دلوں سے ان کے جرم و گناہ کے آتشیں اثرات یا سیّآت کو کوئی غیر اللہ محو نہیں کر سکتا۔

148 6 سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا
مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ
فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ

(مشرکوں =Polytheists کا شیوہ ہے کہ جب وہ شرک کے جواز میں کوئی دلیل نہیں پاتے تو لاجواب ہو کر) یہ کہنے لگتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو ہم شرک کرتے، نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ہی کرتے (ہم جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی سے کرتے ہیں، ہم تو مجبور و بے اختیار بندے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ) ان کے متقدمین یا سابقین یعنی ان سے پہلے لوگ بھی ایسا ہی جھوٹ بولتے تھے (نمبر ۵۴) یہاں تک کہ اس کی پاداش میں انھیں ہمارے قانونِ مُجازات (Law of Retribution) کے عذاب کا مزہ چکھنا پڑا۔

ان سے پوچھیے: کیا اس بارے میں تمھارے پاس کوئی علمی یا وحی و تنزیل کی سند ہے؟ اگر ہے تو ہمیں بھی دکھلاؤ (تو مانیں: اصل یہ ہے کہ) تم تو محض وہم و گمان کے پیچھے چلتے ہو (You follow nothing but conjecture)، اور فقط اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہو۔

حواشی نمبر ۵۴۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو فکر و عمل اور ارادہ و انتخاب کی آزادی ودیعت کر کے دنیا میں بھیجتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ حُسنِ عمل نہیں کرتا، بلکہ شرک کرتا ہے تو اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی تو یہ ہے کہ اُس کے تمام بندے مُوحّد و مومن بن کر جنت قرۃ العین کو جانے والی راہِ راست پر چلیں اور وہاں ابدی حیاتِ طیبہ بسر کریں۔ چنانچہ مشرک ہو یا کوئی اور مجرم، جو اپنی اس آزادی اور اس مشیتِ الٰہی کی تکذیب کرتا ہے، وہ جھوٹ بولتا ہے۔

149 6 قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ

لوگوں پر واضح کر دیں کہ محکم و دل لگتی یا بُرہان قاطعہ (Conclusive argument) صرف اور فقط اللہ تعالیٰ کی (وحی و تنزیل کی) ہے۔ اگر تم میں ہدایت پانے کی آرزو ہوتی) تو وہ اپنے قانونِ احترام آرزو و مشیت کے مطابق تم سب بنی نوعِ انسان کو جنت کو جانے والی راہِ راست پر لگا دیتا۔

150 6 قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ

(میرے پیغمبر آخرؐ!) آپ ان سے فرمادیں کہ تم اپنے شاہدوں (Witness) کو لاؤ، جو گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے۔ پھر اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے بھی دیں تو تم ان کے ساتھ ہر گز شہادت نہ دینا (اور نہ ان کے ہمنوا ہی بننا)؛ نیز نہ ان مشرکوں کے جذبات و خواہشات اور اعتقادات کے پیچھے ہی چلنا، جو ہماری آیات، یعنی تعلیمات اور قوانین و احکام کو جھٹلاتے ہیں؛ اور جو آخرت (روزِ قیامت، حیاتِ اُخروی اور روزِ حساب و جزا) کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے؛ اور غیر اللہ یا دوسروں کو اپنے پروردگار و آقا کے ہمسر و ہم پلہ سمجھتے اور ٹھیراتے ہیں (نمبر ۵۵)۔

حواشی نمبر ۵۵۔ مسلمانوں کو بالخصوص اس آیۂ بصیرت افروز کے آئینے میں اپنے اعتقادات اور اقوال و افعال کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

151 6 قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

ان سے کہیے: آؤ میں تمھیں (قرآن حکیم سے پڑھ کر) بتاؤں کہ تمھارے پروردگار و آقا نے تم پر کیا پابندیاں لگائی ہیں؛ یہ کیا اس کی ذات و صفات، احکام و قوانین اور اُمورِ حکمرانی میں کسی اور کو اس کا شریک و سہیم اور مُعاون سمجھنا، نہ بنانا۔ لیکن اپنے ماں باپ سے احسن طریقے سے مالی تعاون کرنا کہ وہ خوش رہیں؛ نیز مفلوک الحالی (Penury) کی بناء پر اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا (یعنی ان کو تعلیم و تربیت سے محروم اور جاہل و بے ہنر رکھ کر اُن کی دُنیوی و اُخروی زندگی برباد نہ کرنا)؛ ہم نے تمھارے اور ان کے لیے روزی (Sustenance) فراہم کر دی ہے (یعنی قومی دولت یا پیداوار میں تمھارا مساوی حصہ مقرر کر چکے ہیں، اُسے لینے کی سعی و جہد کرو)؛ نیز جمال فروشی و جمال نمائی کے نظاروں اور بے حیائی کے مناظر و ر جنسی فعلیت و حرکت (Sexual activity) کے ظاہری و مخفی پہلوؤں سے کلیتًا اجتناب کرو۔ علاوہ بریں، کسی متنفس کو، جسے اللہ تعالیٰ نے قتل کرنے سے منع فرمایا اہے، قتل

نہ کرنا، البتہ حکمِ الٰہی کے مطابق (قصاص وغیرہ کی صورت میں) ایسا کرنا روا ہے۔ یہ وہ احکام ہیں جن پر عمل کرنے کی تمھیں تاکید کی جاتی ہے تاکہ تم عقل و فکر سے کام لو۔

حواشی نمبر ۵۶- عربی محاورے میں قتل کرنے کے معنی، معنوی طور پر ہلاک و برباد کرنا بھی آتے ہیں۔

152 6 وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اور یتیم، یعنی بے یار و مددگار بچوں کے مال، یعنی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو نہ چھیڑو، البتہ حسن نیت سے اس کا انتظام و انصرام کرنے کی خاطر ایسا کرنا روا ہے، یہاں تک کہ وہ سنِ بلوغ (یا جوانی کی عمر) کو پہنچ جائیں (تو ان کا مال خوشدلی سے من و عن اُن کے حوالے کر دو)۔ اور ماپ تول عدل و انصاف کے ساتھ پورا کرو (نمبر ۵۷) کوئی متنفس اپنی ہمت و رسائی سے زیادہ کسی بات کا مکلّف یا ذمے دار نہیں ہے؛ نیز (کسی سے متعلق زبان یا قلم سے) بات کرو تو انصاف سے کرو (یا شہادت دو تو سچ بولو) چاہے اس کی زد تمھارے کسی رشتے دار، دوست یا رفیق پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو (نمبر ۵۸) (سب سے بڑھ کر یہ کہ) اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ (Covenant) پورا کرو، یعنی ایمان کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے کل قوانین و احکام اور تعلیمات پر عمل کرنے کا عہد و پیمان، اور اسے پورا کرنا ہر مؤمن پر فرض ہے۔

ان احکام پر تمھیں عمل کرنے کی تاکید کی جاتی ہے تاکہ تم انھیں ذہن نشین کرو۔

حواشی نمبر ۵۷- قرآن مجید کی رُو سے اس کا مطلب اقتصادی یا معاشی امور میں عدل و انصاف روا رکھنا ہے: نیز یہ عمل صالح ہے اور ایسا نہ کرنا "فساد" ہے (ھُود ۱۱: ۸۵-۸۶ بعد)

نمبر ۵۸- قربیٰ: اس قرآنی اصطلاح کا مطلب دُہرا ہے: اولاً، نسبی و صِہری (= سسرالی) رشتے دار؛ ثانیاً، دل سے قریب شخص جیسے دوست و رفیق، ہم پیالہ و ہم نوالہ، ہم کیش و ہم مشرب اور ہمنوا، مرد ہو یا صنف جمیلہ۔

153 6 وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اور یقیناً یہ ہے میری راہِ راست، یعنی جنت قرۃ العین کو جانے والا فطری، سچا اور سیدھا راستہ؛ اس لیے صرف اسی پر سفرِ زندگی کرو یا چلو، لیکن دوسرے راستوں پر سفرِ زندگی نہ کرنا، وہ تمھیں میری راہِ راست سے ادھر اُدھر کر دیں گے (اور تم جہنم کی راہوں پر چل کر اس میں جا گرو گے۔

اِن احکام کے ذریعے تمھیں نصیحت کی جاتی ہے تا کہ تم میں تقویٰ کا احیاء ہو جائے، یعنی تم میں جنت کی راہِ راست پر چلنے اور دوزخ کے ٹیڑھے راستوں سے دور رہنے کی آرزو زندہ و فعال ہو جائے۔

154 6 ثُمَّ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡـكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِىۡۤ اَحۡسَنَ وَتَفۡصِيۡلًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ
وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ

بعد ازاں، ہم نے موسیٰؑ کو (بذریعہ وحی و تنزیل) کتاب عطا کی تھی، احسان و حسنِ عمل کرنے والوں پر اپنی نعمت کی تکمیل کرنے کے لیے، یعنی ان کو دنیوی واُخروی حسنہ سے سرفراز کرنے کے لیے؛ یہ (تورات)، اللہ تعالیٰ کے سارے قوانین واحکام اور تعلیمات کی جامع تشریح، راہ نما اور رحمت، یعنی دنیوی واخروی حسنہ اور شفا و معنوی زندگی دینے والی تھی تا کہ وہ (= بنی اسرائیل) اپنے پروردگار و آقا کی مُلاقات پر ایمان لائیں، یعنی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں محاسبے اور جزا کے لیے پیش ہونے کو تسلیم بالیقین کریں۔

155 6 وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَۙ

اور یہ کتاب (قرآن) جو اَب ہم نے نازل کی ہے، مبارک ہے، یعنی رُشد و ہدایت، دُنیوی و اُخروی حسنہ اور مادی و معنوی ترقی دینے والی ہے، لہٰذا اس (کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق) سفرِ زندگی کا راستہ اختیار کرو، اور جہنم کو جانے والے راستوں سے ترساں و گریزاں رہو تا کہ تم مغفرت و رحمت سے نوازے جاؤ۔

156 6 اَنۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ الۡـكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيۡنِ مِنۡ قَبۡلِنَا وَاِنۡ كُنَّا عَنۡ
دِرَاسَتِهِمۡ لَغٰفِلِيۡنَۙ

(اس قرآن کے نازل کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ) مبادا تم یہ کہو کہ الکتاب تو ہم سے پہلے ان دو قوموں (یہود و نصاریٰ) پر اُتری تھی اور ہم تو اس کے پڑھنے پڑھانے سے ناواقف تھے۔

157 6 اَوۡ تَقُوۡلُوۡا لَوۡ اَنَّاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا الۡـكِتٰبُ لَـكُنَّاۤ اَهۡدٰى مِنۡهُمۡ‌ ۚ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ

بَيِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ‌ ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنۡهَا‌ ؕ

سَنَجۡزِى الَّذِيۡنَ يَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰيٰتِنَا سُوۡۤءَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا يَصۡدِفُوۡنَ

یا عذر کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر ہم پر الکتاب نازل کی گئی ہوتی تو ہم ان (یہود و نصاریٰ) سے زیادہ ہدایت یافتہ، یعنی راست باز و راست رو ہوتے۔ پس تمھارے ربّ کی طرف سے تمھارے پاس بُرہانِ قاطع آچکی ہے جو ہدایت و رحمت ہے، یعنی دُنیوی و اُخروی حسنہ کی راہِ راست دکھانے والی اور انھیں مادی و معنوی ترقی اور نُصرت و مغفرت سے نوازنے والی ہے، لہٰذا اب ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جُھٹلائیں، یعنی اس کی تعلیمات اور قوانین و احکام سے مُنہ موڑیں گے تو انھیں اس (بلا وجہ) رُو گردانی کی پاداش میں ہم (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) بڑا ہی بھیانک اور غم انگیز عذاب دیں گے۔

158 6 هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ رَبُّكَ اَوۡ يَاۡتِىَ بَعۡضُ اٰيٰتِ

رَبِّكَ‌ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا لَمۡ تَكُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ كَسَبَتۡ فِىۡۤ

اِيۡمَانِهَا خَيۡرًا‌ ؕ قُلِ انْتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ

کیا (ایمان لانے کے لیے) یہ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اِن کے پاس فرشتے آئیں یا (خود) تمھارا پروردگار و آقا آئے، یا ان کے سامنے تمھارے رب کی بعض معجزانہ نشانیاں ظہور پذیر ہوں؟ (یاد رکھیں) جس وقت تمھارے پروردگار و آقا کی معجزانہ نشانیاں ظہور پذیر ہوئیں تو (اُس وقت) کسی شخص کو اُس کا ایمان، اگر وہ پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا، یا اُس نے ایمان کی حالت میں کوئی حسن عمل نہیں کیا ہوگا (نمبر ۵۹) قطعاً فائدہ نہیں دے گا (نمبر ۶۰)۔ ان کو بتا دو کہ تم تو (فرشتوں، اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں کا) انتظار کرتے رہو، ہم (تمھارے عبرتناک انجام کا) انتظار کرتے رہیں!۔

حواشی نمبر ۵۹ - کفر کی حالت میں حسنِ عمل فائدہ نہیں دیتا، کیونکہ کافر کے آتشکدۂ قلب میں حُسنِ عمل کا اثر آگ کو بجھا نہیں سکتا۔

نمبر ۶۰ - ایمان بالغیب معتبر ہوتا ہے، لیکن موت دیکھ کر ایمان لانا معتبر نہیں ہوتا، جیسا کہ فرعون کا ایمان، کیونکہ وہ غرقِ آب ہوتے وقت ایمان لایا تھا۔

159 6 اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

(میرے پیغمبرؐ!) جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے (نمبر ۶۱)، یقیناً آپ کا ان سے کوئی سروکار نہیں؛ ان کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ (روزِ قیامت وہی ان کو اُن کی کارستانیوں (کی حقیقت) سے آگاہ کرے گا۔

حواشی نمبر ۶۱ - یہ اصل عظیم یاد رکھنے کی ہے کہ دین میں فرقہ بندی یا مختلف مذاہب میں منقسم ہو جانا شرک ہے اور شرک نا قابل معافی گناہِ کبیرہ اور ظلم عظیم ہے؛ نیز فرقوں کے لوگوں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول آخرؐ سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ یہ آیہ تنذیری مسلمانانِ عالم کے لیے تازیانہء عبرت ہے، جو مختلف مذہبی فرقوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

160 6 مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

(اللہ تعالیٰ کے حکیمانہ قانونِ مکافاتِ عمل کی حقیقت یہ ہے کہ) جو شخص (روزِ قیامت و جزا) اعمال صالحہ یا حسین اعمال کے حسین اثرات یعنی حسنات کے ساتھ (ہمارے حضور) پیش ہو گا (نمبر ۶۲) اُسے ایسے ہی حسین ثمرات دس گنا زائد ملیں گے۔ لیکن جو اعمالِ سُوء کے اندوہناک و آتشیں اثرات، یعنی سیّآت کے ساتھ پیش ہو گا تو اُسے اُتنا ہی صلہ ملے گا (عذاب النار کی صورت میں)؛ نیز ان کے ساتھ قطعاً بے انصافی نہیں ہو گی (کیونکہ یہ ہمارے قانونِ مجازات و معدلت کا خاصہ ہے)۔

حواشی نمبر ۶۲ - حسنہ اور سیئۃ کے الفاظ اسم جنس کے طور پر استعمال ہوئے ہیں، اس لیے ترجمے میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

161 6 قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(میرے پیغمبرؐ!) آپ ان پر (یہ حقیقت) واضح کر دیں کہ میرے پروردگار و آقا نے بالیقین مجھے جنت کو جانے والی حسین و فطری شاہراہوں پر لگا دیا ہے، ایک قائم و دائم رہنے والے نظام حیات کلی کی طرف جسے ابراھیمؑ نے کل باطل نظاموں سے روگردانی کر کے اپنے مسلک کے طور پر اختیار کیا تھا؛ نیز وہ اپنے نظام الٰہی میں کسی اور نظام کو شامل کرنے والا نہ تھا۔ (نمبر ۶۳)

حواشی نمبر ۶۳ - دین یا اللہ تعالیٰ کا نظامِ زندگی میں کسی اور نظام یا مسلک و طریقہ کو شامل کرنا بھی شرک ہے۔

162 6 قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

آپ اس (واقعیت) کا بھی اعلان کر دیجیے کہ میری صلوٰۃ یعنی میرے کل وظائف و فرائض زندگی اور ان کو ادا کرنے میں میری توانائی و وقت اور مال و منال کی قربانیاں، نیز میرا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ (کے بندوں کی تعلیم و تربیت، رُشد و ہدایت اور دُنیوی واُخروی حسنہ) کے لیے ہے، جو انسان سمیت کل جہانوں کی مخلوقات کا پروردگار و مالک ہے (نمبر ۶۴)

حواشی نمبر ۶۴ - یہ ہے رسالت مآبؐ کے رحمۃ اللعالمین ہونے کا مفہوم؛ اور یہی آپؐ کی سنت حسنہ ہے۔

163 6 لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

اس، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے نظام حیات کلی میں نہ تو کوئی اس کا شریک و سہیم یا معاون ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے؛ اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ میں کسی کو اُس کا شریک نہ مانوں، اور اُس کے سب بندگانِ تسلیم و رضا سے پہلے خود اس کا بندۂ تسلیم و رضا بن کر دکھاؤں (نمبر ۶۵)۔

حواشی نمبر ۶۵ - یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ، جس کے مطابق زندگی کرنا ہم پر لازم ہے۔ علاوہ بریں، ہر مبلغ و قائد کے لیے پہلے خود اللہ تعالیٰ کا بندۂ تسلیم و رضا بن کر دکھانا ناگزیر ہے۔

164 6 قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

ان سے پوچھیے: ”کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور پروردگار و مالک کی طلب و جستجو کروں، جب کہ وہ موجودات کی ہر چیز کو نشو و نما دینے والا آقا و مالک ہے؟ (یاد رکھو!) ہر متنفس جو (حسنہ یا سیئہ) کمائی کرتا ہے، وہ صرف اپنے لیے کرتا ہے (اس کا اجر صرف اُسے ہی ملے گا، دوسرے کو نہیں)، نیز کوئی اپنے اعمال کا بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے اعمال (سوء) کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا، نہ

دنیااور نہ آخرت میں۔ (وجہ یہ ہے کہ ہر شخص رہینِ اعمال اور مستوجب قانونِ مکافاتِ عمل ہے۔ تمھیں (اس سفر زندگی کے بعد) اپنے پروردگار ومالک کے حضور لَوٹنا ہے؛ پھر وہ تم پر وہ حقائق آشکارا کرے گا، جن میں تم اختلاف کرتے رہے تھے (نمبر ٦٦)

حواشی نمبر ٦٦ - یہ اصلِ عظیم ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی گردن میں غیر مرئی ولطیف ٹیلی وژن نصب کر رکھا ہے جو اس کے اقوال واعمال اور حرکات وسکنات کو ساتھ ساتھ ریکارڈ کرتا رہتا ہے۔ قیامت کے روز، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر انسان کا یہ ٹیلی وژن /وی۔ سی۔آر مرئی صورت میں اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا اور وہ اس میں اپنے کل عمر کے اقوال و افعال اور حرکات وسکنات کو سنے اور دیکھے گا؛ اور آخر میں اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بھی سُن لے گا۔

165 6 وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَـكُمۡ خَلٰٓـئِفَ الۡاَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ

لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ‌ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہی ہے، جس نے تمھیں زمین میں ایک دوسرے کے جانشین مقرر کیا ہے اور بعض (افراد واقوام) کو (قوت و اقتدار، علم وحکمت، فن وہنر (ٹیکنالوجی) مال ومنال وغیرہ وغیرہ میں) بعض افراد واقوام پر فضیلت و فوقیت دی (اور اللہ ایسا ہمیشہ کرتا رہے گا)، تاکہ اُس نے تمھیں جو کچھ عطا کیا ہے، اس میں تمھیں آزمائے (کہ تم ان کا استعمال فرمانِ الٰہی کے مطابق کرتے ہو یا نہیں؟)

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ (تمھارے اعمال کا) ساتھ ساتھ حساب چکانے والا ہے، نیز وہ بے انتہا ظلم وگناہ کے اثرات کو محو کرنے اور تحفظ دینے والا- بے پایاں ترس کھانے، بار بار در گزر کرنے اور رحمت و حسنہ سے نوازنے والا ہے۔

سورہ اعراف بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 7 الٓمّٓصٓ

ا، ل، م، ص۔ حروفِ مقطعات میں سے ہے۔

2 7 كِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ فَلَا يَكُنۡ فِىۡ صَدۡرِكَ حَرَجٌ مِّنۡهُ لِتُنۡذِرَ بِهٖ وَذِكۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ

(میرے نبیؐ!) یہ عظیم کتاب The Scripture)، یا منظّم ضابطہء قوانین واحکام) آپ پر (بذریعہء وحی) نازل کی گئی ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ان کی کجروی کے بھیانک انجام سے متنبہ کرنے میں آپ اپنے قلب میں کسی قسم کا اضطراب وہراس محسوس نہ کریں؛ نیز یہ کتاب اہلِ ایمان کے لیے (اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کی) یاد دہانی کرانے والی ہے۔

3 7 اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ

(لوگو!) تمھارے پروردگار وآقا کی طرف سے جو (قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات، الغرض جو کچھ) تمھاری طرف نازل ہوا ہے، اس کی پیروی کرو، یعنی اس کے مطابق زندگی کرو، لیکن اپنے ربّ کو چھوڑ کر اُن کے نقوشِ قدم پر نہ چلنا، یعنی ان کے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات پر عمل نہ کرنا، جن کو تم نے اس کے سوا (دنیا میں) اپنے حامی ودوست بنایا ہوا ہے۔ لیکن تم کم ہی عبرت پکڑتے ہو۔

4 7 وَكَمۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا فَجَآءَهَا بَاۡسُنَا بَيَاتًا اَوۡ هُمۡ قَآئِلُوۡنَ

اور (دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھو اور عبرت پکڑو کہ) کتنی بستیاں (Towns) ایسی تھیں جن کو ہم نے (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) تہس نہس کر دیا (Destroyed)، رات کو جب وہ محوِ خواب تھے، یا دوپہر کو استراحت (Rest) کر رہے تھے، ہمارے عذاب نے دفعتاً اُن کو جالیا۔

5 7 فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ

اُن پر جب ہمارا عذاب آیا تو ان کے دلوں کی صدا صرف یہی تھی کہ بلا شبہ ہم ہی ستمگر تھے۔ (لیکن عذاب و مرگِ ناگہانی کے وقت اعترافِ حقیقت کرنا اور ایمان لانا بے اثر ہوتا ہے)۔۔

6 7 فَلَنَسْـَٔـلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔـلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ

(یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ) جن لوگوں کی طرف ہم نے اپنے پیغمبرؑ بھیجے تھے، اُن سے ضرور پوچھا جائے گا (کہ اُن کے پاس ہمارے پیغمبرؑ ہمارا کلام لے کر آئے تھے یا نہیں اور انھوں نے ان پر عمل کیا تھا یا نہیں؟) اسی طرح پیغمبروںؑ سے بھی ضرورت استفسار کیا جائے گا (کہ انھوں نے اپنی رسالت کا فریضہ ادا کیا تھا یا نہیں؟ اور ہمارے احکام پر عمل کر کے انھیں دکھایا تھا یا نہیں؟)۔

7 7 فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ

پھر ہم اُن کی کل عمر کی روداد، علم کی بناء پر (یعنی اُن کے معجزاتی حلقومی ریکارڈ/وی۔سی۔آر کے ذریعے) اُنھیں ضرور سنا اور دکھادیں گے۔ (یاد رکھو!) ہم غیر حاضر نہیں تھے (بلکہ ہم اُن کی شہ رگ سے بھی قریب تر تھے (نمبر۱)۔

حواشی نمبر ۱- قرآن مجید کی رو سے اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر جگہ اپنے بندوں کے پاس ہوتا ہے (الحدید ۴ : ۵۷)؛ یعنی ہر انسان ہمیشہ اس کی نظر میں رہتا ہے۔

8 7 وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ا لْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اُس روز (یعنی حساب و جزا، حسنات و سیّآت کا) موازنہ (نمبر ۲) شُدنی (Certain) بھی ہے اور عدل بھی۔ چنانچہ جن کی حسنات وزن میں (سیّآت کے مقابلے میں) بھاری ہوں گی، وہی دوزخ سے نجات پانے اور جنت میں جانے میں کامیاب ہوں گے۔

حواشی نمبر ۲- جس طرح مختلف قسم کے مادی اور لطیف چیزوں کا وزن ہوتا ہے، جسے معلوم کرنے کے طریقے ہیں، اسی طرح حسنات و سیّآت کا بھی وزن ہے، جسے معلوم کرنے کا طریقہ بھی مختلف ہو گا۔

9 7 وَمَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ بِمَا كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَظۡلِمُوۡنَ

لیکن جن لوگوں کے حسنات (نمبر ۳) وزن میں کم ہوں گی تو وہ اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالنے والے (زیاں کار) ہوں گے، بدیں وجہ کہ وہ ہماری آیات، یعنی تعلیمات واحکام اور قوانین کا انکار کر کے ان کے ساتھ زیادتی (اور اپنے اوپر ظلم) کرتے تھے۔

حواشی نمبر ۳ - حسنات کے وزن میں کمی کا مطلب، حسنات کا کم ہونا ہے، اور اس کی کمی کا سبب اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات کے مطابق راہِ راست پر سفر زندگی نہ کرنا ہے۔

10 7 وَلَقَدۡ مَكَّنّٰكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلۡنَا لَـكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ‌ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ

(اے افرادِ نسلِ انسانی! اس واقعیت کو غور کی نظروں سے دیکھو اور سوچو سمجھو کہ) ہم نے ہی تمھیں اس کرہ ارضی میں علمی قوتِ تسخیر (Conquering power of science) اور اختیار واقتدار دے کر بسایا، اور اس میں تمھاری روزی (Livelihood) کے گوناگوں سامان اور وسائل فراہم کر دیے (تاکہ تم سب ان سے استفادہ کرو) لیکن تم میں سے کم شکر کرتے ہیں، یعنی بہت کم لوگ نہ خود ان نعمتوں کا صحیح استعمال کرتے اور نہ دوسروں کو ان سے مستفید ہونے دیتے ہیں۔

11 7 وَلَقَدۡ خَلَقۡنٰكُمۡ ثُمَّ صَوَّرۡنٰكُمۡ ثُمَّ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ ‌ۖ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ لَمۡ يَكُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَ

(اے بنی نوعِ انسان!) ہم ہی نے (اپنے قانونِ ارتقاء کے مطابق) تمھاری درجہ بدرجہ تخلیق کی (جس طرح ہم ہر بچے کی تخلیق، ارتقائی انداز میں اس کی ماں کے بطن میں کرتے ہیں۔ یہ ہماری سنت ہے۔ اور ہماری سنت ناقابلِ تغیر وتبدل ہے) پھر ہم نے تمہاری صورتگری کی، یعنی تمھارے چہرے مُہرے، اعضاء وجوارح اور قد وقامت کی تشکیل کی (نمبر ۴)۔ بعد ازاں، ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں، یعنی انسان کی علمی قوت وفضیلت اور اہلیتِ خلافت کو تسلیم بالعمل کریں۔ انھوں نے سر تسلیم خم کر دیا؛ لیکن ابلیس (نمبر ۵) سر تسلیم خم کرنے والوں میں شمار نہ ہوا، یعنی اُس نے انسان کی علمی قوت وفضیلت او راہلیتِ خلافت کو فرشتوں کی طرح تسلیم نہ کیا۔ حواشی نمبر ۴ - دیکھیے الانفطار ۶: ۸۲-۸) نمبر ۵ - ابلیس فرشتہ نہیں تھا، اس لیے

کہ ایک تو وہ ناری مخلوق تھا، اور دوسرے اُسے فکر و عمل کی آزادی ودیعت کی گئی تھی۔ بخلاف اس کے، فرشتے ایک تو نوری مخلوق تھے، دوسرے، انھیں فکر و عمل کی آزادی ودیعت نہیں کی گئی تھی۔

12 7 قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسۡجُدَ اِذۡ اَمَرۡتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ۚ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ

اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے پوچھا! "کس چیز نے تجھے (انسان کی علمی قوت وفضیلت اور اہلیتِ خلافت کو) تسلیم کرنے سے روکا، جبکہ میں نے تجھے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا؟"۔

اُس نے جواب دیا: "میں انسان سے بہتر ہوں، یعنی میں اِنسان سے زیادہ خلافتِ ارضی کا سزاوار و مستحق ہوں، اس لیے کہ تُو نے میری تخلیق آگ سے کی، اور اس کی تخلیق زمین کی مٹی سے کی ہے" (نمبر ٦)

حواشی نمبر ٦- ابلیس کا یہ جواب ایک تو اس کے منطقی مغالطے پر دُوسرے، اس کے تکبر و پندار پر اور تیسرے، اس کے حسد و سرکشی پر دلالت کرتا ہے۔ مفصل بحث کے لیے اس مترجم کی کتب سرگذشت فلسفہ، حصہ اول، ص ٣٠٣ ببعد اور شیطان کا جمالیاتی فریب، فیروز سنز، لاہور۔

13 7 قَالَ فَاهۡبِطۡ مِنۡهَا فَمَا يَكُوۡنُ لَـكَ اَنۡ تَتَكَبَّرَ فِيۡهَا فَاخۡرُجۡ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيۡنَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہُوا (فرشتوں کے اس اعلیٰ مقام سے دُور ہو جا۔ اس مقام پر تجھے تکبر کرنا زیب نہیں دیتا تھا، لہٰذا تُو (ملائکہ کے زمرے سے) نکل جا۔ اصل میں تُو ان میں سے ہے جو خود ذلیل ہونا چاہتے ہیں۔

14 7 قَالَ اَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ

(ابلیس نے چیلنج کے طور پر) کہا: مجھے روزِ نشاۃِ ثانیہ، یعنی انسانوں کے دوبارہ زندہ اُٹھنے کے روز تک مُہلت (Respite) دے (پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں)۔

15 7 قَالَ اِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جا تُو مہلت یافتہ لوگوں میں سے ہے۔

16 7 قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ

اس پر ابلیس بولا: جس طرح تُونے مجھے پچھاڑ دے کر گمراہ کیا ہے، میں بھی (انتقام کے طور پر) بنی نوع انسان کو ورغلانے کے لیے جنت کو جانے والی راہِ راست پر گھات لگائے رہوں گا۔

17 7 ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ
وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ

پھر میں (ان کو ورغلانے کے لیے) اُن کے آگے سے پیچھے سے، دائیں اور بائیں (الغرض ہر طرف سے) ان کے پاس آئوں گا؛ اور تُو ان میں بہتوں کو (اپنی نعمتوں کا) شکر گذار نہیں پائے گا۔

18 7 قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ
مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! اس (یعنی فرشتوں کے زُمرے) سے نکل، دُور ہو جا، تُو (اپنی شیطانی حرکات کی وجہ سے) ذلیل و خوار ہو گا؛ نیز جو کوئی ان (انسانوں) میں سے تیرے نقوشِ قدم پر چلے گا (یا تیری باتوں پر لگے گا، وہ بھی ذلیل و خوار ہو گا)؛ او رمیں (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

19 7 وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

اور اے آدم (نمبر ۷) تُو اور تیری زوجہ اسی جنت (نمبر ۸)، یعنی اس دنیا میں کے ثمر ور باغ میں رہو سہو، اور اس میں جہاں سے چاہو، شوق سے نوشِ جاں کرو، یعنی کھاؤ پیو، لیکن اس شجرۂ نسب (نمبر ۹) (Origin of mankind) سے مقاربت نہ کرنا، ورنہ تم بھی اپنے اوپر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے (نمبر ۱۰)۔

(حواشی نمبر ۷) آدم: جنتِ ارضی کا برگزیدہ یا تمثیلی انسان۔ (نمبر ۸) قرآن حکیم نے یہاں لفظِ جنت کو لغوی معنیٰ، یعنی ثمر ور باغ کے مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ جنت الحیوانی کو کسی متنفس نے دیکھا ہے نہ کوئی وہاں گیا ہے اور نہ کوئی اس کی ماہیت کا تصور تک کر سکتا ہے۔ (نمبر ۹) شجرۃ: مزرعِ نسل۔ قرآن مجید نے عورت کو حرث (یعنی مزرع = کھیتی) سے تعبیر کیا ہے (البقرہ ۲۲۳:۲) (نمبر ۱۰) فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کے ارشادِ الٰہی سے مستنبط ہوتا ہے کہ اس وقت دُنیا کے اس ثمر ور باغ میں آدم اور اس کی زوجہ کے علاوہ اور بھی انسان رہتے تھے، اور ان میں ظالم بھی تھے۔

20 7 فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا
وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ

شیطان (نمبر ۱۱) ان دونوں (نمبر ۱۲) کے دلوں میں وسوسے ڈالنے، یعنی اندیشے اور احتمالات پیدا کرنے لگا تاکہ ان کے جنسی اعضاء یا عورات (Sexual or private parts) کو جن کا دیکھنا ان کے لیے ممنوع تھا، ان کو کھلم کھلا دکھلائے (اور اس طرح ان کے جنسی جذبات میں ہیجان پیدا کرے)۔ اور اُس (شیطان) نے ناصحانہ انداز میں) اُن سے کہا: تمہارے ربّ نے تمھیں اس شجرۃ یعنی جنس معروض یا شرم گاہوں سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں تُم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ، نیز حیاتِ جاوید (External life) نہ حاصل کر لو۔ (حواشی نمبر ۱۱) شیطان، اس کا اصل نام عزازیل تھا۔ لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن کر ملعون اور اس کی رحمت و مغفرت سے محروم و مایوس ہو گیا۔ تو قرآن حکیم نے اس کے لیے ابلیس کی تعبیر اختیار کی۔ پھر جب وہ بنی نوعِ انسان کا دشمن و شریر بن کر شر انگیزیاں کرنے لگا تو قرآن حکیم نے اُسے "شیطان" سے تعبیر کیا۔

(نمبر ۱۲) شیطان نے آدم اور اس کی زوجہ دونوں کو ورغلایا تھا اور دونوں نے باہم رضامندی سے جنسی اختلاط کیا تھا۔ اس سے یہود و نصاریٰ کے اس باطل نظرئے کا بطلان ہو جاتا ہے کہ عورت نے آدم کو مقاربت کی دعوت دی تھی، اور صرف وہی گناہگار تھی۔

21 7 وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ

اور اُن سے قسمیں کھانے (اور یقین دلانے) لگا کہ (نمبر ۱۳) میں تمھارے مخلص خیر خواہوں میں سے ہوں۔

حواشی نمبر ۱۳۔ معلوم ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانے والا شخص شیطان ہوتا ہے۔

22 7 فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ
لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

پھر ہوا یہ کہ شیطان نے دونوں کو بہکاوے دے کر چت کر ہی دیا؛ اور وہ لذتِ جنس (Sex) سے آشنا ہوگئے تو اُن کی عورات یا شرمگاہیں ایک دوسرے پر آشکارا ہو گئیں (شرم کے مارے) وہ ان کو چھپانے کی خاطر باغ کے پتے تہ بہ تہ کر کے ان پر چپکانے لگے۔ اس پر اُن کے پروردگار و آقا نے ان کو ڈانٹا: کیا میں نے تمھیں اس جنس مزرع کی مقاربت سے منع کیا تھا؟ اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمھارا کُھلا دشمن ہے؟ (لیکن تم نے حکم عدولی کی)

23 7 قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ

دونوں نے عرض کیا: ”پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے (نمبر ۱۴) اگر تُو ہماری مغفرت نہیں فرمائے گا، یعنی ہمارے گناہ کے اثرات (= سیّآت) کو محو نہیں کرے گا، اور ہم پر ترس کھا کر ہمیں اپنی رحمت سے نہیں نوازے گا تو ہم (باعتبارِ حسنات) گھاٹے میں پڑ جائیں گے (یعنی اہل نار بن جائیں گے)۔

حواشی نمبر ۱۴- یہ از بس اہم نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ شیطان اپنی نافرمانی پر نادم نہیں ہوا، بلکہ اس کے جواز پر اصرار کرتا رہا اور ملعون واہلِ نار بن گیا۔ بخلاف اس کے، انسان (= آدم اور اس کی زوجہ) اپنی نافرمانی پر نادم و پشیمان ہو کر مغفرت و رحمت کا طلبگار ہوا تو اس کی دُعا مستجاب ہو گئی۔

24 7 قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى
حِيْنٍ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تم سب کے سب (اس باغِ ثمرور سے نکل کر زرخیز زمین میں) چلے جاؤ (نمبر ۱۵) تم میں سے کچھ لوگ دوسرے لوگوں کے دشمن ہوگئے۔ تم نے اراضی میں رہنا سہنا ہے، اور ایک مدت تک کے لیے تمھارے لیے اس میں سامانِ زیست ہے (نمبر ۱۶) حواشی نمبر ۱۵- اس ترجمے کی صحت پر البقرہ ۶۱: ۲ دال ہے۔

نمبر ۱۶- متاع: زادِ راہ کو کہتے ہیں۔ انسان دنیا میں مسافر ہے، اُسے اپنے پاس اتنا ہی سامانِ زیست رکھنا چاہیے جتنا سفرِ زندگی کے لیے ضروری ہے؛ فالتو مال و دولت العفو ہے، اسے جمع کر کے رکھنا، حرام ہے۔

25 7 قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم سب نے اسی زمین یا دُنیا میں زندگی کرنا بھی ہے اور مرنا بھی، اور اسی سے (بالآخر) تم (زندہ) نکالے جاؤ گے (نمبر ۱۷)۔

حواشی نمبر ۱۷- یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ مادہ فنا نہیں ہوتا؛ کسی نہ کسی صورت میں باقی رہتا ہے۔ للہذا آدمی مر کر دفن کیا جائے یا اُسے جلا دیا جائے یا اُسے بری یا بحری جانور کھا جائیں، اس کا مادہ کسی نہ کسی صورت میں قیامت تک باقی رہتا ہے؛ لیکن نفس عالمِ برزخ میں بھی زندہ رہتا ہے اور قیامت کو اس کی نشاۃِ ثانیہ ہو گی۔

26 7 يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ
التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ

اے اولادِ آدم (یا اے بنی نوعِ انسان)! ہم نے تمھیں ایسا لباس عطا کیا ہے، جو تمھاری عورت یا جنسی اعضاء (Private parts) کی پردہ پوشی بھی کرتا ہے اور تمھارے لیے سامانِ زیست و آرائش بھی ہے؛ اور تمھیں تقویٰ بھی (نمبر ۱۸) ودیعت کیا ہے، جو (قلب و نظر اور تن بدن کی حفاظت کرنے، بے حیائی سے بچانے اور شخصیت کی تحسین کرنے میں) زیادہ موثر و اعلیٰ ہے۔

یہ بات اللہ تعالیٰ کی رہنما باتوں میں سے ہے تاکہ لوگ تفکر بالحق کریں۔

حواشی نمبر ۱۸- تقویٰ، اصطلاح قرآنی ہے جس کی معنویت کی صراحت متعدد بار کی جاچکی ہے۔ یاد دہانی کے لیے پھر صراحت کر دی جاتی ہے: اس کا مطلب آیت کے سیاق و سباق کی مناسبت سے یہ ہے: عفت و حیا اور رُشد و ہدایت کی آرزو اور فحشآء و منکر اور قدرت کے قانونِ مجازات کی خشیت۔

27 7 يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ
عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اے آدم کی اولاد ! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمھیں بہکاوادے (Seduce you)، جیسے اُس نے تمھارے والدین کو بہکاوادے کر ثمر ور باغ سے نکلوادیا تھااور ان کے لباس کو ان کے جسموں سے اُتروا کر عُریاں کر دیا تھا کہ ان کی شر مگاہیں ان کو دکھائے (اور مقاربت پر آمادہ کرے)۔ (یاد رکھو!) شیطان اور اس کے بھائی بند تمھیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں کہ تم انھیں دیکھ نہیں پاتے۔ (ہمارے قانونِ احترامِ آرزو وتدبیری (Law of Honoring Ambition and Prudential Planning) یہ ہے کہ) جو لوگ ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات کو نہیں مانتے، ان کے رفیق و حامی شیطانی ہوتے ہیں۔

28 7 وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اور جب لوگ بے حیائی (نمبر ۱۹) کے کام کرتے ہیں تو (اس کے جواز میں یہ دلیل دیتے ہیں کہ) ہم نے اپنے اسلاف کو ایسا کرتے پایا ہے (جو متقی و پارسا تھے)، اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان پر واضح کر دو کہ اللہ تعالیٰ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ تم کیوں اللہ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو، جن کو تم جانتے تک نہیں؟

حواشی نمبر ۱۹- فَاحِشَةً: تاریخِ اقوامِ عالَم بتاتی ہے کہ ان میں ایسی قوموں اور بستیوں کی کمی نہ تھی جو بے حیائی کے کام عبادت سمجھ کر کرتے تھے۔ مثال کے طور پر، ہنود میں نیوگ (یعنی ایسی کسی عورت کا اولاد حاصل کرنے کے لیے کسی غیر مرد سے نُطفہ لینے کی رسم ایسی انتہائی بے حیائی کی رسموں کا رواج تھا۔ مانی مذہب میں عورتیں مشترکہ جنسی معروضات (Sex Objects) تھیں۔ زر تُشتیوں میں بہن بھائیوں کی شادی کا رواج تھا۔ قدیم یونان میں جوان لڑکیاں اور لڑکے اکٹھے ورزش کرتے تھے اور اسلام سے پہلے عربوں میں برہنہ ہو کر طوافِ کعبہ کرنے کا رواج تھا۔

29 7 قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ

(میرے پیغمبرؐ!) آپ فرما دیجیے کہ میرے پروردگار و آقا نے عدل و انصاف (Justice and balance) کو روا رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ہر عبادت و فرماں برداری (نمبر ۲۰) کے وقت اپنی توجہ صرف اس پر لگائے رکھو! (غیر اللہ کا خیال نہ آنے پائے)۔ اور اپنے دین، نظامِ حیات کلی کو ہر قسم کے مشرکانہ و باطل عقائد و رسوم سے پاک و منزہ اور صرف اسی کے لیے مختص کر کے اُسے پکارا کرو (استمداد و استعانت و مغفرت و رحمت کے لیے) جس طرح اُس نے تمھیں پہلی بار تخلیق کیا ہے، اسی طرح تم دوبارہ تخلیق کیے جاؤ گے۔

حواشی نمبر ۲۰- مسجد کا لفظ یہاں ظرفِ مکان کے طور پر نہیں، بلکہ مصدری معانی میں آیا ہے، یعنی عبادت و فرماں برداری کے مفہوم میں۔

30 7 فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

(اس دُنیا میں لوگوں کے دو فریق ہیں): ایک فریق کے لوگوں کو جنھیں ہدایت کی سچی آرزو تھی، (اللہ تعالیٰ نے اپنے قانونِ احترامِ آرزو کے مطابق) اُنہیں راہِ راست پر لگا دیا؛ اور دوسرے فریق کے لوگوں کو گمراہی لاحق ہو گئی (کیونکہ انھیں گمراہی پسند تھی)۔ یہ وہ لوگ ہیں، جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر طاغوتی گروہوں (مثلاً علمائے سُوء، مشائخِ سالوس، باغی و سرکش حکمرانوں، نافرمان عہدے داروں، سُود خوروں متکبر سرمایہ داروں، وڈیروں، سرداروں وغیرہ وغیرہ) کو اپنا رفیق و حامی بنایا ہے اور بزعمِ باطل اپنے آپ کو ہدایت یافتہ یا راست رو سمجھتے ہیں۔

31 7 يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

اے بنی نوعِ انسان! ہر عبادت کے موقع پر اچھا لباس زیب تن کر لیا کرو (کہ اللہ تعالیٰ کو حُسن محبوب ہے) اور (ذوق و شوق سے طیب و حلال چیزیں) کھاؤ اور نوشِ جاں کرو؛ لیکن اسراف نہ کرنا یا حد سے نہ گزرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اللے تللے کرنے والوں (Intemperate) کو پسند نہیں کرتا (نمبر ۲۱)۔

حواشی نمبر ۲۱- اللہ تعالیٰ نے اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں (Aesthetic-creative master pieces) کے لیے زیب و زینت اور کھانے پینے کی جو چیزیں پیدا کی ہیں، ان کا استعمال رضائے الٰہی ہے، لیکن ان کا ترک کرنا ناجائز ہے۔ مثال کے طو

رپر، ترکِ لذات و زینات، نیز بے اعتدالی و اسراف ناجائز و ناروا ہیں۔ علاوہ ازیں، جو لوگ اپنے مال و دولت، توانائیوں او رصلاحیتوں، نیز اپنے لمحاتِ زندگی کو بے جا خرچ کرتے ہیں، اصطلاحِ قرآنی میں اُنھیں مُسرفین کہا گیا ہے۔

32 7 قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

(میرے نبیؐ!) آپ ان سے پوچھیے تو! کون ہے وہ جس نے زیب و زینت (نمبر ۲۲) کی چیزوں اور خورد و نوش کی پاکیزہ و صحت افزا نعمتوں کو حرام قرار دیا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے؟ ان پر واضح کر دیں کہ اس دنیا کی زندگی میں یہ مؤمنوں اور دوسروں سب کے لیے ہیں، لیکن قیامت کے روز (اُخروی زندگی میں) یہ (حسین و پاکیزہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل کی رُو سے) صرف اہلِ ایمان کے لیے مختص ہوں گی۔ یہ احکام و قوانین ہم اُن لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ حواشی نمبر ۲۲- زینۃ کا لفظ اسم جنس کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

33 7 قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

آپ لوگوں کو بتلادیں کہ میرے پروردگار و آقا نے یہ باتیں حرام قرار دی ہیں: (ا) فواحش: ہر قسم کی قبیح و بے حیائی کی باتیں، کھلم کھلا کی جائیں یا چوری چھپے۔ (ب) تغافل و مہربانی: کس کا حق معلوم غصب و سلب کرنا۔ یہ ناحق زیادتی ہے۔ (ج) بلاسند شرک باللہ: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور قوانین و احکام میں کسی اور کو شریک و سہیم یا مُعاون سمجھنا اور ٹھیرانا، جس کے جواز کی سند اللہ تعالیٰ نے نازل نہ کی ہو۔ (د) اللہ تعالیٰ سے متعلق ایسی بات کہنا، جس کا تمھیں علم نہ ہو۔

34 7 وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ

(انسان کی طرح) ہر ہم کیش قوم (نمبر ۲۳) کی بھی مدت زندگانی ہے (جسے وہ اپنے اعمالِ صالحہ سے زیادہ اور اعمالِ سُوء سے کم کر سکتی ہے، لیکن) جب وہ مدت ختم ہو جاتی ہے تو (وہ آپ اپنی موت مر جاتی ہے) نہ ایک لحظہ تاخیر کر سکتی ہے نہ تقدیم۔ حواشی نمبر ۲۳- اُمّۃ: ہم مشرب و ہم کیش قوم (People of common belief and creed) کو کہتے ہیں۔

35 7 يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اے بنی نوعِ انسان ! اگر تمھارے پاس تمہیں میں سے میرے رسول یا پیغمبر آئیں اور تم سے میرے قوانین واحکام اور تعلیمات بیان کریں تو (جن لوگوں کے دلوں میں تقویٰ زندہ و فعال ہو جائے گا اور) وہ ہدایت، یعنی جنت کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی طلب وآرزو کریں گے، نیز اپنی اصلاح، یعنی اپنے حسی و قلبی نظام کا توازن درست کر لیں گے، تو ان پر نہ تو خوف و خطر مسلط ہو گا اور نہ وہ رہینِ غم واضطراب ہی ہوں گے۔

36 7 وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ

لیکن جو لوگ ہماری آیات، یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات کو عملاً نہیں مانیں گے (نمبر ۲۴)، اور ان پر عمل کرنے کو اپنی کسرِ شان سمجھیں گے، تو وہ سَمَندر (نمبر ۲۵) کی طرح آتشکدۂ جہنم کے رفیق و مکین ہوں گے، یعنی اس میں رہیں گے۔ (حواشی نمبر ۲۴) تکذیب اور تکفیر میں فرق کی صراحت کر دی جاتی ہے۔ تکذیب کے معنی ہیں: مان کر عمل نہ کرنا، جیسے آج کل اکثر مسلمان قرآن وسنّہ کے مطابق صلوٰۃ کے تقاضے پورا نہیں کرتے اور نہ زکوۃ ہی دیتے ہیں۔ تکفیر سے مُراد دین یا نظام اسلام کو تسلیم نہ کرنا، بلکہ اس کی حقانیت کا انکار کرنا۔ (نمبر ۲۵) سَمَندر (برزونِ قلندر): آگ کا کیڑا (The Salamander)۔ ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے، اس لیے اُسے آگ کا رفیق و مکین کہہ سکتے ہیں۔

37 7 فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ
نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ

غور کرو! ان لوگوں سے بڑھ کر اپنے اُوپر اور دوسروں پر ظلم کرنے والے اور کون ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نام سے جھوٹ پھیلائیں اور اس سے مشرکانہ قسم کی جھوٹی باتیں منسوب کریں؟ یا اس کی آیات، یعنی تعلیمات اور احکام و قوانین کو عملاً جھٹلائیں (یا مان کر ان پر عمل نہ کریں (نمبر ۲۶)۔ یہ لوگ الکتاب یا لوحِ محفوظ میں لکھے کے مطابق اپنا حصہ (دنیا میں) حاصل کرتے رہیں

گے (نمبر ۲۷) لیکن جب ہمارے فرستادہ فرشتے انھیں وفات دینے آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے: ''کہاں ہیں وہ جنھیں تم اللہ تعالیٰ کے بجائے (نُصرت واستمداد اور مشکل کشائی وکارسازی کے لیے) پکارتے تھے''؟۔جواب دیں گے: (اللہ جانے!) ہم سے کہاں گم ہوگئے ہیں (نمبر ۲۸)؟ اور وہ اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کے دین یا نظامِ حیاتِ کلی کا انکار کرنے والے تھے۔ (حواشی نمبر ۲۶) تکذیب آیات کی عبرتناک مثال عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی ہے، جو قرآن وسنہ کے مطابق زکوٰۃ دیتے ہیں نہ العفو؛ نیز سرمایہ داری، سُود کاری اور سُودی سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ (نمبر ۲۷) اس میں یہ اصلِ عظیم مضمر ہے کہ انسان کو فکر وعمل اور اکتساب وانتخاب کی آزادی ودیعت کی گی ہے، مگر وہ نہیں جانتا کہ دُنیا میں اُسے کیا ملے گا یا وہ کیسی زندگی بسر کرے گا؟ لیکن اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب والشھادۃ ہے، یہ سب کچھ اس کے علم میں ہوتا ہے، جسے اُس نے ''الکتاب'' سے تعبیر کیا ہے۔ (نمبر ۲۸) مُشرک اپنے جن خود ساختہ ''معبودوں'' کو پکارتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ تو نہیں ہوتے کہ سمیع وبصیر، حاضر وناظر اور علیم وقدیر ہوں۔

38 7 قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جن وانس میں سے جو ہم کیش قومیں (نمبر ۲۹) (People of common belief and creed) تم سے پہلے گذر چکی ہیں، تم بھی اُن کے ہمراہ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ جب کوئی ہم کیش قوم جہنم ہیں داخل ہو گی تو اپنی جیسی ظالم و گمراہ قوم پر لعنت بھیجے گی، یہاں تک کہ جب ساری قومیں اُس میں جمع ہو جائیں گی تو پچھلی امت یا ہم کیش قوم اپنی پیشرو قوم سے متعلق کہے گی: ''اے ہمارے پروردگار وآقا! یہی ہیں وہ لوگ جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا (یعنی جن کی تقلید میں ہم گمراہ ہوئے) تو اُنھیں دوزخ کی آگ کا دوچند عذاب دے''! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تم میں سے ہر ایک کے لیے دوگنا عذاب ہے، لیکن تمھیں (حقیقتِ حال کا) علم نہیں'' (نمبر ۳۰)۔ (حواشی نمبر ۲۹) اُمَمٍ : واحد اُمّۃ، یعنی ہم کیش لوگ۔ (نمبر ۳۰) ایک اس جرم کا عذاب جو خود گمراہ ہوئے، دوسرا اِس جرم کا کہ دوسروں کے لیے غلط یا باطل نظامِ زندگی چھوڑ گئے۔ یاد رہے کہ رسولؑ یا نبیؑ کے علاوہ دوسروں کی کورانہ تقلید کرنے میں گمراہ ہونے کے اِمکان کو صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا۔

39 7 وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ

اس پر ان کے متقدمین اپنے متاخرین سے کہیں گے : ''تمھیں ہم پر کسی عُنوان فوقیت نہیں مل سکتی (محض اس لیے کہ تُم نے ہماری کورانہ تقلید کی تھی۔ تم نے اپنی عقل و بصیرت سے کام نہیں لیا تھا، لہٰذا) اب اپنے اکتسابِ (سیّآت) کی اذیتوں کے مزے چکھو''۔

40 7 اِنَّ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا عَنۡهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمۡ اَبۡوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الۡجَمَلُ فِىۡ سَمِّ الۡخِيَاطِ‌ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُجۡرِمِيۡنَ

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ہماری آیات، یعنی تعلیمات اور قوانین واحکام کو مان کر عملاً جھٹلاتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کو اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں، (وہ یاد رکھیں کہ) اُن کے لیے آسمان کے دروازے کھولے نہیں جائیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ اُن پر کبھی مغفرت و رحمت ارزانی نہیں کرے گا)؛ نیز ان کا جنت میں داخل ہونا ایسا ہی محال ہے جیسا اونٹ کا سُوئی کے ناکے سے گذرنا۔ چنانچہ ہم (اپنے قانونِ مُجازات کی رُو سے) ظلم وجرم کرنے والوں کو (اُن کے اعمالِ سُوء کا) ایسا ہی (عبرتناک) صلہ دیا کرتے ہیں۔

41 7 لَهُمۡ مِّنۡ جَهَـنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنۡ فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ‌ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ

ایسے (مشرک اور بنیادی حقوق غصب کرنے والے) ظالموں کا اوڑھنا بچھونا عذاب جہنم ہوگا۔ چنانچہ ایسے ظالموں کو ہم (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) ایسا ہی اجر دیا کرتے ہیں (یہ ہماری سنت ہے جو بدلا نہیں کرتی)۔

42 7 وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُـكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَاۤ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ

یقیناً جو لوگ ایمان لاتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے دین یا نظام حیات کلی کو دل و جان سے سچ مان کر اس میں داخل ہوتے ہیں، اور حسین و متوازن اور عدل و احسان کے کام کرتے ہیں تو وہ اہل جنت ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ یاد رہے کہ ہم کسی متنفس کو اس کی مقدرت سے بڑھ کر کسی بات کا مکلّف نہیں کرتے (یعنی ذمے داری نہیں ڈالتے) (نمبر ۳۱)۔

حواشی نمبر ۳۱- یہ نہایت اہم جملہ ء معترضہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اِنسان اپنی علمی، مالی اور جسمانی استطاعت کے مطابق اعمالِ صالحہ کرنے کا مکلّف یا ذمے دار ہے۔ یہ جملہ نسبتاً کم اِستطاعت رکھنے والے صالحین کے لیے خوشخبری ہے۔

43 7 وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۙ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(اہلِ جنت میں جو کسی قلبی بیماری یا بیماریوں کے مریض ہوں گے، ان کے علاج، یعنی تزکیہ کے لیے انھیں پہلے بہشتی شفاخانے میں رکھا جائے گا)۔ اور ہم ان کے باطنی نظام سے ہر قسم کی عصبیت، حسد اور بغض وغیرہ وغیرہ نکال کر باہر کر دیں گے (اور وہ اپنی اصل حسین فطری حالت پر آجائے گا)۔ اُن کے جمالیاتی ذوق کی تسکین کے جابجا) چشمے رواں دواں ہوں گے۔ اُن کی زبانوں پر اللہ تعالیٰ کی ثناو ستائش اور تشکر و امتنان کے زمزمے ہوں گے کہ اُس نے ہمیں جنت کی راہِ راست دکھائی۔ (اصل یہ ہے کہ) اگر وہ ہمیں جنت کی راہِ راست نہ دکھاتا تو ہم سفرِ زندگی کی آخری منزلِ مقصود پر کبھی پہنچ نہ سکتے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ''الحق'' یعنی سچے قوانین و احکام اور تعلیمات، نیز خوشخبری لے کر آئے تھے۔ ان کو علی الاعلان یہ مژدہ سنایا جائے گا کہ یہی ہے وہ جنت (جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، اور) جس کے اب تم اپنے حسین اعمال کی بدولت وارث بنائے گئے ہو۔

44 7 وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الظّٰلِمِيْنَ

پھر اہلِ جنت دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے: ''ہمارے پروردگار و آقا نے جو وعدے ہم سے کیے تھے، ہم نے تو ان سب کو سچا پایا ہے۔ (اب تم بتاؤ کہ) کیا تمھارے پروردگار و آقا نے جو وعدے تم سے کیے تھے، تم نے اُنہیں سچا پایا ہے''؟ وہ جواب دیں گے: ''ہاں'' (سچا پایا ہے)۔ پھر ایک مُنادی کرنے والا ان کے درمیان پکار اٹھے گا: ''ظالم، اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے دُور و محروم ہو گئے''!۔

45 7 الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ

ظالم وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو اللہ کے راستے پر سفرِ زندگی کرنے سے روکتے تھے، اور اس میں بُھول بُھلیاں پیدا کرنا چاہتے تھے؛ نیز وہ آخرت، یعنی روزِ قیامت، حیاتِ اُخروی، روزِ حساب و جزا، جنت و دوزخ کے منکر تھے۔

46 7 وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ
وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ

اور ان (اہلِ جنت اور اہلِ نار) کے درمیان (نا قابلِ ادراک) پردہ (نمبر ۳۲) ہوگا، اور الاعراف (نمبر ۳۳) یا بلند مقامات پر کچھ مرد ہوں گے۔ وہ ان دونوں گروہوں کے لوگوں کو ان کے چہروں کے آثار اور علامات سے پہچان لیں گے (کیونکہ اہلِ جنت کے چہرے وُفورِ مسرت سے شاداں و شاداب اور نورانی ہوں گے۔ بخلاف اس کے، اہلِ نار رُوسیاہ و مُضمحل ہوں گے)۔ پھر وہ اہلِ جنت کو (مخاطب کرکے) آواز دیں گے: "تم پر سلامتی ہو"!... (لیکن) وہ خود ابھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، مگر اس کی اُمید و آرزو رکھتے ہوں گے۔

حواشی نمبر ۳۲- حِجابٌ کے معنی پردہ کے ہیں، لیکن اس کی نوعیت کیا ہوگی، اس کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ وجہ یہ ہے کہ دارِ آخرت کو قرآن حکیم نے "الحیوان" سے تعبیر کیا ہے، یعنی مقامِ حیات، جس میں موت کا فُقدان ہوگا، لہٰذا وہاں کے زمان و مکان، اجسام، زندگی، نیز جنت وغیرہ وغیرہ کی ماہیت و حقیقت کا جاننا تو کُجا، قیاس کرنا بھی مُحال ہے۔

نمبر ۳۳- الاعراف: دیکھیے آیہ ۴۳ کا ترجمہ، جس کی بنا پر الاعراف کو بہشتی دارُ الشفاء اور وہاں کے مردوں کو مریضِ اہلِ جنت سے تعبیر کرسکتے ہیں، جو جنت میں جانے کے اُمیدوار و منتظر ہوں گے۔

47 7 وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور جب ان (اہلِ جنت) کی نگاہیں اہلِ نار کی طرف پھیری جائیں گی تو (دہشت کے مارے) اُن کے مُنہ سے بیساختہ نکلے گا: پروردگارا! ہمیں ظالم لوگوں کی معیت میں نہ رکھنا۔

48 7 وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى
عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ

اور اہلِ اعراف (یعنی بہشتی شفاخانوں میں ٹھیرے ہوئے لوگ) مردانِ (جہنم) جنھیں وہ ان کے آثار وعلامات کی وجہ سے پہچانتے ہوں گے، زور سے کہیں گے: "دیکھو! آج) مال ومنال، سیم وزر، اور طرفدار لوگ جو تم نے جمع کر رکھے تھے، اور نہ وہ قوت و اقتدار ہی تمھارے کچھ کام آیا جس کے بل پر تم تکبر کرتے تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کے جمالیاتی۔ شاہکاروں کی تحقیر وتذلیل کرتے اور اس کے قوانین واحکام پر عمل کرنے کو اپنی کسرِ شان سمجھتے تھے"۔

49 7 اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

(پھر ان دوزخی مستکبرین کو مخاطب اور اہلِ جنت کی طرف اشارہ کرکے پوچھا جائے گا: بتاؤ!) کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں، جن سے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کبھی اپنی رحمت سے کچھ عطا نہیں کرے گا؟ (لیکن دیکھو! آج) انہیں سے کہا جارہا ہے کہ "جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تم پر نہ تو خوف وخطر مسلط ہو گا اور نہ تم مغموم وملول ہی ہو گے"۔

50 7 وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاۗءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَي الْكٰفِرِيْنَ

پھر اہلِ جہنم (پیاس اور بھوک سے بے تاب ہو کر) چیخ چیخ کر اہلِ جنت سے التجا کریں گے: "کچھ پانی ہماری طرف بھی بہا دو (کہ ہم سیراب ہوں)، یا ان ماکولات ومشروبات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کی ہیں، کچھ ہمیں بھی عنایت کرو"۔ اہلِ جنت جواب دیں گے: یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے یہ سب نعمتیں کافروں پر حرام کر دی ہیں۔

51 7 الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاۗءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ

(نظامِ اسلام کی تکفیر کرنے والے یہ) وہ لوگ ہیں، جنھوں نے اپنے دین یا نظامِ حیاتِ کلی کو تفننِ طبع کا سامان اور مشغلہ بنایا ہوا تھا؛ اور دنیا کی زندگی نے انھیں مبتلائے فریب کیا ہوا تھا (یعنی اپنا گرویدہ اور اُخروی زندگی کا منکر بنایا ہوا تھا)؛ نتیجۃً، آج انھیں ہم اسی طرح فراموش کریں گے، جس طرح انھوں نے آج کے دن کی مُلاقات کو زینت طاقِ نسیاں بنایا ہوا تھا؛ نیز اس لیے کہ وہ ہماری آیات، یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات کا دیدہ ودانستہ انکار کرتے تھے۔

52 7 وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

اب ہم لوگوں کے لیے ایسی کتاب لائے ہیں، جس کی شرح یا تفسیر ہم نے علمی یا سائنٹیفک (Scientific) انداز میں کی ہے (اور جو بنی نوع انسان کے لیے) ھُدًی، یعنی راہ نمائے منزلِ مقصود اور رحمت، یعنی دُنیوی و اُخروی حسنہ کا سرچشمہ ہے، اُن کے لیے، جو حق کو تسلیم بالیقین کرنے والے ہیں (۳۴)۔

حواشی نمبر ۳۴- اس میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ قُرآنِ مجید بلا شبہ کل بنی نوع انسان کے لیے ہدایت و رحمت ہے، لیکن جو لوگ اس حقیقت کو تسلیم بالیقین کر کے اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات کے مطابق سفرِ زندگی کریں گے، وہی دُنیوی و اُخروی حسنہ حاصل کر سکیں گے۔

53 7 هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ
جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا
نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

(یہ لوگ قُرآن مجید کو تو نہیں مانتے) کیا اس کی تہدیدات (Admonitions) کے مآل یا انجام کے ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؟ (لیکن یاد رکھیں) جس روز اس کی تہدیدات کا مآل ظاہر ہو گا تو وہ لوگ جو اس سے قبل اسے فراموش کر چکے تھے (حسرت سے) کہیں گے: ہمارے پروردگار وآقا کے رسولؐ یقینا ہمارے پاس "الحق"، یعنی سچے قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات لے کر آئے تھے (کاش! ہم ان پر ایمان لائے ہوتے تو ہمارا یہ عبرتناک انجام نہ ہوتا) کیا ہمارے کوئی شافعی یا سفارشی ہیں جو ہماری شفاعت کریں (اور ہمیں نجات دلائیں)۔ (کیا یہ ممکن ہے کہ) ہم دُنیا میں واپس بھیج دیے جائیں تو ہم جو اعمالِ (سُوء) کرتے تھے، اُن کے برعکس، اعمالِ حسنہ کریں۔ یقینا ہم نے اپنے آپ کو (حسنات کے لحاظ سے) گھاٹے میں رکھا اور ہلاک کیا، نیز انھوں نے جو (معبودانِ باطلہ) اختراع کیے تھے، نابود ہو گئے (کہ باطل کا نابود ہونا شدنی ہے)۔

54 7 اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

(اے بنی نوعِ انسان !) تمھارا پروردگار وآقا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہے، جس نے آسمانوں اور زمین (یعنی فلکی وارضی کُروں) کو چھے ادوار میں ارتقائی انداز میں تخلیق کیا (نمبر ۳۵) پھر بااختیار مدبر الامور کی حیثیت سے تختِ فرماں روائی پر کارفرما ہوگیا۔ وہ رات (کی تاریکی) سے روز روشن کو ڈھانپ لیتا ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے کا تعاقب کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ سورج

چاند اور سیارے اس کے حکیمانہ قانونِ تدبیری کے مطابق اپنے اپنے وظائف سرانجام دے رہے ہیں۔ یاد رکھو! خلق، یعنی طبیعی یا مادی وکثیف چیزوں کی تخلیقِ ارتقائی کرنا اور امر (نمبر ۳۶)، یعنی مابعد الطبیعی ولطیف اشیاء کی ایجاد کرنا فقط اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، یعنی بڑا ہی فضل وکرم کرنے والا اللہ، کل جہانوں کا پروردگار وآقا ہے۔

حواشی نمبر ۳۵۔ یہ اعجاز قرآن مجید ہے کہ اُس نے چودہ صدیاں پہلے انسان کی توجہ اِس واقعیت کی طرف مُنعطف کرائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی فعلیت (Creative activity) کی ایک مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ وہ جمالیاتی۔ تنزویجی اور ارتقائی۔ بالحق ہے۔ عصرِ حاضر کی سائنس نے قرآن حکیم کے اس دعوے کی تائید کردی ہے۔ خطِ اتصال (__) اس واقعیت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسی ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو ناقابل تغیر و تبدل ہے۔

نمبر ۳۶۔ خلق وامر، قرآن حکیم کی فکر انگیز اصطلاحات ہیں۔ اُس نے ان کو ایک دوسرے کے مقابل لاکر ان کی معنویت کی طرف بصیرت افروز اشارہ کردیا ہے، جس کی صراحت ترجمے میں کرنے کی مخلصانہ کوشش کی گی ہے۔

55 7 اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

(لوگو!) اپنے پروردگار وآقا سے دردمندی وآرزومندی کے ساتھ تنہائی میں دُعا مانگا کرو (کہ یہی دُعا مانگنے کا سچا طریقہ ہے؛ لیکن لوگوں کے سامنے زور زور سے دُعا مانگنا، یا زور سے آہ وزاری کرنا ریاکاری وزیادتی ہے) یاد رکھو! اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

56 7 وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

اور مُلک (کی اصلاح ہوجانے، یعنی اس میں توازن قائم ہوجانے کے بعد اس) میں برہمی وبے نظمی پیدانہ کرنا، یعنی اس کا توازن بگاڑنے کی کوشش نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ سے (اپنے ظلم وگناہ اور اس کے قانونِ مجازات سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی مغفرت ورحمت اور نُصرت وہدایت کی) اُمید رکھتے ہوئے دُعا مانگا کرو۔ (لیکن دُعا کے ساتھ حُسنِ عمل کرنا ناگزیر ہے)۔ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، یعنی دُنیوی واُخروی حسنہ عدل واحسان کرنے والوں کے قریب، یعنی شاملِ حال ہوتی ہے۔

57 7 وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا

ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی رحمت، یعنی فصل اگانے والی اور جانفزا بارش برسانے سے پہلے (خُنک و راحت افزا) ہواؤں کو نوید باراں دینے کے لیے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بوجھل بادلوں کو اُٹھا لیتی ہیں تو ہم اُنھیں مُردہ یا بنجر اراضی کی طرف ہنکا دیتے ہیں۔ پھر ان کے ذریعے (کھاد ملا) پانی برساتے ہیں۔ نتیجتاً، اس کے ذریعے ہر قسم کا پھل اور اناج (نمبر ۳) اگاتے ہیں۔ اس طرح ہم (بروزِ قیامت) مُردوں کو (زمین سے) زندہ باہر نکالیں گے۔ (یہ مثال اس لیے بیان کرتے ہیں) تاکہ تم حیات اُخروی (Life hereafter) سے متعلق بھی غور و فکر کرو۔

حواشی نمبر ۳۔ اصل میں لفظ ثمرات ہے۔ عربی زبان میں اس کے معنی ہیں، پیداوارِ اراضی، یعنی ہر قسم کے پھل، پھول، سبزہ، ترکاریاں، اناج، دالیں اور مشروبات وغیرہ وغیرہ۔

58 7 وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ

كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ

زرخیز اراضی سے اس کے پروردگار و مالک کے قانون کے مطابق خوب فصل اُگتی ہے۔ اور جو ناقص ہو، اس سے نکھد (Rubbish) چیز کے سوا کچھ نہیں اُگتا۔ اس طرح ہم اپنے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات کو ان لوگوں کے لیے مختلف اسالیب میں بیان کرتے ہیں، جو شکر کرنے والے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور ان کے وسائل سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

59 7 لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

غَيْرُهٗ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

ہم نے (حضرت) نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف (اپنا رسولؑ بنا کر) بھیجا۔ اُس نے اپنی قوم کے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات کے مطابق کل زندگی کرو، (کیونکہ) اس کے

سوا تمھارا کوئی اور الٰہ، یعنی معبود و مقصود ہے نہ حاکم و مُطاع۔ (اگر تم نے اپنی روش کفر و شرک نہ چھوڑی تو) مجھے ڈر ہے کہ ہولناک دن کا عذاب تم پر ٹوٹ پڑے گا"۔

60 7 قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

(حضرت نوحؑ کی دعوتِ توحید و حُسنِ عمل کے جواب میں) اس کی قوم کے سادات و اکابر نے جواب دیا: "ہم (ان آنکھوں سے) تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں"۔ (نمبر ۳۸)

حواشی نمبر ۳۸- ان مشرک سادات کی شیطانی دلیل یہ تھی کہ ہم چونکہ ٹھیک راستے پر ہیں، اس لیے امیر و کبیر ہیں، لیکن تم غلط راستے پر ہو، اس لیے امارت و دولت سے محروم ہو۔

61 7 قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(حضرت نوحؑ نے) جواب دیا: اے میری قوم! میں کسی عنوان راہ راست سے دور نہیں ہوں، بلکہ میں تو کل جہانوں کے پروردگار و آقا کا رسول (پیغمبر یا فرسادہ) ہوں۔

حواشی 39 : تم جانتے مانتے ہو کہ رب العالمین کے رسول نہ تو کبھی غلط راستے پر تھے اور نہ کبھی غلط رو ہو سکتے ہیں۔

62 7 اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

میں تو تمھیں اپنے پروردگار و آقا کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمھیں پند و نصیحت کرتا ہوں (اس لیے کہ میں تمھارا خیر خواہ ہوں)۔ اور اللہ تعالیٰ (کی وحی و تنزیل) سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

63 7 اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

کیا تمھیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمھارے پاس "ذکر"، یعنی حقائقِ زندگی کی یاد دہانی کرنے والا نوشتہ تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے ایک شخص (Mortal) کے ذریعے آیا ہے، جو تمھیں میں سے ہے، یعنی تمھارا ہم نفس ہے، تاکہ تمھیں (قدرت کے

قانونِ مکافاتِ عمل (Law of Retribution) سے) متنبہ کرے، اور اس کے نتیجے میں، تم تقویٰ کرو، یعنی تم میں جنت کو جانے والی راہِ راست کی آرزو زندہ و فعال ہو جائے اور تم پر رحم و کرم کیا جائے۔

64 7 فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ

آخر کار، ہم نے اُسے اور اُنھیں جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے، غرق ہونے سے بچالیا، لیکن ان لوگوں کو غرقِ آب کر دیا، جنھوں نے ہماری آیات، یعنی تعلیمات و ہدایات اور قوانین و احکام کو جھٹلایا تھا؛ بلا شبہ وہ قلب کے اندھے لوگ تھے (یعنی اُن کا باطنی نظام اپنے فطری نور سے محروم ہو گیا تھا)۔

65 7 وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

اور قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ھُودؑ کو بھیجا۔ اُنہوں نے کہا: "اے برادرانِ قوم! اللہ کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کے مطابق کل زندگی کرو (نمبر ۴۰)۔ (یاد رکھو) اس کے علاوہ تمھارا کوئی اِلٰہ، یعنی معبود و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں ہے۔ کیا تمھیں جنت کو جانے والی راہِ راست کی آرزو نہیں؟ اور کیا تم جہنم کی راہوں پر چلنے سے ڈرتے نہیں"؟

حواشی نمبر ۴۰۔ کل زندگی سے مراد مادی و معنوی، انفرادی و اجتماعی، دُنیوی و اُخروی زندگی ہے۔

66 7 قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

اُن کی قوم کے سادات و اکابر میں سے جنھوں نے ایمان لانے سے انکار کیا تھا، جواب دیا: "تم تو ہمیں احمق دکھائی دیتے ہو، اور ہم تمھیں جھوٹوں میں سے گردانتے ہیں (یعنی تم اللہ تعالیٰ کے سچے رسولؑ نہیں ہو")۔

67 7 قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

انھوں نے (یعنی حضرت ھُودؑ) نے فرمایا: اے میری قوم! میری مت ماری نہیں گئی، بلکہ میں کل جہانوں کے پروردگار وآقا کافرستادہ، یعنی پیغمبر ہوں۔

68 7 اُبَلِّغُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَاَنَا لَـكُمۡ نَاصِحٌ اَمِيۡنٌ

میں اپنے پروردگار وآقا کے پیغامات (نمبر ۱۴۱) تمھیں پہنچاتا ہوں اور تمھارا قابل اعتماد و دیانتدار خیر خواہ ہوں۔

حواشی نمبر ۱۴۱۔ قرآن مجید کی اصطلاح رسٰلٰت کا مفہوم "پیغامات" سے بہت وسیع ہے اور اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات پر حاوی ہے۔

69 7 اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَلٰى رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ لِيُنۡذِرَكُمۡ ؕ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ جَعَلَـكُمۡ خُلَفَآءَ مِنۡۢ بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّزَادَكُمۡ فِى الۡخَـلۡقِ بَصۜۡطَةً ‌ۚ فَاذۡكُرُوۡۤا اٰلَۤاءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

کیا تمھیں اس بات پر حیرت واستعجاب ہے کہ تمھارے پروردگار وآقا کی طرف سے ایک ایسے شخص کے ذریعے تمھارے پاس ہدایت نامہ آیا ہے جو تمھیں میں سے (تمھارا ہم نفس) ہے، تاکہ تمھیں (قدرت کے قانونِ مجازات سے) متنبہ کرے۔ اس تاریخی واقعیت کو یاد کرو کہ تمھیں قومِ نُوحؑ کا جانشین بنایا؛ اور تمھاری نسل کو بڑھایا اور وُسعت دی؛ نیز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، انعام واکرام اور احسانات کو یاد کرو (اور ان کی قدر کرو) تاکہ ہلاکت وبربادی سے نجات پانے اور امادی و معنوی ترقی میں کامیاب ہو جاؤ۔

70 7 قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ اللّٰهَ وَحۡدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا ‌ۚ فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ

اُنھوں نے کہا "کیا تم محض اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری کریں اور ان (معبودوں) کو چھوڑ دیں جن کی پرستش وبندگی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو تو اُس عذاب کو لاکر دکھاؤ، جس کی تم دھمکی دیتے ہو"۔

71 7 قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ

(حضرت) ھُودؑ نے کہا: تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے تم پر عذاب و قہر واقع ہو کر رہے گا۔ کیا تم مجھ سے ان (وضعی) ناموں سے متعلق بحث و تکرار کر رہے ہو، جن کو تم اور تمھارے اسلاف نے تسمیہ بالباطل (نمبر ۴۲) کے ذریعے وضع کر لیا ہے، جن کی حقانیت سے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی علمی و مُستند دلیل نازل نہیں کی؟ للہٰذا (عذاب کا) انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ (ساعتِ عذاب کا) انتظار کروں گا۔

حواشی نمبر ۴۲۔ تسمیہ بالباطل - آزری علماء و مشائخ کا ابلیسی فن ہے، جس کے ذریعے وہ کسی ہستی کو ایسی صفت یا صفات سے موسوم کرتے ہیں، جو اس میں نہ ہوں۔ دوسرے لفظوں میں، وہ اسم بے مسمّٰی ہستی کو اسم بامسمّٰی سے معروف کر دیتے ہیں۔

72 7 فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ

(عذاب شُدنی تھا، آیا) لیکن ہم نے اپنے رحم و کرم سے انہیں (یعنی حضرت ھُودؑ کو) اور ان کے رُفقاء کو عذاب سے بچالیا، مگر ان لوگوں کی بیخ کنی کر دی (But uprooted them)، جنھوں نے ہماری آیات، یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کو جھٹلایا تھا؛ اور وہ ایمان لانے والے لوگ نہ تھے۔

73 7 وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اسی طرح ہم نے قومِ ثمود کے پاس (ان کی اصلاح کے لیے) اُن کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔ انھوں نے کہا: "اے برادرانِ قوم! صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، یعنی اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کے مطابق زندگی کرو (کہ صرف ایک وہی تمھارا "الٰہ" ہے) اور اس کے سوا تمھارا کوئی اِلٰہ نہیں، یعنی معبود و مقصود اور حاکم و مُطاع نہیں (اور نہ ہو سکتا ہی ہے)۔

(دیکھو!) تمھارے پروردگار وآقا کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی (نامزد) اونٹنی، جو تمھارے لیے (امتحانی) اعجازی نشانی ہے۔ (بحکمِ ربی) اسے اللہ تعالیٰ کی سرزمین میں آزاد چرنے پھرنے دینا، لیکن اُسے ایذاء پہنچانے کی نیت سے نہ چھیڑنا، ورنہ تم پر کربناک عذاب ٹوٹ پڑے گا۔

74 7 وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِى الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ
مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ

اور اِس واقعیت کو دھیان میں لاؤ جب قومِ عاد (کی ہلاکت و بربادی) کے بعد تمھیں ان کا جانشین (Successors) بنایا اور ان کی سرزمین میں متمکن کیا۔ اب تم اس کی ہموار میدانی علاقوں میں محلات تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش خراش کر کے (Carve out) گھر بناتے ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے احسانات وانعامات اور نعمتوں کو (جذبہء تشکر وامتنان کے ساتھ) یاد کرو؛ لیکن اِس سرزمین میں برہمی و بے نظمی پھیلانے والے بن کر اُودھم نہ مچاؤ۔

75 7 قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ
مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ

اُس قوم کے سادات واکابر نے، جو اپنے آپ کو بڑا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کو اپنی کسرِشان سمجھتے تھے، اپنوں میں سے کمزور و زیردست لوگوں میں سے جو ایمان لائے تھے، پوچھا: ''کیا تم جانتے، مانتے ہو کہ صالحؑ اپنے پروردگار وآقا کا رسول یا فرستادہ ہے''؟ انھوں نے جواب دیا: ''ان کے ساتھ جو (کلامِ الٰہی) بھیجا گیا ہے، ہم اُسے تسلیم بالیقین کرتے ہیں''۔

76 7 قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ

(سادات واکابر) جو احکامِ الٰہی بجالانے کو کسرِشان سمجھتے تھے، کہنے لگے: ''جس (کلامِ الٰہی) کو تم تسلیم بالیقین کرتے ہو، ہم اس کے منکر ہیں، یعنی اُسے نہیں مانتے''۔

77 7 فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوۡا عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهِمۡ وَقَالُوۡا يٰصٰلِحُ ائۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

انھوں نے اونٹنی کو مار ڈالا، اور اپنے پروردگار وآقا کے حکم سے سرتابی کی (Flouted the commandments)۔ پھر صالحؑ کو چیلنج دیا: ''اگر تم واقعی (اللہ تعالیٰ کے) رسولوںؑ میں سے ہو تو اُس عذاب کو، جس کی دھمکی دیتے ہو، لاکر دکھاؤ تو سہی۔

78 7 فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ

انجامِ کار، ایک لرزہ خیز دھما کے یعنی زلزلے نے اُن کو آلیا؛ نتیجتاً، وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے۔

79 7 فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسَالَةَ رَبِّىۡ وَنَصَحۡتُ لَـكُمۡ وَلٰـكِنۡ لَّا تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ

(یاد رہے کہ یہ الفاظ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم سے ان کی ہلاکت سے پہلے ان سے کنارہ کشی کرتے ہوئے کہے تھے) آخرِ کار، صالحؑ ان سے برگشتہ و کنارہ کش ہوگئے اور فرمایا: اے میری قوم! میں نے اپنے پروردگار وآقا کے احکام تمھیں پہنچا دیے تھے اور تمھاری خیر خواہی کرتا اور تمھیں سمجھاتا بُجھاتا رہا (تاکہ تم راہِ راست پر آجاؤ) لیکن (کیا کروں کہ) تم اپنے خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے؟

80 7 وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ

اور حضرت لُوطؑ (کے افرادِ قوم کے کردار و مآل کو یاد کرو! اُنھوں) نے اپنی قوم کے افراد سے (ناصحانہ انداز میں) فرمایا: تم ایسی (گھناؤنی) بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو، جس کا ارتکاب تم سے پہلے اقوامِ عالم میں سے کسی نے نہیں کیا تھا۔

81 7 اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ‌ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ

تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں یالونڈوں کے پاس جنسی بھوک (Sex-appetite) مٹانے آتے ہو؛ یقینا تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو۔

82 7 وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ

اُن کی قوم کے لوگوں کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ آپس میں کہتے کہ ان کو (یعنی حضرت لوطؑ اور ان کے پیروکاروں کو) اپنی بستیوں سے نکال باہر کرو کہ یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔

83 7 فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ

(آخر کار، قوم لُوطؑ پر عذاب آیا تو) ہم نے لوطؑ اور ان کے پیروکاروں (نمبر ۴۳) کو عذاب سے بچالیا، بجز اُن کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والے لوگوں میں سے تھی۔

حواشی نمبر ۴۳ ۔ اَھل اور آل : جہاں تک انبیآء علیہم السلام کا تعلق ہے اُن کے اہل اور آل اُن کے پیروکار ہوتے ہیں۔

84 7 وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ

پھر ہم نے ان پر (سنگریزوں اور لاوے کی) بڑے زور کی بارش برسائی۔ ذرا (دیدۂ عبرت نگاہ سے) دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیسا (بھیانک اور عبرتناک) ہوا!۔

85 7 وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اور ہم نے اہلِ مدین کی طرف ان کے قومی بھائی (حضرت) شعیبؑ کو (رسول بناکر) بھیجا۔ انھوں نے (تبلیغ کرتے ہوئے ان سے) کہا: ”اے برادرانِ قوم ! اللہ کی عبادت کرو، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات کے مطابق عمل کرو۔ (یاد

رکھو!) اُس کے علاوہ تمھارا کوئی اور الٰہ یعنی معبود و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں۔ تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے تمھارے پاس واضح تعلیم و ہدایت آچکی ہے؛ لہٰذا ماپ تول پورا پورا کیا کرو۔ لوگوں کی چیزوں میں (خرید و فروخت کی ہوئی یا امانت رکھی ہوئی) کمی نہ کیا کرو۔ (الغرض، ہر حال ہیں عدل روا رکھو، لیکن کسی کا حق نہ مارو)؛ نیز اس سر زمین میں اس کی اصلاح کے بعد، یعنی اس کی معاشرتی زندگی میں توازن (Balance) پیدا ہو جانے کے بعد، اس میں خرابی و برہمی پیدا نہ کرو۔ اگر تم سچ ماننے والے ہو تو یہ شعار تمھارے لیے احسن یا بہتر ہے۔

86 7 وَلَا تَقۡعُدُوۡا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوۡعِدُوۡنَ وَتَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ كُنۡتُمۡ قَلِيۡلًا فَكَثَّرَكُمۡ ۖ وَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ

اور ایسا نہ کرو کہ (دین کی اشاعت اور مبلغین کو روکنے کی خاطر) ہر راستے پر بیٹھو اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں، انھیں (مُرتد کرنے کے لیے) دھمکیاں دو اور اُنھیں اللہ تعالیٰ کی راہِ راست (= صراطِ مستقیم) پر سفرِ زندگی کرنے سے روکو؛ نیز اُنھیں کجرو بنانے کی کوشش کرو۔ (اس واقعیت کو) یاد کرو کہ تم تعداد میں کم تھے، لیکن ہم نے تمھیں (تعداد میں) زیادہ کر دیا۔ غور کی نظروں سے دیکھو کہ مفسدین، یعنی حیاتِ اجتماعیہ کا توازن بگاڑنے والوں کا انجام کیسا (بھیانک اور عبرتناک) ہوا ہے۔

87 7 وَاِنۡ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنۡكُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ بَيۡنَنَا ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ

اور (اے لوگو!) اگر تم ہیں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اس تعلیم پر ایمان لا چکا ہے، جس کی تبلیغ کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے؛ اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا (تو اس بناء پر فیصلہ نہ کرو) انتظار کرو، یہاں تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے (کہ ہم دونوں میں راہِ راست پر کون سا گروہ ہے)؛ اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

88 7 قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَنُخۡرِجَنَّكَ يٰشُعَيۡبُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَكَ مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ

اُن کی قوم کے سادات و اکابر جو تکبر کرتے تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے کو اپنی کسرِ شان سمجھتے تھے، کہنے لگے: "اے شعیبؑ! (اب تمھارے سامنے صرف دو راستے رہ گئے ہیں؛ ان میں سے جو چاہو منتخب کر لو: ایک یہ کہ) ہم تمھیں اور اُنھیں جو

تمھارے ساتھ ایمان لائے ہیں، اپنے شہر سے نکال باہر کریں گے، یا پھر تمھیں اور اُنھیں جو تمھارے ساتھ ایمان لائے ہیں، اپنے شہر سے نکال باہر کریں گے، یا پھر تمھیں ہمارے مذہب میں لَوٹ آنا ہوگا"۔

شعیبؑ نے جواب دیا: "چاہے ہم تمھارے مذہب وارتداد سے نفرت ہی کیوں نہ کرتے ہوں (تب بھی تم زبردستی کروگے")۔

89 7 قَدِ افۡتَرَيۡنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنۡ عُدۡنَا فِىۡ مِلَّتِكُمۡ بَعۡدَ اِذۡ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنۡهَا ؕ وَمَا يَكُوۡنُ لَـنَاۤ اَنۡ نَّعُوۡدَ فِيۡهَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ؕ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَـقِّ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡفٰتِحِيۡنَ

اگر ہم اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمھارے مذہب سے نجات دی ہے، اس میں لَوٹ جائیں تو بیشک ہمارا ایسا کرنا، اللہ تعالیٰ پر بُہتان باندھنا ہوگا۔ ہمارے لیے تمھارے مذہب میں لوٹنا ناممکن ہے؛ البتہ اگر اللہ تعالیٰ ایسا چاہے جو ہمارا پروردگار وآقا ہے (اور وہ ایسا کبھی نہیں چاہے گا)؛ للٰذا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ ہمارے پروردگار وآقا کا علم کل موجودات کو محیط ہے۔ ہمارا شعار تو اللہ تعالیٰ پر توکل یا بھروسہ کرنا ہے۔ پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ہمیشہ کے لیے عادلانہ فیصلہ کردے کہ تُو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

90 7 وَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَـئِنِ اتَّبَعۡتُمۡ شُعَيۡبًا اِنَّكُمۡ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ

اُن یعنی شعیبؑ کو قوم کے کفر کرنے والے سادات واکابر نے مومنوں سے کہا اگر تم شعیب کی پیروی کرتے رہے تو یقین مانو کہ تم سخت نقصان اٹھاؤ گے، یعنی برباد ہو جاؤ گے۔

91 7 فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ

ہُوا یہ کہ دہلا دینے والے جھٹکے، یعنی زلزلے نے اُن کو آلیا اور وہ اپنے گھروں میں بے حس وحرکت اُوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے۔

92 7 الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ۛۚ اَلَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا كَانُوۡا هُمُ الۡخٰسِرِيۡنَ

جن لوگوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی تھی، وہ ایسے نیست و نابود ہوئے، جیسے وہ وہاں کبھی آباد ہی نہ تھے۔ الغرض، جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا، وہ دنیوی واُخروی حسنہ گنوا کر تباہ و برباد ہوگئے (کہ تکذیبِ حق کا یہی انجام ہوا کرتا ہے)۔

93 7 فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَنَصَحۡتُ لَـكُمۡ‌ۚ فَكَيۡفَ اٰسٰى عَلٰى قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ

شعیبؑ ان لوگوں سے منہ موڑ کر بستی سے دور نکل گئے اور (جاتے وقت) فرمایا: اے برادرانِ قوم! میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات واحکام تمھیں پہنچادیے تھے اور تمھاری خیر خواہی کے لیے تمھیں سمجھایا بجھایا بھی تھا (لیکن تم نے میری ایک نہ سُنی، اب اس صورتِ حال میں) اللہ تعالیٰ کی باتیں نہ ماننے والوں (کے انجام) پر کیا افسوس کروں!

94 7 وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِىۡ قَرۡيَةٍ مِّنۡ نَّبِىٍّ اِلَّاۤ اَخَذۡنَاۤ اَهۡلَهَا بِالۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمۡ يَضَّرَّعُوۡنَ

ہم نے جب بھی کسی شہر (یا بستی) میں کوئی نبیؑ بھیجا تو اس کے رہنے والوں کو سختی اور مفلوک الحالی (Tribution and adversity) میں مبتلا کر دیا تا کہ (ان کا کفر ٹوٹے اور وہ اپنے رب سے) رجوع کریں (نمبر ۴۴)۔

حواشی نمبر ۴۴ - اعراب کے محاورے کے مطابق ترجمہ کیا ہے (دیکھیے المفردات، تاج وغیرہ وغیرہ)۔

95 7 ثُمَّ بَدَّلۡنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الۡحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوۡا قَدۡ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ

بعد ازاں، ہم نے خوف افزا و غم انگیز مصائب و شدائد کو مسرت انگیز نعمتوں اور کامیابیوں میں بدل دیا، یہاں تک کہ ان کے پاس حسنات کی ضرورت سے زیادہ فراوانی ہوگئی (نمبر ۴۵) (لیکن شکر گزار بندے بننے کے بجائے، انھوں نے کفرانِ نعمت کیا) اور

کہنے لگے : (یہ مصائب و شدائد، مسرتوں اور کامیابیوں سے دو چار ہوتے رہے ہیں۔ ہم نے (ان کے اعمالِ سُوء کی پاداش میں، اپنے قانونِ مُکافات کے مطابق) انھیں دفعتاً اُس طرح اپنی گرفت میں لے لیا کہ اُنھیں اس کی سُن گُن تک نہ ہوئی۔

حواشی نمبر ۴۵ - عَفَوْا : اس کے معانی ہیں : جائز ضروریات یا حاجات سے زائد (Surplus) مال و منال وغیرہ وغیرہ۔ قرآن مجید کی رُو سے عَفَوا کو جمع کر کے رکھنا، حرام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ ان اہلِ احتیاج کا حق ہے جو اپنے مساوی پیداواری حق سے محروم ہوتے ہیں

96 7 وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اگر (مذکورہ) شہروں اور بستیوں میں رہنے والے ایمان لاتے، یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کو تسلیم بالیقین کرتے اور تقویٰ، یعنی جنت کو جانے والی شاہراہ پر سفرِ زندگی کرنے کی طلب و جستجو کرتے اور دوزخ کو جانے والی راہوں پر چلنے سے ڈرتے، تو ہم ان پر سماوی و ارضی برکات، یعنی حسین و روز افزوں نعمتوں کے دروازے کھول دیتے۔ لیکن اُنھوں نے (پیغمبروںؑ اور احکامِ الٰہیہ کو) جھٹلایا تو وہ جو (سیّآت) اکتساب کرتے یا کماتے تھے، اس کی پاداش میں ہم نے (اپنے قانونِ مجازات کی روسے) اُن کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

97 7 اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ

کیا ان بستیوں کے رہنے والے اِس امکان سے نڈر ہیں کہ (اُن کے کفر و شرک یا دیگر اعمالِ سُوء کی پاداش میں ہمارے قانون مجازات کے مطابق) اُن پر ہمارا عذاب آجائے، جبکہ وہ رات کو خواب میں غفلت میں پڑے ہوں؟

98 7 اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ

یا کیا یہ بستیوں والے اس امکان سے اپنے آپ کو مصؤن (= محفوظ) سمجھتے ہیں کہ روزِ روشن میں وہ مشاغل میں لگے ہوں تو ان پر ہمارا عذاب ٹوٹ پڑے ؟۔

99 7 اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ

کیا یہ اللہ تعالیٰ کے مکر، یعنی حکیمانہ قانونِ تدبیری سے اپنے آپ کو مصئون سمجھتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حکیمانہ قانونی تدبیری سے کوئی اپنے آپ کو مصئون نہیں سمجھ سکتا، بجز ان لوگوں کے جو (دنیوی واخروی حسنہ کا) زیاں کرنے والے ہیں۔

100 7 اَوَلَمۡ یَهۡدِ لِلَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ اَهۡلِهَاۤ اَنۡ لَّوۡ نَشَآءُ اَصَبۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ ۚ وَنَطۡبَعُ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ

کیاان لوگوں کو، جو پہلے لوگوں کے بعد مُلک مُلک کے وارث بنے ہیں، اس واقعیت سے عبرت نہیں ہوئی کہ اُن کی طرح ان کے گناہوں کی پاداش میں ہمارا قانون مشیت و مجازات (Law of Will and Retribution) ان کو بھی اپنی گرفت میں لے سکتا ہے؟ (لیکن ان کو عبرت اس لیے نہیں ہوتی کہ وہ نشۂ تغافل میں سرشار دیکھتے نہ سُنتے ہیں، نتیجۃً) ہم (اپنے قانونِ مُکافات کے مطابق) ان کے قلوب مہر بند کر دیتے ہیں یعنی ان کا قلبی نظام معطل کر دیتے ہیں، للذا وہ (حق بات) سُن ہی نہیں سکتے۔

101 7 تِلۡكَ الۡقُرٰی نَقُصُّ عَلَیۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوۡا لِیُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ یَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِ الۡكٰفِرِیۡنَ

یہ تھیں چند اقوام، جن کے وقائع ہم نے تم سے بیان کیے ہیں۔ ان کے پاس ان کے پیغمبرؑ واضح دلائل و تعلیمات لے کر آتے رہے، مگر وہ ایسے نہ تھے کہ (اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ کر ان میں تفکر بالحق کرتے اور) ان کو تسلیم بالیقین کرتے، بلکہ جنہیں وہ پہلے جُھٹلا چکے تھے، ان کو نہ مانا۔ بدیں وجہ، اللہ تعالیٰ (کا قانون مکافات) کافروں کے دل و دماغ کو مہر بند کر دیتا ہے، یعنی ان کا قلبی نظام معطل کر دیتا ہے (جس کے نتیجے میں، وہ معنوی طور پر بہرے، گونگے، اندھے اور جاہل بن جاتے ہیں۔

102 7 وَمَا وَجَدۡنَا لِاَكۡثَرِهِمۡ مِّنۡ عَهۡدٍ ۚ وَاِنۡ وَّجَدۡنَاۤ اَكۡثَرَهُمۡ لَفٰسِقِیۡنَ

ہم نے ان میں سے اکثر کو اپنے عہد (نمبر ۴۶) پر قائم نہ پایا، بلکہ ہم نے اُن میں سے اکثر فاسق، یعنی بد عہد و بد کردار پایا۔

حواشی نمبر ۴۶ - عہد: انسان کلمۂ طیبہ و شہادت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے قول و قرار یا عہد کرتا ہے کہ وہ اس کا بندۂ تسلیم و رضا بن کر صرف اُسی کی عبادت کرے گا۔ اسے قرآن حکیم عہد سے تعبیر کرتا ہے۔

103 7 ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ

پھر ان پیغمبروںؑ کے بعد ہم نے (حضرت موسیٰؑ کو اپنے اعجازی نشان اور احکام دے کر (سرکش) فرعون (نمبر ۷ ۴) اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا۔ لیکن انھوں نے (ان کو دیکھتے اور جانتے نہ مانا، اس طرح) ان کے ساتھ سخت زیادتی اور ناانصافی کی۔ غور کی آنکھوں سے دیکھو کہ فساد کرنے، یعنی حیاتِ اجتماعیہ میں بے نظمی و برہمی پیدا کرنے والوں کا انجام کیا اور کیسا ہوا۔

حواشی نمبر ۷ ۴ ۔فرعون کے معنی ہیں: سُورج دیوتا کا بیٹا۔ یہ مصر کے قِبطی خاندان کے حکمرانوں کا لقب تھا۔ ہندوستان میں بھی ہنود کی ایک قوم اپنے آپ کو سورج بنسی کہتی ہے۔ ان کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ وہ سورج دیوتا کی اولاد ہیں۔

104 7 وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

اور موسیٰؑ نے کہا: ”اے فرعون! میں کُل اقوام عالم کے پروردگار وآقا کی طرف سے رسول ہوں، یعنی اس کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں۔

105 7 حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ

رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ

(رسولؑ کی حیثیت سے) مُجھ پر لازم کر دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے متعلق سچ کے سوا کچھ نہ کہوں۔ اصل یہ ہے کہ میں تمھارے پروردگار وآقا کی طرف سے واضح و محکم دلیل لے کر آیا ہوں، لہٰذا (اس کے فرمان کے مطابق) تُو بنی اسرائیل کو (اپنی غلامی سے نجات دے اور) میرے ساتھ بھیج دے۔

106 7 قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

فرعون نے جواب دیا: اگر تم (اللہ تعالیٰ سے) کوئی واضح دلیل یا اعجازی نشانی لے کر آئے ہو اور واقعی سچے ہو تو (اُسے اپنے دعوے کے ثبوت میں) ظاہر کر کے دکھاؤ (تو مانیں)۔

107 7 فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ

(حضرت موسیٰؑ نے) اپنے لاٹھی (زمین پر) پھینکی تو وہ سچ مچ کا سانپ بن گئی۔

108 7 وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ

پھر انھوں نے اپنا ہاتھ (گریبان سے) نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لیے نہایت چمکدار نکلا۔

109 7 قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ

(معجزات دیکھ کر) فرعون کی قوم (نمبر ۴۸) کے اہلِ دربار (آپس میں) کہنے لگے: "یہ ایک ماہر جادو گر یا شعبدہ باز (Sorcerer-versed) ہے۔

حواشی نمبر ۴۸۔ فرعون کے درباریوں میں غیر قِبطی، یعنی اسرائیل بھی تھے (قارون بھی اسرائیلی درباری تھا)؛ اس لیے قرآن مجید نے تخصیص کر دی ہے کہ وہ قِبطی تھے۔

110 7 يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ‌ ۚ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ

(حضرت موسیٰؑ) چاہتا ہے کہ تمھیں تمھارے مُلک سے نکال باہر کرے (اور بنی اسرائیل کو حکمران بنائے) اب بتائو! تمھاری کیا رائے ہے؟

111 7 قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَاَرۡسِلۡ فِى الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِيۡنَ

(بعد ازاں مشورہ کر کے) اُنھوں نے فرعون سے کہا: "ابھی تو آپ اسے اور اس کے بھائی کے معاملے کو التوا میں رکھیں؛ اور نقیبوں (Summonses) کو ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بھیج دیں۔

112 7 يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ

تاکہ وہ ہر ماہر جادو گر یا شعبدہ باز کو اکٹھا کر کے آپ کے حضور لے آئیں۔

113 7 وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرۡعَوۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ لَـنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ

اور شعبدہ باز (Magicians) فرعون کے دربار میں آئے تو انھوں نے عرض کیا: ''اگر ہم مقابلے میں جیت گئے تو ہمیں اس کا انعام تو ضرور ملنا ہوگا''۔

114 7 قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ

فرعون نے جواب دیا: ''کیوں نہیں؟ انعام ضرور ملے گا، مزید برآں یہ کہ تم میرے مقرب (نمبر ۴۹)، یعنی مصاحب بن جاؤ گے۔

حواشی نمبر ۴۹- مقرب کے معنی ہیں: مصاحب اور منظورِ نظر۔

115 7 قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ

(مقابلہ شروع ہوا تو) شعبدہ بازوں نے کہا: 'اے موسیٰؑ! یا تو تم (اپنا عصا) پھینکو یا پھر ہم پھینکنے والے بنتے ہیں۔

116 7 قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ

موسیٰؑ نے کہا: تم ہی پھینکو (جو پھینکنا ہے)۔ اس پر انھوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) پھینکیں تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کر دیا (Bewitched their eyes) یا ان کی نظر بندی کر دی (Cast a spell on the people eyes)، اور اُنھیں دہشت زدہ کر دیا (Terrified them)، اور انھوں نے بہت بڑا جادو چلایا (Produced a mighty spell)۔

117 7 وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ

اس پر ہم نے موسیٰؑ پر وحی (نمبر ۵۰) کی کہ تم بھی اپنا عصا پھینکو۔ ان کا عصا پھینکنا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کے شعبدوں کو چٹ کر گیا (Swallowed up their devices)۔

حواشی نمبر ۵۰- وحی: یہ وحی ملفوظی والہامی تھی، تنزیل نہیں تھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا اشارہ تھا، جسے قلبی اشارہ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

118 7 فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اس طرح حق (نمبر۵۱) (جسے ثبات و دوام مستلزم ہے) وقوع پذیر و ثابت ہو گیا (Was vindicated)؛ اور (باطل چونکہ ناپائیدار ہوتا ہے، اس لیے) شعبدہ باز جو کرتب کرتے تھے (نمبر ۵۲) (باطل تھے) نابود ہو گئے (Vanished) (نمبر ۵۳)۔ حواشی نمبر۵۱ - حق = سچ (Truth). نمبر ۵۲- باطل = جھوٹ (Falsehood)۔ نمبر ۵۳ - قرآن حکیم نے اپنے حُسنِ معمول کے مطابق حق و باطلہ کے معانی خود ہی بتا دیے ہیں:

(ا) لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ (الانفال ۸:۸):

تاکہ وہ حق (سچ) کو قائم و دائم کر دے اور باطل (جھوٹ) کو نابود کر دے۔

(ب) وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا O (الاسراء ۱۷:۸۱):

اور کہہ دیں کہ حق (Truth) آگیا ہے اور باطل (Falsehood) نابود ہو گیا۔ بلاشبہ باطل فنا یا نابود ہونے والا ہی تھا (Falsehood was bound to vanish)

119 7 فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ

چنانچہ وہ (یعنی فرعون، اہل دربار اور شعبدہ گر) وہیں مغلوب ہو گئے یعنی شکست کھا گئے (Were defeated)؛ اور (فتح کے خواب دیکھنے والے) اُلٹا ذلیل ہو گئے۔

120 7 وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ

اور شعبدہ باز (The enchanters)، مشاہدۂ حق سے اس قدر متاثر ہوئے کہ بے اختیار اس کے سامنے) سجدہ ریز ہو گئے (Fell down prostrate)۔

121 7 قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وہ پکار اٹھے (Exclaimed): ہم اقوامِ عالم کے پروردگار و آقا پر ایمان لے آئے ہیں۔

122 7 رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پروردگار وآقا پر۔

123 7 قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

فرعون (کی نخوت اپنی ہزیمت اور شعبدہ گروں کا اعترافِ حقیقت برداشت نہ کر سکی، اور وہ برافروختہ ہو کر) کہنے لگا: ''اچھا! (تمھاری یہ مجال کہ) میری اجازت کے بغیر ہی تم ایمان لے آئے؟ تمھارا ایمان لانا، بالضرور ایک سازش (Plot) ہے جو تم نے مل کر شہر میں تیار کی ہے تاکہ اس کے باشندوں کو نکال باہر کرو۔ تمھیں ابھی اس (سازش) کا مآل معلوم ہو جائے گا۔

124 7 لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ

میں ضرور تمھارے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا، پھر تم سب کو سولی چڑھاؤں گا (I will crucify you all)۔

125 7 قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۚ

شعبدہ گروں نے جواب دیا: (ہمیں مار ڈولو گے تو کیا ہو گا؟) آخر ہم نے اپنے پروردگار وآقا کے حضور لَوٹ کر جانا تو ہے ہی (پہلے کیا یا پیچھے کیا؟)۔

126 7 وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ

(جادوگر فرعون سے مخاطب ہو کر بولے) تم ہم سے صرف اس لیے اور اس بات کا انتقام لیتے ہو کہ ہمارے پروردگار وآقا کی اعجازی نشانیاں جب ہمارے سامنے آئیں تو ہم نے اُنھیں تسلیم بالیقین کر لیا۔ (پھر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر دُعا مانگی) ہمارے پروردگار وآقا! ہمیں صبر، یعنی قوتِ برداشت واستقامت اور حوصلہ وشکیبائی سے معمور کر دے، اور ہمیں مُسلمان مارنا، یعنی ہمیں دُنیا سے اِس حال میں اُٹھانا کہ ہم تیرے بندگانِ تسلیم ورضا ہوں۔

127 7 وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ

پھر فرعون کی قوم (نمبر ۵۴) کے سادات واکابر نے (فرعون کو اشتعال دلانے اور اپنی فرماں برداری جتانے کی خاطر) کہا: کیاآپ موسیٰؑ اور اس کی قوم (بنی اسرائیل) کو (سزا دیے بغیر) چھوڑ دیں گے تاکہ وہ ملک میں فتنہ وخرابی پیدا کریں اور آپ کی اور آپ کے معبودوں (gods) کی بندگی کرنا چھوڑ دیں؟"

فرعون نے (انھیں دلاسا دیتے ہوئے) کہا: میں ان لڑکوں کو قتل کروں گا (اس طرح ان کی نسل کُشی کروں گا) اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دوں گا (تاکہ ہماری باندیاں بن کر ہماری خدمت کریں۔ ہم یقیناً ان پر مسلط وحاوی ہیں۔ حواشی نمبر ۵۴۔فرعون کی قوم کے لوگ قِبطی تھے۔

128 7 قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

موسیٰؑ نے اپنی قوم کے افراد کو (ناصحانہ انداز میں) فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے نُصرت ومدد طلب کرو (نمبر ۵۵) اور صبر کرو، یعنی برداشت واستقامت کو اپنا شعار بناؤ۔ بلا شبہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ (اپنے قانونِ احترام آرزو وتدبیری اور قانونِ مشیت کے مطابق) اپنے (فرماں بردار) بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بناتا ہے (دیکھو!) انجام (Sequel) ہمیشہ اہلِ آرزو وخشیت (= متقی) ہی کا حسین ہوا کرتا ہے" (کہ یہ سنتِ الٰہی ہے)۔ حواشی نمبر ۵۵۔رب رحمٰن نے اپنے بندوں کو مدد مانگنے کا طریقہ یہ بتایا ہے:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط (البقرہ ۴۵:۲ نیز ۱۵۳):

اللہ تعالیٰ سے صبر اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے مدد طلب کیا کرو۔

129 7 قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى
رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ

بنی اسرائیل نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکوہ کے انداز میں) کہا: "آپ کے آنے سے پہلے بھی ہمیں دُکھ دیے جاتے تھے، اوراب آپ کے آنے کے بعد بھی" (دُکھ دیے جاتے ہیں؛آخر کب تک ہم مصیبتیں جھیلتے رہیں گے؟ حضرت موسیٰؑ نے انھیں دلاسا دیتے ہوئے) فرمایا: ووقت دور نہیں کہ تمھارا پروردگار وآقا تمھارے دشمن کو ہلاک کر دے اور اس کا جانشین تمھیں بنا دے ؛پھر دیکھے کہ تم (حکمران بن کر) کیسے عمل کرتے ہو۔

130 7 وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ

پھر ہم نے (اپنے قانونِ مجازات وتدبیری (Law of Retribution and Prudential Planning) کے مطابق آلِ فرعون (نمبر ۵٦) کو قحط سالی اور اناج (۵۷) کی کمی میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ عبرت پکڑیں۔

حواشی نمبر ۵٦-آلِ فرعون کا مطلب ہے،اس کے ہمنوا وہم کیش لوگ۔ نمبر ۵۷- ثمرات کے معانی ہیں: ارضی پیداوار، جیسے اناج، پھل، ترکاری وغیرہ وغیرہ۔

131 7 فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا
بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

جب کبھی اُنھیں کوئی مسرت انگیز نعمت ملتی تو کہتے کہ یہ ہمارے علم وعقل اور حکمتِ عملی کا حاصل ہے۔ لیکن جب اُنھیں خوف و خطر اور غم واضطراب سے دوچار ہونا پڑتا تو کہتے کہ یہ موسیٰ اور اس کے رُفقاء کی نحوست کی وجہ سے ہے۔ یادرکھو! ان کی نحوست کا عامل ومحرک اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات وتدبیری) ہے۔ لیکن ان میں اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے۔

132 7 وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ

اور انھوں نے (موسیٰؑ سے) کہا: تم ہم پر جادو چلانے (اور قائل کرنے) کے لیے چاہے کوئی بھی نشانی لاکر دکھاؤ، ہم تمھاری بات ماننے والے نہیں۔

133 7 فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ

اس پر (ہمارا قانونِ مجازات وتدبیری حرکت میں آیا تو) ان (کے ملک میں) طوفانِ باد و باراں اور سیلاب آئے، (فصلوں کو تباہ کرنے والی) ٹڈیوں (Locusts) کے دل آئے، اور (فصل کی دشمن) سُونڈیوں اور کیڑوں (Vermin's) نے یلغار کر دی، مینڈکوں کی غیر معمولی کثرت اور (دریاؤں، کنووں وغیرہ کے پانی میں) خون کی آلودگی نے (اُن کی زندگی اجیرن کر دی)۔ یہ سب واضح و غیر مبہم (عبرت آموز) نشانیاں تھی، مگر انھوں نے تکبر کیا، یعنی انھوں نے، انہیں ماننے کو اپنی کسرِ شان سمجھا۔ اصل یہ ہے کہ وہ تھے ہی مجرم لوگ (نمبر ۵۸)۔

حواشی نمبر ۵۸- قومِ مجرمین، کا مطلب ہے ظلم و سلبِ حقوقِ انسانی اور فحشاء و منکر کا ارتکاب کرنے والے عادی لوگ۔

134 7 وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَـنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ‌ۚ لَـئِنۡ كَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ لَـنُؤۡمِنَنَّ لَكَ وَلَـنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ۚ

جب اُن پر آفت آتی تو (گھبرا کر) فریاد کرتے: "اے موسیٰ! اپنے پروردگار وآقا سے ہمارے لیے دُعا کرو کہ اُس نے جو وعدہ تم سے کر رکھا ہے، اُسے پورا کر دے، (اس طرح) اگر تم نے ہم سے آفت کو دُور کر دیا تو ہم تمھاری بات بھی مان لیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تمھارے ساتھ جانے دیں گے۔

135 7 فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الرِّجۡزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمۡ بٰلِغُوۡهُ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ

چنانچہ جب ہم ایک وقت کے لیے اُن سے اُس آفت کو دُور کر دیتے، جس تک آخرِ کار اُنھیں (اپنے اعمالِ سُوء کی پاداش میں) پہنچنا ہوتا تو وہ ساتھ ہی اپنا عہد توڑ دیتے۔

136 7 فَانْتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ فِى الۡيَمِّ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ

انجامِ کار، ہم نے (اپنے قانونِ مُجازا کے مطابق) ان کو کیفرِ کردار تک پہنچایا اور دریا میں غرق کر دیا، بدیں وجہ کہ وہ ہماری اعجازی نشانیوں اور احکام کو جھٹلاتے اور اُن کی پروانہ کرتے تھے۔

137 7 وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا
كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ

چنانچہ جو قوم کمزور و درماندہ کر دی گئی تھی، ہم نے اُسے ملک کے مشرق و جنوب اور شمال و مغرب کے علاقوں، یعنی اس کے تمام اطراف و جوانب کا، جن کو ہم نے زرعی و معدنی اور آبی وغیرہ وغیرہ وسائل ودیعت کر رکھے تھے، وارث بنا دیا۔ اس طرح (اے پیغمبرؐ!) تمھارے ربّ نے بنی اسرائیل سے متعلق، جو حسین وعدہ کر رکھا تھا، پورا ہو گیا، بدیں وجہ کہ انھوں نے برداشت و استقامت سے کام لیا تھا، اور فرعون اور اس کے رفیقوں نے (اپنی قوت و صولت کے لیے) جو (ایوان و محل وغیرہ وغیرہ) تعمیر کیے تھے، اور جو بلند بُرج اور قلعے بنائے تھے، مسمار کر دیے (Demolished)۔

138 7 وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ
لَهُمْ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ

پھر ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اُتار دیا۔ وہاں ان کا گزر ایک ایسی قوم (۵۹) پر ہوا جو اپنے بتوں (۶۰) کی پرستش میں منہمک تھی۔ (یہ منظر دیکھ کر ان میں محسوس پرستی کی خواہش نے زور مارا)۔ انھوں نے درخواست کی: ”اے موسیٰؑ! جیسے بت ان لوگوں کے ہیں، ایسا ایک بت ہمارے لیے بھی بنا دو“۔ موسیٰؑ نے جواب دیا: ”تم واقعی جاہل لوگ ہو“ (نمبر ۶۱)۔

حواشی نمبر ۵۹ - قوم سے مراد ہم کیش گروہ ہے۔

نمبر ۶۰ - اصل میں اٰلِهَةٌ ہے، جو جمع کا لفظ ہے، اور اس کی واقعیت پر دلالت کرتا ہے کہ توحید اگر وحدت کو چاہتی ہے تو شرک کثرت کو۔

نمبر ۶۱ - اس ارشادِ موسیٰؑ میں یہ اصل مضمر ہے کہ اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی چیز یا فنی تخلیق کو اپنا الٰہ یا معبود و حاکم بنانے سے بڑا جہل اور کیا ہو سکتا ہے، یعنی نہیں ہو سکتا۔

139 7 إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یاد رکھو! یہ لوگ جن (بُتوں) کی پرستش میں لگے ہوئے ہیں، برباد ہونے والے ہیں، اور جو یہ بناتے یا کرتے ہیں، نابود ہونے والا ہے۔

140 7 قَالَ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَـكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ

(حضرت) موسیٰؑ نے (مزید) کہا: "کیا تم چاہتے ہو کہ) میں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے معبود چاہوں؟ (یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تم سوچتے سمجھتے کیوں نہیں کہ) اُسی نے تو تمھیں ہم عصر اقوامِ عالم پر فوقیت دی ہے"۔

141 7 وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ‌ ۚ يُقَتِّلُوۡنَ
اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ‌ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ

اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے بنی اسرائیل! میرے اس احسانِ عظیم کو یاد کرو کہ) ہم نے فرعون کے ہم کیش و ہمنوا لوگوں (کی غلامی) سے تمھاری گلو خلاصی کرائی تھی، جو تمھیں بھیانک اور اندوہناک اذیتیں دیتے؛ تمھارے لڑکوں کو ہلاک کرتے اور تمھاری لڑکیوں کو (اپنی خدمتگزاری کے لیے زندہ رہنے دیتے تھے۔ (دیکھو اس میں تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے (تمھیں سان چڑھانے کے لیے) تمھاری زبردست آزمائش تھی۔

142 7 وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّاَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ
لَيۡلَةً‌ ۚ وَقَالَ مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ فِىۡ قَوۡمِىۡ وَاَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ

ہم نے موسیٰؑ کو (اپنے حضور کوہِ طور پر) تیس ۳۰ راتیں، یعنی شب و روز رہنے (اور ہم سے احکامِ عشرہ لینے کا مُژدہ دیا؛ پھر دس روز کا اضافہ کر دیا۔ اس طرح اس کے پروردگار و آقا کی مقرر کردہ چالیس ۴۰ شب و روز کی میعاد (نمبر ۶۲) پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی (نمبر ۶۳) (یہ مژدہ ملنے پر حضرت) موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا: تم نے میری قوم میں میرے پیچھے میری جانشینی کرنا اور ان کے احوال و ظروف کی اصلاح کرتے رہنا ہے۔ لیکن (دیکھو) معاشرے میں بدنظمی و برہمی پیدا کرنے والوں کی روِش اختیار نہ کرنا۔

حواشی نمبر ۶۲ - یہ اضافہ سرِ عاشقی ہے جو اِخفا چاہتا ہے لیکن اہلِ عشق و وفا کا تجربہ ہے کہ "دوست" کی حضوری و ہمکلامی کسی رنگ میں ہو، رحیقِ مختوم ہے۔ اگر "دوست" اس کے پینے پلانے کی مدت میں اضافہ کر دے تو یہ دوآتشہ ہو کر اہلِ عشق و وفا کے کیف و

سرور کو بھی سوا کر دیتی ہے۔ رب عاشق کی مشیت میں لقاء ناظور کی مدت چالیس شب و روز ہی تھی۔ لیکن اس کو سرور انگیز حیرت (Pleasant surprise) میں ڈالنے اور اس کی کیفیت اشتیاق دیکھنے کے لیے اُسے پہلے تیس دن کا مژدہ دیا؛ پھر اُس کے فرطِ اشتیاق کو دیکھ کر اس مدت میں دس دن کا اضافہ اور اس کے کیف و سُرور کو دو چند کر دیا۔

نمبر ۶۳ - اصل میں لفظ "میقات" ہے۔ یہ اسمِ ظرفِ زمان اور اسمِ ظرفِ مکان دونوں معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں اسمِ ظرفِ زمان اور اگلی آیت میں اسم ظرف مکان کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

143 7 وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر جب موسیٰؑ ہمارے مقرر کردہ مقام (Rendezvous) پر پہنچا تو اس کے پروردگار و آقا نے اس سے کلام کیا۔ (صہبائے ہمکلامی کو سوزِ ہم نظیری سے دو آتشہ کرنے کی خاطر عاشقانہ انداز میں) سوال کیا: "پروردگارا! مجھ پر اپنا جلوہ پیدا کر تا کہ میں تجھے دیکھوں"۔ (آرزوئے ہم نظری خاصہ ء عاشقی ہے، لیکن آرزو بشر کی تھی، اور ناظورِ جلیل و لطیف کے حُسنِ نظارہ سوز کی تاب لانا، بشر کے مقدور ہی میں نہیں، اس لیے) ارشاد ہوا: "موسیٰ! تم مجھے دیکھنے کی تاب نہیں لاسکتے، البتہ اس پہاڑ کو دیکھتے رہو، اگر یہ اپنی جگہ پر قائم و برقرار رہا تو پھر تم بھی مجھے دیکھ سکو گے (یعنی اگر پہاڑ تابِ نظارہ لا سکا تو تم بھی ایسا کر سکو گے ورنہ نہیں")۔ چنانچہ اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا جلوہ پیدا کیا تو اُسے ریزہ ریزہ کر دیا، اور موسیٰؑ (اس زہرہ گداز نظارے کی تاب نہ لا سکا اور) غش کھا کر گر پڑا۔

اُس کے ہوش و حواس بحال ہوئے (He came to his senses) تو اُسے عین اُلیقین ہو چکا تھا۔ چنانچہ اپنے ناممکن الوقوع مطالبے پر پشیمان ہو کر) عرض کیا: "اللہ تعالیٰ! تو لطیف و منزہ اور حسی مشاہدے سے وراء الوراء ہے۔ میں اس مطالبے پر نادم اور تیری مغفرت کا طلبگار ہوں (نمبر ۶۴)؛ نیز اس واقعیت کو سب سے پہلے تسلیم بالیقین کرنے والا ہوں۔

حواشی نمبر ۶۴ - توبہ کرنا سنت پیغمبری ہے، اور توبہ نہ کرنا شیوۂ ابلیس ہے۔

144 7 قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ

(اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے) ارشاد فرمایا: ''میں نے تمھیں اپنی پیغمبری (= رسالت) اور اپنی وحی و تنزیل (کلام (نمبر ۲۵) دے کر تمام لوگوں پر برگزیدگی دی ہے۔ للہذا میں نے تمھیں جو کچھ دیا ہے، اُسے مضبوطی سے تھام لو (یعنی میرے احکام و تعلیمات پر سختی سے عمل کرو) اور شکر گزار بن جاو، یعنی میرے احکام و تعلیمات لوگوں کو پہنچاو تاکہ وہ ان پر عمل کریں اور تم خود بھی جذباتِ تشکر و امتنان کے ساتھ ان کے مطابق زندگی کرو''۔

حواشی نمبر ۶۵ - بِکَلَامِیْ کے متصل ''فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ'' لکھ کر اپنے حُسنِ معمول کے مطابق کلامی کی صراحت کردی کہ اس سے مراد وحی و تنزیل ہے۔

145 7 وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّـكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ

پھر ہم نے اس کے لیے تختیوں (Tablets) پر پند و نصیحت کی ہر بات مرتسم کردی (Inscribed)، اور ہر حکم کی تشریح بھی کردی۔ (اور موسیٰ سے کہا:) لو! اب ان احکام و تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑ لو، یعنی ان کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو! اور اپنی قوم کے افراد کو تلقین کرو کہ وہ ان پر احسن یا بہترین طریقے سے عمل کریں۔

ہم جلدی تمھیں عہد شکن اور بد کردار لوگوں کے (عبرتناک) مقام، یعنی انجام کا مشاہدہ کرا دیں گے۔

146 7 سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَـقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَّاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ

میں اُن لوگوں کی توجہ اپنی آیات، یعنی تعلیمات و احکام کی طرف ہونے نہیں دوں گا جو زمین یا دُنیا میں ناحق تکبر کرتے، یعنی سرکشی سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے اور دوسروں کی تحقیر کرتے ہیں؛ نتیجۃً، اگر کوئی بھی نشانی یا حکم دیکھ لیں، اُسے تسلیم بالیقین

نہیں کریں گے۔ اسی طرح راہِ رُشد یا جنت کو جانے والی راہِ راست دیکھیں تو اس پر نہیں چلیں گے، لیکن کوئی جہنم کو جانے والی راہ دیکھ لیں تو اُس پر چلنا شروع کردیں گے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات کو جھٹلایا اور ان کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔

147 7 وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

چنانچہ جو لوگ ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات اور آخرت میں (حساب وجزا کے لیے ہمارے حضور) پیش ہونے کو جھٹلاتے ہیں، (ہمارے قانون مجازات کی رُو سے) ان کے (حسین) اعمال کے (حسین) اثرات محو ہو جاتے ہیں: کیا اس کے علاوہ ان کے اعمالِ سُوء کا کوئی اور صلہ ہو سکتا ہے کہ جیسا کریں ویسا بھریں (نمبر ٦٦)۔

حواشی نمبر ٦٦- یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ قرآن حکیم کی رو سے جس طرح حسنات کی کثرت سیّآت کو محو کر دیتی ہے، اُسی طرح سیّآت کی کثرت حسنات کو مٹا دیتی ہے۔

148 7 وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ

ہوا یہ کہ موسیٰؑ کے (پہاڑ پر) جانے کے بعد ان کی قوم نے اپنے زیورات وغیرہ سے ایک گوسالہ (Calf) بنالیا۔ (بے جان) پیکر (جس میں ہوا بھرنے سے) اس سے گائے ایسی بے معنی صدا نکلتی تھی (جیسے بچوں کے باجا سے)۔ کیا وہ (جاہل) دیکھتے سمجھتے نہیں تھے کہ وہ نہ تو ان سے کلام کر سکتا ہے اور نہ کسی معاملے میں ان کی رہنمائی ہی کر سکتا ہے؟ (اس کے باوجود) اُنھوں نے اُسے اپنا معبود بنالیا (اور اس کی پرستش کرنے لگے)؛ نتیجۃً، وہ مشرک بن گئے (نمبر ٦٧)۔

حواشی نمبر ٦٧- قرآن مجید نے شرک کو ظلم عظیم سے تعبیر کیا ہے (دیکھیے لُقمٰن ۳۱:۱۳)۔

149 7 وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

پھر جب اُن پر کھلا کہ وہ راہِ راست سے بھٹک گئے ہیں تو سخت نادم ہوئے (اور کفِ افسوس ملنے لگے)۔ پھر فریاد کرنے لگے کہ اگر ہمارے پروردگار وآقا نے ہم پر ترس کھایا نہ ہم سے درگزر کیا، نیز ہماری سیّآت کو محو کیا نہ ہمیں تحفظ فراہم کیا تو ہم بلحاظِ حسنات رہینِ زیاں اور اہلِ نار ہو جائیں گے۔

150 7 وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ
بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ
الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖؗ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِیْنَ

(حضرت موسیٰؑ) کو اپنی قوم کی گوسالہ پرستی کی اطلاع مل چکی تھی)۔ چنانچہ وہ انتہائی غصے کے عالَم میں کفِ افسوس ملتے اپنی قوم کے پاس لَوٹے تو (اپنے بھائی ہارونؑ سے) کہا: تم نے میرے بعد نہایت بُرے طریقے سے میری جانشینی کی ہے۔ کیا تم سے اپنے رب کے حکم کا انتظار نہ ہو سکا اور عُجلت سے کام لیا"؟ (یہ کہا اور غصے میں) الواح کو دے مارا (He flung down the tablets)۔ اور اپنے بھائی (ھارونؑ) کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف زور سے کھینچا۔ (حضرت ھارونؑ) بولے: "میرے ماں جائے! قوم نے مجھے کمزور و بے بس سمجھا یا کر دیا تھا اور مجھے ہلاک کرنے کے در پے ہو گئے تھے۔ ایسا نہ کرو کہ دشمن مجھ پر ہنسیں، اور مجھے مشرکوں میں نہ گردانو" (میں ایسا نہیں ہوں)۔

151 7 قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖؗ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

(حضرت موسیٰؑ کا غصہ فرو ہوا اور اس عالَم میں اُن سے جو ہُوا تھا، اس پر نادم ہوئے اور) دعا کی: "پروردگارا میری اور میرے بھائی کی سہو کے اثرات کو محو کر دے اور ہمارا تحفظ فرما، اور اپنے دامنِ رحمت میں لے لے، (نمبر ۶۸) کیونکہ تُو سب سے بڑا ترس کھانے، درگزر اور کرم کرنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۶۸ - رحمت میں داخل کرنے کا یا دامنِ رحمت میں لینے کا مطلب ہے: ہمیں دنیوی و اخروی حسنہ سے نواز اور النّار سے محفوظ رکھنا۔ النار سے مراد دنیا میں آتشِ خوف و حزن، اور آخرت میں آتشِ دوزخ ہے۔

152 7 اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِى الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُفْتَرِيْنَ

دیکھو! جن لوگوں نے گوسالے کو اپنا معبود بنایا (وہ مشرک و باطل طراز تھے)، لہٰذا اپنے پروردگار و آقا (کے قانونِ مُجازات کے مطابق) اپنے کیے کی سزا پائیں گے، اور دُنیا کی زندگی میں ذلیل و رُسوا ہوں گے۔ ہم (اپنے قانونِ مُجازات کے مطابق) باطل طرازوں (نمبر ٦٩) کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

حواشی نمبر ٦٩ - باطل طراز: تسمیہ بالباطل کے ذریعے کسی اسم بے مسمّٰی چیز کو اسم با مسمّٰی قرار دینا، جیسے بنی اسرائیل نے خود ہی گوسالے کا بے جان طلائی مجسمہ بنایا اور خود ہی اُسے صفت الوہیت سے موصوف کر دیا۔ ہر دَور کے آزر تسمیہ بالباطل او تاویل بالباطل کے فنون کے ذریعے ہی شرک کرتے اور پھیلاتے ہیں۔

153 7 وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

لیکن جو لوگ اعمالِ سُوء کا ارتکاب کرتے ہیں (جن کے اثرات قبیح و آتش خیز ہوتے ہیں)، پھر اس کے بعد پشیمان ہو کر ایسے کام دوبارہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ (اللہ تعالیٰ سے) رجوع کرتے ہیں، تو اس کے نتیجے میں، آپ کا پروردگار و آقا جو غفور - رحیم ہے (نمبر ٧٠)، ان کے لیے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔

حواشی نمبر ٧٠ - یاد دہانی کے لیے ان اصطلاحات کی صراحت کر دی جاتی ہے۔ غفور کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ بُرائیوں کے قبیح و آتش خیز اثرات کو محو کرنے اور تحفظ دینے والا ہے۔ رحیم کا مطلب ہے کہ وہ نہایت ترس کھانے، در گزر کرنے اور رجوع بہ رحمت کرنے والا ہے۔

154 7 وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِىْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ

لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ

پھر جب موسیٰؑ کا غصہ فرو ہوا تو اُس نے الواح یا تختیوں کو اُٹھایا، جن پر ہدایت (نمبر ٧١) و رحمت (٧٢) پانے کے قوانین واحکام مرقوم تھے، ان لوگوں کے لیے جو اپنے پروردگار و آقا (کے قانونِ مکافاتِ عمل) سے ڈرتے ہیں، یعنی جو اہلِ آرزو و خشیت ہیں۔

حواشی نمبر ۷۱ - ہدایت کی اصطلاح قرآن کا مطلب ہے: انسان کی آخری منزلِ مقصود، جنت قرۃ العین کو جانے والی فطری و حسین راہِ راست۔

نمبر ۷۲ - رحمت وسیع المعانی اصطلاح ہے۔ اس کا مفہوم ایک لفظ میں بیان کرنا ہو تو وہ ہے: دُنیوی واُخروی حسنہ: دُنیوی حسنہ کا مطلب ہے کل حسین مادی و معنوی نعمتیں؛ اور اُخروی حسنہ سے مراد جنت قرۃ العین اور اس کی بے قیاس حسین اور اَن دیکھی نعمتیں ہیں۔

155 7 وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا
فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ
خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ

بعد ازاں، موسیٰؑ نے اپنی قوم میں سے ستر مردانِ با اثر کو میری مقرر کردہ جائے لقاء پر لانے کے لیے چُن لیا (وہاں پہنچے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا تو) پھر زلزلے نے ان کو آلیا تو اُس نے (اللہ تعالیٰ سے) عرض کیا: "پروردگارا! اگر تُو چاہتا تو اس سے پہلے بھی اُنھیں اور مجھے ہلاک کر سکتا تھا، کیا تُو ہمیں اس فعل کی پاداش میں ہلاک کر دے گا، جو ہم میں سے بے وقوف لوگوں سے سرزد ہوا؟ یہ سب کچھ ہمیں پرکھنے اور سان چڑھانے کے لیے ہوا ہے۔ ایسی آزمائش کے ذریعے (تیرا قانونِ مشیت واحترام آرزو و گمراہی کے خواہشمندوں کو) گمراہ ہونے دیتا ہے اور (اہلِ آرزو و خشیت کو) راہِ راست پر لگا دیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ) تُو ہی ہمارا سرپرست ہے، لہٰذا ہماری سیّآت کو محو کر دے اور ہماری حفاظت فرما؛ نیز ہم سے در گزر اور رجوع برحمت فرما، تُو بہترین بخشنے اور حفاظت فرمانے والا ہے۔

156 7 وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ
اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ

لہٰذا ہمارے لیے اِس دُنیا میں اور آخرت میں بھی حسنہ لکھ دے، یعنی اس دُنیا اور (اس کے زوج) آخر دونوں میں حسنہ یا حسین و مسرت انگیز نعمتوں کا مِلنا ہمارے لیے مقرر کر دے۔ یوں بھی ہم نے (ندامت اور اُمید مغفرت و رحمت کے ساتھ) تجھ سے رجوع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگ (اپنے کیے کی پاداش میں) میرے قانونِ مُجازات و مشیت کی رُو سے گرفتارِ بلا ہوتے ہیں؛ لیکن میری رحمت کل اشیاء یا موجودات کو محیط ہے۔ چنانچہ میں نے اسے، یا رحمت کو اُن لوگوں کے لیے مقرر کر دیا ہے جو جنت کی راہ مستقیم پر سفرِ زندگی کرنے کی آرزو اور جہنم کی راہوں پر چلنے سے ڈرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، نیز ہماری آیات، یعنی تعلیمات و احکامات اور قوانین کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔

157 7 اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

وہ لوگ جو (محمدؐ ہمارے) رسول -- نبیِ اُمی (نمبر ۳۷) (کی سنت حسنہ) کی پیروی کرتے ہیں، (جن کا ذکر) تورات اور انجیل میں مرقوم دیکھتے ہیں؛ جو اُنھیں المعروف، یعنی حسین و فطری باتیں اور کام کرنے کا حکم دیتے ہیں، اور المنکر، یعنی قبیح و غیر فطری باتوں اور کاموں سے روکتے ہیں؛ نیز طیبات، یعنی پاکیزہ و صحت افزا اور خوشگوار و قوت بخش ماکولات و مشروبات کو ان کے لیے حلال کرتے اور خبائث، یعنی گندی و مضرِ صحت اور مکروہ و ناگوار (چیزوں کو حرام کرتے ہیں؛ اور اُن پر سے) غیر فطری رسوم و ضوابط کے بوجھ اور طوق اُتارتے ہیں، لہٰذا جو لوگ اُن پر ایمان لائیں گے، ان کی حمایت و اعانت کریں گے، نیز اس النور یعنی رہ نما قرآن مجید (کے احکام و قوانین) کی، جو اُنؐ کے ساتھ بھیجا گیا ہے، پیروی کریں گے، یعنی ان کے مطابق عمل اور زندگی کریں گے، تو وہی لوگ مادی و معنوی ارتقاء کرنے والے ہوں گے۔

حواشی نمبر ۳۷۔ وہ شخص جس نے کسی بشر سے لکھنا پڑھنا سیکھا نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِس لحاظ سے اُمی تھے، لیکن آپؐ نے علمِ قُرآن براہِ راست الرحمٰن سے سیکھا تھا (الرحمٰن ۵۵: ۱-۲)۔

158 7 قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَاۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

(میرے نبیؐ! آپ اِس حقیقت کا) اعلان کر دیں کہ اے بنی نوعِ انسان! میں تم سب (افراد و اقوام) کے لیے اللہ تعالیٰ کا رسول یا پیغمبر ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول۔ نبی امی (۷۵) پر ایمان لائو، جو اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات (۷۶)، یعنی قوانین و احکام پر ایمان رکھتا ہے۔ اب تم اس کا اتباع کرو، یعنی اس کے نقشِ قدم پر سفرِ زندگی کرو تاکہ تم راہِ راست پر گامزن ہو کر اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائو (جو جنت قرۃ العین ہے)۔

حواشی نمبر ۷۴ - لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا معبود و مقصود اور حاکم و مُطاع سمجھنا یا بنانا شرک ہے، جو ناقابلِ معافی ظلم عظیم ہے۔

نمبر ۷۵ - نبی امی کا مطلب ہے کہ آپؐ نے کسی شخص سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا تھا۔ اس میں یہ حکمت تھی کہ آپؐ نے چونکہ براہِ راست رب رحمٰن کا تلمیذ اور پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم، نیز کل بنی نوعِ انسان کا معلم و مزکی بننا تھا، لہٰذا آپ کا کسی بندے کا متعلّم و تلمیذ بننا، آپؐ کے مناصبِ جلیلہ کے منافی اور شایانِ شان نہ تھا۔

۷۶ - کلماتِ الٰہیہ: بعض مفسرین و مترجمین کے نزدیک اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی تمام کتب و صحائف ہیں؛ لیکن آیہ فکر انگیز کے تیور ہمارے مذکور ترجمے پر دلالت کرتے ہیں۔

159 7 وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ

اور موسیٰؑ کی قوم میں ایک ہم کیش گروہ (= اُمّۃ) ایسا بھی تھا جو الحق (= توراۃ) کے ساتھ لوگوں کو راہِ راست دکھاتا تھا اور اس کے مطابق (سچے) فیصلے کیا کرتا تھا۔

160 7 وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ
قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

مَّشْرَبَهُمْ ۗ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۗ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۗ
وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ ہم کُفو قبائل میں تقسیم کر دیا۔ جب انھوں نے موسیٰؑ سے بے آب و گیاہ صحرا میں پانی (کے وسائل) کے لیے درخواست کی تو ہم نے اُنھیں بذریعہ وحی و تنزیل حکم دیا کہ اپنا عصافُلاں چٹان پر مارو (Smite with your staff that rock)۔ چنانچہ (انھوں نے ایسا ہی کیا تو) اس سے ان کے لیے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (Gushed out)۔ تمام قبائل نے اپنے اپنے گھاٹ کی تعیین کر لی۔ نیز (ان کو دھوپ اور بھوک کی شدت سے محفوظ رکھنے کے لیے) ہم نے اُن کے اوپر گھٹاؤں کو سایہ فگن کر دیا، اور ان کے لیے منّ (گوندی ایسا خوشگوار اور مُقوی اور شیریں پھل) اور سلویٰ (پرندے جن کا گوشت لذیذ و صحت افزا تھا) کثرت سے پیدا کر دیے۔ (اور حکم دیا کہ) ہم نے جو نعمتیں عطا کی ہیں، ان میں سے پاکیزہ و صحت افزا اور خوشگوار غذائیں نوشِ جاں کرو (لیکن انھوں نے ہماری ہدایات کے برعکس غلط راستوں پر سفرِ زندگی کرنا اور اعمالِ سُوء کرنا شروع کر دیا)۔ اس طرح انھوں نے ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا، بلکہ اپنے اوپر ستم ڈھائے، یعنی اپنے آپ کو اہلِ نار بنا لیا۔

161 7 وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ
وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۗ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ

اور (اِس تاریخی واقعہ سے عبرت پکڑو کہ) جب ہم نے انھیں حکم دیا تھا کہ اس شہر (یروشلم) میں جا کر سکونت اختیار کر لو۔ اس میں جہاں سے چاہنا، نعمتیں نوشِ جاں کرنا؛ لیکن شہر کے دروازے سے حِطّۃٌ، یعنی کلمۂ استغفار پڑھتے، عجز و فروتنی کے ساتھ داخل ہونا۔ (اگر تم نے ایسا کیا تو) ہم تمھاری خطاؤں کے آتشیں اثرات محو کریں گے۔ حُسنِ عمل و احسان کرنے والوں کو مزید فضل و کرم سے نوازیں گے۔

162 7 فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ

لیکن ان میں سے جو لوگ اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے، اُنھوں نے اس کلمے کو جو ہم نے اُنھیں بتایا تھا، کسی اور کلمے سے بدل ڈالا؛ نتیجتاً، ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق ان لوگوں پر جو ظلم شعار بن چکے تھے، آفاتِ سماوی نازل ہوئیں۔

163 7 وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ
تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ ۚ كَذٰلِكَ ۛ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

ان بنی اسرائیل سے اُن اہل بستی کے متعلق دریافت کرو جولبِ دریا واقع تھی (کہ ان کا مآل کیا ہوا تھا؟) ہوا یہ کہ وہ سبت کا حکم امتناعی ماننے کے بجائے اس سے سرکشی کرنے لگے تھے۔ ہفتے کے دن (چونکہ یہود حکمِ امتناعی کی وجہ سے مچھلیوں کا شکار نہیں کرتے تھے، لہٰذا اپنے جبلی مشاہدے (Instinctive experience) کی بناء پر اُن کی مچھلیاں اُن کے قریب (لب دریا) آجاتی تھیں؛ لیکن دوسرے دنوں میں چونکہ سب کا حکم امتنائی نہ تھا اور لوگ مچھلیوں کا شکار کرتے تھے)، اس لیے وہ ان کے قریب (لبِ دریا) نہ آتی تھیں۔ وہ چونکہ قانون شکنی کرتے رہتے تھے، اس لیے ہم (اپنے قانونِ تدبیری کے مطابق) ان کو سب کے حکم امتناعی کے ذریعے آزماتے تھے (تاکہ وہ اپنی اصلاح کر کے راہِ راست پر آجائیں)۔

164 7 وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

اور (یہ واقعہ بھی ہمیں یاد دلاتا ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا ہماری از بس اہم معاشرتی ذمے داری ہے۔) جب ان میں سے ایک ہم کیش جماعت نے (ناصحین سے) کہا تھا: ''آپ اس قوم کے لوگوں کو کیوں (لاحاصل) پند و نصیحت کرتے رہتے ہیں، جنھوں نے انجامِ کار، اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات) ہلاک کرنے یا سخت عذاب دینے والا ہے''؟ انھوں نے جواب دیا: ''اس لیے کہ ہم تمھارے پروردگار و آقا کے حضور (امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی) ذمے داری سے سُرخرو ہو سکیں، اور اس لیے بھی تاکہ ان (سرکش و نافرمان لوگوں کے دلوں) میں تقویٰ کا احیاء ہو جائے، یعنی ان میں جنت کو جانے والی راہِ راست پر سفر زندگی کرنے کی آرزو اور جہنم کی راہوں پر چلنے کی خشیت زندہ و فعال ہو جائے۔

165 7 فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٕيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

چنانچہ جب انھوں نے ان احکام کو فراموش کر دیا، جن کی انھیں یاد دہانی کرائی جاتی تھی تو ہم نے اپنے قانونِ مُکافاتِ عمل کے مطابق) ان لوگوں کو بچالیا جو دوسروں کو اعمالِ سُوء یا منکر سے منع کرتے رہتے تھے (نمبر۷۷) (یعنی نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے رہتے تھے)، لیکن ظلم وجرم کی راہوں پر چلنے والوں کو ہمارے قانونِ مجازات نے گرفت میں لے کر دست نگری و محرومی کی اذیتوں میں مُبتلا کر دیا، کیونکہ عہد شکنی و نافرمانی کرنا ان کا شعار بن چکا تھا۔

حواشی نمبر۷۷۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نہی عن المنکر افرادِ معاشرہ کی از بس اہم ذمے داری ہے، لہٰذا جو لوگ اپنی اس ذمے داری کو پورا نہیں کرتے، اُن کا حشر بھی مجرموں کے ساتھ ہوتا ہے، دنیا وآخرت دونوں میں۔

166 7 فَلَمَّا عَتَوۡا عَنۡ مَّا نُهُوۡا عَنۡهُ قُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ

(جب نصیحتیں ان پر کارگر نہ ہوئیں اور نہ اس کا امکان ہی رہا) اور جس عملِ سُوء سے انھیں منع کیا جاتا تھا، اُسے کرتے کرتے وہ حد سے تجاوز کر گئے تو ہم نے (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) حکم دیا تھا کہ سرشت وشعار میں بندر بن جاؤ (نمبر۷۸)، ذلیل و رُسوا اور ٹھکرائے ہوئے۔(Be ye apes in nature and behavior, despised and loathed)

حواشی نمبر۷۸۔ اس قسم کے محاورے تمثیلی ہوتے ہیں اور ہر زبان میں پائے جاتے ہیں، مثلاً انگریزی میں کہتے ہیں: She is swine، یعنی وہ عورت سورنی ہے۔ اُردو میں کہتے ہیں: فلاں شخص تو سُور ہے، کتا ہے، بھیڑیا ہے۔ فارسی میں کہتے ہیں: فُلاں سگِ دُنیا است: وہ دنیا کا کتا ہے۔ ایسے محاورے درندوں یا جانوروں کی شکل وصورت پر نہیں، بلکہ ان کی سرشت وشعار پر دلالت کیا کرتے ہیں۔

علاوہ بریں، تاریخ شاہد ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی فرقہ شکل وصورت کے اعتبار سے بندر یا یا خنزیر نہیں بنا تھا۔

167 7 وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبۡعَثَنَّ عَلَيۡهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ يَّسُوۡمُهُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيۡعُ الۡعِقَابِ‌ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَـغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

اب (میرے نبیؐ)! یہ حرفِ آخر بھی غور سے سنو کہ جب نبی اسرائیل کی سرکشیاں حد سے بڑھ گئیں اور ان کی رجعت وانابت کا امکان جاتا رہا تو) آپ کے پروردگار وآقا نے (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق بذریعہ وحی) اعلان کر دیا کہ وہ قیامت تک اُن پر ایسے لوگ مسلط کرتا رہے گا، جو اُنھیں ذلت آمیز عذاب کا مزہ چکھاتے رہیں گے۔

یقین جانو کہ تمہارا پروردگار وآقا (اپنے قانونِ مُجازات کے مطابق) ساتھ ساتھ سزا دیتا رہتا ہے، یعنی اس کے قانون کے مطابق اعمالِ سُوء کے آتشیں و غم انگیز اثرات قلب پر مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ فطرۃ سیّآت کو محو کرنے اور تحفظ دینے والا- بے حد ترس کھانے، در گزر کرنے اور از بس رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

168 7 وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

پھر ہم نے (اُن کی آرزو کے مطابق) اُن کی ہم کیش جماعتیں بنا کر دنیا میں منتشر کر دیا (اس طرح ان کی مرکزیت نہ رہی۔ مرکزیت نہ رہے تو قوم کے اجتماعی اتحاد و اتفاق کا اِمکان نہیں رہتا)۔ ان میں صالح، یعنی عدل و حسنِ عمل کرنے والے بھی ہیں اور کچھ ان کے علاوہ بھی، یعنی طالح یا مفسد وظالم۔ (ہم اپنی رحمت سے) اُن کو حسنات، یعنی مسرت انگیز نعمتوں اور سیّآت یا خوف آفرین و غم انگیز مصائب کے ذریعے آزماتے رہتے ہیں تاکہ ہم سے رجوع کریں، یا اعمالِ سُوء سے باز آجائیں۔

169 7 فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۗ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۗ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

اُن کے بعد ناخلف ان کے جانشین اور وارث الکتاب ہوئے۔ (ان کی نفسیاتی کیفیت اور روش یہ تھی کہ) اس دنیائے دَنی کا مال و متاع ہتھیا لیتے تھے (اور اس کے جواز میں کہتے کہ) اس کے آتشیں و منفی اثرات ہمارے قلب پر سے محو ہو جائیں گے۔ پھر اگر ایسا ہی مال و متاع اُن کے پاس آجاتا تو اُسے بھی ہتھیا لیتے (اور کوئی باک محسوس نہ کرتے)۔ کیا (وہ یہ نہیں جانتے کہ) اُن سے الکتاب میں یہ مضبوط قول و قرار نہیں لیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے متعلق سچ کے سوا کچھ اور نہیں کہیں گے؟ نیز یہ لوگ اس کتاب کو پڑھتے پڑھاتے بھی رہتے ہیں)۔ (یہ بھی اسی الکتاب میں لکھا ہے کہ) جو لوگ جنت کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی آرزو رکھتے اور جہنم کی راہوں پر چلنے سے گریزاں و ترساں رہتے ہیں، ان کے لیے (اس دُنیا سے) دارالآخرت (نمبر ۷۹) جو الحیوان ہے)، یعنی جنت جاودانی کہیں بہتر ہے۔ کیا تم اتنا بھی سوچتے سمجھتے نہیں؟ (نمبر ۸۰)

حواشی نمبر ۷۹- دارالآخر سے مراد جنت یا حسنُ المآب ہے، یعنی امن و سلامتی اور حُسن و سُرور کا گھر۔

نمبر ۸۰ - اگر انسان یہ حقیقت سمجھ لے، یعنی اس کا ادراک بالیقین کر لے تو سگِ دُنیا بننے کے بجائے متقی و گرویدۂ جنت بن جائے۔

170 7 وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ

اور جو لوگ الکتاب سے فکری و عملی رابطہ اُستوار رکھتے ہیں؛ دوسرے لفظوں میں، اس میں مرقوم اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام او رتعلیمات وہدایات کے مطابق کُل زندگی کرتے ہیں، نیز نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں تو ہم (اپنے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق) اپنی اور افرادِ معاشرہ کی اصلاح کرنے والوں کا اجر، یعنی حسنات ضائع نہیں ہونے دیں گے (نمبر ۸۱)

حواشی نمبر ۸۱ - اس سے مستنبط ہوا کہ مصلحین وہ ہیں جو کتاب اللہ سے اپنا راستہ اُستوار رکھتے اور نظامِ صلوٰۃ قائم کرتے ہیں۔

171 7 وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(مُشرک اقوامِ عالم کی طرح بنی اسرائیل میں بھی بعض لوگ زلزلہ کے متعلق اس مشرکانہ توہمّ میں مبتلا تھے کہ پاتال میں بیل دیوتا ہے، جس نے دھرتی یا زمین کو اپنے ایک سینگ پر اُٹھا رکھا ہے۔ جب اس کا وہ سینگ تھک جاتا ہے تو وہ دھرتی کو اپنے دوسرے سینگ پر اُٹھاتا ہے تو زلزلہ آتا ہے۔ بنی اسرائیل کو بیل دیوتا کے مشرکانہ عقیدے سے نجات دلانے کے لیے)

اللہ تعالیٰ کے قانونِ طبیعی وتدبیری کے مطابق زور کا زلزلہ آیا جس کی شدت سے وہ پہاڑ، جو اُن کے اُوپر تھا اور جس کے دامن میں وہ تھے، لرزنے لگا۔ انھوں نے گمان کیا گویا وہ ڈھانپ لینے والا سائبان ہے جو اُن پر گرا چاہتا ہے (نمبر ۸۲)۔

(وہ بیل دیوتا سے ڈرنے لگے۔ ہم نے کہا غیر اللہ سے ڈرنا چھوڑ دو، بلکہ) جو کچھ ہم نے تمھیں (الکتاب کی صورت میں) دیا ہے، اُسے مضبوطی سے تھام لو، یعنی اس سے فکری و عملی رابطہ مضبوطی سے اُستوار کر لو؛ اور اس میں جو (احکام وہدایات ہیں، ان پر عمل کرنے کی خاطر اُنھیں یاد رکھو اور ان کا ذکر کرتے رہو تاکہ تم میں تقویٰ کا احیاء ہو جائے، یعنی تم میں جنت کی راہِ راست پر سفر زندگی کرنے کی آرزو اور اس سے بھٹک جانے کی خشیت زندہ و فعال ہو جائے۔

حواشی نمبر ۸۲ - ہمارے اس ترجمے کو واضح طور پر سمجھنے کے لیے دو اہم نکات پیشِ نظر رہنا چاہئیں:

اوّلًا : قرآن مجید کااسلوب تمثیلی ہے۔ ثانیاً: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ لَآاِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ ۲: ۲۵۶):

(انسان کو چونکہ فکر و عمل اور انتخاب کی آزادی ودیعت کی گئی ہے، اس لیے) دین یا نظامِ زندگی کے اختیار کرنے میں کسی قسم کا جبر یا دباؤ جائز نہیں۔

172 7 وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ

اور (میرے نبیؐ! یہ بھی واقعیت ہے کہ عالم دَھر میں) آپ کے پروردگار وآقا نے بنی نوع انسان (Mankind) کی پشتوں (Loins or reins) سے اُن کی اولاد (Descendants) کو جو نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہونے والی تھی، (اپنے حکیمانہ قانونِ تدبیری و مشیت کے مطابق) نکالا (اور ان میں حق الیقین پیدا کرنے کے لیے انھیں اُن کی مخلوقیت و مربوبیت اور اپنی صفاتِ خالقیت و ربوبیت کا مشاہدہ کرایا) اور خود ان کو اُن کی مخلوقیت و مربوبیت کا شاہد ٹھیرایا اور پوچھا: ''کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ یعنی تمھیں نشو و نما دینے والا تمھارا آقا نہیں ہوں''؟

(سب چونکہ اس کی ربوبیت کا مشاہدہ کر چکے تھے،) انھوں نے جواب دیا؛ ''ہاں! تُو ہمارا پروردگار وآقا ہے؛ ہم نے مشاہدہ کیا اور شہادت دیتے ہیں''۔

(نفسِ انسانی کی شہادت چونکہ ابدی نوعیت کی تھی، اس لیے) ربِّ علیم و حکیم نے فرمایا: ''ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ تم روزِ قیامت یہ عذر پیش نہ کر سکو کہ ہم تو اس واقعیت سے بے خبر تھے کہ تُو ہمارا پروردگار وآقا ہے'۔ (نمبر ۸۳) حواشی نمبر ۸۳- یہ آیۂ بصیرت افروز انسان کو اِس اصلِ عظیم سے آگاہ کرتی ہے کہ عقیدۂ توحید اس کی فطرت میں مُضمر ہے۔

173 7 اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ

یا یہ عُذر پیش کرتے کہ (توحید واُلوھیت و ربوبیت کے عقیدے کو چھوڑ کر تعددِ آلہِ وار باب کا یہ) باطل عقیدہ تو اس سے پہلے بھی ہمارے باپ دادا یا اسلاف کا تھا جو شرک کرتے تھے، اور ہم تو اُن کی نسل سے متاخرین میں سے ہیں (للذا ان کی پیروی کرتے تھے) کیا تو ہمیں اس مشرکانہ فعل کی بناء پر تباہ و برباد کرنے کو ہے، جو باطل پرست و زیاں کار کرتے تھے؟ (نمبر ۸۴)۔

حواشی نمبر ۸۴ - المُبْطِلُونَ (باطل پرست و زیاں کار) کی اصطلاح کا استعمال قرآن حکیم کے اعجازات میں سے ہے۔ دلیل یہ ہے کہ شرک تو باطل پرستی اور دُوسرے زیاں کاری و زیاں پذیری ہے۔

174 7 وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

چنانچہ ہم اپنی آیات، یعنی ہدایات و تعلیمات اور قوانین واحکام کو اسی طرح واضح طور پر بیان کرتے ہیں (کہ یہ ہمارا معمول ہے) تاکہ لوگ ہماری یا ان کی طرف رجوع کریں۔

175 7 وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ

اب (ہمارے پیغمبرؐ!) ان لوگوں کو اس شخص کی سرگذشت پڑھ کر سنائیں، جسے ہم نے اپنے قوانین واحکام عطا کیے تھے، لیکن (ان کا تتبع اس پر شاق گزرا تو) وہ ان سے چھٹکارا پا کر نکل بھاگا۔ (یہ دیکھ کر) شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور اس پر قابو پالیا، نتیجتاً، وہ راہ گم کردہ لوگوں میں شامل ہو گیا۔

176 7 وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۗ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

اگر ہماری مشیت (۸۵) ہوتی، یعنی اگر وہ ہمارے قانونِ مشیت کے مطابق عمل کرتا تو ہم اسے رفعت یعنی عزت وفضیلت دیتے؛ لیکن وہ زمین پر جھکا رہا؛ یعنی دُنیوی مرغوبات ولذات اور مال و دولت کے حصول میں سرنگوں رہا (نمبر ۸۶) بالفاظِ دیگر، سگِ دُنیا بن گیا؛ اور اپنی نفسانی خواہشات (Lusts) کی تسکین میں لگا رہا۔ اس کی مثال کتے ایسی ہے کہ اسے پٹا باندھا جائے تو زبان لٹکائے ہانپتا رہے؛ اگر اُسے آزاد چھوڑ دو تو تب بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہے۔ یہ مثال ان افراد و اقوام پر صادق آتی ہے جو ہمارے قوانین و

احکام کی تکذیب کرتے ہیں۔ بہر حال، آپ یہ حکایاتِ (حکمت آموز) لوگوں کو سُناتے رہیں تاکہ وہ ان میں تفکر (۸۷) بالحق کریں۔

حواشی نمبر ۸۵ - اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ ہے کہ اس کے سب بندے جنت کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کریں؛ اس بناء پر ہم نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ نمبر ۸۶ - زمین پر سر جھکائے چرتے رہنا حیوانوں کا شعار ہے۔ کچھ اس وجہ سے وہ حسی۔ قلبی قوتوں سے محروم ہوتے ہیں۔ نمبر ۸۷ - تفکر بالحق کا مطلب ہے: عقلِ سلیم کے ساتھ حکیمانہ انداز میں بامقصد غور و فکر کرنا۔

177 7 سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ

کتنی بھیانک اور اندوہناک ہے مثال ان لوگوں کی جو ہمارے قوانین و احکام کو جُھٹلاتے ہیں، نتیجۃً، اپنے نفسوں پر ظُلم کرتے ہیں، یعنی انھیں رہینِ خوف وحُزن یا اہلِ نار بناتے ہیں۔

178 7 مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کے تتبع میں جنت کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرتے ہیں، وہی ہدایت یافتہ ہیں، یعنی وہی اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچنے والے ہیں، جو جنت قرۃ العین ہے۔ بخلاف اس کے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین سے مُنہ موڑ کر راہِ راست سے بھٹک جائیں، وہی (حقیقت میں) نُقصان اُٹھانے والے ہیں، یعنی دُنیوی و اُخروی حسنہ سے محروم ہونے والے ہیں۔

179 7 وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ
بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ
اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ

ہم نے جن و انس تخلیق کیے، جن میں اکثریت اہلِ نار یا دوزخیوں کی ہے (نمبر ۸۸)؛ بدیں وجہ کہ انھیں سوچنے سمجھنے کے لیے قلبی نظام دیا ہوا ہے مگر وہ اس سے تفکر بالحق و ادراک بالحق یا صحیح طور پر سوچنے سمجھنے کا کام ہی نہیں لیتے۔ ان کو بصری نظام یا آنکھیں ودیعت کی ہوئی ہیں، لیکن وہ ان سے مشاہدہ بالحق یا غور سے دیکھنے کا کام ہی نہیں لیتے۔ ان کو سمعی نظام یا کان ودیعت کیے

ہوئے ہیں، مگر وہ ان سے شنیدِ حق یا یچ سننے کا کام ہی نہیں لیتے۔ وہ حیوانوں ایسے ہیں، بلکہ راہ و منزل کے لحاظ سے اُن سے بھی گئے گزرے ہیں۔ ایسے ہی لوگ (احکام الٰہیہ، اپنی بے رہروی اور مآل سے) بے خبر و بے پروا ہوتے ہیں۔

حواشی نمبر ۸۸ - اس قسم کے تراجم سے "ہم نے جن وانس کی اکثریت کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے"، اللہ تعالیٰ کی صفاتِ رحمانیت ورحیمیت، غفاری وربوبیت اور عدالت کی تکذیب لازم آتی ہے۔

180 7 وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ
اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

صفات حسنہ (Most Beautiful and Sublime Attributes) اللہ تعالیٰ کی ہیں؛ لہٰذا اُسے صرف انہی کے ساتھ پکارا کرو (Call upon Him)، یعنی اس سے استدعا کیا کرو۔ جو لوگ اس کی صفات میں کج اندیشی و کج روی اختیار کرتے ہیں (Use profanity in His Attributes)، اُنھیں ان کے حال پر چھوڑ دو، وہ (قانونِ مکافاتِ عمل کی رو سے) جلد اپنے کیے کا بدلہ پالیں گے۔

181 7 وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ

واقعہ یہ ہے کہ جن جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کو ہم نے تخلیق کیا ہے ان میں ایک ہم کیش جماعت ایسے لوگوں کی بھی ہے جو "الحق"، یعنی قرآنِ حکیم کے قوانین واحکام کے ساتھ لوگوں کو (زندگی کے ہر شعبے میں) راہِ راست دکھاتے ہیں، اور انہی کے ساتھ وہ انفرادی واجتماعی معاملات میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔ حواشی نمبر ۸۹ - قرآن مجید کی رو سے وہ خود الحق ہے۔

182 7 وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ

جو لوگ ہماری آیات، یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات کو (قولًا یا فعلًا) جھٹلاتے ہیں، ہم (اپنے قانونِ مجازات وامہال کے مطابق) بتدریج (Gradually) ایسے طریقے سے انھیں ہلاکت وبربادی کے اُس مقام تک لے آتے ہیں، جس کا ان کو سان گمان تک نہیں ہوتا۔

183 7 وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ

اور میں انھیں مہلت (Respite) پر مہلت دیتا رہتا ہوں۔ یاد رکھو! میرا قانونِ تدبیری محکم اور اٹل ہے۔

184 7 اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

کاش! یہ (بہتان طرز) لوگ تفکر بالحق کرتے تو انھیں یقین ہو جاتا کہ اُن کے رفیق و ہم نشین (Comrade) میں جنون یا دیوانگی کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ وہ تو (اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ اور اس کے بندوں کو ان کے اعمالِ سُوء کے عواقب اور قدرت کے قانونِ مکافاتِ عمل کی پکڑ سے) صاف صاف متنبہ کرنے والے (A perspicuous warner) ہیں۔ (نمبر ۹۰)

حواشی نمبر ۹۰ - یہ آیۂ حکمت آموز ہمیں اس اصل سے آگاہ کرتی ہے کہ عقلِ سلیم اور منطق کا فتویٰ ہے کہ جو شخص لوگوں کو اعمالِ سُوء کے بھیانک اور اندوہناک نتائج و عواقب سے صاف صاف ڈرانے والا ہو اور وہ ہرگز دیوانہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ صرف دانا و بینا اور صاحبدل شخص ہی کر سکتا ہے۔

185 7 اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ

کیا یہ لوگ آسمانوں اور زمین کی اقلیم (Dominion) (کے معجزانہ نظام) اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ اشیاء (کی خلقت) میں غور و فکر نہیں کرتے، نیز اس امکان میں کہ اُن کی ہلاکت کا وقت قریب آپہنچا ہو۔ (اس حکمت آموز و عبرت انگیز مشاہدے کے بعد بھی اگر وہ قرآن حکیم کی بات نہیں مانتے تو) پھر کس بات پر ایمان لائیں گے؟۔

186 7 مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

جو لوگ جنت کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کے بجائے جہنم کے راستوں پر سفر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ احترامِ آرزو و آزادی کے مطابق) ان کو انہیں راستوں پر سفرِ زندگی کرنے دیتا ہے۔ (نمبر ۹۱) پھر انھیں کوئی دوسرا راہِ راست پر نہیں لا سکتا؛ نتیجتاً، انھیں اُن کی سرکشی (Contumacy) میں سرگرداں رہنے دیتا ہے۔

حواشی نمبر ۹۱ - یہ ترجمہ کہ "خدا جس شخص کو گمراہ کرے" اس بناء پر غلط ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ، مثلاً رحمتِ بے پایاں، غفاری و کریمی کی تکذیب لازم آتی ہے۔

187 7 يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا
يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ
حَفِیٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

(میرے نبیؐ !) آپ سے ساعتِ صِفر (Zero Hour) یا قیامت سے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ وہ کب وقوع پذیر ہو گی؟آپ اُن پر واضح کر دیں کہ اس کا علم صرف میرے پروردگار وآقا کو ہے (اور کسی کو نہیں ہے)۔ وہی اُسے اس کے وقتِ مقرر پر ظاہر کرے گا۔ یہ وقت آسمانوں اور زمین پر بڑا بھاری ہو گا۔ وہ یعنی قیامت تم پر ناگہاں و دفعتاً آئے گی۔ وہ آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں جیسے آپ اس کی تحقیق کیے بیٹھے ہوں۔ ان پر واضح کر دیں کہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے (اور کسی کو نہیں ہے)۔ لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت سے) واقف نہیں۔

188 7 قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ
الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

(میرے نبیؐ !) آپ لوگوں کو (صاف صاف) بتا دیں کہ "مجھے اپنے آپ کو نفع و نقصان پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں؛ البتہ جو مشیت الٰہی ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت کے مطابق ایسا ہو سکتا ہے)؛ اور اگر مجھے غیب (Unseen) کا علم (نمبر ۹۲) ہو تو میں بہت سامال و متاع اور دوسری منفعت بخش چیزیں اپنے لیے جمع کر لیتا؛ نیز مجھے ضرر نہ پہنچتا (نمبر ۹۳) (اصل یہ ہے کہ) میں تو ان کے لیے جو (حق و صداقت کو) ماننے والے ہیں، اعمالِ سُوء کے عبرت انگیز اور بھیانک نتائج و عواقب سے خبردار کرنے والا (نذیر) اور اعمالِ صالحہ کے حسین و سدابہار ثمرات کی خوشخبری دینے والا (بشیر) ہوں"۔

حواشی نمبر ۹۲ - اس آیۂ بصیرت افروز سے مشرکوں کو عبرت پکڑنا چاہیے جو اپنے سادات واکابر، ائمہ و مشائخ یا پیر و فقیر وغیرہ وغیرہ کو عالم الغیب مانتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہیے کہ اگر پیغمبر اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا تو ان کے "ان معبودانِ ساختہ" کو کیسے علمِ غیب ہو سکتا تھا یا کسی اور کو کیسے ہو سکتا ہے؟

نمبر ۹۳ - اسی طرح اگر پیغمبر اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو نفع و نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے ہیں، تو دوسرا کون کسی اور کو نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت رکھ سکتا ہے؟

189 7 هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ
اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ
اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے (اے بنی نوعِ انسان!) تمھیں اکیلے مشخصہ (نمبر ۹۴) (Thing personified) سے (درجہ بدرجہ ارتقائی منہاج میں) پیدا کیا، اور اس میں (مضمر) اس کے زوج (Mate) کو اپنے قانونِ فلق وجذبۂ پیدائی (نمبر ۹۵) (Law of Splitting and Passion for Self-appearance) کے مطابق) علیحدہ کر دیا (اور وہ زوجین بن گئے) تا کہ تم ایک دوسرے سے تسکین حاصل کرو۔ پھر جب مرد اس سے ہم آغوش ہوتا ہے تو عورت ہلکا سا بوجھ اُٹھا لیتی ہے، (یعنی اُسے حمل ہو جاتا ہے جو ابتداء میں ہلکا سا ہوتا ہے)، اس لیے اسے لے کر چلتی پھرتی اور کام کاج کرتی رہتی ہے۔ بعدازاں، جب وہ بھاری ہو جاتا ہے تو دونوں اپنے پروردگار و آقا سے استدعا کرتے ہیں کہ ہمیں صالح (یعنی خَلق و خُلق کے اعتبار سے) صحیح و سالم بچہ عطا فرما تا کہ ہم تیری نعمتوں کی قدر اور تیرا شکر کرنے والے بن جائیں۔

حواشی نمبر ۹۴- اُوپر متن (Text) میں لفظ نفس اصطلاح کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ حیاتیاتی جرثومہ بھی کیا گیا ہے، لیکن مسلسل تفکر بالحق کے نتیجے میں اور ربِّ رحمٰن کی رحمت سے یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ "نفس" ایک مشخص وجود تھا؛ اس بناء پر اس تلمیذ القرآن نے اس کے لیے "مشخصہ" کی تعبیر اختیار کی ہے۔

نمبر ۹۵- اللہ تعالیٰ کا قانونِ فلق وجذبۂ پیدائی یہ ہے کہ جب کسی چیز میں جوشِ نمو کی شدت بے اختیار ہو جاتی ہے تو وہ اپنے پردے یا پردوں کو پھاڑ کر ایک منفرد وجود کی صورت میں باہر نکل آتی ہے، جیسے دانۂ روئیدہ زمین کے پردے کو پھاڑ کر اور بچہ رحمِ مادر کے پردوں کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔

190 7 فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
یُشْرِكُوْنَ

پھر جب اللہ تعالیٰ (اُن کی دعا قبول کر کے) انھیں صالح بچہ عطا کرتا ہے تو وہ اس بچے کی ولادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوروں (زندہ اور مُردوں، بزرگوں، اماموں اور پیروں فقیروں وغیرہ) کو شریک ٹھیرانے لگتے ہیں۔ (کاش! وہ سوچتے سمجھتے کہ) جن کو وہ اللہ تعالیٰ کا ہمسر ٹھیراتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی شان اُس سے کہیں بُلند و برتر ہے۔

191 7 اَيُشۡرِكُوۡنَ مَا لَا يَخۡلُقُ شَيۡـًٔـا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ

کیا یہ (ظالم و جاہل) ان کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر و مُعاون قرار دیتے ہیں، جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ خود مخلوق ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں؟)۔

192 7 وَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ نَصۡرًا وَّلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ

وہ نہ تواُن کی مدد کرنے کی مقدرت رکھتے ہیں اور نہ اپنے آپ ہی کی مدد کر سکتے ہیں۔

193 7 وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ‌ ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صٰمِتُوۡنَ

اور اگر تم انھیں "الھدیٰ"، یعنی جنت کو جانے والی راہِ راست پر آنے کی دعوت دو تو کبھی تمھارے پیچھے نہیں لگیں گے؛ لہٰذا ان کو دعوت دو یا خاموش رہو، تمھارے لیے یکساں ہے (نمبر ۹۶)۔

حواشی نمبر ۹۶- جو لوگ اپنے سادات واکابر اور مشائخ کی کورانہ تقلید میں اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں، وہ کسی کی بات نہیں سُنا کرتے۔

194 7 اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ

(مشرکو!) اللہ تعالیٰ کے سوا جن ہستیوں کو تم پکارتے ہو، وہ تو تمھاری طرح بندے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے محتاج وسائل بندے) اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو (کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرح سمیع و مجیب الدعوات ہیں) تو انھیں (اپنی حاجت روائی و مشکل کشائی کے لیے) پکارو۔ پھر چاہیے کہ تم کو جواب دیں، یعنی تمھاری دُعا قبول کر کے دکھائیں۔

195 7 اَلَهُمۡ اَرۡجُلٌ يَّمۡشُوۡنَ بِهَاۤ‌ اَمۡ لَهُمۡ اَيۡدٍ يَّبۡطِشُوۡنَ بِهَاۤ‌ اَمۡ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ يُّبۡصِرُوۡنَ بِهَاۤ‌ اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ

(جن اصنام کی تُم پرستش کرتے ہو، کیازندہ ہستیوں کی طرح) ان کے پائوں ہیں کہ چلیں پھریں؛ یا کیاان کے ہاتھ ہیں کہ ان سے (کوئی چیز) پکڑ سکیں؟ یااُن کی آنکھیں ہیں کہ اُن سے دیکھ سکیں؟ یا کیاان کے کان ہیں کہ ان سے سُن سکیں؟

(میرے پیغمبرؐ !) ان کو چیلنج دیں کہ (مجھے ضرر پہنچانے کے لیے) اپنے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کو بُلانے کے لیے پکارو (بار بار پکارو)۔ پھر تم سب میرے خلاف مکر وفریب کے دامِ ہمرنگِ زمین پھیلائواور مجھے ذرامہلت نہ دو (کہ میں سدِّ باب کر سکوں۔ پھر تمھیں حق الیقین ہو جائے کہ بے جان اصنام کسی کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں نہ سنوار سکتے ہیں)۔

196 7 اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ

یقیناً میرا حامی وکارساز اللہ تعالیٰ ہے، جس نے (مجھ پر بذریعہ وحی و تنزیل اپنی یہ) کتاب نازل کی ہے، اور وہی عدل واحسان کے کام کرنے والوں کی حمایت وکارسازی کیا کرتا ہے۔

197 7 وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ

بخلاف اس کے، جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا (استمداد کے لیے) پکارتے ہو، وہ نہ تو تمھاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی مدد ہی کر سکتے ہیں۔

198 7 وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۗ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا
يُبْصِرُوْنَ

اگرآپ ان (مشرک) لوگوں کو جنت کی راہِ راست پرآنے کی دعوت دیں تو وہ سننے کے نہیں۔اورآپ انھیں دیکھیں گے کہ وہ (بظاہر) آپ کی طرف تک رہے ہیں، لیکن حقیقت میں کچھ دیکھ نہیں رہے ہوتے۔

199 7 خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

(میرے پیغمبرؐ ! سربراہِ مملکت کی حیثیت سے زکوٰۃ کی طرح (نمبر ۹۷) لوگوں سے العفوٰ، (نمبر ۹۸) یعنی حُسنِ ضرورت سے زائد (Surplus) بیکار ومجہول اور خوابیدہ (Idle, shy, barren) مال ومتاع وصول کرلو (نمبر ۹۹)۔ اورانھیں عدل واحسان کو

حکم دو، لیکن جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو(Turn away from the ignorant) (اور ان کی اس بارے میں کوئی حجت نہ سنو!)۔

حواشی نمبر ۹۷ - خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً (التوبہ ۹:۱۰۳: اے پیغمبر!) ان یعنی صاحب نصاب لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرو۔

نمبر ۹۸ - العَفۡو کے لیے دیکھیے البقرہ ۲۱۹:۲۔ قرآن مجید نے "العَفۡو کو معافی یا درگزر کے معانی میں کہیں استعمال نہیں کیا۔ لہٰذا یہاں اس کے معنی مُعافی یا درگزر کرنا درست نہیں۔

نمبر ۹۹ - اس آیۂ بصیرت افروز کے سیاق و سباق کے لحاظ سے خُذِ العَفۡو کے وہی معانی ہیں جو اوپر دیے گئے ہیں۔

200 7 وَاِمَّا يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ

اگر شیطان کی وسوسہ اندازی سے آپ (نمبر ۱۰۰) میں کوئی وسوسہ خلش پیدا کرے تو آپ فوراً اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں اور اس کی پناہ میں آجائیں (Take refuge in Him)؛ یقیناً وہ سب کچھ سننے والا -- سب اشیاء کا علم کلی رکھنے والا ہے۔ حواشی نمبر ۱۰۰- قرآن مجید کا یہ حُسنِ معمول ہے کہ وہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے، لیکن اس سے مقصود اس کے تمام جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکار ہوتے ہیں۔

201 7 اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ

اصل یہ ہے کہ جن لوگوں کو راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی آرزو اور گمراہی کی خشیت ہوتی ہے، وہ اگر شیطان کی وسوسہ اندازی سے کوئی خلش محسوس کرتے ہیں تو چونک اُٹھتے ہیں اور (شیطان کے دامِ تزویر کو) صاف دیکھنے لگے ہیں۔

202 7 وَاِخۡوَانُهُمۡ يَمُدُّوۡنَهُمۡ فِى الۡغَىِّ ثُمَّ لَا يُقۡصِرُوۡنَ

اور (بخلاف اس کے، جو لوگ اہلِ آرزو و خشیت نہیں ہوتے)، اُن کے بھائی بند ان کو کجروی و سرکشی میں کھینچے لیے جاتے ہیں، اور اس میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے (نمبر ۱۰۱)۔

حواشی نمبر ۱۰۱- اس میں یہ فکر انگیز نکتہ مضمر ہے کہ شیاطین یا شریر لوگ صرف ان کو گمراہ کرتے ہیں، جو راست روی کی آرزو نہیں رکھتے، بلکہ اس پر کجروی کو ترجیح دیتے ہیں۔

203 7 وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّ رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ

(میرے پیغمبرؐ !) جب نزولِ وحی میں تاخیر ہو جاتی ہے اور) آپ اُن کے لیے کوئی آیت یا حکم نہیں لاتے تو کہنے لگتے ہیں کہ آپ اپنی طرف سے کیوں احکام وضع نہیں کر لیتے؟ ان کو بتا دیں کہ (میں ایسا نہیں کر سکتا)؛ میں تو فقط ان احکام کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پروردگار وآقا کی طرف سے مجھ پر بذریعہ وحی نازل ہوتے ہیں۔ یہ تمھارے پروردگار وآقا کی طرف سے بصیرت افروز احکام ہیں، لیکن جو ان کو تسلیم بالیقین کر لیتے ہیں ان کے لیے راہِ راست پر سفرِ زندگی کے لیے ہدایات (Directions and Instructions) اور دُنیوی واُخروی حسنہ کے ذرائع بھی ہیں۔

204 7 وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

اور جب قرآنِ (مجید) پڑھا جائے تو اُسے گوشِ حق نیوش (اور توجہ) سے سُنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ (اس کے اثرات سے تمھارے اندر جما یا تی۔ نفسیاتی لمحہ وقوع پذیر ہو اور تم اس کے احکام پر عمل کرنے لگو، نتیجۃً، تمھیں رحمت یا دُنیوی واُخروی حسنہ حاصل ہو جائے۔

205 7 وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ فِىۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيۡفَةً وَّدُوۡنَ الۡجَهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ

(اے انسان !) اپنے پروردگار وآقا (کی صفات و تعلیمات اور احکام و قوانین) کو صبح وشام دل ہی دل میں جذبۂ قبولیتِ حق (نمبر ۱۰۲) اور (قانونِ مُکافاتِ عمل) کے خوف کے ساتھ بغیر آواز نکالے یاد اور ان میں تفکر بالحق کیا کرو، اور ان کی طرح نہ ہو جانا جو ان سے بے پروا (Negligent) ہیں۔ حواشی نمبر ۱۰۲— عربوں کے محاورے میں ضَرَعَ اِلَیۡھِمۡ کے معانی ہیں، جذبۂ قبولیت کے ساتھ اس بناء پر یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

206 7 اِنَّ الَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّكَ لَا یَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوۡنَهٗ وَلَهٗ یَسۡجُدُوۡنَ ۩

(میرے نبیؐ) جو لوگ آپ کے پروردگار و آقا کا تقرب رکھتے ہیں، وہ نخوت و پندار کے نشے میں آکر اس کی عبادت، یعنی طاعت و بندگی کرنے میں قطعاً عار محسوس نہیں کرتے، بلکہ ذوق و شوق سے اس کے احکام کی تعمیل میں لگے رہتے ہیں اور فقط اسی کے حضور سر تسلیم و رضا خم کرتے ہیں (کسی غیر اللہ کے سامنے جھکتے ہیں نہ اس کے احکام کی تعمیل ہی کرتے ہیں (نمبر ۱۰۳)۔

حواشی نمبر ۱۰۳۔ یہ اس آیۂ تمثیلی کا اصطلاحی ترجمہ ہے؛ اس لیے اصحّ و احسن ہے۔

1 8 یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ

(میرے پیغمبرؐ ! مجاہدین) آپ سے انفال (Spoils of war =، یعنی اموالِ غنیمت، غنائم یا غنیمتوں (نمبر ا) سے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ ان کو بتادیں کہ اموالِ غنیمت اللہ اور اس کے رسول کی مِلک ہیں (یعنی نظامِ اسلام کے استحکام و دفاع اور کل افراد کی فلاح و بہبود اور کفالت کلی کے لیے ہیں)۔ لہٰذا تم (اموالِ غنیمت کے بجائے) اللہ تعالیٰ کے قرب و رضوان کی آرزو و جستجو کرو اور اس کی دُوری و ناراضی سے ڈرتے رہو؛ نیز آپس میں صلح و صفائی سے رہو سہو۔ اگر تم ایمان لا کر نظامِ اسلام میں داخل ہوئے ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

حواشی نمبر ا- انفال (واحد نفل)۔ جنگ میں دشمنوں کا جو مال و منال ہاتھ لگے اُسے انفال کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اسے "غنیمت" سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ ظہورِ اسلام سے پہلے اعراب انفرادی طور پر جنگوں میں جو مالِ غنیمت لُوٹتے تھے، وہ ان کی ملکیت بن جاتا تھا۔ وہ اکثر مالِ غنیمت کے لالچ میں جنگیں لڑا کرتے تھے۔ اس لالچ یا جذبۂ محرکہ کے سدِّ باب کے لیے ربِّ رحمٰن نے اموالِ غنیمت کو افرادِ مملکتِ اسلامیہ کی ملکیت قرار دیا۔ مالِ غنیمت کی ایک اور قسم کو "فیٔ" کہتے ہیں۔ یہ اُس مالِ غنیمت کو کہتے ہیں جو جنگ لڑے بغیر ہاتھ آجائے۔

2 8 اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ

مؤمن اصل میں وہ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مُکافاتِ عمل اور اس کے بھیانک اور ہولناک نتائج و عواقب) کا ذکر کیا جائے تو مارے خوف کے ان کے دل لرز اُٹھتے ہیں۔ لیکن جب ان کو اُس کی آیاتِ (تبشیری) کا درس دیا جاتا ہے، یعنی اس کے احکام و تعلیمات پر عمل کرنے کے حسین و سرور انگیز نتائج و عواقب کو بیان کیا جائے تو اُن کے (ذوق و شوقِ عمل اور) ایمان میں اضافہ ہوتا ہے؛ نیز وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں، یعنی وہ اپنی حاجت روائی و مشکل کشائی، نصرت و حمایت اور مغفرت و ہدایت کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت پر انحصار کرتے ہیں، کسی غیر اللہ پر نہیں۔

3 8 الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ؕ

(نیز) وہ نظامِ صلوٰۃ (قرآن و سنہ کے مطابق) قائم کرتے ہیں (اور صلوٰۃ کے تمام تقاضے پورا کرتے ہیں)؛ اور جو مال و منال اور دیگر مادی و معنوی نعمتیں، جیسے جسمانی و دماغی صلاحیتیں، توانائیاں اور علم و ہنر ان کو عطا کی جاتی ہے، اُنہیں اس کے بندوں کی فلاح و بہبود، کفالت کلی اور مادی و معنوی ترقی، نیز نظام اسلام کی بقا و استحکام اور ملکی دفاع کے لیے صرف کرتے ہیں۔

4 8 أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُمْ دَرَجَٰتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

یہی دراصل سچے مؤمن ہیں۔ اُنھیں اللہ تعالیٰ (کے فضل و کرم) سے رفیع سے رفیع تر درجات ملتے رہیں گے؛ اور انھیں مغفرت و رزقِ کریم بھی ملتا رہے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کی سیّآت محو ہوتی رہیں گی اور ان کو تحفظ بھی فراہم کیا جائے گا؛ نیز اُنھیں طیب و باعزت روزی بھی بافراعت ملتی رہے گی۔

5 8 كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

لَكَٰرِهُونَ

(میرے نبیؐ!) جس طرح آپ اپنے پروردگار و آقا کی امتثالِ امر میں (نمبر ۲) عظیم و پائیدار مقصد کی خاطر اپنے گھر (مدینہ منورہ) سے باہر نکلے تھے (اسی طرح مؤمنوں کو بھی اس حکم کی تعمیل میں آپؐ کے ساتھ باہر نکلنا چاہیے تھا)، لیکن مؤمنوں کا ایک گروہ (اپنے عسکری و جارحانہ ساز و سامان اور اپنی انفرادی قلّت کے (پیشِ نظر) اسے ناپسند کرتا تھا۔

حواشی نمبر ۲۔ اِمتثالِ امر کا مطلب ہے حکم کی تعمیل میں۔

6 8 يُجَٰدِلُونَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ

يَنظُرُونَ

(یہ پیغمبر اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسِ مشاورت تھی، جس میں سب مسلمانوں کو اپنی رائے دینے کی آزادی تھی۔ اس میں مجاہدین کا ایک گروہ) باوجود اس کے کہ جنگ کی غایتِ حقیقی واضح کر دی گئی تھی، وہ (اپنے موقف کی حمایت میں) آپ کو قائل کرنے کی خاطر دلیل پر دلیل دیے جاتے تھے، کیونکہ انھیں ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے صرف وہ نہیں بلکہ سارے مجاہد مؤمنین صاف موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ (نمبر ۳)۔ حواشی نمبر ۳۔ ایک مشرقہ فرقہ جو صحابہ کرامؓ کا سخت دشمن ہے، ان کے

مفسرین نے اہل جنت مجاہدین کو منافق و بزدل ثابت کرنے کی خاطر اس آیۂ فکر انگیز کی تاویل بالباطل کی ہے، جو مشرکوں کا شعار رہا ہے۔

7 8 وَاِذۡ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحۡدَی الطَّآئِفَتَیۡنِ اَنَّہَا لَکُمۡ وَتَوَدُّوۡنَ اَنَّ غَیۡرَ ذَاتِ الشَّوۡکَۃِ تَکُوۡنُ لَکُمۡ وَیُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّحِقَّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَیَقۡطَعَ دَابِرَ الۡکٰفِرِیۡنَ

نیز (یہ واقعیت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ دو گروہوں (نمبر ۴) میں سے ایک گروہ بالضرور تمھارے ہاتھ لگے گا، یعنی تم اس پر غالب آؤ گے۔ اور (تم اپنی جنگی وانفرادی قوت کی کمی کے باعث ابو سفیان کے) غیر مسلح گروہ سے مزاحم ہونا چاہتے تھے (تاکہ تم قریش کو اقتصادی محاذ پر شکست دو) لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ (تمھارا تصادم ابو جہل کے لشکر جرار سے ہو اور تم ان کو شکستِ فاش دو) تاکہ اس کے قانونِ تدبیری کے مطابق حق یا سچ کو ثبات و دوام ملے اور کافروں (کی قوت) کی بیخ کنی ہو جائے۔

حواشی نبر ۴ - دو گروہوں میں سے ایک گروہ، تجارتی قافلہ تھا جو ابو سفیان کی قیادت میں تجارتی سامان لے کر شام سے آرہا تھا۔ دوسرا گروہ، قریش کا لشکر جرار تھا جس کا سپہ سالار ابو جہل تھا۔

8 8 لِیُحِقَّ الۡحَقَّ وَیُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ

ۚ تاکہ (اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ تدبیری و مجازات کے مطابق) حق، یعنی نظامِ اسلام کو ثبات و دوام دے (کہ حق کا خاصہ ثبات و دوام ہے) اور باطل (مُشرکانہ نظام) کو نابود کردے (کیونکہ اس کے ھیولے میں فنا کی صورت میں مضمر ہوتی ہے)، چاہے مجرموں (نمبر ۵) یا مُشرکانہ نظام کے علمبرداروں اور نظامِ اسلام کے خلاف نبرد آزما ہونے والوں کو کتنا ناگوار کیوں نہ گزرے۔

حواشی نمبر ۵ - اس سے ثابت ہوا کہ نظام اسلام کی مخالفت اور مشرکانہ نظام کی حمایت کرنا سنگین جُرم ہے۔

9 8 اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُرۡدِفِیۡنَ

پھر جب (تم پیغمبر اعظم و آخرؐ کے فیصلے کے اتباع میں میدانِ بدر میں دشمن کے لشکر جرار کے مقابلے میں صف آرا ہوئے تو) تم اپنے پروردگار سے فریاد و دعائے استعانت کرنے لگے (نمبر ٦) اس نے تمھاری استدعا قبول کی (اور فرمایا): میں ایک ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کروں گا، جو پے در پے آئیں گے۔

حواشی نمبر ٦ - اپنے مؤمنوں کی طرح سپہ سالارِ اعظم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے رب رحمٰن سے رو رو کر فریاد اور دعائے استمداد کرتے تھے (تفصیل کے لیے مترجم کی کتاب پیغمبر اعظم و آخرؐ (فیروز سنز لمیٹڈ)، ص ٦٨ ٤ بعد۔

10 8 وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اللہ تعالیٰ نے اس وعدۂ امداد کو تمھارے لیے مژدۂ (فتح) بنایا تھا تاکہ اس سے تم میں دلجمعی پیدا ہو جائے۔ اور یاد رکھو! فتح و نصرت اللہ تعالیٰ (کے قانون صبر و ثبات پر عمل کرنے) سے ملا کرتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبِ سطوت و قدرت - انتہائی دانا و بینا اور اپنے اُمور کمال دانشمندی سے سر انجام دینے والا ہے۔

11 8 اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً
لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ

(اللہ تعالیٰ کا یہ احسان بھی یاد کرو کہ) جب اُس نے تم پر غنودگی (Drowsiness) طاری کر دی تھی جس سے تمھارے دلوں میں امن و ثبات پیدا ہو گیا؛ ساتھ ہی اُوپر فضا سے پانی برسایا تاکہ اس پانی کے ذریعے تمھیں پاک و صاف اور تازہ دم کرے، اور تم سے شیطان (کے وسوسوں) کی نجاست رفع کرے اور تمھارے دلوں میں ربط و ضبط (Discipline) پیدا کر دے؛ نیز اس سے تمھارے قدم مضبوطی سے جما دے (تاکہ ان میں لغزش نہ آنے پائے)۔

12 8 اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ
قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

اس وقت آپ کے پروردگار و آقا نے فرشتوں کو وحی کی کہ میں آپ اور مؤمن مجاہدین کے ساتھ ہوں (نمبر ۷)، یعنی میری تائید و نصرت ان کے شاملِ حال ہے؛ لہٰذا ایمان والوں کی دلجمعی کرو اور ان کو ثابت قدم رکھو۔ میں ابھی کفر کرنے والوں کے دلوں میں (مؤمنوں کی) دہشت ڈالے دیتا ہوں۔ اب (مؤمنو!) ان (کافروں) کی گردنیں مارو اور ان کی ایک ایک پور مار کر توڑ ڈالو۔

حواشی نمبر ۷ - آیۂ جلیلہ کا مضمون اور خطاب صاف بتا رہا ہے کہ "اَنِّیْ مَعَکُمْ" کی ضمیر کا مرجع نبی اکرمؐ اور آپؐ کے مجاہدین ہیں، فرشتے نہیں ہیں۔

13 8 ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول، یعنی اللہ تعالیٰ کے نظام اسلام اور اُسے قائم کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے تھے (Contended against)۔ چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نظام اسلام کی مخالفت کریں گے، یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات، ان کے اعمالِ سُوء کے مطابق) سخت سزا دینے والا ہے (نمبر ۸)

حواشی نمبر ۸ - یاد دہانی کے لیے اس اصلِ عظیم کی صراحت کر دی جاتی ہے کہ رب رحمٰن و رحیم اپنے بندوں کو نہ سزا دیتا ہے اور نہ اُن سے انتقام ہی لیتا ہے، بلکہ ظالم و مجرم لوگ خود اعمالِ سُوء کر کے اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق رہینِ خوف و حزن ہوتے اور کیفر کردار کو پہنچتے ہیں۔

14 8 ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ

یہ ہے تمھارے کیے کی سزا، چکھو اس کا مزہ۔ یقین رکھو نظام اسلام کی تکفیر و تکذیب کرنے والوں کے لیے آگ کا عذاب ہے، یعنی کافر اس دُنیا میں بھی اپنی آتشِ خوف وحُزن میں اور آخرت میں بھی وہ آتشِ جہنم میں جلتے رہیں گے۔

15 8 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو (سنو) اگر حالتِ جنگ میں تمھاری مُٹھ بھیڑ دشمن کے لشکر سے ہو جائے تو (ہمت نہ ہارنا اور) دشمن کو پیٹھ نہ دکھانا۔

16 8 وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

لیکن جو ایسے موقع پر دشمن کو اپنی پیٹھ دکھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے (قانونِ صبر (نمبر ۹) کے مطابق) عذاب میں گرفتار ہوگا، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا، جو سفرِ زندگی کی بھیانک آخری منزل ہے۔ لیکن اس سے مستثنیٰ وہ مجاہد ہے جو جنگی چال کے لیے ایسا کرے، یا اپنے دستہء فوج (Company) سے جا ملنے کی خاطر اِدھر اُدھر ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

حواشی نمبر ۹- قانونِ صبر: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی تائید و نُصرت اپنے ثابت قدم اور قوتِ برداشت و استعان کا مظاہرہ کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے، لیکن ایسا نہ کرنے والے دنیا اور آخرت میں بے نیلِ مرام رہیں گے۔

17 8 فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(مسلمانو!) تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا تھا، بلکہ (دراصل) اللہ تعالیٰ نے انھیں قتل کیا تھا (اس لیے کہ تم نے اس کی تائید و نصرت کی بدولت اُنھیں قتل کیا تھا۔ میرے نبیؐ!) آپ نے جو تیر

اندازی (نمبر ۱۰) کی تھی وہ (دراصل) اللہ تعالیٰ نے کی تھی (اس لیے کہ آپ سب نے اس کی تائید و توفیق سے تیر افگنی کی تھی)۔ یہ اس لیے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے سخت آزمائش میں سے کامیاب گزر جانے پر ان کو اپنے فضل سے حسین انعام دے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سُننے والا- علم کلی رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۱۰- الرَّمیُ کے معنی پھینکنے کے ہیں۔ یہ اجسام کے متعلق استعمال ہوتا ہے جیسے تیر وغیرہ (المفردات، بذیل مادہ)؛ عہد نبوئ میں دُور مار ہتھیار ''تیر'' تھا، لیکن اس دَور میں دُور مار ہتھیار متعدد ہیں، جیسے دُور مار کرنے والے میزائل، بندوق کی گولیاں اور توپ کے گولے وغیرہ وغیرہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الرَّمی کو انہی معانی میں استعمال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپؐ کا ارشاد ہے:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ

(تین بار)، رواہ مسلم، در المشکوٰۃ، باب اعدادِ آلۃ الجہاد، ح ا؛ نیز اسی میں دیکھیے دیگر احادیث طیبہ: دشمنوں سے جنگ کرنے کے لیے جس قدر تم سے ہوسکے قوت حاصل کرو۔ یاد رکھو! قوت دور مار ہتھیار ہیں (تین مرتبہ) آپ نے فرمایا تھا۔ اس بناء پر اس تلمیذ القرآن نے رمیت کا ترجمہ ''آپؐ نے تیر اندازی کی تھی'' کیا ہے، کیونکہ اس زمانے میں دور مار ہتھیار تیر اندازی تھا۔

18 8 ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ

یہ جو ہُوا تمھارے حق میں ہُوا۔ (اس کے بعد بھی) یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ مخالفین اسلام کی جنگی تدابیر (Strategic plans) ناکام بنا دینے والا ہے۔

19 8 اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ
تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(مسلمانو! شکست خوردہ مشرکین مکہ پر) واضح کر دو کہ تم (حق کی بناء پر اس جنگ کا) فیصلہ چاہتے تھے، سو دیکھ لو کہ فیصلہ ہو گیا (اور باطل شکست کھا گیا)۔ اگر تم جارحیّت سے باز آجاؤ تو تمھارے حق میں بہتر ہے۔ لیکن اگر تم نے جارحیت کا اِعادہ کیا تو ہم بھی مقابلہ کے لیے آئیں گے۔ پھر تمھارا لشکر خواہ کتنا جرار کیوں نہ ہو، تمھارے کچھ کام نہ آئے گا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (کی تائید و نصرت) مومنین کے ساتھ ہے۔

20 8 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو، یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسولؐ کی سنتِ حسنہ پر عمل کرتے رہنا، لیکن اس اطاعت سے رُوگردانی یا گریز نہ کرنا، جب کہ تم باتیں گوشِ حق نیوش سے سنا کرتے ہو۔

21 8 وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ

لیکن اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا ہے، حالانکہ وہ کوئی بات توجہ سے سُنتے ہی نہیں۔

22 8 إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ

سُنو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین خلائق (Worst creatures) بہرے اور گونگے (Deaf and dumb) لوگ ہیں، یعنی جو حق نیوش ہیں نہ حق گو، اور عقل سے کام نہیں لیتے یعنی سوچتے ہیں نہ سمجھتے۔

23 8 وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

اگر اللہ تعالیٰ اُن میں خیر، یعنی قبولیتِ حق کی آرزو و استعداد دیکھتا تو اُنھیں ضرور اپنے احکام سُنوا دیتا، یعنی انہیں ان کے سُننے کی توفیق بخشتا۔ لیکن اِس کی آرزو و استعداد کے بغیر اب انھیں اپنے احکام سنوائے تو وہ بالضرور ان سے رُو گردانی کریں گے، جیسا کہ وہ ان سے اعراض کیے ہوئے ہیں۔

24 8 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو تسلیم بالعمل کرو، جب رسول تمھیں اُس، یعنی قرآن مجید کی طرف بُلائے جو تمھیں زندگی دینے والا ہے؛ دوسرے لفظوں میں، تم میں زندگی کی رُوح پھونک کر تمھارے حسی۔ قلبی۔ نفسی نظام کو فعال و حرکی (Active and dynamic) بنانے والا ہے۔ نیز یقین کرو کہ اللہ (کا قانونِ احترام آرزو) آدمی اور اس کے قلب کے درمیان فعال رہتا ہے (اور آدمی کی آرزو کی نوعیت کے مطابق اس کی حالت بدل دیا کرتا ہے (نمبر ۱۱)؛ اور تم سب محاسبہ دینے اور جزا لینے کے لیے اس کے حضور جمع کیے جاؤ گے۔

نمبر ۱۱- اس کے لیے دیکھیے الانفال ۸: ۵۳، الرعد ۱۱: ۱۳۔

25 8 وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ

دیکھو! اس ہلاکت خیز ہنگامے (فتنہ) سے اپنے حفظِ ماتقدم کرلو کہ جب برپا ہوا تو اس کی زد میں خاص کر (Exclusively) ظلم پیشہ لوگ (نمبر ۱۲) نہیں آئیں گے (بلکہ وہ بھی آئیں گے جو اُن کو ظلم سے باز رکھنے کے لیے جہاد نہیں کرتے تھے)۔ اور یقین جانو کہ اللہ (کا قانونِ مُجازات (Law of Retribution) سیّآت کی شدت کے مطابق) سخت سزا دینے والا ہے۔

حواشی نمبر ۱۲- "ظلم پیشہ لوگ" سے مُراد وہ جاہل و عاقبت نااندیش لوگ ہیں جو اپنے اوپر اور دوسروں پر ظلم کرنے کے عادی ہوں۔ اپنے اوپر ظلم کرنے کا مطلب شرک و تکذیبِ دین اور دیگر اعمالِ سُوء کے اِرتکاب سے اپنے نفسوں کو رہینِ خوف وحُزن کرنا اور اہلِ نار بنانا ہے۔ دوسروں پر ظلم کرنا یہ ہے کہ اُن کے حق معلوم (= مساوی پیداواری حق) سمیت جملہ انسانی حقوق سے اُنھیں محروم کرنا، اُن کو جانی و مالی نقصان اور دکھ پہنچانا، اُن کی عزت نفس مجروح اور ان کا استحصال کرنا۔

26 8 وَاذْكُرُوٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور (جذبۂ تشکر و امتنان کے ساتھ ذرا) اپنی اُس حالت کو تصور میں لاؤ جب تم دُنیا میں تھوڑی تعداد میں تھے اور کمزور سمجھے جاتے تھے۔ تم ڈرتے رہتے تھے کہ دُشمن لوگ کہیں تمھیں اُچک کر نہ لے جائیں۔ پھر اللہ نے تمھیں محفوظ پناہ گاہ مہیا کر دی (He provided you a safe asylum)۔ اور اپنی مدد سے تمھیں تقویت دی (Strengthened you)؛ اور پاکیزہ و صحت افزا ماکولات و مشروبات سے تمھارے رزق کا سامان تمھیں فراہم کر دیا۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ تم میری نعمتوں کی قدر کرو اور میرے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

27 8 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کے نظام حیات کلی میں خیانت نہ کرنا (نمبر ۱۳) اور نہ اپنی امانتوں (نمبر ۱۴) میں خیانت کرنا، اور تم جانتے ہو کہ (ایسا کرنا گناہِ کبیرہ ہے)۔ حواشی نمبر ۱۳- اسلام کے نظامِ حیاتِ کلی میں خیانت کرنے کے معانی کا لُبِّ لباب یہ ہے کہ اس کے چاروں بنیادی نظاموں، یعنی صلوٰۃ و زکوٰۃ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے نظاموں کو قرآن و سنہ کے مطابق قائم نہ کرنا، یا اُن میں سے کچھ کو قائم نہ کرنا خیانت ہے۔ مثال کے طور پر، صلوٰۃ قائم نہ کرنا، یا صلوٰۃ قائم کرنا، لیکن اس کے تمام تقاضوں کو پورا نہ کرنا خیانت ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ والعَفو کو اسلامی حکومت کو نہ دینا یا اسلامی حکومت کا انہیں وصول نہ کرنا، خیانت ہے۔ نمبر ۱۴- اپنی امانتوں میں خیانت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی امانت کے طور پر رکھی ہوئی چیزوں کو

واپس نہ کرنا یا کم واپس کرنا، خیانت ہے۔ علاوہ ازیں، لوگوں کے انسانی حقوق نہ دینا یا کم دینا، نیز انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو فرائض ووظائف تفویض کیے ہیں، یا حکومت یا غیر سرکاری ادارے یا فرد نے تفویض کیے ہوں، انھیں ایمانداری سے ادا نہ کرنا، خیانت ہے۔

28 8 وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

اور اسے علم الیقین کے طور پر تسلیم کرلو کہ تمھارے مال و دولت (نمبر ۱۵) اور آلِ اولاد (نمبر ۱۶) میں کڑی آزمائش (Trial) ہے (تاکہ تمھیں سان چڑھایا جائے؛ اگر تم اس سے کامیاب گزر گئے تو سُن لو کہ) اللہ تعالیٰ (اپنی رحمتِ بے پایاں کی نسبت سے) از بس کثیر واعلیٰ صلہ دینے والا ہے۔

حواشی نمبر ۱۵- مال و دولت میں آزمائش یہ ہے کہ اِنسان اپنے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتا ہے یا اپنی ملکیت خیال کرتا ہے ؛ نیز احکامِ الٰہیہ کے مطابق اس میں تصرف کرتا ہے یا نہیں؟

نمبر ۱۶ - آل اولاد میں آزمائش یہ ہے کہ والدین اسے نصابِ قرآن کے مطابق تعلیم وتربیت دلاتے ہیں یا نہیں؛ یا اس کی خاطر احکام الٰہیہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں یا نہیں؟

29 8 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت (نمبر ۱۷) کی طلب و جستجو کرتے اور ضلالت (نمبر ۱۸) سے گریزاں وترساں رہو گے تو وہ تمھیں اِن دونوں میں امتیاز کرنے (To discriminate) کا نُورِ بصیرت عطا کر دے گا؛ نیز تم سے تمھاری سیّآت (نمبر ۱۹) کو محو کر دے گا اور ان سے تمھیں تحفظ فراہم کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ صلہ سے از بس زیادہ بخشش و عطیات (Infinite bounty) دینے والا ہے۔۔

حواشی نمبر ۱۷- ہدایت کے معنی ہیں: صراطِ مُستقیم یا جنت کو جانے والی راہِ راست۔

نمبر ۱۸- ضلالت کا مطلب ہے جہنم کو جانے والی راہیں۔ نمبر ۱۹- سیّآت (ضد حسنات): اعمالِ سُوء کے بھیانک اور آتشیں اثرات جو قلب پر مرتب ہوتے ہیں۔

30 8 وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ
وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

(میرے نبیؐ! اس وقت کو بھی تصور میں لائیں) جب (مکہ کے) کافر آپ کو قید یا قتل یا جلاوطن کرنے کی تدابیر کر رہے تھے۔ ایک طرف وہ منصوبہ بندی کر رہے تھے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا قانونِ تدبیری (Law of Prudential Planning) سرگرمِ عمل تھا۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ کا قانونِ تدبیری تمام تدابیر سے کہیں زیادہ موثر ہے۔

31 8 وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ ۙ اِنْ
ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

اور جب ان کو ہماری آیاتِ (قرآنی) پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو طنزاً کہتے ہیں: ''ہاں! ہم نے سُن لیں۔ اگر چاہیں تو ہم بھی ایسی داستان گوئی کر سکتے ہیں۔ یہ تو بعض متقدمین کی کتھا کہانیاں ہیں (Are fables of the ancients)۔

32 8 وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ ھٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً
مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

پھر (یہ بات بھی تو آپ کو یاد ہوگی کہ) جب انھوں نے کہا تھا: ''اے اللہ! اگر یہ (قرآن) واقعی تیری طرف سے الحق ہے، یعنی سچا، بامقصد اور پائدار ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، ہم پر کربناک عذاب (Painful doom) لا۔

33 8 وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ

(میرے نبیؐ! میں نے آپ کو تمام اقوامِ عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اس لیے) آپ جب تک ان (مشرکوں) میں ہیں، اللہ تعالیٰ کا قانونِ مجازات (Law of Retribution) اُن کو عذاب دینے کا نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قانونِ مکافاتِ عمل ان کو کیفرِ کردار تک پہنچانے والا نہیں، درآنحالیکہ وہ مغفرت، یعنی سیّآت کو محو کرانے اور ان سے تحفظ کے خواستگار ہوں۔

34 8 وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

(اب آپؐ کے مکے سے ہجرت کر جانے کے بعد) ان (مشرکوں) کے بارے میں کون سی بات باقی رہ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ مُجازات ان کو (ان کے اعمالِ سُوء کی پاداش میں) عذاب نہ دے، جب کہ وہ مؤمنین کو مسجد حرام یا بیت اللہ میں (عبادت کرنے کے لیے) جانے سے روکتے ہیں، حالانکہ وہ اس کے محافظ و متولی (Guardians) بھی نہیں ہیں۔ اس کے متولی صرف اہلِ آرزو و خشیت ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان مشرکوں میں اکثر اس واقعیت کا علم و شعور نہیں رکھتے۔

35 8 وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ

ان مشرکوں کی صلات خانہ کعبہ کے نزدیک یا سامنے سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے (Whistling and hand clapping) کے سوا کچھ نہ تھی۔ (یہ نتیجہ تھا ترکِ سنت ابراہیمیؑ کا)، نیز اس وجہ سے بھی کہ تم اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیات کلی کا انکار کرتے رہے ہو، اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھو۔

36 8 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۙ

وہ لوگ جو نظامِ اسلام کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، وہ اپنا مال و منال اہلِ ایمان کو اللہ کے راستے، یعنی جنت کو جانے والی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے سے روکنے پر (To debar) خرچ کرتے ہیں۔ وہ مال و دولت شوق سے خرچ کرتے رہیں، اُس نے بالآخر ان کے لئے موجبِ حسرت و پشیمانی (Anguish and regret) بننا ہے۔ انجامِ کار، انھوں نے مغلوب ہو کر رہنا ہے۔ پھر (روزِ قیامت) نظامِ اسلام کو ماننے سے انکار کرنے والے جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔

37 8 لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

یہ اس لیے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق گندے نُفوس (نمبر ۲۰) کو پاکیزہ نفوس (نمبر ۲۱) سے الگ کر دے، اور تمام گندے نفوس کو ایک دوسرے پر رکھ کر ڈھیر بنا دے، پھر اس ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے (May consign them into the Hell)۔ یہی لوگ دراصل دُنیوی واُخروی حسنہ کے لحاظ سے دیوالیہ (Bankrupt) ہیں۔

حواشی نمبر ۲۰- گندے نفوس سے مراد کافر و مشرک، ظالم و مجرم اور عقل سے کام نہ لینے والے نفوس ہیں؛ اور نمبر ۲۱- پاکیزہ نفوس کا مطلب مؤمن و مُوَحِّد، محسن و صالح اور عالم و حکیم نفوس ہیں۔

38 8 قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ

(میرے پیغمبرؐ!) نظامِ اسلام ماننے سے انکار کرنے والوں پر یہ بات واضح کر دیں کہ اگر وہ (اس انکار و جحود اور جنگ و جدل سے) باز آجائیں (Desist) تو ان کی پہلی سیّآت محو کر دی جائیں گی، لیکن اگر وہ ان کا اعادہ کریں گے تو جو کچھ گذشتہ اقوام کے ساتھ ہوا ہے، وہی ان کے ساتھ بھی ہوگا۔

39 8 وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور مسلمانوں! اُن سے جنگ کرتے رہو جب تک کہ مخالفت و یورش کا ہنگامہ ختم نہیں ہو جاتا، اور دین یا نظامِ حیات کلی، کلیتاً اللہ تعالیٰ کا قائم نہیں ہو جاتا۔ اگر وہ اس سے باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھنے والا (Seer) ہے (جزا دینے کے لیے)۔

40 8 وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

اور اگر وہ رُو گردانی کریں تو یقین جانو کہ (وہ تمھارا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے، اس لیے کہ) اللہ تمھارا حامی (Befriender) ہے؛ بہترین حامی

اور بہترین مدد گار۔

41 8 وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ
الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور علم کے ساتھ یقین کر لو کہ جو مالِ غنیمت (Booty) بھی جنگ میں تمھارے ہاتھ لگے اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبولؐ (یعنی اسلامی مملکت)، اور (مجاہدوں اور شہیدوں کے) اعزہ و اقارب، بے یار و مددگار بچوں اور بڑوں، مسکینوں، یعنی کاروبار میں رکاوٹ دُور کرنے کے لیے سرمایہ کے ضرورت مندوں اور محتاج ہو جانے والے راہ گیروں (The needy wayfarer) کے لیے ہے؛ اگر تم اللہ تعالیٰ اور اُس وحی و تنزیل پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر روزِ فرقان (Day of Discrimination)، یعنی حق و باطل میں فرق نُمایاں کرنے کے دن جو مسلمان اور مشرکوں کے مدِّ مقابل ہونے کا دن تھا، اُتاری تھی۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ ہر شے (نمبر ۲۲) کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔ حواشی نمبر ۲۲- شیئے: ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کرنا پسند کرے۔

42 8 اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ
وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ

یاد کر، وہ وقت جب تم اِدھر قریب کے ناکے پر تھے اور اُدھر دشمن دور کے ناکے پر، اور قافلہ تم سے نچلی طرف ساحل کے قریب سے گزر رہا تھا۔ اگر تم نے آپس میں ہی فیصلہ کرنا ہوتا کہ جنگ کی جائے یا نہ؛ اگر کی جائے تو کب اور کس جگہ کی جائے تو تمھارا اس بارے میں ضرور اختلاف ہو جاتا (اس لیے کہ تم میں سے بہتوں کو دشمن کی کثرت سے اندیشہ تھا اور ان کی نظر قافلہ پر تھی)، لیکن اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانونِ تدبیری کے مطابق) دونوں لشکروں کا تصادم کرا دیا تاکہ جس نے ہلاک ہونا ہے۔ تمامِ حجت کے بعد ہلاک ہو جائے اور جس نے زندہ رہنا ہے، وہ بھی اتمامِ حجت کے بعد زندہ رہے۔ اور یقین جانو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا- علم کل رکھنے والا ہے۔

43 8 اِذۡ یُرِیۡکَهُمُ اللّٰهُ فِیۡ مَنَامِكَ قَلِیۡلًا ؕ وَّلَوۡ اَرٰىکَهُمۡ کَثِیۡرًا لَّـفَشِلۡـتُمۡ
وَلَـتَـنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَلٰـکِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ

(میرے پیغمبرؐ ! اس صورتِ حال کو تصور میں لائیے کہ) جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالمِ خواب میں دُشمنوں کی تعداد کم کر کے دکھائی اور اگر (مسلمانو !) دشمنوں کو تمھاری نگاہ میں کثیر تعداد میں دکھاتا تو تم ڈگمگا جاتے (Faltered) اور جنگ کے بارے میں اختلاف کرنے لگتے (کہ کی جائے یا نہ ؟) لیکن اللہ تعالیٰ نے (اپنی رحمت سے) تمھیں اس (خطرناک صورتِ حال) سے بچالیا۔ وہ بلا شبہ دلوں کے احوال و ظروف کو خوب جاننے والا ہے۔

44 8 وَاِذۡ یُرِیۡکُمُوۡهُمۡ اِذِ الۡتَقَیۡتُمۡ فِیۡۤ اَعۡیُنِکُمۡ قَلِیۡلًا وَّیُقَلِّلُکُمۡ فِیۡۤ اَعۡیُنِهِمۡ لِیَـقۡضِیَ
اللّٰهُ اَمۡرًا کَانَ مَفۡعُوۡلًا ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ

اور (یاد کرو) جب تم ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوئے تو ان کو تمھاری نظر میں کم کر کے دکھایا گیا اور تمھیں ان کی نظر میں کم تعداد میں دکھایا تا کہ اللہ اس معاملے کا فیصلے کر دے جس نے وقوع پذیر ہونا تھا۔ اور تمام معاملات فیصلے کے لیے اللہ تعالیٰ ہی سے رجوع کرتے ہیں، یعنی کل معاملات کو فیصلے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

45 8 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِیۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡکُرُوا اللّٰهَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ
تُفۡلِحُوۡنَ ۚ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! جب (دشمن کے) کسی فوجی دستے سے تمھارا مقابلہ ہو جائے تو (ہر حال میں) ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ (کے قوانینِ صبر و نُصرت) کو مسلسل یاد کرتے رہو تا کہ (تمھارے دلوں میں شمعِ اُمید روشن رہے اور) تم کامیاب ہو جاؤ۔

46 8 وَاَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِیۡحُکُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۚ

اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، یعنی قرآن و سنہ کے مطابق عمل یا زندگی کرتے رہنا، لیکن آپس میں جھگڑا نہ کرنا، ورنہ تم میں بُزدلی (Cowardness) پیدا ہو جائے گی اور تمھاری ہوا اُکھڑ جائے گی، یعنی تمھارا رُعب داب جاتا رہے گا؛ للٰہذ ہمیشہ صبر، یعنی برداشت و پامردی اور استقلال و ثابت قدمی سے کام لینا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

47 8 وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ
عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو (قوت کے نشے میں) اپنے گھروں سے (میدانِ جنگ جانے کے لیے) اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دِکھاوے کی خاطر نکلے تھے۔ اب لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں؛ اور اللہ (کا علم) ان کے تمام اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

48 8 وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ
وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيٓءٌ مِّنْكُمْ إِنِّيٓ أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ
إِنِّيٓ أَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ

اور جب ایسا ہوا تھا کہ شیطان نے (اپنی وسوسہ اندازی اور جمالیاتی فریب کاری سے) انکے اعمال (سُوء) کو ان کی نظر میں خوشنما و دلفریب بنا کر دکھایا اور (فریب دینے کی خاطر) کہا: ''آج کے دن انسانوں میں سے کوئی نہیں جو تم پر غالب آسکے۔ پھر میں تمھارا پشت پناہ بھی ہوں''۔ چنانچہ دونوں متحارب لشکر مدِّ مقابل ہوئے تو وہ اُلٹے پائوں بھاگ اُٹھا اور کہنے لگا ''میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں، یعنی میں بری الذمہ ہوں۔ میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ میں اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مجازات) سے ڈرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مُجازات سیّآت کی شدت کے مطابق) سخت سزا دینے والا ہے۔

49 8 إِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ایک وہ وقت تھا جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں شرک کا روگ تھا (طنزاًاور حقارت) سے کہتے تھے کہ ان (بیچارے مسلمانوں کو) ان کے دین نے فریب میں مبتلا کیا ہوا ہے (ورنہ یہ بے سر و سامان اور حقیر لوگ کبھی ہمارے منہ آنے کی جسارت نہ

کرتے؛ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ) یہ اللہ تعالیٰ (کے قانونِ تائید و نُصرت) پر اعتماد رکھتے ہیں (اس لیے وہ ان کو قوت و نصرت دے گا)، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سطوت و قوت کا مالک اور دینے والا - کامل دانا اور بینا اور کمال دانائی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

50 8 وَلَوۡ تَرٰۤى اِذۡ يَتَوَفَّى الَّذِيۡنَ كَفَرُوا ۙ الۡمَلٰٓـئِكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ‌ۚ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ

کاش ! تم نظام اسلام کو ماننے سے انکار کرنے والوں (کی عبرت آموز حالتِ زار) دیکھ سکتے ہو جب فرشتے ان کے نفوس (نمبر ۲۳) نکالتے وقت ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگاتے اور کہتے ہیں : "چکھو ! آتشِ شعلہ فشاں کی اذیتوں کا مزہ..." !

حواشی نمبر ۲۳ - قرآن حکیم کی رُو سے اللہ تعالیٰ موت کے وقت اور نیند میں نفس نکالتا ہے نہ کہ رُوحیں (دیکھیے الزمر ۳۹:۴۲)۔

51 8 ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَـيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۙ

یہ عذابِ آتشِ فروزاں خود تمھارے اعمال کا نتیجہ ہے؛ ورنہ یاد رکھو ! اللہ تعالیٰ (جو ربِ رحمٰن و رحیم ہے) اپنے بندوں سے زیادتی کرے، ہو ہی نہیں سکتا۔

52 8 كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ‌ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ

اور ان (مشرکینِ مکہ) کے ساتھ وہی ہوا جو آلِ فرعون (نمبر ۲۴)، یعنی اس کی ہمنوا قوم کے افراد اور اُن سے پہلے کے (مشرک و کافر) لوگوں کے ساتھ ہوا تھا۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور احکام و قوانین کو ماننے سے انکار کیا تو اللہ تعالی کے قانونِ مکافاتِ عمل نے ان کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ یاد رکھو ! اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات از بس محکم ہے، اور شدتِ گناہ کے مطابق) سزا دینے میں اتنا ہی سخت ہے۔

حواشی نمبر ۲۴ - یہ یاد رہے کہ آلِ فرعون میں قرآن مجید نے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کو شامل نہیں کیا، کیونکہ وہ اس کی ہم مذہب و ہمنوا نہیں تھیں۔ اسی طرح اُس نے صاف لکھا ہے کہ (حضرت) نوح علیہ السلام کی بیوی اور بیٹا دونوں اپنے کفر کی وجہ سے اس کی آل میں شامل نہیں تھے۔

53 8 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ

اُن کی ہلاکت و بربادی کی علتِ غائی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ احترام آرزو کے مطابق) اس نعمت کو جو اُس نے کسی قوم پر ارزانی کی ہو، اس وقت تک نہیں بدلتا؛ اس سے اُسے محروم نہیں کرتا، جب تک کہ وہ خود اپنی نفسیاتی کیفیت کو اس طرح بدل نہیں لیتی (نمبر ۲۵) (کہ کفران نعمت کرنے لگے)۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا- سب کچھ جاننے بوجھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۵۲ - دیکھیے الرعد ۱۱: ۱۳۔

54 8 كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ

فرعون کی ہم کیش قوم اور ان کے متقدمین، یعنی ان سے پہلے لوگوں نے اسی طرح کفرانِ نعمت کیا تھا۔ اُنھوں نے اپنے پروردگار و آقا کی تعلیمات و ہدایات اور قوانین و احکام کو جُھٹلایا تھا، جس کے نتیجے میں، ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل سے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا گیا۔ اور فرعون کی ہم کیش قوم کے افراد کو غرق کر دیا۔ اور وہ سب کے سب مشرک و ستمگر، اور لوگوں کے انسانی حقوق سلب و غصب کرنے والے تھے۔

55 8 اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کلی کو ماننے سے انکار کرتے ہیں؛ پھر وہ (اپنی حق کوری (Truth-blindness) کے باعث کسی طرح) ایمان لاتے ہی نہیں۔

56 8 اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ

(میرے پیغمبرؐ!) جن لوگوں سے آپ نے (صُلح کا) معاہدہ (Treaty of peace =) کیا، پھر ہر موقع پر اسے توڑ دیتے ہیں او ر (وعدہ شکنی کے نتائج سے) وہ ڈرتے ہی نہیں۔

57 8 فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ

لہٰذا (اے مسلمانو! یہ عہد شکن لوگ) اگر جنگ کے دوران تمھارے ہاتھ لگیں تو انھیں ایسی (کڑی) سزا دو کہ اُن کے ساتھ وہ بھی جو ان کے پیچھے کُمک کے طور پر آرہے ہوں، بھاگ جائیں تاکہ انھیں عبرت ہو (کہ عہد شکنی کا نتیجہ ایسا ہوا کرتا ہے)۔

58 8 وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۡۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

الۡخَآٮِٕنِيۡنَ

اور اگر (مناسب وجوہ کی بناء پر) تمھیں کسی قوم سے عہد شکنی کا ڈر ہو تو تم پہلے علی الاعلان اُن کا معاہدہ ان کے منہ پر مار دو تاکہ تم دونوں کو یکساں طور پر تیاری کرنے کی مُہلت مل جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ عہد شکنوں کو پسند نہیں کرتا۔

59 8 وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا‌ ؕ اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ

جن لوگوں نے نِظام اسلام نہ ماننے کی روش اختیار کر رکھی ہے، گمان نہ کریں کہ وہ بازی لے گئے ہیں، وہ (مسلمانوں کو) کبھی بے بس نہیں کر سکتے۔

60 8 وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَـيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ

اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ‌ ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ‌ ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ‌ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فِىۡ

سَبِيۡلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ

اور (مسلمانو!) دشمنوں کے مقابلے کے لیے جہاں تک تمھارے بس میں ہو، تم قوت (نمبر ۲۶)، یعنی دُور مار ہتھیار، اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے مضبوط گھوڑے (لیکن اب بہترین ذرائع نقل و حرکت) تیار رکھو اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ (کے نظام حیاتِ کلی) کے دشمنو اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو؛ نیز ان کے علاوہ دشمنوں پر بھی، جن کو تم نہیں جانتے، اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

یاد رکھو! اللہ کی راہ میں جو بھی (مال و منال وغیرہ وغیرہ) خرچ کرو گے، اس کا صلہ تمھیں پورا پورا ادا کر دیا جائے گا، اور تم کسی طرح بھی گھاٹے میں نہیں رہو گے۔

حواشی نمبر ۲۶- قوۃ: حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا ہے:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ (رواہ مسلم، دار المشکوٰۃ، باب اِعدادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ، ج۲/ ۳۶۸)

دیکھو! قوت دُور مار ہتھیار ہیں؛ یاد رکھو! قوت دُور مار ہتھیار ہیں۔ خبر دار رہو! قوت دُور مار ہتھیار ہیں۔

61 8 وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور (میرے پیغمبرؐ!) اگر دُشمن صلح کی طرف مائل ہوں (Incline towards peace) تو آپ بھی صلح کے لیے آمادہ ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ (کی رحمت و نُصرت) پر توکل (Trust) یا اعتماد رکھیں۔ یاد رکھو! وہ سب کچھ سننے والا - جاننے والا ہے۔

62 8 وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ

وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ

اگر (صلح نامے کے ذریعے) مشرکین کی نیت آپ کو دھوکا دینے کی ہو تو (اطمینان رکھیں) اللہ تعالیٰ (کی تائید و نصرت) آپ کے لیے کافی ہے۔ اُس نے اپنی مدد اور مؤمنین کے ذریعے آپ کو تقویت دی۔

63 8 وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اور (اللہ نے) مسلمانوں کے دلوں میں باہمی اُلفت پیدا کر کے ان کے دلوں کو جوڑ دیا۔ اگر رُوئے زمین میں جو کچھ بھی ہے، سارے کا سارا آپ خرچ کر ڈالتے، تب بھی اُن کے دلوں کو باہمی اُلفت کے ذریعے جوڑ نہیں سکتے تھے، لیکن یہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے ان میں باہمی اُلفت پیدا کر دی (اس طرح وہ یک جان دو قالب بن گئے) اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ صاحبِ سطوت و صولت - انتہائی دانشمند اور اپنے اُمور، موقع و محل کے مطابق، کمال دانشمندی سے سر انجام دینے والا ہے۔

64 8 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے (میرے) نبی! آپ کے لیے اور آپ کے تابع مومنین کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے (Sufficient) ہے۔

65 8 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ

اے (میرے) نبی! مومنین کو (جارحیت پسند دشمنوں کے خلاف) جہاد بالسیف کا شوق دلائو۔ اگر تم میں بیس ثابت قدم اور قوتِ برداشت واستقامت رکھنے والے مجاہد ہوں گے تو وہ دو سو (متحارب) کافروں پر غالب آجائیں گے، بدیں وجہ کہ یہ قوم (اللہ تعالیٰ کے قانونِ نُصرت و فتح کی) سمجھ بُوجھ نہیں رکھتی۔

66 8 اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

اے مسلمانو! اب اللہ تعالیٰ نے تمھاری ذمے داری کم کر دی ہے، اس لیے کہ اس کے علم میں ہے کہ تُم میں (سامانِ حرب و ضرب کی) کمی ہے۔ للٰہذا اگر تم میں سو مجاہد ثابت قدم اور قوتِ برداشت واستقامت رکھنے والے ہوں گے تو وہ دو سو (دشمنوں) پر غالب آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ (کی نُصرت وتائید) قوتِ برداشت واستقامت رکھنے اور ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

67 8 مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰي حَتّٰي يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

نبی کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ (فدیہ لینے کے لیے) ملک میں (دشمنوں سے) قتال کیے بغیر اسیرانِ جنگ (Captives) بنالے۔ تم متاعِ دُنیا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمھارے لیے آخرت یعنی جنت قرۃ العین کی حیاتِ جاوداں۔ اور اللہ تعالیٰ سطوت و قوت رکھنے والا۔ انتہائی دانا وبینا اور کمال دانشوری سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔

حواشی نمبر ۲۷ - اَثخَنَ کے معانی ہیں : وہ غالب آگیا۔ اُس نے تسلط پالیا (تاج العروش) حضرت ابن عباسؓ نے "یُثخِنَ فِی الاَرضِ" کے معنی کیے ہیں : حَتّٰی یَظھَرَ عَلَی الاَرضِ؛ اس نے ملک پر قبضہ کر لیا؛ نیز حَتّٰی یَغلِبَ عَلَی الاَرض (بخاری) : اس نے ملک پر غلبہ حاصل کر لیا۔

68 8 لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

اگر اللہ تعالیٰ کا پہلے دیا ہوا حکم نہ ہوتا تو (فدیہ اور مالِ غنیمت) لینے کی پاداش میں تمھیں سنگین عذاب آلیتا۔

69 8 فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

لہٰذا اب جو مالِ غنیمت تمھیں ملا ہے، وہ (تمھارے لیے) حلال ہے اور اس میں سے پاکیزہ وصحت افزا چیزیں نوشِ جاں کرو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے قُرب ورضوان کی طلب وجستجو کرتے اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سیّآت مٹانے والا اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا - بے حد ترس کھانے، بار بار عفو ودر گزر کرنے اور رحمت ارزانی کرنے والا ہے۔

70 8 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اے میرے نبی! آپ کے قبضے میں جو اسیرانِ جنگ ہیں، اُن پر واضح کر دیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمھارے دلوں میں خیر، یعنی قبولیتِ حق کی آرزو دیکھی تو جو تم سے لیا ہے (فدیہ کا مالِ غنیمت کے طور پر) وہ اس سے کہیں زیادہ تمھیں عطا کرے گا؛ نیز تمھاری سیّآت محو کر دے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور - رحیم ہے۔

71 8 وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور اگر اُن کی نیت آپ سے دغا کرنے کی ہو تو اس سے پہلے بھی وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد شکنی کر چکے ہیں؛ اس کی پاداش میں اُن پر آپ کو غلبہ دے دیا۔ اور اللہ علمِ کلی رکھنے والا - انتہائی دانا وبینا اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

72 8 إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن
وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و منال اور جسم و جاں کے ساتھ جہاد کیا؛ نیز جنھوں نے انھیں پناہ دی (Gave asylum) اور ہر طرح سے مدد کی، وہی ایک دوسرے کے حامی و رفیق ہیں؛ لیکن جو لوگ ایمان تو لے آئے ہیں، لیکن انھوں نے ہجرت نہیں کی ہے تو تم پر اُن کی دوستی کا کوئی حق نہیں، جب تک کہ وہ ہجرت کر کے دارالسلام میں نہ آجائیں۔ لیکن اگر وہ دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو تُم پر اُن کی مدد کرنا لازم ہے، بشرطیکہ وہ ایسی قوم کے خلاف نہ ہو جس کے ساتھ تمھارا جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھنے والا (Seer) ہے، جو تم کرتے ہو۔

73 8 وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ
وَفَسَادٌ كَبِيرٌ

اور جن لوگوں نے کُفر کیا ہے وہ ایک دوسرے کے رفیق و حامی ہیں۔ اگر (مسلمانو!) تم یہ، یعنی جہاد نہیں کرتے رہو گے تو دُنیا میں جنگ و جدل، برہمی و انتشار اور خرابی کے بہت بڑے ہنگامے برپا ہوتے رہیں گے۔

74 8 وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، نیز جنھوں نے (مہاجرین کو) ٹھکانہ دیا اور ہر طرح سے ان کی مدد کی (یعنی انصار) تو وہی حقیقت میں مؤمن ہیں۔ ان کی سیّآت محو کی جائیں گی اور ان سے اُنھیں تحفظ فراہم کیا جائے گا؛ نیز ان کو نفیس اور معزز رزق دیا جائے گا۔

75 8 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمھارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ بھی تمھیں میں سے ہیں۔ اور جہاں تک قرابتداروں کا تعلق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں ایک دوسرے (کی میراث) کے زیادہ حقدار ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا علمِ کلی رکھنے والا ہے۔

1 9 بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

مسلمانو! اعلان کردو کہ تم نے مشرکین (عرب) کے ساتھ جو معاہدۂ (امن و صلح Peace and Truce =) کیا تھا، وہ اب اللہ اور اس کے رسول (یعنی مملکتِ اسلامیہ اور مسلمان) اس سے بری الذمہ ہیں (یعنی ان کی طرف سے یہ معاہدہ منسوخ ہے۔

2 9 فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ

(مشرکو! تنسیخ معاہدہ کے باوصف تمھیں مہلت دی جاتی ہے کہ) تم چار ماہ تک مُلک میں اِدھر اُدھر آجا سکتے ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ تم اللہ تعالیٰ (کے قانونِ تدبیری و مجازات) کی گرفت سے بچ نہیں سکتے؛ اور اللہ (کا قانون مجازات) کفر کے بھیانک نتائج و عواقب کے سبب کافروں کو ذلیل و خوار کرنے والا ہے۔

3 9 وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ

اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر (نمبر ا) کے دن اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول (یعنی اسلامی مملکت) مشرکین (کے معاہدات امن و صلح سے) بری الذمہ ہیں؛ لہٰذا مشرکو! اگر تم توبہ کر لو، یعنی ندامت و پیشمانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو تو اس میں تمھارے لیے دُنیوی و اُخروی حسنہ ہے۔ لیکن اگر تم دعوت اسلام سے رُو گردانی کرو گے تو یاد رکھو! تم اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مُجازات) کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ چنانچہ جو لوگ اسلام قبول کرنے سے انکار کیے جا رہے ہیں، اُن کو کربناک عذاب کی نوید سُنا دو۔

حواشی نمبر ا۔ حج اکبر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسلامی مملکت کی تشکیل کے بعد حج کے دن میدانِ عرفات میں مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع تھا۔

4 9 إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا

عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ

اس اعلان سے مستثنیٰ وہ مشرکینِ عرب ہیں، جن سے تمھارے معاہدات ہیں، اور انھوں نے کچھ بھی نقضِ عہد نہیں کیا اور نہ تمھارے خلاف کسی فریق کی مدد ہی کی ہے؛ لہٰذا تم ان کے لیے عہد نامے کی مدت پوری ہونے دو۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ اہلِ آرزو و خشیت کو دوست رکھتا ہے۔

5 9 فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ

وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

جب حرمت والے مہینے (نمبر ۲) بیت جائیں تو مشرکینِ (عرب) کو جہاں پاؤ (قوانینِ الٰہیہ کے مطابق) قتل کرو، انہیں اسیر (Captive) بناؤ اور ان کا گھیراؤ کرلو (تاکہ جانے نہ پائیں)؛ نیز ہر کمین گاہ (Ambush) میں ان کی تاک میں بیٹھو۔ لیکن اگر وہ توبہ کرلیں، یعنی کفر و شرک سے تائب ہوجائیں پھر صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ سے ہٹ جاؤ، یعنی اُن سے تعرض نہ کرو۔ یہ حقیقت پیشِ نظر رکھو کہ اللہ تعالیٰ سیّآت کو محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا - بے انتہا ترس کھانے، درگزر کرنے، دُکھ درد دُور کرنے اور رحمت ارزانی کرنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۲ - رجب، ذیقعد، ذی الحج، محرم۔

6 9 وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ

أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ

پھر اگر ان مشرکوں میں سے کوئی شخص تم سے (کلام الٰہی سننے کی خاطر) پناہ کی درخواست کرے تو امان دے دو، یہاں تک کہ وہ کلامِ الٰہی سن لے۔ پھر اُسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو، اس لیے کہ یہ ایسے ہم مشرب لوگ ہیں، جو جانتے بوجھتے نہیں۔

7 9 كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم وآخر کے نزدیک (ان عہد شکن) مشرکوں کے عہد کی وقعت کیا اور کیسے ہو سکتی ہے؟ لیکن ان سے مستثنیٰ وہ مشرک ہیں جنھوں نے مسجد حرام (= بیت اللہ) کے نزدیک (حدیبیہ میں) تم سے معاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ اگر وہ تم سے کیے ہوئے اپنے عہد پر قائم رہیں تو تم بھی اُن کے ساتھ کیے گئے معاہدے پر قائم رہنا۔ (یہ تقویٰ ہے اور) یاد رکھو! اللہ تعالیٰ متقیوں یعنی اہلِ آرزو و خشیت کو دوست رکھتا ہے۔

8 9 كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ

تم کیسے ان عہد شکن مشرکوں پر اعتماد کر سکتے ہو کہ اگر بالفرض تم پر غالب آجائیں تو تمھاری قرابت (معاشرتی روابط) کی پاسداری کریں نہ عہد و پیمان کی۔ (ان منافقوں کا چلن یہ ہے کہ) اپنی چکنی چپڑی باتوں سے تمھیں خوش رکھنا چاہتے ہیں (Try to flatter you with their tongues)، لیکن ان کے دل تمھارے خلاف نفرت و عداوت سے معمور ہیں (But their hearts are averse from you)، اور ان میں زیادہ عہد شکن اور حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

9 9 اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ

اللہ تعالیٰ کی آیات یا احکام و تعلیمات کا تھوڑے سے دُنیوی مفادات کی خاطر لین دین کرنا، ان کا شعار ہے؛ اسی طرح لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی راہ کو بند کرنا بھی ان کا شیوہ ہے۔ یہ انتہائی گھناؤنے افعال ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں۔

10 9 لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ

(ان مُشرکوں کی شقاوت کا یہ حال ہے کہ) یہ نہ تو کسی مؤمن کی قرابتداری و معاشرتی تعلقات کا پاس و لحاظ کرتے ہیں نہ عہد و پیمان کا؛ اور یہ تو ہیں ہی حد سے تجاوز کرنے والے۔

11 9 فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

لیکن اگر وہ توبہ کرلیں، یعنی روشِ کفر سے باز آجائیں اور اپنی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں (اور اسلام میں داخل ہو جائیں)، پھر صلوٰۃ قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو دین یا نظامِ اسلام میں تمھارے بھائی ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے قوانین و احکام اور تعلیمات کو ان کے لیے واضح طور پر بیان کرتے ہیں جو ان کو جاننا چاہیں۔

12 9 وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ
الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ

اگر وہ معاہدہ کرنے کے بعد اپنے حلائف یا قسمیں توڑ دیں (Break their pledges) اور تمھارے دین یا اسلام کے نظامِ حیاتِ کلی پر طعن و تشنیع (Revile) کریں، تو پھر کفر کے سرغنوں کے ساتھ جنگ کرو، اس لیے کہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، (لیکن جنگ کا مقصد ان کو سبق سکھانا ہونا چاہیے) تاکہ وہ (طاغوتی حرکات سے) باز آجائیں۔

13 9 اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اب کون سی کسر باقی رہ گئی ہے کہ تم ان لوگوں سے جنگ نہیں کرتے، جنھوں نے اپنے معاہدات کو توڑ ڈالا ہے، اور وہ پیغمبر اعظم وآخر کو جلاوطن کرنے کا عزم بالجزم کر چکے تھے؛ نیز تمھارے ساتھ جنگ کرنے میں پہل بھی انھوں نے کی تھی۔ کیا تم اُن سے ڈرتے ہو، حالانکہ اگر تم مؤمن ہو تو اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مکافاتِ عمل) سے ڈرنا اَولیٰ ہے۔

14 9 قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ
صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ

(مُسلمانو!) (بے خوف و خطر ہو کر) ان سے جنگ کرو۔ اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مجازات وتدبیری کے مطابق) تمھارے ہاتھوں ان کو سزا دلوائے گا، اور ان کو تذلیل و رُسوا کرے گا؛ نیز ان پر تمھیں غلبہ دے گا۔ اور موٴمنوں کی جماعت کے سینوں (کے امراض، یعنی ان کی حسی۔ قلبی۔ نفسی بیماریوں) کو شفا دے گا۔

15 9 وَيُذۡهِبۡ غَيۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَيَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ

اور ان کے دلوں کی جلن یعنی ان کی سوزش و غیظ و غضب فرو کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ کا قانونِ مشیت و حکمت یہ ہے کہ (جو شخص مغفرت و رحم کے لیے اس سے رُجوع کرتا ہے) وہ اس سے رُجوع بہ رحمت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم کلی رکھنے والا - بے نہایت دانا اور بینا اور انتہائی دانشمندی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

16 9 اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَكُوۡا وَلَـمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَلَمۡ
يَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوۡلِهٖ وَلَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلِيۡجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

مسلمانو! کیا تم اس خیال میں مگن ہو کہ تم سب کو اس حال میں رہنے دیا جائے گا (اور تمھیں آزمائش میں سے گزارا نہیں جائے گا) جبکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی ان لوگوں کو دوسروں سے متمیز نہیں کیا جنھوں نے جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور موٴمنوں کے سوا کسی ایک یا بہتوں کو اپنا ہمراز و دوست نہیں بنایا ہے؟ دیکھو! تم جو کچھ (پوشیدہ طور پر یا کھلم کھلا) کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کو سب معلوم (نمبر ۳) ہے۔

حواشی نمبر ۳- خبیر اور علیم یوں یہ فرق ہے کہ خبیر کے معانی ہیں کل معلومات رکھنے والا اور علیم کا مطلب ہے علم کلی رکھنے والا۔

17 9 مَا كَانَ لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يَّعۡمُرُوۡا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ
بِالۡكُفۡرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ

مشرکوں کو زیب نہیں دیتا، (یعنی وہ اپنی نفسیاتی و اخلاقی نجاست کے سبب اس قابل نہیں رہے) کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مساجد کو آباد کریں، جبکہ وہ اپنے کفر کے خود ہی شاہد ہیں (نمبر ۴)۔ ان کے اعمال (کفر کے رد عمل سے) اکارت ہو گئے؛ نتیجۃً وہ آتشِ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

حواشی نمبر ۱۰- اس نص قرآنی کا اطلاق تمام فرقہ پرست مسلمانوں پر ہوتا ہے، کیونکہ فرقہ بندی وفرقہ پرستی شرک ہے (الروم ۳۱:۳۰-۳۲؛ الانعام ۶: ۱۵۹ و بمواضع دیگر۔

18 9 اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰۤـئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ

اللہ تعالیٰ کی مساجد کو فی الحقیقت وہ لوگ آباد کرتے ہیں (نمبر ۵) جو اللہ تعالیٰ (نمبر ۶) اور یومِ آخر (نمبر ۷) (Last Day) کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں، اور صلوٰۃ قائم (نمبر ۸) کرتے اور زکوٰۃ (نمبر ۹) دیتے ہیں؛ نیز وہ اللہ تعالیٰ کے (قانونِ مجازات کے) سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ یہی لوگ عنقریب ہدایت پانے والے ہوں گے، یعنی راہِ راست پر سفرِ زندگی کر کے اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں، جو جنت قرۃ العین ہے۔

حواشی نمبر ۵ -یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ کا مطلب ہے: مسجدوں کو مسجد نبویؐ کی طرح عبادت گاہ، درس گاہ، جائے مشاورت، عدلیہ اور معاشرتی، ادبی، علمی وفنی مرکز بنانا۔

نمبر ۶ - ایمان باللہ کے معانی ہیں: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، خصوصاً توحیدِ الوہیت و ربوبیت، اس کے انبیاء، ملائکہ، کتب اور قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرنا۔

نمبر ۷ - ایمان بالیوم الآخر: روزِ قیامت، نشأۃِ ثانیہ (دوسری اور آخری زندگی)، یوم الدین یا روزِ حساب وجزا کو تسلیم بالیقین کرنا۔

نمبر ۸ - صلوٰۃ قائم کرنا کا مطلب ہے: نظامِ صلوٰۃ قائم کرنا اور اس کے تمام تقاضے پورا کرنا۔

نمبر ۹ - ایتائے زکوٰۃ: قرآن وسنہ کے مطابق زکوٰۃ قائم کرنا اور چلانا۔ صاحبِ نصاب مسلمانوں سے، اپنے کارندوں کے ذریعے، زکوٰۃ وصول کرنا، اسلامی حکومت کی بنیادی ذمے داری ہے۔

19 9 اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَـآجِّ وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ‌ۘ

کیا تم حاجیوں (Pilgrims) کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام یا بیت اللہ کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسا اللہ تعالیٰ اور یومِ آخر پر ایمان لانا، نیز اللہ کی راہ میں جان ومال سے سعی وجہد یا جہاد کرنا؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دونوں قسم کے اعمال (بلحاظ وزن) ہم پلہ یا

برابر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو! ظلم پیشہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات اور قانونِ احترامِ آرزو) راہِ راست پر نہیں لگاتا (اس لیے کہ ان کو راہِ راست پانے کی آرزو ہی نہیں ہوتی)۔

20 9 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کیا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک، یعنی اس کے قانونِ مکافاتِ عمل اور قانونِ فضل و انعام کی رُو سے اُن کے مدارج ارفع و اعلیٰ ہیں؛ نیز وہی کامیاب و فائز المرام ہیں۔

21 9 يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ

اُن کا پروردگار و آقا خود اُن کو اپنی رحمت (نمبر ۱۰) و رضا (نمبر ۱۱) اور باغاتِ بہشت (نمبر ۱۲) کی خوشخبری دیتا ہے، جہاں ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں (نمبر ۱۳) ہوں گی۔

حواشی نمبر ۱۰۔ اللہ کی رحمت کا مطلب ہے: انسان کے الٰہ جمیل و رب عاشق کی بے نہایت محبت و شفقت، احسان و کرم، اور جنت میں اس کی لقاء قرب اور ہم نظری و ہم کلامی۔

نمبر ۱۱۔ رضوان: اہل عشق کے لیے اس کے حقیقی محبوب و ناظور کی خوشی سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں ہو سکتی (دیکھیے (التوبۃ ۷۲۹)۔

نمبر ۱۲۔ جنت: بہشت کے باغات۔ جنت کی بیکرانی کی نسبت سے جنتیں بھی بے شمار ہونی چاہئیں۔ ہر جنت جمیل و جلیل مناظر، دلکش و نظر افروز نظاروں اور گوناگوں نعمتوں کے اعتبار سے افضل و اعلیٰ ہو گی۔ چنانچہ اہل جنت ان جنتوں میں سیر و تفریح، جمالیاتی مشاہدات یا بود و باش کی خاطر آتے جاتے رہیں گے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اہلِ عشق وہاں بھی اپنے نورِ ذات کی تکمیل کرتے رہیں گے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے؛ اس طرح وہ ارفع سے ارفع جنت میں ہجرت یا سفر کرتے رہیں گے۔ یاد رہے کہ زندگی و ہجرت لازم ملزوم ہیں۔

نمبر ۱۳۔ نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ: جنت الحیوانی ہے، یعنی اس میں موت نہیں ہو گی، اس لیے وہاں ثمر ور باغات، لالہ و گل اور سبزہ و اشجار وغیرہ سدا بہار ہوں گے؛ نیز ازواج (یعنی مرد و زن) اور حُوریں سدا شباب ہوں گی۔ الغرض، وہاں ہر نعمت لازوال ہو گی۔

22 9 خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

وہ ان جنتوں میں ابدالآباد تک رہیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے پاس (ان کے حسین اعمال کا) عظیم الشان صلہ (The immense and splendid reward) ہے (نمبر ۱۴)۔

حواشی نمبر ۱۴- اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے: اللہ تعالیٰ یقیناً اپنے فضل سے اُنھیں (ان کے حسین اعمال کا اور بھی) رفیع الشان صلہ دے گا (جو اس کی ہم نظری و ہمکلامی کی رحیقِ مختوم ہو گی)۔

23 9 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا
الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمھارے باپ (دادا) اور تمھارے بھائی ایمان پر کُفر (Infidelity) کو عزیز رکھتے ہیں تو ان کو اپنے حامی و دوست نہ بناؤ؛ لیکن تم میں جو انھیں دوست بنائیں گے تو وہ اپنے اوپر اور دوسروں پر ظلم کرنے والے ہوں گے۔

24 9 قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ
اَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

(میرے نبیؐ!) اعلان کر دیں کہ (اے مؤمنو!) اگر تمھارے باپ دادا، تمھارے بیٹے پوتے، تمھارے بھائی بہنیں، تمھاری بیویاں اور تمھارے اعزہ و اقارب (Kindred) اور مال و منال جو تم کماتے ہو، اور کاروبار جس کے ماند پڑ جانے کا تمھیں خوف رہتا ہے؛ نیز تمھارے وہ گھر جو تمھیں پسند ہیں، اگر اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کی بہ نسبت تمھیں زیادہ عزیز ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مجازات) کا فیصلہ ظہور میں آجائے۔ اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ (کا قانونِ احترام آرزو) عہد شکنی کرنے والوں کو راہِ راست پر نہیں لگاتا (کیونکہ اُنھیں اس کی طلب و آرزو ہی نہیں ہوتی)۔

25 9 لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۚ

واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے مواقع پر تمھاری مدد فرمائی ہے؛اور (خصوصاً) غزوۂ حُنین کے روز بھی، جب تم اپنی کثرتِ تعداد پر اِترا گئے تھے (When you exulted in your multitude) لیکن یہ کثرت تمھارے کسی کام نہ آئی، اور زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی (The Earth was straitened for you)؛ نتیجۃً تم پشت دکھا کر بھاگ اُٹھے ۔

26 9 ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَہٗ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَعَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡہَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ وَذٰلِکَ جَزَآءُ الۡکٰفِرِیۡنَ

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اعظم وآخر اور مؤمنوں کے دلوں میں تسکین (Solace) نازل کی، یعنی اُن کو صبر و قرار دیا، اور (ان کی مدد کے لیے) ایسے لشکر نازل کیے، جنھیں تم ان آنکھوں سے دیکھ نہیں پاتے۔ اور (اپنے قانونِ حق و صبر کے مطابق) کافروں کو ہزیمت کی سخت سزا دی۔ چنانچہ نظامِ اسلام کو ماننے سے انکار کرنے والوں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔

27 9 ثُمَّ یَتُوۡبُ اللّٰہُ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

پھر اس کے بعد (جو شخص بھی نادم و پشیمان ہو کر اس سے مغفرت کے لیے رجوع کرے گا) اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ مشیت واِنابت کے مطابق اس سے رجوع برحمت کرے گا (کہ یہ اس کی سنتِ حسنہ ہے) اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سیّآت کو محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا - بے حد ترس کھانے، دکھ درد دُور کرنے، در گزر کرنے اور بار بار رحمت ارزانی کرنے والا۔

28 9 یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡمُشۡرِکُوۡنَ نَجَسٌ فَلَا یَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِہِمۡ ہٰذَا ۚ وَاِنۡ خِفۡتُمۡ عَیۡلَۃً فَسَوۡفَ یُغۡنِیۡکُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖۤ اِنۡ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مشرکین، یعنی شرک کرنے والے (چاہے کوئی ہوں، حسی۔ قلبی نفسی لحاظ سے) ناپاک و پلید ہیں (نمبر ۱۵)، لہٰذا سالِ رواں کے بعد وہ متبرک و محترم اور پاک و مقدس بیت اللہ کے قریب جانے نہ پائیں۔ اگر تمھیں (اس تجارتی فوائد سے محروم اور) نادار ہو جانے کا خوف ہو تو (فکر نہ کرو) اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ فضل و مشیت کی رُو سے تمھیں مستغنی و مرفہ الحال

کرے گا۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالی علم کلی رکھنے والا - بے انتہا دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔ حواشی نمبر ۱۵- جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان اور مؤمن کہتے ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں، ان کے لیے یہ آیۂ تنذیری تازیانۂ عبرت ہے۔

29 9 قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

(مسلمانو! اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے ساتھ بھی جنگ کرو، جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخر (= روزِ قیامت و نشأۃِ ثانیہ اور روزِ حساب وجزا) کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے، اور نہ ان چیزوں کو حرام ہی ٹھیراتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم وآخر نے حرام کیا ہے؛ نیز نہ سچے اور قائم ودائم رہنے والے دین یا نظامِ حیاتِ کلی کا اتباع ہی کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ (نمبر ۱۶) دیں اور محکوم بن کر رہیں (اگر وہ ایسا کریں تو تم جنگ سے ہاتھ روک لو)۔

حواشی نمبر ۱۶- مسلمان مملکت میں رہنے والے غیر مسلم، جو ذمی کہلاتے تھے، ملک کے دفاع میں عملًا حصہ نہیں لیتے تھے، لیکن اس کے عوض حکومت کو فی کس سالانہ معمولی سا معاوضہ دیتے تھے، جسے جزیہ (Tribute) کہتے تھے۔

30 9 وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے؛ اور نصاریٰ کا کہنا ہے کہ المسیح (= حضرت عیسیٰؑ) اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ یہ محض ان کے مُونہوں کی (بے اصل) باتیں ہیں، جو وہ اپنے متقدمین کافروں کی دیکھا دیکھی کرتے ہیں۔ اللہ کی مار ہو اِن پر، راہِ راست سے کہاں بھٹکے جا رہے ہیں (How they are deluded from the Right Path)۔

31 9 اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مشائخ یا عُلماء (Priests) اور راہبوں (Monks) کو اپنے اَن داتا اور خدا بنالیتے ہیں (نمبر ۱۷) نیز مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ کو بھی، حالانکہ انھیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف معبودِ یکتا (= اللہ تعالیٰ) کی اطاعت و فرماں برداری کریں۔ (حقیقت یہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود و حاکم اور مُطاع ہے ہی نہیں۔ وہ یعنی اللہ تعالیٰ ان "معاونوں" سے بے نیاز اور ورائُ الوراء ہے جو یہ اس کے شریک گردانتے اور ٹھیراتے ہیں۔ حواشی نمبر ۱۷- یہ آیۂ تنذیری ان مشرک مسلمانوں کے لیے تازیانۂ عبرت ہے، جنھوں نے اپنے مشائخ، فقیروں اور پیروں کو اپنے اَن داتا اور خدا بنایا ہوا ہے۔

32 9 يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

یہ کافر و مشرک چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں (یعنی خواہشوں، غلط پراپیگنڈے اور مساعیِ ناتمام) سے اللہ تعالیٰ کے نُور، یعنی قرآنِ حکیم کی شمعِ ہدایت کو گُل کر دیں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نُور کو مکمل کر کے ہی رہے گی، یعنی قرآن حکیم مثالی نظام حیات کلی کو قائم کیے بغیر نہیں رہے گا، چاہے کافرں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے (نمبر ۱۸) (May the infidels detest it utmost)۔

حواشی نمبر ۱۸- اس آیۂ جلیلہ کا خوبصورت شعری ترجمہ (از مولانا ظفر علیؒ)

نُورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن   پھُونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

33 9 هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول، یعنی پیغمبر اعظم وآخرؐ کو الھُدٰی (کتابِ ہدایات، قرآنِ حکیم) اور دینُ الحق، یعنی سچے، قائم و دائم رہنے والے اور اِفادی و غایتاتی اقدار کے حامل نظامِ حیات کلی کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے حیاتِ انسانی کے دیگر کل نظاموں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکوں پر کتنا ہی شاق کیوں نہ گزرے۔

34 9 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (دیدۂ عبرتِ نگاہ سے دیکھو!) مشائخ و عُلماء اور راہبوں (پیروں، فقیروں اور درویشوں) میں بہت سے ایسے ہیں جو لوگوں کا مال و دولت ناجائز و حرام طریقوں سے ہضم کر لیتے ہیں، (یعنی لوگوں کا استحصال (Exploitation) کرتے ہیں)؛ اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (نمبر ۱۹)۔

نیز جو لوگ سونا چاندی (نمبر ۲۰) جمع کر کے رکھتے ہیں (Hoard up)، لیکن اُسے اللہ کی راہ م خرچ نہیں کرتے، ان کو (اس ظلم و جرم کی پاداش میں کربناک عذاب کی خوشخبری سناؤ (نمبر ۲۱)

حواشی نمبر ۱۹- یہ آیۂ تنذیری اہلِ کتاب سے مخصوص نہیں، بلکہ اس کی حیثیت عمومی اور عالمگیر ہے۔ چنانچہ دیگر اقوام کی طرح مسلمانوں میں بھی عُلماء سُوء، مشائخ سالوس اور پیرانِ خانہ بر انداز لوگوں کا مال ہتھیاتے اور اپنی چکنی چپڑی باتوں سے ان کو راہِ راست پر آنے ہی نہیں دیتے۔

نمبر ۲۰- سونا چاندی سے مراد ہر قسم کا مال و دولت ہے، مثلاً طلائی و نقرئی زیورات و ظروف، ہر قسم کی کرنسی، اور ہر قسم کے سرکاری تمسکات، جیسے بانڈز، سرٹیفکیٹ اور حصص وغیرہ وغیرہ۔

نمبر ۲۱- بشارتِ عذاب: اس میں یہ عبرت انگیز طنز ہے کہ بخیل مالدار اور سرمایہ دار لوگوں کو جب مال و دولت ملنے کی اطلاع ملتی ہے تو خوش ہوتے اور اسے نوید عید سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ان کے اس ظلم و جرم کی پاداش میں عذاب کی خبر ان کے لیے بشارت ہونی چاہیے۔

35 9 يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

وہ قیامت کی گھڑی ہو گی، جب ان کا ذخیرہ کیا ہوا سونا چاندی وغیرہ وغیرہ آتش جہنم میں تپایا جائے گا، اور اس سے ان کی پیشانیاں (Foreheads)، پہلو (Flanks) اور پُشتیں (Backs) داغی جائیں گی (Will be branded)۔ (پھر اُن کو بتایا جائے گا)

یہ ہے وہ خزانہ (Treasure) جسے تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا (دیگوں، تجوریوں، بینکوں وغیرہ وغیرہ میں!) اب اس کے عذاب کا مزہ چکھو جو تم اکتناز کرتے یا جمع اور چھپا کر رکھتے تھے (نمبر ۲۲)

حواشی نمبر ۲۲ - فَذُوْقُوْا میں یہ عبرت آموز طنز ہے کہ اے بخیل سرمایہ دارو! مال و دولت جمع کر کے رکھنے میں تو مزے لیتے تھے، اب ایسا کرنے کا مزہ چکھو، کیونکہ تمھارا یہ مال و دولت العفو (حُسنِ ضرورت سے زیادہ) تھا اور اس میں ان سب افرادِ معاشرہ کا حصہ تھا جو اپنے حق معلوم یا پیداواری مساوی حصے سے محروم کر دیے گئے تھے۔

36 9 اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ؕ
وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (ایک سال میں) مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے، یہ اللہ کا اٹل قانون ہے؛ جب اُس نے آسمانوں اور زمین کو (ارتقائی انداز میں) تخلیق کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے

بارہ ماہ ہی مقرر کیے ہیں۔ ان میں چار مہینے (رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ، اور محرم) حرمت والے (Sacred) ہیں (یعنی ان میں جنگ و خونریزی ممنوع ہے) اور یہ قائم و دائم رہنے والا سچا ضابطۂ حیات ہے؛ لہٰذا ان مہینوں میں (کُشت و خون کر کے) اپنے اُوپر ظلم نہ کرنا۔ (لیکن دوسرے مہنیوں میں) تم سب مل کر مشرکوں سے جنگ کر سکتے ہو، جس طرح وہ سب مل کر کرتے ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے، یعنی اس کی تائید و نُصرت اہلِ آرزو و خشیت کے شاملِ حال ہوتی ہے۔

37 9 اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا
وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

یقیناً نسی (حُرمت کے مہینوں میں تقدم و تاخر کرنے) سے کفر میں زیادتی ہوتی ہے، جس کے باعث کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ یہ کسی سال "نسی" کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی حُرمت والے مہینوں کی تعداد پوری کر دیں اور اللہ تعالیٰ کا حرام کیا ہوا حلال بھی کر لیں (شیطان اپنے جمالیاتی فریب سے) ان کی یہ گھناؤنی حرکت ان کی نظروں میں خوشنما بنا

دی ہے (نمبر ۲۳) اور اللہ تعالیٰ کا (قانونِ احترامِ آرزو اور قانونِ تقویٰ و ہدایت) کافروں کی جماعت کو راہِ راست پر نہیں لگاتا (کہ ان کو آرزوئے ہدایت ہی نہیں ہوتی)۔

حواشی نمبر ۲۳- دیکھیے مترجم کا ایک موضوع رسالہ (Monograph)، شیطان کا جمالیاتی فریب، فیروز سنز، لاہور۔

38 9 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمھیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم بوجھل ہو کر زمین پر جھکے پڑتے ہو؟ کیا تم آخرت (میں جنت قرۃ العین کی حیات جاوداں = (Ever-lasting life کو چھوڑ کر عارضی و فانی حیاتِ دُنیوی پر مطمئن ہو گئے ہو؛ حالانکہ دُنیوی زندگی کے عارضی (Transitory) فوائد، آخرت (کی بے قیاس و پائیدار نعمتوں) کی بہ نسبت انتہائی مختصر و بے حیثیت ہیں۔

39 9 اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اگر تم (مملکت کے دفاع اور نظامِ اسلام کی بقا کی خاطر جہاد کے لیے) نہیں نکلو گے تو وہ (اللہ) تمھیں (تمھاری اس نافرمانی کی پاداش میں) کربناک اذیتیں دے گا؛ اور (اپنے قانونِ استخلاف واستبدال کے مطابق) تمھاری جگہ کسی اور قوم کو متمکن کر دے گا۔ اور تم اس (کے نظام حیات کلی) کو ذرّہ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ اور (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ ہر شے (نمبر ۲۴) اور اس کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۲۴- شئے کا مطلب ہے ہر وہ چیز جو اس کے کرنے کے شایانِ شان ہو۔ اس میں دُشمنانِ اسلام آریہ سماجوں کے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر بعض ناروا و بے ہُودہ اعتراضات کا جواب مضمر ہے۔

40 9 اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا
فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا‌ ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ
لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى‌ ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ

اگر تم پیغمبر اعظم وآخر کی مدد نہیں کرتے (تو کیا ہوا)، اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد اُس وقت کی تھی جب کافروں نے اسے (مکہ مکرمہ) سے نکالا تھا۔ وہ دو میں سے دوسرا تھا (یعنی اس کے ساتھ صرف ایک رفیق تھا، جو ابو بکر صدیقؓ تھا) جب (دشمن اُن کو پکڑنے کے لیے تعاقب میں تھے اور) وہ غارِ (ثور) میں چھپے بیٹھے تھے۔ (دشمنوں کی چاپ سنائی دی تو حضرت صدیقؓ کو سخت تشویش ہوئی کہ کہیں مشرکین آپؐ کو گزند نہ پہنچائیں، کیونکہ وہ صرف آپؐ ہی کے جان لیوا تھے) جب اپنے یارِ غار کی تشویش کو سن کر آپ فرما رہے تھے: "غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے"؛ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل یعنی فرطِ رحمت سے اُن کے دلوں پر طمانیت و سکینت نازل کی؛ اور اُن کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تمھیں دکھائی نہ دیتے تھے۔

انجامِ کار، کافروں کا کلمہ، یعنی باطل نظامِ زندگی ذلیل و مغلوب ہو گیا، رہا اللہ تعالیٰ کا کلمہ، یعنی اُس کا نظامِ حیات کلی، تو وہ ہے ہی غالب و ارفع۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی صاحبِ عزت و سطوت- دانائے کل اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا۔

41 9 اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰ
لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

مؤمنو! جہاد کے لیے نکلو؛ خواہ سُبک بار ہو یا گراں بار، یعنی خواہ سامانِ حرب سے کم لیس ہو یا پُوری طرح۔ بہر حال، اللہ تعالیٰ کی راہ میں، یعنی اس کے نظامِ حیات کلی کی بقا و استحکام کے لیے اپنے مال و منال اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ اگر تمھیں (جہاد کی افادی اقدار کا) علم الیقین ہو تو یہ تمھارے لیے احسن و افضل ہے (نمبر ۲۵)۔ حواشی نمبر ۲۵ - یعنی جہاد دُنیوی و اُخروی حسنہ کا وسیلہ ہے۔

42 9 لَوۡ كَانَ عَرَضًا قَرِيۡبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوۡكَ وَلٰـكِنۡۢ بَعُدَتۡ عَلَيۡهِمُ
الشُّقَّةُ‌ ؕ وَسَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَكُمۡ‌ ۚ يُهۡلِكُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ‌ ۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ
اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ

(میرے پیغمبرؐ) اگر فائدہ سہل الحصول ہوتا اور سفر آسان تو یہ ضرور آپ کے پیچھے چل پڑتے؛ لیکن انھیں مسافت دُور دراز او رکٹھن نظر آئی (تو وہ بیدل ہوگئے)، لیکن اب اللہ کی قسمیں کھا کھا کر یہ عُذر پیش کریں گے کہ اگر ہمیں استطاعت ہوتی تو ہم ضرور آپ کے ساتھ چلتے (لیکن ''عذرِ گناہ بدتر از گناہ'' کے مصداق، ایسا کرکے) وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں۔

43 9 عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ

(پیارے نبیؐ! آپ رحمۃ اللعالمین ہیں، اس لیے آپ نے ان کے جہاد میں شریک نہ ہونے کے عُذر قبول کر لیے، لیکن آپ کو تحقیق کرنے کے بعد ایسا کرنا چاہیے تھا۔ بہرحال) اللہ تعالیٰ نے آپ سے درگذر فرمایا۔ آپ نے انھیں (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دی ہی کیوں تھی؟ (آپ تحقیق کرتے) یہاں تک کہ آپ پر منکشف ہو جاتا کہ ان میں سے سچے کون ہیں اور آپ کو جھوٹوں کا بھی پتہ چل جاتا (نمبر ۲۶)۔

حواشی نمبر ۲۶- یہ آیۂ تنذیری ان لوگوں کے لیے آئینہ ء عبرت ہے جو یہ مشرکانہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی اکرمؐ اور دیگر برگزیدہ ہستیوں کو علمِ غیب تھا، اور اب بھی ان کے شیخ، مرشد، پیر وغیرہ وغیرہ علمِ غیب رکھتے ہیں۔

نمبر ۲۷- علاوہ ازیں، غزوۂ تبوک میں محض تساہل کے سبب شریک نہ ہونے والوں میں تین برگزیدہ صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ ان میں ایک حضرت کعب بن مالکؓ تھے۔ انھوں نے خود اپنی سرگذشت لکھی ہے جسے ابوالکلام آزادؒ نے بڑے خوبصورت و بلیغ انداز میں بیان کیا ہے۔ اسے سُورت کے اختتام پر تکملہ کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔ (ترجمان القرآن، جلد دوم، ص ۱۷۷-۱۱۸)۔

44 9 لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالْمُتَّقِيْنَ

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور یومِ آخر کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں (نمبر ۲۸)، وہ تو آپ سے اجازت نہیں مانگتے (کہ پیچھے رہ جائیں)، بلکہ چاہتے ہیں کہ اپنے مال و منال اور جانوں کے ساتھ جہاد کریں۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ اہلِ آرزو و خشیت (کی نیات و اعمال) کا علم کلی رکھنے والا ہے۔ حواشی نمبر ۲۸- ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر کی معنویت کی صراحت پیچھے کر دی گئی ہے۔

45 9 اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ

اس قسم کی اجازت آپ سے فقط وہی لوگ مانتے ہیں (Only those ask thee for exemption)، جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے؛ لہٰذا ان کے دل شک و شبہ میں پڑے ہیں، اور وہ شک و اضطراب میں متردد و متذبذب ہو رہے ہیں۔

46 9 وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ

اگر واقعی اُن کا ارادہ جہاد کے لیے نکلنے کا ہو تو وہ خود اس کے لیے ضروری ساز و سامان کی تیاری کرتے (لیکن اُن کی جہاد سے بیزاری و ناپسندیدگی کی بناء پر) اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانونِ احترام آرزو و تدبیری کے مطابق) اُن کا تیار ہونا اور نکلنا پسند نہ کیا، اور انھیں بے حس و حرکت کر دیا اور ان کے دلوں میں ڈال دیا کہ گھروں میں بیٹھنے والوں (عورتوں، بچوں، معذوروں، بُوڑھوں وغیرہ وغیرہ) کے ساتھ بیٹھے رہو (Sit you with the sedentary)۔

47 9 لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

مُسلمانو! اگر یہ (منافقین) جہاد کے لیے تمھارے ساتھ نکلتے تو وہ فقط انتشار و خرابی ہی پیدا کرتے، اور فساد پھیلانے کی غرض سے تمھارے درمیان پُھرتیاں دکھاتے پھرتے، نیز تمھارے درمیان ان کے جاسوس بھی ہیں، اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں (کے احوال و ظُروف) کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

48 9 لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ

اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ

اس سے پہلے بھی یہ ریشہ دوانیاں کر چکے ہیں، اور تمھارے خلاف طرح طرح کی تدبیریں کرتے رہے ہیں، لیکن حق کا ظہور ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا نظام (باطل پر) غالب آگیا، اور وہ تلملاتے رہے۔

49 9 وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ

جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ

اور ان میں ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں: ''ہمیں اجازت دیں (کہ ہم جہاد میں شریک نہ ہوں)؛ اور ہمیں اِبتلاء میں نہ ڈالیں۔ ہوشیار! وہ پہلے ہی ابتلاء میں پڑے ہوئے ہیں؛ اور جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (نمبر ۱۲۸)۔ حواشی نمبر ۱۲۸- کافروں کے دلوں کو آتشِ خوف وحُزن محیط ہوتی ہے۔

50 9 اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ

اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ

(میرے نبیؐ!) اگر آپ کو کوئی مسرت انگیز شے، جیسے ہر قسم کی منفعت، نُصرت وغیرہ وغیرہ ملتی ہے تو وہ (منافق) رنجیدہ خاطر ہو جاتے ہیں، لیکن اگر آپ کو کوئی رنج، ضرر وغیرہ وغیرہ پہنچتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے ہی اپنے لیے اس کا سدِّ باب کر لیا تھا، اور وہ خوش وخرم لوٹ جاتے ہیں۔

51 9 قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُوْنَ

آپ فرما دیجیے کہ کوئی دکھ یا سکھ نہیں پہنچ سکتا، مگر وہی جس اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانونِ احترامِ آرزو و تدبیری کے مطابق) ہمارے لیے مقرر کیا ہوتا ہے (Has been decreed for us)؛ وہ ہمارا کارساز ہے؛ لہٰذا مؤمنوں کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی (کی نُصرت و رحمت) پر تکیہ کرنا چاہیے (Should trust in)۔

52 9 قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ
يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ

آپ فرما دیجیے کہ تُم ہمارے بار میں جس شے کے منتظر ہو وہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دو حسنات، یعنی حسین مسرت انگیز اشیاء (Pleasing and excellent things) میں سے ایک حسنہ ہے [اللہ کی راہ میں شہادت (Martyrdom) یا فتح]۔ لیکن ہمیں انتظار ہے کہ یا تو اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مجازات کے مطابق) تمھیں براہِ راست عذاب دیتا ہے یا ہمارے ہاتھوں عذاب دلواتا ہے۔ تم بھی (نتیجے کا انتظار کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔

53 9 قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ

فرما دیجیے کہ (منافقو!) تم (بظاہر) بطیب خاطر (Willingly) خرچ کرو یا بادلِ نخواستہ (Reluctantly)، تم سے قبول نہیں کیا جائے گا (نمبر ۲۹)، اس لیے کہ تم نافرمان لوگ ہو۔

حواشی نمبر ۲۹- اللہ کی راہ میں خرچ کرنا عبادت ہے، لیکن عبادت دل سے نہ کی جائے، یعنی وہ جذبۂ عشق الٰہی سے نہ کی جائے تو وہ بے اثر ہوتی ہے۔ یہی مطلب ہے عبادت کے قبول نہ ہونے کا۔ چنانچہ مولانا حالیؔ نے اس مفہوم کو عاشقانہ انداز میں اس طرح بیان کیا ہے:

ہوتی نہیں قبول دُعا ترکِ عشق کی   وہ چاہتا نہ ہو تو دُعا میں اثر کہاں

54 9 وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا
يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ

اور اُن کے انفاق، یعنی خرچ کیے ہوئے مال قبول نہ ہونے کا سبب صرف یہ ہے کہ اُنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم و آخر کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کیا ہے؛ نیز وہ صلوٰۃ کے لیے آتے ہیں تو تُساہل و کسلمندی کے ساتھ ؛ اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ، مگر سخت ناگواری کے ساتھ ۔

55 9 فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ

(میرے نبیؐ !) ان کے مال و منال اور آل اولاد (کی کثرت) دیکھ کر آپ "رشکانہ" (نمبر ۳۰) تعجب نہ کریں، کیونکہ یہی (تعجب خیز) چیزیں اللہ تعالیٰ کے قوانینِ مُکافاتِ عمل و مشیت کے مطابق ان کے لیے دنیا کی زندگی میں وبالِ جان بن جائیں گی، اور وہ حالتِ کفر ہی میں جہنم رسید ہوں گے۔ حواشی نمبر ۳۰ - رشکانہ : رش سے خود وضع کردہ اصطلاح بمعنی رشک آمیز یا رشک آفرین۔

56 9 وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ

اور اللہ کی قسمیں کھا کھا کر یقین دلاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں (نمبر ۳۱) ، لیکن وہ تم میں سے نہیں ہیں، بلکہ ایک ڈرا۔ سہا ہم کیش گروہ ہے۔

حواشی نمبر ۳۱ - آیت میں لَمِنْكُمْ ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارا دین و کیش وہی ہے جو تمھارا ہے۔

57 9 لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ

(ان کی نفسیاتی کیفیت یہ ہے کہ) اگر اُنھیں کوئی جائے پناہ (Refuge) یا غاریں (Caverns) یا زیرِ زمین چھپنے کی جگہ (Hiding-place) میسر آجائے تو وہ اُدھر کا رُخ کر لیں اور بے تحاشا بھاگ کھڑے ہوں (Would run in frantic haste)۔

58 9 وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ

ان میں سے ایسے (حریص) لوگ بھی ہیں جو صدقات، یعنی اموالِ زکوۃ کی تقسیم میں آپ پر اعتراض کرتے ہیں (Slander you)؛ اگر ان میں سے انھیں کچھ مل جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں، اور اگر ان کو کچھ نہ دیا جائے تو بگڑ جاتے ہیں (Grow resentful)۔

59 9 وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ

(یہ ان کے لیے دُنیوی واُخروی حسنہ کا موجب ہوتا) اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبرِ اعظم وآخرؐ نے جتنا مال اُنھیں دیا تھا، اس پر قانع ہو جاتے (Would have been contented) اور کہتے: اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے۔ (نمبر ۳۲) امید ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بہت کچھ عطا کرے گا اور اس کا رسول بھی (ہم سے اِحسان کرے گا)۔ ہم تو اپنے ربِّ (عاشق) سے لَو لگائے ہوئے ہیں (نمبر ۳۳)۔

حواشی نمبر ۳۲- ایک اللہ تعالیٰ ہی تمھیں غنی اور خوشحال کرنے، نیز حسنات سے نوازنے کے لیے کافی ہے؛ للٰذا تمھیں کسی اور کی حاجت نہیں۔

نمبر ۳۳- آیت میں ہے: اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ: اس تلمیذ القرآن نے اس کا ترجمہ اس آیۂ مبارکہ کی رُو سے کیا ہے: وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ (الم نشرح ۹۴:۸) (پیارے نبیؐ) اپنے ربِّ (عاشق) سے دل یا لَو لگائے رکھیے۔

60 9 اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

یادرکھو! صدقات یا اموالِ زکوۃ صرف ان کے لیے ہیں:

۱۔ فُقراء: محتاج (The needy)؛ وہ لوگ جو اپنے مساوی حق پیداواری یا حق معلوم سے محروم ہوں۔

۲۔ مسکین: تاجر، صنعت کار، اہلِ حرفہ، دُکاندار وغیرہ وغیرہ، جن کا کاروبار، صنعت، حرفت وغیرہ وغیرہ سرمائے کی کمی کی وجہ سے رُک گیا ہو۔

۳۔ عاملین: زکوۃ وصول کرنے والے سرکاری کارندے۔

۴۔ مؤلفۃِ قلوب : ایسے لوگ، جن کی تالیفِ قلوب کرنا مقصو ہو، یعنی وہ لوگ جن کے دلوں میں مسلمانوں اور دینِ اسلام کی محبت کی نشوونما کرنا مقتضائے وقت ہو۔

۵۔ فی الرقاب : جو لوگ دوسروں کی محکومی یا غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوں۔

۶۔ غارِمین : مقروض (Debtors) جو قرض ادا کرنے کے قابل نہ رہے ہوں، یا وہ لوگ جو قصاص یا دِیَت وغیرہ وغیرہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

۷۔ فی سبیل اللہ : اللہ کی راہ میں جان و مال سے سعی وجُہد کرنے والے، جیسے مجاہد، تبلیغ قرآن، اصلاح معاشرہ اور فلاح و بہبود کے کام کرنے والے، طالب علم، قرآن کے ترجمہ و تفسیر یا ایجاد و اختراع کرنے کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے والے۔

۸۔ ابن السبیل : مسافر یا سیاحت کرنے یا باہر سے کاروبار وغیرہ وغیرہ کے لیے آنے والے جو ناگزیر وجوہ کی بنا پر مالی تعاون کے محتاج ہوگئے ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لازمی حکم ہے، اور اللہ تعالیٰ علم کلی رکھنے والا -- دانائے کل اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔

61 9 وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اور انہیں (مُنافقوں) میں ایسے لوگ بھی ہیں جو (اپنی یاوہ گوئی سے) نبی اکرمؐ کو ذہنی اذیت پہنچاتے ہیں (Vex) اور کہتے ہیں کہ یہ گوش برآواز ہے (یعنی سب کی سُننے والا، کان کا کچا ہے)۔ آپ فرما دیجیے : (ہاں ! وہ) سب کی سننے والا ہے کہ یہ تمھاری بہتری کے لیے ہے (اس لیے کہ ہر کس و ناکس پر اس کے دروازے کھلے ہیں اور وہ اپنی بات اُسے سنا سکتے اور اپنے نقصان اور دُکھ درد وغیرہ وغیرہ کا مداوا کرا سکتے ہیں)۔ وہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو تسلیم بالیقین کرتا ہے اور (سچے) مؤمنوں کی مفید باتوں، تجویزوں اور مشوروں پر اعتماد کرتا ہے۔ اور تم میں سے جو ایمان لائے ہیں، جیسا ایمان لانے کا حق ہے تو اُن کے لیے رحمت ہے، یعنی ان سے محبت و شفقت اور اِحسان کرنے والا، ان کو علم و حکمت سکھانے، ان کا تزکیہ کرنے، ان کی نُورِ ذات کی تکمیل کرنے اور ان کو دُنیوی و اُخروی حسنہ سے فیضیاب کرنے والا ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اعظم و آخرؐ کو آزار پہنچاتے (Molest) ہیں، اُن کو (اس جُرم کی پاداش میں) کربناک عذاب (Grievous doom) ملنے والا ہے۔

62 9 يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ

مومنو! یہ منافق اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر تمہیں (اپنے متعلق) مطمئن و خوش رکھنا چاہتے ہیں، حالانکہ اگر وہ سچے مومن ہوتے تو جانتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا پیغمبر اعظم و آخر اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ اُن کو (اپنے ایمان و اعمال صالحہ کے ذریعے) خوش رکھتے۔

63 9 اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ

کیا وہ (منافق) نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم و آخر (یعنی اسلام کے نظام حیات کلی) کی مخالفت کرتا ہے تو (اس سنگین جرم کی پاداش میں) اس کے لیے آتشِ جہنم (The Fire of the Hell) ہے، جس میں وہ رہے گا، اور یہ بہت بڑی ذلت و رُسوائی (Supreme disgrace and Humiliation) ہے۔

64 9 يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ

یہ منافق (The hypocrites) ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کے بارے میں کوئی ایسی سُورت نازل نہ ہو جائے جو ان کے احوال و ظروف یا اسرار و کیفیات سے ان مُسلمانوں کو خبردار کر دے ان کو بتا دیجیے کہ کر لو طنز و مذاق (Scoff)! اللہ تعالیٰ یقیناً اُسے ظاہر کر دے گا، جس کے فاش ہونے کا تمھیں اندیشہ رہتا ہے۔

65 9 وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ

اگر آپ ان سے دریافت کریں (کہ تم ایسا کیوں کرتے تھے؟) تو وہی کہیں گے: ہم تو یونہی گپ شپ مار رہے اور دل لگی کر رہے تھے۔ انھیں بتا دیجیے: کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات یا تعلیمات و احکام اور قوانین نیز اس کے پیغمبر اعظم و آخرؐ کا مذاق اُڑاتے ہو؟

66 9 لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ؕ اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ

بہانے نہ بناؤ (Make you no excuses)۔ ایمان لانے کے بعد تم نے کفر کیا۔ اگر ہم نے تم میں سے ایک گروہ کی سیِّآت کو (اُن کی توبہ و اِنابت کرنے کے سبب) محو بھی کر دیا تو (ہمارا قانونِ مجازات) دوسرے گروہ کو ضرور سزا دے گا، کیونکہ وہ مجرم (Guilty) ہیں۔

67 9 اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَيَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ‌ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ‌ؕ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ

مُنافق مرد اور منافق عورتیں ہم کیش و ہم مشرب ہیں (نمبر ۳۴)۔ وہ المنکر (۳۵) کی طرف لگاتے ہیں، اور المعروف (نمبر ۳۶) سے منع کرتے ہیں؛ اور اپنی مٹھیوں کو بند رکھتے ہیں (نمبر ۳۷)۔ انھوں اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دیا ہے (نمبر ۳۸) اور اللہ تعالیٰ نے انھیں بھلا دیا (نمبر ۳۹) ہے۔ اصل میں منافق تو ہیں ہی نافرمان و بدکردار۔

حواشی نمبر ۳۴۔ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹّے بٹّے ہیں۔

نمبر ۳۵۔ اَلۡمُنۡكَرِ: جس شے، بات یا کام سے اِنسان کی فطرت اور عقلِ سلیم اِبا کرتی ہو۔ مثال کے طور پر سیِّآت، یعنی غم انگیز و خوف آفرین افعال؛ جیسے اکتناز و احتکار، بُخل، بے حیائی، نفاق و دروغ گوئی، فتنہ و فساد، جہل و یاوہ گوئی، بُہتان طرازی و غیبت گوئی، چوری چکاری، رہزنی، ڈکیتی، تخریب کاری، قتل و غارت، سلبِ حقوقِ انسانی، خصوصاً مُساوی پیداواری حق معلوم، دُشنام طرازی، شرک و کفر وغیرہ وغیرہ۔ المنکر کی ضد المعروف ہے۔ ربِّ رحمٰن نے المنکر سے منع کیا ہے اور المعروف کا حکم دیا ہے۔

نمبر ۳۶۔ اَلۡمَعۡرُوف۔ ہر وہ حسین اور دل لگتی بات یا کام جو انسان کی فطرت اور عقلِ سلیم کو مرغوب دلپسند ہو۔ مثال کے طور پر، حسنات، یعنی خیر و بر، عدل و احسان، مالی تعاون، رحم و کرم، علم و حکمت، انفاق فی سبیل اللہ، سچ، حُسنِ عمل وغیرہ وغیرہ۔

نمبر ۳۷۔ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ کا مطلب ہے، مال و دولت کو جمع کر کے رکھنا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا، جسے بُخل کرنا کہتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر، زکوٰۃ دینا العفو، الماعون دینا نہ قرضِ حسنہ، کسی سے احسان یا مالی تعاون نہ کرنا؛ نیز لوگوں کو مُساوی پیداوری حق معلوم نہ دینا۔

نمبر ۳۸۔ اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دینے کا مطلب ہے، اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات، نیز اس کی بے قیاس موضوعی و معروضی (Subjective and objective) نعمتوں اور انعام و اکرام کو بھلا دینا۔

نمبر ۳۹۔ اللہ تعالیٰ کے فراموش کر دینے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا انھیں اپنی رحمت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت سے محروم کر دینا۔

68 9 وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

اللہ تعالیٰ (اپنے قوانینِ احترام آرزو و مجازات کے مطابق) منافق مردوں اور منافق عورتوں، نیز کھلے منکرانِ نظامِ اسلام (نمبر ۴۰) سے آتش جہنم کا وعدہ کرتا ہے (نمبر ۴۱) جس میں وہ رہیں گے (جیسا کہ وہ دُنیا میں اپنے آتشکدۂ دل میں رہتے ہیں، اس لیے) یہ ان کی حسبِ حال ہے۔ اور ان پر اللہ کی لعنت ہے (نمبر ۴۲) یعنی وہ اپنے نفاق و کفر کے رد عمل سے رب رحمٰن کی رحمت و مغفرت و ہدایت سے مسلسل دور ہوتے جا رہے ہیں اور سدا قائم و دائم رہنے والا عذاب ان کا منتظر ہے۔

حواشی نمبر ۴۰۔ منافق اور کافر میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ مُنافق اللہ تعالیٰ کے نظامِ اسلام یا نظامِ حیات کلی کو (زبان سے) مان کر بھی (دل سے) نہیں مانتا؛ جبکہ کافر اُسے ماننے سے صاف انکار کرتا ہے۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ بشمولِ پاکستان، کسی ملک میں قرآن و سنہ کے مطابق نظامِ اسلام، یعنی اُس کے بنیادی ادارے، جو صلوٰۃ و زکوٰۃ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہیں، قائم ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر مسلمان سوچیں کہ کہیں وہ منافق تو نہیں۔

نمبر ۴۱۔ وعدہ کرنے میں یہ عبرت انگیز طنز ہے کہ منافق اور کافر سَمَندر سرشت یا آتشکدۂ دل کے پُجاری ہوتے ہیں، للذا اُن کی سرشت و آرزو کے مطابق رب رحمٰن اُن کو آتشکدۂ جہنم دینے کا وعدہ کرتا ہے۔

نمبر ۴۲۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اُس کے نظام حیات کلی کے پوشیدہ یا کھلے منکر اُس کے بے قیاس دُنیوی واُخروی فیوض و فوائد اور دُنیوی واُخروی حسنہ سے محروم رہتے ہیں۔

69 9 كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ
وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

مُنافقو! تمھاری نفسیاتی حالت اور بد کرداری ان لوگوں ایسی ہے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ وہ قوت و سطوت میں تم سے کہیں زیادہ تھے، اور مال و منال اور آل اولاد کی کثرت (Affluence) میں تم سے بڑھ چڑھ کے تھے انھوں نے دُنیا میں اپنے حصے یا تمتع یا تھوڑی مدت کے لیے استفادہ کیا (اور چل دیے)۔ چنانچہ تم نے بھی اپنے حصے سے تمتع کیا ہے، جس طرح انھوں نے اپنے حصے سے تھوڑا سا فائدہ اُٹھایا تھا، جو تمھارے متقدمین یا پیشرو تھے۔ چنانچہ تم بھی اسی طرح یاوہ گوئیاں کرتے ہو (Prate)؛ جس طرح وہ کیا کرتے تھے۔ اس کے نتیجے میں (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل کے مطابق) ان کے اعمال (حسنہ) کے ثمرات دُنیا اور آخرت دونوں میں اکارت جائیں گے۔ یہی لوگ حقیقت میں حسنات کے اعتبار سے خسارے میں رہنے والے (اہلِ نار) ہیں۔

70 9 اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

کیا ان کے پاس ان لوگوں کی سر گذشت نہیں پہنچی (یعنی انھوں نے نہیں سنی) جو اُن سے پہلے تھے؛ (مثلًا) نوحؑ کی قوم اور ثمود کی قوم؛ نیز ابراھیمؑ کی قوم، اہلِ مدین (شعیبؑ کی قوم) اور ان کے جن کی بستیاں (قانونِ مُجازات کے مطابق) تباہ و برباد کر دی گئی تھیں۔ ان کے پاس اُن کے رسولؑ واضح احکام اور دلائل محکم لے کر آئے تھے (لیکن اُنھوں نے ان کو تسلیم بالیقین نہ کیا اور جُرم کی پاداش میں ہلاک و برباد ہو گئیں)۔ اللہ تعالیٰ یقینا (اپنی رحمتِ بے پایاں اور مشیت کی وجہ سے) ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا، لیکن انھوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا تھا۔

71 9 وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(منافق مردوں اور عورتوں کے شعار کے برخلاف) مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کا شعار یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے حامی و دوست ہیں۔ وہ المعروف (نمبر ۴۳) (خیر وحسنہ) کی تائید کرتے ہیں اور المنکر (شر وسیّئہ) سے منع کرتے ہیں (یہ ان کا شعارِ زندگی ہے)؛ نیز صلوٰۃ قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں؛ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم وآخرؐ کی فرمانبرداری کرتے ہیں)۔ (اس کے صلے میں) اللہ تعالیٰ ان پر بالضرور رحمت ارزانی کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ صاحب سطوت و غلبہ - بے انتہا دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سرانجام دینے والا ہے۔

حواشی نمبر ۴۳ - المعروف اور المنکر کی مُصطلحات کے معانی کے لے دیکھیے آیہ ٦٧۔

72 9 وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اللہ تعالیٰ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے (خوب سے خوب تر) بہشتوں (نمبر ۴۴) کا وعدہ کرتا ہے (ان کی آرزوئے جنتِ قرۃ العین کے پیشِ نظر اور اس لیے بھی کہ انھوں نے دنیا کی زندگی میں اپنے ایمان و حُسن عمل کے ذریعے اپنے اندر جنت بسائی ہوئی تھی)۔ ان بہشتی باغات کے دامن میں (ان کے جمالیاتی ذوق کی تسکین کے لیے) چشمے رواں دواں ہوں گے۔ وہ ان خوب سے خوبتر باغاتِ الحیوانی میں ہمیشہ رہیں گے؛ اور (ان کے لیے) باغاتِ جاودانی میں حسین و پاکیزہ سکونت گاہیں ہوں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ، یعنی الٰہ جمیل یا محبوب و جانِ تمنا کی رضا، یعنی رنگِ دوام سے مزین گاہِ عاشقانہ (اہل عشق و رضا کے لیے دیگر تمام نعمتوں سے) احسن و اعلیٰ نعمت (Felicity) ہوگی۔ یہی (اصل میں) عظیم الشان کامیابی (Supreme triumph) ہے۔

حواشی نمبر ۴۴ - یہ آیۂ جمیلہ چاہتی ہے کہ اس میں جمالیاتی نُقطۂ نظر سے غور و فکر کیا جائے۔ ایسا کرنے سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ جنت قرۃ العین اپنے جمیل و جلیل مناظر، دلکش و نظر افروز نظاروں، حسین و پاکیز سکونت گاہوں، امن و سلامتی کی حیاتِ طیب اور خوبصورت و شیریں نعمائے جاودانی کے اعتبار سے ”مثالی شہر“ (Ideal city) ہے۔

73 9 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

اے میرے نبی ! (متحارب) کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو، اور ان پر پوری قوت سے دباؤ ڈالو۔ دیکھو ! اُن کے رہنے کی جگہ جہنم ہے، اور وہ سفرِ زندگی کی نہایت بھیانک منزلِ آخر ہے۔

74 9 يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا

لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ

وَّلَا نَصِيْرٍ

وہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ انھوں نے وہ (مذموم) بات نہیں کی، حالانکہ انھوں نے یقینا کافرانہ بات کہی تھی؛ اور اسلام لانے کے بعد کفر کیا۔ اُنھوں نے وہ کچھ کرنے کا منصوبہ بنایا جسے وہ پا نہ سکے۔ انھیں صرف اس بات کا بُغض ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے انھیں اُس (اللہ تعالیٰ) کے فضل سے بے احتیاج و تونگر کر دیا ہے۔ اگر وہ پشیمان ہو کر اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں تو اُن کے لیے بہتر ہے۔ اگر وہ باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کا قانونِ مُکافاتِ عمل) اُنھیں دُنیا اور آخرت میں المناک اذیتیں دے گا؛ نیز رُوئے زمین پر اُن کا کوئی حامی ہو گا نہ مددگار۔

75 9 وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ

الصّٰلِحِيْنَ

اور ان میں سے بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا (Made a covenant) کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں (مال و دولت سے) نوازے گا تو ہم ضرور اس کی راہ میں خرچ کریں گے، یعنی لوگوں سے اِحسان یا مالی تعاون کریں گے؛ اور عدل و احسان کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

76 9 فَلَمَّآ اٰتٰـهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُنھیں (مال و دولت) عطا کیا تو وہ اس میں بُخل کرنے لگے، یعنی وہ زکوۃ، العفو، قرضِ حسنہ، الماعون دینے اور اہلِ احتیاج سے مالی تعاون کرنے سے احتراز کرنے لگے۔ وہ اپنے عہد سے برگشتہ ہوگئے اور ابھی تک وہ رُو گردانی کر رہے ہیں۔

77 9 فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

چنانچہ اس کا نتیجہ (Consequence) یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُجازات واحترام آرزو نے ان کے دلوں میں نفاق (Hypocrisy) کو اس روزِ (قیامت) تک کے لیے جما دیا جب وہ اس کے حضور پیش کیے جائیں گے، اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا، اس سے منحرف ہوگئے تھے، اور بدیں وجہ کہ جھوٹ بولنا، ان کا شعار بن چکا تھا۔

78 9 اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے بھیدوں اور خفیہ مشاورتوں کو خوب جانتا ہے؟ اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ کل غیّبات (= اُمورِ غیبیہ یا پوشیدہ باتوں) کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

79 9 اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

ان مُنافقوں کا یہ حال ہے کہ مؤمنوں میں جو (خوشحال ہیں اور) خوشدلی سے صدقات دیتے، یعنی لوگوں سے احسان یا مالی تعاون کرتے ہیں، انھیں (ریاکاری کا) طعنہ دیتے ہیں؛ اور (جو مؤمن احسان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے)؛ لیکن راہِ حق میں جد و جہد کرتے ہیں، منافق ان کی (بے نیازی) پر تمسخر کرتے ہیں (Deride them)؛ لیکن نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات) ان کی حماقت پر خندہ زن ہے اور ان کو کربناک اذیتیں (Painful tortures) دے گا۔

80 9 اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

(میرے نبیؐ!) آپ ان منافقوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں یا نہ مانگیں (ان کی سیّآت محو ہو جانے والی نہیں ہیں)۔ اگر آپ ستر بار (یا سینکڑوں بار) ان کے لیے مغفرت کی دُعا مانگیں، اللہ تعالیٰ (کا قانون مُجازات) ان کی سیّآت کو ہر گز مٹانے والا نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم وآخر کے ساتھ کفر کیا ہے، یعنی اُن کے نظامِ اسلام کو تسلیم بالیقین کرنے سے اِنکار کیا ہے۔ دیکھو! جو لوگ راہِ راست سے الگ ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کا (قانونِ ہدایت و تقویٰ) انھیں راہِ رست پر نہیں لگاتا، کیونکہ انہیں آرزوئے ہدایت ہی نہیں ہوتی۔

81 9 فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا
يَفْقَهُوْنَ

(جنگِ تبوک میں) پیچھے چھوڑ دیے جانے والے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے پیچھے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے۔ ان پر اللہ کی راہ میں، یعنی اس کے نظام اسلام اور مسلمانوں کی بقا کے لیے اپنے مال و منال اور جسم و جان کے ساتھ جہاد کرنا بارِ گراں تھا۔ اور وہ (ایک دوسرے سے) کہتے تھے: ''اس سخت گرمی میں (جہاد کے لیے) نہ نکلو''! ان پر واضح کر دیں کہ آتشِ جہنم کی تمازت اس گرمی سے بہت زیادہ شدید (Fierce) ہے۔ کاش! وہ یہ سمجھتے، یعنی عقل و فکر سے کام لیتے!

82 9 فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اب تھوڑا سا ہنس لیں، خوش ہولیں۔ بالآخر ان سیّآت کے بدلے، جو انھوں نے کمائی ہیں، کثرت سے گریہ وزاری کرنا پڑے گی۔

83 9 فَاِنۡ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآٮِٕفَةٍ مِّنۡهُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِلۡخُرُوۡجِ فَقُلْ لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنۡ تُقَاتِلُوۡا مَعِىَ عَدُوًّا ‌ؕ اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقۡعُدُوۡا مَعَ الۡخٰلِفِيۡنَ

(اس غزوہ کے بعد) اگر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ آپ کا ملنا مُنافقوں کی جماعت سے ہو جائے اور وہ (دوسرے موقع پر) آپ سے جہاد کے لیے نکلنے کی اجازت مانگیں تو آپ ان سے صاف کہہ دیں کہ اب تم کبھی میرے ساتھ جہاد کے لیے نہیں جاسکتے، اور نہ میرے ساتھ ہو کر دشمنوں سے لڑ سکتے ہو، اس لیے کہ تم نے پہلی مرتبہ (جہاد کے لیے نکلنے پر) گھر میں بیٹھنے کو ترجیح دی تھی۔ اب پیچھے رہنے والوں (عورتوں، بوڑھوں، معذوروں، بیماروں، بچوں) کے ساتھ ہمیشہ کے لیے بیٹھے رہو (اور جہاد کے دُنیوی واُخروی فوائد و فیوض سے محروم رہو)۔

84 9 وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ‌ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ

(میرے نبیؐ) ان منافقوں میں سے اگر کوئی مر جائے تو اُس کی صلوٰۃ (جنازہ) کبھی نہ پڑھنا، اور نہ اُس کی قبر پر (دُعائے مغفرت کے لیے) کھڑا ہی ہونا، اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ (کے قوانین واحکام) اور اس کے پیغمبرِ اعظم وآخرؐ کی رسالت وسنتِ حسنہ) کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرتے رہے، اور مرے تو نظامِ اسلام سے باہر تھے۔

85 9 وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ‌ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ

اور ان کے مال و منال اور آل اولاد (کی کثرت) دیکھ کر آپ "رشکانہ" تعجب نہ کریں، کیونکہ یہی (تعجب خیز) چیزیں اللہ تعالیٰ کے قوانینِ مُکافاتِ عمل ومشیت کے مطابق دُنیا کی زندگی میں ان کے لیے وبالِ جان بن جائیں گے اور حالتِ کفر ہی میں وہ جہنم رسید ہوں گے۔

86 9 وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا

الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ (کے احکام) کو تسلیم بالیقین کرو، اور اس کے پیغمبر اعظم وآخرؐ کی معیت میں جہاد کرو تو منافقین میں سے جو صاحبِ ثروت واستطاعت ہیں وہی آپ سے رخصت مانگتے ہیں (Ask you for exemption) اور کہتے ہیں کہ ہمیں جانے دیجیے کہ ہم بھی قاعدین، یعنی جہاد سے مستثنیٰ کیے ہوئوں اور پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہیں (اُن کی دیکھ بھال وغیرہ وغیرہ کے لیے)۔

87 9 رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ

اُنھوں نے (مردانِ میدان بننے کے بجائے) جہاد سے مستثنیٰ عورتوں کی طرح معذوروں، بُوڑھوں وغیرہ وغیرہ کی طرح بننا یا گھروں میں رہنا پسند کیا تو (اللہ تعالیٰ کے قوانینِ احترامِ آرزو و مجازات کے مطابق) ان کے دل ودماغ پر چھاپ لگ گئی، یعنی ان کا قلبی نظام معطل ہوگیا اور وہ سمجھتے بوجھتے ہی نہیں (یعنی وہ جہاد کی غیر معمولی افادیت واہمیت کے ادراک و فہم کے قابل ہی نہیں رہے)۔

88 9 لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

لیکن پیغمبر اعظم وآخرؐ اور اہلِ ایمان جو آپ کے ساتھ اپنے مال ومنال اور جسم وجان کے ساتھ جہاد کرتے ہیں تو یقینا یہی لوگ ہیں جن کے لیے خیرات یعنی، حسنات) = مسرت انگیز نعمتیں اور کامیابیاں ہیں، اور وہی نشو ونما اور مراد پانے والے ہیں۔

89 9 اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

الْعَظِيْمُ

ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے (خوب سے خوبتر) الحیوانی باغات تیار کر رکھے ہیں، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ از بس جلیل واعلیٰ کامیابی ہے (This is the sublime and supreme triumph)۔

90 9 وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اعراب، یعنی عرب کے بادیہ نشینوں میں سے حیلہ ساز لوگ آپؐ کے پاس آئے کہ اُنھیں بھی (جہاد میں شریک نہ ہونے کی) رخصت مل جائے؛ اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے رہے، انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم وآخرؐ سے جھوٹ بولا تھا۔ ان لوگوں میں سے جنھوں نے نظامِ اسلام ماننے سے انکار کیا، اُن کو (اس کی پاداش میں) اذیتناک عذاب ضرور آلے گا۔

91 9 لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا
يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ

البتہ جو لوگ بوڑھے، ناتواں یا بیمار ہیں، یا جن کے پاس مصارفِ جہاد کے لیے وسائل نہیں، اگر وہ پیچھے رہ جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول (کے نظام اسلام) کی خیر خواہی میں کوشاں رہیں۔ ایسے لوگوں سے احسان یا مالی تعاون کرنے والوں پر کوئی وجہ الزام نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سیّآت مٹانے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا۔ بے حد ترس کھانے در گزر کرنے، دکھ درد دُور کرنے اور رحمت ارزانی کرنے والا۔

92 9 وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠
تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ

نیز (پیچھے رہ جانے والے) وہ لوگ بھی موردِ الزام نہیں (جن کے پاس سواری نہ تھی) اور وہ آپ کے پاس (یہ درخواست لے کر) آئے کہ اُن کے لیے سواری کا انتظام کر دیں۔ (لیکن بے سروسامانی کا یہ عالَم تھا کہ) آپؐ کو مجبوراً کہنا پڑا؛ "(دیکھو! میں کیا کروں کہ) میرے پاس تمھاری سواری کے لیے کچھ نہیں"۔ اُنھیں (بادل نخواستہ) لوٹنا تو پڑا، مگر اس حالت میں کہ اُن کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ انھیں رنج تھا کہ افسوس اُن کے پاس بھی کچھ بھی تو نہیں کہ جہاد میں شریک ہونے کے لیے سواری وغیرہ خریدنے پر خرچ کر سکتے۔

93 9 اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ وَهُمۡ اَغۡنِيَآءُ‌ ۚ رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا

مَعَ الۡخَـوَالِفِۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ

اصل میں موردِ الزام وہ لوگ ہیں جو بے احتیاج و خوشحال ہونے کے باوجود (جہاد میں شریک نہ ہونے کی رُخصت مانگتے ہیں۔ اُنھوں نے جہاد سے مستثنیٰ عورتوں، بوڑھوں، اپاہجوں، بیماروں، ناتوانوں اور بچوں کے ساتھ گھروں میں رہنا پسند کیا، لہٰذا اللہ تعالیٰ (کے قانونِ احترامِ آرزو) نے ان کے دل و دماغ پر چھاپ لگا دی ہے، یعنی ان کا قلبی نظام معطل کر دیا ہے؛ نتیجۃً، وہ جانتے بوجھتے نہیں (کہ وہ جنت کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کر رہے ہیں یا دوزخ کی راہوں پر)۔

94 9 يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ‌ ؕ قُلْ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّـؤۡمِنَ لَـكُمۡ

قَدۡ نَـبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ‌ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَـكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ

جب آپ اُن (یعنی جہاد میں بلاوجہ شریک نہ ہونے والوں) کے پاس لَوٹ کر آئیں گے تو وہ معذرتیں پیش کریں گے آپ فرما دیجیے گا: ”عذر پیش نہ کرو! ہم تم پر ہرگز یقین نہیں کریں گے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے احوالِ واقعی سے آگاہ کر دیا ہے۔ اب اللہ اور اس کا پیغمبرِ اعظم و آخرؐ تمھارے اعمال پر نگاہ رکھیں گے (Would keep an eye on your deeds)۔ انجام کار، تم (بروزِ قیامت، رب) عالم الغیب والشہادۃ، یعنی مرئی و غیر مرئی (Visible and invisible) جاننے والے کے حضور لَوٹائے جاؤ گے، پھر وہ سب کچھ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے رہے تھے، یعنی وہ تمھارا عمر بھر کا کچا چٹھا تمھیں دکھائے گا“ (نمبر ۴۵)۔

حواشی نمبر ۴۵۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے حلق میں ایک غیر مرئی اور ناقابل بیان اُلوہی حلقومی کیسٹ نصب کر رکھا ہے۔ روزِ حساب و جزا وہ کیسٹ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلنے لگے گا؛ اور ہر شخص اپنے ٹیلی ویژن پر اپنی عمر بھر کی متحرک و گویا تصویر دیکھے گا اور سُنے گا (الاسراء ۱۳:۱۷)

95 9 سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ اِذَا انْقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ ؕ

اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ‌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ

(مسلمانو!) جب تم (غزوۃ تبوک سے) لوٹ کر اُن کے پاس جاؤ گے تو وہ تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر کہیں گے کہ ان (کے جہاد میں شریک نہ ہونے کے قصور) صرف نظر کرو۔ تم اُن سے رُخ موڑ لو کہ (وہ قلب و خُلق اور کردار کے لحاظ سے) سخت نجس ہیں، اور اُن کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ اُن کی کمائی (ہوئی سیآت) کا صلہ ہے۔

96 9 يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ

وہ تم سے قسمیں کھاتے ہیں (Swear to you) تاکہ تُم اُن سے خوش ہو جاؤ، (لیکن تم اُن سے خوش نہ ہونا، بالفرض) اگر تم اُن سے خوش ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ دائرۂ اسلام سے نکل جانے والے لوگوں سے خوش ہونے کا نہیں، یعنی اس کا قانونِ مجازات و مشیت فاسقوں کو مغفرت و رحمت سے نوازنے والا نہیں۔

97 9 اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

صحرائی عرب (Desert Arabs) کفر اور نفاق میں سب سے زیادہ سخت اور اکھڑ ہیں؛ مگر اللہ تعالیٰ کے احکام سے جو اُس نے اپنے پیغمبر اعظم و آخرؐ پر نازل کیے ہیں؛ ناواقف ہونے کی وجہِ جواز رکھتے ہیں (کیونکہ ذرائع علم و حکمت ان کی دسترس سے باہر ہیں) ؛ اور اللہ تعالیٰ علمِ کلی رکھنے والا- انتہائی دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سرانجام دینے والا ہے۔

98 9 وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ۗ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ان صحرائی عربوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں نظامِ اسلام کے لیے جو کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے، اُسے تاوان سمجھتے ہیں؛ اور تمھارے لیے حوادثِ زمانہ کے انتظار میں رہتے ہیں (تاکہ اس طرح انھیں نظامِ اسلام سے نکلنے اور زکوۃ اور العفو دینے سے چھٹکارا مل جائے ، لیکن اُن کے نفاق و کفر کی پاداش میں) ؛ بھیانک گردشِ زمانہ آئے گی تو انھیں پر آئے گی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا- سب کچھ جاننے والا ہے۔

99 9 وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ

عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

اور انہیں صحرائی عربوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ (کے قوانین واحکام اور تعلیمات) اور یوم آخر (Last Day)، یعنی روزِ قیامت، روزِ نشاۃ ثانیہ اور روزِ حساب وجزا کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں، اور اس (نظام اسلام کے لیے مال و دولت میں سے) جو خرچ کرتے ہیں، اُسے قربِ الٰہی، تقرب الی اللہ اور اس کے پیغمبر اعظم وآخرؐ کی دعاؤں (اور حسین خواہشات) کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔ سُن رکھو! ان کا یہ خرچ کرنا، اُن کے لیے واقعی تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً انھیں اپنی رحمت یا جنت قرۃ العین میں داخل کرے گا، یا انھیں دُنیوی واُخروی حسنہ سے نوازے گا۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ سیّآت کو مٹانے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا - بے انتہا ترس کھانے، دُکھ درد دُور کرنے اور بار بار رحمت ارزانی کرنے والا ہے۔

100 9 وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ

بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ

اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ

اولین مہاجروں اور انصار میں سے جنھوں نے نظامِ اسلام کو قائم کرنے میں پہل کی، اُن سے، نیز ان سے جنھوں نے ان کے احسن طریقے سے پیروی کی، اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور ہے، اور وہ اس سے خوش ہوئے اور ہیں۔ اور ان کے لیے (خوب سے خوبتر الحیوانی) باغات تیار ہیں، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہیں، وہ ان میں ہمیشہ (عالمِ کیف وسُرور میں) رہیں گے ؛

یہ (انسان کی) عظیم الشان کامیابی وکامرانی ہے !۔

101 9 وَمِمَّنۡ حَوۡلَـكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ۛؕ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ۛ مَرَدُوۡا

عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ

اور صحرائی عربوں میں سے جو تمھارے مضافات میں، یعنی آس پاس بستے ہیں، کچھ منافق ہیں؛ اور نفاق، مدینہ کے باشندوں میں سے ایک گروہ کی، سرشت بن چکا ہے۔ آپ انھیں نہیں پہچانتے، (لیکن) ہم انھیں پہچانتے ہیں۔ ہم (اپنے قانونِ مجازات کے

مطابق) انھیں عنقریب دو مرتبہ سزا دیں گے (Chastise them twice) پھر وہ بڑے بھیانک عذاب کی طرف لَوٹائے جائیں گے۔

102 9 وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جنھوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کر لیا ہے (Have confessed their faults)۔ انھوں نے حسین اعمال کو عملِ سُوء کے ساتھ خلط ملط کر دیا تھا۔ (اب انھوں نے چونکہ پشیمان ہو کر اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا ہے، لہٰذا) اللہ تعالیٰ ضرور (اپنے قانونِ انابت و اجابت کے مطابق) اُن سے رجوع بہ رحمت کرے گا، اس لیے کہ وہ تو ہے ہی سیّآت مٹانے اور ان سے تحفظ دینے والا - بے انتہا ترس کھانے، دلدِّر دُور کرنے، درگزر کرنے اور رحمت ارزانی کرنے والا۔

103 9 خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ان کے مال و منال میں سے صدقہ، یعنی زکوٰۃ (قانوناً) وصول کرو (کہ یہ حکم الٰہی ہے)، اور اس سے مال و منال کے ذریعے اُن (کے دل و دماغ اور اخلاق و کردار) کی تطہیر کرنے اور ان کی صلاحیتوں (Potentials) کو قوۃ سے فعل میں لانے اور ان کی نشوو نما دینے کا اہتمام کرو؛ نیز اُن کو دُعائیں دو، اس لیے کہ آپ کی دُعا ان کے لیے موجب تسکین (Solace) ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سب کچھ سننے والا - سب کچھ جاننے والا۔

104 9 اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، یعنی اپنے نادم و پشیمان بندوں سے رجوع بہ رحمت کرتا ہے؟ اور (مسلم حکمرانوں کے ذریعے) زکوٰۃ وصول کرتا ہے؛ نیز اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بار بار رجوع بہ رحمت کرنے والا - بے انتہا ترس کھانے دلدِّر دُور کرنے، درگذر کرنے اور بار بار رحمت ارزانی کرنے والا ہے۔

105 9 وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ

آپ ان سے کہیں کہ اب عمل کیے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، نیز اس کا پیغمبر اعظم وآخر اور مؤمن بھی یہ دیکھیں گے۔ اور تم عنقریب، مرئی و غیر مرئی یا حاضر و غیب کے جاننے والے کی طرف لَوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمھیں سب بتا دے گا جو تم نے کیا دھرا ہوگا (نمبر ۴۲)۔

حواشی نمبر ۴۲۔ روزِ جزا ہر فردِ بشر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے الوہی حلقومی وی۔سی۔آر پر اپنے عمر بھر کے اعمال کی متحرک و گویا تصویر خود دیکھ لے گا۔

106 9 وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

ابھی چند لوگوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حکم آنے تک معرضِ التواء میں ہے (Has been held in suspense)۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ (اپنے قوانینِ احترامِ آرزو و مشیت کے مطابق) اُنھیں کیفر کردار تک پہنچاتا ہے یا ان سے رجوع برحمت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ دانائے کل۔ نہایت دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

107 9 وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

منافقین میں سے ایسے لوگ بھی ہیں، جنھوں نے اس غرض سے مسجد تعمیر کی ہے کہ (اسلام کے نظامِ حیات کلی کو) نقصان پہنچائیں، کفر پھیلائیں اور مؤمنوں کے درمیان تفرقہ (Disunity) ڈالیں (نمبر ۴۷)، اور ان لوگوں کے لیے کمین گاہ مہیا کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر اعظم وآخر، یعنی اُن کے نظامِ اسلام کے خلاف جنگ کر چکے ہیں۔ اب قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہماری نیت تو صرف خیر و حسنہ تھی، لیکن اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے کہ یہ جھوٹے (Liars) ہیں۔

حواشی نمبر ۷۴ - مسجد ضرار: کیا پاکستان میں ایک ہی محلے یا بازار میں مختلف فرقوں کی مساجد مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے پر دلالت نہیں کرتیں؟ کیا ہر فرقے کی مسجد، مسجد ضرار نہ ہوئی؟ کیا قرآن حکیم کی رُو سے فرقہ بندی شرک نہیں ہے؟ دیکھیے ایسی مسجد میں صلوٰۃ قائم کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے:

108 9 لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَي التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ

تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

آپ اس مسجد میں (جو ضرار) ہے قیام صلوٰۃ کبھی نہ کریں (بلکہ) وہ مسجد جس کی بنیاد روزِ اول ہی سے تقویٰ (یعنی آرزوئے ہدایت اور خشیتِ ضلالت) پر رکھی گئی ہے، اس بات کی زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس میں قیامِ (صلوٰۃ) کریں۔ اس میں ایسے مردانِ (خدا) آتے ہیں جو پاکیزہ اور پاک دل و پاکباز رہنا چاہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ بھی پاکیزہ و پاکدامن لوگوں کو عزیز رکھتا ہے۔

109 9 اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ

بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

(ذرا سوچو تو سہی!) کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی اساس (Foundation) اللہ تعالیٰ کی آرزو و خشیت اور خوشنودی (Good Pleasure) پر اُٹھائی ہو، بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ریت کے گرتے ہوئے دودے کی لگار (= کنارے = Brink) پر اُٹھائی اور وہ اسے لے کر آتشِ جہنم میں جا گری؟ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا (قانونِ مُجازات) اپنے اوپر اور دوسروں پر جور و ستم کرنے والوں کو راہِ راست پر نہیں لگاتا۔

110 9 لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاللّٰهُ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

یہ عمارت جو انھوں نے بنائی ہے، اُن کے دلوں میں شک و اضطراب Suspicion and commotion) کا تیر نیمکش) بنی رہے گی، یہاں تک کہ ان کے دل (شدتِ خلش سے) پاش پاش ہو جائیں (Are torn to pieces)۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ علم کلی رکھنے والا - انتہائی دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

111 9 اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ
وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو جنت (قرۃ العین) دینے کے عوض اُن کے جسم و جان اور مال و منال خرید لیے ہیں (نمبر ۴۸) ۔ وہ اللہ کی راہ میں، (یعنی اسلام اور اس کے ماننے والوں کی حفاظت کی خاطر دشمنوں سے) لڑتے، ان کو قتل کرتے اور خود بھی شہید ہوتے (Are martyred) ہیں۔ یہ سچا وعدہ ہے جسے وفا کرنا اُس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، اور اس کا ذکر تورات (The Torah)، انجیل (The Gospel) اور قُرآن میں ہے۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنا وعدہ وفا کرنے والا ہو؟ (یعنی نہیں ہے)۔ لہٰذا اس سودے (Bargain) پر جو تم نے اُس سے کیا ہے، خوشیاں مناؤ، اس لیے کہ یہ تمھارے لیے بہت بڑی کامیابی و کامرانی ہے۔

حواشی نمبر ۴۸ - اس نص قرآنی سے ثابت ہوا کہ اگر مسلمان جنت میں جانا چاہتے ہیں تو ان پر عام حالات میں مسلم حکومت کو العفو (= فالتو مال و منال، زکوٰۃ دینا اور اہلِ احتیاج کو الماعون قرضِ حسنہ اور مالی امداد دینا فرض ہے؛ اور جنگ کی صورت میں اگر حکومت کو مزید مال و دولت کی حاجت ہو تو مسلمانوں کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ناگزیر ہے۔

112 9 اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السّٰٓئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

مومنوں کے خصائل یہ ہیں): وہ ☆اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کے لیے رجوع کرتے رہتے ہیں، ☆اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر عمل کرتے یا ان کے مطابق زندگی کرتے ہیں، ☆اس کے حسن و عشق، یعنی اس کی صفاتِ حسنہ (Sublime and beautiful attributes)، جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت، احکام و قوانین اور تعلیمات کی غیر معمولی افادیت و اہمیت کی تعریف و ستائش میں رطبُ اللسان رہتے ہیں، ☆ سیاحت بالحق کرتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اقوامِ عالم کے عروج و زوال کے عوامل و محرکات کی معلومات حاصل کرنے، آثار قدیمہ سے عبرت پکڑنے اور ربِّ کریم کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کا جمالیاتی مشاہدہ (Aesthetic experience) کرنے اور ترقی یافتہ اقوام سے نو بنو علم و فنون، یعنی جدید سائنس ٹیکنالوجی سیکھنے کے لیے مُلک مُلک کی سیاحت کرتے ہیں، ☆ رکوع کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، نیز اس کے احکام و تعلیمات کے سامنے سر نگوں ہو جاتے ہیں، لیکن لیت و لعل کرتے ہیں نہ حجت بازی۔ ☆ سجدہ کرتے ہیں: صلوٰۃ قائم کرتے ہیں؛ اور صرف

اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا حاکم اور فرماں روا سمجھتے اور اس کی کبریائی کو عملاً تسلیم کرتے ہیں۔ اسی سجدے کے متعلق علامہ اقبال نے کہا ہے:

یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(ضربِ کلیم ص ۳۲)

☆ خیر و حسنہ اور احسان و بِرّ کی تلقین و تاکید کرتے ہیں ☆ شر و سیئہ اور بُخل و فواحش سے منع کرتے (Forbid) ہیں، اور ☆ اللہ تعالیٰ کی متعین کردہ (Ordained by Allah) حدود (Limits) کی حفاظت کرتے ہیں، یعنی ان کے اندر رہتے ہیں، لیکن اُن سے تجاوز نہیں کرتے (Transgress not)۔ (میرے نبیؐ) ہر زمان و مکان کے) مؤمنوں کو (دُنیوی و اُخروی حسنہ کی) نوید جانفزا دے دو!

113 9 مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نبی اور مؤمنوں کے لیے روا نہیں کہ وہ مشرکوں (Polytheists) کے لیے مغفرت (کی دُعا) مانگیں، اگرچہ وہ ان کے اعزہ و اقارب (Relatives) ہی کیوں نہ ہوں، اس کے بعد کہ ان پر کھل چکا ہے کہ وہ رفیقانِ آتشِ دوزخ (Companions of Hell Fire)، یعنی سَمَندر سرشت ہیں۔

114 9 وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ

اور (حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ (آزر) کے لیے جو دعائے مغفرت مانگی تھی تو اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ اُنھوں نے اپنے باپ سے ایسا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ (اس وعدے کی علتِ غائی یہ تھی کہ اُن کا باپ آزر، اللہ تعالیٰ کا نظامِ حیات کلی قبول کر لے، لیکن) جب اُن پر واضح ہو گیا کہ وہ یعنی آزر، اللہ تعالیٰ کے (دین یا نظام حیات کلی) کا دُشمن ہے تو اُنھوں نے باپ سے علیٰحدگی اختیار کر لی (He disassociated himself from him)۔ اصل یہ ہے کہ ابراہیمؑ بڑے ہی صاحبدل و بُردبار تھے (Was tender-hearted and long-suffering)۔

115 9 وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی قوم کو راہِ راست پر لگانے کے بعد گمراہ کردے، جب تک کہ وہ ان کو (اپنے قوانین واحکام اور تعلیمات کے ذریعے) واضح نہ کردے کہ اُنھیں کس راستے پر چلنے کی آرزو کرنا اور کن راستوں پر چلنے سے گریزاں وترساں رہنا چاہیے (نمبر ۴۹)۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ کل اشیاء کا علمِ کلی رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۴۹-آیت میں مایتّقون ہے: تقویٰ میں ایجابی۔ سلبی مفہوم پایا جاتا ہے: ہدایت یا راہِ راست کی آرزو اور ضلالت یا دوزخ کے راستوں کی خشیت۔

116 9 اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

یقیناً آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی فرماں روائی (Sovereignty) ہے (یعنی اس کائنات میں اللہ تعالیٰ ہی کا حکم چلتا ہے)۔ وہی جلاتا (Quickeneth) یا زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمھارا کوئی حمایتی و کارساز ہے نہ مددگار و سفارشی۔

117 9 لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ
الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ، نیز مہاجروں اور انصار سے رجوع برحمت کیا، جو انتہائی مفلوک الحالی و بے سروسامانی کے وقت (جہاد میں) آپؐ کے پیچھے ہولیے (Who followed Him in the time of adversity and distress)، جبکہ اس بات کا امکان تھا کہ اُن میں سے ایک گروہ کے دل (حق سے) منحرف ہوجائیں (Swerved a side)، لیکن اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانونِ انابت واجابت کے مطابق) ان سے رجوع برحمت کیا۔ وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا-انتہائی ترس کھانے، دلدّر دُور کرنے، درگزر کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

118 9 وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا
ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے اُن تین اشخاص سے رجوع برحمت فرمایا جو (غزوہ تبوک میں محض اپنے تساہُل کے باعث) پیچھے رہ گئے تھے (اور جن کا معاملہ معرضِ التواء میں پڑا ہوا تھا، اور وہ افرادِ معاشرہ کے مقاطعہ (بائیکاٹ = کے سبب اس قدر پشیمان و تنگ دل ہوگئے تھے کہ) زمین اپنی وُسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی تھی اور اُن کے وجود ان کے لیے وبالِ جان بن گئے تھے۔ انھیں یقین ہوچکا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے (قانونِ مُکافاتِ عمل) سے بچنے کے لیے اگر کہیں پناہ (Refuge) مل سکتی ہے تو صرف اُسی کے دامنِ رحمت میں۔ (اُن کے احساسِ گناہ و ندامت کو دیکھ کر) اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانونِ اِنابت واجابت کے مطابق) اُن سے رجوع برحمت کیا تاکہ وہ آئندہ اسی سے رجوع کر لیا کریں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی رجوع برحمت کرنے والا- نہایت ترس کھانے، در گزر اور دلدِّر دور کرنے اور بار بار رحمت ارزانی کرنے والا ہے۔

119 9 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ (کے قرب و رضوان) کی طلب وآرزو کرتے اور اس (کے قانونِ مُکافاتِ عمل) سے ڈرتے رہو۔ اور (سفر زندگی میں قول و کردار کے) سچے لوگوں (یا راست باز و راست رَو لوگوں کے ساتھ رہو (وجہ یہ ہے کہ اسلام انفرادی نہیں، اجتماعی دین یا نظام حیات کلی ہے، لہٰذا جو شخص اس سے علیحدہ ہوا، وہ گمراہ ہوا)۔

120 9 مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا
مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ
لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

مدینے کے باشندوں اور اس کے مضافات (Suburbs) میں رہنے والے صحرائی عربوں کو روا نہیں تھا، نہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ سے پیچھے رہ جائیں، (اور ان کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں)؛ اور اپنی جانوں کو اس کی جان پر ترجیح دیں (Prefer to)؛ یہ

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو پیاس لگتی ہے یا تکان (Fatigue) ہوتی ہے، یا وہ ایسا اقدام کرتے ہیں جو کافروں کو غضب ناک کرتا ہے، اور ہر چیز کا جو اُنھیں دُشمن سے لگتا ہے، ان سب کے بدلے ان کے لیے حسنِ عمل (کا اجر) لکھا جاتا ہے (یعنی ان کی قلبی حسنات میں اضافہ ہوتا ہے)، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (کا قانونِ عدل واحسان) احسان و حُسنِ عمل کرنے والوں کا اجر، یعنی حسنات کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

121 9 وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(یہ بھی سنتِ الٰہی ہے کہ) مؤمنین (نظام اسلام اور مسلمانوں کی بقاوآزادی کی خاطر) جو کم یا زیادہ رقم خرچ کرتے ہیں، یا (سفرِ جہاد میں) کوئی وادی (Valley) طے کرتے ہیں، یہ سب کچھ اُن (کے حلقومی کیسٹ میں) ریکارڈ ہوتا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے (قانونِ عدل واحسان کے مطابق) انھیں ان کا اعمال کا حسین ترین صلہ عطا کرے۔

122 9 وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

طَآىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ

یہ بات اہلِ ایمان (کے بہترین مفاد (In the best interest) میں نہیں کہ وہ سارے کے سارے (اسلام کے قوانین و احکام اور تعلیمات سمجھنے کی خاطر مرکزِ تعلیم وتربیت کے لئے نکل پڑیں؛ بلکہ ایسا کرنا چاہیے کہ ہر خیل میں سے ایک گروہ نکلے اور دین (کے احکام و تعلیمات) کو سمجھے۔ پھر واپس جاکر اپنے لوگوں کو (ان کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے بھیانک نتائج سے) ڈرائیں تاکہ وہ ایسا کرنے سے احتراز کریں۔

123 9 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ

غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

اے ایمان والو! تمھارے گرد و پیش جو کفار، یعنی اسلام کے مخالف لوگ، بستے ہیں (اُن سے نبٹنے کی خاطر پہلے) ان سے لڑو اور اس طرح کہ وہ تمھاری شدت قوت کو محسوس کریں اور (ریشہ دوانیوں سے باز آجائیں)۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ (کی تائید و نُصرت) اہلِ آرزو و خشیت کے ساتھ ہوتی ہے۔

124 9 وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا‌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ

اور جب کوئی نئی سُورت نازل ہوتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے کچھ لوگ (طنزاً) پوچھتے ہیں: ''بھلا بتاؤ تو سہی کی اس تنزیل نَو) سے کسی کی قوت ایمان میں اضافہ ہوا ہے''؟ (ان کو بتادو کہ) جو لوگ ایمان رکھتے ہیں، ہر نئی سورت ان کی قوتِ ایمان میں اضافہ کرتی ہے، اور وہ اس سے جمالیاتی مسرت (Aesthetic bliss) حاصل کرتے ہیں۔

125 9 وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ

البتہ جن کے دلوں میں بیماریاں (نمبر ۵۱) ہوتی ہیں، اس سے ان کی نجاست پر نجاست چڑھتی جاتی ہے۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کُفر و نفاق، شرک و جہل اور شک و اضطراب میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے؛ نتیجتاً) وہ مرتے دم تک کافر ہی رہتے ہیں۔

حواشی نمبر ۵۱ - دیکھیے ''جمالیات، قرآن حکیم کی روشنی میں'' ص ۱۲۷ بعد۔ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور۔

126 9 اَوَلَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ

وہ کیوں اس واقعیت میں تفکر بالحق نہیں کرتے کہ ہر سال انھیں ایک یا دو دفعہ کڑی آزمائش میں سے گزارا جاتا ہے؟ (تاکہ وہ سان پر چڑھیں، لیکن) پھر بھی ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رجوع نہیں کرتے اور نہ وہ عبرت ہی پکڑتے ہیں۔

127 9 وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوۡا‌ ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ

اور جب کوئی سُورت نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں کہ کہیں کوئی تمھیں دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر کھِسک جاتے ہیں (Slip away)؛ اللہ تعالیٰ نے، (اپنے قوانینِ احترامِ آرزو و مجازات کے مطابق) اس بناء پر کہ وہ سمجھنے بوجھنے کا دماغ ہی نہیں رکھتے، اُن کے قلوب، یعنی اُن کی عقل و فکر کی جہت ہی ٹیڑھی کر دی ہے۔

128 9 لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

ذرا سوچ تو سہی ! تم ہی میں سے (یعنی باہر سے نہیں، ہمارا) رسولؐ تمھاری طرف (تمھیں راہِ راست پر لگانے کے لیے) آیا ہے۔ (اُن کی، رحمۃ اللعٰلمینی کا یہ عالم ہے کہ) تمھارا دُکھ اُن سے برداشت نہیں ہوتا، اور اس بات کی از بس طلب و آرزو رکھتے ہیں کہ تمھیں دنیوی و اُخروی حسنہ عطا ہو؛ مؤمنوں پر بڑی شفقت فرمانے والے۔ اُن کے ہمدرد و غمخوار اور کرم نواز ہیں۔

129 9 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ؕ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(میرے نبیؐ !) اگر وہ آپ (کی دعوتِ اسلام) سے رُو گردانی کریں تو ان پر واضح کر دیں کہ (اگر تم تحریک اسلام میں میرا ساتھ نہیں دیتے تو نہ دو) میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے (Allah is all sufficient for me)۔ اُس کے سوا کوئی معبود و حاکم نہیں۔ میں صرف اس (کی رحمت و نُصرت) پر انحصار کرتا ہوں، اور وہ عظیم الشان تختِ فرماں روائی کا مالک ہے۔

سورہ یونس بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 10 الٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ

الف۔ لام۔ را۔ یہ حکمت یا دانائی کی باتوں سے معمور اور نظری۔ عملی دانشمندی (Theoretical Practical Wisdom) سکھانے والے کتاب (= قرآن مجید) کی آیتیں (Verses) ہیں۔

2 10 اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡہُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَہُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ اِنَّ ہٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیۡنٌ

کیا یہ امر ان لوگوں کے لیے باعثِ حیرت واستعجاب ہے کہ ہم نے انہیں میں سے ایک مردِ (خدا) پر وحی (و تنزیل) بھیجی ہے کہ بنی نوعِ انسان (Mankind) کو (اعمالِ سُوء اور دوزخ کے راستوں پر سفرِ زندگی کرنے کے انتہائی بھیانک انجام سے) متنبہ کرے (Warm them)؛ اور مؤمنوں کو مژدۂ جانفزا (Good tiding) دے کہ ان کے پروردگار وآقا کے پاس (جنتِ قرۃ العین میں) حقیقی مقامِ حُسن واِحسان ہے۔

کافر یا منکرانِ دینِ اسلام (اس قدر حسن کور (نمبر ا) وحق کور (نمبر ۲) ہیں کہ عبرت پکڑنے کے بجائے اُلٹا یہ کہتے ہیں کہ یہ (مردِ خدا) تو کھلا شعبدہ باز (نمبر ۳) یا جھوٹا ہے۔

حواشی نمبر ا۔ حُسن کور Beauty-blind = نمبر ۲۔ حق کور Truth-blind =

نمبر ۳۔ ساحر کے معنی ہیں جادو گر، شعبدہ باز، انگریزی میں: Sorcerer, Wizard, or Enchanter سحر چونکہ جھوٹ یا باطل ہوتا ہے، اس لیے ساحر کے معنی جھوٹے یا دروغ گو کے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہاوت جتنی مشہور ہے اتنی جھوٹی بھی ہے کہ "جادو بر حق ہے، لیکن کرنے والا کافر ہے" قرآن حکیم کی رو سے جادو حق نہیں باطل ہے۔

3 10 اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی
عَلَی الۡعَرۡشِ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِیۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِہٖ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ اَفَلَا
تَذَکَّرُوۡنَ

تمھارا پروردگار یقینا اللہ تعالیٰ ہے، جس نے سماوی اور ارضی کرُے (یعنی آسمان اور زمین) اپنے ارتقائی انداز میں چھے ادوار میں پیدا کیے۔ پھر وہ سریر آرائے حکمرانی ہوا (اور) اپنے اُمورِ حکمرانی حکیمانہ انداز میں سرانجام دیتا ہے۔اس کی اجازت سے ہی کوئی شفیع (Intercessor) ہو سکتا ہے (ورنہ نہیں ہو سکتا) یہ ہے اللہ تعالیٰ، تمھارا پروردگار وآقا،اس کے احکام پر عمل کرو یا تم اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی کرو۔ کیا تم (ان باتوں میں) تفکر بالحق نہیں کرتے یا نہیں کرو گے ؟۔

4 10 اِلَیۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِیۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ
لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ
وَّعَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا یَكۡفُرُوۡنَ

(اے بنی نوع انسان ! بروزِ قیامت) تم سب نے بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور پُورا ہونے والا ہے ۔یقینا وہی (بشری) مخلوق پیدا کرتا ہے اور وہی (بروزِ قیامت) اسے نشأۃِ ثانیہ دے گا تاکہ جو لوگ ایمان لاتے اور عدل واحسان کے کام کرتے ہیں، انھیں (اپنے قانونِ عدل واحسان کے مطابق) پورا پورا اجر دے؛ لیکن جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کلی کو ماننے سے انکار کیا ہے ،انھیں (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مجازات کے مطابق) پینے کو کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا اور اذیتناک عذاب، اس پاداش میں کہ انھوں نے نظام اسلام سے انکار وجُحود کی روش اختیار کر رکھی تھی۔

5 10 هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِیَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا
عَدَدَ السِّنِیۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سورج کو تاباں اور چاند کو منور بنایا ہے، اور اس کی منزلیں متعین کی ہیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے افادی وغایتاتی، جمالیاتی وحکیمانہ اور مستقل اقدار کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔ وہ طالبان واہلِ علم کے لیے اپنے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

6 10 اِنَّ فِی اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ
لِّقَوۡمٍ یَّتَّقُوۡنَ

دیکھو! شب و روز کے اختلافِ (ظلمت و نور میں) یا اُن کے گردش میں، اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے، اس میں اہلِ آرزو و خشیت کے لیے فکر انگیز، بصیرت افروز اور حقائق نما نشانات ہیں۔

7 10 اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوۡا بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ اطۡمَاَنُّوۡا بِہَا وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ

جو لوگ (آخرت میں) ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے (نمبر ۴)، اور دُنیوی زندگی سے خوش اور اس پر مطمئن ہیں؛ نیز جو لوگ ہماری آیات، یعنی ہمارے قوانینِ تغیر و تبدل، احکام اور تعلیمات سے غافل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ان کا مشاہدہ کرنے اور ان کو سمجھنے کے لیے ان میں غور و فکر کرنے کا دماغ ہی نہیں رکھتے۔

حواشی نمبر ۴ - اس کا مطلب دُہرا ہے: ایک یہ کہ انھیں جنت قرۃ العین میں ہماری ہم نظری و ہم کلامی کی نعمت عظمیٰ ملنے کی امید نہیں۔ دوسرا یہ کہ اُنھیں روزِ حساب و جزا ہماری عدالت میں جواب دہی کے لیے حاضر ہونے کی توقع نہیں۔

8 10 اُولٰٓئِکَ مَاۡوٰىہُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ

ان لوگوں کے رہنے کی جگہ "آگ" ہوگی، بدیں وجہ کہ یہی آگ اکتساب کرتے یا کماتے تھے (نمبر ۵)۔

حواشی نمبر ۵ - یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مجازات کے مطابق اعمالِ سُوء سے سیّآت حاصل ہوتی ہیں؛ اور سیّئہ اپنی ماہیت میں آگ ہے، جو انسان کے اندر آتشکدہ فروزاں کرتی ہے۔ یہ باطنی آتشکدہ آخرت میں جہنم کی صورت اُسے رہنے کو ملے گا۔

9 10 اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَہۡدِیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ بِاِیۡمَانِہِمۡ ۚ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمُ الۡاَنۡہٰرُ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات و تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرتے اور عدل و احسان کے توازن آفریں کام کیا کرتے ہیں، اُن کا پروردگار و آقا ان کے ایمان (کی روشنی) کی بدولت اُنھیں اُن کی آخری منزلِ مقصود پر پہنچا دے گا۔ حسین و سرور انگیز نعمتوں کے باغات (نمبر ۶) میں، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوں گے۔

حواشی نمبر ۶- بہشتی باغات ایک تو خوب سے خوبتر اور دوسرے ان گنت ہوں گے۔ ان میں بے قیاس نعمتیں ہوں گی، لیکن سب سے افضل و اعلیٰ نعمت اللہ جمیل کی ہم نظری و ہمکلامی کی رحیقِ مختوم ہو گی۔

10 10 دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جنت قرۃ العین میں وہ (اللہ تعالیٰ سے) اس طرح کلام کریں گے: "ہمارے اللہ! تُو ہر قسم کے شرک و نقص سے منزہ و ماوراء ہے" اور وہ اس ہیں ایک دوسرے کی پذیرائی دعائے سلامتی سے کریں گے اور ان کی گفتگو کا اختتام اس دُعا کے ساتھ ہو گا کہ ہر قسم کی ثنائے جمیل و تشکر کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے جو کل جہانوں کی مخلوقات کا پروردگار و آقا ہے (Is Cherisher-Sustainer and Lord)۔

11 10 وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ
فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

چنانچہ جس طرح بنی نوعِ انسان حسنہ یا دنیوی فوائد مثلاً مال و دولت وغیرہ وغیرہ حاصل کرنے میں جلد بازی کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات ان کے اعمالِ سُوء کی پاداش میں) انھیں کیفرِ کردار تک پہنچانے میں جلدی کرتا تو ان کا کام تمام ہو چکا ہوتا؛ یا انھیں مرگِ مفاجات نے آلیا ہوتا۔ (لیکن ہمارا قانونِ اِمہال ہے کہ) جو لوگ (مرنے کے بعد) ہم سے ملاقات کرنے کی اُمید نہیں رکھتے، ہم ان کو سرکشی و ریشہ دوانی میں، بھٹکتے رہنے کے لیے ڈھیل دیتے رہتے ہیں۔

12 10 وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا
كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اور جب انسان کو دُکھ پہنچتا ہے تو وہ پہلو کے بل لیٹا ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو، (ہر حالت میں) ہمیں (مشکل کشائی و استمداد کے لیے) پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اُس کے دلدر دُور کر دیتے ہیں تو اس طرح منہ موڑ کر چل دیتا ہے جیسے اُس نے مشکل کشائی کے لیے ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ چنانچہ (شیطان کے جمالیاتی فریب) حد سے گزرنے والوں (Transgressors) کی نظر میں ان کے اعمالِ (سُوء) "حسین" بنا دیے جاتے ہیں۔

13 10 وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ

اور غور کرو کہ تم سے پہلے ہم (اپنے قانونِ مکافات عمل کے مطابق بہت سی) امتوں (Generations) کو ان کے لوگوں پر اور اپنے آپ پر اور اپنے پر جور و ستم روا رکھنے کی پاداش میں ہلاک کر چکے ہیں۔ چنانچہ جب ان کے پاس (ہمارے بھیجے ہوئے) ان کے رسولؑ واضح براہین و دلائل لے کر آئے تو ان کو تسلیم بالیقین کرنے کا اُنھیں دماغ ہی نہ تھا (اور وہ ہلاک و برباد ہو گئیں) اس طرح ہم (اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) ظلم و جرم کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

14 10 ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ

پھر اُن کے بعد ہم نے (اپنے قانونِ استبدلال واستخلاف کے مطابق) تمھیں زمین میں اُن کا جانشین (Heirs) بنایا تا کہ ظاہر ہو جائے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، (یعنی تم حسین عمل کرتے ہو یا قبیح؟)۔

15 10 وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ
بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِىْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِىْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
يُوْحٰۤى اِلَىَّ ۚ اِنِّىْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

اور جب ان لوگوں کو ہمارے واضح قوانین واحکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں (Are rehearsed unto them)، تو وہ لوگ جنھیں ہم سے ملنے کی اُمید نہیں کہتے ہیں: ''یا تم اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن (تصنیف کر کے) لاؤ، پھر اس میں (لفظی و معنوی) ردوبدل (Changes) کردو''۔ ان کو بتا دیجیے کہ بیں اس کا مجاز نہیں ہوں کہ اپنی مرضی سے اس میں کچھ ردوبدل کروں۔ میں تو صرف اس کا اتباع کرتا ہوں (Follow) جو مجھے وحی کیا جاتا ہے (What is revealed to me)۔
بالفرض، اگر مجھ سے اپنے پروردگار و آقا کی حکم عدولی ہو جائے تو (اس کے قانونِ مجازات کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا، للٰذا) میں بڑے بھاری دن کی اذیت ناک سزا سے ڈرتا ہوں۔

16 10 قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا

مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(میرے نبیؐ!) ان پر واضح کر دی کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوتی تو میں نہ تو اُس کے یہ قوانین واحکام پڑھ کر تمھیں سنا سکتا، اور نہ اُن سے تمھیں آگاہ ہی کرتا۔ (تمھارے سوچنے کی بات یہ ہے ک) میں اس (یعنی وحی و تنزیل آنے) سے پہلے ایک عمر تم میں بسر کر چکا ہوں (اور تم میری ایک ایک بات سے واقف بھی ہو اور میری صداقت وامانت کے قائل بھی۔ پھر میری دعوتِ حق کیوں تسلیم بالیقین نہیں کرتے؟) کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟

17 10 فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

الْمُجْرِمُوْنَ

ذرا سوچو تو سہی! اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو جھوٹی باتیں گھڑ کر اللہ تعالیٰ (کی وحی و تنزیل) سے منسوب کرے یا اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو جھٹلائے یا ان کو جھوٹا قرار دے۔ (یہ دونوں مجرم وظالم ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قانون مجازات یہ ہے کہ) مجرم وظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے، یعنی وہ دُنیا میں آتشِ خوف وحُزن سے اور آخرت میں آتشِ جہنم سے نجات پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

18 10 وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ

شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان ہستیوں کی عبادت، یعنی پرستش اور طاعت و بندگی کرتے ہیں، جو اُنھیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع؛ نیز کہتے ہیں کہ یہ ہمارے معبود اللہ تعالیٰ سے ہماری شفاعت کرنے والے ہیں۔ اُن سے پوچھیے کہ تم اللہ تعالیٰ کو ایسے سفارشیوں کی خبر دیتے ہو، جن کو وہ آسمانوں میں نہ زمین میں دیکھتا اور جانتا ہے! وہ ان سے منزہ وارفع اور ماوراء ہے، جن کو وہ اس کے شریک وسہیم اور مُعاون قرار دیتے ہیں۔

19 10 وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

(ابتداء میں) کل بنی نوعِ انسان (Mankind) ایک ہی ہم کیش و ہم مشرب قوم تھے (یعنی ان کا دین توحید تھا)۔ پھر (امتدادِ وقت کے ساتھ) وہ (عقیدۂ توحید کے بارے میں) اختلاف کرنے لگے۔ اگر ایک بات تمھارے پروردگار وآقا کی طرف سے پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی، یعنی اگر تمھارے رب کا قانونِ امہال (Law of Respite) پہلے سے نافذ نہ ہوتا تو جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، اُن کا فیصلہ کر دیا جاتا۔

20 10 وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ
اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ

اور (حجت کے طور پر یہ بھی) کہتے ہیں کہ اس، یعنی نبی اکرمؐ پر اس کے پروردگار وآقا کی طرف سے کیوں کوئی خاص نشانی (Portent) نہیں اُترتی (تاکہ اُسے دیکھ کر ہم ایمان لے آتے)۔ آپ ان پر (یہ حقیقت) واضح کر دیں کہ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے (کسی اور کو ہے نہ ہو سکتا ہی ہے)۔ للٰذا اب انتظار کرو (کہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے) میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

21 10 وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ
اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ

بنی نوعِ انسان (کے کفرانِ نعمت و سرکشی کا یہ عالَم ہے کہ اپنے اعمالِ سُوء کے نتیجے میں) جب مفلوک الحال کے مصائب جھیل چکتے ہیں اور ہم (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) انھیں خوشحالی کی لذت سے آشنا کرتے ہیں تو وہ فوراً ہمارے قوانین واحکام پر عمل نہ کرنے کی وجہِ جواز پیدا کرنے کی خاطر طرح طرح کی تاویلیں اور تدبیریں کرنے لگتے ہیں۔ ان پر واضح کر دو کہ (تمھیں کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے) اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مجازات) تدبیر کرنے میں سب سے زیادہ تیز ہے۔ جو مکر وفریب تم کرتے ہو، ہمارے فرستادہ رقم کرتے رہتے ہیں، یعنی ان کو تمھارے حلقومی کیسٹ میں ریکارڈ کرتے رہتے ہیں۔

22 10 هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ
بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ
بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ لَىِٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ

وہ اللہ ہی ہے، جس کے قوانین کی بدولت تم زمین کی خشکی اور تری (دریائوں، جھیلوں، ندیوں اور سمندروں) میں سیر و سیاحت کرتے پھرتے ہو۔ پھر جب تم بڑی بڑی کشتیوں یا جہازوں میں سفر کرتے ہو اور بادِ شُرط یا خوشگوار موافق ہوا (Pleasant favorable wind) ان کو کشاں کشاں (منزل مقصود) کی طرف لیے جاتی ہے تو وہ شاداں و فرحاں ہوتے ہیں۔ پھر ناگہاں بادِ تُند (Storm-wind) چلنے لگتی ہے اور ہر طرف سے ان پر ہجوم کرتی ہے اور انھیں ہلاک ہو جانے کا خدشہ لاحق ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے دین یا نظامِ حیاتِ کلی کے مخلص بن کر دعا مانگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس آفت سے نجات دیدے (If you deliver us from this disaster) تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تیرے شکر گزار بن کر رہیں گے، یعنی تیرے بندگانِ تسلیم و رضا بن کر رہیں گے۔

23 10 فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا
بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؗ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

پھر جب اللہ تعالیٰ انھیں نجات دے دیتا ہے تو وہ (اپنا عہد فراموش کر دیتے ہیں اور) زمین پر آتے ہی ظلم و ستم کے ساتھ سرکشی و ریشہ دوانی کرنے لگتے ہیں۔ اے بنی نوعِ انسان! تمھاری سرکشی و ریشہ دوانی کا وبال (قانونِ مُکافاتِ عمل کے مطابق) تمھاری ہی جانوں پر پڑے گا۔ دُنیوی زندگی کا قلیل اور قلیل المدت فائدہ اُٹھالو۔ انجامِ کار، تمھیں لوٹ کر ہمارے ہی پاس آنا ہے، پھر ہم (تمھارے ہی حُلقومی کیسٹ کے ذریعے) تمھیں بتائیں گے، جو تم کرتے رہتے تھے۔

24 10 اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ
الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ

اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

دُنیا کی زندگی کی مثال تو پانی کی طرح ہے جسے ہم بادل سے برساتے ہیں۔ پھر وہ مزروعہ اراضی میں گھل مل جاتا ہے تو اس سے روئیدگی نمودار ہو جاتی ہے، جسے انسان اور چارپائے کھاتے ہیں۔ آخرِ کار، اراضی (سبزہ و گل اور برگ و بار سے) اپنا سونا سنگھار اور آراستگی و تزئین کر لیتی ہے؛ اور کھیتی والوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب فصل ہمارے قابو میں ہے تو دفعتاً ہمارا قانونِ طبیعی رات یا دن میں آجاتا ہے اور اُسے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح چٹیل کر دیتا ہے، جیسے کل تک اس میں کچھ تھا ہی نہیں۔ اس طرح ہم اپنی تعلیمات اور قوانین کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں، لیکن ان سے مستفید وہی ہوتے ہیں، تفکر بالحق کرنا جن کا شعار ہوتا ہے۔

25 10 وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اور اللہ تعالیٰ (جو اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں سے شدید ترین محبت رکھنے والا، یعنی ان کا عاشق ہے، انہیں) دارالسّلام (دُنیا میں اسلامی معاشرہ اور آخرت میں جنت قرۃ العین) میں آنے کی دعوت دیتا ہے؛ اور (اپنے قانونِ احترام آرزو و مشیت کے مطابق) ان کو جنت کی راہِ راست پر لگاتا ہے، جنھیں ہدایت پانے کی آرزو ہوتی ہے۔

26 10 لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

اور جو لوگ حُسنِ عمل اور اِحسان کرتے ہیں، یعنی لوگوں کے ساتھ احسن طریقے سے مالی تعاون کرتے ہیں، اس کے ردِ عمل کے طور پر انھیں حسنہ یا مسرت انگیز نعمتیں ملتی ہیں، اور ان سے زیادہ بھی کچھ اور ملتا ہے؛ نیز ان کے چہرے دُنیا و آخرت دونوں میں رُوسیاہی اور ذلت (Blackness and ignominy) سے مصئون رہتے ہیں۔ یہی لوگ دوستدارانِ جنت (نمبر ۷) ہیں، اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

حواشی نمبر ۷۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ (Companions of Paradise): اس بصیرت افروز مصطلحۂ قرآنی کی معنویت کی بناء پر اس تلمیذ القرآن نے اس کے لیے ''دوستدارانِ جنت'' کی تعبیر اختیار کی ہے۔

27 10 وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

جو لوگ (اعمالِ سُوء کر کے) سیِّآت، یعنی غم انگیز و ہولناک بُرائیاں کماتے ہیں، اُن کی ہر ایسی بُرائی (سیِّئہ) کا بدلہ اُنھیں ایسا ہی ملتا ہے (دُنیا اور آخرت دونوں میں)۔ اس کے نتیجے میں) ان پر رُوسیاہی چھا جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو (اس کے قانونِ مُکافاتِ عمل کی گرفت سے) کوئی نہیں بچا سکتا (''نہ یہاں اور نہ ''وہاں)۔ ان کے چہرے ''وہاں'' اس قدر سیاہ ہوں گے گویا شبِ تاریک کے ٹکڑوں نے اُنھیں سیاہ پوش کر دیا ہے۔ یہی لوگ دوستدارانِ دوزخ ہیں (Companion of Fire)؛ اس میں رہیں گے۔

28 10 وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ

اور وہ دن (قیامت کا) ہوگا، جب ہم ان سب مشرکوں کو (اپنی عدالت میں محاسبے کے لیے) جمع کریں گے۔ پھر ان مشرکوں سے ارشاد فرمائیں گے: 'تم اور (تمھارے بنائے ہوئے ہمارے) معاون و شریک اپنی اپنی جگہ ٹھیرے ہو! یا اپنے موقف پر قائم رہنا، پھر ہم ان (یعنی مشرکوں اور ان کے ٹھیرائے ہوئے معبودانِ باطل) کو الگ الگ کر دیں گے۔ پھر ان کے ٹھیرائے ہوئے شریک یا معبود (مشرکوں سے) کہیں گے: ''یہ غلط ہے کہ تم ہمارے کہنے پر ہماری عبادت کرتے تھے، یعنی ہمیں اپنا معبود سمجھتے تھے''۔

29 10 فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ

اس پر ہمارے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کا شاہد ہونا کافی ہے کہ ہمیں خبر تک نہ تھی کہ تم ہماری عبادت یا پرستش (Worship) کرتے تھے یا نہیں۔

30 10 هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

بہر حال وہاں افرادِ نسلِ انسانی میں سے ہر ایک جو اُس نے (حسنات یا سیّآت میں سے) آگے بھیجی ہو گی (اپنے حلقومی کیسٹ والے ٹیلی وژن میں) صاف دیکھ لے گا۔ پھر سب کو ان کے حقیقی مالک کے حضور پیش کیا جائے گا؛ پھر ان کے خود ساختہ شریک و معبود و نابود ہو جائیں گے (نمبر ۸)۔

حواشی نمبر ۸ - یہ آیۂ تنذیری، خاص کر اُن مسلمانوں کے لیے جو شرک کرتے ہیں، تازیانۂ عبرت ہے۔

31 10 قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

ان سے پوچھو کہ کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمھیں روزی دیتا ہے؟ گوش و چشم (یعنی سُنتے کان اور دیکھتی آنکھیں، جو جمالیاتی و حکیمانہ مشاہدات اور علم و ہنر یا سائنس و ٹیکنالوجی وغیرہ وغیرہ کے ذرائع ہیں) کس کے قبضۂ اختیار میں ہیں؟ نیز کون ہے جو مُردے سے زندہ کو اور زندہ سے مُردے کو نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو مُدبر الامور، یعنی اپنے اُمورِ حکمرانی حکیمانہ طریقے سے سر انجام دیتا ہے؟ وہ ضرور جواب میں کہیں گے: "اللہ"۔ تو انھیں ناصحانہ انداز میں کہیے: (جب تم یہ سب مانتے ہو تو پھر) کیوں اس کی جنت کی راہِ راست پر چلنے کی آرزو نہیں کرتے اور جہنم کی راہوں پر چلنے سے خوف نہیں کھاتے؟۔

32 10 فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى

تُصْرَفُوْنَ

دیکھو! یہ ہے تمھارا اللہ - تمھارا سچا پروردگار و آقا (Real Cherisher and Sustainer Lord) حق یا سچائی کے بعد باطل یا گمراہی کے سوا کچھ بھی تو نہیں رہتا۔ پھر تم اس سے رُخ پھیر کر کہاں بھٹکتے جا رہے ہو؟

33 10 كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اس طرح تیرے پروردگار وآقا کی یہ بات بد عہد و نافرمان لوگوں کے بارے میں سچ ثابت ہوئی کہ یہ کبھی ایمان لانے کے نہیں۔

34 10 قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

ان سے پوچھیے تو سہی: کیا تمھارے خود ساختہ شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرے، پھر اس کا اعادہ کرسکے؟ یعنی اُس کو نشاۃ ثانیہ دے سکے؟ ان کو بتادیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو خلق کا آغاز بھی کرتا ہے، اور اُس کا اعادہ بھی کرتا ہے (نمبر ۹) تم (اس کے نظامِ حیاتِ کلی سے) کہاں پھرے جارہے ہو۔

حواشی نمبر ۹- اللہ تعالیٰ اپنی کل مخلوقات میں سے صرف بنی نوع انسان اور جنوں ہی کو قیامت کے روز نشاۃ ثانیہ دے گا؛ اس لیے کہ صرف وہی آزادیِ عمل و انتخاب کی بناء پر مستوجبِ قانونِ مکافاتِ عمل ہیں۔

35 10 قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۥ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ

اُن سے پوچھیے: کیا تمھارے خود ساختہ شرکاء میں کوئی ایسا ہے جو الحق، یعنی قرآن کے سچے نظام حیاتِ کلی کی طرف رہنمائی کرتا ہے؟ (اب فیصلہ کرو کہ) جو اسلام کے سچے نظامِ حیات کلی کی طرف رہنمائی کرے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس (کے احکام کی) پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہدایت کا محتاج ہو اور کسی کی رہنمائی کے بغیر ہدایت نہ پاسکے۔ تمھیں کیا ہوگیا ہے؟ تم کیسے (جاہلانہ) فیصلے کرتے ہو؟

36 10 وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢبِمَا يَفْعَلُوْنَ

اصل یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ محض قیاس و گمان (Conjecture and fancy) کے پیچھے چلتے ہیں، حالانکہ قیاس و گمان کسی طرح بھی حق الیقین کے مقابلے میں کارآمد نہیں ہوسکتا (نمبر ۱۰) یاد رکھو! تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۱۰- یہ آیۂ تنذیری علماء و مشائخ سمیت کل مسلمانوں کے لیے آئینۂ عبرت ہے۔

37 10 وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

دیکھو! یہ قرآن ایسا نہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے بنا لے، وہ تو اپنے سے پہلے کے کلامِ الٰہی کی تائید و تصدیق کرتا ہے (اور یہ اس بات کی بُرہانِ قاطع ہے کہ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے)؛اور کتاب اللہ کی تفصیل (Exposition) ہے، یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کی ہر زمان و مکان میں نازل ہونے والی کتاب کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اس میں قطعاً اضطراب و شک نہیں کہ وہ کل جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار وآقا کی وحی و تنزیل (Divine Revelation and Descent) ہے۔

38 10 اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(کس قدر ظلم و جہل کی بات ہے کہ ایسے سچے قرآن سے متعلق) یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسے اس شخص، یعنی پیغمبر واعظم وآخرؐ نے خود اپنے جی سے گھڑ لیا ہے (Has invented it، اور اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیا ہے۔اُن کے اس دعوے کے جواب میں) ان کو چیلنج دیجیے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو (کہ اسے انسان تصنیف کر سکتا ہے تو ایسا کرنے کی خاطر) اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم اپنی مدد کے لیے بُلا سکتے ہو، بُلا لو اور اس کی مانند ایک سُورت ہی تصنیف کر کے دکھاؤ تو مانیں۔

39 10 بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ

(وہ قرآن حکیم کی تکذیب، علم و عقل کی بناء پر نہیں کرتے) بلکہ اس بناء پر اس کی تکذیب کرتے ہیں کہ اس کے علم کا احاطہ (Compass) نہیں کر سکتے (یعنی اس کے علم و حکمت کا ادراک نہیں کر سکتے: (Cannot grasp)؛ نیز اس کی معنویت بھی ان کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اسی طرح ان کے متقدمین، یعنی ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔ لہٰذا غور کی نظروں سے دیکھو کہ ظالموں، یعنی حق کو جھٹلانے والوں کا کیسا (بھیانک اور عبرتناک) انجام ہوا۔

40 10 وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ‌ؕ وَ رَبُّكَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ

اور ان لوگوں میں سے بعض تو اسے تسلیم بالیقین کرتے ہیں اور کریں گے؛ اور بعض اسے تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں (یہ مفسد ہیں، یعنی حیاتِ اجتماعیہ کا توازُن بگاڑنے والے ہیں) اور آپ کا پروردگار وآقا ان فساد کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

41 10 وَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلْ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ‌ۚ اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـئُوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا

بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ

اور اگر وہ آپ (کی رسالت و دعوت) کو جھٹلاتے ہیں (اور ماننے کے نہیں) تو اُن سے کہہ دیں کہ میرا عمل میرے لیے ہے (یعنی اس کا اجر صرف مجھے ملے گا)، اور تمھارا عمل تمھارے لیے ہے (یعنی اس کا اجر صرف تمھیں ملے گا)۔ میں جو کرتا ہوں، تم اس سے بری الذمہ ہو، اور جو تم کرتے ہو، اس سے میں بری الذمہ ہوں (کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ مکافاتِ عمل ہے)۔

42 10 وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ‌ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ

اور ان میں سے کچھ لوگ آپ کی باتیں اس طرح سنتے ہیں کہ (اُن کا دھیان کہیں اور ہوتا ہے: اور وہ معنوی طور پر بہرے ہوتے ہیں)۔ کیا آپ اپنی بات بہروں کو سُنا سکتے ہیں، اگرچہ وہ سمجھتے نہ ہوں (نمبر ۱۱)۔

حواشی نمبر ۱۱ - قرآن مجید کو غور کے کانوں سے سننا اور عقلِ سلیم سے سمجھنا ناگزیر ہے، ورنہ اس کا سننا بے فائدہ ہوگا۔ دوسرے، جو لوگ اس طرح سنتے نہ سمجھتے ہیں، وہ ''بہرے'' ہوتے ہیں۔

43 10 وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ‌ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ

اور (آپؐ کی مجلس میں) ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بظاہر آپ کو تک رہے ہوتے ہیں (لیکن ان کی فکر و نظر کا ہدف کہیں اور ہوتا ہے۔ یہ معنوی لحاظ سے نابینا ہوتے ہیں)۔ کیا آپ ایسے اندھوں کو راہِ راست دکھا سکتے ہیں، اگرچہ وہ بصیرت سے کام بھی نہ لیں (نمبر ۱۲)۔

حواشی نمبر ۱۲- دیکھنا غور کی نظروں سے ہوتا ہے۔ اسی طرح سُننا غور کے کانوں سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے ہمیں اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے کہ اقوامِ عالم کی ہلاکت و بربادی کے عوامل میں سے ایک یہ بھی تھا کہ غور کے کانوں سے سُننا اور غور کی آنکھوں سے دیکھنا اُن کا شعار نہ رہا تھا۔ علامہ اقبالؒ نے اسی لیے فرمایا ہے:

دِیدن دِگر آموز، شُنیدن دِگر آموز! (دیکھنا پھر سیکھ! سُننا پھر سیکھ!)

44 10 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ النَّاسَ شَيۡـًٔا وَّلٰـكِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ

اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (جو رب رحمٰن و رحیم ہے، یعنی اپنے بندوں سے بے انتہا محبت و شفقت اور احسان اور ان کی تربیت کرنے والا ہے) اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں سے ذرہ بھر جور و ستم نہیں کرتا؛ بلکہ یہ خود انسان ہیں جو اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں، یعنی شرک اور دیگر اعمالِ سُوء کر کے اپنے آپ کو رہینِ خوف و حُزن بناتے ہیں۔

45 10 وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ كَاَنۡ لَّمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ

اور وہ قیامت کا دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ ان سب کو (اپنے حضور) جمع کرے گا تو وہ ایسا محسوس کریں گے جیسے وہ (دُنیا میں) پل بھر دن سے زیادہ نہیں رہے تھے (اس وقت ان پر زمانے کی اضافی- گریز پا حقیقت (Relative-fugitive reality) مُنکشف ہو جائے گی؛ اور باہم ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے (باوجودیکہ وہاں انسانوں کے جسم و پیکر موت سے منزہ ہوں گے)۔ بہر حال، جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات، یعنی اس کی عدالت میں پیش ہونے کو جھٹلایا تھا (اس کے نتیجے میں، حسنات کے لحاظ سے) خسارے میں پڑ گئے اور وہ ہدایت، یعنی راہ و منزلِ مقصود پانے والے نہ تھے۔

46 10 وَاِمَّا نُرِيَـنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ

اور (ہمارے پیغمبرؐ! ان کے اعمالِ سُوء کے) جن المناک نتائج سے ہم انھیں متنبہ کر رہے ہیں، ان میں سے بعض کو آپ کے جیتے جی دکھا دیں، یا آپ کی وفات کے بعد ان کا ظہور ہو؛ بہر حال اُنھیں آنا تو ہمارے پاس ہی ہے۔ اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ عینی شاہد ہے (نمبر ۱۳)

حواشی نمبر ۱۳۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر فردِ بشر کے اعمال اس کے اُلوہی حلقومی کیسٹ میں ساتھ ساتھ ریکارڈ ہوتے جاتے ہیں؛ روزِ حساب وجزاوہ اپنی کل عمر کی متحرک وگویا تصویر اس کیسٹ والے وی۔ سی۔ آر میں خود دیکھ لے گا۔

47 10 وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ قُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ

(اللہ تعالیٰ کا قانونِ تقویٰ وہدایت یہ ہے کہ) ہر اُمت یا ہم مشرب قوم کے لیے (اُن کے احیاءِ تقویٰ اور انھیں ہدایت دینے کے لیے) ایک رسولؑ (نمبر ۱۴)۔ پھر جب کسی اُمت میں اس کا رسولؑ مبعوث ہو جاتا ہے تو (ہمارا قانونِ عدل یہ ہے کہ) اُن کے درمیان (ان کے اعمال کا) عدل کے ساتھ فیصلہ کیا جاتا ہے، اور کسی سے ناانصافی نہیں ہوتی۔

حواشی نمبر ۱۴۔ قرآن حکیم کا اعجاز ہے کہ اُس نے نبوت ورسالت کا فلسفہ سہ لفظی جملے میں اس طرح بیان کیا ہے کہ اہلِ نظر ماضی کے تاریخی عمل کو حال کے تناظر میں دیکھ لیں۔ اُس نے پہلی بار انسان کو اس تاریخی واقعیت سے آگاہ کیا ہے کہ رب العالمین نے (اپنے قانونِ عدل واحسان کے مطابق) دُنیا کی ہر امت یا ہم مشرب قوم میں اپنا رسولؑ مبعوث کرنا مقرر کیا تھا۔ چنانچہ اُس کے رسولؑ اپنی اپنی امت کی ہدایت کے لیے آتے رہے۔ انجامِ کار، رب علیم وحکیم نے ایک طرف اپنے دین یا نظام حیات کلی کی تکمیل کر دی، اور دوسری طرف اپنا آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرما کر سلسلۂ رسالت ونبوت ہمیشہ کے لیے منقطع کر دیا۔

48 10 وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ

اور آپ سے پوچھتے ہیں: ''اگر تم سچے ہو تو بتاؤ (کہ اعمالِ سُوء کے ہولناک نتائج کا) وعدہ کب پورا ہو گا؟۔

49 10 قُلْ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ‌ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ‌ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً‌ وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ

آپ اُن پر واضح کر دیں کہ (میں یہ غیب کی بات کیسے بتا سکتا ہوں؟) جبکہ مجھے تو اپنے آپ کو نقصان یا نفع پہنچانے کا اختیار تک نہیں؛ یہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت وتدبیری پر موقوف ہے (یاد رکھو) ہر اُمت (کی پاداشِ عمل) کا وقت مقرر ہے، جب وہ مقررہ وقت آجاتا ہے تو وہ ایک پل تاخیر کر سکتے ہیں نہ تقدیم، یعنی ایک پل بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے۔

50 10 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ

(میرے پیغمبرِ آخر و اعظمؐ!) اُن سے پوچھیے، کیا تم نے اس بارے میں غور و فکر کیا ہے کہ اگر (تمھارے اعمالِ سُوء کی پاداش میں) اس، یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر رات کے وقت یا دن میں آجائے (تو کیا تم اُس سے محفوظ رہ سکتے ہو)؟ تو پھر مجرم کس بِرتے پر اس کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟

51 10 اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۭ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ

(ان سے پوچھیے!) کیا جب عذاب واقع ہو چکے گا تب اس پر یقین کرو گے؟ (مگر اس وقت یقین لانا بے سُود ہوگا۔ اس وقت تو یہ کہا جائے گا) ہاں! اب مانے؟ حالانکہ تم تو اس کے جلد آنے کا تقاضا کیا کرتے تھے۔

52 10 ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ

انجامِ کار (At length)، اُن لوگوں سے جنھوں نے ظُلم (نمبر ۱۵) کیا ہوگا، کہا جائے گا: چکھو! عذابِ مُدام (Enduring scourge) کا مزہ! (قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق) جو (سیّآت) تم کماتے رہے تھے، صرف وہی اجر کے طور پر تمھیں دی جاتی ہیں۔

حواشی نمبر ۱۵۔ ظُلم کے معانی ہیں: شرک، کفر، سلب و غضبِ حقوقِ انسانی، ناانصافی، فساد، تکذیبِ دین؛ نیز اپنے آپ پر اور دوسروں پر جور و ستم کرنا۔

53 10 وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ڼ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

اور آپ سے (کُرید کُرید کر) دریافت کرتے ہیں: ”کیا یہ (وعید عذاب) سچی ہے؟ آپ واضح طور پر فرمادیں کہ ہاں۔ میرا رب شاہد ہے کہ یہ سچی اور شدنی ہے، لہٰذا تم اُس (کے قانونِ مُکافاتِ عمل) کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ (اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے: تم اللہ تعالیٰ کو اپنا قانونِ مُکافاتِ عمل نافذ کرنے سے بے بس نہیں کر سکتے)۔

54 10 وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

(وہ آنے والا عذاب اس قدر زہرہ گداز ہوگا کہ) ہر متنفس جس نے ظلم کیا ہوگا اگر بالفرض دنیا جہان کا مال و منال اُسے مل بھی جائے تو وہ عذاب سے بچنے کی خاطر ضرور اُسے فدیہ (Ransom) میں دے ڈالے گا (مگر پھر بھی مکافاتِ عمل سے بچ نہیں سکے گا)۔ پھر جب عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی ندامت و پشیمانی (Remorse and repentance) کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ انجامِ کار، ان (ظالموں اور مظلوموں) کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا، اور اُن میں سے کسی کے ساتھ ذرا بھر زیادتی نہیں ہوگی۔

55 10 اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ

یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو نعمتیں بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور اس کے لیے ہیں، یعنی اس کے کل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے تمتع کے لیے ہیں (نمبر ۱۶)۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سچا اور اٹل (نمبر ۱۷) ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس کا علم الیقین نہیں رکھتے (نمبر ۱۸)۔

حواشی نمبر ۱۶- اس کا مطلب یہ بھی ہے ک ربُّ العلمین کی کُل سماوی و ارضی نعمتوں میں ہر فردِ بشر کا مساوی پیداواری حق معلوم ہے، لہٰذا اپنے اس حق سے محروم لوگوں کو اُن کا یہ حصہ دینا ہر مالدار شخص پر فرض ہے۔

نمبر ۱۷- وجہ یہ ہے کہ یہ فرمانِ الٰہی محکم، اٹل اور لازمی ہے۔ نمبر ۱۸- یہ آیہٗ اعجازی سرمایہ داری، اکتناز و احتکار، بُخل اور اسراف و تبذیر کے حرام ہونے پر بُرہانِ قاطع ہے، لیکن اکثر لوگو کو اس کا علم ہے نہ یقین۔

56 10 هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

وہی ہے جو زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی طبیعی بھی ہوتی ہے اور معنوی بھی۔ چنانچہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے قوانین طبیعی کے مطابق مُردہ اراضی کو زندہ و بارآور کرتا ہے، اُسی طرح وہ اپنے قانون احترام آرزو کے مطابق اہل آرزو یا اقوام کو زندہ و فعال کرتا ہے) بہر حال وہی ہے جس کی طرف تم سب نے (بالآخر) لَوٹ کر جانا ہے (نمبر ۱۹)۔

حواشی نمبر ۱۹۔ اس کا مطلب ہے کہ قیامت کے روز کل بنی نوعِ انسان نے دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے حسین و قبیح اعمال کا اجر لینے کے لیے پیش ہونا ہے۔

57 10 يَآيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اے بنی نوعِ انسان (O! Mankind) ! تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے تمھارے پاس پند نامہ (نمبر ۲۰) (Book of Exhortation) اور تمھارے سینے کی یعنی قلبی یا نفسیاتی بیماریوں کے علاج کا نسخہء شفاء (نمبر ۲۱) ہے؛ نیز اُن کے لیے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کلی کو تسلیم بالیقین کر لیا ہے۔ (اور وہ اہلِ آرزو و خشیت ہوتے ہیں)، جنت کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کے لیے اُلوہی ہدایت نامہ (نمبر ۲۲) (Divine Book of Guidance) ہے؛ نیز اُنھیں مادی و معنوی ترقی و اُخروی حسنہ سے سرفراز کرنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۲۰-۲۲۔ پند نامہ، نسخہء شفا اور اُلوہی ہدایت نامہ۔

یہ آیہ تبشیری اپنی معنوی ابعاد اور ایجازِ بلاغت کی بناء پر قرآن حکیم کے اعجازات میں سے ہے، اور اس اصلِ عظیم پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن مجید میں تدبر کیے اور اسے بخوبی سمجھے بغیر اُس سے کماحقہٗ استفادہ نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر، قرآن حکیم کے مطالعہ بالحق کرنے کے بعد ہی اس کا مُخلص تلمیذ اس پند و نصیحت حاصل کر کے اپنے اخلاق کی تہذیب و تحسین اور کردار کی اصلاح کر سکتا ہے؛ نسخہء شفا کو سمجھنے کے بعد ہی اپنی بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے؛ اور ہدایت نامہ سے مکمل آگاہی حاصل کرنے کے بعد ہی وہ صراطِ مستقیم کو معلوم اور اس پر سفرِ زندگی کر کے اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ سکتا ہے، جو جنت قرۃ العین ہے۔

58 10 قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

آپ اعلان کر دیں کہ قرآن حکیم کا ملنا، اللہ تعالیٰ کے فضل، یعنی اس کے جوشِ کرم گُستری، یا جوشِ ارزانی موہبتِ عظمیٰ اور اس کی رحمت، یعنی اس کی احسان بداماں محبت و شفقت کی شدت سے ہے، لہٰذا اس کے ملنے پر (کل بنی نوعِ انسان بالعموم، اور مسلمان، بالخصوص) جشنِ مسرت و طرب منائیں۔ (حقیقت یہ ہے کہ) قرآن مجید ہر اُس چیز سے بہتر ہے جو وہ جمع (Amass) کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، قرآن حکیم دُنیا کی محبوب سے محبوب تر اور قیمتی سے قیمتی متاعِ زیست سے گراں بہا اور افضل و اعلیٰ ہے، اس لیے یہ کلید جنت قرۃ العین ہے۔

59 10 قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَـكُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ

قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَـكُمۡ اَمۡ عَلَى اللّٰهِ تَفۡتَرُوۡنَ

آپ ان لوگوں سے پوچھیے : کیا تم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے جو رزق پیدا کیا ہے اس میں تم نے خود ہی (اپنی سادات واکابر پرستی کے باعث) کسی کو حرام اور کسی کو حلال قرار دے لیا ہے ؟ پوچھیے ! کیا ایسا کرنے کی اجازت تمھیں اللہ تعالیٰ نے دی ہے یا اس سے یونہی منسوب کرتے ہو، جو بہتان ہے ؟

60 10 وَمَا ظَنُّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ

عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ

جن لوگوں کی جسارت وبیباکی کا یہ عالَم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹی باتیں منسوب کر کے افتراپردازی کرتے ہیں وہ قیامت کے روز (Day of Resurrection) کو کیا سمجھتے ہیں؟ (کیا اس روز ان کی نشاۃِ ثانیہ نہیں ہو گی اور ان کے اعمال کا محاسبہ نہیں ہو گا ؟ یا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافاتِ عمل سے بچ جائیں گے ؟)

اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوعِ انسان پر فضل یا بے حساب کرم گُستری کرنے (اور ان کو اِحیاءِ تقویٰ اور اپنی اصلاح کرنے کی مُہلت دینے والا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس کا شکر بجا نہیں لاتے، یعنی اس کے قانونِ اِمہال یا مُہلت (Law of Repite) سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔

61 10 وَمَا تَكُوۡنُ فِىۡ شَاۡنٍ وَّمَا تَتۡلُوۡا مِنۡهُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ اِلَّا

كُنَّا عَلَيۡكُمۡ شُهُوۡدًا اِذۡ تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ‌ ؕ وَمَا يَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى

السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰ لِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ

(اور میرے نبیؐ !) آپ جس حال میں بھی ہوتے ہیں (چاہے وہ تخلیقی فکر ہو یا تخلیقی فعلیت یا کوئی اور حالت)، یا قرآن حکیم میں سے کسی حصے کا درس دے رہے ہوتے ہیں؛ یا اے لوگو ! تم جو کام بھی کر رہے ہوتے اور اس میں منہمک ہوتے ہو (Are engrossed in it) تو ہم تمھارے شاہد (Witness) ہوتے ہیں۔ دیکھو ! تمھارے پروردگار وآقا سے ذرّہ برابر بھی کوئی چیز

پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں، نہ آسمان میں، نہ اس سے نسبتاً چھوٹی اور نہ بڑی، مگر وہ واضح طور پر بیان کرنے والی کتاب یا لوح محفوظ میں رقم ہے (Is recorded)۔

62 10 اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ

گوشِ ہوش سے سُنو! اللہ تعالیٰ کے دوستوں (نمبر ۲۳) یا اس کے بندگانِ تسلیم و رضا کو (کسی بیرونی قوت، جیسے فرعون، وڈیرا، سردار، ہامان یا قارون وآزر وغیرہ وغیرہ کا) خوف و خطر لاحق نہیں ہوتا اور (سیّآت کے فقدان کے سبب) وہ رہینِ غم و اضطراب نہیں ہوتے (نمبر ۲۴)۔

حواشی نمبر ۲۳۔ اولیاءِ اللہ: اس از بس اہم قرآنی اصطلاح کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کے اہلِ عشق و وفا بندے جو مؤمن و متقی اور محسن و مجاہد ہوتے ہیں؛ اور وہ اسلام کے نظام حیات کلی میں عملاً حصہ لیتے ہیں، اور معاشرے کے فعال و مجاہد افراد، اور نفوس مطمئنہ ہوتے ہیں۔

بخلاف اس کے، وہ لوگ اولیاء اللہ نہیں ہوتے، جو فقر و درویشی یا پیری و "شخصیت" کا خرقۂ سالوس پہن کر دوسروں کی کمائی پر زندگی کرتے ہیں؛ اور نہ نظامِ اسلام کے استحکام و بقا کے لیے جان و مال سے جہاد کرتے ہیں اور نہ دیگر فرائض ہی سر انجام دیتے ہیں۔ نمبر ۲۴۔ یعنی وہ نفوس مطمئنہ ہوتے ہیں۔ ان کو اپنا غم نہیں ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ کے بندوں کا غم ہوتے ہے، جسے "غمِ عشق" سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

63 10 الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَؕ

یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرتے اور جنت کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی طلب و آرزو رکھتے اور دوزخ کو جانے والے راستوں پر چلنے سے گریزاں و ترساں رہتے ہیں۔

64 10 لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ‌ ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِـكَلِمٰتِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰ لِكَ

هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُؕ

اُن کے لے دنیا کی زندگی اور آخرت دونوں میں حسنہ ہے، یعنی حسین و مسرت انگیز نعمتیں ہیں۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ انعام و فضل ہے) اور اللہ تعالیٰ کے قوانین اٹل اور غیر متبدل ہیں۔ دیکھو! یہ ارفع و جلیل کامیابی و کامرانی ہے: (It is a supreme and sublime triumph)۔

65 10 وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(میرے پیغمبرؐ!) ان (حق کور اور حق دشمن) لوگوں کی (طنزیہ) باتیں آپ کو کبیدہ خاطر نہ کریں، یعنی آپ کو ان لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنا چاہیے۔ (یہ حسن کور آپؐ کی عزت و تکریم نہیں کرتے (نمبر ۲۵) تو نہ کریں، کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ عزت تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ دیتا ہے)، اور ہر قسم کی عزت دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے [ویسے عزت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اور اس کے رسولوںؑ اور مؤمنوں کے لیے ہے (المنفقون ۸: ۶۳)]۔ وہ سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ جاننے والا ہے۔

حواشی نمبر ۲۵۔ عزت و تکریم نہیں کرتے۔

66 10 اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ

گوش ہوش سے سن رکھو! جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے، سب اللہ تعالیٰ کے (فقیر و سائل) ہیں۔ چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے خود ساختہ شریکوں یا معاونوں (Associates and partners) کو (استمداد کے لیے) پکارتے ہیں، وہ اپنے وہم و گمان کے سوا کسی کا اتباع نہیں کرتے، اور وہ محض قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں (نمبر ۲۶)۔

حواشی نمبر ۲۶۔ غیر مسلم مُشرک قوموں کی طرح مسلمانوں میں جو لوگ "غیر اللہ" کو پکارتے ہیں، ان کے پاس کوئی قرآنی سند ہوتی ہے نہ منطقی دلیل۔ اگر کوئی چیز ہوتی ہے تو وضعی یا من گھڑت روایات۔ ایسے مُشرک مسلمان اپنے سادات و اکابر، ائمہ و مشائخ، نیز پیروں، فقیر وغیرہ وغیرہ کو خود ہی جی سے اللہ تعالیٰ کی طرح سمیع و مستجیب الدعوات قرار دے کر ان کو استمداد و استعانت اور مشکل کشائی و حاجت روائی کے لیے پکارتے ہیں۔

67 10 هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ

(اے افرادِ نسلِ انسانی ! (O! Mankind) وہ وحدہٗ لاشریک اللہ ہی ہے، جس نے تمھارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس (کی خاموش تاریکی) میں آسودگی و سکینت (Ease and rest) حاصل کرو؛ اور دن کو روشن بنایا (تاکہ تم اس کی روشنی میں سرگرمِ عمل ہو جاؤ) قدرت کے اس نظامِ ہستی میں ان ہم مشرب لوگوں کے لیے بصیرت افروز دلائل و براہین ہیں جو گوشِ حق نیوس رکھتے ہیں (نمبر ۲۷)

حواشی نمبر ۲۷- اہلِ ایمان و تقویٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ گوشِ حق نیوش اور دیدۂ عبرت نگاہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔

68 10 قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ایسے لوگ بھی ہیں جو اِس عقیدے کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے "بیٹا" بنالیا ہے (نمبر ۲۸) (Allah has begotten a son)۔ "وہ" اس سے اور ہر قسم کی احتیاج و نقص سے پاک و منزہ ہے۔ وہ بے نیاز مستغنی (Needless and self-sufficient) ہے، اس لیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کا تو ہے۔ (مشرکو!) کیا تم اپنے عقیدہ ابنیت کے ثبوت میں کوئی (سماوی) سند یا محکم دلیل پیش کر سکتے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے وہ باتیں کیوں منسوب کرتے ہو جن کا تمھیں علم نہیں؟۔

حواشی نمبر ۲۸- نصاریٰ کا عقیدۂ ابنیت دراصل ان کا عقیدہ تثلیث (Trinity) ہے، یعنی باپ، بیٹا اور رُوح القدس۔ یہ عقیدہ ہندومت کے عقیدۂ اوتاریت (Incarnation) سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے، جس کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اصلاح کے لیے بشر کے رُوپ میں جنم لیتا ہے۔ بہر حال، یہ سوچ کر تعجب ہوتا ہے کہ جنھوں نے سائنس و ٹیکنالوجی سمیت علومِ جدیدہ میں حیرت انگیز ترقی کی ہے، اور اپنے آپ کو عقلیت پسند (Rationalists) کہتے ہیں ایسا بے بنیاد و مشرکانہ اور ظالمانہ و جاہلانہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ لاکھوں کروڑوں برس کاروبارِ حیات و کائنات تن تنہا چلاتے، اللہ وحدہٗ لاشریک کو دفعتاً کیسے اور کیوں "بیٹے" کی حاجت محسوس ہوئی؟ پہلے کیوں نہیں ہوئی؟ اور بعد میں کیوں ہوئی؟ حالانکہ وہ کسی "بیٹے" یا شریک و معاون سے بے نیاز و بے احتیاج ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ، علیم و حکیم اور عزیز و قدیر ہو، اور وہ ایک کنواری کے بطن سے عام انسانوں کی طرح نو ماہ بعد جنم لے، اس کی شانِ اقدس سے بعید ہے۔

69 10 قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ؕ

(یہ اصل) ان پر واضح کر دیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں، وہ کبھی فلاح یعنی (سیّآت سے نجات پانے میں) کامیاب نہیں ہوتے۔

70 10 مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

(ان افتراء پردازیوں سے) انھیں دُنیا میں کچھ مفادات حاصل تو ہو سکتے ہیں، لیکن انجامِ کار انھیں (حساب دینے والے اور جزا لینے کے لیے) ہماری عدالت میں پیش ہونے کے لیے آنا ہے۔ پھر وہ ہمارے قانونِ مجازات کے مطابق سخت عذاب کا مزہ چکھیں گے، بدیں وجہ کہ وہ کفر کرتے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیات کلی کو ماننے سے انکار کرتے تھے۔

71 10 وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ

وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ

غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ

(میرے پیغمبرؐ!) ان لوگوں کو (عبرت دلانے کے لیے حضرت) نوح کی رُوداد پڑھ کر سنائیں! وہ ماجرا جب اُس نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا تھا: "اے برادرانِ قوم! اگر میرا مقامِ (رسالت) یا میرا تمھارے درمیان رہنا سہنا اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام سُنا سُنا کر تمھیں (خوابِ) غفلت سے بیدار کرنا، تم پر شاق گزرتا ہے (تو جو جی میں آئے کر گزرو)؛ میرا انحصار تو اللہ تعالیٰ (کی نصرت و رحمت) پر ہے۔ تم اپنے خود ساختہ شرکاء کی معیت میں (میرے خلاف) اپنا لائحہ عمل (Cours of action) خوب دیکھ بھال کر تیار کر لو تا کہ اس کا کوئی گوشہ تمھاری نظروں سے اوجھل نہ رہ جائے۔ پھر میرے ساتھ جو کرنا ہے کر گزرو، اور مجھے قطعاً مہلت (Respite) نہ دو۔

72 10 فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

پھر اگر (تم میری مخالفت سے باز نہ آئے اور میری دعوتِ توحید سے) رُو گردانی کی (تو اس کا وبال تم پر ہی پڑے گا۔ میں تو یہ دعوت صرف تمھاری دُنیوی و اُخروی حسنہ کے لیے دے رہا ہوں اور) میں نے اس کے لے تم سے کوئی معاوضہ (Recompense) نہیں مانگا ہے۔ مجھے اپنا صلہ صرف اللہ تعالیٰ سے لینا ہے، اور اُس نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اُن کی طرح بنا رہوں جو اس کے قوانین و احکام کو برضا و رغبت تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔

73 10 فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ

چنانچہ وہ اس کی (دعوتِ توحید کی) تکذیب کرتے رہے؛ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) اُسے اور ان کو جو اس کے ساتھ کشتی (The Ark) میں سوار تھے (طوفان سے) بچالیا؛ اور (اپنے قانونِ استخلاف و استبدلال کی رُو سے) ان کو (غرق شدہ کافروں کی جگہ) جانشین (Successors) کر دیا؛ لیکن جو لوگ ہماری تعلیمات اور قوانین و احکام کو جھٹلاتے تھے، اُنھیں غرق کر دیا۔ لوگو! دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھو کہ ان کا انجام کیسا (عبرتناک) ہوا، جن کو اعمالِ سُوء سے متنبہ کیا گیا تھا، لیکن انھوں نے ایک نہ سنی تھی۔

74 10 ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۗ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ

پھر نوحؑ کے بعد ہم نے اپنے اور پیغمبرؑ اُن کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے۔ وہ اُن کے پاس واضح احکام اور براہین قطعیہ لے کر آئے، مگر وہ ایسے (ہٹ دھرم اور سرکش) بن چکے تھے کہ اس (دین) پر ایمان نہ لائے، جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اس طرح ہم (اپنے قوانینِ مجازات و احترامِ آرزو کے مطابق اللہ تعالیٰ کی) حدود سے تجاوز کرنے والوں (Transgressors) کے دل و دماغ پر چھاپ لگا دیتے ہیں، یعنی اُن کا قلبی نظام معطل کر دیتے ہیں، نتیجۃً، ان کے سوچنے، سمجھنے، نیز حق سننے اور حق قبول کرنے کی استعدادیں مفلوج ہو جاتی ہیں۔

75 10 ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا
فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ

پھر ہم ان پیغمبروںؑ کے بعد موسیٰؑ اور ہارونؑ کو فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف اپنی آیات، یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات و نشاناتِ حق دے کر بھیجا، مگر انھوں نے تکبر کیا، یعنی اپنی بڑائی کے زعمِ باطل میں انہیں ماننے کو اپنی کسرِ شان سمجھ کر مسترد کر دیا۔ اُن پر جور و ستم کرنا اور سرکشی و فساد کرنا، ان ہم مشرب لوگوں کا شعار بن چکا تھا۔

76 10 فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ

چنانچہ جب ہماری طرف سے ان کے پاس ''الحق'' آیا یعنی جب حضرت موسیؑ نے ان کو اپنی دعوتِ حق کے ثبوت میں ہمارے عطا کردہ معجزات دکھائے تو کہنے لگے: ''یہ تو صاف شعبدہ اور جھوٹ (Sorcery or magic and falsehood) ہے''۔

77 10 قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ

(حضرت) موسیؑ نے جواب میں کہا: ''اب جب کہ تمھارے پاس ''الحق'' یعنی سچا معجزہ آچکا ہے، تو تم اسے دیکھ کر کہتے ہو: کیا یہ شعبدہ نہیں ہے؟ یاد رکھو! شعبدہ گر جھوٹے ہوتے ہیں اور کبھی کامیاب نہیں ہوتے، یعنی وہ ہمیشہ بے نیلِ مرام رہتے ہیں۔

78 10 قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ

پھر (حضرت موسیؑ سے مخاطب ہو کر) کہنے لگے: ''کیا تُو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ تُو ہمیں اس (مشرب و کیش) سے برگشتہ کر دے، جسے اختیار کیے ہم نے اپنے آباؤ اجداد، یعنی سادات و اکابر کو دیکھا ہے؟ اور ملک میں تم دونوں کی سرداری و سیادت قائم ہو جائے؟ ہم تمھاری کوئی بات ماننے والے نہیں۔

79 10 وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ

اور فرعون نے (درباریوں کو حکم دیا: ''(ملک بھر سے) ہر ماہر و تجربہ کار شعبدہ گر (Skilled and well-versed wzard) کو میرے حضور حاضر کرو۔

80 10 فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ

پھر جب شعبدہ گر آ گئے (اور مقابلے کی تیاری ہو گئی) تو موسیؑ نے اُن سے کہا: ''(جادو چلانے کے لیے) جو کچھ تمھیں ڈالنا ہے، ڈالو''!

81 10 فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا

يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ

چنانچہ جب شعبدہ گروں نے (جادو چلانے کے لیے رسیاں اور لاٹھیاں) پھینکیں تو (ان دیکھ کر حضرت (موسیٰؑ نے کہا: ''جو چیزیں تم لائے ہو محض باطل شعبدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بالضرور اس (باطل) کو نابود کر دے گا (کیونکہ باطل میں صورتِ فنا مضمر ہوتی ہے) ۔ یقین مانو! اللہ تعالیٰ کے قوانینِ مُجازات واحترام آرزو کی رو سے حیاتِ اجتماعیہ کا توازن بگاڑنے والوں کی اپنی زندگی میں توازن پیدا نہیں ہوتا۔

82 10 وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ، اپنے قوانین کے مطابق، الحق (The Truth، یعنی اپنے نظامِ حیاتِ کلی) کو قائم و دائم رکھتا (Vindicates) ہے (اس لیے کہ حق کو ثبات و دوام مستلزم ہے)، چاہے مجرموں، یعنی ظالموں، مفسدوں اور سرکشوں کو کتنا ناگوار کیوں نہ گزرے۔

83 10 فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهِمْ اَنْ

يَّفْتِنَهُمْ ط وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ج وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ

باوجود اس کے (کہ جھوٹ کا پول کھل گیا اور سچ ثابت ہو گیا تھا، حضرت) موسیٰؑ کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کوئی اس پر ایمان نہ لایا، کیونکہ لوگ فرعون اور خود اپنے سادات واکابر سے ڈرتے تھے کہ مبادا فرعون ان کو کسی مصیبت میں ڈال دے۔ واقعہ یہ ہے کہ فرعون اپنے ملک (مصر) میں مطلق العنان و سرکش تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جو جور و ستم اور سرکشی و چیرہ دستی کی تمام حدود پھلانگ جاتے ہیں۔

84 10 وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

مُّسْلِمِيْنَ

پھر (حضرت) موسیٰؑ نے (ناصحانہ انداز میں) کہا: ”برادرانِ قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو، یعنی اگر تم نے واقعی اس کی ذات و صفات اور قوانین و احکام کو تسلیم بالیقین کر لیا ہے، اور اس کے بندگانِ تسلیم و رضا بن چکے ہو تو اس کی (تائید و نصرت پر) پورا پورا بھروسہ رکھو (اور کسی سے نہ ڈرو)۔

85 10 فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَۙ

انھوں نے جواب دیا: ”یقین مانیں!) ہم صرف اللہ تعالیٰ (کی تائید و نصرت) پر انحصار رکھتے ہیں (We trust in)۔ (پھر انھوں نے دعا مانگی): پروردگارا! (تُو اپنی رحمت سے) ہمیں ظلم روا رکھنے والوں کے جور و ستم کا تختۂ مشق نہ بننے دینا۔

86 10 وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور ہمیں اپنی رحمت سے، یعنی اپنے قانونِ احسان و فضل سے کافروں یا تیرے نظامِ حیات کلی کو ماننے سے انکار کرنے والے ہم کیش لوگوں (کے طوقِ غلامی) سے رہائی دلا۔

87 10 وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ
قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی (ہارونؑ) کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ اپنی قوم کے افراد کے لیے مصر میں چند مکان فراہم کرو، اور اپنے ان گھروں کو قبلہ، یعنی اجتماعی مرکز قرار دو اور (باجماعت) صلوٰۃ قائم کرو، نیز مؤمنوں کو (آزادی و کامیابی اور دُنیوی و اُخروی حسنہ کی) نوید جانفزا دو۔

88 10 وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا
يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

اس پر موسیٰؑ نے استدعا کی: ”ہمارے پروردگار! تُو نے فرعون اور اس کے اُمراء اور سرداروں (Nobles and Chiefs) کو اس زندگی میں شان و شوکت (Splendor and grandeur) اور مال و منال (Riches، کثرت سے) دیا ہے، جن کے بل

بوتے پر، پروردگار! انھوں نے (تیرے بندوں) کو تیری راہِ راست سے بھٹکا دیا ہے۔ پروردگارا! (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کے مال و منال غارت کر دے، اور ان کے دلوں کو اور سخت کر دے، یعنی ان کو اور زیادہ قسی القلب بنا دے، کیونکہ جب تک وہ اذیت ناک عذاب سے دوچار نہیں ہوں گے (Would not face)، ایمان لانے کے نہیں، یعنی تیرے نظامِ حیات کلی کو تسلیم بالیقین نہیں کریں گے۔

89 10 قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

(رب رحمٰن نے) جواب دیا: "تم دونوں کی دعا قبول تو ہو گئی ہے، لیکن اس کے لیے (تمھارا اپنی جدو جہد میں) ثابت قدم رہنا لازم ہے (نمبر ۲۹)۔ لیکن جو لوگ (قوانینِ جہاد کا) علم نہیں رکھتے، ان کی راہ نہ چلنا، یعنی ان کے مشورے پر عمل نہ کرنا"۔ حواشی نمبر ۲۹- اس میں یہ اصل مضمر ہے کہ دُعا صبر یا ثابت قدمی سے موثر اور ثمر ور بنتی ہے۔

90 10 وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

بعد ازاں، ہم نے (اپنے فضل سے) بنی اسرائیل کو دریا (سمُندر) کے پار اُتار دیا۔ فرعون اور اس کے فوجی دستوں (Troops) نے اُن پر جور و ستم کرنے کی نیت سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ وہ ڈوبنے لگا تو (جان بچانے کی خاطر) پکار اُٹھا: "میں تسلیم بالیقین کرتا ہوں کہ اُس کے سوا کوئی معبود و حاکم نہیں، جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں؛ اور میں اس کے بندگانِ تسلیم و رضا میں سے ہو گیا ہوں"۔

91 10 آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ

(جواب ملا، موت دیکھ کر) اب ایمان لائے ہو؟ حالانکہ اس سے پہلے تُو (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کیا کرتا تھا، اور حیاتِ اجتماعیہ کا توازن بگاڑنے والوں میں سے تھا۔

92 10 فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ

اس وقت (تجھے نہیں، بلکہ صرف) تیری لاش کو (مچھلیوں کی خوراک بننے اور فنا ہونے سے) بچالیں گے تاکہ تُو متأخّرین یا بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے نشانِ عبرت بنا رہے (نمبر ۳۰)۔ اصل یہ ہے کہ بنی نوعِ انسان میں سے اکثر ہماری عبرت انگیز نشانیوں سے تجاہل کرتے ہیں، یعنی اُنھیں اِن کو دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھنے کا دماغ ہوتا ہے نہ دھیان۔

حواشی نمبر ۳۰- اس قولِ الٰہی کی تصدیق فرعون کے حنوط شدہ لاش (ممی (Mummy)) سے ہوتی ہے جو اہرامِ مصر میں محفوظ ہے اور قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے۔

93 10 وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا
اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ

بعد ازاں، ہم نے بنی اسرائیل کو (فلسطین کی) مقدس سرزمین (Blessed land) میں متمکن کر دیا، یعنی انھیں آزادی واقتدار دے کر آباد کر دیا؛ نیز انھیں حلال و پاکیزہ اور صحت افزا روزی کے وسائل (Means of sustenance) مہیا کر دیے۔ لیکن جب بھی ان کے پاس علم، یعنی کلامِ الٰہی آیا تو انھوں نے (اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کی تشریح و تاویل میں) آپس میں اختلاف کیا (اور فرقوں میں بٹ گئے)۔ آپ کا پروردگار و آقا قیامت کے روز بالضرور جن (تاویلات و اعتقادات وغیرہ وغیرہ) ہیں وہ اختلاف کرتے تھے، ان کا فیصلہ کر دے گا۔

94 10 فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ

(اے میرے آخری نبیؐ کی قوم! (نمبر ۳۱) اگر اس کتاب، قرآن مجید میں جو تمھاری طرف سے نازل ہوئی ہے، تمھیں کوئی شے کھٹکتی ہو تو (اس کی تصدیق کے لیے) اپنے زمانے سے پہلے کتابیں پڑھنے والے (اہلِ کتاب) سے دریافت کر کے دیکھ تو تمھیں یقین ہو جائے گا کہ یہ تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے "الحق" یا اللہ کا سچا کلام آیا ہے؛ للٰہذا اس کے (مافیہ یعنی مندرجات یا من جانب اللہ ہونے) کے بارے میں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو خواہ مخواہ بحث و تمحیص کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔

حواشی نمبر ۱۳۱- یہ خطاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم سے تھا نہ کہ آپؐ سے۔ دلیل یہ ہے کہ آپؐ کا قلب مبارک فطرۃً حسین اور صدیق تھا، لہٰذا اس میں اللہ تعالیٰ کی وحی و تنزیل کا کلامِ حق سے متعلق شک پیدا ہو سکتا تھا نہ ہوا۔ چنانچہ آپؐ سے متعلق قرآن مجید میں صاف لکھا ہے:

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (الانعام ۱۶۳:۶):

اور میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے کلام و احکام کو تسلی بالیقین کرنے والا ہوں (نیز دیکھیے الانعام: ۱۶۲، ۱۶۳، بمواضعِ کثیرہ

95 10 وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

نیز اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا جو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو (بغیر دلیل و سند کے) جھٹلاتے ہیں، ورنہ (دُنیوی و اُخروی حسنہ کے اعتبار سے) نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

96 10 اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

یقیناً جو لوگ (اپنے کفر و تکذیب کی پاداش میں) تمھارے پروردگار و آقا کے قانونِ مجازات کے مستوجب ہو چکے ہیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

97 10 وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

چاہے ان کے سامنے ہر قسم کی دلیلِ محکم اور بُرہانِ قطعیہ کیوں نہ پیش کیا جائے، (وہ ایمان لانے کے نہیں) جب تک کہ وہ کربناک عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔

98 10 فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا
كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ

واقعہ یہ ہے کہ (حضرت) یونسؑ کی قوم کے سوا کوئی قوم ایسی نہیں گزری جو (عذاب دیکھنے سے پہلے) ایمان لائی ہو۔ وہ ایمان لائی تو ہم نے (اپنے قوانین انابت وامہال کے مطابق) اُن سے وہ عذاب دور کر دیا، جو دنیا کی زندگی میں ان کو ذلیل ورسوا کر دیتا؛ اور انھیں ایک عرصے تک دُنیا کی نعمتوں سے بہرہ یاب ہونے کا موقع دیا۔

99 10 وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

دیکھیے! اگر آپ کے پروردگار وآقا کی مشیت میں ہوتا تو (وہ انسان کو عمل وانتخاب کی آزادی ہی نہ دیتا) اور رُوئے زمین میں کل بنی نوع انسان ایمان لے آتے۔ پھر کیا آپ لوگوں کو مؤمن بننے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں؟ (حالانکہ دین کے انتخاب میں کسی کو مجبور کرنے کا کوئی مجاز نہیں) (نمبر ۲۳)۔

حواشی نمبر۲۳ ۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ ۲: ۲۵۶):

دین یا نظامِ حیات کے انتخاب میں کسی کو مجبور کرنے کا کسی کو اختیار نہیں۔

100 10 وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ

(یہ اصل الاصول یاد رکھنے کا ہے کہ (کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا؛ دوسرے لفظوں میں، اس کے قانونِ احترام آرزو (نمبر ۳۳) ہی کے مطابق ایمان لا سکتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ عقل وبصیرت سے کام نہیں لیتے (وہ کفرانِ نعمت کرتے ہیں، اور اس کی پاداش میں) اللہ تعالیٰ انھیں (کفر وشرک کی) نجاست میں مبتلا کر دیتا ہے (اور وہ ایمان وکفر اور توحید وشرک کے متعلق التباسِ ذہنی کے شکار ہو جاتے ہیں)۔

حواشی نمبر ۳۳۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں میں ایمان وہدایت کی آرزو ہوتی ہے، صرف وہی اللہ تعالیٰ کی کتابِ ہدایت پر ایمان لا سکتے ہیں۔

101 10 قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ
لَّا يُؤْمِنُوْنَ

ان لوگون کو نصیحت کریں کہ آسمانوں اور زمین ہیں جو بھی (اُعجوبہ روزگار میں سے) ہے، اس کو غور کی نظروں سے دیکھو (یعنی ان میں تفکر بالحق کرو تو تم پر حقائق واسرار منکشف ہو جائیں گے؛) لیکن جو لوگ (دیکھنا جانتے ہیں نہ سُننا اور ان کے قلب اندھے ہیں) وہ حق کو تسلیم کرنے والے نہیں ہو سکتے: لہٰذا ان کے لیے بصیرت افروز و حق نما نشانیاں اور تنبیہات سُود مند نہیں ہو سکتیں۔

102 10 فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ
مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ

اگر یہ لوگ ان تباہ کُن ایام (نمبر ۳۴) کو دیکھنے کے منتظر ہیں جو اُن سے پہلی قومیں دیکھ چکی ہیں تو آپ اُن سے کہہ دیں: ”اچھا تو پھر تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (کہ وہ عذاب تم پر کب آتا ہے)۔

حواشی نمبر ۳۴- ایام: عربی محاورے میں ان عبرتناک دنوں کو کہتے ہیں، جن میں کوئی خونریز جنگ ہوئی ہو یا کوئی تباہ کُن عذاب آیا ہو۔

103 10 ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ

لیکن ہم (اپنے قوانینِ مجازات و فضل کے مطابق ہولناک ایام کی آفات و شدائد سے) اپنے رسولوںؑ اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بچا لیتے تھے۔ اسی طرح (اپنے ان قوانین کے مطابق) مؤمنوں، یعنی آپ پر ایمان لانے والوں کو بچانا ہم نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔

104 10 قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

آپ اعلان کر دیجیے کہ اے لوگو! اگر تمھیں میرے دین، یعنی اللہ تعالیٰ کا نظامِ حیات کلی جو میں پیش کرتا ہوں، میں کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو سُن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا جن (معبودوں) کی تم عبادت، یعنی پرستش و بندگی کرتے ہو، میں ہر گز نہیں کرتا۔ میں تو فقط

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں، یعنی اس کے قوانین واحکام پر عمل اور ان کے مطابق زندگی کرتا ہوں، جو تمھیں وفات دیتا ہے (نمبر ۳۵) اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں مؤمنوں کے زمرے میں رہوں۔ حواشی نمبر ۳۵- وفات دینے کا مطلب رُوح کو نہیں بلکہ نفس کو ان کے بدنوں سے نکال لے جانا ہے (دیکھیے الزمر ۳۹:۴۲)۔

105 10 وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

نیز یہ کہ میں اپنی توجہ کو ہر طرف سے، یعنی ہر غیر اللہ، ہر مذہب و عقیدہ اور ہر کیش و مشرب سے ہٹا کر الدین یا اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کلی میں مُرتکز کر لوں، اور مشرکوں، یعنی اکابر و سادات پرستوں، فرقہ و صنم پرستوں اور غیر اللہ کو مسندِ خدائی پر بٹھا کر ان کو استمداد کے لیے پکارنے والوں میں سے ہرگز نہ ہو جاؤں۔

106 10 وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا

مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ

(اے انسان!) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو (استمداد و مشکل کشائی اور حاجت روائی و کارکشائی کے لیے ہرگز نہ پکارنا، جسے تجھے نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت نہیں، (یاد رکھو! غیر اللہ کو ایسی قدرت ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کی مخلوق و پروردہ اور محتاج وسائل ہوتے ہیں)۔ اگر تُو نے ایسا کیا تو ظلم کرنے والوں، یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام سے بغاوت کرنے اور اپنے اوپر ستم کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔

107 10 وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ

لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(اے انسان!) دیکھو! اگر اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مُکافاتِ عمل) تجھے مصیبت میں مُبتلا کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا نہیں جو تجھ سے وہ مصیبت دُور کر سکے۔ اگر وہ (اپنے قانونِ انعام و فضل سے) تجھے حسنہ سے نواز نا چاہے تو کوئی اس کے احسان و انعام کو تجھ سے چھین نہیں سکتا۔ وہ (اپنے قوانینِ انعام و فضل و مشیت کے مطابق) اپنے بندوں میں سے مستحقین کو نوازتا ہے۔ اور وہ تو ہے ہی سیّآت مٹانے اور ان سے تحفظ دینے والا- بے حد ترس کھانے، دلدِّر دُور کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا۔

108 10 قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ‌ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا

يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍؕ

(میرے پیغمبرؐ!) آپ اعلان کر دیجیے کہ اے بنی نوع انسان! تمھارے پروردگار وآقا کی طرف سے تمھارے پاس "الحق" (یعنی اس کا سچا اور مستقل و پائدار افادی و جمالیاتی اقدار کا حامل کلام، قرآن مجید) آگیا ہے۔ اب جو شخص (اس کے قوانین واحکام کے مطابق) راہِ راست پر سفرِ زندگی کرے گا، وہ اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائے گا، جو جنت قرۃ العین ہے، اور جس میں حیاتِ جاودانی بسر کرے گا۔ لیکن (بخلاف اس کے) جو شخص (اس سے رُو گردانی کر کے) راہِ راست سے بھٹک جائے گا تو اس کا دوزخ میں جا گرنا اور اس میں رہنا یقینی ہے۔

اور جہاں تک میرا تعلق ہے، میں تمھارا پاسبان و کارساز نہیں ہوں۔

109 10 وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ‌ ‌ۖۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ

اور (اے پیغمبرؐ!) آپ کو جو بذریعۂ وحی (وتنزیل) احکام دیے جاتے ہیں، ان پر عمل کرتے رہیں، اور اس راہ میں جو مشکلات در پیش آئیں، ان کو حوصلہ وثابت قدمی اور استقامت و پامردی سے برداشت کریں (اور اپنے فرائضِ رسالت ادا کرتے رہیں)، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اور دشمنوں کے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورہ ہود بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 11 الٓرٰ ۟ کِتٰبٌ اُحۡکِمَتۡ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ خَبِیۡرٍ

الف۔ لام۔ را۔ یہ وہ (عظیم) کتاب ہے، جس کی آیات یا قوانین واحکام اور تعلیمات کو حکمت بداماں و پائدار (Wisdom-in-itself and everlasting) بنایا گیا ہے، پھر ان کی واضح طور پر تفسیر کر دی گئی۔ یہ اس (ربِّ رحمٰن) کی طرف سے ہے جو اپنے اُمور کمال دانشمندی سے سر انجام دینے والا دانشمند بالذّات (Wise-in-Himself) - معلوماتِ کلی رکھنے والا ہے۔

2 11 اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰہَ ؕ اِنَّنِیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ

(میرے نبیؐ! لوگوں کو نصیحت فرمائیں کہ) دیکھو! اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی پرستش و بندگی کرو نہ اس کے احکام مانو؛ میں اس، یعنی رب رحمٰن کی طرف سے تمھیں اعمالِ سُوء (Evil deeds) کے مُہیب و شکیب رُبا نتائج و عواقب (مثلاً آتشِ خوف و حزن اور عذاب جہنم) سے متنبہ کرنے والا اور اعمالِ صالحہ کے حسین و سرور انگیز نتائج و عواقب (جیسے دُنیوی و اُخروی حسنہ) کی بشارت دینے والا ہوں۔

3 11 وَّ اَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ
مُّسَمًّی وَ یُؤۡتِ کُلَّ ذِیۡ فَضۡلٍ فَضۡلَہٗ ؕ وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ کَبِیۡرٍ

اور اپنے پروردگار وآقا سے مغفرت مانگو، یعنی اپنی سیّآت (Evil effects) کو محو کرانے اور ان سے تحفظ چاہنے کے لیے دُعا کرتے رہو؛ نیز ندامت و پشیمانی کے ساتھ اس کی رحمت کے لیے اس سے رجوع کیا کرو، وہ (اپنے قانونِ انعام و فضل سے) تمھیں حسین و مسرت انگیز نعمتوں سے ایک مدتِ معینہ تک کے لیے استفادہ کرنے کا موقع دے گا، اور علم و حسنِ عمل میں دوسروں پر سبقت لے جانے والوں کو ان کے اکتساب مزید انعام بھی دے گا۔ لیکن اگر تم نے رو گردانی کی، اور ایسا نہ کیا تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم پر زہرہ گداز دن کا عذاب نہ آجائے۔

4 11 اِلَی اللّٰہِ مَرۡجِعُکُمۡ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

تمھاری مراجعت (Return) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے، یعنی تم سب نے بالآخر اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے؛ اور وہ (اپنے قانونِ مشیت کے مطابق) ہر شے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے، یعنی وہ قادر بالذات ہے۔

5 11 أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

ہوشیار رہو (ان مُنافقوں کا شیوہ یہ ہے کہ) وہ اپنے سینوں کو بل دیتے اور بل کھاتے ہیں تا کہ وہ اپنے دلوں کی باتیں اُس، یعنی اللہ تعالیٰ سے چھپالیں۔ آگاہ رہو! جب وہ اپنے آپ کو کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں (یعنی اپنی دُہری شخصیت کو خرقۂ سالوس پہن کر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے، اس لیے کہ) وہ جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ سینوں یا انسان کے حسی۔ قلبی۔ نفسی نظام کے کُل اسرار کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

6 11 وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا
وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

اور اس زمین میں کوئی چالنے والا جاندار (Moving creature) ایسا نہیں ہے جس کی روزی (Sustenance) کی ذمے داری اللہ تعالیٰ پر نہ ہو۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی جائے قیام (Resting Place) کہاں، اور کہاں اس کا مدفن (Repository) ہے۔ یہ سب کچھ ایک واضح و ناطق دفتر Record)، یا لوح محفوظ میں) (محفوظ) ہے۔

7 11 وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ
لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ

اور وہ تو ہے جس نے (اپنے قانونِ کُن فیکون کے مطابق) آسمانوں اور زمین کو چھے ادوار میں ارتقائی انداز میں پیدا کیا۔ اور (اس وقت) اس کی فرماں روائی کا مدار سر چشمۂ حیات -- پانی پر تھا (نمبر ۱)، مقصود یہ تھا کہ تمھیں سان چڑھا دیکھے کہ بلحاظِ حسنِ عمل تم میں بہترین کون ہے۔

(اے نبیؐ!) اگر آپ اُن سے کہیں کہ ”تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ اُٹھائے جاؤ گے“، تو جو کافر ہیں، وہ حیران ہو کر کہتے ہیں کہ یہ تو بالکل انہونی بات ہے (نمبر ۲)۔

حواشی نمبر ۱۔ تخلیق کائنات وانسان کے متعلق مفصل بحث کے لیے دیکھیے مترجم کی کتاب سرگذشتِ فلسفہ، حصہ اول، فیروز سنز لاہور۔

نمبر ۲۔ سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ : عربی محاورے میں جھوٹی اور انہونی بات کو بھی "سحر" کہتے ہیں۔

8 11 وَلَئِنۡ اَخَّرۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعۡدُوۡدَةٍ لَّيَـقُوۡلُنَّ مَا يَحۡبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوۡمَ
يَاۡتِيۡهِمۡ لَـيۡسَ مَصۡرُوۡفًا عَنۡهُمۡ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ

اور اگر ہم (اپنے قانونِ امہال (Law of Respite) کے مطابق) اُن سے ایک مدت معینہ کے لیے عذاب کو مؤخر (Delay) کر دیں یا ٹال دیں تو یقینا (طنزاً) کہنے لگیں گے: "اُسے کون سی چیز روک رہی ہے"؟ (Is withholding it)۔ یاد رکھو! جس وقت اس (عذاب) نے اُن کو آلیا تو پھر کوئی چیز (قوت یا ہستی) اُسے اُن سے ٹال نہیں سکے گی، یعنی وہ عذاب کسی کے ٹالے ٹلنے کا نہیں۔ انجام کار، جس چیز کا وہ مذاق اُڑاتے تھے (Mocked at)، وہ ان کو چاروں طرف سے گھیر لے گی (Would encompass)۔

9 11 وَلَئِنۡ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً ثُمَّ نَزَعۡنٰهَا مِنۡهُ‌ ۚ اِنَّهٗ لَيَـئُوۡسٌ كَفُوۡرٌ

اور اگر ہم (اپنے قانونِ انعام و فضل (Law of Reward and Benevolence) کے مطابق) انسان کو رحمت یا خیر و حسنہ کا مزہ چکھاتے ہیں (تو وہ اسے اپنے علم و ہنر کا ثمرہ خیال کرتا ہے)، پھر جب ہم (اپنے قوانینِ مُجازات وتشکرِ نعمت کے مطابق) اُسے واپس لے لیتے ہیں تو وہ یاسیت پسند (Pessimist) - ناشکرا (Ungrateful) ہو جاتا ہے۔

10 11 وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ نَعۡمَآءَ بَعۡدَ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَـقُوۡلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىۡ‌ ؕ
اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوۡرٌۙ

اور جب وہ مصائب جھیل چکتا ہے، اس وقت اگر ہم اسے اپنی نعمتوں کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے، میرے تمام دلدّر (Ills) دُور ہو گئے ہیں، یا میرے اعمالِ سُوء کے آتش بداماں اثرات محو ہو گئے ہیں۔ پھر وہ بالضرور اترانے لگتا اور شیخیاں بگھارنے لگتا ہے (Falls into exultation and pride)۔

11 11 اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ

لیکن وہ لوگ ایسے نہیں ہیں جو صبر کرتے ہیں، یعنی تحمل و بردباری اور برداشت واستقامت دکھاتے ہیں، اور عدل واحسان کے توازن آفریں کام کرتے ہیں تو اُن کے لیے مغفرت ہے، یعنی ان کی سیّآت محو کر دی جائیں گی اور ان سے انھیں تحفظ فراہم کیا جائے گا؛ نیز ان کو (ان کے اعمالِ حسنہ کا) بہت بڑا صلہ ملے گا۔

12 11 فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ
اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ

(پیارے نبیؐ) !) یہ امر محال ہے (نمبر ۳) (It is improbable) کہ آپ پر جو آیات وحی کی جاتی ہیں، ان میں سے آپ بعض کی تبلیغ کرنا ترک کر دیں، یا ان کی ایسی باتوں سے دل تنگ ہو جائیں کہ آپ پر خزانہ کیوں نازل نہیں ہوا؟ یا آپ کے ساتھ یا فرشتہ یا فرشتے کیوں نہیں آئے؟ (ان کو اس واقعیت سے آگاہ کر دیں گے) آپ تو صرف (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل سے) متنبہ کرنے والے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ ہے جو ہر چیز کا کارساز ہے۔

حواشی نمبر ۳- فَلَعَلَّکَ: لَعَلّ یہاں تبعید کے لیے آیا ہے، یعنی امرِ محال ہے کہ آپ ایسا کریں، یعنی آپ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔

13 11 اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن اس نے خود گھڑ لیا ہے (Has invented، اور اسے منسوب اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے)؟ ان کو چیلنج دیں کہ اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو (کہ یہ انسان کا بنایا ہوا ہے) تو پھر اس جیسی گھڑی ہوئی دس سُورتیں (نمبر ۴) لا کر دکھاؤ تو مانیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم اپنی مدد کے لیے بلا سکتے ہو، بلا لو (لیکن تم کبھی ایسا نہیں کر سکو گے، کہ ایسا کرنا غیر اللہ کے بس کی بات ہی نہیں)۔

حواشی نمبر ۴- دس سُورتیں اس لیے کہا کہ دس سُورتیں نازل ہو چکی تھیں اور سُورۂ ھُود گیارویں سُورت ہے۔

14 11 فَاِلَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَـكُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ فَهَلۡ
اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ

پھر اگر (تمھارے خود ساختہ معبود) تمھاری پکار کا جواب نہ دیں یا مدد کو نہ آئیں (اور تم اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکو) تو سمجھ لو کہ، قرآن مجید اللہ تعالیٰ ہی کے علم سے اُترا ہے (اور یہ بات سچ بھی ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود و حاکم نہیں؛ اب بتاؤ کہ کیا تم یہ بات تسلیم بالیقین کرتے ہو؟

15 11 مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَهُمۡ
فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ

جو لوگ دُنیا کی زندگی اور اس کے عیش و عشرت کے سامان کی طلب رکھتے ہیں، اُنھیں ہم (اپنے قانونِ عدل کے مطابق) اُن کے اعمال کا اس دُنیا میں پورا پورا صلہ دیتے ہیں اور اس میں سے ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

16 11 اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَـيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ‌ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

ایسے لوگوں کو (قانونِ مُکافاتِ عمل کے مطابق) آخرت میں آتشِ (جہنم) کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ انھوں نے جو کچھ کیا کرایا ہو گا، اکارت جائے گا اور جو وہ کرتے ہیں، باطل ہے، نابود ہو جائے گا۔

17 11 اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ
مُوۡسٰۤى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ‌ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ‌ ۚ
فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ‌ ۚ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

بھلا سوچو تو سہی! کیا وہ لوگ جو اپنے پروردگار و آقا کی عطا کی ہوئی ایک واضح بُرہانِ قاطعہ (یعنی قرآن مجید) رکھتے ہوں؛ (دوسرے) ان میں سے ایک شاہد، یعنی پیغمبر اعظم و آخرؐ اس پر عمل کر کے دکھاتے ہوں (اور وہ لوگ اس کے مثبت نتائج بھی دیکھتے ہوں)؛

تیسرے) اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب (تورات اس کی تصدیق بھی کرتی تھی جو) لوگوں کی پیشواو قائد بھی تھی اور ان کے لیے دُنیوی واُخروی حسنہ سے بہرہ یاب کرنے والی تھی؛ (قرآن مجید کو ماننے سے انکار کر سکتے ہیں؛ نہیں) وہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن مختلف فرقوں (Factions) میں سے جو کوئی اسے ماننے سے انکار کرتا ہے تو موعود آتشِ جہنم، اس کا ٹھکانہ ہو گا۔

اب (اے مخاطب!) اس قرآن حکیم کے بارے میں کسی قسم کا شک نہ کرو۔ یہ تمھارے پروردگار و آقا کی طرف سے حق ہے، یعنی یہ افادی و جمالیاتی اور حقیقی سرمدی اقدار کا حامل کلام ہے، لیکن اکثر لوگ اس کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے۔

18 11 وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَـرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ يُعۡرَضُوۡنَ عَلٰى رَبِّهِمۡ وَ

يَقُوۡلُ الۡاَشۡهَادُ هٰٓؤُلَۤاءِ الَّذِيۡنَ كَذَبُوۡا عَلٰى رَبِّهِمۡ‌ ۚ اَلَا لَـعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَۙ

دیکھو! ان لوگوں سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ آخر (روزِ قیامت) اپنے پروردگار و آقا کی عدالت میں پیش کیے جائیں گے؛ اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب سے جھوٹی باتیں منسوب کرتے تھے۔ سُنو! اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر، یعنی یہ لوگ اس کی رحمت و مغفرت سے محروم ہیں۔

19 11 الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ

كٰفِرُوۡنَ

ظالم ہیں وہ لوگ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے بندوں کو جنت کی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے سے باز رکھتے ہیں، اور اس میں کجی چاہتے ہیں، یعنی ان کو دوزخ کی ٹیڑھی ترچھی راہوں پر چلانا چاہتے ہیں، اور آخرت یعنی روزِ قیامت، نشأۃِ ثانیہ اور روزِ جزا کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

20 11 اُولٰٓـئِكَ لَمۡ يَكُوۡنُوۡا مُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ

اَوۡلِيَآءَ‌ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الۡعَذَابُ‌ ؕ مَا كَانُوۡا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ السَّمۡعَ وَمَا كَانُوۡا يُبۡصِرُوۡنَ

یہ لوگ کرہ ارض میں اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مجازات) سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے، اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی حامی و سرپرست ہی ہے۔ (وہ چونکہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، لہٰذا) ان کو دوچند سزا ملے گی۔ (سیّآت کی زیادتی کے سبب ان کا حسی۔ قلبی نظام معطل ہو چکا ہے، اس لیے) وہ نہ تو سچ سن سکتے ہیں اور نہ حقائق کا مشاہدہ ہی کر سکتے ہیں۔

21 11 أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

یہی وہ لوگ جنھوں نے خود اپنے آپ کو بلحاظِ حسنات) گھاٹے میں رکھا، اور جو وہ جھوٹی اختراعات (False devices) کرتے تھے، ان سے جاتی رہیں۔

22 11 لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ

یقینا یہ لوگ آخرت، یعنی دوسرے جہان کی دوسری زندگی میں (حسنات کے فُقدان یا بہت کم ہونے کے سبب) سب سے زیادہ گھاٹے (Loss) میں رہیں گے۔

23 11 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولَٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(بخلاف اس کے) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیات کلی کو تسلیم بالیقن کرتے اور عدل واحسان کے کام کرتے ہیں، نیز اپنے پروردگار وآقا (کے قوانین واحکام) کے سامنے سر تسلیم خم رکھتے اور ان پر عمل کرتے ہیں، تو وہی یقینا اہلِ جنت ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

24 11 مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

ان دوفریقوں کی مثال (Similitude) ایسی ہے جیسے ایک شخص اندھا۔ بہرا ہو اور دُوسرا دیکھنے سننے والا (نمبر ۵) (بتلاؤ !) کیا دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں؟

حواشی نمبر ۵ - ایک علم وبصیرت سے محروم اور بات نہ سننے والا ہو، اور دوسرا صاحبِ بصیرت اور گوشِ حق نیوش رکھنے والا ہو، دونوں برابر ہیں نہ ہوسکتے ہیں۔

25 11 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

پھر ہم نے نُوحؑ کو اس کی قوم کی طرف (اپنا پیغمبر بنا کر) بھیجا تو اُس نے (لوگوں کو مخاطب کر کے) کہا: ”میں تمھیں (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافاتِ عمل سے) صاف متنبہ کرنے والا (Warner) ہوں۔

26 11 اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ

تم اللہ تعالیٰ کے سوا ہر گز کسی کی پرستش و بندگی اور طاعت و فرماں برداری نہ کرو۔ مجھے خطرہ ہے کہ (اگر تمھاری روشِ کفر یہی رہی، تو اس کے نتیجے میں) تُم پر المناک دن کا عذاب ٹوٹ پڑے گا۔

27 11 فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا
نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُـنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَـكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ
كٰذِبِيْنَ

(حضرت نوحؑ کے خطاب کے جواب میں) اس کی قوم کے کافر سرداروں (یعنی وڈیروں، سرمایہ داروں نے دولتِ اقتدار کے نشے میں) کہا: ”ہم تو تمھیں اپنے جیسا ایک بشر یا انسان ہی دیکھتے ہیں (پھر تمھیں کیسے اللہ تعالیٰ کا رسولؐ مان لیں)۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری قوم میں سے فقط وہ لوگ جو ہمارے ہاں کمینے و ذلیل تھے بے سوچے سمجھے تمھارے پیچھے ہو لیے ہیں۔ پھر ہم تم میں کوئی ایسی بات بھی نہیں دیکھتے، جس کے باعث تمھیں ہم پر فوقیت حاصل ہو؛ بلکہ ہم تو تمھیں (اپنے دعویٰ رسالت میں) جھوٹا ہی خیال کرتے ہیں۔

28 11 قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ
فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَـهَا كٰرِهُوْنَ

نوحؑ نے کہا: اے برادرانِ قوم! کیا تم نے اس بات میں غور کیا ہے کہ میں اپنے پروردگار و آقا کی طرف سے واضح دلیلِ محکم رکھتا ہوں، اور اُس نے اپنے فضل سے مجھے کلامِ رحمت بھی مرحمت فرمایا ہے؟ لیکن اگر تم قلب کے اندھوں کو دکھائی نہیں دے اور تمھیں وہ پسند بھی نہ ہو تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم زبردستی اسے تمھارے حلق کے اندر ٹھونس دیں (کیونکہ دین کے معاملے میں جبر یا زبردستی کو ہم نے حرام قرار دیا ہوا ہے۔

29 11 وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ

اے برادرانِ قوم! سوچو تو سہی کہ میں اس تبلیغ کے عوض تم سے مال و دولت نہیں مانگتا (پھر میں جھوٹ کیسے اور کس لیے بول سکتا ہوں؟) میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے، یعنی اللہ تعالیٰ مجھے میرا صلہ دے گا۔ میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، اپنے سے کیسے علیحدہ و دور کر سکتا ہوں (کہ تم انھیں حقیر سمجھتے ہو): وہ اپنے پروردگار و آقا سے مُلاقات کرنے والے ہیں (پھر اگر انھوں نے میرے اس ناروا رویے کے خلاف شکایت کی تو میں کیا جواب دوں گا۔ تم انھیں جاہل کہتے ہو، حالانکہ) میں دیکھتا ہوں کہ تم خود گائودی یا جاہل لوگ ہو۔

30 11 وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

دیکھو! اے برادرانِ قوم! اگر میں ان اہلِ ایمان کو دھتکار دیتا ہوں تو (یہ جُرم ہوگا) پھر اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُجازات) سے کون ہے جو مجھے بچا سکے؟ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں؟۔

31 11 وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ
اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ
الظّٰلِمِيْنَ

(دیکھو!) میں تمھارے سامنے یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے (دیے ہوئے) خزانے (Treasures) ہیں، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں؛ نیز میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں (انسان نہیں) فرشتہ ہوں، اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ جو لوگ تمھاری نظر میں حقیر ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو حسنہ عطا نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو اِن کے دلوں میں ہے، (اگر میں تمھارا ہمنوا ہو جاؤں) تو یقیناً ظالموں میں شامل ہو جاؤں گا۔

32 11 قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

(آخرِ کار) انھوں نے کہا: ''اے نوحؑ ! تم ہم سے بحث و تکرار کر چکے۔ حد سے زیادہ بحث و تکرار۔ (اب بس کرو اور) لے آؤ وہ (عذاب) جس کا تم ہمیں ڈراوا دیتے رہے ہو، اگر تم (اپنے قول میں) سچے ہو۔

33 11 قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

حضرت نوحؑ نے جواب دیا: (عذاب کا لانا یا نہ لانا، صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے) اگر اُس کی مشیت میں ہوا تو وہ (اپنے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق) بالضرور عذاب لے آئے گا، پھر تمھیں اس سے مفر نہیں ہوگا، یعنی اس سے فرار کی راہ نہ پا سکو گے۔

34 11 وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۭ

اگر اللہ تعالیٰ (اپنے قوانینِ احترامِ آرزو و مشیت و حکمت کے مطابق) تمھیں گمراہی میں بھٹکنے دے تو میں ہزار چاہوں کہ تمھیں سمجھاؤں اور تمھاری خیر خواہی کروں، لیکن میری خیر خواہی کچھ سُود مند نہ ہوگی (Of no profit will be my advice)۔ وہی تمھارا پروردگار و آقا ہے اور اسی کے پاس تمھیں لَوٹ کر جانا ہے۔

35 11 اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ

کیا مشرکین یہ اتہام لگاتے ہیں کہ اُس نے، یعنی آپؐ (نمبر ۱۵) نے یہ قرآن خود وضع کر لیا ہے؟ اور اسے غلط طور پر اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں تو آپ جواب دیں کہ اگر میں اسے غلط طور پر اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتا ہوں تو اِس کا جرم کا وبال مجھ پر ہوگا، لیکن جو جرم تم کرتے ہو ان (کے بھیانک نتائج) سے میں بری الذمہ ہوں)۔

حواشی نمبر ۱۵- یہ جملہ معترضہ ہے، ایسا کرنا قُرآنِ حکیم کا حُسن معمول ہے، اور اس کی ضمیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے نہ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی طرف۔

36 11 وَاُوۡحِىَ اِلٰى نُوۡحٍ اَنَّهٗ لَنۡ يُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِكَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا تَبۡتَٮِٕسۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ

پھر نوحؑ کی طرف وحی کی گئی (It was revealed to him) کہ اب تیری قوم سے اور کوئی فرد ایمان لانے کا نہیں۔ ایمان لانے والے لا چکے؛ لہٰذ جو کارستانیاں وہ کر رہے ہیں، ان کے (مآل (Sequel = سے متعلق غم کرنا چھوڑ دو۔

37 11 وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَوَحۡيِنَا وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا‌ ۚ اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ

(اے نوحؑ !) اب ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی، یعنی ہدایات کے مطابق کشتی بناؤ، اور جن لوگوں نے شرک و زیادتی کی ہے، اُن کے بارے میں شفاعت یا سفارش نہ کرنا، کیونکہ ان کا غرق ہو جانا شُدنی ہے۔

38 11 وَيَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ سَخِرُوۡا مِنۡهُ‌ ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡكُمۡ كَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ؕ

چنانچہ وہ یعنی نوحؑ کشتی بنانے میں مصروف ہو گیا۔ اور اس کی قوم کے سادات و اکابر (Nobles and chieftains) کا گذر وہاں ہوتا اور وہاں (اُسے کشتی بناتے دیکھتے تو) اس پر پھبتیاں کستے (Jeered at him)۔ نوحؑ جواب میں کہتا: اگر تم ہمارا مذاق اُڑاتے ہو (If you ridicule us) تو ہم بھی تمھارا مذاق اُڑائیں گے جیسا کہ تم ہمارا مذاق اُڑاتے ہو (As you mock (us

39 11 فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ

عنقریب تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اُسے ذلیل و خوار کرے گا، اور کس پر عذاب جاوداں آکر رہے گا (Lasting doom will fall)۔

40 11 حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا احۡمِلۡ فِیۡهَا مِنۡ کُلٍّ زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ
وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَیۡهِ الۡقَوۡلُ وَمَنۡ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیۡلٌ

آخرِ کار، جب ہمارا فرمان آگیا اور وادی کی سرزمین کے اندر سے پانی جوش مارتا ہوا نکلنے لگا (Water gushed forth)، تو ہم نے نوحؑ کو ہدایت کی کہ ضرورت کی چیز کے دو دو جوڑے (نر اور مادہ (Male and female) اپنے ساتھ کشتی میں رکھ لو؛ اور اپنے اہل و عیال کو بھی اپنے ساتھ سوار کر لو؛ بجز ان کے جن کے متعلق پہلے کہا جا چکا ہے (کہ وہ غرق ہو کر رہیں گے یعنی نوحؑ کا بیٹا اور اس کی بیوی (نمبر ٦)؛ نیز ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لے لو جو ایمان لا چکے ہیں، مگر ان کے ساتھ ایمان لانے والے بہت کم تھے۔

حواشی نمبر ٦ - یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ نبیؐ کے اہل (یا آل) اس کے ساتھ ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوحؑ کا بیٹا اور بیوی اُن کے ساتھ ایمان نہیں لائے تھے، لہٰذا قرآن مجید نے ان کو "اہل" قرار نہیں دیا۔

41 11 وَقَالَ ارۡکَبُوۡا فِیۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

اور اُس نے (اپنے اہل و عیال اور اہلِ ایمان) سے کہا: اس میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کی برکت ہی سے اس کا چلنا اور رُکنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا پروردگار وآقا سیّآت کو محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا- از بس ترس کھانے، در گزر کرنے اور بے حد اور بار بار لطف و کرم کرنے والا ہے۔

42 11 وَهِیَ تَجۡرِیۡ بِهِمۡ فِیۡ مَوۡجٍ کَالۡجِبَالِ ۟ وَنَادٰی نُوۡحُ ا ۨبۡنَهٗ وَکَانَ فِیۡ مَعۡزِلٍ یّٰبُنَیَّ
ارۡکَبۡ مَّعَنَا وَلَا تَکُنۡ مَّعَ الۡکٰفِرِیۡنَ

چنانچہ کشتی انھیں پہاڑ ایسی طوفان بدوش لہروں (Storm waves) میں سے (بحفاظت) لیے جا رہی تھی۔ نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو اس کی جماعت سے الگ ہو چکا تھا، پکار کر کہا: "میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ (Embark with us) اور کافروں کے ساتھ نہ رہو (ورنہ ڈوب جاؤ گے)۔

43 11 قَالَ سَاٰوِيۡۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعۡصِمُنِىۡ مِنَ الۡمَآءِ‌ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الۡيَوۡمَ مِنۡ اَمۡرِ
اللّٰهِ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ‌ۚ وَحَالَ بَيۡنَهُمَا الۡمَوۡجُ فَكَانَ مِنَ الۡمُغۡرَقِيۡنَ

اُس نے جواب دیا: ’’(کچھ پروا نہیں) میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھے اس سیلاب سے بچالے گا‘‘۔ نوح نے جواب دیا: ’’بیٹے! یہ تمھاری بھول ہے) آج اللہ کے حکم سے آنے والے طوفان سے بچانے والا کوئی نہیں؛ البتہ وہ بچے گا جس پر وہ ترس کھا کر بچالے‘‘۔ اتنے میں ایک موج دونوں کے درمیان حائل ہوگئی اور وہ بھی غرق ہونے والوں میں سے ہوگیا۔

44 11 وَقِيۡلَ يٰۤاَرۡضُ ابۡلَعِىۡ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقۡلِعِىۡ وَغِيۡضَ الۡمَآءُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ
وَاسۡتَوَتۡ عَلَى الۡجُوۡدِىِّ‌ وَقِيۡلَ بُعۡدًا لِّـلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ

پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا: ’’اے زمین تُو اپنا پانی جذب کر لے، اور اے بادلو! برسنا بند کر دو‘‘ چنانچہ پانی خشک ہوگیا، اور کام تمام ہوگیا تو کشتی (کوہِ) جودی پر جا ٹھیری۔ پھر ندا آئی: (اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم و) دُور ہوگئی، مشرک و ستمگر قوم!۔

45 11 وَنَادٰى نُوۡحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِىۡ مِنۡ اَهۡلِىۡ وَاِنَّ وَعۡدَكَ الۡحَـقُّ وَاَنۡتَ
اَحۡكَمُ الۡحٰكِمِيۡنَ

بعدازاں، نوحؑ نے اپنے پروردگار سے فریاد کی اور عرض کیا: ’’بارِالٰہا! میرا بیٹا تو میری آل اولاد میں سے تھا (اور تُو نے اُس کو بچا لینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن وہ ڈوب گیا)، حالانکہ تیرا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے، اور تُو ہے بھی کل فیصلہ کرنے والوں میں بہترین فیصلہ کرنے والا (You are the Most Just of All Judges)۔

46 11 قَالَ يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَـيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ‌ فَلَا تَسۡـئَلۡنِ مَا
لَـيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ اِنِّىۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ

ارشاد ہوا: ''اے نوحؑ ! وہ تمھارے اہل میں سے نہیں تھا، اس لیے کہ وہ مجسم بدی تھا، یعنی وہ پرلے درجے کا بدکردار تھا۔ (آئندہ) مجھ سے ایسی بات کا مطالبہ نہ کرنا جس کی حقیقت کا تمھیں علم نہ ہو۔ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں، مبادا تم حقیقت ناآشنا لوگوں میں سے ہو جاؤ''۔

47 11 قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْــَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ
وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ

(حضرت نوحؑ نے) عرض کیا: پروردگارا! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (I seek refuse with You) کہ میں تجھ سے ایسی بات کا مطالبہ کروں جس کی حقیقت کا مجھے علم نہ ہو۔ اب اگر تُو میری سیّآت کو محو نہیں کرے گا اور ان سے مجھے تحفظ فراہم نہیں کرے گا، اور مجھ سے در گزر اور مجھ پر رحم و کرم نہیں کرے گا تو میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں گا جو (بلحاظِ حسنات) سخت خسارے میں رہے (اور اس طرح تباہ حال ہو گئے)۔

48 11 قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ
سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ

ارشاد ہوا۔ ''اے نوحؑ ! ہماری طرف سے امن و سلامتی کے ساتھ (کوہِ جُودی سے تم سب) نیچے آجاؤ (اور اپنے اُجڑے دیار میں جا بسو۔ وہاں) ہم (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) تمھیں اور ان ہم کیش جماعتوں کو بھی جو تمھارے ساتھ ہیں، نیز ان کی نسلوں کو بھی، برکات یعنی بکثرت وسائل و سامانِ زیست عطا کریں گے۔ علاوہ بریں، اُن ہم کیش جماعتوں کو بھی (جو ایمان نہیں لائیں گی) مال و متاع سے نوازیں گے۔ انجامِ کار، ان کا (اپنے اعمالِ سُوء کی پاداش میں) ہمارے قانونِ مُکافاتِ عمل کے) ہاتھوں کربناک عذاب میں پڑنا شُدنی ہے۔

49 11 تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ
مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ

(میرے نبیؐ!) یہ غیب، یعنی ماضی بعید کے تاریخی وقائع ہیں جو ہم آپ کو بذریعہ وحی و تنزیل بتارہے ہیں، حالانکہ اب سے پہلے انکو نہ توآپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم کے افراد ہی۔ بہر حال، آپ (نامُساعد احوال و ظروف کا) مقابلہ استقامت و ثابت قدمی سے کریں، کیونکہ اہلِ آرزو و خشیت کا ہی مآل (Sequel) ہمیشہ حسین ہوتا ہے۔

50 11 وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ

پھر ہم نے قومِ عاد کی طرف (ان کی اصطلاح کے لیے) اُن کے قومی بھائی ھُودؑ کو رسول بنا کر بھیجا۔ اُس نے (انھیں دعوتِ توحید دی اور) کہا: "اے برادران قوم! اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر عمل کرو، کیونکہ اس کے سوا تمھارا اور کوئی معبود و حاکم نہیں۔ (سوچو) تم تو (پرستش کرنے کی خاطر) محض (معبودانِ باطلہ) اختراع کرنے والے ہو۔

51 11 يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىْ فَطَرَنِىْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

اے برادرانِ قوم! دیکھو! میں تم سے (تبلیغ توحید کا) کوئی صلہ نہیں مانگتا، کیونکہ میرا اجر تو صرف اس کے ذمے ہے، جس نے مجھے پیدا کیا ہے (لہٰذا میں کسی طمع کے بغیر کیسے اور کیوں جھوٹ بول سکتا ہوں؟) کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟۔

52 11 وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ

اے برادران قوم! اپنے پروردگار وآقا سے اپنی سیّآت محو کرانے اور ان سے محفوظ رہنے کی استدعا کرو، اور نادم و پشیمان ہو کر اس سے رجوع کرو۔ (نتیجۃً) وہ (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) تم پر زور برسنے والا ابرِ کرم بھیجے گا (تاکہ تمھارے کھیت اور باغات خوب اناج و ثمر اگائیں)، اور تمھاری (مادی) قوت میں مزید (معنوی) توانائی کا اضافہ کرے گا۔ لہٰذا مجرموں کی طرح اس (کے قوانین واحکام) سے رو گردانی نہ کرو (نمبر ۷)۔

حوشی نمبر ۷۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام سے منہ موڑنے والے مجرم ہیں۔ کاش! اس دَور کے مسلمان اِس حقیقت کو تسلیم بالیقین کریں اور اس کے قوانین واحکام سے رُو گردانی کرنا چھوڑ دیں۔

53 11 قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتٰرِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا

نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ

انھوں نے جواب دیا: ''اے ھُودؑ! تم (اپنے دعوے کے ثبوت میں) کوئی لگتی بُرہانِ قاطعہ تو لائے نہیں، پھر ہم تمھارے کہنے پر نہ تو اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ ہم تمھاری باتوں کو تسلیم بالیقین ہی کرنے والے ہیں۔

54 11 اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ

وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ

ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تم پر (ہمارے کسی دیوتا یا دیوی کی) مار پڑی ہے (اور تمھاری عقل ماری گئی ہے کہ ایسی باتیں کرتے ہو)۔ ھُودؑ نے کہا: ''میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں ان (معبودانِ باطلہ) سے بیزار ہوں (اور میرا اُن سے کوئی سروکار نہیں) جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کے معاون و سہیم ٹھیرا رکھا ہے''۔

55 11 مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ

اس کے سوا تم سب کے سب میرے خلاف جو چالیں چلنا چاہتے ہو، چلا کر دیکھ لو، اور مجھے (قطعاً مہلت نہ دو) پھر دیکھو، نتیجہ کیا نکلتا ہے)۔

56 11 اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ

رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

میرا اعتماد و انحصار (Trust) اللہ تعالیٰ پر ہے جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمھارا بھی پروردگار و آقا ہے۔ کوئی حرکت کرنے والا جاندار ایسا نہیں ہے، جس کی نکیل اس کے ہاتھ میں نہ ہو (نمبر ۸) (یعنی ہر ذی حیات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے)۔ یقینا میرا پروردگار و آقا راہِ راست پر ہے، یعنی اس کا ہر حکم اور فیصلہ سچا ہوتا ہے۔

حواشی نمبر ۸۔ متن میں لفظِ ناصیہ ہے، جس کے معنی پیشانی کے بال۔ اٰخِذٌم بِنَاصِيَتِهَا عربی محاورے کا بعینہٖ وہی مفہوم ہے جو ہم نے لیا ہے۔

57 11 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ

میں نے تمھیں وہ سب کچھ پہنچادیا ہے، جو مجھے دے کر تمھاری طرف بھیجا گیا ہے۔اب اگر تم اس سے منہ موڑو گے (تو اس کا خمیازہ تمھیں بھگتنا ہوگا)۔اور میرا پروردگار وآقا (اپنے قانونِ استبدال واستخلاف کے مطابق) کسی اور قوم کو تمھارا جانشین بنا دے گا (اور تم دیکھتے رہ جاؤ گے، لیکن) اس کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔یقین مانو کہ میرا پروردگار وآقا (اپنے قانونِ مشیت کے مطابق) ہر چیز پر نگران (Watchful) ہے۔

58 11 وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ

جب پھر ہمارا فرمان (Decree) صادر ہو گیا تو ہم نے ھُودؑ اور اُن کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے، اپنی رحمانیت ورحیمیت سے بچالیا، اور ان کو شدید عذاب (Harsh doom) سے نجات دی۔

59 11 وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ

اور یہ تھی قومِ عاد کی سرگذشت، جنھوں نے اپنے پروردگار وآقا کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو ماننے سے انکار کیا تھا، اور اُس کے رسولوںؑ کی نافرمانی کرتے تھے؛ لیکن ہر ستمگر و دشمنِ حق (Oppressor and enemy of Truth) کی بات مان لیتے تھے۔

60 11 وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ

دیکھو! اس دُنیا میں بھی (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل کے مطابق) اس کی رحمت و مغفرت سے دُوری و محرومی عاد کے لوگوں کے پیچھے لگی رہی؛ اور قیامت کے روز بھی لگی رہے گی۔ دیکھو! یہ عاد ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار (کی ذات و صفات اور احکام و قوانین) و تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کیا تھا۔ دیکھو! ھُود کی قوم عاد، اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم و دُور ہو گئی۔

61 11 وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ

(بعد ازاں) ہم نے قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو (رسول بنا کر) بھیجا۔ اُس نے اپنے برادرانِ قوم کو مخاطب کر کے کہا: "اے برادرانِ قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، یعنی صرف اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر عمل کرو۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود و حاکم نہیں۔ اُسی نے تمھیں زمین سے (اپنے ارتقائی انداز میں) پیدا کیا، اور اس میں تمھیں آباد کیا، للذا اس سے مغفرت مانگو، یعنی اس سے اپنی سیّآت کو محو کرانے اور ان سے محفوظ رہنے کے لیے دُعا مانگو؛ نیز ندامت و پشیمانی کے ساتھ (In repentance and remorse) اس سے رجوع کرو۔ یقین رکھو کہ میرا پروردگار وآقا قریب (Nigh) بھی ہے -- دُعا کا جواب دینے والا (نمبر ۹) (Responsive) بھی ہے۔

حواشی نمبر ۹- اصطلاح قرآنی میں مجیب کے معانی جواب دینے والا بھی ہے اور دُعا قبول کرنے والا بھی۔ اس آیۂ بصیرت افروز سے "وسیلہ" کے باطل عقیدے کا بطلان ہو جاتا ہے۔

62 11 قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ

(حضرت صالحؑ کی دعوتِ توحید کے جواب میں اس کی قوم کے لوگوں نے) کہا: "اے صالحؑ! قبل اس کے، تو (اپنی دانشمندی اور راستبازی کی بناء پر) ہماری اُمیدوں کا ملجا تھا؛ (لیکن تعجب ہے کہ) اب تُو ہمیں ان (اصنام، دیوتاؤں اور دیویوں) کی پرستش سے روکتا ہے، جن کی پرستاری ہمارے باپ دادا (یعنی اکابر و سادات) کرتے آرہے ہیں۔ (سچی بات تو یہ ہے کہ) جس (مسلک و مشرب) کی طرف تو ہمیں بُلاتا ہے، اس (کی صحت) کے متعلق ہمیں شک و شبہ ہے اور ہم خلجان میں پڑ گئے ہیں۔

63 11 قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ وَاٰتٰٮنِىۡ مِنۡهُ رَحۡمَةً فَمَنۡ
يَّنۡصُرُنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ عَصَيۡتُهٗ فَمَا تَزِيۡدُوۡنَنِىۡ غَيۡرَ تَخۡسِيۡرٍ

صالحؑ نے کہا: اے برادرانِ قوم! ذرا غور تو کرو کہ اگر میں اپنے پروردگار و آقا کی عطا کردہ واضح بُرہانِ قطعیہ پر عمل پیرا ہوا، اور اُس نے (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) مجھے رحمت (نبوت) عطا کیا ہو اور اگر میں اس کے احکام سے سرتابی کروں تو پھر کون ہے جو مجھے اللہ (کے قانونِ مُکافاتِ عمل) سے چھڑا سکتا ہے؟ تم تو زیادہ سے زیادی میری سیّآت ہی بڑھا سکتے ہو، اور کچھ نہیں!

64 11 وَيٰقَوۡمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَـكُمۡ اٰيَةً فَذَرُوۡهَا تَاۡكُلۡ فِىۡۤ اَرۡضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوۡهَا
بِسُوۡٓءٍ فَيَاۡخُذَكُمۡ عَذَابٌ قَرِيۡبٌ

دیکھو! برادرانِ قوم! (تمھاری آزمائش کے لیے) یہ اُونٹنی اللہ تعالیٰ کے نام پر وقف ہے۔ تمھارے لیے ایک (فیصلہ کُن) نشانی (Symbol) ہے؛ اس لیے تم اسے آزاد پھرنے دینا تاکہ اللہ تعالیٰ کی سرزمین ہیں جہاں چاہے چرے پیے (Should graze and drink)۔ لیکن اسے ضرر نہ پہنچانا (Do not molest her)، ورنہ فوری عذاب (Instant scourge) تم کو آلے گا۔

65 11 فَعَقَرُوۡهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوۡا فِىۡ دَارِكُمۡ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ‌ؕ ذٰ لِكَ وَعۡدٌ غَيۡرُ مَكۡذُوۡبٍ

لیکن (متکبر و سرکش سرداروں نے) اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ کر اُسے مار ڈالا (Hamstrung and killed her)۔ یہ دیکھ کر حضرت صالحؑ نے اُن نے سے کہا: تمھارے دن پورے ہوگئے، اب) تم صرف تین دن تک اپنے گھروں میں جو فائدہ اُٹھا سکتے ہو اُٹھالو (پھر اللہ تعالیٰ کا قوانونِ مجازات تمھیں ہلاک کر ڈالے گا)۔ یہ وعید (Warning)، سچی) ہے، جھوٹی نہیں ہونے کی (Not to be belied)۔

66 11 فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَمِنۡ
خِزۡىِ يَوۡمِئِذٍ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ

پھر جب ہمارا فرمان جاری ہوا (Our Decree issued) تو ہم نے صالحؑ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمانیت ورحیمیت سے اس دن کے رُسوا کن عذاب سے بچالیا۔ یقیناً تمھارا پروردگار وآقا انتہائی قوت والا۔ سب پر غلبہ رکھنے والا ہے۔

67 11 وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ

رہے وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا تھا، اُن کو ایک ہولناک کڑک نے ڈھیر کر دیا، اور وہ اپنے گھروں میں بے حس وحرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔

68 11 كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ

جیسے وہ ان میں رہتے سہتے ہی نہ تھے۔ سُنو! قومِ ثمود کی ہلاکت وبربادی کا سبب یہ تھا کہ) وہ اپنے پروردگار وآقا) کے قوانین واحکام) کو ماننے سے انکار کرتے تھے۔ غور کرو کہ (بدیں وجہ) قومِ ثمود (اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے) محروم و دور ہو گئی۔

69 11 وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰي قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ
اَنْ جَاۗءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ

چنانچہ ہمارے پیامبر (فرشتے) خوشخبری لے کر ابراھیمؑ کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کہا: جواب میں حضرت ابراھیمؑ نے) سلام کہا (یعنی آپ پر سلامتی ہو)۔ اتنے میں وہ (اُن کی ضیافت کے لیے) ایک بُھنا ہوا بچھڑا (نمبر ۱۰) (Roasted calf) لے آئے۔

حواشی نمبر ۱۰۔ اسے سجی کہتے ہیں۔ یہ لذیز و زود ہضم گوشت ہوتا ہے۔

70 11 فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا
تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ

چنانچہ جب اُس نے دیکھا کہ ان (مہمانوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھتے تو وہ اُن سے بدگمان سا ہوا (Mistrusted them)، اور دل میں ڈر محسوس کیا(Conceived a fear of them)۔ (یہ محسوس کرکے) انھوں نے کہا: ”آپ ڈریں نہیں، ہم (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قومِ لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں“۔

71 11 وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ

وہاں ابراھیمؑ کی بیوی (سارہ) کھڑی تھی۔ وہ (تعجب) سے ہنس پڑی، جب ہم نے اُسے اسحاق کی پیدائش اور اس کی نسل سے یعقوبؑ کی خوشخبری دی۔

72 11 قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ

(حضرت سارہ) بولی: ہائے میں مری! کیا میں بچہ جنوں گی (Shall I bear a child) جبکہ میں بوڑھی پھوس ہوں، اور میرا یہ شوہر بھی بوڑھا کھوسٹ ہے؟ یہ بلا شبہ تعجب خیز بات ہے۔

73 11 قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اس پر انھوں نے کہا: کیا تُو فرمانِ الٰہی پر تعجب کرتی ہے؟ (Does thou wonder at Allah's Decree?)۔ اے ابراھیمؑ کے گھرانے والو! تم سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت (نمبر ۱۱) اور برکتیں (نمبر ۱۲) ہیں وہ ہر شے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے)۔ بلاشبہ دونوں جہانوں میں اُسی کی حمد و ثنا کی جاتی ہے۔ وہ جلیل و ذیشان ہے۔

حواشی نمبر ۱۱۔ رحمت میں دُنیوی و اُخروی حسنہ کا اور نمبر ۱۲۔ برکات میں فضل و احسانِ مسلسل کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

74 11 فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ

جب ابراھیمؑ کا اِضطراب دور ہو گیا اور اُنھیں خوشخبری (Glad tiding) بھی مل گی تو وہ قومِ لُوطؑ (کی ہلاکت و بربادی) سے متعلق ہم سے، یعنی ہمارے فرشتوں سے بحث و مباحثہ کرنے لگے (Pleaded with)۔

75 11 اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ

یقیناابراھیمؑ بڑے ہی بردبار (Forbearing)، دردمند (Tender-hearted) اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے تھے (Off-turning to Allah)۔

76 11 یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدۡ جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمۡ اٰتِیۡهِمۡ عَذَابٌ
غَیۡرُ مَرۡدُوۡدٍ

اے ابراھیمؑ ! آپ اس معاملے میں صرفِ نظر کرلو (Forsake)، کیونکہ تمھارے پروردگار وآقا کا فرمان نافذ ہو چکا ہے؛ للٰذا اُن پر عذاب ضرور آئے گا، جو کسی طرح بھی ٹلنے کا نہیں (Is unlikely to be repelled) ہے۔

77 11 وَلَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِیۡٓءَ بِهِمۡ وَضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّقَالَ هٰذَا یَوۡمٌ
عَصِیۡبٌ

چنانچہ جب ہمارے رسول یا پیامبر، (حضرت) لوطؑ کے پاس آئے تو وہ ان کے آنے سے مغموم ہوئے (Was grieved)، اور اپنے آپ کو بے بس پایا اور کہنے لگے؛ آج کا دن بڑا کٹھن (Distressful day) ہے۔

78 11 وَجَآءَهٗ قَوۡمُهٗ یُهۡرَعُوۡنَ اِلَیۡهِ ؕ وَمِنۡ قَبۡلُ كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ
یٰقَوۡمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیۡ هُنَّ اَطۡهَرُ لَكُمۡ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ فِیۡ ضَیۡفِیۡ ؕ اَلَیۡسَ مِنۡكُمۡ رَجُلٌ
رَّشِیۡدٌ

(حضرت) لوطؑ کے پاس (اجنبیوں کی آمد کی خبر سن کر) ان کی قوم کے لوگ بھاگم بھاگ اُن کے پاس آئے اور وہ پہلے ہی سے بد فعلی کرنے کے رسیا تھے (They were addicted to commit sodomy)۔ (چنانچہ وہ اجنبیوں کو اپنے ساتھ لے جانے کا مطالبہ کرنے لگے تو) لُوط نے اُن کو سمجھایا اور کہا: اے برادران قوم! یہ جو میری قوم کی بیٹیاں (= عورتیں) ہیں وہ تمھارے لیے حلال و پاکیزہ ہیں (اُن سے التفات کرو اور اس فعل شنیع سے باز آؤ)؛ اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مکافاتِ عمل) سے ڈرو۔ اور میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رُسوا نہ کرو (Humiliate me not)۔ کیا تم کوئی پارسا (Pious) مرد نہیں؟

79 11 قَالُوۡا لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا لَنَا فِیۡ بَنٰتِكَ مِنۡ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعۡلَمُ مَا نُرِیۡدُ

اُنھوں نے جواب میں کہا: تُو اچھی طرح جانتا ہے کہ تیری "قومی" بیٹیوں، یعنی عورتوں سے ہمیں کوئی غرض نہیں؛ اور تُو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں"۔

80 11 قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ

حضرت لوطؑ نے کہا: "واحسرتا! کاش! مجھ میں تمھارا مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی۔ بہر حال، میں ایک از بس مضبوط سہارے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی پناہ لیتا ہوں (نمبر ۱۳) (I betake to the most Powerful Support of Allah)۔ حواشی نمبر ۱۳ - حدیث میں آیا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ پر رحم فرمایا، کیونکہ وہ ایک مضبوط سہارے کی پناہ لیتا تھا، یعنی اللہ تعالیٰ کی۔

81 11 قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ١ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ١ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ١ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ

مہمانوں نے کہا: "اے لوطؑ! (گھبراؤ نہیں) ہم تو تمھارے پروردگار و آقا کے رسول یا فرستادہ ہیں۔ یہ لوگ ہر گز تم پر دسترس حاصل نہیں کر سکیں گے۔ کچھ رات گئے، اپنی بیوی کے سوا اپنے سب اہل، یعنی رُفقاء کے ساتھ (اس شہر سے) نکل جاؤ؛ اور وہ تم میں سے کوئی ایک بھی پیچھے مُڑ کر نہ دیکھے، وہ بھی اُسی بلا میں گرفتار ہو گی جس میں وہ ہوں گے (کیونکہ وہ بھی اُن کی ہم کیش ہے) ۔ ان کی ہلاکت کا وقت صبح مقرر ہو چکا ہے؛ اور کیا صبح قریب نہیں؟

82 11 فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ١ۙ۬ مَّنْضُوْدٍۙ

چنانچہ جب ہمارا قانونِ مکافاتِ عمل نافذ ہوا تو ہم نے اس بستی کو تہ و بالا کر دیا (We turned the town upside down)؛ اور اُس پر پے بہ پے کھنگر برسائے (مُوسلا دھار بارش کی طرح)۔

83 11 مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ١ؕ وَ مَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ

یہ کھنگر تمھارے پروردگار کے حکم سے نشان زدہ تھے (یعنی ہر شخص کے لیے کھنگر مخصوص تھے)۔اور یہ سزا (ان) ظالموں سے دور نہیں، یعنی ظلم پیشہ لوگوں کو ایسی سزا کا ملنا محال (Impossible) نہیں، ممکن ہے۔

84 11 وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ‌ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ وَلَا تَـنۡقُصُوا الۡمِكۡيَالَ وَالۡمِيۡزَانَ‌ اِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ بِخَيۡرٍ وَّاِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ مُّحِيۡطٍ

اسی طرح ہم نے (اہل) مدین کی طرف ان کے بھائی (حضرت) شعیبؑ کو (اپنا رسول بنا کر ان کی اصلاح کے لیے) بھیجا۔انھوں نے ان کو مخاطب کر کے دعوت دی: "اے برادرانِ قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر عمل کرو۔اس کے سوا تمھارااور کوئی معبود و حاکم نہیں؛ نیز ناپ تول (Measure and weight) میں کم نہ کیا کرو۔میں تمھیں خوشحال (Prosperous) دیکھتا ہوں۔لیکن (اگر تم شرک اور اقتصادی فساد سے باز نہ آئے تو اس کی پاداش میں) مجھے خطرہ ہے کہ سب کو محیط ہو جانے والے دن کا عذاب تم پر آیا کہ آیا (نمبر ۱۴)۔

حواشی نمبر ۱۴۔جس طرح شرک سے نفس اجتماعیہ میں خرابی وانتشار، یعنی فساد پیدا ہوتا ہے، اُسی طرح اقتصادی بددیانتی سے حیاتِ اجتماعیہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

85 11 وَيٰقَوۡمِ اَوۡفُوا الۡمِكۡيَالَ وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ‌ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ

اور اے برادرانِ قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو، اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو؛ اور مُلک میں شر و فساد پھیلاتے نہ پھرو (ورنہ تباہ حال ہو جاؤ گے)۔

86 11 بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِحَفِيۡظٍ

اگر تم یقین کرنے والے ہو تو سنو! اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی بچت (Saving) تمھارے لیے بہتر، یعنی زیادہ سُود مند ہے (بہ نسبت کسبِ حرام کے)؛ اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے)۔

87 11 قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ
اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ

(حضرت شعیبؑ کی دعوت کے جواب میں) انھوں نے کہا: ''اے شعیب! کیا تمھاری صلوٰۃ تم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم اُنھیں ترک کر دیں (May renounce)، جن کی پرستش و بندگی ہمارے باپ دادا، یعنی اکابر و سادات کرتے چلے آرہے ہیں؛ یا ہم اپنے مال و منال (Wealth and property) میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں؛ کیا ایک تم ہی دانا و راستباز (Wise and right-minded) رہ گئے ہو۔

88 11 قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا
حَسَنًا ؕ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ
وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

حضرت شعیبؑ نے انھیں سمجھانے کی خاطر کہا: ''بھائیو! کیا تم اس واقعیت میں غور نہیں کرتے کہ اگر میں اپنے پروردگار و آقا کی عطا کی ہوئی واضح دلیلِ محکم پر عمل پیرا ہوا، اور وہ (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) مجھے پاکیزہ و اعلیٰ روزی بھی دے رہا ہو (تو کیا میں اپنی رسالت کا فریضہ ادا نہ کروں؟)؛ میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ جن کاموں سے تمھیں روکتا ہوں، خود وہ کام کروں۔ (میں جو کہتا ہوں اس پر عمل بھی کرتا ہوں)۔ میری نیت و سعی تو صرف یہ ہے کہ جہاں تک میرے بس میں ہے، تمھاری اصلاح (Reform) کروں؛ اور ایسا کرنے کی توفیق مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ میرا اعتماد و انحصار اُسی پر ہے، اور ہر معاملے میں اُسی سے رجوع کرنا، میرا شعار ہے۔

89 11 وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ
هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ

دیکھو! (میرے قومی بھائیو! کہیں ایسا نہ ہو کہ میری مخالفت کے نتیجے میں تم بھی اُس بلائے بے درماں میں گرفتار ہو جاؤ، جس میں نوحؑ کی قوم (نمبر ۱۵)، یا ھودؑ کی قوم یا صالحؑ کی قوم گرفتار ہوئی تھی؛ اور قومِ لوطؑ (کی بربادی کا شہر اور زمانہ) تو تم سے دور نہیں۔

حواشی نمبر ۱۵- اس سے مستنبط ہوا کہ طوفانِ نوحؑ کا عذاب صرف اُن کی قوم پر آیا تھا، ساری دُنیا کی اقوام پر نہیں آیا تھا۔

90 11 وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ

یاد رکھو! (تمھاری) نجات کی صورت یہ ہے کہ) تم اپنے پروردگار وآقا سے اپنی سیّآت محو کرانے اور ان سے محفوظ رہنے کی التجا کرو؛ ساتھ ہی ندامت و پشیمانی کے جذبات کے ساتھ اس سے رجوع کرو۔ یقین مانو کہ میرا پروردگار وآقا، بے حد ترس کھانے، در گزر اور رحم وکرم کرنے والا- اپنی مخلوقات سے محبت کرنے والا ہے۔

91 11 قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ
وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ

(کافر تنگ آکر) بول اُٹھے: "اے شعیب! تم جو باتیں کہتے ہو، ان میں سے اکثر ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ دوسرے، تمھیں، ہم اپنے درمیان بے دست و پا یا کمزور پاتے ہیں۔ تیسرے اگر تمھارا خیل نہ ہوتا تو ہم تمھیں سنگسار کر دیتے (Would have stoned you)۔ یوں بھی ہماری نظر میں تمھاری کوئی حیثیت نہیں۔

92 11 قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ
اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ

حضرت شعیبؑ نے جواب دیا؛ میرے بھائیو! کیا میرا خیل اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر تم پر حاوی ہے؟ اور اُسے تو تم نے پس پشت ڈال رکھا ہے، یعنی بُھلا رکھا ہے۔ یاد رکھو! جو کارستانیوں تم کرتے رہتے ہو، میرے پروردگار وآقا کے حیطہء علم میں ہے۔

93 11 وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ
عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ

(ان کو ناقابلِ اصلاح (Incorrigible) دیکھ کر حضرت شعیبؑ نے اُن سے صاف کہہ دیا) "میرے قومی بھائیو! (تم میری بات نہیں مانتے تو نہ مانو) تم اپنے مشرب (Creed) کے مطابق کام کرتے رہو اور میں اپنے کیش (Faith) کے مطابق کام کرتا

رہوں گا۔ لیکن تم جلد دیکھ لو گے کہ رُسوا کُن عذاب کس پر آتا ہے؛ اور کون جھوٹا ثابت ہوتا ہے؟ للٰذا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

94 11 وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا شُعَيۡبًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دِيَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَۙ

آخر جب ہمارا قانونِ مُجازات حرکت میں آگیا تو ہم نے اپنی رحمت سے، یعنی اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق شعیبؑ اور ان کے رُفقاء کو، جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے، عذاب سے بچالیا؛ لیکن شرک و ستم کرنے والوں کو ایک دہشت ناک گرج (Awful roar) نے آلیا، اور وہ اپنے گھروں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔

95 11 كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡيَنَ كَمَا بَعِدَتۡ ثَمُوۡدُ

(ان کی خانہ برانداز ی کا یہ عالم ہوا کہ) جیسے وہ اپنے گھروں میں بود و باش رکھتے ہی نہ تھے (Had not dwelt there)۔ دیکھو! اہلِ مدین بھی اُسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم ہوگئے، جس طرح قومِ ثمود اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم ہو گئی تھی۔

96 11 وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍۙ

پھر ہم نے موسیٰؑ کو اپنی آیات، یعنی قوانین و احکام اور واضح بُرہانِ قاطع کے ساتھ بھیجا۔

97 11 اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ٮِٕهٖ فَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَمَاۤ اَمۡرُ فِرۡعَوۡنَ بِرَشِيۡدٍ

فرعون اور اس کے اعیانِ سلطنت کے پاس، مگر (وہ حضرت موسیٰؑ کی بات ماننے کے بجائے) فرعون کے احکام (نمبر ۱۶) (Behests) ہی پر چلتے رہے، حالانکہ فرعون کے احکام رشد و ہدایت دینے والے نہ تھے (بلکہ گمراہ کن تھے)۔

حواشی نمبر ۱۶۔ متن میں لفظ اَمر ہے، جو یہاں اسمِ جنس کے طور پر آیا ہے۔

98 11 يَقۡدُمُ قَوۡمَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَاَوۡرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئۡسَ الۡوِرۡدُ الۡمَوۡرُوۡدُ

قیامت کے روز وہ اپنی قوم، یعنی ہم کیش لوگوں کی قیادت کرے گا اور اُنھیں آگ کی گھاٹ اُتارے گا، یعنی آتش جہنم میں پہنچائے گا (نمبر ۱۷)۔ دیکھو! یہ گھاٹ یا جائے نزول ہی بڑی ہی گھناؤنی (Dismal) ہو گی، جہاں وہ پہنچ کر ہی رہیں گے۔ حواشی نمبر ۱۷- ہر فرعونِ وقت اپنے ہم کیش لوگوں کو اسی طرح جہنم واصل کرائے گا۔

99 11 وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ

اس دنیا میں بھی لعنت (Curse) ان کے پیچھے لگی رہی اور قیامت کے روز بھی ان کے پیچھے لگی رہے گی، یعنی اس دُنیا میں بھی اور قیامت کے روز بھی وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم رہیں گے۔ (اللہ کے قانونِ احترامِ آرزو کے مطابق) ان کو جو عطیہ دیا جائے گا، بڑا ہی مہیب (Dreadful) ہو گا۔

100 11 ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ

یہ بعض بستیاں کے وقائع ہیں، جو ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں۔ ان میں کچھ تو ابھی تک بچ رہیں ہیں (Have survived)، اور باقی کی بیخ کنی ہو چکی ہے (Have been annihilated)۔

101 11 وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ

اصل یہ ہے ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا (We wronged them not)، بلکہ انھوں نے خود اپنے اُوپر ظلم کیا تھا۔ پھر جب آپ کے پروردگار کا قانونِ مُجازات نافذ ہوا، تو اُن کے معبودانِ باطلہ اُن کے کچھ کام نہ آئے، جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے (Invoked them)؛ بلکہ انھوں نے ان کی تباہی (Perdition) میں ہی اضافہ کیا۔

102 11 وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ

(یاد رکھو!) آپ کے پروردگار و آقا (کے قانونِ مکافاتِ عمل) کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کے مشرک و ستمگر لوگوں کو پکڑتا ہے۔ یقین مانو! اس کے قانونِ مُجازات کی گرفت بڑی جگر خراش (Harrowing) اور سخت (Stern) ہوتی ہے۔

103 11 اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّمَنۡ خَافَ عَذَابَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمٌ مَّجۡمُوۡعٌ ۙ لَّہُ
النَّاسُ وَ ذٰلِکَ یَوۡمٌ مَّشۡہُوۡدٌ

جو لوگ آخرت، یعنی قیامت و جہنم کے عذاب کا خوف رکھتے ہیں، ان کے لیے ان تاریخی واقعات وایام میں عبرت انگیز براہین ہیں ۔ روزِ آخرت، وہ دن ہے، جس میں کل بنی نوعِ انسان (Mankind)، دوبارہ زندہ کر کے) اکٹھے کیے جائیں گے؛ نیز یہ (اللہ تعالیٰ کی عدالت میں) حاضر ہونے کا دن ہوگا (نمبر ۱۸)۔ حواشی نمبر ۱۸-اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس روز ہر فردِ بشر اپنے کل اعمال کی بولتی چلتی فلم اپنے حلقومی ٹیلی وژن میں خود دیکھے گا۔

104 11 وَ مَا نُؤَخِّرُہٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعۡدُوۡدٍ ؕ

دیکھو! ہم (اپنے قانونِ امہال کے مطابق) وہ دن لانے میں محض لوگوں کو مہلت دینے کے لیے ایک مدتِ معینہ (Appointed term) تک کے لیے تاخیر کر رہے ہیں (Are delaying؛ لیکن اس کا آنا شُدنی ہے۔

105 11 یَوۡمَ یَاۡتِ لَا تَکَلَّمُ نَفۡسٌ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ۚ فَمِنۡہُمۡ شَقِیٌّ وَّ سَعِیۡدٌ

وہ دن ایسا ہوگا کہ کوئی متنفس اُس کے حکم کے بغیر بات نہیں کر سکے گا (یعنی سب دم بخود ہوں گے)۔ ان میں ایک گروہ محروم و بدبخت لوگوں کا، اور دوسرا سعادت مند و خوش بخت لوگوں، کا ہوگا۔

106 11 فَاَمَّا الَّذِیۡنَ شَقُوۡا فَفِی النَّارِ لَہُمۡ فِیۡہَا زَفِیۡرٌ وَّ شَہِیۡقٌ

چنانچہ جو لوگ شقی القلب ہوں گے، اُن کا النار یعنی جہنم میں جانا شدنی ہے؛ وہاں ان کو نالہ وشیّون، یعنی چیخنا، چلانا اور واویلا کرنا (Groaning and wailing) ہوگا۔

107 11 خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ
فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ

جب تک آسمان اور زمین قائم رہیں گے (Will endure، یعنی ابدالآباد تک) وہ جہنم ہی میں رہیں گے، بجز اس کے کہ جو تیرا پروردگار و آقا (اپنے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق) چاہے۔ بلاشبہ، تیرا پروردگار و آقا جو چاہتا ہے، اُسے کر گزرنے والا ہے (نمبر ۱۹)۔

حواشی نمبر ۱۹ - فَعَّالٌ کا لفظ اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فعال (Active) ہے، مجہول (Passive) نہیں۔ اس سے اس نظریئے کی تائید ہو جاتی ہے کہ کاروبارِ حیات و کائنات قوانین الٰہیہ کے مطابق چل رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں دخل نہیں دیتا۔ یہ یاد رہے کہ قرآن مجید کی رو سے اللہ تعالیٰ مدبر الامور ہے۔

108 11 وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ

بخلاف اس کے، جو سعادت مند لوگ (The blessed people) ہوں گے، وہ جنت میں رہیں گے، جب تک آسمان و زمین قائم ہیں، بجز اس کے جو تیرا پروردگار (اپنے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق) چاہے؛ لیکن اس موہبت (Gift) کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو گا۔

109 11 فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ
قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ

پس میرے نبی! (ان لوگوں کے انجام کے بارے میں) جو اللہ تعالیٰ کے سوا) دوسری ہستیوں کی پرستش و بندگی کرتے ہیں آپ خلجان و شک میں نہ پڑیں۔ یہ اُسی طرح پرستش و بندگی کرتے ہیں جس طرح پرستش و بندگی پہلے ان کے باپ دادا، یعنی اکابر و سادات کرتے تھے۔ (اُن کی طرح) ان کو بھی ہم (اپنے قانونِ مُجازات کے مطابق) ان کے اعمال کا بدلہ بلاکم و کاست (Without the least abatement) پورا پورا دیں گے۔

110 11 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ

یقیناً ہم نے (حضرت) موسیٰؑ کو (اپنی) کتاب دی تھی؛ لیکن اس کے مافیہ یا مندرجات (Contents) میں اختلاف کیا گیا۔ اگر آپ کے پروردگار وآقا نے (اپنے قانونِ تدبیری کے مطابق) ایک بات طے نہ کر دی ہوتی تو اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کب کا ہو چکتا۔ وہ اس بارے میں اضطراب انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں (Are in disquieting doubt)۔

111 11 وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

اور اصل یہ ہے کہ آپ کا پروردگار وآقا (اپنے قانونِ مُکافاتِ عمل کے مطابق) ان سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ بلا شبہ جو وہ کرتے ہیں، ان کی وہ کل معلومات رکھنے والا ہے۔

112 11 فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

لہٰذا جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے، آپ اپنے موقف پر قائم رہیں، اور وہ بھی جو آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیات کلی میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن اُمور کی سرانجامی میں (اعتدال رکھنا)، حد سے نہ بڑھنا۔ یاد رکھو! (مومنو!) جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اُسے بکمال واتمام دیکھنے والا (Seer) ہے۔

113 11 وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ

دیکھو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مشرکوں اور ستمگروں (سے مفاہمت و رواداری کی خاطر ان) کی طرف جُھک جاؤ اور ان پر اعتماد کر بیٹھو۔ ایسا ہوا تو اللہ تعالیٰ کے سوا تمھارا کوئی دوست وحامی نہ ہوگا، اور نہ کہیں سے تمھیں مدد ہی ملے گی۔

114 11 وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ

دیکھو! دن کے دونوں کناروں، یعنی صبح اور شام کے وقت، نیز رات کے ابتدائی حصے میں، یعنی عشاء کے وقت صلوٰۃ قائم کرتے رہو! اصل یہ ہے کہ حسنات، یعنی اعمالِ حسنہ کے حسین اثرات اعمالِ سُوء کے قبیح اثرات (سیّآت) کو مٹا دیتے ہیں۔ یہ یاد دہانی ہے (خصوصاً) ان کے لیے جو ذکر و فکر کرنے والے ہیں۔

115 11 وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ

لیکن (اقامتِ صلوٰۃ پر) اِستقامت کرنا لازم ہے۔ یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مکافاتِ عمل کی رُو سے) احسان و حسنہ کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتا (انھیں اجرِ حسنہ ہر حال میں ملتا ہے اور ملے گا۔

116 11 فَلَوۡلَا كَانَ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اُولُوۡا بَقِيَّةٍ يَّنۡهَوۡنَ عَنِ الۡفَسَادِ فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّنۡ اَنۡجَيۡنَا مِنۡهُمۡ‌ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مَاۤ اُتۡرِفُوۡا فِيۡهِ وَكَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ

دیکھو! جو اُمتیں یا قومیں (Generations) تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ان میں ایسے اہلِ عقلِ سلیم کیوں نہ (میدانِ عمل میں) نکلے جو لوگوں کو مُلک میں فساد کرتے، یعنی حیاتِ اجتماعیہ کا توازن بگاڑنے سے روکتے، بجز معدودے چند کے، جن کو اُن میں سے ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق عذاب سے) بچالیا۔ لیکن جو شرک و ستم کرنے والے تھے وہ عیش و عشرت کے پیچھے لگے رہے (They pursued their worldly pleasures)، جن کے سامان ہم نے اُنھیں بکثرت دیے تھے؛ اور وہ (عادی) مجرم (Culprits) تھے (چنانچہ وہ ہلاک و برباد ہوگئے)۔

117 11 وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهۡلِكَ الۡقُرٰى بِظُلۡمٍ وَّاَهۡلُهَا مُصۡلِحُوۡنَ

واقعہ یہ ہے کہ آپ کے پروردگار و آقا نے کبھی ایسا نہیں کیا اور نہ وہ ایسا کرتا ہی ہے کہ آبادیوں کو ناانصافی سے، یا ناحق ہلاک و برباد کردے، جبکہ ان کے باشندے (اپنے اور افرادِ معاشرہ کے عقائد و مسالک اور اخلاق و کردار کی) اصلاح کرنے والے ہوں۔

118 11 وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَجَـعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً‌ وَّلَا يَزَالُوۡنَ مُخۡتَلِفِيۡنَۙ

دیکھو! اگر آپ کا پروردگار و آقا (کا قانونِ مشیت و حکمت یہ ہوتا ہے کہ انسان کو دیگر مخلوقات کی طرح آزادیِ فکر و عمل نہ دی جائے تو) وہ کل بنی نوعِ انسان (Mankind) کو ایک (ہم مشرب و ہم کیش) اُمت بنادیتا؛ لیکن (اُس نے اپنے قانونِ تدبیری کے مطابق انسان کو آزادیِ فکر و عمل ودیعت کردی)، لہٰذا وہ آپس میں اختلاف کیے بغیر نہ رہ سکتے ہی اور نہ رہیں گے۔

119 11 اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّكَ‌ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمۡ‌ ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ

لیکن وہ لوگ (اللہ تعالیٰ کے دین یا نظامِ حیات کلی کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے) جن کو آپ کے پروردگار وآقا (اپنے قانونِ انعام وفضل کے مطابق) اپنی رحمت سے نوازے۔ اور اسی لیے (کہ وہ دین میں اختلاف نہ کریں اور ایک اُمت بن کر رہیں) اُنھیں ارتقائی انداز میں پیدا کیا گیا ہے (یعنی یہ ان کی تخلیق کی غایتِ حقیقی ہے)۔

دیکھو! آپ کے پروردگار وآقا کا یہ فرمان اٹل ہے کہ میں جہنم کو (اپنے قانونِ مُجازات کے مطابق مشرک وکافر اور ظالم ومجرم) جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔

120 11 وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ
هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ

سُنو! (پیارے نبیؐ!) ہم آپ سے (اپنے) رسولوںؑ کی داستانیں اس لیے بیان کر رہے ہیں کہ آپ کے دل کو تقویت دیں؛ اور ان میں آپ کے لیے حق آیا ہے (بالفاظِ دیگر، آپ پر دین وزندگی کے حقائق منکشف کیے گئے ہیں)۔ اور مؤمنوں کے لیے ان میں پند ونصیحت (Exhortation) اور یاددہانی (Reminder) ہے۔

121 11 وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ

اب آپ صاف صاف اُن لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے، کہہ دیں کہ تم اپنے مشرب کے مطابق عمل کرتے رہو، اور ہم اپنے کیش کے مطابق عمل کرتے رہیں گے۔

122 11 وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ

لہٰذا تم بھی (اپنے اعمال کے نتیجے کا) انتظار کرو، اور ہم بھی منتظر رہیں گے۔

123 11 وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ
عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

اور (یاد رکھو کہ) آسمانوں اور زمین کے اسرار وغیبات، یعنی وہ سارے بھید اور اُمور جو نہ صرف انسان بلکہ ہر متنفس سے پوشیدہ ہیں، اُن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے (کسی اور کو نہیں ہے)؛ نیز کُل اُمورِ (حیات وکائنات فیصلے کے لیے) اُسی کی طرف لَوٹائے جاتے

ہیں۔ لہٰذا صرف اس کے قوانین واحکام کے مطابق زندگی کرو، اور اسی پر اعتماد وانحصار کرو؛ اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ تعالیٰ اُس سے بے خبر نہیں ہے۔

1 12 الٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ

الف۔ لام۔ را۔ یہ واضح و فصیح کتاب کی آیتیں ہیں۔

2 12 اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ

ہم نے یہ قرآن (نمبر۱) عربی زبان میں (بذریعہ وحی و تنزیل) نازل کیا ہے تاکہ تم (نمبر۲) اس میں فکر و تدبر کرو اور سمجھو بوجھو (نمبر۳)۔

حواشی نمبر۱۔ کتاب لکھی ہوئی چیز یا نوشتہ کو کہتے ہیں جبکہ قرآن کے معنی ہیں بار بار پڑھنے یا مطالعہ کی چیز یا کتاب۔

نمبر۲۔ تم سے مراد ہر زمان و مکان کے کل بنی نوع انسان (Mankind) ہیں۔ دُوسرے لفظوں میں، قرآن مجید عالمگیر، ہمہ گیر اور سرمدی کلامِ الٰہی ہے۔

نمبر۳۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے نزول کی غایتِ حقیقی یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے اور اس کے لیے اس میں تدبر کرنا ناگزیر (Indispensable) ہے۔

یہ مختصر آیۂ بصیرت افروزہ گنجینۂ معانی ہے، اس لیے یہ اعجازات قرآن میں سے ہے۔

3 12 نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ٭ۖ وَ اِنۡ
کُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِہٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِیۡنَ

(ہمارے نبیؐ!) ہم نے آپ پر یہ قرآنِ (حکیم) وحی کیا ہے۔ (We have revealed) جس کے ذریعے ہم آپ کو (بلیغ و حکیمانہ انداز میں گذشتہ اقوام کی) حسین ترین حکایات (نمبر۴) (The most beautiful narrations) سُنا رہے ہیں۔ اس سے پہلے آپ بھی ان لوگوں میں سے تھے جو ان سے ناآشنا (Unaware) تھے۔

حواشی نمبر۴۔ حسین ترین حکایات، یعنی پاکیزہ و حکمت آموز اور موثر و دل انگیز سرگزشتیں۔

4 12 اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ

ایسا ہوا کہ (حضرت) یوسفؑ نے اپنے باپ (حضرت یعقوب علیہ السلام) سے کہا: "ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ تاروں، سورج اور چاند کو دیکھا؛ دیکھتا کیا ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں (نمبر ۵) (Prostrating themselves unto me)۔ حواشی نمبر ۵ - یعنی میری فرماں بر داری کر رہے ہیں۔

5 12 قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

اُنھوں نے (خوب سن کر حضرت یوسفؑ کو) نصیحت فرمائی: "اے میرے بیٹے! اپنا یہ خواب (Vision) اپنے بھائیوں کو (جو سوتیلے اور یوسف سے خار کھاتے ہیں) نہ سنانا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ (شیطان کے اُکسانے پر) تیرے خلاف کوئی خطرناک چال چلنے کی تدبیر کریں۔ یاد رکھو! شیطان تو انسان کا کھلا دشمن (An open Foe) ہے۔

6 12 وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ

سُنو! تم نے جو مشاہدہ کیا ہے اُسی طرح ہو گا۔ تمھارا پروردگار تمھیں عظیم مقصد کے لیے مُنتخب کرے گا اور اہم اُمور و معاملات اور سچے خوابوں کی حقیقت تک پہنچنے کی فراست و حکمت عطا کرے گا؛ نیز تم پر اور آلِ یعقوبؑ پر اپنی نعمت پوری کرے گا، جیسے اس سے قبل اُس نے تمھارے اجداد ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت پوری کی تھی۔ یقینا تمھارا پروردگار وآقا عالم بالذات - از بس دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔

7 12 لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ

اس میں کوئی شک نہیں کہ یوسفؑ اور اس کے بھائیوں (کے کردار واخلاق اور وقائع وواقعات) میں اہلِ طلب و تحقیق کے لیے بصیرت افروز آثارِ حقائق ہیں۔

8 12 اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ

قصہ اس طرح شروع ہوتا ہے کہ اُنھوں (یعنی یوسف کے بھائیوں) نے آپس میں کہا: ہمارے باپ کو یوسف اور اس کا بھائی (بنیامین) ہم سے زیادہ پیارے ہیں، حالانکہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں، لہٰذا اس اعتبار سے ہمارا باپ صاف غلطی پر ہے ۔

9 12 اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَـكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ

(کسی بھائی نے مشورہ دیا کہ) یوسف کو ہلاک کر ڈالو یا کسی دُور دراز جگہ پھینک آئو۔ بعد ازاں، تمھارے باپ کی توجہ تمھاری طرف ہو جائے گی۔ پھر بعد میں (توبہ کر کے) اپنے حالات سنوارنے والے بن جانا۔

10 12 قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ

ان میں سے ایک بھائی (رُوبن) نے مشورہ دیا کہ یوسف کو قتل نہ کرو، بلکہ اگر تم نے اس کے خلاف کچھ کرنا ہی ہے تو اُسے کسی (اندھے) کنویں میں پھینک دو؛ کوئی راہ گیر قافلہ (Caravan) آئے گا تو اُسے نکال لے جائے گا۔

11 12 قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ

(اس منصوبے پر عمل کرنے کی خاطر برادرانِ یوسف حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور) کہنے لگے: ''ہمارے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد (Trust) نہیں کرتے، حالانکہ ہم اُس کے دلی خیر خواہ (Sincere well-wishers) ہیں۔

12 12 اَرۡسِلۡهُ مَعَنَا غَدًا يَّرۡتَعۡ وَيَلۡعَبۡ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ

کل (ہم باہر سیر و تفریح کو جارہے ہیں) آپ اُسے ہمارے ہمراہ کردیں تاکہ وہ خوب کھائے پیے، کھیلے کودے اور سیر و تفریح کرے (He should play and enjoy himself)، ہم اس کے نگہبان ہیں (اس کی حفاظت کریں گے (We will take care of him)۔

13 12 قَالَ اِنِّىۡ لَيَحۡزُنُنِىۡۤ اَنۡ تَذۡهَبُوۡا بِهٖ وَاَخَافُ اَنۡ يَّاۡكُلَهُ الذِّئۡبُ وَاَنۡتُمۡ عَنۡهُ
غٰفِلُوۡنَ

حضرت یعقوبؑ نے جواب دیا: یہ بات مجھ پر گراں گزرتی ہے کہ تم اسے اپنے ہمراہ لے جاؤ؛ نیز مجھے یہ بھی خطرہ ہے کہ تم اس سے بے پروا (Heedless) ہوئے تو بھیڑیا (Wolf) اُسے کھا ڈالے گا۔

14 12 قَالُوۡا لَـئِنۡ اَكَلَهُ الذِّئۡبُ وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ

اُنھوں نے جواب دیا: (ابا جان! دیکھیے تو) ہم ایک طاقتور جماعت ہیں؛ ہمارے ہوتے ہوئے اگر اُسے بھیڑیا کھا جائے، تب تو ہم بالکل گئے گزرے ہوئے (ایسا کبھی نہیں سکتا)۔

15 12 فَلَمَّا ذَهَبُوۡا بِهٖ وَاَجۡمَعُوۡۤا اَنۡ يَّجۡعَلُوۡهُ فِىۡ غَيٰبَتِ الۡجُبِّ‌ۚ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ
لَـتُنَـبِّئَـنَّهُمۡ بِاَمۡرِهِمۡ هٰذَا وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ

(آخر کار اُنھوں نے اپنے باپ کو راضی کر ہی لیا) چنانچہ وہ یوسف کو اپنے ساتھ لے گئے تو انھوں نے متفقہ طور ر اُسے کسی اندھے کنویں میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا (ادھر انھوں نے اُسے کنویں ڈالا، اُدھر اس کی جمعیتِ خاطر کے لیے) ہم نے اُسے وحی کی (کہ گھبراؤ نہیں، تمھیں کچھ ضرر پہنچنے گا نہیں)؛ ایک دن ضرور آئے گا جب تم ان کو یہ مذموم حرکت یاد دلاؤ گے اور انھیں اس کا وہم و گمان تک نہ ہو گا۔

16 12 وَجَآءُوۡۤ اَبَاهُمۡ عِشَآءً يَّبۡكُوۡنَؕ

(یوسف کو کنویں میں ڈال کر) وہ رات کو روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے۔

17 12 قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ

الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ

کہنے لگے: ابا جان! ہم دوڑ کے مقابلے میں دور نکل گئے۔ یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے ساتھ بٹھایا ہوا تھا۔ اتنے میں بھیڑیا آیا اور اُسے ہڑپ کر گیا (Devoured him) لیکن آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے، خواہ ہم کتنے ہی سچے کیوں نہ ہوں۔

18 12 وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ

فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ

وہ یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا لہو لگا لائے تھے (They had brought Yusuf's shirt stained with false blood) (اُن کی جھوٹی کہانی سن کر اور کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون دیکھ کر فراستِ نبیؑ کو یقین ہو گیا کہ وہ جھوٹے ہیں) چنانچہ یعقوب نے کہا: (ایسا نہیں ہے) بلکہ اصل یہ ہے کہ تمھارے نفسِ (امارہ) نے تمھاری کارستانی کو تمھیں خوشنما بنا کر دکھایا ہے۔ اب مجھے احسن طریقے سے سب کچھ برداشت کرنا ہوگا؛ اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو، اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنا ہے۔

19 12 وَجَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ یٰبُشْرٰى هٰذَا

غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ

وہاں (جنگل میں) کارواں (Caravan) آیا (اور وہاں اُس نے پڑاؤ کیا۔ پھر) انھوں نے اپنے سقّے (Water carrier) کو پانی کی تلاش میں بھیجا۔ اُس نے اس کنویں میں اپنا ڈول (Bucket) ڈالا (یوسفؑ نے رسی کو تھام لیا۔ سقے نے ڈول کھینچ کر باہر نکالا تو یوسفؑ کو دیکھ کر دنگ رہ گیا اور) خوشی سے پکار اُٹھا: بشارت ہو! ایک (خوبصورت) لڑکا ملا ہے۔ چنانچہ قافلے والوں نے اُسے متاع یا سرمایہ سمجھ کر دوسروں سے چھپا لیا؛ لیکن جو وہ کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کو سب معلوم تھا۔

20 12 وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِیْهِ مِنَ الزّٰهِدِیْنَ

پھر (وہ اُسے بازارِ مصر میں لے گئے اور) یوسف کو حقیر قیمت (Trifling price) پر، چند درہم لے کر بیچ ڈالا۔ وہ (بعض وجوہ کی بناء پر) زیادہ دام لینے کے طلب گار بھی نہ تھے۔

21 12 وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ؗ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

جس شخص نے اُسے بازارِ مصر سے خریدا تھا (گھر آیا تو) اُس نے اپنی بیوی سے کہا: (اس کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک نہ کرنا، بلکہ) اسے عزت و تکریم سے رکھنا (کیونکہ یہ خاندانی لگتا ہے)۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے، یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔ اس طرح ہم نے (اپنے قانونِ تدبیری کے مطابق) سرزمینِ (مصر) میں اُس کے قدم جمادیے تاکہ ہم (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) اُسے امور و واقعات سے حقائق کا استنباط (Deduce) کرنا سکھائیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ اپنے اُمور سرانجام دینے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا ہے، لیکن افرادِ نسلِ انسانی میں سے اکثر (یہ حقیقت) نہیں جانتے۔

22 12 وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

پھر جب وہ عُنفوانِ شباب (Prime youth) کو پہنچا تو ہم نے اُسے صلاحیتِ کار اور علم عطا کیا۔ اسی طرح ہم (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) حُسنِ عمل کرنے والوں کو انعام دیا کرتے ہیں۔

23 12 وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

ایسا ہو کہ یوسفؑ نے جس صنفِ جمیلہ کے گھر رہتا تھا (وہ انھیں دل دے بیٹھی اور ایک دن جذبات سے مغلوب ہو کر) اُس نے ان کو اپنی طرف ملتفت کرنے کی کوشش کی؛ اور تمام دروازے بند کر دیے تو (یوسف سے) کہا: ''اب آ بھی جائو!'' یوسف نے جواب دیا: ''اللہ کی پناہ جو میرا پروردگار و آقا ہے، اور اُس نے مجھے اعلیٰ مقام دیا ہے۔ اپنے اور دوسروں پر زیادتی کرنے والے بے نیلِ مرام رہتے ہیں''۔

24 12 وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ‌ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّاٰ بُرۡهَانَ رَبِّهٖ‌ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ

السُّوۡٓءَ وَالۡفَحۡشَآءَ‌ ؕ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ

وہ عورت یقینا جنسی اختلاط (Sexual intercourse) کا اِرادہ کر چکی تھی؛ لیکن یوسفؑ نے اپنے پروردگار وآقا کی بُرہان (نمبر ٦) (یعنی گناہ کی اصل بھیانک اور نظارہ سوز شکل) دیکھ لی تھی، اس لیے اس سے باز رہا۔ ہم نے ایسا اس لیے کیا تاکہ یوسفؑ کو بدی اور جنسی بے حیائی سے باز رکھیں۔

حواشی نمبر ٦ - بُرہان کے یہ معنی اس تلمیذ القرآن نے اپنے مشاہدہ کی بناء پر لکھے ہیں، جو ربِّ رحمٰن نے اپنے فضل سے میری دعا کے نتیجے میں کرایا تھا۔

25 12 وَاسۡتَبَقَا الۡبَابَ وَقَدَّتۡ قَمِيۡصَهٗ مِنۡ دُبُرٍ وَّاَلۡفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الۡبَابِ‌ ؕ

قَالَتۡ مَا جَزَآءُ مَنۡ اَرَادَ بِاَهۡلِكَ سُوۡٓءًا اِلَّاۤ اَنۡ يُّسۡجَنَ اَوۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ

پھر دونوں دروازے کی طرف بھاگے۔ آگے یوسف تھا (کہ وہ باہر نکل جائے) اور پیچھے زوجۂ عزیز تھی (کہ اُسے باہر جانے نہ دے۔ تقویٰ وفجور کی کشاکش کا یہ عجیب عالم تھا)۔ عورت نے (بھاگتے یوسف کو روکنے کی خاطر) پیچھے سے ان کا کُرتہ زور سے کھینچا اور پھاڑ ڈالا۔ (یوسفؑ نے دروازہ کھلا تو) دونوں نے عورت کا شوہر موجود پایا۔ (عورت کو محبت نہیں، ہوس تھی۔ اس نے فوراً چلتر کیا) اور بولی! جو آدمی کی بیوی سے بُری بات کا ارادہ کرے، اس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُسے زنداں (Prison) میں ڈالا جائے یا کوئی اور اذیت ناک سزا (Grievous chastisement) دی جائے؟

26 12 قَالَ هِىَ رَاوَدَتۡنِىۡ عَنۡ نَّفۡسِىۡ‌ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡ اَهۡلِهَا‌ ۚ اِنۡ كَانَ قَمِيۡصُهٗ

قُدَّ مِنۡ قُبُلٍ فَصَدَقَتۡ وَهُوَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ

یوسفؑ نے کہا: "واقعہ یہ ہے کہ اس نے مجھے ورغلانے کی کوشش کی تھی (She sought to seduce me)"۔ اس کے افرادِ خانہ سے ایک شاہد نے (قرائن وآثار کی بناء پر) شہادت (Circumstantial evidence) دی کہ اگر اس کا قمیص آگے سے پھٹا ہوا ہے، تو عورت سچی اور وہ جھوٹوں میں سے ہے۔

27 12 وَاِنۡ كَانَ قَمِيۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ فَكَذَبَتۡ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ

اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹا ہوا ہے (Is torn) تو عورت جھوٹ بولتی ہے اور وہ سچوں میں سے ہے۔

28 12 فَلَمَّا رَاٰ قَمِيۡصَهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنۡ كَيۡدِكُنَّ‌ؕ اِنَّ كَيۡدَكُنَّ عَظِيۡمٌ

چنانچہ جب عزیزِ مصر نے اس کا قمیص پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو (بیساختہ) اس کی زبان سے نکلا: "یہ عورتوں کا چلتر (Guile) ہے؛ تم عورتوں کی چلتر بازی انتہائی خطرناک ہوتی ہے"۔

29 12 يُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا‌ ٚ وَاسۡتَغۡفِرِىۡ لِذَنۡۢبِكِ‌ ۖۚ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ
الۡخٰطِـئِيۡنَ

یوسفؑ! اس واقعہ سے چشم پوشی کر لو؛ اور (اے عورت!) اپنے قصور کی معافی مانگ؛ یقیناً تُو ہی خطاکار ہے۔

30 12 وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِى الۡمَدِيۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰٮهَا عَنۡ نَّـفۡسِهٖ‌ۚ قَدۡ
شَغَفَهَا حُبًّا‌ ؕ اِنَّا لَـنَرٰٮهَا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ

چنانچہ (اس واقعہ کا چرچا ہونا تھا اور ہوا) تو شہر کی عورتیں چہ میگوئیاں کرنے لگیں کہ عزیز کی بیوی ہو کر اپنے نوجوان غلام کو اس کی مرضی کے خلاف ورغلا رہی ہے (She has been seducing him)؛ وہ اس کو دل دے بیٹھی ہے (یا اس پر فریفتہ ہو گئی ہے) ہمارے نزدیک وہ صریحاً بے راہ ہو گئی (She has aberrated)۔

31 12 فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَكۡرِهِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَيۡهِنَّ وَاَعۡتَدَتۡ لَهُنَّ مُتَّكَـاً وَّاٰتَتۡ كُلَّ
وَاحِدَةٍ مِّنۡهُنَّ سِكِّيۡنًا وَّقَالَتِ اخۡرُجۡ عَلَيۡهِنَّ‌ ۚ فَلَمَّا رَاَيۡنَهٗۤ اَكۡبَرۡنَهٗ وَقَطَّعۡنَ اَيۡدِيَهُنَّ وَقُلۡنَ حَاشَ
لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيۡمٌ

جب عزیز کی بیوی نے ان عورتوں کی ورغلانے کی تدبیروں سے متعلق سنا تو اُس نے اُن کو اپنے ہاں ضیافت (Banquet) پر بُلایا، اوران کے لے مسندیں بچھائی گئیں۔ان میں سے ہر عورت کے ہاتھ میں (دستور کے مطابق) چھری تھمادی۔اس موقع پر اُس نے یوسفؑ کو بلایا کہ ان کے سامنے آجاؤ (مقصود یہ تھا کہ وہ اس کے حسنِ نظارہ سوز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں) جب عورتوں نے اُسے دیکھا تو اس کے جمال وجلال کی بہت تعریف و ستائش کی (They exalted him)، اور چھری سے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے (نمبر ۷)، اور پکار اُٹھیں: ''سبحان اللہ! یہ بشر (Human being) نہیں، یہ تو جمیل و معزز فرشتہ ہے'' (نمبر ۸)۔

حواشی نمبر ۸ - مَتن میں قطع سے مراد ہاتھ یا انگلیوں پر ''کٹ'' لگانا ہے۔

نمبر ۸ - ضیافت میں عورت نے جو کچھ کیا محض ڈرامہ تھا، جو سوچی سمجھی تدبیر کے مطابق کھیلا گیا۔اس سے مقصود یوسف کے ''احساسِ کہتری'' (Inferiority complex) کو دُور کرنا اور اُن میں شعورِ جلالت و مردانگی پیدا کرنا تھا تاکہ اُن میں زوجہٗ عزیز کی بات ماننے کا داعیہ پیدا ہو جائے (دیکھیے آیات ۳۳ اور ۵۱)۔

32 12 قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىۡ لُمۡتُنَّنِىۡ فِيۡهِ‌ؕ وَلَقَدۡ رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ نَّـفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ‌ؕ وَلَـئِنۡ لَّمۡ يَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَـيُسۡجَنَنَّ وَلَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ

عزیز کی بیوی نے کہا ''دیکھا! یہ وہی (غلام) ہے، جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں (You reproached me) ۔اور بیشک میں نے اس کا دل موہ لینے کی کوشش کی، مگر وہ اپنے ارادے پر قائم رہا'' (لیکن اب یوسف کان کھول کر سُن لے کہ) اگر اُس نے میرا کہا نہ مانا تو اُسے زنداں یا جیل میں جانا اور ذلیل و خوار ہونا پڑے گا۔

33 12 قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ‌ۚ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّىۡ كَيۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَيۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ

(عورتوں کی دعوتِ ہم آغوشی کے ساتھ زوجہٗ عزیز کی دھمکی کے پیشِ نظر حضرت یوسف علیہ السلام نے) دُعا کی: ''بارِالٰہا! یہ عورتیں جس فعل (شنیع) کی مجھے دعوت دے رہی ہیں، اس کی بہ نسبت مجھے جیل جانا زیادہ پسند ہے۔اگر تُو (اپنی رحمت سے) اُن کے چرِتّر (Guile) کو مجھ سے دُور نہیں کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور اس طرح جاہلوں میں شامل ہو جاؤں گا۔

34 12 فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ كَيۡدَهُنَّ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

چنانچہ ان کے پروردگار وآقا نے اُن کی دعا قبول فرمائی؛ نتیجتاً، ان عورتوں کے چلتر ان سے دفع کر دیے (Warded off their wiles)۔ بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا-سب کچھ جاننے والا ہے۔

35 12 ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِیْنٍ

پھر اس واقعیت کے بعد کہ (عزیزِ مصر اور اس کے خاندان کے افراد زوجۂ عزیز اور اس کی ہمراز سہیلیوں کی جنسی عشوہ طرازیوں اور حضرت یوسفؑ کے حسن سیرت و کردار کے) آثار و شواہد دیکھ چکے تھے (لیکن بامرِ مجبوری) انہوں نے یوسفؑ کو ایک مدت کے لیے قید کر دینے ہی میں مصلحت دیکھی۔

36 12 وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ
الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
الْمُحْسِنِیْنَ

پھر ایسا ہوا کہ یوسفؑ کے ساتھ دو اور نوجوان قید خانے میں داخل ہوئے۔اُن میں سے ایک نے کہا: ’’میں نے (خواب میں) دیکھا کہ شراب کشید کر رہا ہوں (Pressing wine)‘‘۔ہمیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دیں کہ ہم آپ کو صاحبِ حُسنِ کردار دیکھتے ہیں۔

37 12 قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰ
لِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ

اُس نے وعدہ کیا تھا کہ جو کھانا تمھیں دیا جاتا ہے، اس کے تمھارے پاس آنے سے پہلے ہی میں ان خوابوں کی تعبیر تمھیں بتا دوں گا۔ یہ علم ان علوم میں سے ہے جو میرے پروردگار وآقا نے مجھے عطا کیے ہیں، اس لیے کہ میں نے اس قوم کے مذہب کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت (روزِ قیامت، نشاۃ ثانیہ، روزِ حساب و جزا) کے بھی منکر ہیں۔

38 12 وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ
بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ

اصل یہ ہے کہ میں اپنے باپ دادوں، یعنی ابراھیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوب کے دین کی پیروی کرتا ہوں۔ (یادرکھو!) ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات اور کاروبارِ فرماں روائی میں) کسی اور شَے (یعنی محسوس یا غیر محسوس ہستی) کو شریک و معاون قرار دیں۔ یہ (دینِ توحید) ہم پر اور بنی نوعِ انسان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے، لیکن اکثر لوگ اس فضل واحسان کا شکر ادا نہیں کرتے (یعنی مسلکِ توحید کو چھوڑ کر شرک کرتے ہیں)۔

39 12 يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

اے میرے قید خانے کے رفیقو! (ذرا سوچو تو سہی کہ آدمی کے لیے) مختلف و متعدد (Diverse) پروردگار و آقا بہتر ہیں یا اللہ تعالیٰ یکتا-زبردست (The One-Almighty)۔

40 12 مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن ہستیوں کی تم پرستش و بندگی کرتے ہو، وہ محض اسمائَ (بے مسمّٰی) ہیں (یعنی ان کی کوئی حقیقت نہیں)، جن سے تم نے اور تمھارے اکابر و سادات نے ان کو موسوم کر رکھا ہے؛ نیز اللہ تعالیٰ نے (ان کی صداقت کی) کوئی سند نازل نہیں کی۔ (یادرکھو!) حکم دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہیں۔ اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کے احکام و قوانین پر عمل کرو (یا ان کے مطابق زندگی کرو)؛ یہی قائم و دائم رہنے والا سچا دین یا نظامِ حیات کلی ہے۔ لیکن اکثر لوگ یہ حقیقت نہیں جانتے۔

41 12 يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ

اے میرے قیدی رفیقو! "تم میں سے ایک (رہا ہو کر) اپنے آقا، یعنی شاہِ مصر کی ساقی گری کرے گا، یعنی اُسے شراب پلانے کی خدمت پر وہ پہلے کی طرح مامور ہوگا"، رہا دوسرا تو اُسے پھانسی دی جائے گی (یا تختۂ دار پر لٹکا یا جائے گا، Will be

(crucified)، اور پرندا اس کے سر سے (گوشت نوچ نوچ کر) کھائیں گے۔ اس بات کی تعبیر کر دی گئی ہے، جس کے بارے میں تم مجھ سے دریافت کرتے تھے۔

42 12 وَقَالَ لِلَّذِىۡ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنۡهُمَا اذۡكُرۡنِىۡ عِنۡدَ رَبِّكَ فَاَنۡسٰهُ الشَّيۡطٰنُ
ذِكۡرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِى السِّجۡنِ بِضۡعَ سِنِيۡنَ

پھر ان میں سے جس قیدی سے متعلق یوسفؑ کو اندازہ تھا کہ وہ قید سے رہائی پائے گا، اُس سے کہا: ''تم اپنے (شاہِ مصر) سے میرے معاملے کا ذکر کرنا (جو میں نے تمھیں بتایا ہے'')۔ لیکن شیطان نے اُسے اپنے آقا سے اُس کا ذکر کرنا بھلا دیا۔ چنانچہ یوسفؑ کئی برس مزید جیل ہی میں پڑے رہے۔

43 12 وَقَالَ الۡمَلِكُ اِنِّىۡۤ اَرٰى سَبۡعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعَ
سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ‌ؕ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِىۡ فِىۡ رُءۡيَاىَ اِنۡ كُنۡتُمۡ لِلرُّءۡيَا تَعۡبُرُوۡنَ

(کچھ عرصے بعد ایسا ہوا کہ) بادشاہِ (مصر) نے کہا: ''میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں ہیں، جنھیں سات دُبلی پتلی (Lean) گائیں نگل رہی ہیں (Are devouring)؛ نیز سات ہرے بھرے خوشے (Green ears of corn) ہیں اور سات سُوکھے ہوئے (Withered) خوشے ہیں۔ اے سردارو! اگر تم خوابوں کی تعبیر بتا سکتے ہو تو مجھے میرے خواب (Vision) کی تعبیر بتاؤ۔

44 12 قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ‌ۚ وَمَا نَحۡنُ بِتَاۡوِيۡلِ الۡاَحۡلَامِ بِعٰلِمِيۡنَ

[سرداروں کو بادشاہ کے رُویائے صادقہ (True vision) کی تعبیر نہیں آئی تو] اُنھوں نے کہہ دیا کہ یہ تو پریشان خواب (Confused dreams) ہیں، اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر جاننے یا کرنے والے نہیں۔

45 12 وَقَالَ الَّذِىۡ نَجَا مِنۡهُمَا وَادَّكَرَ بَعۡدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ بِتَاۡوِيۡلِهٖ فَاَرۡسِلُوۡنِ

چنانچہ ان دو قیدیوں میں سے جو رِہا ہوا تھا (Was released) اُسے مدتِ مدید کے بعد (یوسفؑ کی بات یاد آئی تو) بول اُٹھا: ''آپ مجھے (قیدی یوسفؑ کے پاس) بھجوادیں تو میں اس خواب کی تعبیر آپ کو بتلادوں گا''۔

46 12 يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ

(بادشاہ کے ساقی کو جیل میں یوسفؑ سے ملنے کی اجازت مل گئی تو وہ وہاں آیا اور یوسفؑ کو مخاطب کر کے کہنے لگا) ''اے سچے یوسف! (تم خوابوں کی سچی تعبیر بتانے والے ہو، مجھے اس خواب کی) تعبیر بتلادو کہ سات موٹی گائیں ہیں، جن کو سات مریل گائیں نگل رہی ہیں؛ نیز سات سر سبز خوشے ہیں اور سات مرجھائے ہوئے، تاکہ ان لوگوں کے پاس جا کر انھیں یہ بتاؤں، عین ممکن ہے کہ وہ تمھاری قدر و منزلت پہچان لیں''۔

47 12 قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ

(حضرت یوسفؑ نے خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے) کہا: ''سات سال تک خوب محنت سے کاشتکاری کرو (Sow diligently)۔ پھر جب فصلیں کاٹو (When you reap the harvests) تو اُن میں سے کچھ کھالو، باقی خوشوں میں رہنے دو (اور محفوظ کرلو)۔

48 12 ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا
تُحْصِنُوْنَ

بعدازاں، سات سال (خشک سالی اور قحط کی وجہ سے) سخت مصیبت (Severe distress) کے آئیں گے۔ تم نے اس مدت کے لیے جو غلہ ذخیرہ کر کے رکھا ہوگا، وہ سب کھالیا جائے گا؛ مگر تھوڑا سا بچے گا جو تم نے بیج (Seed) کے واسطے پس انداز کیا ہوگا ۔

49 12 ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ

پھر ان (سالوں) کے بعد ایک ایسا سال ایسا آئے گا، جس میں لوگوں کے لیے خوب بارش ہوگی (اور ثمرات بکثرت پیدا ہوں گے) اور لوگ انگور کی شراب اور تیل کشید کریں گے۔

50 12 وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ
مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ

(خواب کی تعبیر سن کر بادشاہ از بس متاثر ہوا) اور اُس نے حکم دیا کہ یوسف کو فوراً میرے پاس لایا جائے۔ (امتثالِ امر میں) جب اس کا قاصد (Messenger) اُنؑ کے پاس آیا (اور بادشاہ کا فرمان سنایا تو) انھوں نے جواب دیا: ”اپنے آقا کے پاس لوٹ جا اور اس سے (میری طرف سے کہو کہ میرے مقدمے کی اس سر نو خود تحقیق کرے تاکہ اس پر یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ) ان عورتوں (نمبر ۹) کے اپنے ہاتھ کاٹنے یا زخمی کرنے کا ماجرا کیا تھا؟ رہا میرا پروردگار و آقا تو وہ یقیناً اُن کے مکر و فریب کو اچھی طرح جانتا ہے۔

حواشی نمبر ۹- یہ نکتہ قابلِ غور ہے کہ حضرت یوسفؑ نے صرف مکار عورتوں کا ذکر کیا، لیکن مرکزی کردار زوجۂ عزیز کی طرف اشارہ تک نہ کیا، کیونکہ انھیں اپنے محسن عزیز مصر کی عزت نفس کا پاس و احترام تھا۔

51 12 قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا
عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ
الصّٰدِقِيْنَ

(حضرت یوسفؑ کے کہنے کے مطابق بادشاہ نے مقدمے کی خود تحقیق کی اور اُن عورتوں کو بلا کر) دریافت کیا: ”سچ سچ بتاؤ، جب تم نے یوسف کو ورغلانے کی کوشش کی تھی (When you did seek to entice Yusuf) تو کیا معاملہ پیش آیا تھا“؟ انھوں نے جواب دیا: ”اللہ بچائے! ہم نے اس میں اس کی کوئی برائی نہیں دیکھی“۔ (فراق کے صبر آزما سالوں نے زوجۂ عزیز کی ہوس کو عشقِ یوسفؑ میں تبدیل کر دیا تھا۔ اس کی شہادت دینے کی باری آئی تو) اُس نے صاف اقرار کر لیا۔ اب جبکہ سچ آشکارا ہو گیا ہے، (میں اقرار کرتی ہوں کہ) میں نے خود اُسے ورغلانے کی کوشش کی تھی (I had tried to seduce him)؛ اور وہ بالکل سچا (اور پاکباز) ہے۔

52 12 ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ

میں نے یہ سچی بات اس لیے کی ہے تا کہ اُسے، یعنی یوسفؑ کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کے پیٹھ پیچھے اس کے معاملے میں قطعاً خیانت نہیں کی (یعنی کتمانِ حق نہیں کیا)؛ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے مکر و فریب کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کیا کرتا۔

53 12 وَمَآ أُبَرِّئُ نَفۡسِيٓۚ إِنَّ ٱلنَّفۡسَ لَأَمَّارَةُۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيٓۚ إِنَّ رَبِّي
غَفُورٞ رَّحِيمٞ

(زوجۂ عزیز مصر نے مزید کہا): میں اپنے نفس کو بری الذمہ قرار نہیں دیتی (I do not exculpate myself)؛ اس لیے کہ نفسِ انسانی اعمالِ سُوء پر بہت زیادہ اُکساتا رہتا ہے، بجز اس کے، جس کو میرا پروردگار اپنی رحمت سے بچالے۔ اصل یہ ہے کہ میرا پروردگار سیّآت محو کرنے اور ان سے بچانے والا- از بس ترس کھانے، در گزر کرنے اور رحمت سے نوازنے والا ہے۔

54 12 وَقَالَ ٱلۡمَلِكُ ٱئۡتُونِي بِهِۦٓ أَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِيۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلۡيَوۡمَ
لَدَيۡنَا مَكِينٌ أَمِينٞ

(یوسف کے علم و حکمت اور پختگی کردار و پاکدامنی کو دیکھ کر) بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے میرے پاس لاؤ۔ میں اُسے اپنا مصاحبِ خاص بناؤں گا۔

(چنانچہ یوسفؑ زنداں سے دربارِ شاہی میں پہنچے تو بادشاہ نے) اُن سے بالمشافہ گفتگو کی تو (بے حد متاثر ہوا اور اُنھیں مخاطب کر کے) کہا: آج سے تم ہمارے ہاں صاحب قدر و منزلت - معتمد و دیانتدار (Highly esteemed and honored-trusted) ہو۔

55 12 قَالَ ٱجۡعَلۡنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلۡأَرۡضِۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٞ

(یوسف کو اپنی مرضی کا منصب قبول کرنے کی پیش کش کی گئی تو اُنھوں نے ملک کی معاشی حالت کی اصلاح کرنے کی خاطر) کہا: ''مجھے مملکت کے خزانوں، یعنی مالیاتی امور (Financial affairs) کا سربراہ بنا دیجیے، اس لیے کہ میں ان کی نگہداشت کی قابلیت بھی رکھتا ہوں- علمیت بھی۔

56 12 وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

چنانچہ اس طرح ہم نے یوسف کو ملکِ (مصر) میں مقتدِر (Powerful) بنادیا۔ وہ جہاں اور جس طرح چاہتے (مالیاتی اُمور میں) تصرف کرتے۔ ہم (اپنے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق) لوگوں کو اپنی رحمت، یعنی حسنہ سے نوازتے ہیں؛ اور (اپنے قانونِ مُکافاتِ عمل کے مطابق) احسان اور خیر و حسنہ کے کام کرنے والوں کا صلہ ضائع نہیں ہونے دیتے۔

57 12 وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ

لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیات کلی کو تسلیم بالیقین کرتے اور ہدایت کی آرزو اور ضلالت کی خشیت رکھتے ہیں، اُنھیں آخرت (Hereafter) میں اس سے کہیں احسن یا بہتر صلہ ملے گا۔

58 12 وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

(حضرت یوسفؑ کے آبائی وطن کنعان میں بھی زبردست قحط پڑا تو) اُن کے بھائی بھی غلہ خریدنے مصر آئے۔ جب انھیں یوسفؑ کے دربار میں باریابی ہوئی تو انھوں نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا (Recognised)؛ لیکن وہ یوسف کو پہچان نہ سکے (نمبر ۱۰)۔

حواشی نمبر ۱۰- اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ امتدادِ وقت سے یوسفؑ لڑکے سے مرد بن چکے تھے؛ دوسرے، وزارتِ عظمیٰ کے منصب پر فائز تھے جس کا وہ تصور تک نہ کرسکتے تھے۔

59 12 وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِىْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّىْۤ اُوْفِى الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

پھر جب یوسفؑ نے ان کا غلہ وغیرہ لدوا دیا تو (ان کے جاتے وقت) کہا: ''اب کے آنا تو اپنے ساتھ اُس بھائی کو لانا (جس کے متعلق تم کہتے ہو کہ) وہ باپ کی طرف سے تمھارا بھائی ہے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ میں ناپ تول پوری دیتا ہوں اور بہترین میزبان (Best host) ہوں۔

60 12 فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِىۡ بِهٖ فَلَا كَيۡلَ لَـكُمۡ عِنۡدِىۡ وَلَا تَقۡرَبُوۡنِ

لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے تو تمھیں مجھ سے نہ تو کچھ غلہ ملے گا اور نہ تم باریاب ہی ہو سکو گے (Audience could not be granted)۔

61 12 قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ عَنۡهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ

اُنھوں نے جواب دیا: ''ہم اس کے باپ کو قائل کرنے کی کوشش کریں گے کہ اُسے (ہمارے ہمراہ) بھیج دے، اور ہم ایسا ضرور کریں گے۔

62 12 وَقَالَ لِفِتۡيٰنِهِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ فِىۡ رِحَالِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَعۡرِفُوۡنَهَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰٓى اَهۡلِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ

آخر میں یوسفؑ نے اپنے کارندوں کو فرمایا کہ ان کا سرمایہ ان کی بوریوں (Saddle-bags) میں (اس طرح) رکھ دو کہ جب وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچیں (اور ان کو کھولیں تو) اپنی رقم دیکھ کر پہچان جائیں (کہ وہ عمداً لوٹا دی گئی ہے) تاکہ وہ (غلہ خرید کرنے) پھر واپس آئیں۔

63 12 فَلَمَّا رَجَعُوۡۤا اِلٰٓى اَبِيۡهِمۡ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الۡكَيۡلُ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكۡتَلۡ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ

چنانچہ جب وہ لَوٹ کر اپنے باپ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: ''ابا جان! ہم سے (آئندہ کے لیے بھائی کی غیر موجودگی کی وجہ سے) غلہ کا پیمانہ روک دیا گیا ہے؛ لہٰذا ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے۔ ہم اس کی پوری پوری حفاظت کریں گے''۔

64 12 قَالَ هَلۡ اٰمَنُكُمۡ عَلَيۡهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنۡتُكُمۡ عَلٰٓى اَخِيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ فَاللّٰهُ خَيۡرٌ حٰفِظًا‌ وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ

(حضرت یعقوبؑ نے) جواب دیا: کیا میں اس کے لیے تم پر اس طرح اعتماد کر لوں (Should I trust you with him)، جس طرح اس سے پہلے اس کے بھائی (یوسفؑ) کے لیے تم پر اعتبار کر چکا ہوں؟ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین حفاظت کرنے والا؛ اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم و کرم کرنے والا ہے۔

65 12 وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا
نَبْغِيْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ
يَّسِيْرٌ

اس کے بعد جب اُنھوں نے اپنا سامانِ (سفر) کھولا تو یہ دیکھ کر (حیران رہ گئے کہ) اُن کی رقم بھی انھیں واپس کر دی گئی ہے۔ اس پر وہ (فرطِ مسرت سے) پکار اٹھے: "ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیے! ذرا دیکھیے تو! غلے کے ساتھ ہماری رقم بھی واپس کر دی گئی ہے۔ (لہٰذا کیا ہی اچھا ہو اگر آپ بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں)۔ ہم اپنے اہل و عیال کے لیے اناج لائیں گے اور اپنے بھائی کی پوری پوری حفاظت بھی کریں گے۔ (اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم اس کے حصے کا) ایک بار شُتر (A camel's load) زیادہ لائیں گے۔ یہ غلہ جو ہم لائے ہیں بہت تھوڑا ہے (نمبر ۱۱)۔

حواشی نمبر ۱۱-اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "اتنا غلہ زیادہ ملنا آسان ہے"۔

66 12 قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ
يُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ

(بیٹوں کی باتیں سُن کر حضرت یعقوبؑ کا دل پسیج گیا تو) انھوں نے کہا: میں اُسے (یعنی بن یامین کو) ہر گز تمھارے ساتھ بھیجنے کا نہیں، جب تک تم اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھ سے پکا عہد نہ کرو کہ تم اسے ضرور واپس میرے پاس لاؤ گے، بجز اس کے، تم سب محصور ہو جاؤ (All of you are surrounded)۔ چنانچہ جب اُنھوں نے اُسے واپس لانے کا عہدِ محکم کر لیا تو حضرت یعقوبؑ نے کہا: "ہم نے جو قول و قرار کیا، اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے"۔

67 12 وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ
اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

(چنانچہ جب وہ غلہ لینے مصر جانے لگے تو حضرت) یعقوبؑ نے اُنھیں نصیحت فرمائی: "اے میرے بیٹو! (شہرِ مصر میں) ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا (مبادا پہرے دار تمھارا جتھا دیکھ تمھیں مشتبہ سمجھیں) بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ (احتیاط کرنا لازم ہے، لیکن) میں اللہ تعالیٰ (کے قانون مشیت و حکمت) سے تمھیں ہر گز بچا نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے۔ میں صرف اُسی پر انحصار اور بھروسہ کرتا ہوں۔ چنانچہ سب توکل کرنے والوں کو اسی پر توکل کرنا چاہیے۔

68 12 وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ مَّا كَانَ يُغْنِىْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

چنانچہ وہ اُسی طرح شہر میں داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انھیں ہدایت فرمائی تھی۔ (لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ) ان کا ایسا کرنا اُنھیں اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مشیت و حکمت) سے بچا نہیں سکتا تھا۔ یہ تو ان کے دل کی آرزو تھی، جو انھوں نے پوری کر دی۔ ویسے ہم نے انھیں جو تعلیم دی تھی، اس کی بدولت وہ صاحبِ علم تھے، لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

69 12 وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

چنانچہ جب وہ یوسفؑ کے (دربار میں) باریاب ہوئے تو اُس نے اپنے بھائی (بن یامین) کو خاص اپنے پاس جگہ دی اور اُسے (رازدارانہ طریقے سے) بتایا کہ میں تمھارا بھائی (یوسفؑ) ہوں۔ (جو گذرا سو گذرا)۔ اب تم اس سے آزردہ خاطر نہ ہونا جو یہ (بھائی) کرتے رہے ہیں۔

70 12 فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِىْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ

پھر جب یوسفؑ نے اُن کا سامان تیار کرا دیا تھا تو (ان بھائیوں میں سے ایک بھائی نے اپنے بھائی بن یامین کی بوری میں) جامِ شاہی (A royal bowl)، چپکے سے) رکھ دیا۔ (ملازمین نے ایک جام گم پایا تو) ایک نقیب (Crier) نے پکارا: "اے قافلہ والو! (ذرا ٹھیرو) تم تو چور ہو"۔

71 12 قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ

اُن کی طرف مڑ کر پوچھا: ”تمھاری کیا چیز گم ہوگئی ہے“؟

72 12 قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ

اُنھوں نے جواب دیا: جامِ شاہی گم ہوگیا ہے۔ جو شخص اُسے ڈھونڈ لائے گا، ایک بارِ اُشتر اُسے (انعام) دیا جائے گا۔ (اہلکاروں کے سردار نے کہا:) میں اس کا ضامن ہوں۔

73 12 قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ

یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا: اللہ شاہد ہے (By Allah) کہ ہم یہاں اس لیے نہیں آئے کہ اس ملک میں کوئی خرابی پیدا کریں۔ جیسا کہ تم جانتے ہو (ہم پہلے بھی یہاں آچکے ہیں) ہم کبھی چور نہیں رہے ہیں۔

74 12 قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ

شاہی کارندوں نے کہا: اچھا یہ بتاؤ کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو چور کی کیا سزا ہوگی؟

75 12 قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِىْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ

انھوں نے جواب دیا: جس شخص کی بوری میں سے وہ جامِ شاہی نکلے، وہ آپ اپنی سزا ہوگا (یعنی وہ دھر لیا جائے گا)۔ ہم ظلم یا زیادتی کرنے والوں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

76 12 فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ
وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِىْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ
يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ

(چنانچہ اس یعنی شاہی کارندوں کے سردار نے بوریوں کی تلاشی لینا شروع کی۔ پہلے اُس نے یوسفؑ کے بھائیوں کی بوریاں دیکھیں توان میں جامِ شاہی نہ پایا) آخر میں برادرِ یوسف (بنیامین) کی بوری کی تلاشی لی تو اس میں جامِ شاہی کو دیکھ کر نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کے لیے ایسی تدبیر کی (کہ اُس نے اپنے چہیتے بھائی بنیامین کو روک لیا)، ورنہ وہ شاہِ مصر کے قانون کے مطابق، اپنے بھائی کو روک نہیں سکتا تھا، البتہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق ہی ایسا ہو سکتا تھا۔

ہم (اپنے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق) ترفع درجات کیا کرتے ہیں۔ یاد رکھو! ہر صاحبِ علم کے اوپر ایک علم کلی رکھنے والا (اللہ تعالیٰ) ہے۔

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ 12 77
وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ

(چوری کھلنے پر) برادرانِ یوسفؑ بول اٹھے: ”اگر اس نے چوری کی ہے تو (تعجب کی بات نہیں، کیونکہ) اس سے پہلے اس کا (حقیقی) بھائی (یوسفؑ) چوری کر چکا ہے۔ (اس بہتانِ دلخراش کا یوسفؑ کو سخت قلق ہوا) لیکن وہ اسے پی گئے اور کچھ نہ بولے، اور ان پر ظاہر نہ کیا۔ دل میں کہا: تمھارا موقف کتنا گھناؤنا ہے! بہر حال، جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ اس کی حقیقت خوب جانتا ہے۔

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ 12 78
مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

انھوں نے (اب التجا کرتے ہوئے) کہا: اے عزیز مصر! (اصل یہ ہے کہ) اس کا باپ انتہائی ضعیف العمر ہے (اور اس سے شدید محبت کرتا ہے، لہٰذا آپ احسان کیجیے)، اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو زیرِ حراست لے لیجیے۔ ہم آپ کو خیر و حسنہ اور احسان کرنے والا دیکھتے ہیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ 12 79

اُس نے جواب دیا: اللہ کی پناہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس شخص سے ہمارا (چوری کا) مال برآمد ہوا ہے، اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے (بیگناہ) کو اپنی حراست میں لے لیں۔ اس صورت میں تو ہم ظلم کرنے والے ٹھیریں گے۔

80 12 فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ
قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى
يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ

جب (یوسفؑ کے سامنے بھائیوں کی کوئی بات نہ بنی اور) وہ ان سے نااُمید ہو گئے (They despaired of him) تو الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے۔ اُن کے بڑے بھائی نے کہا: کیا تمھیں یاد نہیں کہ تمھارے باپ نے تم سے اللہ کے نام پر حلف لیا تھا (Your father took a pledge from you in the name of Allah) (کہ بن یامین کو ضرور واپس لاؤ گے)؛ اور اس سے قبل تم یوسفؑ کے معاملے میں بھی زیادتی کر چکے ہو؛ للہذا میں یہ سرزمین اس وقت تک نہیں چھوڑنے کا نہیں، جب تک کہ میرا باپ مجھے ایسا کرنے کی اجازت نہ دے؛ یا اللہ تعالیٰ میرے لیے کوئی اور فیصلہ نہ کر دے؛ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

81 12 اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا
شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ

تم اپنے باپ کے پاس لَوٹ جاؤ اور اُنھیں بتاؤ! ''ہمارے ابا جان! آپ کے (چہیتے) بیٹے (نمبر ۱۲) نے چوری کا ارتکاب کیا ہے (Has committed a theft)۔ ہم وہی شہادت دے رہے ہیں جس کا ہم علم رکھتے ہیں۔ دیکھیے! ہم غیب میں اس کی نگرانی نہیں کر سکتے تھے۔

حواشی نمبر ۱۲۔ اس جملے میں طنز کا تیر نیمکش مضمر ہے، جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے دل میں پیوشت ہو گیا ہو گا۔

82 12 وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ

اور (اگر آپ کو یقین نہ ہو تو) اس شہر کے لوگوں سے دریافت کر لیں، جس میں ہم تھے؛ نیز اہلِ قافلہ سے پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔ یقینا ہم اس بات میں بالکل سچے ہیں۔

83 12 قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ عَسَى
اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

(حضرت) یعقوبؑ نے کہا: (ایسا نہیں ہے)، بلکہ تمھارے دل نے یہ افسانہ خوبصورتی سے وضع کر لیا ہے (But you have yourself contrived a story charmingly)؛ مجھے یہ سب کچھ احسن طریقے سے برداشت کرنا ہوگا۔ اُمید ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد میرے پاس لے آئے گا، کیونکہ وہ سب کچھ جاننے والا- نہایت دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔

84 12 وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ
الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ

پھر (حضرت) یعقوبؑ نے ان سے رخ موڑ لیا، اور (آہ بھر کر) کہا: "یوسفؑ! ہائے! کتنا جانگُسل ہے تیرا دردِ فراق! نتیجۃً، اُن کی آنکھیں غم سے نمناک رہنے لگیں (نمبر ۱۳) اور اور وہ خود غم سے نڈھال ہو گئے۔

حواشی نمبر ۱۳- وَابۡيَضَّتۡ عَيۡنٰهُ، اعراب کے محاورے میں آنکھوں کا اشکوں سے ڈُبڈبا جانے پر بولا جاتا ہے (دیکھیے المفردات، المجمل، تاج وغیر وغیرہ)۔

85 12 قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ
مِنَ الْهٰلِكِيْنَ

(فراقِ یوسف میں غم سے گُھلتے ہوئے باپ کو دیکھ کر بیٹوں نے) کہا: "واللہ! آپ، یوسف کو اس طرح مسلسل یاد کرتے کرتے یا تو اپنے آپ کو ہلکان کر لیں گے یا پھر جان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

86 12 قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ

(حضرت یعقوبؑ نے جواب دیا: ''میں اپنی پریشانی خاطر اور غم واندوہ کا اظہار صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں (I expose my distraction and anguish to Allah)، (لیکن تم سے نہیں کرتا) کیونکہ تم وہ کچھ نہیں جانتے جو میں اپنے اللہ تعالیٰ کی جانب یا اس کے فضل سے جانتا ہوں۔

87 12 یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

میرے بیٹو! (ایک بار پھر) جاؤ! یوسفؑ اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ؛ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت (یعنی خیر و حسنہ اور احسان و کرم) سے مایوس نہ ہو، کیونکہ کافروں کے سوا دوسرے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوا کرتے (اس لیے کہ کافر اللہ تعالیٰ کی صفاتِ رحمانیت و رحمت کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے)۔

88 12 فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ

(باپ کے حکم کی تعمیل میں وہ پھر مصر گئے اور) جب یوسف کے دربار میں باریاب ہوئے تو اُنھوں نے التجا کی: ''اے عزیز! ہم او رہمارے اہل و عیال مفلوک الحالی میں مبتلا ہوگئے ہیں (Are affected with distress)۔ چنانچہ (یہی وجہ ہے کہ) ہم اناج خریدنے کے کے لیے برائے نام سرمایہ لائے ہیں، (لیکن آپ احسان کیجیے اور) ہمیں غلہ بھی پورا دیجیے، نیز خیرات بھی کیجیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو اجرِ (حسنہ) دیتا ہے''۔

89 12 قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ

(اپنے خاندان کی مفلوک الحالی کا سن کر یوسفؑ کا دل بھر آیا اور) اُس نے بھائیوں سے کہا: ''کیا تمھیں یاد ہے کہ تم نے نادانی سے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟

90 12 قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

(یہ سُن کر وہ دنگ رہ گئے اور) انھوں نے پوچھا: ’’کیا تم واقعی یوسفؑ ہو؟‘‘ اُس نے جواب دیا! ’’ہاں! میں واقعی یوسفؑ ہوں، اور یہ میرا بھائی (بن یامین) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے؛ وہ یقینا ہدایت کی آرزو رکھنے اور ضلالت سے ڈرنے، نیز مصائب و مشکلات کو ثابت قدمی اور حوصلہ مندی سے برداشت کرنے والوں کا، جو احسان اور خیر و حسنہ کے کام کرتے ہیں، (اپنے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق) اجر رائگاں نہیں ہونے دیتا۔

91 12 قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِــِٕيْنَ

بھائیوں نے (شرمسار و نادم ہو کر) کہا: واللہ! فی الواقع، اللہ تعالیٰ نے تمھیں ہم پر فوقیت دی ہے (Indeed, Allah has exalted you above us)؛ اصل میں ہم ہی خطاکار تھے۔

92 12 قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

(یوسفؑ کا حُسنِ خُلق دیکھیے) انھوں نے کہا: آج کے دن (میری طرف سے) تم پر کوئی ملامت و سرزنش (Reproach) نہیں، اور نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ تمھاری سیّآت کو مٹائے اور تمھاری حفاظت فرمائے؛ اس لیے کہ وہ کل رحم کرنے والوں سے بڑھ کر عفو و درگزر اور رحمت سے نوازنے والا ہے۔

93 12 اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ

یہ میرا کُرتہ ہے اسے لے کر جاؤ اور میرے باپ کے سامنے ڈال دینا۔ وہ میرے متعلق سب کچھ سمجھ بُوجھ کر آجائیں گے (نمبر ۱۴) اور تم بھی اپنا سارا کنبہ لے کر واپس آجانا۔

حواشی نمبر ۱۴۔ یَاْتِ بَصِیْرًا: اس تلمیذ القرآن نے اس عربی محاورے کا ترجمہ با محاورہ کیا ہے، لفظی ترجمہ درست نہیں۔

94 12 وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ

ادھر قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا، اُدھر یوسف کے باپ (حضرت یعقوبؑ) کہنے لگے: ''اگر تم مجھے آشفتہ سر (Dotard) نہ سمجھو تو میں کہوں کہ مجھے یوسفؑ کی بُوئے پیرہن آرہی ہے (I am scenting the smell of Yousuf's shirt)۔

95 12 قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ

سُننے والے بول اُٹھے: واللہ! آپ ابھی تک گم گشتۂ وہمِ دیرینہ ہیں، یعنی پرانے وہم میں کھوئے ہوئے ہیں (You are still lost in old fancy)۔

96 12 فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

پھر جب (قافلہ مصر سے چل کر کنعان پہنچ گیا تو) خوشخبری سنانے والے نے (پیرہنِ یوسفؑ) (حضرت) یعقوبؑ کے سامنے ڈال دیا تو ان پر سب حقائق آشکارا ہوگئے؛ اور وثوق سے بولے؛ ''کیا میں تم سے کہا نہیں کرتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے''؟۔

97 12 قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ

(بیٹوں نے شرمسار و پشیمان ہو کر) عرض کیا: ''ہمارے ابا جان! ہمارے لیے ہمارے قصوروں کی مغفرت طلب کیجیے، یعنی ہمارے لیے دُعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہماری سیّآت مٹا ڈالے اور ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ ہم یقینا قصوروار ہیں۔

98 12 قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اُنھوں نے جواب دیا: ''میں جلد یعنی ابھی اس سے تمھارے لیے بخشش مانگوں گا، یعنی اُس سے دُعا کروں گا کہ وہ تمھاری سیّآت کو مٹا دے اور ان سے تمھاری حفاظت فرمائے۔ وہ یقینا سیّآت محو کرنے اور ان سے حفاظت کرنے والا - بے حد ترس کھانے، در گزر کرنے اور بار بار التفات برحمت فرمانے والا ہے۔

99 12 فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اٰمِنِیْنَ

چنانچہ جب وہ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو اُنھوں نے اپنے ماں باپ کی پذیرائی کی اور اُنھیں اپنے پاس ٹھیرایا (اور باقی اہلِ خاندان سے) کہا: "آپ شہر میں قیام کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ امن وامان میں رہیں گے"۔

100 12 وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ

رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ۖ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ

الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ

الْحَكِیْمُ

پھر یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور باقی تمام حاضرین (شاہی آداب کے مطابق) تعظیماً اس کے سامنے سر نگوں ہوگئے۔ (اس موقع پر یوسفؑ کو اپنا خواب یاد آیا) اور اُنھوں نے کہا: "ابا جان! یہ ہے میرے اُس خواب کی تعبیر جو میں نے (بچپن میں) دیکھا تھا۔ میرے پروردگار نے (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) اُسے سچا کر دکھایا (یعنی خواب کو حقیقت میں بدل دیا)۔ اُس نے مجھ پر یہ فضل و کرم بھی کیا کہ مجھے قید خانے سے نکالا (اور اس بلند مقام پر پہنچایا)؛ نیز اس کے بعد کہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان ناچاقی پیدا کر چکا تھا، آپ سب کو صحرائی گاؤں سے یہاں لے آیا۔ یقیناً میرا پروردگار و آقا (اپنے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق) اپنے بندوں پر لطف و کرم کرنے والا ہے؛ بلا شبہ وہ علم کلی رکھنے والا - انتہائی دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے"۔

101 12 رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

(جذباتِ ممنونیت (The feelings of gratitude) سے معمور دل کے ساتھ حضرت یوسفؑ نے اپنے رب عاشق سے اس طرح اظہارِ تشکر و امتنان کیا): بارِ الٰہا! تُو نے (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) مجھے حکومت کے اس قدر اختیارات عطا فرمائے اور مجھے خوابوں، باتوں اور واقعات و اُمور سے مطلب و نتیجہ اخذ کرنے کا علم و ہنر مرحمت فرمایا۔ اے ارضی اور سماوی

کروں کے موجد (نمبر ۱۵) (Inventor)! اس دنیا اور آخرت دونوں میں تُو ہی میرا حامی و کارساز ہے۔ (اب میری یہ آرزو و دعا بھی قبول فرما کہ مجھے تیری اطاعت و فرماں برداری کرتے ہوئے موت آئے؛ پھر مجھے عدل و احسان کرنے والوں میں داخل کرنا (نمبر ۱۶)۔

حواشی نمبر ۱۵- الفطر کے معانی ہیں: کسی چیز کو پہلی مرتبہ طُول میں پھاڑنا یا شق کرنا (المفردات، تاج)۔

فاطر السمٰوات والارض کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ، جس نے گیسوں (Gases) کے ایک از بس عظیم تودے (Mass) کو شق کر کے اس میں سے پہلے کرہ ارض (Earthly sphere) یا زمین اور پھر دیگر سماوی کرے (Celestial spheres) یا آسمان تخلیق کیے (دیکھیے مترجم کی کتاب سر گذشتِ فلسفہ، جلد اول، ص ۳۸۲ بعد)۔

نمبر ۱۶- یہ ترجمہ اس آیۂ جمیلہ کی روشنی میں کیا گیا: فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ... الفجر ۸۹:۲۹ بعد

102 12 ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ۚ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُوۡنَ

(ہمارے پیغمبرؐ!) یہ تاریخی قصہ، ان گذشتہ سر گذشتوں میں سے ہے، جو آپ کے لیے غیب کی حیثیت رکھتی ہیں، اور جنہیں ہم آپ کو بذریعہ وحی بتا رہے ہیں۔ آپ اُن یعنی برادرانِ یوسف کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے لائحہ عمل پر متفق ہو کر اس کو عملی جامہ پہنانے کی شر انگیز تدبیریں کر رہے تھے۔

103 12 وَمَاۤ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ

باوصف اس کے، آپ خواہ کتنا چاہیں، اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں، یعنی آپ کو رسولؐ ماننے کے نہیں۔

104 12 وَمَا تَسۡـئَلُهُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّـلۡعٰلَمِيۡنَ

اور (آپ کے رسولؐ اللہ ہونے کی ایک دل لگتی دلیل یہ بھی ہے کہ) آپ ان سے تبلیغِ دین کا کچھ معاوضہ (Recompense) نہیں مانگتے۔ یہ قرآن حکیم تو تمام اقوامِ عالم (Mankind) کو (قوانین و احکامِ الٰہیہ کی) یاد دہانی کرانے والا ہے۔

105 12 وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا وَهُمۡ عَنۡهَا مُعۡرِضُوۡنَ

آسمانوں اور زمین میں (اللہ تعالیٰ کی ہستی و صفات کی) بہت سی بصیرت افروز نشانیاں ہیں، لیکن لوگ ان پر سے (انجانوں کی طرح) گزر جاتے ہیں، اور ان کی طرف التفات (Heed) ہی نہیں کرتے۔

106 12 وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ

اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے، مگر جو رکھتے ہیں وہ شرک (بھی) کرتے ہیں۔

107 12 اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

کیا وہ اس امر سے نچنت (Fearless) ہیں کہ ان پر اُن کے اعمالِ سُوء کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافات کے مطابق ان پر عذاب آئے اور ان پر چھا جائے، یا دفعتاً ان پر قیامت (نمبر ۱۷) ٹوٹ پڑے، اور انھیں سان گمان بھی نہ ہو؟ حواشی نمبر ۱۷۔ السّاعۃُ کو ساعتِ صفر (Zero hour) بھی کہہ سکتے ہیں، لیکن مطلب قیامت ہی ہوتا ہے۔

108 12 قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ

اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

آپ لوگوں کو بتا دیں کہ یہ میرا (توحید کا راستہ) ہے۔ میں اعلیٰ وجہِ البصیرت، یعنی علم و حکمت اور بُرہان کی بناء پر تمھیں اللہ تعالیٰ (کے نظامِ حیاتِ کلی) کی طرف بلاتا ہوں، نیز میرے پیروکار بھی؛ اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقص، ضعف، حاجت وغیرہ وغیرہ سے منزہ و پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں (Polytheists) میں سے نہیں ہوں۔

109 12 وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

ہم نے آپ سے پہلے بستیوں میں صرف مردوں (نمبر ۱۸) ہی کو رسولؑ بنا کر بھیجا تھا، جن کی طرف وحی کرتے تھے۔ تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کیا تا کہ وہ دیکھتے کہ ان کے متقدمین کا مآل (ان کے اعمال کی پاداش کی وجہ سے) کیا ہوا؟ یعنی ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ اصل یہ ہے کہ آخرت کا گھر جو حسن المآب ہے ان کو ملے گا جو اس کی آرزو رکھتے ہیں اور شر المآب یا جہنم سے ڈرتے ہیں۔ اے لوگو! کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ (ورنہ تم تقویٰ اختیار کرتے)۔

حواشی نمبر ۱۸- اس جگہ رجالُ کے لفظ میں دُہری معنویت پائی جاتی ہے۔ ایک، یہ کہ اللہ تعالیٰ دُنیا میں صرف مردوں ہی کو اپنے نبیؑ اور رسولؑ بنا کر بھیجا تھا، عورتوں کو نہیں؛ دوسرے، نبیؑ اور رسولؑ آدمی (بشر) ہوتے تھے، مافوق البشر نہیں ہوتے تھے۔

110 12 حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ

فَنُجِّىَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

ایک طرف (جب توحید الوھیت و ربوبیت کی تبلیغ کرتے کرتے) اللہ تعالیٰ کے پیغمبر (لوگوں کی مشرکانہ ہٹ دھرمی سے تنگ آکر ان سے) مایوس ہو جاتے، اور دوسری جانب مشرک لوگو (اللہ تعالیٰ کے قانونِ امہال و تدبیری کی وجہ سے) خیال کر لیتے کہ ان کو عذاب سے ڈراوے دیے جاتے تھے وہ جھوٹ موٹ ڈرانے کے لیے تھے، تو دفعتاً ہماری مدد ہمارے رسولوںؑ کو پہنچ جاتی (اور قوم پر عذاب ٹوٹ پڑتا)، لیکن ہم (اپنے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق) جن کو چاہتے (عذاب سے) بچا لیتے۔ لیکن جرم پیشہ لوگوں سے ہمارا عذاب ٹل سکتا تھا نہ ٹلا (Our doom could not be averted)۔

111 12 لَقَدْ كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَـرٰى وَلٰكِنْ

تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

اِن تاریخی سر گذشتوں میں اہلِ عقلِ سلیم (نمبر ۱۹) کے لیے سامانِ عبرت (نمبر ۲۰) ہے۔ (یہ اس واقعیت پر دال ہیں کہ) قرآن حکیم من گھڑت افسانہ نہیں، بلکہ اپنی سابقہ کتب سماوی (کے مافیہ (Contents)) کی تائید کرتا ہے؛ نیز اس میں (اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو (بحیثیتِ کل کے) شرح و بسط کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے، اور جو لوگ حق کو تسلیم بالیقین کرنے والے ہیں، ان کو اپنی آخری منزلِ مقصود پر، جو جنت قرۃ العین ہے پہنچنے کے لیے، رہنما اُصول و ہدایات (Guiding principles and instructions) دیتی ہے؛ نیز اُن کے لیے رحمت (نمبر ۲۱) یعنی دُنیوی و اُخروی حسنہ کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔

حواشی نمبر ۱۹۔اُولِی الاَلبَابِ یا اہل عقلِ سلیم : ایسے فعال لوگ جن کی عقل اپنی فطری حالت پر ہوتی ہے، یعنی وہ حسین و منیر، صحت مند اور فعال و حر کی ہوتی ہے؛ نیز اس کی جہت صالحہ اور قبلہ درست ہوتا ہے۔

نمبر ۲۰۔ عبرت اس کے معنی ہیں : ایک حالت سے دوسری حالت پر جانا۔ اس لفظ کو عموماً احسن مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ''ان تاریخی گذشتوں میں سامانِ عبرت ہے''۔ اس حکیمانہ جملے کا مطلب یہ ہے کہ ان سرگذشتوں میں اہل عقلِ سلیم کے دلوں میں جمالیاتی۔ نفسیاتی لمحہ (Psycho-aesthetic moment) کے وقوع پذیر ہونے کے امکانات پائے جاتے ہیں۔ ایسے لمحے سے انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔

نمبر ۲۱۔ اصطلاح قرآن میں رحمت کے معانی دُنیوی واُخروی حسنہ بھی ہوتے ہیں (دیکھیے مترجم کی حسن تفسیر، جلد اول، بذیلِ کلیدِ لغاتِ قرآن، ص ۱۴۷-۱۶۲)۔

1 13 الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ وَلٰـكِنَّ
اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

الف۔ لام۔ را۔ یہ واضح و فصیح کتاب کی آیتیں ہیں۔ اور (اے پیغمبرؐ!) جو قرآن آپ (کے قلب) پر بذریعۂ وحی نازل کیا جارہا ہے، آپ کے پروردگار و آقا کی طرف سے حق ہے، یعنی مستقل افادی و جمالیاتی اور حقیقی و غایتاتی اقدار (Permanent beneficial, aesthetic, real and purposeful values) کا حامل ہے؛ لیکن اکثر لوگ نہیں مانتے، یعنی افرادِ نسلِ انسانی میں سے اکثر اُس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے (للذا وہ جہنم کی راہوں پر سفر کرتے ہیں، لیکن اکثر اس کا شعور نہیں رکھتے۔

2 13 اَللّٰهُ الَّذِىۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ
وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ‌ؕ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ‌ؕ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ
تُوۡقِنُوۡنَ

اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سماوی کُروں (Heavens) کو مرئی ستونوں (Visible pillars) کے بغیر بلند کیا (نمبر ۱)۔ پھر کاروبارِ حیات و کائنات کی زِمامِ اقتدار سنبھال لی۔ اور سورج اور چاند، یعنی شمسی و قمری کروں کو اپنے قوانینِ طبیعی (Physical Laws) کا پابند کر دیا، جو سب ایک مدتِ معینہ تک (نمبر ۲) [اپنے اپنے مدار (Orbit) پر] رواں دواں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ (بلا شرکتِ غیرے تنہا ہی) اپنے اُمورِ فرماں روائی سرانجام دیتا رہتا ہے (نمبر ۳)۔ وہ اپنی آیات، یعنی تعلیمات و حدود اور قوانین و احکام کو شرح و بسط سے بیان کرتا ہے تاکہ تم میں اس کی ملاقات کا یقین پیدا ہو جائے، بالفاظِ دیگر، تاکہ تمھیں اس حقیقت کا علم الیقین ہو جائے کہ تم نے روزِ جزا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے اعمال کی جزا کا فیصلہ سننے حاضر ہونا ہے۔

حواشی نمبر ۱۔ تخلیقِ کائنات کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے مترجم کی کتاب سرگذشتِ فلسفہ، حصہ اول، ص ۳۸۲ بعد۔

نمبر ۲۔ مدتِ معینہ تک رواں دواں رہنے میں یہ حکیمانہ نکتہ مضمر ہے کہ کائنات مخلوق اور فانی ہے۔ وقتِ مقررہ پر اس نے فنا ہونا ہے، اس لیے یہ قدیم ہے نہ غیر فانی۔

نمبر ۳ - اس میں عقیدۂ شرک کی تردید کی گئی ہے، اور صاف بتادیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے، لہٰذا اس کی ذات و صفات اور کاروبارِ فرماں روائی میں اس کا کوئی معاون و سہیم نہیں۔

3 13 وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

وہ اللہ ہی ہے جس نے زمین کو (جو بیضوی کُرہ ارض تھا) مسطح بنادیا، اور اس میں پہاڑ بنادیے اور دریا بہادیے؛ نیز اس میں کل ثمرات یعنی ماکولات (Eatables)، یا کھانے کی چیزوں کے دو قسم کے جوڑے جوڑے (In two spouses) اگادیے ہیں۔ رات کی تاریکی روزِ روشن کو ڈھانپ لیتی ہے (Covers)۔ یقین مانو کہ (اللہ تعالیٰ کی) اس اعجازی تخلیقی فعلیت (Miraculous creative activity) میں اہل فکر و نظر کے لیے بصیرت افروز رہنما نشانیاں ہیں۔

4 13 وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

اور رُوئے زمین پر ایسے خطے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ بعض میں تاکستان (Gardens of vines) ہیں، کھیت ہیں اور بعض میں کھجوروں کے درخت ہیں، اکہرے بھی اور جُڑواں بھی (The single and clustered)؛ باوجودیکہ وہ ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں؛ ہم نے بعض پھلوں کو ذائقے (اور تاثیر) میں بعض پر فوقیت دی ہے۔ اِن (حیرت انگیز کارناموں) میں عقل و فکر سے کام لینے والوں کے لیے بصیرت افروز رہنما نشانیاں ہیں۔

5 13 وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

دیکھو! اگر کوئی بات قابلِ استعجاب ہے تو اُن کی اِس بات پر حیرت واستعجاب کرنا چاہیے جو یہ کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر ملیامیٹ ہوگئے تو کیا ہم اس سر نو زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے (Shall we be raised to life again)۔

ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار (کی صفت ربوبیت) کو ماننے سے انکار کرنے والے ہیں؛ اور ایسے ہی لوگ مقلدانہ ومشرکانہ رسوم و قیود میں اس طرح جکڑے ہوئے ہیں (کہ وہ حقائق میں غور وفکر کرتے ہی نہیں)؛ اور ایسے ہی لوگ آگ کے رفیق (اور سَمَندر سرشت) ہیں، لہٰذا اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

6 13 وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ

(ان لوگوں کی عقل دیکھو کہ (آپ سے حسنہ، یعنی مسرت انگیز نعمتوں سے بہرہ مند ہونے سے پہلے ہی سیئہ یعنی اندوہناک آفات و مصائب کے جلد آنے کا مطالبہ کر رہے ہیں؛ حالانکہ (وہ سن چکے ہیں کہ) ایسی آفات پہلے لوگوں پر آچکی ہیں۔ اصل یہ ہے کہ آپ کا پروردگار (اپنے قانونِ انابت واجابت کے مطابق) بنی نوعِ انسان (Mankind) کے ظلم کرنے کے باوجود اُن کی سیّآت محو کرنے اور ان سے بچانے والا ہے۔ لیکن یہ بھی شدنی ہے کہ آپ کے پروردگار (کا قانونِ مُکافاتِ عمل) سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

7 13 وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

(تاریخ ادیانِ عالَم بتاتی ہے کہ بنی نوعِ انسان مافوق الفطرت اشیاء کو جلد تسلیم کرنے کا میلان رکھتے ہیں، اور اُنہیں براہینِ حق سمجھتے ہیں، یہی وجہ تھی کہ) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیات کلی کو ماننے سے انکار کرتے تھے، اس کی وجہِ جواز یہ پیش کرتے تھے کہ اس یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی مافوق الفطرت نشانی نازل نہیں کی گئی؛ حالانکہ (ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ) آپ تو فقط اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُکافاتِ عمل سے ڈرانے والے رہنما ہیں، جیسا کہ ہر قوم کے لیے ہمیشہ ایک رہنما ہوا ہے۔

8 13 اَللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ کُلُّ اُنۡثٰی وَ مَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَ مَا تَزۡدَادُ ؕ وَ کُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَہٗ بِمِقۡدَارٍ

اللہ تعالیٰ (چونکہ عالم الغیب والشھادۃ ہے) خوب جانتا ہے کہ جو شے ہر حیاتیاتی مادہ (Biological female) اپنے رحم (Wombs) میں لیے ہوتی ہے اور ان کے رحموں میں جنین (Embryo) میں کیا کیا تغیرات و تحولات (Changes and alterations) رونما ہوتے رہتے ہیں (نمبر ۴)، اُس نے ہر چیز کی اقدار (Values) مقرر کی ہوئی ہیں۔

حواشی نمبر ۴۔ تفصیل کے لیے دیکھیے المؤمنون ۱۴:۲۳۔

9 13 عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡکَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ

اور ماضی و مستقبل اور حال کے محسوس (Concrete) اور نامحسوس (Abstract) اشیاء و واقعات، اور مرئی (Visible) اور غیر مرئی (Invisible) حقائق اور احوال و ظروف کا علم کلی رکھنے والا، مالکِ کبریائی و عالی مرتبت ہے۔

10 13 سَوَآءٌ مِّنۡکُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَ مَنۡ جَہَرَ بِہٖ وَ مَنۡ ہُوَ مُسۡتَخۡفٍۭ بِالَّیۡلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّہَارِ

اگر تم میں سے کوئی رازدارانہ طریقے سے بات کرتا ہے یا آوازِ بُلند، نیز وہ رات کی تاریکی میں کچھ کر رہا ہو یا روزِ روشن میں کھلے بندوں کچھ کرتا پھرتا ہو، اللہ تعالیٰ کے لیے مُساوی یا برابر ہے (کیونکہ وہ غیب و شہود کا علمِ کلی رکھنے والا ہے)۔

11 13 لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖ یَحۡفَظُوۡنَہٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ۚ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّالٍ

اُس کے آگے اور پیچھے اللہ تعالیٰ کے موکل ہیں جو اس کے حکم سے اس کے اعمال اس کے (حلقومی ٹیلی کیسٹ میں) محفوظ یعنی ریکارڈ کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ احترامِ آرزو کے مطابق) اس وقت تک کسی قوم کے خارجی احوال و ظروف کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے اندر آرزو کو نہ بدل ڈالے (یعنی اس میں اپنے موجودہ احوال و ظروف میں تغیر و تبدل پیدا ہونے کی آرزو نشو و نما پا جائے)۔ اگر اللہ تعالیٰ (کا قانونِ مشیت و مجازات) کسی قوم کے اعمالِ سُوء کی پاداش میں اُسے کیفرِ کردار تک پہنچانا چاہے تو کوئی قوت اُسے ایسا کرنے سے روک نہیں سکتی۔ پھر اس کے سوا کوئی اس کا مددگار نہ ہوگا۔

12 13 هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ

وہ اللہ ہی ہے جو تمھیں برق (Lightning) کا نظارہ کراتا ہے، جو تمھیں (موت سے) ڈراتا بھی ہے اور اُمیدِ (باراں) بھی دلاتا ہے۔ پھر وہی (پانی سے) بوجھل بادل اُٹھالاتا ہے۔

13 13 وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ

اور رعد یا بادلوں کے تصادم کی گرج (Thunder) اللہ تعالیٰ کی تعریف و ستائش کے ساتھ اپنا وظیفہ سرانجام دیتی ہے، اور فرشتے اس (کے قوانین) کی ہیبت کے ساتھ اپنے وظائف سرانجام دیتے رہتے ہیں؛ نیز وہ صواعق (صاعقہ کی جمع) یعنی جلادینے والی گرجدار بجلیاں (Thunder-bolts) بھیجتا ہے اور جن لوگوں کو (اس کے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق) ان کی زد میں آنا ہوتا ہے، آجاتے ہیں۔ (ان بصیرت افروز مشاہدات کے باوجود) منکرین، اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات اور قوانین واحکام) کے بارے میں بحث و تکرار کرتے رہتے ہیں، حالانکہ وہ (اپنے قوانین کے نفاذ میں) بڑی ہی سخت قوت رکھنے والا ہے۔

14 13 لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ

اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہی صرف حقیقی وافادی اقدار کا حامل ہوتا ہے (لہٰذا صرف اور تنہا اُسی کو پکارنا چاہیے)۔ چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں، وہ ان کی کسی بات کو سُن سکتے نہ جواب ہی دے سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جو اپنے ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ میں آجائے، حالانکہ وہ کبھی وہاں آنے والا نہیں (کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ طبعی کے منافی ہے)۔ اسی طرح منکرینِ حق کی دعا (جو وہ غیر اللہ سے مانگتے ہیں) اکارت ہو جاتی ہے (Goes waste)۔

15 13 وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ

وَالْاٰصَالِ ۩

دیکھو! کل سماوی اور ارضی مخلوقات (Heavenly and earthly creations) اور اُن کے سایے (Shadows) صبح و شام اللہ تعالیٰ کے قوانین پر (خوشی سے) عمل کرتے رہتے ہیں، خواہ ان کو ایسا کرنے میں سہولت یا دُشواری پیش آئے (نمبر ۵)۔

حواشی نمبر ۵ - یہ ترجمہ سُورۂ فُصّلت ۱۱:۴۱ کی روشنی میں کیا گیا ہے، جہاں صاف بتایا گیا ہے کہ آسمان اور زمین دونوں نے کہا تھا کہ ہم برضا و رغبت آئے ہیں (طَآئِعِيْنَ)۔

16 13 قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى

الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ

خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

(مُشرکوں سے بصیرت افروز و حکیمانہ سوال و جواب)۔ ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا ربّ، یعنی ان کو روزی دینے، ان کی نشو و نما کرنے والا، ان کا آقا و مالک کون ہے؟ ان پر واضح کر دو کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ان سے پوچھو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کو اپنے اولیاء یا کارساز بنا رکھا ہے اور بنا لیتے ہو وہ تو اپنے آپ کو بھی نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے (تمھارا کیا سنوار یا بگاڑ سکتے ہیں؟ سوچو تو سہی!)۔

اُن سے پوچھو: کیا اندھا (Blind) اور نابینا (Seer) برابر ہو سکتے ہیں؟ یا تاریکیاں روشنی کی مثل ہو سکتی ہیں؟

کیا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اُمورِ فرماں روائی میں انہوں نے اس کے جو معاون و سہیم (Associates and partners) ٹھیرا رکھے ہیں، انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح کچھ پیدا کیا ہے کہ جس کی وجہ سے آفرینش کے معاملے میں وہ اِلتباسِ ذہنی میں مبتلا ہیں؟ ان پر واضح کر دو کہ کُل مخلوقات یا موجودات (نمبر ۶) کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے؛ نیز وہی واحد و یکتا۔ سب کو مغلوب رکھنے والا ہے۔

حواشی نمبر٦ - موجوادات: اس لفظ کے اضافے کی علتِ غائی یہ ہے کہ سیکولر فلاسفہ چونکہ آسمانوں اور زمین اور ان میں جملہ اشیاء کو قدیم وغیر مخلوق (Eternal and uncreated) مانتے ہیں، اس لیے ان کو مخلوقات نہیں، موجودات کہتے ہیں۔

17 13 اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا

رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ

الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ

كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ

وہ اللہ تعالیٰ ہے جو بلندیوں یا بادلوں سے مینہ برساتا ہے تو ندی نالے اپنے اپنے ظرف کے مطابق بہہ نکلتے ہیں۔ پھر پانی کے تیز بہاؤ (Torrent) سے میل کچیل (Rubbish) جھاگ (Foam) بن کر اس کی سطح پر آجاتا ہے (اور اُسے زائل کر دیتا ہے)۔ اسی طرح جب کسی دھات کو زیورات (Ornaments) یا دیگر ضرورت کی چیزیں (جیسے ظروف (Utensils) وغیرہ وغیرہ) بنانے کے لیے آگ میں تپاتے ہیں تو اس کا کھوٹ (Alloy) جھاگ (Scum) بن کر اُوپر آجاتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال (Similitude) بیان کرتا ہے۔

چنانچہ جھاگ تو زائل ہو جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کے لیے مفید اور کارآمد ہوتی ہے، دُنیا میں باقی رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق (Truth) اور باطل (Falsehood) کی مثالیں (Parables) بیان کرتا ہے تاکہ تم ان میں غور و فکر کر کے اِدراکِ حقیقت (Comprehension of reality) کر سکو۔

18 13 لِلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰى ۚ وَالَّذِيۡنَ لَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهٗ لَوۡ اَنَّ

لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ لَافۡتَدَوۡا بِهٖ ؕ اُولٰۤـئِكَ لَهُمۡ سُوۡۤءُ الۡحِسَابِ ۙ وَمَاۡوٰٮهُمۡ

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ

جن لوگوں نے اپنے پروردگار و آقا کی دعوتِ (ایمان و حُسنِ عمل) قبول کی، یعنی اس کے حکم کے مطابق اس کے نظامِ حیاتِ کلی میں پورے پورے داخل ہو گئے تو ان کے لیے دُنیوی واُخروی حسنہ ہے، یعنی اُنھیں دُنیا میں بھی حسین و مسرت انگیز مادی و معنوی نعمتیں عطا کی جائیں گی اور آخرت میں بھی اُنھیں جنت قرۃ العین اور اس کی سدا بہار حسین و سرور انگیز نعمتیں ابدالآباد تک ملتی رہیں

گی۔بخلاف اس کے، جو لوگ اپنے پرور دگار کی یہ دعوت قبول نہیں کرتے اُن کا (باطل نظامِ زندگی میں حسنات سے محروم رہ کر مادی و معنوی دکھوں میں زندگی کرنا شدنی ہے اور) ان سے نجات پانے کے لیے وہ روئے زمین میں جو مال و منال ہے اور اتنا اگران کو اور بھی میسر آئے تو وہ اُسے فدیہ (Ransom) کے طور پر دینا بھی چاہیں گے تو پھر بھی بچ نہیں سکیں گے۔ان کی حسنات و سیّآت کا حساب بیباق کیا جائے گا تو وہ ان کے لیے بڑا ہی خوف انگیز و غم افزا ہو گا؛اور ان کی جائے پناہ اگر ہو گی تو جہنم اور وہ اِنتہائی کربناک ہچکولے دینے والا گہوارہ ہے۔

19 13 اَفَمَنۡ يَّعۡلَمُ اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰىؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِۙ

بھلا وہ شخص جسے علم الیقین ہے کہ جو کتاب آپ پر آپ کے پرور دگار و آقا کی طرف سے (بذریعہ وحی) نازل ہوئی ہے، الحق ہے، یعنی سچی اور اِفادی و جمالیاتی اور حقیقی و غایتاتی اقدار کی حامل ہے،اس شخص ایسا ہو سکتا ہے جو (قلب کا) اندھا، یعنی حق کور (Truth blind) ہے؟ (دونوں ہرگز یکساں نہیں ہو سکتے)؛ لیکن ایسی مثالوں میں تو صرف اہلِ عقلِ سلیم (نمبر ۷) ہی غور کرتے اور عبرت پکڑتے ہیں۔

حواشی نمبر ۷ - متن میں اُوْلُو الْاَلْبَابِ ہے: اس اصطلاح کے معانی ہیں: خالص و سلیم اور صحت مند و فعال (Active) عقل کے مالک۔

20 13 الَّذِيۡنَ يُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَلَا يَنۡقُضُوۡنَ الۡمِيۡثَاقَۙ

یہی عقلِ سلیم اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد (نمبر ۸) (Covenant) کو وفا کرتے ہیں، لیکن پیمان شکنی نہیں کرتے Break not the pledge)۔

حواشی نمبر ۸ - کلمۂ طیبہ پڑھنے کا مطلب انسان کا اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان کرنا ہوتا ہے کہ وہ اس کی کتاب اور اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرتا ہے اور ہمیشہ ان پر عمل کرے گا۔

21 13 وَالَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَيَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَيَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِؕ

اور وہ ان رشتوں اور تعلقات کو قائم رکھتے ہیں، جن کو قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (کیونکہ ایسا کرنے میں ان کی بھلائی ہے)؛ اور اپنے پروردگار وآقا (کے قانونِ مُکافاتِ عمل) سے ترساں رہتے ہیں؛ نیز اعمال کے حساب کے المناک نتیجے (یعنی حسنات کے خسارے) سے خوف وبداماں رہتے ہیں (Are afraid of)۔

22 13 وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِۙ

چنانچہ وہ لوگ جو اپنے پروردگار وآقا کی رضا کے لیے اس کی راہ میں مصائب ومشکلات کو استقامت و پامردی سے برداشت کرتے ہیں، لیکن دل برداشتہ نہیں ہوتے؛ نیز صلوٰۃ قائم کرتے ہیں (یعنی صلوٰۃ کے فرائض اور تقاضے پورا کرتے رہتے ہیں)، اور جو مال و منال اُنھیں عطا کیا گیا ہو، اُس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پوشیدہ اور کھلم کھلا (In private and public) خرچ کرتے ہیں ۔اس طرح حسنات (اعمالِ صالحہ کے حسین اثرات) کے ذریعے سیّآت (اعمالِ سُوء کے قبیح اثرات) کو محو (Obliterate) کرتے رہتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے آخرت کا گھر، یعنی حسن المآب (نمبر۹) ہے۔

حواشی نمبر ۹- یہ قرآن حکیم کی حسین وبلیغ اصطلاح ہے۔اس کا مطلب ہے: امن وسلامتی کا حسین وسرور بداماں گھر، جو جنت قرۃ العین میں ہوگا (آلِ عمران ۱۴: ۳؛ الرّعد ۲۹: ۱۳)

23 13 جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍۚ

وہ سدا بہار باغاتِ بہشت میں (ہمیشہ رہنے کے لیے) داخل ہوں گے، نیز اُن کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح (نمبر ۱۰)، یعنی خوش اخلاق، صاحب کردار اور عدل واحسان کرنے والے ہوں گے، ان کے ہمراہ وہاں جائیں گے۔ اور فرشتے ہر طرف سے اُن کی پذیرائی کرنے آئیں گے۔

حواشی نمبر ۱۰- اس آیۂ مبارکہ میں یہ از بس اہم نکتہ مضمر ہے کہ جنت میں صرف صالح لوگ جائیں گے۔اہل جنت سے قرابت و مودت وغیرہ وغیرہ کوئی شے کام نہیں آئے گی۔

24 13 سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِؕ

اور ان سے کہیں گے : ''آپ پر سلامتی ہو اور یہ اجر تمھارے صبر (Patience and perseverance) کا، یعنی تم نے جہادِ زندگی میں حق کی خاطر جس عزم و ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، یہ اس کا نتیجہ ہے۔ دیکھو! آخرت کا گھر، یعنی حُسنُ المآب کتنا دلکش و سرور آگیں (Passing sweet) ہے!''۔

25 13 وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ

بخلاف اس کے، جو لوگ اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان مستحکم کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں (یعنی کلمۂ طیبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مضبوط قول و اقرار کرتے ہیں کہ وہ اس کے قوانین و احکام پر عمل کریں گے، لیکن پھر ایسا نہیں کرتے اور اپنا وعدہ وفا نہیں کرتے)، اور ان روابط اور رشتوں وغیرہ وغیرہ کو جن کو قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، منقطع (Sever) کرتے ہیں؛ نیز رُوئے زمین میں سے برہمی و بے نظمی پھیلاتے اور فتنہ برپا کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت سے محروم ہو جاتے ہیں، اور اُن کے لیے آخرت کا خوفناک و المناک گھر، یعنی شرّمآب ہو گا۔

26 13 اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ

اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ احترامِ آرزو و مشیت کے مطابق کسی پر رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور کسی کو محدود رزق دیتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ دُنیوی زندگی کی (مرفہ الحالی) پر شاداں و فرحاں ہیں (ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ) دُنیوی زندگی کی نعمتیں (نمبر ۱۱) آخرت کی (یعنی جنت قرۃ العین کی حسین و لامتناہی) نعمتوں کے مقابلے میں محض قلیل و عارضی سامانِ عشرت ہیں۔

حواشی نمبر ۱۱- اصل میں لفظ متاع ہے، جسے علامہ اقبال نے ''متاعِ غرور'' (Deceptive goods) سے تعبیر کیا ہے:

کیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا

27 13 وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ

دیکھو! جن لوگوں نے کفر کیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے دین یا نظامِ حیات کلی کو ماننے سے انکار کیا ہے، ازراہِ حجت کہتے ہیں کہ کیوں اِس (= نبی) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی اعجازی نشان یا معجزہ نہیں اُترتا؟

آپ ان کو (اس حقیقت سے) آگاہ کر دیجیے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مشیت واحترامِ آرزو کے مطابق) کسی کو راہِ راست سے دور بھٹکنے نہیں دیتا (نمبر ۱۶) ہے۔ بر عکس اس کے، جو رُشد و ہدایت کے لیے اس سے رُجوع کرتا ہے، وہ اسے جنت کی راہِ راست (= صراطِ مستقیم) پر لگا دیتا ہے۔

حواشی نمبر ۱۲- اس کا مطلب ہے کہ جسے ہدایت یا راہِ راست پر سفرِ زندگی کرنے کی آرزو نہیں ہوتی، اور جو ضلالت یا گمراہی کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی آرزو کے مطابق اُسے گمراہی میں بھٹکنے دیتا ہے۔

28 13 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ

جو لوگ ایمان لائے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کو تسلیم بالیقین کر کے اس کے نظامِ حیات کلی میں داخل ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے ذکر واذکار (نمبر ۱۳) سے ان کے دل و دماغ کو طمانیت و سکینت ملتی ہے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دل و دماغ اطمینان و سکون پاتے ہیں۔

حواشی نمبر ۱۳- ذکر اللہ کا مطلب ہے قرآن مجید کا مطالعہ بالحق اور تدبر فی القرآن ہے؛ نیز اس کے قوانین واحکام، تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور سنتِ حسنہ کی تشہیرِ جمیل کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا بھی ہے۔

29 13 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ

جو لوگ ایمان لانے، یعنی اللہ، اللہ کے رسولؐ، قرآن حکیم اور نظامِ حیات کلی کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں؛ نیز اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق عدل واحسان کے کام کرتے اور انسانی حقوق ادا کرتے ہیں، ان کو طوبیٰ، یعنی جمالیاتی (نمبر ۱۴) لذت وحظ اور مسرت و شادمانی کا سامانِ لامتناہی ملے گا اور جنت میں حسن و سرور سے معمور گھر بھی۔

حواشی نمبر ۱۴- جمالیاتی لذت وحظ: (Aesthetic pleasure and happiness)

30 13 كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ

(ہمارے رسول! جس طرح ہم پہلی اُمتوں میں اپنے سول بھیجتے رہے ہیں) اُسی طرح ہم نے آپ کو بھی اپنا رسول یا پیغمبر بنا کر اِس اُمت یا ہم کیش قوم میں بھیجا ہے، جس سے پہلے بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں تا کہ آپ پر جو آیات بذریعہ وحی نازل کی جاتی ہیں، ان کو سنائیں (اور ان کے مفاہیم و مطالب اُنھیں بتائیں)۔ ان کی نفسیاتی کیفیت و شعار یہ ہے کہ وہ الرحمٰن، یعنی انتہائی محبت و شفقت اور احسان و کرم والے اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود و حاکم مانتے ہیں نہ پروردگار و آقا۔ لیکن آپ ان پر واضح کر دیں کہ وہ میرا پروردگار و آقا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور معبود و حاکم نہیں؛ میں اُسی پر اعتماد و انحصار کرتا ہوں اور ہر معاملے میں (یعنی مغفرت و ہدایت اور مسائل کے حل، نیز استمداد و مشکل کشائی اور حاجت روائی و کارکشائی کے لیے) صرف اس سے رجوع کرتا ہوں (اس لیے کہ صرف اور تنہا اللہ تعالیٰ ہی ربِّ عاشق، سمیع و مستجیب الدعوات اور عزیز و قدیر ہے)۔

31 13 وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ
بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْـــــَٔـسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا
يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ
اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

(یہ کافر ایمان لانے کے لیے کسی معجزے کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن ان کا باطنی نظام معطل ہو چکا ہے، اس لیے کہ معجزہ دیکھ بھی لیں تو ہرگز ایمان لانے کے نہیں)۔ چنانچہ، اگر ایسا ہوتا کہ قرآن کے ذریعے کوہِ گراں چلنے لگتے، یا دُور دراز کی مسافتیں آناً فاناً طے ہو جاتیں، یا اس سے مُردے باتیں کرنے لگ جاتے (تو، وہ پھر بھی ایمان لانے کے نہیں)؛ بلکہ (اصل یہ ہے کہ) کل اُمور اللہ تعالیٰ کے قوانینِ تدبیری و حکمت کے تحت سر انجام پاتے ہیں۔ کیا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کلی کو تسلیم بالیقین کر کے اس میں داخل ہو گئے ہیں، اس (واقعیت) کا علم نہیں رکھتے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت و حکمت کا فیصلہ ہوتا تو وہ کل بنی نوعِ انسان (Mankind) کو جنت قرۃ العین کی راہِ راست (= صراط مستقیم) پر لگا دیتا (لیکن ایسا اس لیے نہیں ہوا کہ اُس نے انسان کو فکر و عمل اور انتخاب کی آزادی ودیعت کی ہوئی ہے)۔

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کلی کو ماننے سے انکار کیا ہے، ان پر (ان کے اِس انکار و جحود کے نتیجے میں) قیامت ٹوٹتی رہے گی۔ یہ آفت اُن کے دیار کے قریب آجائے گی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُجازات کی گرفت کی وعید کا وقت آجائے گا۔ یقینا اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، یعنی اس کا قانونِ تنذیری و تبشیری ناقابلِ تغیر و تبدل یا اٹل ہے۔

32 13 وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ
اَخَذْتُهُمْ ۟ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ

(میرے نبیؐ! آپ دل گرفتہ نہ ہوں، کیونکہ) آپ سے پہلے بھی ہمارے رسولوں کا مذاق اُڑایا جاتا تھا (Were mocked)۔ میں (اپنے قانونِ امہال کے مطابق) کافروں کو مہلت (Respite) دیتا رہا (کہ کفر سے باز آجائیں، لیکن باز نہ آئے تو) میرے قانونِ مکافاتِ عمل نے ان کو گرفت میں لے لیا۔ پھر دیکھو! اس کی عقوبت یا سزا (Chastisement) کیسی عبرتناک تھی!

33 13 اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ قُلْ
سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّــُٔـوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

ذرا سوچو۔ اللہ تعالیٰ جس کا علمِ کلی (نمبر ۱۵) اور قدرتِ کاملہ کی کیفیت یہ ہو کہ ہر متنفس کے اعمال کے حاصل۔ حسنات و سیّآت پر مستقل نظر رکھنے والا ہو (کیا اُسے کسی کی معاونت و شرکت کی حاجت ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں)، باوجود اس کے، جاہل لوگ اس (سبحان و صمد ہستی یگانہ (نمبر ۱۶) کے شریک و معاون (Partners) ٹھہراتے ہیں۔ ان مشرکوں سے پوچھو! (اللہ تعالیٰ کے علم کلی و قدرتِ کاملہ سے متعلق تمھیں تفصیل سے بتا دیا گیا ہے، اب تم) اپنے ان (خودساختہ اسم بے مسمّیٰ (نمبر ۱۷) شریکوں کے علم و صفات کی تفصیل بتاؤ: کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی (انہونی) بات سے آگاہ کرتے ہو جسے وہ (غیب و شہود کا علم رکھنے کے باوجود) کرۂ ارض میں جانتا تک نہیں؛ یا پھر محض سنی سنائی بے تکی باتیں کہتے ہو۔ اصل یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کلی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے ان کی عیارانہ تدبیریں (Contrivances) (اللہ کے قانونِ مُجازات و احترام آرزو نے) ان کے لیے خوش نما و خوش آئند بنا دی ہیں، اور ان پر راہِ راست مسدود کر دی ہے۔ چنانچہ یہ قانون جسے گمراہی میں بھٹکنے دے، اُسے کوئی راہِ راست پر لگا نہیں سکتا۔

حواشی نمبر ۱۵- علمِ کلی : غیب و شہود کا عالم ؛ یعنی کل موجودات (Creations) کا علم، مرئی ہوں یا غیر مرئی (Invisible) ؛ یا عالمِ طبیعی (Physical world) میں ہوں یا عالمِ بعد الطبیعی (Metaphysical world) میں۔ اللہ تعالیٰ علمِ کلی اس لیے رکھتا ہے کہ وہ عالم بالذات، نیز عالم الغیب والشھادۃ ہے۔

نمبر ۱۶- سبحان : صمد اور یگانہ : یہ تینوں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ ہیں: (ا) سبحان : جو ہر قسم کے عیب، نقص اور ضعف وغیرہ وغیرہ سے منزہ و پاک ہے۔ (ب) صمد : مستغنی، بے نیاز، بے احتیاج، لیکن سب مخلوقات اس کی محتاج و نیاز مند ہیں۔ (ج) یگانہ : یکتا و بے مثل۔ نمبر ۱۷- اسم بے مسمّٰی - انسان جس صفت سے موسوم ہو، اُس سے محروم ہو۔

34 13 لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ

ان (کافر اور مشرکوں) کو دُنیوی زندگی میں بھی اذیتیں سہنا ہوں گی اور آخرت میں ان سے کہیں زیادہ سُوہانِ روح اذیتیں سہنا ہوں گی اور ان کو اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مجازات) کی گرفت سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا۔

35 13 مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ

اس جنت کی مثال (Similitude) جس کی نوید (نمبر ۱۸) اہلِ آرزو و خشیت کو دی گئی ہے، اس باغ ایسی ہے جس کے دامن میں چشمے رواں دواں ہیں، اس کے ثمرات سدا بہار و غیر مختتم (Everlasting) ہیں، اور اس کے درختوں کی چھاؤں بھی دائمی (Perpetual) ہے۔ یہ ہے مآل (End) ان کا جو راہِ راست پر چلنے کی آرزو اور اس سے گمراہ ہونے کی خشیت رکھتے تھے، لیکن کافروں کا انجام آتشِ جہنم ہے۔

حواشی نمبر ۱۸- آیت میں لفظ وعدہ ہے، جو اہلِ جنت کے لیے نوید اور اہلِ نار کے لیے وعید ہوتا ہے۔

36 13 وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ

دیکھو! (میرے نبیؐ) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس کلام الٰہی) سے خوش ہوتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا ہے، لیکن بعض جماعتیں اس کے بعض احکام ماننے سے انکار کرتی ہیں۔آپ ان کو صاف بتادیں کہ مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی کروں؛ نیز اس کی ذات و صفات یا اُمورِ فرماں روائی میں کسی کو اس کا شریک و سہیم و معاون قرار نہ دوں۔ میں تمھیں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور خود بھی (ہر معاملے میں) اس سے رجوع کرتا ہوں۔

37 13 وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ

چنانچہ اس مقصد کے لیے ہم نے اس کتاب کو واضح (نمبر ۱۹) صریح کا مجموعۂ فرامین (نمبر ۱۰) کی حیثیت سے نازل کیا ہے۔لہٰذا آپ کے پاس علم آجانے کے بعد اگر آپ نے ان (مشرکوں) کی خواہشات و عقائد کا اتباع کیا تو اللہ تعالیٰ کے قانونِ مجازات کے مقابلے میں آپ کا نہ تو کوئی حامی و مددگار ہوگا اور نہ اس کی گرفت سے بچانے والا (نمبر ۲۱)

حواشی نمبر ۱۹- اس آیت میں لفظ عَرَبِیًّا، عربی زبان کے معنی میں نہیں، بلاکہ واضح و صریح مفہوم میں آیا ہے۔

نمبر ۲۰-آیت میں لفظ حُکْماً بطور اسم جنس استعمال ہوا ہے۔

نمبر ۲۱- عبدالماجد دریاآبادی نے لکھا ہے: "اللہ اکبر! دائرہ عبدیت سے ذرہ بھر قدم باہر نکالنے کی گنجائش نہیں، سیدالبشر، بلکہ سرورِ انبیاءؑ تک کو نہیں دی گئی ہے (القرآن الحکیم، تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور، کراچی)۔

38 13 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ

اور یہ (تاریخی واقعیت ہے کہ) آپ سے پہلے ہم (اقوامِ عالَم میں) رسول بھیجتے رہے ہیں۔ (وہ چونکہ آپ کی طرح انسان تھے، اس لیے ان کی فطری تقاضوں کی تشفی کے لیے، ہم نے اپنے فضل سے) ان کو بیویاں بھی دی تھیں اور اولادیں بھی۔ لیکن وہ (چونکہ بشر تھے، لہٰذا) کسی رسول کے بس میں نہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی اعجازی نشان لا دکھاتا۔ دیکھو! ہر عہد (کی اُمت) کے لیے (اس کے احوال وظُروف کے مطابق) احکام ہوا کرتے ہیں۔

39 13 يَمۡحُوۡا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ ۚۖ وَعِنۡدَہٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ

اللہ تعالیٰ (اپنے قوانینِ مشیت وتشکر نعمت کی روسے) ہر اُس چیز کو (مثلاً ہر اُس نوع (Species) کو، انسانی ہو، حیوانی یا نباتاتی، صفحۂ ہستی سے) مٹا دیتا ہے (Perishes)، (جس میں باقی رہنے کی آرزو ہو نہ قابلیت)، لیکن اُسے قائم رکھتا ہے جس میں باقی رہنے کی آرزو و قابلیت ہو)۔ حقیقت یہ ہے کہ کُل اصل و غیر مبدل قوانین اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھے ہیں۔

40 13 وَاِنۡ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُھُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ وَعَلَیۡنَا الۡحِسَابُ

اصل یہ ہے کہ جن لوگوں کو (ان کے اعمالِ سُوء کی پاداش میں جن شدائد و مصائب کی) وعید دی گئی ہے، اگر ان میں سے بعض ہم آپ کو آپ کی زندگی ہی میں دکھا دیں یا آپ ان کو دیکھے بغیر وفات پا جائیں (تو کوئی مضائقہ نہیں، اس لیے کہ) آپ کا وظیفۂ (رسالت) ابلاغِ (احکامِ الٰہیہ) (Communication of Allah's injections) ہے، اور ان کے اعمال کا حساب چُکانا ہماری ذمے داری ہے۔

41 13 اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِی الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُھَا مِنۡ اَطۡرَافِھَا ؕ وَاللّٰہُ یَحۡکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکۡمِہٖ ؕ وَھُوَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ

کیا وہ (دیدۂ عبرت نگاہ سے) نہیں دیکھتے کہ ہم (مسلمانوں کے خلاف ان کی جارحیت کی پاداش میں، اپنے قانونِ مُجازات وتدبیری کے مطابق) ان پر زمین کی وسعتیں بتدریج تنگ کیے آرہے ہیں؟ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے، اور اس کے فیصلے کو کوئی معرضِ التوا میں نہیں ڈال سکتا، اس لیے کہ وہ، یعنی اس کا قانونِ تعجیل (Law of Swift Reckoning) اعمال کا حساب سُرعت سے، یعنی ساتھ ساتھ بیباق کرتا رہتا ہے۔

42 13 وَقَدۡ مَکَرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ فَلِلّٰہِ الۡمَکۡرُ جَمِیۡعًا ؕ یَعۡلَمُ مَا تَکۡسِبُ کُلُّ نَفۡسٍ ؕ وَسَیَعۡلَمُ الۡکُفّٰرُ لِمَنۡ عُقۡبَی الدَّارِ

دیکھو! ان سے پہلے جن لوگوں نے (مسلمانوں اور نظامِ اسلام کے خلاف) مخفی تدبیریں کی تھیں (سب اکارت گئی تھیں کیونکہ) ہر قسم کی حکیمانہ تدبیر کرنا، صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے۔ہر شخص جو حسنات یا سیّآت اِکتساب کرتا ہے، اس کے علم میں ہے؛ لٰہذا کفار عنقریب جان لیں گے کہ عاقبت یا آخرت کا گھر، یعنی حُسن المآب کسے ملتا ہے۔

43 13 وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ

چنانچہ جن لوگوں نے نظامِ اسلام قبول کرنے سے اِنکار کیا ہے، کہتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول یا پیغمبر نہیں ہیں۔آپ جواب دیں: "میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کی، جو کتاب الٰہی کا علم رکھتے ہیں شہادت کافی ہے"۔

سورہ ابراہیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 14 الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِـتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ
رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِۙ

الف۔ لام۔ را۔ (ہمارے نبیؐ!) ہم نے آپ پر یہ قرآن جو ایک کتاب ہے، (بذریعہ وحی) نازل کیا، تاکہ آپ بنی نوعِ انسان (Mankind) کو ان کے پروردگار و آقا کے احکام کے مطابق (کفر و شرک اور فتنہ و فساد کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان و توحید اور امن و سلامتی کے نظامِ اسلام کی) روشنی میں لائیں، غلبہ و قوت کے مالک بالذات۔ جمیل و جلیل اور ستودہ بالذات کے راستے کی طرف (جو جنت کی راہِ راست یا راہِ مستقیم ہے)

2 14 اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَوَيۡلٌ لِّـلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ
شَدِيۡدِ

اللہ تعالیٰ ہی کے (جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے تمتع کے) لیے ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے، لیکن کافروں، یعنی اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیات کلی کے منکروں پر افسوس ہے کہ ان کو سخت اذیتیں سہنا ہوں گی۔

3 14 الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ

یہی لوگ ہیں جو دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو آخرت (یعنی جنت قرۃ العین کی حیاتِ ابدی) پر ترجیح دیتے (Prefer) اور پسند کرتے ہیں۔ پھر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہِ راست پر جانے یا چلنے میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں، اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں (یعنی احکامِ الٰہیہ کے معانی و مفہوم میں ٹیڑھ پیدا کرنے کی خاطر ان کی تاویل بالباطل کوشش کرتے رہتے ہیں)۔ یہی لوگ گمراہی میں بہت دور جاچکے ہیں۔

4 14 وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ‌ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ
يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

ہم اپنے ہر رسول کو اُس کی قوم کی زبان میں (اپنے احکام دے کر) بھیجتے رہے ہیں تاکہ وہ انہیں ان لوگوں کو واضح اور مفصل طور پر سمجھا سکے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ احترام آرزو و مشیت کے مطابق کسی کو گمراہی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے اور کسی کو راہِ راست پر لگا دیتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ وہ صاحبِ سطوت و مقتدر - دانائے کل اور اپنے اُمور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔

5 14 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

فی الواقع ہم نے موسیٰ کو اپنے اعجازی نشانات واحکام کے ساتھ (یہ حکم دے کر) بھیجا کہ اپنی قوم کو (غلامی وضلالت کے) اندھیروں سے نکال کر (آزادی و ہدایت کی) روشنی میں لاؤ، اور ان کو اللہ کے ایام، یعنی اقوامِ عالم کے عروج و زوال، ہلاکت و بربادی اور استبدال واستخلاف (Change and replacement)، نیز حق و باطل کے انقلاب انگیز و تاریخ ساز واقعات کی یاد دلاؤ، جو اللہ تعالیٰ کے قوانین (نمبر ۳) کے تحت ظہور پذیر ہوئے تھے، (کیونکہ) ان میں مصائب و مشکلات کو برداشت کرنے اور ثابت قدم رہنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنے اور اس کے لیے جذباتِ تشکر وامتنان رکھنے والوں کے لیے عبرت آموز نشانیاں ہیں۔ حواشی نمبر ۳ - اللہ تعالیٰ کے قوانین، جیسے قانونِ مکافاتِ عمل، قانونِ احترام آرزو، قانونِ استبدال واستخلاف، قانونِ حکمت وتدبیری وغیرہ وغیرہ

6 14 وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ

یہ واقعہ بھی یاد کرو کہ موسیٰؑ اپنی قوم، بنی اسرائیل کو تلقین کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی اُس موہبتِ عظمیٰ (نمبر ۴) کو یاد کرو جو اُس نے تم پر ارزانی کی تھی۔ وہ یہ تھی کہ اُس نے (اپنے قانونِ انعام و فضل کے مطابق) تمھیں فرعون کے ہم کیش لوگوں (کے طوقِ غلامی اور پنجۂ استبداد) سے نجات دی تھی۔ وہ (تم سے شکیب رُبا کام لیتے اور) تمھیں اندوہناک اذیتیں (Dreadful torments) دیتے تھے، یہاں تک کہ وہ تمھارے بیٹوں کو ہلاک کر دیتے تھے، لیکن تمھاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے (تاکہ وہ ان کی خدمت کریں)۔ غور کرو کہ ان کے سفاکانہ فعل میں تمھارے پروردگار وآقا کی طرف سے تمھاری کڑی آزمائش (Tremendous trial) تھی (تاکہ تمھیں سان چڑھائے)۔ حواشی نمبر ۴- موہبت عظمیٰ کے معانی ہیں: بہت بڑی نعمت، انعام، احسان۔

7 14 وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَـئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَـئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ

اور کیا تمھیں یاد نہیں کہ تمھیں تمھارے پروردگار نے (اپنے انبیاءؑ کے ذریعے اپنے قانونِ تشکر نعمت سے) آگاہ کیا تھا کہ اگر تم جذباتِ تشکر کے ساتھ میری نعمتوں کی قدر کرو گے تو میں یقینا مزید نعمتوں سے تمھیں نوازتا رہوں گا، لیکن اگر تم نے کفرانِ نعمت کیا تو یاد رکھو کہ میرے قانونِ احترامِ آرزو کی گرفت (Seizure) اور سزا (Chastisement) سخت اذیتناک ہوا کرتی ہے، اور وہ نعمتوں کو سلب کر لیا کرتا ہے۔

8 14 وَقَالَ مُوۡسٰٓى اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا اَنۡـتُمۡ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَـغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ

چنانچہ موسیٰؑ نے (بنی اسرائیل پر) واضح کر دیا تھا کہ اگر تم اور کرہ ارض میں کل رہنے والے کفرانِ نعمت کریں (نمبر ۵) (تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ ہوسکتی ہے، کیونکہ) وہ مستغنی بالذات - ستودہ بالذات ہے۔

حواشی نمبر ۵ - بعض مترجمین نے "تَكۡفُرُوۡا" کے معنی کفر کرنے کے کیے ہیں، لیکن سیاق و سباق کی رُو سے یہاں موزوں نہیں ہے۔

9 14 اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوۡدَ ۛ وَالَّذِيۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۛ لَا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَرَدُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فِىۡۤ اَفۡوَاهِهِمۡ وَقَالُوۡۤا اِنَّا كَفَرۡنَا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ وَاِنَّا لَفِىۡ شَكٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَيۡهِ مُرِيۡبٍ

کیا تمھارے پاس اپنے متقدمین، (یعنی جو قومیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں) قومِ نوحؑ، قوم عادؑ اور قومِ ثمودؑ، نیز ان کے متاخرین (یعنی ان کے بعد کی قوموں) کی ہلاکت و بربادی اور اس کے عوامل کی سرگذشت نہیں پہنچی، جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ ان کے رسولؑ ان کے پاس واضح احکام و براہین لے کر آئے، لیکن انھوں نے ان کے منہ بند کر دیے (نمبر ۶)، یعنی تبلیغِ حق کرنے سے روک دیا۔ اور حجت یہ پیش کی کہ جو احکام و دلائل دے کر تم بھیجے گئے ہو، ہم ان کو تسلیم کرنے سے اِنکار کرتے ہیں، نیز ہم اس دین یا اللہ کے نظامِ حیات کلی کے سچا ہونے میں سخت شک واِضطراب میں ہیں جس میں آنے کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو۔ حواشی نمبر ۶ - فَرَدُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فِىۡۤ اَفۡوَاهِهِمۡ: عربی زبان کا محاورہ ہے۔ اس کے معانی ہیں: ان کی زبان بند کر دی، بات نہ کرنے دی، نیز جو اُوپر دیے گئے ہیں۔

10 14 قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا
كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ

(ان کافروں کی باتوں کا) جواب ان کے رسولؑ یہ دیتے: "کیا تم اللہ تعالیٰ (کے دین) سے متعلق شک کرتے ہو، جو آسمانوں اور زمین کا خالق (Creator) ہے۔ (اور جو) تمھیں اپنے دین یا نظامِ حیاتِ کلی میں آنے کی اس لیے دعوت دیتا ہے کہ تمھارے قصوروں کے اثرات محو کر دے اور تمھیں ایک مدت معینہ تک (دُنیوی زندگی سے مستفید ہونے اور اپنی اصلاح کر لینے کی) مہلت دے"۔

کفار یہ جواب دیتے کہ تم تو ہماری طرح کے بشر (Mortals) ہو۔ تم چاہتے ہو کہ جن ہستیوں کی طاعت و بندگی اور پرستش ہمارے اکابر و سادات کرتے تھے، ان کی عبادت کرنے سے ہمیں باز رکھو (اور ہمیں گمراہ کر دو؛ بہر حال اگر تم سچے ہو تو) کوئی دلیلِ محکم یا واضح سند یا معجزہ لا کر دکھاؤ (تو مانیں)۔

11 14 قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ

اُن کے رسولؑ اُنھیں جواب دیتے کہ ہم واقعی تم جیسے انسان (Human) ہیں، اس کے سوا کچھ نہیں (یعنی مافوق البشر (Super-human) نہیں۔ لیکن (یہ بھی حقیقت ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مشیت و فضل سے) اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنی موہبتِ عظمیٰ، یعنی نبوت و رسالت سے نوازتا ہے (نمبر ۷) دیکھو! یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم (تمھارے مطالبے پر) اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی اعجازی نشانی یا معجزہ لا سکیں۔ للٰہذا اللہ تعالیٰ کے دین یا نظامِ حیات کو تسلیم بالیقین کرنے والوں پر اس (کے قوانین و احکام پر) اعتماد و یقین کرنا لازم ہے۔

حواشی نمبر ۷ - یاد رہے کہ یہ بات پیغمبر اعظم و آخرؐ سے پہلے رسولوںؑ کی ہے؛ ورنہ آپ کی بعثت کے ساتھ وحی و تنزیل اور نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔

12 14 وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ
اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

اور ہمیں کیا ہُوا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ (کی رحمت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت) پر اعتماد و تکیہ نہ کریں، جبکہ اُس نے ہم پر (دُنیوی و اُخری حسنہ کی) راہیں کھول دیں ہیں۔ تم ہمیں خواہ کتنی اذیتیں دیتے رہو، ہم پورے اعتماد کے ساتھ ان کو حوصلہ و ثابت قدمی سے برداشت کرتے رہیں گے۔ توکل کرنے والوں کو (بجائے غیر اللہ کے صرف) اللہ تعالیٰ (کی رحمت و مغفرت اور نُصرت و ہدایت) ہی پر تکیہ اور بھروسا کرنا چاہیے۔

13 14 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ
مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ

اس پر اللہ تعالیٰ کے دین اور رسالت کو ماننے سے انکار کرنے والے اپنے رسولوں کو دھمکی دیتے تھے کہ ہم تمھیں اپنی سرزمین سے نکال کر باہر کریں گے، ورنہ تمھیں ہمارے مذہب میں واپس آنا ہوگا۔ چنانچہ ان کا پروردگار وآقا وحی کے ذریعے اُنھیں تسلی دیتا کہ میرا قانونِ مُجازات ستمگر مشرکوں کو ہلاک کردے گا۔

14 14 وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ

اور ان کے بعد ہم (اپنے قانونِ استبدال و استخلاف کے مطابق) تمھیں اس سرزمین میں ضرور بسائیں گے۔ یہ (نوید) اس کے لیے ہے جو میرے مقام، یعنی میرے قانونِ مُکافات کی محکمیّت سے ڈرتا ہو اور اعمالِ سُوء کے مآل کی میری تنبیہ سے خوف کھاتا ہو۔

15 14 وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ

انجامِ کار، اُنھوں نے فیصلہ کن بات چاہی تو ہر مُستبد دشمنِ (رسول) نامراد و برباد ہوا۔

16 14 مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ

اُن کے سامنے جہنم ہے اور اُنھیں کھولتا ہوا متعفن (Boiling, stinking) پانی پلایا جائے گا۔

17 14 يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ
وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ

اُسے گھونٹ گھونٹ پیے (Sip) گا، لیکن حلق سے اُتار نہ سکے گا، اور موت ہر سمت سے اس پر لپکے گی، مگر مرے گا نہیں (اس لیے کہ جنت کی طرح جہنم میں بھی موت نہیں ہو گی)۔ اس کے سامنے پیچھا نہ چھوڑنے والا عذاب (اس کا منتظر) ہو گا۔

حواشی نمبر ۸ - مِنْ وَّرَآئِهٖ کے معنی ''آگے'' کے بھی آتے ہیں اور پیچھے کے بھی۔

18 14 مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ
عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ

جن لوگوں نے اپنے پروردگار (کے دین یا نظام حیاتِ کلی) کو ماننے سے انکار کیا، اُن کے اعمال کی مثال (Parable) خاکستر (Ashes) ایسی ہے، جسے ایک طوفانی دن (Tempestuous day) میں ایک تُند و تیز آندھی نے اُڑا دیا ہو۔ وہ اپنے کیے کا کچھ بھی پھل نہ پا سکیں گے۔ یہی تو راہِ راست کو گم کر کے اس سے بہت دُور بھٹکتے پھرنا ہے۔

19 14 اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ
بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ

کیا تم اس (اصل عظیم) میں غور و فکر نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو افادی و جمالیاتی اور مقصدی و مستقل اقدار کے ساتھ (ارتقائی انداز میں) پیدا کیا ہے؟ اگر وہ (اپنے قانونِ مشیت و حکمت کی رُو سے) تمھیں (دُنیا کے منظر سے) غائب یا نابود کر دے اور (اپنے قانونِ استبدال و استخلاف کے مطابق تمھاری جگہ) ایک نئی قوم (A new nation) لے آئے (اور بسائے تو تم کچھ نہیں کر سکو گے)۔

20 14 وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ذرا دُشوار نہیں۔

21 14 وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ

اور (بروزِ قیامت) کل بنی نوعِ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔ اس وقت ناتواں لوگ متکبرین (اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو چھوٹا سمجھنے والوں) سے کہیں گے؛ ہم (دُنیا میں) تمھارے پیروکار (Followers) تھے، پھر کیا آج تم اللہ کا کچھ عذاب ہم سے ہٹا سکتے ہو؟ (Can you avert from us aught Allah's doom?)۔ وہ جواب دیں گے: ''اگر اللہ تعالیٰ ہم پر بچاؤ کی راہ کھول دیتا ہے تو ہم بھی تمھیں بچاؤ کی راہ دکھا دیتے۔ (ہم تو خود گرفتارِ عذاب ہیں) اب ہم واویلا کریں یا چپکے چپکے سے اسے برداشت کریں، یہ دونوں حالتیں ہمارے لیے برابر ہیں۔ آج ہمارے لیے کوئی جائے مفر (Place of refuge) نہیں۔

22 14 وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

جب (لوگوں کے) حساب وجزا کا فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان (Devil) بول اُٹھے گا: ''دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا، وہ سچا وعدہ تھا، اور میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا، اس کی تم سے خلاف ورزی کی۔ بہر حال، (دنیا میں) میرا تم پر کوئی دباؤ نہ تھا، اس کے سوا کہ میں تمھیں (شرک واعمالِ سُوء کی) دعوت دیتا تھا تو تم لبیک کہتے تھے۔ لہٰذا مجھے ملامت نہ کرو (Reproach not me) بلکہ، اپنے آپ کو ملامت کرو۔ (آج) نہ تو میں تمھاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ اس سے پہلے، یعنی دُنیا میں تم نے اللہ تعالیٰ کی فرماں روائی میں مجھے شریک بنا رکھا تھا، اس سے میں بری الذمہ ہوں۔ یقینا مشرکوں اور ستمگروں کو (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافات کے مطابق) کربناک عذاب ملے گا۔

23 14 وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ

اور (بخلاف اس کے) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ (کے نظامِ حیات کلی) کو تسلیم بالیقین کیا اور خیر وصلاح اور عدل واحسان کے کام کیے ہوئے ہوں گے، انھیں باغاتِ جنت میں داخل کیا جائے گا، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوں گے۔ وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ہاں ان کی پذیرائی (Greetings) دُعائے سلامتی سے کی جائے گی۔

24 14 اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ

وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح کلمۂ طیبہ (نمبر ۹) یا پاکیزہ وخوشگوار کلام کی مثال ایک اعلیٰ قسم کے سدا بہار و ثمرور درخت سے دی ہے، جس کی جڑ (Root) زمین کے اندر مضبوطی سے اُستوار ہے اور اس کی شاخیں بلند فضا میں پہنچی ہوئی ہیں۔

حواشی نمبر ۹- کلمہ طیبہ سے مراد جمالیاتی وافادی اقدار (Aesthetic beneficial values) کا حامل کلام، عقیدہ، نظریہ، دلیلِ محکم وغیرہ وغیرہ ہے۔

25 14 تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

يَتَذَكَّرُوْنَ

وہ درخت اپنا پھل اپنے پروردگار وآقا کے قانونِ طبیعی وفضل کے مطابق ہر زمانے میں ہمہ وقت دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ یہ مثالیں بنی نوعِ انسان (Mankind) کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ (ان کے ذریعے حقائق کو) واضح طور پر سمجھ لیں۔

26 14 وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا

مِنْ قَرَارٍ

اور (بخلاف اس کے) کلمۂ خبیثہ، یعنی نکمّے اور بودے کلام (نمبر ۱۰) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نکما اور بودا درخت ہو (نمبر ۱۱)، زمین کی سطح پر اس کی جڑ کھوکھلی، جب چاہا اُکھاڑ پھینکا، اور اُسے ثبات و قیام (Stability) نہ ہو۔ حواشی نمبر ۱۰- اس سے مراد ہر قسم کی موضوع روایت، غلط نظریہ، دلیلِ باطل وغیرہ وغیرہ ہے۔ نمبر ۱۱- بے مصرف اور بے ثمر درخت، یعنی ایسا کلام جو افادی و جمالیاتی اقدار سے محروم ہو۔

27 14 يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

جو لوگ ایمان لائے، یعنی جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے دین یا نظامِ حیات کلی کو تسلیم بالیقین کیا، اللہ تعالیٰ اُنھیں اپنے ہمیشہ قائم رہنے والے حُسن کلام (خصوصاً حُسنِ کلامِ آخر یعنی قرآن مجید) کے ذریعے اِس دُنیا کی زندگی میں (راہِ راست پر (نمبر ۱۲) ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت، یعنی جنت قرۃ العین میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ مشرکوں اور ستمگروں کو (اپنے قانونِ احترامِ آرزو و مجازات کے مطابق) گم گشتگی میں بھٹکنے دیتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ مشیت وتدبیری کے مطابق اپنے اُمور سرانجام دیتا ہے۔

حواشی نمبر ۱۲- اس آیۂ بصیرت افروز کا اعجاز یہ ہے کہ اس کی تنگنا ء میں فلسفۂ حیاتِ انسانی کی وُسعتوں کو سمو دیا گیا ہے۔ یہ موقع چونکہ اجمال کا متقاضی ہے، لہٰذا اس کی مختصراً صراحت کی جاتی ہے: سفر مسلسل حیاتِ انسانی کی تقدیر ہے۔ انسان دنیا میں عمر بھر سفر کرتا رہتا ہے، اور آخرت میں بھی وہ ابدالآباد تک سفر کی حالت میں رہے گا۔

اس دُنیا میں اس کے سفر کی غایت یہ ہے کہ مہاجر الی اللہ بن کر (النساء ۱۰۰: ۴) حسین راہِ راست پر ثابت قدمی سے سفر کر کے اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جائے، جو اس کے الٰہِ جمیل و رب عاشق کی جائے لقا- جنت قرۃ العین ہے اور یہ اس کا حُسنُ المآب ہے (آلِ عمران ۱۴: ۳)۔ لیکن راہِ راست پر ثابت قدم رہنے کے لیے اہلِ آرزو و خشیت یعنی متقیوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے حُسنِ کلام کی ہدایات پر عمل کرنا ناگزیر ہے۔

آخرت، یعنی جنت میں اس سفر کی غایت الغایات یہ ہے کہ اہلِ آرزو اپنے الٰہ جمیل کی ہم نظری و ہم کلامی کی نعمت عظمیٰ سے ہمیشہ بہرہ یاب ہوتے رہیں۔ وہاں بھی اس سفر الی اللہ میں ثابت قدم رہنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا حُسنِ کلامِ آخر ہو گا۔

28 14 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ

کیا تم نے ان لوگوں (= اکابر و سادات) کے احوال و ظروف میں تفکر بالحق نہیں کیا، جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں (نمبر ۱۳) (یعنی اللہ تعالیٰ کے حُسنِ کلام اور نظامِ حیات کلی وغیرہ وغیرہ) کی قدر و پذیرائی کرنے کے بجائے، ان کی ناقدری کی؛ نیز اپنے افرادِ قوم کو (اپنی قیادت میں) ہلاکت و بربادی کے گھر (شر مآب House of Perdition) جا اُتارا؟

حواشی نمبر ۱۳- نعمت اللہ : اسم جنس ہے، اس لیے اس کا ترجمہ جمع کیا گیا ہے۔

29 14 جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ

یعنی جہنم میں، جہاں ان کو داخل ہونا پڑے گا، اور وہ (سفرِ زندگی کی آخری) بھیانک اور اندوہناک منزل (Last dreadful and grievous destination) ہے۔

30 14 وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ

علاوہ بریں، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ہمسر و سہیم ٹھیرا لیے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہِ راست سے بھٹکا دیں۔ اُن کو (انتباہ کے طور پر) بتادو کہ کچھ وقت کے لیے عیش و عشرت کر لو (You may enjoy yourself for a while) (لیکن تم چونکہ جہنم کی راہوں پر سفر کر رہے ہو، لہٰذا) تمھارا سفر زندگی آخری منزل (Last destination) دوزخ ہوگی۔

31 14 قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ

(میرے نبیؐ !) میرے بندوں کو جو ایمان لائے ہیں، یعنی جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے نظامِ حیاتِ کلی کو تسلیم بالیقین کیا ہے، نصیحت کرتے رہیں کہ صلوٰۃ قائم کرتے رہیں، اور ہم نے جو مال و دولت وغیرہ ان کو عطا کیا ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں (نمبر ۱۴) پوشیدہ اور کھلم کھلا (Secretly and publicly) خرچ کرتے رہیں، اس سے پہلے کہ وہ دن، یعنی روزِ (حساب و جزا)آجائے، جس میں لین دین (Mutual bargaining) ہوگا نہ دوستی ہی کام آئے گی (نمبر ۱۵)۔

حواشی نمبر ۱۴-یُنْفِقُوْا کا مطلب عموماً یہ ہوتا ہے : اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، یعنی اس کے بندوں کی کفالتِ کلی، حاجت روائی و مشکل کشائی، نیز نظامِ اسلام کے استحکام و دفاع اور قرآن کے علوم کی تعلیم و تبلیغ کے لیے مال و دولت خرچ کرنا۔

نمبر ۱۵- خط کشیدہ کلام ان سے باطل عقائد کی تردید ہو جاتی ہے کہ برگزیدہ ہستیوں سے محبت و مودت رکھنے سے (اور ان کی شفاعت سے) انسان کی نجات ہو جائے گی، چاہے وہ ظالم و مشرک اور مجرم و گناہگار ہی کیوں نہ ہو۔

32 14 اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ

یہ اللہ ہی ہے جس نے فلکی کروں یا آسمانوں اور ارضی کرے یا زمین کو (چھے ادوار میں) تخلیق کیا (Created) ہے، اور وہی بلندی یعنی بادلوں سے پانی برساتا ہے، جس کے ذریعے وہ (زمین سے) ثمرات (نمبر ۱۶) یعنی ہر قسم کے ماکولات و مشروبات (Eatables and drinks) نکالتا ہے، جو تمھاری روزی (Sustenance) کا سامان ہیں۔ اُسی نے کشتیوں اور جہازوں کو تمھاری خدمت میں لگایا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے قانونِ طبیعی کے مطابق دریاؤں اور سمندروں میں چلتے ہیں؛ نیز اُس نے چشموں، دریاؤں، وغیرہ وغیرہ کو تمھارے فائدے کے لیے اپنے قانونِ طبیعی کا پابند کر دیا ہے۔

حواشی نمبر ۱۶- ثمرٰت: عربی لُغت میں اس کے معنی ہر قسم کے پھل، اناج، ترکاریاں، دالیں اور پینے کی چیزیں (Drinks) اور رس، عرق یا افشردہ (Juices) ہیں، بالفاظ دیگر، ماکولات و مشروبات۔

33 14 وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ

نیز اُس نے سورج اور چاند کو جو مستقلاً (Constantly) ایک رفتار سے اپنے مدار (Orbit) پر چلتے رہتے ہیں، تمھاری خدمت کرنے پر مامور کر دیا، اور شب و روز کو بھی تمھارے فوائد کے لیے اپنے قانونِ طبیعی کا پابند کر دیا ہے۔

34 14 وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ

غرضیکہ، اُس نے تمھیں حیاتِ طیبہ بسر کرنے کے لیے جو بھی اور جس قدر غذائی اور دیگر نعمتیں درکار و مطلوب تھیں، تمھیں فراہم کر دیں (اور وہ اس قدر زیادہ بلکہ بے قیاس ہیں کہ) اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا (Count) چاہو تو اُن کا احاطہ نہ کر سکو گے۔ لیکن اس کے باوصف، انسان، بشمول مساوی پیداواری حق، دوسروں کے انسانی یا بنیادی حقوق غصب و سلب کرنے والا ستمگر اور کفرانِ نعمت کرنے والا شکر ناگزار ہے۔

35 14 وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ

الْاَصْنَامَ

اور (یہ واقعہ بڑا ہی اہم اور بصیرت افروز ہے کہ) جب ابراھیم نے دُعا کی تھی: "پروردگارا! اس بے برگ و گیاہ شہر (نمبر ۱۷) (مکہ مکرمہ) کو جائے امن بنادے، اور مجھے اور میری اولاد (Descendants) کو اصنام، یعنی بتوں اور معبودانِ باطلہ کی پرستش و بندگی سے گریزاں رکھنا (نمبر ۱۸)۔

حواشی نمبر ۱۷- البَلَد اور مصر میں یہ فرق ہے کہ بے برگ و گیاہ شہر کو بَلَد اور زرخیز و آباد شہر کو مصر کہتے ہیں۔

نمبر ۱۸- یہ شیطان ہے جس کی وسوسہ اندازی اور جمالیاتی فریب کاری کے ذریعے انسان اصنام کی پرستش و بندگی کرتا ہے، اور شیطان ہر انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا رہتا ہے، لہٰذا اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا ہر فردِ بشر پر لازم ہے، چاہے وہ برگزیدہ ہی کیوں نہ ہو۔

36 14 رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ

فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بارِ الٰہا! ان معبودانِ باطلہ نے بنی نوعِ انسان میں سے بہتوں کو راہِ راست سے بھٹکا دیا ہے (Have led astray many among mankind)۔ پس جو (لوگ ان سے منہ موڑ کر) میری پیروی کریں گے، وہ مجھ سے ہوں گے، یعنی میرے ہم مشرب و ہم کیش ہوں گے؛ لیکن جو میری نافرمانی کریں گے (تو اُن کا معاملہ تیرے اختیار میں ہے، کیونکہ تُو اُن کا خالق و پروردگار ہے) اور تُو بلاشبہ سیّآت کو محو کرنے اور ان سے محفوظ رکھنے والا- حد درجہ ترس کھانے، درگزر کرنے، دلدّر دُور کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

37 14 رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

يَشْكُرُوْنَ

پرودگارا! میں نے اپنی کچھ اولاد (Posterity) کو تیرے بیت الحرام (Holy House یا خانہ کعبہ) کے قریب بے آب و گیاہ وادی میں جہاں زراعت نہیں ہوتی، لا بسایا ہے۔ بارِالٰہا! مقصد یہ ہے کہ وہ نظامِ صلوٰۃ قائم کریں (نمبر ۱۹)۔ تُو انسانوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے (تاکہ وہ بھی نظامِ صلوٰۃ کے مادی و معنوی فوائد سے مستفید ہوں)، اور (اس ارضی پیداوار سے محروم علاقے میں) ان کو ماکولات و مشروبات سے روزی دے تاکہ وہ روزی سے مطمئن ہو کر تیرے لیے جذباتِ تشکر کے ساتھ نظامِ صلوٰۃ کو قائم رکھیں۔

حواشی نمبر ۱۹ - اقامتِ صلوٰۃ سے مراد بنی نوع انسان کے لیے نظامِ صلوٰۃ قائم کرنا ہے (نظامِ صلوٰۃ کی تفصیل کے لیے حسن قرآن کا مقدمہ ملاحظہ فرمائیں۔

38 14 رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ

پرورد گارا! جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں تُو سب کچھ جانتا ہے (اس لیے کہ تُو عالم الغیب والشھادۃ ہے، لہٰذا) زمین اور آسمانوں میں کوئی (مادی اور لطیف) چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ ہو۔

39 14 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ

(اور حضرت ابراھیمؑ نے مزید کہا): تعریف و ستائش اور تشکر و سپاس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جس نے بُڑھاپے میں مجھے اسمٰعیل اور اسحٰق (دو فرزند) عطا فرمائے ہیں۔ یقینا میرا پروردگار دُعائیں (نمبر ۲۰) سُننے والا (اور قبول کرنے والا) ہے۔

حواشی نمبر ۲۰ - دُعائیِ اسم جنس کے طور پر استعمال ہوا ہے، لیکن ترجمہ جمع میں کیا ہے۔

40 14 رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ

پرورد گارا! مجھے نظامِ صلوٰۃ قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی لوگوں کو ایسا بنانا! بارِالٰہا! میری آرزو قبول (نمبر ۲۱) فرمانا۔

حواشی نمبر ۲۱ - دل کی آرزو لبوں پر آئے تو دُعا کہلاتی ہے۔

41 14 رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

پروردگارا! اس روز جب بیباق کیا جائے گا، میری اور میرے والدین کی، نیز ان سب کی جنھوں نے تیرے نظامِ اسلام کو تسلیم بالیقین کیا ہے، مغفرت فرمانا، یعنی ہم سب کی سیّآت محو کر کے ہمیں بخش دینا۔

42 14 وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۭ۬ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ

یہ مشرک و ستمگر لوگ جو کارستانیاں کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہر گز ان سے غافل نہ سمجھو۔ وہ تو (اپنے قانونِ امہال کے مطابق) انھیں اُس دن تک کے لیے مہلت دے رہا ہے، جس میں آنکھیں (مارے دہشت کے) پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

43 14 مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـــِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ

(سراسیمگی کا یہ عالَم ہو گا کہ) بدحواسی میں منہ اُٹھائے بھاگے چلے جائیں گے۔ ان کی نگاہیں لَوٹ کر ان کی طرف نہ آئیں گی، او ران کے دل (اُمید وغیرہ سے) خالی ہوں گے۔

44 14 وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ

سُنو! (میرے نبیؐ اور مسلمانو!) افرادِ نسلِ انسانی کو اس روزِ (قیامت) سے متنبہ کر و جب (ان کے اعمالِ سُوء کی پاداش میں) ان پر عذاب مسلط ہو گا۔ یہ دیکھ کر وہ لوگ جنھوں نے شرک اور ستم کیا ہو گا، التجا کریں گے: ''ہمارے پروردگار! ہمیں کچھ مدت کے لیے اور مہلت (Respite) دے۔ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور تیرے رسولوں کا اتباع کریں گے (We would follow your apostles)۔ اس پر انھیں جواب دیا جائے گا کہ کیا اس سے پہلے تم قسمیں کھا کھا کر نہیں کہتے تھے کہ ہم پر کبھی زوال نہیں آئے گا، یعنی ہم کبھی فنا نہیں ہوں گے؟

45 14 وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ

تم اس کی سکونت گاہوں (Dwellings) میں سکونت اختیار کر چکے تھے، جن لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم و ستم کیا تھا، یعنی اُنھیں رہینِ خوف و حُزن بنالیا تھا، حالانکہ تم پر واضح کر دیا گیا تھا کہ ہم نے (اپنے قانونِ مُجازات کے مطابق) ان کا کیا حشر کیا تھا؛ نیز تمھارے فائدے (Behoof) کے لیے طرح طرح کی مثالیں بھی بیان کر دی تھیں (لیکن پھر بھی تم نے عبرت نہ پکڑی)۔

46 14 وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ

ان ظالموں نے (اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کلی اور رسولوںؑ کے خلاف) بڑے زور کی چالیں چلیں، لیکن ان کی ہر چال اللہ تعالیٰ کی نظر میں تھی (ناکام ہوئی)؛ حالانکہ ان کی چالیں ایسی (سحر انگیز) تھیں کہ پہاڑوں کو ہلا کر رکھ دیں (لیکن ہمارے رسولوںؑ اور مؤمن بندوں کو متزلزل نہ کر سکیں)۔

47 14 فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ

ایسا کبھی خیال نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف کرے گا (بلکہ ہر حال میں وہ اپنا وعدہ وفا کرتا ہے)۔ یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ مُکافاتِ عمل غالب آنے والا۔ظالموں کو قرارِ واقعی سزا دینے والا ہے۔

48 14 يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

(اس شکیب رُبا و زہرہ گداز دن کا تصور کرو) جس روز یہ زمین (Earth) کسی اور زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمانوں کو بھی تبدیل کر دیا جائے گا۔ پھر کُل افرادِ نسلِ انسانی (Mankind)، اپنے ظاہری و باطنی احوال وظُروف کے ساتھ) یکتا و صاحبِ سطوت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

49 14 وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ

اور اُس روز مجرموں (یعنی مشرکوں، کافروں، انسانی حقوق غصب و سلب کرنے والوں، ظالموں، گناہگاروں، نیز وقت کے فرعونوں، ہامانوں، قارونوں اور آزروں) کو اکٹھے زنجیروں میں بندھے ہوئے دیکھو گے۔

50 14 سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ

اُن کے لباس تارکول، گندھک وغیرہ کے ہوں گے اور ان کے چہروں پر آگ چھائی ہوگی (یہ سب ان کے اعمالِ سُوء کا نتیجہ ہوگا)۔

51 14 لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

تاکہ اللہ تعالیٰ (اپنے قوانینِ مُکافاتِ عمل اور سعی واکتساب کے مطابق) ہر شخص کو جو اُس نے حسنات یا سیّآت سے کمایا ہے، اس کا صلہ دے۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اعمال کا حساب چُکانے والا ہے۔

52 14 هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

یہ قرآن حکیم کل بنی نوعِ انسان کے لیے دعوت حق ہے تاکہ ان کو اس سے متنبہ کیا جائے اور انھیں اس حقیقت کا علم ہو جائے کہ یقینا فقط اللہ تعالیٰ ہی معبود و حکم یکتا ہے (اور کوئی نہیں)؛ نیز اہلِ عقلِ سلیم اس سے عبرت و حکمت حاصل کریں گے۔

سورہ الحجر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 15 الٓرٰ ۟ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ وَقُرۡاٰنٍ مُّبِيۡنٍ

(ربِ رحمٰن کا ارشاد ہے) : الف لام را۔ یہ آیات (جو میرے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات پر مشتمل ہیں، میری (کتاب اور قرآن (نمبر ۱) کی ہیں، جو ان کو واضح و بلیغ طور پر بیان کرنے والا ہے (اصطلاح قرآنی میں ان کی احسن، یعنی جامع و مانع تفسیر ہے؛ الفرقان ۲۵:۳۳)۔

حواشی نمبر ۱۔ الکتاب اور قرآن رب رحمٰن کی ایک ہی وحی و تنزیل کے دو نام ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی و تنزیل ہوتی تھی، وہ ملفوظی و مکتوبی تھی، اس وحی کی طرح نہیں تھی، جو نحل یا شہد کی مکھی پر ہوتی ہے۔

الکتاب و قرآن کے الفاظ میں یہ بصیرت افروز نکتہ بھی مضمر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ آخری کتاب ہر زمان و مکان میں مخطوطوں، نسخوں، پاروں وغیرہ وغیرہ کی شکل میں کثرت سے اس کی اِشاعت ہوگی۔ اسی طرح یہ انتہائی کثرت سے حفظ کی جائے گی اور پڑھی جائے گی، اسی لیے قرآن سے موسوم کی گئی ہے۔

2 15 رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ كَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ

اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کو ماننے سے انکار کرنے والے (مسلمان ہوں یا غیر مسلمان، جب اپنے اعمالِ سُوء کا انجام دیکھیں گے تو (حسرت سے آرزو کریں گے کہ کاش ہم (سچے) مسلم ہوتے، یعنی اللہ تعالیٰ کے کل قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کو تسلیم بالیقین کر کے ان پر عمل کرنے والے ہوتے۔

3 15 ذَرۡهُمۡ يَاۡكُلُوۡا وَيَتَمَتَّعُوۡا وَيُلۡهِهِمُ الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ

ان (سگانِ دُنیا) کو خور و نوش اور عیش و عشرت کرنے دو، نیز باطل اُمید ان کو بہلاوے دیتی رہے (عنقریب ان کو (اپنے تغافلِ مجرمانہ کا مآل) معلوم ہو جائے گا۔

4 15 وَمَاۤ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعۡلُوۡمٌ

لٰہذا ہم نے کسی قوم کو عین اس وقت بن آئی موت (Sudden death) مرنے دیا ہے جب (ہمارے قوانینِ استبدال و استخلاف اور احترامِ آرزو کے مطابق) اس کی ہلاکت شُدنی ہو چکی تھی (نمبر ۲)۔

حواشی نمبر ۲- یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں (= انسانوں) کا بالخصوص ربِّ رحمٰن و رحیم ہے، لٰہذا ان سے غایت درجہ محبت و شفقت رکھتا ہے۔ یہ اس کی غیر مبدل سنتِ حسنہ ہے کہ وہ اپنے قوانینِ مجازات و احترامِ آرزو اور قانونِ استبدال و استخلاف کے مطابق کسی مُردہ دل قوم کو صرف اُسی صورت میں اور اُسی وقت بن آئی موت مرنے دیتا ہے، جب اس میں اپنے حد سے زیادہ جرم و ظلم کے نتیجے میں مزید جینے کی سچی آرزو نہیں رہتی؛ دوسرے، اس کے زندہ رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ چونکہ غیب کا علم رکھتا ہے، لٰہذا اُسے ہر قوم کی اجل یا بن آئی موت کی ساعتِ معینہ (Ordained moment) کا علم ہوتا ہے۔

5 15 مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

(یہ بات یاد رہے کہ) کسی قوم میں بن آئی موت کی ساعتِ معینہ سے پہلے ہلاک ہو جانے کا مقدور ہے نہ بعد میں (وجہ یہ ہے کہ قوانینِ الٰہیہ اٹل ہیں)۔

حواشی نمبر ۳- قوانینِ الٰہیہ کے لیے دیکھیے مقدمہ حُسنِ قرآن۔

6 15 وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ

اور (مشرکوں اور کافروں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بانداز تحقیر و استہزاء مخاطب کر کے) کہا: "اے وہ شخص جس پر "الذکر" یعنی یاد دہانی کرانے والے قرآن (نمبر ۴) نازل ہوا ہے، یقیناً تُو دیوانہ (Insane) ہے۔

حواشی نمبر ۴ - الذّکر سے مراد یہ ہے کہ بنی نوع انسان نے روزِ الست ویلی اللہ تعالیٰ کی توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت کا جو اقرار کیا تھا، اس کی یاد دہانی کرانے والا قرآن حکیم۔

7 15 لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

اگر تُو سچوں میں سے تھا (یعنی اگر تو سچا نبی ہے) تو ایسا کیوں نہیں کرتا کہ ہمارے پاس فرشتے (Angels) لے آئے؟

8 15 مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ

(انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ) ہم فرشتے صرف اور فقط کسی غایتِ حقیقی (Real purpose) کے لیے نازل کیا کرتے ہیں اور (اگر ہم نے فرشتوں کو نازل کیا تو پھر ان کا کام تمام ہو جائے گا اور) اُنھیں ہر گز مہلت (Respite) نہیں دی جائے گی۔

9 15 اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

(ربِّ رحمٰن کس شانِ جلالت (نمبر ۴) و قدرت (نمبر ۵) سے اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت کے شاہکاروں میں اس حقیقت کا ایقان پیدا کرنے کی خاطر فرماتے ہیں) : ہم نے اس الذکر، یعنی قرآن حکیم (نمبر ۶) کو پیغمبر اعظم و آخرؐ کے قلبِ مبارک پر بذریعۂ وحی) نازل فرمایا، اور ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں (تا کہ یہ لفظی، موضعی اور معنوی تحریف اور زمانے کے دستبرد سے مصئون اور قائم و دائم رہے؛ نیز اس کا کثرت سے ذکر ہوتا رہے، یعنی یہ کثرت سے پڑھا اور لکھا جائے) (نمبر ۷)۔

حواشی نمبر ۴ - جلالت (Sublimity)، نمبر ۵ - قدرت (Over-whelming might)

نمبر ۶ - الذِّکر کی اصطلاح کا استعمال یہاں اعجازاتِ قرآن میں سے ہے۔ دلیل یہ ہے کہ یہ اصطلاح اس جگہ گنجینۂ معانی بن گئی ہے۔ مثال کے طور پر، الذّکر سے یہاں مُراد قرآن حکیم ہے؛ اور قرآن کے معانی ہیں بار بار اور بکثرت پڑھی جانے والے کتاب؛ نیز جس کتاب کا چرچا اقصائے عالم میں خوب ہو اور ہمیشہ ہوتا رہے۔ علاوہ ازیں، قرآن مجید اس لحاظ سے بھی الذِّکر ہے کہ یہ بنی نوع انسان (Mankind) کو اس واقعیت کی یاد دلاتا ہے کہ عالمِ دہر میں جملہ نفوسِ انسانی نے روزِ الست و بلیٰ ربُّ العٰلمین کے استفسار کے جواب میں اُس کی توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت کا اقرار کیا تھا اور اس کی شہادت بھی دی تھی۔

نمبر ۷ - چودہ سو برس پہلے قرآن مجید نے یہ دعویٰ کیا تھا، جو سچا ثابت ہوا ہے۔ اس کے باوجود منکرانِ قرآن کا قرآن مجید کو من جانب اللہ تسلیم نہ کرنا، ظلمِ عظیم و جہلِ مرکب نہیں تو کیا ہے؟

10 15 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ

اور (اے پیغمبرؐ! یہ تاریخی واقعیت ہے کہ) ہم نے آپ سے پہلے بھی (ماضی میں) گذشتہ گروہوں میں رسول بھیجے تھے۔

11 15 وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اُن کے پاس کوئی رسول آیا ہو اور اُنھوں نے اس کو ہدفِ استہزاء نہ بنایا ہو، یعنی انھوں نے اس کی ضرور ہنسی اُڑائی (They did mock him)۔

12 15 كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ

ایسا کرنا، ہمارے قانونِ احترامِ آرزو کی رُو سے مجرموں کے دلوں میں کُھب جاتا ہے، یعنی پیغمبروں کی ہنسی اُڑانا مجرموں کا شعار بن جاتا ہے۔

13 15 لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ

ایسے مجرم اس (قرآن) پر ایمان لانے والے نہیں، اس لیے کہ متقدمین (The ancients) کی یہی روشِ فکر و عمل رہی ہے۔

14 15 وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ

اور اگر ہم ان کے لیے (معجزے کے طور پر) آسمان کا کوئی دروازہ کھول بھی دیں، یعنی اُن کے لیے اُوپر جانے کا راستہ بنا بھی دیں، پھر روزِ روشن میں اس میں چڑھنے بھی لگ جائیں۔

15 15 لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ

تو (ایمان لانے کے بجائے یہی) کہیں گے کہ یقینا ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم سب لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے (We have been bewitched people)۔

16 15 وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ

اور ہم ہی نے آسمان، یعنی اوپر فضا میں بروج (Bastions یا The Signs of the Zodiac) بنائے اور اُنہیں اہلِ نظر کے لیے مزین کر دیا (نمبر ۸) (Made them picturesque)۔

حواشی نمبر ۸-اس آیۂ جمیلہ سے مقصود ایک طرف اللہ تعالیٰ کی کریمانہ جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت کی جانب توجہ دلانا اور دُوسری طرف نجوم پرستی اور جوتش (Astrology) کی تردید کرنا ہے۔

17 15 وَحَفِظۡنٰهَا مِنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍۙ

اور نظامِ بروج کو ہر مردود و سرکش و شیطان یا ہر عُنصر افلاکی (Celestial element) کی خلل اندازی) سے محفوظ و مصئون کر دیا ہے۔

18 15 اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيۡنٌ

پھر بھی اگر ان میں سے کوئی اس نظام میں خرابی پیدا کرنے لگتا ہے (نمبر ۹) تو (اُسے ایسا کرنے سے باز رکھنے اور مار بھگانے کے لیے خود بخود) ایک شعلۂ درخشاں اس کے پیچھے لپکتا ہے۔

حواشی نمبر ۹- اِسۡتَرَقَ السَّمۡعَ: عربی محاورے میں اس کے معانی ہیں: کسی جگہ یا نظام میں خرابی پیدا کرنا۔

19 15 وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا وَاَلۡقَيۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ

اور (یہ ہماری جمالیاتی۔ اِرتقائی تخلیقی فعلیت کا اعجاز ہے کہ) ہم نے مُدوّر کُرۂ ارض کو پھیلا دیا، اور اس میں گراں ڈیل پہاڑ اُستوار کر دیے؛ نیز اس میں ہر قسم کی چیزیں ارتقائی و جمالیاتی انداز میں پیدا کیں، جو (اپنے قد و قامت، احوال و ظروف اور افادی اقدار کے اعتبار سے) متوازن و زیبا (Balance and beautiful) ہیں۔

20 15 وَجَعَلۡنَا لَـكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ وَمَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ بِرٰزِقِيۡنَ

اور اس زمین میں تمھارے لیے اور ان مخلوقات کے لیے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے ہو، معیشت کے وسائل (Means of sustenance) فراہم کر دیے ہیں۔

21 15 وَاِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآٮِٕنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ

اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ہمارے پاس لامتناہی ذخیرے (Inexhaustible treasures and sources) نہ ہوں، لیکن ہم اُسے (مخلوقات کی حاجت و سہولت کے مطابق) موزوں و معین مقدار ہی میں نکالتے اور اُتارتے ہیں (نمبر ۱۰)۔

حواشی نمبر ۱۰ - اس آیۂ فکر انگیز کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کا اپنی نعمتوں سے مخلوقات کو بتدریج ضرورت کے مطابق مستفید کرنا، جیسے پودوں اور درختوں کو ایک ہی بار نہیں، بلکہ بتدریج بار آور کرنا؛ بارش کا بتدریج برسانا وغیرہ وغیرہ۔

22 15 وَاَرۡسَلۡنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَيۡنٰكُمُوۡهُ‌ۚ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ لَهٗ بِخٰزِنِيۡنَ

اور ہم بر آور ہوائیں (Fecundating winds)، یعنی آبی بخارات سے لدی ہوئی ہوائیں) چلاتے ہیں، پھر ان بادلوں یا اُوپر بلندی سے برساتے ہیں، پھر اس پانی سے تمھیں سیراب کرتے ہیں۔ دیکھو! ان آبی ذخائر (جیسے بحر و دریا، ندیوں، جھیلوں، نہروں، چشموں وغیرہ وغیرہ) کو جمع کر کے رکھنے والے تم تو نہیں ہو (بلکہ ہم ہیں)۔

23 15 وَاِنَّا لَـنَحۡنُ نُحۡىٖ وَنُمِيۡتُ وَنَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ

اور صرف ہم ہی ہیں جو اپنے قوانین کے مطابق زندگی اور موت دیتے ہیں (نمبر ۱۱)؛ اور ہم ہی (حقیقت میں) وارث (Inheritors) ہیں۔

حواشی نمبر ۱۱ - موت سے مراد جسم و جاں کی موت بھی ہو سکتی ہے اور معنوی یا رُوحانی موت بھی۔ اس آیۂ بصیرت افروز کا ایک معنیٰ یہ بھی ہے کہ فقط تنہا اللہ تعالیٰ ہی اپنے قوانینِ طبیعی و مابعد الطبیعی اور قانونِ تدبیری کے مطابق نظامِ حیات و ممات چلا رہا ہے۔ چنانچہ اس کے سوا کوئی اور اس میں دخل نہیں دے سکتا۔ علاوہ بریں، انسان تنہا اور خالی ہاتھ دُنیا سے رخصت ہوتا ہے، اور جو کچھ چھوڑ جاتا ہے، رب العزت اپنے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق کسی کو اس کا وارث بناتا ہے۔

24 15 وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ

اور یقیناً ہم تمھارے اسلاف (کے احوال و سیر (نمبر ۱۲) کا بھی علم رکھتے ہیں اور ہمیں بعد میں آنے والوں کے احوال و سیر کا بھی علم (نمبر ۱۳) ہے۔

حواشی نمبر ۱۲ - سیر: سیرت کی جمع۔

نمبر ۱۳- اس آیۂ فکرانگیز کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ عالم الغیب والشہادۃ ہے، اپنے ان سب بندوں کو جانتا ہے جو خیرات و حسنات کے حصول کے لیے دُوسروں کی بہ نسبت جلد اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس ضمن میں ان سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اول الذکر کو قرآن حکیم نے سابقون سے تعبیر کیا ہے (المؤمنون ۶۱ : ۲۳)۔

25 15 وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحۡشُرُهُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ

دیکھو! یقین مانو کہ تمھارا پروردگار و آقا ہی ہے جو (بروزِ قیامت جزا دینے کے لیے) ان سب کو یکجا اکٹھا کرے گا۔ بلا شبہ وہ دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سرانجام دینے والا- علم کلی رکھنے والا ہے۔

26 15 وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ‌ۚ

اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے انسان کو (اپنی جمالیاتی وارتقائی اور تنزویجی و غایتاتی تخلیقی فعلیت کے مطابق ساحلِ بحر کے نزدیک) متغیر و سیاہ کھنکھناتے سڑے گارے سے پیدا کیا ہے (نمبر ۱۴)

حواشی نمبر ۱۴- تخلیقِ انسان سے متعلق تفصیلات کے لیے دیکھیے مترجم کی کتاب سرگذشتِ فلسفہ، حصہ اول ص ۳۸۲ بعد۔

27 15 وَالۡجَآنَّ خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ

نیز اس سے پہلے ہم (جنات کو اپنی تخلیقی سنت کے مطابق) آتشِ سوزاں (Scorching fire) سے تخلیق کر چکے تھے۔

حواشی نمبر ۱۵- جنات (Jinn) بنی نوعِ انسان سے مختلف اور مشخص غیر مرئی (Invisible) مخلوق ہے۔

28 15 وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌ ۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ

پھر جب تیرے پروردگار نے ملائکہ یا فرشتوں سے فرمایا: میں متغیر و سیاہ، کھنکھناتے، سڑے گارے سے بشر کی تخلیق کرنے والا ہوں۔

29 15 فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ

پھر جب میں اُسے سر و قد یا راست قامت (Straight or upright) بنالُوں (نمبر ۱۶) اور اپنی رُوح، یعنی نفسِ صفاتیہ (Spirit of Attributes) میں سے (اس کے ظرف کے مطابق) اُس میں ودیعت کر دُوں تو اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا۔

حواشی نمبر ۱۶۔ سَوَّیْتُہٗ کی اصطلاح کے معانی ہیں: جب ناممکمل اِنسان اللہ تعالیٰ کی تخلیقی سنت کے مطابق درجہ بدرجہ اپنی خلقی تحسین و تکمیل کرکے راست قامت بن جائے۔ایسے انسان کے لیے اُس نے بَشَرًا سَوِیًّا کی تعبیر اختیار کیا ہے (مریم ۱۷:۱۹)۔

30 15 فَسَجَدَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَۙ

چنانچہ (امتثالِ امر میں) سب کے سب فرشتوں نے اجتماعی طور پر سر تسلیم خم کر دیا، یعنی اس کی علمی فضیلت اور حقِ خلافت کو تسلیم کر لیا۔

حواشی نمبر ۱۷۔ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ۔قرآنِ حکیم کی یہ ترکیبِ لفظی اُس کا اعجازِ بلاغت ہے جس سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ ملائکہ اور رُوح زوجین ہیں، اور ان سب کو یہ حکم دیا تھا۔

31 15 اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ

بجز ابلیس کے؛ جس نے انسان کی علمی فضیلت و حق خلافت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

32 15 قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے پوچھا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تُو نے (فرشتوں کی طرح) انسان کی علمی فضیلت اور حق خلافت کو تسلیم نہیں کیا؟

33 15 قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

اُس نے جواب دیا: مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں بشر کی علمی فضیلت اور حق خلافت کو تسلیم کروں، جسے تُو نے متغیرہ و سیاہ کھنکھناتے سڑے گارے سے تخلیق کیا ہے۔

34 15 قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۙ

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: تُو اس (زمرہ ملائکہ) سے نکل جا، اس لیے کہ تُو راندۂ درگاہ ہو گیا ہے (You are outcast)، یعنی تُو میرے قرب و رضوان اور رحمت و مغفرت سے محروم ہو گیا ہے۔

35 15 وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

نیز تُو روزِ جزا (Day fo Judgement) تک معلون رہے گا (You shall remain accursed)، یعنی تُو میرے قرب و رضوان اور رحمت و مغفرت سے محروم رہے گا۔

36 15 قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

اِس پر ابلیس نے عرض کیا: پروردگارا! مجھے انسان کے روزِ نشاۃِ ثانیہ، یعنی مُردوں کے دوبارہ زندہ ہونے تک مہلتِ زندگانی دے (Reprieve me till the Day of Resurrection)۔

37 15 قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ

ارشاد ہوا: ''جا! تُو مُہلت (Respite) دیے جانے والوں میں سے ہے''۔

38 15 اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ

ساعتِ معینہ (Decreed Hour) تک، یعنی روزِ قیامت تک۔

39 15 قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ

ابلیس بولا: پروردگارا! بدیں وجہ کہ تُو نے مجھے (عمداً) گمراہ کیا ہے، میں اب دُنیا میں بنی نوعِ انسان کو (ان کے مشرکان عقائد و رسوم، اعمالِ سُوء، غیر فطری و قبیح اور حرام خواہشات و اشیاء، الغرض سیّآت کو اپنی وسوسہ اندازی اور جمالیاتی فریب کاری سے) حسین بنا کر دکھاؤں گا، اور اس طرح ان سب کو ورغلا کر (Seduce) گمراہ کروں گا۔

حواشی نمبر ۱۷- یہ آیۂ سبق آموز حاسد و متکبر ابلیس کے ذہنی التباس، باطل استدلال اور عداوتِ انسان کی آئینہ دار ہے۔ اس موضوع پر دیکھیے مترجم کا رسالہ (Treatise) شیطان کا جمالیاتی فریب، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور۔

40 15 اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ

بجز ان میں سے جو تیرے مخلص، یعنی موحد و وفادار اور سچے بندے ہوں گے (ان کو ورغلا نہیں سکوں گا) (نمبر ۱۸)۔

حواشی نمبر ۱۸- اس سے مستنبط ہوا کہ شیطان کی پیروی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے نہیں ہوتے؛ شیطان کے جمالیاتی فریب اور بہکاوے سے محفوظ رہنے کے لیے انسان کا مخلص بندۂ اِلٰہ ہونا ناگزیر ہے۔

41 15 قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَىَّ مُسۡتَقِيۡمٌ

(ابلیس کی یہ بات سُن کر) اللہ تعالیٰ نے (اِنسان کو اس اصل الاُصول سے) آگاہ کیا کہ یہ راہِ اخلاص ہی یعنی اِس راہِ اِخلاص پر سفرِ زندگی کرنے والے ہی اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ سکتے ہیں، جو میری جنتِ قرۃ العین اور جائے لِقا ہے۔

42 15 اِنَّ عِبَادِىۡ لَـيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡغٰوِيۡنَ

(اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے مزید فرمایا:) یقیناً میرے جو (مُخلص) بندے ہیں، ان پر تیرا بس نہیں چلے گا، البتہ اُن پر چلے گا جو راہِ راست چھوڑ کر تیرے کہنے پر لگیں گے۔

43 15 وَاِنَّ جَهَـنَّمَ لَمَوۡعِدُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ

اور جہنم یقیناً ان سب کی جائے وعید ہے۔ دُوسرے لفظوں میں، وہ یقیناً جہنم میں جائیں گے، جس کی وعید ان کو دی جاتی رہی ہے۔

44 15 لَهَا سَبۡعَةُ اَبۡوَابٍ‌ لِكُلِّ بَابٍ مِّنۡهُمۡ جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ

جہنم کے سات دروازے یا طبقے ہیں (نمبر ۱۹)، ان (گمراہ و متبعینِ شیطان) میں سے ہر ایک فرقے کے لیے ایک طبقہ مخصوص ہے (ان کے اعمال کی نوعیت کے مطابق)۔

حواشی نمبر ۱۹- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ابوابِ جہنم سے مراد طبقاتِ جہنم ہیں نہ کہ دروازے۔ ان طبقوں کے نام یہ ہیں: جہنم لظیٰ، حُطمۃ، سَعیر، سَقَر، جحیم، ھاویہ (تفسیر ابن جریر)۔

45 15 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍؕ

(بخلاف اس کے) متقین، یعنی اہلِ آرزو و خشیت باغوں اور جاری چشموں یا آبِ رواں کے درمیان سدا رہیں گے (نمبر ۲۰)۔

حواشی نمبر ۲۰- جنت قرۃالعین کے حسین و رُوح افزا مناظر اور نظاروں سے جمالیاتی مسرت (Aesthetic bliss) حاصل کرتے ہوئے متقی سدا عالمِ کیف و سرور میں زندگی کریں گے۔

46 15 اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ

(اُن سے کہا جائے گا) طمانیت و سلامتی اور امن و امان کے ساتھ ان (چشموں والے بہشتی باغوں) میں داخل ہو جائو (نمبر ۲۱)۔

حواشی نمبر ۲۱- یہ آوازِ فردوسِ گوش ان کے پروردگار کی ہوگی، جو ہر اہلِ آرزو و خشیت کو فرداً فرداً دی جائے گی (الفجر ۸۹:۲۸-۳۰)۔

47 15 وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ

نیز اُن کے سینوں، یعنی دلوں سے ہر قسم کی کدورت (Rancor، جیسے عصبیت، حسد، کینہ، عداوت وغیرہ وغیرہ) نکال دیں گے، (نتیجۃً) وہ بھائیوں کی طرح (اُخوت و محبت کے جذبات کے ساتھ شان و شوکت سے نفیس) تختوں پر (محفل جمائے) ایک دوسرے کے آمنے سامنے رونق افروز ہوں گے۔

48 15 لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ

وہاں اُنھیں افسردگی، رنجوری یا تکلیف چھُو تک نہیں سکے گی اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے ہی جائیں گے، یعنی وہ جنت میں ہمیشہ ہشاش بشاش زندگی کریں گے۔

49 15 نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(اے پیغمبرؐ) میرے بندوں کو آگاہ کردو کہ میں اللہ بلاشبہ سیّآت محو کرنے اور ان سے تحفظ دینے والا - بے حد ترس کھانے، عفو و درگزر کرنے اور بار بار رحمت ارزانی کرنے والا ہوں۔

50 15 وَاَنَّ عَذَابِیۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِیۡمُ

نیز (اُنھیں اس سے بھی متنبہ کر دو کہ) میرے قانونِ مکافاتِ عمل کا عذاب بھی بلا شبہ کربناک عذاب (Dolorous doom) ہے۔

51 15 وَنَبِّئۡهُمۡ عَنۡ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ‌ۘ

علاوہ بریں، اُنھیں ابراھیمؑ کے مہمانوں کی رُوداد بھی بتادیں۔

52 15 اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنۡكُمۡ وَجِلُوۡنَ

جب وہ مہمان ان کے پاس اندر آئے تو انھوں نے سلام کہا۔ ابراھیمؑ نے جواب دیا: "ہمیں تم سے خدشہ محسوس ہوتا ہے" (کیونکہ تم اجنبی اور نو وارد ہو)۔

53 15 قَالُوۡا لَا تَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ

انھوں نے جواب دیا: "آپ کوئی اندیشہ نہ کریں؛ ہم آپ کو ایک عالم و دانا بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دیتے ہیں"۔

54 15 قَالَ اَبَشَّرۡتُمُوۡنِىۡ عَلٰٓى اَنۡ مَّسَّنِىَ الۡكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوۡنَ

ابراھیمؑ نے جواب دیا: "کیا یہ خوشخبری مجھے دیتے ہو، جبکہ مجھے بُڑھاپا آگا ہے۔ پھر کاہے کی خوشخبری دیتے ہو"؟ (یعنی بشارت چہ معنی وارد؟

55 15 قَالُوۡا بَشَّرۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡقٰنِطِيۡنَ

اُنھوں نے جواباً کہا: "ہم آپ کو سچی بشارت دیتے ہیں۔ آپ قنوطیت پسندوں (نمبر ۲۲) میں سے نہ ہوں (Be not one of the Pessimists)۔

حواشی نمبر ۲۲- قنوطیت کے معنی ہیں: یاسیت یا نااُمیدی (Despair).

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ 15 56

(حضرت ابراھیمؑ نے) جواب دیا: (میں قنوطیت پسند نہیں ہوں؛اس لیے کہ) راہِ راست سے بھٹکے ہوئے کے سوااور کون اپنے پروردگار کی رحمت، یعنی فضل و کرم سے مایوس (Despair) ہو سکتا ہے؟ (یعنی نہیں ہو سکتا)۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ 15 57

(اب حضرت ابراھیمؑ نے ان سے) پوچھا! اے فرستگانِ الٰہی (O! Messengers of Allah)! آپ کس مہم پر مامور ہو کر آئے ہیں؟

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ 15 58

اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم ایک مجرم، یعنی مشرک وظالم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (تاکہ اُسے نیست و نابُود کر دیں)۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ 15 59

آلِ لوطؑ، یعنی لوطؑ کے پیروؤں کے سوا؛ ہم یقیناان (متبعین) کو بچالیں گے۔

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ 15 60

بجز اس کی بیوی کے۔اس کے متعلق (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مُجازات کا) فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ (اپنی قوم کے ساتھ) پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو گی۔

فَلَمَّا جَاۗءَ اٰلَ لُوْطِۨ الْمُرْسَلُوْنَ 15 61

پھر جب فرستگانِ الٰہی لُوطؑ کے متبعین (Adherents) کے پاس پہنچے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ 15 62

لُوطؑ نے کہا: ”تم اجنبی لوگ ہو“ ! (کیا ارادہ ہے ؟)۔

63 15 قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ

اُنھوں نے جواب دیا: ہاں (ہم اجنبی لوگ ہیں، لیکن) آپ کے پاس اس (عذاب) کی خبر لے کر آئے ہیں، جس کے آنے میں یہ (کافر) لوگ شک کرتے تھے (کہ لا کر دکھاؤ تو مانیں)۔

64 15 وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ

اور ہم آپ کے پاس شُدنی (نمبر ۲۳) یعنی ناگزیر امر (نمبر ۲۴) لے کر آئے ہیں، اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

حواشی نمبر ۲۳- شُدنی: (Inevitability) نمبر ۲۴- ناگزیر امر: (Eventual or inevitable event)۔

65 15 فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ

لہٰذا آپ کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو لے کر (شہر سے) کُوچ کر جائیں؛ لیکن خود اُن کے پیچھے پیچھے چلیں؛ اور آپ میں سے کوئی ایک بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ آپ سب وہاں تک چلتے رہیں، جہاں جانے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

66 15 وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ

اور ہم نے لُوطؑ کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ صبح ہوتے ہی ان (مجرموں) کا استیصال کر دیا جائے گا، یعنی ان کی جڑیں کاٹ دی جائیں گی (They shall be uprooted)۔

67 15 وَجَاۗءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ

چنانچہ [خوبصورت اجنبیوں کی آمد کا سن پر اِغلام باز (Sodomites)] اہل شہر مارے خوشی کے (لُوطؑ کے گھر) آدھمکے۔

68 15 قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ

(حضرت لُوط کو چونکہ اُن کی عادت ونیت کا علم تھا، لہٰذا) اُنھوں نے ان سے کہا: یہ نو وارد میرے مہمان ہیں، (ان کے بارے میں) مجھے رسوانہ کرو(Disgrace me not)۔

69 15 وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، یعنی اس کے قانونِ مُجازات سے ڈرو اور مجھے خجل یا شرمندہ نہ کرو(Shame me not)۔

70 15 قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ا

اُنھوں نے جواب دیا: ''کیا ہم نے تمھیں دُنیا جہان کے لوگوں کی حمایت و خیر خواہی کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟'' (اب ان کی خیر خواہی کیوں کرتے ہو؟)۔

71 15 قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ

(بدخُو اہلِ شہر اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو لُوطؑ نے) کہا: ''اگر تم نے جنسی فعل کرنا ہی ہے تو میری دُخترانِ قوم موجود ہیں (اُن سے نکاح کر کے اپنی پیاس بجھالو)۔

72 15 لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

(میرے نبیؐ !) تمھاری عمر(نمبر ۲۵) کی قسم ! وہ اپنے جنسی جذبات کی سیاہ مستی میں اندھے ہو رہے تھے۔

حواشی نمبر ۲۵۔ لَعَمْرُکَ (تیری عمر کی قسم)۔اس جملے میں یہ از بس اہم و بصیرت افروز نکتہ مضمر ہے کہ انسان کی زندگی (Life) اور عمر(Age) میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ دُنیا میں انسان کی عمر لامتناہی زندگی (Infinite life) کی محض ایک کسر (Fraction) اور فانی ہوتی ہے؛ لہٰذا انسان وفات پا کر لوٹ کر دُنیا میں نہیں آتا، اور نہ آسکتا ہی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے۔

73 15 فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ

آخرِ کار، نمودِ سحر ہوتے ہی (At dawn) زلزلے کے ایک ہولناک دھماکے نے اُن کو آلیا۔

74 15 فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ

(ہمارے قوانینِ مُجازات واستبدال کے مطابق) ان پر (آتش فشاں پہاڑ سے) کھنگروں (Stone of baked clay) کی بارش ہوئی، نتیجۃً، ساری بستی تہہ و بالا ہو گئی۔

75 15 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ

بلاشبہ اس (تاریخی) واقعہ میں قیافہ شناس لوگوں (Physiognomists) کے لیے عبرت وحکمت کی نشانیاں (Signs) ہیں۔

76 15 وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ

اور یہ بستی ابھی تک ایک شاہراہ پر موجود ہے۔

77 15 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

بلاشبہ (اس بستی کے آثار) میں اللہ تعالیٰ کے قوانین پر یقین رکھنے والوں کے لیے عبرت وحکمت کی نشانیاں ہیں۔

78 15 وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ

اور اسی طرح الایکۃ (نمبر ۲۶) کے باشندے بھی ظالم، یعنی حقوقِ انسانی غصب کرنے والے، ستمگر اور مجرم و مشرک تھے۔

حواشی نمبر ۲۶ - الایکۃ کے لغوی معانی ہیں: بن یا جنگل؛ لیکن یہ اسم معرفہ ہے اور حضرت شعیبؑ کی قوم یا قبیلۂ مدین کا شہر تھا۔

79 15 فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ

لہٰذا ہم نے (اپنے قوانینِ مُجازات واستبدال کے مطابق) اُنھیں ان کے کیے کا بدلہ دیا۔ اور یہ دونوں بستیاں (قومِ لُوط اور الایکۃ کے باشندوں کے شہر) شاہراہِ عام پر واقع ہیں (اس لیے ان کے کھنڈرات رہ نوردوں کو صاف دکھائی دیتے ہیں)۔

80 15 وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ

نیز حِجر (نمبر ۲۷) کے باشندوں، یعنی قومِ ثمودؑ نے بھی (ہمارے) رسولوںؑ کو جھٹلایا تھا۔

حواشی نمبر ۲۷- الحِجر، قومِ ثمود کے شہر کا نام تھا۔

81 15 وَاٰتَیۡنٰهُمۡ اٰیٰتِنَا فَکَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِیۡنَۙ

ہم نے اُنھیں اپنے واضح قوانین واحکام دیے تھے، لیکن انھوں نے ان سے اِعراض کیا، یعنی ان کو درخورِ اعتنانہ سمجھا (نمبر ۲۸) (Ignored them)۔

حواشی نمبر ۲۸- کیا عصرِ حاضر کا یہ شیوہ نہیں؟

82 15 وَکَانُوۡا یَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا اٰمِنِیۡنَ

وہ پہاڑوں کو تراش کر (حملہ آوروں اور زمانے کے دستبرد) سے محفوظ گھر (Dwellings) بناتے تھے تاکہ امن وامان سے رہیں۔

83 15 فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّیۡحَةُ مُصۡبِحِیۡنَۙ

پھر بھی (اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافاتِ عمل سے بچ نہ سکے اور) علی الصبح ایک ہولناک چیخ (Awful roar) نے اُن کو آلیا۔

84 15 فَمَاۤ اَغۡنٰی عَنۡهُمۡ مَّا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَؕ

نتیجۃً، اُن کا کیادھرا اُن کے کچھ کام نہ آیا۔

85 15 وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ
لَاٰتِیَةٌ فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ الۡجَمِیۡلَ

غور کرو کہ ہم نے افلاک اور زمین (Heavens and Earth) کو، نیز جو بھی ان کے درمیان ہے، یقینا غایتاتی وافادی اور جمالیاتی و پائدار اقدار کے ساتھ درجہ بدرجہ تخلیق کیا ہے؛ اور (حساب وجزا کی) ساعتِ منتظر (Zero Hour)، یعنی قیامت کی

گھڑی شُدنی (Inevitable) یعنی ضرور آکر رہے گی؛ لہٰذا (میرے پیغمبر اعظم و آخرؐ) آپ (دُشمنانِ اسلام کی حجتِ تردیدی او ردُشنام طرزی سے) احسن طریقے سے درگزر کریں (Ignore them in a pleasing way)۔

86 15 اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ

بلاشبہ آپ کا پروردگار اللہ ہی ہے جو عظیم خالق - عالم بالذات و علم کلی رکھنے والا ہے۔

87 15 وَلَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِىۡ وَالۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِيۡمَ

دیکھیے! ہم نے آپ کو دُہرائی جانے والی آیات میں سے سات آیتوں کی سورت (الفاتحہ) عطا کی ہے اور قرآن بھی (جو اللہ کا نظامِ حیات کلی (نمبر ۲۹) علم و حکمت، تزکیہ و تحسینِ اخلاق، تکمیلِ نُورِ ذاتِ انسانی، رُشد و ہدایت، احیاء و تقویٰ، جمالیاتی ثروت (نمبر ۳۰) حیات طیبہ، غایت الغایاتِ حیاتِ اِنسانی اور اعجازِ بیان و بلاغت کی) ارفع و اعلیٰ کتابِ مطالعہ ہے۔

حواشی نمبر ۲۹ - اللہ کے نظام حیات کلی کا مطلب ہے: انفرادی و اجتماعی، مادی و معنوی اور دُنیوی و اُخروی زندگی کا نظامِ الٰہی یا نظامِ اسلام۔

نمبر ۳۰ - جمالیاتی ثروت: (Aesthetic riches)، جیسے طمانیتِ قلب و نفس، جمالیاتی اور سچی خوشی اور سوز و سازِ عشقِ الٰہی۔

88 15 لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ

(مشرک فریب دینے کی خاطر ہزار آپ سے کہیں کہ دیکھو بُتوں نے ہمیں کیا مال و منال دیا ہے؛ لیکن ہم نے آپ کو یہ عظیم و بے بہا اور پائدار نعمتیں عطا کی ہیں) آپ کو کیا پڑی ہے کہ ان (مشرکوں) میں سے بعض گروہوں کو جو ہم نے متاعِ (غرور (نمبر ۳۱) دی ہے اس پر نظر بھی اُٹھائیں؟ (وہ بلاشبہ خسارے میں ہیں) ان کے (اہلِ نار ہونے پر) غم نہ کھائیں، بلکہ اہلِ ایمان پر پہلے سے زیادہ شفقت و رحمت فرماتے رہیں۔

حواشی نمبر ۳۱ - متاعِ غرور: ناپائدار سامانِ مکر و فریب۔

89 15 وَقُلۡ اِنِّىۡۤ اَنَا النَّذِيۡرُ الۡمُبِيۡنُ

اور آپ برملا اعلان کر دیجیے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے قوانین (نمبر ۳۲) (سے انحراف کے تباہ کُن اثرات) سے واضح طور پر متنبہ کرنے والا (Plain warner) ہوں۔

حواشی نمبر ۳۲۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین کے لیے دیکھیے دیباچہ

90 15 كَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَى الۡمُقۡتَسِمِيۡنَۙ

جیسا کہ ہم نے (اپنے قوانین کے مطابق) دینِ حق یا نظام حیات کلی کا شیرازہ منتشر کرنے والوں پر (عذاب) بھیجا تھا۔

91 15 الَّذِيۡنَ جَعَلُوا الۡقُرۡاٰنَ عِضِيۡنَ

جنھوں نے اپنا قرآن (یا تورات) پارہ پارہ کر دیا تھا، یعنی اس کے بعض قوانین واحکام کو جُزوی طور پر تسلیم کر لیا اور بعض سے کلیتًا منہ موڑ لیا، بلکہ ان کو عملاً جھٹلایا تھا (جیسا کہ عصرِ حاضر کے مسلمانوں کا شیوہ ہے)۔

92 15 فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـَٔـلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَۙ

تیرے پروردگار کے قوانین شاہد ہیں کہ ایسے سب لوگوں کے اُن تمام اعمال کا ہم ضرور بالضرور محاسبہ کریں گے۔

93 15 عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

جو وہ کرتے تھے۔

94 15 فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

آپ جس (دعوتِ توحید دینے) پر مامور ہیں، اُسے غیر مبہم و واضح طور پر دیتے رہیں، (Proclaim it explicitly) اور شرک کرنے والوں کی پروانہ کریں۔

95 15 اِنَّا كَفَيۡنٰكَ الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَۙ

(تسلی رکھیں!) ہم آپ کا تمسخر اُڑانے والوں (Scoffers) سے نبٹنے کے لیے کافی ہیں، یعنی ہمارا قانونِ مُجازات اُن کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے کافی ہے۔

96 15 الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ (وحدہٗ لاشریک) کے ساتھ دوسرے معبود و حاکم بنا رکھے ہیں، لیکن اُنھیں جلد (اس شرک کے نتائج و عواقب (Consequences and repercussions=) کا پتا مل جائے گا۔

97 15 وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۙ

ہم یقینا جانتے ہیں کہ جو بول یہ مشرک بولتے ہیں، اُن سے آپ کا سینہ یا دل تنگ ہوتا ہے (Your heart is distressed)
۔

98 15 فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ

لیکن آپ اپنے پروردگار (کے حُسن واحسان) کی تعریف و ثنا اور (اس کے عاشقانہ فضل و کرم کے) تشکر واِمتنان کے ساتھ اپنا وظیفہ رسالت ادا کرتے رہیں اور اس کے حضور سر تسلیم خم کرنے والے بنے رہیں۔

99 15 وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ

اس طرح اپنے پروردگار وآقا کے قوانین واحکام کے مطابق ناگزیر وقتِ مرگ (Inevitable time of death) تک آپ زندگی کرتے رہیں۔

سورہ النحل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 16 اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ

اللہ تعالیٰ کا حکم یا فیصلہ صادر ہُوا ہی چاہتا ہے، لہٰذا اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ؛ یہ لوگ اس کے جو مُعاون و سہیم قرار دیتے ہیں، اس کی ذات ان سے منزہ و وراء الوراء ہے (He is Glorious, Exalted and Pure from any associate)۔

2 16 یُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا
اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ

وہی (اپنے قوانینِ تدبیری اور حکمت و مشیت کے مطابق) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے، فرشتوں کو اپنے اس حکم کے ساتھ وحی دے کر بھیج دیتا ہے کہ لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود، حاکم اور مطاع نہیں، لہٰذا میری طلب و آرزو کرتے اور میرے قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتے رہو۔

3 16 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ

اُس نے سماوی کُروں (= آسمانوں) اور ارضی کُرے (= زمین) کو حق کے ساتھ، یعنی جمالیاتی وافادی اور پائدار و غایتاتی اِقدار کے ساتھ اِرتقائی انداز میں تخلیق کیا (جو اس کی سُنّت ہے)۔ وہ ان سے ارفع وماوراء ہے جو یہ لوگ اس کے مُعاون و سہیم قرار دیتے ہیں۔

4 16 خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ فَاِذَا ہُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ

اُسی نے اِنسان کو (اپنی تخلیقی فعلیت کے مطابق) نُطفے، یعنی مادۂ منویہ کے ایک قطرے سے (From a sperm drop) اِرتقائی انداز میں تخلیق کیا ہے (اور کرتا رہتا ہے)۔ پھر دیکھو! وہ تیز زُبان نزاع و تکرار کرنے والا بن جاتا ہے۔

5 16 وَ الۡاَنۡعَامَ خَلَقَہَا ۚ لَکُمۡ فِیۡہَا دِفۡءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ

اور چوپایوں (The Cattle) کو بھی اُسی نے تخلیق کیا ہے۔ ان سے تمھیں جاڑے سے بچاؤ کا سامان اور کثیر منافع (Numerous benefits) حاصل ہوتے ہیں؛ اور ان میں سے بعض (کا گوشت) تم کھاتے بھی ہو۔

6 16 وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ

اور جب تم اُنھیں شام کو چرا کر (چراگاہوں = Pastures سے ان کے تھانوں پر) واپس لاتے ہو اور صبح کو چرانے کے لیے لے جاتے ہو تو (ان کا نظارۂ خرام میں) تمھارے لیے جمالیاتی سرور (نمبر ا) (Aesthetic pleasure) ہوتا ہے۔

حواشی نمبر ا۔ اصل (یا آیت) میں لفظ جَمَالٌ ہے۔ جمال اور جلال زوجین اور حسن کی صفات ہیں۔ لیکن قرآن حکیم نے اپنے اعجاز سے مصطلحۂ جمال کو اس کے معنیٰ و مفہوم میں اس طرح استعمال کیا ہے کہ آیت کو اعجاز بنا دیا ہے (اس موضوع پر فکر انگیز بحث کے لیے دیکھیے مترجم کی کتاب (۱) جمالیاتی، قرآن حکیم کی روشنی میں؛ (۲) تاریخِ جمالیات، حصہ اول؛ (۳) فلسفۂ حُسن (فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، کراچی)۔

7 16 وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

نیز یہ چوپائے تمھارے بھاری بوجھ (heavy loads)، ایسے دشوار گذار) مقامات (Lands) تک اُٹھا کر لے جاتے ہیں، جہاں تم ان کو اپنی جانیں ہلاک کیے بغیر نہیں لے جاسکتے۔ (اے بنی نوعِ انسان! تمھیں ان عظیم و غیر مترقبہ نعمتوں سے اس لیے نوازا گیا ہے کہ) تمھارا پروردگار، یقیناً بڑا ہی شفقت و نوازش کرنے والا۔ انتہائی ترس کھانے، عفو و در گزر کرنے اور بے نہایت کرم کرنے والا ہے۔

8 16 وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

علاوہ ازیں، (اسی طرح) اُس نے (تمھارے لیے) گھوڑے، خچر (Mules) اور گدھے تخلیق کیے ہیں تاکہ تُم اُن پر سواری کرو، اور وہ تمھارے لیے سامانِ شان و شوکت بھی ہیں؛ نیز (اس کی تخلیقی فعلیت کا سلسلہ جاری ہے اور) وہ ایسی چیزیں تخلیق کرتا رہتا ہے جن کا تمھیں علم نہیں۔

9 16 وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ

فلاح و فوز کی راہِ راست کی طرف رہنمائی کرنا، اللہ تعالیٰ پر (اپنے جمالیاتی ۔ تخلیقی شاہکاروں سے شدید ترین محبت کے تقاضے کی بناء پر) لازم ہے، البتہ راہِ راست سے ناکامی و نامُرادی کے راستے بھی نکلتے ہیں۔

چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ کا قانونِ احترامِ آزادی و آرزو نہ ہوتا) اور ایسا کرنا اس کے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق ہوتا تو وہ تم سب کو (جبراً) جنت کی راہِ راست کی طرف لے جاتا (لیکن اس کے دین یا نظامِ حیاتِ کلی میں آزادی ہے، جبر نہیں)۔

10 16 هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّـكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ

تُسِيۡمُوۡنَ

وہی تو (اللہ) ہے جو اُوپر فضا یا بادلوں سے پانی برساتا ہے، جس میں سے تم پیتے بھی ہو اور اس سے نباتات بھی اُگتی ہیں جہاں تم اپنے مویشی چراتے ہو (Where you feed your cattle)۔

11 16 يُنۡۢبِتُ لَـكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِؕ اِنَّ

فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ

اسی بارش کے ذریعے وہ تمھارے لیے غذا، اور زیتون (Olives)، کھجوریں، انگور، نیز ہر طرح کے ثمرات یعنی ماکولات و مشروبات اگاتا ہے۔ یقیناً اِس (معجز نما جمالیاتی-افادی تخلیقی فعلیت (نمبر ۳) میں اہلِ فکر کے لیے معرفتِ الٰہی کی بصیرت افروز نشانی (Portent) ہے۔ حواشی نمبر ۲ - ثمرات: عربی میں اس کے معانی پھل (Fruits) بھی ہیں اور ماکولات و مشروبات (Eatables and drinks) بھی۔ نمبر ۳- Miraculous aesthetic-beneficial creative activity

12 16 وَسَخَّرَ لَـكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌ ۢ بِاَمۡرِهٖؕ

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَۙ

علاوہ بریں، اُس نے تمھارے لیے شب و روز اور مہر و ماہ کو کام پر لگا رکھا ہے، اور سیارے (= تارے) بھی اُسی کے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ غور سے دیکھو تو اس (نظامِ سیّارگاں) میں اہلِ عقل و فکر کے لیے (علم افزا) نشانیاں ہیں۔

13 16 وَمَا ذَرَاَ لَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ
يَّذَّكَّرُوۡنَ

اور اُس نے زمین میں جو رنگارنگ کی Of diverse hues) ، خوبصورت) چیزیں پیدا کی ہیں (ان کا جمالیاتی مشاہدہ (نمبر ۴) Aesthetic experience) = کرو)۔ ان میں بلا شبہ تفکر بالحق کرنے والوں کے لیے (حکمت آموز) نشانی ہے۔

حواشی نمبر ۴ - جمالیاتی مشاہدہ سے جمالیاتی حظ و سرور ملتا ہے (دیکھیے مترجم کی کتابیں بالخصوص جمالیات قرآن حکیم کی روشنی میں (۲) تاریخِ جمالیات، (۳) فلسفہ حسن)

14 16 وَهُوَ الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً
تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡـفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ

اور وہ اللہ ہی ہے جس نے سمُندر کو (تمھارے لیے) قابو کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے مچھلیوں کا تروتازہ گوشت کھاؤ؛ نیز اس سے تم آراستگی و تزئین کی چیزیں (لعل و گوہر، صدف، مونگے وغیرہ وغیرہ) جو تم پہنتے ہو، نکالو۔ (اے انسان! سمُندر چونکہ تمھارے لیے مسخر کیا گیا ہے، اس لیے) تُو جہازوں کو سمُندر کا سینہ چیرتے ہوئے رواں دواں دیکھتا ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ تم (بحری راستے سے تجارت کے ذریعے) اللہ کے فضل، یعنی اس کی فاضل نعمتوں کو تلاش کرو، اور شکر ادا کرو، یعنی ان نعمتوں سے خود بھی استفادہ کرو اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤ۔

15 16 وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ وَاَنۡهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَۙ

دیکھو! اُس نے زمین میں کوہِ گراں، یعنی بڑے بڑے پہاڑ گاڑ دیے تاکہ وہ تمھیں لے کر لرزنے نہ پائے؛ نیز اُس نے دریا (یعنی آبی راستے) اور (بری) راستے بنا دیے تاکہ تم (ان کے ذریعے) اپنی منزلِ مقصود (Destination) پر پہنچ جاؤ۔

16 16 وَعَلٰمٰتٍ‌ ؕ وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ

علاوہ بریں (اس مقصد کے لیے اُس نے دیگر) نشاناتِ راہ (Sign-posts) بنا دیے؛ نیز سیاروں یا تاروں کے ذریعے بھی وہ اپنی راہ و منزل معلوم کرتے ہیں۔

17 16 اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ

تو کیا جو تخلیق کرتا (Creates) ہے اُس جیسا ہے جو کچھ تخلیق نہیں کرتا؛ (دوسرے لفظوں میں، اللہ تعالیٰ جو کل موجودات کا خالق ہے، اپنی کسی مخلوق کے مثل نہیں ہو سکتا)۔ پھر تم (یہ حقیقت کے سمجھنے کے لیے اس میں) تفکر بالحق کیوں نہیں کرتے؟

18 16 وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

ذرا غور کرو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں یا انعام و اکرام کو گننا چاہو تو ان کا احاطہ نہیں کر سکو گے۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ سیّآت کو محو کرنے اور ان سے تحفظ دینے والا - غایت درجہ ترس کھانے، درگزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

19 16 وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ

یاد رکھو! تم جو کچھ چھپاتے اور چھپا کر کرتے ہو، اور جو کچھ علی الاعلان کہتے اور کرتے ہو، اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے (اس لیے کہ وہ عالم الغیب والشھادۃ ہے اور اس کے اعمال ساتھ ساتھ اس کے حلقومی کیسٹ میں ریکارڈ بھی ہوتے جاتے ہیں)۔

20 16 وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ؕ

غور کرو (مُشرک) اللہ (وحدہٗ لاشریک) کے سوا جن ہستیوں کو (استمداد، حاجت روائی وغیرہ وغیرہ) کے لیے پکارتے (Invoke) ہیں، وہ کوئی چیز بھی تخلیق نہیں کر سکتیں، بلکہ خود آفریدہ یا مخلوق ہیں (Are themselves created)۔

21 16 اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ‌ۚ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ

وہ مُردہ (Dead) یا بے جان (Lifeless) ہیں، زندہ نہیں (یعنی زندگی کے خواص و صفات جیسے احساس و شعور، عقل و فہم، سمع و بصر، قوتِ فکر و عمل وغیرہ وغیرہ سے محروم ہیں)؛ نیز اُنھیں تو اِس بات کا بھی علم و احساس نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ اُٹھائے جائیں گے (نمبر ۵)۔

حواشی نمبر ۵ - زیر نظر دونوں آیات میں، ایسی ہستیوں سے مُراد انسان ہیں جو وفات پا چکے ہیں، اور جن کو مشرک تسمیہ بالباطل (نمبر ۶) اور تاویل بالباطل (نمبر ۷) سے صفاتِ اِلٰہیہ سے موصوف کرتے ہیں؛ نیز یہ حیاتِ انبیآء اور حیاتِ سادات و اکابر کے

مشرکانہ عقیدے پر بُرہانِ قاطع ہیں۔ نمبر٦ - تسمیہ بالباطل : کسی متنفس کو ایسے مسمّٰی سے موسوم کرنا یا ایسی صفت / صفات سے موصوف کرنا جو اس میں نہ ہوں۔

نمبر ٧ - تاویل بالباطل : کسی لفظ، اِصطلاح یا آیہ کی غلط تاویل کرنا؛ غلط مقدمہ قائم کرکے اس کی بناء پر کسی لفظ، اصطلاح، آیہ یا حدیث سے غلط، باطل اور گمراہ کُن نتائج کا اِستنباط، استخراج یا استقراء کرنا۔

22 16 اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ

(اے بنی نوعِ انسان ! یاد رکھو) ! تمھارا معبود و حاکم صرف ایک ہی معبود و حاکم ہے (اور وہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے)، لیکن جو لوگ آخرت (Hereafter)، یعنی

نشاۃ ثانیہ اور روزِ حساب و جزا کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے، ان کے قلوب، یعنی دل و دماغ توحیدِ اُلوہیت کا انکار کرتے ہیں؛ اور وہ زعمِ کبریائی میں مُبتلا ہیں، یعنی اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں۔

23 16 لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ‌ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ

دیکھو! یہ لوگ جو باتیں چھپاتے ہیں اور جو کام چھپ کر کرتے ہیں؛ اور جو باتیں اور کام کھلم کھلا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ یقیناً سب کچھ جانتا ہے (کیونکہ وہ عالم الغیب والشھادۃ ہے)۔ بلا شبہ وہ تکبر کرنے والوں، یعنی اپنے آپ کو برا اور دوسروں کو حقیر سمجھنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

24 16 وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ‌ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَۙ

چُنانچہ جب ان سے پوچھا جائے کہ تمھارے پروردگار نے جو (کلام) نازل کیا ہے، کیسا ہے ؟ تو کہتے ہیں کہ اگلے وقتوں کی بناوٹی کہانیاں (Fables) ہیں۔

25 16 لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ

اس کے نتیجے میں، قیامت کے روز ان لوگوں کو اپنی کل سیّآت کا بارِ گراں (Heavy loads) اُٹھانا ہوگا؛ اور لوگوں کو سیّآت کے بوجھ کا ایک حصہ بھی، جنھیں یہ جہالت کے سبب راہِ راست سے بھٹکا رہے ہیں۔ (دیدۂ عبرت سے) دیکھو کہ کتنا بھیانک بوجھ وہ اپنے اُوپر لاد رہے ہیں (نمبر ۸)۔ حواشی نمبر ۸ - یہ آیۂ تنذیری علمائے سُوء، مشائخ سالوس، آزری پیروں، وڈیروں، سرداروں اور گمراہ رہنماؤں کی عبرتناک حالتِ زار وزبوں کی انتہائی مؤثر تمثیل ہے۔

26 16 قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ

ان سے پہلے بھی (مُشرک) لوگ اس قسم کی مکارانہ چالیں چل چکے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ (کے قانونِ مجازات) نے ان کی (بڑی بڑی) عمارتوں (Edifices) کی بیخ بُنیاد اُکھاڑ پھینکی، اور چھت اُن کے اوپر آگری، اور یہ عذاب (Scourge) ان پر اس جہت سے آیا، جدھر سے آنے کا ان کو سان گُمان تک نہ تھا۔

27 16 ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

بعد ازاں، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مُکافاتِ عمل کی رُو سے) انھیں ذلیل ورُسوا کرے گا اور پوچھے گا: ''کہاں ہیں (تمھارے خود ساختہ) میرے معاون و سہیم؟ جن کے بارے میں تم (اہلِ ایمان و توحید) سے پرخاش رکھتے اور تکرار کرتے تھے''۔ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہوگا، اُس وقت بول اُٹھیں گے: ''یہ مُنکرانِ توحید و ایمان کی ذلت ورُسوائی اور سُوء، یعنی کرب و اذیت کا دن ہے''۔

28 16 الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

یہ مُنکرانِ ایمان و توحید اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے لوگ ہیں (نمبر ۹) فرشتے انھیں وفات دینے یا ان کی جان نکالنے لگتے ہیں تو وہ (خجالت سے) سر جُھکا لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ''ہم تو اعمالِ سُوء یا ظلم وجرم نہیں کرتے تھے''۔ (فرشتے جواب دیتے ہیں): ''کیسے نہیں کرتے تھے؟ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے جو تم کیا کرتے تھے''۔

حواشی نمبر ۹- نفسوں پر ظلم کرنے کا مطلب ہے: ان کا حق نہ دینا اور ان سے ناانصافی کرنا۔ حقِّ نفس یہ ہے کہ نفس کو ایمان و توحید اور حُسنِ عمل کی جمالیاتی ثروت دینا اور اُسے مطمئن بنانا؛ نیز اس سے نااِنصافی کرنے کا مطلب ہے: کفر و شرک اور اعمالِ سُوء کرکے اس کو خوف و خطر اور غم والم کی آگ لگانا اور اُسے سَمَندر سرشت بنانا۔

29 16 فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ

اب جہنم کے طبقات میں داخل ہو جاؤ۔ تمھیں ان میں ہمیشہ رہنا ہے۔ دیکھو! تکبر کرنے (نمبر ۱۰)، یعنی اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھنے والوں کا کیسا بھیانک ٹھکانا (Dismal abode) ہے!

حواشی نمبر ۱۰- قرآن حکیم کی تلمیح میں متکبرین کو ہم فرعونی و ہامانی اور قارونی و آزری سرشت و شعار رکھنے والے لوگوں سے تعبیر کرسکتے ہیں۔

30 16 وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ

بخلاف اس کے، جب متقیوں یعنی اہلِ آرزو و خشیت سے پوچھا جاتا ہے: ''تمھارے پروردگار نے جو (کلام) نازل کیا ہے، کیسا ہے؟'' تو وہ جواب دیتے ہیں: ''وہ'' خیر یعنی رحمت و ہدایت (نمبر ۱۱) ہے۔ جو لوگ حُسنِ عمل اور دوسروں سے احسان (نمبر ۱۲) کرتے ہیں، ان کے لیے اس دنیا میں بھی حسنہ (نمبر ۱۳)، یعنی طمانیت و مسرت کامیابی اور رحمت و مغفرت ہے اور آخرت کا گھر (جنت قرۃ العین) اس سے بھی احسن و افضل ہے۔ دیکھو! اہلِ آرزو و خشیت کا گھر کتنا حسین ہے، یعنی حُسنُ المآب (نمبر ۱۴) ہے۔

حواشی نمبر ۱۱- ملاحظہ کریں، کلیدِ لُغاتِ قرآن در حُسنِ تفسیر، جلد اوّل۔ نمبر ۱۲- اِحسان کرنے کا مطلب ہے دوسروں سے مالی تعاون کرنا، ان کی خدمت اور اُن سے حُسنِ سلوک کرنا۔

نمبر ۱۳- حسنہ: اصطلاح قرآن ہے۔ اس کے معانی کے لیے دیکھیے مذکورہ کلیدِ لُغاتِ قرآن۔ نمبر ۱۴- حُسنُ المآب: دیکھیے آلِ عمران ۱۴: ۳ و بمواضع کثیرہ۔

31 16 جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ
كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ

(اہلِ آرزو و خشیت کے حسین گھر) سدا بہار باغاتِ جاودانی (نمبر ۱۵) (Gardens of Eternity) ہوں گے، جن میں وہ سدا رہیں گے۔ ان کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوں گے اور ان میں وہ جو چاہیں گے اُنھیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اہلِ آرزو و خشیت کو (اُن کے حسین اعمال کی) ایسی ہی جزا دیتا ہے۔

حواشی نمبر ۱۵۔ متعدد آیات، قرآن کی رُو سے جنّٰت (واحد جنت) کی اصطلاح سے استنباط کر سکتے ہیں کہ جنت کے متعدد اعلیٰ سے اعلیٰ خطے ہوں گے اور اہلِ آرزو و خشیت اپنے مراتب کے لحاظ سے وہاں رہیں گے۔ لیکن وہاں ان کے ترفع درجات کا سلسلہ ابدالآباد تک جاری رہے گا۔

32 16 الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

وہ اہلِ آرزو و خشیت جنھیں فرشتے ان کی ایسی حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ مطمئن و خوش ہوتے ہیں (یعنی نفوسِ مطمئنہ ہوتے ہیں) تو (پہلے) انھیں دعائے سلامتی دیتے اور پھر کہتے ہیں کہ اُن حسین اعمال کی بدولت جو تم کرتے تھے، جنت میں داخل ہو جاؤ۔

33 16 هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

یہ (مُشرک) لوگ اس کے سوا کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے (اُتر) آئیں (اور ان کا کام تمام ہو جائے)، یا (قوانینِ مُجازات واستبدلال کے مطابق) تیرے پروردگار کا فیصلہ صادر ہو جائے (اور وہ مبتلائے عذاب ہو جائیں)۔ ان کے اَسلاف یا ان سے پہلے لوگوں کی بھی یہی روِش تھی۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے (جو ربِّ رحمٰن ورحیم ہے) ان پر قطعاً ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ اپنے نفسوں پر خود ظلم کرتے تھے، یعنی کفر و شرک اور ظلم وعُدوان کر کے اپنے نفسوں کو رہینِ خوف وحُزن بناتے اور ان کو سیّآت کی آگ لگاتے رہتے ہیں۔

34 16 فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

چنانچہ جو اعمالِ سُوء وہ کیا کرتے تھے (ردِّ عمل کے طور پر) ان کے غم انگیز و آتشیں اثرات (نمبر ۱۶) ان کے قلوب پر مرتب ہو گئے؛ اور اُسی عذاب نے ان کا احاطہ کر لیا، جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے (The scourge at which they scoffed, encompassed them)۔

حواشی نمبر ۱۶- اس آیۂ تنذیری میں لفظِ "سیّآت" آیا ہے۔ اصطلاحِ قرآنی میں اعمالِ سُوء کے اثرات کو "سیّآت" کہتے ہیں، جس کے معانی ہیں: غم انگیز و آتشیں اثرات۔ سیِّآت کی ضد و نقیض حسنات ہے؛ اس کے معانی ہیں، اعمالِ صالحہ کے طمانیت آفرین و مسرت انگیز اثرات۔

35 16 وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

غور کرو! جو لوگ شرک کرتے، یعنی (دُوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے مُعاون و سہیم قرار دیتے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے اسلاف (باپ دادا) اس کے سوا کسی اور ہستی کی عبادت (نمبر ۱۷)، یعنی حمد و ثنا، پرستش و طاعت اور فرماں بر داری و بندگی نہ کرتے، اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی چیز کو حرام یا ممنوع ہی قرار دیتے؟ (یہ ان کا منطقی مغالطہ Logical fallacy ہے) (نمبر ۱۸)۔ ان کے اسلاف کی بھی یہی روِش تھی۔ کیا (ہمارے پیغمبروںؑ پر (ہمارے قوانین و احکام اور تعلیمات) کے واضح و غیر مُبہم اِظہار و ابلاغ (Expression and Communication) کے سوا (ان پر عمل در آمد کرانے کی) بھی ذمے داری ہے؟ (یعنی نہیں ہے)۔

حواشی نمبر ۱۷- عبادت، قرآنِ حکیم کی از بس اہم و وسیع المعانی اِصطلاح ہے؛ اس میں محبت و ذکر، حمد و ثنا، پرستش و بندگی اور اِستمداد و اِستعانت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

نمبر ۱۸- مشرکوں کا یہ عذر دراصل ان کا منطقی مغالطہ ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی مرضی سے ہی اُسے فکر و عمل اور انتخاب کی آزادی ودیعت کر رکھی ہے، اور وہ (اللہ) اس امانتِ آزادی کا احترام کرتا ہے۔ دلیل اس کا یہ ارشاد ہے: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ ۲۵۶:۲؛ دین، یعنی نظامِ حیاتِ کلی اختیار کرنے میں جبر روا نہیں ہے (بلکہ آزادی ہے)۔ یہ اس کا قانونِ احترامِ آرزو و آزادی ہے۔

36 16 وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ
فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ

یہ واقعہ ہے کہ ہم نے (دُنیا میں) ہر اُمت میں (اپنا) پیغمبر بھیجا (اور ان سب کی دعوت یہ تھی کہ) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، یعنی صرف اُسی کی حمد و ثنا، پرستش و بندگی اور ذکر کرو، نیز فقط اسی کی امداد و حاجت روائی کے لیے پکارو؛ مگر طاغوت، یعنی وقت کے فرعونوں، ہامانوں، قارونوں، آزروں، شیطان شرست مذہبی و سیاسی اور ثقافتی رہنمائوں، وڈیروں، سرداروں، خوانین وغیرہ وغیرہ (کی عبادت کرنے) سے بچو۔ ہُوا یہ کہ ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانونِ تقویٰ و ہدایت کے مطابق) راہِ راست پر لگادیا، اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ لہٰذا (اے بنی نوعِ انسان!) دُنیا میں سیاحت بالحق کرو اور (دیدۂ بینا سے) مشاہدہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کی توحیدِ اُلوھیت و ربوبیت کی تکذیب کرنے والوں کا کیسا (عبرتناک) انجام ہوا!۔

37 16 اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ

(پیارے نبیؐ!) آپ خواہ کتنی زیادہ طلب وآرزو کریں کہ یہ لوگ ہدایت پائیں، یعنی راہِ راست پر سفرِ زندگی کرکے اپنی آخری منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں جو جنت ہے (مگر وہ ہرگز ہدایت نہیں پائیں گے)۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ تقویٰ و ہدایت یہ ہے کہ جو لوگ دیدہ ودانستہ راہِ راست سے بھٹک جاتے ہیں وہ انھیں (ان کی آرزو کے مطابق) راہِ راست پر نہیں لگاتا؛ اور نہ اُن کا کوئی مددگار، شفیع وغیرہ وغیرہ ہی ہوتا ہے۔

38 16 وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ

نیز یہ لوگ بڑے وُثوق سے اللہ کی پکی قسمیں (نمبر ۱۹) کھا کھا کر کہتے ہیں کہ جو لوگ مر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں دوبارہ زندہ کرکے نہیں اُٹھائے (نمبر ۲۰) گا (کیوں نہیں؟) وہ ضرور مُردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا (اٹل) وعدہ ہے، جو اُس نے اپنے اُوپر لازم (Binding) کررکھا ہے؛ لیکن بنی نوعِ انسان (Mankind) میں سے اکثریت اُن کی ہے جو (حقیقت کا) علم

نہیں رکھتے۔ حواشی نمبر۱۹-Swear solemnly by Allah. نمبر۲۰- Allah would not raise them up alive again.

39 16 لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَٰذِبِينَ

(نشأۃِ ثانیہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ) وہ ان پر اس بات کی حقیقت آشکارا کر دے جس میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں، اور اللہ کے دین یا نظامِ حیاتِ کلی کو ماننے سے انکار کرنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ تکذیبِ دین کرنے والے جھوٹے تھے۔

40 16 إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَٰهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

جب ہم کوئی شے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اُسے بس حکم دیتے ہیں کہ "ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے (نمبر۲۱)۔

حواشی نمبر۲۱- کُنْ فَیَکُوْنُ کی حقیقت سمجھنے کے لیے مقدمے میں قوانینِ الٰہیہ اور اس عُنوان کے تحت قانونِ کُن فیکون کا مطالعہ بالحق کریں۔

41 16 وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

جن (مسلمانوں) پر ظلم ہوا، یعنی ان کے انسانی حقوق غصب و سلب کر لیے گئے اور ان پر جور و ستم روا رکھا گیا اور انھوں نے اللہ (کے دین یا نظامِ حیاتِ کلی) کے لیے گھر بار چھوڑ کر نقلِ مکانی کی (Emigrated)، تو ہم اُنھیں اس دُنیا میں حسین مقام دیں گے اور حیاتِ اُخروی کا اجر اس سے عظیم تر و ارفع ہے (جو انھیں ملے گا)۔ کاش مُنکرانِ حق کو اس حقیقت کا علم الیقین ہوتا (تو وہ ظالم نہ ہوتے)۔

42 16 الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

یہ مہاجر وہ ہیں جنھوں نے راہِ حق میں حوصلہ و پامردی سے تکالیف و مصائب برداشت کی ہیں اور استقامت دکھائی ہے (Who have persevered in patience and have been steadfast) اور ہر حال میں اپنے پروردگار (کی رحمت و نُصرت) پر بھروسہ رکھتے (Rely) ہیں۔

43 16 وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(اے پیغمبرِ اعظم و آخرؐ!) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے صرف مردوں ہی کو رسول یا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے (عورتوں وغیرہ کو نہیں)، جن کی طرف ہم وحی (و تنزیل) بھیجتے تھے۔ (اے مُنکرانِ رسول!) اگر تمھیں اس (تاریخی واقعیت) کا علم نہیں تو اہلِ علم (یا اہلِ کتاب کے علُماء) سے دریافت کر لو۔

44 16 بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

(ہم نے اپنے پیغمبروںؑ کو) براہینِ قطعیہ اور کتب کے ساتھ بھیجا تھا؛ نیز ہم نے آپ پر "الذکر" یعنی قرآن (نمبر ۲۲ نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ ہم نے بنی نوعِ انسان (Mankind) کے لیے بھیجا ہے (اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو) آپ ان کے لیے واضح طور پر بیان کر دیں اور تاکہ وہ ان میں بامقصد غور و فکر کریں (نمبر ۲۳)۔ حواشی نمبر ۲۲۔ الذِکر سے مُراد کثرت سے پڑھی جانے اور حفظ ہو جانے والی کتاب قرآن ہے۔

نمبر ۲۳۔ اس آیۂ بصیرت افروز سے مستنبط ہوا کہ قرآن حکیم کل بنی نوع انسان کی رُشد و ہدایت کے لیے ہے اور اس کی آیات میں بامقصد غور و فکر کرتے رہنا ان پر فرض ہے۔

45 16 اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ

کیا جو لوگ بھیانک چالیں چلتے ہیں (ان کے ردِّ عمل اور) اس شُدنی (= ہونی) سے اپنے آپ کو مامون (Secure) خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانونِ مجازات وتدبیری کے مطابق) انھیں زمین میں دھنسادے یا ایسی جہت سے ان پر عذاب ٹوٹ پڑے جس کا انھیں سان گمان تک نہ ہو؟۔

46 16 اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِىْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَۙ

یا عذاب اس وقت ان پر گرفت کرے جب وہ (کاروبار وغیرہ وغیرہ میں) دوڑ دھوپ کر رہے ہوں اور اس سے بچنے سے عاجز ہوں۔

47 16 اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

یا (اللہ تعالیٰ) اُنھیں پہلے ڈرائے دھمکائے، پھر اپنی گرفت میں لے۔ یہ اس لیے ہے کہ تمھارا پروردگار نہایت شفقت ونوازش کرنے۔ بدرجۂ غایت ترس کھانے، درگذر کرنے، دلدِر دُور کرنے اور کثرت سے رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

48 16 اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ

کیا بنی نوعِ انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کو غور کی نظروں سے نہیں دیکھتے کہ اُن کے سائے دائیں بائیں حرکت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور عاجز ومطیع بھی ہیں؟

49 16 وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

علاوہ بریں، آسمانوں اور زمین میں کل جاندار اور فرشتے اللہ کے حضور سر تسلیم خم کیے اس کے احکام کی تعمیل میں لگے رہتے ہیں (نمبر ۲۴)، لیکن ہر گز سرکشی نہیں کرتے (نمبر ۲۵)۔

حواشی نمبر ۲۴۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ، یعنی اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کا مطلب قرآنِ حکیم کی رُو سے وہی ہے جو ہم نے ترجمے میں دیا ہے۔

نمبر ۲۵ - لَایَسْتَکْبِرُوْنَ: لفظی ترجمہ ہے وہ تکبر نہیں کرتے ؛ لیکن قرآنی اِصطلاح میں اس کا مطلب ہے کہ وہ سر کشی یا سر تابی نہیں کرتے ۔ اگلی آیت میں قرآن حکیم نے خود اس کے مفہوم کی وضاحت کر دی ہے۔

50 16 یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۩

وہ اپنے پروردگارِ بالادست (کی نافرمانی کے بھیانک نتائج سے) ڈرتے ہیں اور اس کے احکام کی بِلاچُون وچِرا) تعمیل کرتے ہیں۔

51 16 وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ

دیکھو! اللہ تعالیٰ نے (بنی نوعِ انسان کو) حکم دیا ہے کہ (اپنے لیے) دو معبود و حاکم نہ بناؤ۔ یقین مانو کہ صرف وہی اکیلا معبود و حاکم ہے ۔ لہٰذا مجھی (یعنی میرے ہی قوانین) سے ڈرتے رہو۔

52 16 وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ

یاد رکھو! جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کی ملکیت ہے (اور اس کے کل بندوں کے تمتع یا استفادے کے لیے ہے)؛ اور دین یا نظامِ حیاتِ کلی ہمیشہ کے لیے اُسی کا ہے (لہٰذا اُسی کو اختیار کرنا لازم ہے)۔ تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور ہستی یا ہستیوں کا تقویٰ کرو گے؟ یعنی ان کی طلب و آرزو کرو گے اور اُن سے ڈرو گے؟

53 16 وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔــرُوْنَ ۚ

ذرا سوچو تو سہی کہ نعمتوں میں سے جو بھی تمھارے پاس ہے، سب اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہیں؛ نیز جب کوئی مصیبت تم پر آتی ہے (When distress befalls upon you) تو تم (بے اختیار مدد و درماں کے لیے) اُسی سے فریاد کرتے ہو (نمبر ۲۶)۔ حواشی نمبر ۲۶ - ایسا کرنا فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے، لیکن غیر اللہ کو امداد کے لیے پکارنا غیر فطری اور شرک ہے۔

54 16 ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ

پھر جب وہ تم سے مصیبت دُور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک فرقہ معاً اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے، یعنی مشکل کشائی میں اپنے پروردگار کے سوا دوسری ہستیوں کو بھی شریک یا معاون ماننے لگتا ہے۔

55 16 لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا ۗ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

اس طرح ہم نے جو نعمتیں اُنھیں دی ہیں، ان کا کفران یا ان کی ناشُکری کر کے دیکھ لیں۔ (مشرکو!) اچھا تو اُٹھالو چند روز فائدہ! عنقریب تم (شرک و کفرانِ نعمت کا انجام) معلوم کر لوگے۔

56 16 وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ

علاوہ بریں، ہم (مشرکوں کو) جو روزی دیتے ہیں، اس کا ایک حصہ وہ (اپنے معبودانِ باطل) کے لیے وقف کر دیتے ہیں جن کو اِس (حصے) کا علم تک نہیں ہوتا، یا جن کی (حقیقت) کا مشرکوں کو علم نہیں ہوتا۔ (مشرکو!) اللہ کی قسم (By Allah)! تم جو افترا کرتے تھے، اس کے لیے ضرور تمھاری بازپُرس ہو گی (You shall be certainly called to account, (what you used to invent)۔

57 16 وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ

نیز مُشرک اللہ تعالیٰ سے بیٹیاں منسوب کرتے ہیں (Assign to Allah)، (حالانکہ) وہ (ان، یعنی اولاد سے) مُنزہ و پاک اور بے احتیاج وماوراء ہے؛ اور خود اپنے لیے (بیٹے) چاہتے ہیں، جو اُن کی دلپسند ہیں۔

58 16 وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ

چنانچہ جب اُن میں سے کسی ایک کو (ولادتِ) بیٹی کی خبر سنائی جاتی ہے تو (غم و غصہ کے مارے) اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے (یا اس کے چہرے پر سیاہی چھا جاتی ہے) اور وہ شکستہ خاطر (Down-hearted) ہو جاتا ہے۔

59 16 يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

وہ اس غم انگیز خبر بد کے سبب اپنے لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ ذلت برداشت کر کے اُسے زندہ رکھے یا مٹی کے اندر گاڑ دے (یعنی اُسے زندہ دفن کر دے)۔ دیکھو! کتنا بُرا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں (نمبر ۶۷)۔

حواشی نمبر ۶۷ - یہ فیصلہ کہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

60 16 لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ مَثَلُ السَّوۡءِ ۚ وَ لِلّٰہِ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

مُنکرانِ آخرت کی، یعنی جو لوگ روزِ قیامت، نشاۃ ثانیہ اور روزِ حساب و جزا کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے، ان کی تمثیل (Similitude) یا سرشت (Disposition) بڑی گھناؤنی ہے۔ بخلاف اس کے، اللہ تعالیٰ کی تمثیل یا فطرت (Nature) احسن و ارفع ہے؛ اور وہ سطوت و صولت رکھنے والا- نہایت دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے اُمور سر انجام دینے والا ہے۔

61 16 وَ لَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلۡمِہِمۡ مَّا تَرَکَ عَلَیۡہَا مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّ لٰکِنۡ یُّؤَخِّرُہُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَۃً وَّ لَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ

ذرا سوچو تو سہی کہ اگر اللہ تعالیٰ بنی نوعِ انسان پر ان کے ظلم کی بناء پر، (یعنی ان کے اپنے نفس اور دوسروں کے حقوق سلب اور کفر و شرک کرنے پر فی الفور) گرفت کرتا تو رُوئے زمین پر ایک بھی جاندار (Creature) کو زندہ نہ چھوڑتا (یعنی ظالموں کو فنا کر دیتا)؛ لیکن وہ (اپنے قانونِ اِمہال کی رُو سے) ایک مدتِ معینہ (An appointed term) تک انھیں مہلت (Respite) دیتا رہتا ہے۔ پھر جب (ان کی ہلاکت کا) وقتِ مقرر آپہنچتا ہے تو وہ نہ تو ایک لمحہ پیچھے رہ (کر بچ) سکتے ہیں، اور نہ (اس سے) آگے نکل کر (بچ) سکتے ہیں۔

62 16 وَ یَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰہِ مَا یَکۡرَہُوۡنَ وَ تَصِفُ اَلۡسِنَتُہُمُ الۡکَذِبَ اَنَّ لَہُمُ الۡحُسۡنٰی ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَہُمُ النَّارَ وَ اَنَّہُمۡ مُّفۡرَطُوۡنَ

نیز وہ اللہ تعالیٰ سے وہ کچھ منسوب کرتے ہیں (Attribute to)، جسے خود ناپسند کرتے ہیں۔ ان کی زُبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ اُن کے لیے حسنہ، یعنی عیش ہی عیش ہے۔ لازماً اُن کے لیے آتشِ جہنم ہے، اور یقیناً وہ سب سے پہلے اُس میں پہنچائے جائیں گے۔

63 16 تَاللّٰهِ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَهُوَ

وَلِيُّهُمُ الۡيَوۡمَ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ

(میرے پیغمبرِ اعظم وآخرؐ) اللہ تعالیٰ شاہد ہے ہم نے آپ سے پہلے اُمتوں، یعنی اقوامِ عالم میں اپنے رسول بھیجے، لیکن شیطان نے (اپنے جمالیاتی فریب سے) ان قوموں کو اُن کے (اعمالِ سُوء کو خوشنما و خوبصورت بنا کر دکھایا (اور وہ اس نظر فریب دھوکے میں ماری گئیں)۔ چنانچہ اب بھی وہی، یعنی شیطان ان کا سرپرست (Patron) بنا ہوا ہے۔ (اس کے نتیجے میں، گذشتہ اقوام کی طرح) انھیں بھی کربناک عذاب سہنا پڑے گا۔

64 16 وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ۙ وَهُدًى

وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ

ہم نے آپ پر الکتاب (قرآن عظیم) محض اس لیے نازل کی ہے کہ جن مسائل میں لوگ اختلاف کرتے ہیں، ان کی حقیقت اُن پر آشکارا کردیں؛ نیز یہ اہلِ ایقان واذعان کو ہدایت (Guide)، یعنی فوز وفلاح اور جنت کی راہِ راست دکھانے والی اور رحمت یا دُنیوی واُخروی حسنہ سے مستفیض کرنے والی ہے۔

65 16 وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ

لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ

دیکھو! اللہ تعالیٰ ہی بادلوں سے پانی برساتا ہے اور اس کے ذریعے مُردہ یا بنجر ہو جانے والی اراضی کو زندہ یا زرخیز کرتا ہے (He quickens the land)۔ بلا شبہ اس (یعنی اللہ تعالیٰ کی اسی معجزاتی تخلیقی فعلیت) میں گوشِ حق نیوش رکھنے والوں کے لیے بصیرت افروز بُرہان ہے۔

66 16 وَاِنَّ لَـكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُّسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ

وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ

دیکھو! مویشیوں میں تمھارے لیے عبرت، یعنی کایا پلٹ کر دینے والا سبق ہے۔ ہم ان کے پیٹوں (Bellies) میں جو ہے، اس سے تمھارے لیے گوبر (Refuse) اور لہو کے درمیان میں سے خالص، یعنی پاک و منزہ دودھ نکالتے ہیں، (جو پینے) والوں کے لیے نہایت خوش گوار (Palatable) ہے۔

67 16 وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

(انسانو!) غور کرو کہ تم کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے (قبیح) مُسکرات Intoxicants)، شراب سمیت تمام نشہ آور چیزیں) بناتے ہو، بخلاف اس کے، حسین غذا بھی حاصل کرتے ہو (نمبر ۲۸)۔ بلا شبہ تمھاری اس فعلیت (Activity) میں عقل و فکر سے کام لینے والوں کے لیے حقیقت افروز دلیل ہے۔

حواشی نمبر ۲۸- یہ آیت اپنی بصیرت افروزی و معنوی وُسعت اور ایجازِ بلاغت کی بناء پر اعجازاتِ قرآن میں سے ہے۔ اس میں یہ جمالیاتی نکتہ مضمر ہے کہ سَکراً کے مقابلے میں رِزْ قًا حَسَنًا لا کر یہ حقیقت آشکارا کر دی گئی ہے کہ شراب سمیت کل نشہ آور چیزیں قبیح (Ugly) ہیں۔

68 16 وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ

وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۙ

غور کرو کہ تمھارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو القا کیا (Inspired the bee) کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ان ٹٹیوں میں جو اس غرض کے لیے بنائی جاتی ہیں (اپنے) چھتے (Hives) بنائے۔

69 16 ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا

شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

بعد ازاں، ہر قسم کے پھل پھولوں سے رس چُوس (Suck the juice)؛ پھر اپنے پروردگار کے مقرر کیے ہوئے طریقے پر کام کرتی چلی جا۔ ان کے اندر سے مختلف رنگوں کا مشروب (Multicolored drink) نکلتا ہے، جس میں بنی نوعِ انسان کے لیے

شفاء (Healing) ہے۔ بلا شبہ اس واقعیت میں تفکر بالحق کرنے والوں (Those who reflect purposefully) کے لیے (ربوبیت الٰہی کی) بصیرت افروز دلیل ہے۔

70 16 وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ

دیکھو! اللہ تعالیٰ ہی (اپنی تخلیقی فعلیت کی سنت کے مطابق) تمھیں پیدا کرتا (Creates) ہے۔ پھر تمھیں وفات دیتا ہے؛ اور تم میں سے بعض گئی گزری عمر، بڑھاپے (Abject old age) تک پہنچ جاتے ہیں؛ نتیجتاً، وہ جاننے بوجھنے کے بعد انجان بن جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ ہی علمِ کلی رکھنے والا (All-Knowing) - ہر شے (نمبر ۲۹) اور اس کے کرنے پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا (Almighty) ہے۔

حواشی نمبر ۲۹- شے اور چیز میں یہ بنیادی فرق ہے کہ شے اُس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کرنا چاہے۔

71 16 وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ط اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

(اے بنی نوعِ انسان!) سوچو! اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو رزق، یعنی مال و دولت میں بعض پر فضیلت یا برتری دی ہے (اور دیتا ہے)؛ تو اُس نے جنھیں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ مال و دولت دیا ہے، اپنا مال و دولت اپنے زیر دستوں، یعنی اپنے شریکِ کار ملازموں وغیرہ وغیرہ کو اس لیے نہیں لوٹاتے کہ کہیں (مبادا) وہ مالی لحاظ سے ان کے برابر ہو جائیں (حالانکہ سب اس میں برابر کے حق دار ہیں)۔ وہ صاف اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں بُخل کر رہے ہیں (نمبر ۳۰)۔

حواشی نمبر ۳۰- رَجَلٌ جَحَدٌ: بخیل کو کہتے ہیں (المفردات، بذیلِ مادہ ج ح د)، اور بخیل قرآنِ حکیم کی رُو سے، اہلِ نار ہے۔

72 16 وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ

دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ہم جنس ازواج (Mates) یا جوڑے (مرد وزن) پیدا کیے اور تمھارے جوڑوں سے تمھارے لیے بیٹے اور پوتے پیدا کر دیے ہیں (اور اس طرح تمھارے خاندانوں (Dynasties) کی تشکیل ہوتی ہے اور تم ان کو مسرتوں اور برکتوں سے بہرہ مند ہوتے ہو)؛ نیز تمھیں پاکیزہ وصحت افزا ماکولات ومشروبات (Pure and Wholesome edibles and drinks) عطا کر دیں۔ پھر بھی (مُشرک) باطل کو، یعنی جھوٹے معتقدات و نظریات، روایات ورسوم وغیرہ وغیرہ کو تو مان لیتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، جیسے اس کے قوانین واحکام اور ہدایات و تعلیمات سمیت دیگر انعام واکرام ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

73 16 وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

علاوہ ازیں، وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت، یعنی حمد و پرستش اور طاعت و بندگی کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں سے انھیں رزق (روزی، مال و دولت وغیرہ وغیرہ) دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (اس کا یا اور طرح کا) مقدور ہی رکھتے ہیں۔

74 16 فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

لہٰذا (دُنیا کے حکمرانوں، وزیروں، وڈیروں، حاکموں وغیرہ وغیرہ پر قیاس کر کے) اللہ تعالیٰ کے بارے میں مثالیں نہ گھڑو (نمبر ۳۱) (So coin not similitudes)، اس لیے کہ (حقیقت) اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

حواشی نمبر ۳۱- بالفاظِ دیگر، اللہ تعالیٰ کو کسی کے مثل، مُشابہ یا مانند نہ ٹھیراؤ کیونکہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ ۱۱:۴۲): کائنات میں کوئی شے بھی اس کے مثل یا مشابہ نہیں۔

75 16 ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

(تمھارے غور و فکر کرنے کے لیے) اللہ تعالیٰ (دو آدمیوں کی) مثال (Parable) بیان کرتا ہے: ایک تو غلام ہے جو دوسرے کا مملوک ہے، جس کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے؛ اور دُوسرا آدمی (صاحبِ اختیار) ہے، جسے ہم نے اپنے فضل سے حسین رزق، یعنی جائز و وافر مال و دولت دے رکھا ہے۔ وہ اس میں سے پوشیدہ اور کھلم کھلا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں آدمی

برابر ہیں؟ (ہر گز نہیں ہیں)۔ تعریف و ستائش اور تشکر و امتنان کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے، لیکن بنی نوعِ انسان میں سے اکثر یہ حقیقت نہیں جانتے۔

76 16 وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى
مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

مزید برآں، اللہ تعالیٰ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے: ان میں سے ایک گونگا ہے، جو کچھ نہیں کر سکتا، اور اپنے آقا پر بارِ گراں (Wearisome burden) ہے۔ وہ اُسے جہاں بھیجے کوئی اچھا کام کر کے نہ آئے۔ دُوسرا مرد ایسا ہے جو لوگوں کو عدل و اِنصاف روا رکھنے کا حکم دیتا (Enjoins justice) ہے، اور خود بھی فوز و فلاح اور عدل و احسان کی راہِ راست پر گامزن ہے۔ کیا یہ دونوں مرد برابر ہو سکتے ہیں؟ (نہیں ہو سکے!)۔

77 16 وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ
اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یاد رکھو! آسمانوں اور زمین میں کل باتیں، چیزیں اور اُمور (جو بشمولِ انسان کل مخلوقات کے لیے) غیب، یعنی مخفی و غیر مرئی ہیں، اُن کا جاننا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے (اور صرف وہی ان کا علم رکھتا ہے، نیز غیب اس کے لیے شہود ہے) (نمبر ۳۲) اور ساعتِ منتظر، یعنی قیامت (Final or Zero Hour of Doom) کے برپا ہونے کا معاملہ ایسا ہے جیسا آنکھ کا جھپکنا، بلکہ اس سے بھی جلد تر (Like the twinkling of the eye, or even quicker)۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر شے (اور اس کے کرنے پر) قدرتِ کاملہ رکھتا ہے۔

حواشی نمبر ۳۲ - اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو غیب کا علم نہیں۔

78 16 وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَـيْـــًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصٰرَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

غور کرو کہ اللہ تعالیٰ ہی نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے باہر نکالا کہ تم کچھ بھی جانتے بوجھتے نہ تھے۔ دیکھو! اُسی نے تمھارے کان، آنکھیں اور دل و دماغ بنائے (نمبر ۳۳) (یعنی اُسی نے تمھیں سامعہ و باصرہ اور قلب کے حیرت انگیز نظام ودیعت کیے) تاکہ تم تشکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ ان کی نعمتوں سے خود بھی استفادہ کرو اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤ۔

حواشی نمبر ۳۳ - اللہ تعالیٰ یہ نظام بنی نوعِ انسان کے لیے ان کی ماں کے پیٹوں کے اندر ہی تخلیق کرتا ہے۔

79 16 اَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِىۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ
لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ

کیا لوگ پرندوں کو غور کی نظروں سے نہیں دیکھتے کہ فضائے سماوی میں مُطیع و مِنقاد (اُڑ رہے ہیں)؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو انھیں تھامے ہوئے ہے (None sustains them save Allah)۔ بلا شبہ اس (معجز نما منظر) میں حق ماننے والوں کے لیے قدرتِ الٰہیہ کی بصیرت افروز براہین ہیں۔

80 16 وَاللّٰهُ جَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ
بُيُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا يَوۡمَ ظَعۡنِكُمۡ وَيَوۡمَ اِقَامَتِكُمۡ‌ ۙ وَمِنۡ اَصۡوَافِهَا وَاَوۡبَارِهَا وَاَشۡعَارِهَاۤ اَثَاثًا
وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ

غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے گھروں کو (آرام و راحت سے) رہنے کی جگہ بنایا، اور اُسی نے تمھارے لے چارپایوں کی کھالوں (Hides) سے خیمے (Tent-houses) بنائے، جنھیں تم سفر کے وقت اور قیام کے وقت ہلکا پھلکا پاتے ہو (اور کام میں لاتے ہو)؛ نیز ان کی اُون (Wool)، پشم (Fur) اور بالوں (Hair) سے تمھارے لیے اسباب اور مفید چیزیں بنائیں، جو ایک مدت تک (تمھارے کام آتی) ہیں۔

81 16 وَاللّٰهُ جَعَلَ لَـكُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَكۡنَانًا وَّجَعَلَ
لَـكُمۡ سَرَابِيۡلَ تَقِيۡكُمُ الۡحَـرَّ وَسَرَابِيۡلَ تَقِيۡكُمۡ بَاۡسَكُمۡ‌ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ
تُسۡلِمُوۡنَ

علاوہ بریں، اُسی نے اپنی تخلیقات (Creations) سے تمھارے لیے سایے (Shelters) فراہم کر دیے، اور اُسی نے تمھارے لیے پہاڑوں میں پناہ گاہیں (Places of refuge) بنائیں؛ نیز تمھارے لیے ایسی پوشاکیں (Garments) بنائیں جو تمھیں گرمی یا لُو کی شدت سے بچاتی ہیں اور ایسی زرہیں (Coats of armor) بھی جو جنگ میں تمھیں (ہتھیاروں کی ضرب سے) محفوظ رکھتی ہیں۔ اس طرح وہ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرتا ہے تاکہ تم اُس کے بندگانِ تسلیم و رضا بن جاؤ۔

82 16 فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ

اِس کے باوجود (میرے نبیؐ!) اگر لوگ رُو گردانی کریں If they turn away)، تو آپ پروانہ کریں، کیونکہ) آپ کے ذمے صرف (احکامِ الٰہیہ کو) صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

83 16 يَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنۡكِرُوۡنَهَا وَاَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت (قرآنِ عظیم) کو پہچانتے ہیں، پھر بھی اُسے (اللہ تعالیٰ کا کلام) ماننے سے انکار کرتے ہیں، ان میں اکثریت کافروں کی ہے، یعنی ان کو جو اسلام کے نظامِ حیات کلی کو تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں۔

84 16 وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا ثُمَّ لَا يُؤۡذَنُ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ

غور کرو، اُس روز (کافروں کا کیا حشر ہو گا) جب ہم ہر ایک اُمت یا قوم میں ایک گواہ اُٹھا کر کھڑا کریں گے۔ پھر نہ تو کافروں کو (عُذرِ بیجا پیش کرنے کی) اجازت دی جائے گی اور نہ اُن سے کہا جائے گا کہ توبہ کریں۔

85 16 وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الۡعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ

چنانچہ جب ظلم کرنے والے (یعنی اپنے اور دوسروں کے حقوق سلب کرنے اور جور و ستم کرنے والے) عذاب سے دو چار ہوں گے (Shall face the doom)، تو نہ تو ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی (Their torment shall never be allayed) اور نہ انھیں مُہلت (Respite) ہی دی جائے گی۔

86 16 وَإِذَا رَأَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا
نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۚ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكٰذِبُونَ ۚ

پھر جب شرک کرنے والے (اپنے خود ساختہ اللہ کے) شریکوں یا معاونوں کو دیکھیں گے تو بول اُٹھیں گے: ''اے ہمارے پروردگار! یہ ہیں ہمارے خود ساختہ شریک جنھیں ہم تیرے سوا استعانت وحاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارا کرتے تھے''۔ اس پر ان کے بنائے ہوئے شریک ان کی بات کا ردّ کرتے ہوئے کہیں گے؛ ''تم یقینا جھوٹے (Liars) ہو''۔

87 16 وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ

چنانچہ اُس روز سب اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کر دیں گے (The shall proffer submission to Allah)؛ اور جو بُہتان وہ باندھا کرتے تھے، ان سے جاتا رہے گا۔

88 16 اَلَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا
كَانُوا يُفْسِدُونَ

جو لوگ کُفر کرتے رہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا نظامِ حیات کلی قبول کرنے سے انکار کرتے رہے، اور لوگوں کو اللہ کی راہ، یعنی اس کے نظامِ حیاتِ کلی میں داخل ہونے سے روکتے رہے، ہم (اپنے قوانینِ سعی واکتساب و مجازات کے مطابق) ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کرتے رہیں گے، اِس جرم کی بناء پر کہ وہ (دُنیا میں) فساد کرتے تھے (نمبر ۳۴)۔

حواشی نمبر ۳۴ - یہاں فساد کرنے کا مطلب کُفر کرنا اور لوگوں کو ایمان لانے سے روکنا ہے۔

89 16 وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا
عَلٰى هٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِينَ

اس دن کا تصور کرو، جب ہم ہر اُمت میں اُنہیں میں سے ان پر گواہ کھڑا کریں گے۔ اور (اے پیغمبرؐ!) ہم ان لوگوں پر (جو آپ کی اُمت ہیں) آپ کو گواہ بنائیں گے۔ ہم نے آپ پر ایسی (عظیم) کتاب نازل کی ہے جو ہر شے صاف صاف بیان کرنے والی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کر دینے والوں کے لیے ہدایت (Guidance)، یعنی اُنھیں اُن کی منزلِ مقصود کی راہِ راست

دکھانے والی اور رحمت ہے، یعنی اُنھیں دُنیوی واُخروی حسنہ سے دوچار کرنے والی ہے۔ اور بشارت ہے، یعنی ان کو ایمان و عملِ صالحہ کے حسین و سرور بداماں، نتائج و عواقب کا مژدہ دینے والی ہے۔

90 16 اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تمھیں عدل (= انصاف کرنے اور دُوسروں کا حق پورا پورا دینے) اور احسان (حق سے زیادہ دینا اور رمالی تعاون کرنے) کا اور رشتے داروں (Kinsfolk) کو رزق دینے کا حکم دیتا ہے؛ نیز الفحشاء، یعنی بخل (Stinginess) و بے حیائی (Lewdness) نیز غیر فطری و قبیح کاموں (Unnatural and ugly deeds) اور حد سے تجاوز (Transgress) کرنے سے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں پند و نصیحت کرتا ہے تاکہ بامقصد غور و فکر کرو۔

91 16 وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ

نیز اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان (Covenant) کو پورا کرو، جب اُسے کر چکے ہو۔ اور اپنی قسموں کو پکا کر دینے کے بعد نہ توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن (Surety) مقرر کر چکے ہو۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

92 16 وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

دیکھو! تم کہیں اس عورت کی طرح نہ ہو جانا، جس نے بڑی مشقت سے سُوت کاتا پھر خود ہی اُسے ریزہ ریزہ کر دیا۔ نیز تم آپس کے معاملات میں اپنی قسموں کو محض اس لیے فساد کا ذریعہ بناتے ہو تاکہ ایک گروہ (کسی) دوسرے گروہ سے (قوت و تعداد میں) سبقت لے جائے۔ اللہ تعالیٰ اس معاملے میں تمھاری (حق پرستی واستقامت کی) آزمائش کرتا ہے، اور وہ قیامت کے روز (On the Day of Resurrection) ضرور ان باتوں کی حقیقت تم پر آشکارا کر دے گا (He shall reveal the truth) جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔

93 16 وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

یاد رکھو! اگر یہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ مشیت و حکمت کے مطابق ہوتا تو ضرور تمھیں ایک ہی (ہم کیش) اُمت بنا دیتا۔ لیکن وہ (اپنے قوانینِ احترامِ آرزو و آزادی اور مجازات و مشیت کے مطابق) ضلالت یا راہِ راست سے بھٹکنے کے خواہشمندوں کو بھٹکنے دیتا ہے، اور ہدایت کی آرزو رکھنے والوں یعنی متقی لوگوں کو راہِ راست پر لگا دیتا ہے۔ یاد رکھو! تم جو اعمال انجام دیتے رہتے ہو، ان (کے حُسن و قبح) کے متعلق ضرور تمھاری بازپُرس ہو گی (You shall certainly be called to account)۔

94 16 وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا
السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

دیکھو! آپس کے معاملات میں اپنی قسموں (Oaths) کو فریب و فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (مبادا لوگوں کے) قدم جم چکنے ک بعد لڑکھڑا جائیں (Lest the (people's) feet should slip after being firmly planted)؛ اور اِس بناء پر کہ تُم نے لوگو کو اللہ کی راہ سے روکا تمھیں مصائب کا مزہ چکھنا اور پھر تمھیں انتہائی بھیانک عذاب کا شکار ہونا پڑے۔

95 16 وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے نام پر کیے ہوئے عہد و پیمان کو حقیر قیمت یا فائدے کے بدلے نہ بیچو (کہ اس کی بڑی سے بڑی قیمت بھی متاعِ حقیر و غرور ہے) اگر تمھیں علم ہو (تو سنو کہ) اللہ تعالیٰ کے پاس جو (اجر) ہے، وہ تمھارے لیے احسن و افضل ہے۔

96 16 مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(غور کرو کہ) جو بھی تمھارے پاس ہے فانی (Transitory) ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے باقی رہنے والا (Enduring) ہے۔ چنانچہ جو لوگ صبر (Patiently persevere)، یعنی ضبطِ نفس کرتے اور راہِ حق میں مصائب برداشت کرتے، لیکن ثابت قدم رہتے ہیں، ہم ان کے اعمال کا صلہ اُنھیں نسبتاً خوبتر دیں گے۔

97 16 مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

جو شخص بھی صالح عمل کرتا ہے (نمبر ۳۵)، یعنی عدل واحسان کرتا ہے، چاہے مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ مؤمن ہو تو ہم اُسے پاکیزہ ومسرت انگیز زندگی بسر کرائیں گے، اور ان کے اعمال کا اجر انھیں نسبتاً خوبتر دیں گے۔

حواشی نمبر ۳۵- عملِ صالح کا مطلب ہے عدل واحسان کے کام- عدل کے معانی ہیں: دوسروں کے حقوق پورے کے پورے ادا کرنا، انصاف کرنا، اور سچ بولنا۔ احسان کا مطلب ہے، حق سے زیادہ اجر دینا، نیز دوسروں سے احسن طریق سے مالی تعاون اور حُسنِ سلوک کرنا۔

98 16 فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

دیکھو! جب قرآنِ (عظیم) پڑھنے لگو تو شیطانِ مردود (کے وسوسوں) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو (نمبر ۳۶) (Seek refuge in Allah from the evil temptations of accursed Satan)۔

حواشی نمبر ۳۶- مطلب یہ ہے کہ سچے دل اور عزم بالجزم کے ساتھ اللہ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں آنے کے لیے یہ پڑھا کرو: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

99 16 اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

یقین مانو کہ اہلِ ایمان اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھنے والوں پر اس کا کچھ زور نہیں چلتا۔

100 16 اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ

اس، یعنی شیطان کا تسلط (Sway) صرف ان لوگوں پر ہے جو اُسے اپنا سرپرست (Patron) بنالیتے ہیں اور (اس کے وسوسوں = Evil suggestions سے) اللہ کے مُعاون و سہیم (Partners) مقرر کرتے ہیں۔

101 16 وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

دیکھو! جب ہم کوئی (سابقہ) آیت (نمبر ۳۷) (یا فرمان) کسی دُوسری آیت سے بدل دیتے ہیں، (Substitute for) تو اللہ تعالیٰ جو کچھ نازل کرتا ہے اس (کی افادی و غایتاتی اِقدار) کو خوب جانتا ہے۔ (اے پیغمبر آخرؐ!) یہ (مُشرک آپ پر بُہتان لگاتے ہیں کہ) "آپ مُفتری (Forger) ہیں"، یعنی آپ یہ آیات اپنی طرف سے بنالاتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے، بلکہ ان میں اکثر لوگ حقیقت آشنا نہیں۔

حواشی نمبر ۳۷- اللہ تعالیٰ اپنے قوانینِ حکمت وتدبیری کے مطابق اپنی کسی آیت یا حکم کو تبدیل کرتا تھا۔

102 16 قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ

آپ انھیں (یہ حقیقت) بتادیں کہ قرآن کو روح القدس (نمبر ۳۸) نے آپ کے پروردگار کی طرف سے حقیقی وإفادی اور پائدار و غایتاتی اقدار کے ساتھ بتدریج اُتارا ہے تاکہ جو ایمان لائے ہیں ان کو (ایمان واسلام پر) ثابت قدم رکھے؛ نیز یہ اہلِ تسلیم ورضا کے لیے ہدایت (Guide) ہے، یعنی ان کو ان کی آخری منزلِ مقصود اور اس کی حسین و پائدار راہِ راست دکھانے والا اور بشارت ہے، یعنی ان کو (ایمان و اعمالِ صالحہ کے حسین وسرور بداماں نتائج و عواقب، یعنی دُنیوی واُخروی حسنہ کا) مُژدہ دینے والا ہے۔

حواشی نمبر ۳۸- روح القدس (The Holy Spirit)، حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب ہے۔

103 16 وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ

دیکھو! ہم یقیناً جانتے ہیں کہ یہ (مُشرک آپ کے متعلق) کہتے ہیں کہ اسے تو ایک بشر یا انسان (قرآن) سکھاتا ہے، حالانکہ جس کی طرف سکھانا منسوب (Allude to) کرتے ہیں، اس کی زبان تو عجمی یا غیر عربی (Outlandish) ہے اور یہ (قرآن) فصیح عربی زُبان (میں) ہے (This is eloquent Arabic speech)۔

104 16 اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهۡدِيۡهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ

یاد رکھو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ (اپنے قوانینِ احترامِ آرزو وآزادی کے مطابق) ان کو ان کی منزلِ مقصود کی حسین و پائدار راہِ راست نہیں دکھاتا؛ اس کے نتیجے میں، وہ ہوں گے اور کربناک عذاب۔

105 16 اِنَّمَا يَفۡتَرِى الۡكَذِبَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ‌ ۚ وَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ

بلاشبہ جھوٹ تو وہ لوگ گھڑتے (Invent falsehood) ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے؛ اور وہی جھوٹے اور دین کی تکذیب کرنے والے ہیں۔

106 16 مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَـئِنٌّ ۢ بِالۡاِيۡمَانِ
وَلٰـكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ

جو کوئی ایمان لانے کے بعد اللہ کا مُنکر ہوا، بجز اس کے جو کفر پر مجبور ہو جائے اور اس کا قلب مطمئن ہو (تو اس کے قلب پر قبیح اثرات مرتب نہیں ہوں گے)؛ مگر جس شخص نے اپنی رضامندی وخوش دلی سے کفر کی راہ اختیار کی تو ایسے لوگ اللہ (کے قوانین کے مطابق اس) کے غضب (Wrath) کے سزاوار ٹھہریں گے، یا ان پر اللہ تعالیٰ کا قہر ٹوٹے گا۔ اور ان کے لیے بڑا ہی بھیانک عذاب ہے۔

107 16 ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى
الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ

ان کے کفر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے حیاتِ دُنیا کی محبت میں اُسے آخرت (یعنی جنتِ قرۃ العین کی مسرت بداماں و حسین حیاتِ طیبہ و جاوید) پر ترجیح دی؛ نیز بوجہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین کی رُو سے جو لوگ کفر کی راہِ کج اختیار کرتے ہیں، ان پر ان کی منزلِ مقصود کی راہِ راست گم ہو جاتی ہے۔

108 16 أُولَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَـٰرِهِمْ ۖ وَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْغَـٰفِلُونَ

یہ کافر لوگ ایسے ہیں کہ جن کے کفر کے سلبی و سیاہ (Negative and evil) اثرات کے سبب ان کے دل و دماغ، کانوں اور آنکھوں پر چھاپ لگ جاتی ہے، یعنی ان کے قلبی و حسی نظام معطل ہو جاتا ہے؛ اور یہی اپنے انجام سے بے پروا لوگ ہیں۔

109 16 لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ هُمُ ٱلْخَـٰسِرُونَ

یہ لوگ بلا شبہ آخرت، یعنی دوسری دُنیا اور دُوسری زندگی (= نشأۃِ ثانیہ) میں خاسر ہوں گے، یعنی (بلحاظِ حسنات) گھاٹے میں رہنے والے (Losers) ہیں (نمبر ۳۹)۔

حواشی نمبر ۳۹- یاد رہے کہ یومِ حساب و جزا جن لوگوں کی حسنات ان کی سیّآت سے زیادہ یا وزن میں بھاری ہوں گی، وہ جنت میں جائیں گے، ورنہ بصورتِ دیگر، وہ جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے۔

110 16 ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوا۟ ثُمَّ جَـٰهَدُوا۟ وَصَبَرُوٓا۟ إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

لیکن تمھارا پروردگار (یقیناً رب رحمٰن و رحیم ہے) چنانچہ جن لوگوں نے صبر آزما آزمائشوں (Stern trials) سے گزرنے اور مصائب جھیلنے (Persecutions) کے بعد اللہ کی راہ میں ترکِ وطن کیا (Migrated) اور (نظامِ اسلام کے استحکام کے لیے) سعی و جُہد اور جنگ کی (Strove and fought)، نیز ضبطِ نفس اور استقامت و ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا تو ان اعمال کے بعد تمھارا پروردگار (نمبر ۴۰) (ان کے لیے بالخصوص) سیّآت محو کرنے اور اِن سے اُنھیں تحفظ دینے والا- بے نہایت ترس کھانے، در گزر کرنے اور بکثرت رُجوع برحمت کرنے والا ہے۔

حواشی نمبر ۴۰- اس آیۂ جمیلہ میں رَبَّکَ کی تکرار اس کی بے نہایت محبت و شفقت اور مغفرت و کرم نوازی پر دلالت کرتی ہے۔

111 16 يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

(اس زہرہ گداز منظر کو تصور کرو) جس روز ہر متنفس نفسا نفسی کے عالم میں سر گرداں ہوگا؛ اور ہر متنفس کو اس کے اعمال کا پُورا پورا اجر دیا جائے گا (Every soul will be requited for its deeds)، نیز ان سے ذرّہ بھر ناانصافی نہیں کی جائے گی۔

112 16 وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ

دیکھو! اللہ تعالیٰ ایک آباد علاقے کی مثال (Parable) بیان کرتا ہے، جہاں ہر طرح کا امن وامان تھا اور لوگ مطمئن و فارغ البال تھے۔ اُنھیں ہر جگہ سے وافر مقدار میں (In abundance) سامانِ معیشت (Provision) آتا رہتا تھا۔ لیکن انھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کی (یعنی ایک تو اِسراف و تبذیر کو روا رکھا، دوسرے، ان میں سے اہلِ احتیاج و تہی دست لوگوں کا مساوی حصہ (حق معلوم) نہ دیا) تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانونِ تشکر و کفرانِ نعمت کے مطابق اُنھیں نعمتوں سے محروم کر دیا، نیز) اُن کی اِن کارستانیوں کے سبب انھیں بھوک یعنی قحط (Dearth) اور خوف، یعنی عدمِ تحفظِ جان ومال کے کرب کا مزہ چکھایا۔

113 16 وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ

حالانکہ اُن کے پاس اُنہیں میں سے ایک رسول بھی آیا تھا، مگر انھوں نے اُسے جھٹلا دیا۔ اس کے نتیجے میں، (اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل کی رُو سے) اُن پر آفت ٹوٹ پڑی (Scourge befell on them) اس حال میں کہ وہ ظلم شعار تھے، یعنی حقوق اللہ، حقوق العباد یا لوگوں کے انسانی حقوق اور حقوقِ نفس ادا نہ کرنا، اُن کا شعار بن چکا تھا۔

114 16 فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

لہٰذا (کُفرانِ نعمت اور ظلم شعاری کے بھیانک نتائج کے پیشِ نظر) اللہ تعالیٰ نے جو حلال یا جائز اور پاکیزہ صحت اِفزا روزی تمھیں عطا کی ہے، اس میں سے خور و نوش کرو، یعنی کھاؤ، پیو؛ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، یعنی ان نعمتوں سے خود بھی تمتع کرو اور دوسروں کو بھی متمتع کرو؛ اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو، یعنی اللہ کی حمد و پرستش اور صرف اُسی کے احکام پر عمل کرتے ہو۔

115 16 اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(اے بنی نوعِ انسان!) تم پر صرف یہ (خور و نوش کی) چیزیں حرام کی گئی (Have been forbidden) ہیں؛ مُردار جانور (Carrion)، خون (Blood)، سُور کا گوشت (Swine-flesh)؛ اور وہ جانور جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری ہستی کے نام پر ذبح کیا گیا ہو (And that which has been consecrated in the name of other than Allah)؛ پھر جو کوئی (حلال گوشت نہ ملنے کی وجہ سے) اضطراری حالت میں (جان بچانے کے لیے) کچھ کھالے، لیکن نافرمانی کرنے والا ہو نہ حد سے گزرنے والا (Transgressor) (تو اس کا مواخذہ نہ ہو گا) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سیّآت مٹانے اور ان سے تحفظ دینے والا - بے حد ترس کھانے، در گزر فرمانے اور بکثرت رُجوع برحمت کرنے والا ہے۔

116 16 وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ

دیکھو! تمھاری زبانوں پر جو جھوٹی بات آجائے، بے دھڑک نہ نکال دیا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ سے متعلق غلط بیانی کرو۔ یاد رکھو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بولتے ہیں، یعنی اس کے متعلق غلط بیان کرتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے، یعنی آتشِ خوف و حزن اور آتش جہنم سے چھٹکارا پانے والے نہیں۔

117 16 مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

ایسے لوگوں کو مختصر عیشِ دنیا (Brief worldly enjoyment) تو مل جائے گا، مگر (آخرت میں) وہ ہوں گے اور کربناک عذاب۔

118 16 وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا مَا قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ

وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ

دیکھو! جو چیزیں ہم تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں، وہ ہم نے یہود پر حرام کی تھیں۔ اصل یہ ہے کہ ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا تھا، بلکہ وہ خود اپنے نفسوں پر ظُلم کیا کرتے تھے، یعنی اپنے نفسوں کو رہینِ خوف وحُزن بنانا اُن کا شعار بن چکا تھا۔

119 16 ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيۡنَ عَمِلُوا السُّوۡۤءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ

وَاَصۡلَحُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

بعد ازاں، جن لوگوں نے نادانی سے بُرائی کا ارتکاب کیا (Committed wrong in ignorance)، پھر اس کے بعد انھوں نے توبہ کر لی (Repented)، یعنی احساسِ ندامت کے ساتھ بُرائی نہ کرنے کے عزم بالجزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا اور اپنی اصلاح کر لی (Made amends)، یعنی صالح بن گئے، تو تمھارا پروردگار اس (صورتِ حال) کے بعد (ان کے لیے بالخصوص) سیّآت محو کرنے اور ان سے تحفظ دینے والا - بے حد ترس کھانے، در گزر کرنے اور کثرت سے رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

120 16 اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

اصل یہ ہے کہ ابراھیمؑ اپنی شخصیت میں ایک اُمت یا قوم تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار اور سب سے کٹ کر صرف اُسی کے ہو رہے تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کے بندۂ تسلیم و رضا اور عاشقِ وفادار تھے۔ وہ کسی عُنوانِ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

121 16 شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰهُ وَهَدٰٮهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ

وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بہت زیادہ شکر بجالانے والے تھے۔ اُس (اللہ تعالیٰ) نے انھیں برگزیدہ کیا اور اُنھیں جنت کی حسین و پائدار راہِ راست پر لگا دیا۔

122 16 وَاٰتَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ

علاوہ بریں، ہم نے دُنیا میں اُنھیں جمالیاتی و معنوی مسرت اور رحمت سے نوازا؛ اور آخرت، یعنی جنتِ قرۃ العین میں وہ صالح بندوں یا اہلِ عدل و احسان میں سے ہوں گے۔

123 16 ثُمَّ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

بعد ازاں، ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ابراھیمؑ کے دینِ (توحید) کا اتباع کریں، جو صرف اللہ ہی کے ہو رہے تھے اور وہ ہر گز مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

124 16 اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ عَلَى الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ

دیکھو! سبت (Sabbath) یا ہفتے (کے روز کا احترام) تو بس اُنہیں لوگوں پر (بطورِ سزا) عائد کیا گیا تھا (Was ordained)، جنھوں نے اس کے (احکام کے) بارے میں اختلاف کیا تھا؛ اور بیشک آپ کا پروردگار قیامت کے روز ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا، جن میں اختلاف کرتے تھے۔

125 16 اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ‌ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ

(پیارے نبیؐ! تبلیغ کا طریقہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو) اپنے پروردگار کی حسین و پائدار راہِ راست کی طرف آنے کی دانشمندی (Wisdom) اور حسین پند و نصیحت (Beautiful exhortation) کے ساتھ دعوت دیں، اور ان سے خوبصورت و پسندیدہ انداز سے اِستدلال و بحث کریں (Reason and argue with them in a beautiful and pleasing manner)۔ اصل میں آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہِ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں (Who have strayed from His Straight Path) اور اپنی منزلِ مقصود اور اس کی راہِ راست پانے والوں کو بھی وہ خوب جانتا ہے۔

126 16 وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَلَـئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ
لِّلصّٰبِرِيۡنَ

دیکھو! اگر تم (دشمنوں کی زیادتیوں کا) بدلہ لو تو اسی قدر لو جس قدر تمھیں اذیت پہنچائی گئی ہے؛ لیکن اگر تم صبر کرو (If you endure patiently)، یعنی برداشت اور در گزر کرو (اور انتقام نہ لو) تو یہ یقینا برداشت و در گزر کرنے والوں (The Patients) کے حق میں بہتر ہے۔

127 16 وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ‌ ؕ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا
يَمۡكُرُوۡنَ

دیکھیے! (میرے پیغمبرؐ! آپ صبر کریں اور آپ کا یہ صبر اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہے (Your endurance is only by the help of Allah)؛ آپ ان کا غم بھی نہ کھائیں (Grieve not for them)؛ اور (نظامِ اسلام کے خلاف) ان کی سازشوں اور مکاریوں پر دل تنگ نہ ہوں (Do not distress yourself at their intrigues)۔

128 16 اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نُصرت و تائید اُن لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نُصرت و تائید کی طلب و آرزو اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل کی خشیت رکھتے ہیں؛ نیز جو حُسنِ عمل کرتے اور لوگوں کے ساتھ اِحسان، یعنی حُسنِ سلوک اور مالی تعاون کرتے ہیں۔

سورہ الاسراء بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 17 سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ
الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

وہ اللہ تعالیٰ (موت و مادہ، شرک، عجز، قبح و محدودیت اور قید زمان و مکان وغیرہ سے) منزہ ماوراء ہے، جس نے اپنے بندے 1 (پیغمبر اعظم و آخرؐ) کو رات میں مسجد الحرام (=بیت اللہ) سے مسجد اقصیٰ (دور کی مسجد، یعنی بیت المقدس) تک سیر کرائی، جس کے ماحول (Precincts) کو ہم نے معمورۂ برکات بنایا 2 ہے تاکہ ہم ان کو اپنی آیات (یعنی اپنی قدرت اور معجزاتی تخلیقی فعلیت کے ایمان افزا و بصیرت افروز) مناظر کا مشاہدہ کرائیں۔ اصل یہ ہے کہ وہ سب کچھ سننے والا۔ دیکھنے والا ہے۔ (1) حواشی 1 عبدہ کی علامہ اقبالؒ نے بڑی بلیغ تعریف کی ہے کہ عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر بندہ اور ہے اور "اس کا بندہ" اور ہے

عبدہٗ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا خاص محبوب اور بندۂ تسلیم و رضا۔ 2.برکنا سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کے مضافات اور ان کی فضا کو مادی و معنوی نعمتوں سے معمور کر دیا ہے۔ (2)

2 17 وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ
دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا

دیکھو! (اس سے پہلے) ہم نے موسیٰ کو (اپنی) کتاب (بذریعہ وحی و تنزیل) دی تھی اور اسے بنی اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد) کیلئے ہدایت (Guide)، یعنی رہنما اصول و ہدایات کی کتاب مقرر کیا تھا (اس حکم کے ساتھ کہ) میرے سوا کسی اور کو اپنا کارساز (Guardian) نہ بنانا۔ 3 حواشی 3۔ یہ ہے توحید کا اصل الاصول، جو بشمول قرآن مجید، ہر سماوی کتاب کا مرکزی عقیدہ ہے۔

3 17 ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا

(بنی اسرائیل) ان لوگوں کی نسل میں سے تھے (Were the descendants) جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی (The Ark) میں سوار کروایا تھا اور وہ واقعی میرا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔

4 17 وَقَضَيْنَآ إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ
وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا

(یاد کرو!) ہم نے اپنی کتاب (تورات) میں بنی اسرائیل کو متنبہ کر دیا تھا کہ (تمہارا ایسی حال رہا تو) تم بالضرور سرزمین یا ملک 4 میں دو مرتبہ فساد کرو گے ، یعنی قتل و غارت ، برہمی و انتشار اور تخریب کاری کرو گے اور متکبرانہ روش و سرکشی اختیار کرو گے ۔
5 حواشی 4۔ الارض کے معانی ہیں: دنیا، سرزمین، ملک ۔ 5۔ فساد و علوا کبیرا کا مطلب قرآنی تلمیحات میں اس طرح بیان کر سکتے ہیں کہ تم فرعونی و ہامانی، قادرونی اور آرزی کرو گے۔

5 17 فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولَىٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُو۟لِى بَأْسٍ شَدِيدٍ
فَجَاسُوا۟ خِلَٰلَ ٱلدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا

پھر جب دونوں میں سے پہلی وعید کا موقع آیا تو ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) تم پر اپنے سخت نبرد پیشہ و جنگجو بندے مسلط کر دیئے۔ انہوں نے شہروں میں گھس کر انہیں تاخت و تاراج کر دیا (Ravaged them)۔ دیکھو! اس وعید کا پورا ہونا شدنی تھا اور وہ پوری ہو کر رہی۔

6 17 ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ ٱلْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَٰكُم بِأَمْوَٰلٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَٰكُمْ أَكْثَرَ
نَفِيرًا

پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان، یعنی دشمنوں پر غلبہ دے دیا اور تمہیں مال و دولت اور اولاد نرینہ سے مدد دی اور تمہیں افرادی قوت (Man power) میں نسبتاً بہت زیادہ کر دیا۔

7 17 إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ ٱلْءَاخِرَةِ
لِيَسُۥٓـُٔوا۟ وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا۟ ٱلْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا۟ مَا عَلَوْا۟ تَتْبِيرًا

(دیکھو!) اگر تم نے حسین کام (یا اعمال صالحہ) کئے تو تم نے ایسا اپنے مفاد میں کیا اور اگر تم نے اعمال سوء کئے تو ان کا انجام تمہیں ہی بھگتنا پڑا۔ پھر جب دوسری وعید کا وقت آیا (تو ہم نے تمہاری سرکوبی کیلئے دوسرے بندے بھیج دیئے) تاکہ مار مار کر تمہارا حلیہ بگاڑ دیں اور مسجد، یعنی بیت المقدس یا ہیکل میں گھس کر اسے برباد کر دیں، جیسا کہ انہوں نے پہلی مرتبہ کیا تھا، نیز جس کو فتح کریں اسے تہس نہس (Lay waste) کر دیں۔

8 17 عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا

عنقریب تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے گا، یعنی تم پر ترس کھا کر اور تمہارے اعمال سوء سے در گزر کر کے تم سے رجوع برحمت کرے گا، لیکن (یاد رکھو!) اگر تم نے اپنے سابق شعار سوء کا اعادہ (If you reverted to your former evil manners) تو ہم بھی (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) سابقہ سزا کا اعادہ کریں گے۔ سنو! ہم نے احکام الٰہیہ کو ماننے سے انکار کرنے والوں کیلئے جہنم کو عقوبت خانہ (Dungeon) مقرر کیا ہے۔

9 17 اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ

یقیناً یہ قرآن اس راستے پر چلتا ہے جو سب راستوں کی بہ نسبت بہت زیادہ پائیدار اور سیدھا ہے، نیز اہل ایمان کو جو عدل واحسان کے کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کو افضل واعلیٰ صلہ ملے گا (کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل اور قانون انعام و فضل ہے۔

10 17 وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

نیز (اس بات کی بھی تنبیہ کرتا ہے کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، یعنی قیامت 'نشاۃ ثانیہ' روز حساب وجزا اور الحیوان یا جنت ودوزخ کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے تو ہم نے (اپنے قوانین سعی واکتساب اور احترام آرزو کے مطابق) ان کیلئے کربناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

11 17 وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا

غور کرو کہ انسان (بسااوقات اپنی جلد بازی و عاقبت نااندیشی کے سبب) اپنے لئے شر، یعنی نقصان دہ و مضرت رساں اور غم انگیز اشیاء مانگتا ہے، جیسے وہ خیر و حسنہ، یعنی نفع بخش و مسرت انگیز اشیاء مانگتا ہے۔ اصل میں انسان بڑا ہی جلد باز (Hasty) واقع ہوا ہے۔

12 17 وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا

غور کی نظر سے دیکھو کہ ہم نے شب و روز کو اپنے معجزاتی جمالیاتی و تنزویجی اور ارتقائی و غایتاتی تخلیقی فعلیت اور ربوبیت) کی دو بصیرت افروز برہانی نشانیاں (Portents) بنایا ہے۔ ہم نے رات کی بصیرت افروز برہانی نشانی کو تاریک بنایا ہے اور دن کی بصیرت افروز نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے پروردگار کا فضل (یعنی نسبتاً زیادہ رزق) تلاش کرو، نیز سالوں کا شمار (Computation) اور دوسرے حساب (Reckoning) معلوم کرو۔ دیکھو! ہم نے ہر شے کی (یعنی ہر چیز کی جسے ہم تمہارے لئے ضروری سمجھتے ہیں) تفصیل سے وضاحت کر دی ہے۔

13 17 وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا

غور کرو کہ ہم نے ہر فرد بشر کے نامہ اعمال کا معجزاتی مووی کیمرہ (Movie camera) اس کے گلے میں پیوست کر دیا ہے (We have fastened on his neck)، جو اس کے اعمال کی سمعی۔ بصری تصویریں لیتا رہتا ہے)۔ چنانچہ قیامت کے روز یہ نوشتہ یا مووی کیمرہ (اس کے گلے سے) باہر نکال لیا جائے گا، جسے وہ اپنے سامنے چلتا ہوا پائے گا۔

14 17 اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا

(اس سے کہا جائے گا کہ) پڑھ اپنا نوشتۂ اعمال، یعنی خود اپنے اعمال کا مووی کیمرہ دیکھ لے۔ تو آج خود ہی (اپنی حسنات و سیات کا) حساب لگانے کیلئے کافی ہے (کہ تیری حسنات زیادہ ہیں یا سیآت؟)

15 17 مَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى‌ ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا

جو شخص راہ راست پر سفر زندگی کرتا ہے، وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے، بخلاف اس کے، جو اس راہ راست سے بھٹک جاتا ہے وہ اپنی گمراہی کا خمیازہ خود ہی بھگتتا ہے۔ یاد رکھو! کوئی شخص بھی کسی دوسرے کی (سیات) کا بار نہیں اٹھائے گا۔ ہم (اپنے قوانین مشیت و حکمت، معدلت اور تدبیری و مجازات کے مطابق) کسی قوم کو عذاب دینے والے نہ تھے، جب تک کہ (انہیں متنبہ کرنے کیلئے اپنے قانون تنذیری کے مطابق) رسول نہ بھیج دیتے۔

16 17 وَاِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّهۡلِكَ قَرۡيَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِيۡهَا فَفَسَقُوۡا فِيۡهَا فَحَقَّ عَلَيۡهَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِيۡرًا

اصل یہ ہے کہ جب ہم (اپنے قوانین 6 کے مطابق) کسی شہر کی آبادی کو ہلاک (Annihilate) کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے عیش پسند اہل ثروت کو (اپنے رسولؑ کے ذریعے قوانین الٰہیہ پر عمل کرنے کا) حکم دیتے ہیں، لیکن وہ نافرمانی میں حد سے تجاوز (Transgress) کرتے ہیں تو ان پر وعید عذاب متحقق ہو جاتی ہے یا ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے تو ہم (اپنے قوانین کے مطابق 7) اس شہر کی مکمل بیخ کنی کر دیتے ہیں (We uproot the town utterly)۔

حواشی 6۔ جیسے قانون مشیت و حکمت، قانون مکافات عمل، قانون تعجیل و امہال، قانون تدبیری اور قانون معدلت۔ 7۔ مذکورہ بالا قوانین۔

17 17 وَكَمۡ اَهۡلَـكۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ‌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا

بنگاہ عبرت دیکھو کہ ہم نے نوحؑ کے بعد (یکے بعد دیگرے) متعدد نسلوں (Generations) کو (اپنے مذکورہ قوانین کے مطابق) تباہ و برباد کر دیا۔ یاد رکھو! تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں سے آگہی رکھنے والا۔ خوب دیکھنے والا کافی (Sufficient) ہے۔

18 17 مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا

جو شخص (آخرت کے بجائے) دنیا کی زندگی ہی میں مال و متاع لینا چاہتا ہے تو ہم (اپنے قانون مشیت و حکمت اور قانون آرزو کے مطابق) ایسے لوگوں میں سے جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں اسی دنیا میں دے دیتے ہیں۔ پھر ہم (اپنے قوانین احترام آرزو و مجازات کے مطابق) جہنم اس کے نام کر دیتے ہیں، جس میں وہ پھٹکارا اور ٹھکرایا ہوا (Despised and reflected) داخل ہو گا۔

19 17 وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا

اور جو کوئی آخرت، یعنی جنت کی حیات ابدی اور نعمتوں کی طلب و آرزو رکھتا ہو اور اس کے حصول کیلئے ایسی سعی و جہد کرتا ہو جیسی کرنا چاہئے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش ضرور قبول ہو گی، یعنی ان کی کوشش کا اجر اللہ تعالیٰ انہیں ضرور دے گا (Their striving will be accepted and rewarded by Allah)

20 17 كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

(اے انسان! غور کر کہ) تیرے پروردگار کی عطا، یعنی نعمتوں (Bounties) کے ساتھ ہم سب کی مدد کرتے ہیں، ان طالبان دنیا) کی بھی اور ان طالبان آخرت) کی بھی، نیز تیرے پروردگار کی نعمتیں کسی پر بند ہونے کی نہیں اور نہ کبھی ہوئی ہیں۔ 8 حواشی 8۔ یہ آیۂ فکر انگیز اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت پر حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔

21 17 اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا

غور کی نظروں سے دیکھو کہ ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق دنیا میں) کس طرح بعض کو بعض پر (فوقیت دی ہے۔ لیکن آخرت، یعنی جنت مراتب کے لحاظ سے از بس عظیم (Great) اور فضیلت میں نہایت جلیل (Sublime) ہے۔

22 17 لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا

(اے انسان! کان کھول کر سن لے کہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود و حاکم نہ بنانا، ورنہ رسوا و درماندہ (Reproached and distressed) ہو کر رہ جاؤ گے۔

23 17 وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا

(اے انسان! گوش ہوش سے سن لے کہ) تیرے پروردگار نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ہستی کے قوانین و احکام کو ماننا نہ کسی کی حمد و پرستش اور طاعت و بندگی ہی کرنا، نیز اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور احسن طریقے سے مالی تعاون کرنا، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کی بات پر اف (Fie) تک نہ کہنا اور نہ جھڑکی دینا Nor repel them)، چاہے ان کی بات تمہیں ناگوار ہی کیوں نہ گزرے)، بلکہ ان سے خوش خلقی و ادب سے کلام کرنا۔

24 17 وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

اور ان کے سامنے محبت و خدمت کے جذبات کے ساتھ سرنگوں رہنا اور یہ دعا مانگتے رہنا: ”پروردگار! جس طرح انہوں نے چھوٹی عمر میں (محبت و شفقت سے) میری پرورش و تربیت کی (Cherished me in childhood)، تو بھی ان پر رحمت ارزانی فرما (Bestow mercy on them)۔

25 17 رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا

جو کچھ تمہارے دلوں کے اندر ہے، تمہارا پروردگار اسے خوب جانتا ہے۔ اگر تم عدل و احسان اور دیگر حسین کام کرنے والے ہوئے تو (یہ نوید سن لو کہ) وہ احساس ندامت Feeling of Penitence) اور تلافی مافات کے ارادے کے ساتھ اپنے پروردگار سے رجوع کرنے والوں کی سیات مٹانے اور ان سے تحفظ دینے والا ہے۔

26 17 وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا

دیکھو! اپنے اعزہ واقارب (kindred)، اہل احتیاج (The needy) اور ضرورت مند مسافر (The wayfarer in want) سب کو ان کا حق (Right) دو، لیکن مال و متاع کو بیجا خرچ نہ کرو جیسا کہ بے محل خرچ کرنا ہوتا ہے

27 17 اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا

اصل یہ ہے کہ فضول خرچ (Spendthrifts) شیطان کے بھائی بند ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا کفران یا ناقدری کرنے والا 9 ہے

حواشی 9۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فضول خرچ ایک تو ایک اپنے رب کی نعمتوں کے قدر ناشناس اور شکر ناگزار ہوتے ہیں اور دوسرے، وہ شیطان صفت ہوتے ہیں۔

28 17 وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا

لیکن اگر تمہیں ان اہل احتیاج سے اس لئے اجتناب کرنا پڑے (And if you are compelled to ignore them) کہ تمہارے پاس سر دست دینے کو کچھ نہیں اور تم اپنے پروردگار کے فضل و کرم اور عطا کے طلبگار و امیدوار ہو تو ان سے لطف و کرم کے کلام سے حسن معذرت کر لو۔

29 17 وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا

دیکھو! نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا رکھو (یعنی حد سے زیادہ کنجوس Miser بن جاؤ) اور نہ اسے بالکل کھول دو (یعنی اسراف و تبذیر کر کے سب کچھ لٹا دو)، نتیجتاً، ملامت زدہ و درماندہ ہو کر رہ جاؤ (Be reduced to penury)۔

30 17 اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا

حقیقت یہ ہے کہ تمہارا پروردگار (اپنے قوانین مشیت و حکم، سعی و اکتساب اور انعام و فضل کے مطابق) جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے محدود کر دیتا ہے، اس لئے کہ وہ اپنے بندوں (کے احوال و ظروف) سے پوری طرح آگاہی اور ان پر نظر رکھنے والا ہے۔

31 17 وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا

دیکھو! اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے مار نہ ڈالو۔ انہیں اور تمہیں (سب کو) رزق دینے والے تو ہم ہیں (تم نہیں ہو)۔ یاد رکھو! انہیں مار ڈالنا، گناہ کبیرہ یا بہت بڑا جرم ہے۔

32 17 وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا

(دیکھو! اگر تم نے زناکاری ایسے بھیانک گناہ سے بچنا ہے تو) زنا یا جنسی بدکاری (Adultery) کے قریب بھی نہ پھٹکو، کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور جنسی تسکین (Sexual satisfaction) کا اندوہناک اور بھیانک طریقہ ہے۔

33 17 وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا

یاد رکھو! جس متنفس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام یا ممنوع کر دیا ہے، اسے ہلاک نہ کرنا، مگر قانون الٰہی کے مطابق۔ اگر کوئی شخص ناحق ہلاک کیا جائے تو اس کے وارث (Heir) کو ہم نے (قصاص لینے کا) اختیار دیا ہے، لیکن ہلاک کرنے میں اسے (اس خیال سے) حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ اسے قانون کی مدد حاصل ہے۔

34 17 وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْــــُٔوْلًا

دیکھو! یتیم یا بے یارومددگار بچے (Orphan) کے مال، یعنی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو ہاتھ نہ لگانا، مگر حسن نیت و طریقے سے، یہاں تک کہ وہ بالغ و جوان ہو جائے تو (اس سلسلے میں کیا ہوا) عہد وفا کرو (یعنی یتیم کا مال و منال شرائط کے مطابق واپس کر دو)، کیونکہ عہد و پیمان کا محاسبہ ہونا شدنی ہے۔

35 17 وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِيْلًا

اگر پیمانے سے (سودا) دو (Measure) تو پورا بھر کر دو اور تولو (Weigh) تو درست ترازو یا آلہ وزن (Balance) سے تولو۔ یہ طریق کار (تمہارے لئے) موجب خیر و برکت اور انجام کے لحاظ سے خوب تر ہے۔

36 17 وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ
كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا

(اے انسان) دیکھو! جس بات (کی حقیقت) کا تمہیں علم نہیں، اس کی پیروی نہ کر (Follow not)۔ یاد رکھو کہ سامعہ، باصرہ اور قلب یا کان، آنکھ اور عقل و دل سب سے متعلق باز پرس ہونے والی ہے۔

37 17 وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُوْلًا

دیکھو! زمین پر اترائے ہوئے (Exultant) نہ چلنا۔ بلاشبہ تو زمین کو (پائے استکبار سے) شق (Rend) نہیں کر سکتا اور نہ کبریائی میں تو پہاڑوں تک ہی پہنچ سکتا ہے۔

38 17 كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا

ان سب کی سیۂ (یعنی ان کے قلب پر غم انگیز و سیاہ اثرات) تیرے پروردگار کو سخت ناپسند ہے۔

39 17 ذٰلِكَ مِمَّآ اَوۡحٰٓى اِلَيۡكَ رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ ‌ؕ وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
فَتُلۡقٰى فِىۡ جَهَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا

یہ ہدایات حکیمانہ (اے پیغمبر اعظم وآخرؐ!) آپ کے پروردگار کی طرف سے بذریعہ وحی و تنزیل دی گئی ہیں۔ (اے انسان)، دیکھو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو اس کا معاون و سہیم نہ بنانا، ورنہ اس کے نتیجے میں، تم ملامت زدہ و درماندہ جہنم میں گرو گے۔

40 17 اَفَاَصۡفٰٮكُمۡ رَبُّكُمۡ بِالۡبَـنِيۡنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنَاثًا‌ ؕ اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ
قَوۡلًا عَظِيۡمًا

(اے مشرکو! تمہاری بہتان طرازی کے مطابق) کیا تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے تو بیٹے مخصوص کر دیئے ہیں جبکہ خود اپنے لئے فرشتوں میں سے بیٹیاں لے لی ہیں۔ 10 بلاشبہ تم بہت بڑا، یعنی قیامت خیز جھوٹا بول بولتے ہو۔ حواشی 10۔ خط کشیدہ عبارت سے مستنبط ہوا کہ رب کریم نے اپنی سنت کے مطابق ملائکہ یا فرشتوں کو بھی زوجین، یعنی نر اور مادہ بنایا ہے۔ چنانچہ نر فرشتوں کو قرآن حکیم نے روح سے تعبیر کیا ہے۔ اس آیۂ فکر انگیز میں یہی اصل مضمر ہے: تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا... (القدر 97:4)۔

41 17 وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِيَذَّكَّرُوۡا ‌ؕ وَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرًا

دیکھو! ہم نے اس قرآن میں (اپنے قوانین واحکام اور تعلیمات کو) گوناگوں اسالیب میں بیان کیا ہے تاکہ لوگ غور کریں اور سمجھیں لیکن (ظالم) بدک کر اس سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ 11

حواشی 11۔ کیا آج کے قرآن ناآشنا مسلمانوں کا یہ حال و شعار نہیں؟

42 17 قُلْ لَّوۡ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوۡلُوۡنَ اِذًا لَّابۡتَغَوۡا اِلٰى ذِى الۡعَرۡشِ سَبِيۡلًا

(میرے پیغمبر اعظم وآخرؐ! ظالموں اور جاہلوں کو اس دلیل سے) سمجھائیں کہ اگر "اس" کے ساتھ اور بھی "خدا" (God) ہوتے، جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو وہ مالک تخت اقتدار و حکمرانی پر غالب آنے کی ضرور کوئی راہ تلاش کر لیتے۔

43 17 سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا كَبِيۡرًا

وہ تو (ان مشرکانہ) باتوں سے جو یہ کہتے ہیں، منزہ و پاک (Glorified) اور برتر وماوراء High and Above)۔ عالی و متعال (Exalted)۔ اکبر و جلیل (Great and Sublime) ہے۔

44 17 تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ‌ؕ وَاِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا

يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَلٰـكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِيۡحَهُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا

ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان کے اندر موجود ہیں، سب اس کی تسبیح و تقدیس کرتے رہتے (Declare His glory) ہیں، نیز (کائنات کی) کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی ثناو ستائش کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔ اصل یہ ہے کہ "وہ" بڑا ہی بردبار (Clement)۔ سیآت محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔

45 17 وَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَيۡنَكَ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ

حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا

46 17 وَّجَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا‌ ؕ وَاِذَا ذَكَرۡتَ

رَبَّكَ فِى الۡقُرۡاٰنِ وَحۡدَهٗ وَلَّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِهِمۡ نُفُوۡرًا

نیز ہم نے (اپنے اسی قانون کے مطابق) ان کے دل و دماغ پر اس طرح غلاف (Veils) چڑھادیئے ہیں کہ وہ کچھ سمجھ نہیں پاتے اور ان کے کانوں میں گرانی (Deafness) ڈال دی ہے (کہ وہ کچھ سن نہیں پاتے)۔ دیکھو! جب آپ (تلاوت) قرآن میں صرف اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہیں (ان کے خود ساختہ معبود یا معبودوں کا ذکر نہیں کرتے) تو وہ نفرت سے پیٹھ موڑ کر کھسک جاتے ہیں۔ حواشی 13۔ وقرا= گرانی یا ثقل سماعت۔

47 17 نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَسۡتَمِعُوۡنَ بِهٖۤ اِذۡ يَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ وَاِذۡ هُمۡ نَجۡوٰٓى اِذۡ يَقُوۡلُ

الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا

جب وہ (بظاہر) آپ کی باتیں سن رہے ہوتے ہیں تو جس غرض سے سن رہے ہوتے ہیں، ہم اس کی حقیقت خوب جانتے ہیں، نیز جب وہ باہم سرگوشیاں کر رہے ہوتے ہیں اس سے بھی ہم آگاہ ہیں۔ اور جب وہ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم تو محض ایک سحر زدہ شخص (A bewitched person) کے پیچھے لگے ہوئے ہو (تو اس وقت بھی ہم سن رہے ہوتے ہیں۔)

48 17 اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا

دیکھو! انہوں نے کیسی کیسی (طنزیہ و ناروا) باتیں آپ کے بارے میں بنائی ہیں، نتیجتاً، راہ راست سے بھٹک گئے ہیں، لہٰذا وہ (اللہ کے قوانین احترام آرزو، سعی و اکتساب اور مجازات کی رو سے) راہ راست پر نہیں آسکتے۔

49 17 وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا

دیکھو! (منکران آخرت بانداز استفہام انکاریہ) کہتے ہیں: "جب ہم (مر کھپ کر) بوسیدہ ہڈیاں اور ریزہ ریزہ (Fragments) ہو جائیں گے تو کیا خلقت نو 14 (New creation) میں زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟"

حواشی 14۔ خلقت نو سے مراد نشاۃ ثانیہ ہے، جو حیات دنیوی سے مختلف اور موت سے منزہ ہو گی۔ یہ مؤقف قرآن کا ہے، جسے مشرکوں نے حجت کے طور پر پیش کیا تھا۔

50 17 قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا

جواب دیں کہ ہاں! چاہے تم پتھر بن جاؤ یا لوہا (تمہاری نشاۃ ثانیہ شدنی ہے)۔

51 17 اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ
فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا

یا کوئی اور ایسی تخلیق (Creation) جو تمہارے قلب و حواس کے نزدیک انتہائی سخت ہو (اور قبولیت حیات کے مقدور میں نہ ہو، پھر بھی تم دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے)۔ (یہ جواب سن کر) وہ پوچھیں گے: "(اچھا بتاؤ) کون ہماری تجدید تخلیق کرے گا؟ یعنی ہمیں خلقت نو میں کون زندہ کرے گا؟" جواب دیں: "وہی، جس نے تمہیں پہلی مرتبہ زندگی دی تھی۔" اس پر وہ از راہ تمسخر آپ

کی طرف سر ہلاہلا کر پوچھیں گے: ''(اچھا یہ بتاؤ کہ) یہ نشاۃ ثانیہ کب ہو گی؟'' جواب دیں کہ ممکن ہے کہ اس کا وقت قریب ہی ہو۔

52 17 يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

وہ قیامت کا روز ہو گا، جس میں اللہ تعالیٰ تمہیں (عالم برزخ) سے طلب کرے گا تو تم امتثال امر میں، اس کی ثنا و ستائش کہتے حاضر ہو جاؤ گے اور خیال کرو گے کہ جیسے تم (دنیا اور عالم برزخ میں) کم مدت میں ٹھہرے تھے (You tarried, but a little while)۔

53 17 وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا

سنو! میرے بندوں کو (ناصحانہ انداز میں) سمجھاؤ کہ وہ (زبان و قلم سے) ایسی باتیں کیا کریں جو خوب ترین ہوں۔ اصل یہ ہے کہ شیطان (دل شکن باتوں کے ذریعے) لوگوں میں اختلاف و فساد (Dissensions) پیدا کرتا ہے۔ بلا شبہ، شیطان انسان کا کھلا دشمن (An open foe) ہے۔

54 17 رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا

(یاد رکھو!) تمہارا پروردگار تمہیں اندر اور باہر سے خوب جانتا ہے۔ اگر ایسا کرنا (اس کے قوانین مشیت و حکمت اور انعام و فضل کے مطابق) ہو تو وہ تم پر ترس کھاتا، تمہارے دلدر دور کرتا اور تم پر رحمت مرحمت فرماتا ہے یا اگر (اس کے قوانین مجازات و مشیت کے مطابق) عذاب دینا ہو تو وہ تمہیں عذاب دیتا ہے۔ (ہمارے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو ان کے اعمال کا کارساز و ذمے دار بنا کر نہیں بھیجا۔

55 17 وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا

دیکھو! آسمانوں اور زمین میں جو مخلوقات (Beings) بھی ہیں، تمہارا پروردگار ان سے کامل آگاہی رکھتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت (یا فوقیت) دی تھی اور ہم نے داوٗدؑ کو زبور (The Psalms) عطا کی تھی۔

56 17 قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا

آپ ان لوگوں کو (اس حقیقت سے) آگاہ کریں کہ تم نے اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو معبود سمجھ رکھا ہے، ان کو پکار دیکھو۔ وہ نہ تو تمہاری مشکل کشائی کرنے کا مقدور (Power) رکھتے ہیں اور نہ تمہاری حالت زبوں (Misfortune) ہی بدل سکتے ہیں۔15 حواشی 15۔ یہ آیۂ بصیرت افروز ان نام نہاد موٗمنوں اور موحدوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے جو علی الاعلان غیر اللہ کو حاجت روائی و مشکل کشائی کیلئے پکارتے ہیں۔

57 17 اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا

(حالانکہ) وہ لوگ جن کو (مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا) پکارتے (Call upon) ہیں، خود اپنے پروردگار سے اس کے تقرب کے ذرائع (Means of access to Him) کی طلب کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی جو نسبتاً اس سے زیادہ قریب ہیں، اس کے فضل و کرم اور احسان و حسنہ کی امید رکھتے ہیں اور اس کے (قوانین کی گرفت) کے عذاب سے خوف بداماں رہتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارے پروردگار (کے قوانین کی پکڑ) کا عذاب ڈرنے بدکنے کی چیز ہے۔

58 17 وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا

اور (یہ وعید سن رکھو کہ ظالموں اور مجرموں کی) کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم (اپنے قوانین کے مطابق) 16 تہس نہس نہ کر دیں اور (ان کے باسیوں کو) سخت عذاب کا مزہ نہ چکھائیں۔ یہ (فیصلہ) نوشتہ الٰہی (Divine Record) میں لکھا جا چکا ہے (اس لئے شدنی ہے۔) حواشی 16۔ قوانین، جیسے قانون مکافات عمل، قانون سعی و اکتساب، قانون احترام آرزو، قانون استبدال و استخلاف وغیرہ وغیرہ۔

59 17 وَمَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ
النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا

دیکھو (جن معجزاتی نشانیوں (Miraculous Portents) کا یہ منکران اسلام مطالبہ کرتے ہیں) ان معجزاتی نشانیوں کو بھیجنے سے ہمیں کون روک سکتا ہے؟ (لیکن ہمیں علم ہے کہ وہ ان کو جھٹلائیں گے) جس طرح اُن کے متقدمین یا پہلے لوگوں نے ان کی تکذیب کی تھی۔ (مثال کے طور پر) ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی کی بصیرت افروز نشانی دی تھی۔ مگر انہوں نے (اونٹنی کو معجزاتی نشانی نہ سمجھا اور) اس پر ظلم کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم اپنی معجزاتی نشانیاں (لوگوں کو کفر و شرک اور دیگر اعمال سوء کے بھیانک نتائج و عواقب سے) ڈرنے کیلئے بھیجتے ہیں۔ 17

حواشی 17۔ اس آیۂ بصیرت افروز میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ ہمیں غیر معمولی واقعات و حوادث کو دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھنا اور اپنی اصلاح کرنا چاہیئے۔

60 17 وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْۤ اَرَيْنٰكَ
اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا

یاد کریں کہ جب ہم نے آپ کو اس حقیقت سے آگاہ کیا تھا کہ کل بنی نوع انسان آپ کے رب کے حیطۂ قدرت میں ہیں، یعنی اس کے قوانین کی گرفت میں ہیں، نیز ہم نے جو رئویا یا سچا خواب آپ کو دکھایا تھا لوگوں (کے عزم و استقامت ایمانی) کو پرکھنے (اور سان چڑھانے) کیلئے تھا، اسی طرح قرآن میں لعنت شدہ درخت (Accursed tree) کے ذکر سے مقصود بھی یہی تھا، ہم تو انہیں (اپنے قوانین سے) متنبہ کرتے ہیں، مگر ہر تنبیہ ان کی غایت درجہ سرکشی (Inordinate transgression) میں اضافہ کئے جاتی ہے۔

61 17 وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ
لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا

غور کرو! جب ہم نے ملائکہ یا فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم (یا انسان کی علمی فضیلت) کے سامنے سر تسلیم خم کر دو تو ابلیس کے سوا سب نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اس نے (سجدۂ تعظیم نہ کرنے کی) یہ حجت پیش کی: ”کیا ایسی (حقیر) ہستی (کی علمی فضیلت) کے سامنے سر نگوں ہو جاؤں، جسے تو نے مٹی سے تخلیق کیا ہے؟18

حواشی 18۔ اس آیۂ فکر انگیز سے مستنبط ہوا کہ علم کی فضیلت کو تسلیم نہ کرنا، شیوۂ ابلیسی ہے۔

62 17 قَالَ اَرَءَيۡتَكَ هٰذَا الَّذِىۡ كَرَّمۡتَ عَلَىَّ لَـئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلًا

(ساتھ ہی طنزیہ انداز میں) کہنے لگا: ”ذرا دیکھ تو سہی) جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے؟ اگر تو مجھے روز قیامت تک ڈھیل دے تو میں اس کی نسل کو قابو کر کے سب کی عاقبت خراب کر دوں گا، بجز چند (متقی) لوگوں کے۔

63 17 قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّ جَهَـنَّمَ جَزَآؤُكُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا

ارشاد ہوا: ”دور ہو جا! ان میں سے جو بھی تیرے پیچھے لگے تو ان اور تم سب کی مکافات عمل جہنم ہو گی۔ پوری پوری مکافات (Full recompense)۔

64 17 وَاسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَاَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكۡهُمۡ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ‌ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا

دیکھو! ان میں سے جسے تو اپنی آواز (کے سحر) سے بہکا سکے، بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا دے (Make inroad on them with cavalry and infantry) نیز ان کے مال و منال اور اولاد میں حصہ دار بن جا اور ان سے وعدے کر، یعنی انہیں سبز باغ دکھا۔ لیکن شیطان جو وعدے کرتا ہے، وہ محض (جمالیاتی) فریب (Aesthetic deceptions) ہی ہوتے ہیں۔

حواشی 19۔ شارکھم فی الاموال والاولاد: اس کا مطلب ہے اپنے مال و دولت کو احکام الٰہیہ کے مطابق خرچ نہ کرنا، بخل کرنا یا اسراف و تبذیر کرنا۔ اولاد میں حصہ دار بننے کا مطلب ہے: اولاد کی تربیت احکام قرآن اور سنت حسنہ کے مطابق نہ کرنا اور اسے شیطان سیرت بنانا۔

65 17 اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا

(ارشاد ہوا: اے شیطان!) رہے میرے (مخلص بندے، تو ان پر تیرا زور ہر گز نہیں چلنے کا۔ دیکھو! تیرا پروردگار 20 (ان کی) کار سازی و محافظت کیلئے کافی ہے۔

حواشی 20۔ بِرَبِّکَ میں خطاب شیطان سے ہے، جس میں بڑی بلیغ طنز ہے۔

66 17 رَبُّکُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَکُمُ الۡفُلۡکَ فِی الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمۡ
رَحِیۡمًا

(اے بنی نوع انسان!) وہ تمہارا پروردگار ہے جو (اپنے قانون طبیعی، Physical Law، کے مطابق) تمہارے لئے بحر 21 یعنی دریاؤں اور سمندروں میں کشتیاں 22 اور جہاز چلاتا ہے تاکہ تم اس کی نعمتوں کی طلب و جستجو کرو۔ اصل یہ ہے کہ وہ تو ہے ہی تمہیں رحمت یا خیر و حسنہ سے نوازنے والا۔

حواشی 21، 22۔ البحر اور الفلک دونوں الفاظ کو اسم جنس کے طور پر استعمال کیا ہے۔ یہ قرآن حکیم کا بلیغ اسلوب بیان ہے۔

67 17 وَ اِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاہُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىکُمۡ اِلَی
الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ کَفُوۡرًا

غور کرو! جب سمندر اور دریا میں تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو (تمہارے سب خود ساختہ معبود) جنہیں تم (امداد کیلئے) پکارا کرتے تھے، تمہارے ذہن سے غائب ہو جاتے ہیں، صرف اور فقط ایک اللہ ہی یاد رہتا ہے۔ لیکن جب وہ تمہیں مصیبت سے نکال کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے رخ پھیر لیتے ہو (You ignore Him)۔ بلاشبہ انسان بڑا ہی ناشکرا واقع ہوا ہے۔

68 17 اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا
تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا

(مشرکو!) کیا تم اس (امکان سے) نڈر اور محفوظ ہوگئے ہو کہ اگروہ (اپنے قوانین مکافات عمل اور تعجیل وامہال کے مطابق) تمہیں (غرق آب ہونے سے بچا کر) خشکی پر لے جا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر سنگریزوں کی آندھی چلادے (اور تمہیں سنگسار کردے) تو پھر تم اپنا کوئی محافظ و کارساز نہ پاؤ گے۔

69 17 اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا

یا تم اس (امکان) سے بھی بے خوف و مطمئن ہوگئے ہو کہ وہ دوبارہ تمہیں (سمندر کی طرف) پلٹا دے اور تم پر پاش پاش کردینے والی باد تند چلادے اور تمہیں تمہارے شرک 23 کے سبب غرق کردے۔ پھر کسی کو نہ پاؤ گے جو اس کیلئے ہم سے بازپرس کرنے والا ہو۔

حواشی 23۔ یہاں کفر سے مراد شرک ہے۔

70 17 وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا

غور کرو! ہم نے بنی نوع انسان کو عزت و تکریم (Honor) بخشی ہے اور انہیں خشکی اور تری میں سواریاں فراہم کردی ہیں، نیز انہیں صحت افزا و پاکیزہ اور لذیذ ماکولات و مشروبات سے روزی دی ہے۔ علاوہ بریں، اپنی مخلوقات (Creation) میں سے بہتوں پر انہیں واضح فضیلت یا برتری دی ہے (Exalted them)۔

71 17 يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا

اس وقت کا تصور کرو جب ہم گروہ انسانی کو اس کے پیشوا 24 کے ساتھ بلائیں گے۔ پھر جن کو ان کا اعمالنامہ (یا معجزاتی ریکارڈ 25) دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اپنے اعمالنامہ کو (خوشی سے) پڑھیں گے، یعنی اپنے معجزاتی ریکارڈ (Miraculous record) کو وفور مسرت سے دیکھیں گے اور ان سے ذرہ بھر ناانصافی نہ ہو گی۔

حواشی 24۔ اما مھم: اس قرآنی اصلاح کا مطلب ہے، وہ پیشوا، وڈیرے، سردار وغیرہ وغیرہ جن کے احکام کی لوگ تعمیل کریں۔ 25۔ صراحت کیلئے دیکھئے گزشتہ آیت نمبر 13۔

72 17 وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا

یاد رکھو! جو شخص اس دنیا میں (قلب کا) اندھا رہا (یعنی جس شخص نے کتاب اللہ کو نہ سمجھا اور نہ اس سے اکتساب نور ہی کیا، نتیجتاً، اس کا حسی۔ قلبی نظام منیر نہ ہوا) وہ آخرت میں بھی اندھا (یعنی حسی۔ قلبی نور سے محروم) ہو گا، لہٰذا (جنت کی) راہ راست سے بہت زیادہ بھٹکا ہوا ہو گا (اور اس کا دوزخ میں جا گرنا شدنی ہے)۔

73 17 وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِىْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِىَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا

دیکھئے! ان (مشرکوں) کی یہ کوشش تو تھی کہ ہم نے آپ پر بذریعہ وحی جو نازل کیا ہے، اس کے متعلق آپ کو چکر میں ڈالیں تاکہ آپ اس وحی و تنزیل کے علاوہ ان کی (من پسندیدہ) باتیں خود گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دیں، پھر اس صورت میں وہ آپ کو اپنا وفادار دوست بنا لیں۔

74 17 وَلَوْلَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا

پھر اگر ہم آپ کو (اپنے قانون انعام و فضل، قانون صبر اور قانون احترام آرزو کے مطابق) ثابت قدم نہ رکھتے تو امکان تھا کہ آپ (بعض مصلحتوں کی بناء پر) ان کی طرف قدرے مائل ہو جاتے۔

75 17 اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا

اگر ایسا ہوتا تو ہم آپ کو (اپنے قانون مجازات کے مطابق) دنیوی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد (عالم برزخ اور آخرت میں) بھی (مشرکوں کی بہ نسبت) دو چند عذاب کا مزہ چکھاتے پھر ہمارے مقابلے میں تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاتے۔

76 17 وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا وَاِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ

خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيۡلًا

دیکھئے! قریب تھا کہ یہ (مشرک) ڈرا دھمکا کر اس سرزمین سے آپ کے قدم اکھیڑ دیتے تاکہ یہاں سے آپ کو نکال باہر کرتے۔ بالفرض ایسا ہوتا تو آپ کے بعد وہ بھی بہت کم ٹھہر پاتے۔

77 17 سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا

آپ سے پہلے جو پیغمبر بھی ہم نے بھیجے تھے، ان کے ساتھ بھی ایسا ہوتا رہا ہے کہ یہ (ہمارے قوانین کے 26 مطابق) ہمارا دستور کار ہے اور آپ ہمارے دستور کار میں کوئی تغیر و تبدل نہیں پائیں گے۔

حواشی 26۔ مثلاً، ان قوانین الٰہیہ کے مطابق: قانون تدبیری و حکمت، قانون تعجیل و امہال، قانون حق و صبر وغیرہ وغیرہ۔

78 17 اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ‌ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ

الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا

صلوٰۃ باقاعدہ قائم کیا کرو، زوال آفتاب (Decline of the sun) سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے اوقات میں)، نیز صبح کو بالخصوص (صلوٰۃ کے ساتھ) قرآن کی تلاوت کیا کرو (Do recite)، اصل یہ ہے کہ صبح کو قرآن شکارا (Manifest) ہوتا ہے، یعنی اس معنویت قلب پر اپنا جلوہ پیدا کرتی ہے۔

79 17 وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ‌ۖ عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

مَّحۡمُوۡدًا

نیز رات کے (پچھلے حصے میں، نیند سے اٹھ کر) تدبر قرآن (اور صلوٰۃ التہجد) کیلئے شب بیداری کریں۔ یہ آپ کیلئے اضافی انعام (Additional largeness) ہے۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو حقیقی تعریف و شہرت کے مقام 27 پر متمکن کر دے گا۔

حواشی 27۔ مقام محمود، عسیٰ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس میں حتمی طور پر قرب زمانہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اعظم و آخرؐ کو اس دنیا میں مقام محمود پر فائز کر دیا تھا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اپنے بیگانے سب آپؐ کی عظمت و فضیلت میں رطب اللسان ہیں۔

80 17 وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

اور یہ دعا کریں: پروردگار! مجھے (ہر میدان عمل یا مدینہ منورہ میں) عزت و تکریم کے ساتھ داخل کرنا اور (وہاں سے یا مکہ مکرمہ سے) عزت و تکریم کے ساتھ نکالنا 28، نیز اپنے فضل سے مجھے نصرت دینے والی قوت نافذہ عطا فرمانا۔

حواشی 28۔ اس آیۂ مبارکہ کی نوعیت عمومی بھی ہے اور مخصوص بھی، لہٰذا ترجمہ دونوں طرح کیا گیا ہے۔

81 17 وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

نیز اس واقعیت کا اعلان کر دیں کہ الحق، یعنی سچ یا دین توحید آ گیا اور الباطل، یعنی جھوٹ یا دین کفر و شرک نابود ہو گیا۔ بلاشبہ باطل ہے ہی نابود ہونے والا (Falsehood is bound to perish)۔

82 17 وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا

یہ حقیقت ہے کہ ہم قرآن کی جو آیات (بتدریج) نازل کرتے ہیں، وہ مومنوں (خاص کر قرآن مجید کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو قولاً و فعلاً تسلیم بالیقین کرنے والوں) کیلئے (امراض قلب کو 29) شفا دینے والی، نیز انہیں دنیوی و اخروی حسنہ سے نوازنے والی ہیں، برخلاف اس کے، ظالموں، یعنی قرآن عظیم کی تکذیب کرنے والوں اور مشرکوں کا نقصان (ان کے امراض قلب کے سبب) زیادہ ہی ہوتا جاتا ہے۔

حواشی 29۔ امراض قلب سے مفصل بحث کیلئے دیکھئے مترجم کی کتاب جمالیات، قرآن حکیم کی روشنی میں، ص 126۔157، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، کراچی۔

83 17 وَاِذَآ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوۡسًا

غور کرو کہ جب ہم انسان کو نعمتوں سے نوازتے ہیں تو وہ (تکبر سے) ہم سے صرف نظر کرتا (Ignores us) اور پیٹھ پھیر کر دور ہو جاتا ہے (He holds aloof)، لیکن جب اس پر مصیبت آتی ہے تو وہ (ہماری رحمت سے) مایوس ہو جاتا ہے۔ 30 (Grows despondent)۔ حواشی 30۔ رحمت الٰہی سے مایوسی کفر ہے۔ (یوسف 12:87)۔

84 17 قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا

(لوگوں کو اس واقعیت سے) آگاہ کر دو کہ ہر شخص اپنے ہی تشکیل کئے ہوئے باطنی قالب یا سانچے (internal mound) کے مطابق عمل کرتا ہے 31 اور جو سب سے زیادہ راہ راست پر (گامزن ہوتے) ہیں، انہیں تمہارا پروردگار بہت اچھی طرح جانتا ہے۔

حواشی 31۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اپنی حسین فطرت پر بالقوۃ پیدا کرتا ہے، لیکن اس نے چونکہ اسے فکر و عمل یا تخلیقی فعلیت (Creative activity) کی آزادی بھی ودیعت کی ہے، للہذا وہ خود اپنے فکر و عمل سے اپنے باطنی نظام یا قالب کی تشکیل کرتا ہے، پھر اس سانچے کے مطابق اس کے قول و فعل کی نوعیت ہوتی ہے۔

85 17 وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّىۡ وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِيۡلًا

آپ سے روح (کی ماہیت و حقیقت) کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ انہیں بتا دیجئے کہ روح میرے پروردگار (کی مادی۔ ارتقائی تخلیقی فعلیت کا نتیجہ نہیں، بلکہ) اس کی اعجازی شان یا فعلیت (امر) سے 32 ہے۔ لیکن تمہیں (تمہاری استعداد ادراک کے مطابق) اس کا بہت ہی کم علم ودیعت کیا گیا ہے۔ حواشی 32۔ مزید تفہم و ادراک کیلئے ان آیات فکر انگیز میں بھی تفکر بالحق کریں:

الا لہ الخلق والامر (الاعراف 7:57) اس واقعیت میں تفکر بالحق کرو کہ خلق، یعنی مادی اشیاء کو ارتقائی انداز میں تخلیق کرنا اور لطیف اشیا کو نا قابل فہم و ادراک یا معجزاتی انداز میں بنانا، اللہ رب العالمین ہی کی شان ہے۔ یاد رہے کہ 1۔ اللہ تعالیٰ نے روح کو وحی سے بھی تعبیر کیا ہے (الشوریٰ 42:52)۔

☆... تنزل الملئکۃ والروح فیھا (القدر 4:97) : وہ اس میں، یعنی شب قدر میں ملائکہ اور روح کو نازل کرتا ہے (نیز دیکھئے المعارج 4:70، النبا 38:87)۔

اللہ تعالیٰ کی معجزاتی تخلیقی فعلیت (= شان، بھی مادی تخلیقی فعلیت کی طرح تزویجی ہوتی ہے، اس لئے ملک یا فرشتے کا زوج روح ہے (مریم 17:19)۔

-3 روح القدس یا روح الامین (البقرۃ 87:2، المائدۃ 110:5 الشعراء 193:26)۔ -4 روحنا یا روحی سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کی پھونک ہے (مریم 17:19، الحجر 29:15)۔

86 17 وَلَىِٕنۡ شِئۡنَا لَنَذۡهَبَنَّ بِالَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَـكَ بِهٖ عَلَيۡنَا وَكِيۡلًا

(ہمارے پیغمبرؐ!) سن لیں! اگر ہم چاہیں تو یقیناً جو کچھ ہم نے آپ پر بذریعہ وحی نازل کیا ہے، سلب کر لیں تو (اسے واپس لانے کی خاطر) آپ ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی نہیں پائیں گے۔

87 17 اِلَّا رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضۡلَهٗ كَانَ عَلَيۡكَ كَبِيۡرًا

بجز آپ کے رب کی رحمت کے۔ (لیکن قرآن دنیا سے اٹھ نہیں سکتا، اس لئے کہ) اس کے انعام واکرام آپ پر (فضیلت و تعداد میں) بہت بڑے اور زیادہ ہیں۔ 33

حواشی 33۔ محولہ بالا دونوں آیات جلیلہ سے مقصود انسان میں اس حقیقت کا ایقان واذعان پیدا کرنا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وحی و تنزیل ہے، غیر اللہ کا کلام نہیں، لہٰذا جس کا یہ کلام ہے وہ اسے دنیا سے اٹھا بھی سکتا ہے۔ لیکن وہ ایسا ہرگز نہیں کرے گا اور قرآن مجید ہمیشہ قائم و دائم اور زندہ رہے گا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پیغمبر اعظم وآخرؐ پر رب رحمٰن کے انعام واکرام فضیلت و تعداد میں عظیم و کثیر ہیں۔

88 17 قُلْ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰٓى اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا يَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِيۡرًا

آپ (دنیا بھر کے متشککین 34 کیلئے چیلنج کے طور پر) اعلان کر دیں کہ اگر کل بنی نوع انسان اور جنات مل کر اس قرآن کی نظیر، یعنی اس جیسا کلام (تصنیف کر کے) لانا چاہیں تو پھر بھی اس کے مثل لا نہیں سکیں گے، خواہ وہ ایک دوسرے کے معاون بھی بن جائیں۔ حواشی 34۔ متشککین کے معنی ہیں تشکیک پسند (Sceptics)۔

89 17 وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا

غور کرو کہ ہم نے بنی نوع انسان (کی تفہیم) کیلئے اس قرآن میں یقیناً ہر قسم کی علم و حکمت کی بات کو مختلف اسالیب میں بیان کیا ہے، مگر اکثر لوگ انکار و جحود ہی پر اڑے ہوئے ہیں۔

90 17 وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا

باوجود اس کے وہ اصرار کرتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لانے کے نہیں، جب تک کہ آپ زمین سے ہمارے لیئے چشمہ جاری نہ کر دیں۔

91 17 اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا

یا آپ کیلئے کھجوروں اور انگوروں کا باغ بن جائے اور آپ اس میں جا بجا چشمے نکال کر رواں دواں کر دیں۔

92 17 اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِىَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا

یا جیسا کہ آپ تنبیہ کرتے ہیں ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے مقابل لے آئیں۔

93 17 اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّىْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

یا آپ کیلئے سونے کا گھر بن جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں، لیکن ہم آپ کے چڑھنے (Ascension) کو پھر بھی تسلیم نہیں کریں گے، جب تک کہ آپ ہمارے لئے ایک ایسی کتاب اتار نہ لائیں جسے ہم بھی پڑھ سکیں۔

(ہمارے نبیؐ!) آپ جواب دیں کہ میرا پروردگار (تمہارے ان بے سود مطالبات سے) منزہ ووراء ہے۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والے انسان کے سوا اور بھی کچھ ہوں (کہ تمہارے مطالبات پورے کروں)؟

94 17 وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا

اصل یہ ہے کہ کتاب ہدایت (قرآن حکیم) آجانے کے بعد جس چیز نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا، صرف یہ تھی کہ وہ (تعجب سے) پوچھتے: ''کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا'' ہے؟

95 17 قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا

انہیں بتادیں کہ اگر زمین میں فرشتے (بستے اور) اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم آسمان سے ان میں فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے (کیونکہ جس نوع کے لوگ ہوں اسی نوع کے رسول کا ہونا لازم ہے)۔

96 17 قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا

انہیں (حتمی طور پر) بتادیں کہ ''میرے اور تمہارے درمیان اللہ کا شاہد (Witness) ہونا کافی ہے۔ وہ یقیناً اپنے بندوں (کے احوال و ظروف) سے آگاہ۔بینا (Knower-Seer) ہے۔''

97 17 وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا

حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین، جیسے قانون احترام آرزو، قانون مکافات عمل، قانون انعام و فضل کے مطابق) ہدایت دے، یعنی اسے اس کی منزل مقصود آخر اور اس کی راہ راست کی طرف رہنمائی کرے، وہی اصل میں ہدایت یافتہ،

یعنی اپنی آخری منزل مقصود اور اس کی راہ راست پانے والا ہے۔ بخلاف اس کے، اگر وہ کسی کو (اپنے قوانین احترام آرزو و مجازات کے مطابق) گمراہ ہی رہنے دے تو ایسے لوگوں کیلئے تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حامی و دوست نہیں پاؤ گے۔ پھر قیامت کے روز انہیں (حیوانوں کی طرح) اوندھے منہ جمع کیا جائے گا، اس حال میں کہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے (یعنی مسلوب الحواس) ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ (Abode) جہنم ہو گا، جو نہی اس کی آگ مدھم ہونے لگے گی ہم آتش سوزاں (Burning fire) مزید بھڑکا دیں گے۔

98 17 ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا
لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا

یہ عذاب ان کے اس (قول و فعل) کا ثمرہ ہے کہ انہوں نے ہماری آیات، یعنی تعلیمات و ہدایات اور قوانین و احکام کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور کہتے تھے کہ جب ہم (مرنے کے بعد) ہڈیاں ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم خلقت نو (New creation) میں زندہ اٹھائے جائیں گے؟ (یہ استفہام انکاریہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ ہماری نشاۃ ثانیہ محال ہے)۔

99 17 اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا

کیا وہ (اس واقعیت میں) تفکر بالحق نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ، جس نے آسمانوں اور زمین (ساوی اور ارضی کروں) کو (چھے ادوار و مراحل میں) تخلیق کیا ہے، وہ ان جیسے (آسمان و زمین) دوبارہ تخلیق کرنے پر بھی قدرت کاملہ رکھنے والا ہے؟ (اسی طرح وہ انہیں بھی دوبارہ خلقت نو دینے پر قادر ہے) اور (وہ قدیم و لافانی نہیں، جیسا کہ دہریوں، ہنود، شمنیوں وغیرہ وغیرہ کا عقیدہ ہے، بلکہ) ان (کے قیام و بقا) کی میعاد متعین کر دی گئی ہے جس میں قطعاً اضطراب و شبہ نہیں، مگر کفر و شرک اور اپنے آپ پر ظلم کرنے والے انکار و جحود ہی پر اڑے ہوئے ہیں۔

100 17 قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ
وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا

(انہیں اس حقیقت سے) آگاہ کر دیں کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت، یعنی مال و منال اور نعمتوں کے (لامتناہی) خزانے بھی تمہاری ملکیت میں ہوتے تو تم اس ڈر سے روکے رکھتے کہ کہیں خرچ (اور ختم) نہ ہو جائیں۔ انسان واقعی بڑا ہی تنگ دل واقع ہوا ہے (Man is ever-grudging)۔

101 17 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا

یہ واقعہ ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو نو (9) آشکارا معجزاتی نشانیاں دی تھیں۔ تم بنی اسرائیل سے دریافت تو کرو کہ جب وہ ان کے پاس آیا (تو ان کے احوال و ظروف کیا تھا؟)۔ فرعون نے (آشکارا معجزاتی نشانیاں دیکھ کر بھی) اس سے کہا: ''اے موسیٰؑ میں تمہیں سحر زدہ (Bewitched) خیال کرتا ہوں۔''

102 17 قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا

(حضرت موسیٰؑ نے) جواب دیا: ''تو خوب جانتا ہے کہ یہ بصیرت افروز (چشم کشا و عبرت انگیز) معجزاتی آشکارا نشانیاں ہیں، جن کو آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے سوا کسی اور نے مجھ پر نازل نہیں کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تو ہلاکت زدہ ہے، یعنی تیرا ہلاک ہو جانا شدنی ہے۔

103 17 فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا

آخر کار، فرعون نے ان سب (یعنی حضرت موسیٰؑ سمیت سب بنی اسرائیل) کو ملک سے اکھاڑ باہر نکال دینے کا ارادہ کیا تو ہم نے (اپنے قوانین، جیسے قانون مجازات، قانون سعی و اکتساب کے مطابق) اسے اس کے سارے رفقاء کے ساتھ غرق (دریا) کر دیا۔

104 17 وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا

چنانچہ، اس واقعہ کے بعد، ہم نے بنی اسرائیل کو (بذریعہ وحی) حکم دیا کہ اس ملک میں سکونت اختیار کر لو۔ انجام کار، جب آخرت (یعنی روز قیامت، نشاۃ ثانیہ اور روز حساب وجزا) کے وعدے کی وقوع پذیری کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو ایک ساتھ جمع کر کے لے آئیں گے۔

105 17 وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

اصل یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ یا حقیقی وافادی اور مستقل وغایتاتی اقدار کے ساتھ اتارا اور حق، یعنی انہیں حقیقی اقدار کے ساتھ اترا ہے۔ 35 یاد رکھو! (اے پیغمبر آخرؐ!) ہم نے آپ کو محض (اعمال صالحہ کے حسین ومسرت انگیز نتائج و عواقب کا) مژدہ دینے والے اور (اعمال سوء کے غم انگیز وخوفناک نتائج و عواقب) سے متنبہ کرنے والے کی حیثیت سے بھیجا ہے (للہذا آپ کسی شخص کے اعمال سوء کے ذمے دار نہیں)۔

حواشی 35۔ اس بصیرت افروز وبلیغ جملے میں یہ از بس اہم نکتہ مضمر ہے کہ قرآن حکیم اپنی حقیقی اقدار کے ساتھ اصل حالت میں لوگوں تک پہنچا ہے اور اس میں کسی قسم کی تحریف نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے، اس لئے کہ اس کا محافظ خود رب جلیل ہے (الحجر 9:15)۔

106 17 وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا

اور ہم نے قرآن کو (جدا جدا سورتوں اور آیتوں میں) تقسیم کر دیا ہے تاکہ آپ اس اسے لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں، نیز ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے۔36

حواشی 36۔ انگریزی میں: We have imparted it by gradual revelation

107 17 قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى
عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ

انہیں صاف کہہ دیں کہ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ (یہ تمہاری ذمے داری ہے، لیکن غور کرو کہ) اس سے پہلے جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے (یعنی اہل کتاب)، جب انہیں یہ کلام سنایا جاتا ہے تو وہ بے اختیار ٹھوڑیوں 37 یعنی پیشانیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں۔ حواشی 37۔ عربی میں اذقان یا ٹھوڑیوں کے بل گرنے سے مراد پیشانیوں کے بل گرنا ہوتا ہے۔

108 17 وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا

اور پکار اٹھتے ہیں: "ہمارا پروردگار ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے۔ بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہنا تھا۔

109 17 وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩

وہ پیشانیوں کے بل (اس کے آگے) گرپڑتے ہیں، ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے اور (سماعت قرآن) ان کے عجز وانکسار (Humility) کو اور بڑھاتی ہے۔

110 17 قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

(میرے نبی آخر الزماںؐ! لوگوں کو) سمجھائیں کہ تم "اسے" اللہ (کے نام سے) پکارو یا رحمان (کے نام سے)، جس نام سے بھی پکارو (کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ اللہ ہی رحمٰن ہے)۔ اس کے تمام نام یا اوصاف جمیل و جلیل ہیں۔ دیکھئے! آپ صلوٰۃ (میں قرآن) نہ تو بلند آواز میں پڑھیں اور نہ بالکل مدھم (Low) آواز میں، بلکہ دونوں کے بین بین کا راستہ اختیار کریں۔

111 17 وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

نیز (انہیں یہ حقیقت بھی) بتائیں کہ تعریف و ستائش اور تشکر و امتنان کا سزاوار و حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے، جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی فرماں روائی میں اس کا کوئی سہیم و معاون (Partner) ہے اور نہ وہ کمزور و عاجز ہے کہ اس کا کوئی پشتیبان ہو۔ دیکھئے! اس کی کبریائی (Magnificence) کا چرچا کریں، جیسا بڑائی (Greatness) کرنے کا حق ہے۔

سورہ الکھف بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 18 اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ؕ

ستائش و ثنا اور شکر کا سزاوار و حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، جس نے اپنے بندے 1 (حضرت محمد رسول ﷺ) پر الکتاب 2 نازل کی، جس کے مافیہ 3، یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات 4 میں ان کے (فہم و ادراک کیلئے کوئی ٹیڑھ ہے نہ الجھاؤ (یعنی وہ غیر مبہم و واضح اور بلیغ ہیں 5)۔ حواشی- 1 عبدہ: اصطلاح قرآن میں اس کا مطلب ہے نبی اکرم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے بندہ تسلیم و رضا اور اس کے محبوب و عاشق ہیں۔-2 الکتاب سے مراد قرآن عظیم ہے۔ -3 مافیہ: 4-Contents ہدایات: 5-Directions and instructions بلیغ: وہ کلام جو فصیح بھی ہو اور بر موقع و محل بھی ہو۔

2 18 قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا

یہ حق پر قائم اور حق کو قائم رکھنے والی کتاب ہے تاکہ بنی نوع انسان کو (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی رو سے کفر و شرک، تکذیب و ظلم، غصب حقوق انسانی اور دیگر اعمال سوء کے) بھیانک اور اذیت انگیز نتائج و عواقب سے متنبہ کرے اور اہل ایمان کو، عدل و احسان اور اصلاح و خیر کے کام کرنا، جن کا شعار ہے، یہ خوشخبری دے کہ ان کا (انہیں جنت قرۃ العین کی صورت میں) بڑا ہی حسین اجر یا ثمر ملے گا۔

3 18 مّٰکِثِیۡنَ فِیۡہِ اَبَدًا ۙ

جس میں وہ ابد الآباد تک (عالم سرور میں) رہیں گے۔

4 18 وَّیُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا

نیز جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنایا ہے یا اولاد رکھتا ہے، انہیں بھی (اس افتراپردازی کے خوفناک و اذیت انگیز نتائج و عواقب سے) خوف دلائے۔

5 18 مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ
يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا

نہ اس بارے میں انہیں کوئی علم اور نہ ان کے باپ دادوں ہی کو علم تھا، یہ بڑی ہولناک بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے، وہ جو کہتے ہیں جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

6 18 فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا

(اے نبیٔ رحمت !) اگر یہ لوگ اس کلام (الٰہی) پر ایمان نہیں لائیں گے تو کیا آپ ان کے کفر کے بھیانک نتائج کے غم پر اپنے آپ کو ہلکان کر لیں گے ؟

7 18 اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

ہم نے روئے زمین پر تمام چیزوں کو اس کا سامان آراستگی و تزئین بنایا ہے تاکہ ہم بنی نوع انسان کو آزمائیں کہ ان میں کون کون حسین عمل کرنے والا ہے۔

8 18 وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا

انجام کار، ہم زمین پر ہر چیز کو (نابود کر کے) چٹیل (Barren) میدان بنا دینے والے ہیں۔

9 18 اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اہل غار وسیع و نقوش لوح والے (The Companions Cave and Inscriptions) ہماری معجزاتی نشانیوں میں سے ایک عجوبہ (Wonder) تھے۔

10 18 اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا
مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا

واقعہ یہ ہے کہ ان نوجوانوں نے (وقت کے فرعون، ہامانوں، قارونوں اور آزروئوں کے مظالم سے مجبور ہو کر) غار میں پناہ لی تو دعا کی: ''پروردگار! تو اپنی جناب سے (یعنی اپنے قانون فضل و کرم کے مطابق) رحمت 6 یعنی دنیوی واخروی حسنہ سے ہمیں نواز اور ہمارے (تبلیغ توحید کے) کام میں ہماری رہنمائی فرما!

حواشی-6 دیکھئے کلید لغات قرآن در حسن تفسیر، جلد اوّل۔

11 18 فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ۙ

چنانچہ ہم نے غار میں چند برسوں تک ان کے کان (دنیا کے احوال وظروف سے) بند رکھے۔

12 18 ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا

پھر انہیں (مشرک قوم کی طرف) بھیجا تاکہ واضح ہو جائے کہ دونوں جماعتوں میں سے کس جماعت نے قیام غار کی مدت کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھا۔

13 18 نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًی ۖ

اب ہم تم سے ان نوجوانوں کی سچی روداد حکیمانہ انداز میں بیان کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب (کی توحید ربوبیت) پر ایمان لائے تھے، اس لئے ہم نے (اپنے قانون ہدایت کے مطابق) انہیں مزید ہدایت دی، یعنی انہیں راہ راست پر مزید تیز گام کر دیا۔

14 18 وَّرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا

نیز ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا تو وہ (اعلاء کلمتہ الحق کیلئے) اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر انہوں نے بقلب صمیم اقرار کیا کہ ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا خلق و نشوونما دینے والا آقا، یعنی رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو (استمداد و حاجت روائی اور مشکل کشائی وارزانی رزق وغیرہ وغیرہ کیلئے) ہرگز نہیں پکاریں گے، کیونکہ اس صورت میں ہم خلاف حقیقت بات (Blasphemy) کہیں گے۔

15 18 هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ

بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں، جنہوں نے اس کے سوا اور معبود بنالئے ہیں۔ (سوال یہ ہے کہ) وہ خود ساختہ معبودوں (کے ثبوت میں) کوئی مستند و واضح دلیل کیوں نہیں لاتے؟ چنانچہ اس سے بڑھ کر ظالم 7 اور کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹ افترا کرے؟ (یعنی نہیں ہو سکتا)۔

حواشی - 7 اصطلاح قرآن میں ظالم ان معنی میں استعمال ہوا ہے: مشرک، مکذب قرآن و دین، اپنے اور دوسروں کے حقوق غصب و سلب کرنے اور جور و جفا رکھنے والا، نیز اپنے آپ کو اہل نار بنانے والا وغیرہ وغیرہ۔

16 18 وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ

مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا

چنانچہ (انہوں نے آپس میں کہا:) جب تم نے ان (مشرک) لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور ان کے (خود ساختہ) معبودوں سے بھی، جن کی یہ اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش و اطاعت کرتے ہیں تو (فلاں کشادہ و وسیع) غار میں جا پناہ لو۔ تمہارا پروردگار تم پر اپنی رحمت ارزانی کرے گا، یعنی اپنے فضل و کرم سے نوازے گا اور تمہارے کام کی کامیابی کے سامان مہیا کر دے گا۔

17 18 وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا

واقعہ یہ ہے کہ اگر تم انہیں (غار میں) جاتکتے تو ایسا دکھائی دیتا جیسے سورج جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے کنارہ کش ہو کر دائیں جانب چڑھ جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے کترا کر بائیں طرف اتر جاتا ہے اور وہ غار کے اندر ایک وسیع جگہ (Spacious space) میں پڑے ہیں۔ یہ صورتحال اللہ تعالیٰ کی حقیقت افروز نشانیوں میں سے ایک ہے۔

اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون ہدایت و تقویٰ کے مطابق) جسے حسین و پائیدار راہ راست پر لگا دیتا ہے تو وہی ہدایت یافتہ، یعنی راہ راست پر سفر زندگی کر کے اپنی آخری منزل مقصود (Last destination) پر پہنچنے والا ہے۔ بخلاف اس کے، جسے وہ (اپنے قانون احترام آرزو اور قانون مکافات عمل کے مطابق) راہ راست سے دور بھٹکتا چھوڑ دے تو تم اس کا کوئی معاون دوست۔ راہ راست دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

18 18 وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ
وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ
رُعْبًا

واقعہ یہ ہے کہ تم انہیں (دیکھتے تو) بیدار (Awake) یا جاگتے سمجھتے، حالانکہ وہ خوابیدہ (Asleep) یا سوائے ہوئے تھے۔ ہم (اپنے قانون مشیت و حکمت اور قانون تدبیری کے مطابق) انہیں دائیں بائیں کروٹ دلواتے رہتے تھے اور ان کا کتا غار کے دہانے (Threshold) پر اپنی دونوں اگلی ٹانگیں (Forelegs) پھیلائے بیٹھا تھا۔ اگر تم اندر جھانکتے تو الٹے پاؤں بھاگ اٹھتے اور تم پر ان کے (اس منظر سے) دہشت (Terror) طاری ہو جاتی۔ 8

حواشی- 8 قرآن حکیم کے منفرد و بلیغ اسلوب بیان کا ذوق رکھنے والے اس کے مخلص تلامیذ جانتے ہیں کہ وہ اقتضائے بلاغت کے مطابق کبھی فعل ماضی کو تینوں زمانوں، یعنی ماضی، حال اور مستقبل یا ان میں سے ایک یا دو زمانوں کیلئے استعمال کرتا ہے اور کبھی فعل حال کو فعل ماضی میں، جیسے مذکورۂ بالا دونوں آیات میں۔

19 18 وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ
قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا

دیکھو! ہم نے اسی معجزانہ انداز میں انہیں اٹھا کھڑا کیا تاکہ آپس میں (قیام غار سے متعلق) ایک دوسرے سے استفسار کریں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے پوچھا: ”ذرا بتاؤ تو سہی کہ تم کتنی مدت یہاں ٹھہرے ہو؟“ بعض نے جواب دیا: ”ایک دن یا شاید اس سے بھی کم مدت۔“ پھر (دوسروں نے) کہا: ”تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تم کتنی مدت یہاں ٹھہرے ہو۔“ اچھا! اب اپنے میں

سے کسی ایک کو یہ نقرئی سکہ دے کر شہر بھیجو اور وہ دیکھ بھال کرے کہ سب سے عمدہ و تر و تازہ کھانا کہاں سے ملتا ہے، پھر وہاں سے کھانے کیلئے کچھ خرید لائے، لیکن چاہئے کہ وہ خوش خلقی اور احتیاط سے کام لے اور کسی کو تمہارے بارے میں مطلع نہ کرے۔

20 18 اِنَّهُمۡ اِنۡ يَّظۡهَرُوۡا عَلَيۡكُمۡ يَرۡجُمُوۡكُمۡ اَوۡ يُعِيۡدُوۡكُمۡ فِىۡ مِلَّتِهِمۡ وَلَنۡ تُفۡلِحُوۡۤا اِذًا

اَبَدًا

کیونکہ اگر انہیں تمہاری اطلاع مل گئی تو وہ تمہیں سنگسار کر دیں گے (Shall stone you to death) یا تمہیں (زبردستی) اپنے مذہب (Cult) میں داخل کر لیں گے۔ اس صورت میں تم کبھی فلاح نہیں پاؤ گے، یعنی دنیوی و اخروی حسنہ حاصل کرنے اور عذاب النار سے بچنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو گے۔

21 18 وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَـعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ

فِيۡهَا ۚ اِذۡ يَتَـنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا ؕ رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ

غَلَبُوۡا عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ لَنَـتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا

دیکھو! ہم نے اس طریقے سے اہل شہر کو ان (کے احوال و ظروف) سے مطلع کر دیا تاکہ ان کو علم والیقین ہو جائے کہ وعدہ الٰہی کا سچا ثابت ہونا شدنی ہے، لہٰذا قیامت کی گھڑی کی وقوع پذیری میں قطعاً اضطراب و شک نہیں۔

دیکھو! پھر ان میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا کہ ان کے بارے میں کیا کیا جائے، بعض نے کہا کہ ان (کی نعشوں = Remains) پر (یادگار کے طور پر) عمارت بنا دو۔ ان کا پروردگار (ان کے مرتبہ و فضیلت کو) خوب جانتا ہے، مگر غالب الرائے اشخاص نے کہا: ”ہم حسب دستور ان (کی نعشوں) پر معبد یا عبادت گاہ بنا کر رہیں گے۔

22 18 سَيَـقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ خَمۡسَةٌ سَادِسُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ رَجۡمًا

بِالۡغَيۡبِ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَةٌ وَّثَامِنُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ ؕ قُلْ رَّبِّىۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِهِمۡ مَّا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلٌ فَلَا

تُمَارِ فِيۡهِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسۡتَفۡتِ فِيۡهِمۡ مِّنۡهُمۡ اَحَدًا

بعض کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ وہ سب اندھیرے میں تیر چلاتے ہیں (Guess at random)، نیز بعض کہتے ہیں کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ بتادو کہ میرا رب ہی ان کی تعداد کا علم کلی رکھتا ہے، مگر کم اس کا علم رکھتے ہیں، ان کے متعلق بحث نہ کرنا اور نہ ان کے بارے میں کسی سے استفسار ہی کرنا۔

23 18 وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا

دیکھو! کسی شے سے متعلق ہرگز نہ کہنا کہ میں اسے کل کردوں گا۔

24 18 اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا

مگر یہ کہ اللہ (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) چاہے تو (کردوں گا) پھر جب اپنے پروردگار کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر اس کا نام لے لیا کرو اور کہو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ کامیابی کی راہ مجھ پر کشادہ کردے گا۔

25 18 وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا

نیز (لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ) وہ اپنے غار میں تین سو برس سے زائد، یعنی تین سو نو برس ٹھہرے تھے۔

26 18 قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا

(اے پیغمبر آخرؐ! ان کو) بتادیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کے قیام (غار) کی مدت کا علم رکھتا ہے (اس لئے کہ) آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ وغیر مرئی طبیعی ومابعد الطبیعی اشیاء کا جاننا صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے خاص ہے (للہٰذا کسی ایک متنفس کو بھی غیب کا علم ہے نہ ہو سکتا ہی ہے)۔ وہ (غیب وشہود کو) حیرت انگیز انداز میں دیکھنے اور سننے والا ہے۔ اس کے علاوہ، ان کا، یعنی اس کے کل بندوں کا کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک ہی کرتا ہے۔ 9

حواشی-9 اس کا مطلب ہے کہ کوئی متنفس اللہ تعالیٰ کے امور فرماں روائی میں اس کا معاون ہے نہ سہیم اور نہ اس کے احکام کے ساتھ وہ اپنا حکم بھی چلا سکتا ہے۔

27 18 وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا

اور (میرے نبی آخرؑ!) قرآن میں سے جو (آیات) آپ پر بذریعہ وحی نازل کی جاتی ہیں، ان کی تلاوت کرتے رہیں، یعنی (لوگوں کو) ان کا درس دیتے اور انہیں ان پر عمل کر کے دکھاتے رہیں۔ (یاد رکھیں!) اس کے قوانین واحکام میں کوئی رد و بدل یا تحریف نہیں کر سکتا، (للذا اگر مشرکوں کو اسلام میں داخل کرنے کی خاطر آپ ایسا سوچیں گے تو عذاب الٰہی سے بچنے کیلئے) آپ اس کے سوا کہیں جائے پناہ (Refuge) نہیں پائیں گے۔

28 18 وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ

وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ

ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

دیکھئے! (مشرکوں کی پروانہ کریں بلکہ) ہر حال میں ان لوگوں کے ساتھ وابستہ رہنے پر قناعت کریں جو اپنے پروردگار کے رضوان و قرب کی خاطر صبح و شام اسے پکارتے ہیں، یعنی اس کی رحمت و مغفرت اور نصرت و ہدایت طلب کرتے رہتے ہیں۔ دیکھئے! آپ کی نظر التفات ان سے ہٹنے نہ پائے کہ (مبادا) آپ کے دل میں دنیوی زندگی کی شان و شوکت کی خواہش راہ پانے لگے، نیز آپ ان لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھریں، جن کے دل ہم نے نے (اپنے قوانین احترام آرزو و تقویٰ کے مطابق) اپنی یاد سے غافل کر دیئے ہیں 10 اور ان کا کہنا ماننا جو اپنی خواہشات (Lusts) کی پیروی کرتے ہیں، یعنی ان کے مطابق عمل یا زندگی کرتے ہیں اور ان کے امور (Affairs) حد سے تجاوز کر چکے ہیں۔ حواشی-10 قلب، امر اور ھوسب جنس کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

29 18 وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ

فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا

اور آپ اعلان کر دیں کہ تمہارے رب کی طرف سے الحق، یعنی قرآن عظیم آچکا ہے، للہذا جس کا جی چاہے اسے تسلیم بالیقین کر لے اور جس کا دل چاہے اسے ماننے سے انکار کر دے۔ اصل یہ ہے کہ ہم نے (اپنے قوانین مجازات اور سعی واکتساب کے مطابق) ظالموں، یعنی مشرکوں، کافروں، تکذیب دین کرنے والوں، نیز حقوق اللہ اور حقوق انسانی سلب و غصب کرنے والوں کیلئے آتش جہنم تیار کر رکھی ہے، جس کی قناعت نما لپٹیں ان کو ہر طرف سے گھیر لیں گی۔ چنانچہ جب وہ پانی کیلئے فریاد کریں گے تو ان کی فریادرسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے (Molten copper) کی طرح ہو گا اور ان کے چہرے بھون ڈالے گا۔ سنو! بڑا ہی اذیت ناک ہو گا وہ مشرب (Drink) اور بڑی ہی بھیانک ہو گی وہ جائے قیام (Abode)۔

30 18 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا

یقیناً جو لوگ ایمان لاتے اور عدل و احسان، نیز اصلاح و فلاح کے امور سرانجام دیتے ہیں، ہم (اپنے قانون معدلت اور انعام و فضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

31 18 اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا

ایسے لوگوں کیلئے سدا بہار باغات جاوداں (Evergreen-everlasting gardens) ہوں گے، جن کے پہلوئوں میں چشمے رواں دواں ہوں گے۔ انہیں سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیا جائے گا۔ (They shall be adorned with bracelets of gold) اور وہ لطیف دیبا اور اطلس کا لباس پہنا کریں گے۔ ان (مناظر) میں وہ (شاہانہ) تختوں (Thrones) پر (بڑی شان سے) تکیہ لگائے (جلوہ افروز) ہوں گے۔ دیکھو! کیسی جلیل القدر جزا ہے (How sublime is the recompense) اور کیسی حسین استراحت گاہ ہے 11 (How beautiful is the resting place)۔

حواشی-11 یہ آیۂ جمیلہ از بس دل انگیز و روح افزا اور نظر افروز و حسین منظر پیش کرتی ہے، للہذا اس کا جمالیاتی نقطہ نظر سے مطالعہ بالحق کرنا چاہئے۔

32 18 وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا

دیکھو! بنی نوع انسان کی (عبرت پذیری) کیلئے یہ تمثیل بیان کرو کہ دو شخص تھے، ان میں سے ایک کو ہم نے دو تاکستان (انگوروں کے باغ) دے رکھے تھے اور ان کے گردا گرد کھجور کے درخت اگا دیئے تھے، نیز ان کے درمیان زرخیز کھیتی بھی تیار کر دی تھی۔

33 18 كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ

دونوں باغ اپنا پورا پھل دیتے تھے اور اس میں کوئی کمی نہ کرتے تھے اور ان کے بیچوں بیچ ہم نے چشمہ بھی جاری کر دیا تھا۔

34 18 وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا

علاوہ ازیں، اس شخص کے پاس (اور بھی) مال و منال تھا۔ اس بناء پر وہ اپنے رفیق سے بات چیت کرتے ہوئے کہنے لگا: ''میں تجھ سے مال و دولت میں بھی زیادہ ہوں اور اپنے بیلی جتھے کے لحاظ سے بھی زیادہ قوی و معزز ہوں۔''

35 18 وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا

پھر وہ اپنے آپ کو رہین خوف و حزن کرتا ہوا، باغ میں داخل ہوا۔ (اور) کہنے لگا: ''میرا نہیں خیال کہ یہ (شاداب و ثمرور) باغ کبھی برباد ہو گا۔''

36 18 وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا

''نیز مجھے توقع نہیں کہ قیامت کبھی قائم ہو گی۔ بالخصوص (اگر ایسا ہوا اور) میں اپنے پروردگار کے حضور لوٹایا بھی گیا تو یقینا اس سے خوب تر مقام پاؤں گا۔''

37 18 قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا

وہ اپنے جس رفیق سے باتیں کر رہا تھا، اس نے اس سے پوچھا: ''کیا تو اس (پروردگار) سے کفر کرتا ہے، جس نے تجھے خشک مٹی (یعنی خشک سرزمین) سے (اپنی تخلیقی فعلیت کے مطابق) تخلیق کیا، پھر نطفہ (Sperm drop) سے، پھر تجھے سرو قامت آدمی بنایا۔

38 18 لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا

لیکن (میرا تو ایمان ہے کہ) وہ ہے اللہ میرا رب! اور میں اپنے رب کی ذات و صفات میں اور اس کے اُمور فرمانروائی میں کسی ایک کو بھی اس کا سہیم و معاون نہیں مانتا۔

39 18 وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا

چنانچہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو (شکر نعمت کرتے ہوئے) تو نے کیوں نہ کہا: ''وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ (اپنے قانون تدبیری و حکمت کے مطابق) چاہتا ہے۔ ایسا کرنے کی قدرت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ اگر تو مجھے مال و اولاد میں کمتر پاتا ہے (تو کوئی بات نہیں)''۔

40 18 فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ

عین ممکن ہے کہ میرا پروردگار تیرے باغ سے خوب تر باغ مجھے عطا کر دے اور تیرے باغ پر آسمان سے ایسی آفت (Boll from the blue) بھیج دے، نتیجتاً، وہ چٹیل میدان بن جائے۔

41 18 اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا

یا اس میں لگنے والا پانی اتنی گہرائی میں اتر جائے تو پھر اسے کسی طرح بھی نکال نہ سکے۔

42 18 وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا

پھر اس کے کفر و شرک اور تکبر و ظلم کے نتیجے میں عذاب آہی گیا (اور) اس کا مال و منال (جیسے باغات اور زرعی پیداوار وغیرہ) تباہ کر دیا گیا۔ (یہ عبرت آموز منظر دیکھ کر) اس نے ان (باغات و کشت) پر جو سرمایہ لگایا تھا، اس کے (زیاں) پر وہ کف افسوس ملنے لگا (He began to wring his hands with grief) اور باغوں کا یہ حال ہوا کہ ٹٹیاں گر کر زمیں بوس ہو گئیں (The gardens tumbled pond their trellises) اور وہ (حسرت و پشیمانی سے) پکار اٹھا: اے کاش! میں نے کسی اور کو اپنے پروردگار کا سہیم و معاون قرار نہ دیا ہوتا (تو آج میں تباہ حال نہ ہوتا!)

43 18 وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ؕ

دیکھو (اس کی حالت زار کہ اس وقت) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی افرادی قوت نہ تھی جو اس کی مدد کرتی اور نہ وہ آپ (اس آفت سے) اپنا دفاع کر سکتا تھا۔

44 18 هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا

اب اسے حق الیقین ہوا کہ فرماں روائی کا اختیار صرف اللہ سچے کیلئے ہے۔ (اور) وہی احسن صلہ دینے والا ہے اور وہی انجام بخیر کرنے والا ہے۔

45 18 وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا

اور (بنی نوع انسان کو دنیوی و اخروی زندگی کی حقیقت) یہ مثال دے کر سمجھاؤ کہ دنیا کی زندگی کا حال تو ایسا ہے جیسا کہ ہم بادلوں سے پانی برساتے ہیں تو اراضی کی روئیدگی Vegetation، کھاد سے مملو یا لبریز بارش کے پانی میں مل جل جاتی ہے (نتیجتاً،

خوب نشوونما ہوتی ہے)۔ پھر وہ سوکھ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے، پھر ہوائیں اسے ادھر ادھر بکھیرتی ہیں (یعنی وہ برباد ہو جاتی ہے) اور اللہ تعالیٰ ہر شے (کرنے) پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

46 18 اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا

(یاد رکھو!) مال و دولت اور بیٹے، پوتے محض دنیوی زندگی کی (چند روزہ) بہار ہیں، لیکن اعمال صالحہ کا ثمرہ حسنات، جو باقی رہنے والی ہیں، تمہارے پروردگار کی نظر میں حسن جزا (Beautiful reward) کے لحاظ سے بھی بہتر اور حسن انجام (Good consequence) کی امید رکھنے کے اعتبار سے بھی احسن (Better) ہیں۔

47 18 وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا

اس قیامت کی ساعت کا تصور کرو، جب ہم پہاڑوں کو نابود کر دیں گے، نتیجتاً، تم زمین کو صاف و ہموار میدان دیکھو گے۔ پھر ہم کل بنی نوح انسان کو جمع کریں گے اور ان میں سے ایک کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے۔

48 18 وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا

اس کے بعد، وہ قطار اندر قطار تمہارے پروردگار کے حضور پیش کئے جائیں، (تو ہم ان سے کہیں گے دیکھ لو!) جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار تخلیق کیا تھا، ایسے ہی آج تم ہمارے سامنے آئے ہو، حالانکہ تم سمجھتے تھے کہ ہم نے (تمہاری نشاۃ ثانیہ =Renaissance کا) کوئی وقت مقرر نہیں کیا تھا۔

49 18 وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا

يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا

پھر (کل افراد نسل انسانی کے) کے دفتر عمل (کی ناطق، مرئی متحرک فلم کا کیسٹ (Cassette of audio-video movie)، مع وی سی آر اور ٹیلی وژن ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جائے گا اور تم دیکھو گے کہ مجرم (= مشرک و کافر، حقوق انسانی کے غاصب اور مفسد و ستمگر وغیرہ وغیرہ) جو اس میں ہو گا، اسے دیکھ دیکھ کر لرزہ براندام ہو رہے ہوں گے اور (حسرت و ندامت سے خود کلامی کرتے ہوئے) کہیں گے: "ہائے! ہماری شامت اعمال (Ah! woe to us!) "یہ کیسی ناطق۔ مرئی متحرک فلم ہے کہ اس نے چھوٹے بڑے کسی فعل و قول کو (ریکارڈ کئے بغیر) نہیں چھوڑا، بلکہ اس نے سب کچھ ریکارڈ کر لیا ہے۔" الغرض، وہ جو کچھ کرتے کراتے رہے تھے، اپنے سامنے مشہود (Visible) پائیں گے۔ دیکھو! تمہارا پروردگار (اپنے قانون معدلت کے مطابق) کسی متنفس سے ذرا بھی ناانصافی نہیں ہونے دیتا اور نہ ہونے ہی دے گا۔

50 18 وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ

فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ

بَدَلًا

غور سے سنو! ہم نے جب ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کے سامنے جھکو! یعنی انسان کی علمی استعداد و فضیلت کو فعلاً تسلیم کرو تو ابلیس کے سوا سب نے انسان کی ان صفات کو تسلیم کر لیا۔ وہ چونکہ (فرشتہ نہ تھا، بلکہ) جنوں میں سے تھا (اور اسے فکر و عمل کی آزادی حاصل تھی، لہٰذا) اس نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی۔

(اے بنی نوع انسان!) "کیا پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی نسل (Progeny) کو اپنا کارساز بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ (دیکھو!) یعنی مشرک و نافرمان اور حقوق اللہ اور حقوق انسانی غصب و سلب کرنے والے (رحمٰن کا) نہایت قبیح بدل (Calamitous substitute) انتخاب کرتے ہیں۔"

51 18 مَآ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ وَمَا كُنۡتُ

مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ عَضُدًا

میں نے آسمانوں اور زمین کو (ارتقائی انداز میں مرحلہ وار) تخلیق کرتے وقت اور نہ ان کی تخلیق کرتے وقت شیطانوں کو شاہد بنانے کیلئے حاضر کیا تھا اور نہ میں (اپنے آپ کو اور دوسروں کو) گمراہ کرنے والوں کو اپنا دوست و بازو بنانے ہی والا تھا (پھر وہ کس بناء پر میری معجزاتی تخلیقی فعلیت میں دوسروں کو میرا سہیم و معاون ٹھہراتے ہیں؟)۔

52 18 وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ

وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا

اس وقت کا تصور کرو، جب اللہ تعالیٰ (مشرکوں کو) کہے گا: ''اب بلاؤ، ان ہستیوں کو جنہیں تم میرا سہیم و معاون خیال کرتے تھے (تاکہ تمہاری مدد یا شفاعت کریں)۔'' وہ انہیں بلانے کیلئے جس قدر بھی پکاریں گے، وہ انہیں جواب نہیں دیں گے۔ پھر ہم ان کیلئے مشترک جانگداز عذاب گاہ (Place of common perdition) بنادیں گے۔

53 18 وَرَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مُّوَاقِعُوۡهَا وَلَمۡ يَجِدُوۡا عَنۡهَا مَصۡرِفًا

پھر مجرم آتش جہنم دیکھیں گے تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ اس میں انہیں گرنا ہے اور اس سے بچ نکلنے کی کوئی راہ (Way of escape) نہیں پائیں گے۔

54 18 وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ‌ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ اَكۡثَرَ

شَىۡءٍ جَدَلًا

غور کرو کہ ہم نے بلاشبہ بنی نوع انسان (کے فہم و ادراک) کیلئے اس قرآن میں (اس کے) ہر موضوع کو مختلف اسالیب میں بیان کیا ہے، لیکن انسان اکثر باتوں میں (خواہ مخواہ) بحث و نزاع کرنے والا (Contentious) واقع ہوا ہے۔

55 18 وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰى وَيَسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ
تَاۡتِيَهُمۡ سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا

اصل یہ ہے کہ جب لوگوں کے پاس "الھدیٰ"، یعنی ہدایت الٰہی آئی تو کوئی امر مانع نہیں ہوا کہ وہ ایمان لائیں اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگیں، اس کے سوا کہ متقدمین یا پہلوں (The ancients) ایسا (المناک) معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے روبرو (Face to face) عذاب آموجود ہو۔

56 18 وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
بِالۡبَاطِلِ لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَمَاۤ اُنۡذِرُوۡا هُزُوًا

ہم اپنے رسولوں کو صرف (اعمال صالحہ کے حسین و سرور انگیز نتائج و عواقب کی) بشارت دینے والے اور (اعمال سوء کے قبیح و زہرہ گداز نتائج و عواقب سے) متنبہ کرنے والے بنا کر بھیجا کرتے ہیں، لیکن کفر کرنے والے لوگ باطل (دلائل) کے ساتھ بحث ونزاع کرتے ہیں (Contend with false arguments) تاکہ "الحق"، یعنی کل زندگی کے نظام الٰہی کو محو کر دیں اور انہوں نے میرے احکام اور ان کو دی جانے والی تنبیہات (Warmings) کو ہدف تمسخر (Laughing stock) بنا رکھا ہے۔

57 18 وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعۡرَضَ عَنۡهَا وَنَسِىَ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ ‌ؕ
اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ‌ؕ وَاِنۡ تَدۡعُهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى فَلَنۡ
يَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا

غور کرو کہ ان لوگوں سے بڑھ کر اور کون ظالم، یعنی حقوق اللہ، حقوق انسانی اور حقوق نفس کو سلب کرنے والے ہو سکتے ہیں کہ جب انہیں ان کے پروردگار کے قوانین واحکام کی یاد دلائی جائے تو وہ روگردانی کریں اور اپنی سعی و جہد 12 سے جو انہوں نے (اپنے توشہ آخرت کے طور پر) آگے بھیجا ہے، یکسر فراموش کر دیں۔ ہم نے (اپنے قوانین مکافات عمل، سعی واکتساب اور احترام آرزو کے مطابق) ان کے دل و دماغ پر پردہ ڈال دیا ہے، یعنی ان کے نظام باطنی میں تعطل و جمود پیدا کر دیا ہے کہ وہ انہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کو نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں پر گرانی (Deafness) ڈال دی ہے (کہ وہ ان کو سن نہیں سکتے)۔ لہٰذا

اگر تم انہیں راہ راست کی طرف خواہ کتنا ہی بلائو وہ ہر گز راہ راست پر آنے کے نہیں۔ حواشی 12۔ یدہ: عربی زبان کے محاورے میں اس کے معنی ہیں، اپنی سعی و جہد یا قوت سے۔

58 18 وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا

جہاں تک تمہارے پروردگار کا تعلق ہے تو وہ ہے ہی سیآت مٹانے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا۔ صاحب رحمت، یعنی بے انتہا رحم و کرم کرنے اور دنیوی واخروی حسنہ سے نوازنے والا۔ اگر وہ (اپنے قانون مکافات عمل کی رو سے، ان سیآت کی پاداش میں جو) انہوں نے اکتساب کی ہیں، ان پر گرفت کرتا تو انہیں (اپنے قانون تعجیل کے مطابق) فوری طور پر سزا دیتا، لیکن اس نے اپنے (قانون امہال کے مطابق) ان کیلئے (سزا بھگتنے کیلئے) ایک جائے موعود بنا دی ہے، جس سے بچ نکلنے کی وہ کوئی راہ پائیں گے نہ پناہ لینے کی جگہ (یعنی ان کا اس عذاب گاہ یا جہنم میں گرنا شدنی ہے)۔

59 18 وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا

دیدۂ عبرت نگاہ سے مشاہدہ کرو کہ) ان بستیوں کو ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) اس بناء پر تباہ کر دیا کہ وہ ظلم کرتی تھیں 13۔ لیکن ہم نے (اپنے قانون امہال کے مطابق) ان کی ہلاکت و بربادی (Destruction) کا ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔

حواشی-13 ظلم کرنے کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کے حقوق، انسانی حقوق اور حقوق نفس کو سلب کرنا، بالفاظ دیگر، غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کے سہیم و معاون ماننا، ان کی عبادت کرنا اور ان کو پکارنا؟ ان کی حمد و ثنا اور ذکر کرنا، اللہ تعالیٰ کے بندوں پر جور د جفا کرنا اور ان کی تحقیر کرنا، نیز اپنے اندر خوف و خطر اور غم والم کی آگ لگانا اور اپنے آپ کو سمندر سرشت واہل نار بنانا۔

60 18 وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا

یہ واقعیت غور کرنے کی ہے کہ موسیٰؑ نے اپنے خادم (Attendant) سے کہا: ''میں اس وقت تک تلاش جاری رکھوں گا جب تک دونوں دریائوں کے سنگھم (Junction) پر نہ پہنچ جائوں، چاہے اس خاطر مجھے مدتوں سفر کرنا پڑے۔''

61 18 فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا

چنانچہ جب وہ دونوں سنگھم پر پہنچے تو وہ اپنی مچھلی سے غافل ہو گئے تو اس نے (ریت میں) سرنگ (Tunnel) سی بنا کر دریا میں اپنی راہ لی۔

62 18 فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا

چنانچہ وہ چلتے چلتے ٹھہرے تو موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا: ''ہمارے آج کے سفر سے ہمیں سخت تکان (Fatigue) ہو گئی ہے۔ لاؤ، ہمارا ناشتہ (تاکہ اسے کھالیں)''۔

63 18 قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَاۤ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا

خادم بولا: ''دیکھا آپ نے کہ کیا ہوا؟ جب ہم اس چٹان پر آرام کر رہے تھے تو میں مچھلی سے غافل ہو گیا تو اس نے عجیب طریقے سے (یعنی ریت میں سرنگ سی نکال کر) دریا میں جانے کا راستہ بنا لیا۔ لیکن یہ صرف شیطان ہی کا کام تھا کہ اس نے مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کرتا۔

64 18 قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا

موسیٰؑ نے کہا: ''اسی مقام کی ہی تو ہمیں طلب و جستجو تھی۔ چنانچہ وہ اس کی تلاش میں اپنے نقوش قدم پر واپس ہو لئے (Retracted their steps)۔

65 18 فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا

بالآخر، انہوں نے وہاں ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندہ موجود پایا، جسے ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل سے) دنیوی و اخروی حسنہ اور انعام و اکرام سے نوازا تھا اور اپنے فضل سے (خاص) علم سکھایا تھا۔

66 18 قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا

موسیٰؑ نے اس سے کہا: ”کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تا کہ آپ کو جو علم از بس خوبی سے دیا گیا ہے، اس میں سے مجھے بھی سکھائیں؟“

67 18 قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا

اس نے جواب دیا: ”لیکن آپ میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے (یعنی دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکیں گے)“۔

68 18 وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا

ویسے جس شے کی حقیقت سے آپ کو کامل آگاہی ہی نہیں، اسے دیکھ کر آپ صبر، یعنی ضبط نفس کر بھی کیسے سکتے ہیں؟“

69 18 قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا

(موسیٰؑ نے) کہا: ”اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر (Patient) پائیں گے اور میں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔“

70 18 قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْـَٔلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا

اس نے جواب دیا: ”اچھا! اگر آپ نے میرے ساتھ چلنا ہی ہے تو (شرط یہ ہے کہ) آپ کو کسی بات سے متعلق مجھ سے کچھ پوچھنا نہیں ہوگا، جب تک میں خود آپ کو اس کی حقیقت نہ بتاؤں۔“

71 18 فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا

چنانچہ دونوں روانہ ہوئے، یہاں تک کہ (دریا کے کنارے پہنچ کر ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ اس (مرد بزرگ) نے اس میں شگاف کر دیا (Scuttled it)۔ (یہ دیکھ کر موسیٰؑ سے رہا نہ گیا اور) وہ بول اٹھے: ”کیا آپ نے اس میں اس لئے شگاف کر دیا ہے کہ اس کی سواریوں کو ڈبو دیں؟ یہ تو آپ نے خطرناک حرکت کی ہے۔“

72 18 قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا

اس (مردِ بزرگ) نے جواب دیا: "کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری معیت میں آپ اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکیں گے؟"

73 18 قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا

موسیٰؑ نے (عذر خواہانہ انداز میں (Apologetically کہا: "میری اس بھول چوک پر میرا مواخذہ نہ کریں اور نہ میرے معاملے میں سخت گیری ہی کریں (Be not so hard)۔

74 18 فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً ۢ بِغَيْرِ
نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا

پھر وہ چلنے لگے، یہاں تک کہ انہیں ایک لڑکا ملا۔ اس مردِ بزرگ نے اسے مار ڈالا۔ موسیٰؑ (سے پھر ضبط نہ ہو سکا اور) بول اٹھے: کیا غضب ہے کہ آپ نے ایک بیگناہ شخص کو (ناحق) بغیر قصاص کے مار ڈالا۔ یہ تو آپ نے قبیح کام کیا۔"

75 18 قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا

اس (مردِ بزرگ) نے جواب دیا: "کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میری معیت میں اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکیں گے (یعنی خاموش نہیں رہ سکیں گے؟)

76 18 قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَىْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِىْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّىْ
عُذْرًا

اب موسیٰؑ نے (قطعی طور پر) کہا: "اس کے بعد اگر میں نے آپ سے کسی چیز سے متعلق استفسار کیا تو آپ مجھے اپنی معیت میں نہ رکھیں (Keep me not in your company)۔ یہ میری طرف سے آپ سے آخری معذرت ہو چکی۔"

77 18 فَانْطَلَقَا حَتّٰىٓ اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ
يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَـتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا

وہ پھر آگے سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ ایک گاؤں میں جا پہنچے اور ان کے باسیوں سے کھانا طلب کیا، لیکن انہوں نے انہیں ضیافت دینے سے انکار کر دیا۔ بہر حال، وہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی (On the verge of falling down)۔اس (مرد بزرگ) نے اسے استوار کر دیا۔ (موسیٰ سے پھر رہا نہ گیا اور) وہ بول اٹھے: ''اگر آپ مطالبہ کرتے تو ان سے اس کام کا معاوضہ لے سکتے تھے۔''

78 18 قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ
صَبْرًا

(اس پر مرد بزرگ نے موسیٰؑ سے صاف) کہہ دیا: ''اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی! البتہ آپ کو ان واقعات کی حقیقت بتائے دیتا ہوں، جن کو دیکھ کر آپ ضبط نہ کر سکے۔''

79 18 اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا
وَكَانَ وَرَاۗءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا

جہاں تک کشتی کا تعلق ہے وہ اہل احتیاج کی تھی، جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اس میں نقص ڈال (کر ناکارہ بنا) دوں (Should damage it)۔اس لئے کہ ان کے آگے ایک (غاصب وظالم) بادشاہ ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی ضبط کر رہا تھا(Was seizing on)۔

80 18 وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ

اب رہا اس لڑکے کا معاملہ، تو اس کے والدین مؤمن ہیں۔اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ لڑکا (بڑا ہو کر اپنی) حد سے زیادہ سرکشی (Inordinate transgression) اور کفر کے ذریعے انہیں اذیت پہنچائے۔

81 18 فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا

لہٰذا ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار اس لڑکے کے عوض انہیں ایسا فرزند عطا کرے جو صالحیت و پاکبازی میں اس سے بہتر اور شفقت وصلہ رحمی کرنے میں اس سے بڑھ کر ہو۔

82 18 وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ

رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ۗ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا

رہا دیوار کا معاملہ، تو وہ دو یتیم یا بے یار و مددگار لڑکوں کی ہے، جو شہر میں رہتے ہیں۔ اس دیوار کے نیچے ان کیلئے مدفون یا چھپایا ہوا خزانہ ہے 14۔ ان کا باپ عادل و محسن اور صاحب کردار انسان تھا۔ آپ کا پروردگار چاہتا تھا کہ جب وہ لڑکے عنفوان شباب (Prime of youth) کو پہنچیں تو اپنا دفینہ (Hedden treasure) نکالیں۔ یہ ان لڑکوں پر تیرے پروردگار کا فضل و کرم تھا۔ (یاد رہے کہ) میں نے یہ سب کچھ اپنے اختیار سے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق کیا) 15۔ یہ ہے حقیقت ان امور (Affairs) کی جن کے مشاہدے کی آپ تاب نہ لا سکے۔

حواشی-14 قدیم زمانے میں سونا، چاندی یا ان کے سکوں کو چھپانے کی خاطر زمین میں مدفون کرنے کا رواج تھا، اسی لئے مدفون خزانے کو دفینہ کہتے ہیں۔

-15 جیسے شہد کی مکھی ہدایات الٰہیہ (Instruction and directions of Allah) کے مطابق اپنا وظیفہ سرانجام دیتی ہے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے ہدایت الٰہی کے مطابق انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا تھا۔

83 18 وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ۗ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا

(میرے پیغمبر آخرؐ!) یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین (کے احوال زندگی) سے متعلق دریافت کرتے ہیں تو کہہ دیں کہ میں اس کا کچھ حال (قرآن مجید سے) پڑھ کر سناتا ہوں۔

84 18 اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا

ہم نے اسے زمین، یعنی دنیا میں برسر اقتدار کیا تھا اور اسے ہر طرح کے وسائل و اسباب عطا کئے تھے۔

85 18 فَاَتْبَعَ سَبَبًا

چنانچہ اس نے (پہلے مغرب کی طرف ایک مہم کا) سر و سامان کیا (اور چل دیا)۔

86 18 حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ
عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا

یہاں تک کہ وہ غروب آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے سورج کو سیاہ کیچڑ کے پانی میں ڈوبتے دیکھا۔ اس کے قریب ہی اسے ایک قوم ملی۔ ہم نے کہا: "اے ذوالقرنین! (اب یہ لوگ تیرے اختیار میں ہیں۔) تم انہیں سزا بھی دے سکتے ہو اور ان سے احسان بھی کر سکتے ہو (لیکن بتاؤ کیا کرو گے؟)۔

87 18 قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا

(ذوالقرنین نے) جواب دیا: "ان میں سے جو لوگ ظلم کریں گے، ہم (اس کی پاداش میں) انہیں ضرور سزا دیں گے۔ پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف پلٹائے جائیں گے تو وہ (اپنے قانون مکافات عمل کی رو سے) انہیں دہشت ناک (Dreadful) سزا دے گا۔

88 18 وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ
اَمْرِنَا يُسْرًا

لیکن جو لوگ ایمان لائیں گے اور عدل و احسان اور اصلاح و فلاح کے کام کریں گے تو ان کیلئے حسین صلہ ہو گا اور ہمارے احکام ان کیلئے موجب راحت و خوشحالی ہوں گے۔

89 18 ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا

پھر اس نے (ایک اور مہم کی) تیاری کی اور (مشرق کی طرف) چل دیا۔

90 18 حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ
دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ

یہاں تک کہ طلوعِ آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر چڑھتے چمکتے دیکھا جن کیلئے ہم نے دھوپ سے بچاؤ کی کوئی اوٹ (Shelter) نہیں بنائی تھی (یعنی وہ کھلے میدان میں رہتے تھے)۔

91 18 كَذٰلِكَ ۗ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا

یہ تھے (ذوالقرنین کے کچھ) واقعات اور جو مہمات 16 اس کے پیش نظر تھیں، ہمیں ان کی پوری آگاہی تھی۔

حواشیں-16 بعض مترجمین و مفسرین نے مہمات کے بجائے وسائل و اسباب یا لاؤ لشکر لکھا ہے۔ لیکن بمقتضائے بلاغت کلام مہمات ہی درست ہے۔

92 18 ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا

اس کے بعد (اس نے تیسری مہم کی تیاری کی اور) ایک اور راستے پر روانہ ہو گیا۔

93 18 حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا

یہاں تک کہ (چلتے چلتے) وہ دو پہاڑوں کے درے کے درمیان پہنچ گیا۔ ان پہاڑوں کے درے اسے ایک قوم ملی، جس کیلئے (اجنبیوں کی) بات سمجھنا انتہائی دشوار تھا۔

94 18 قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ
لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا

انہوں نے درخواست کی: ''اے ذوالقرنین! یاجوج وماجوج (قبائل) (Tribes of Gog and Magog) اس سرزمین میں بڑی تباہی وخرابی کرتے رہتے (Have been ravaging) ہیں۔ اگر آپ ہمارے اور ان کے درمیان ناقابل عبور آڑ (uncrossable barrier) بنادیں تو ہم آپ کیلئے خراج (Tribute) مقرر کردیں گے۔

95 18 قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا

اس نے جواب دیا: ''میرے پروردگار نے جو کچھ میرے تصرف میں دے رکھا ہے، وہ میرے لئے بہتر وکافی ہے (اس لئے مجھے تمہارے خراج کی حاجت نہیں)۔ للٰہذا تم اپنی افرادی قوت کے ساتھ مجھ سے تعاون کرو تو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک ناقابل تسخیر دیوار (Invincible barrier) تعمیر کرادوں گا۔''

96 18 اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ

(بعد ازاں اس نے حکم دیا:) ''مجھے لوہے کی چادریں لادو۔'' آخر جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار اٹھا کر ان کے برابر کردی تو حکم دیا: ''(بھٹیاں سلگاؤ اور) جب اسے آگ کی طرح سرخ شعلہ بنادیا تو حکم دیا: ''اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ اس پر انڈیل دیں۔''

97 18 فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا

(آخر کار، اس نے ایسی ناقابل تسخیر دیوار بنادی کہ) اب (یاجوج اور ماجوج) نہ تو اس کو سر کر سکتے تھے (Could not surmount it) اور نہ اس میں سوراخ ہی کر سکتے تھے۔

98 18 قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ؕ

(یہ اعجوبۂ روزگار دیوار تعمیر کرنے کے بعد) ذوالقرنین نے کہا: "یہ کارنامہ میرے پروردگار کے فضل و کرم سے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ لیکن جب میرے پروردگار کے ایفائے عہد کا وقت آئے گا تو وہ اسے مسمار کر کے ریزہ ریزہ کر دے گا۔ یقینا! میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہوتا ہے، پورا ہو کر رہتا ہے۔

99 18 وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا

سنو! اس روز ہم (اپنے قوانین، مشیت و حکمت، تدبیری اور احترام آرزو کی رو سے) لوگوں کو سخت اضطراب میں ایک دوسرے کے ساتھ متصادم ہونے دیں گے (اس کے نتیجے میں سب ہلاک و فنا ہو جائیں گے) پھر صور میں (یعنی کل مردہ بنی نوع انسان کے صوری پیکروں میں) اپنے انفاخ سے انہیں دوبارہ زندہ کریں گے اور پھر سب کو جمع کریں گے۔

100 18 وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ

بعد ازیں، اس روز قیامت جہنم کو کافروں کے روبرو لے آئیں گے

101 18 الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا

ان کافروں کے سامنے، جن کی آنکھیں میرے ذکر، یعنی کلام سے پردے میں تھیں، یعنی وہ میرا کلام پڑھتے نہ سمجھتے ہی تھے اور وہ اس کے سننے کی تاب بھی نہیں لا سکتے تھے۔ 17

حواشی-17 اس آیۂ عبرت آموز سے یہ استنباط کر سکتے ہیں کہ جو لوگ، خصوصاً اہل ایمان قرآن حکیم کی نہ خود تلاوت کرتے ہیں اور نہ اسے سیکھنے کیلئے درس ہی لیتے ہیں، نیز نہ اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو سننے کی تاب ہی لا سکتے ہیں، وہ حقیقت میں اس کے منکر (کافر) ہوتے ہیں۔

102 18 اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ
اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا

تو کیا کفر کرنے والے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر وہ میرے بندوں، یعنی غلاموں کو اپنے کارساز بنا سکتے ہیں (تو یہ ان کی خام خیالی ہے)۔ ہم نے ایسے منکران قرآن اور مشرکوں کی ضیافت (Treat) کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

103 18 قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا

(میرے پیغمبر آخرؐ!) ان لوگوں سے کہہ دیں: "کیا میں تمہیں (اجر) اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ خسارہ پانے والے لوگوں سے آگاہ کروں؟

104 18 اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

ایسے (زیاں کار) لوگ وہ ہیں جن کی سعی وجہد دنیا کی زندگی میں (صرف ہوئی اور) اکارت گئی، لیکن پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ وہ جمالیاتی۔ تخلیقی امور (Aesthetic-creative works) سرانجام دے رہے ہیں، یعنی وہ حسین تخلیقی کام کر رہے ہیں۔

105 18 اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے قوانین واحکام اور تعلیمات و حدود کو، نیز اس کے حضور حساب وجزا کیلئے حاضر ہونے کو تسلیم نہ کیا، نتیجتاً، (اللہ کے قوانین، مکافات عمل، سعی واکتساب اور احترام آرزو کے مطابق) ان کے اعمال (صالحہ کے ثمرات) اکارت گئے۔ چنانچہ روز قیامت ان کیلئے میزان حساب قائم نہیں کی جائے گی، یعنی ان کی حسنات کا چونکہ فقدان ہوگا، لہٰذا ان کی حسنات وسیآت کا وزن یا حساب کیا جائے گا (اور انہیں سیدھا جہنم واصل کر دیا جائے گا)۔

106 18 ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِىْ وَرُسُلِىْ هُزُوًا

یہ سزا جہنم ان کو ملے گی، جنہوں نے کفر کیا اور ہمارے قوانین واحکام اور رسولوںؑ کو ہدف استہزاء بنایا۔

107 18 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ

لیکن جو لوگ ایمان لاتے اور عدل واحسان اور صلاح وفلاح کے کام کرتے ہیں، ان کی ضیافت کیلئے باغات فردوس (Gardens of Paradise) ہوں گے۔

108 18 خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا

وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے کبھی جگہ بدلنا نہیں چاہئیں گے (اس لئے کہ وہ ان کے تصور و قیاس سے کہیں زیادہ حسین و نظر افروز، دلکش و سرور انگیز نظاروں اور لذیز و طرف انگیز نعمتوں سے معمور ہوں گے۔ سب سے بڑھ کر وہاں ان کو اپنے الٰہ جمیل و ناظور کی ہم نظری و ہم کلامی کی رحیق مختوم ملتی رہے گی)۔

109 18 قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا

(رب کریم کی جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت کی لامتناہیت سے متعلق) اعلان کر دیں کہ اگر میرے پروردگار (کے تخلیقی کارناموں) کی باتیں قلمبند کرنے کیلئے دنیا کے تمام سمندر روشنائی بن جائیں تو پیشتر اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں ختم ہوں، وہ خود ختم ہو جائیں گے، چاہے ہم اس کیلئے ایسے اور سمندر فراہم کر دیں (وہ بھی ختم ہو جائیں گے، لیکن رب کی لامتناہی باتیں ختم ہونے کی نہیں)۔

110 18 قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا

(میرے پیغمبر اعظم و آخرؐ! اس حقیقت عظمیٰ کا) اعلان کر دیں کہ "میں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہوں کہ تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ "تمہارا معبود و حاکم صرف ایک ہی معبود و حاکم ہے۔" (اور وہ اللہ وحدہ لاشریک ہے)، لہٰذا جسے اپنے پروردگار (کے قرب و رضوان اور ہم کلامی و ہم نظری) کی طلب و آرزو ہو، اس پر لازم ہے کہ وہ عدل و احسان اور اصلاح و فلاح کے کام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت، یعنی اس کے قوانین و احکام کی تعمیل میں کسی اور ہستی کو ہرگز شریک نہ بنائے (یعنی کسی غیر اللہ کی اطاعت و بندگی نہ کرے)۔

سورہ مریم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 19 کٓہٰیٰعٓصٓ

کاف ھا یا عین صاد

2 19 ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا

(میرے پیغمبر آخرؐ!) اس سورت میں، اس دنیوی واخروی حسنہ کا بیان ہے، جو آپ کے پروردگار نے اپنے بندے زکریا کو عطا کی تھی۔

3 19 اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا

سنو! اس نے اپنے پروردگار کو خلوت (In Secret) میں پکارا۔

4 19 قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَ اشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّ لَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا

اور فریاد کی: "پروردگارا! بڑھاپے کے سبب میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر سفیدی سے دمک رہا (Is glowing) ہے۔ پروردگارا! کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے تجھ سے دعا مانگی ہو اور محروم و نامراد رہا ہوں۔"

5 19 وَ اِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ وَ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَہَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ۙ

اب مجھے مرنے کے بعد اپنے بھائی بندوں (Kinsfolk) سے خطرہ ہے (کہ کہیں وہ وراثت میں خیانت نہ کریں)، نیز میری بیوی بھی بانجھ (Barren) ہے، (لیکن باوجود اس کے) تو اپنے فضل و کرم سے مجھے وارث (Heir، یا بیٹا) عطا فرما۔

6 19 یَّرِثُنِیۡ وَ یَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ ٭ۖ وَ اجۡعَلۡہُ رَبِّ رَضِیًّا

جو میرا بھی ورثہ پائے اور یعقوب کے سچے پیروکاروں 1 (کی سنن وروایات) کا بھی، نیز میرے پروردگار! اسے ایسا بنانا کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی رہے۔ 2

حواشی-1 آل، اصطلاح قرآن میں سچے پیروکاروں کو کہتے ہیں، مثلاً آل فرعون سے مراد اس کے ہم مشرب پیرکار ہیں۔-2 رب رضیا کا ترجمہ اس آیۂ جمیلہ کی رو سے کیا گیا ہے:

☆ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ (الفجر 89:28): اپنے پروردگار کی طرف لوٹ آ! تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش رہا ہے۔

7 19 يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اۨسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا

اے زکریا! ہم تجھے ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں۔ اس کا نام یحیٰی ہو گا۔ ہم نے اس سے قبل کسی کو اس نام سے موسوم نہیں کیا (یعنی یحیٰی کی صفات سے موصوف نہیں کیا)۔

8 19 قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا

(یہ خوشخبری سن کر زکریاؑ نے تعجب سے) کہا: "میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہو گا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں؟

9 19 قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا

(فرشتے نے) جواب دیا: "پھر بھی ایسا ہی ہو گا، یعنی بیٹا ضرور پیدا ہو گا۔ تیرے رب کا ارشاد ہے" کہ "ایسا کرنا میرے لئے نہایت سہل ہے۔ غور کرو کہ میں پہلے بھی تیری تخلیق کر چکا ہوں جبکہ تو (کوئی قابل ذکر) چیز 3 نہ تھا۔" حواشی-3 خط کشیدہ ترجمے کیلئے دیکھیے الدھر 76:1۔

10 19 قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا

(زکریا نے) عرض کیا: "پروردگارا! اس بارے میں میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے۔" ارشاد ہوا: "تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو مسلسل تین شب و روز لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکے گا، یعنی تیری زبان گنگ رہے گی۔

11 19 فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

چنانچہ جب وہ عبادت گاہ (Sanctuary) سے باہر نکل کر لوگوں کے سامنے آیا تو انہیں اشارہ سے کہا: ”صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تنزیہ کرتے رہو۔“

12 19 يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا

اے یحییٰ! اس کتاب (تورات) کو قوت سے تھام رکھنا، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر اپنی کل ذہنی و فعلی صلاحیتوں کے ساتھ عمل کرنا اور عملدرآمد کرانا۔ دیکھو! ہم نے اسے لڑکپن ہی میں حکمت، یعنی نظری و فعلی عقل عطا کی تھی۔

13 19 وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَّكَانَ تَقِيًّا

نیز ہم نے اپنے فضل سے اسے سعادت ورحمدلی اور خوش خلقی و پاکبازی (ایسی صفات سے) نوازا تھا اور وہ اہل آرزو و خشیت 4 تھا۔

حواشی-4 تقی یا متقی، اصطلاح قرآن میں اس شخص کو کہتے ہیں، جسے راہ راست کی طلب وآرزو اور کجروی و گمراہی کی خشیت ہو۔

14 19 وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا

علاوہ بریں، وہ اپنے والدین سے نہایت حسن سلوک و تعاون کرنے والا تھا، ہر گز منہ زور (Arrogant) نافرمان نہ تھا۔

15 19 وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا

یقینا بوقت ولادت اس پر سلامتی تھی اور بوقت موت بھی اور اس وقت بھی اس پر سلامتی ہو گی جب اس کی نشاۃ نشانیہ ہو گی، یعنی روز قیامت جب اسے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

16 19 وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا

اس الکتاب، یعنی قرآن حکیم میں (سرگذشت) مریمؑ کی یاد تازہ کرو۔ ہوا یہ کہ وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر مشرقی جگہ خلوت گزین ہو گئی (Chose a seclusion)۔

17 19 فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ڞ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

پھر ان سے پردہ کر لیا(She placed a screen) تو ہم نے اپنا نز فرشتہ (= روح 5) اس کے پاس بھیجا، جو اس کے سامنے راست قامت بشر کی صورت (Semblance) میں ظاہر ہوا۔

حواشی-5 اللہ تعالیٰ کی ہر شے کی طرح روح اور ملک زوجین ہیں۔

18 19 قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا

(مریمؑ اسے دیکھ کر سہم گئی اور) بولی: اگر تو اہل آرزو و خشیت ہے تو میں تجھ سے رب رحمٰن کی پناہ مانگتی (Seek refuge) ہوں (تو یہاں سے چلا جا)۔

19 19 قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ڰ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا

اس فرشتے نے جواب دیا: "میں تو صرف تیرے پروردگار کا پیغامبر ہوں (تجھے خوشخبری دینے آیا ہوں کہ) وہ تجھے صاحب استعداد و مطہر لڑکا عطا کرے گا۔"

20 19 قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا

وہ بولی: "مجھے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ مجھے انسان نے چھوا تک نہیں اور میں کسی طور پر بدکار بھی نہیں (Unchaste) ہوں؟

21 19 قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا

اس نے جواب دیا: "ایسا ہو کر رہے گا۔ تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ ایسا کرنا میرے لئے نہایت سہل ہے (نیز اس لئے بھی کہ) ہم اسے بنی نوع انسان کیلئے بصیرت افروز نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنانا چاہتے ہیں اور یہ ایک طے شدہ فیصلہ ہے (It is a decree ordained)۔

22 19 فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا

پھر (جب مریمؑ کو) اس بچے کا حمل ٹھہر گیا(When she conceived him) تو وہ اسے لئے دور دراز مقام پر چلی گئی۔

23 19 فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا
وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا

(وضع حمل کے وقت) دردِزہ (Throes of childhood، کی شدت) سے بے قرار ہو کر وہ ایک کھجور کے درخت کے نیچے چلی گئی۔ (بچے کی ولادت پر بدنامی اور لوگوں کی شماتت کے خوف سے) پکار اٹھی: ''وائے حسرتا! اسے جننے سے پہلے ہی مر کھپ گئی اور بھولی بسری ہو گئی ہوتی!''

24 19 فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا

اس وقت (فرشتے نے) اس درخت کے دامن میں سے مریمؑ کو بآواز بلند کہا: غم نہ کرو! تمہارے پروردگار نے تمہاری جگہ کے دامن میں ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔''

25 19 وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا

دیکھو! اس درخت کے تنے کو اپنی طرف جھٹکو! تم پر تر و تازہ کھجوریں گرنے لگیں گی۔

26 19 فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ
نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا

اب خرمے کھاؤ اور (ٹھنڈا) پانی پیو اور (اپنے نو مولود کو دیکھ کر) اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو 6۔ اگر کوئی آدمی نظر آئے (اور بات کرنا چاہے) تو اسے (اشارے سے) کہنا: ''میں نے (رب) رحمٰن کیلئے روزے کی منت مانی (Vowed a fast) ہے، للٰذا آج میں کسی انسان سے بات چیت نہیں کروں گی۔'' حواشی-6 عربی محاورے میں آنکھیں ٹھنڈی کرنا چاہتے ہیں (لیکن اُردو کا محاورہ ہے، کلیجا ٹھنڈا کرنا)۔

27 19 فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔـا فَرِيًّا

بعد ازاں، مریمؑ بیٹے کو گود میں اٹھائے، اپنی قوم کے ہاں آئیں۔ (بچے کو دیکھ کر وہ ششدر رہ گئے اور بول اٹھے: ''اے مریمؑ! تم نے انوکھی گڑی ہوئی حرکت کر ڈالی ہے!''

28 19 يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا

اے ہارون کی بہن ! نہ تو تمہارا باپ بد کردار تھااور نہ تمہاری ماں ہی بد چلن تھی (مگر تم یہ کیا کر بیٹھی ہو؟)۔

29 19 فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا

اس (پر مریمؑ) نے بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ اس سے پوچھ لو)۔ وہ بولے: ''ہم اس سے کیا پوچھیں جو ابھی گود میں رہنے والا ہے۔

30 19 قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا

دفعتاً بچہ بول اٹھا: ''میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ وہ مجھے الکتاب (انجیل) دے گا، اس لئے کہ اس نے مجھے نبوت سے سرفراز کیا ہے۔''

31 19 وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا

نیز اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے، خواہ کسی جگہ رہوں اور مجھے تاکید حکم دیا گیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں، خود بھی صلوٰۃ قائم کرتا اور زکوٰۃ دیتا رہوں (اور لوگوں کو بھی ایسا کرنے کا حکم دیتا رہوں)۔

32 19 وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا

علاوہ بریں، اس نے مجھے اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے والا بنایا ہے، لیکن نہ خود سر، نہ فرمان (Neither insolent, nor disobedient)۔

33 19 وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا

بوقت ولادت بھی مجھے پر سلامتی تھی اور بوقت موت بھی، نیز اس وقت بھی مجھ پر سلامتی ہو گی جب میں (دوبارہ) زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا یعنی میری نشاۃ ثانیہ کے وقت)۔

34 19 ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ

یہ ہے عیسیٰؑ ابن مریمؑ (کی ولادت کی روداد جو) بالکل سچی اور کھری بات ہے، جس میں یہ لوگ شک کرتے ہیں۔

35 19 مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

یہ بات اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے؟ وہ (اس قسم کی بات سے) منزہ وورا الوراء ہے۔ وہ جب کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے حکم دیتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ ہو جاتا ہے۔

36 19 وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

دیکھو! (ہر نبیؑ کی طرح حضرت عیسیٰؑ کی بھی یہی دعوت تھی کہ) اللہ تعالیٰ بلاشبہ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار، لہٰذا اسی کی عبادت کرو، یعنی اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر عمل کرو۔ یہی (دنیوی واخروی حسنہ اور فوز وفلاح کی) حسین و پائیدار راہ راست ہے۔

37 19 فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

لیکن (حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد اہل کتاب کے) فرقوں (Sects) نے اختلاف کیا اور ابھی تک کر رہے ہیں (Are still at variance)۔ چنانچہ بربادی ہے ان کیلئے جنہوں نے کفر کیا (یعنی اس شدنی کو ماننے سے انکار کیا اور کر رہے ہیں) کہ انہیں ایک ہولناک روز (ہمارے حضور) حاضر ہونا ہے۔

38 19 اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

جب وہ ہمارے حضور حاضر ہوں گے تو اپنے کانوں سے سب کچھ صاف سن رہے ہوں گے اور آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہے ہوں گے (حالانکہ دنیا میں وہ بہرے اور قلب کے اندھے تھے)۔ آج یہ ظالم 7 صاف گمراہی میں ہیں، یعنی راہ راست سے صاف بھٹکے ہوئے ہیں۔

حواشی - 7 اصطلاح قرآن میں ظالم کا مطلب وہ لوگ ہیں، جو مشرک و کاذب دین، اللہ کے حقوق، حقوق انسانی اور اپنے نفس کے حقوق غصب کرنے، نیز دوسروں پر جور و ستم کرنے والے ہوں۔

39 19 وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

(میرے پیغمبر آخرؐ!) انہیں اس (آنے والے) دن سے متنبہ کر دیں، جو انتہائی ندامت و پشیمانی کا باعث ہو گا۔ جب کل امور کا فیصلہ کر دیا جائے گا، لیکن وہ (اس سے لاپروا) غفلت میں پڑے ہیں اور اس واقعیت کو تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں۔

40 19 اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ

ہم ہی بلاشبہ زمین کے وارث ہیں اور ان کے بھی جو اس میں بستے ہیں 8، اور وہ ہماری طرف لوٹائے جائیں گے۔

حواشی - 8 یعنی انسان اور جن، کیونکہ آخر میں صرف انہیں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

41 19 وَاذۡكُرۡ فِى الۡـكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا

نیز اس کتاب، یعنی قرآن مجید میں ابراہیمؑ کا جو قصہ ہے، اسے بیان کرو۔ وہ بالطبع مرد صدق و صفا۔ نبیؑ تھے۔

42 19 اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔـا

ایک روز انہوں نے اپنے باپ سے کہا: "ابا جان! آپ ان (اصنام) کی عبادت، یعنی پرستش کیوں کرتے ہیں، جو نہ سنتے، نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کے کسی کام ہی آسکتے ہیں؟"

43 19 يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا

ابا جان! مجھے (رب رحمٰن کی طرف سے) جو علم عطا ہوا ہے، آپ کو نہیں ملا، لہٰذا آپ میرا اتباع کریں تو میں آپ کو راہ راست پر لگا دوں گا۔

44 19 يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا

ابا جان! آپ شیطان کی اطاعت و حکم برداری نہ کریں، کیونکہ شیطان (رب) رحمٰن کا نافرمان و باغی ہے (Is disobedient and rebellious)۔

45 19 يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا

ابا جان! مجھے اندیشہ ہے کہ آپ پر (شرک و بت پرستی کی پاداش میں) رب رحمٰن (کے قوانین مکافات عمل اور سعی واکتساب کے مطابق) عذاب آجائے گا اور آپ شیطان کے رفیق (Comrade) بن کر رہ جائیں گے۔

46 19 قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا

اس کے باپ (آزر) نے جواباً کہا: "اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں (gods) سے روگردانی کر رہا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا (If you desist not)، میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ اب جا مجھ سے ہمیشہ کیلئے دفان ہو جاؤ (Now begone from me for good)۔

47 19 قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا

(حضرت ابراہیمؑ) بولے: "آپ پر سلامتی ہو! میں اب اپنے پروردگار سے آپ کیلئے مغفرت مانگوں گا۔ بیشک وہ مجھ پر بڑی شفقت کرنے والا (Most Gracious) ہے۔

48 19 وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا

دیکھئے! میں آپ لوگوں سے بھی اور ان سے بھی، جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو کنارہ کشی کرتا ہوں۔ میں تو (ہر حال میں) اپنے رب ہی کو پکارتا رہوں گا۔ امید ہے کہ میری دعا میرے پروردگار کے حضور قبول ہوئے بغیر نہیں رہے گی۔

49 19 فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا

پھر ابراہیمؑ ان سے اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے، کنارہ کش ہو گئے (یعنی حنیف بن گئے)، تو ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب عطا کئے اور ہر ایک کو نبی بنایا۔

50 19 وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا

نیز ہم نے انہیں (اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے) دنیوی واخروی حسنہ سے نوازا اور انہیں حقیقی۔ رفیع الشان شہرت (True and lasting-high and sublime renown) عطا کی۔

51 19 وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا

اور اس الکتاب (قرآن مجید) میں موسیٰؑ کا قصہ بیان کرو۔ بلا شبہ، وہ (اللہ تعالیٰ کا) مخلص (یعنی مشرکانہ عقائد سے منزہ اور کھرا بندہ) اور رسول۔ نبی تھا (یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے رسالت۔ نبوت سے سرفراز کیا تھا)۔

52 19 وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا

دیکھو! ہم نے اسے کوہ طور (Mount of Sinai) کی داہنی (بابرکت) جانب سے آواز دی اور اسے رازدارانہ ہم کلامی کیلئے اپنا مقرب بنایا۔

53 19 وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا

نیز ہم نے اپنی رحمت سے (یعنی اپنے قوانین احترام آرزو و دعا اور انعام و فضل سے موسیٰؑ کی رفاقت و معاونت کیلئے) اسے اس کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا۔

54 19 وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا

علاوہ ازیں، اس الکتاب (قرآن مجید) میں اسمٰعیلؑ کا قصہ بیان بیان کرو۔ وہ یقیناً وعدے یا قول و قرار کا سچا اور رسول۔ نبی تھا۔

55 19 وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا

اور وہ اپنے اعزہ و اقارب کو صلوٰۃ قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید کیا کرتا اور اپنے پروردگار کا منظور نظر تھا۔

56 19 وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا

نیز اس الکتاب (قرآن حکیم) میں سے ادریسؑ کا قصہ بیان کرو۔ وہ بالطبع نہایت سچا اور کھرا انسان۔ نبی تھا۔

57 19 وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا

اور ہم نے اسے بلند مرتبت مقام پر پہنچایا تھا۔

58 19 أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا
مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ
الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩

یہ سب لوگ نبیوں میں سے تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نوازا تھا، آدم کی نسل (Seed) سے اور ان کی نسل سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی (Ark) میں سوار کیا تھا، نیز ابراہیمؑ اور اسرائیلؑ (یعنی یعقوبؑ) کی نسل سے اور ان گروہوں میں سے، جنہیں ہم نے (فوز و فلاح کی) راہ راست پر لگایا اور برگزیدہ کیا تھا۔ (ان کا یہ حال تھا کہ) جب انہیں (رب) رحمٰن کی آیات سنائی جاتیں تو سر بسجود ہو کر گریہ و زاری کرنے لگتے تھے (السجدۃ)۔

59 19 فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا

لیکن پھر ان کے بعد ان کے ناخلف جانشین ہوئے، جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا، یعنی صلوٰۃ کے تقاضوں سے صرف نظر کر لیا اور اس کا نظام برباد کر دیا اور اپنی نفسانی خواہشات (Lusts) کا اتباع کرنے لگ گئے، عنقریب وہ (الہ کے قوانین معدلت، مکافات عمل، احترام آرزو اور تعجیل و امہال کے مطابق) اپنی سرکشی (کا مآل) دیکھیں گے۔

60 19 إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ
شَيْئًا

مگر جو لوگ توبہ کریں، یعنی نادم و پشیمان ہو کر ایسے کاموں سے باز رہنے کے عزم بالجزم کے ساتھ اللہ سے رجوع کریں، پھر ایمان لائیں اور عدل و احسان اور اصلاح و فلاح کے امور سر انجام دیں تو ایسے لوگ (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل اور قانون احترام آرزو کے مطابق) باغ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان سے قطعاً ناانصافی نہ ہو گی۔

61 19 جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا

باغات جاودانی و سدابہار 9، جن کا وعدہ رب عاشق نے اپنے (مخلص) بندوں سے کیا ہے جو ان کے سمعی و بصری مشاہدے سے مخفی ہیں۔ یہ اس کا وعدہ ہے، جس کا پورا ہونا شدنی ہے۔

حواشی-9جنت (جنت کی جمع) سے مترشح ہوتا ہے کہ چونکہ اہل جنت کا ترفع درجات ہوتا رہے گا، اس لئے ان کیلئے خوب سے خوبتر جنت ہو گی۔

62 19 لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

وہ وہاں امن و سلامتی کی باتوں کے علاوہ، کوئی لایعنی بات نہیں سنیں گے اور انہیں وہاں ان کا رزق صبح وشام (متواتر) ملتا رہے گا۔

63 19 تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا

یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان کو بنائیں گے جو اہل آرزو و خشیت ہوں گے۔

64 19 وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

(فرشتے کہتے ہیں، اے پیغمبر آخرؐ!) ہم آپ کے پروردگار کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے۔ اسی کی ملک و اختیار میں ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور آپ کا پروردگار (کسی شے کو) بھولنے والا نہیں۔

65 19 رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا

وہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار و حاکم ہے، لہٰذا اسی کے قوانین و احکام کے مطابق زندگی کرو، نیز اس کے احکام کی تعمیل میں استقلال و استقامت اور حوصلہ و پامردی سے کام لو۔ کیا اس کا ہم صفت تمہارے علم میں کوئی اور بھی ہے؟ (یعنی نہیں ہے)۔

66 19 وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا

دیکھو! انسان کی (تغافل شعاری کہ) کہتا ہے کہ جب میں مر کھپ جاؤں گا تو کیا (دوبارہ) زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟

67 19 أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا

کیا انسان اس واقعیت میں غور کرتا کہ ہم اسے پہلے بھی (ارتقائی انداز میں) پیدا کر چکے ہیں جبکہ وہ کوئی چیز نہ تھا (کہ جس کا ذکر ہوتا ہو)؟

68 19 فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا

آپ کے پروردگار کی قسم (یعنی آپ کا پروردگار شاہد ہے کہ) ہم ان کو اور ان کے شیاطین کو (محشر میں) ضرور اکٹھا کریں گے، پھر انہیں گھٹنوں کے بل جہنم کے گرد لا کر اس میں گرا دیں گے۔

69 19 ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا

پھر ہم ہر گروہ میں سے ان افراد کو الگ کر لیں گے جو (رب) عاشق کے سب سے زیادہ باغی و سرکش تھے۔

70 19 ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا

نیز ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو جہنم میں جانے کے سب سے بڑھ کر سزاوار (Most worthy of) ہیں۔

71 19 وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا

پھر (انہیں حکم دیا جائے گا کہ) تم میں سے ہر ایک کو بالضرور اس میں داخل ہونا ہے۔ یہ تمہارے پروردگار کا حتمی فیصلہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

72 19 ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا

لیکن ہم ان لوگوں کو، جو راہ راست و جنت کی آرزو و جستجو اور گمراہی و جہنم کی خشیت رکھتے تھے، جہنم سے نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

73 19 وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ
الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا

دیکھو! جب ان کو ہمارے واضح و غیر مبہم قوانین و احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو کافر اہل ایمان سے پوچھتے ہیں: "اچھا یہ بتاؤ کہ دونوں فریقوں (یعنی ہم اور تم) میں کون سا فریق بلحاظ قدر و منزلت خوبتر اور ہم جیسوں کے جھمگٹے کے اعتبار سے بہتر ہے؟

74 19 وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا

(کیا وہ یہ نہیں سوچتے کہ) ہم (اپنے قوانین مجازات اور استبدلال واستخلاف کے مطابق) کتنی ہی امتیں (Generations) ہلاک کر چکے ہیں، جو بلحاظ مال و منال (ان سے) بہتر اور شان و شوکت کے اعتبار سے بھی خوبتر تھیں۔

75 19 قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا

(انہیں) بتادو کہ جو لوگ راہ راست گم کر دیتے ہیں تو (رب) رحمٰن انہیں (اپنے قانون تعجیل وامہال کی رو سے) ڈھیل دیتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کی انہیں وعید دی گئی تھی: عذاب (دنیا) یا قیامت کی گھڑی۔ پھر انہیں یقین 10 ہو جائے گا کہ کوئی بلحاظ قدر و منزلت بدتر اور باعتبار انبوہ رفقاء کمزور تر ہے۔

حواشی-10 یہ یقین، اصل میں علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین بھی ہو گا۔

76 19 وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا

اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو راہ راست اختیار کر لیتے ہیں، راست روی میں تیز تر کرتا ہے اور باقی رہ جانے والی حسنات، اللہ تعالیٰ کے نزدیک، ثواب، یعنی صلے کے اعتبار سے بھی احسن ہیں اور مآل کے لحاظ سے بھی خوبتر ہیں۔

77 19 اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا

کیا تم نے اس شخص (کے نفسیاتی حال اور کردار) میں غور کیا ہے، جس نے ہمارے قوانین واحکام ماننے سے انکار کیا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور بالضرور مال و دولت بھی ملتا رہے گا اور اولاد بھی؟

78 19 اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا

کیا اس نے غیب کی باتوں سے آگاہی حاصل کر لی ہے اس نے رحمان سے عہد و پیمان لے رکھا ہے؟

79 19 كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

ایسا ہرگز نہیں اور نہ ہو سکتا ہی ہے۔ وہ جو کچھ کہتا رہتا ہے، ہم ساتھ ساتھ لکھتے جاتے ہیں (یعنی اسے اس کے حلق میں پیوست آلۂ اندراج نگار (Recorder) کے ذریعے ریکارڈ کرتے جاتے ہیں)، اور اس کی مدت سزا میں اضافہ کرتے جاتے ہیں۔

80 19 وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا

اور جو باتیں وہ کرتا ہے، ان کے وارث تو ہم ہوں گے اور وہ تن تنہا (اور تہی دست) ہمارے حضور آئے گا۔

81 19 وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا

دیکھو! انہوں نے اللہ کے سوا متعدد معبود بنا لئے ہیں تاکہ ان کیلئے عزت و قوت کا موجب ہوں۔

82 19 كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا

لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، بلکہ (روز قیامت) وہ (معبود ان باطلہ) ان کی عبادت، یعنی پرستش وحمد اور پکار کا صاف انکار کریں گے اور الٹے ان کے دشمن و مخالف ہوں گے۔

83 19 اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا

کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ ہم (اپنے قوانین احترام آرزو اور سعی واکتساب کے مطابق) شیاطین (یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان و سرکش لوگوں) کو کافروں پر چھوڑ رکھتے ہیں جو انہیں (توحید و رسالت کی تکذیب و مخالفت پر) مسلسل اکساتے (Incite) رہتے ہیں۔

84 19 فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا

آپ ان (دشمنوں) کے خلاف (جہاد کرنے 11 کی اجازت مانگنے میں) عجلت نہ کریں۔ ہم تو خود اس کیلئے دنوں کا شمار کر رہے ہیں۔

حواشی-11 تعجل علیھم، اس عربی محاورے کا مطلب ہے: حریفوں یا دشمنوں کے خلاف اقدام یا چڑھائی کرنے میں عجلت کرنا یا عجلت سے کام لینا۔

85 19 يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا

روز (حشر) ہم (اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے) اہل آرزو وحیثیت کو اکٹھا کر کے رحمان کے حضور معزز مہمانوں کی طرح (Like honored guests) پیش کریں گے۔

86 19 وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۘ

برخلاف اس کے، مجرموں کو پیاس سے بدحال جانوروں کی طرح جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔

87 19 لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۘ

اس روز شفاعت (Intercession) کرنا کرانا کسی کے بس میں نہ ہوگا، بجز اس کے جس نے رحمان سے قول و قرار لیا ہو۔ 12

حواشی-12 قرآن حکیم سے ثابت نہیں کہ کسی بشر نے رب رحمٰن سے شفاعت کرنے کرانے کا عہد لیا ہے۔

88 19 وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ؕ

اور (ان کا ظلم و جہل دیکھو!) کہتے ہیں کہ رحمان نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے۔

89 19 لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۙ

(اے مشرکو!) تم نے یقیناً از بس قبیح اور بھیانک بات گھڑ لی ہے۔

90 19 تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا

(اس افترا پردازی پر) قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں (Might crack) اور زمین شق ہو جائے (Likely to split asunder) اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں (May be rent into fragments)۔

91 19 اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا

اس لئے کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ رحمان کا بیٹا ہے۔

92 19 وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

حالانکہ رحمان کے شایان شان ہی نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔

93 19 اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا

اصل یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، سب رحمان کے حضور عبد، یعنی تابع فرمان بنے حاضر رہتے ہیں۔ 13

حواشی-13اتی عبدا: یہ ترجمہ عربی محاورے کا ترجمان ہے۔

94 19 لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا

اس (عالم الغیب والشھادۃ) نے (اپنے علم سے) ان سب لوگوں کا احاطہ کیا ہوا ہے اور ایک ایک کی گنتی کر رکھی ہے۔

95 19 وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا

چنانچہ روز قیامت سبھی فرداًفرداً، یعنی ایک ایک کر کے اس کے حضور جمع ہوں گے۔

96 19 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

یقین جانو کہ جو لوگ ایمان لاتے اور عدل واحسان اور اصلاح وفلاح کے کام کرتے ہیں، رحمان 14 (اپنے قوانین انعام وفضل اور مکافات عمل کی روسے) ان کی محبت (لوگوں کے دلوں میں) ڈال دے گا، یعنی وہ محبوب خلائق بن جائیں گے۔

حواشی-14اس سورت میں "رحمان" اور "رحمت" کے الفاظ کی معنی خیز تکرار قرآن حکیم کے اعجاز بلاغت کی آئینہ دار ہے اور اس حقیقت پر دلالت کرتی ہے کہ رب العالمین چونکہ اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں سے شدید ترین محبت وشفقت کرنے والا ہے، اس لئے وہ ان لوگوں کو ان کے اس جرم وظلم کی پاداش میں ان پر گرفت نہیں کرتا، بلکہ در گزر کر رہا ہے جو اس پر یہ انتہائی گھناؤنا بہتان لگاتے ہیں کہ اس نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہوا ہے۔

97 19 فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا

(ہمارے پیغمبر آخرؐ!) اصل یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں اس لئے آسان بنایا ہے کہ آپ اس کے ذریعے اہل آرزو وخشیت کو (دنیوی واخری 15 حسنہ کی) خوشخبری دیں، نیز پرلے درجے کے ضدی اور جھگڑالو لوگوں (Contentious people) کو متنبہ کریں۔

حواشی-15 دنیوی واخروی حسنہ: دنیوی حسنہ کا مطلب ہے اس دنیا کی ہر طرح کی حسین ومسرت انگیز نعمت اور اخروی حسنہ سے مراد جنت قرۃ العین اور اس کی ابدی حسین وسرور انگیز نعمتیں ہیں۔

98 19 وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا

غور کرو کہ ہم ان لوگوں سے پہلے کتنی ہی نسلیں (ان کے اعمال سوء کی پاداش میں، اپنے قوانین مجازات واستبدلال واستخلاف کے مطابق) تہس نہس کر چکے ہیں۔ کیا تم ان میں کسی ایک فرد کا بھی حسی مشاہدہ کرتے ہو یا ان کی بھنک بھی سنتے ہو؟ یعنی نہ کسی ایک کو دیکھ سکتے ہو اور نہ کسی کی خفیف سی آہٹ بھی سن سکتے ہو، اس لئے کہ وہ مر کھپ کر فنا ہو چکے ہیں۔16

حواشی-16 اس آیت سے قبروں میں مردوں کے زندہ ہونے کے باطل عقیدہ کا بطلان ہوتا ہے۔

1 20 طٰهٰ

طاہا، حروف مقطعات میں سے ہے۔

2 20 مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی

(ہمارے نبی آخرؐ!) ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ پر شاق گزرے (May distress you)، (کہ حق کور و عاقبت نااندیش کافر اس پر ایمان کیوں نہیں لاتے)۔

3 20 اِلَّا تَذۡکِرَۃً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی

یہ تو بس ان لوگوں کیلئے یاد ہانی 1 ہے جو (قوانین الٰہیہ کی گرفت سے) ڈرتے ہیں۔

حواشی-1 تذکرۃ سے مراد انسان کے اس اقرار توحید الوھیت و ربوبیت کی یاد دہانی ہے، جو اس نے روز الست وبلیٰ اپنے رب سے کیا تھا (الاعراف 172:7)

4 20 تَنۡزِیۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی

قرآن اس (رب رحمٰن) کی (ملفوظی و مکتوبی) تنزیل ہے، جس نے پست زمین اور بلند آسمان (اپنے ارتقائی انداز میں مرحلہ وار) تخلیق کیئے ہیں۔ 2

حواشی-2 آسمان اور زمین زوجین ہیں، ان میں سے آسمان بلند اور زمین پست ہے اور ارض کے بنیادی معنی ہی "پستی" کے ہیں۔

5 20 اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی

وہ (خالق کائنات) رحمان ہے جو تخت فرمانروائی پر متمکن ہے۔

6 20 لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا وَ مَا تَحۡتَ الثَّرٰی

جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین ہے اور جو کچھ ان کے درمیان (فضا) میں ہے اور جو کچھ پاتال (Beneath the sod) میں ہے، سب اُسی کی ملک اور اختیار میں ہے۔

7 20 وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى

دیکھو! اونچی آواز میں بات کہو یا دھیمی آواز میں، وہ تمام بھیدوں اور ان سے زیادہ مخفی باتوں کو جانتا ہے۔

8 20 اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى

وہ اللہ ہی ہے، جس کے سوا کوئی معبود و مطاع اور حاکم نہیں، وہی کل صفات حسنہ کا مالک ہے! (The owner of all Beautiful and sublime Attributes)۔

9 20 وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى

دیکھو! (میرے نبی آخرؐ!) کیاآپ نے موسیٰ کی سرگذشت سنی ہے؟

10 20 اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَي النَّارِ هُدًى

(ہوا یہ کہ) جب انہیں دور آگ دکھائی دی تو انہوں نے اپنی اہل خانہ (Folk) سیکہا: توقف کرو! میں نے آگ دیکھی ہے۔ ممکن ہے کہ میں تمہارے لئے کوئی انگارا لے آئوں یا آگ کی روشنی میں اپنا راستہ معلوم کرلوں۔ 3 حواشی-3 (دوسرا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ) آگ کے قریب مجھے کوئی دلیل راہ یا رہبری مل جائے۔

11 20 فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى

چنانچہ وہ وہاں پہنچے تو انہیں آواز آئی: ”اے موسیٰ!“

12 20 اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

’’میں ہوں تمہارا پروردگار! اپنے جوتے اتار دو کہ تم طوی کی مقدس وادی میں ہو۔‘‘

13 20 وَاَنَا اخۡتَرۡتُكَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا یُوۡحٰی

اور میں نے (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) تمہیں (منصب نبوت و رسالت کیلئے) منتخب کر لیا ہے، للہذا جو وحی تمہیں کی جاتی ہے، اسے غور کر کانوں سے سنو۔

14 20 اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِیۡ

یقینا! میں ہی ’’اللہ‘‘ ہوں، میرے سوا کوئی اور معبود و حاکم نہیں، للہذا تمہیں ہمیشہ میرے احکام ہی پر عمل کرنا ہوگا اور میری یاد ہی کیلئے صلٰوۃ قائم کرنا ہوگی۔

15 20 اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخۡفِیۡهَا لِتُجۡزٰی كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی

بلاشبہ، ساعت معینہ (Zero Hour یا قیامت Resurrection =) کا آنا شدنی ہے۔ میں اسے (لوگوں کے علم سے) مخفی ہی رکھوں گا تا کہ ہر متنفس (قیامت کے وقت سے آگہی رکھے بغیر) سعی و اکتساب کرے اور (اس کی نوعیت کے مطابق) اس کا صلہ پائے۔

16 20 فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنۡهَا مَنۡ لَّا یُؤۡمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرۡدٰی

دیکھو! کہیں ایسا نہ ہو کہ جو لوگ ساعت معینہ کے آنے کا یقین نہیں رکھتے اور اپنی خواہشات کے بندے ہیں، وہ تمہیں بھی (اس پر ایمان رکھنے سے) باز رکھیں، نتیجتًا، تم تباہ ہو جاؤ۔

17 20 وَمَا تِلۡكَ بِیَمِیۡنِكَ یٰمُوۡسٰی

اچھا بتاؤ اے موسیٰ! یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟

18 20 قَالَ هِىَ عَصَایَ ۚ اَتَوَکَّؤُا عَلَیۡهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیۡ وَلِیَ فِیۡهَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰی

موسیٰ نے عرض کیا: ''یہ میرا عصا (Staff یالاٹھی) ہے۔ میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بھیڑ بکریوں کیلئے درختوں سے پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میں اور بھی بہت سے کام لیتا ہوں۔'' 4

حواشی -4 حضرت موسیٰؑ کے جواب کی طوالت، ہمکلامی ''دوست'' کی طولانی لذت کیلئے تھی۔ اس عاشقانہ طویل جواب کی غایت کچھ اس طرح اس مصرعے میں بیان کی گئی ہے:

من از ذوق حضوری طول دادم داسانے را! نیز اس شعر میں بھی لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم چنانچہ حرف عصا گفت موسیٰؑ اندر طور

19 20 قَالَ اَلۡقِهَا یٰمُوۡسٰی

ارشاد ہوا: اسے نیچے ڈال دو، اے موسیٰ!

20 20 فَاَلۡقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسۡعٰی

(تعمیل ارشاد میں) اس نے اسے نیچے (زمین پر) ڈال دیا تو دفعتہ سانپ بن گیا، تیزی سے رینگنے لگا۔

21 20 قَالَ خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡ ٝ سَنُعِیۡدُهَا سِیۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰی

ارشاد ہوا: ''اسے پکڑ لو، ڈرو نہیں۔ ہم اسے اس کی پہلی سرشت (Nature) پر لوٹائے دیتے ہیں۔'' 5 حواشی -5 سحر عبارت ہے شعبدہ ہے، یہ محض فریب نظر ہوتا ہے۔ مثلاً جادوگروں کی لاٹھیاں اور رسیاں تو اپنی اصلی حالت میں تھیں، لیکن سحر سے سانپوں کی طرح رینگتی دکھائی دیتی تھیں۔ بخلاف اس کے، معجزہ میں اس چیز کی واقعی سیرت بدل جاتی ہے، چنانچہ عصاء موسیٰؑ واقعی جیتا جاگتا سا پن بن گیا تھا۔

22 20 وَاضۡمُمۡ یَدَکَ اِلٰی جَنَاحِکَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ اٰیَةً اُخۡرٰی

اب اپنا ہاتھ اپنی بغل (Armpit) میں دبالو (باہر نکالو گے تو) وہ بے عیب تاباں و درخشاں نکلے گا۔ یہ دوسری اعجازی نشانی (Miraculous portent) ہے۔

23 20 لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى

تاکہ ہم تمہیں اپنی عظیم اعجازی نشانیوں سے بعض کا مشاہدہ کرائیں۔

24 20 اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى

تم فرعون (بادشاہ مصر) کے پاس جاؤ۔ اس نے حد سے زیادہ سرکشی اختیار کر رکھی ہے (He has transgressed all bounds)۔

25 20 قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ

موسیٰ نے دعا مانگی: ''پروردگارا! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے یعنی میرے دل کی استعداد حق پذیری اور میری قوت تعقل و تفکر میں وسعت و کشادگی پیدا کر دے۔

26 20 وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ

اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے، یعنی میرے لئے وظیفۂ رسالت ادا کرنا سہل کر دے۔

27 20 وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ

نیز میری زبان کی گرہ کھول دے، یعنی مجھے فصیح البیان بنا دے۔

28 20 يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ

تاکہ لوگ میری باتیں (واضح طور پر) سمجھ لیں۔

29 20 وَاجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَهۡلِیۡ

اور میرے گھرانے میں سے میرے لئے ایک مشیر و معاون مقرر کر دے۔

30 20 هٰرُوۡنَ اَخِی

میرے بھائی ہارون کو۔

31 20 اشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِیۡ

اس کی معیت و معاونت سے میری ہمت و قوت کو مضبوط کر دے۔

32 20 وَاَشۡرِكۡهُ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ

اور اسے میرا شریک کار بنا دے۔

33 20 كَیۡ نُسَبِّحَكَ كَثِیۡرًا

تاکہ ہم تیری فرماں برداری اور اپنے فرائض کی ادائیگی بدرجہ غایت کریں۔

34 20 وَّنَذۡكُرَكَ كَثِیۡرًا

اور تیرا ابکثرت ذکر کریں، یعنی تیرے دین اور صفات حسنہ کا بدرجہ اتم اظہار و ابلاغ (Expression and communication) کریں۔

35 20 اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِیۡرًا

بلا شبہ تو ہم پر نظر التفات رکھنے والا ہے۔

36 20 قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى

ارشاد ہوا: تمہاری تمام درخواستیں مستجاب ہوئیں، اے موسیٰ!

37 20 وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى

(اے موسیٰ!) دیکھو! ہم تم پر ایک بار پہلے بھی 6احسان کر چکے ہیں۔ حواشی-6 عربی میں من کے معنی ہیں: کسی پر احسان کرنا، لیکن کسی سے احسان کرنے کا مطلب اس سے حسن سلوک اور مالی تعاون کرنا ہے۔

38 20 اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى

جب ہم نے تمہاری ماں کو القا کیا تھا جیسا القا کیا جاتا ہے۔

39 20 اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ
عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ڬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ

(اسے کہا تھا کہ) اسے صندوق (Chest) میں رکھ دے اور اس صندوق کو دریا میں چھوڑ دے۔ دریا اسے ساحل پر پھینک دے گا۔ پھر اسے (یعنی صندوق کو) میرا دشمن اور اس بچے کا دشمن اٹھالے گا۔ دیکھو (موسیٰ!) میں نے اپنی طرف سے (یعنی اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) تمہیں رنگ محبوبیت سے مزین کر دیا (I endued you with loveliness)، یعنی تمہیں محبوب (Beloved) بنادیا تاکہ تم میری نظر التفات میں پروان چڑھو (May b reared)۔

40 20 اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ
كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڣ فَلَبِثْتَ
سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى

پھر ایسا ہوا کہ تمہاری بہن چلتے چلتے (شاہی محل) پہنچ گئی اور کہنے لگی: "کیا میں تمہیں اس دایہ کا پتا بتاؤ جو اس بچے کی بہترین پرورش کرے؟ (اس کی بات مان لی گئی)۔ اس طرح ہم نے تمہیں تمہاری ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ (تمہیں پاکر) اس کی آنکھ، یعنی کلیجا ٹھنڈا رہے اور غم نہ کھائے۔ یاد کرو! تم نے ایک شخص (قبطی) کو ہلاک کر دیا تھا، لیکن ہم نے تمہیں (فرعون کی حکومت کی دستبرد اور سزا کے) خوف سے نجات دی، پھر تمہیں (سان چڑھانے کی خاطر) طرح طرح کے امتحانوں سے گزارا۔ چنانچہ تم کئی برس مدین کے باسیوں میں رہے سہے۔ اے موسیٰ! آخر تم ڈھنگ پر آئے، یعنی تم میں وظیفہ رسالت ادا کرنے کی قابلیت پیدا ہو گئی۔

41 20 وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِىۡۚ

تو میں نے تمہیں اپنے کام کا بنالیا۔

42 20 اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡكَ بِاٰيٰتِىۡ وَلَا تَنِيَا فِىۡ ذِكۡرِىۡۚ

(پھر تمہیں حکم دیا کہ) اب تم اور تمہارا بھائی اعجازی نشانیوں اور احکام کے ساتھ فرعون کے پاس جاؤ اور میری یاد سے ذرا بھی غافل نہ ہونا۔

43 20 اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰىۖ

اچھا! اب تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، کیونکہ اس نے بڑی سرکشی اختیار کی ہوئی ہے۔

44 20 فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوۡ يَخۡشٰى

لیکن تم دونوں اس سے نرمی کے ساتھ (Mildly) بات چیت کرنا، شاید وہ غور کرے یا اس میں (عاقبت کی) خشیت یا ڈر پیدا ہو جائے۔

45 20 قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ يَّفۡرُطَ عَلَيۡنَاۤ اَوۡ اَنۡ يَّطۡغٰى

یہ حکم سن کر دونوں نے عرض کیا: "ہمارے پروردگارا! ہمیں اندیشہ ہے کہ مبادا وہ ہم پر تعدی کرے یا سرکشی میں اور بڑھ جائے۔"

46 20 قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی

ارشاد ہوا: ”ڈرو نہیں! میں تمہارے ساتھ ہوں۔ (ہر بات) خوب سنتا اور دیکھتا ہوں۔“

47 20 فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

اچھا! اب تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو: ”ہم تیرے رب کے رسول (= پیغمبر) ہیں، للذا بنی اسرائیل کو ہمارے ہمراہ بھیج دو اور انہیں اذیتیں نہ دو (Torment them not)۔

دیکھو! ہم تیرے پاس تیرے پروردگار کے واضح احکام و نشانات لے کر آئے ہیں۔ ان پر سلامتی ہو گی (یعنی وہ مطمئن و سلامت رہیں گے) جو ”الھدیٰ“، یعنی اللہ تعالیٰ کے رہنما احکام یا ہدایات (Directions and instructions) کے مطابق سفر زندگی کریں گے۔

48 20 اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى

(یہ بھی کہنا!) دیکھو! ہم پر وحی ہوئی ہے کہ وہ لوگ ضرور عذاب میں مبتلا ہوں گے جو ان (احکام الٰہیہ) کو جھٹلائیں گے اور رو گردانی کریں گے۔

49 20 قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى

(فرعون) بولا: ”موسیٰ! (یہ بتاؤ کہ) تمہارا رب کون ہے؟“

50 20 قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى

(موسیٰؑ نے) جواب دیا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر شے کو (اس کے احوال و مقتضیات کے مطابق) خلقت 7 عطا کی، پھر اسے زندگی کرنے کا طریقہ سکھایا۔

حواشی - 7 خلق کے اصطلاحی معانی ہیں: وجود و صورت اور جوارح و اعضا، نیز سرشت وغیرہ وغیرہ۔

51 20 قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى

(پھر فرعون نے) پوچھا: (یہ بتاؤ کہ) ہم سے پہلے لوگوں کا کیا حال ہے، یعنی متقدمین کس حال میں ہیں؟

52 20 قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ فِىْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسَى

(موسیٰؑ نے) جواب دیا: اس کا علم میرے رب کے پاس "نوشتے" میں محفوظ ہے۔ میرے رب سے سہو ہوتی ہے نہ بھول چوک۔

53 20 الَّذِىْ جَعَلَ لَـكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَـكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى

اسی (رب) نے زمین کو تمہارے لئے جائے استراحت و نشوونما (Place of rest and development) بنایا اور اس میں تمہاری نقل و حرکت کیلئے راستے بنادیئے، نیز وہی تمہارے لئے بلندیوں سے پانی برساتا ہے۔ پھر اس کے ذریعے تمہارے لئے مختلف اقسام کی نباتات (Diverse sort of vegetation) کے جوڑے اگاتا ہے۔

54 20 كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى

(تاکہ) تم کھاؤ پیو اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ۔ اس (جمالیاتی۔اعجازی تخلیقی فعلیت = (Aesthetic-wondrous creative activity میں اہل عقل سلیم (Men of sound intellect) کیلئے رہنما دلائل (معرفت) ہیں۔

55 20 مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

(اے بنی نوع انسان!) اسی زمین میں سے ہم نے (اپنی تخلیقی سنت 8 کے مطابق) تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے، پھر اسی سے ہم بار دیگر، زندہ کر کے اٹھائیں گے۔ 9

حواشی-8 رب کریم کی تخلیقی سنت، جمالیاتی۔ تنزویجی اور ارتقائی۔ غایتاتی ہے۔

9- یہ آیۂ چشم کشا اس واقعیت کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ انسان کی تخلیق کی ابتداء اس کرۂ ارض یا زمین پر ہوئی تھی اور ان قرآن ناآشنا، روایت پرست اور سادات و اکابر پرست لوگوں کیلئے تازیانۂ عبرت ہے جو اسرائیلی روایات کی بناء پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ

رب العالمین نے اولین انسانی جوڑے، آدم و حوا کو جنت قرۃ العین میں سفال گر کی طرح بنایا تھا، حالانکہ قرآن حکیم اور حدیث طیبہ کی رو سے جنت قرۃ العین کو نہ کسی متنفس نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے اس کی حقیقت وماہیت سنی ہے اور نہ کوئی قلب (= دل ودماغ) اس کا تصور ہی کر سکتا ہے (دیکھئے السجدۃ 32:17، المشکوٰۃ، باب الجنتہ، ح 1)۔

56 20 وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى

الغرض، ہم نے فرعون کو اپنی ساری اعجازی نشانیاں دکھائیں، مگر اس نے ان کو جھٹلایا اور ماننے سے انکار کر دیا۔

57 20 قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى

(بلکہ فرعون نے) کہا: "اے موسیٰ! کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ اپنے جادو (Sorcery) کے ذریعے ہمیں ہمارے ملک سے نکال باہر کرے؟"

58 20 فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى

لہٰذا ہم بھی ضرور تیرے مقابل اسی طرح کا جادو لائیں گے۔ اب ہمارے اور اپنے درمیان مقابلے کا دن مقرر کر لے، جس کی خلاف ورزی ہم کریں گے نہ تم کرو گے۔ ہماری حیثیت (اس وقت) مساوی ہو گی 9۔ (یعنی برابر کے حریفوں ایسی ہو گی)۔

حواشی- 9 مکانا سوی، عربوں کا محاورہ ہے، جس کا ٹھیک وہی ترجمہ ہے جو اس تلمیذ القرآن نے کیا ہے۔

59 20 قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى

(موسیٰؑ نے) کہا: "مقابلے کیلئے تمھارے جشن کا دن مقرر ہوا اور یہ لوگ خوب دن چڑھے ضرور جمع ہو جائیں۔

60 20 فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى

چنانچہ فرعون (دربار سے) چلا گیا۔ پھر اس نے اپنے تمام ماہر شعبدہ گر (Sorcerers) جمع کر لئے اور (بوقت مقابلہ) آیا۔

61 20 قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰى وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسۡحِتَكُمۡ بِعَذَابٍ‌ۚ وَقَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰى

موسیٰؑ نے (ناصحانہ انداز میں، خاص طور پر، شعبدہ گروں سے) خطاب کیا: ''صد افسوس تم پر! اللہ سے متعلق جھوٹ افترا نہ کرو، ورنہ وہ (اپنے قانون مکافات عمل کی رو سے) تمہیں اذیتیں دے کر تہس نہس کر دے گا۔ دیکھو! جس نے بہتان طرازی کی، وہ نامراد و برباد ہوا۔''

62 20 فَتَنَازَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ وَاَسَرُّوا النَّجۡوٰى

چنانچہ (حضرت موسیٰؑ کے خطاب کا یہ اثر ہوا کہ) ان میں اپنے لائحہ عمل سے متعلق اختلاف رائے پیدا ہو گیا، لیکن انہوں نے اپنی مشورت (Counsel) کو راز میں رکھا۔

63 20 قَالُوۡۤا اِنۡ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيۡدٰنِ اَنۡ يُّخۡرِجٰكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ بِسِحۡرِهِمَا وَيَذۡهَبَا بِطَرِيۡقَتِكُمُ الۡمُثۡلٰى

(آخر کار درباری) بولے: یہ دونوں بھائی یقیناً جادوگر (Sorcerers) ہیں، ان کا منصوبہ یہ ہے کہ یہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے ایک مدت کے اعلیٰ نظام زندگی کا استیصال (Root out) کر دیں۔

64 20 فَاَجۡمِعُوۡا كَيۡدَكُمۡ ثُمَّ ائۡتُوۡا صَفًّا‌ ۚ وَقَدۡ اَفۡلَحَ الۡيَوۡمَ مَنِ اسۡتَعۡلٰى

(لہٰذا (اے مصر کے جادوگرو!) تم اپنے تمام انچھر اور داؤ جمع کر لو اور متحد ہو کر (مقابلے کیلئے) نکلو! (کیونکہ) آج جو غالب آیا (Prevails) وہی کامیاب و بامراد ہوا۔

65 20 قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى

(شعبدہ گروں نے) کہا: ''اے موسیٰ! تم (عصا) ڈالو گے یا پہل ہم کریں؟''

66 20 قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى

موسیٰ نے کہا: ''نہیں! پہلے تم پھینکو۔ ان کی شعبدہ گری کے باعث (By virtue of their sorcery) اسے ایسا دکھائی دیا جیسے ان کی رسیاں اور لاٹھیاں (Ropes and staffs) تیزی سے حرکت کر رہی ہیں۔

67 20 فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى

موسیٰؑ نے اپنے دل میں دہشت (Apprehension) سی محسوس کی۔

68 20 قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى

ہم نے کہا: ''ڈرو نہیں! یقیناً تم ہی غالب آنے والے ہو۔''

69 20 وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى

لہٰذا جو (عصا) تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے، اسے پھینکو! انہوں نے جو سحر کاریاں کی ہیں، ان کو نگل جائے گا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ تو شعبدہ گروں کی محض سحر کاریاں ہیں، شعبدہ گر جس رنگ ڈھنگ سے بھی آئے، بے نیل مرام (Disappointed) ہی رہتا ہے۔

70 20 فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى

چنانچہ (وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا تو) شعبدہ گر (حق الیقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور) سجدے میں گر گئے اور انہوں نے اقرار کیا کہ ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔

71 20 قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ لَـكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ‌ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَـنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ وَلَـتَعۡلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبۡقٰى

فرعون (کو شکست فاش ہوئی تو وہ برافروختہ ہو گیا اور شعبدہ گروں کو مخاطب کر کے) بولا: تمہاری اتنی جسارت کہ تم میرے حکم کے بغیر ہی (موسیٰ پر) ایمان لے آئے! یقینا، وہ تمہارا گرو (Master) ہے، جس نے تمہیں جادو گری (Witchcraft) سکھائی ہے۔ دیکھو! میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواتا ہوں اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں گا۔ پھر تمہیں پتا چلے گا کہ (ہم دونوں میں سے) کس کی تعزیر (Chastisement) نسبتاً زیادہ اذیت ناک اور زیادہ دیر پا ہے۔

72 20 قَالُوۡا لَنۡ نُّـؤۡثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَالَّذِىۡ فَطَرَنَا‌ فَاقۡضِ مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ‌ؕ اِنَّمَا تَقۡضِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا

شعبدہ گروں نے جواب دیا: ''ہم ہرگز یہ نہیں کر سکتے کہ جو غیر مبہم و محکم دلائل ہمارے سامنے آچکی ہیں اور جس اللہ نے ہمیں خلقت (Creation) دی ہے، یعنی ہمارا خلق (Nature) بھی بنایا ہے اور خلق (Creation) بھی، ان پر آپ کو ترجیح دیں۔ آپ نے جو کرنا ہے کر گزریں۔ آپ تو صرف اس دنیوی زندگی ہی میں اپنا حکم چلا سکتے ہیں (آخرت میں تو نہیں!)۔

73 20 اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَـغۡفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكۡرَهۡتَـنَا عَلَيۡهِ مِنَ السِّحۡرِ‌ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى

ہم تو اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں (Faults) معاف کر دے اور وہ گناہ سحر کاری بھی، جس کے کرنے پر آپ نے ہمیں مجبور کر دیا تھا۔ دیکھو! (تم نہیں، ہمارے لئے تو صرف) اللہ ہی (انعام دینے کیلئے10) بہتر ہے اور وہ قائم و دائم رہنے والا ہے۔11 حواشی-10 جیسا کہ دوسری آیات سے ثابت ہے، فرعون نے جادو گروں کو انعام و اکرام دینے کا لالچ دیا تھا۔

-11 فلسفے کی اصطلاح میں ''قدیم'' (Un-created and Eternal) ہے۔

74 20 اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَـنَّمَ‌ؕ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى

دیکھو! جو شخص اپنے پروردگار کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہو گا تو وہ جہنم میں جائے گا، جس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔12

حواشی-12 یعنی مجرم آتش سوزاں کی ناقابل برداشت اذیتوں سے بچنے کی خاطر موت مانگے گا، مگر جہنم میں موت نہ ہو گی۔ وہاں مجرموں (یعنی مشرکوں، کافروں، تکذیب دین وقرآن کرنے والوں، حقوق انسانی غصب و سلب کرنے والوں، وڈیروں، سرمایہ داروں، سودکاروں، ہر قسم کے حرام کاروں اور حرام خوروں) کو اس واقعیت کا حق الیقین ہو گا کہ رب کریم کی ہر تخلیق کی طرح ''موت'' بھی حسین ہے۔

75 20 وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰىۙ

بخلاف اس کے، جو لوگ اس کے حضور مومن، عدل واحسان، اصلاح و توازن آفرینی اور فلاح و بہبود کے کام کرنے والوں کی حیثیت سے حاضر ہوں گے تو ان کیلئے اعلیٰ سے اعلیٰ درجات ہوں گے۔13

حواشی-13 اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل جنت کیلئے وہاں ترفع درجات کے لامتناہی امکانات ہوں گے۔ قرآن مجید اسی لئے جنت کے بجائے جنات، یعنی جمع کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔

76 20 جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ مَنْ تَزَكّٰى

باغات سرزور جاودانی (Gardens of perpetual bliss) ہوں گے، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوں گے، وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ ثمرہ ان کو ملے گا، تزکیہ کرنا14، جن کا شعار ہو گا۔

حواشی-14 تزکیہ کے اصطلاحی معانی ہیں: اپنے قلب و نفس کو شرک و کفر، ظلم و جہل، جرم و گناہ، غصب و سلب حقوق انسانی ایسے تمام اعمال سوء کے سیاہ و آتشیں اثرات سے پاک و منزہ کرتے رہنا اور رکھنا۔

77 20 وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى

آخر ہم نے موسیٰ کو بذریعہ وحی و تنزیل حکم دیا کہ میرے بندوں (= بنی اسرائیل) کو رات کو لے جاؤ اور ان کے گزرنے کیلئے دریا میں خشک راستہ بناؤ۔ یہ خوف و خطرہ محسوس نہ کرنا (Have no apprehensions) کہ (فرعون) تمہیں پیچھے سے آکر پکڑ لے گا اور نہ (غرق دریا ہو جانے سے) ڈرنا۔

78 20 فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ بِجُنُوۡدِهٖ فَغَشِيَهُمۡ مِّنَ الۡيَمِّ مَا غَشِيَهُمۡ

پھر فرعون نے اپنے لاؤ لشکر (Legions) کے ساتھ ان کا تعاقب کیا (Pursued them) لیکن دریا نے ان کو اپنے اندر چھپا لیا، جیسا کہ امواج دریا چھپا لیا کرتی ہیں۔

79 20 وَاَضَلَّ فِرۡعَوۡنُ قَوۡمَهٗ وَمَا هَدٰى

دیکھو! فرعون نے اپنی قوم کو (اپنا غلط نظام زندگی دے کر) گمراہ کر دیا تھا، مگر راہ راست نہیں دکھائی تھی (حالانکہ وہ قوم کو راہ راست دکھانے کا مدعی تھا)۔

80 20 يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ قَدۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ عَدُوِّكُمۡ وَوٰعَدۡنٰكُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنَ وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى

اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن (کی غلامی کے سلاسل سے) نجات دی (Delivered you from) اور تم سے کوہ طور کے دائیں کنارے (Flank) وعدہ کیا اور تم پر من و سلوی 15 نازل کیا۔

حواشی- 15 من: نباتاتی غذا کی ایک قسم۔ اور سلوی کے معنی ہیں: بٹیر (Quails)۔

81 20 كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَلَا تَطۡغَوۡا فِيۡهِ فَيَحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبِىۡ‌ۚ وَمَنۡ يَّحۡلِلۡ عَلَيۡهِ غَضَبِىۡ فَقَدۡ هَوٰى

ارشاد ہوا: ہم نے جو ماکولات (Edibles) تمہیں عطا کی ہیں، ان میں سے پاکیزہ و صحت بخش (Pure and wholesome) چیزیں کھاؤ، لیکن اس میں حد سے نہ گزرنا (یعنی مساوی حق پیداوار یا حق معلوم کو ملحوظ رکھنا اور اس سے دوسروں کو محروم نہ

کرنا)، ورنہ (میرے قانون مجازات کی رو سے) تم پر میرا قہر ٹوٹے گا (You shall incur my wrath)۔ یاد رکھو! جس پر میرا قہر ٹوٹا، وہ برباد ہوا۔

82 20 وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی

لیکن جو لوگ توبہ کریں، یعنی ظلم و جرم کے ارتکاب پر نادم ہو کر ان سے باز رہنے کے عزم مصمم کے ساتھ مجھ سے مغفرت کیلئے رجوع کریں اور ایمان لائیں، نیز عدل و احسان، اصلاح و توازن آفرینی اور فلاح و بہبود کے کام کریں، پھر راہ راست بھی اختیار کریں تو میں ان کیلئے نہایت مغفرت کرنے والا، یعنی ان کی سیآت محو کرنے اور ان سے ان کو تحفظ فراہم کرنے والا ہوں۔

83 20 وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰی

ارشاد ہوا: اچھا یہ بتائو اے موسیٰ! کیا شے تمہیں اپنی قوم سے پہلے جلد لے آئی؟

84 20 قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی

(موسیٰ نے) عرض کیا: ”وہ چونکہ میرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں، لہٰذا میرے پروردگار! میں نے تیری طرف آنے میں اس لئے عجلت کی کہ تیری رضا حاصل کرنے میں سبقت لے جائوں (یعنی ”سابقوں“ میں سے ہو جائوں)۔

85 20 قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ

ارشاد ہوا: (تمہاری اس عجلت کا نتیجہ ہے کہ) ہم نے (اپنے قانون تدبیری و حکمت کے مطابق) تمہارے افراد قوم کو تمہارے پیچھے (سان چڑھانے کی خاطر) آزمائش میں ڈال دیا، لیکن سامری نے انہیں راہ راست سے بھٹکا دیا (Has misled them)۔

86 20 فَرَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ
وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ
مَّوْعِدِیْ

(یہ سن کر) موسیٰ عالم غیظ و تاسف (In a state of anger and sorrow) میں قوم کی طرف لوٹے اور انہیں مخاطب کر کے کہا: ''اے برادران قوم! کیا تمہارے پروردگار نے ایک وعدہ جو حسین وعدہ ہے، نہیں کیا تھا؟ کیا اس عہد کی مدت تمہیں مدید (Too long) محسوس ہوئی یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کا عذاب ٹوٹ پڑے کہ تم نے میرے وعدے (Tryst) کی خلاف ورزی کی؟

87 20 قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۙ

انہوں نے جواب دیا: ''ہم نے ارادۃً آپ سے وعدہ خلافی نہیں کی، بلکہ ہوا یہ کہ ہم (قبطی) قوم کے زیورات کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے، ان کو (آگ میں) ڈال دیا، جیسا کہ سامری نے تجویز کیا تھا۔

88 20 فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ

پھر اس (سامری) نے (حاملان زیورات) کیلئے ایک گوسالہ (Calf) خرادڈالا، جس کے پیکر سے گائے ایسی آواز نکلتی تھی (جیسے باجا وغیرہ وغیرہ سے نکلتی ہے)۔ یہ دیکھ کر (فریب خوردہ) لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ''یہی'' تو تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود بھی ''یہی'' ہے، جسے وہ بھول گیا ہے۔''

89 20 اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ گوسالہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ انہیں نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع پہنچانے کا؟

90 20 وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ

دیکھو! ہارونؑ نے پہلے ہی ان کو بتا دیا تھا کہ ''اے برادران قوم! یقین جانو کہ اس سے تمہاری آزمائش کی جا رہی ہے اور تمہارا پروردگار بے انتہا محبت و شفقت، احسان و کرم اور رحم و فضل کرنے والا ہے، لہٰذا میرا اتباع کرو اور میرا کہا مانو!

91 20 قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى

انہوں نے جواب دیا: ''ہم ہرگز اس کی پرستش سے باز آنے کے نہیں، یہاں تک کہ موسیٰ ہمارے پاس واپس آجائیں۔

92 20 قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا

(چنانچہ موسیٰؑ آئے تو) انہوں نے پوچھا: ''اے ہارون! جب تم نے انہیں راہ راست سے بھٹکتے دیکھا تو کس چیز نے تمہیں روکا؟

93 20 اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ

کہ تم میرا اتباع نہ کرو؟ (یعنی انہیں بت پرستی کی قرار واقعی سزا نہ دو)۔ کیا تم نے (دانستہ) میری نافرمانی کی ہے؟

94 20 قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ

(ہارونؑ نے صفائی پیش کرتے ہوئے) کہا: اے جانِ برادر! میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ نوچو! میں نے (اس خیال سے انہیں سزا دینے سے گریز کیا کہ) مبادا تم مجھ سے کہو کہ ''تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے فیصلے کا انتظار نہ کیا۔''

95 20 قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ

اب موسیٰ نے (سامری سے) پوچھا: ''اے سامری! بتا تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟''

96 20 قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا
وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ

اس نے جواب دیا: ''میں نے (اللہ) کے رسول [16] کے کلام میں وہ چیز دیکھی جو انہیں نظر نہ آئی، چنانچہ میں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا [17]۔ پھر میں (شیطان کی وسوسہ اندازی کے سبب) اس سے دستبردار ہو گیا،

نیز میرے نفس امارہ نے (شیطان سے مل کر جمالیاتی فریب کاری سے) مجھے یہ فعل خوشنما کر کے دکھایا (نتیجتاً، میں آزری، یعنی بت گری و بت پرستی اور اس کی تلقین کرنے لگا)۔

حواشی-16 جیسا کہ بادشاہ سے بات کرتے وقت ازراہ تعظیم کہا جاتا ہے: ''بادشاہ سلامت کے کلام میں۔'' -17 فقبضت قبضۃ من اثرالرسول اور واعتصموا بحبل اللہ (آل عمران 103:3) مترادف المعانی محاورے ہیں۔

97 20 قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا
لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا

موسیٰؑ نے سامری سے کہا: ''جا! دور ہو جا! (تیرے جرم آزری کی سزا دنیا میں یہ ہے کہ) تو یہ کہنے پر مجبور ہو گا کہ ''(میں اچھوت ہوں) مجھے ہرگز نہ چھونا (Touch me not)۔ (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات و معدلت کے مطابق، آخرت میں تیرے لئے) مواخذہ کا وقت متعین ہے جو تجھ سے کسی طرح ٹلے گا نہیں۔ اب دیکھ اپنے (خود ساختہ) معبود کا حشر، جس کی پرستش میں تو برابر لگا ہوا تھا۔ ہم اسے جلا کر راکھ کر دیں گے اور اسے دریا برد کر دیں گے۔

98 20 اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا

یقیناً تمہارا معبود و حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی اور معبود و حاکم نہیں؟ اس کا علم کل اشیاء کو محیط ہے، یعنی دونوں جہانوں کی کل مرئی و غیر مرئی (Visible and invisible) اشیاء اس کے علم میں ہیں۔

99 20 كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا
ذِكْرًا

(ہمارے نبیؐ!) اسی طرح ہم گزشتہ سرگزشتوں میں سے (بعض) آپ کو سناتے ہیں (Recount to you) اور ہم نے اپنے پاس (یعنی فضل) سے آپ کو ذکر (Reminder) یعنی قرآن عطا کیا ہے۔

100 20 مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا

جو شخص اس (قرآن) سے رو گردانی کرے گا، 18 اسے روز قیامت (اللہ تعالیٰ کے قوانین مجازات وسعی واکتساب کے مطابق اس جرم کا) بار گراں اٹھانا پڑے گا (Will have to bear a heavy burden)

حواشی-18 قرآن حکیم سے رو گردانی کا ایک مطلب یہ ہے کہ نہ تو اس کی تلاوت کو اور نہ اسے سمجھنے کیلئے اس میں تفکر بالحق کرنے کو اپنا معمول بنانا۔ دوسرے، اس کی آیات واصطلاحات اور دیگر مسائل میں اختلاف کی صورت میں قرآن عظیم کے بجائے روایات، سادات واکابر کے اقوال و تفاسیر وغیرہ وغیرہ سے رجوع کرنا اور اس طرح اسے قول فیصل سمجھنا نہ فرقان، یعنی صیر فی حق و باطل۔

101 20 خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا

ایسے لوگ (اس عذاب میں) ہمیشہ رہیں گے اور یہ بار گراں قیامت کے روز ان کیلئے بڑا ہی بھیانک (اور اذیت ناک) ہو گا۔

102 20 يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا

اس روز (عالم برزخ کے) صوری پیکروں میں انفاخ کے ذریعے جان ڈالی جائے گی 19 اور مجرموں کو اس روز جمع کریں گے تو ان کی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی۔

حواشی-19 جیسے مثال کے طور پر، اللہ تعالیٰ بچوں میں ان کی ماؤں کے پیٹوں میں اپنے انفاخ روح کے ذریعے جان ڈالتا ہے اور صور جمع ہے صورت کی۔ عالم برزخ میں انسان ایسے صوری پیکر کی طرح ہوتا ہے، جیسے عالم رویا میں۔

103 20 يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا

وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ ہم تم تو (عالم برزخ میں) صرف ہفتہ عشرہ 20 ہی ٹھہرے ہوں گے۔

حواشی-20 جیسے اُردو کا محاورہ ہے: ''چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔''

104 20 نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا

ارشاد ہوا: ہمارے علم میں ہے جو وہ اس روز باتیں کریں گے۔ ان میں سے جو لوگ بہتر اندازہ کرنے والے ہوں گے، کہیں گے: ''ہم اور تم وہاں زیادہ سے زیادہ ایک روز ہی ٹھہرے ہوں گے۔''

105 20 وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا

اور (اے نبی آخرؐ!) یہ لوگ آپ سے پہاڑوں سے متعلق استفسار کرتے ہیں (کہ قیامت کو ان کا کیا بنے گا؟) بتا دیجئے کہ میرا پروردگار انہیں دھول بنا کر برباد کردے گا۔

106 20 فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا

پھر ان کو ہموار اور صفاچٹ میدان بنا چھوڑے گا۔

107 20 لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا

نہ تم اس میں ٹیڑھ میڑھ دیکھو گے اور نہ اونچ نیچ۔

108 20 يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا

اس روز سب لوگ منادی کے پیچھے ہولیں گے، کسی کو کجروی کی مجال نہ ہوگی اور آوازیں (رب) رحمٰن کے حضور پست ہو جائیں گی، سناٹا ایسا ہوگا کہ قدموں کی آہٹ کے سوا کوئی آواز سنائی نہ دے گی۔

109 20 يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا

اس روز شفاعت یا سفارش کسی کے کام نہ آئے گی (Intercession will be of no avail to anyone)، اس کے سوا جسے (رب) رحمٰن اجازت دے اور اس کی بات سننا پسند کرے۔

110 20 يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا

اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے جو انہوں نے آگے بھیجا ہے اور جو (دنیا میں) اپنے پیچھے چھوڑا ہے، مگر وہ اپنے علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے (But they cannot encompass it)۔

111 20 وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا

اور (اُس روز تمام لوگوں کے) چہرے (رب) زندہ بالذات، قائم بالذات کے حُضور عاجزی سے جھکے ہوں گے۔ چنانچہ محروم و نامراد ہوا، جس نے ظلم (شرک، غصب حقوق انسانی، ناانصافی، جور و ستم وغیرہ وغیرہ) کا بوجھ اٹھایا۔

112 20 وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا

بخلاف اس کے، جو شخص عدل واحسان، فلاح و بہبود اور اصلاح و توازن گر کام کرے گا اور مؤمن بھی ہو گا تو اسے نہ تو ناانصافی کا اندیشہ ہو گا اور نہ حق تلفی کا۔

113 20 وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا

دیکھو! اس خاطر ہم نے اس (ذکر) کو قرآن عربی کی صورت میں (بذریعہ وحی) اتارا ہے اور اس میں تنبیہات (Warnings) کو (مختلف اسالیب میں) بار بار دہرایا ہے تاکہ وہ (لوگ) راہ راست اختیار کریں اور کجروی سے بچیں یا ان میں عبرت پذیری پیدا کرے۔

114 20 فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

یقیناً اللہ عالی مرتبت۔ حقیقی بادشاہ ہے۔ دیکھئے (میرے نبیؐ!) اس سے پیشتر کہ آپ پر وحی (و تنزیل کا سلسلہ) مکمل ہو، آپ قرآن پڑھنے میں عجلت نہ کریں اور دعا مانگتے رہیں کہ پروردگارا: میری شخصیت میں علم سے وسعت و رفعت پیدا کر دے (یا مجھے علم کی قوت زیادہ سے زیادہ عطا کرتے رہنا!)۔

115 20 وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا

دیکھو! آج سے بہت پہلے ہم نے آدم سے عہد لیا تھا: 21 چنانچہ وہ بھول گیا، لیکن ہم نے اس میں عزیمت نہ پائی۔ 22

حواشی-21 عہد یہ لیا تھا کہ آدم ہر حال میں احکام الٰہیہ پر عمل کرے گا اور ان سے رو گردانی نہیں کرے گا۔-22 لیکن اس نے ارادۃً حکم عدولی نہیں کی تھی۔

116 20 وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى

جب ایسا ہوا کہ ہم نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو، یعنی اس کی علمی استعداد و فضیلت اور استحقاق خلافت کو تسلیم کرو تو سب نے اسے تسلیم کر لیا، مگر ابلیس 23 نے ایسا نہیں کیا، اس نے (اللہ تعالیٰ کا حکم) ماننے سے انکار کر دیا۔

حواشی-23 ابلیس اگرچہ جنوں میں سے تھا اور ملائکہ کے برعکس اسے فکر و عمل کی آزادی حاصل تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق اسے ملائکہ کے زمرے میں شامل کر لیا تھا۔

117 20 فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى

دیکھو! ہم نے (ازراہ تنبیہ) کہا تھا: "اے آدم! (یاد رکھو!) یہ ابلیس تمہارا اور تمہاری زوجہ کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں (اس خود رو، گھنے اور ثمر ور) باغ سے باہر نکال دے تو تمہیں (روزی کمانے کیلئے) محنت و مشقت کرنا پڑے۔

118 20 اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى

اس میں (خود رو ثمر ور اور گھنے درختوں کی بہتات کے سبب) تمہیں نہ تو بھوک ستاتی ہے اور نہ تم بے سایہ ہی ہو۔24

حواشی-24 قرآن حکیم نے تعری کے لفظ اور اس کے دو مشتقات کو بے سایہ جگہ کے معنی میں استعمال کیا ہے (الصفت 145:37 اور القلم 49:68)۔ اس لفظ کی وضاحت قرآن حکیم نے اپنے معمول کے مطابق اگلی ہی آیت میں خود کر دی ہے۔

119 20 وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى

نیز (اس میں آب رواں اور سایہ کی فراوانی کے سبب) تمہیں نہ تو پیاس لگتی ہے اور نہ سورج کی دھوپ ہی تمہیں ستاتی ہے۔

120 20 فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ

لَّا يَبْلٰى

لیکن شیطان 25 نے اسے وسوسے میں ڈال دیا اور کہا: ''اے آدم ! کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ہمیشہ رہنے والے مزرع جنسی 26 (Lasting sex farm) اور لازوال بادشاہت (یعنی خلافت) کا پتا بتاؤں ؟

حواشی - 25 اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو یہاں شیطان اس لئے کہا ہے کہ اس نے شیطنت کا مظاہرہ کیا تھا۔

-26 اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کی کھیتی (حرث) سے تعبیر کیا ہے۔ نساء کم حرث لکم (البقرۃ 2:233) تمہاری بیویاں تمہاری (جنسی) کھیتیاں ہیں۔

121 20 فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ

الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۖ

آخرکار، دونوں اس جنسی لذت (Sexual pleasure) سے آشنا ہو گئے تو ان میں عورات یا جنسی اعضا (Sex organs یا Private parts) کی بے پردگی کا شعور پیدا ہو گیا اور وہ ان کو چھپانے کیلئے ان پر باغ کے پتے چسپاں کرنے لگے۔ اس طرح آدم 27 سے اپنے پروردگار کی نافرمانی سرزد ہو گئی تو وہ راہ راست سے دور ہو گیا۔

حواشی - 27 مفصلہٗ بالا آیات سے استنباط کر سکتے ہیں کہ پہل آدم نے کی تھی، اگرچہ اس جنسی فعل میں اس کی زوجہ برابر کی شریک تھی۔

122 20 ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى

پھر (آدم نے توبہ کی تو) اس کے پروردگار نے اسے برگزیدہ بنالیا اور اس سے رجوع برحمت کیا اور اسے راہ راست پر لگا دیا۔

123 20 قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًاۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ

هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى

ارشاد ہوا: ”تم سب (یعنی آدم، اس کی بیوی اور دیگر اہل باغ سب کے سب) اس (باغ) سے نکل جاؤ، تم میں سے بعض، بعض کے دشمن ہوں گے۔ یاد رکھو! جب میری طرف سے تمہارے (یعنی تمہارے اور تمہاری نسل کے) پاس میری (کتاب) ہدایت (Guidance) آئے تو جو لوگ میرے قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات کے مطابق زندگی کریں گے، وہ نہ تو جنت کی راہ راست کو گم کریں گے اور نہ کرب میں مبتلا ہی ہوں گے (Nor will they fall into anguish)۔

124 20 وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

لیکن جو شخص میرے ذکر (یعنی کلام یا احکام و ہدایات) سے روگردانی کرے گا تو اس کے نتیجے میں، اس پر عرصہ حیات تنگ ہو جائے گا اور روز قیامت ہم اسے نابینا یا اندھا اٹھائیں گے (We will raise him up blind)۔

125 20 قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا

وہ (حیرت سے) عرض کرے گا: ”میرے پروردگار! تو نے مجھے نابینا کیوں اٹھایا ہے، حالانکہ میں تو (دنیا میں) بینا تھا؟“

126 20 قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى

ارشاد ہوگا: اس بناء پر کہ تیرے پاس ہمارے قوانین و احکام آئے تو تو نے ان کو نظرانداز کر دیا تھا، اب اسی طرح تجھے نظرانداز کیا جا رہا ہے 28 (You are being ignored today)۔

حواشی -28 ان آیات میں یہ اصل مضمر ہے کہ کلام الٰہی نور ہوتا ہے، جس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان کا حسی۔ قلبی نظام فعال و منور بنتا ہے، لہٰذا جو شخص ایسا نہیں کرتا تو اس کا یہ باطنی نظام معطل و بے نور ہو جاتا ہے۔

127 20 وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى

دیکھو! جو شخص حدود الٰہی سے تجاوز کرتا ہے اور اپنے پروردگار کے قوانین واحکام کو تسلیم بالیقین نہیں کرتا ہم (اپنے قوانین مجازات اور سعی واکتساب کے مطابق) ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (یعنی اس کا حسی۔ قلبی نظام وبے نور کر دیتے ہیں)۔ لیکن اس کیلئے آخرت کا عذاب از بس کربناک (Severe and agonizing) اور نہایت دیرپا (Most enduring) ہوگا۔

128 20 اَفَلَمۡ يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ يَمۡشُوۡنَ فِىۡ مَسٰكِنِهِمۡ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ
لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى

کیا (یہ تاریخی واقعیت) ان (مشرک) لوگوں کو راہ راست پر لانے کیلئے کافی نہیں ہوئی کہ ان سے پہلے کتنی اقوام (عالم) کو ہم (اپنے قانون مجازات اور تعجیل وامہال کے مطابق) تباہ وبرباد کر چکے ہیں، جن کے دیار میں وہ چلتے پھرتے ہیں۔ بلاشبہ (ان آثار میں) اہل عقلم سلیم کیلئے عبرت آموز وبصیرت افروز دلائل ہیں۔

129 20 وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَـكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّىؕ

دیکھو! اگر تمہارے پروردگار (کے قانون تعجیل وامہال کے مطابق) ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی (اور مہلت کیلئے) ایک میعاد مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو ان پر عذاب مسلط ہو کر رہتا۔

130 20 فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ
غُرُوۡبِهَا‌ ۚ وَمِنۡ اٰنَآىِٕ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرۡضٰى

لہٰذا (اے نبیؐ!) یہ (مشرک) لوگ جو (رنجدہ) باتیں کرتے ہیں، انہیں برداشت کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تعریف وتشکر کے ساتھ اس کی تقدیس وتنزیہ کرتے رہو، نیز رات کے حصوں میں بھی اور دن کے کناروں میں بھی اس کی تقدیس وتنزیہ کرتے رہو، تاکہ تم مطمئن وخوش رہو۔ 29

حواشی-29 لعلک ترضی: یہ جملہ اپنی معنویت کی وسعت واہمیت کی بناء پر اعجازات قرآن میں سے ہے۔ اس کی احسن واکمال تفسیر قرآن حکیم نے اپنے معمول کے مطابق خود ہی کر دی ہے: (الفجر --27:89-30)

اے مطمئن نفس ! اپنے پروردگار کے پاس لوٹ آ (اس لئے کہ تو دنیا میں اپنے پروردگار سے رجوع کرنے والا تھا اور اس کی عطا سے خوش تھا، آج بھی) تو اس سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش ہے۔ للہذا میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

131 20 وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

دیکھو! ہم نے ان مختلف قسم کے لوگوں کو دنیوی زندگی کا جو سامان شان و شوکت (مثلاً مال و منال اور اقتدار وغیرہ وغیرہ، چند روزہ) استفادہ کرنے کیلئے دیا ہے، اسے بنگاہ رشک نہ دیکھو، کیونکہ اس سے انہیں امتحان میں ڈالا گیا ہے، اصل یہ کہ تمہارے پروردگار کی عطا (Bounty) احسن (Best) بھی ہے اور پائیدار (Lasting) بھی۔

132 20 وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى

دیکھو! اپنے اہل و عیال کو صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم دیتے رہو اور خود بھی اس پر قائم و دائم رہنا۔ ہم تم سے روزی (Sustenance) نہیں چاہتے (کیونکہ خود ہمارے محتاج وسائل ہو اور) ہم خود تمہیں روزی دینے والے ہیں۔ یاد رکھو! عاقبت، یعنی جنت کی اخروی زندگی تقوی، کیلئے ہو گی، یعنی ان کیلئے ہے، جن کو اس کی طلب و جستجو ہو گی۔

133 20 وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى

دیکھو! یہ (کفار) مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ (نبی آخرؐ!) ہمارے لئے کیوں اپنے پروردگار کا کوئی معجزہ لے کر نہیں آتا۔ (ان سے پوچھو!) کیا (اس مطالبے کے جواب میں) ان کو واضح و محکم دلیل نہیں پہنچی جو اگلی کتابوں میں موجود ہے؟

134 20 وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى

دیکھو! اگر ہم اس (قرآن کے نزول) سے پہلے ان لوگوں کو (ان کے کفر کی پاداش میں، اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) اذیت دے کر ہلاک کر دیتے تو پھر شکوہ کرتے: "پروردگارا! تو نے ہمارے پاس (اپنا) رسول کیوں نہیں بھیجا تاکہ ہم ذلیل و خوار ہونے سے پہلے تیرے قوانین و احکام اور ہدایات و تعلیمات کے مطابق سفر زندگی کرتے؟"

135 20 قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى

(میرے نبیؐ!) آپ انہیں بتادیں کہ (ہم اور تم) سب (نتیجہ اعمال کے ظہور کے) منتظر ہیں، لہٰذا انتظار کرو۔ تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون راہ راست کے مشتاق رہرو ہیں اور کون اپنی منزل مقصود پر پہنچنے والے ہیں۔

سورہ الانبیاء بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 21 اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ وَ ہُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ

(ارشاد ہوا:) بنی نوع انسان (Mankind) کے محاسبہ (اعمال: (Reckoning) کا وقت آپہنچا ہے 1، لیکن وہ نشہ تغافل میں سرشار (اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام سے) رو گردانی کئے جارہے ہیں (اس لئے کہ وہ ایمان بالآخرت نہیں رکھتے، یعنی انہیں روز قیامت کا یقین ہے نہ اپنی نشاۃ ثانیہ کا اور نہ حساب وجزا کا خوف ہی ہے)۔

حواشی-1 انسان کیلئے زمانے (Time) کی حیثیت اضافی (Relative) ہے، للہذا مرنے کے بعد لاکھوں، کروڑوں برس عالم برزخ میں رہنے کے بعد جب انسان بروز قیامت دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اسے ایسا محسوس ہوگا جیسے وہ دو ایک روز عالم برزخ میں رہا ہوگا۔ اس لحاظ سے اس کیلئے وقت حساب قریب ہے۔

2 21 مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡہُ وَ ہُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ۙ

جب بھی ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی تازہ یاد دہانی (Fresh reminder) آتی ہے تو وہ اسے تفنن طبع کے طور پر سنتے ہیں (They listen in as in jest)۔

3 21 لَاہِیَۃً قُلُوۡبُہُمۡ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّجۡوَی ٭ۖ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ٭ۖ ہَلۡ ہٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ
مِّثۡلُکُمۡ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَ اَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ

اس وقت ان کے دل و دماغ عارضی مشاغل میں لگے ہوتے ہیں اور یہ ظالم رازدارانہ انداز میں مشورے کرتے اور کہتے ہیں:
''دیکھو! یہ شخص (یعنی پیغمبر اعظم وآخرؐ) تو تمہاری طرح ہی کا ایک انسان (Mortal) ہے۔ پھر کیا تم دیدہ ودانستہ اس کی سحر بیانی (Fascinating rhetoric) میں پھنسو گے؟''

4 21 قٰلَ رَبِّیۡ یَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ۫ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

(انہیں سرگوشیاں کرتے دیکھ کر، پیغمبر اعظم وآخرؐ، ان سے تنبیہاً) کہتے ہیں: (تم رازدارانہ باتیں کرو یہ کھلی کھلی، سن لو کہ) ''میرا پروردگار تو آسمان اور زمین میں جو بات بھی ہوتی ہے اسے خوب جانتا ہے، کیونکہ وہ سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ جاننے والا ہے۔''

5 21 بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ
اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ

(یہ سن کر ظالم) کہتے ہیں کہ واقعہ یہ ہے کہ (قرآن تو) پراگندہ خواب و خیال کا پلندا ہے (It is a medley of dreams)، جو محض اس کا طبع زاد ہے، اس لئے کہ یہ (نبیؐ) مبالغہ آمیز تخیلات و تصورات موزوں کرنے والا شاعر ہے۔ (اگر وہ سچا نبی ہے تو) پھر گزشتہ رسولوں کی طرح وہ بھی ہمارے پاس کوئی اعجازی نشانی (Miraculous token) لا کر دکھائے۔

6 21 مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ

ان لوگوں سے پہلے ہم (اپنے قوانین مجازات اور تعجیل و امہال کے مطابق) متعدد قوموں کو نیست و نابود کر چکے ہیں (انہوں نے اپنے اپنے نبی سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تھا، جو پورا کر دیا گیا، لیکن) وہ ایمان نہیں لائے تھے، (تو کیا یہ معجزہ دیکھ کر) ایمان لائیں گے؟ (یعنی نہیں لائیں گے)۔

7 21 وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ

(اے پیغمبرؐ! ان لوگوں کو بتا دیجئے) کہ) ہم نے آپ سے پہلے آپ ہی کے مانند صرف مردوں ہی کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا اور انہیں اپنی وحی (و تنزیل) سے مشرف کیا تھا۔ چنانچہ اگر تم اس (تاریخی واقعیت) کا علم نہیں رکھتے تو اہل کتاب یا اہل علم سے دریافت کر لو!"

8 21 وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ

نیز ہم نے ان کے تن بدن ایسے نہیں بنائے تھے کہ (انہیں بھوک پیاس نہ لگتی ہو اور) وہ کھاتے پیتے نہ ہوں (That they coul dispense with food and drink) اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ زندہ رہنے والے ہی تھے (یعنی المر: Immortal نہ تھے)۔

9 21 ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ

انجام کار، ہم نے انہیں جو نوید (فلاح) دی تھی، اسے پورا کر دیا اور انہیں اور ان کو بھی (جو ان کے پیروکار تھے) ہم نے اپنے (قوانین فلاح و مشیت و حکمت کے مطابق عذاب سے) بچالیا، لیکن اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کو (اپنے قوانین مجازات اور تعجیل وامہال کے مطابق) تہس نہس کر دیا۔

10 21 لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ كِتٰبًا فِيۡهِ ذِكۡرُكُمۡ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ

(اے بنی نوع انسان!) ہم نے یہ کتاب تم پر، یعنی تمہارے لئے نازل کی ہے، اس میں تمہارا ہی بیان ہے 2۔ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو؟

حواشی-2 مطلب یہ ہے کہ قرآن عظیم اللہ تعالیٰ کی "کتاب الانسان" ہے، یعنی اس کا موضوع "انسان" ہے اور اس کے تمام قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات ہر زمان و مکان کے انسان کیلئے ہیں۔

11 21 وَكَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ كَانَتۡ ظَالِمَةً وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ

اصل یہ ہے کہ ہم نے کتنی ہی بستیوں کے مکینوں کو (اپنے قوانین مجازات وفلاح کے مطابق) تہس نہس کر دیا (Perished)، جو اپنے اور دوسروں کے انسانی حقوق غصب و سلب کرنے اور شرک و تکذیب حق کرنے والے تھے۔ پھر ان کے بعد ہم (اپنے قانون استبدلال واستخلاف کے مطابق) ایک اور قوم کو ان کی جگہ عرصہ حیات میں لے آئے۔

12 21 فَلَمَّاۤ اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَرۡكُضُوۡنَؕ

چنانچہ جب ان ظالموں نے اپنے آپ کو ہمارے قانون مجازات کی گرفت میں آتے دیکھا تو افراتفری میں لگے راہ فرار اختیار کرنے۔

13 21 لَا تَرۡكُضُوۡا وَارۡجِعُوۡۤا اِلٰى مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ فِيۡهِ وَمَسٰكِنِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ

(انہوں نے صدائے غیبی سنی کہ اب) بھاگو نہیں! اپنے سامان طرب انگیز (Exciting mirth) اور گھروں (Dwellings) کو لوٹ آئو، شاید کہ تم سے (لوگ عذاب آنے کا سبب) پوچھیں!

14 21 قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ

(عذاب دیکھا) پکار اٹھے: "ہائے! ہماری شامت اعمال! (Oh! woe to us) ہم واقعی اپنے آپ اور دوسروں پر ظلم کرنے والے تھے۔"

15 21 فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ

وہ اسی طرح واویلا کرتے رہے کہ ہم نے (اپنے قوانین مجازات اور امہال و تعجیل کے مطابق) ان کو کٹی ہوئی کھیتی کو بجھی ہوئی راکھ (Ashes) کی طرح کر دیا۔

16 21 وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ

(ارشاد ہوا) غور کرو کہ ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے طفنن طبع کے طور پر بے مقصد تخلیق نہیں کیا ہے (بلکہ یہ سب تخلیق بالحق 3 ہیں)۔

حواشی-3 تخلیق بالحق کا مطلب ہے: سماوی کرے اور ارضی کرہ سب افادی و جمالیاتی اور غایتاتی اقدار کے ساتھ بتدریج چھے ادوار میں پیدا کئے گئے ہیں۔

17 21 لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ

بالفرض، اگر ہم کوئی مشغلہ (Pastime) اختیار کرنا ہی چاہتے تو اپنے پاس یعنی اپنے عالم دہر یا لامکان ہی میں اختیار کر لیتے، بشرطیکہ ہم ایسا کرنے والے ہوتے تو! 4۔

حواشی-4 رب جلیل و سبحان کا ارشاد ہوا کہ "ہمیں کیا پڑی تھی کہ ہم ایسا عظیم و اعجازی تخلیقی کارنامہ بے مقصد چھے ایام یا ادوار میں سرانجام دیتے اور ہر یوم یا دور پچاس ہزار سال یا اس سے زیادہ مدت کو محیط تھا۔ ہم نے کوئی مشغلہ اختیار کرنا ہی تھا تو آناً فاناً اپنے عالم دہر میں کر لیتے۔ لیکن ایسا کرنا، ہمارے شایان شان نہ تھا۔

18 21 بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ

(ارشاد باری تعالیٰ ہوا، اے ظالمو! یہ کائنات تخلیق بالباطل نہیں، بلکہ تخلیق بالحق ہے اور ہمارا قانون مشیت و حکمت یہ ہے کہ اس رزم حق و باطل میں) ہم باطل (کی ہر شکل، جیسے جھوٹ، بہتان وغیرہ وغیرہ) کو سچ کی مار مارتے ہیں تو وہ اس کا کچومر نکال دیتا ہے (It crushes it)، نتیجتاً وہ نابود ہو جاتا ہے۔ تم نے (اے باطل پرستو! آخر) تباہ ہونا ہے اپنی ان جھوٹی) باتوں کی پاداش میں جو تم (اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کی تخلیق بالحق سے متعلق) بیان کرتے ہو۔

19 21 وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ

یاد رکھو! جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اسی کیلئے ہے، یعنی اللہ کی ملک ہے اور اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے تمتع کیلئے ہے اور جو (فرشتے اور روح وغیرہ وغیرہ) اس کے پاس، یعنی عالم دہر میں ہیں اس کے احکام بجالانے میں اپنی کسر شان نہیں سمجھتے اور نہ ایسا کرنے میں اکتاتے ہی ہیں (Neither feel boredom)۔

20 21 يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ

وہ شب و روز اس کی تقدیس و تمجید اور تنزیہ کرتے رہتے ہیں اور مضمحل نہیں ہوتے (Never flag)۔

21 21 اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ

کیاانہوں نے (اپنے لئے) زمین سے ایسے معبود (Deities) ٹھہرا لئے ہیں، جو مردوں کو زندہ کرتے ہیں 5۔ (Who resuscitate the dead)۔

حواشی-5 اس میں مشرکوں، یعنی اصنام پرستوں کیلئے چشم کشا و عبرت انگیز طنز ہے جو زندہ یا بے جان ارضی ہستیوں (Earthly beings) کو اپنے معبود بنا لیتے ہیں۔

22 21 لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

(اے ظالم و جاہل مشرکو! غور کرو کہ) اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور معبود بھی ہوتے تو (ان کا نظام بگڑ جاتا اور) وہ درہم برہم ہو جاتے (Were disordered)۔ اللہ، مالک تخت فرمانروائی ان باتوں اور روایتوں سے پاک و منزہ ہے جو وہ اس سے منسوب کرتے ہیں (Ascribe to Him)۔

23 21 لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ

وہ جو کرتا ہے، اس کیلئے (کسی کے سامنے) جوابدہ (Answerable) نہیں، بلکہ یہ لوگ خود اپنے (افعال کیلئے میرے سامنے) جوابدہ (Accountable) ہیں۔

24 21 اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ
وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

ذرا دیکھو تو سہی! ان لوگوں نے اللہ کے سوا جو معبودان (باطلہ False deities=، اپنے لئے) ٹھہرا لئے ہیں، ان سے کہو ''(ان کو معبودیت کے ثبوت اور اپنی عبادت کے جواز میں) کوئی دلیل قاطع پیش کر کے تو دکھاؤ! یہ تو (توحید الوھیت و ربوبیت) کی یاد دہانی (Reminder) ہے، جو میرے عہد کے لوگوں کیلئے بھی ہے اور یہ یاد دہانی میرے عہد کے پہلے لوگوں کیلئے بھی تھی، لیکن اکثر لوگ ''الحق''، یعنی اس قائم و دائم رہنے والی سچی یاد دہانی کا علم الیقین نہیں رکھتے، اس لئے اسے ماننے سے گریز کر رہے ہیں (Are evading it)۔

25 21 وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا
فَاعْبُدُوْنِ

(اے پیغمبر آخرؐ!) ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا، اسے یقیناً یہ وحی کی تھی کہ میرے سوا اور کوئی معبود و حاکم نہیں، لہٰذا فقط میرے ہی قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کے مطابق عمل یا سفر زندگی کرو۔

26 21 وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ

اور (سنوان کی (کوتت 6) "کہتے ہیں کہ (رب) الرحمٰن نے اولاد بنا رکھی ہے۔" پاک و منزہ اور ارفع و بے نیاز ہے وہ ایسی حاجت سے۔ (یہ ظالم و جاہل لوگ جن نبیوں، فرشتوں، دیوی دیوتاؤں وغیرہ وغیرہ کو اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کی اولاد سمجھتے ہیں) اصل میں وہ سب اس کے مکرم غلام ہیں۔ حواشی-6 "کوتت" اس مترجم کی اصطلاح ہے، جس کا مطلب ہے من گھڑت، جھوٹی اور مہمل بات یا روایت وغیرہ وغیرہ۔

27 21 لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ

(اور ان کی بندگی وفروتنی کا یہ عالم ہے کہ) وہ بات کرنے میں ہرگز اس، یعنی رب الرحمٰن پر سبقت یا پہل نہیں کرتے اور اس کے فرمان کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں، یعنی اپنے وظائف منصبی (Entrusted functions) سرانجام دیتے رہتے ہیں۔

28 21 يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ

(اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کے جن بندوں، مثلاً پیغمبروں، دیوی دیوتاؤں اور دیگر برگزیدہ ہستیوں کو ظالموں اور مشرکوں نے اس کے بیٹے اور بیٹیاں سمجھ رکھا ہے) جو ان کے آگے آنا ہے (یعنی ان اعمال کا اجر) اور جو ان کے پیچھے رہ گیا ہے، یعنی ان کے اعمال کے عواقب (Repercussions)، سب کچھ اس کے علم میں ہے (اس لئے کہ صرف اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشھادۃ ہے اور کوئی نہیں ہے) اور وہ ہرگز کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے، بجز اس کے جس کے متعلق ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، نیز اس لئے بھی کہ وہ خود اس کے قوانین کی خشیت، یعنی گرفت سے سہمے رہتے ہیں 7 (They fear His Law and remain quack)۔

حواشی-7 وجہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی اپنی عاقبت اور غیب کا علم نہیں۔

29 21 وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ

فرض محال، ان میں سے کسی نے یہ بڑا بول بولا 8 ہوگا کہ "میں بھی اللہ کے سوا معبود و حاکم ہوں" تو ہم (اپنے قوانین مجازات و معدلت کے مطابق) اسے جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم اسی طرح (اپنے قوانین کے مطابق) ظالموں، یعنی مشرکوں کو سزا دیتے ہیں۔

حواشی-8 حال کو ماضی و مستقبل اور ماضی کو حال و مستقبل میں استعمال کرنا، قرآن حکیم کا حسن معمول ہے۔

30 21 اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰہُمَا ؕ وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ

کیا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرتے ہیں، غور کی نظروں سے نہیں دیکھتے کہ سماوی کرے اور ارضی کرہ باہم ملے ہوئے تھے، یعنی وہ ایک بے قیاس دخانی تودہ9 (An unimaginable gigantic mass) تھے، پھر ہم نے (اپنے قانون فلق وجذبہ پیدائی کے مطابق) اسے (باری باری) شق کرکے علیحدہ علیحدہ کردیا (We parted it asunder)۔ بعد ازاں، ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی (سے معمور زمین میں) سے بنایا۔ کیا وہ (یہ طبیعائی حقیقت Scientific truth=) تسلیم بالیقین نہیں کرتے؟10

حواشی-9 الدخان کیلئے دیکھئے فصلت 11:41۔-10 تفصیل کیلئے دیکھئے مترجم کی کتاب سرگذشت فلسفہ، 38:1 بیعد۔

31 21 وَجَعَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِہِمۡ ۪ وَجَعَلۡنَا فِیۡہَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ

دیکھو! ہم نے زمین میں بھاری بھرکم پہاڑ بنادیئے (تاکہ ان کی بدولت اس میں استحکام وثبات پیدا ہو جائے) اور وہ (اپنے اوپر جملہ مخلوقات کے ساتھ) ادھر ادھر ڈولنے نہ پائے (Lest it sway away)، نیز اس میں کشادہ راستے (Broad paths) بھی بنادیئے تاکہ لوگ اپنی راہ ومنزل پائیں۔

32 21 وَجَعَلۡنَا السَّمَآءَ سَقۡفًا مَّحۡفُوۡظًا ۚۖ وَّہُمۡ عَنۡ اٰیٰتِہَا مُعۡرِضُوۡنَ

اور آسمان کو محفوظ چھت بنایا (یعنی اسے نظر کیلئے روک بنایا تاکہ وہ فضا کی لامتناہی وسعتوں میں کھو نہ جائے اور لوگوں کی بینائی جاتی نہ رہے)، اس کے باوجود (حق کور وقلب کور) لوگ اس کی ان اعجازی نشانیوں (کو دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھنے) سے گریز کررہے ہیں (Are evading)۔

33 21 وَہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ الَّیۡلَ وَالنَّہَارَ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ

غور کی نظر سے دیکھو کہ وہی تو ہے جس نے شب و روز اور آفتاب و ماہتاب کو پیدا کیا۔ کل سیارے اپنے اپنے مدار میں تیزی سے گردش کر رہے ہیں (All the planets are floating in their own respective orbits)۔

34 21 وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ

(اے پیغمبر آخرؐ! ان کو بتا دیں کہ) ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر یا انسان کو ابدی زندگی (Eternal life) نہیں دی (یعنی کسی انسان کو امر [Immortal] نہیں بنایا11)۔ اگر آپ مر گئے تو کیا یہ کافر ہمیشہ زندہ رہنے والے یا امر ہیں؟ (ہر انسان کی طرح انہوں نے بھی مرنا ہی ہے، پھر وہ کیوں آپ کے مرنے کے خواہاں ہیں؟)۔

حواشی-11 اس آیۂ بصیرت افروز سے ان روایات پرست لوگوں کو اپنے اس عقیدے سے توبہ کرنی چاہئے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی کوئی برگزیدہ ہستی یا ہستیاں سینکڑوں برس گزرنے کے بعد بھی آسمان میں تن تنہا یا زمین میں زندہ ہیں۔''

35 21 كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ

(اصل یہ ہے کہ) ہر متنفس، یعنی جاندار نے موت کا مزہ چکھنا ہے (Every creature is bound to taste death)، (اے بنی نوع انسان!) ہم (اپنے قانون ابتلاء کے مطابق) تمہیں شر یعنی خوف و خطر، مصائب اور زیان مال و جان میں مبتلا کر کے اور خیر، یعنی دنیوی حسنات، جیسے مال و منال، عزت و اقتدار، شہرت و مسرت اور کامیابی وغیرہ وغیرہ تمہیں عطا کر کے (تمہیں تمہارے لیے) آزماتے ہیں (تا کہ تمہیں اپنا تزکیہ نفس کرنے اور اس طرح فلاح پانے کا موقع دیں)۔ بہر حال، تم نے (دنیا میں سفر زندگی کرنے کے بعد) پہنچنا تو ہمارے حضور ہی ہے (اپنے اعمال کا حساب دینے اور اجر لینے کیلئے)۔

36 21 وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ

(اے پیغمبر آخرؐ!) یہ لوگ جو آپ کی رسالت اور اسلام کے نظام حیات کلی کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کئے جاتے ہیں، جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ پر پھبتیاں کسنے لگتے ہیں (Mock at you) اور (ایک دوسرے سے طنزاً) کہتے ہیں کہ یہی وہ شخص جو

تمہارے معبودوں کی فضیحت کرتا ہے (Who blasphemes against your gods)، حالانکہ خود ان کا یہ حال ہے کہ وہ ''رحمان'' کا کلام اور صفات سننے سے ابا کرتے ہیں۔

37 21 خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ

(اے ظالم کافر!) یہ درست ہے کہ انسان خلقاً، یعنی فطرۃً عجلت پسند (Hasty) بنایا گیا ہے، لیکن (پھر بھی) تم جلدی نہ مچاؤ! 12 میں تمہیں عنقریب اپنی اعجازی نشانیاں دکھاؤں گا۔

حواشی-12 یعنی شور نہ مچاؤ کہ میں تمہیں فوراً اپنی اعجازی نشانی یا معجزہ دکھاؤں۔

38 21 وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ

دیکھو تو سہی (ان برخود غلط کافروں کی حماقت! مومنوں سے طنزاً) کہتے ہیں: ''اگر تم بات کے سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ وعید (عذاب) کب پوری ہو گی؟''

39 21 لَوۡ يَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا حِيۡنَ لَا يَكُفُّوۡنَ عَنۡ وُّجُوۡهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنۡ
ظُهُوۡرِهِمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ

کاش! منکران حق اس وقت کو جانتے جب نہ تو وہ آتش جہنم کو اپنے چہروں سے اور نہ اپنی پیٹھوں ہی سے دور کر سکیں گے (Could not ward off) اور نہ انہیں کسی سے مدد ہی ملے گی (تو وہ یہ بات نہ کہتے)۔

حواشی-13 اس آیۂ تنذیری میں یہ عبرت انگیز طنز ہے کہ کافر جن چہروں اور پیٹھوں کو احکام الٰہیہ سے موڑتے تھے، ان کو جہنم کی آگ سے بچا نہیں سکیں گے، نیز جن ہستیوں کو وہ اپنی مدد کیلئے پکارا کرتے تھے، وہ ان کی ہرگز مدد نہیں کر سکیں گی۔

40 21 بَلۡ تَاۡتِيۡهِمۡ بَغۡتَةً فَتَبۡهَتُهُمۡ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ رَدَّهَا وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ

بلکہ (وہ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں) عذاب ان پر ضرور آئے گا اور دفعتاً آئے گا اور ان کو بھونچکا کر دے گا (Will stupefy them)، پھر وہ نہ تو اسے دور (Repel) ہی کر سکیں گے اور نہ انہیں مہلت ہی دی جائے گی۔

41 21 وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

دیکھئے! (اے پیغمبر آخرؐ!) آپ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر کیا جا چکا ہے (Have been derided)، مگر جو لوگ مذاق اڑایا کرتے (Scoffers) تھے، وہی (عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے، ان کو محیط ہو گیا۔

42 21 قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ط بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ

مُّعْرِضُوْنَ

ان سے پوچھو! کون ہے جو رات اور دن میں (رب) رحمان (کے قوانین مکافات عمل، طبعی و مابعد الطبیعی، تعجیل وفلاح وغیرہ وغیرہ) سے تمہیں تحفظ دے سکتا ہے (Can protect you)؟ اصل یہ ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے کلام سے لاپرواہ و دور ہی ہوتے جا رہے ہیں۔

43 21 اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ط لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا

يُصْحَبُوْنَ

کیا ہمارے سوا ان کے اور بھی معبود ہیں جو انہیں ہمارے (قوانین 14 کی گرفت سے بچا سکتے ہوں (Who could shield them from the clutches of Our Laws =؟ وہ تو آپ اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اور نہ انہیں ہمارے قوانین کی گرفت سے انہیں تحفظ ہی مل سکے گا۔ حواشی-14 دیکھئے قوانین الٰہیہ "در مقدمہ" حصہ اوّل۔

44 21 بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ط اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى

الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ

واقعہ یہ ہے کہ ہم نے (اپنے قانون ابتلاء کے مطابق) انہیں اور ان کے آباؤ اجداد یعنی اسلاف کو خوب سر و سامان دیا، یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ان پر عرصہ دراز گزر گیا (لیکن انھوں نے اس مدت مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا)۔ کیا وہ غور کی نظروں سے

نہیں دیکھتے کہ ہم (اپنے قانون مجازات اور تعجیل وامہال کے مطابق) ان پر ہر طرف سے دنیا، یعنی عرصہ حیات تنگ کئے جارہے ہیں؟ کیا وہ (پھر بھی اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ مومنوں پر) غالب آنے والے ہیں؟

45 21 قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ

(اے پیغمبر آخرؐ! اس حقیقت کا) آپ اعلان کر دیں کہ "(اے لوگو!) میں صرف وحی و تنزیل کے ذریعے ہی، یعنی احکام الٰہیہ کے مطابق ہی تمہیں متنبہ کرتا ہوں۔" لیکن (اصل یہ ہے کہ قلب کے) بہروں، یعنی گوش حق نیوش نہ رکھنے والوں کو تنبیہ کی جائے تو وہ گوش برآواز ہوتے ہی نہیں، یعنی وہ تنبیہ پر کان دھرتے ہی نہیں (تو ان پر خاک اثر ہو گا)۔

46 21 وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ

اگر (ان کے کفر و شرک اور دیگر اعمال سوء کی پاداش میں) تمہارے پروردگار (کے قانون مجازات وغیرہ وغیرہ کے مطابق) انہیں عذاب کی ہوا بھی لگ جائے تو وہ ضرور چلا اٹھیں گے: "ہائے، ہماری شامت اعمال! ہم واقعی ظالم، یعنی مشرک و منکران حق اور اپنے آپ کو اہل نار بنانے والے تھے۔"

47 21 وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ

روز قیامت، ہم (اپنے قانون معدلت کے مطابق) بنی نوع انسان کے حسنات و سیآت کا موازنہ 15 عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے اور کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ اگر کسی کی حسنہ یا سیۂ رائی کے دانہ (Grain of mustard-seed) برابر بھی ہو گی تو ہم اسے بھی حساب میں لے آئیں گے۔ دیکھو! ہم حساب لینے کو کافی ہیں (We suffice for reckoning)۔

حواشی-15 نضع الموازین (ترازو رکھنے) کا مطلب عرب کے محاورے میں دو چیزوں کے درمیان موازنہ کرنا ہوتا ہے۔

48 21 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ

یقین جانو کہ ہم موسیٰؑ اور ہارونؑ کو ایسی کتاب عطا کر چکے ہیں، جو حق و باطل (Truth and falsehood) میں فرق دکھانے والی کسوٹی (یا معیار Criterion=) اور (راہ راست دکھانے والی) روشنی اور اہل آرزو و خشیت کیلئے یاد دہانی تھی۔ 16

حواشی-16 انسان کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے عہد (Covenant) کرتا ہے کہ وہ صرف اسی کو اپنا معبود و حاکم اور رازق و پروردگار تسلیم بالیقین کرتا ہے اور اس کے رسولؐ کے نقش قدم پر چلے گا۔ یاد دہانی سے مراد اس عہد کی یاد دلانا ہے۔

49 21 الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ

(اہل آرزو و خشیت) وہ لوگ ہیں جو اپنے اَن دیکھے پروردگار (کے قوانین) کی خشیت رکھتے ہیں اور روز قیامت 17 (اپنے محاسبے) سے بھی خوف بداماں رہتے ہیں۔

حواشی-17 الساعۃ: یہاں اس اصطلاح قرآن کا مطلب ہے: روز حساب و جزا۔

50 21 وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

(غور کی نظروں سے دیکھو تو تمہیں اس حقیقت کا یقین ہو جائے گا کہ) یہ (قرآن ایسا) کلام ہے جو سرچشمۂ برکات ہے، جسے ہم نے نازل کیا ہے، کیا پھر بھی تم (اس کے قوانین و احکام) کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرتے رہو گے؟ (کیا تمہارا یہ انکار، تمہارے ظلم و جہل کی برہان قاطع نہیں؟)۔

51 21 وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ

واقعہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ہم نے ابراہیمؑ کو ان کی غیر معمولی استعداد و مرتبت کے مطابق حکمت (Practical wisdom) عطا فرمائی تھی اور اس سے ہمیں پوری آگاہی تھی۔

52 21 اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ

ہوا یہ کہ انہوں نے اپنے باپ (آزر) اور قوم کے لوگوں سے (انہیں عبرت دلانے کیلئے) پوچھا: "ان تماثیل (Images، یعنی مورتیوں، شبیہوں اور مجسموں) کی حقیقت کیا ہے، جن کی پوجا پاٹ میں تم تن من سے لگے رہتے ہو (To which you are so assiduously devoted)؟

53 21 قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيۡنَ

انہوں نے جواب دیا: "(ہم تو بس یہ ہی جانتے ہیں کہ) ہم نے اپنے آباؤ اجداد، یعنی اسلاف کو ان کو پوجا کرتے دیکھا ہے 18۔"

حواشی-18 یہ ہے کہ کورانہ تقلید اسلاف، جسے قرآن حکیم نے اسلاف و سادات پرستی اور اکابر پرستی سے تعبیر کیا ہے، جو شیوۂ آزری ہے، جسے علماء سوء اور مشائخ سالوس نے اپنا شعار زندگی بنا رکھا ہے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔

54 21 قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ

(یہ جواب سن کر حضرت ابراہیمؑ نے) کہا: "یقین مانو کہ تم بھی راہ گم کردہ ہو اور تمہارے اسلاف بھی صریح گمراہی میں رہے تھے 99۔"

حواشی-19 یعنی تم بھی صاف راہ راست گم کر کے جہنم کی راہوں میں بھٹک رہے ہو اور تمہارے اسلاف بھی اسی طرح بھٹکتے رہے ہیں۔

55 21 قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَـقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِيۡنَ

بت پرستوں نے (حیران ہو کر حضرت ابراہیمؑ سے) پوچھا: "کیا تو ہم سے یہ سچ مچ کہہ رہا ہے 20 (Are you talking to us in earnest) یا ہم سے محض دل لگی کر رہا ہے (Or are you making fun of us)؟

حواشی-20 اجئتنا بالحق: عربی کے محاورے میں اس کا ٹھیک وہی مطلب ہے جو ہم نے ترجمے میں لکھا ہے۔

56 21 قَالَ بَلْ رَّبُّكُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الَّذِىۡ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰ لِكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ

(حضرت ابراہیمؑ نے) جواب دیا: "میں مذاق نہیں کر رہا، بلکہ سچ کہہ رہا ہوں کہ تمہارا رب یعنی رازق و پروردگار اور مالک و آقا تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، جس نے ان کو (اپنے قانون فلق کے مطابق ایجاد کیا (Who originated them according to His Law of Splitting = اور میں اس واقعیت کا تمہارے سامنے گواہ ہوں، یعنی اس کی تصدیق کرتا ہوں (Testify it)۔

57 21 وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ

(پھر حضرت ابراہیمؑ نے زیر لب کہا:) "اللہ قسم (By Allah)! تم یہاں سے منہ موڑ کر لوٹ جاؤ گے تو میں تمہارے معبودوں (Idols) کے ساتھ ضرور ہاتھ کروں گا۔"

58 21 فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ

چنانچہ (موقع پا کر اس یعنی حضرت ابراہیمؑ) نے سب بتوں کو پاش پاش کر دیا (Broke to pieces)، مگر ان کے سب سے بڑے بت کو رہنے دیا، شاید کہ اس سے رجوع کریں (اسے گنگ و بے بس پا کر عبرت پکڑیں)۔

59 21 قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ

جب پروہتوں اور پجاریوں نے اپنے خود ساختہ معبودوں کا یہ حشر دیکھا تو (برافروختہ ہو کر) کہنے لگے: "ہمارے معبودوں کے ساتھ ایسی حرکت کس نے کی ہے؟ جس نے بھی کی ہے وہ بڑا ہی ظالم (یعنی قابل تعزیر مجرم) ہے۔

60 21 قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ

(ان میں سے بعض نے) کہا: "ہم نے ایک نوجوان کو ان (بتوں) سے متعلق ہرزہ سرائی کرتے (Talking nonsense) سنا ہے، اسے ابراہیم کہتے ہیں۔"

61 21 قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ

(پروہتوں نے) حکم دیا کہ اسے یہاں ان لوگوں کے سامنے (شناخت) کیلئے پیش کرو تاکہ یہ (اس کے خلاف) عینی شہادت دے سکیں (Could testify)۔

62 21 قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ

(چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو پروہتوں کی عدالت میں پیش کیا گیا تو) انہوں نے پوچھا: "اے ابراہیم! کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟"

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ 21 63

(حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کی پرستش کی باطلیت کو از بس حکیمانہ اور منطقی و بلیغ انداز میں ثابت کرنے کیلئے یہ) جواب دیا: ''ہو سکتا ہے کہ ان کے بڑے بت نے ایسا کیا ہو 21۔ اگر اصنام بات کر سکتے ہوں تو خود انہی سے دریافت کر لو (مجھ سے کیوں پوچھتے ہو؟)

حواشی-21 بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے (معاذاللہ) تین بار جھوٹ بولا تھا۔ یہ روایت موضوع، یعنی من گھڑت ہے، کیونکہ اس سے ایک تو حضرت ابراہیمؑ ایسے جلیل القدر و علی مرتبت نبیؑ کی کردار کشی ہوتی ہے اور دوسرے، اس آیۂ قرآنی کی تکذیب ہوتی ہے: وذاکر فی الکتب ابراہیم انہ کان صدیقا نبیا (مریم 41:19): دیکھو! اس کتاب (اللہ) کی رو سے ابراہیمؑ (کی روداد سیرت) بیان کرتے رہو، وہ یقینا طبعاً و قولاً اور فعلاً سچے نبی تھے۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۙ 21 64

(حضرت ابراہیمؑ کی یہ بصیرت افروز بات سن کر) وہ (مشرک) دم بخود رہ گئے اور سوچ میں پڑ گئے (They were dumb-founded and began to reflect)، پھر کہنے لگے: ''سچ تو یہ ہے کہ 22 ہم ہی ظالم، یعنی مشرک اور اپنے آپ پر ستم کرنے والے ہیں۔''

حواشی-22 انکم انتم الظلمون۔ عرب فصحاء ایسے موقع پر اکثر ضمیر متکلم کے بجائے ضمیر حاضر یا مخاطب کی ضمیر استعمال کرتے ہیں، لہٰذا انتم کا ترجمہ ''ہم'' کیا گیا ہے۔

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَاۗءِ يَنْطِقُوْنَ 21 65

نتیجتاً، (احساس خجالت سے) انہوں نے سر جھکا لئے (They were downcast) اور بولے: (ابراہیمؑ) تو اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ (بت) بول نہیں سکتے 23 (ان سے کیسے پوچھیں؟)۔

حواشی-23 بت پرستوں میں اس حقیقت کا شعور بیدار و فعال کرنے کی خاطر حضرت ابراہیمؑ نے انہیں ایسا بلیغ و مسکت جواب دیا تھا۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ 21 66

(یہ سن کر حضرت ابراہیمؑ نے بصیرت افروز استفہامیہ انداز میں ان سے) کہا: (اگر تمہارے معبودوں کا یہ حال ہے تو) پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی پرستش کرتے ہو، جو تمہیں نہ تو کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان؟

67 21 أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

تف ہے تم پر 24 (Fie upon you) اور ان پر جن کی پرستش تم اللہ تعالیٰ کے بجائے کرتے ہو! تم کیوں سوچتے سمجھتے نہیں؟

حواشی-24 تف ہے تم پر...اس محاورے کا مطلب ہے کہ میں ناخوش و بیزار ہوں، تم سے بھی اور تمہارے مبعودان باطلہ سے بھی۔

68 21 قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ

(حضرت ابراہیمؑ کے خلاف سماعت کرنے والے حکام نے فیصلہ دیا:) اگر تم نے اپنے معبودوں کا بول بالا کرنا اور ابراہیمؑ کے خلاف کارروائی کرنا ہے تو پھر اسے نذر آتش کر دو (If you are to take an action against him, then burn him to death)۔

69 21 قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

(اس عدالتی فیصلے پر عملدرآمد ہوا اور کھلے میدان میں چتا جلائی گئی اور اس کے شعلوں میں حضرت ابراہیمؑ کو پھینکا گیا، لیکن) ہم نے (اپنے قوانین معدلت اور انعام و فضل، مشیت و حکمت اور فلاح کے مطابق) حکم دیا: "اے آگ! ابراہیمؑ کیلئے ٹھنڈی (Cool) اور راحت جاں (Solace of mind) ہو جا!"

70 21 وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ

دیکھو! ایسی مکارانہ چال سے وہ اس کا نقصان جان کرنا چاہتے تھے، مگر ہم نے (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) ان (بت پرستوں) کو ناکام و نامراد بنا دیا۔

71 21 وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ

بعد ازاں، ہم نے (اپنے قوانین فلاح اور انعام و فضل کے مطابق) اسے اور (اس کے بھتیجے) لوطؑ کو (ان کے دشمنوں سے) چھٹکارا دلا کر اس سر زمین میں پہنچا دیا، جس میں ہم نے بنی نوع انسان کیلئے مادی و معنوی نعمتیں ودیعت کی تھیں۔

72 21 وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ

نیز اسے (یعنی حضرت ابراہیمؑ کو اس کا فرزند) اسحاقؑ اور پوتا یعقوبؑ عطا کئے اور سب کو صالح یعنی عادل و محسن، صاحب حسن خلق و کردار، راست باز و راست گفتار بنایا۔

73 21 وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۤءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ

علاوہ بریں، انہیں (لوگوں کا) پیشوا (Leader) بنایا۔ وہ ہمارے احکام کے مطابق لوگوں کو راہ راست دکھاتے تھے اور ہم نے انہیں بذریعہ وحی و تنزیل حکم دیا تھا: "عدل واحسان کرو، اصلاح و صلاح اور رفاہ عامہ کے کام کرو اور حقوق انسانی کا تحفظ کرو، نیز قیام صلوٰۃ اور ایتاء زکوۃ کے نظام قائم کرو۔" اصل یہ ہے کہ وہ صرف ہمارے ہی قوانین و احکام کے مطابق اپنے فرائض و وظائف (Duties and functions) سر انجام دیتے تھے۔

74 21 وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ
الْخَبٰۤىِٕثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ

اور جہاں تک لوطؑ کا تعلق ہے، ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) اسے حکمت، یعنی عمل دانشمندی (Practical wisdom and judgement) اور علم عطا کیا تھا اور ہم نے (اپنے قوانین فلاح و تدبیری کے مطابق) اسے ان ساکنان بستی (کے مظالم) سے بچا لیا جو گھناؤنی بدفعلیاں کرتے تھے (Used to do abominations)۔ بلا شبہ وہ اوباش لوگ (Folk of lewd) حد سے تجاوز کرنے والے تھے۔

75 21 وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

نیز ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے) اسے اپنی رحمت میں داخل کر لیا، یعنی اسے اپنی محبت و مغفرت اور دنیوی واخروی حسنہ کا مورد بنالیا، اس لئے کہ وہ عدل و احسان، اصلاح و صلاح اور حقوق انسانی کی پاسداری کرنے والوں میں سے تھا۔

76 21 وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ

دیکھو! اس سے بہت پہلے نوحؑ نے فریاد کی تھی، تو ہم نے (اپنے قوانین دعا و فلاح کے مطابق) اس کی دعا قبول کر لی اور اسے اور اس کے پیروکاروں 26 کو شدید ذہنی اذیت (Severe anguish) سے نجات دی۔

حواشی-26 اھلہ: نبیؑ/رسولؑ کے اہل اس کے پیروکار ہوتے ہیں نہ کہ گھر یا خاندان کے لوگ۔

77 21 وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ

انجام کار، ہم نے اسے (اپنے قوانین مجازات و تدبیری و فلاح کے مطابق) اس قوم سے نجات دی، جو فی الواقع اوباش لوگ تھے، لہٰذا ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

78 21 وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ

سنو! ایسا ہوا تھا کہ داؤدؑ اور سلیمانؑ ایک کھیت (کی پیداوار کے نقصان) کے مقدمے کا فیصلہ کر رہے تھے، جس میں بعض لوگوں کی بکریاں رات کے وقت گھس کر چر گئی تھیں (Entered and pastured therein) اور ہم انہیں فیصلہ کرتے دیکھ رہے تھے۔

79 21 فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ

لیکن ہم نے (اپنے قانون معدلت کی روسے) سلیمانؑ کو اس قضیے کا صحیح فیصلہ کرنے کا فہم دے دیا، لیکن اصل یہ ہے کہ ہم نے (اپنے قوانین انعام و فضل اور مشیت و حکمت کے مطابق) ان میں سے ہر ایک کو حکمت یا دانش کار اور علم سے نوازا تھا، نیز قوم کے الجبال، یعنی ابطال (بہادر اور ہیرو) اور الطیر، یعنی طرار و فرار لوگوں (Sharp-witted people) کو مسخر کر دیا، جو داؤدؑ کی معیت میں اپنے امور انجام دیتے تھے۔ دیکھو! ہم ہی تھے ایسا کارنامہ سرانجام دینے والے۔

حواشی-27 اس آیت کا اسلوب بیان تمثیلی ہے اور اس میں عربی کے استعارے استعمال کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر "الجبال" سے قوم کے ابطال یا بہادر لوگ اور ہیرو اور "الطیر" سے مراد طرار فرار لوگ ہیں (دیکھئے العباب اور قاموس)۔ السبع کے معنی ہیں: امور سرانجام دینا (دیکھئے المزمل 73:7)۔

80 21 وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ

علاوہ بریں، ہم نے (اپنے قوانین انعام و فضل و تدبیری کے مطابق، اے بنی نوع انسان!) اسے تمہارے لئے فن زرہ سازی (Craft of making coat of mail) سکھایا تا کہ وہ (لڑائی میں دشمنوں کے) وار سے تمہاری حفاظت کریں۔ یہ کیا ہے کہ پھر بھی تم اس کے شکر گزار بندے نہیں بنتے؟

81 21 وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۗ وَكُنَّا
بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ

جہاں تک سلیمانؑ کا تعلق ہے، ہم نے (اپنے قوانین کی روسے) تند و تیز ہوا کو اس کیلئے مسخر کر دیا اور وہ اس کے حکم (Behest) پر اس سرزمین کی طرف چلتی تھی، جس میں ہم نے بکثرت نعمتیں ودیعت کی تھی اور ہم (جو عالم الغیب والشھادۃ ہیں) ہر شے کا علم رکھتے تھے اور رکھتے ہیں۔

82 21 وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ
حٰفِظِيْنَ

نیز (ہم نے اس پر یہ احسان بھی کیا تھا کہ) شریر و سرکش لوگوں کو اس کا مطیع بنا دیا تھا، جو اس کیلئے (گوہر و غیرہ وغیرہ نکالنے کیلئے سمندر میں) غواصی یا غوطہ زنی کرتے (Dived) تھے اور اس کے علاوہ بھی مشقت طلب کام کرتے تھے اور ہم (اپنے قانون تدبیری و حکمت کے مطابق، انہیں بغاوت و سرکشی کرنے سے باز رکھنے کی خاطر ان پر نظر رکھتے تھے۔

83 21 وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

اور ایوبؑ پر یہ احسان کیا تھا کہ جب اس نے اپنے رب کو پکارا: ''میں مصیبت میں پڑ گیا ہوں (I am sorely afflicted) اور تو سب سے بڑھ کر ترس کھانے، دلدر دور کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔ 28 حواشی-28 اس دعا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حضرت ایوبؑ نے براہ راست مصیبت کشائی کیلئے استدعا نہیں کی تھی اور یہ دعا ایک بندۂ تسلیم و رضا کے حسن طلب اور اپنے رب کی رحمانیت و رحیمیت پر کامل توکل کی دل انگیز مثال ہے، جس کا آئینہ دار یہ شعر ہے: درد دل رابتوں گویم کہ خداوند رحیمی یا نگویم کہ تو خود واقف اسرار ضمیری (سعدیؔ)

ترجمہ: میں اپنا درد دل تجھ سے کہتا ہوں کہ تو میرا رحم و کرم کرنے والا پروردگار ہے۔ اگر میں تجھے اپنا حال دل نہ بھی سناؤں تو کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ تو میرے دل کے بھیدوں یا احوال و ظروف کو جاننے والا ہے۔

84 21 فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ

چنانچہ ہم نے (اپنے قانون دعا کے مطابق) اس کی دعا قبول کی اور جس مصیبت میں وہ مبتلا تھا، اس سے اس کی گلوخلاصی کر دی اور اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق اس سے اس کے (بچھڑے ہوئے) اہل و عیال کو ملا دیا، نیز ان کے مثل ان کے معنوی اہل یا رفقاء کو بھی ان کی رفاقت میں دے دیا، علاوہ بریں، اسے (اپنے) فرمانبردار بندوں کیلئے سامان نصیحت و عبرت بنا دیا۔

85 21 وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ

جہاں تک اسمٰعیل، ادریسؑ اور ذوالکفلؑ کا تعلق ہے، وہ سب ضبط نفس کرنے اور راہ حق میں مشکلات و مصائب برداشت کرنے اور نامساعد احوال و ظروف میں ثابت قدم رہنے والے (Steadfast) تھے۔

86 21 وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

چنانچہ ہم نے (اپنے قوانین معدلت، انعام و فضل اور مکافات عمل کے مطابق) انہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیا، یعنی ان کو اپنی نظر لطف و کرم میں رکھ لیا، اس لئے بھی کہ وہ سب انسانی حقوق کی پاسداری کرنے والے، عادل و محسن اور مصلح و صاحب کردار تھے۔

87 21 وَ ذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ‌ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ

اب مگرمچھ والے، یعنی یونسؑ کی روداد سنو! ہوا یہ کہ وہ (اپنی قوم کے لوگوں کے کفر و شرک اور ظلم و جرم پر اصرار کرنے کی بناء پر) ان سے مایوس و ناراض ہو کر (اذن الٰہی کے بغیر انہیں چھوڑ کر) چل دیا۔ اس نے خیال کیا جیسے ہم اس کی قوم کو راہ راست پر لانے کی قدرت نہ رکھتے تھے۔ 29 چنانچہ (جب سمندر میں ایک مگرمچھ (Shark) نے اسے نگل لیا تو وہ پانی اور مگرمچھ کے) اندھیروں میں پکارنے لگے: "یا اللہ! تیرے سوا کوئی (میرا) معبود و حاکم نہیں، تو (ہر قسم کے معاون و سہیم اور عیب و نقص سے) پاک و منزہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ میں ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والا تھا (میری مغفرت فرما اور مجھے اس مصیبت سے نجات دے)۔

حواشی -29 علیہ کی ضمیر کا مرجع حضرت یونسؑ کی قوم ہے، جسے عذاب کی وعید دی گئی تھی، چنانچہ حضرت یونسؑ نے خیال کیا کہ اس کا راہ راست پر آنا محال اور ان پر عذاب آنا ناگزیر ہے۔

88 21 فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ‌ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

چنانچہ ہم نے (اپنے قانون دعا کے مطابق) اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے رنج والم (Distress) سے نجات دی۔ دیکھو! ہم (اپنے قوانین تقویٰ و فلاح کی رو سے) اہل یقین و اذعان کو اسی طرح (خوف و حزن کی آگ کی اذیتوں سے) نجات دیا کرتے ہیں۔

89 21 وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ

دیکھو! زکریاؑ نے بھی اسی طرح اپنے پروردگار سے استدعا کی تھی: "پروردگار! (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) مجھے لاوارث یا نرینہ اولاد کے بغیر (Childless) رہنے نہ دینا۔ بلاشبہ، وارثوں میں بہترین وارث تو ہے" (اس لئے کہ تو ہی اپنے بندوں کے ورثے کی حفاظت کرنے والا ہے، یعنی "دین" یا تیرے نظام حیات کلی کے قیام واستحکام کیلئے وہ جو تحریک چلاتے ہیں، اس کا بہترین محافظ تو ہے)۔

90 21 فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ
فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ

چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور (اپنے قوانین انعام و فضل اور مشیت و حکمت کے مطابق) اسے یحیٰی عطا کیا اور اس کی زوجہ کا بانجھ پن (Sterility) دور کر کے اسے بار آور (Fertile) یا بچہ پیدا کرنے کے قابل بنا دیا۔ بلاشبہ، وہ اس کے بیوی بچے سب خیر و حسنہ، یعنی عدل و احسان کرنے، حقوق انسانی ادا کرنے اور کرانے نیز فلاح و بہبود و غیرہ وغیرہ کے کام شوق و عجلت سے کیا کرتے تھے، نیز ہمیں ذوق و شوق اور عاجزی سے پکارتے تھے۔ علاوہ بریں، وہ ہمارے قوانین مجازات و معدلت کی خشیت رکھنے والے تھے۔

91 21 وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ

اسی طرح (ہم نے اس عفیفہ عورت پر بھی احسان کیا تھا)، جس نے اپنی عصمت و عفت (Chastity) کی حفاظت کی تھی، اس پر ہم نے (اپنے قوانین انعام و فضل اور مشیت و حکمت کی رو سے) اس (یعنی حضرت مریمؑ) کے اندر بے جان حمل میں اپنے انفاخ حیات آفریں سے، یعنی اپنے جوہر صفات حسنہ کا ایک شمہ (An atom) ڈال کر جان ڈال دی اور حسی۔ قلبی نظام ودیعت کر دیا۔ 30 اس طرح اسے اور اس کے بیٹے کو اقوام عالم کیلئے اپنے اعجاز قدرت کا بصیرت افروز نشان بنا دیا۔ حواشی-30 عربی کے استعاری محاورے اور اصطلاح قرآن کی رو سے یہ ترجمہ احسن و اصح ہے۔

92 21 اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ

(اے ایمان والو!) یقین جانو کہ تمہارا یہ دین یا اللہ کا نظام حیات کلی (کل بنی نوع انسان کا) صرف یہی ایک دین تھا اور ہے، (اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے): (اے اہل ایمان!) تمہاری یہ قوم در حقیقت (ابتداء میں) ایک ہی موحد و ہم کیش (Unitarian and co-religionist) قوم تھی، یعنی سب بنی نوع انسان کا ایک ہی دین، دین توحید تھا اور میں تم سب کا پروردگار و آقا (The Sustainer and Master) ہوں، لہٰذا صرف میری ہی عبادت کرو، یعنی میرے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کے مطابق سفر زندگی کرو (تاکہ تم اپنی آخری منزل مقصود پر پہنچ جاؤ، جو میری جنت قرۃ العین اور تمہارا احسن المآب ہے)۔

93 21 وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ

پھر انہوں نے اپنے نظام حیات کلی کو آپس میں (مختلف مذہبی) فرقوں میں تقسیم کر لیا(Divided them selves into schisms)۔ یاد رکھو! تم سب نے دنیا میں سفر زندگی کرنے کے بعد ہمارے حضور ہی لوٹنا ہے (پھر تمہیں اپنی تفرقہ بندی سے متعلق پتا چلے گا کہ یہ شرک، یعنی ناقابل معافی ظلم عظیم ہے)۔

94 21 فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ

اصل یہ ہے کہ جس شخص نے حسین عمل کئے یا اکتساب حسنات کیا اور وہ مؤمن بھی ہوا تو (ہمارے قانون معدلت کے مطابق اس کی سعی نامشکور نہیں ہو گی (There will be no reject of his effort) یعنی اس کی ہر کوشش کی قدر کی جائے گی اور اسے اس کا اجر بالضرور ملے گا)، کیونکہ ہم اس کے تمام اعمال رقم یا ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔31۔

حواشی-31 اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون تدبیری کے مطابق انسان کے حلقومی کیمرے میں اس کے ہر قول و فعل کی سمعی۔بصری متحرک فلم (Audio-video movie) مسلسل ریکارڈ ہوتی جاتی ہے اور روز حساب وجزا اسے دکھائی جائے گی۔

95 21 وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

یہ حقیقت یاد رکھنے کی ہے کہ ہم (اپنے قوانین مجازات و طبیعی کے مطابق) جس بستی (کے مکینوں) کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں، وہ وہاں (زندہ ہو کر) پلٹ جائیں۔ ناممکن ہے۔32

حواشی-32 وجہ یہ ہے کہ انسان کی نشاۃ ثانیہ صرف روز قیامت ہو گی۔ یہ قرآن عظیم کا اٹل فیصلہ اور ناقابل تغیر و تبدل قانون طبیعی ہے، لہٰذا وہ تمام روایات موضوع و باطل اور قرآن مجید کی مکذب ہیں، جن کی رو سے مردہ انسان قبر میں زندہ کئے جاتے ہیں یا کچھ قیامت سے پہلے دوبارہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔ چنانچہ اسی قانون طبیعی کی بناء پر اس آیت اور اگلی آیۂ فکر انگیز کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

96 21 حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ

ایسا ہونے والا ہے کہ یاجوج ماجوج (کی نسل کے لوگ ہمارے قوانین سعی و اکتساب اور حکمت و تدبیری کے مطابق اپنی سرزمین سے) نکل کر بلند کُروی فضا سے 33 نیچے (خصوصاً ظالم مغربی اقوام پر) ہر طرف سے (قیامت خیز آتشیں بم، میزائل وغیرہ وغیرہ) گرائیں گے۔34

حواشی-33 آیت میں لفظ "حدب" ہے۔ حدب الماء کے معنی ہیں: امواج آب کی بلندی۔ اسی طرح امواج ہوا یا کروی فضا کی لہروں کو استعارۃً حدب کہا جاتا ہے (لسان، تاج، الزمخشری: اساس: وغیرہ وغیرہ)۔

-34 نسل کے معنی ہیں: جھاڑنا یا گرنا؟ انسل: تیزی سے کوئی چیز اوپر سے نیچے گرانا یا پھینکنا (وہی مآخذ)۔ اس آیۂ فکر انگیز میں یاجوج و ماجوج کی خوابیدہ نسل کے لوگوں کی بیداری اور حیرت انگیز مادی ترقی، نیز ان کی ظالم مغربی اقوام پر بالخصوص مہلک ہتھیاروں کے ساتھ اوپر فضا سے حملے کرنے اور انہیں ہلاک و برباد کرنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس ترجمے کی صحت کی تائید اگلی آیت سے بھی ہوتی ہے۔

97 21 وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ

چنانچہ ظالم و کافر، (ہمارے قوانین مکافات عمل اور تعجیل و مہال کے مطابق ناگہاں اپنی ہلاکت سے متعلق اللہ تعالیٰ کی) سچی وعید پوری ہوتے دیکھیں گے تو (مارے دہشت کے Due to horror) اور وہ حسرت و ندامت سے اعتراف کریں گے کہ) ہائے، ہماری شامت اعمال! ہم بھی اس سچی وعید سے لاپروا (Heedless) ہو چکے تھے، اصل میں ہم ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے، یعنی اپنے آپ کو اہل نار بنانے والے تھے۔

98 21 اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ

(مشرکو!) تم بھی اور وہ بھی جن ہستیوں کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو، جہنم کا ایندھن بنو گے اور تم سب کے سب اس میں جا کر رہو گے۔

99 21 لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(سوچو تو سہی کہ) اگر یہ تمہارے معبود واقعی معبودان حقیقی (True Deities) ہوتے تو ان کا اس (جہنم) میں کبھی گرنا نہ ہوتا؟ لیکن ان سب کو وہاں بالضرور ہمیشہ رہنا ہو گا۔

100 21 لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ

وہاں انہیں نالہ و شیون ہی کرنا ہو گا (They shall have to moan and groan there) اور وہاں کوئی (انسانی آواز) سنائی نہ دے گی۔35

حواشی-35 علماء نفسیات جانتے ہیں کہ انسان اگر انسانی آواز سننے سے محروم ہو جائے تو اس پر جینا حرام ہو جائے۔ یہ انتہائی کرب انگیز بلکہ شکیب ربا سزا ہو گی، لیکن اسلاف پرست مفسرین کو کیا کہیے کہ جو جھوٹی روایات کی بناء پر یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تقریباً دو ہزار برس سے آسمان میں تن تنہا رہتے ہیں اور انسانی آواز سے محروم ہیں۔

101 21 اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ

لیکن جن لوگوں کو (ہمارے قوانین مکافات عمل، سعی و اکتساب اور فلاح کے مطابق) اخروی حسنہ یا جنت قرۃ العین کی پہلے، یعنی دنیا میں نوید دی جا چکی ہو گی، انہیں اس (جہنم) سے بہت دور (Aloof) رکھا جائے گا۔

102 21 لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ

بلکہ وہ جہنم کی ہلکی سی صدا (Slightest sound) بھی نہیں سنیں گے اور جنت میں رہتے ہوئے ان کے جی جو چاہیں گے، انہیں ہمیشہ ملتا رہے گا۔

103 21 لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

انہیں قیامت کی وحشت (The supreme awesomeness) غمگیں و ملول نہیں کرے گی، بلکہ فرشتے ان کی پذیرائی کریں گے (The Angeis will receive them with greeting اور کہیں گے:) یہ وہ دن ہے جس کی نوید تمہیں (دنیا میں) دی جاتی تھی۔

104 21 يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ

بروز قیامت ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دیں گے، جس طرح تحریروں کا طومار لپیٹا جاتا ہے (As written scrolls are rolled up)۔ پھر جس طرح ہم نے پہلی بار خلقت کائنات (Creation) کی بتداء کی تھی، اسی طرح اس کا اعادہ کیا جائے گا، یعنی اسی طرح اس کائنات کی دوبارہ تخلیق کی جائے گی۔ یہ وعدہ ہم نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔ ہم ہی ایسا (عظیم) کارنامہ سرانجام دینے والے ہیں۔

105 21 وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ

دیکھو! ہم نے الذکر یعنی پہلی کتب سماوی کے بعد زبور میں حتمی طور پر لکھ دیا تھا کہ دنیا کی حکومت (اصل میں) میرے صالح بندوں کی میراث ہے، یعنی خلافت ارضی اصل میں اللہ تعالیٰ کے صالح وفرمانبردار بندوں کی میراث ہے (لیکن اس میں غیر صالح ظالم لوگ بھی حکومت کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں)۔

106 21 اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ

اللہ تعالیٰ کے اس قول فیصل میں احکام الٰہیہ کے مطابق زندگی کرنے والوں کیلئے واضح سبق ہے (کہ وہ صالح بندگان الٰہی بن کر رہیں، ورنہ ان کے بجائے ظالم لوگ دنیا میں حکمران بن جائیں گے، جیسا کہ بنے ہوئے ہیں)۔

107 21 وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(اے میرے پیغمبر آخرؐ!) یہ حقیقت ہے کہ ہم نے آپ کو ہر زمان و مکان کے افراد نسل انسانی کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، یعنی ہم نے آپ کی بعثت کو ہر زمان و مکان کے انسان کیلئے محبت و شفقت، عفو و درگزر، رحم و کرم، عدل و احسان اور دنیوی واخروی حسنہ کا موجب بنایا ہے۔

108 21 قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

آپ اعلان کر دیں کہ (اے لوگو!) مجھے ہر بار بذریعہ وحی و تنزیل یہ حکم دیا گیا ہے کہ حقیقت میں تمہارا معبود و حاکم صرف الٰہ یکتا ہے۔ تو کیا پھر بھی تم یہ اصل تسلیم کرنے والے نہیں بنو گے؟ یا کیا پھر بھی تم اس کے بندگان تسلیم و رضا نہیں بنو گے؟

109 21 فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ

اگر یہ (مشرک) پھر بھی رو گردانی کرتے ہیں یا شرک کرنے سے باز نہیں آتے تو انہیں بتا دیں کہ میں نے تم سب کو (کفر و شرک کے نتائج سے) یکساں طور پر علی الاعلان متنبہ کر دیا ہے، لیکن میں نہیں جانتا کہ ان نتائج کے ظہور کا وقت، جس کی تمہیں وعید دی جاتی ہے، قریب ہے یا دور؟ (اسی لیئے کہ مجھے غیب کا علم نہیں)۔

110 21 اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ

وہ یعنی اللہ (چونکہ عالم الغیب والشھادۃ ہے، لہٰذا) اونچی آواز کا بھی علم رکھتا ہے اور ان باتوں کا بھی علم رکھتا ہے، جو تم اپنے دلوں میں چھپاتے ہو۔

111 21 وَاِنۡ اَدۡرِىۡ لَعَلَّهٗ فِتۡنَةٌ لَّـكُمۡ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ

لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ (مہلت) تمہارے لئے باعث آزمائش ہے یا ایک مدت تک کیلئے سامان زیست سے مستفید ہونے کیلئے ہے۔

112 21 قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَـقِّ‌ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ

(ہمارے آخری نبیؐ نے) استدعا کی: "پروردگارا! تو (ہمارے اور کفار کے درمیان) فیصلہ کر دے کہ حق پر کون سا فریق ہے، 36 جہاں تک ہمارے رب کا تعلق ہے، وہ تو انتہائی محبت و شفقت اور رحم و کرم نے والا ہے، (اے مشرکو!) ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، ان بہتانوں (Blasphemies) کے خلاف جو تم (اللہ تعالیٰ اور ہم پر) لگاتے ہو۔

حواشی-36 پیغمبر اعظم وآخرؐ اس اصل کا حق الیقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ الحق و عادل ہے اور وہ ہمیشہ کے حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرتا ہے، لہٰذا وہ یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ "پروردگارا! تو حق کے ساتھ فیصلہ کردے۔" اس بناء پر جو ترجمہ اوپر کیا گیا ہے، وہی درست ہے۔

سورہ الحج بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 22 یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیۡءٌ عَظِیۡمٌ

اے بنی نوع انسان ! اپنے پروردگار کی طلب و جستجو کرو اور اس کے قانون مکافات عمل سے خشیت بداماں رہو۔ یقین جانو کہ آن موعودہ (Zero Hour) کا بھونچال بڑا ہی لرزہ خیز و دہشت ناک حادثہ ہے۔

2 22 یَوۡمَ تَرَوۡنَہَا تَذۡہَلُ کُلُّ مُرۡضِعَۃٍ عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَ تَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ

حَمۡلَہَا وَ تَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَ مَا ہُمۡ بِسُکٰرٰی وَ لٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیۡدٌ

اس روز (دہشت و وحشت کا یہ عالم ہو گا کہ) تم دیکھو گے کہ شیر خوار بچوں کی مائوں (Nursing mothers) کو اپنے ان بچوں (Nurslings) کا ہوش تک نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ ہر حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا (Every pregnant woman will abort) اور (اے انسان !) تجھے تمام لوگ مدہوش (Intoxicated) دکھائی دیں گے، لیکن وہ متوالے (Drunk) نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی اس قدر شدید (Severe) ہو گا کہ (وہ حواس باختہ ہو جائیں گے)۔

3 22 وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّ یَتَّبِعُ کُلَّ شَیۡطٰنٍ مَّرِیۡدٍ

دیکھو ! لوگوں میں ایسے (ابو جہل) بھی ہیں جو اللہ (کی ذات و صفات اوامر و نواہی اور تخلیقی فعلیت کے بارے میں علم و دانش کے بغیر بحث و تمحیص (Argue and dispute) کرنے لگتے ہیں اور سرکش و باغی شیاطین 1 کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ حواشی-1 شیطن اسم جنس کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ یہ قرآن حکیم کا حسن اسلوب ہے۔

4 22 کُتِبَ عَلَیۡہِ اَنَّہٗ مَنۡ تَوَلَّاہُ فَاَنَّہٗ یُضِلُّہٗ وَ یَہۡدِیۡہِ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیۡرِ

(ان کی شر انگیز طینت کی بناء پر) ان سے متعلق حتمی طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ جو شخص بھی ان کو اپنا رفیق بنائے گا، وہ بالضرور اسے راہ راست سے بھٹکا دیں گے اور اسے شعلہ بدامن جہنم کے عذاب کا راستہ دکھائیں گے (Will guide him to the torment of blazing flames of the Hell)۔

5 22 يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ
مِنۡ نُّـطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَـكُمۡ‌ ؕ وَنُقِرُّ فِى الۡاَرۡحَامِ
مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّكُمۡ‌ۚ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّتَوَفّٰى وَمِنۡكُمۡ
مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَيۡلَا يَعۡلَمَ مِنۡۢ بَعۡدِ عِلۡمٍ شَيۡــًٔا‌ ؕ وَتَرَى الۡاَرۡضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا
عَلَيۡهَا الۡمَآءَ اهۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡ وَاَنۡۢبَتَتۡ مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۢ بَهِيۡجٍ

اے افراد نسل انسانی! اگر تمہیں (قیامت کے روز انسان کی) نشاۃ ثانیہ (Resuscitation) کے بارے میں اضطراب و شک ہے تو (اپنی حیرت انگیز ارتقائی یا مرحلہ وار تخلیق میں تفکر بالحق کرو کہ) ہم نے تمہاری (ارتقائی و مرحلہ وار) تخلیق زمین میں کی تھی (ان دیکھی جنت سماوی میں نہیں کی تھی)، پھر (شکم مادر میں) نطفے (منی Sperm =) سے اس کی تخلیق کا سلسلہ شروع کیا، دوسرے مرحلے میں علقہ سے (یعنی جونک کے مانند خون کے چکتے سے (Out of leek-like clot =)، تیرے مرحلے میں، متشکل اور غیر متشکل مضغۃ یا گوشت کے لوتھڑے سے (Out of a morsel of flesh, partly formed and partly unformed)، اس سے مقصود تم پر یہ واضح کرنا ہے کہ تمہاری تخلیق ارتقائی و مرحلہ وار ہوئی ہے۔ چوتھے مرحلے میں، تمہیں ایک مدت معینہ تک جنین کی صورت میں (In the form of embryo) رحم مادر (Womb of mother) میں رکھتے ہیں (جہاں پانچویں مرحلے میں جنین میں ہڈیاں بناتے اور ان پر گوشت پوست چڑھاتے ہیں) اور چھٹے مرحلے میں، ہم تمہیں (اپنے قانون فلق کے مطابق) وہاں سے بچے کی صورت میں باہر نکالتے ہیں (یہ تخلیق آخر ہوتی 2 ہے۔ اب تمہاری دنیوی زندگی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور تم ارتقائی یا تدریجی انداز میں نشوونما پاتے ہوئے) اپنے عنفوان شباب (The prime of youth) کو پہنچ جاتے ہو، تم میں سے بعض وفات پا جاتے ہیں (یعنی دنیا سے عالم برزخ میں پہنچ جاتے ہیں)، لیکن بعض بڑھاپے کی نکمّی عمر (Most abject time of life) کو پہنچ جاتے ہیں اور (نسیات کے سبب) اپنی بعض معلومات اور یاد داشتیں بھول جاتے ہیں۔ یہ بھی تم دیکھتے رہتے ہو کہ مزروعہ زمین خشک و مردہ (Barren) ہوتی ہے، پھر جب ہم اس میں اوپر سے پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے اور نشوونما پانے لگتی ہے، پھر ہر قسم کی مسرت انگیز و نظر افروز نباتات اگانے لگتی ہے۔ حواشی-2 دیکھئے المؤمنون 14-12-23۔

6 22 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

(اے بنی نوع انسان ! تمہاری تخلیق سے متعلق بیان سے مقصود تم میں اس حقیقت کا شعور بیدار کرنا ہے کہ رب کریم کی تخلیقی فعلیت (Creative activity) جمالیاتی۔ تنزویجی اور ارتقائی۔ غایتاتی ہے، جو ناقابل تغیر و تبدل ہے) اور وہی اللہ الحق ہے، یعنی زندہ و پائندہ سچ بالذات 3 (The Eternal Truth-in-Himself) ہے، بلاشبہ وہی بے جان کو زندگی بخشتا ہے (Verily, He is Who quickens the lifeless) اور صرف وہی ہر شے 4 اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ حواشی-3 یہ اصطلاح مترجم کی ہے۔

7 22 وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَـبۡعَثُ مَنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ

سن لو کہ آن رستاخیز (Zero Hour) کا آنا شدنی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک و اضطراب نہیں ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان سب افراد نسل انسانی کو (روز قیامت) دوبارہ زندہ کرے گا (Will resurrect) جو قبروں یعنی عالم برزخ میں ہیں۔

حواشی-5 اصل یہ ہے کہ انسان مرتا ہے تو فرشتے اس کا "نفس" عالم برزخ میں پہنچا دیتے ہیں، چاہے اس کا جسم جلا کر راکھ کر دیا گیا ہو یا اسے بحری و بری جانور ہڑپ کر گئے ہوں یا اسے سپرد خاک کر دیا گیا ہو۔

8 22 وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ

دیکھو! بنی نوع انسان میں سے ایسے (جاہل و ضدی) لوگ بھی ہیں جو غیر علم، بغیر ہدایت و سماوی سند اور بغیر روشنی دینے والی کتاب (اللہ) کے اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات، قوانین و احکام اور تخلیقی فعلیت) کے بارے میں حجتیں کرنے لگتے ہیں۔

9 22 ثَانِىَ عِطۡفِهٖ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ لَهٗ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ‌ وَّنُذِيۡقُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ
عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ

تکبر سے گردن (حق سے) موڑ لیتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ کی راہ راست سے بھٹکا (Beguile) دیں۔ (چنانچہ اس جرم کی پاداش میں ہمارے قانون مجازات کے مطابق) ان کیلئے اس دنیا میں بھی زلت و رسوائی (Ignominy) ہے اور قیامت کے روز ہم انہیں جلا دینے والے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

10 22 ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّـلۡعَبِيۡدِ

(اے متکبر و ضدی انسان!) یہ سب کچھ تو نے خود اپنے لئے آگے بھیجا تھا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون معدلت کے مطابق) اپنے بندوں سے ہرگز ناانصافی کرنے والا نہیں (بلکہ وہ تو ان کا رب عاشق ہے)۔

11 22 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ

افراد نسل انسانی میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت (اسلام کے) کنارے پر (On the verge) کرتے ہیں (یعنی اس میں پورے دلجمعی کے ساتھ داخل نہیں ہوتے)۔ چنانچہ انہیں دنیوی حسنہ یا منفعت پہنچتی ہے تو اس نظام سے مطمئن رہتے ہیں، لیکن اگر ان پر کوئی ابتلا آتی ہے (An ordeal befalls upon them) تو (دل برداشتہ ہو کر) اس سے منہ موڑ کر کفر کی حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، وہ دنیوی واخروی حسنہ کا زیاں کر لیتے ہیں۔ یاد رکھو! یہی تو منہ بولتا زیاں یا خسارہ ہے۔

12 22 يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ

(یہ مشرک) اللہ کو چھوڑ کر (حاجت روائی و استمداد کیلئے) اس ہستی کو پکارتے ہیں جو ان کو نقصان پہنچا سکتی ہے نہ فائدہ۔ یہی تو پرلے درجے کی گمراہی ہے۔

13 22 يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ

وہ ایسی ہستی کو پکارتے ہیں جس سے نفع پہنچنا تو دور کی بات ہے، البتہ نقصان پہنچنا قریب تر ہے۔ کیسا قبیح (Vile) ہے ایسا سرپرست اور نہایت گھناؤنا ہے ایسا رفیق۔

14 22 اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ

یقین جانو کہ جو لوگ ایمان لاتے اور عدل و احسان، اصلاح اور رفاہ و بہبود کے کام کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین مکافات عمل، معدلت وفلاح اور انعام و فضل کے مطابق) انہیں باغات الحیوانی میں داخل کرے گا، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوں گے۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) اپنے امور سر انجام دیتا ہے۔

15 22 مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ

اگر کوئی (قنوطی Pessimist =) یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حالت زار میں اس دنیا میں مدد کرے گا نہ آخرت میں تو اسے چاہئے کہ اوپر چھت سے رسی لٹکا کر اسے (یعنی اپنا رشتہ حیات) کاٹ ڈالے اور دیکھ لے کر اس کی یہ تدبیر (Wile) اس کی یاس کو دور کر سکتی ہے جو اس کے (اللہ پر) غصے کا باعث ہے۔ 6 حواشی -6 ینصرہ کی ضمیر کا مرجع خود قنوطی شخص ہے نہ کہ پیغمبر اعظم و آخرؐ، جیسا کہ اکثر مترجمین نے لکھا ہے۔

16 22 وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّرِيۡدُ

دیکھو! ہم نے اسی انداز بیاں سے قرآن کو نازل کیا ہے، جس کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات بالکل واضح (Explicit) ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین مشیت و حکمت، تدبیری و فلاح اور احترام آرزو کے مطابق) لوگوں کو راہ راست دکھاتا ہے (یہ اس کی سنت حسنہ ہے جو غیر مبدل ہے)۔

17 22 اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـِٕيۡنَ وَالنَّصٰرٰى وَالۡمَجُوۡسَ وَالَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤاۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ

یقینا، اللہ مومنوں، یہودیوں، صابیوں (The Sabians)، نصاریٰ ور مجوسیوں (Magians)، نیز شرک کرنے والوں کے درمیان (چاہے ان میں سے ہوں یا کافروں وغیرہ وغیرہ میں سے)، قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا (کہ ان میں کون حق اور راہ راست پر تھے اور کون نہیں تھے)۔ بلاشبہ، اللہ تعالیٰ ہر شے کا شاہد ہے۔

18 22 اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسۡجُدُ لَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ وَالشَّمۡسُ
وَالۡقَمَرُ وَالنُّجُوۡمُ وَالۡجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيۡرٌ مِّنَ النَّاسِ ‌ؕ وَكَثِيۡرٌ حَقَّ عَلَيۡهِ الۡعَذَابُ‌ؕ
وَمَنۡ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ مُّكۡرِمٍ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡعَلُ مَا يَشَآءُ ۩

(اے انسان!) کیا تو غور کی نظروں سے نہیں دیکھتا کہ یہ اللہ ہی تو ہے جس کو تمام چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، سجدہ کرتی ہیں، یعنی اس کے احکام پر عمل پیرا ہیں، جیسے سورج، چاند، سیارے، پہاڑ، درخت اور چوپائے، نیز اکثر افراد نسل انسانی بھی (اس کے بندگان تسلیم ورضا ہیں)، اگرچہ ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں (جو اپنی نافرمانی کے سبب اللہ کے قوانین مجازات واحترام آرزو کے مطابق) عذاب کے مستحق بنتے ہیں۔ غور سے سنو! اللہ (اپنے قوانین کے مطابق) جسے ذلیل ورسوا کردے، اسے کوئی معزز نہیں بناسکتا۔ اصل یہ ہے کہ اللہ (اپنے قوانین مشیت وحکمت اور تدبیری کے مطابق) اپنے امور انجام دیتا ہے۔

19 22 هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِىۡ رَبِّهِمۡ‌ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِيَابٌ مِّنۡ
نَّارٍ‌ ؕ يُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِيۡمُ‌

اس دنیا میں دو مخالف گروہ (Antagonists) ہیں، جو اپنے رب (کی ہستی وصفات اور احکام وقوانین اور تعلیمات وغیرہ وغیرہ) کے بارے میں جھگڑتے (Contend) ہیں۔ چنانچہ جو لوگ ان کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے پہننے کیلئے آتشیں لباس تیار کئے جائیں گے اور ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی (Boiling fulid) مسلسل انڈیلا جائے گا۔

20 22 يُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَالۡجُلُوۡدُ ؕ

جو ان کے اندرون وبیرون یا کھالوں کو پگھلا کر رکھ دے گا (Will melt)۔

21 22 وَلَهُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِيۡدٍ

علاوہ ازیں، ان کی سرکوبی کیلئے آہنی گرز (Rods of iron) ہوں گے۔

22 22 كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ

وہ جب بھی جہنم کی عقوبت سے چھٹکارا پانے کیلئے اس سے نکلنا چاہیں گے تو انہیں اس میں واپس دھکیل دیا جائے گا اور (کہا جائے گا:) اب لو آتشیں عذاب کے مزے! 7۔

حواشی-7 اس میں یہ حکیمانہ طنز ہے کہ اہل نار چونکہ دنیا میں سمندر سرشت تھے اور مزے سے اپنے اندر کفر و شرک، بخل و حرام خوری اور دیگر سیآت کی آگ بھرتے رہتے تھے، للذا آتشکدۂ جہنم میں ان کی اسی آتش سوزاں سے ضیافت کی جائے گی کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون معدلت واحترام آرزو ہے۔

23 22 اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ

برخلاف اس کے، اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین معدلت واحترام آرزو اور مکافات عمل کے مطابق) ان لوگوں کو، جو ایمان لاتے اور حسین کام کرتے ہیں، الحیوانی باغات میں داخل کرے گا، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوگے۔ ان میں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں کے ہاروں سے آراستہ کیا جائے گا (They will be decked with bracelets of gold and necklaces of pearls) اور ان میں ریشمی لباس سے ان کی تزئین کی جائے گی (They will b arrayed in silk garments.)۔

24 22 وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ

نیز انہیں سب سے زیادہ پاکیزہ کلام یا قرآن مجید کی راہ پر لگایا جائے گا، یعنی انہیں قرآن مجید کے عجائبات و غرائب، اسرار و رموز اور مفاہیم و اعجازات سکھائے جائیں گے اور انہیں (تقرب الی اللہ اور اس کی ہم کلامی و ہم نظری کی) قابل ستائش راہ پر چلایا جائے گا۔ 8

حواشی-8 یہ آیۂ جمیلہ از بس فکر انگیز و بصیرت افروز ہے اور اپنے الفاظ کی تنگناء میں معانی کی بیکراں وسعتوں کو سمیٹے ہوئے ہے، اس لئے اعجاز قرآن کا مثالی نمونہ ہے۔ اس کی معنویت کا خلاصہ یہ ہے: حیات انسانی حقیقت میں سفر مدام میں ہے اور انسان مسافر

ہے، جس کی حقیقی منزل مقصود جنت قرۃ العین ہے۔ اس میں پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ صراط مستقیم، جسے اللہ تعالیٰ نے ''صراطی'' یا میرا راستہ کہا ہے۔ یہ حسین و قابل ستائش اور سیدھا راستہ ہے، جو اپنے مسافروں کو ان کے ناظور حیات و جان تمنا کی جاء لقاء جنت قرۃ العین میں لے جاتا ہے۔ جنت موت ناآشنا عالم جاوداں (الحیوان) ہے، جس میں اہل جنت ہمیشہ سفر کرتے رہیں گے۔ ان کا یہ سفر ارتقائی و جاودانی ہوگا۔ بالفاظ دیگر، اہل جنت سدا تقرب الی اللہ کے عالم میں رہیں گے، ان کا ترفع درجات ہوتا رہے گا اور وہ خوب سے خوب تر جنت میں ہجرت کرتے رہیں گے، نیز وہاں وہ اپنے نور ذات کی تکمیل بھی کرتے رہیں گے۔ ان کی اس سرور انگیز سعی و ہجرت کی غایت الغایات یہ ہوگی کہ وہ اپنے ناظور حیات و جان تمنا کی ہم نظری و ہم کلامی کی رحیق مختوم کی لذت سے کیف و سرور کے عالم جاوداں میں رہیں، جو ہر آن اپنے حسن و حسن کاری کی شان نو بنو میں جاہ افروز ہوتا رہے گا۔ یہ حقیقت عظمیٰ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس سفر میں بھی رب رحمٰن کا حسن کلام آخری اہل عشق و وفا کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

25 22 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ا ۨلْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

جو لوگ ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ راست پر چلنے اور مسجد حرام (Inviolable mosque) میں جانے سے روکتے (Bar) ہیں، جن میں عبادت کا ہم نے کل افراد نسل انسان کو مساوی حق دیا ہے، خواہ وہ مقامی باشندے ہوں یا باہر کے لوگ (سب سزاوار سزا ہیں)، نیز ہم (اپنے قوانین کے مطابق) ان کو بھی جو اس میں الحاد یا بے دینی (Profanity) اور ظلم، یعنی شرک کرنا چاہیں گے، کربناک عذاب کا مزا چکھائیں۔

26 22 وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

یہ واقعہ ہے کہ ہم نے (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) ابراہیمؑ کیلئے خانہ کعبہ کی جگہ (Site) متعین کی تھی، (نیز انہیں حکم دیا تھا کہ) کسی کو میرا سہیم و معاون قرار نہ دینا، لیکن میرے گھر کو طواف کرنے، قیام ورکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے پاکیزہ اور صاف ستھرا رکھنا۔ 9

حواشی - 9 یہ حکم مسجد حرام، نیز ہر مسجد کے متولیوں کیلئے ہے۔

27 22 وَاَذِّنۡ فِى النَّاسِ بِالۡحَجِّ يَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ

اور تمام افراد نسل انسانی کو حج کی دعوت دو۔ وہ ہر دور دراز مقام سے پیدل اور چست و تیز سواری 10 (Fast mount) پر تمہاری طرف چلے آئیں گے۔

حواشی-10 ضامر: قدیم زمانے میں اہل عرب بالخصوص گھڑ دوڑ یا اونٹ دوڑ وغیرہ وغیرہ کیلئے گھوڑوں اور اونٹوں کو سخت ورزش کرا کر چست و تیز رو بنایا کرتے تھے (الجوھری: اساس وغیرہ وغیرہ)۔

28 22 لِّيَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ وَيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ فِىۡۤ اَيَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِيۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ‌ ۚ فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِيۡرَ

اس طرح وہ ان دنیوی اخروی حسنات کا خود مشاہدہ کریں (May experience)، جو وہاں ان کیلئے موجود ہیں۔ ان مقررہ ایام میں (بالخصوص)، ہم نے انہیں جو مویشی (Cattle) عطا کئے ہیں، انہیں ذبح کرتے ہوئے ان پر اللہ کا نام لیں۔ پھر ان کا گوشت خود بھی کھاؤ اور تنگدست محتاجوں کو بھی کھلاؤ۔

29 22 ثُمَّ لۡيَقۡضُوۡا تَفَثَهُمۡ وَلۡيُوۡفُوۡا نُذُوۡرَهُمۡ وَلۡيَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ

بعد ازاں، وہ نہا دھو کر میل کچیل دور کریں، منتیں اتاریں اور مقدس و آزاد گھر کا طواف کریں۔

30 22 ذٰ لِكَ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ‌ وَاُحِلَّتۡ لَـكُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ‌ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِۙ

یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام۔ چنانچہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقدس احکام و مقامات کا احترام کرتا ہے تو اس کیلئے اس کے پروردگار کے قانون انعام و فضل کے مطابق حسنہ ہے۔ تمہارے لئے پالتو مویشی حلال کئے گئے ہیں، ان کے سوا جن کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

(اے افراد نسل انسانی!) اوثان یا بتوں کی (پرستش کی) غلاظت سے بچو! یعنی بت پرستانہ و مشرکانہ عقائد ورسوم (Idolatrous beliefs and practices) کے گھناؤنے اور عقل ربا اثرات سے بچو! نیز دروغ گوئی سے اجتناب کرو۔

31 22 حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ

(نیز غور سے سنو!) سب حنیف بن جاؤ، یعنی سب معبودان باطلہ، جیسے آزری علماء و مشائخ، اسلاف و سادات، وقت کے فرعونوں، ہامانوں، قارونوں، فرقوں، مشرکانہ عقائد و مناسک وغیرہ وغیرہ سے کٹ کر ایک اللہ تعالیٰ کے بندگان تسلیم ورضا بن جاؤ، شرک باللہ سے پاک بندے۔ یاد رکھو! جو شخص غیر اللہ کو اس کی ذات و صفات، تخلیقی فعلیت اور احکام و تعلیمات میں اس کا سہیم و معاون قرار دیتا ہے، اس کی مثال اس شخص ایسی ہے جو اوپر فضا سے گرے تو (خونخوار) پرندا سے اچک لیں یا ہوا کے جھگڑ اسے بہت دور اڑا کر برباد کردیں۔ 11

حواشی-11 اس فکر انگیز و بصیرت افروز تمثیل میں یہ اہم نکتہ مضمر ہے کہ شرک کرنے سے آدمی اپنے ارفع مقام انسانیت سے ایک تو گر جاتا ہے، دوسرے، وہ معبودان باطلہ کے ہتھے چڑھ جاتا ہے، جو اس کی ذات کو پارہ پارہ کردیتے ہیں۔ تیسرے، مشرکانہ عقائد و رسوم اسے راہ راست سے بھٹکا کر اس کی عاقبت برباد کردیتے ہیں۔

32 22 ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی متبرک نشانیوں اور مناسک کا احترام کرتے ہیں (Those who revere Allah`s Holy Symbols and Rites)، وہ ایسا دلوں کی آرزوئے ہدایت و خشیت ضلالت کی بدولت کرتے ہیں۔

33 22 لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

تم قربانی کے جانوروں سے ایک خاص مدت تک، یعنی قربانی کے دن اور وقت تک فائدہ اٹھا سکتے ہو 12، لیکن ان کی قربانی کا اصل مقام محترم و معزز خانہ کعبہ (کے قریب مقام منیٰ) ہے۔

حواشی-12 اس کا مطلب ہے کہ مادہ جانوروں کا دودھ پی سکتے اور نر اور مادہ جانوروں، اونٹوں وغیرہ وغیرہ پر سواری کر سکتے ہو۔

34 22 وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ

اصل یہ ہے کہ ہم نے ہر امت، یعنی ہر نبیؑ کی قوم کیلئے قربانی کی جگہ، یعنی رسم مقرر کی تھی تاکہ ہم نے انہیں جو پالتو مویشی عطا کئے ہیں انہیں اللہ کا نام 13 لے کر ذبح کریں۔ دیکھو! تمہارا الٰہ، یعنی معبود و حاکم اور مطاع صرف الٰہ یکتا ہے 14، لہٰذا اپنا آپ اس کے حوالے کر دو یا بندۂ تسلیم و رضا بن جاؤ اور اہل خشوع و خضوع کو 15 (دنیوی و اخروی حسنہ کی) نوید ہو!

حواشی-13 اسم کے معانی ہوتے ہیں، صفات و خواص، باسم اللہ کا مطلب ہوتا ہے: اللہ تالیٰ کی صفات کی برکات کی آرزو کے ساتھ۔-14 الٰہ یکتا کو ماننے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو چاہے کتنی برگزیدہ کیوں نہ ہو، معبود، حاکم و مطاع نہ ماننا اور نہ اسے اللہ تعالیٰ کے امور فرماں روائی، تخلیقی فعلیت، ذات و احکام اور قوانین و تعلیمات میں سہیم و معاون سمجھنا، نیز نہ اس کی پرستش و حمد کرنا اور نہ اسے پکارنا اور نہ اسے صفات الٰہیہ کا حامل ہی سمجھنا۔-15 مخبتین کا ترجمہ اہل درد و سوز بھی ہو سکتا ہے۔

35 22 الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ

وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

ان اہل درد و سوز کی صفات یہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے، یعنی ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کے قوانین مکافات عمل، سعی و اکتساب، تنذیری و معدلت، ابتلاء و فلاح وغیرہ وغیرہ کا ذکر چھڑ جائے تو ان کی خشیت سے ان کے دلوں پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور ان پر جو افتاد پڑتی ہے، اسے تحمل و بردباری اور وصلہ و پامردی سے برداشت کرتے ہیں، نیز صلوٰۃ قائم کرنے والے ہیں، یعنی صلوٰۃ کے فرائض اور تقاضے پورا کرنے والے ہیں 16 اور ہم نے انہیں جو مال و منال دیا ہے، اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔17

حواشی-16 صلوٰۃ کے تقاضوں کیلئے دیکھئے: ھود 11:87، العنکبوت 29:45، نیز المعارج 34-70:22۔

-17 اسلامی یا مسلم حکومت کو زکوٰۃ و العفو دیتے ہیں اور اہل احتیاج سے احسان یا مالی تعاون کرتے ہیں، انہیں ماعون اور قرض حسنہ دیتے ہیں، نیز قرآن حکیم پر کام کرنے، طلبہ اور مجاہدین کی مدد کرنے اور فلاح و بہبود کرنے والوں سے مالی تعان کرتے ہیں۔

36 22 وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا
لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

جہاں تک (قربانی کے) اونٹوں کا تعلق ہے، ہم نے انہیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور مناسک میں سے قرار دیا ہے۔ ان میں تمہارے لئے (دنیوی وآخروی) فوائد ہیں۔ جب وہ (قربانی Sacrifice = کیلئے) قطار اندر قطار کھڑے ہوں تو انہیں اللہ کا نام لے کر ذبح کرو۔ پھر جب وہ بے دم ہو کر اپنے پہلوئوں پر گر پڑیں تو ان کا گوشت خود بھی کھائو اور قانع لوگوں (The contented) کو بھی کھلائو جو سوال نہیں کرتے اور جو مانگنے پر مجبور ہوں، انہیں بھی کھلائو۔ اس خاطر، ہم نے انہیں تمہارے قابو میں کر دیا ہے (We have subjected them to you) تاکہ تم (ہماری نعمتوں کا) شکر بجالائو۔18

حواشی-18 اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر بجالانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی نعمت کی قدر کرنا، اس سے خود بھی استفادہ کرنا اور دوسروں کو بھی مستفید کرنا، نیز زبان و دل سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کرنا۔

37 22 لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ
سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ

اللہ تعالیٰ کو قربانی کے جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون، اسے کوئی شے پہنچتی ہے تو وہ تمہارا "تقویٰ"، یعنی تمہارا اندرانہ جذبہ محبت وآرزو مندی۔ اس مقصد کیلئے اس نے ان پالتو جانوروں کو تمہارے قابو میں کر دیا ہے، چنانچہ جیسا کہ تمہیں بتایا گیا ہے، اللہ کی تکبیر (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر) پڑھ کر انہیں ذبح کرو۔ سنو! عدل واحسان، خیر و حسنہ، فلاح و بہبود اور اصلاح معاشرہ کے کام کرنے والوں کو (دنیوی واخری حسنہ) کی نوید ہو!

38 22 اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ

اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی (دشمنوں کے مقابلے میں) مدافعت کرتا ہے، بخلاف اس کے، وہ کسی خیانت کرنے والے۔ کفران نعمت کرنے والے کو پسند نہیں کرتا (He does not like treacherous-ingrate)۔

39 22 أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ

جن مسلمانوں پر زبردستی جنگ ٹھونسی جارہی ہے، انہیں بھی دفاعی جنگ کرنے کی اس لئے رخصت دی جاتی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیاہے۔ دیکھو! اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

40 22 الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا
دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ
اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ

یہ مظلوم لوگ وہ ہیں، جنہیں بے قصور و بلاجواز اپنے گھروں سے نکالا گیاہے۔ ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارارب اللہ ہے۔19 غور کرو! اگراللہ بعض لوگوں کو دوسرے لوگوں کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے (Repel not) توراہبوں، درویشوں وغیرہ وغیرہ کی خانقاہیں (عیسائیوں کے) گرجے) (یہود کے) عبادت خانے (Synagogues) اور (مسلمانوں کی) مساجد (Mosques)، جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے (Allah`s name is abundantly extolled)، کبھی کی منہدم ہو چکی ہوتیں (Would surely have since been destroyed)

(یادرکھو!) جو لوگ اللہ کی مدد کرتے ہیں 20، اللہ تعالیٰ (اپنے قانون معدلت کے مطابق) ضرور ان کی معاونت (Succor) کرتا ہے، یقینا! وہ قوت والا۔ زور و غلبہ رکھنے والا ہے (Allah is All-Powerful- Almighty)۔

حواشی-19 ''ہمارارب اللہ ہے۔'' یہ جملہ اپنی معنویت کی گہرائی و گیرائی کے لحاظ سے اعجازات قرآن میں سے ہے۔ اس کے اثباتی معانی کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف ایک اللہ ہی ہے جو اپنے کل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کی نشو و نما اور روزی دینے، ان پر ہمیشہ بے انتہا رحم و کرم اور ان کی مغفرت کرنے، دعائیں قبول کرنے، ان کو راہ راست دکھانے، ان کو حسی۔ قلبی صلاحیتیں اور دنیوی و اخروی حسنہ سے نوازنے، ان کی حاجت روائی و مشکل کشائی اور دادرسی و دستگیری کرنے والا آقا و حاکم ہے، نیز صرف وہی ان کا مولیٰ و نصیر ہے۔ اس کے سلبی معانی کا لب لباب یہ ہے کہ ان صفات حسنہ کا مالک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کل مخلوقات کا رب صرف اللہ ہے اور سب بندے اس کے محکوم و محتاج اور دست نگر وسائل ہیں، نیز ہر انسان کا نفس مرنے کے بعد عالم برزخ میں چلا جاتا ہے، نیز دنیا اور اہل دنیا سے لا تعلق و بے خبر ہو جاتا ہے۔ وہ ان کی پکار سن سکتا ہے نہ ان کی مدد ہی کر سکتا ہے۔ علاوہ بریں، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بندے کی اطاعات و بندگی کرنا، شرک ہے، کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور فرمانروائی میں اس کا سہیم و معاون سمجھنا قرار دینا، شرک ہے۔ جو نا قابل معافی ظلم عظیم ہے۔

20- اللہ کی مدد کرنے کا مطلب ہے: اس کا دین یا نظام حیات کلی کے قیام واستحکام کرنے والوں سے جان ومال سے تعاون کرنا، نیز اہل احتیاج اور اپنے مساوی پیداواری حق یا حق معلوم سے محروم لوگوں سے احسان کرنا، ان کی آبرو مندانہ طریقے سے مدد کرنا، مجاہدین، طالبان علم اور قرآن مجید کے مبلغوں سے احسان کرنا۔

41 22 اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ

اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کلی اور بندوں کی معاونت کرنے والوں کا شعار زندگی یہ ہوتا ہے کہ جب انہیں کسی سرزمین میں آزادی و حکومت ملتی ہے تو وہ صلوٰۃ قائم کرتے 21 اور زکوۃ دیتے ہیں 22، نیز حسین و فطری 23 کام کرنے کی تاکید کرتے اور قبیح و غیر فطری کاموں 24 سے منع کرتے ہیں۔ یاد رکھو! کل امور (Affairs) کا فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ 25

حواشی-21 صلوٰۃ قائم کرنے کا مطلب ہے: قرآن و سنہ کے مطابق اس کا ادارہ قائم کرنا، مساجد میں باجماعت صلوٰۃ قائم کرنے کا احسن انتظام کرنا اور اس کے تمام فرائض ادا کرنے کے بعد اسے قائم کرنا، نیز صلوٰۃ کے کل تقاضے ادا کرنا جو قرآن حکیم کے ان مقامات میں خاص طور سے مذکور ہیں، ھود 11:87، العنکبوت 29:45، المعارج 34-70:22۔

22- ایتاء زکوۃ سے مراد ہے: قرآن و سنہ کے مطابق صاحب نصاب لوگوں کا حکومت کو ڈھائی فیصد شرح حساب سے زکوۃ دینا اور حکومت کا اپنے سرکاری ملازمین کے ذریعے ان سے زکوۃ کی رقم وصول کرنا اور بیت المال میں جمع کرنا اور اپنے مساوی پیداواری حصے یا حق معلوم سے محروم لوگوں، نیز اہل احتیاج کو زکوۃ کی رقم احسن اور آبرو مندانہ طریقے سے دینا۔ زکوۃ دراصل مسلمانوں کا معاشی نظام ہے۔ یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ زکوۃ کی طرح العفو وصول کرنا بھی حکومت کا فریضہ ہے اور العفو کا دینا ہر اس مسلمان پر فرض ہے، جس کے پاس ضرورت سے زائد مال و دولت ہو، کیونکہ ایسے منقولہ یا غیر منقولہ مال و دولت کو جمع کرکے رکھنا، حرام مطلق اور انتہائی سنگین جرم ہے (البقرۃ 2:219، الاعراف 7:199)

23- امر بالمعروف: اس کا نظام قائم کرنا بھی مسلمان حکومت کے بنیادی فرائض میں سے ہے۔ لیکن لوگوں کو حسین و فطری کاموں کی تاکید کرنا کل افراد معاشرہ پر فرض ہے۔ یہ دراصل ادارۂ تزکیہ ہے۔ اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں یا استعدادوں (Potentials) کو قوۃ سے فعل میں لانے، اخلاق کی تہذیب و تحسین کرنے اور اپنے نور ذات کی تکمیل کرنے کی ناصحانہ انداز میں تاکید کرتے رہنا۔ علاوہ بریں، لوگوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہنے کی نصیحت کرنا، نیز انہیں حکومت کو زکوۃ والعفو دینے اور لوگوں سے احسان یا مالی تعاون کرنے، انہیں قرض حسنہ اور ماعون دینے، نیز انہیں جنت کی راہ راست پر چلنے کی پند و نصیحت کرتے رہنا۔

-24 نھواعن المنکر کاادااره قائم کرنا بھی حکومت کی ذمے داری ہے، لیکن اس کی کارکردگی کو خوب سے خوبتر بنانے میں افراد معاشرہ پر حکومت سے تعاون کرنا لازم ہے۔ منکر سے قانوناً منع کرنا، حکومت کا اور زبان و قلم سے منع کرنا حکومت اور معاشرے دونوں کا فریضہ ہے۔ منکر کی اصطلاح کل سیآت پر حاوی ہے۔ مثال کے طور پر، شرک کرنا، شبیہ و بت پرستی، قبر و روضہ پرستی، سادات واسلاف پرستی، پیرو شیخ پرستی، آستانہ پرستی، فرقہ بندی و پرستی وغیرہ وغیرہ، نیز لوگوں کے انسانی حقوق، بشمول مساوی حق پیداوار غصب کرنا اور نہ دینا، بخل، بے حیائی، مال و دولت جمع کرنا، اکتناز واحتکار، سود کاری کی ہر قسم، جیسے بٹائی، کرایہ، بینکوں اور تمسکات کاری کا سود، تکذیب و دروغ گوئی، نفاق و ریاکاری، دائرۂ اسلام میں نیمے دروں، نیمے بروں رہنا، نیز جو کہنا اس پر عمل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

-25 للہ عاقبۃالامور: اس ارشاد ربانی میں یہ اصل الاصول مضمر ہے کہ ہر متنازعہ معاملے کا فیصلہ کرانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حسن کلام آخر سے رجوع کرنا چاہیئے، کیونکہ صرف وہی فیصلہ کرنے کا مجاز ہے اور اس کے فیصلے کو حرف آخر اور قول فیصل ماننا لازم ہے۔

42 22 وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ

(اے پیغمبر آخرؐ!) اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے (Deny you) ہیں، (تو یہ کوئی نئی بات نہیں، آپ سے پہلے بھی) نوحؑ کی قوم اور عاد اور ثمود (کی قومیں اپنے نبیوںؑ کو) جھٹلا چکی ہیں۔

43 22 وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ

نیز قوم ابراہیمؑ اور قوم لوطؑ بھی (انہیں جھٹلا چکی ہیں)۔

44 22 وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ

اور اہل مدین نے (حضرت شعیبؑ کو) اور (فرعون کی قوم نے حضرت) موسیٰؑ کو جھٹلایا تھا۔ لیکن میں (اپنے قانون تعجیل وامہال کے مطابق) انہیں ڈھیل دیتا رہا (تاکہ وہ ایمان لے آئیں، لیکن وہ باز نہ آئے تو) پھر میرے قانون مکافات عمل نے ان پر گرفت کی۔ دیکھو! اس کا عذاب کتنا بھیانک تھا۔

45 22 فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ

مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ

غور کرو کہ ہم نے (اپنے قوانین مکافات عمل، معدلت، خسران، تعجیل وامہال، سعی واکتساب کے مطابق) بہت سی بستیوں کو برباد کر دیا کہ ان کے رہنے والے ظالم تھے، یعنی اپنے اور دوسروں کے بنیادی حق غصب وسلب کرنے والے تھے۔ وہ بستیاں اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور بہت سے کنویں اور فلک بوس ایوان اجاڑ پڑے ہیں۔

46 22 اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَا اَوْ اٰذَانٌ

يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ

یا ان لوگوں نے اس سرزمین میں سیاحت بالحق نہیں کی کہ (ان المناک مناظر کے مشاہدے سے) ان کے دل ودماغ ایسے عبرت پذیر وفعال ہو جاتے کہ ان کی بدولت ادراک حقائق کر سکتے (Could comprehend the facts) اور کان حق نیوش ہو جاتے۔ اصل یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ دل ودماغ جو سینوں میں ہیں، وہ بے نور وبے بصر ہو جاتے ہیں

47 22 وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ

ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ آپ سے عذاب کیلئے جلدی مچا رہے ہیں، یعنی کہتے ہیں کہ جس عذاب کی ہمیں وعید دی جاتی ہے اسے جلد لا کر دکھاؤ تو مانیں۔ (یاد رکھیں!) اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا (عذاب ضرور آئے گا، مگر اپنے وقت

پر، اور یاد رکھو کہ وقت یا زمانے کی حیثیت اضافی ہے)۔ چنانچہ تیرے رب کے نزدیک ایک "یوم" یا دن تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

48 22 وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ

غور سے سنو! کتنی ہی آبادیوں (Populations) کو ہم نے (اپنے قانون امہال کے مطابق، اپنی اصلاح کرنے کیلئے) مہلت دی، لیکن وہ ظلم شعار تھیں، یعنی اپنے اور دوسروں کے انسانی حقوق غصب وسلب کرنے والی تھیں۔ (جب انہوں نے مہلت سے فائدہ

نہ اٹھایا تو) ہم نے (اپنے قوانین مجازات و تعجیل اور سعی واکتساب کے مطابق) انہیں شکنجے میں کس لیا۔ یاد رکھو! سب (بنی نوع انسان کے سفر زندگی) کی آخرل منزل (Last destination) میرے پاس ہے۔26

حواشی-26 بشمول انسان ہر چیز دنیا میں سفر میں ہے، بظاہر وہ ساکن دکھائی دیتی ہے۔ جہاں تک انسان کا تعلق ہے، وہ مسلسل سفر کر رہا ہے اور اس کی منزل آخر دار الآخرت اور پڑاؤ عالم برزخ ہے۔

49 22 قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ

(اے پیغمبر آخرؐ!) آپ اعلان کر دیں کہ اے بنی نوع انسان! میں (تمہارے رب کی طرف سے) تمہارے لئے کھلم کھلا تنبیہ کرنے والا (Warner) ہوں۔

50 22 فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

لہٰذا جو لوگ ایمان 27 لائے اور انہوں نے حسنات اکتساب 28 کیں، ان کیلئے مغفرت 29 اور حسین وآبرو مندانہ رزق ہے۔30

حواشی-27 اصطلاح قرآن میں ایمان کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کی توحید الوھیت و ربوبیت، اس کی کتابوں، رسولوںؑ، نبیوںؑ، ملائکہ و روح اور آخرت پر ایسا یقین رکھنا، جس میں اضطراب و شک کی آمیزش نہ ہو۔

-28 اعمال صالحہ کا ثمرہ حسنات ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے، اعمال سوء کا نتیجہ سیآت ہوتا ہے۔

-29 مغفرت کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ کا سیآت کا محو کرنا اور ان سے اپنے بندوں کو تحفظ فراہم کرنا۔

-30 رزق کریم: مؤمنوں اور صالح لوگوں کو اس دنیا میں جمالیاتی ثروت (Aesthetic riches)، حسنہ، حیات طیبہ اور حلال وآبرو مندانہ روزی دی جائے گی اور جنت میں الہٰ جمیل و رب عاشق کی رحیق مختوم اور دیگر حسین و لذیذ اور شیریں و جانفزا نعمتیں دی جائیں گی۔

51 22 وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

بخلاف اس کے، جو لوگ ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات کا بطلان کرنے کی سعی و جہد کرتے رہتے ہیں، وہ دوستداران آتش جہنم میں (یعنی وہ چونکہ سمندر سرشت ہوتے ہیں، اس لئے انہیں آتش جہنم میں رکھا جائے گا)۔

52 22 وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

(اے پیغمبر آخرؐ!) ہم نے آپ سے پہلے جو رسولؐ اور نبیؐ بھی بھیجا تو وہ (اللہ تعالیٰ کے دین یا نظام حیات کلی کے قیام واستحکام یا اس کی تبلیغ کا منصوبہ بنانے کی) آرزو کرتا تو شیطان (عداوت انسانی کی بناء پر) ضرور اس میں وسوسے اور خدشے پیدا کرنے کی کوشش کرتا (تاکہ وہ نبیؐ یا رسولؐ اپنا منصوبہ ترک کر دے)، لیکن اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسوں کو محو کر دیتا (Wipe out) اور اپنے قوانین واحکام کو ثبات واستحکام (Stability and firmness) بخشتا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کل اشیاء کا علم کلی رکھنے والا۔ دانائے کل اور اپنے امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔

53 22 لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ

اس میں مصلحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسے کو ان لوگوں کیلئے وجہ آزمائش بنائے، جن کے دل روگی ہیں 31، اور جن کے دل سخت ہو چکے ہیں (یعنی ان میں عبرت ونصیحت پذیری کی استعداد مفلوج ہو چکی ہے)۔ دیکھو! ظالم پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

حواشی-31 قلب مستوجب امراض ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے، جمالیات قرآن حکیم کی روشنی میں، فیروز سنز، لاہور، کراچی، ص 126 بعد۔

54 22 وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اور اس میں یہ حکمت تھی کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے، انہیں علم الیقین ہو جائے کہ یہ (قرآن مجید) تیرے رب کی تنزیل بالحق ہے 32، لہٰذا وہ اسے تسلیم بالیقین کر لیں اور ان کے دل اس کے حضور عجز وانکسار سے جھک جائیں۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو دنیوی واخروی حسنہ کی راہ راست پر لگا دینے والا ہے۔

حواشی-32 تنزیل بالحق: اس کا مطلب ہے کہ رب رحمٰن نے قرآن حکیم کو اپنے جمالیاتی شاہکاروں کیلئے افادی و غایتاتی اقدار کے ساتھ نازل کیا ہے۔

55 22 وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ
يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ

کفر شعار لوگ قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونے کے بارے میں شک و شبہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ ان پر آن رستاخیز (Hour of disaster) دفعتاً آجائے یا روز یاس کلی (Utter despair) کا عذاب ان پر ٹوٹ پڑے۔

56 22 اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

روز (قیامت) فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ کل بنی نوع انسان کے (موحدانہ و مشرکانہ عقائد کے) درمیان فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ جو لوگ ایمان والے ہوں گے اور انہوں نے اکتساب حسنات کیا ہوگا، وہ حسین نعمتوں سے معمور باغات بہشت میں ہوں گے۔

57 22 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

لیکن جو لوگ کفر کرتے اور ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات کی تکذیب کرتے رہے تو انہیں (اللہ کے قوانین مجازات، سعی و اکتساب، احترام آرزو کی رو سے) ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔

58 22 وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا
حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

یاد رکھو! جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، پھر قتل کئے گئے یا مر گئے تو انہیں یقیناً حسین رزق دیا جائے گا۔ 33 یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کیلئے بہترین رزق دینے والا ہے۔

حواشی-33 رزقاً حسنا: خوبصورت و نظر افروز، سرور انگیز و جانفزا نعمتیں، یعنی جنت قرۃ العین کی کل نعمتیں، خصوصاً ناظور حیات کی ہم نظری و ہم کلامی کی رحیق مختوم وغیرہ وغیرہ۔

59 22 لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ

اللہ تعالیٰ انہیں رہنے کیلئے ایسی جگہ، یعنی جنت القرۃ العین میں ضرور داخل کرے گا، جو انہیں مرغوب و دلپسند ہو گی۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کلی رکھنے والا۔ صاحب عقل و دانش ہے۔ 34

حواشی-34 حلم کے معانی بردباری کے علاوہ عقل و دانش کے بھی ہوتے ہیں (لسان، تاج وغیرہ وغیرہ)۔

60 22 ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ

ہو گا ایسا ہی جیسا بیان ہوا ہے۔ بہر حال، (اللہ تعالیٰ کا قانون معدلت یہ ہے) کہ جس شخص کو جس قدر ایذا پہنچائی گئی ہو، اسے (ستمگر کو) اسی قدر اذیت دینے کی رخصت ہے۔ لیکن اگر اس پر پھر ستم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس (مظلوم) کی ضرور مدد کرے گا۔ ویسے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (رحمٰن و رحیم ہے، اس لئے) معاف کرنے والا۔ سیآت محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔

61 22 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ

یہ اللہ تعالیٰ کا قانون طبیعی و مابعد الطبیعی ہے کہ وہ سیاہ رات کو روز روشن میں بدلتا (Emerges into) اور روز روشن کو شب تاریک میں بدلتا رہتا ہے۔ 35 لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ (مدبر الامور ہے اور) سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ دیکھنے والا (Seer) ہے۔

حواشی-35 اس آیۂ بصیرت افروز میں یہ اصل الاصول مضمر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون احترام آرزو کے مطابق) بنی نوع انسان کو چونکہ فکر و تعقل اور ارادہ و عمل کی آزادی ودیعت کی ہے، لہٰذا دنیا میں ایمان و کفر، توحید و شرک اور عدل و ظلم کے ادوار آتے جاتے رہیں گے، لیکن یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ مدبر الامور بھی ہے اور ان انقلابات پر نظر رکھتا اور مظالم کا مداوا کرتا رہتا ہے۔

62 22 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ هُوَ الۡبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ

هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ

یہ سب کچھ وہ اس لئے کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہے وہی قائم بالذات سچ (Truth-in- Himself) ہے (یعنی حقیقی معبود ہے)۔ بخلاف اس کے، یہ (مشرک) جن کو پکارتے ہیں، وہ سب جعلی، مجہول اور فانی ہیں (یعنی معبودان باطلہ ہیں)۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ ہی ہے جو عالی مرتبت (Exalted) سب سے بڑا (Great) ہے۔

63 22 اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصۡبِحُ الۡاَرۡضُ مُخۡضَرَّةً ؕ اِنَّ

اللّٰهَ لَطِيۡفٌ خَبِيۡرٌ

(اے انسان!) کیا تو غور کی نظر سے نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ اوپر فضا سے پانی برساتا ہے تو (خشک زرعی) زمین سر سبز و شاداب ہو جاتی ہے (یہ تخلیقی فعلیت اس واقعیت کا ثبوت ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں پر) لطف و کرم کرنے والا۔ 34 جملہ مادی و غیر مادی اشیاء کی کل معلومات رکھنے والا ہے۔ حواشی۔ لطیف کے معانی اسرار و رموز جاننے والے اور باریک بین کے بھی ہوتے ہیں۔

64 22 لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور اس کے کل بندوں کے استفادہ 37 کیلئے ہے، کیونکہ جہاں تک خود اللہ تعالیٰ کا تعلق ہے، وہ تو مستغنی و بے نیاز ہے۔ ستودہ صفات و لائق حمد و ستائش بھی ہے اور اس کی حمد و ثنا ہوتی رہتی ہے۔ حواشی۔
37 اس آیۂ بصیرت افروز میں یہ معاشی اصول مضمر ہے کہ اس کائنات کی کل نعمتوں کا مالک ایک اللہ تعالیٰ ہے اور اس نے یہ نعمتیں اپنے کل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے استفادے کیلئے پیدا کی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے کوئی شخص بھی اس کا مالک نہیں، بلکہ امین مستفید ہے، لہٰذا کوئی فرد یا افراد ان نعمتوں کو جمع و ذخیرہ کر کے نہیں رکھ سکتے۔ ایسا کرنے والا حق انسانی کا غاصب اور ظالم و مجرم ہے۔

65 22 اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَـكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ وَالۡـفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ؕ

وَيُمۡسِكُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَى الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ

کیا تم غور کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ زمین میں پیدا کیا ہے، تمہارے قبضہ اختیار میں کر دیا ہے (Has made subservient to you، تاکہ تم اس سے استفادہ کرو)، نیز کشتیاں اور جہاز بھی جو اس کے قانون طبیعی کے مطابق دریاؤں اور سمندروں میں چلتے (Sail) ہیں (تاکہ تم بیرونی ممالک سے تجارت کرو اور نفع کماؤ)، نیز وہی اجرام فلکی (Celestial bodies) کو تھامے ہوئے تاکہ وہ زمین پر نہ گریں، مگر ایسا اس کے اذن، یعنی قوانین طبیعی و تدبیری کے مطابق ہو سکتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان پر از بس لطف و شفقت کرنے بے حد ترس کھانے، در گزر کرنے اور رجوع کرنے والا ہے۔

66 22 وَهُوَ الَّذِىٓ اَحۡيَاكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَـكَفُوۡرٌ

یاد رکھو کہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زندگی دی (جو غیر مترقبہ نعمت عظمیٰ ہے)، پھر وہی تمہیں موت دے گا۔ پھر (آخر میں) وہی تمہیں زندہ کرے گا (He will bring you back) ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے یعنی نہ تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے اور نہ اپنے منعم کی)۔

67 22 لِـكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَكًا هُمۡ نَاسِكُوۡهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الۡاَمۡرِ وَادۡعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسۡتَقِيۡمٍ

(اے رسولؐ!) ہم نے ہر امت یا ہر ایک ہم مشرب قوم (Community of the same creed) کیلئے ایک طریق عبادت مقرر کیا ہے، جس کی انہوں نے پابندی کرنی ہے، لہٰذا انہیں آپ کے طریق عبادت کے بارے میں جھگڑا نہیں کرنا چاہئے۔ آپ لوگوں کو اپنے رب کی طرف آنے کی دعوت دیتے رہیں، اس لئے کہ آپ ہر حال میں حقیقی منزل مقصود کی راہ راست پر ہیں۔

68 22 وَاِنۡ جَادَلُوۡكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

اگر باوجود اس کے، وہ آپ سے بحث و نزاع کریں (Wrangle with you)، تو آپ انہیں جتا دیں کہ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

69 22 اَللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ

اللہ تعالیٰ روز قیامت ان تمام امور کا فیصلہ کر دے گا، جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔

70 22 اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِىۡ كِتٰبٍ‌ ؕ اِنَّ ذٰ

لِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ‏

(اے بنی نوع انسان!) کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز (اور واقعہ) کو جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے دفتر (ریکارڈ) میں محفوظ ہے اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کیلئے سہل ہے۔

71 22 وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّمَا لَـيۡسَ لَهُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ

وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ نَّصِيۡرٍ‏

دیکھو! یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کی پرستش یا پوجا پات کرتے ہیں، جن کی الوھیت کی اس نے کوئی سند (Warrant) نازل نہیں کی اور نہ ان (کے احوال وظروف) کا انہیں علم ہی ہے۔ دیکھو! (یہ ظالم 38، یعنی مشرک ہیں اور قیامت کے روز) مشرکوں کا کوئی مددگار (یعنی سفارشی اور بچانے والا) نہ ہوگا۔

حواشی-38 ظالم سے مراد مشرک ہیں۔ مشرک ایک تو اللہ تعالیٰ کی صفات الوھیت وربوبیت کے بارے میں ناانصافی کرتے ہیں اور دوسرے شرک کرنے سے اپنی ذات کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں اور تیسرے یہ کہ اپنے آپ کو اہل نار بناتے ہیں۔ ظاہر ہے اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے۔

72 22 وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الۡمُنۡكَرَ‌ ؕ

يَكَادُوۡنَ يَسۡطُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ‌ؕ قُلۡ اَفَاُنَبِّئُكُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰ لِكُمۡ‌ ؕ اَلنَّارُ ؕ

وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ

(اے رسولؐ!) جب ہماری آیات، یعنی تعلیمات، قوانین واحکام، ان کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو آپ کفر شعار لوگوں کے چہروں پر کراہت (Repugnance) کے آثار پہچان لیتے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ ان پر ٹوٹ پڑیں (May assault them) جو ہماری آیات ان کو سناتے ہیں۔

انہیں بتادیں، کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ اذیت ناک چیز کی خبر دوں؟ اور وہ جہنم ہے، جس کی وعید اللہ تعالیٰ نے کفر شعار لوگوں کو دے رکھی ہے۔ دیکھو! ان کے سفر زندگی کی آخری منزل بڑی بھیانک (یعنی جہنم) ہو گی۔

73 22 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُوا۟ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُوا۟ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ

اے بنی نوع انسان! (تمہارے لئے) ایک مثال (Parable) بیان کی جاتی ہے۔ اسے غور کے کانوں سے سنو! اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم جن (خود ساختہ معبودوں) کو پکارتے (Invoke) ہو، انہوں نے ایک مکھی تک تخلیق نہیں کی۔ اگر یہ سب اکٹھے ہو کر ایسا کرنا چاہیں تو تب بھی اسے پیدا نہ کر سکیں۔ پھر اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے۔ کتنے لاچار وضعیف (Helpless and feeble) ہیں مانگنے والے (The seeker) اور وہ بھی جن سے مانگتے (The sought) ہیں۔

74 22 مَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت نہیں پہچانی 39، جیسی پہچاننے کا حق تھا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہایت زور آور (Almighty)۔ صاحب سطوت و صولت ہے۔

حواشی-39 کفر شعار لوگوں کو اگر اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ، مثلاً اس کی الوھیت و ربوبیت، عظمت و کبریائی، عزت و قدرت، جباری و قہاری، جمال و جلال وغیرہ وغیرہ کا عرفان ہوتا تو وہ اسے چھوڑ کر اپنے خود ساختہ معبودوں کو حاجت روائی و مشکل کشائی، کشادگی رزق و استمداد کیلئے ہرگز نہ پکارتے۔

75 22 ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ ٱلنَّاسِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ

(یہ اس کی سنت حسنہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ ملائکہ میں سے رسول یا پیغام رساں (Message-bearers) چن لیتا ہے، اسی طرح انسانوں میں بھی۔ لیکن وہ (خود) سب کچھ سننے والا... سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

76 22 يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ

اسے (اللہ کو) اس کا بھی علم ہے جو لوگوں کے سامنے ہے، یعنی انہیں پیش آنے والا ہے، اور اس کا بھی جو ان کے پیچھے ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو لوگوں کے حال، مستقبل اور ماضی سب کا علم ہے اور کل معاملات، فیصلے کیلئے، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جائیں گے۔

77 22 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ارۡكَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۩

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے رب کے حضور رکوع کرو، سجدہ کرو اور اس کے احکام پر عمل اور خیر و حسنہ کے کام کرو تاکہ خوف و حزن کی آگ سے محفوظ رہنے اور دنیوی و اخروی حسنہ پانے میں کامیاب ہو سکو۔

78 22 وَجَاهِدُوۡا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ‌ ؕ هُوَ اجۡتَبٰٮكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ‌ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ‌ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ‌ ۖۚ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ

(مسلمانو! اللہ کی راہ میں ایسی سعی و جہد کرو جیسا سعی و جہد کرنے کا حق ہے، یعنی ظالم اسلام کے قیام و بقا کیلئے تن، من، دھن کے ساتھ حتیٰ المقدور مساعی جمیلہ کرنا، تم پر لازم ہے۔ (اس لئے کہ) اس کام کیلئے اس نے تمہیں منتخب کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ دین یا اپنے نظام حیات کلی کے معاملے میں تم پر بار گراں نہیں ڈالتا۔ یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے۔ اس (اللہ) نے پہلی کتابوں میں بھی اور اس کتاب (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلمان 40 رکھا ہے تاکہ پیغمبر آخرؐ تمہارے معلم 41 بنیں اور تم بنی نوع انسان کے معلم بنو۔ چنانچہ تم نظام صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ کا نظام بھی قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ (قرآن مجید کے وسیلے سے) اپنا رابطہ استوار رکھو! وہی تمہارا مولیٰ، یعنی دوست و سرپرست ہے، دیکھ! وہ کتنا حسین سرپرست اور کتنا حسین مددگار ہے۔

حواشی-40 قرآن حکیم کی اصطلاح میں ''مسلمان'' کا مطلب ہے بندۂ تسلیم و رضا۔-41 شاہد کے یہ معانی بھی ہیں: دوسروں کو اپنے علم سے آگاہ کرنے والا (لسان، تاج العروس، المحکم)۔

سورہ المومنون بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 23 قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

یقیناً مؤمن خوف و حزن کی آگ سے محفوظ رہنے اور دنیوی و اخروی حسنہ 1 پانے میں کامیاب ہو گئے، یعنی کامیاب ہو جاتے ہیں۔

حواشی-1 دنیوی حسنہ کے معانی ہیں: ہر حسین و مسرت انگیز نعمت، جیسے حیات طیبہ و طمانیت قلب اور امن و سلامتی وغیرہ وغیرہ جبکہ اخروی حسنہ سے مراد جنت قرۃ العین اور اس کی حسین نعمتیں ہیں۔

2 23 الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ

جو اپنی صلوٰۃ یا نماز میں پیکر عجز و نیاز بنے رہتے ہیں۔2 حواشی-2 ان کے دلوں میں قوانین الٰہیہ کی رجا و خشیت ہوتی ہے، لیکن ریا کاری ہوتی ہے نہ بے چینی اور نہ عجلت و نخوت ہی۔

3 23 وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ

نیز اسلام کے خلاف بالخصوص طنزیہ گفتگو اور ہر قسم کی لایعنی، ناشائستہ باتیں اور کلام سننے اور دیکھنے سے اعراض یا کنارہ کشی کرتے ہیں۔

4 23 وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ

اور وہ نظام زکوٰۃ کے قیام و بقا اور احسن طریقے سے چلانے کے سلسلے میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔

5 23 وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ

علاوہ بریں، وہ اپنے جنسی اعضا یا عورات (Private parts) کی ناجائز نمود و نمائش اور لمس و استعمال کے معاملے میں نہایت محتاط ہوتے ہیں، لہٰذا وہ ایسا ہرگز نہیں کرتے۔

6 23 اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ

لیکن اس حکم سے ان کی بیویاں اور وہ جنگی اسیر عورتیں جو مجاہدوں کی تحویل اور نکاح میں آجائیں، مستثنیٰ ہیں، لہٰذا ان سے جنسی اختلاط کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور نہ وہ موردِ الزام ہی ہوں گے (Will not be blame-worthy)۔

7 23 فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ

لیکن ان کے علاوہ، اگر وہ دوسری عورتوں سے التفات کرنا چاہیں تو وہ حد سے تجاوز کرنے والے (Transgressors) ہوں گے۔

8 23 وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ

علاوہ بریں، اپنی امانتوں 3 (Trusts) اور وعدوں 4 (Pledges) کا پاس واحترام کرنا، ان کا شعار ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر، وہ نہ تو امانت میں خیانت کرتے ہیں اور نہ وعدہ خلافی ہی کرتے ہیں۔

حواشی-3 امانت کی متعدد اقسام ہیں، جیسے روپیہ پیسہ، اثاثہ، منقولہ و غیر منقولہ جائیداد، کوئی بچہ، بچی، کوئی راز کی بات، خط یا دستاویز وغیرہ وغیرہ۔

-4 عہد: دینی بھی ہوتا ہے، جیسے کلمہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے قول و قرار (Covenant_ کرنا اور اقتصادی، معاشی، عائلی، سیاسی، عسکری وغیرہ وغیرہ بھی ہوتا ہے۔

9 23 وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

مؤمنوں کی یہ بھی صفت ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں، یعنی ایک تو وہ پنج وقت باجماعت صلوٰۃ قائم کرنے میں بڑے محتاط ہوتے ہیں اور دوسرے، وہ صلوٰۃ کے تمام فرائض اور تقاضے پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہی قرآن حکیم کی نظر میں حقیقی مصلین یا نمازی ہیں۔ 5

حواشی-5 صلوٰۃ کے تقاضے اور انہیں پورا کرنے والے نمازیوں کیلئے دیکھئے المعارج 34-22:70، نیز، ھود 87:11 اور العنکبوت 45:29۔

10 23 اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ

مؤمن ہی (زمین کے حقیقی 6) وارث (Rightful inheritors) ہیں۔ حواشی-6 اس ترجمے کی اساس یہ آیت بصیرت افروز ہے: ان الارض یرثھا عبادی الصلحون (الانبیاء 15:21)۔

11 23 الَّذِيۡنَ يَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ‌ؕ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ

ان مؤمنوں (یا مثالی انسانوں ہی کو الفردوس 7 ورثے میں ملے گا، یعنی رفیع ترین اور نہایت خوبصورت جنت، وہ اس میں حیات جاوداں بسر کریں گے۔

حواشی-7 تفسیر بیضاوی، الزمخشری: اساس۔ اس بناء پر الفردوس کو قرآن عظیم کا مثالی شہر (Ideal city) (کہیں تو بیجا نہ ہو گا۔ اسی طرح مؤمن کی مذکورہ بالا صفات ثمانیہ (آٹھ صفات) کی بناء پر اسے قرآن مجید کا مثالی انسان (Ideal man) کہنا چاہیئے۔

12 23 وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ

دیکھو! ہم نے انسان کی تخلیق گیلی مٹی کے جوہر سے کی 8 (Look! We created man from the quintessence of wet clay)۔

حواشی-8 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وجعلنا من الماء کل شیء حی (الانبیآء 30:21): اور ہم نے ہر جاندار (Living) چیز پانی سے پیدا کی۔

چنانچہ انسان کی تخلیق کی ابتداء پانی میں ہوئی تھی، جس کے نیچے زمین تھی۔ وہاں انسان کی شکلیں اس طرح بدلتی رہیں جس طرح شکم مادر میں بدلتی ہیں اور وہ زمین کی طرح طرح کی پیداوار کا جوہر کھاتا، ارتقاء کرتا پانی سے خشکی پر آیا اور دو پاؤں پر چلنا سیکھا تو اس نے راست قامت بشر کی صورت اختیار کر لی۔ اس آیت میں بالخصوص اور اگلی آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیقی فعلیت کی طرف بصیرت افروز اشارے کئے ہیں۔ انسان کی تخلیق سے متعلق مفصل بحث کیلئے دیکھئے مترجم کی کتاب سرگذشت فلسفہ، حصہ اوّل ص 382 بعد۔

اگرچہ اگلی آیات بھی صیغہ ماضی میں ہیں، لیکن محل کے مطابق قرآن مجید کا ماضی سے حال و مستقبل کا زمانہ مراد لینا اس کا حسن اسلوب ہے، اس لئے اس کا ترجمہ فعل حال میں کرنا انسب واصح ہو گا۔

13 23 ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ

پھر اسے نطفے کی شکل میں ایک محفوظ و مضبوط جگہ (رحم) میں رکھتے ہیں۔

14 23 ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ

پھر نطفے کو علقہ یا خون کے لوتھڑے (A clot of congealed blood) میں تبدیل کرتے ہیں۔ پھر اس لوتھڑے کو جنین کی سی شکل (An embryonic lump) دیتے ہیں۔ پھر اس لوتھڑے کو ہڈیوں (bones) کا ڈھانچہ بناتے ہیں۔ بعد ازاں، ان ہڈیوں پر گوشت کی تہ چڑھاتے ہیں۔ پھر اسے بالکل دوسری طرح کی مخلوق (Creature، یعنی بشر) کی شکل میں متشکل کر دیتے ہیں۔ بلاشبہ، اللہ تعالیٰ بڑا ہی متبرک اور برکت دینے والا، حسین ترین و اکمل خالق 9 ہے۔

حواشی-9 زیر نظر آیات میں یہ از بس اہم نکتہ مضمر ہے کہ جس طرح بچہ شکم مادر میں ایک نطفہ ہوتا ہے، پھر مختلف شکلیں بدلتا، بشر کی صورت اختیار کرتا ہے، کچھ اسی طرح انسان اپنے آغاز آفرینش میں ایک نفس سے مختلف شکلیں اختیار کرتا ہوا، بالآخر راست قامت کی بشر کی شکل میں نمودار ہوا تھا۔ اس سے یہ بھی استنباط کر سکتے ہیں کہ انسان یا آدم جنت سماوی میں نہیں، اس دنیا میں پیدا ہوا تھا۔

15 23 ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ

بعد ازاں، تم سب نے بالآخر مرنا 10 ہے (کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون طبیعی ہے، جو غیر مبدل اور اٹل ہے اور اس سے کوئی بشر مستثنیٰ نہیں)۔

حواشی-10 اس آیۂ تنذیری سے ان افراد اور فرقوں کو عبرت حاصل کرنا اور توبہ کرنا چاہئے جو اپنے پیغمبروںؑ اور بزرگوں وغیرہ وغیرہ کو ان کی موت کے بعد بھی اسی طرح زندہ خیال کرتے ہیں جیسے وہ دنیا میں تھے، اس لئے انہیں استمداد کیلئے پکارتے ہیں۔

16 23 ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ

پھر مرنے کے بعد، آخر کار تم سب روز قیامت زندہ اٹھائے جاؤ گے۔ 11

حواشی-11 اس ارشاد الٰہی کا مقصود انسان میں اس اصل عظیم کا یقین پیدا کرنا ہے کہ انسان کی نشاۃ ثانیہ صرف قیامت کے روز ہو گی، پہلے نہیں ہو گی، نیز اس ارشاد کا مقصد ان تمام باطل اور قرآن مجید کی نفی کرنے والی روایات اور عقائد کا بطلان کرنا ہے، جس

کی رو سے منکر اور نکیر فرشتے مردے کو قبر میں دوبارہ زندہ کرتے اور ان سے سوال جواب کرتے ہیں یا اسراء کی رات یا شب معراج قریب قریب ایک لاکھ بیس ہزار انبیآءؑ نے بیت المقدس میں پیغمبر اعظم و آخر ﷺ کی امامت میں صلوٰۃ قائم کی تھی یا دنیا میں جہاں بھی مجلس میلاد منعقد ہوتی ہے، چاہے بیک وقت سینکڑوں مجالس میلاد منعقد ہوں، وہاں نبی اکرم ﷺ بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں۔

17 23 وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ

(اے بنی نوع انسان!) غور کرو کہ ہم نے تمہارے اوپر سات اوپر تلے اجرام فلکی (One upon another, seven heavenly bodies) تخلیق کئے ہیں اور ہم اپنی تخلیقات (Creations) سے غافل یا بے پروا (Heedless) نہیں 12 (کیونکہ ہماری ذرا سی غیر ممکن غفلت سے ان کا درہم برہم ہو جانا ناگزیر ہے)۔

حواشی-12 اس میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق و حکیم بھی ہے، قیوم اور مدبر الامور بھی۔

18 23 وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ

دیکھو! ہم اوپر فضا سے ایک موزوں مقدار میں (in due measure) پانی برساتے ہیں۔13 پھر اسے زمین میں جمع رکھتے ہیں (تاکہ تم اسے اپنی ضرورت کے مطابق بعد میں بھی استعمال کرتے رہو)۔ یاد رکھو! ہم اس پانی کو سلب کر لینے پر قدرت کاملہ رکھتے ہیں (اگر ہم ایسا کریں تو تم پانی، ارضی پیداوار اور ان کے ساتھ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو)۔

حواشی-13 اگر بارش کا اربوں ٹن پانی کسی جگہ یک لخت آ گرے تو انسانوں سمیت سب چیزوں کو ہلاک و تباہ کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ بارش قطرہ قطرہ مناسب مقدار میں ہوتی ہے۔

19 23 فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ

چنانچہ اس باران (رحمت) سے ہم تمہارے نخلستان (Palm gardens) اور تاکستان یا انگوروں کے باغات (Vineyards) اگاتے ہیں، جن میں کثرت سے میوے ہوتے ہیں اور تم ان میں سے خورد و نوش کرتے ہو۔

20 23 وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ

نیز (بارش کے ذریعے) وہ درخت بھی جو طور سینا (Mount sinai) میں اُگتا ہے (یعنی زیتون کا درخت)۔ اس میں روغن (Oil) بھی ہے اور (خوش ذوق) کھانے والوں کیلئے خوش ذائقہ سالن (Relish) بھی فراہم کرتا ہے۔

21 23 وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا
مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ

غور کرو کہ تمہارے لئے چار پایوں (Cattle) میں بھی عبرت، یعنی کایا پلٹ کر دینے والی نشانی ہے۔ ہم ان کے پیٹوں میں سے تمہیں مشروب (Drink، یعنی دودھ) پلاتے ہیں، نیز ان میں تمہارے لئے اور بھی کثیر فوائد (Numerous benefits) ہیں۔ علاوہ بریں، ان میں سے بعض کا تم گوشت بھی کھاتے ہو۔

22 23 وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ

علاوہ بریں، تم (خشکی میں) ان پر اور (بحر و دریا میں) کشتیوں اور جہازوں میں سواری، یعنی سفر کرتے ہو۔14

حواشی-14 زیر نظر آیات (12 تا 22) میں رب عاشق نے اپنے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کی توجہ اپنی اعجازی و جمالیاتی اور افادی و غایتاتی تخلیقی فعلیت (Creative activity) کی طرف مبذول کرائی ہے۔ مقصود یہ ہے کہ انسان کی اس معجزاتی تخلیقات (Miraculous creations) میں تفکر بالحق کرے تاکہ اس میں نفسیاتی۔ جمالیاتی لمحہ (Psycho-aesthetic moment) پیدا ہو اور اس کی کایا پلٹ ہو جائے اور وہ اللہ جل شانہ کی قدرت و جلالت اور الوھیت و ربوبیت پر ایمان لے آئے۔ قرآن کے مثالی انسانوں، یعنی مؤمنوں اور رب کریم کی معجزاتی تخلیقات کے ذکر کے بعد اب بدترین مخلوق، یعنی کافروں کا بیان شروع ہوتا ہے:

23 23 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

اصل یہ ہے کہ ہم نے نوح کو (رسولؑ بنا کر) اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو دعوت دی کہ تم صرف ایک اللہ کی بندگی اور اس کے احکام پر عمل کرو۔ (یاد رکھو!) اس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود و حاکم (Deity) نہیں۔ کیا تم کجروی چھوڑ کر راہ راست اختیار نہیں کرو گے؟

24 23 فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ

(حضرت نوحؑ کی دعوت توحید سن کر) اس کی قوم کے سردار (Chieftains)، جنہوں نے دعوت توحید ماننے سے انکار کیا، لوگوں سے کہنے لگے کہ یہ اس کے سوا کچھ نہیں کی کہ تمہاری طرح ہی کا بشر (Mortal human being) ہے اور تم پر فوقیت وسطوت حاصل کرنے کا خواہشمند ہے۔ ذرا سوچو تو سہی! اگر اللہ، رسول بھیجنا چاہتا تو فرشتے اتار دیتا۔ ہم نے اپنے اگلے آباؤ اجداد (Forbearers of old) سے ایسی کوئی بات نہیں سنی (جو نوحؑ کہتا ہے)۔

25 23 اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ

وہ فقط ایک ایسا شخص ہے جسے جنون ہو گیا ہے (Is surely possessed)، تم کچھ مدت دیکھو کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

26 23 قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ

نوحؑ نے دعا مانگی: "پروردگارا! میری مدد فرما، کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے" (Because they have denied me)۔

27 23 فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ

اس پر ہم نے اس کی طرف وحی کی (Inspired in him) کہ ہماری نظر یا نگرانی (Guidance) میں اور ہماری وحی (Inspiration) کے مطابق کشتی بناؤ۔ پھر جب ہمارے حکم کے نافذ ہونے کا وقت آئے اور زمین کے سوتے پھوٹ پڑیں

(Waters gush forth in torrents over the face of the earth) تو اس کشتی میں ہر (ضرورت کے) جانور کے نر اور مادہ کا ایک ایک جوڑا رکھ لو اور اپنے پیروکاروں 15 کو بھی سوار کر لو۔ لیکن ان کو نہیں (خواہ اہل و عیال ہی کیوں نہ ہو) جن سے متعلق ہمارا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ دیکھنا! جن لوگوں نے شرک اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے، ان کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ کہنا، کیونکہ وہ سب غرق ہونے والے ہیں (They are destined to be drowned)۔ حواشی-15 اھلک: اصطلاح قرآنی میں ''اہل'' اور ''آل'' سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو کسی نبیؑ یا فرعون کو ماننے والے یا پیروکار ہوں۔

28 23 فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

پھر جب تو اور تیرے رفقاء کشتی میں اچھی طرح بیٹھ چکیں تو تم سب کی یہ صدا ہو: ''تعریف و ستائش اور تشکر کا سزاوار اللہ تعالیٰ ہے، جس نے ہمیں ظالموں، یعنی مشرکوں اور ستمگروں سے نجات دی۔''

29 23 وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِىْ مُنْزَلًا مُّبٰـرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

نیز (اترتے وقت) یہ دعا بھی مانگنا: ''پروردگارا! ہمیں مبارک مقام پر اتارنا 12۔ تو سب سے بہتر جگہ دینے والا ہے یا تو سب سے بہتر مہمان نواز ہے 17۔''

حواشی-16 حضرت نوح علیہ السلام کو یہ دعائیں سکھانا اس واقعیت پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا عاشق و معلم ہے۔ -17 المنزلین: اس کے معانی مہمان نواز بھی آتے ہیں (یوسف 59:12)۔

30 23 اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ

بلاشبہ اس گذشت میں (اہل نظر کیلئے) عبرتناک نشانیاں ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ہم (اپنے قانون ابتلاء کے مطابق، اپنے بندوں کو سان چڑھانے کی خاطر) آزماتے رہتے ہیں۔

31 23 ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ

پھر قوم نوحؑ کے بعد ہم نے (اپنے قانون استبدلال و استخلاف کے مطابق) ایک اور دور کی قوم کو عرصہ حیات میں لے آئے۔

32 23 فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

اور ہم نے ان میں انہیں میں سے اپنا رسول بھیجا (جس نے انہیں دعوت دی) : اللہ کی بندگی و فرمانبرداری کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود و حاکم نہیں۔ کیا پھر بھی تم شرک کی روش ترک کر کے راہ راست اختیار نہیں کرو گے ؟

33 23 وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِى
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ

یہ دعوت سن کر اس قوم کے وہ سردار، جو ایمان لانے کے منکر تھے اور آخرت میں اللہ کے حضور پیش ہونے کو جھٹلاتے تھے، نیز جنہیں دنیوی زندگی میں ہم نے مرفہ الحال کیا تھا، لوگوں سے کہتے تھے : '' یہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمہارے جیسا انسان ہے، وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ ''

34 23 وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۙ

دیکھو ! اگر تم نے اپنے ہی جیسے انسان کی اطاعت اختیار کی تو اس حال میں تم تباہ ہو جاؤ گے (You shall be lost)۔

35 23 اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ

کیا وہ تمہیں یہ وعید دیتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور خاک اور ہڈیاں (Dust and bones) بن جاؤ گے تو تم (قبروں سے زندہ) نکالے جاؤ گے ؟

36 23 هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ

بعید از قیاس، بعید از قیاس ہے وہ بات جس کی تمہیں وعید دی جاتی ہے۔

37 23 اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ

اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہماری زندگی صرف اس دنیا کی زندگی ہے، (یہیں) ہم مرتے ہیں اور زندگی کرتے (Live) ہیں۔ لیکن ہم دوبارہ ہرگز (زندہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

38 23 إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ

وہ محض ایک مفتری (A slanderer) شخص ہے جو اللہ پر بہتان باندھتا ہے، لہٰذا اس پر ایمان لانے والے نہیں۔

39 23 قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ

اس رسولؑ نے دعا کی: ''پروردگارا! میری مدد فرما، کیونکہ وہ مجھے جھٹلاتے ہیں۔''

40 23 قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: ''عنقریب وہ اپنے کئے پر پچھتائیں گے'' (The shall rue it)۔

41 23 فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

(ہمارے قانون حق و معدلت کے مطابق) ایک ہولناک آواز نے انہیں آلیا۔ اس طرح ہم نے انہیں (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) خس و خاشاک کی طرح نیست و نابود کر دیا18۔ دیکھو! ظالموں، یعنی مشرکوں اور ستمگروں کیلئے (اللہ کی رحمت و مغفرت سے) دوری ہے، یعنی لعنت ہے۔

حواشی-18 غثاء: خس و خاشاک جو سیلاب کے ساتھ بہ کر آئے۔ اہل عرب کا محاورہ ہے: سال بہ الوادی، یعنی وہ ہلاک ہو گیا۔ الکاشفی نے لکھا ہے: فجعلنھم غثاء کا مطلب ہے: ہم نے انہیں خس و خاشاک کی طرح نابود کر دیا (روح البیان)۔

42 23 ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ

پھر ان کے بعد ہم دوسرے 19 ادوار کی نسلیں عرصۂ حیات میں لے آئے۔ حواشی-19 قرونا: ہندی میں جگوں (جگ کی جمع)۔

43 23 مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ

کوئی ہم کیش قوم (ہمارے قانون تعجیل وامہال کی رو سے) اپنے مقررہ وقت مرگ (Doom) سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔

44 23 ثُمَّ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا تَتۡرَا ؕ کُلَّ مَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوۡلُهَا كَذَّبُوۡهُ فَاَتۡبَعۡنَا
بَعۡضَهُمۡ بَعۡضًا وَّجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِيۡثَ ۚ فَبُعۡدًا لِّـقَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ

بعد ازاں، ہم (اپنے قانون استبدلال واستخلاف کے مطابق) اپنے رسولؑ سلسلہ وار (In succession) بھیجتے رہے۔ ہوا یہ کہ جب بھی کسی ہم کیش قوم کے پاس اس کا رسول آیا تو اسے جھٹلایا گیا۔ چنانچہ ہم (اپنے قوانین تعجیل وامہال اور مجازات کے مطابق) ایک کے بعد دوسری قوم کو ہلاک کرتے رہے اور ان کو اساطیر (Fables) یا افسانے بنا دیا۔ چنانچہ جو قوم ایمان نہیں لاتی، وہ (اللہ کے قانون احترام آرزو کے مطابق) اس کی رحمت و مغفرت سے دور، یعنی ملعون ہو جاتی ہے۔

45 23 ثُمَّ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوۡنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍۙ

بعد ازاں، ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو بھیجا، بصیرت افروز احکام اور برہان قاطع کے ساتھ۔

46 23 اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا عٰلِيۡنَ

فرعون اور اس کے اعیان (Nobles) کے پاس۔ لیکن انہوں نے اپنے زعم کبر میں ان کی تحقیر کی (Scorned them)، اس لئے کہ وہ تھے ہی مغرور اور اپنے آپ کو بڑا اور گھمنڈی سمجھنے والے لوگ (The arrogant people)۔

47 23 فَقَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لِبَشَرَيۡنِ مِثۡلِنَا وَقَوۡمُهُمَا لَـنَا عٰبِدُوۡنَ‌ۚ

چنانچہ وہ کہنے لگے: ''کیا ہم اپنے جیسے دو انسانوں (Mortals) پر ایمان لائیں، جبکہ ان کی قوم کے لوگ ہماری اطاعت و بندگی کرنے اور ہمارے احکام و قوانین ماننے والے ہیں۔

48 23 فَكَذَّبُوۡهُمَا فَكَانُوۡا مِنَ الۡمُهۡلَـكِيۡنَ

ہوا یہ کہ انہوں نے دونوں (بھائیوں) کی تکذیب (Gave the lie to those two) کی اور (ہمارے قانون مجازات و تعجیل وامہال کے مطابق) وہ ہلاک کر دیئے گئے۔

49 23 وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡـكِتٰبَ لَعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ

دیکھو! ہم نے موسیٰؑ کو (اپنی) کتاب (تورات) دی تھی تاکہ (بنی اسرائیل، بالخصوص) راہ راست اور منزل مقصود پالیں۔

50 23 وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيۡنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبۡوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيۡنٍ

بعد میں ہم نے ابن مریم (عیسیٰؑ) اور اس کی ماں کو اپنی قدرت کے نشان بنایا اور (اپنے قوانین انعام و فضل و فلاح کے مطابق) انہیں سطح مرتفع، یعنی ایک بلند جگہ میں پناہ (Shelter) دی جو قابل سکونت، شاداب اور چشموں والی تھی۔

51 23 يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوۡا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ‌ؕ اِنِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ

(اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمان ہر زمان و مکان کی اقوام کے رسولوںؑ یا پیغمبروںؑ کو دیا تھا کہ دین یا اللہ تعالیٰ کا نظام حیات کلی سب کا (یعنی رسولوںؑ اور ان کی امتوں کا) ایک ہی تھا، لیکن اقوام عالم نے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا)۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

اے رسولو! پاکیزہ و صحت بخش اور خوشگوار ماکولات و مشروبات خورد و نوش کرو اور عدل و احسان، فلاح و بہبود کے اور توازن آفریں امور سرانجام دیتے رہو۔ دیکھو! جو کچھ تم کرتے ہو، مجھے اس کا علم کلی ہے۔

52 23 وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاتَّقُوۡنِ

اصل یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کی امت (دین توحید کی بناء پر) ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا پروردگار و آقا ہوں، لہٰذا میری طلب و آرزو کرتے اور میرے قانون مجازات سے ڈرتے رہو۔

53 23 فَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ زُبُرًا ‌ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ

پھر یہ ہوا کہ انہوں نے (عصبیت و ضد کے سبب) اپنے دین کو اپنے درمیان فرقوں (Sects) میں منقسم کر لیا۔ چنانچہ ہر فرقے کے پاس جو ہے (یعنی اعتقادات (Tenets and beliefs) وغیرہ وغیرہ) اس پر اتراتا ہے۔

54 23 فَذَرۡهُمۡ فِىۡ غَمۡرَتِهِمۡ حَتّٰى حِيۡنٍ

لہٰذا (اے پیغمبر اعظم وآخرؐ!) انہیں، یعنی کافروں کو کچھ مدت اپنے خمار جہالت و غفلت میں پڑا رہنے دیں (جب ہمارے قانون مجازات نے ان پر گرفت کی تو انہیں پھر ہوش آئے گا)۔

55 23 اَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمۡ بِهٖ مِنۡ مَّالٍ وَّبَنِيۡنَۙ

کیا یہ کافر اس زعم میں مبتلا ہیں کہ ہم (ان کے کفر سے خوش اور ان پر مہربان ہیں، اس لئے) انہیں مال و منال اور بیٹے دے کر ان کی مدد کر رہے ہیں۔

56 23 نُسَارِعُ لَهُمۡ فِى الۡخَيۡرٰتِ‌ ؕ بَلْ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ

(نیز) انہیں جلد جلد فوائد پہنچا رہے ہیں، لیکن انہیں (اس حقیقت کا) شعور نہیں (کہ اس طرح ہم اپنے قوانین ابتلاء اور تعجیل و امہال کے مطابق، ان کا امتحان لے رہے ہیں اور انہیں ڈھیل دے رہے ہیں)۔

57 23 اِنَّ الَّذِيۡنَ هُمۡ مِّنۡ خَشۡيَةِ رَبِّهِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَۙ

(بخلاف کافروں کے) جو لوگ اپنے پروردگار (کے قانون مجازات وغیرہ وغیرہ) کی خشیت سے خوف بداماں رہتے ہیں (Remain in awe)۔

58 23 وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَۙ

نیز جو اپنے پروردگار کے قوانین و احکام اور تعلیمات کو تسلیم بالقین و اذعان کرتے ہیں۔

59 23 وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَۙ

اور جو کسی اور کو اپنے پروردگار کا شریک نہیں ٹھہراتے، یعنی اس کی صفات الوھیت و ربوبیت میں کسی خود ساختہ معبود کو اس کا سہیم اور اس کے کاروبار فرمانروائی میں کسی اور کو اس کا شریک و معاون نہیں مانتے۔20

حواشی-20 اس کا مطلب ہے کہ رب رحمٰن کو وحدہ، لاشریک سمجھتے ہیں۔

60 23 وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ

اور وہ لوگ کہ جن سے جس قدر بن پڑتا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، باوجود اس کے، ان کے دل (اس اللہ کے قانون مجازات کے خوف سے) لرزاں رہتے ہیں کہ انہوں نے (اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کا فیصلہ سننے کیلئے) اپنے پروردگار کے حضور لوٹ کر جانا ہے۔

61 23 اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ

یہی وہ لوگ ہیں جو (لوگوں سے) احسان کرنے اور حسنات حاصل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور ان کے حصول میں دوسروں پر سبقت لے جاتے ہیں۔

62 23 وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

ہم (اپنے قانون معدلت کی رو سے) کسی شخص کو اس کی بساط و مقدرت سے زیادہ کسی بات کا مکلّف یا ذمے دار (Responsible) نہیں ٹھہراتے۔ ویسے ہمارے پاس ایسا دفتر (Record) ہے (جو کل بنی نوع انسان کا اعمالنامہ ہے) اور سچ سچ بولتا ہے 21، للذا کسی سے ہرگز ناانصافی نہیں ہوگی۔

حواشی-21 مثال کے طور پر، جیسے آج کل آڈیو/ویڈیو کیسٹ ہے جو ریکارڈ کی ہوئی باتوں کو من و عن دہرا دیتا ہے۔

63 23 بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ

بلکہ ان کے دل و دماغ (قرآن حکیم اور روز حساب وجزا) سے خمار غفلت میں سرشار ہیں۔ علاوہ ازیں، ان کے کرنے کے اور بھی اعمال سوء (Awful deeds) ہیں، جو وہ کرتے رہیں گے۔

64 23 حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔرُوْنَ

یہاں تک کہ جب ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان میں سے عیش کے بندوں (Luxurious people) کو گرفتار عذاب کریں گے تو وہ چیختے اور گڑگڑاتے ہوئے (اللہ سے) امداد کیلئے فریاد کریں گے 22۔ (They will humble themselves with earnest supplication and cry out for succour)۔

حواشی-22 یجئرون کا مادہ جار یاج ارہے۔ اس کے بنیادی معانی گڑگڑانا اور چیخ کر فریاد کرنا ہیں۔ دعا اور تضرع و زاری میں افراط کے موقع پر بولتے ہیں (صحاح، اساس، تاج، قاموس)۔

65 23 لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ

(ان سے کہا جائے گا:) آج گڑگڑاؤ نہ (اللہ سے امداد کیلئے) فریاد ہی کرو۔ تمہیں (ہمارے قوانین سعی و اکتساب، مجازات اور فلاح کے مطابق) ہم سے قطعاً مدد نہیں ملے گی۔

66 23 قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ

(کیا تمہیں یاد نہیں کہ) جب ہمارے احکام تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے تھے تو تم اپنی ایڑیوں پر الٹے پھر جاتے تھے (You used to trun about on your heels)۔

67 23 مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ

تم اپنی بڑائی کے نشے میں ان آیات قرآن کی تحقیر کیا کرتے تھے اور راتوں کو اپنی بیٹھکوں میں تم مل کر بدگوئی (Rave) کیا کرتے تھے۔

68 23 اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ

کیا انہوں نے اس کلام 23 میں تفکر بالحق یا بامقصد غور و فکر نہیں کیا یا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آگئی ہے، جو ان کے پہلے باپ دادوں (Forefathers of old) کے پاس نہیں آئی تھی 24؟

حواشی-23 کلام سے مراد اللہ تعالیٰ کا حسن کلام آخر، یعنی قرآن عظیم ہے۔

24-اس میں منکران قرآن کو اس تاریخی واقعیت کی یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ قرآن مجید کوئی نیا کلام الٰہی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہر زمان و مکان میں اپنے رسولوںؑ کو اپنا کلام دے کر بھیجتا رہا ہے۔

69 23 اَمۡ لَمۡ یَعۡرِفُوۡا رَسُوۡلَهُمۡ فَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ

کیا وہ اپنے رسول کا انکار اس لئے کرتے ہیں (Reject him) کہ اسے جانتے پہچانتے (Recognize) نہیں 25؟

حواشی-25 اس جملہ استفہامیہ میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنی عمر کے ابتدائی چالیس برس قریش مکہ کے درمیان گزارے تھے اور قریش آپؐ کے حسن خلق و کردار کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ وہ آپؐ کو امین و صادق کہتے اور مانتے تھے، لیکن آپؐ کی رسالت اور کلام الٰہی کو نہ ماننے کی اصل وجہ ان کی بت پرستی، اکابر و سادات اور اسلاف پرستی تھی۔

70 23 اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَاَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ

یا یہ کہتے ہیں کہ اسے (یعنی پیغمبر اعظم و آخرؐ کو) جنون (Madness) ہو گیا ہے، (ایسا ہرگز نہیں) بلکہ وہ ان کیلئے (توحید کی) سچائی لے کر آئے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر اس سچائی سے نفرت رکھتے (Abhor) ہیں۔

71 23 وَلَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ؕ

اصل یہ ہے کہ اگر الحق، یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان (منکران توحید و رسالت) کی خواہشات و جذبات کی پیروی کرتا، یعنی ان کے مطابق فرمانروائی کرتا تو آسمان و زمین اور وہ کل جاندار جو ان میں ہیں، تباہ و برباد ہو جاتے (یعنی کائنات و حیات کا نظام درہم برہم ہو چکا ہوتا)، بلکہ ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) انہیں وہ ''کتاب'' دی ہے، جس میں ان کا ذکر 26 ہے (یعنی وہ ''کتاب الانسان'' ہے، اس میں اقوام عالم کے عروج و زوال کے حقیقی عوامی و محرکات کو عبرت انگیز و ایجاز بلاغت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ بریں، اس میں انسان کو اپنے نور ذات کی تکمیل، حیات طیبہ بسر کرنے اور فوز و فلاح کی صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایات و اصول بتائے گئے ہیں)، لیکن (ان لوگوں کے ظلم و جہل کا یہ عالم ہے کہ) وہ اپنی ایسی (منفرد و بیمثال) کتاب ذکر سے رو گردانی کر رہے ہیں۔

حواشی-26 اس ترجمے کی صحت کے جواز کیلئے دیکھئے الانبیآء 21:10۔

72 23 اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ خَرۡجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيۡرٌ ‌ۖ وَّهُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ

کیا آپ (اے پیغمبرؐ! اپنی تبلیغ حق کے عوض) ان سے کوئی معاوضہ 27 (Recompense) مانگتے ہیں؟ (کہ وہ آپ کا انکار کر رہے ہیں، حالانکہ آپ ان سے کچھ نہیں مانگتے)۔ اصل یہ ہے کہ آپ کیلئے آپ کے رب کا دیا ہوا صلہ ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے (He is the best of providers)۔

حواشی-27۔ یہ آیۂ بصیرت افروز ان علماء سوء اور مشائخ سالوس کیلئے تازیانۂ عبرت ہے جو مدارس اور اکادمیوں، مزاروں یا آستانوں کے نام پر چندے اور نذرانے حاصل کرتے ہیں۔

73 23 وَاِنَّكَ لَـتَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ

حقیقت یہ ہے (میرے پیغمبر آخرؐ!) کہ آپ ان (بے رہرو) لوگوں کو دنیوی واخروی حسنہ کی راہ راست کی طرف بلاتے ہیں۔

74 23 وَاِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَـنٰكِبُوۡنَ

لیکن جو لوگ آخرت، یعنی روز قیامت، نشاۃ ثانیہ اور روز حساب وجزا کو دل و جان سے تسلیم بالیقین نہیں کرتے، وہ اس راہ راست سے انحراف کر رہے ہیں

75 23 وَلَوۡ رَحِمۡنٰهُمۡ وَكَشَفۡنَا مَا بِهِمۡ مِّنۡ ضُرٍّ لَّـلَجُّوۡا فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ

واقعہ یہ ہے کہ اگر ہم (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) ان پر ترس کھائیں اور کرم کریں اور ان کے دلدر (Distress) دور کر دیں (پھر بھی وہ شکر گزار ہوں گے نہ تائب)، بلکہ اپنی غایت درجہ سرکشی (Overweening arrogance) پر اڑیں گے اور حیران و سرگرداں بھٹکتے پھریں گے۔

76 23 وَلَقَدۡ اَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ فَمَا اسۡتَكَانُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَمَا يَتَضَرَّعُوۡنَ

پھر جب ہم نے (اپنے قانون ابتلاء کے مطابق) انہیں عذاب میں مبتلا کیا (تاکہ وہ توبہ وانابت کریں)، لیکن وہ نہ تو اپنے رب کے حضور جھکے اور نہ کبھی عجز وانکسار اختیار کرنے کے ہیں (They did not abase themselves to their Sustainer, and would never humble themselves)۔

77 23 حَتّٰۤی اِذَا فَتَحۡنَا عَلَیۡہِمۡ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیۡدٍ اِذَا ہُمۡ فِیۡہِ مُبۡلِسُوۡنَ

یہاں تک جب ہم (اپنے قوانین تعجیل وامہال اور مجازات کے مطابق) ان پر کربناک عذاب (Severe chastisement) کا دروازہ کھول دیں گے تو وہ اس وقت وقف حرمان و یاس ہو کر رہ جائیں گے (They will despair of all hopes)۔

78 23 وَ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ

غور کرو کہ وہ رب ہے جس نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل و دماغ 28 تخلیق کئے۔ (یعنی تمہارا حسی۔ قلبی نظام قائم کیا، لیکن) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو (یعنی تم ان نعمتوں سے بہت کم حقیقی فائدہ اٹھاتے ہو اور بہت کم اپنے رب کا شکر بجالاتے ہو)۔

حواشی-28 عربی اور خاص کر اصطلاح قرآن میں فواد اور قلب کا مطلب صرف وہ عضو نہیں جسے طب میں دل (Heart) کہتے ہیں، بلکہ اس کا اطلاق ذہن و عقل اور قوت احساس و تاثر پر بھی ہوتا ہے (المفرادات، الزمخشری، اساس، ابن فارس، المحکم)۔

79 23 وَ ہُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ اِلَیۡہِ تُحۡشَرُوۡنَ

غور کرو کہ وہ (اللہ ہی) ہے جس نے (اے بنی نوع انسان!) تمہیں اس زمین (کرۂ ارض) میں پیدا کیا اور بڑھایا-29۔ پھر اسی کے حضور تم سب کو اکٹھا کیا جائے گا۔

حواشی-29 الذرء کے معنی ہیں، اللہ نے جس چیز کی تخلیق کا ارادہ کیا، اسے پیدا کر دیا (المفردات، تاج العروس)۔

80 23 وَ ہُوَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ وَ لَہُ اخۡتِلَافُ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ

نیز وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے اور رات کے اندھیرے کو دن کے اجالے میں اور اجالے کو اندھیرے میں بدلتے رہنا، صرف اسی کے اختیار میں ہے۔ (اے منکرو!) کیا یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی (کہ اس کی ذات و صفات کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے)؟

81 23 بَلۡ قَالُوۡا مِثۡلَ مَا قَالَ الۡاَوَّلُوۡنَ

لیکن انہوں نے ویسا ہی جواب دیا جوان کے اسلاف یا متقدمین (The ancients) دیا کرتے تھے۔

82 23 قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

انہوں نے (استفہام انکار یہ انداز میں) کہا: کیا جب ہم مر کھپ جائیں گے اور خاک اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے تو دوبارہ زندہ اٹھائے جائیں گے؟

83 23 لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

جو وعیدیں ہمیں دی جاتی ہیں، ایسی ہی اس سے پہلے، ہمارے آباء واجداد کو بھی دی گئی ہیں۔ یہ تو محض قدما کے افسانے (Fables of ancients) ہیں۔

84 23 قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(اے پیغمبر آخرؐ!) ان سے پوچھو کہ اگر تمہیں علم ہے تو بتاؤ کہ یہ کرۂ ارض یا زمین اور تمام مخلوقات جو اس میں ہیں، کس کی ملکیت ہیں۔

85 23 سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

یہ جھٹ جواب دیں گے: ''سب اللہ کی ملکیت ہیں۔'' پھر پوچھو! ''کیا (اس اقرار کے باوجود) تم سبق حاصل نہیں کرو گے؟''

86 23 قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

یہ بھی ان سے پوچھو! ''ساتوں آسمانوں اور عظیم تخت فرمانروائی کا مالک کون ہے؟''

87 23 سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

وہ فوراً جواب دیں گے: ''یہ سب اللہ کی ملکیت ہیں۔'' (پھر ناصحانہ انداز میں) پوچھئے! ''کیا پھر بھی تم میں راہ راست کی آرزو اور ضلالت کی خشیت کا احیاء نہیں ہو گا؟'

88 23 قُلۡ مَنۡۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُوَ يُجِيۡرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ

تَعۡلَمُوۡنَ

ان سے پوچھو! اگر (حقیقت سے) آگاہی رکھتے ہو تو بتاؤ کہ کل موجودات کی بادشاہت (Sovereignty) کس کے قبضۂ قدرت میں ہے؟ غور کرو کہ وہ پناہ (Protection) دیتا ہے، لیکن اس سے اوپر کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

89 23 سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ فَاَنّٰى تُسۡحَرُوۡنَ

وہ بلا تامل جواب دیں گے: ''یہ بادشاہت تو اللہ کی ہے۔'' ان سے پوچھو ''(اگر تم یہ جانتے اور مانتے ہو تو بتاؤ کہ) پھر تم کیسے فریب کھا رہے ہو؟ (How then are you being deluded?)۔

90 23 بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِالۡحَـقِّ وَاِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ

اصل یہ ہے کہ ہم ان کے پاس الحق، یعنی قرآن لائے ہیں، لیکن وہ (اس کا انکار کرنے میں) یقیناً جھوٹے (Liars) ہیں۔

91 23 مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنۡ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنۡ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا

خَلَقَ وَلَعَلَا بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَۙ

(یاد رکھو!) اللہ نے ہرگز کسی کو اپنی اولاد (= بیٹا یا بیٹی Offspring =) نہیں بنایا ہے 30، اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود و حاکم ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ان میں سے ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا، پھر وہ ایک دوسرے پر تسلط یا فوقیت حاصل کرنے کیلئے چڑھائی کر دیتے (اس طرح نظام حیات و کائنات درہم برہم ہو جاتا)۔ اللہ ان باتوں سے منزہ و پاک ہے جو یہ مشرک اس سے منسوب کرتے ہیں (Ascribe to Him)۔

حواشی-30 اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کے اولاد رکھنے کا عقیدہ اسلام سے پہلے اہل عرب اور بعض دیگر اقوام عالم کا بھی تھا۔ مثلاً یونانیوں اور ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ دیویاں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور نصاریٰ کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام، اللہ کا بیٹا ہے اور یہود حضرت عزیزؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ ابنیت (Son-ship) کا عقیدہ مسیحیت کی اساس ہے۔ اس آیۂ بصیرت افروز میں ان تمام مشرکانہ عقائد کا بطلان کر دیا گیا ہے۔

92 23 عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

یاد رکھو!) غیب (Invisible) اور حاضر (Visible) کا جاننے والا ''وہ'' ان (معبودان باطلہ) سے بلند و بالا ہے، جن کو مشرک اس کے معاون و سہیم ٹھہراتے ہیں۔

93 23 قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ

(اے پیغمبرؐ!) یہ دعا مانگئے! پروردگارا! جس عذاب کی انہیں وعید دی گئی ہے، اگر تو نے مجھے (میری زندگی میں) دکھانا ہے تو۔

94 23 رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اے رب 31! (بوقت عذاب) مجھے ظالموں، یعنی مشرکوں کے زمرے میں نہ رکھنا۔

حواشی-31 اس دعا میں یہ حکیمانہ نکتہ مضمر ہے کہ اللہ کے قوانین ابتلاء و مجازات کے مطابق عذاب آجانے کے وقت ظالموں کے ساتھ ان لوگوں کے مارے جانے کا بھی احتمال ہوتا ہے، جو مشرکوں اور ظالموں کو شرک و ظلم سے منع نہیں کرتے، لہٰذا انہیں بھی عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

95 23 وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ

تسلی رکھیں! ہم (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) وہ عذاب جس کی انہیں وعید دی گئی ہے، آپ کو (محفوظ رکھ کر) اسے دکھانے کی قدرت کاملہ رکھنے والے ہیں۔

96 23 اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ

آپ برائی کو خوبتر بات یا حسنہ سے دور (Repel) کریں، ہم ان باتوں کو خوب جانتے ہیں، جو وہ (ہمارے اور آپ کے متعلق) کہتے ہیں

97 23 وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ

اور یہ دعا مانگا کرو! ''پروردگارا! میں شیطانوں کی ترغیبات و تحریکات (Promptings of all evil impulses) سے تیری پناہ کا طلبگار ہوں'' (I seek refuge with Thee)۔

98 23 وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ

نیز میرے رب! میں اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

99 23 حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ

(وہ اپنی گستاخ باتوں اور مشرکانہ عبادات میں مشغول ہی رہیں گے) یہاں تک کہ ان میں جب کسی ایک کو موت آئے گی تو التجا کرنے لگے گا: ''پروردگارا! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دے۔''

100 23 لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

تاکہ میں اس (دنیا) میں، جسے چھوڑ آیا ہوں، عدل واحسان، فلاح و بہبود کے اور توازن آفرین کام کروں۔ ہر گز نہیں۔ وہ ایسی بات (دل سے نہیں) محض زبان سے کرتا ہے۔ دیکھو! ان کے آگے برزخ کا عالم ہے، جہاں وہ دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے دن تک رہیں گے۔

101 23 فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ

پھر جب مردوں کی صورتوں، یعنی ناقابل ادراک لطیف صوری پیکروں میں پھونکا جائے گا اور انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا (جس طرح اللہ تعالیٰ شکم مادر میں بچے میں اپنی روح میں سے پھونک کر اسے زندہ کرتا اور باشعور بناتا ہے 32)، تو اس روز ان سب کے درمیان رشتے ناطے (Kinships) منقطع ہو جائیں گے اور نہ کوئی ایک دوسرے کو پوچھے گا۔

حواشی-32 السجدة 9:32، نیز دیکھئے النبا 18:78۔

102 23 فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

پھر جن لوگوں کی حسنات وزن میں (بہ نسبت سیآت کے) بھاری ہوں گی، تو وہ (جنت میں جانے میں) کامیاب ہوں گے۔

103 23 وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ

بخلاف اس کے، جن کی حسنات وزن میں (سیآت کی بہ نسبت) ہلکی ہوں گی تو ایسے لوگوں نے (دنیا میں بلحاظ حسنات) اپنے آپ کو خسارے میں ڈال رکھا تھا، لہٰذا وہ اب ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

104 23 تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ

آتش (جہنم) ان کے چہروں کو جھلس (Scorch) دے گی اور جہنم میں ان کے چہرے مسخ ہو جائیں گے۔

105 23 اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ

پھر رب جلیل ان اہل نار سے خطاب فرمائے گا: کیا میری آیات، یعنی تعلیمات، قوانین اور احکام تمہیں پڑھ کر سنائے نہیں جاتے تھے؟ (سنائے جاتے تھے)، لیکن تم ان کی تکذیب کرتے تھے (You denied them)، یعنی انہیں باطل قرار دیتے تھے۔

106 23 قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ

(یہ سن کر) وہ عرض کریں گے: پروردگارا! ہماری بدبختی (Misfortune) ہم پر مسلط ہو گئی تھی اور ہم راہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے۔''

107 23 رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ

ہمارے رب! ہمیں اس (جہنم) سے باہر نکال دے (Deliver us from Hell)، اگر ہم نے دوبارہ ایسے اعمال سوء کا ارتکاب کیا تو ہم واقعی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے یا اپنے آپ کو اہل نار بنانے والے ہوں گے۔

108 23 قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ

ارشاد ہو گا: اس میں رہیں حرمان و یاس رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔

109 23 اِنَّهٗ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡ عِبَادِىۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَـنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَۚ ‏

یاد کرو! میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی تھا، جو (دعائیہ انداز میں) کہا کرتا تھا: ''ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، یعنی تیرے نظام حیات کلی (دین) کو تسلیم بالیقین کر لیا ہے، لہٰذا اب ہماری مغفرت فرما، یعنی ہماری سیآت محو کر دے اور ان سے ہماری حفاظت فرما اور ہم پر ترس کھا اور جرم و گناہ سے درگزر فرما اور ہم سے رجوع برحمت فرما کر تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

110 23 فَاتَّخَذۡتُمُوۡهُمۡ سِخۡرِيًّا حَتّٰٓى اَنۡسَوۡكُمۡ ذِكۡرِىۡ وَكُنۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ تَضۡحَكُوۡنَ

لیکن تم نے انہیں ہدف تمسخر بنالیا تھا (You had made them laughing stock) یہاں تک کہ اس طرح ان کے ساتھ تمہارے اس مشغلے نے تمہیں میری یاد سے یکسر غافل کر دیا، لیکن تم ان کی تضحیک کرتے رہے (You held them in derision)۔

111 23 اِنِّىۡ جَزَيۡتُهُمُ الۡيَوۡمَ بِمَا صَبَرُوۡۤا ۙ اَنَّهُمۡ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ

مگر آج میں نے ان کی برداشت و استقامت (Fortitude and stability) کا اجر دیا ہے اور وہ جنت قرۃ العین میں جانے میں کامیاب (Triumphant) ہو گئے ہیں۔

112 23 قٰلَ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِيۡنَ

(اللہ تعالیٰ) ان سے پوچھے گا: ''(بتاؤ!) تم کتنے برس زمین (یعنی دنیا) میں رہے تھے؟'

113 23 قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ فَسۡـئَلِ الۡعَآدِّيۡنَ

وہ جواب دیں گے: ''ایک دن یا اس کا کوئی حصہ رہے تھے، حساب دانوں سے پوچھ لے۔''

114 23 قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا لَّوۡ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

ارشاد ہو گا: ''تم واقعی تھوڑا ہی عرصہ رہے تھے (Brief indeed was your sojourn) کاش! تم جانتے!''

115 23 اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ

کیا تم نے گمان کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد (In vain) تخلیق کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے حضور لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

116 23 فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

اللہ یقیناً عالی و متعال ہے (Allah is indeed Sublimely Exalted)، حقیقی بادشاہ (The real Sovereign) ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود و حاکم نہیں۔ وہ فرمانروائی کے تخت جلیل کا مالک ہے۔

117 23 وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ

دیکھو! جو کوئی اللہ کے ساتھ دوسرے (خود ساختہ) معبود کو پکارے گا، جس کی اس کے پاس کوئی دلیل محکم نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر آتش جہنم سے چھٹکارا پانے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

118 23 وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

دیکھو! یہ دعا ورد زبان کر لو ''میرے پروردگار! میری سیآت مٹا دے اور ان سے میری حفاظت فرما اور مجھ سے رجوع برحمت فرما کہ تو کل رحم کرنے والوں میں خوب ترین ہے۔''

1 24 سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اس سورت (کی غیر معمولی اہمیت کا اندازہ اس واقعیت سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس) کو ہم نے (خصوصی طور پر) نازل کیا ہے اور اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات کو سمجھنے اور ان کے مطابق سفر زندگی کرنے کو بنی نوع انسان کیلئے ناگزیر قرار دیا ہے۔ دیکھو! اس میں ہم نے واضح و مدلل قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات دی ہیں تاکہ تم غور و فکر کرو اور سمجھو (اور ان پر عمل کرو)۔

2 24 اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ
بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ

(یہ ہمارا قانون مجازات و تدبیری ہے کہ) جنسی بدکاری کرنے والی عورت (The adulteress) اور جنسی بدکاری کرنے والا مرد (Adulterer) میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو (Flog each of them with a hundred stripes)۔ دیکھو! اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے نظام حیات کلی 1 میں رحم (Compassion) اس حکم پر عمل کرنے میں مانع نہ آئے: نیز ان دونوں کی سزا کے وقت اہل ایمان کی ایک جماعت کو، درس عبرت کیلئے اس کا مشاہدہ کرنا چاہئے۔

حواشی-1 متن (Text) میں ''دین اللہ'' ہے، جس کا مطلب ہے اللہ کا نظام حیات کلی (Allah`s system of the whole life)۔ حیات کلی سے مراد ہے: انفرادی واجتماعی، مادی و معنوی اور دنیوی واخروی زندگی۔

3 24 اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۙ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ
مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

ایک زانی مرد، زانیہ یا مشرکہ کے سوا کسی (عفیفہ) سے مباشرت (Coition) نہیں 2 کرتا، اسی طرح زانیہ (عورت) زانی یا مشرک مرد کے سوا کسی سے ہم صحبت نہیں ہوتی (Does not couple with)، لیکن یہ فعل مؤمنوں پر حرام ہے۔

حواشی-2 عربی میں نکاح کا مطلب بغیر شادی کے مباشرت ہوتا ہے (دیکھئے ابن فارس فارس: المجمل، مصباح وغیرہ وغیرہ)۔

4 24 وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ
ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

یادرکھو! جو لوگ عفیفہ یا پاکدامن (Chaste) عورتوں پر (جنسی حرام کاری (Adultery) کی تہمت (Accusation) لگاتے ہیں، لیکن (اپنے دعویٰ کے ثبوت میں) چار چشم دید گواہ پیش نہیں کر سکتے تو (ان کی تہمت کی سزا یہ ہے کہ) انہیں اسی (80) کوڑے لگاؤ (Give them eighty lashes) اور بعد ازاں، ان کی گواہی (Testimony) کبھی قبول نہ کرو، اس لئے کہ یہ قانون شکن لوگ ہیں۔

5 24 اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اس سے مستثنیٰ وہ لوگ ہیں، جو اس کے بعد ندامت و عزم بالجزم کے ساتھ، مغفرت کیلئے، اللہ سے رجوع کرتے اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں (Make amends)، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سیآت محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا۔ بے حد ترس کھانے، بخشنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

6 24 وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ
اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ

اسی طرح جو لوگ اپنی بیویوں پر (جنسی بدکاری) کا الزام لگائیں، لیکن اپنے سوا ان کے پاس کوئی عینی گواہ نہ ہو تو ان میں سے ہر ایک مرد اللہ کی قسم کھا کر چار بار کہے کہ وہ سچوں میں سے ہے۔

7 24 وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

اور پانچویں بار کہے: اس پر اللہ کی لعنت (Curse) ہو اگر وہ جھوٹا ہو۔

8 24 وَيَدۡرَؤُا عَنۡهَا الۡعَذَابَ اَنۡ تَشۡهَدَ اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الۡكٰذِبِيۡنَۙ

اور وہ عورت اس طرح اپنے آپ کو سزا سے بچا سکتی ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار دفعہ کہے کہ اس کا شوہر جھوٹ بولتا ہے۔

9 24 وَالۡخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيۡهَاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ

پھر پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ کا غضب یا قہر (Wrath) پڑے اگر وہ (اس کا شوہر) سچوں میں سے ہے۔

10 24 وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيۡمٌ

یاد رکھو! اگر تم پر اللہ کا فضل (Benevolence and Grace) ہوتا نہ اس کی رحمت (Pity, compassion, affection, blessing)، تو تمہارا عائلی و خاندانی نظام درہم برہم ہو جاتا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ بار بار رجوع برحمت کرنے والا۔ غایت درجہ دانشمند اور بے نہایت حکمت و دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

11 24 اِنَّ الَّذِيۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡكِ عُصۡبَةٌ مِّنۡكُمۡ‌ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّـكُمۡ‌ ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ ؕ لِكُلِّ امۡرِىٴٍ مِّنۡهُمۡ مَّا اكۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ‌ ۚ وَالَّذِىۡ تَوَلّٰى كِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ

دیکھو! جن لوگوں نے فتنۂ افک برپا کیا، یعنی بہتان طرازی کی (Invented slander) وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ تم یہ نہ سمجھو کہ یہ واقعہ تمہارے لئے مضرت رساں ہے، بلکہ یہ تمہارے لئے (اخلاقی و معاشرتی نتائج سبق آموز کے لحاظ سے) اچھا ہے۔ جہاں تک الزام لگانے والوں کا تعلق ہے تو ان میں سے ہر ایک اپنے گناہ کی سزا پائے گا، لیکن تم میں سے جس شخص نے بار گناہ زیادہ اٹھایا ہے 3 (ہمارے قانون مجازات و معدلت کے لحاظ سے) اس کیلئے سزا بھی کڑی ہے۔ حواشی-3 یہ شخص رئیس المنافقین، عبد اللہ بن ابی تھا، جو اس فتنے کا بانی تھا۔

12 24 لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِهِمۡ خَيۡرًا ۙ وَّقَالُوۡا هٰذَاۤ

اِفۡكٌ مُّبِيۡنٌ

(تمہارے لئے کتنی شرم کی بات ہے کہ) جب تم نے یہ افواہ (Rumor) سنی تھی تو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں نے اپنے ہم نفسوں سے متعلق حسن ظن سے کیوں کام نہیں لیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ تو صریح (Obvious) بہتان ہے۔

13 24 لَوۡلَا جَآءُوۡ عَلَيۡهِ بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذۡ لَمۡ يَاۡتُوۡا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓـئِكَ

عِنۡدَ اللّٰهِ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ

ان لوگوں، یعنی بہتان طرازں نے (قانون کے مطابق) چار گواہ کیوں نہ پیش کئے۔ اب جبکہ وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو اللہ کے نزدیک وہ جھوٹے ہیں (اس لئے سزاوار قذف ہیں)۔

14 24 وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمۡ فِىۡ مَاۤ اَفَضۡتُمۡ

فِيۡهِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ

اگر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل تمہارے شامل حال ہوتا نہ رحمت تو جس افواہ سازی میں تم ملوث ہو گئے تھے، اس کے باعث تمہیں انتہائی بھیانک عذاب آ پکڑتا۔

15 24 اِذۡ تَلَقَّوۡنَهٗ بِاَلۡسِنَتِكُمۡ وَتَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِكُمۡ مَّا لَيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ

وَّتَحۡسَبُوۡنَهٗ هَيِّنًا ‌ۖ وَّهُوَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمٌ

ذرا سوچو! جب تم اپنی زبانوں سے وہ بات دہرا رہے تھے اور اپنے موہنوں سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی حقیقت کا تمہیں علم نہ تھا اور تم اسے معمولی بات (Trifle) خیال کر رہے تھے، حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑا بھیانک جرم (Grave offence) ہے۔

16 24 وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا

بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

دیکھو! جب تم نے یہ سنا تھا تو تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ ایسی بات منہ سے نکالنا، ہمارے لئے جائز وزیبا نہیں۔ اللہ! صرف تو ہی ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے۔ معاذاللہ! یہ تو ایک گھنائونا بہتان (A mostrous slander) ہے۔

17 24 يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اللہ تمہیں نصیحت (Admonish) کرتا ہے کہ اگر تم واقعی مؤمن ہو تو اس قسم کی حرکت آئندہ کبھی نہ کرنا۔

18 24 وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

(غور کرو کہ) اللہ تمہارے لئے اپنی تعلیمات و ہدایات اور احکام و قوانین صاف صاف بیان کرتا ہے، اس لئے کہ اللہ علم کلی رکھنے والا۔ بے نہایت دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

19 24 اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

بیشک جو لوگ اہل ایمان میں فحش یا بے حیائی کی باتیں پھیلانا یا ان کا چرچا کرنا چاہتے ہیں، انہیں (ہمارے قوانین سعی و اکتساب و مجازات کے مطابق) دنیا اور آخرت دونوں میں کربناک عذاب دیا جائے گا۔ دیکھو! اللہ (بے حیائی کی اشاعت کے عبرتناک نتائج و عواقب کا) علم رکھتا ہے، لیکن تم علم نہیں رکھتے۔

20 24 وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

دیکھو! (اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ) اگر اللہ کا فضل تمہارے شامل حال ہوتا نہ رحمت (تو تم بھی سزاوار عذاب ہوتے)، لیکن اللہ بڑا ہی شفیق و مہربان... از بس ترس کھانے، درگزر کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

21 24 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! (سنو!) شیطان کے نقوش قدم پر نہ چلنا۔ دیکھو! جو شخص شیطان کا کہا مانتا اور اس کی اطاعت کرتا ہے تو وہ اسے الفحشاء، یعنی بخل اور بے حیائی (جیسے جمال فروشی، جنس فروشی، فحاشی وغیرہ وغیرہ) اور المنکر، یعنی عقل سلیم، فطرت اور وحی کے خلاف قابل نفریں کام کرنے کی ترغیب دیتا اور تحریک کرتا ہے۔ دیکھو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہوتا نہ اس کا رحم واحسان، تو تم میں سے کوئی شخص بھی پاک دل و پاکدامن اور صالح نہ بن سکتا تھا، لیکن اللہ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جس کا چاہتا ہے تزکیہ کرتا ہے 4۔ یاد رکھو! اللہ سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ جاننے والا ہے۔

حواشی-4 تزکیہ کرنے کی اصطلاح قرآن کا مطلب ہے: انسان کے قلب کی تطہیر کرنا اور اس کی صلاحیتوں کو قوۃ سے فعل میں لانا، نتیجتاً انسان کو پاک، پاکدامن اور صالح بنانا۔

22 24 وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ

دیکھو! جو لوگ تم میں بزرگی و برتری اور مالی کشادگی رکھتے ہیں، وہ اس بات کا خلفاً ارادہ نہ کریں کہ وہ اپنے اقربا، محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مالی) امداد نہیں دیں گے، بلکہ انہیں چاہئے کہ ان (سہو وخطا) سے در گزر اور صرف نظر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری سیآت محو کرے اور ان سے تمہاری حفاظت کرے یا تمہارے گناہ اور خطائیں معاف کرے؟ یقینا، اللہ سیات محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا۔ بڑا ہی ترس کھانے، در گزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

23 24 اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ

بلاشبہ جو لوگ پاکدامن اور معصوم مؤمن عورتوں پر اتہام لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت ہے، یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے دور و محروم ہوں گے، نیز انہیں بڑا کربناک عذاب ملے گا۔

24 24 يَّوۡمَ تَشۡهَدُ عَلَيۡهِمۡ اَلۡسِنَتُهُمۡ وَاَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

اس روز (حساب و جزا) ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پائوں، ان کے خلاف جو وہ کیا کرتے تھے، گواہی دیں گے 5 (Will testify)۔

حواشی - 5 یہاں اس واقعیت کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے حلق میں اس کے اعمال کا جو آڈیو۔ وڈیو کیسٹ، یعنی اعمال کی متحرک اور بولتی تصاویر کا فیتہ بند آلہ لگا رکھا ہے، اس روز حکم الٰہی سے چلنے لگے گا اور انسان اپنے عمر بھر کے اقوال و افعال کو خود سن اور دیکھ لے گا۔

25 24 يَوۡمَئِذٍ يُّوَفِّيۡهِمُ اللّٰهُ دِيۡنَهُمُ الۡحَـقَّ وَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ الۡمُبِيۡنُ

اس روز اللہ (اپنے قوانین مکافات عمل اور معدلت کے مطابق) ان کے اعمال کا صلہ ان کو پورا پورا دے گا، جس کے وہ مستحق ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جو اللہ ہے وہ منہ بولتا حق ہے، یعنی سچ کو واضح طور پر بیان کر دینے والا ہے۔

26 24 اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَالۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ‌ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ
وَالطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ‌ۚ اُولٰٓـئِكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ‌ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ

(زیر نظر یہ آیۂ فکر انگیز میں یہ حکیمانہ نکتہ مضمر ہے کہ ازدواجی زندگی کی کامیابی کیلئے میاں بیوی کی عادات و خصائل اور خلق و ذوق میں ہم آہنگی (Harmony) کا پایا جانا لازم ہے۔

ارشاد ہوتا ہے: خبیث، یعنی گندی ذہنیت و عادت کی بد خلق و بدذوق عورتوں کے ازواج (Spouses) ان جیسے خبیث مرد ہونے چاہیئے۔ اسی طرح، خبیث مردوں کی ازواج ان جیسی خبیث عورتیں ہونی چاہیئے۔ بخلاف اس کے، طیب، یعنی پاکیزہ ذہنیت و عادت کی خوش خلق و خوش ذوق عورتوں کے ازواج طیب مرد ہونے چاہیئے۔ اسی طرح طیب مرد کی ازواج طیب عورتیں ہونی چاہیئے۔ یہ لوگ ان (اتہامات و خرافات سے) مبرا و پاک ہیں، جو یہ (بدگو) کہتے ہیں۔ ان کیلئے (اللہ کی) مغفرت، یعنی سیآت سے نجات و تحفظ بھی ہے اور حسین رزق (Excellent sustenance) بھی۔

27 24 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھر میں بغیر اجازت کے ہر گز داخل نہ ہونا اور (جب اجازت مل جائے تو) گھر والوں کو سلام کرنا۔ یہ (طرز عمل) تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم سوچو سمجھو تو۔

28 24 فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ
ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ

دیکھو! اگر ایسا ہو کہ تم اس گھر میں کسی کو بھی موجود نہ پاؤ تو اس میں ہر گز داخل نہ ہونا، جبتک کہ تم اجازت نہ حاصل کر لو۔ اگر تمہیں لوٹ جانے کیلئے کہا جائے تو لوٹ آئو کہ ایسا کرنا، تمہاری تحسین اخلاق کیلئے احسن ہے 6۔ یاد رکھو! جو تم کرتے ہو، اللہ اس سے خوب آگاہ ہے (کیوں کہ وہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے)۔

حواشی-6 زیر نظر دونوں آیات میں انسان کے انسانی حق آزادی پردہ داری (Freedom of privacy) کے احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

29 24 لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ

اگر تم غیر آباد گھروں (Un-inhabited dwellings) میں داخل ہو جائو تو کوئی مضائقہ یا حرج نہیں۔ دیکھو! جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو، اللہ کو اس کا سب علم ہے (اس لئے کہ وہ عالم الغیب والشھادۃ ہے، الاانعام 73:6)۔

30 24 قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى
لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ

مؤمنوں کو تاکید کریں کہ وہ اپنی آنکھوں کو (نامحرم صنف جمیلہ کے جمال یا جنسی نظارہ یا جنسی منظر وغیرہ وغیرہ دیکھنے سے) نیچا رکھا کریں اور اپنے جنسی حصوں (Private parts) یا شرم گاہوں کی (نمائش یا ان کو غلط و ناجائز استعمال کرنے سے) سخت احتیاط کریں۔ ایسا کرنا ان کے حسن اخلاق و کردار کیلئے زیادہ مفید ہے۔ ویسے اللہ تعالیٰ ان کی کارستانیوں سے کامل آگاہی رکھنے والا ہے۔

31 24 وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۗ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

علاوہ بریں، اہل ایمان عورتوں کو بھی تاکید کردیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں (تاکہ غیر محرم مرد کی نظروں سے ان کا تصادم نہ ہو۔ یہ تصادم نظر یا ہم نظری ہی ہے جس سے جنسی محبت پیدا ہوا کرتی ہے) اور وہ اپنی شرمگاہوں اور عورات کی حفاظت کریں (تاکہ کوئی غیر محرم ان کو دیکھنے یا ان سے التفات کرنے نہ پائے)، نیز اپنی زینت، یعنی اپنے جمال یا آرائش جمال کو ظاہر نہ کریں، اس سے مستثنیٰ وہ کچھ ہے جو عملاً کھلا رہتا ہے (چہرہ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ وغیرہ، لیکن ان پر لازم ہے کہ) وہ اپنی چادریں، دوپٹے وغیرہ غیرہ اپنے سینوں (Bosoms) پر ڈال لیا کریں (گلہائے شباب کے ابھار کو چھپانے کیلئے)، نیز اپنی زینت (جمال اور آرائش جمال) کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، بجز اپنے شوہروں یا اپنے باپوں کے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے (جو دوسری بیوی یا بیویوں کے بطن سے ہوں) یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے یا اپنی ملنے جلنے والی عورتوں کے یا اپنی خادمائوں کے یا مردوں میں سے ایسے خادموں کے جو جنسی خواہش سے محروم ہو چکے ہوں یا ان بچوں کے جو ابھی عورتوں کی جنسی باتوں سے آگاہ نہ ہوں۔ علاوہ ازیں، چلتے وقت وہ اپنے پاؤں اس دھج سے زمین پر نہ ماریں کہ ان کی اشیائے آرائش کا پتا چل جائے۔

دیکھو، اے مؤمنو (یعنی ایماندار مرد اور عورتو)! تم سب کے سب اللہ کی مغفرت و رحمت کیلئے اس سے رجوع کیا کرو تاکہ تم فلاح پائو، یعنی دنیا میں آتش خوف و حزن کے کرب سے اور آخرت میں آتش جہنم کے عذاب سے نجات پاؤ۔

32 24 وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَالصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَاِمَآئِكُمۡ‌ ؕ اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا

فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ

(مسلمانو!) تم میں جو مرد و زن مجرد (Solitary) ہوں، یعنی شادی شدہ نہ ہوں، نیز تمہارے غلام اور خادمائیں جو شادی کے قابل ہوں، ان سب کے نکاح کر 7 دو۔ اگر وہ محتاج ہیں تو اللہ (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) انہیں خوشحال کر دے گا۔ یاد رکھو! اللہ بے انتہا وسائل کا مالک اور وہاب... علم کلی رکھنے والا ہے۔

حواشی - 7 اس آیۂ فکر انگیز میں معاشرتی و اخلاقی زندگی میں توازن برقرار رکھنے کیلئے شادی کے قابل تمام افراد معاشرہ کی جنسی تسکین (Sexual satisfaction) کیلئے ان کی مناکحت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یہ یاد رہے کہ یہ اور اس قسم کی آیات اسلامی معاشرے کے قیام کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتی ہیں، جب عرب میں بردہ فروشی اور غلامی کا عام رواج تھا، لیکن اسلام نے اس انسانیت سوز رسم کا بتدریج استیصال کر دیا۔ اسلام میں آزادی انسان کا ''انسانی حق'' (Human right) ہے، جس کا وہ علمبردار و داعی ہے اور جس کی تعلیمات کے سبب دنیا بھر میں بردہ فروشی و غلامی کو قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

33 24 وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ

وَالَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا‌ ۖ وَّاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ

مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ‌ ؕ وَلَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّـتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ

الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ؕ وَمَنۡ يُّكۡرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

دیکھو! جن لوگوں کو نکاح کرنے کی مقدرت نہ ہو تو انہیں ضبط نفس سے کام لینا چاہیئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے لطف و کرم سے خوشحال کر دے، نیز تمہارے مملوک میں سے جو تم سے مکاتبت 8 (موٴجل Deferred = معاوضے کے عوض آزاد ہونے کا عہد نامہ) کرنا چاہیں، تو ان سے یہ عہد نامہ آزادی کر لو، بشرطیکہ تمہیں ان میں روزی کمانے کی اہلیت کا یقین ہو۔ علاوہ بریں، اللہ تعالیٰ نے جو مال و دولت تمہیں دیا ہے، اس میں سے انہیں دو (تاکہ وہ کوئی چھوٹا موٹا کاروبار کر سکیں)۔

یاد رکھو! دنیا کی عارضی متاع کیلئے تم اپنی کنیزوں کو جنس فروشی (Sex-trading) یا قحبہ گری (Whoredom) پر مجبور نہ کرو، اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں۔ جو انہیں مجبور کرے گا تو ان کی بے بسی کے بعد اللہ (ان کی) سیآت محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا۔ انتہائی ترس کھانے، در گزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

حواشی-8 مکاتبت اس معاہدے کو کہتے ہیں جو آقا اور غلام کے درمیان لکھا جاتا ہے کہ غلام اس قدر مال کما کر آقا کو دے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ اس معاہدے کے مطابق غلام کو ہر جائز پیشہ اختیار کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔

34 24 وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ

غور کرو کہ ہم نے تمہاری طرف غیر مبہم واضح احکام و تعلیمات اور قوانین نازل کئے ہیں اور تمہارے متقدمین یا وہ لوگ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، ان (کے عروج و زوال) کی تمثیلیں بیان کی ہیں اور اہل آرزو و خشیت کیلئے پند و نصیحت۔

35 24 اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ الْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ

اللہ آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا 9 ہے۔ اس کے نور 10 کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق (Niche) میں ایک چراغ 11 ہے۔ چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہے، جو ایک درخشندہ تارا (Radiant star) ہے۔ (چراغ) بابرکت زیتون کے درخت (Blessed tree-an olive tree) سے لیا گیا ہے، جو شرقی ہے نہ غربی 12۔ اس کا تیل آپ ہی آپ بھڑکا پڑتا ہے، گو اسے آگ بھی نہ چھوئے 13۔ روشنی پر روشنی 14 ہے۔ اللہ (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور احترام آرزو کے مطابق) جسے چاہتا ہے اس کی طرف رہنمائی کرتا ہے (تاکہ وہ اس کی روشنی میں راہ راست پر سفر زندگی کر کے اپنی آخری منزل مقصود پر پہنچ جائے، جو جنت قرۃ العین ہے)۔ دیکھو! اللہ بنی نوع انسان کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے (Propounds parables)، تاکہ ان میں تفکر بالحق کریں)، بلاشبہ اللہ ہر شے کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

حواشی-9 ''اللہ نور ہے'' کا مطلب ہے اللہ منور، یعنی روشن کرنے والا ہے۔

-10 اس کے نور سے مراد اس کی صفات حسنہ ہیں جو منیر بھی ہیں۔-11 چراغ سے مراد قرآن مجید ہے، جس کے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات درخشندہ قندیل، یعنی آیات منیر میں ہیں۔

-13,12 چراغ قرآن کی روشنی عالمگیر رسالت کی بدولت چہار دانگ عالم میں خود بخود پھیلتی جا رہی ہے، اگرچہ کوئی مبلغ ہو یا نہ ہو۔-14 یہ چراغ قرآن منور بھی ہے اور منیر بھی۔

36 24 فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

(یہ چراغ قرآن ان گھروں میں (روشن رہتا، یعنی کثرت سے پڑھا جاتا ہے) جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم وتوقیر کی جائے اور ان میں اس کے احکام وتعلیمات کو یاد کیا جائے، نیز جن میں وہ لوگ صبح اور شام کے اوقات میں اس کی تقدیس وتنزیہ کرتے رہتے ہیں۔

37 24 رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

ان لوگوں کو نہ تو تجارت (Merchandise) اور نہ خرید وفروخت (Buying and selling) ہی اللہ کے ذکر یعنی قرآن مجید کی تلاوت سے اور نہ نظام صلوٰۃ وزکوۃ قائم کرنے سے غافل کرتی ہے، لیکن وہ اس روز (قیامت) سے خوف بداماں رہتے ہیں، جس میں کلیجا منہ کو آنے لگے گا اور دیدے پتھرا جائیں گے۔

38 24 لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

(اور وہ یہ اعمال اس لئے کرتے ہیں) تا کہ اللہ (اپنے قوانین مکافات عمل اور معدلت کے مطابق) ان کے اعمال کا بہترین صلہ دے، بلکہ اپنے (قانون) انعام و فضل (کی رو) سے اور زیادہ نوازے۔ دیکھو! اللہ (اپنے فضل سے) جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے، یعنی اس کے استحقاق سے بہت زیادہ نعمتوں سے نوازتا ہے۔

39 24 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓي

اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَـيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

بخلاف اس کے، جو لوگ اللہ کے نظام حیات کلی کو ماننے سے انکار کئے ہوئے ہیں، ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے دشت بے آب میں سراب (Mirage)، شیعنی چمکتی ریت، جسے پیاسا دور سے پانی سمجھے، یہاں تک کہ جب وہاں پہنچے تو وہاں پانی ایسی کچھ چیز نہ پائے، لیکن اللہ کو موجود پائے اور اللہ اس کا حساب پورا پورا چکادے۔ یادرکھو! اللہ حساب چکانے میں بہت تیز 15 ہے یعنی وہ ساتھ ساتھ حساب چکاتا جاتا ہے (Allah is swift at reckoning)۔

حواشی-15 اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین طبیعی و مجازات کے مطابق انسان کے ہر عمل کا ردعمل اسی وقت اس کے قلب پر مرتب ہوتا ہے، نیز اس کے فطری حلقومی کیسٹ میں ساتھ ساتھ ریکارڈ ہوتا رہتا ہے۔

40 24 اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰـىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ

ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ

نُّوْرٍ

یا پھر ان کفار کے اعمال ان تاریکیوں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر (Abysmal sea) کی آغوش میں ہوں، جسے لہروں (Billows) نے ڈھانپ رکھا ہو اور لہروں پر لہریں اٹھ رہی ہوں، نیز ان کے اوپر بادل چھائے ہوئے ہوں اور اوپر تلے گھٹاٹوپ اندھیرے ہوں۔ اگر ایسے میں کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے دیکھ نہ پائے۔ یادرکھو! جسے اللہ کی طرف سے (اس کے قوانین ہدایت و تقویٰ، احترام آرزو اور قانون کے فلاح کے مطابق) قرآن کی روشنی نہیں ملی تو اس کیلئے کہیں روشنی نہیں۔

41 24 اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ

عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ

اے انسان! کیا تو نے غور نہیں کیا کہ یہ اللہ ہی ہے جس کی تسبیح، یعنی جس کے احکام کی اطاعت اور تنزیہ وہ سب (فطرۃً) کرتے ہیں، جو آسمانوں اور زمین کے باسی ہیں، نیز پر پھیلائے پرند بھی (اپنی راہ و منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں)۔ یہ سب کے سب اپنی تسبیح، یعنی اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے اسالیب اور اپنی صلاۃ، یعنی زندگی کرنے کے طریقوں اور راہ و منزل کو (فطرۃً) جانتے ہیں۔

(اے بنی نوع انسان!) یاد رکھو! تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

42 24 وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ

اصل یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کیلئے ہے 16، اور تمام (جواب دہ مخلوقات، جیسے بنی نوع انسان اور جنات 17) کے سفر زندگی کی آخری منزل اللہ ہی کے پاس ہے۔

حواشی-16 لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور اس کے بندوں پر اپنا حکم چلانے یا انہیں اپنا آئین دینے کا مجاز نہیں۔ ایسا کرنا کافرانہ اور "فرعونی" فعل ہے۔

-17 قیامت کے روز صرف انسان اور جن ہی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کئے جائیں گے تاکہ وہ اپنے اعمال کا اجر لیں۔

43 24 اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ
يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ بادلوں کو (پہلے) آہستہ آہستہ چلاتا ہے، پھر انہیں باہم ملا دیتا ہے۔ پھر انہیں تہ دار بنا دیتا ہے (Piles them in masses)۔ بعد ازاں تو دیکھتا ہے کہ ان سے بارش کے قطرے ٹپکنے لگتے ہیں اور پہاڑوں جیسے اونچے بادلوں میں سے اولے (Hail) برساتا ہے اور ان کو (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ان سے بچا لیتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے عنقریب اس کی بجلی کی چمک (The flash of His lightning) بینائی اچک لے جائے گی (Will snatch away the sight)۔

44 24 يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ

(غور کرو کہ) اللہ (اپنے قانون طبیعی Physical law= کے مطابق) رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدلتا رہتا ہے۔ بلاشبہ (اس معجزاتی کارنامے کے مشاہدہ بالحق میں) اہل نظر کیلئے (سامان) عبرت ہے، یعنی ان کے دلوں میں جمالیاتی۔ نفسیاتی لمحے کی وقوع پذیری کا امکان 18 ہے۔

حواشی-18 جمالیاتی۔ نفسیاتی لمحے کی وقوع پذیری سے انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے اور وہ متقی و صالح اور مفکر و دیدہ ور بن جاتا ہے۔

45 24 وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ

اصل یہ ہے کہ اللہ نے اپنی جمالیاتی۔ تنزویجی اور ارتقائی و غایتائی تخلیقی فعلیت کے ذریعے) کل جانداروں (All animals) کو پانی سے تخلیق کیا 19 ہے۔ ان جانداروں میں بعض پیٹ کے بل رینگتے ہیں (Creep upon their bellies)، بعض دو ٹانگوں اور بعض چار ٹانگوں پر چلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے، تخلیق کئے جاتا ہے، بلاشبہ، اللہ ہر وہ 20 چیز کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے، جو وہ کرنا چاہتا ہے۔

حواشی-19 متعدد دیگر آیات کی طرح اس آیۂ بصیرت افروز سے بھی اس باطل ''اسرائیلی' نظریے کا بطلان ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان (آدم یا بشر) کو جنت سماوی میں پیدا کیا تھا، جسے کسی متنفس نے دیکھا تک نہیں۔

-20 شیئ کے معانی ہیں: ہر وہ چیز جو اللہ پیدا کرے یا کرنا چاہے۔ اس لفظ سے اسلام کے دشمنوں خصوصاً آریہ سماجیوں کا یہ اعتراض خود بخود مسترد ہو جاتا ہے کہ عیاذاً باللہ اگر اللہ ہر معیوب و مذموم چیز یا فعل کر سکتا یا کرتا ہے تو پھر ستودہ صفات کیسے ہوا۔

46 24 لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

بلاشبہ ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے کل بنی نوع انسان کے رشد و ہدایت کیلئے) واضح اور منہ بولتی آیات، یعنی واضح قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات نازل کی ہیں۔ لیکن اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو و ہدایت و تقویٰ اور مشیت و حکمت کے مطابق) جسے چاہتا ہے دنیوی واخروی حسنہ (جنت قرۃ العین) کی حسین راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

47 24 وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

دیکھو! بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے (Assert) ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہیں اور اطاعت و فرماں برداری کرتے ہیں پھر اس دعوے (Assertion) کے بعد ان میں سے ایک فرقہ (Faction) رو گردانی کرتا ہے۔ بلاشبہ! یہ لوگ اہل ایمان نہیں ہیں۔

48 24 وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

دیکھو! جب انہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے قوانین واحکام کی طرف بلایا جاتا ہے کہ ان کے درمیان (کسی قضیے کا) فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک گروہ کترا جاتا ہے۔

49 24 وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ؕ

چنانچہ اگر حق انہیں ملنے والا ہو تو مطیع و فرمانبردار ہو کر رسول کے پاس آجاتے ہیں۔

50 24 اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ
بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا وہ شک و اضطراب میں مبتلا ہیں؟ یا انہیں خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے ساتھ ناانصافی کریں گے؟ بلکہ اصل یہ ہے کہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں (یعنی اپنے آپ کو اہل نار بنا رہے ہیں)۔

51 24 اِنَّمَا كَانَ قَوۡلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذَا دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ
يَّقُوۡلُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ؕ وَ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

لیکن مؤمنوں کا شیوہ یہ ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے قوانین و احکام کی طرف بلایا جائے تو ''وہ'' 21 ان کے درمیان (ان کے قضیے کا) فیصلہ کرے تو وہ (فیصلہ) سن کر کہتے ہیں: ''ہم نے فیصلہ سنا اور تسلیم کر لیا۔'' اصل میں یہ لوگ دنیوی و اخروی حسنہ پانے اور آتش خوف و حزن سے نجات پانے میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ 22

حواشی - 21 ''وہ'' سے اب مراد قرآن حکیم ہے جو اللہ نے اپنے رسول آخرؐ پر نازل کیا تھا۔

22- مفلحون کے مفہوم کو آئینہ دار یہ دعائیہ آیت ہے: ربنا اتنا فی الدنیا حسنہ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار (البقرۃ 2-2:1)

52 24 وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَخۡشَ اللّٰهَ وَيَتَّقۡهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے اور اس کے رسول کی فرمانبرداری، یعنی پیروی کرتے ہیں اور اللہ (کے قوانین مجازات و ابتلاء وغیرہ وغیرہ) سے ڈرتے رہتے ہیں اور اس کی طلب و آرزو رکھتے ہیں تو وہی راہ راست پر سفر زندگی کر کے اپنی آخری منزل مقصود پر، جو جنت قرۃ العین ہے، پہنچنے میں کامیاب ہوں گے۔

53 24 وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ اَمَرۡتَهُمۡ لَيَخۡرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقۡسِمُوۡا ۚ
طَاعَةٌ مَّعۡرُوۡفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

دیکھو! (یہ منافق) اللہ کی قسمیں اور حلف اٹھا کر کہتے ہیں کہ اگر انہیں (جہاد کا) حکم دیں تو وہ اس کیلئے بالضرور باہر نکل آئیں گے۔ انہیں کہئے کہ قسمیں نہ کھاؤ (ان کی ضرورت نہیں، صرف) طاعت احسن ہی مطلوب ہے۔ یاد رکھو! تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس کی مکمل معلومات رکھنے والا ہے۔

54 24 قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيۡكُمۡ
مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَاِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ

(اے رسولؐ!) انہیں نصیحت کریں کہ اللہ کے احکام پر عمل کرو اور اس کے رسول کی طاعت یا پیروی کرو۔ اگر تم نے اس کی طاعت سے اعراض کیا تو وہ صرف اس کا جوابدہ ہے جس کی ذمے داری اسے تفویض کی گئی ہے اور تم اس کے جوابدہ ہو جس کی ذمے داری تم پر ڈالی گئی ہے۔ یاد رکھو! اگر تم نے اس کی طاعت یا پیروی کی تو راہ راست اور اپنی منزل مقصود پالو گے۔ اصل یہ ہے کہ (ہمارے) رسول پر صرف (احکام الٰہیہ کو) صاف صاف پہنچا دینے کی ذمے داری ہے۔

55 24 وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى
الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔـا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰ
لِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

یاد رکھو! تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور عدل و احسان اور صلاح و بہبود کے توازن آفریں کام کرتے ہیں، ان کیلئے اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ اس نے ان کے متقدمین (Their ancients) کو حکومت بخشی تھی۔ علاوہ بریں، اس نے ان کیلئے جو دین یا نظام حیات کلی پسند کیا ہے، اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا، نیز ان کے خوف و خطر کو امن و سلامتی (کی حالت) سے بدل دے گا، وہ صرف میرے احکام پر عمل کریں گے اور کسی کو میری ذات و صفات اور میرے امور فرمانروائی میں میرا سہیم و معاون نہیں مانیں گے۔ لیکن جو لوگ میرا وعدہ پورا ہو جانے کے بعد میرے نظام حیات کلی کو قولاً یا فعلاً ماننے سے انکار کریں گے تو وہی نافرمان و عہد شکن ہیں۔

56 24 وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

دیکھو! (اے مسلمانو!) اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کے نظام قائم کرو، نیز (اللہ تعالیٰ کے) رسول کی طاعت یا پیروی کرو تاکہ تمہیں رحم و کرم سے نوازا جائے۔

57 24 لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ

(اے رسولؐ !) آپ یہ ہر گز خیال نہ کریں کہ یہ کافر ہمیں عاجز کر کے زمین سے کہیں دور نکل جائیں گے (ایسا نہیں ہو سکتا)۔ ان کا
ٹھکانا آتش جہنم ہے اور وہ (انسان کے سفر زندگی کی) بھیانک منزل آخر ہے (Last awful destination of man`s
journey)۔

58 24 یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ
یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ
وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ
طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ

اے ایمان والو! تمہارے جو مملوک ہیں اور تمہارے بچے جو ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے (Who have not as yet
attained to puberty)، انہیں تین وقت اجازت لے کر تمہارے پاس آنا چاہئے: صبح کی صلوٰۃ یا نماز فجر سے پہلے،
دوسرے، دوپہر کے وقت، جب تم (موسم گرما میں معمول کے مطابق) اپنا لباس اتار دیا کرتے ہو (When you usually
undress yourselves)، تیرے، صلوٰۃ عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات (Occasions) تمہاری پردگی (Privacy) کے
ہیں۔ ان اوقات کے علاوہ، اگر وہ بغیر اجازت تمہارے پاس آئیں تو نہ تم پر کوئی الزام ہے اور نہ ان پر۔ انہیں اکثر تمہارے پاس اور
تمہیں ان کے پاس آنا جانا ہوتا ہے۔ جس طرح اللہ نے یہ احکام واضح طور پر بیان کئے ہیں، اسی طرح وہ اپنے تمام احکام تم سے
صاف صاف بیان کرتا ہے (کہ یہ اس کی سنت ہے جو غیر مبدل ہے)۔ یاد رکھو! اللہ علم رکھنے والا۔ بے نہایت دانشمند اور کمال
دانشمندی سے اپنے امور فرمانروائی سر انجام دینے والا ہے۔

59 24 وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ

لیکن جب تمہارے یا تمہارے خاندان کے لڑکے بالغ ہو جائیں تو انہیں تمہارے پاس آنے کیلئے اجازت لینا لازم ہے، جیسے ان کے
بڑے ان سے پہلے اجازت لیتے ہیں۔ جس طرح اللہ نے یہ احکام صاف صاف بیان کئے ہیں، اسی طرح وہ اپنے تمام احکام و قوانین
اور تعلیمات و ہدایت تم سے بالصراحت بیان کرتا ہے۔ یقینا، اللہ علم کلی رکھنے والا۔ از بس دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور
فرمانروائی سر انجام دینے والا ہے۔

60 24 وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ
یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

جہاں تک سن یاس کو پہنچی ہوئی عمر رسیدہ عورتوں کا تعلق ہے، جن میں مناکحت کی یا جنسی خواہش (Sexual desire) کا فقدان ہو، اگر وہ اپنا لباس (چادر وغیرہ) اتار دیا کریں (تو کوئی مضائقہ نہیں)، لیکن ان کی زینت 23، یعنی اعضائے مخصوصہ (Private parts) ظاہر نہ ہونے پائیں تو وہ مورد الزام نہیں۔ مگر وہ ایسا کرنے سے اگر احتراز کریں تو ان کیلئے بہتر ہے۔ یاد رکھو! اللہ سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ جاننے والا ہے (اس لئے کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے)۔

حواشی-23 صنف جمیلہ کی زینت کے یہ اہم طبیعی اعضاء ہیں، گلہائے شباب (Breasts)، شکم (Belly)، رانیں (Thighs)، شجر ممنوعہ (Vulva) اور سرین (Buttocks)۔

61 24 لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا
عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِکُمْ اَوْ
بُیُوْتِ اَخَوٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِکُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِکُمْ اَوْ مَا
مَلَکْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِیْقِکُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ
بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً ؕ کَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ
الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ

(دیکھو!) نہ تو نابینا کیلئے کوئی حرج ہے اور نہ لنگڑے (Lame) کیلئے اور نہ مریض کیلئے اور نہ خود تمہارے لئے کوئی حرج ہے کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں (Paternal uncles) کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں (Paternal aunties) یا اپنے ماموؤں (Matemal uncles) کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں (Maternal aunties) کے گھروں سے یا ایسے گھروں سے کھاؤ جن کے نظم و نسق کے تم ذمے دار ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کھاؤ۔ تم پر کوئی گناہ نہیں خواہ تم مل جل کر کھاؤ یا علیحدہ علیحدہ۔ لیکن جب گھروں میں سے کسی گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو سلام کہو، جو اللہ کی طرف سے ایک بابرکت اور پاکیزہ

دعا ہے۔ جس طرح اللہ نے یہ احکام وضاحت کے ساتھ بیان کئے ہیں، اسی طرح وہ اپنے تمام احکام و قوانین بالصراحت بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو اور سمجھو (اور ان کے مطابق عمل کرو)۔

62 24 اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاِذَا كَانُوۡا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمۡرٍ
جَامِعٍ لَّمۡ يَذۡهَبُوۡا حَتّٰى يَسۡتَاۡذِنُوۡهُ‌ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ
وَرَسُوۡلِهٖ‌ ۚ فَاِذَا اسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِبَعۡضِ شَاۡنِهِمۡ فَاۡذَنۡ لِّمَنۡ شِئۡتَ مِنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمُ اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

حقیقت میں مؤمن وہ ہیں جو اللہ (کی توحید الوھیت و ربوبیت) اور اس کے رسول (کی رسالت) کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں اور جب وہ کسی اہم اجتماعی معاملے میں رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس کی اجازت حاصل کئے بغیر کھسک نہیں جاتے۔ اصل یہ ہے کہ جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں، وہی فی الواقع اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اگر وہ تجھ سے اپنے کسی کام کیلئے اجازت مانگیں تو ان میں سے جسے چاہو اجازت دے دیا کرو اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بلا شبہ، اللہ سیآت محو کرنے اور انسے تحفظ فراہم کرنے والا۔ انتہائی ترس کھانے، در گزر، دلدر دور کرنے اور بکثرت رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

63 24 لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا‌ ؕ قَدۡ يَعۡلَمُ اللّٰهُ
الَّذِيۡنَ يَتَسَلَّلُوۡنَ مِنۡكُمۡ لِوَاذًا‌ ۚ فَلۡيَحۡذَرِ الَّذِيۡنَ يُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِهٖۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ فِتۡنَةٌ اَوۡ
يُصِيۡبَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ

(دیکھو!) تم لوگ رسول کے بلانے کو اس طرح کا بلانا نہ سمجھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ یاد رکھو! اللہ ان لوگوں سے واقف ہے جو آنکھ بچا کر (تمہاری مجلس سے بغیر اجازت لئے) کھسک جاتے ہیں۔ جو لوگ اس کے حکم (یا فیصلے) کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہیئے کہ (اس جرم کی پاداش میں اللہ کے قانون مجازات کے مطابق) وہ کسی آزمائش میں نہ پڑ جائیں یا وہ کسی کربناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

64 24 اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۗ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ
اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

گوش ہوش سے سنو! جو کچھ آسمانوں اور زمین ہے، سب اللہ کا ہے 24، تمہارا جو کیش و مشرب ہے یا جس راہ پر تم سفر زندگی کر رہے ہو، اسے اس کا علم ہے۔ یاد رکھو! جس روز وہ تمام لوٹ کر اس کے حضور پیش ہوں گے، وہ انہیں ان کے کل اعمال سے آگاہ کر دے گا۔ یقین مانو کہ اللہ کل چیزوں کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

حواشی -24 اس آیۂ فکر انگیز کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی، کل موجودات کا خالق و مالک ہے اور یہ سب کچھ اس نے اپنے کل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے تمتع یا عارضی فائدے کیلئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ، ہر شخص کے پاس جو مال و دولت ہے وہ اس کا مالک نہیں، بلکہ امین مستفید ہے، لہٰذا وہ احکام الٰہیہ کے مطابق ہی اس میں تصرف کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت اور اس کے بندوں کے مساوی حق پیداوار (حق معلوم) کو غصب کرتا ہے اس لئے نافرمان و ظالم ہوا۔

1 25 تَبٰرَكَ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡـفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرَا

وہ بڑا ہی مادی و معنوی نشوونما دینے اور برومند کرنے والا (رب) ہے، جس نے اپنے بندے 1 (حضرت محمدؐ) پر حق و باطل، کھرے کھوٹے اور ہدایت وضلالت میں امتیاز کرنے والا معیار 2 (Criterion) نازل کیا ہے تاکہ وہ ہر عہد کی اقوام عالم کو اس کے اعمال سوء کے رد عمل یا مکافات عبرتناک سے متنبہ کرے۔

حواشی-1 اس آیۂ بصیرت افروز میں رب علیم و حکیم نے قرآن حکیم کیلئے الفرقان کی تعبیر استعمال کر کے اس حقیقت کی صراحت کر دی ہے کہ اس کے نازل ہو جانے کے بعد اب دنیا میں حق و باطل، جائز و ناجائز، حلال و حرام، حسن و قبح، خیر و شر، سود و زیاں اور ہدایت وضلالت وغیرہ وغیرہ کا قرآن مجید کے سوا اور کوئی معیار مستند ہے نہ معتبر۔ اب ہر معاملے میں قرآن حکیم کا فیصلہ قول فیصل اور حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے اور اس پر کسی روایت، قول وغیرہ وغیرہ کو ترجیح دینا، قرآن مجید کی تکذیب کے مترادف ہے۔

اس میں دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ قوانین الٰہیہ جن کے ذریعے نظام حیات و کائنات چل رہا ہے، اٹل ہیں، لہٰذا ان کی خلاف ورزی کرنے والی اقوام کا انجام ہمیشہ عبرتناک ہوا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ اس لئے ان سے خوف بداماں رہنا، افراد و اقوام کے خوف و حزن سے محفوظ رہنے اور دنیوی و اخروی حسنہ حاصل کرنے کیلئے ناگزیر ہے۔

تیسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی من جملہ کل کتابوں کے، قرآن حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر زمان و مکان کی اقوام کیلئے نازل ہوئی ہے، لہٰذا اب کوئی نبیؑ آئے گا نہ وحی ہی نازل ہو گی۔

-2 عبد کے معانی بندے یا غلام کے ہیں۔ اگرچہ تمام بنی نوع انسان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، لیکن حقیقت میں اس کا بندہ وہ ہے جسے ''وہ'' اپنا بندہ سمجھے، جیسا کہ علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے:

عبد دیگر، عبدہ، چیزے دگر!

اس امر کا اندازہ لگانا کہ عبدہ کا اللہ تعالیٰ کی نظر میں مرتبہ کیا ہے؟ بندے کی عقل و فکر سے ماوراء ہے، البتہ اس واقعیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء علیہم السلام کو ان کا نام لے کر مخاطب کیا ہے، لیکن اس نے آپؐ کا نام لے کر آپ کو ایک بار بھی مخاطب نہیں کیا، یہ مستنبط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو اپنا خاص بندۂ عشق و وفا اور محبوب ترین و معزز ترین بندہ سمجھتا تھا۔

2 25 الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا

وہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین میں حکمرانی ہے (اور یہ کائنات اس کی ملکیت ہے)، یاد رکھو! اس نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے نہ بیٹی (He has not begotten offspring) اور نہ اس کی بادشاہت و فرمانروائی میں اس کا کوئی معاون (Partner) ہی ہے (کیونکہ وہ سبحان و صمد بھی ہے، عزیز و قدیر اور علیم و حکیم بھی)، دوسرے، اس نے تو ہر مادی و غیر مادی چیز تخلیق (Create) کی ہے اور اس کی (جمالیاتی و افادی، غایاتی و صفاتی اور موزوں) اقدار (Values) کی تعیین کی ہے۔

3 25 وَاتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ
لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا

غور کرو (کہ ان مشرکوں کے ظلم و جہل کا یہ حال ہے کہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو اپنا معبود بنا رکھا ہے (جن کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ) جو خود تو کچھ پیدا نہیں کر سکتے (بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں) اور جو اپنے سود و زیاں پر قادر نہیں ہیں (یعنی نہ تو اپنے آپ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہر قسم کے نقصان اور خسارے سے اپنے آپ کو بچا ہی سکتے ہیں)، نیز، نہ موت و حیات پر قدرت رکھتے ہیں اور نہ (قیامت کے روز) دوبارہ زندہ اٹھنا ان کے اختیار میں ہے۔ 3 حواشی-3 اس سے ثابت ہوا کہ مشرک پرلے درجے کے جاہل و ظالم لوگ ہیں، جو ایسی بے بس و لاچار ہستیوں سے استمداد کرتے ہیں، جو خود اپنی مدد نہیں کر سکتیں۔

4 25 وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ
آخَرُونَ ۚ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۚ

دیکھو! جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کر رکھی ہے یہ ہرزہ سرائی کرتے ہیں کہ یہ (قرآن) جھوٹ کا پلندہ ہے، جسے اس شخص نے خود گھڑ لیا ہے (It is a forgery of is own invention. البتہ بعض دوسرے لوگ اس کے وضع (Device) کرنے میں اس کی مدد کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ کس قدر ناحق اور جھوٹ بات بنا رہے ہیں۔

5 25 وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

نیز، یہ کافر یہ الزام تراشی بھی کرتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کے افسانے ہیں، جن کو اس شخص نے لکھوالیا ہے تاکہ صبح و شام اسے سنائے جائیں۔

6 25 قُلۡ اَنۡزَلَهُ الَّذِىۡ يَعۡلَمُ السِّرَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا

(اے پیغمبر آخرؐ!) انہیں (حکیمانہ انداز میں) سمجھائیں کہ اسے اس اللہ نے نازل کیا ہے، جو آسمانوں اور زمین کے بھیدوں (Mysteries) کو جانتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ وہ سیآت کو محو (Delete) کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا... انتہائی ترس کھانے، در گزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

7 25 وَقَالُوۡا مَالِ هٰذَا الرَّسُوۡلِ يَاۡكُلُ الطَّعَامَ وَيَمۡشِىۡ فِى الۡاَسۡوَاقِ‌ ؕ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مَلَكٌ فَيَكُوۡنَ مَعَهٗ نَذِيۡرًا

(دیکھو! کافر رسولؐ سے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسے مافوق البشر ہونا چاہئے) لہٰذا (کس طنزیہ انداز میں یہ) کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے کہ (عام لوگوں کی طرح) خورونوش کرتا اور بازاروں میں گھومتا بھی ہے۔ (اگر یہ واقعی رسول ہے تو) کیوں اس کے پاس فرشتہ نہیں بھیجا گیا، جو اس کے ساتھ مل کر لوگوں کو ان کے اعمال سوء کے انجام سے متنبہ کرتا؟

8 25 اَوۡ يُلۡقٰٓى اِلَيۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ تَكُوۡنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاۡكُلُ مِنۡهَا‌ ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا

(کم سے کم) اسے کوئی خزانہ ہی عطا کیا جاتا کہ (وہ ٹھاٹھ سے زندگی گزار سکتا) یا اسے ثمر ور باغ ہی دیا جاتا تاکہ اسے (فراوانی سے) خورونوش کرتا۔ یہ ظالم لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ تم (ایسے بے وقوف ہو) کہ ایک سحر زدہ شخص (A man bewitched) کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔

9 25 اُنۡظُرۡ كَيۡفَ ضَرَبُوۡا لَـكَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَبِيۡلًا

(اے پیغمبر آخرؐ!) غور کرو کہ یہ لوگ آپ سے متعلق کیسی بے ہودہ مثالیں بیان کرتے ہیں اس لئے کہ وہ راہ راست سے بھٹک چکے ہیں، نتیجتاً، انہیں کوئی راہ راست سجھائی نہیں دیتی (یا انہیں قرآن و رسالت کو جھٹلانے کیلئے کوئی دلیل محکم نہیں ملتی)۔

10 25 تَبٰـرَكَ الَّذِیۡۤ اِنۡ شَآءَ جَعَلَ لَکَ خَیۡرًا مِّنۡ ذٰلِکَ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۙ وَیَجۡعَلۡ لَّکَ قُصُوۡرًا

اللہ تعالیٰ تو اس قدر نشو و نما دینے اور برومند کرنے والا ہے کہ اگر (اس کا قانون مشیت و حکمت متقاضی ہو تو) وہ تمہیں (ان کافروں کی تجویز کردہ) چیزوں سے خوبتر چیزیں عطا کر دے، جیسے تمہیں ایسے ثمرور باغات عطا کر دے جو آب رواں (Running water) سے شاداب ہوں اور تمہارے لئے بڑے بڑے محلات بنا دے۔

11 25 بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالسَّاعَۃِ ۟ وَ اَعۡتَدۡنَا لِمَنۡ کَذَّبَ بِالسَّاعَۃِ سَعِیۡرًا

اصل یہ ہے کہ یہ لوگ آن شدنی (قیامت، Hour of Doom) کے منکر ہیں اور ہم نے (اپنے قوانین کے مطابق) آن شدنی کا انکار کرنے والوں کیلئے آتش شعلہ زن (Blazing fire) تیار کر رکھی ہے۔

12 25 اِذَا رَاَتۡہُمۡ مِّنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ سَمِعُوۡا لَہَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیۡرًا

جب وہ آگ ان کو دور سے دیکھے گی تو وہ اس کے بھڑکنے اور دھاڑنے (Raging and roaring) کی چیخیں سنیں گے۔

13 25 وَ اِذَاۤ اُلۡقُوۡا مِنۡہَا مَکَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیۡنَ دَعَوۡا ہُنَالِکَ ثُبُوۡرًا

پھر جب وہ باہم زنجیروں میں جکڑے ہوئے (Chained together) جہنم کی تنگناء میں ڈالے جائیں تو موت کو پکاریں گے (کیونکہ وہ آتش جہنم کے عذاب زہرہ گداز کی تاب نہ لا سکیں گے 4۔)

حواشی-4 دنیا میں یہ منکران حق رب کریم کے اس ارشاد کا مذاق اڑاتے تھے کہ ''اس نے جو چیز بھی تخلیق کی ہے، اسے حسین بنایا ہے۔'' کہتے تھے: ''کیا موت بھی حسین ہے؟'' لیکن اب شدت عذاب میں ان پر یہ راز کھلے گا کہ موت بھی حسین بلکہ بے حد حسین ہے، کیونکہ صرف ایک وہی عذاب جانگداز سے نجات کا واحد ذریعہ ہے، تو وہ موت کی آرزو و دعا کریں گے۔ لیکن دارا لآخرت الحیوان ہے، وہاں موت کا فقدان ہو گا، صرف زندگی ہو گی۔

14 25 لَا تَدۡعُوا الۡیَوۡمَ ثُبُوۡرًا وَّاحِدًا وَّ ادۡعُوۡا ثُبُوۡرًا کَثِیۡرًا

اس وقت ان سے کہا جائے گا: ''آج تم صرف ایک موت یا عدمیت (Extinction) کی استدعا نہ کرو، بلکہ ایک سے زائد اموات کی استدعا کرو (لیکن تم لذت موت سے آشنا نہیں ہو گے)۔

15 25 قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا

(اے پیغمبرؐ! ان سے ناصحانہ انداز میں استفسار کیجئے کہ) یہ عذاب جہنم بہتر ہے یا جنت جاودانی جس کا وعدہ اہل آرزو و خشیت کو دیا جاتا ہے۔ یہ ان کے اعمال (صالحہ) کا اجر ہے اور ان کے سفر زندگی کی آخری منزل مقصود۔

16 25 لَّهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا

انہیں وہاں جو چاہیں گے ملے گا (اور) وہ وہاں ہمیشہ زندگی کریں گے اور یہ تیرے رب کا وعدہ ہے جو اس نے اپنے اوپر لازم رکھا ہے (اس کے معانی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ تیرے رب کا ایسا وعدہ ہے جو اس سے ہمیشہ طلب کرنے کے قابل ہے)۔

17 25 وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِىْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ

(اے بنی نوع انسان!) یاد رکھو! ایک دن آئے گا جب اللہ ان (یعنی مشرکوں) اور ان کو جن کو یہ اللہ کے سوا عبادت، یعنی پرستش وطاعت کرتے تھے، جمع کرے گا۔ پھر ان سے استفسار کرے گا: ''کیا تم نے میرے ان بندوں کو راہ راست سے بھٹکا دیا تھا؟ یا یہ خود راہ راست سے بھٹک گئے تھے؟''

18 25 قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِىْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا ۢ بُوْرًا

وہ (معبودان باطلہ) جواب میں عرض کریں گے: ''ہمارے لئے یہ سزاوار نہ تھا یا ہم اس کے مجاز نہ تھے کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو کارساز و ولی بناتے۔ لیکن (جیسا کہ تو جانتا ہے) تو انہیں اور ان کے آباء واجداد کو دنیوی فوائد سے اس قدر نوازتا رہا، یہاں تک کہ وہ

تیرے ''ذکر'' یعنی قوانین واحکام اور آخرت کو بھلا بیٹھے اور دنیوی واخروی حسنہ کے اعتبار سے سب کچھ گنوا بیٹھے (Became lost folk)''۔

19 25 فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا

(اس پر اللہ وحدہ، لاشریک مشرکوں سے فرمائے گا:) ''جو کچھ تم کہتے تھے اس کی تکذیب (تمہارے معبود) کر چکے ہیں (Have given a lie to your assertions)۔اب تم (ہمارے قوانین مجازات وفلاح وغیرہ وغیرہ کو) ٹال سکتے ہو، نہ کسی سے مدد (سفارش وغیرہ وغیرہ) ہی طلب کر سکتے ہو۔

(اے بنی نوع انسان!) یاد رکھو! تم میں سے جو شخص بھی ظلم کرے گا، یعنی شرک کر کے اپنے آپ کو رہین خوف وحزن کرے گا، ہم اسے (اپنے قوانین احترام آرزوو مجازات وغیرہ وغیرہ کے مطابق) بڑی کڑی سزا (Chastisement) کامزا چکھائیں گے۔

20 25 وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا

اصل یہ ہے کہ (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسولؑ بھیجے، وہ سب بلا استثنیٰ (عوام الناس کی طرح) کھاتے پیتے اور بازاروں میں گھومتے پھرتے تھے 5۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم نے تم میں بعض رسولوںؑ کو بعض لوگوں کیلئے موجب ابتلاء بنایا، یہ دیکھنے کیلئے کہ آیا تم حلم وبرداشت اور حوصلہ مندی وثبات سے کام لیتے ہو (یا نہیں)؟

یاد رکھو! تمہارا پروردگار بڑا ہی باریک بین (Seer) ہے۔

حواشی-5 اس میں یہ حکیمانہ نکتہ مضمر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر عامۃ الناس کا رہنما ہوتا ہے، لہٰذا اس کیلئے ان کی طرح ان میں زندگی بسر کرنا ناگزیر تھا، ورنہ وہ ان کے مسائل ومشکلات اور افکار وداعیات وغیرہ وغیرہ کو سمجھ نہ سکتا تھا۔ اس سے یہ مستنبط ہوا کہ عوام کے رہنما کیلئے بھی عامۃ الناس کی طرح ان میں رہ کر زندگی کرنا لازم ہے۔

21 25 وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ
لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا

دیکھو! جو لوگ (قیامت کے روز) ہماری ملاقات کی توقع، یعنی یقین نہیں رکھتے، کہتے ہیں: ''کیوں ہم پر ملائکہ یا فرشتے نہیں اترتے؟ یا ہم اپنے پروردگار کو (اپنی ان آنکھوں سے) کیوں نہیں دیکھتے؟'' حقیقت یہ ہے کہ وہ خمار تکبر میں سرشار ہیں اور حد سے بہت دور نکل چکے ہیں۔

22 25 يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا
مَّحْجُوْرًا

(لیکن) جس روز وہ فرشتوں کو دیکھیں گے تو مجرموں، یعنی دوسروں اور اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کیلئے وہ خوشی کا موقع نہ ہو گا۔ اس روز اللہ کی پناہ مانگیں گے کہ انہیں ہم سے دور، بہت دور رکھ!

23 25 وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا

پھر ہم ان کے کئے دھرے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان کو ذرات غبار کی طرف برباد کر دیں گے۔

24 25 اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا

(بخلاف اس کے) اس روز مشتاقان جنت کی اقامت گاہ (Abode) خوب ترین (Excellent) اور استراحت گاہ (Place of repose) حسین ترین (Most beautiful) ہو گی۔

25 25 وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا

اور (اس منظر قیامت کا تصور کرو!) جب آسمان، یعنی افلاکی کرے الغمام، یعنی الدخان ایسی آتش بداماں گیسوں (Gases) وغیرہ وغیرہ کے ذریعے پھٹ جائیں گے 6 (Shall burst asunder)، جن کے ذریعے ابتداء میں معرض وجود میں آئے تھے، دیکھئے فصلت 11:41) اور فرشتوں کے پرے کے پرے اتارے جائیں گے۔

حواشی-6 تفصیل کیلئے دیکھئے مترجم کی کتاب سرگذشت فلسفہ، 1:382۔

26 25 اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذِ ا ۨلۡحَقُّ لِلرَّحۡمٰنِؕ وَكَانَ يَوۡمًا عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ عَسِيۡرًا

اس روز حقیقی بادشاہت (Sovereignty) صرف رحمان کی ہو گی اور وہ کافروں کیلئے بڑا بھاری دن (Day of distress) ہو گا۔

27 25 وَيَوۡمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيۡهِ يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِى اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِيۡلًا

اس روز اپنے اوپر اور دوسروں پر ظلم کرنے والا (یعنی حقوق غصب کرنے والا) حسرت و ندامت سے اپنے ہاتھ کاٹے گا (Will gnaw) اور کہے گا: کاش! میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔''

28 25 يٰوَيۡلَتٰى لَيۡتَنِىۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِيۡلًا

ہائے شامت اعمال! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا!

29 25 لَقَدۡ اَضَلَّنِىۡ عَنِ الذِّكۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِىۡ ؕ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ
خَذُوۡلًا

اس نے مجھے اللہ کے کلام سے روگرداں کر دیا جب کہ وہ میرے پاس پہنچ چکا تھا۔ اصل یہ ہے کہ شیطان تو ہمیشہ ہی سے انسان کو وقت پر دغا دینے والا (Betrayer) ہے۔

30 25 وَقَالَ الرَّسُوۡلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِى اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا

یقینا، (روز قیامت) رسولؐ فریاد کرے گا: ''پروردگارا: یہ ہے میرے قوم جس نے اس قرآن (کے قوانین و احکام) کو بالکل نظر انداز کر رکھا تھا۔''

31 25 وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا
وَّنَصِيْرًا

جس طرح (اے نبیؐ!) ہم نے مجرموں کو تمہارا دشمن بنایا ہے، اسی طرح ہم نے مجرموں سے ہر نبی کے دشمن بنائے تھے۔ لیکن (تسلی رکھو!) تمہارا پروردگار کامیابی کی راہ راست دکھانے اور مدد کرنے کیلئے کافی ہے۔

32 25 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ
لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا

منکرین قرآن طنزاً باتیں کرتے ہیں کہ اس شخص پر پورا قرآن کیوں ایک ہی بار نازل نہیں کیا گیا۔ اس کے تدریجاً نازل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم اسے اچھی طرح تمہارے ذہن نشین کرتے رہیں، لہٰذا ہم نے اس کی ترتیب اور تنزیل احسن طریقے سے کی ہے۔

33 25 وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا

نیز یہ منکرین حق جو اس قسم کے اعتراض کی بات آپ کے پاس لاتے ہیں، ہم اس کا سچا جواب اور اس کی خوب ترین توجیہ آپ کو بتا دیں گے (یا بتا دیتے ہیں)۔

34 25 اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
سَبِيْلًا

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں مونہوں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں اکٹھے ڈالا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں جن کا موقف نہایت گھناؤنا ہے اور یہی راہ راست سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے لوگ ہیں۔

35 25 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا

یہ (تاریخی) واقعیت ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (= تورات) دی اور اس کے بھائی ہارونؑ کو اس کا مددگار بنا کر اس کے ساتھ کر دیا۔

36 25 فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا

پھر ہم نے حکم دیا کہ تم دونوں ان ہم کیش لوگوں کے پاس جائو، جنہوں نے ہماری آیات، یعنی معجزاتی نشانات اور احکام کو جھٹلایا ہے۔ (امتثال امر میں، وہ دونوں ان کے پاس گئے، مگر وہ ایمان نہ لائے تو) ہم نے (اپنے قوانین مجازات واستبدال وغیرہ وغیرہ کے مطابق) ان کو نیست و نابود کر دیا۔

37 25 وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ
وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا

دیکھو! جب نوحؑ کے ہم کیش لوگ ہمارے رسولوںؑ کو جھٹلاتے رہے (اور باز نہ آئے تو) ہم نے (اپنے قوانین مکافات عمل، تعجیل واستبدال وغیرہ وغیرہ کے مطابق) ان لوگوں کو غرق کر دیا اور انہیں بنی نوع انسان کیلئے نشان عبرت بنا دیا۔ یاد رکھو! ہم نے (اپنے قوانین کے مطابق) مشرکوں، یعنی اپنے اوپر اور دوسروں پر ظلم کرنے والوں کیلئے کربناک عذاب (Grievous doom) تیار کر رکھا ہے۔

38 25 وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا

علاوہ بریں، ہم نے (اپنے قوانین مجازات، تعجیل وامہال، استبدال واستخلاف کے مطابق) (قبائل) عاد وثمود اور الرس کے پرستاروں کو اور ان کے مابین بکثرت اقوام کو ہلاک کر دیا۔

39 25 وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا

اصل یہ ہے کہ ہم نے (اپنے قوانین انعام وفضل وفلاح کے مطابق، انہیں متنبہ کرنے کی خاطر) مثالیں بیان کیں، لیکن (نہ مانے تو) ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انہیں تہس نہس کر دیا (We annihilated them)۔

40 25 وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا

واقعہ یہ ہے کہ وہ اس شہر سے گزرتے رہتے ہیں، جس پر (ہمارے قوانین مجازات، تعجیل وامہال وغیرہ وغیرہ کے مطابق) بڑی گھناؤنی بارش برسائی گئی۔ کیا وہ اس کے آثار کا (دیدۂ عبرت نگاہ سے) مشاہدہ نہیں کرتے؟ لیکن واقعہ یہ ہے کہ انہیں اپنی نشاۃ ثانیہ یا دوبارہ جی اٹھنے (Resurrection) کی توقع ہے نہ یقین۔

41 25 وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا

(ہمارے نبیؐ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ) جب یہ کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں (Make you target of their mockery)، (اور از راہ تمسخر و طنزاً) کہتے ہیں: ''(ذرا دیکھنا!) یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔''

42 25 اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا

عین ممکن تھا کہ یہ شخص ہمیں ہمارے معبودوں (Deities) سے برگشتہ کر دیتا اگر ہم ان کی طاعت و بندگی پر ثابت قدم نہ رہتے۔ (اے نبیؐ! ذرا انتظار کریں) جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون (کامیابی کی) راہ راست سے بالکل بھٹک چکا ہے۔

43 25 اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا

(اے نبیؐ!) کیا آپ نے اس شخص (کے نفساتی احوال و ظروف) میں غور کیا ہے جس نے اپنی خواہشات و عصبیات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے 7؟ کیا آپ اسے راہ راست پر لانے کے ذمے دار ہو سکتے ہیں؟ (یعنی نہیں ہو سکتے۔)

حواشی - 7 اپنا معبود بنانے کا مطلب ان کی پرستش وطاعت اور بندگی کرنا ہے۔

44 25 اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَکۡثَرَهُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ اَوۡ یَعۡقِلُوۡنَ ؕ اِنۡ هُمۡ اِلَّا کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِیۡلًا

کیا آپ کو یہ گمان ہے کہ ان کفار میں سے اکثر (گوش ہوش سے) آپ کی باتیں سنتے ہیں اور ان کو سمجھتے ہیں؟ (ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ) یہ تو محض (حسی و قلبی نظام سے محروم) چوپایوں ایسے ہیں، بلکہ ان سے بھی بڑھ کر آشفتہ سر ہیں۔

45 25 اَلَمۡ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیۡفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوۡ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَیۡهِ دَلِیۡلًا

(اے انسان!) کیا تو نے اپنے پروردگار کی تخلیقی فعلیت میں غور نہیں کیا کہ وہ کس طرح سائے کو متحرک (Movable) کرتا یا پھیلاتا (Prolongs) ہے؟ اگر اس کا قانون مشیت و حکمت متقاضی ہوتا تو وہ ساکن (Stationary) بنائے رکھتا۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم نے سورج کو اس کے تحرک 8 کا سبب بنایا ہے۔ حواشی -8 یہ گردش آفتاب ہے جس کے سبب سایہ متحرک رہتا ہے، اگر گردش آفتاب نہ ہوتی تو وہ ساکن رہتا۔

46 25 ثُمَّ قَبَضۡنٰهُ اِلَیۡنَا قَبۡضًا یَّسِیۡرًا

پھر اسے آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں۔

47 25 وَهُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ لِبَاسًا وَّ النَّوۡمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوۡرًا

(غور کرو کہ) وہ اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس یعنی سامان پردہ داری و استراحت اور نیند کو وسیلۂ راحت (Repose)، نیز روز روشن کو تمہاری بیداری وفعلیت (Activity) کا ذریعہ بنایا ہے۔

48 25 وَهُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ بُشۡرًۢا بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِهٖ ۚ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا

نیز وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی (باران) رحمت سے پہلے بشارت (Glad tidings) بنا کر بھیجتا ہے اور ہم اوپر بادلوں سے پاک کرنے والا (Purifying) پانی بھیجتے ہیں۔

49 25 لِّنُحۡیِۦَ بِهِۦ بَلۡدَةً مَّیۡتًا وَّنُسۡقِیَهُۥ مِمَّا خَلَقۡنَاۤ أَنۡعَـٰمًا وَأَنَاسِیَّ كَثِیرًا

تاکہ ہم اس کے ذریعے مردہ اراضی (Land) کو از سر نو زندہ یا شاداب کریں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے چوپایوں (Cattle) اور انسانوں کو سیراب کریں۔

50 25 وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَـٰهُ بَیۡنَهُمۡ لِیَذَّكَّرُوا۟ فَأَبَىٰۤ أَكۡثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا

(غور کی نظر سے دیکھو کہ) ہم نے یہ آیات ان کے درمیان گوناگوں اسالیب سے بیان کی ہیں تاکہ وہ یاد دہانی حاصل کریں، مگر بہت سے لوگوں کو انکار کے سوا کچھ منظور نہیں۔

51 25 وَلَوۡ شِئۡنَا لَبَعَثۡنَا فِی كُلِّ قَرۡیَةٍ نَّذِیرًا

دیکھو! اگر ہمارے قانون مشیت و حکمت کا تقاضا ہو تو ہم ہر شہر اور بستی میں متنبہ کرنے والا (Warne) بھیج دیتے ہیں۔

52 25 فَلَا تُطِعِ ٱلۡكَـٰفِرِینَ وَجَـٰهِدۡهُم بِهِۦ جِهَادًا كَبِیرًا

یاد رکھنا! کبھی کافروں کی باتوں میں آکر ان کا کہنا ماننا، بلکہ ان کے ساتھ قرآن کے احکام کے مطابق جہاد کرنا اور اپنے پورے وسائل اور قوت و توانائی کے ان کے ساتھ شدید جنگ کرنا۔

53 25 وَهُوَ ٱلَّذِی مَرَجَ ٱلۡبَحۡرَیۡنِ هَـٰذَا عَذۡبٌ فُرَاتٌ وَهَـٰذَا مِلۡحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَیۡنَهُمَا بَرۡزَخًا وَحِجۡرًا مَّحۡجُورًا

(دیکھو! اللہ تعالیٰ کی تخلیقی فعلیت کا اعجاز! کہ) اس نے دو سمندروں کو پہلو بہ پہلو اس طرح چلا دیا ہے کہ ان میں ایک تو خوشگوار... شیریں (Pleasant and sweet) ہے اور دوسرا نمکین... کڑوا ہے (Saltish-bitter) اور دونوں کے درمیان ایک آڑ (Barrier) اور اوٹ (Strong and invisible) بنا دی ہے اور اس طرح انہیں ایک دوسرے سے جدا جدا کر رکھا ہے۔

54 25 وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ مِنَ الۡمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهۡرًا ‌ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيۡرًا

نیز وہ اللہ ہی ہے جس نے پانی سے بشر یا انسان کی تخلیق کی، پھر اس کے نسبی اور سسرالی رشتے بنائے 9۔ دیکھو! تمہارا پروردگار ہمیشہ ہی سے قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

حواشی-9 نسبی اور سسرالی رشتے جس سے قوم بنتی ہے، اس کے دیگر بے شمار فوائد ہیں، معاشرے میں ادارۂ مناکحت (Marriage institution) کی بدولت معرض وجود میں آئے ہیں۔ اس کی غیر معمولی اہمیت پر علیحدہ طور سے تفسیر میں انشاء اللہ تفصیل سے بحث آئے گی۔

55 25 وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُهُمۡ وَلَا يَضُرُّهُمۡ‌ ؕ وَكَانَ الۡـكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيۡرًا

(ان مشرکوں کے ظلم و جہل کا یہ عالم ہے کہ) اللہ کو چھوڑ کر ان ہستیوں کی پرستش و بندگی کرتے ہیں، جو انہیں نفع پہنچا سکتی ہیں نہ نقصان اور کافر اپنے پروردگار کے احکام کے مقابلے میں طاغوتی احکام کا مددگار ہوتا ہے۔

56 25 وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا

اے نبی آخرؐ! سن رکھئے! ہم نے آپ کو اہل آرزو و خشیت کیلئے جنت قرۃ العین بشارت دینے اور راہ گم کردہ لوگوں کو ان کے اعمال سوء کے بھیانک نتائج و عواقب سے متنبہ کرنے کیلئے بھیجا ہے۔

57 25 قُلۡ مَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اَنۡ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا

(اے نبیؐ!) آپ لوگوں کو صاف صاف بتادیں (بلکہ اعلان کر دیں) کہ میں تم سے اس تبلیغ کا کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ صرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے تو دنیوی و اخروی حسنہ کا راستہ، جو اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہے، اختیار کر لے۔

58 25 وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡحَيِّ الَّذِىۡ لَا يَمُوۡتُ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِهٖ‌ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرَا ۚۛ

دیکھو! صرف اس زندہ بالذات اللہ پر بھروسہ کیا کرو جسے کبھی موت نہیں آئے گی (بلکہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا) اور اس کی تعریف و ستائش کرتے ہوئے اپنے وظائف سرگرمی سے سرانجام دیتے رہو۔ یاد رکھو! اس کا بندوں کی کوتاہیوں سے پوری طرح آگاہ ہونا کافی ہے (لہٰذا اسے کسی اور کی مخبری یا شہادت کی قطعاً حاجت نہیں)۔

59 25 الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ۛ ۚ اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔـلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا

وہ اللہ ہی ہے جس نے زمین اور آسمان کو چھے ادوار میں تخلیق کیا ہے۔ بعد ازاں، وہ تخت فرمانروائی پر متمکن ہوا۔ اسی سے ہر چیز مانگو کہ وہ ہر شے سے واقف ہے۔ وہ رحمان ہے، یعنی بے نہایت محبت و شفقت کرنے اور دنیوی واخروی حسنہ سے نوازنے والا ہے، اس لئے جو مانگنا ہے صرف اسی سے مانگو، کیونکہ وہ کل اشیاء کی معلومات رکھنے والا ہے10۔

حواشی-10 خط کشیدہ جملے کے معانی اکثر مفسرین و مترجمین نے کچھ اس طرح کئے ہیں: ''وہ بڑا مہربان ہے۔ اس کی شان کے متعلق اہل کتاب میں سے کسی باخبر شخص یا خود اللہ سے پوچھو!''

یہ ترجمہ حضور اکرمؐ کی شان کے منافی بھی ہے اور ناموزوں بھی۔

60 25 وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا وَمَا الرَّحۡمٰنُ اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا وَزَادَهُمۡ نُفُوۡرًا ۩

اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ (بتوں کے بجائے) رحمٰن کو سجدہ کرو11 تو جواب دیتے ہیں: ''بھلا بتاؤ کہ رحمان کون یا کیا چیز ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کرتے پھریں جسے سجدہ کرنے کا تو کہے؟' دیکھو! یہ دعوت (عبادت) ان کی نفرت (Aversion) میں مزید اضافہ کرتی ہے۔

حواشی-11 سجدہ کرنے کا ایک معنی تو وہ سجدہ ہے جو ہم صلوٰۃ میں کرتے ہیں۔ دوسرے، پرستش، پرار تھنا کرنا اور تیسرے اطاعت و بندگی کرنا۔

61 25 تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا

وہ مبارک بھی ہے اور برکت دینے والا بھی جس نے آسمان میں بروج (Constellations) بنائے ہیں اور ان میں روشن چراغ (سورج) اور ضوفشان چاند بنایا ہے۔12

حواشی-12 اس اعجازی تخلیق کی جمالیاتی وافادی اقدار کی غیر معمولی اہمیت کو سمجھنے اور اس سے جمالیاتی حظ (Aesthetic pleasure) اٹھانے کیلئے اس میں جمالیاتی نقطۂ نظر سے غور و فکر کرنا چاہئے۔

62 25 وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا

نیز وہی برکت دینے والی ذات ہے جس نے شب و روز کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا ہے تاکہ جس کا جی چاہے اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام میں تفکر بالحق بھی کرے اور ان کا چرچا بھی، نیز جذبات تشکر کے ساتھ ان نعمتوں سے استفادہ کرے۔13

حواشی-13 غور کریں تو شب و روز کی گردش عظیم نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔

63 25 وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

جہاں تک رب عاشق کے مخلص بندوں کا تعلق ہے ان کی ایک اہم صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ زمین میں اکڑ کر نہیں، بلکہ متواضع انسانوں کی طرح چلتے پھرتے ہیں اور جب جہالت کے مارے لوگ ان کے منہ آئیں تو وہ سلام کر کے پیچھا چھڑا لیتے ہیں (لیکن ان سے بحث و تمحیص نہیں کرتے)۔

نوٹ: یہاں سے اب عبادالرحمٰن یا رب عاشق کے مخلص بندوں کا ذکر ایجاز بلاغت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ قرآنی اصطلاح میں عبادالرحمٰن ہی حقیقت میں اللہ وحدہ لاشریک کے بندگان تسلیم و رضا، متقی، یعنی اہل آرزو و خشیت اور اس کے انعام یافتہ اولیاء یا دوست ہوتے ہیں۔

ان آیات بصیرت افروز میں ہمیں اپنے نفس و کردار کا تجزیہ کر کے دیکھنا چاہئے کہ ہم میں یہ صفات پائی جاتی ہیں یا نہیں۔

64 25 وَالَّذِیۡنَ یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا

(ان کے ایک صفت یہ ہے کہ) ان کی راتیں انتہائی محبت سے نشو و نما کرنے والے مالک کے حضور سجود و قیام میں گزرتی ہیں۔ دوسری لفظوں میں، کبھی اس کی بارگاہ میں عالم درد و سوز اور آرزو مندی میں دست بستہ کھڑے کھڑے اور کبھی جبیں فرسائی کرتے گزر جاتی ہیں14۔

حواشی-14 اہل عشق و وفا اس تجربے سے گزرتے ہیں کہ یہ فراق و وصال کا عالم سوز و ساز ہوتا ہے۔

65 25 وَالَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ ٭ۖ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا

(ان کو آتش دوزخ کے عذاب کی شدت و جاودانی کا ایک تو حق الیقین ہوتا ہے، دوسرے، اپنے رب عاشق کی رحمت بے پایاں کا، اس لئے وہ اس کی پناہ مانگتے رہتے ہیں) اور یہ دعا مانگنا ان کا شعار ہوتا ہے کہ ہمارے رب عاشق ہم سے اپنے قانون فضل کے مطابق جہنم کا عذاب پھیر دے، کیونکہ اس کا عذاب بلاشبہ جاودانی ہوتا ہے۔

66 25 اِنَّہَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا

اس (جہنم) میں عارضی پڑاؤ (Abode) بھی برا اور غم انگیز، نیز مستقل رہنے کی جگہ بھی تکلیف دہ ہے، یعنی جہنم ٹھہرنے اور رہنے کا بھیانک مقام ہے۔

67 25 وَالَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَلَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَکَانَ بَیۡنَ ذٰلِکَ قَوَامًا

اور جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ تو الّلے تلّلے کرتے ہیں یعنی فضول و بے جا خرچ اور نہ بخل و کنجوسی ہی کرتے ہیں، بلکہ ان (دو انتہائوں) کے درمیان اعتدال سے خرچ کرتے ہیں۔

68 25 وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَلَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ
اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا یَزۡنُوۡنَ ۚ

وَمَن ◌َيّف ◌َعَل ◌ ذٰلِكَ يَل ◌َق اَثَامًا   اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور (خود ساختہ) الٰہ (= معبود و خدا) کو نہیں پکارتے اور اس تنفس کو ہلاک نہیں کرتے جس کا قتل اللہ نے حرام یعنی ممنوع کو دیا ہے، مگر قانون الٰہی کے مطابق اور وہ جنسی بد فعلی (زنا) بھی نہیں کرتے اور جو کوئی یہ فعل کرتا ہے، وہ اس گناہ کی سزا پائے گا، یعنی اپنے کیفر کردار کو پہنچے گا۔

69 25 يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا

قیامت کے دن اسے دو چند عذاب ملے گا اور اس میں وہ ہمیشہ ذلیل و خوار پڑا رہے گا۔

70 25 اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

ہاں ! اس سے مستثنیٰ وہ لوگ ہیں جو توبہ کرتے ہیں (یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے اور بصمیم قلب جرم وگناہ سے باز رہنے کا عزم و قرار کرتے ہیں) اور حسن عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی سیآت یا برائیوں کو اللہ حسنات یا نیکیوں میں بدل دے گا۔ اللہ سیآت کو محو کرنے، بخشنے اور حفاظت کرنے والا... نہایت رحم و کرم کرنے اور بار بار گناہ معاف کرنے والا ہے۔

71 25 وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا

اور جو کوئی (سچی) توبہ کرتا یعنی اللہ کی طرف رجوع کرتا اور حسن عمل کرتا ہے تو وہی حقیقت میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے (جیسا کہ رجوع کرنے کا حق ہے)

72 25 وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا

(رب رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے یعنی جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب ان کا گزر بے ہودہ بات یا چیز پر ہو تو بڑے وقار اور شریفانہ طور سے گزر جاتے ہیں۔

73 25 وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا

اور جب انہیں ان کے رب کی آیات (احکام و تعلیمات اور قوامین و شیوٗن) کے ذریعے پند و نصیحت کی جاتی ہے، تو ان پر بہرے اور اندھے بن کر نہیں گرتے (بلکہ احکام کو سنتے، ان پر غور و فکر کرتے اور پھر عمل کرتے ہیں)۔

74 25 وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

اور جو یہ دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد (Offspring) سے قلب و جان کی مسرت انگیز ٹھنڈک (Fascinating and blissful coolness) عطا فرما! اور ہمیں اپنے اہل آرزو و خشوع بندوں (= متقیوں) کا امام یا قائد بنا۔

75 25 اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا

یہ ہیں رب رحمٰن کے بندے، جن کو ثابت قدم رہنے کے صلے میں ارفع یعنی بلند مقامات دیئے جائیں گے اور وہاں ان کی پذیرائی دعا و سلام کے ساتھ کی جائے گی یا ان پر حیات ابدی و سلامتی ارزانی کی جائے گی۔

76 25 خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ بڑا ہی حسین مستقر (آرام اور پڑاؤ کرنے کی حسین جگہ) اور مقام ہے (سیر و تفریح کیلئے بھی اور مستقل ٹھہرنے کیلئے بھی حسین جگہ ہے)۔

77 25 قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا

(اے نبیؐ!) آپ ان کو بتلا دیں، ''میرا رب تمہاری کوئی پروا نہ کرتا، اگر تم اسے نہ پکارتے۔ دیکھو! تم اللہ تعالیٰ (کے نظام حیات کلی) کو جھٹلا چکے ہو۔ نتیجتاً (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق) اس کا وبال تم پر بالضرور پڑ کر رہے گا۔''

سورہ الشعراء بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 26 طٰسٓمّٓ

طاسین میم۔

2 26 تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ

یہ زیر نظر آیات واضح اور غیر مبہم طور پر بیان کرنے والی کتاب (= قرآن مجید) کے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات ہیں۔

3 26 لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ

(اے رحمۃ للعلمینؐ!) کیا آپ اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر دیں گے (Torment they self) کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی اسلام کے نظام حیات کلی کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے؟

4 26 اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ

اگر ہم اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق آسمان سے کوئی معجزاتی نشان (Miraculous portent) اتاریں تو اس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں (Bow down)، یعنی وہ ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں۔

5 26 وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ

دیکھو! جو بھی نئی یاد دہانی (Reminder) ان کے (رب) رحمٰن کی طرف سے ان کے پاس آتی ہے، وہ اس سے ضرور منہ پھیر لیتے ہیں یعنی اسے سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔

6 26 فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ

اصل یہ ہے کہ انہوں نے ''حق، The Truth کو) جھٹلایا، اب انہیں اس کی حقیقت جلد معلوم ہو جائے گی، جس کا وہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔

7 26 اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الۡاَرۡضِ كَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ

کیاان لوگوں نے زمین کی طرف غور کی نظروں سے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنی تخلیقی فعلیت سے اس میں ہر قسم کی اشیاء کے لطیف و جمیل جوڑے پیدا کئے ہیں۔

8 26 اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَّمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

یقینا اس (بصیرت افروز تنزویجی۔ تخلیقی فعلیت) میں اعجازی نشان ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ اسے تسلیم بالیقین نہیں کرتے۔

9 26 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ

لیکن یقین رکھو کہ تمہارا پروردگار تسخیری قوت والااور سطوت و غلبہ والا... نہایت لطف و کرم کرنے، دلدر دور کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

10 26 وَاِذۡ نَادٰى رَبُّكَ مُوۡسٰٓى اَنِ ائۡتِ الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَۙ

(اے انسان!) یہ واقعہ ہے کہ تیرے رب نے موسیٰؑ کو حکم دیا تھا کہ توظالم یعنی شرک کرنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد غصب کرنے والی قوم کے پاس جا۔

11 26 قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوۡنَ

یعنی فرعون کی قوم کے پاس جااور (ان سے کہہ) کہ کیاوہ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے۔ یعنی صراط مستقیم پر چلنے کی آرزو نہیں کریں گے اور نہ گمراہ ہونے سے ڈریں گے؟

12 26 قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يُّكَذِّبُوۡنِؕ

اس نے عرض کیا، اے میرے پروردگار! مجھے اندیشہ ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے یعنی مجھے جھوٹا سمجھیں گے۔

13 26 وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ

اور (فرعون کے پاس جانے کے خیال سے) میرا سینہ تنگی محسوس کرتا ہے، یعنی میں دل گرفتہ 1 ہو گیا ہوں، نیز میری زبان اچھی طرح نہیں چلتی 2، یعنی میں لسان یا فصیح البیان بھی نہیں ہوں، لہٰذا ہارون کو بھی مبعوث فرما کر میرے ساتھ بھیج تا کہ وہ میری مدد کرے۔ حواشی-1 دل گرفتہ کے معنی ہیں، دل کا گھبراہٹ محسوس کرنا۔

-2 اسی لئے حضرت موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی تھی۔ دیکھئے سورۃ طٰہٰ 28-20:25۔

14 26 وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ

علاوہ ازیں، وہ میرے ذمے ایک قصور بھی دھرتے ہیں، یعنی قبطی کے خون کا دعویٰ۔ لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ مجھے ہلاک کر دیں گے۔

15 26 قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ تم دونوں میری اعجازی نشانیاں اور احکام لے کر جائو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (تمہاری دعائیں) سننے والے ہیں۔

16 26 فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

لہٰذا اب تم دونوں فرعون کے پاس جائو اور اسے کہو کہ ہم تمام جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار و آقا کے رسول یعنی بھیجے ہوئے ہیں۔

17 26 اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

18 26 قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ

فرعون نے (حضرت موسیٰؑ سے) کہا: ''کیا ہم نے اس وقت تمہاری نشو ونما نہیں کی تھی جب تو ابھی بچہ تھا اور تم نے اپنی عمر کے متعدد سال ہمارے ساتھ نہیں گزارے؟'

19 26 وَفَعَلۡتَ فَعۡلَتَكَ الَّتِىۡ فَعَلۡتَ وَاَنۡتَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ

اور تم نے اپنا وہ کام کیا جو کیا (یعنی جو کرنا نہیں چاہئے تھا وہ کیا اور ہم نے اسے در گزر فرمایا)، لیکن تو ناشکر گزاروں میں سے ہے یعنی تو احسان فراموش (Ingrate) ہے۔

20 26 قَالَ فَعَلۡتُهَاۤ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيۡنَؕ

(حضرت موسیٰؑ نے) جواب دیا: ''مجھ سے وہ حرکت اتفاقاً سرزد ہوئی تھی اور میں واقعی خطاکاروں میں سے تھا۔''

21 26 فَفَرَرۡتُ مِنۡكُمۡ لَمَّا خِفۡتُكُمۡ فَوَهَبَ لِىۡ رَبِّىۡ حُكۡمًا وَّجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

لہٰذا میں تم سے ڈر کر راہ فرار اختیار کی۔ پھر میرے رب نے (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) مجھے حکمت عطا فرمائی اور مجھے اپنے رسولوں میں سے مقرر کیا۔

22 26 وَتِلۡكَ نِعۡمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَىَّ اَنۡ عَبَّدْتَّ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ

(اے فرعون!) اور تو اس نعمت پر مجھ پر احسان دھرتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔

23 26 قَالَ فِرۡعَوۡنُ وَمَا رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَؕ

فرعون نے پوچھا: ''یہ رب العالمین کیا شے یا کون ہے؟''

24 26 قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ

(حضرت موسیٰؑ نے) جواب دیا: وہ آسمانوں اور زمین کے مابین جو مخلوقات ہیں ان کا رب یعنی پروردگار و آقا ہے۔ کاش: تم یقین کرنے والوں میں سے ہوتے!

25 26 قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ

(فرعون نے) اپنے گرد و پیش کے مصاحبین سے کہا: کہ تم سن نہیں رہے ہو (کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟)

26 26 قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ

(حضرت موسیٰؑ نے اپنا جواب جاری رکھا اور) کہا: وہ تمہارا اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد کا پروردگار و مالک ہے۔

27 26 قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ

(اس پر فرعون نے مصاحبین سے) کہا: تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، یقینا پاگل (Insane) ہے۔

28 26 قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ

(موسیٰؑ نے اپنے جواب کی تشریح کرتے ہوئے) کہا: وہ مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان سب کا پروردگار (یا نشو و نما دینے والا) ہے۔ کاش تم اس حقیقت کا ادراک کر سکتے!

29 26 قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ

فرعون یہ مسکت جواب سن کر طیش میں آگیا اور اسے کہنے لگا: اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قیدیوں (Prisoners) میں شامل کر دوں گا۔

30 26 قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ

(اس پر حضرت موسیٰؑ نے فرعون سے) کہا: کیا اس صورت میں بھی کہ میں کوئی حقیقت حال کو واضح کر دینے والی چیز تیرے پاس لے آؤں؟ یعنی کوئی معجزہ۔

31 26 قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

(یہ سن کر فرعون نے) کہا: اگر تو سچا ہے تو ایسی چیز لے آ۔

32 26 فَاَلۡقٰی عَصَاہُ فَاِذَا ہِیَ ثُعۡبَانٌ مُّبِیۡنٌ

اس پر (یہ سن کر حضرت موسیٰ نے) اپنا عصا زمین پر ڈال دیا تو وہ بہت بڑا واضح سانپ بن گیا۔

33 26 وَّ نَزَعَ یَدَہٗ فَاِذَا ہِیَ بَیۡضَآءُ لِلنّٰظِرِیۡنَ

پھر اس نے اپنا ہاتھ بغل سے نکالا تو دیکھنے والوں نے اچانک دیکھا کہ وہ بالکل سفید اور چمکدار ہے۔

34 26 قَالَ لِلۡمَلَاِ حَوۡلَہٗۤ اِنَّ ہٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیۡمٌ

(یہ دیکھ کر) فرعون نے اپنے گرد و پیش کے مصاحبین سے کہا: یہ یقیناً کوئی بہت بڑا ہنرور شعبدہ باز (Wizard) ہے۔

35 26 یُّرِیۡدُ اَنۡ یُّخۡرِجَکُمۡ مِّنۡ اَرۡضِکُمۡ بِسِحۡرِہٖ ٭ۖ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ

یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو یا شعبدہ بازی سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے۔ اب بتاؤ کہ تمہاری رائے کیا ہے؟

36 26 قَالُوۡۤا اَرۡجِہۡ وَ اَخَاہُ وَ ابۡعَثۡ فِی الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِیۡنَ

انہوں نے جواب دیا: اسے اور اس کے بھائی کو کچھ دنوں کی مہلت دے اور تمام شہروں کی طرف نقیب (Summoners) بھیج دیجئے۔

37 26 یَاۡتُوۡکَ بِکُلِّ سَحَّارٍ عَلِیۡمٍ

تاکہ وہ سب ہنرور شعبدہ بازوں کو جمع کر کے آپ کے پاس لے آئیں۔

38 26 فَجُمِعَ السَّحَرَۃُ لِمِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ

چنانچہ ایک متعین دن کے مقررہ وقت (On a set time and appointed day) اور جگہ پر جادوگر یا شعبدہ باز اکٹھے ہو گئے۔

39 26 وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ

اور لوگوں سے کہا گیا کہ تم بھی (اس جگہ) جمع ہو جاؤ۔

40 26 لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ

اگر وہ جادوگر غالب آ گئے تو ممکن ہے کہ ہم ان کی پیروی کریں۔

41 26 فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ

چنانچہ، جب جادوگر آ گئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: اگر ہم غالب آ گئے تو کیا ہمیں ڈھیروں انعام ملے گا؟

42 26 قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ

(فرعون نے) کہا: ہاں (تمہیں ضرور انعام ملے گا) اور تم ہمارے خاص مصاحبین میں شامل کر لئے جاؤ گے۔

43 26 قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ

اور جب فریقین ایک دوسرے کے مقابل آ گئے تو (حضرت) موسیٰؑ نے شعبدہ بازوں سے کہا: جو کچھ تم پیش کرنا چاہتے ہو، پیش کرو۔

44 26 فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ

چنانچہ انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں میدان میں ڈالیں اور کہا: فرعون کی جے ہو، ہم ضرور غالب آ کر رہیں گے۔

45 26 فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ

پھر موسیٰؑ نے اپنا عصا (Staff) میدان میں ڈال دیا تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی تمام شعبدہ بازیوں (False devices of sorcery) کو نگلنے لگا۔

46 26 فَاُلۡقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیۡنَ

(چنانچہ جب حق یا سچ ظاہر ہو گیا) تو تمام جادو گر (رب العزت کے حضور) سر بسجود ہو گئے۔

47 26 قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

(انہوں نے کلمۂ شہادت پڑھا اور) کہا: ہم تمام جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار و آقا پر ایمان لے آئے ہیں۔

48 26 رَبِّ مُوۡسٰی وَهٰرُوۡنَ

جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے۔

49 26 قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ‌ۚ اِنَّهٗ لَـكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ‌ۚ
فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَـكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ‌ۚ

(یہ دیکھ کر فرعون نے) کہا: کیا تم میری اجازت کے بغیر موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً وہ تمہارا سب سے بڑا استاد ہے، جس نے تمہیں جادو گری سکھائی ہے۔ تم جلد ہی اس کا انجام دیکھ لو گے۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا (I will crucify you all)۔

50 26 قَالُوۡا لَا ضَيۡرَ‌ ۖ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ‌ۚ

انہوں نے جواب دیا: کوئی پروا نہیں، ہمیں اپنے پروردگار کے حضور لوٹ کر جانا ہے۔

51 26 اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ يَّغۡفِرَ لَـنَا رَبُّنَا خَطٰيٰـنَاۤ اَنۡ كُنَّاۤ اَوَّلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں کو بخش دے گا کہ ہم سب سے پہلے اس پر ایمان لانے والے ہیں۔

52 26 وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ

پھر ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی اور کہا: میرے بندوں کو راتوں رات لے کر چل دے، کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

53 26 فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ

(فرعون کو بنی اسرائیل کے فرار کا پتہ چل گیا تو) فرعون نے تمام شہروں میں اپنے نقیب بھیجے۔

54 26 اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ

اور اعلان کیا کہ یہ تھوڑے سے کمزور لوگ ہیں۔

55 26 وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَاۗىِٕظُوْنَ

اور انہوں نے ہمارے غصہ کو بھڑکایا ہے۔

56 26 وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ

لیکن ہم ہوشیار و مسلح اور متحد لوگ ہیں۔

57 26 فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

انجام کار، ہم نے انہیں یعنی فرعون اور اس کے قوم کے لوگوں کو باغوں اور چشموں سے باہر نکالا۔

58 26 وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ

نیز ان کے خزانوں اور ایوانوں سے۔

59 26 كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

یہ کر چکنے کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو ان سب چیزوں کا وارث بنا دیا۔

60 26 فَاَتۡبَعُوۡهُمۡ مُّشۡرِقِيۡنَ

چنانچہ فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا اور صبح ہوتے ہی ان کو جا لیا۔

61 26 فَلَمَّا تَرَآءَ الۡجَمۡعٰنِ قَالَ اَصۡحٰبُ مُوۡسٰٓى اِنَّا لَمُدۡرَكُوۡنَ‌ۚ

جب دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰؑ کے ساتھی کہنے لگے: ہم تو پکڑے گئے۔

62 26 قَالَ كَلَّا‌ ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ

(حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ہر گز نہیں، کیونکہ میرا رب میرے ساتھ ہے، وہ ضرور مجھے کوئی نجات کی راہ سجائے گا۔

63 26 فَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى اَنِ اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡبَحۡرَ‌ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرۡقٍ
كَالطَّوۡدِ الۡعَظِيۡمِ‌ۚ

چنانچہ ہم نے موسیٰ کو وحی کی: اپنا عصا (Staff) سمندر پر مار، (موسیٰؑ نے ایسا کیا تو) وہ سمندر پھٹ گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ پانی کا ہر ٹکڑا ایک بہت بڑے پہاڑ کی طرح کھڑا ہو گیا۔

64 26 وَاَزۡلَفۡنَا ثَمَّ الۡاٰخَرِيۡنَ‌ۚ

پھر ہم نے دوسرے فریق کو بھی سمندر کے قریب کر دیا۔

65 26 وَاَنۡجَيۡنَا مُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ‌ۚ

ہوا یہ کہ ہم نے موسیٰؑ اور اس کے تمام رفقاء کو تو بچا لیا۔

66 26 ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَؕ

لیکن دوسرے فریق کے لوگوں یعنی فرعونیوں کو غرق کر دیا۔

67 26 اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَمَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ

اس واقعہ میں یقینا ایک اعجازی نشان ہے (جو اللہ کی قدرت پر دلات کرتا ہے)، لیکن اکثر لوگ اس کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے۔

68 26 وَاِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ

اور یقینا تمہارا رب تسخیری قوت والا... بار بار رحم کرنے والا ہے۔

69 26 وَاتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ اِبۡرٰہِیۡمَ

اب (اے نبیؐ!) آپ انہیں ابراہیمؑ کا قصہ سنایئے۔

70 26 اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡہِ وَقَوۡمِہٖ مَا تَعۡبُدُوۡنَ

واقعہ یہ ہے کہ اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ دوسرے لفظوں میں، کس کی پرستش اور کس کے احکام و تعلیمات کی اطاعت کرتے ہو؟

71 26 قَالُوۡا نَعۡبُدُ اَصۡنَامًا فَنَظَلُّ لَہَا عٰکِفِیۡنَ

انہوں نے جواب دیا: ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور انہی کی عبادت میں لگے رہتے ہیں یعنی ان کیلئے ہم نے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے (We are devoted to them)۔

72 26 قَالَ ہَلۡ یَسۡمَعُوۡنَکُمۡ اِذۡ تَدۡعُوۡنَ

(اس پر حضرت ابراہیمؑ) نے ان سے پوچھا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں؟

73 26 اَوۡ یَنۡفَعُوۡنَکُمۡ اَوۡ یَضُرُّوۡنَ

کیا وہ تمہیں نفع دیتے یا نقصان پہنچاتے ہیں؟

74 26 قَالُوۡا بَلۡ وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفۡعَلُوۡنَ

انہوں نے جواب دیا: (نہیں تو)، لیکن ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسے ہی کرتے پایا ہے۔

75 26 قَالَ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَۙ

(اس پر حضرت ابراہیمؑ نے نہیں عبرت دلانے کیلیئے) کہا: کبھی تم نے غور کیا کہ تم کن کی پرستش وطاعت کرتے ہو؟

76 26 اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمُ الۡاَقۡدَمُوۡنَ

(تم اور تمہارے اسلاف؟) یعنی تم اور تمہارے گزشتہ زمانے کے اکابر بھی؟

77 26 فَاِنَّهُمۡ عَدُوٌّ لِّىۡۤ اِلَّا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ

دیکھو! یہ (اصنام) میرے دشمن ہیں (کیونکہ میری عاقبت خراب کرتے ہیں)، لیکن تمام جہانوں کی جملہ مخلوقات کا رب میرا دشمن نہیں۔

78 26 الَّذِىۡ خَلَقَنِىۡ فَهُوَ يَهۡدِيۡنِۙ

اسی نے مجھے پیدا کیا اور وہی (زندگی کے ہر شعبے میں) حقیقی راہ و منزل کی طرف میری رہنمائی کرتا ہے۔

79 26 وَالَّذِىۡ هُوَ يُطۡعِمُنِىۡ وَيَسۡقِيۡنِۙ

اور وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، یعنی میری کفالت کرتا ہے۔

80 26 وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

81 26 وَالَّذِیۡ یُمِیۡتُنِیۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡنِ

نیز وہی مجھے موت دے گا، اور پھر وہی (روز قیامت) مجھے زندہ کرے گا۔

82 26 وَالَّذِیۡۤ اَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لِیۡ خَطِیۡٓـَٔتِیۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ

علاوہ ازیں، اسی سے میری امید وابستہ ہے کہ وہ جزا و سزا کے روز میری خطائیں معاف کرے گا۔

83 26 رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُكۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ

(پھر حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی) اے میرے رب! مجھے علم و حکمت عطا کر اور مجھے محسنین و صالحین میں شامل کر۔

84 26 وَاجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ

اور ایسا سامان کر کہ آئندہ آنے والی نسلیں میرا ذکر حسین الفاظ میں کریں۔

85 26 وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیۡمِ

نیز مجھے نعمتوں سے معمور جنت کا وارث بنا دے۔

86 26 وَاغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ

اور میرے باپ کی مغفرت فرما، کیونکہ وہ راہ گم کردہ ہے۔

87 26 وَلَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ

(پروردگارا!) مجھے (اپنے قانون انعام و فضل سے) اس دن رسوا نہ ہونے دینا، جس روز لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

88 26 یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ

جس روز مال و دولت کام آئیں گے نہ ہی بیٹے فائدہ دیں گے۔

89 26 اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍؕ

(اس روز فلاح وہ پائیں گے) جو حسین، صالح، مطمئن، نیز کفر و شرک اور کذب و ظلم ایسی سرطانی بیماریوں سے منزہ دل و دماغ کے ساتھ اللہ کے حضور آئیں گے۔

90 26 وَاُزۡلِفَتِ الۡجَـنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَۙ

اور اس روز جنت کو اہل آرزو و خشیت کے قریب لایا جائے گا۔

91 26 وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِلۡغٰوِيۡنَۙ

اور گمراہوں پر دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔

92 26 وَقِيۡلَ لَهُمۡ اَيۡنَمَا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَۙ

پھر ان سے پوچھا جائے گا: تمہارے وہ معبود کہاں ہیں جن کی تم پرستش و طاعت کرتے، ان کو مدد کیلئے پکارتے اور ان سے دعا مانگتے تھے؟

93 26 مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ هَلۡ يَنۡصُرُوۡنَكُمۡ اَوۡ يَنۡتَصِرُوۡنَؕ

کیا اللہ کے سوا وہ معبود تمہاری مدد کر سکتے ہیں؟ یا اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں؟

94 26 فَكُبۡكِبُوۡا فِيۡهَا هُمۡ وَالۡغَاوٗنَۙ

پھر خود ساختہ معبود اور بھٹکے ہوئے لوگ سب اوندھے منہ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

95 26 وَجُنُوۡدُ اِبۡلِيۡسَ اَجۡمَعُوۡنَؕ

نیز، ابلیس کے تمام لاؤ لشکر کا بھی یہی حشر ہو گا۔

96 26 قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ

وہ وہاں ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے اور کہیں گے۔

97 26 تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

اللہ کی قسم ! ہم تو صاف گمراہی میں مبتلا تھے۔

98 26 اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کیونکہ ہم تمہیں تمام جہانوں کی مخلوقات کے رب کے ہم پلہ سمجھتے تھے۔

99 26 وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ

ہمیں تو مجرموں کے سوا کسی نے گمراہ نہیں کیا۔

100 26 فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ

اب ہمارا کوئی شفیع یا شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔

101 26 وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ

اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے۔

102 26 فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کاش ! اگر ہمارے لئے لوٹ کر (دنیا میں) جانا ہو تو ہم ضرور مؤمن ہوں گے۔

103 26 اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَّمَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ

یقینا، اس واقعیت میں اللہ کا عبرت انگیز اعجازی نشان ہے، لیکن ان میں اکثر لوگ اسے تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں۔

104 26 وَاِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ

لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب صاحب سطوت و غلبہ... بار بار در گزر کرنے، دلدر دور کرنے، لطف و کرم کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

105 26 کَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوۡحِ ۣ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

نوحؑ کی قوم (کے لوگوں) نے (اللہ کے) پیغمبروں کو جھٹلایا (Denied)۔

106 26 اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ نُوۡحٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۚ

چنانچہ ان کے قومی بھائی نوحؑ نے ان سے نصیحت کے طور پر پوچھا: تم جنت کو جانے والی راہ مستقیم کی آرزو اور دوزخ کو جانے والی راہوں سے کیوں نہیں ڈرتے؟

107 26 اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ۙ

میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور امین ہوں، یعنی اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔

108 26 فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ۚ

لہٰذا اللہ کی طلب و آرزو کرو اور اس کے قانون مجازات سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

109 26 وَمَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۚ

دیکھو! میں اس تبلیغ حق کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ اس کا معاوضہ مجھے صرف کل جہانوں کی مخلوقات کا پروردگار و آقا دے گا (کیونکہ تبلیغ حق کا اجر دینا رب العلمین کے ذمے ہوتا ہے)۔

110 26 فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ

لہٰذا اللہ کی طلب و آرزو اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

111 26 قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ

انہوں نے جواب دیا: کیا ہم تم پر ایمان لائیں جبکہ تمہارے پیروکار نہایت کمینے لوگ ہیں؟

112 26 قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

نوحؑ نے کہا: مجھے کیا معلوم کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں؟

113 26 اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ

ان کا حساب لینا تو میرے پروردگار کے ذمے ہے، اگر تم عقل سے کام لیتے تو یہ سمجھنا دشوار نہ تھا۔

114 26 وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ

سنو! میں مؤمنوں کو اپنے سے دور کر دینے والا نہیں ہوں (کیونکہ یہ میرا منصب نہیں ہے)۔

115 26 اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

(میرا منصب تو یہ ہے کہ) میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے صاف صاف متنبہ کرنے والا ہوں۔

116 26 قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ

یہ سن کرانھوں نے کہا: اے نوح! اگر تم اپنی روش سے باز نہ آئے تو تمہیں سنگسار کر دیا جائے گا(You will be stoned (to death

117 26 قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوۡمِىۡ كَذَّبُوۡنِ

(نوحؑ نے فریاد کرتے ہوئے) کہا: پروردگارا! میری قوم کے لوگوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔

118 26 فَافۡتَحۡ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَهُمۡ فَتۡحًا وَّنَجِّنِىۡ وَمَنۡ مَّعِىَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

لہٰذا میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ کر دے، مجھے اور میرے ساتھ جو مؤمن ہیں ان کے شر سے نجات دے۔

119 26 فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ فِى الۡـفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ‌ۚ

چنانچہ ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں سوار تھے، بچا لیا۔

120 26 ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا بَعۡدُ الۡبٰقِيۡنَ‌ؕ

اور اس کے بعد باقی ماندہ لوگوں کو غرق کر دیا۔

121 26 اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً‌ ؕ وَّمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

یقیناً اس تمام واقعہ میں ایک عبرت آموز اعجازی نشان ہے، لیکن لوگوں میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔

122 26 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ

اور جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے، وہ تو صاحب سطوت... بے انتہا در گزر کرنے، مشکلات دور کرنے، لطف و کرم کرنے اور رجوع کرنے والا ہے۔

123 26 كَذَّبَتۡ عَادُ اۨلۡمُرۡسَلِيۡنَ

(اسی طرح) عاد کے قبیلے نے بھی (اللہ تعالیٰ کے) رسولوں کا انکار کیا۔

124 26 اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ هُوۡدٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ‌ۚ

چنانچہ ان کے قومی بھائی هود نے بھی ان سے پوچھا! تم اللہ کے قانون مجازات سے کیوں نہیں ڈرتے؟

125 26 اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ

میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، امین ہوں، یعنی اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔

126 26 فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ

لہٰذا اللہ کی طلب وآرزو کرو اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

127 26 وَمَاۤ اَسۡـَٔـلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

غور کرو کہ میں اس تبلیغ جو حق تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو تمام جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار وآقا کے ذمے ہے۔

128 26 اَتَبۡنُوۡنَ بِكُلِّ رِيۡعٍ اٰيَةً تَعۡبَثُوۡنَ ۙ

یہ تمہارا کیا طریقہ ہے کہ تم ہر اونچے مقام پر عبث ایک یادگار بناتے ہو؟

129 26 وَتَتَّخِذُوۡنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ‌ۚ

اور تم اونچے اونچے محل اور قلعے بناتے ہو، جیسے تمہیں ان میں ہمیشہ رہنا ہے۔

130 26 وَاِذَا بَطَشۡتُمۡ بَطَشۡتُمۡ جَبَّارِيۡنَ‌ۚ

اور جب تم کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سخت گیروں کی طرح سزا دیتے ہو۔

131 26 فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ

اب اللہ کی طلب وآرزو کرواوراس کے قانون مکافات عمل سے ڈرواور میر اطاعت کرو۔

132 26 وَاتَّقُوا الَّذِىۡۤ اَمَدَّكُمۡ بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ‌ۚ

لہٰذا تم اس کی طلب وآرزو کرو جس نے تمہیں نعمتوں سے نوازا ہے اور تمہیں اس کا علم ہے۔

133 26 اَمَدَّكُمۡ بِاَنۡعَامٍ وَّبَنِيۡنَ

اس نے تمہیں مویشی اور بیٹے عنایت کئے ہیں۔

134 26 وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ‌ۚ

نیز باغات اور چشمے عطا کئے ہیں۔

135 26 اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍؕ

(اگر تم کفران نعمت کرو گے تو) مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم اس ہولناک عذاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ کہ جس دن وہ نازل ہو گا۔

136 26 قَالُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡنَاۤ اَوَعَظۡتَ اَمۡ لَمۡ تَكُنۡ مِّنَ الۡوٰعِظِيۡنَۙ

(اس بصیرت افروز تقریر کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور) انہوں نے (اللہ کے پیغمبرؑ کو) جواب دیا، تم ہمیں نصیحت کرو یا نہ کرو، ہمارے لئے برابر ہے۔

137 26 اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَۙ

نیز کہا کہ یہ روش تو پہلے لوگوں کو بھی ہے، جو ایسی من گھڑت باتیں کرتے تھے۔

138 26 وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ

اصل یہ ہے کہ ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا۔

139 26 فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

انجام کار انہوں نے اسے جھٹلایا، نتیجتاً، ہم نے ان سب (کافروں) کو ہلاک کر دیا۔ یقیناً اس واقعہ میں عبرت آموز اعجازی نشان ہے، لیکن اکثر لوگ اس کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے۔

140 26 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ

اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب تو ہے ہی صاحب سطوت... نہایت در گزر کرنے، لطف و کرم کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

141 26 كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ

ثمود کے قبیلے نے بھی (اللہ تعالیٰ کے) پیغمبروں کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

142 26 اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ

چنانچہ ان کے قومی بھائی صالحؑ نے ان سے پوچھا: تم کیوں راہ راست کی آرزو کرتے ہو نہ گمراہی سے ڈرتے ہو۔

143 26 اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ

میں تمہاری طرف (اللہ کا) رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، امین ہوں، یعنی اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔

144 26 فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ

لہٰذا اللہ کی طلب و آرزو کرو اور اس کے قانون مجازات سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

145 26 وَمَآ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَؕ

میں اس تبلیغ حق کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو تمام جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار وآقا کے ذمے ہے، وہی مجھے دے گا۔

146 26 اَتُتۡرَكُوۡنَ فِىۡ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيۡنَۙ

کیا تم اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ تم ان نعمتوں کے درمیان جو تمہیں عطا کی گئی ہیں، امن وسلامتی سے رہنے کیلئے چھوڑ دیئے جاؤ گے؟

147 26 فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍۙ

یعنی ثمرور باغات اور چشموں کے درمیان۔

148 26 وَّزُرُوۡعٍ وَّنَخۡلٍ طَلۡعُهَا هَضِيۡمٌ‌ۚ

لہلاتے ہوئے کھیتوں اور ان نخلستان کے درمیان، جن کے درختوں کے خوشے بار گراں کی وجہ سے پھٹے پڑتے ہیں۔

149 26 وَتَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا فٰرِهِيۡنَ‌ۚ

علاوہ ازیں، تم پہاڑوں کو تراش کر کے گھر بناتے ہو اور ان میں عیش ونشاط سے مگن رہتے ہو۔

150 26 فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ‌

لہٰذا اللہ کی طلب وآرزو کرو اور اس کے قانون مجازات سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

151 26 وَلَا تُطِيۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِيۡنَۙ

تم حد سے تجاوز کر جانے والوں کا کہانہ مانو۔

152 26 الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ

جو ملک کے نظام کو درہم برہم کرتے ہیں، لیکن اصلاح کا کوئی کام نہیں کرتے۔

153 26 قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ

انہوں نے جواب دیا: یقیناً تم سحر زدہ (Bewitched) ہو گئے ہو۔

154 26 مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

تم تو صرف ہمارے جیسے انسان ہو۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو کوئی اعجازی نشانی پیش کرو۔

155 26 قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ

(حضرت صالحؑ نے) کہا: یہ اونٹنی ہے، (ایک دن) اس کیلئے پانی پینے کی باری ہے، تمہارے لئے بھی مقررہ دن کو پانی پینے کی باری ہے۔

156 26 وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

اسے کسی قسم کی گزند نہ پہنچانا، ورنہ تم پر ایک ہولناک دن کا عذاب آئے گا۔

157 26 فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ

لیکن انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں (Hamstrung her)، پھر پشیمان ہوئے۔

158 26 فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اس کے نتیجے میں عذاب نے ان کو پکڑ لیا۔ اس واقعہ میں یقیناً عبرتناک اعجازی نشان ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

159 26 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ

دیکھو! جو تمہارا رب ہے وہ یقینا صاحب سطوت وغلبہ... در گزر کرنے، لطف و کرم کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

160 26 كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ا لْمُرْسَلِيْنَ

لوط کی قوم نے (اللہ کے) رسولوں کو جھٹلایا۔

161 26 اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ

ان کے قومی بھائی لوطؑ نے بھی ان سے پوچھا: تم کیوں راہ راست کی آرزو کرتے ہو نہ گمراہی سے ڈرتے ہو؟

162 26 اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ

میں تمہاری طرف (اللہ کا) رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔

163 26 فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ

لہٰذا اللہ کی طلب وآرزو کرو، اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

164 26 وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

دیکھو! میں تم سے اس تبلیغ حق کا کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو تمام جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار وآقا کے ذمے ہے (وہی مجھے دے گا)۔

165 26 اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ

اقوام عالم میں تم ہی ایسے ہو جو (جنسی تسکین کیلئے) مردوں کے پاس آتے ہو۔

166 26 وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ

اور تم اپنی عورتوں کو چھوڑ دیتے ہو جنہیں تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے تجاوز کر جانے والی قوم ہو۔

167 26 قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ

انہوں نے جواب میں کہا: اے لوط! اگر تم ایسی باتیں کرنے سے باز نہ آئے تو تم شہر بدر کر دیئے جاؤ گے۔

168 26 قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ؕ

(حضرت لوطؑ نے) ان سے کہا: میں تمہارے اس فعل سے سخت نفرت کرتا ہوں۔

169 26 رَبِّ نَجِّنِىْ وَاَهْلِىْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ

پھر اس نے دعا کی: پروردگارا! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کی بدفعلیوں کے نتائج سے بچالے۔

170 26 فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۙ

چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے تمام گھر والوں کو بچالیا۔

171 26 اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ۚ

بجز ایک بڑھیا کے جو خود بخود پیچھے رہ گئی۔

172 26 ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۚ

اور باقی سب کو ہلاک کر دیا۔

173 26 وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا‌ ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ

اس طرح کہ ہم نے ان پر مینہ برسایا۔ کیا ہی ہولناک بارش تھی جو ان لوگوں پر برسائی گئی جن کو پہلے سے تنبیہ کر دی گئی تھی۔

174 26 اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً‌ ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ

اس واقعہ میں یقیناً عبرت ناک اعجازی نشان ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

175 26 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ

دیکھو! جو تمہارا رب ہے وہ یقیناً صاحب سطوت... در گزرنے کرنے، لطف و کرم کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

176 26 كَذَّبَ اَصۡحٰبُ لْئَيۡكَةِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

(مدین کے قریب) جنگل کے بسنے والوں نے (اللہ کے) رسولوں کو جھٹلایا۔

177 26 اِذۡ قَالَ لَهُمۡ شُعَيۡبٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ‌ۚ

(حضرت) شعیب نے ان سے پوچھا: تم کیوں راہ راست کی آرزو کرتے ہو نہ گمراہی سے ڈرتے ہو؟

178 26 اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌۙ

میں تمہاری طرف (اللہ کا) رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔

179 26 فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ‌ۚ

لہٰذا اللہ کی طلب و آرزو کرو، اس کے قانون مجازات سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

180 26 وَمَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

دیکھو! میں تم سے اس تبلیغ حق کا کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو تمام جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار و آقا کے ذمے ہے (وہی مجھے دے گا)۔

181 26 اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِیۡنَ

پیمانے پورے بھرا کرو اور ان (لوگوں) میں سے نہ ہو جانا جو لوگوں کو (وزن، پیمانے، مقدار، کیفیت یا خالصیت کے لحاظ سے) ان کی چیزیں کم دینے کے عادی ہیں۔

182 26 وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ

اور ٹھیک ترازو سے تولا کرو۔

183 26 وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَہُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ

لوگوں کو ان کی چیزیں دینے میں کمی نہ کرو اور ملک کے نظام کو درہم برہم کرتے نہ پھرو۔

184 26 وَاتَّقُوا الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَالۡجِبِلَّۃَ الۡاَوَّلِیۡنَ

اور اس (اللہ) کی طلب و آرزو کرو، اس کے قانون مجازات سے ڈرو جس سے تمہیں اور تمہاری پہلی نسلوں کو پیدا کیا۔

185 26 قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ الۡمُسَحَّرِیۡنَ

انہوں نے جواب دیا: تمہارا دماغ جادو کے اثر سے چل گیا ہے۔

186 26 وَمَاۤ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا وَاِنۡ نَّظُنُّکَ لَمِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ

تم ہمارے جیسے ایک انسان ہو اور ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

187 26 فَاَسۡقِطۡ عَلَیۡنَا کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ

اگر تم دعوے میں سچے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادو۔

188 26 قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(حضرت شعیبؑ نے) کہا: میرا رب تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے (تم اس کے قانون مجازات کے مطابق عذاب کے مستحق ہوگئے ہو)۔

189 26 فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

بہر حال، انہوں نے اس کو جھٹلایا تو کالی گھٹا کے دن کے عذاب نے ان کو آلیا۔ بلاشبہ وہ بڑے بھیانک دن کا عذاب تھا۔

190 26 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اس واقعہ میں یقیناً عبرت ناک اعجازی نشان ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

191 26 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ

دیکھو! جو تمہارا رب ہے وہ یقیناً صاحب سطوت... در گزر کرنے، لطف و کرم کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

192 26 وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور یہ وحی و تنزیل (=قرآن مجید) یقیناً کل مخلوقات کی بتدریج نشو و نما کرنے والے مالک کی بتدریج اترنے والی کتاب ہے۔

193 26 نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ

اسے روح الامینؑ لے کر نازل ہوا ہے۔

194 26 عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ

(اے نبیؐ !) آپ کے قلب پر، تا کہ آپ (لوگوں کو مشرکانہ عقائد اور اعمال سوء کے بھیانک نتائج و عواقب سے) متنبہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔

195 26 بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

فصیح و بلیغ عربی زبان میں۔

196 26 وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ

دیکھو! اس کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی آچکا ہے۔

197 26 اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

کیاان لوگوں کیلیئے یہی دلیل کافی نہیں ہے کہ اس قرآن کو بنی اسرائیل کے علماء پہچانتے ہیں۔

198 26 وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ

واقعہ یہ ہے کہ اگر ہم اسے کسی عجمی یا غیر عرب پر نازل کرتے۔

199 26 فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ

اور وہ اسے ان کے سامنے پڑھتا، تو وہ اس پر کبھی ایمان نہ لاتے۔

200 26 كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ

اسی طرح ہم نے (اپنے قانون احترام آرزو کے مطابق) اسے مجرموں کے دلوں میں داخل کیا ہے۔

201 26 لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

کہ وہ اس پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے، تاوقتیکہ وہ اذیت ناک عذاب کو دیکھ نہ لیں۔

202 26 فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

ان پر عذاب اچانک آجائے گا اور انہیں کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا کہ یہ کدھر سے آیا ہے۔

203 26 فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ

اس وقت وہ فریاد کریں گے: کیا ہمیں کسی صورت میں مہلت (Respite) مل سکتی ہے؟

204 26 اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ

کیا وہ اس برتے (Pluck) پر شور مچاتے ہیں کہ ہم ان پر جلد عذاب نازل کریں؟

205 26 اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ

آپ ذرا بتائیں! اگر ہم انہیں چند برس اور خوشحالی میں بسر کرنے دیں۔

206 26 ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ

پھر ان کے پاس وہ (عذاب) آجائے جس کی انہیں وعید دی گئی ہے۔

207 26 مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ

وہ عیش و عشرت کا سامان جس سے وہ لطف اندوز ہوتے رہے ہیں، ان کے کچھ کام نہ آئے گا۔

208 26 وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ

یاد رکھو! ہم نے اپنے قوانین تنذیری اور تعجیل و امہال کے مطابق کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا، مگر اس کیلئے متنبہ کرنے والے موجود تھے۔

209 26 ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ

تاکہ وہ انہیں یاد دہانی کرائیں (Remind)، دیکھو! ہم کسی عنوان ناانصافی کرنے والے نہیں ہیں۔

210 26 وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ

اصل یہ ہے کہ یہ کلام شیاطین نے نہیں اتارا۔

211 26 وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

اور یہ کام ان کے مناسب حال نہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔

212 26 اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ

وہ تو اس کی سماعت سے دور و مہجور کر دیئے گئے ہیں۔

213 26 فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ

لہٰذا تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے (خود ساختہ) معبود کو نہ پکارو، یعنی اس کی عبادت نہ کرو، ورنہ تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

214 26 وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

(ہمارے نبیؐ!) اپنے نزدیک کے رشتہ داروں کو متنبہ کرو (قانون مکافات عمل، روز حساب اور عذاب جہنم سے)۔

215 26 وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور جو مؤمنوں میں سے آپ کی پیروی کرتے ہیں، ان سے لطف و کرم کا سلوک کر۔

216 26 فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

لیکن اگر وہ آپ کا کہانہ مانیں، توان سے صاف کہہ دیں کہ میں تمہارے اعمال سے بری الذمہ ہوں۔

217 26 وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ

(میرے نبیؐ !) آپ ہمیشہ (اللہ پر) توکل کریں جو صاحب سطوت و غلبہ... بے انتہا در گزر کرنے، لطف و کرم کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

218 26 الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۙ

جب آپ (صلوٰۃ میں) حالت قیام میں ہوتے ہیں، وہ آپ کو دیکھتا ہے۔

219 26 وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ

اور اس وقت بھی جب آپ نمازیوں کے درمیان گھوم رہے ہوتے ہیں۔

220 26 اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

بلاشبہ وہ ہر بات سننے والا... علم کلی رکھنے والا ہے۔

221 26 هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ؕ

(لوگو!) کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟

222 26 تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۙ

وہ تمام جھوٹے اور بدکار لوگوں پر اترتے ہیں۔

223 26 یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ؕ

جو ان کی طرف کان لگائے رکھتے ہیں اور اکثر جھوٹ بولتے ہیں۔

224 26 وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ

یاد رکھو! شاعروں کا اتباع راہ گم گشتہ لوگ کرتے ہیں۔

225 26 اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِىْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ

کیا تم غور نہیں کرتے کہ شاعر ہر وادی تخیل میں سرگرداں رہتے ہیں۔

226 26 وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں، جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے۔

227 26 اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

اس سے مستثنیٰ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور احسان و اصلاح کے کام کرتے ہیں، کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو اس کے بعد انتقام لیتے ہیں (Vindicate themselves)۔

سورہ النمل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 27 طٰسٓ ۚ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡقُرۡاٰنِ وَ کِتَابٍ مُّبِیۡنٍ ۙ

ط س۔ یہ کثرت سے پڑھے جانے والے نسخے (قرآن) اور نہایت واضح و فصیح طور پر بیان کرنے والے نوشتے (کتاب) کی آیات ہیں (جو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات پر مشتمل ہیں)۔

2 27 ہُدًی وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ

یہ اہل ایمان کو راہ راست اور حقیقی منزل کی طرف رہنمائی کرنے والی اور جنت کی نوید جانفزا دینے والی (کتاب مبین) ہے۔

3 27 الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ

حقیقی مؤمن وہ ہیں جو نظام صلوٰۃ 1 قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ 2 دیتے ہیں، نیز آخرت 3 کو بھی تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔

حواشی- 1 صلوٰۃ کے فرائض اور تقاضے پورے ادا کرتے ہیں۔- 2 وہ احکام الٰہیہ اور سنت نبویؐ کے مطابق زکوٰۃ اسلامی حکومت کے کارندوں کو دیتے ہیں اور اسلامی حکومت زکوٰۃ کو اہل احتیاج اور حق معلوم سے محروم لوگوں کو دیتی ہے۔-3 آخرت: وسیع المعانی اصطلاح قرآنی ہے۔ اس کے معنی ہیں: روز قیامت، نشاۃ ثانیہ، حساب وجزا، نیز جنت و دوزخ۔

4 27 اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فَہُمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ؕ

اصل یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انہیں ہم اپنے قانون احترام آرزو کے مطابق ان کی بد عملیوں کو خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں، لہٰذا وہ جمالیاتی فریب میں آکر گمراہی میں حیران و سرگرداں رہتے ہیں۔

5 27 اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ وَ ہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ ہُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ

یہی وہ لوگ ہیں جن کو قانون مجازات کے مطابق المناک عذاب دیا جائے گا اور یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت میں (حسنات کے لحاظ سے) سب سے زیادہ خسارے میں رہنے والے ہیں۔

6 27 وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ

سنو، (میرے نبیؐ!) یہ قرآن آپ کو اس (اللہ) کی طرف سے القاء کیا جاتا ہے جو نہایت دانا وبینا ہے اور اس کی ہر بات پر حکمت ہوتی ہے... جو علم کلی رکھنے والا ہے۔

7 27 اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ

یہ واقعہ ہے کہ موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا: مجھے آگ سی نظر آتی ہے۔ میں ابھی جا کر کوئی خبر لاتا ہوں (کہ ہمارا راستہ کون سا ہے؟) یا کوئی دہکتا ہوا انگارہ لاتا ہوں تا کہ تم آگ سینکو۔

8 27 فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

چنانچہ جب وہ (موسیٰؑ) وہاں پہنچا تو اسے آواز آئی: اس (نورانی) آگ میں جو (شجر زیتون 4) ہے اور جو اس کے ماحول میں تم دیکھ رہے ہو (وہ کوہ طور ہے) اور ان سب کو برکت دی گئی ہے (یعنی یہ سب تمہارے لئے مبارک ہے اور تم کہیں گمان نہ کر لینا کہ اس نورانی آگ میں اللہ ہے، لیکن اللہ نہیں ہے کیونکہ وہ زمان و مکان کی قیود سے ماوراء ہے) اور ہر قسم کے نقائص و عیوب اور احتیاجات سے منزہ ہے اور وہ تمام جہانوں کی مخلوقات کا پروردگار و آقا ہے۔

حواشی-4 یہ استنباط ہم نے ان آیات سے کیا ہے: والتین والزیتون o وطور سینین o (التین 2-1:95)۔ اس کی توضیح انشاء اللہ حسن تفسیر میں کی جائے گی۔

9 27 یٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ

سنو! اے موسیٰؑ (اطمینان رکھو!) میں اللہ ہوں جو صاحب سطوت و غلبہ... دانا وبینا اور ہر کام دانشمندی سے کرنے والا ہے۔

10 27 وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ
يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ

(اے موسیٰؑ!) اب تم اپنا عصا پھینکو۔ (جب اس نے اپنا عصا پھینکا تو) اس نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سانپ کی طرح بل کھا رہا ہے۔ (یہ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ ڈر گئے اور) وہ منہ پھیر کر بھاگنے لگے اور پیچھے نہ دیکھا۔ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰؑ! خوف نہ کھاؤ، میرے رسول میرے حضور خوف نہیں کھایا کرتے۔

11 27 اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًاۢ بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بجز اس کے جس سے کوئی ناانصافی سرزد ہوئی ہو اور پھر اس نے سیۂ (= بدی) کو حسنہ (= نیکی) میں بدل دیا ہو۔ دیکھو! میں سیآت کو محو کرنے اور ان سے تحفظ دینے والا۔ نہایت در گزر کرنے، لطف و کرم کرنے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہوں۔

12 27 وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ

اور اب اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو۔ جب تم اسے نکالو گے تو یہ درخشاں و تاباں نکلے گا اور اس میں کوئی عیب نہیں ہو گا۔ دیکھو! یہ نو اعجازی نشانات میں سے ہے، جو فرعون اور اس کی قوم کیلئے دیئے گئے ہیں۔ بے شک وہ نافرمان و سرکش لوگ ہیں۔

13 27 فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

پھر فرعون اور اس کی قوم کے پاس ہمارے بصیرت افروز اعجازی نشانات آئے، تو وہ کہنے لگے: یہ تو صاف جادو ہے۔

14 27 وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ

اور انہوں نے ظلم و تکبر کی بناء پر اس کا انکار کیا، حالانکہ ان کے دل (حق کا) یقین کر چکے تھے۔ اے بنی نوع انسان! غور کرو کہ انتشار و برہمی پھیلانے والوں کا کیسا عبرتناک انجام ہوا۔

15 27 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

واقعہ یہ ہے کہ ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عطا کیا۔ انہوں نے کہا: تعریف و ستائش اور تشکر و امتنان اللہ کیلئے ہے جس نے اپنے بہت سے مؤمن بندوں پر ہمیں فوقیت عطا کی ہے۔

16 27 وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ

پھر سلیمانؑ، داؤدؑ کا جانشین ہوا۔ اس نے لوگوں سے کہا: ہمیں پرندوں کی بولی کا علم دیا گیا ہے اور ہمیں تمام ضروری ساز و سامان دیا گیا ہے۔ یہ واضح طور پر (رب کریم کا) فضل و کرم ہے۔

17 27 وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ

واقعہ یہ ہے کہ سلیمانؑ کیلئے جن وانس اور پرندوں 5 کے لشکر جمع کئے جاتے، پھر ان کی عسکری تربیت کے ساتھ دستے بنائے جاتے (اور انہیں کوچ (March) کا حکم دیا جاتا)۔

حواشی - 5 پرندوں کو سراغ رسانی، پیغام رسانی وغیرہ وغیرہ کیلئے فوج میں رکھا جاتا تھا اور ان کی ان کاموں کیلئے تربیت کی جاتی تھی۔

18 27 حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

کوچ کرتے کرتے وہ وادی نمل 6 میں پہنچے تو نمل قوم کی ایک خاتون نے کہا: اے اہل نمل! اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کا لشکر تمہیں غلط فہمی سے کچل ڈالیں 7۔

حواشی-6 وادی نمل جبرین اور عسقلان کے درمیان ہے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ یمن کے مضافات میں ہے۔اس کا ذکر عرب کے شعراء کے کلام میں آتا ہے۔ نمل ایک قوم کا نام بھی ہے۔

-7 کہیں حضرت سلیمانؑ کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ نمل قوم ہمارا مقابلہ کرے گی۔

19 27 فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِيْنَ

نملہ کی بات سن کر سلیمانؑ مسکرائے اور کھل اٹھے اور کہنے لگے: اے میرے رب! مجھے اس بات پر قائم رکھ کر میں اس نعمت کا جو تو نے مجھے اور میرے باپ کو عطا کی ہے شکر بجالاتا رہوں اور احسان وصلاح کے کام سرانجام دیتا رہوں جن سے تو راضی ہو۔ پروردگارا! اپنے فضل و کرم سے مجھے صالح بندوں میں داخل کرنا۔

20 27 وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ

پھر حضرت سلیمانؑ نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا: کیا بات ہے کہ میں 8 ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا وہ بھگوڑوں (Deserters) میں سے ہو گیا ہے؟

حواشی-8 بعض مترجمین اور مفسرین نے ہدہد کے متعلق کہا ہے کہ وہ پرندہ نہیں بلکہ انسان تھا، لیکن زیر نظر آیت کے سیاق و سباق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ تربیت یافتہ پرندہ تھا۔

21 27 لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ

اگر وہ میرے پاس واضح دلیل لے کر آیا (تو ٹھیک ہے)، ورنہ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح یعنی قتل کر دوں گا۔

22 27 فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ
يَّقِيْنٍ

وہ زیادہ غیر حاضر نہیں رہا اور آگیا۔ کہنے لگا: میں نے وہ معلومات حاصل کی ہیں جو آپ کو معلوم نہیں۔ میں سبا کے متعلق ایک حتمی خبر لے کر آیا ہوں۔

23 27 اِنِّیۡ وَجَدۡتُّ امۡرَاَۃً تَمۡلِکُہُمۡ وَ اُوۡتِیَتۡ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ لَہَا عَرۡشٌ عَظِیۡمٌ

میں نے ایک عورت کو (سبا کے لوگوں پر) بادشاہی کرتے دیکھا ہے۔ اسے ہر قسم کا ساز و سامان میسر ہے اور اس کا ایک عظیم الشان تخت ہے۔

24 27 وَجَدۡتُّہَا وَ قَوۡمَہَا یَسۡجُدُوۡنَ لِلشَّمۡسِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ زَیَّنَ لَہُمُ الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَہُمۡ فَصَدَّہُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ فَہُمۡ لَا یَہۡتَدُوۡنَ

نیز میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم کے لوگ اللہ کو چھوڑ کر سورج کی پرستش کرتے ہیں۔ شیطان نے (اپنے جمالیاتی فریب سے) ان کی بد عملیوں کو خوشنما بنا کر دکھایا ہے، اس طرح اس نے انہیں صراط مستقیم پر چلنے سے روک دیا ہے، جس کے نتیجے میں وہ اپنی راہ و منزل سے دور ہیں، یعنی راہ گم کردہ ہیں۔

25 27 اَلَّا یَسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ الَّذِیۡ یُخۡرِجُ الۡخَبۡءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ یَعۡلَمُ مَا تُخۡفُوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ

چنانچہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں، یعنی اس کی عبادت نہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

26 27 اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ۩

وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود و حاکم نہیں۔ وہ عظیم الشان بادشاہت کا مالک ہے۔

27 27 قَالَ سَنَنۡظُرُ اَصَدَقۡتَ اَمۡ کُنۡتَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ

(حضرت سلیمانؑ نے) کہا: ہم ابھی دیکھ لیں گے کہ تو نے سچ بولا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

28 27 اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ

میرا یہ خط لے جا اور اسے اہل دربار کے سامنے پھینک دے۔ پھر لوٹ آ اور (ایک کونے میں چھپ کر) دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

29 27 قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ

(ملکہ نے خط پڑھا تو) اس نے کہا: اے اہل دربار! میرے پاس ایک نامہ گرامی (Noble letter) آیا ہے۔

30 27 اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور اس کا عنوان ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کے فیوض و برکات کے ساتھ، جو ازل ہی سے بے پایاں محبت و شفقت کرنے، حسین و لذیذ نعمتوں، دنیوی و اخروی حسنہ اور انعام و اکرام سے نوازنے والا... بے انتہا ترس کھانے، در گزر کرنے، دلدر دور کرنے، بار بار رحم اور رحمت ارزانی کرنے، سیآت کو محو اور ان کو حسنات میں بدلنے والا ہے۔

31 27 اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ

(اس میں لکھا ہے) کہ میرے خلاف سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس آجائو۔

32 27 قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ

پھر اس نے کہا: اے اہل دربار! اس معاملے میں جو مجھے درپیش ہے، اپنا مشورہ دو (کہ میں کیا لائحہ عمل اختیار کروں؟)۔ میں کسی اہم معاملے کا فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم مجھے بالمشافہ اپنا مشورہ نہ دے دو۔

33 27 قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ

انہوں نے جواب دیا: ہم بڑی قوت کے مالک اور جنگجو لوگ ہیں، لیکن فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ آپ نے جو فیصلہ کرنا ہے، اس پر پہلے خوب غور کر لیں۔

34 27 قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ
وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ

ملکہ بولی: جب بادشاہ کسی شہر میں آدھمکتے ہیں تو اس کے نظام زندگی کو درہم برہم کر دیتے ہیں، پھر ان کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ دیکھو! ان سب (بادشاہوں) کی یہی روش ہوا کرتی ہے۔

35 27 وَاِنِّىْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ

لہٰذا میں ان لوگوں کو تحائف بھیجتی ہوں، پھر انتظار کروں گی کہ ایلچی کیا جواب لاتے ہیں۔

36 27 فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ
اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ

پھر جب ایلچی سلیمانؑ کے پاس پہنچے تو اس نے (تحائف دیکھ کر) ایلچیوں سے کہا: کیا تم اس مال و دولت کے ذریعے میری مدد کرنا چاہتے ہو، یعنی مجھے راضی کرنا چاہتے ہو؟ لیکن جو کچھ اللہ نے مجھے عطا کیا ہے، وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمہیں دے رکھا ہے، لیکن تم تو صرف اپنے تحائف پر نازاں ہو۔

37 27 اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً
وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

ان کے پاس لوٹ جاؤ۔ ہم ان پر ایسے لشکر کے ساتھ چڑھائی کریں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ہم ان کو ذلیل و رسوا کر کے ملک سے نکال دیں گے۔

38 27 قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِىْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ

(حضرت) سلیمانؑ نے اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے سردارو! اس سے پیشتر کہ اہل سبا مطیع و منقاد (Submissive and obedient) ہو کر میرے پاس آئیں، تم میں سے کون مجھے ملکہ کے تخت 9 ایسا تخت لا کر دے گا (تا کہ اسے اور اس کے سرداروں کو مرعوب کر سکیں)؟

حواشی-9 یا تینی بعرشھا: کلاسیکل عربی اور قرآن مجید کے محاورے، نیز عبارت کے سیاق و سباق کے مطابق اس کے جو معنی کئے گئے ہیں، وہی قرآنی روح کے عین مطابق ہیں۔ علاوہ بریں، حضرت سلیمانؑ کا خطاب عام درباریوں سے تھا۔ ظاہر ہے وہ ڈیڑھ ہزار میل کے فاصلے سے ملکہ سبا کا عظیم تخت اس کے محل سے پہرے داروں کی موجودگی میں لا نہیں سکتے تھے، پھر چند ساعتوں کے اندر۔ یہ بالکل ناممکن ہے۔ چنانچہ یہ امر اس واقعیت پر دلالت کرتا ہے کہ بعرشھا سے مراد ملکہ کا تخت نہیں، بلکہ اس جیسا تخت ہے جو عظیم شہنشاہ حضرت سلیمانؑ کے خزانے میں تھا۔

39 27 قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ

(یہ سن کر) ایک زور آور جن نے عرض کیا: اس سے پہلے کہ آپ اپنے مقام کو چھوڑ دیں، میں آپ کو ایسا تخت لا دوں گا۔ میں طاقتور بھی ہوں اور امانت دار بھی۔

40 27 قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ
طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۗ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۗ وَمَنْ شَكَرَ
فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ

پھر وہ شخص بولا جسے (شہنشاہ سلیمانؑ کے) خزانوں کی چیزوں کے اندراج کی کتاب (Account book) کی معلومات حاصل تھیں، میں اسے تیرے پاس آنکھ جھپکتے (Twinkling of your eye) ہی لا سکتا ہوں، یعنی بہت جلد۔ (چنانچہ وہ شخص 10) تخت لے آیا۔ جب اس نے تخت کو اپنے پاس دیکھا تو کہا: کہ یہ میرے رب کی عنایت و نوازش ہے، تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر بجالاتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی (اللہ تعالیٰ کا) شکر بجالاتا ہے، وہ اپنی ذات کے فائدے کیلئے ہی کرتا ہے، لیکن جو ناشکری کرتا ہے تو (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) میرا رب کسی کے شکر کا محتاج نہیں۔ وہ بے احتیاج بھی ہے اور بے اندازہ جود و کرم کرنے والا بھی۔

حواشی-10 وہ شخص کون تھا، اس کے متعلق بعض مفسرین نے جو نام تجویز کئے ہیں ان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ بات قابل اعتبار ہے کہ وہ حضرت سلیمانؑ کا قابل اعتماد افسر خزانہ ہو گا، جسے معلوم تھا کہ ایسا عظیم الشان تخت وہاں موجود ہے اور وہ اسے فوراً لا سکتا ہے۔

41 27 قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ

پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے تخت ایسی خوب آراستگی و تزئین 11 کرو (Decorate، کہ ملکہ اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے)۔ اس سے مقصود ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ اس ترکیب سے (مرعوب ہو کر) راہ راست پر آتی ہے یا ان لوگوں جیسی رہتی ہے جو راہ گم کردہ ہیں اور راہ راست پر نہیں آتے۔

حواشی-11 تخت شاہی کی عظمت، بادشاہت کی عظمت کی دلیل سمجھی جاتی تھی۔ حضرت سلیمانؑ ملکہ کو یہ جتانا چاہتے تھے کہ ان کی اپنی سلطنت ملکہ کی سلطنت سے کہیں زیادہ عظیم ہے اور یہ جود و کرم رب کریم کا ہے نہ کہ سورج جیسے جھوٹے معبودوں کا۔

42 27 فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ

جب سلیمانؑ کے پاس ملکہ آئی تو اس سے پوچھا گیا: کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ تو ہو بہو ویسا ہی لگتا ہے، ہمیں (حضرت) سلیمانؑ کی قوت و سطوت کا علم پہلے ہی ہو چکا تھا اور ہم اس کی اطاعت اختیار کر چکے ہیں۔

43 27 وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ

جہاں تک ملکہ سبا کا تعلق ہے، اسے ان چیزوں نے جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی تھی، راہ راست پر آنے سے روک دیا تھا اور وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔

44 27 قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ

قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ وَ اَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَيۡمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

پھر اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جاؤ۔ جب اس نے اسے دیکھا تو گمان کیا کہ یہ ایک گہرا پانی ہے اور گھبرا گئی۔ اس نے پانچے 12 اٹھا لئے۔ یہ دیکھ کر (حضرت) سلیمانؑ نے اسے کہا: یہ تو ایک ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ (یہ سن کر اور دیکھ کر ملکہ پر حقیقت حال کھل گئی کہ وہ اللہ کے بجائے خود ساختہ معبودوں کی پرستش کرتی اور گمراہ ہے)، چنانچہ اس نے اعتراف کرتے ہوئے کہا: پروردگارا! میں نے اپنی ذات پر واقعی ظلم کیا ہے؟ اب میں سلیمانؑ کے ساتھ تمام جہانوں کی مخلوقات کے پروردگار و آقا کے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہوں۔

حواشی-12 بعض مفسرین نے ایک عظیم الشان نبی حضرت سلیمانؑ پر یہ بہتان لگایا ہے کہ انہوں نے یہ عظیم الشان محل اور شیشے کا حوض اس لئے تعمیر کرایا تھا کہ وہ ملکہ سبا کی پنڈلیوں کو دیکھیں، جن کے متعلق ان سے کہا گیا تھا کہ ان پر چوپایوں ایسے بدنما بال ہیں۔ یہ قصہ من گھڑت بھی ہے اور بہتان عظیم بھی۔ اصل یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے شیشے کا حوض اس لئے تعمیر کرایا تھا کہ ملکہ اسے پانی کا تالاب سمجھے اور جب اس پر یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ پانی نہیں محض شیشے کا عکس ہے تو اس پر یہ حقیقت کھل جائے کہ وہ سراب کو پانی، یعنی حقیقت سمجھتی ہے اور باطل کو حق۔ چنانچہ حضرت سلیمانؑ کی یہ تدبیر کارگر ہوئی اور ملکہ سبا پر یہ حقیقت کھل گئی کہ وہ باطل کی پرستش کرتی رہی ہے، حق وہ ہے جو حضرت سلیمانؑ کہتے ہیں۔ نتیجتاً اس نے توحید کا فوراً اقرار کر لیا اور ایمان لے آئی۔

45 27 وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمۡ فَرِيۡقٰنِ يَخۡتَصِمُوۡنَ

یہ واقعہ ہے کہ ہم نے ہی ثمود کی طرف ان کے قومی بھائی صالحؑ کو (رسول بنا کر) بھیجا کہ ان سے کہے کہ اللہ کی عبادت کرو، یعنی اللہ کی طاعت و بندگی کرو، (لیکن جب انہوں نے دعوت توحید دی) تو وہ دو فرقوں میں بٹ گئے اور آپس میں جھگڑنے لگے۔

46 27 قَالَ يٰقَوۡمِ لِمَ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ‌ۚ لَوۡلَا تَسۡتَغۡفِرُوۡنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

(حضرت صالحؑ نے) فرمایا: اے میری قوم کے لوگو! تم (رب رحمٰن کی) حسین و مسرت انگیز نعمت و رحمت (= حسنہ) سے
مستفیض ہونے سے پہلے ہی کیوں غم انگیز مصیبت و عذاب (= سیہ) کیلئے جلدی مچاتے ہو یا بیقرار ہوتے ہو؟ کیوں اللہ (تعالیٰ) کی
مغفرت کی طلب و جستجو نہیں کرتے تاکہ تم پر مغفرت و رحمت کی جائے؟

47 27 قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
تُفْتَنُوْنَ

انہوں نے کہا: ہم تجھے اور تیرے رفقاء کو اپنے لئے بدشگون یا منحوس سمجھتے ہیں۔ (حضرت صالحؑ نے) جواب دیا کہ تمہاری یہ
نحوست اور بدشگونی اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا امتحان لیا جارہا ہے (کہ تم راہ راست پر
آتے ہو یا نہیں)۔

48 27 وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ

اور اس شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں برہمی و انتشار پھیلاتے تھے، لیکن اصلاح نہیں کرتے تھے۔

49 27 قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ

انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو صالحؑ اور اس کے اہل و عیال پر شب خون ماریں گے، پھر ہم اس
کے ولی یعنی خوں بہا کا مطالبہ کرنے والے سے کہیں گے، ہم اس کے اہل و عیال کی ہلاکت کے وقت موجود نہ تھے اور ہم جو کچھ
کہہ رہے ہیں، سچ کر رہے ہیں۔

50 27 وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

چنانچہ انہوں نے ایک چال چلی اور ہم نے اس کا توڑ کرنے کیلئے ایک تدبیر کی، جس کا ان کو پتا تک نہ چلا۔

51 27 فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ

دیکھو! ان کی چال کا کیا انجام ہوا! یہی کہ ہمارے قانون تدبیری نے انہیں اور ان کی قوم سب کو تہس نہس کر دیا (Annihilated)۔

52 27 فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

دیکھو! ان کے ظلم یعنی شرک و فساد کے نتیجے میں ان کے گھر تباہ و برباد پڑے ہیں۔ اس واقعیت میں اہل علم کیلئے عبرت انگیز اعجازی نشان ہے۔

53 27 وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ

لیکن ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو ایماندار تھے، نیز ان کو راہ راست پر چلنے کی آرزو اور گمراہی کی خشیت تھی۔

54 27 وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ

دیکھو! (ہم نے لوطؑ کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا۔) پھر جب لوطؑ نے اپنی قوم سے کہا: کیا یہ واقعہ نہیں کہ تم ایک دوسرے کی نظروں کے سامنے بدفعلی کرتے ہو؟

55 27 اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ

کیا یہ بھی درست نہیں کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر جنسی اشتہا کی خاطر مردوں کے پاس جاتے ہو؟ اصل یہ ہے کہ تم جاہل لوگ ہو۔

56 27 فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ
اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ

اس کی قوم کے پاس اس کا جواب تھا تو صرف یہ تھا کہ وہ کہتے کہ لوطؑ کے پیروکاروں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ بڑے پاکباز لوگ بنتے ہیں۔

57 27 فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ

انجام کار ہم نے لوطؑ اور اس کے اہل و عیال کو اس کی بیوی کے سوا (سب کو) بچالیا، کیونکہ ہم نے اپنے قوانین مجازات وتدبیری کے مطابق فیصلہ کر رکھا تھا کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو گی۔

58 27 وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ

پھر ہم نے ان پر ایسی مہلک بارش کی جو ان لوگوں کیلئے نہایت غم انگیز اور بھیانک تھی، جن کو پہلے متنبہ کر دیا گیا تھا۔

59 27 قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى ؕ ءٰٓاللّٰهُ خَيۡرٌ اَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ؕ

(اے نبیؐ!) یہ اعلان کر دیجئے کہ تعریف و ستائش اور تشکر و امتنان صرف اللہ کیلئے ہے، وہی اس کا مستحق ہے اور سلامتی ہو اس کے بندوں پر جنہیں اس نے چن لیا ہے۔ ان سے پوچھئے: کیا اللہ بہتر ہے یا خود ساختہ معبود جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں؟

60 27 اَمَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ لَـكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ
حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهۡجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَـكُمۡ اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ
يَّعۡدِلُوۡنَ

غور کرو کہ تمہارے خود ساختہ معبود بہتر ہیں یا اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا اور وہ تمہارے لئے بلندیوں یا بادلوں سے پانی برساتا ہے، پھر اس کے ذریعے ہم خوشنما و سرور انگیز باغات اگاتے ہیں، حالانکہ تم ان باغات کو اگانے کی استطاعت نہیں رکھتے ہو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ اصل یہ ہے کہ یہ ہم مشرب لوگ راہ راست سے بھٹک چکے ہیں۔

61 27 اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَجَعَلَ
بَيۡنَ الۡبَحۡرَيۡنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ

ذرا سوچو کہ کس نے زمین کو قیام و ثبات کی جگہ بنایا اور اس کے اندر دریا بنائے، نیز زمین کے ثبات کیلئے پہاڑ بنائے؟ اور دو سمندروں کے درمیان حد فاصل قائم کی ہے (تا کہ ان کا پانی آپس میں مل نہ جائے)؟ غور کرو (کہ اللہ کا شریک کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟) ہرگز نہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں میں سے اکثریت ان کی ہے جو کچھ نہیں جانتے، یعنی علم سے نا آشنا ہیں۔

62 27 أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ
الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ

کیا خود ساختہ معبود بہتر ہیں یا وہ اللہ جو بیقرار کی دعا قبول کرتا ہے، جب وہ اس کو پکارتا ہے؟ پھر اس کی مصیبت کو دور کرتا ہے یا اس کی مشکل کشائی کرتا ہے۔ پھر تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے شریک دوسرے معبود بھی ہیں؟ تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

63 27 أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

کیا خود ساختہ معبود بہتر ہیں یا وہ اللہ جو تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں صحیح راہ دکھاتا ہے؟ اور جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے نازل کرنے سے پہلے خوشخبری کا پیغامبر بنا کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے شریک دوسرے معبود بھی ہیں؟ اللہ ان چیزوں سے ارفع و اعلیٰ ہے جن کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

64 27 أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ
مَعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

کیا یہ خود ساختہ معبود بہتر ہیں یا وہ اللہ جو مخلوقات کی ابتداء کرتا ہے، پھر اس سلسلے کو جاری رکھتا ہے، یعنی مخلوقات کو پیدا کرتا رہتا ہے؟ اور پھر کون تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ کے شریک دوسرے معبود بھی ہیں؟ ان سے کہیئے: (اگر تم کہتے ہو کہ دوسرے معبود بھی ہیں) تو تم اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔

65 27 قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ
يُبْعَثُونَ

(اے نبیؐ!) انہیں بتا دیجئے: اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں جو غیب کا علم رکھتا ہو اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ (دوبارہ زندہ کر کے) کب اٹھائے جائیں گے۔

66 27 بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ

اصل میں آخرت کا علم ہی ان لوگوں سے کم ہو گیا ہے، بلکہ یہ اس سے شک میں ہیں۔ ان میں بعض ایسے ہیں کہ وہ اس سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔

67 27 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ

اور جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی ہوئی ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے اسلاف یا باپ دادا ملیا میٹ ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟

68 27 لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

یہ وعید ہمیں بھی دی گئی ہے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں کو بھی دی گئی تھی۔ یہ تو پہلے لوگوں کی لوک داستانیں ہیں۔

69 27 قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ

(اے رسولؐ!) ان سے کہئے: دنیا میں سیاحت بالحق کرو، پھر (دیدۂ عبرت نگاہ سے) دیکھو کہ مجرموں یعنی ظالموں کا کیا انجام ہوا!

70 27 وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ

(اے نبیؐ!) آپ ان کے حال پر غم نہ کھائیں (کہ ان کا انجام بھی عبرتناک ہو گا) اور جو وہ حیلہ سازیاں کرتے ہیں (What they plot)، ان کی وجہ سے تنگ دل نہ ہوں Do not be down-hearted۔

71 27 وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

دیکھو، وہ مطالبہ کرتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو، ہمیں بتاؤ تو سہی کہ یہ عذاب کی وعید کب پوری ہو گی۔

72 27 قُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ

(اے رسولؐ!) آپ ان سے کہئے: جس عذاب کیلئے تم بیقرار ہو، کیا عجب کہ وہ بعض اعتبارات سے بالکل تمہارے پیچھے آن لگا ہو (Is close behind you)۔

73 27 وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ

اصل یہ ہے کہ تمہارا رب بنی نوع انسان پر نہایت رحم و کرم کرنے والا ہے، لیکن ان میں اکثر انسان اُس کا شکر بجا نہیں لاتے۔

74 27 وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ

تمہارا رب ان تمام رازوں سے واقف ہے جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہیں اور ان باتوں کو بھی جانتا ہے جو وہ علی الاعلان کرتے ہیں۔

75 27 وَمَا مِنْ غَآىِٕبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

یاد رکھو، آسمانوں اور زمین میں کوئی پوشیدہ سے پوشیدہ چیز نہیں، مگر وہ واضح طور پر بیان کرنے والی کتاب میں موجود ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں موجود ہے۔

76 27 اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ

بلاشبہ یہ قرآن بنی اسرائیل کو بہت سی ایسی باتوں کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہے، نیز ان کے اکثر مسائل واعتقدات کی حقیقت بتاتا ہے، جن کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔

77 27 وَاِنَّهٗ لَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

اور یہ (قرآن مجید) مؤمنوں کو ان کی راہ و منزل دکھانے والا اور موجب رحم و کرم ہے۔

78 27 اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ

بلاشبہ آپ کا رب اختلاف کرنے والوں (= بنی اسرائیل) اور حقیقت کو ماننے والوں (= مؤمنوں) کے درمیان اپنی حکمت بالغہ سے فیصلہ کر دے گا، کیونکہ وہ صاحب سطوت و غلبہ... علم کلی رکھنے والا ہے۔

79 27 فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ

پس آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ بلاشبہ آپ واضح اور منہ بولتے حق پر قائم ہیں۔

80 27 اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ

اصل یہ ہے کہ آپ نہ تو مردوں 13 کو کچھ سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں 14 کو اپنی دعوت ہی سنا سکتے ہیں، جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

حواشی-13 مردوں سے مراد ایسے لوگ بھی ہیں جو معنوی طور پر زندہ نہ ہوں۔

-14 بہروں سے مراد وہ لوگ ہیں جو گوش حق نیوش نہیں رکھتے۔

81 27 وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اور نہ آپ اندھوں 15 کو ان کی گمراہی سے نکال سکتے ہیں۔ آپ تو صرف انہی کو بات سنا سکتے ہیں، جو ہماری آیات یعنی احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں، نیز وہ اہل تسلیم و رضا ہوں۔

حواشی-15 اندھوں سے مراد قلب کے اندھے ہیں۔

82 27 وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ

دیکھو، جب ان لوگوں پر ہمارے عذاب کا وقت آپہنچے گا، ہم (ان پر حق ثابت کرنے کیلئے) زمین سے ایک چلنے پھرنے والا جاندار نکالیں گے، جو ان سے باتیں کرے گا اور (ان کو بتائے گا کہ وہ) ہمارے قوانین و احکام پر یقین نہیں رکھتے۔

83 27 وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ

اور یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو جمع کریں گے، جو ہماری آیات یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات کی تکذیب کیا کرتے تھے، پھر ان کی جماعت بندی کی جائے گی۔

84 27 حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ

یہاں تک کہ جب وہ (اللہ تعالیٰ کے حضور) پہنچیں گے، وہ ان سے پوچھے گا: کیا تم نے ہماری آیات یا قوانین واحکام کو بغیر علم کے جھٹلایا؟ اس کے سوا تم اور کیا اعمال سرانجام دیتے رہے تھے؟

85 27 وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ

اس ظلم کے سبب جو وہ کرتے رہتے تھے، ان پر وہ عذاب نازل ہوگا جس کی ان کو وعید دی جاتی تھی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے، یعنی ان کی زبانیں گنگ ہو جائیں گی۔

86 27 اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

کیا یہ لوگ اس حقیقت پر غور نہیں کرتے کہ ہم نے رات کو اس لئے بنایا ہے کہ اس میں ان کو آرام وراحت پہنچے اور دن کو روشن بنایا ہے تاکہ وہ کاروبار اور مشاہدہ کرتے رہیں۔ بلاشبہ اس تخلیقی فعلیت (Creaitve activity) میں ان لوگوں کیلئے بصیرت افروز اعجازی نشان ہیں، جو حقیقت کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔

87 27 وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ
اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ

اور اس اصل کو یاد رکھو کہ جب صوری پیکروں میں جان ڈالی جائے گی، تو جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب وحشت زدہ ہو
جائیں گے، بجز ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے قانون فضل و کرم سے اس سے نجات دے اور سب کے سب اس کے حضور خشوع و
خضوع کے ساتھ ہو جائیں گے۔

88 27 وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيٓ
اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ

اے انسان! تو پہاڑوں کو دیکھتا اور سمجھتا ہے کہ وہ اپنے مقام پر جمے ہوئے ہیں، یعنی جامد و ساکن ہیں، حالانکہ وہ بادلوں کی طرح
چل رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہنروری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط و موزوں بنایا (اور اس میں فنی جامعیت پیدا کر دی) ہے۔

89 27 مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ

(یہ اصل یاد رکھنے کی ہے کہ) جو لوگ حسنات (Sublime deeds) لے کر آئیں گے تو انہیں اس سے بہتر اجر ملے گا اور وہ
لوگ قیامت کے روز اضطراب اور وحشت سے امن میں رہیں گے۔

90 27 وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ

برخلاف اس کے، جو لوگ سیآت کے ساتھ آئیں گے، وہ اندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (اور ان سے کہا جائے گا) یہ
صرف تمہارے اعمال سوء (Evil deeds) کا بدلہ مل رہا ہے۔

91 27 اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ
وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(اے نبیؐ! آپ اس بات کا اعلان کر دیجئے کہ) مجھے تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں، یعنی اس
کے قوانین و احکام کے مطابق زندگی کروں، جس کو اس نے مقدس قرار دیا ہے اور وہ ہر شے کا مالک ہے۔ نیز مجھے یہ بھی حکم دیا گیا
ہے کہ میں اہل تسلیم و رضا میں سے بنوں۔

92 27 وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ

اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ

اور قرآن مجید (کے قوانین واحکام اور تعلیمات) کی پیروی کروں۔ دیکھو! جو کوئی اس سے ہدایت حاصل کرے گا، یعنی اس کی رہنمائی میں سفر زندگی کرے گا تو وہ اپنے لئے ہدایت پائے گا، یعنی وہ سفر زندگی میں اپنی منزل مقصود (=جنت) پر پہنچ جائے گا اور (برخلاف اس کے) جو کوئی بے راہ روی اختیار کرے گا (تو وہ جہنم میں جائے گا)، لہٰذا آپ ان سے صاف کہہ دیں کہ میں تو صرف نتائج بد سے متنبہ کرنے والا ہوں۔

93 27 وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَاؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا

تَعْمَلُوْنَ

نیز آپ فرمادیں کہ تعریف و ستائش اور تشکر و امتنان صرف اللہ ہی کیلئے ہے، یعنی وہی اس کا سزاوار وحقدار ہے۔ اے لوگو! وہ عنقریب تمہیں اپنے اعجازی نشانات دکھلائے گا اور تم ان کو پہچان لو گے۔ آپؐ کا رب ان اعمال سے بے خبر نہیں ہے جو تم لوگ کرتے ہو۔

سورہ القصاص بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 28 طٰسٓمّٓ

طاسین میم۔

2 28 تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ

یہ اس کتاب کی آیات یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات ہیں، جو انہیں وضاحت و فصاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے۔

3 28 نَتۡلُوۡا عَلَیۡکَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰی وَ فِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ

اے نبی! ہم آپ سے موسیٰؑ اور فرعون کے کچھ واقعات افادی و غایتاتی اقدار (Beneficial and purposeful values) کے ساتھ بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کیلئے جو حق کو تسلیم بالیقین کرنے والے ہیں۔

4 28 اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَ جَعَلَ اَہۡلَہَا شِیَعًا یَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَۃً مِّنۡہُمۡ یُذَبِّحُ اَبۡنَآءَہُمۡ وَ یَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَہُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ

واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے ملک میں کبر و سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور ''متکبر وڈیرا'' بنا ہوا تھا اور ملک کے باشندوں کو فرقوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ اس نے ان میں سے ایک فرقے کو کمزور و ذلیل کر رکھا تھا۔ ان کے بیٹوں (نرینہ اولاد) کو قتل کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ وہ یقیناً ان لوگوں میں سے تھا جو لوگوں کے بنیادی حقوق غصب کرتے، معاشرے کے توازن کو بگاڑتے اور اس میں خرابی و بے نظمی اور فتنہ و فساد پیدا کرتے ہیں۔

5 28 وَ نُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَہُمۡ اَئِمَّۃً وَّ نَجۡعَلَہُمُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۙ

چنانچہ ہم نے (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) چاہا کہ جن لوگوں کو ملک میں کمزور وضعیف بنایا ہے، ان پر احسان کریں اور انہیں لطف و کرم سے نوازیں اور ان کو لوگوں کا پیشوا بنائیں اور انہیں فرعونیوں کا جانشین بنائیں۔

6 28 وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ

نیز انہیں ملک میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں کو ان کے ذریعے وہ کچھ دکھائیں جس سے وہ خوف بداماں رہتے تھے (Were afraid of)۔

7 28 وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجٰعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

چنانچہ (ہم نے موسیٰؑ کو پیدا کیا تو) ہم نے اس کی ماں کو الہام کیا کہ اسے دودھ پلاتی رہے (Suckle)۔ جب تمہیں اس کے بارے میں خوف محسوس ہو کر (فرعون کے لوگ اسے قتل کر دیں گے) تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کھانا اور نہ غمگیں ہی ہونا (کیونکہ) ہم اسے تیرے پاس لوٹائیں گے اور اسے اپنا رسول بنائیں گے۔

8 28 فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِــِٕيْنَ

چنانچہ (امتثال امر میں اس نے ایسا ہی کیا اور اسے دریا میں ڈال دیا۔ یہ دیکھ کر) فرعون کے لوگوں نے اسے اٹھا لیا، تاکہ وہ انجام کار ان کا دشمن اور موجب غم بنے۔ حقیقت یہ ہے کہ فرعون، ہامان اور ان کے لشکر (Hosts) تھے ہی تغافل شعار و عادی گناہ گار۔

9 28 وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

(پھر اسے فرعون کے پاس لایا گیا۔ یہ محسوس کر کے فرعون اس بچے کو قتل کر دے گا) تو اس کی بیوی نے اس سے کہا: یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، یعنی دل و جان کو تسکین و طمانیت دینے والا ہے، اسے قتل نہ کرو۔ ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔ لیکن وہ (عواقب و نتائج سے قطعاً بے بہرہ تھے۔

10 28 وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰى فٰرِغًا ؕ اِنۡ كَادَتۡ لَـتُبۡدِىۡ بِهٖ لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰى قَلۡبِهَا لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

چنانچہ اس کے نتیجے میں موسیٰؑ کی ماں کا دل طمانیت و سکینت سے محروم ہو گیا۔ قریب تھا کہ وہ یہ راز فاش کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے، تاکہ وہ اللہ کے وعدے پر یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائے۔

11 28 وَقَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّيۡهِ‌ فَبَصُرَتۡ بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَۙ

پھر اس نے موسیٰؑ کی بہن سے کہا: اس کا پیچھا کر۔ چنانچہ وہ اسے یعنی موسیٰؑ کے صندوقچے کو دور سے دیکھتی رہی، لیکن فرعونیوں کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

12 28 وَحَرَّمۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ هَلۡ اَدُلُّـكُمۡ عَلٰٓى اَهۡلِ بَيۡتٍ يَّكۡفُلُوۡنَهٗ لَـكُمۡ وَهُمۡ لَهٗ نٰصِحُوۡنَ

پھر ہم نے (اپنے قانون تدبیری سے) اسے، اس کی بہن کے آنے سے پہلے، تمام دودھ پلانے والیوں کا دودھ پینے سے روک دیا۔ (پھر موسیٰؑ کی بہن آئی تو) اس نے کہا: کیا میں تمہیں کسی ایسے گھرانے کا پتہ نہ دوں جو تمہاری خاطر اس بچے کی پرورش کریں اور اس کی خوب دیکھ بھال کریں۔

13 28 فَرَدَدۡنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ وَلِتَعۡلَمَ اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ

سو (اس تدبیر سے) ہم نے موسیٰؑ کو اس کی ماں کے پاس لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں اسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے اور اسے اس کا حق الیقین ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے، لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

14 28 وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى
الْمُحْسِنِيْنَ

چنانچہ جب موسیٰؑ عنفوان شباب میں پہنچا اور اس کے اعضاء مضبوط و توانا ہو گئے تو ہم نے اسے حکمت اور علم سے سرفراز کیا۔ دیکھو! ہم حسن عمل کرنے والوں کو اسی طرح نوازا کرتے ہیں۔

15 28 وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ
يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ
عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ

چنانچہ موسیٰؑ ایک دن شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب وہاں کے لوگ خواب غفلت میں پڑے تھے۔ اس نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ایک شخص اس کی اپنی قوم سے تھا اور دوسرا اس کی دشمن قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اس شخص نے جو اس کی اپنی قوم سے تھا اسے اس شخص کے خلاف جو دشمن قوم سے تھا مدد کیلئے پکارا۔ چنانچہ موسیٰؑ نے اسے گھونسا مارا (He gave him a blow) اور اس کا کام تمام کر دیا۔ یہ دیکھ کر موسیٰؑ نے کہا: یہ فعل شیطان کے کاموں میں سے ہے۔ وہ انسان کا کھلا دشمن اور اسے اعلانیہ گمراہ کرنے والا (Misleader) ہے۔

16 28 قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

پھر موسیٰؑ نے (اللہ تعالیٰ سے) دعا کی: پروردگارا! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، میری مغفرت فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمائی۔ اصل یہ ہے کہ وہ (اللہ) بہت زیادہ مغفرت کرنے... درگزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

17 28 قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ

پھر موسیٰؑ نے وعدہ کیا: پروردگارا! اس انعام و فضل کی بناء پر جو تو نے مجھ پر کیا ہے، میں اب کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

18 28 فَاَصۡبَحَ فِی الۡمَدِیۡنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسۡتَنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ
یَسۡتَصۡرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ

دوسرے روز موسیٰؑ صبح کے وقت خطرے کو بھانپتے ہوئے اور ڈرتے ڈرتے شہر میں جا رہا تھا کہ وہ کیا دیکھتا ہے کہ وہی شخص جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی، پھر اس کو مدد کیلئے پکار رہا ہے۔ موسیٰؑ نے اسے کہا: تو صریحاً بڑا بدراہ ہے۔

19 28 فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّبۡطِشَ بِالَّذِیۡ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اَتُرِیۡدُ اَنۡ
تَقۡتُلَنِیۡ كَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ۖ اِنۡ تُرِیۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ جَبَّارًا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا تُرِیۡدُ اَنۡ
تَكُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ

پھر موسیٰؑ نے اس شخص کو پکڑنے کا ارادہ کیا جو دونوں کا دشمن تھا، تو اسرائیلی پکارا: اے موسیٰ! کیا تو مجھے اسی طرح ہلاک کر دینا چاہتا ہے، جس طرح تو نے کل اس آدمی کو ہلاک کیا تھا؟ تو چاہتا ہے کہ اس ملک میں جبر و استبداد کرنے والا بنے، تو نہیں چاہتا تھا کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو جائے، یعنی اصلاح و مصالحت کرنا تیرا کام نہیں۔

20 28 وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَةِ یَسۡعٰی قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِكَ
لِیَقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ اِنِّیۡ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیۡنَ

ہوا یہ کہ ایک شخص شہر کے بہت دور مقام سے تیزی سے آیا۔ اس نے کہا: موسیٰ! سردار تجھے قتل کرنے کا مشورہ کر رہے ہیں، لہٰذا یہاں سے نکل جا۔ میں تیرا خیر خواہ ہوں۔

21 28 فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ

چنانچہ موسیٰؑ یہ سن کر ڈرتا، خطرے کو بھانپتا ہوا شہر سے نکل کھڑا ہو۔ اس نے دعا کی: اے میرے رب! مجھے ان ظالموں سے نجات دے۔

22 28 وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ

پھر اس نے مدین کا رخ کیا اور دعائیہ انداز میں کہا: امید ہے کہ میرا رب راہ راست کی طرف میری رہنمائی کرے گا۔

23 28 وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ
دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا
شَيْخٌ كَبِيْرٌ

پھر جب وہ مدین کے چشمے پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ لوگوں کا ایک گروہ اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہا ہے۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ ان کے ورے دو عورتیں اپنے مویشیوں کو روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰؑ نے ان سے پوچھا: تمہیں کیا مسئلہ درپیش ہے (کہ تم اپنے مویشیوں کو پانی نہیں پلا رہی ہو؟) انہوں نے جواب دیا: ہم اس وقت تک اپنے مویشیوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ چرواہے اپنے مویشی نہ لے جائیں۔ (اور ہم یہ کام اس لئے کرتی ہیں کہ) ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔

24 28 فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

یہ سن کر موسیٰؑ نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا، پھر وہ سائے میں جا بیٹھا اور دعا کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے جو نعمت بھی عطا کرے گا، میں اس کا محتاج ہوں۔

25 28 فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ
اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٙ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ

پھر یہ ہوا کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی (Walking shyly) موسیٰؑ کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی: میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے ہمارے جانوروں کو پانی پلانے کی اجرت دے اور جب موسیٰؑ اس یعنی شعیبؑ کے پاس پہنچا اور اپنا قصہ سنایا تو اس نے تسلی دیتے ہوئے کہا: ڈر نہیں، تو نے ظالموں سے نجات حاصل کر لی ہے۔

26 28 قَالَتۡ اِحۡدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ ۖ اِنَّ خَيۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِىُّ
الۡاَمِيۡنُ

ان دو لڑکیوں میں سے ایک نے کہا: اے ابا جان! آپ اسے ملازم رکھ لیں، کیونکہ بہترین ملازم جو آپ رکھ سکیں اسے مضبوط و توانا اور امانتدار ہونا چاہیئے۔

27 28 قَالَ اِنِّىۡۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَى ابۡنَتَىَّ هٰتَيۡنِ عَلٰۤى اَنۡ تَاۡجُرَنِىۡ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ‌ۚ
فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ‌ۚ وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَيۡكَ‌ؕ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
الصّٰلِحِيۡنَ

پھر (حضرت شعیبؑ نے موسیٰؑ سے) کہا کہ میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں، بشرطیکہ تو آٹھ سال میری ملازمت کرے۔ اگر دس سال پورے کرو تو تمہاری طرف سے احسان ہو گا۔ میں تجھ پر کوئی سختی کرنا نہیں چاہتا۔ تم انشاء اللہ مجھے عدل و احسان کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔

28 28 قَالَ ذٰلِكَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ‌ ؕ اَيَّمَا الۡاَجَلَيۡنِ قَضَيۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَىَّ‌ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ

(موسیٰؑ نے) جواب دیا: یہ معاملہ میرے اور آپ کے درمیان طے پا گیا۔ اگر میں ان دونوں مدتوں میں سے کوئی ایک پوری کر دوں تو اس کے بعد مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔ ہمارے اس قول و قرار پر اللہ شاہد ہے۔

29 28 فَلَمَّا قَضٰى مُوۡسَى الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا‌ ۚ قَالَ
لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ

چنانچہ موسیٰؑ نے مقررہ مدت پوری کر لی تو اپنے اہل و عیال کو لے کر چلا۔ اس نے (کوہ) طور کی طرف آگ دیکھی تو اپنے اہل و عیال سے کہا: تم یہاں ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے، شاید میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ ہی لے آؤں تا کہ تم اپنے آپ کو گرم کرو (Warm yourselves)۔

30 28 فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِىَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِى الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّىْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

اور جب وہ آگ کے پاس پہنچا تو وادی کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت میں سے آواز آئی: اے موسیٰ! میں اللہ ہوں، تمام جہانوں کی مخلوقات کا رب۔

31 28 وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ

اور یہ کہ تو اپنا عصا پھینک۔ (جب اس نے ایسا کیا تو) دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح بل کھا رہا ہے۔ چنانچہ وہ منہ موڑ کر چلا اور پھر مڑ کر نہ دیکھا۔ (آواز آئی) اے موسیٰ! آگے بڑھ (کر اسے پکڑ لے) اور خوف نہ کھا، تو بلاشبہ ہر طرح سے امن میں ہے اور رہے گا۔

32 28 اُسْلُكْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ

(اب) تو اپنا ہاتھ سے اپنے گریبان میں ڈال۔ جب تو اسے نکالے گا تو وہ بے داغ چمکتا ہوا نکلے گا۔ جب تجھے خوف محسوس ہو تو اپنے بازوؤں کو اپنی طرف سکیڑ لو۔ یہ دو دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے ہیں، ان کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس جاؤ کہ وہ فاسق و فاجر لوگ (Evil and transgressor folk) ہیں۔

33 28 قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ

(یہ فرمان الٰہی سن کر موسیٰؑ نے) عرض کیا: پروردگارا! میں نے ان کا ایک آدمی ہلاک کیا ہے، لہٰذا مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔

34 28 وَاَخِیۡ هٰرُوۡنُ هُوَ اَفۡصَحُ مِنِّیۡ لِسَانًا فَاَرۡسِلۡهُ مَعِیَ رِدۡاً یُّصَدِّقُنِیۡۤ ۫ اِنِّیۡۤ
اَخَافُ اَنۡ یُّکَذِّبُوۡنِ

میرا بھائی ہارون جو کلام کرنے میں مجھ سے زیادہ فصیح ہے، اسے میرے ساتھ معاون کے طور پر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔

35 28 قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیۡكَ وَنَجۡعَلُ لَـكُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا یَصِلُوۡنَ اِلَیۡكُمَا
ۚۛ بِاٰیٰتِنَاۤ ۛۚ اَنۡتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ

(پروردگار کا) ارشاد ہوا: ہم تیرے بھائی کے ذریعے تیرا ہاتھ مضبوط کریں گے، یعنی تیری قوت و توانائی میں اضافہ کریں گے اور تم دونوں کو ایسی سطوت و صولت عطا کریں گے کہ وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ تم دونوں ہماری اعجازی نشانیوں کے ساتھ جاؤ۔ تو اور وہ لوگ جو تمہاری پیروی کریں گے، غالب آئیں گے۔

36 28 فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّفۡتَرًی وَّمَا
سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِیۡۤ اٰبَآئِنَا الۡاَوَّلِیۡنَ

چنانچہ جب موسیٰؑ ہماری واضح اعجازی نشانیوں کے ساتھ ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے: یہ تو محض شعبدہ بازی ہے، ہم نے اپنے اسلاف یعنی باپ دادوں سے کوئی ایسی بات نہیں سنی۔

37 28 وَقَالَ مُوۡسٰی رَبِّیۡۤ اَعۡلَمُ بِمَنۡ جَآءَ بِالۡهُدٰی مِنۡ عِنۡدِهٖ وَمَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ
عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ

اس پر موسیٰؑ نے جواب دیا: میرا رب اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور جس کیلئے آخرت کا گھر، یعنی جنت ہے۔ یاد رکھو! ظالم نجات نہیں پائیں گے، یعنی نہ دنیا میں کامیاب ہوں گے اور نہ آخرت میں جہنم کے عذاب سے بچیں گے۔

38 28 وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ مَا عَلِمۡتُ لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرِىۡ‌ ۚ فَاَوۡقِدۡ لِىۡ
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيۡنِ فَاجۡعَلْ لِّىۡ صَرۡحًا لَّعَلِّىۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوۡسٰى ۙ وَاِنِّىۡ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الۡـكٰذِبِيۡنَ

اور (یہ سن کر فرعون نے) کہا: اے اہل دربار! میں نہیں جانتا کہ میرے سوا تمہارا کوئی اور معبود و حاکم ہے۔ اے ہامان! میرے لئے گارے کو آگ لگا کر اینٹیں پکا، پھر میرے لئے ایک (بلند و بالا) محل بنا دو تا کہ میں موسیٰ کے معبود و حاکم کے پاس چڑھ جاؤں (اور اسے دیکھو)۔ میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔

39 28 وَاسۡتَكۡبَرَ هُوَ وَجُنُوۡدُهٗ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اِلَـيۡنَا لَا
يُرۡجَعُوۡنَ

(واقعہ یہ ہے کہ) فرعون اور اس کے لشکریوں نے ملک میں ناحق تکبر و غرور سے فساد برپا کر رکھا ہے۔ وہ اس گمان میں مبتلا تھے کہ وہ کبھی لوٹ کر (حساب و جزا کیلئے) ہمارے پاس نہیں آئیں گے۔

40 28 فَاَخَذۡنٰهُ وَجُنُوۡدَهٗ فَنَبَذۡنٰهُمۡ فِى الۡيَمِّ‌ۚ فَانْظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ

آخر کار، ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) اسے اور اس کی افواج کے لشکر کو سمندر میں پھینک دیا۔ لہٰذا غور کرو کہ ظالموں کا کیا انجام ہوا!

41 28 وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَـئِمَّةً يَّدۡعُوۡنَ اِلَى النَّارِ‌ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ لَا يُنۡصَرُوۡنَ

ہم نے انہیں ایسے پیشوا بنایا جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے روز ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔

42 28 وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا لَـعۡنَةً‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ هُمۡ مِّنَ الۡمَقۡبُوۡحِيۡنَ

ہم نے دنیا میں ان کے پیچھے پھٹکار لگا دی اور قیامت کے روز وہ قابل نفریں لوگوں میں سے ہوں گے (اور سب لوگ ان سے نفرت کریں گے)۔

43 28 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

اصل یہ ہے کہ ہم نے (اپنے قانون تعجیل وامہال کے مطابق) پہلی نسلوں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰؑ کو ایسی کتاب عطا کی، جو لوگوں کیلئے بصیرت افروز تھی، نیز وہ ہدایت راہ راست دکھانے والی) اور رحمت (دنیوی واخروی حسنہ کا موجب) تھی، تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

44 28 وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ

الشّٰهِدِيْنَ

(اے نبیؐ!) آپ (کوہ طور کی) غربی جانب موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰؑ کو فرمان نبوت عطا کیا اور نہ آپ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے یہ واقعہ بچشم خود دیکھا۔

45 28 وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ

مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ

واقعہ یہ ہے کہ اس وقت سے اب تک ہم نے کئی نسلوں کو پیدا کیا، پھر ان پر مدت مدید (Long ages) گزر گئی اور نہ آپ اہل مدین میں سے تھے کہ ان (مشرکین مکہ) کو اس بارے میں ہماری آیات پڑھ کر سناتے۔ لیکن ہم نے آپ کو رسول بنا کر ان کی طرف بھیجا (اور آپ کو یہ باتیں بتائیں)۔

46 28 وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

علاوہ ازیں، آپ کوہ طور کے دامن میں موجود نہ تھے کہ جب ہم نے موسیٰؑ کو پکارا۔ یہ تمام باتیں آپ کے رب کا فضل و کرم ہے، تاکہ آپ ان ہم کیش لوگوں کو ان کے انجام سے متنبہ کریں، جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والا نہیں آیا۔ یہ اس لئے کہ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں۔

47 28 وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ
اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(اے نبیؐ! ہم نے آپ کو اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ) اگر ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی آفت آئے تو وہ یہ نہ کہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے کیوں ہمارے پاس کوئی رسول نہیں بھیجا کہ ہم تیری آیات یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی کرتے اور مؤمنوں میں سے ہو جاتے۔

48 28 فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ
اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۚ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ

لیکن جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق (= قرآن مجید، سچا نظام زندگی) آگیا، تو کہنے لگے: اس شخص کو موسیٰؑ کی طرح اعجازی نشانیاں کیوں نہیں دی گئیں؟ کیا وہ اس سے پہلے ان چیزوں کا یعنی تورات اور معجزات کا انکار نہیں کر چکے تھے، جو موسیٰؑ کو دی گئی تھیں۔ پھر مشرکین یہ کہنے لگے کہ یہ دونوں یعنی تورات اور قرآن مجید جادو ہیں جو ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں: ہم ان سب کتابوں کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

49 28 قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(اے رسولؐ!) آپ ان سے مطالبہ کریں کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی اور کتاب لاؤ جو ان دونوں کتابوں (قرآن و تورات) سے بڑھ کر راہ راست دکھانے والی ہو تاکہ میں اس کی پیروی کروں۔

50 28 فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ
اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

(اے نبیؐ!) اگر وہ آپ کے چیلنج کو قبول نہ کریں تو یقین کر لیں کہ وہ دراصل صرف اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون راہ گم کردہ ہو گا جو اللہ کی ہدایت سے صرف نظر کر کے اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین ہدایت و تقویٰ سعی واکتساب اور مجازات کے مطابق) ظالموں یعنی مشرکوں اور لوگوں کے انسانی حقوق غصب کرنے والوں کو راہ راست پہ نہیں لاتا۔

51 28 وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

غور کرو ہم نے اپنے اس کلام آخر کو مربوط ہم آہنگ (Harmonious) بنایا ہے تاکہ لوگ اسے اچھی طرح سے سوچیں سمجھیں۔

52 28 اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ

جن لوگوں کو ہم نے قرآن مجید سے پہلے اپنی کتاب دی تھی، وہ اس کے ساتھ قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں۔

53 28 وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ

لہٰذا جب ان کو قرآن مجید پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم اسے تسلیم بالیقین کرتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے رب کی طرف سے بھیجی ہوئی سچائی ہے۔ ہم تو اس وحی و تنزیل سے پہلے ہی اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کر چکے ہیں۔

54 28 اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر واستقامت کی بناء پر (ہمارے قانون حق و صبر کے مطابق) دو بار اجر دیا جائے گا اور جو حسنہ یعنی حسن عمل کے ذریعے اعمال سوء کے نتائج کو دور کرتے رہتے ہیں اور ہم نے جو انہیں مال و منال دیا ہے، اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

55 28 وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ

نیز جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتیں گے اور تم اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتو گے۔ تمہیں سلام ہے اور ہم نادانوں سے میل ملاپ پسند نہیں کرتے۔

56 28 اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ

(اے نبیؐ!) آپ اس شخص کو راہ راست پر نہیں لا سکتے جسے آپ پسند کرتے ہیں، لیکن اللہ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جسے چاہتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے، وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت پانے کی آرزو رکھتے ہیں۔

57 28 وَقَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ
حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور دیکھو (مشرکین مکہ یہ عذر پیش کرتے اور) کہتے ہیں: اگر ہم تمہارے ساتھ الھدیٰ یعنی قرآن مجید کے احکام کی پیروی کریں تو اپنی سرزمین سے اچک لئے جائیں گے (Snatched away)، لیکن کیا ہم نے انہیں پرامن حرم میں رہنے کو جگہ نہیں دی، جس کی طرف ہر قسم کے ثمرات یعنی اناج، ترکاریاں اور پھل وغیرہ وغیرہ پہنچتے ہیں؟ یہ ہماری عطا ہے، لیکن ان میں سے اکثر اس حقیقت کا علم الیقین نہیں رکھتے۔

58 28 وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ
مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ

(یہ لوگ اس واقعیت سے کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے کہ) ہم نے کتنی بستیاں (اپنے قوانین مجازات، استبدال و استخلاف کے مطابق) ہلاک کر ڈالیں، جو اپنی معاشی خوشحالی پر نازاں تھیں۔ دیکھو! یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم اور صرف ہم ہی ان کی ہر چیز کے وارث (Inheritors) ہیں۔

59 28 وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ

(اور یہ دستور الٰہی ہے، میرے نبیؐ!) آپ کا رب بستیوں کو اس وقت تک برباد نہیں کرتا جب تک کہ ان کے بڑے شہر میں رسول نہ بھیج دے، جو انہیں اس کی آیات یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات پڑھ کر سنائے (تاکہ وہ ان پر عمل کریں)۔ اور (اے رسولؐ!) ہم بستیوں کو برباد نہیں کرتے بجز اس کے کہ ان کے رہنے والے ظالم نہ ہوں، یعنی شرک کرنے، فساد کرنے اور لوگوں کے انسانی حقوق غصب کرنے والے نہ ہوں۔

60 28 وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(اے لوگو! غور کرو کہ) جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کی متاع ہے، یعنی قلیل و عارضی منفعت (Benefit) اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ احسن بھی ہے اور جاودانی (Ever-lasting) بھی کیا۔ تم اس حقیقت کو نہیں سمجھو گے؟

61 28 اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ

(غور کرو) کیا اس شخص کا موازنہ (Comparison) جس سے ہم نے حسین وعدہ کیا ہے اور وہ وعدے کے مطابق بہرہ مند بھی ہوگا، اس شخص سے ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کی عارضی و قلیل منفعت دی ہے اور پھر قیامت کے روز مجرموں کی طرح ہماری بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا؟

62 28 وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ

لوگوں کو اس روز (قیامت) کا بھی خیال کرنا چاہئے جب اللہ تعالیٰ انہیں پکارے گا اور ان سے پوچھے گا: کہاں ہیں وہ تمہارے معبود جنہیں تم نے میرا شریک سمجھ رکھا تھا؟

63 28 قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ

وہ معبودان باطلہ جن پر (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) سزا واجب ہو چکی ہو گی، عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا اور گمراہ کیا تھا۔ ہم نے انہیں بہکایا اور بے راہ رو کا، جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے۔ ہم آپ کے حضور ان پر لعنت بھیجتے ہیں، یعنی ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ حقیقت میں ہماری نہیں بلکہ اپنی (ہوائے نفس) کی پرستش کرتے تھے۔

64 28 وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ

پھر ان سے کہا جائے گا: اپنے ان معبودوں کو بلاؤ جن کو تم نے میرا شریک بنا رکھا تھا۔ چنانچہ وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ ان کو کوئی جواب نہیں دیں گے اور جب وہ (جہنم کے) عذاب کو دیکھیں گے تو خواہشات کریں گے کہ کاش انہوں نے راہ مستقیم اختیار کی ہوتی۔

65 28 وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ

کیا انہوں نے اس قیامت کی گھڑی کے متعلق سوچا ہے، جس میں وہ، یعنی اللہ تعالیٰ انہیں پکارے گا اور پوچھے گا: بتاؤ تم نے میرے رسولوں ؑ کی دعوت کا کیا جواب دیا تھا؟

66 28 فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ

اس روز وہ ایسے گم صم ہو جائیں گے کہ وہ ایک دوسرے سے مشورہ بھی نہیں کر سکیں گے۔

67 28 فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ

البتہ جو لوگ توبہ کرتے (یعنی اللہ سے رجوع کرتے) ہیں اور ایمان لاتے ہیں، نیز حسن عمل کرتے ہیں، وہ ضرور اپنی منزل مقصود پا لینے میں کامیاب و کامران ہوں گے۔

68 28 وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

اے انسان! تمہارا رب (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ اس میں ان کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ ان خود ساختہ معبودوں سے منزہ و برتر ہے جنہیں وہ اس کے شریک قرار دیتے ہیں۔

69 28 وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ

اور تمہارا رب ان تمام باتوں کو جانتا ہے جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہیں اور ان تمام باتوں کو بھی جانتا ہے، جو وہ علی الاعلان کرتے ہیں۔

70 28 وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

(حقیقت یہ ہے کہ) وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود و حاکم نہیں۔ اس دنیا اور آخرت میں صرف اسی کیلئے تعریف و ستائش ہے۔ حکم صرف اسی کا ہے (دوسرا کوئی حکم چلانے کا مجاز نہیں) اور اسی کی طرف تم سب نے لوٹ کر جانا ہے۔

71 28 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ

(اے نبیؐ!) ان سے کہیے: کیا تم نے غور کیا ہے کہ اگراللہ تمہاری رات کو قیامت تک مسلسل لمبا کر دے، تو اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود و حاکم نہیں جو تمہیں روشنی لادے۔ کیا تم (گوش حق نیوش سے) سنتے، یعنی غور نہیں کرتے ہو؟

72 28 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

(اے نبیؐ!) آپ ان سے پوچھیں: کیا تم نے کبھی غور کیا کہ اگراللہ تمہارے روز روشن کو قیامت تک مسلسل لمبا کر دے، تو اللہ کے سوا کوئی اور معبود و حاکم ہے جو تمہارے لئے تاریک رات لا سکے تا کہ تم اس میں آرام و سکون پا سکو؟ کیا تم چشم بصیرت سے اس حقیقت کا اندازہ نہیں کرو گے، یعنی عقل سلیم سے اس حقیقت کا ادراک نہیں کرو گے؟

73 28 وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اصل یہ ہے کہ یہ اس کی رحمت یعنی فضل و کرم ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے، تا کہ تم رات کو آرام کرو اور دن کو اس کا فضل یعنی رزق تلاش کرو اور پھر اس کا شکر ادا کرو یعنی ایک تو اللہ کی تعریف و ستائش کرو اور دوسرے اللہ کے دیئے ہوئے مال و دولت کو اس کے احکام کے مطابق تصرف میں لاؤ۔

74 28 وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ

یاد رکھو! وہ دن قیامت کا ہو گا جس روز وہ (اللہ) انہیں پکارے اور پوچھے گا: کہاں ہیں تمہارے معبود و حاکم جنہیں تم نے میرا شریک سمجھ رکھا تھا؟

75 28 وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

پھر اس روز ہم ہر امت میں سے ایک گواہ منتخب کریں گے، پھر (مشرکین سے) کہیں گے: اپنی دلیل پیش کرو۔ اس وقت ان پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ سچ بات اللہ ہی کی ہے اور جو کچھ وہ افتراء کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا، یعنی کوئی ان کا شفیع و مددگار نہیں ہوگا۔

76 28 اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ
مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ

واقعہ یہ ہے کہ قارون، موسیٰؑ کی قوم سے یعنی اسرائیلی تھا، لیکن وہ ان پر جور و ستم کرتا تھا، یعنی ان کے انسانی حقوق سلب کرتا تھا۔ ہم نے اسے اتنے زیادہ سونے چاندی کے خزانے دیئے ہوئے تھے کہ ان کی تجوریوں کو اٹھانا ایک طاقتور جماعت کیلئے مشکل تھا۔ چنانچہ (اس پر اس کے تکبر و افتخار کو دیکھ کر ایک بار) اس کی قوم نے اس سے (ناصحانہ انداز میں) کہا: اپنے مال و منال پر فخر و مباہات نہ کرو کیونکہ اللہ فخر و مباہات کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

77 28 وَابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَاَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ

اور جو مال و منال اللہ نے تمہیں دیا ہے، اس کے ذریعے آخرت کے گھر، یعنی جنت کی طلب و جستجو کرو، لیکن اپنے لئے دنیوی حسنہ حاصل کرنا نہ بھولو اور تم (لوگوں کے ساتھ) ایسا احسان کرو جیسا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے اور ملک میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کرو یعنی لوگوں کے بنیادی حقوق سلب کرنے اور معاشرے کا توازن بگاڑنے کی کوشش نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ غاصبوں اور معاشرتی توازن بگاڑنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

78 28 قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِىْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ
مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ

(یہ سن کر قارون نے) کہا: یہ تمام مال و منال مجھے اپنے علم کی بدولت ملا ہے (میں اسے لوگوں کیلئے کیوں خرچ کروں؟)۔ کیا اسے علم نہ تھا کہ اس سے پہلے اللہ نے کتنی ہی نسلوں کو تباہ و برباد کر دیا تھا، جو قوت میں اس سے شدید تر اور جمعیت میں اس سے کہیں

زیادہ تھیں؟اور مجرموں سے ان کے جرم وگناہ کے متعلق پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی (کیونکہ ان کے سب اعمال ان کے گلے کے ٹیلی ویژن میں مشہور ہوں گے)۔

79 28 فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ۗ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا

مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ

چنانچہ ایک روز وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے تزک واحتشام (Pomp and show) سے نکلا۔ (یہ دیکھ کر) وہ لوگ جو دنیوی زندگی کے طلبگار تھے۔ یعنی اخروی زندگی کی سچی آرزو نہیں رکھتے تھے، کہنے لگے: کاش! ہمیں بھی وہی کچھ حاصل ہوتا جو قارون کو حاصل ہوا ہے، بلاشبہ وہ بڑے ہی نصیبے والا ہے۔

80 28 وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ

(یہ سن کر) اہل علم (جو دور اندیش تھے) ان سے کہنے لگے: تم پر افسوس ہے۔ جو لوگ اللہ کے دین کو تسلیم بالیقین کرتے، عدل و احسان کے کام کرتے، حقوق انسانی کی پاسداری کرتے اور معاشرتی توازن برقرار رکھتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ احسن واعلیٰ صلہ دے گا۔ یہ (جمالیاتی ثروت کا) اجر ان کو ملتا ہے جو قناعت وہمت اور برداشت کرنے والے ہوتے ہیں۔

81 28 فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ

اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ

انجام کار ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، تو کوئی اس کیلئے نہ ہوا جو اللہ کے مقابلے پر اس کی مدد کرتا اور نہ وہ خود اپنے آپ کو بچا سکا۔

82 28 وَاَصۡبَحَ الَّذِيۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَقُوۡلُوۡنَ وَيۡكَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ
لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ ۚ لَوۡلَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيۡكَاَنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ
الۡـكٰفِرُوۡنَ

چنانچہ جو لوگ کل اس کے مقام کی تمنا کرتے تھے، کہنے لگے: افسوس ہے تم پر۔ اللہ ہی (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے، روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے، اسے نپا تلا رزق دیتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی زمین میں غرق کر دیتا۔ پھٹکار ہے قارون پر۔ حقیقت یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے دین یا نظام حیات کلی کے) منکر کبھی کامیاب و کامران نہیں ہوتے۔

83 28 تِلۡكَ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ نَجۡعَلُهَا لِلَّذِيۡنَ لَا يُرِيۡدُوۡنَ عُلُوًّا فِى الۡاَرۡضِ وَلَا
فَسَادًا ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ

جہاں تک آخرت کے گھر (جنت) کا تعلق ہے، ہم اسے ان لوگوں کیلئے بناتے ہیں جو دنیا میں تکبر کرنا نہیں چاہتے اور نہ فساد برپا کر کے معاشرتی نظام کا توازن بگاڑنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عاقبت یعنی جنت متقیوں کیلئے ہے، جو اس کی طلب و آرزو رکھتے ہیں۔

84 28 مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيۡرٌ مِّنۡهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزَى
الَّذِيۡنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

جو لوگ حسنات لے کر ہمارے حضور آئیں گے تو ان سے خوبتر اجر پائیں گے۔ برخلاف اس کے، جو سیآت لے کر آئیں گے، تو ان لوگوں کو جو اعمال سوء کرتے ہیں، اسی قدر بدلہ دیا جائے گا جس قدر اور جیسا وہ عمل کرتے تھے۔

85 28 اِنَّ الَّذِىۡ فَرَضَ عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّىۡۤ اَعۡلَمُ مَنۡ جَآءَ
بِالۡهُدٰى وَمَنۡ هُوَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ

(اے نبیؐ!) جس اللہ نے آپ پر قرآن مجید فرض کیا ہے یعنی جہاد بالقرآن اور اس کی تعلیم و تبلیغ کو لازم قرار دیا ہے، وہ یقیناً آپ کو کامیاب و کامران کر کے ضرور اس مقام کی طرف واپس لائے گا، جو آپ کا مولد و منشا (Birth and dwelling place) اور مرجع خاص و عام ہے۔ آپ اس واقعیت کا بھی اعلان کر دیں کہ میرا رب کامل طور پر جانتا ہے کہ کون شخص ہدایت لے کر آیا ہے اور کون صاف گمراہی میں ہے۔

86 28 وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ

حقیقت یہ ہے کہ آپ کو قطعاً اس چیز کی امید نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائے گی۔ یہ تو محض آپ کے رب کی رحمت (= شفقت و محبت اور فضل و کرم) سے نازل ہوئی ہے۔ (آپ کو نصیحت کی جاتی ہے کہ) آپ (رحم کھا کر) کبھی کافروں کے طرفدار نہ ہونا۔

87 28 وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

دیکھئے! ایسا نہ ہونے پائے کہ اللہ کے احکام آپ پر نازل ہونے کے بعد آپ ان کی تبلیغ کا سد باب کر دیں۔ آپ انہیں اپنے رب کی طرف آنے کی دعوت دیں اور کسی حال میں بھی مشرکوں کا ساتھ نہ دیں۔

88 28 وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ

الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

(اے انسان!) یاد رکھ، اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو ہرگز نہ پکارنا، کیونکہ اس کے سوا کوئی اور معبود و حاکم ہے ہی نہیں۔ دیکھو! اس کی ذات کے سوا ہر شے فانی (Mortal) ہے۔ حکم دینے کا صرف وہی سزاوار و مجاز ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (حساب و جزا کیلئے)۔

سورہ العنکبوت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 29 الٓمّٓ

الف لام میم۔

2 29 اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَـنُوۡنَ

کیاان لوگوں کا یہ عقیدہ ہو گیاہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے، چھوڑ دیئے جائیں گے اور انہیں (اللہ کے قانون ابتلاء (Law of Trial and Probation) کے مطابق) سان چڑھا کر دیکھا نہیں جائے گا؟ دوسرے لفظوں میں، کیا ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی؟

3 29 وَلَقَدۡ فَتَـنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَيَـعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ

اصل یہ ہے کہ ہم نے (اپنے قانون ابتلاء کے مطابق) ان سے پہلے لوگوں کو بھی سان چڑھا کر دیکھا تھا۔ ویسے اللہ کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ کون لوگ اپنے قول کے سچے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو اپنے قول کے جھوٹے (Feign) ہیں۔

4 29 اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ اَنۡ يَّسۡبِقُوۡنَا ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ

کیاان لوگوں نے جو اعمال سوء کرتے ہیں، یہ نظریہ اپنا رکھاہے کہ وہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے؟ ان کا یہ نظریہ جو انہوں نے اپنایا ہوا ہے، انتہائی بھیانک اور غم انگیز ہے۔

5 29 مَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ‌ؕ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

جو شخص اللہ کی حضوری کی امید رکھتا ہے، اسے یقین کرنا چاہیئے کہ وہ وقت جو اللہ نے اس بارے میں مقرر کر رکھا ہے، آکر رہے گا۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بات خوب سننے والا... ہر بات خوب جاننے والا ہے۔

6 29 وَمَنۡ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفۡسِهٖ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ

یاد رکھو! جو (اللہ کے قرب و رضوان کیلئے) مجاہدہ کرتا ہے، وہ دراصل اپنے ہی ذاتی فائدے کیلئے کرتا ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کا تعلق ہے وہ تمام اقوام عالم (کی عبادت و ریاضت) سے بے نیاز ہے۔

7 29 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

دیکھو! جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور عدل و احسان، اصلاح و پاسداری حقوق انسانی کرتے ہیں، ہم ان کی سیآت کو محو کر دیں گے اور ان کے حسین اعمال کا بہترین صلہ دیں گے۔

8 29 وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

یاد رکھو! ہم نے انسان کو وصیت کی ہے یعنی تاکید کی ہے کہ وہ اپنے والدین سے احسان کرے، یعنی ان کی مالی امداد کرے اور ان سے حسن سلوک کرے۔ لیکن اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ ان لوگوں کو میرا شریک ٹھہرا جن کے متعلق تو کچھ نہیں جانتا تو ان کا کہا نہ مانو۔ اے بنی ونوع انسان! تمہیں آخر میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت میں تمہیں جتلاؤں گا کہ تم دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہو۔

9 29 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائیں گے اور حسن عمل کریں گے، ہم ان کو اپنے صالح بندوں میں شامل کریں گے۔

10 29 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ
كَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ
صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ

بنی نوع انسان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں، لیکن جب انہیں اللہ کی راہ میں کوئی ایذا پہنچتی ہے تو وہ اس ایذا کو اللہ کے عذاب پر محمول کرتے ہیں، یعنی کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں عذاب دیا ہے۔ لیکن اے رسول! جب آپ کو آپ کے رب کی طرف سے فتح و نصیرت نصیب ہوتی ہے تو یہ لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو آپ کے ساتھ تھے۔ کیا اللہ جو کچھ اہل عالم کے سینوں میں ہے، اس سے کامل طور پر آگاہ نہیں ہے؟ (یعنی ہے)۔

11 29 وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

یقین رکھو کہ اللہ ان لوگوں (کی کیفیات قلب) کو بھی خوب جانتا ہے، جو واقعی ایمان لاتے ہیں اور جو منافق ہیں ان (کی قلبی کیفیات اور کردار) کو بھی خوب جانتا ہے۔

12 29 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

دیکھو! جو لوگ اللہ کے دین کا انکار کرتے ہیں، اہل ایمان سے کہتے ہیں: ہمارے راستے پر چلو، ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھا لیں گے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ذرہ بھر ان کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائیں گے، بلکہ اٹھا نہیں سکیں گے، وہ اپنے قول کے جھوٹے ہیں۔

13 29 وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

لازم ہے کہ وہ اپنے گناہوں کا بار گراں (Heavy load) ضرور اٹھائیں گے اور وہ اپنے بوجھوں کے ساتھ اور لوگوں کے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور قیامت کے روز ان کی افترا پردازیوں (False fabrications) کا ان سے جواب طلب کیا جائے گا۔

14 29 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ

یہ تاریخی واقعیت ہے کہ ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ وہ ان کے درمیان پچاس سال کم ہزار برس رہا۔ وہ لوگ چونکہ مشرک و مجرم تھے، اس لئے (اللہ کے قانون مجازات کے مطابق) طوفان نے ان کو آلیا۔

15 29 فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَصۡحٰبَ السَّفِيۡنَةِ وَجَعَلۡنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

لیکن ہم نے یعنی نوحؑ کو اور اہل کشتی کو طوفان سے بچالیا اور اس واقعہ کو اقوام عالم کیلئے عبرت کا نشان بنا دیا۔

16 29 وَاِبۡرٰهِيۡمَ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوۡهُ ‌ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡـتُمۡ
تَعۡلَمُوۡنَ

اب (حضرت) ابراہیمؑ کا قصہ سنو اور انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی اطاعت و بندگی کرو، اس کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرو اور اس کی دوری و مہجوری سے ڈرو۔ یہ تمہارے لئے موجب حسنہ ہے اگر تم اس بات کا یقین کر لو۔

17 29 اِنَّمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا وَّتَخۡلُقُوۡنَ اِفۡكًا‌ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ
تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَمۡلِكُوۡنَ لَـكُمۡ رِزۡقًا فَابۡتَغُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ الرِّزۡقَ وَاعۡبُدُوۡهُ وَاشۡكُرُوۡا
لَهٗ ؕ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ

یہ ایک حقیقت ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر اصنام کی پرستش کرتے اور افتراپردازی کرتے ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ جن معبودان باطلہ کی تم اللہ کو چھوڑ کر پرستش و بندگی کرتے ہو، وہ تمہیں رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ لہٰذا اللہ ہی سے رزق طلب کرو اور اس کے احکام کی تعمیل کرو اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ تم نے بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (حساب و جزا کیلئے)۔

18 29 وَاِنۡ تُكَذِّبُوۡا فَقَدۡ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ‌ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ
الۡمُبِيۡنُ

دیکھو! اگر تم (میرے رسولؐ کی) تکذیب کرتے ہو، تو کوئی ایسی اچنبے کی بات نہیں، کیونکہ تم سے پہلے جو امتیں تھیں، انہوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ رسول کی ذمے داری صرف یہ ہے کہ اللہ کے احکام کی واضح طور پر تبلیغ، یعنی اس کی تشہیر جمیل کرے۔

19 29 اَوَلَمۡ يَرَوۡا كَيۡفَ يُبۡدِئُ اللّٰهُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ

کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ اللہ کیسے تخلیق انسانی کرتا ہے؟ پھر وہ اس کی دوبارہ (بروز قیامت) تخلیق کرے گا۔ بیشک ایسا کرنا اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔

20 29 قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانْظُرُوۡا كَيۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنۡشِئُ النَّشۡاَةَ الۡاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

(اے رسولؐ!) آپ انہیں کہیں دنیا میں سیاحت بالحق کرو، پھر دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھو کہ اس یعنی اللہ نے کیسے انسان کی تخلیق کی ابتداء کی تھی۔ پھر اللہ ان کو دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے گا یعنی ان کی نشاۃ ثانیہ کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ اپنی مرضی سے ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

21 29 يُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَرۡحَمُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيۡهِ تُقۡلَبُوۡنَ

وہ (اپنے قوانین مجازات و مشیت کے مطابق) کسی کو سزا دیتا ہے اور کسی پر رحم و کرم کرتا ہے۔ تم انجام کار اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔

22 29 وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ

حقیقت یہ ہے کہ تم نہ تو زمین میں اس کی پکڑ سے بچ سکتے ہو، نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے نہ مددگار۔

23 29 وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓـئِكَ يَئِسُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِىۡ وَاُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ
عَذَابٌ اَلِيۡمٌ

(ارشاد ہوا:) یاد رکھو! جو لوگ اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کا انکار کرتے ہیں اور اس سے ملنے کے منکر ہیں، وہ میرے رحم و کرم سے ناامید ہو چکے ہیں۔ انہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔

24 29 فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا اقۡتُلُوۡهُ اَوۡ حَرِّقُوۡهُ فَاَنۡجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ
النَّارِ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ

(حضرت) ابراہیمؑ کی اس دعوت کا اس کی قوم کے پاس کوئی جواب نہ تھا، بجز اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ان کو قتل کر دو یا نذر آتش کر دو۔ لیکن اللہ نے (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) انہیں آگ سے بچا لیا۔ یقیناً ان لوگوں کیلئے، حق پر یقین کرنا جن کا شیوہ ہے، اس واقعہ میں اعجازی و عبرت انگیز نشان ہیں۔

25 29 وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ۚ
ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكۡفُرُ بَعۡضُكُمۡ بِبَعۡضٍ وَّيَلۡعَنُ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا وَّمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ
نّٰصِرِيۡنَ

پھر (حضرت) ابراہیمؑ نے (اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا: تم نے اللہ کو چھوڑ کر اصنام کو اس لئے اپنا معبود بنایا ہے تاکہ دنیا کی زندگی میں تم آپس میں دوست بن کر رہو۔ لیکن قیامت کے روز تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ملجا وماوٰی (Abode and dwelling place) جہنم ہو گا اور تمہاری حمایت کرنے اور بچانے والا کوئی نہ ہو گا۔

26 29 فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ‌ ۘ وَقَالَ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىۡ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

بس ایک (حضرت) لوطؑ ان پر ایمان لائے اور انہوں نے کہا: میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ یقیناً وہ صاحب سطوت و غلبہ... نہایت دانشمند اور ہر کام کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔

27 29 وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ
اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ

چنانچہ ہم نے انہیں اپنی رحمت سے اسحٰقؑ اور یعقوبؑ دو بیٹے عطا کئے اور ان کی نسل کو نبوت اور کتاب عطا کی اور ہم نے دنیا میں ان کو حسین صلہ دیا اور بلاشبہ آخرت میں حضرت) ابراہیمؑ صالح لوگوں میں سے ہوں گے۔

28 29 وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ
مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ

اب (حضرت) لوطؑ کا قصہ سنئے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا: تم نے یقینا ایسی بے حیائی اختیار کر رکھی ہے جو تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے بھی نہیں کی ہے۔

29 29 اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

کیا یہ درست نہیں کہ تم (جنسی لذت =Sexual pleasure حاصل کرنے کیلئے) مردوں کے پاس جاتے ہو اور توالد و تناسل انسانی (Being bom generation after generation) کا سلسلہ منقطع کرتے ہو؟ اور تم اپنی مجلسوں میں غیر فطری کام یا اعمال سوء کرتے ہو؟ اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا: اگر تم سچے ہو تو ہم پر عذاب الٰہی لے آئو۔

30 29 قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ

یہ سن کر لوطؑ نے دعا کی: اے میرے پروردگار! نظام حیات درہم برہم کرنے والی اس قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

31 29 وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ

واقعہ یہ ہے کہ جب ہمارے قاصد (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے تو انہوں نے اس سے کہا: (قوم لوطؑ کی) اس بستی کے باشندوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، کیونکہ اس کے باسی اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے اور نافرمان ہیں۔

32 29 قَالَ اِنَّ فِيۡهَا لُوۡطًا‌ ؕ قَالُوۡا نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِيۡهَا ‌لَـنُـنَجِّيَـنَّهٗ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا

امۡرَاَتَهٗ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ

(یہ سن کر حضرت ابراہیمؑ) بولے: اس بستی میں تو لوطؑ بھی رہتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم خوب جانتے ہیں کہ اس بستی میں کون لوگ رہتے ہیں۔ ہم لوطؑ کو اور اس کی بیوی کے سوا اس کے سب اہل وعیال کو بچالیں گے، کیونکہ وہ غابرین یعنی اپنے پیغمبر کی پیروی نہ کرنے والے اور پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہو گی۔

33 29 وَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِىۡٓءَ بِهِمۡ وَضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّقَالُوۡا لَا تَخَفۡ

وَلَا تَحۡزَنۡ‌ ۖ اِنَّا مُنَجُّوۡكَ وَاَهۡلَكَ اِلَّا امۡرَاَتَكَ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ پھر جب ہمارے قاصد

(فرشتے) لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان و تنگ دل ہوئے کیونکہ

انھوں نے ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو مغلوب پایا۔ فرشتوں نے (ان کی پریشانی دیکھ

کر) کہا: آپ خوف کھائیں نہ غم کریں۔ ہم آپ اور آپ کے اہل و عیال کو، آپ کی بیوی کے

سوا، سب کو بچالیں گے، کیونکہ وہ پیغمبر کی پیروی نہ کرنے والوں اور پیچھے رہنے

والوں میں شامل ہے۔

34 29 اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰۤى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ

ہم (اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے قانون مکافات عمل کے مطابق) اس بستی کے باشندوں پر ان کے فسق و فجور کی وجہ سے آسمان سے عذاب نازل کریں گے۔

35 29 وَلَقَدۡ تَّرَكۡنَا مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ دیکھو! ہم نے اس بستی کے آثار (Remnants of dwellings) میں عقل سے کام لینے والوں کیلئے ایک واضح اعجازی نشان چھوڑا ہے۔

36 29 وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ ارۡجُوا الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ اور ہم نے مدین کے لوگوں کی طرف ان کے بھائی بندہ شعیب علیہ السلام کو (رسول بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے ان کو مخاطب کرکے کہا: اے میری قوم! اللہ کے احکام کی اطاعت اور اس کی بندگی کرو اور آخرت کے دن یا روز حساب و جزا کا خوف کھاؤ۔ نیز ملک میں لوگوں کے حقوق غصب و سلب نہ کرو اور نہ معاشرتی توازن کو درھم برھم کرو۔

37 29 فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ

مگر ان لوگوں نے (شعیبؑ کا کہا) ماننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ (اللہ کے قوانین مجازات و تعجیل وامہال کے مطابق) ایک زلزلے نے انہیں آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے کے پڑے رہ گئے۔

38 29 وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ

اسی طرح ہم نے (اپنے قوانین کے مطابق) عاد اور ثمود (دو قبائل) کو بھی تباہ و برباد کیا اور یہ واقعیت ان کے اجڑے گھروں سے تم پر آشکارا ہے۔ (ان کے ساتھ ایسا اس لئے ہوا تھا کہ) باوجود اس کے کہ وہ دور اندیش لوگ تھے، شیطان نے اپنے جمالیاتی فریب (Aesthetic deception) سے انہیں ان کے اعمال سوء کو خوب وزیبا بنا کر رکھا تھا اور انہیں راہ راست پر چلنے سے روک دیا تھا۔

39 29 وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۗ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي
الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ

اسی طرح ہم نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کر دیا۔ موسیٰؑ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تھے، لیکن انہوں نے ملک میں اپنی بڑائی کے زعم میں ان کا انکار کیا حالانکہ وہ ہماری گرفت سے بچ جانے والے نہیں تھے۔

40 29 فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

مختصر یہ کہ ہم نے ان تمام قوموں پر ان کے گناہوں کے سبب (اپنے قوانین مجازات و تعجیل و امہال کے مطابق) گرفت کی۔ ان میں سے بعض پر سنگ ریزوں کی بارش کی اور بعض کو بجلی کی کڑک نے آلیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو غرق کر دیا۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔

41 29 مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ
بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا کارساز و دوست بناتے ہیں، ان کی مثال مکڑی سی ہے، جو اپنے لئے گھر بناتی ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ سب گھروں سے کمزور اور کچا گھر مکڑی کا گھر ہے۔ کاش! وہ اس واقعیت پر یقین کر لیتے (کہ وہ مکڑی کی طرف نہایت کمزور سہارا لیتے ہیں)۔

42 29 اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ ہر اس چیز کی حقیقت کو جانتا ہے جس کو وہ اس کے سوا پکارتے ہیں، کیونکہ وہ صاحب سطوت و غلبہ... انتہائی دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

43 29 وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ

اصل یہ ہے کہ یہ مثالیں ہم نے بنی نوع انسان (Mankind) کیلئے بیان کی ہیں، لیکن اہل علم و دانش کے سوا ان کی معنویت کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا۔

44 29 خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ نے آسمانوں اور زمین کو افادی و جمالیاتی اور غایتاتی اقدار (Beneficial aesthetical and purposeful values) کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ یقیناً اس تخلیقی فعلیت میں مؤمنوں کیلئے اعجازی نشان ہے۔

45 29 اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ

(اے نبیؐ!) جو قوانین واحکام کتاب میں سے آپ کو وحی کے ذریعے بتائے جاتے ہیں، ان کا درس دیتے رہیں تاکہ لوگ ان کی پیروی کریں اور نظام صلوٰۃ قائم کریں۔ بلاشبہ، نظام صلوٰۃ فحاشی و بخل اور غیر فطری و غیر شرعی افعال کا سد باب کرتا ہے۔ لیکن اللہ کو یاد کرنا اور اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کی یاد دہانی کرانا زیادہ اہم ہے۔ اے لوگو! جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

46 29 وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ
وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

مؤمنو! اہل کتاب سے (اگر بحث کرنا پڑے تو) بڑے حسین انداز سے مباحثہ کیا کرو اور انہیں بتاؤ کہ ہم اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر نازل ہوئی۔ دیکھو! ہمارا اور تمہارا معبود حاکم ایک ہے اور ہم اس کے بندگان تسلیم و رضا ہیں (للذا تم بھی اس کے احکام پر عمل کرو جو قرآن، تورات اور انجیل میں مرقوم ہیں)۔

47 29 وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ
هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ

(اے نبیؐ!) جس طرح ہم نے اپنی پہلی کتابیں نازل کیں، اسی طرح ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے، یعنی قرآن مجید۔ للذا جن لوگوں کو ہم نے اپنی کتاب کا علم دیا ہے، وہ اس کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لاتے ہیں اور بعض ان (مشرکوں) میں سے بھی اس کتاب پر ایمان لائے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ہماری آیات یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات کا صرف وہی لوگ انکار کرتے ہیں، جنہوں نے کفر کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔

48 29 وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ
الْمُبْطِلُوْنَ

حقیقت یہ ہے کہ (اے نبیؐ!) آپ نے قرآن کے نازل ہونے سے پہلے کوئی سماوی کتاب نہیں پڑھی تھی اور نہ آپ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ ہی سکتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست ضرور شک و شبہ کرتے۔

49 29 بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الظّٰلِمُوْنَ

بلکہ قرآن مجید واضح قوانین اور تعلیمات پر مشتمل ہے اور جن لوگوں کو ان کا علم دیا گیا ہے، ان کے سینوں میں محفوظ ہے۔ ہماری آیات کا صرف وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ناانصاف ہیں۔

50 29 وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

ان کی حجت یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کیوں معجزات یا اعجازی نشان نہیں نازل ہوئے۔ ان کو بتا دیجئے گا کہ اعجازی نشانات تو صرف اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صرف تمہارے برے انجام سے تمہیں صاف صاف انتباہ کرنے والا ہوں۔

51 29 اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

کیا ان کیلئے یہ اعجازی نشان کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر وہ کتاب نازل کی ہے، جس کے احکام کی پیروی کیلئے انہیں ہمیشہ درس دیا جائے گا۔ حق پر ایمان لانا جن کا شعار ہوتا ہے، ان کیلئے یہ کتاب بلاشبہ دنیوی واخروی حسنہ اور شرف وعزت کا باعث ہے۔

52 29 قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

(اے نبیؐ!) ان سے کہئے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کا گواہ ہونا کافی (Enough) ہے یعنی اس کی گواہی کفایت کرتی ہے اس لئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اسے خوب جانتا ہے۔ یاد رکھو! جو لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں، یعنی جھوٹے اور بودے نظام باطل کو مانتے ہیں اور اللہ (کے نظام حیات کلی، دین) کا انکار کرتے ہیں تو ایسے تمام لوگ (بلحاظ حسنات) سخت گھاٹے میں ہیں۔

53 29 وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ط وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ط وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

(اے رسولؐ!) یہ لوگ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر جلد عذاب لے آئو۔ اگر اللہ کے وعدے کا وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر کبھی کا عذاب نازل ہو چکا ہوتا۔ لیکن وہ ان پر یقینا اچانک آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ ان کو اس کا پتہ بھی نہ چلے گا۔

54 29 يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۙ

یہ لوگ آپ سے جلد عذاب لے آنے کا مطالبہ کرتے ہیں، ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جہنم (کی آگ) کافروں کو محیط ہو جانے والی ہے۔

55 29 يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اس روز عذاب ان کو اوپر سے اور نیچے سے بھی ڈھانپ لے گا، اللہ ان سے کہے گا: اپنے ان اعمال کا مزا چکھو جو تم کرتے رہے تھے۔

56 29 يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ

(ارشاد ہوا) اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! دیکھو میری دنیا فراخ ہے۔ (اگر تم پر کسی جگہ جبر و استبداد ہوتا ہے تو وہاں سے دوسری جگہ ہجرت کر جائو)۔ لیکن صرف میری اور میری ہی اطاعت و بندگی کرو۔

57 29 كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ

ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے 1۔ انجام کار، تم سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہو گا۔

حواشی-1 اس جملے میں یہ بلیغ اشارہ ہے کہ موت انسان کیلئے مطلق فنا یا عدمیت نہیں ہے، کیونکہ قیامت کے روز اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

58 29 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۖ

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور عدل واحسان اور خیر واصلاح کے کام کرتے، نیز معاشرے کا توازن برقرار رکھتے ہیں، ہم انہیں جنت میں اعلیٰ محلوں میں ٹھہرائیں گے، جن کے نیچے چشمے رواں ہوں گے۔ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ دیکھو! حسن عمل کرنے والوں کا کیسا حسین صلہ ہے۔

59 29 الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

(حسن عمل کرنے والے وہ لوگ ہیں) جو (راہ حق میں) مصائب کو برداشت کرتے اور ثابت قدم رہتے ہیں، نیز اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

60 29 وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

غور کرو، کثرت سے ایسے جاندار ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، یہ اللہ ہی ہے جو ان کو بھی رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ یاد رکھو! اللہ سب کچھ سننے والا... سب کچھ جاننے والا ہے۔

61 29 وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

اگر ان سے سوال کرو، کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی ہے، نیز سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے؟ تو وہ یقیناً کہیں گے، وہ اللہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ کیوں اللہ سے منہ موڑے جا رہے ہیں۔

62 29 اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اللہ (اپنے قانون مشیت وحکمت اور سعی واکتساب کے مطابق) اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، رزق فراواں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے محدود روزی دیتا ہے۔ بلاشبہ اللہ ہر شے کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

63 29 وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

چنانچہ اگر تم ان سے سوال کرو: کون ہے جو آسمان یا بلندی سے پانی برساتا ہے، پھر اس کے ساتھ اراضی کو اس کے مردہ یا بنجر ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے، تو یقیناً کہیں گے: اللہ۔ کہو! حمد و ستائش اور تشکر و امتنان صرف اللہ ہی کیلئے ہے۔ لیکن اکثریت ان لوگوں کی ہے جو یہ حقیقت نہیں سمجھتے۔

64 29 وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

دیکھو! اس دنیا کی زندگی تو محض شغل و کھیل ہے اور آخرت کا گھر یعنی حسن المآب ہی حیات جاودانی (Eternal life) کا گھر ہے۔ کاش! لوگوں کو اس حقیقت کا علم ہوتا (تو وہ دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دیتے)۔

65 29 فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى
الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ

جب وہ کشتی یا جہاز میں سوار ہوتے ہیں (اور طوفان میں گھر جاتے ہیں) تو اپنے ایمان کو کل عقائد باطلہ سے منزہ کر کے اللہ کو پکارتے ہیں۔ لیکن جب وہ ان کو طوفان یا آفت سے بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

66 29 لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے، وہ اس کی ناشکری کریں، اور مزے لوٹیں۔ عنقریب ان کو اس شرک اور کفران نعمت کے مآل (Consequences) کا پتہ لگ جائے گا۔

67 29 أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ
أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ

کیا یہ لوگ دیدۂ عبرت نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو امن وامان کی جگہ بنایا ہے، جب کہ اس کے ارد گرد کے لوگوں کو ہلاک کرنے کیلئے اچک لیا جاتا ہے (Are ravaged)؟ کیا، باوجود اس کے، یہ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتے ہیں؟

68 29 وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ
أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ

غور کرو کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر بہتان باندھتا ہے یا جب اس کے پاس حق یعنی قرآن مجید آتا ہے تو اس کا انکار کرتا ہے۔ کیا کافروں کیلئے جہنم میں کوئی رہنے کی جگہ نہیں؟ (یعنی یقینا ہے۔)

69 29 وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

یقینا جو لوگ ہمارے لئے، یعنی ہمارے نظام حیات کلی کیلئے سعی و جہد کرتے ہیں، ہم انہیں فلاح و فوز کی راہیں دکھائیں گے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اللہ حسن عمل کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

سورہ الروم بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1 30 الٓمٓ الف لام میم۔

2 30 غُلِبَتِ الرُّومُ

اہل روم مغلوب ہو گئے (Subdued)۔

3 30 فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ

قریب کی سرزمین یا ملک میں، لیکن وہ مغلوب ہو جانے کے بعد۔

4 30 فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ
الْمُؤْمِنُوْنَ

چند 1 سال کے اندر پھر غالب آجائیں گے۔ پہلے بھی اللہ کے قانون تدبیری کے مطابق ہوا اور بعد میں بھی۔ (جس روز وہ غالب آئیں گے) مؤمن خوش ہو جائیں گے (اس لئے کہ اہل کتاب کو مشرکوں پر فتح حاصل ہو گی)۔ حواشی-1 بضع سنین: تین سے دس سال کی مدت کو کہتے ہیں۔

5 30 بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ

اللہ کی مدد سے، اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین مشیت وتدبیری کے مطابق) جسے چاہتا ہے فتح دیتا ہے اور وہ صاحب سطوت و غلبہ... بے انتہا در گزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

6 30 وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

اللہ کا وعدہ ہی سچا وعدہ ہوتا ہے کیونکہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، لیکن اکثر بنی نوع انسان (Mankind) اس حقیقت کا علم الیقین نہیں رکھتے۔

7 30 يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ

یہ لوگ دنیوی زندگی کے معروضی یا ظاہری حقائق کو جانتے ہیں، لیکن (اس کے زوج) اخروی زندگی سے بالکل غافل ہیں۔

8 30 اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ

کیا یہ لوگ اپنی کل باطنی قوتوں کے ساتھ تفکر بالحق نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں اور ان کے درمیان جو کچھ پیدا کیا ہے، افادی وجمالیات اور غایتاتی اقدار کے ساتھ پیدا کیا ہے اور ایک مدت مقررہ تک کیلئے تخلیق کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بنی نوع انسان میں سے اکثر لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے کے منکر ہیں۔

9 30 أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

کیا ان لوگوں نے کبھی دنیا میں سیاحت بالحق نہیں کی کہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے (لقاءِ الٰہی کی تکذیب کے سبب) ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت وطاقت میں ان سے کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے اپنی سرزمین میں شاندار عمارتیں بنائیں اور انہوں نے زمین کو ان لوگوں کی بہ نسبت بہت زیادہ آباد کیا۔ لیکن جب ان کے پاس ان کے رسولؑ واضح و محکم احکام لے کر آئے (تو انہوں نے ان کا انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے قوانین مجازات واحترام آرزو کی رو سے انہیں ہلاک کر دیا)۔ حقیقت یہ ہے کہ ان پر ظلم کرنا اللہ سے بعید تھا، لیکن انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا تھا۔

10 30 ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا
يَسْتَهْزِئُونَ

پھر ان لوگوں کا حشر نہایت بھیانک اور غم انگیز ہوا جو اعمال سوء (Evil deeds) کرتے تھے، یعنی اللہ کے احکام کی قولاً وفعلاً تکذیب کرتے تھے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔

11 30 اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

اے بنی نوع انسان! اللہ ہی خلق یعنی تمہاری تخلیق کرتا اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے، یعنی تخلیق کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

12 30 وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ

اور جب وہ ساعت (= قیامت کی گھڑی) برپا ہو گی، اس دن مجرم سخت ناامید ہو جائیں گے۔

13 30 وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ

اور ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ان کا شفیع یا سفارشی نہ ہو گا، نیز وہ اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔

14 30 وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ

واقعہ یہ ہے کہ جس روز قیامت برپا ہو گی، لوگ الگ الگ فرقوں میں بٹ جائیں گے (Sundered)، مثلاً مؤمن و کافر، موحد و مشرک، متقی و فاجر وغیرہ وغیرہ۔

15 30 فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ

لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے عدل و احسان، خیر و اصلاح اور انسانی حقوق کی پاسداری کی تھی، وہ لوگ باغ بہشت میں رکھے جائیں گے، جہاں ان کے چہرے فرط مسرت سے دمک رہے ہوں گے۔

16 30 وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ

(بخلاف اس کے) جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات یعنی احکام و قوانین اور ہدایات و تعلیمات نیز آخرت کے دن کی ملاقات کو جھٹلایا، تو وہ (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) ابدی عذاب میں رکھے جائیں گے۔

17 30 فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ

لہٰذا اللہ کی تقدیس و تنزیہ کرو، شام کو بھی اور صبح کے وقت بھی۔

18 30 وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ

صرف وہی تعریف و ستائش کا سزاوار و حقدار ہے، آسمانوں اور زمین میں بھی اور دن ڈھلے اور دوپہرے کے وقت بھی۔

19 30 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ

وہ مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے اور اراضی کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے، یعنی جب اراضی بنجر ہو جاتی ہے تو اللہ ہی اسے زرخیز بنا دیتا ہے۔ یاد رکھو! تم بھی اسی طرح موت کی حالت سے نکالے جاؤ گے۔

20 30 وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ

غور کرو کہ اس کی اعجازی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہیں خشک مٹی (Dust) سے تخلیق، پھر امتداد وقت کے ساتھ تم بشر یا انسان بن گئے جو تمام دنیا میں پھیلتے جا رہے ہو۔

21 30 وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ
بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

اس کی اعجازی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑے (مرد کیلئے عورت اور عورت کیلئے مرد) پیدا کر دیئے، تاکہ اس کی وجہ سے تمہیں سکینت حاصل ہو اور تمہارے (یعنی متضاد جنسوں کے) درمیان محبت اور رحمت کے جذبات پیدا کر دے۔ اس نفسیاتی واقعیت میں بے شک ان لوگو کیلئے بڑی ہی (معرفت حقیقت کی) نشانیاں ہیں، جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔

22 30 وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ

اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور تمہاری (یعنی افراد نسل انسانی کی) زبانوں اور رنگوں کا اختلاف نشانات قدرت میں سے ہے اور اس میں ہر زمانے اور ہر علاقے کے اہل علم و نظر کیلئے (معرفت کے) اعجازی نشانات ہیں۔

23 30 وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ

اور اس کے اعجازی نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم رات اور دن کو سوتے ہو اور اس کے فضل یعنی اس کے رزق اور نعمتوں کو تلاش کرتے ہو۔ بلاشبہ ان باتوں میں ان لوگوں کیلئے، جو گوش حق نیوش رکھتے ہیں، اعجازی نشانیاں ہیں۔

24 30 وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

اور یہ بھی اس کی بصیرت افروز نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے جو تمہارے لئے باعث خوف بھی ہے (کہ کہیں تمہیں جلا نہ دے) اور نوید امید بھی کہ بارش ہو گی۔ نیز وہ آسمان سے پانی برساتا ہے جس کے ذریعے وہ اراضی کو مردہ یا بنجر ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے، یعنی زرخیز اور سرسبز و شاداب کرتا ہے۔ یقیناً ان باتوں میں ان لوگوں کیلئے جو عقل سے کام لیتے ہیں معرفت کے نشان ہیں۔

25 30 وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ط ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً صلے
مِّنَ الْاَرْضِ صلے اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ

علاوہ ازیں، اس کی بصیرت افروز نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں، نیز یہ بھی ہے کہ جب وہ تمہیں آواز دے کر پکارے گا کہ زمین 2 سے نکل آؤ تو تم فوراً نکل آؤ گے۔

حواشی - 2 من الارض سے مراد برزخ کی سرزمین ہے۔

26 30 وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ

آسمانوں اور زمین میں جو بھی مخلوقات ہیں، اسی کی ملکیت ہیں اور سب کے سب اس کے تابع فرمان ہیں۔

27 30 وَهُوَ الَّذِیۡ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ وَ ہُوَ اَہۡوَنُ عَلَیۡہِ ؕ وَ لَہُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی
فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

(حقیقت یہ ہے کہ) وہ اللہ ہی ہے جو موجودات کی تخلیق کی ابتداء کرتا ہے، پھر اس کا اعادہ کرتا ہے، یعنی اس سلسلے کو جاری رکھتا ہے۔ ایسا کرنا اس کیلئے بہت آسان ہے۔ غور کرو کہ آسمانوں اور زمین میں اس کی شان سب سے افضل اور ارفع و اعلیٰ ہے اور وہ صاحب سطوت و غلبہ... انتہائی دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے،

28 30 ضَرَبَ لَکُمۡ مَّثَلًا مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ ہَلۡ لَّکُمۡ مِّنۡ مَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ مِّنۡ
شُرَکَآءَ فِیۡ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ فَاَنۡتُمۡ فِیۡہِ سَوَآءٌ تَخَافُوۡنَہُمۡ کَخِیۡفَتِکُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ
لِقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تمہارے ہی متعلق ایک مثال بیان کرتا ہے۔ کیا تمہارے زیر دستوں میں سے کوئی تمہارا شریک ہے، اس مال و منال میں جو ہم نے تم کو دیا ہے؟ کیا وہ اور تم دونوں اس میں برابر کے مالک ہو؟ کیا تم ان کا ایسا ہی پاس کرتے ہو جیسا اپنے ہم نفسوں کا؟ ہم ایسے دلائل ان لوگوں کیلئے شرح و بس کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

29 30 بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَہۡوَآءَہُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۚ فَمَنۡ یَّہۡدِیۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰہُ ؕ
وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ

لیکن جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں وہ عقل سے کام لینے کے بجائے بغیر جانے بوجھے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ جس شخص کو اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو و مجازات کی بناء پر) راہ نہ دکھائے، اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے؟ اور کوئی اس کا مددگار بھی نہیں ہو سکتا۔

30 30 فَاَقِمۡ وَجۡہَکَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡہَا ؕ لَا
تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ٭ۙ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ

اپنی توجہ سب سے ہٹا کر دین (فطرت والٰہی) پر مرکوز کر دو۔ یہ اللہ کی فطرت (حسین) ہے، جس پر اس نے بنی نوع انسان کی تخلیق کی (یا فطرت بنائی ہے)، اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت و تخلیق بدلی نہیں جاسکتی (یعنی اللہ کی خلقت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا)۔ یہ درست اور قائم رہنے والا دین ہے، لیکن اکثر لوگ یہ حقیقت نہیں سمجھتے اور جانتے۔

31 30 مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اسی (اللہ) سے رجوع کرنے والے بنو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو، یعنی اس کی طلب و جستجو کرو اور اس کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو اور صلوٰۃ (کا نظام) قائم کرو اور ان مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

32 30 مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

جنہوں نے اپنے دین کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے اور الگ الگ گروہ بن گئے ہیں اور ہر گروہ کے پاس جو ہے، یعنی عقائد اور روایات اور فقہ وغیرہ وغیرہ کی کتب، وہ ان پر خوش ہیں۔

33 30 وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً
إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ

اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب سے رجوع کر کے اسے پکارتے ہیں، لیکن جونہی وہ اپنے فضل و کرم سے انہیں نوازتا ہے تو ان میں سے ایک فرقہ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔

34 30 لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ

تاکہ وہ، جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے، اس کی ناشکری کریں، یعنی کفران نعمت کریں۔ مشرکو! کچھ عرصہ کیلئے فائدہ اٹھالو۔ پھر اس کا مآل تم جلد دیکھ لوگے۔

35 30 أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ

کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل نازل کی ہے جو شہادت دیتی ہو اس شرک کی صداقت پر جو یہ کر رہے ہیں؟

36 30 وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ

غور کرو، جب ہم لوگوں کو حسنات سے نوازتے ہیں تو وہ اس پر اترانے لگتے ہیں، لیکن جب ان کے اعمال سوء کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو جلد ہی یاسیت پسند (Pessimist) ہونے لگتے ہیں۔

37 30 اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

کیا یہ لوگ اس واقعیت میں غور و فکر نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جسے چاہتا ہے، اس کا رزق فراغ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے محدود رزق دیتا ہے۔ اس واقعیت میں ان لوگوں کیلئے عبرت آموز نشان ہیں، جو ایمان لاتے ہیں۔

38 30 فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اے انسان! اپنے نزدیک رشتہ داروں، محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق (معلوم) دو۔ ایسا کرنا ان لوگوں کیلئے باعث حسنہ ہے جو اللہ کی رضا کے طلبگار ہیں۔ دیکھو! یہی لوگ دنیوی واخروی حسنہ حاصل کرنے میں کامیاب ہونے والے ہیں۔

39 30 وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ

دیکھو! جو سود تم دیتے ہو، تاکہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو، وہ اللہ کے نزدیک لوگوں کے مال میں ہرگز افزائش نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے، جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ادا کرتے ہو، یقینا وہی لوگ، قوم کے مال و دولت میں کئی گناہ اضافہ کرتے ہیں (Increase manifold)۔

40 30 اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ
شُرَکَآئِکُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِکُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ

یہ اللہ ہے جس نے تمہاری تخلیق کی، پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ بعد ازاں، وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ کیا تمہیں خود ساختہ شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے، جو ان امور میں سے کچھ کر سکے؟ جن ہستیوں کو وہ اللہ تعالیٰ کے معاون و سہیم قرار دیتے ہیں، وہ ان سے منزہ اور ماوراء ہے۔

41 30 ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ بِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِی النَّاسِ لِیُذِیۡقَهُمۡ بَعۡضَ
الَّذِیۡ عَمِلُوۡا لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ

لوگوں کے اعمال سوء کے نتیجے میں، عالم آب و گل، یعنی زمین اور سمندر یا خشکی و تری، میں فساد رونما ہو گیا ہے (یعنی حیات انسانی کا توازن بگڑ گیا ہے اور اس میں برہمی و بے نظمی اور انتشار و پراگندگی کا ظہور ہو گیا ہے۔ اللہ نے اپنے قوانین تدبیری و مجازات کے مطابق ایسا اس لئے ہونے دیا) کہ ان کے بعض اعمال کا انہیں مزہ چکھائے، تا کہ وہ اللہ سے رجوع کریں، یعنی توبہ کریں۔

42 30 قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ کَانَ
اَکۡثَرُهُمۡ مُّشۡرِکِیۡنَ

(اے نبیؐ!) آپ ان لوگوں سے کہئے کہ زمین میں سیاحت بالحق کریں اور دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھیں کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا، جن میں اکثریت مشرکوں (Idolaters) کی تھی۔

43 30 فَاَقِمۡ وَجۡهَکَ لِلدِّیۡنِ الۡقَیِّمِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ
یَوۡمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوۡنَ

لہٰذا اے بنی نوع انسان! اس سے پیشتر کہ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے جو اٹل ہو گا، یعنی ٹالے نہیں ٹلے گا، تم اپنی توجہ مستقیم اور قائم و دائم رہنے والے دین (اللہ کے نظام حیات کلی) کی طرف مبذول رکھو، اس روز لوگ مختلف فرقوں میں بٹ جائیں گے (Sundered)۔

44 30 مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ

جو لوگ کفر کرتے ہیں تو ان کا وبال کفر (Consequences of infidelity) انہیں پر ہو گا اور جو لوگ حسن عمل کرتے ہیں وہ اپنے لئے ہی سامان راحت و آسائش فراہم کرتے ہیں۔

45 30 لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ

یہ سب کچھ اس لئے ہو گا تاکہ لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے عدل و احسان، خیر و اصلاح اور پاسداری حقوق انسانی کے امور سر انجام دیئے تھے، اپنے انعام و فضل کا صلہ دے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ یقینا کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

46 30 وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور اس کے نشانات معرفت میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو نوید مسرت بنا کر بھیجتا ہے۔ وہ یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے تاکہ تمہیں اپنی حسنات سے نوازے اور تاکہ اسی کے حکم سے کشتیاں یا جہاز چلیں، تاکہ تم اس کے فضل، یعنی رزق کی طلب و جستجو کرو، نیز تاکہ تم اس کا شکر بجالاؤ۔

47 30 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(اے رسولؐ!) واقعہ یہ ہے کہ آپ سے پہلے ہم نے کئی رسولؐ ان کی قوموں کی طرف بھیجے۔ وہ ان کے پاس واضح و محکم دلائل لے کر گئے۔ لیکن جن لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو اس جرم کی پاداش میں ہم نے (اپنے قوانین مجازات و احترام آرزو کے مطابق) انہیں کیفر کردار تک پہنچایا اور مؤمنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم تھا۔

48 30 اَللّٰهُ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا فَیَبۡسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ کَیۡفَ یَشَآءُ

وَیَجۡعَلُهٗ کِسَفًا فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمۡ

یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۚ

یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ بادلوں کو چلاتی ہیں۔ پھر وہ بادلوں کو فضا میں (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جس طرح چاہتا ہے، پھیلا دیتا ہے۔ پھر وہ ان کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ ان بادلوں کے بیچ میں سے بارش کے قطرے گرنے لگتے ہیں۔ پھر اللہ جب اپنے جن بندوں پر بارش کو برسانا چاہتا ہے، ان پر برساتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

49 30 وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمُبۡلِسِیۡنَ

اگرچہ اس سے پہلے، یعنی ان پر بارش برسنے سے پہلے وہ مایوس ہو چکے تھے۔

50 30 فَانۡظُرۡ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰهِ کَیۡفَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحۡیِ

الۡمَوۡتٰی ۚ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

اے انسان! اللہ کی رحمت، یعنی فضل و کرم کے انداز دیکھ کہ وہ کس طرح اراضی کی موت کے بعد اسے زندہ کرتا ہے۔ وہ جو زمین کو زندہ کرتا ہے وہ یقینا (قیامت کے روز مردوں کو دوبارہ) زندہ کرے گا، کیونکہ وہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

51 30 وَ لَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِیۡحًا فَرَاَوۡهُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ یَکۡفُرُوۡنَ

اگر ہم باد سموم یعنی زہریلی ہوا بھیجیں اور وہ دیکھیں کہ اس کے نتیجے میں ان کے کھیت زرد ہو گئے ہیں تو اس کے بعد بھی وہ کفر ہی کرتے رہیں گے۔

52 30 فَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ

لہٰذا اے نبیؐ! آپ مردوں 3 کو کچھ نہیں سنا سکتے اور نہ ہی بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب وہ منہ موڑے چلے جا رہے ہوں۔

حواشی-3 جو لوگ کلام الٰہی کو گوش حق نیوش سے نہیں سنتے، وہ حقیقت میں مردہ اور بہرے ہیں۔

53 30 وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِ الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ‌ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ
مُّسۡلِمُوۡنَ

اسی طرح آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ راست پر نہیں لا سکتے۔ آپ تو صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہیں، جو ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

54 30 اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ
مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا وَّشَيۡبَةً‌ ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ ۚ وَهُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡقَدِيۡرُ

اللہ (کی تخلیقی فعلیت پر غور کرو جو) تمہیں ایک کمزور مادے (مادہ منویہ) سے تخلیق کرتا ہے، پھر تمہارے ضعف کو قوت میں بدل دیتا ہے۔ بعد ازاں، قوت کو کمزوری اور بڑھاپے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ وہ (اپنے قوانین طبیعی اور مشیت و حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے۔ صرف وہی علم کلی... قدرت کاملہ رکھنے والا ہے

55 30 وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۙ مَا لَبِثُوۡا غَيۡرَ سَاعَةٍ‌ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوۡا
يُؤۡفَكُوۡنَ

اور جس روز قیامت وقوع پذیر ہو گی، تو مجرم قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ وہ عالم برزخ میں ایک ساعت سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ جس طرح وہ اس دن بہک جائیں گے، اسی طرح وہ دنیا کی زندگی میں بھی بہک گئے تھے۔

56 30 وَقَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَالۡاِيۡمَانَ لَقَدۡ لَبِثۡتُمۡ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوۡمِ
الۡبَعۡثِ‌ فَهٰذَا يَوۡمُ الۡبَعۡثِ وَلٰـكِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ

بخلاف اس کے، جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے، وہ کہیں گے : تم فرمان الٰہی کے مطابق، عالم برزخ میں قیامت کے دن تک ٹھہرے، یہی نشاۃ ثانیہ یا قیامت کا دن ہے، لیکن تم نے کبھی جاننے کی کوشش ہی نہیں کی۔

57 30 فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ

چنانچہ اس روز ان لوگوں نے جنھوں نے اپنے آپ پر اور دوسروں پر ظلم کیا تھا، ان کی کوئی معذرت ان کے کسی کام نہیں آئے گی اور نہ انہیں اپنی سیآت کا ازالہ کرنے کا موقع ہی دیا جائے گا۔

58 30 وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ

اصل یہ ہے کہ ہم نے بنی نوع انسان کیلئے اس قرآن (حکیم) میں ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں؟ اور اگر آپ ان کے پاس کوئی اعجازی نشان لائیں تو کافر ضرور کہیں گے کہ تم اور تمہارے ساتھی عیار و دروغ گو (Tricksters) ہیں۔

59 30 كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

جس طرح اللہ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، اسی طرح وہ (اپنے اس قانون کے مطابق) ان تمام لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا، یعنی ان کے باطنی نظام کو معطل کر دیتا ہے، جو (قرآن کا) علم نہیں رکھتے۔

60 30 فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ

لہٰذا (اے نبیؐ!) آپ حلم و بردباری اور استقامت و ثابت قدمی سے کام لیں، اللہ کا وعدہ یقینا سچا ہے اور لازماً پورا ہو کر رہے گا۔ ایسا نہ ہو کہ جو لوگ اہل یقین نہیں ہیں، آپ کے پائے استقلال کو ڈگمگا دیں۔

سورہ القمان بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1 31 الٓمٓ الف لام میم۔

2 31 تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِۙ

یہ اس کتاب کی آیات ہیں، جو کمال دانشمندی سے اپنے قوانین واحکام اور تعلیمات بیان کرتی اور ان پر عمل کرنا سکھاتی ہے۔

3 31 هُدًى وَّرَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَۙ

عدل واحسان اور خیر وحسنہ کے کام کرنے والوں کیلئے (اللہ کی حسین وفطری راہ راست پر چلنے اور اس کی جنت قرۃ العین میں پہنچنے کا) ہدایت نامہ (Book of Instructions and Guidance) اور دنیوی واخروی حسنہ کی موجب ہے۔

4 31 الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَؕ

محسن وہ ہیں جو صلوٰۃ (کا نظام) قائم کرتے (اور اس کے تقاضے پورے کرتے) ہیں۔ نیز (قرآن وسنت کے مطابق حکام کو) زکوٰۃ دیتے ہیں (تاکہ وہ اہل احتیاج اور ان کی مدد کریں جو اپنے مساوی حق پیداوار سے محروم ہیں)۔ وہ آخرت (قیامت، نشاۃ ثانیہ، روز حساب وجزا اور جنت وجہنم) پر بھی کامل یقین رکھتے ہیں۔

5 31 اُولٰٓٮِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓٮِٕكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

یہی لوگ ہیں جو اپنے ہادی ومربی، مالک وآقا کے فضل سے صراط مستقیم پر ہیں اور آتش خوف وحزن سے نجات، نیز نشوونما پانے اور دنیوی واخروی حسنہ حاصل کرنے والے ہیں۔

6 31 وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓٮِٕكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ

اور بنی نوع انسان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو فضول باتوں کو ان کی حقیقت معلوم کئے بغیر لے لیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے راستے (صراط مستقیم) سے گمراہ کرتے ہیں اور ان آیات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) ذلیل ورسوا کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔

7 31 وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا كَاَنَّ فِىۡۤ اُذُنَيۡهِ وَقۡرًا‌ ۚ
فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ

اور جب انہیں ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، تو وہ تکبر، یعنی نخوت و غرور کے ساتھ، منہ پھیر لیتے ہیں، گویا انہوں نے سنا ہی نہیں، جیسے وہ کانوں سے بہرے ہیں۔ ان کو اذیت ناک عذاب کی وعید دے دو۔

8 31 اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتُ النَّعِيۡمِۙ

لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور عدل و احسان، خیر و حسنہ اور صلاح و پاسداری حقوق انسانی کے کام کرتے ہیں، ان کیلئے حسین نعمتوں کے بہشت ہیں۔

9 31 خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا‌ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

وہ ان میں ہمیشہ زندگی کریں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے جو سچا اور لازماً پورا ہونے والا ہے اور وہ صاحب سطوت و غلبہ... نہایت دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔

10 31 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا‌ وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ
وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ‌ ؕ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ

اس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے تخلیق کیا اور قائم رکھا ہے، جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ نیز اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ رکھے ہیں تاکہ وہ تمہیں متزلزل نہ کریں۔ نیز اس نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا رکھے ہیں۔ علاوہ ازیں، ہم آسمان یا بادلوں سے پانی برساتے ہیں اور زمین میں ہر قسم کی خوشنما و خوشگوار نباتات کے جوڑے پیدا کرتے ہیں۔

11 31 هٰذَا خَلۡقُ اللّٰهِ فَاَرُوۡنِىۡ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ‌ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوۡنَ فِىۡ
ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ

یہ تو اللہ کی تخلیق ہے، اب مجھے دکھاؤ کہ اللہ کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے (جن کی تم عبادت کرتے ہو)۔ بلکہ یہ مشرک اور اپنے آپ پر ظلم کرنے والے صاف گمراہی میں مبتلا ہیں۔

12 31 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

ہم نے لقمنؑ کو حکمت عطا کی تھی، یعنی حیات طیبہ بسر کرنا سیکھایا تھا، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔ دیکھو! جو شخص شکر ادا کرتا ہے، وہ اپنے نفس (کی نشو و نما اور فلاح) کیلئے کرتا ہے اور جو کفران نعمت (= ناقدری) کرتا ہے، تو اللہ بے نیاز... بذاتہ محمود ہے (اسے کسی کی حمد کی حاجت نہیں)۔

13 31 وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اور جب لقمنؑ اپنے بیٹے کو وعظ کر رہا تھا، تو اس نے کہا: اے میرے (پیارے) بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک یعنی معاون و سہیم نہ کرنا۔ اصل یہ ہے کہ شرک (ایسا) بڑا جرم ہے (جو ناقابل معافی ہے)

14 31 وَوَصَّيْنَا الْاِنْسٰنَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ

دیکھو! ہم نے انسان کو اپنے الدین کے ساتھ (مالی تعاون و حسن سلوک کرنے کا) تاکیدی حکم دیا ہے۔ اس کی ماں اسے اپنے شکم میں تکلیف و نقاہت کے ساتھ اٹھائے رکھتی ہے (پھر وہ اس کو دودھ پلاتی ہے اور آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے۔ (اے انسان!) ہم نے تجھے اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا اس لئے حکم دیا ہے تاکہ تو میرا اور اپنے والدین کا شکر بجا لائے۔ بالآخر تم کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

15 31 وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا

وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُوْنَ

لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ اگروہ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ ان خود ساختہ معبودوں کو شریک، یعنی معاون و سہیم ٹھہرا، جن کی حقیقت کا تجھے علم نہیں، تو ان کا کہنا نہ مان یعنی اطاعت نہ کر۔ لیکن دنیا میں ان کے ساتھ احسان اور حسین طریقے سے زندگی بسر کر۔ صرف اس شخص کی روش زندگی اختیار کرو جو میری طرف رجوع کرتا ہے۔ بالآخر تم نے میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

16 31 یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی

السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ

اے میرے (پیارے) بیٹے! (بالفرض) اگر کوئی عمل رائی کے دانے جیسا بھی باریک یا معمولی ہو اور کسی چٹان کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو، اللہ اس کو اجر دینے کیلئے باہر نکال لائے گا۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ باریک بین... کل معلومات رکھنے والا ہے۔

17 31 یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ

اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ

اے میرے (پیارے) بیٹے! صلوٰۃ کو (اس کے تمام فرائض اور تقاضوں کے ساتھ) قائم رکھنا اور فطری و حسین باتوں کی تلقین کرتے رہنا، لیکن غیر فطری اور غیر قرآنی باتوں سے منع کرتے رہنا اور اس سلسلے میں جو مصائب تم پر ٹوٹیں، انہیں احسن طریقے سے برداشت کرنا۔ یہ بلا شبہ بڑی ہمت و عزیمت کے کام ہیں۔

18 31 وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ

مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ

دیکھنا (کہیں نخوت و غرور سے) لوگوں سے منہ موڑنا اور نہ زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا۔ یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کسی شیخی خورے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

19 31 وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ

نیز اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کرنا، بے شک سب آوازوں میں سے زیادہ ناگوار گدھے کی آواز ہے۔

20 31 اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ

اے افراد نسل انسان! کیا تم اس واقعیت میں غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے اور اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں۔ پھر بھی بنی نوع انسان میں سے کچھ لوگ اللہ کی ذات و صفات کے متعلق علم، برہان قاطع اور روشنی دینے والی کتاب کے بغیر جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔

21 31 وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے، اس کی پیروی کرو تو جواب دیتے ہیں: ہم اس چیز کی پیروی کرتے ہیں جس کی پیروی کرتے ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے (لیکن کیا وہ اس کی پیروی کئے جائیں گے) اگرچہ اس طرح شیطان انہیں جہنم کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو؟

22 31 وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

اصل یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے حضور اپنا سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اور وہ حسن عمل کرنے والے ہوتے ہیں، تو وہ ایک مضبوط سہارے کو تھام لیتے ہیں۔ یاد رکھو! تمام قضیوں یا باتوں کا آخری فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

23 31 وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

دیکھئے! جو لوگ اسلام لانے کا انکار کرتے ہیں تو اے رسولؐ! آپ ان کے کفر کی وجہ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ انہیں آخر کار ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے، پھر اس وقت انہیں ان کے اعمال کی حقیقت سے لازماً آگاہ کر دیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ انسان کے باطن کے سب اسرار کو بتمام و کمال جانے والا ہے۔

24 31 نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ

ہم انہیں، یعنی کافروں کو تھوڑی مدت کیلئے استفادہ کرنے دیں گے، پھر انہیں شدید عذاب کی طرف بے بس کر کے لے جائیں گے۔

25 31 وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اگر تم ان سے سوال کرو کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا ہے تو وہ کہیں گے: اللہ نے، کہو: تمام تعریف و ستائش کا سزاوار و حقدار صرف اللہ ہی ہے، لیکن ان میں سے اکثر اس حقیقت سے ناآشنا ہیں۔

26 31 لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ

جو کچھ آسمانوں اور زمین ہے، اللہ کی ملکیت ہے۔ بلاشبہ اللہ ہی کسی چیز اور تعریف و ستائش کا محتاج نہیں۔ وہ ان سے بے نیاز... اپنی ذات میں ستودہ صفات و محمود ہے۔

27 31 وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ
اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اگر زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام سمندر ان کیلئے روشنائی بن جائیں، پھر ان کے ختم ہو جانے کے بعد سات اور سمندر اس میں مل جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہیں ہوں گی۔ بلا شبہ اللہ صاحب سطوت و غلبہ۔ بے انتہا دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

28 31 مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ

تم سب کو تخلیق کرنا اور سب کو (بروز قیامت دوبارہ) زندہ کر کے اٹھانا گویا ایک نفس (کے پیدا اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھانے) جیسا ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا... سب کچھ دیکھنے اور جاننے والا ہے۔

29 31 اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

اے انسان! کیا تو غور نہیں کرتا کہ اللہ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو ایک نظام میں جکڑ رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک، ایک مدت معینہ کیلئے اپنے مدار پر چل رہا ہے۔ بلا شبہ اللہ جو کچھ تم کرتے ہو، اس سے پوری طرح آگاہ ہے۔

30 31 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ

یہ اعجازی تخلیقی فعلیت اس واقعیت پر شاہد ہے کہ ایک اللہ ہی فقط حق بالذات اور قائم و دائم رہنے والا ہے، لیکن اس کے سوا جن کو وہ پکارتے ہیں، اسم بے مسمّٰی اور خیالی ہستیاں ہیں۔ بلا شبہ صرف اللہ ہی ہے جو رفیع المرتبت (Sublime)... سب سے بڑا (The Great) ہے۔

31 31 اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

اے انسان! کیا تو غور نہیں کرتا کہ جہاز سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتے ہیں، تاکہ وہ تمہیں بعض بصیرت افروز نشانیاں دکھائے۔ اس بات میں ان لوگوں کیلئے بصیرت افروز نشانیاں ہیں جو بحری خطرات میں ہمت اور ثابت قدمی سے کام لیتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا) شکر ادا کرتے ہیں۔

32 31 وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى
الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ

جب لہریں اہل جہاز کو سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہیں تو وہ اپنے ایمان کو ہر طرح کے شرک سے پاک و منزہ کر کے اللہ کو پکارتے ہیں، لیکن جونہی وہ انہیں نجات دے کر خشکی پر لے آتا ہے تو ان میں سے بعض انصاف یعنی توحید پر قائم رہتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہماری آیات کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکر گزار ہوتے ہیں۔

33 31 يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا
مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْــًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ

اے بنی نوع انسان! اپنے پروردگار و مالک کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرتے رہو اور اس روز سے خوف کھاؤ جس میں کوئی باپ، نہ اپنے بیٹے کچھ کام آسکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا اور پورا ہو کر رہنے والا ہے، لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ شیطان ہی تمہیں اللہ سے بہکا دے۔

34 31 اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

خَبِيْرٌ

اصل یہ ہے کہ قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ وہی بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں (Wombs) میں کیا پرورش پا رہا ہے، صالح جنین (Embryo) ہے یا غیر صالح؟ لیکن کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کام یا حاصل کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس جگہ اس کی موت آئے گی؟ لیکن اللہ علم کلی۔ کل معلومات رکھنے والا ہے۔

سورہ السجدہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 32 الٓمّٓ الف لام میم۔

2 32 تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ

اس میں قطعاً شک و اضطراب کی گنجائش نہیں کہ یہ کتاب (= قرآن) تمام جہانوں کے پروردگار نے نازل کی ہے۔

3 32 اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ

نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ

کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے رسولؐ نے اپنے جی سے بنالیا ہے، بلکہ (واقعہ یہ ہے کہ) وہ آپؐ کے پروردگار کی طرف سے حق، یعنی سچی اور بامقصد بھی ہے، نیز اسے ثبات و دوام بھی حاصل ہے، تاکہ اس سے اس قوم کو متنبہ کرے جس کے پاس اس سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والا نہیں آیا، تاکہ وہ ہدایت یا راہ راست پائیں۔

4 32 اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

یہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے چھے ادوار میں تخلیق کیا، پھر وہ اپنے تخت فرمانروائی پہ متمکن ہوا۔ (یاد رکھو!) اس کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست اور سرپرست و کارساز ہے اور نہ شفیع یعنی سفارش کرنے والا۔ کیا تم اس واقعیت پر غور کر کے اسے سمجھو گے نہیں؟

5 32 يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ
اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ

وہی آسمان سے زمین تک سارے امور کو حکیمانہ انداز میں سرانجام دیتا ہے۔ پھر یہ تمام امور (اس کے فیصلے کیلئے) اس کی طرف لوٹیں گے، یعنی اس کے حضور پیش (Refer) کئے جائیں گے، ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

6 32 ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُۙ

وہ مدبر الامور بھی ہے، ظاہر و باطن کو جاننے والا بھی ہے۔ صاحب سطوت و غلبہ... بے انتہا لطف و کرم نے، در گزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

7 32 الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍۚ

وہی ہے جس نے جو شے بھی تخلیق کی، اسے حسین و کامل بنایا۔ اس نے انسان کی تخلیق کی شروعات گیلی مٹی (Clay) سے کی۔

8 32 ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍۚ

پھر اس کی نسل کو حقیر پانی کے جوہر سے چلایا۔

9 32 ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ
ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ

پھر (اس کے عناصر ترکیبی میں) مطابقت، ماسبت اور ہم آہنگی حد کمال تک پیدا کر کے اسے موزوں طریقے سے مکمل کیا اور پھر اپنی روح یعنی اپنی قوتوں کا جوہر اس میں پھونکا اور تمہارے لئے سننے اور دیکھنے کیلئے حواس اور قلب بنائے۔ تم شکر بھی کرتے ہو تو بہت تھوڑا (ان نعمتوں سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے ہو)۔

10 32 وَقَالُوٓا ءَاِذَا ضَلَلۡنَا فِى الۡاَرۡضِ ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ بَلۡ هُمۡ بِلِقَآءِ
رَبِّهِمۡ كٰفِرُوۡنَ

اور (منکران آخرت) کہتے ہیں: جب ہم زمین میں معدوم ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے۔ اصل یہ ہے کہ وہ (قیامت کے روز) اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔

11 32 قُلۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ مَّلَكُ الۡمَوۡتِ الَّذِىۡ وُكِّلَ بِكُمۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ

(اے رسولؐ!) ان سے کہو: موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، تمہیں وفات دے گا، پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

12 32 وَلَوۡ تَرٰۤى اِذِ الۡمُجۡرِمُوۡنَ نَاكِسُوۡا رُءُوۡسِهِمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ رَبَّنَاۤ اَبۡصَرۡنَا
وَسَمِعۡنَا فَارۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا اِنَّا مُوۡقِنُوۡنَ

کاش تو (وہ روح فرسا نظارہ) دیکھے، جس وقت یہ مجرم سر جھکائے اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (اس وقت یہ کہہ رہے ہوں گے) اے ہمارے رب! ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا اور سن لیا، اب ہمیں واپس (دنیا میں) بھیج دے، تاکہ ہم عدل واحسان، توحید وحسنہ اور صلح و پاسداری حقوق کے کام کریں۔ اب ہمیں پختہ یقین ہو گیا ہے۔

13 32 وَلَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَيۡنَا كُلَّ نَفۡسٍ هُدٰٮهَا وَلٰـكِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّىۡ لَاَمۡلَئَنَّ
جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ

(انہیں جواب ملے گا:) اور اگر ہم (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) چاہتے تو پہلے ہی نفس یعنی شخص کو ہدایت دے دیتے، مگر میری وہ بات پوری ہو گئی جو میں نے کہی تھی کہ میں (اپنے قوانین مجازات و عدل کے مطابق) جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے بھر دوں گا۔

14 32 فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

پس اب چکھو مزا اپنی اس بات کا کہ تم نے اس روز (قیامت) کی ملاقات کو بھلا دیا تھا۔ اب ہم بھی تمہیں فراموش کر دیں گے۔ اب اپنے اعمال (سوء) کی پاداش میں عذاب ابدی کا مزہ چکھو۔

15 32 اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩

اصل یہ ہے کہ ہماری آیات یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات کو وہی لوگ تسلیم بالیقین کرتے ہیں کہ جب ان کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سر بسجود ہو جاتے ہیں، یعنی اللہ کے حضور سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اور پنے رب کی تعریف و ستائش کے ساتھ اس کی تنزیہ کرتے ہیں اور اپنی بڑائی میں اس سے اعراض نہیں کرتے۔

16 32 تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو (اس کے قانون مکافات عمل کا خوف کھاتے ہوئے اور اس کے قانون انعام و فضل کی امید رکھتے ہوئے) پکارتے رہتے ہیں۔ نیز جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے، (وہ ہماری راہ میں) اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

17 32 فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

نوع انسانی میں سے کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کون سی چیز جو قرۃ العین یا آنکھوں کی ٹھنڈک (The fascinating and blissful coolness) ہے ان کیلئے چھپا کر رکھی ہوئی ہے (یعنی جنت)۔ یہ جزا ہے ان اعمال (حسنہ) کی، جو وہ (دنیا میں) کرتے ہیں)۔

18 32 اَفَمَنۡ كَانَ مُؤۡمِنًا كَمَنۡ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ

تو کیا مؤمنوں سے وہی سلوک ہو گا، جو نافرمانوں سے ہو گا؟ (یعنی ایسا کبھی نہیں ہو گا، اس لئے کہ) وہ دونوں (حسن عمل کے لحاظ سے) برابر نہیں ہو سکتے۔

19 32 اَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ جَنّٰتُ الۡمَاۡوٰى نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

(لیکن) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عدل واحسان، خیر و حسنہ اور پاسداری حقوق انسانی کے کام کئے، تو ان کیلئے ابدی باغات بہشت ہیں۔ یہ ضیافت ہے ان کے اعمال کے جزا کی جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں۔

20 32 وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَاۤ اُعِيۡدُوۡا فِيۡهَا وَقِيۡلَ لَهُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ

اور (بخلاف اس کے) جنہوں نے نافرمانی کی روش اختیار کی تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے، تو اس میں واپس دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اب آتش جہنم کے عذاب کے مزے لو، جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

21 32 وَلَنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰى دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَكۡبَرِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ

ہم انہیں (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے (عذاب دنیا کا) مزہ بھی ضرور بالضرور چکھائیں گے، تا کہ وہ (پشیمان ہو کر توبہ و انابت کیلئے) ہماری طرف رجوع کریں۔

22 32 وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ
مُنْتَقِمُوْنَ

سوچو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا، جس کے سامنے اس کے رب کی آیات یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات بیان کئے جائیں تو وہ ان سے منہ موڑ لے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انہیں ضرور کیفر کردار کو پہنچائیں گے۔

23 32 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى
لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ

اصل یہ ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو اپنی کتاب دی تھی اور اسے بنی اسرائیل کیلئے ذریعۂ ہدایات بنایا تھا۔ للذا (اے انسان!) تو اس کے، یعنی اللہ کے حضور پیش ہونے میں کوئی شک نہ کرنا۔

24 32 وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ

جب تک بنی اسرائیل اپنے دین پر قائم رہے اور ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایت پر پختہ یقین رکھتے رہے، ہم نے ان میں سے ایسے امام یعنی پیشوا بنائے جو ہمارے احکام کے مطابق راہ راست دکھاتے تھے۔

25 32 اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

قیامت کے روز تیرا رب یقینا مؤمنوں اور کافروں کے درمیان ان تمام اعتقادات و نظریات کا فیصلہ کر دے گا جن کے بارے میں وہ آپس میں اختلاف کرتے تھے۔

26 32 اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ

کیا انہیں اس واقعیت سے کوئی ہدایت نہیں ملتی کہ ان سے پہلے ہم نے (اپنے قوانین مجازات و تعجیل وامہال کے مطابق) کئی قوموں کو ہلاک کر دیا، جن کے مقامات سکونت (Dwelling places) میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ ان تمام واقعات میں (عبرت انگیز) نشانیاں ہیں۔ تو کیا وہ گوش حق نیوش سے سنیں گے نہیں؟

27 32 اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ

کیا وہ دیکھتے نہیں (اور اس واقعیت میں غور نہیں کرتے) کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی کو کھینچ کر لے جاتے ہیں۔ پھر ہم اس کے ذریعے کھیتی اگاتے ہیں، جس میں سے ان کے مویشی بھی چرتے ہیں اور وہ خود بھی غذا حاصل کرتے ہیں۔ وہ کیوں دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھتے نہیں؟

28 32 وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

دیکھو! یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ فیصلے کا دن کب آئے گا، اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو (ہمیں کچھ بتاؤ تو سہی)۔

29 32 قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

(اے رسولؐ!) انہیں بتا دیجئے کہ فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ہی دی جائے گی۔

30 32 فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ

لہٰذا (اے رسولؐ!) آپ ان سے احتراز کریں اور انتظار کریں، بے شک وہ بھی (آپ کے انجام کے) منتظر ہیں۔

سورہ الحزاب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 33 يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا

اے نبیؐ! اللہ کی طلب و جستجو کرو اور اس (کے قوانین) سے ڈرتے رہو اور اسلام کے منکروں کی باتوں کو خاطر میں نہ لاؤ۔ یقینا اللہ علم کلی رکھنے والا۔ دانائے کل اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔

2 33 وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

اور آپ کے رب کی طرف سے جو احکام آپ پر بذریعہ وحی نازل ہوتے ہیں، ان پر عمل کرتے رہیں۔ بیشک اللہ آپ کے سب اعمال کی مکمل معلومات رکھنے والا ہے۔

3 33 وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

ہر حال میں اللہ (کی نصرت) پر بھروسہ رکھو، کیونکہ صرف اللہ ہی آپ کی کار سازی کیلئے کافی ہے۔

4 33 مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِىْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِْ
تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ

اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔ اے اہل عرب! تم اپنی جن بیویوں کو اپنی ماں کہہ کر چھوڑ دیتے ہو، اللہ انہیں تمہاری مائیں قرار نہیں دیتا اور نہ تمہارے لے پالکوں یا منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے قرار دیتا ہے۔ یہ سب تمہاری منہ کی باتیں ہیں، لیکن اللہ سچی اور پائیدار بات کہتا ہے اور وہی راہ راست دکھاتا ہے۔

5 33 اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ
فِی الدِّیْنِ وَ مَوَالِیْكُمْ ؕ وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

اپنے منہ بولے بیٹوں کو ان کے اصلی باپوں کی طرف منسوب کرو، یعنی انہیں ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے پکارو۔ اللہ کے نزدیک یہ زیادہ عدل وانصاف کی بات ہے۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ اگر تم اس میں سہواً غلطی کر جائو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، لیکن جو غلطیاں تم دل سے عمداً کرو گے (وہ قابل مواخذہ ہوں گی)۔ اللہ سیآت محو کرنے والا اور ان سے بچانے والا... بے حد ترس کھانے، در گزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

6 33 اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا
الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی
اَوْلِیٰٓىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا

بلاشبہ نبیؐ (آخر الزماں) مؤمنوں کیلئے ان کے جسم وجان پر فوقیت اور فضیلت رکھتے ہیں اور آپؐ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مؤمنین (مہاجرین کی بہ نسبت اعزہ واقارب ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، البتہ اپنے دوستوں کے ساتھ اپنی زندگی میں احسان یا خیر وحسنہ کرنا چاہو تو کر سکتے ہو کہ یہ حکم کتاب الٰہی یعنی قرآن مجید میں لکھ دیا گیا ہے۔

7 33 وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی
وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا

(اے رسولؐ!) اصل یہ ہے کہ ہم نے سب نبیوںؑ سے عہد (Covenant) لیا تھا اور یہ عہد ہم نے آپ سے بھی لیا تھا، نوحؑ سے بھی لیا اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے بھی لیا تھا، ہم نے سب نبیوںؑ سے پختہ عہد 1 لیا تھا۔ حواشی-1 عہد یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیمات وحدود پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی دعوت دیں گے۔

8 33 لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا

تاکہ وہ ان پیغمبروںؑ سے جنہوں نے اپنا عہد احسن و اکمل طریقے سے نبھایا، دریافت کرے کہ آیا لوگوں نے ان کی سچی باتوں کو قبول کیا تھا، جہاں تک کافروں یعنی منکران حق کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کیلئے اذیت ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

9 33 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کیا جب دشمنوں کے لشکر تم پر چڑھ آئے تھے، تو اس نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی اور (تمہاری حوصلہ افزائی کیلئے) ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا تھا جو تم دشمنوں کے مقابلے کیلئے کر رہے تھے۔

10 33 اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ
الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا

(اس کے اس احسان کو بھی یاد کرو) جب اس نے تم پر اس وقت کیا جب دشمن تم پر اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی آئے، جب تمہاری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آگئے تھے اور تم اللہ کے متعلق طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔

11 33 هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا

اس وقت مؤمن سخت آزمائش میں ڈالے گئے اور پوری طرح جھنجھوڑے گئے۔

12 33 وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ
اِلَّا غُرُوْرًا

اس وقت منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا، کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ محض دھوکہ تھا۔

13 33 وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا

چنانچہ اس وقت ان میں سے ایک گروہ کہہ رہا تھا: اے اہل یثرب! تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں، بہتر یہی ہے کہ اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور ان میں سے ایک گروہ نبیؐ سے اجازت مانگ رہا تھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے گھر خالی پڑے ہیں، یعنی غیر محفوظ ہیں، لیکن وہ خالی نہیں پڑے تھے، وہ تو محض بھاگنے کے بہانے بنا رہے تھے۔

14 33 وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا

اس وقت اگر دشمن ان پر چاروں طرف سے حملہ آور ہو جاتا اور ان سے غداری کا مطالبہ کرتا تو وہ اسے قبول کر لیتے اور اسے قبول کرنے میں کچھ بھی توقف نہ کرتے۔

15 33 وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا

حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ دشمن کو پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ یاد رکھو! اللہ سے کئے ہوئے وعدے کا مواخذہ ضرور ہو گا۔

16 33 قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا

انہیں اس حقیقت سے آگاہ کر دو کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگ رہے ہو تو تمہارا یہ فرار تمہارے کسی کام نہیں آئے گا، اس صورت میں تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔

17 33 قُلْ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا

انہیں یہ بتادو کہ اگراللہ تمہیں (اپنے قوانین کے مطابق) غم والم پہنچانا چاہے تو کون تمہیں اس سے بچا سکتا ہے اور اگر وہ تمہیں حسنہ سے نوازنا چاہے تو کون اسے روک سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ اللہ کے سواوہ کسی کو اپنا دوست پائیں گے نہ مددگار۔

18 33 قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا

اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں سے ان کو خوب جانتا ہے جو لوگوں کو رسولؐ سے برگشتہ کرتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں: ہمارے پاس آجاو اور وہ لڑائی میں برائے نام حصہ لیتے ہیں۔

19 33 اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَي الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا

وہ تمہاری مدد کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ جب ان پر خوف طاری ہوتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف آشفتہ نگاہوں سے تکتے ہیں (They cast perplexed glances at you) جیسے ان پر موت کی غشی طاری ہو رہی ہو۔ پھر جب ان سے خوف جاتا رہتا ہے تو وہ چرب زبانی کے ساتھ آپ سے مال غنیمت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ کبھی ایمان لائے ہی نہ تھے۔ اس کے نتیجے میں، اللہ نے (اپنے قوانین احترام آرزو و مجازات کے مطابق) ان کے اعمال برباد کر دیئے اور ایسا کرنا اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔

20 33 يَحۡسَبُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ لَمۡ يَذۡهَبُوۡا ۚ وَاِنۡ يَّاۡتِ الۡاَحۡزَابُ يَوَدُّوۡا لَوۡ اَنَّهُمۡ بَادُوۡنَ
فِى الۡاَعۡرَابِ يَسۡاَلُوۡنَ عَنۡ اَنۡۢبَآٮِٕكُمۡ‌ؕ وَلَوۡ كَانُوۡا فِيۡكُمۡ مَّا قٰتَلُوۡۤا اِلَّا قَلِيۡلًا

وہ خوف کے مارے یہ خیال کرتے ہیں کہ دشمن کے لشکر ابھی نہیں گئے۔ اگر ایسا ہوا کہ ان کے لشکر واپس آجائیں تو یہ خواہش کریں گے کہ کاش! بدووں کے درمیان صحرا میں رہ رہے ہوتے اور لوگوں سے آپ کے حالات دریافت کرتے رہتے۔ ایسے لوگ اگر آپ کے درمیان ہوں تو وہ برائے نام ہی لڑائی میں حصہ لیں گے۔

21 33 لَقَدۡ كَانَ لَـكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ
الۡاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا

(اصل یہ ہے کہ اے بنی نوع انسان!) تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ (کی سیرت طیبہ =Career، سنت حسنہ) میں (حیات طیبہ بسر کرنے کا) مثالی و حسین نمونہ ہے، ہر اس شخص کیلئے جو اللہ (اپنے الہ و رب کی لقاء و حضوری، قرب و رضوان اور جنت) اور یوم آخر (روز جزا و سزا یا نشاۃ ثانیہ) کی توقع و امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ (اپنے معروض حسن و عشق اور پروردگار و مالک) کو یاد کرتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر و نواہی کے اظہار و ابلاغ (Expression and communication) کیلئے پوری دلجمعی سے سرگرم عمل رہتا ہے۔

22 33 وَلَمَّا رَاَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ ۙ قَالُوۡا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَصَدَقَ
اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ ۚ وَمَا زَادَهُمۡ اِلَّاۤ اِيۡمَانًا وَّتَسۡلِيۡمًا

(برخلاف منافقوں کے) جب مؤمنوں نے کفار کے لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا تھا، چنانچہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا تھا۔ اس واقعہ نے ان کے ایمان و اطاعت میں مزید اضافہ کیا۔

23 33 مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ‌ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى
نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ‌ ‌ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا

مؤمنوں میں سے بعض جوانمرد ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے اپنے وعدے کو وفا کر دیا ہے، ان میں سے بعض نے اپنی جان دے کر اپنی نذر پوری کر دی ہے اور ان میں سے بعض جان دینے کیلئے انتظار کر رہے ہیں، یعنی تیار بیٹھے ہیں اور انہوں نے اپنا عہد ذرا بھی نہیں بدلا۔

24 33 لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ
عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

یہ سب کچھ اس لئے ہوا تا کہ اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے اپنا وعدہ وفا کیا، ان کے صدق و وفا کا اجر دے اور منافقوں کو (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) عذاب دے اور چاہے تو ان کی طرف رجوع برحمت کرے، اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سیآت کو محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا... بہت زیادہ ترس کھانے، در گزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

25 33 وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا

اور اللہ نے (اپنے قانون ظلم و جزا کے مطابق) کافروں کو عالم طیش و یاس میں بے نیل مرام لوٹا دیا اور وہ اس سے کچھ استفادہ نہ کر سکے۔ بیشک اللہ تعالیٰ مؤمنوں کیلئے جنگ و جدال میں کفایت کرنے والا ہے (Is enough for the Believer)، اللہ تعالیٰ بلا شبہ مالک قوت و توانائی... صاحب سطوت و غلبہ ہے۔

26 33 وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا

اور جنہوں نے اہل کتاب میں سے کافروں کی پشت پناہی کی تھی، ان کے قلعوں سے (اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون ظلم و جزا کے مطابق) انہیں نکال دیا اور ان کے دلوں میں (مسلمانوں کی) دہشت ڈال دی، ان میں سے ایک فوجی دستے کو تم ہلاک کرتے تھے اور ایک کو اپنا اسیر بنا لیتے تھے۔

27 33 وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا

اور تمہیں ان کے ملک اور ان کے گھر بار اور ان کے مال و دولت کا وارث بنا دیا اور ایسی سر زمین کا بھی جس میں ابھی تک تم نے قدم نہیں رکھا یعنی جس سے ابھی تک تم ناآشنا ہو اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

28 33 يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا

اے (میرے) نبیؐ! اپنی بیویوں کو بتا دیں: اگر تم دنیوی زندگی (کی متاع) اور شان و شوکت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں ان سے بہرہ یاب کر دیتا اور بڑے حسین طریقے سے تمہیں رخصت کر دیتا ہوں۔

29 33 وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ
مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا

لیکن اگر تم اللہ، اس کے رسولؐ اور آخرت کے گھر یعنی جنت کو چاہتی ہو تو یقین رکھو کہ تم میں سے جو حسن عمل کریں گی، ان کیلئے اس (اللہ) نے بڑا جلیل اور شاندار اجر تیار کر رکھا ہے۔

30 33 يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ
ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا

اے (میرے) نبیؐ کی بیویو! اگر تم میں سے کوئی کھلی بے حیائی (Manifest lewdness) کا ارتکاب کرے گی تو اس کو دوسروں کی بہ نسبت دگنی سزا دی جائے گی اور اللہ کو یہ بات ناگوار نہیں گزرے گی۔

31 33 وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ
وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا

لیکن تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کریں گی اور عدل واحسان اور خیر وحسنہ کے کام کریں گی، ہم انہیں دہرا اجر دیں گے، ہم نے ان کیلئے بڑا حسین رزق یعنی ماکولات ومشروبات کا سامان تیار کر رکھا ہے۔

32 33 يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ
فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا

اے نبیؐ کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم میں تقویٰ ہے تو اپنی گفتگو کیلئے لہجے میں نرمی اختیار نہ کرو، ورنہ وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے، طمع کر بیٹھے گا اور ایسی بات کہو جو اپنی اچھائی اور پاکیزگی کیلئے جانی پہچانی ہو۔

33 33 وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

اور تم اپنے گھروں میں اطمینان سے رہو اور قبل از اسلام زمانے کی عورتوں کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش نہ کرو اور صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، نیز اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ دیکھو! اللہ چاہتا ہے اے اہل بیت (رسولؐ)! کہ وہ تم سے تمام اخلاقی آلائشیں دور کر دے اور تمہارے جذبات واخلاق کی تہذیب وتحسین کر دے۔

34 33 وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا
خَبِيْرًا

دیکھو! تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیات یعنی احکام وتعلیمات اور حکمت کی باتیں پڑھی اور سنائی جاتی ہیں، ان کو ذہن نشین کر لو۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی باریک بین۔ سب معلومات رکھنے والا ہے۔

35 33 اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ
الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ
الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

یقیناجو مرد اللہ کے بندگان تسلیم ورضا بن جاتے ہیں اور جو عورتیں اللہ کے حصور سر تسلیم خم کرتی ہیں، نیز جو مرد ایمان لاتے ہیں اور جو عورتیں ایمان لاتی ہیں، وہ مرد جو اللہ تعالیٰ کی بندگی وفرماں برداری کرتے ہیں، اسی طرح جو عورتیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتی ہیں، نیز جو مرد قول وفعل کے سچے ہیں اور وہ جو عورتیں قول وفعل کی سچی ہیں اور وہ مرد جو حق پر ہر حالت میں ثابت قدم رہتے ہیں اور جو عورتیں مشکلات ومصائب میں ہمت نہیں ہارتیں اور وہ مرد، خشوع وخضوع جن کا شعار ہوتا ہے اور اسی طرح وہ عورتیں جو خشوع وخضوع کرتی رہتی ہیں اور وہ مرد جو صدقہ واحسان کرنے والے ہیں اور وہ عورتیں صدقہ وخیرات جن کا شعار ہے اور وہ مرد، بالدوام روزے رکھنا جن کا شیوہ ہے اور وہ عورتیں جو روزے رکھتی ہیں اور وہ مرد جو اپنی عصمت کے محافظ ہیں اور وہ عورتیں جو اپنی جنس (Sex) یعنی عزت وآبرو کی حفاظت کرتی ہیں، نیز وہ مرد جو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب کیلئے مغفرت 2 اور جلیل القدر 3 اجر کا اہتمام کر رکھا ہے۔

حواشی-2 مغفرت کا مفہوم دہرا ہے: ایک یہ کہ سیآت کو مٹا دینا اور دوسرے ان سے تحفظ فراہم کرنا۔-3 اجر یا صلہ ان کو ملتا ہے جو حسن عمل کرتے ہیں، بغیر عمل کے کسی کو اجر نہیں ملتا۔

-4 اس آیۂ کریمہ میں بعض اصطلاحات متراف المعنی نظر آتی ہیں، لیکن ان میں تفکر بالحق کرنے سے معنوی فرق کا ادراک ہوتا ہے۔

36 33 وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ
الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

یاد رکھو! کسی مؤمن مرد یا مؤمن عورت کیلئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو وہ اس کے ماننے یا تسلیم کرنے میں حیل وحجت کرے، جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی حکم عدولی کرتا ہے، وہ کھلم کھلا راہ راست سے بھٹک جاتا ہے۔

37 33 وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ
وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا
قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا
مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا

(اے رسولؐ !) آپ وہ وقت یاد کریں، جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے، جس سے اللہ نے احسان کیا تھا اور آپ نے بھی احسان کیا تھا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ کی طلب و آرزو کرو اور جو بات آپ نے اپنے دل میں چھپائی ہوئی ہے، اللہ اسے ظاہر کر دے گا۔ تو لوگوں سے ڈرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تو اس (کے قوانین) سے ڈرے۔ چنانچہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو ہم نے اسے تیری زوجیت میں دے دیا، تاکہ مؤمنوں کو اپنے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ محسوس نہ ہو، یاد رکھئے ! اللہ کا فیصلہ نافذ ہو کر رہتا ہے۔

38 33 مَا كَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا

جو بات اللہ نے نبیؐ پر فرض کر دی ہے، اس کے کرنے میں نبیؐ پر کوئی الزام نہیں۔ اس سے پہلے نبیوںؑ کے وقت میں بھی اللہ کا یہی دستور تھا۔ (یاد رکھو !) اللہ تعالیٰ کا ہر حکم (اس کے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق ہوتا ہے، اس لئے) اٹل ہے۔

39 33 الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰی
بِاللّٰهِ حَسِیْبًا

ان لوگوں کا وظیفہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔ وہ صرف اللہ ہی (کے قوانین) سے ڈرتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ محاسبہ کرنے کیلئے کافی ہے۔

40 33 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا

40- اصل یہ ہے کہ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر یعنی ان کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں، یاد رکھو! اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

41 33 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ذکر 5 کیا کرو اور کثرت کے ساتھ کیا کرو (جو اللہ کو یاد رکھتا ہے اللہ اسے یاد رکھتا ہے، البقرۃ 152:2)

حواشی-5 ذکر قرآن کی وسیع المعانی اصطلاح ہے: اللہ کو یاد رکھنا اور اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کا چرچا کرنا، اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کی تشہیر جمیل کرنا وغیرہ وغیرہ۔

42 33 وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

نیز اس کی بڑائی اور تقدیس و تنزیہ صبح و شام کرتے رہو۔

43 33 هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا

وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جو تمہیں اپنی رحمت و نصرت سے نوازتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے (رحمت و نصرت کی) دعائیں مانگتے رہتے ہیں تاکہ وہ تمہیں (شرک و ضلالت کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان و توحید کی) روشنی میں لے آئے اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ مؤمنوں پر بہت رحم کرنے والا ہے۔

44 33 تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا

واقعہ یہ ہے کہ جس روز مؤمن اس سے ملیں گے، ان کی پذیرائی سلام سے ہو گی اور اللہ نے ان کیلئے باعزت و حسین اجر تیار کر رکھا ہے۔

45 33 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَـٰكَ شَـٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اے نبیؐ! ہم نے آپ کو (آپ کے اسوۂ حسنہ کے ذریعے حسین زندگی گزارنے کی) شہادت دینے والا اور اعمال صالحہ کے حسین اجر کی خوشخبری دینے والا، حسین زندگی کے حسین نتائج اور قبیح زندگی کے نتائج و عواقب سوء سے متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

46 33 وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذْنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا

اور اللہ کے احکام کے ساتھ اس کی طرف دعوت دینے والا، نیز (علم و ایمان کی) روشنی دینے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

47 33 وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا

اور (اے نبیؐ!) مؤمنوں کو یہ خوشخبری دے دیں کہ ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے جلیل القدر انعام و اکرام تیار کر رکھا ہے۔

48 33 وَلَا تُطِعِ ٱلْكَـٰفِرِينَ وَٱلْمُنَـٰفِقِينَ وَدَعْ أَذَىٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا

یاد رکھئے کہ کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانئے اور ان کی ایذا رسانیوں کی پروانہ کیجئے، بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھئے اور آپ کیلئے اللہ ہی کی کارسازی و حمایت کرنے کیلئے کافی ہے۔

49 33 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نَكَحْتُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا

اے مؤمنو! جب تم مؤمن عورتوں سے نکاح کرو، پھر ان سے جنسی التفات کرنے سے پہلے انہیں طلاق دے دو تو تم ان سے عدت پوری کرنے کا مطالبہ نہیں کر سکتے، لیکن انہیں کچھ مال دے کر اور حسین طریقے سے رخصت کر دو۔

50 33 يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ
يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ
هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا
خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اے نبیؐ! ہم نے آپ کیلئے آپ کی وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کا حق مہر آپ ادا کر چکے ہیں اور وہ عورتیں بھی جو اللہ آپ کو جنگ میں غنیمت کے طور پر دے، نیز آپ کی وہ چچا کی بیٹیاں، پھوپھیوں کی بیٹیاں، ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں، جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی۔ اسی طرح اگر کوئی مؤمن عورت نبیؐ کو اپنا تن بخش دے اور نبیؐ اس سے نکاح کرنا چاہے تو ایسا کرنا ان کیلئے جائز ہے۔ یہ رعایت خاص طور سے آپ کیلئے ہے، دوسرے مؤمنوں کیلئے نہیں، تاکہ آپ اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں۔ جہاں تک مؤمنوں کا تعلق ہے، ہم جانتے ہیں کہ ہم نے ان کی بیویوں کے متعلق اور ان عورتوں کے متعلق جو جنگ میں ان کے ہاتھ آئیں، کیا احکام نازل کئے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سیآت کو محو کرنے اور ان سے تحفظ دینے والا... بہت زیادہ ترس کھانے، دلدر دور کرنے اور رجوع کرنے والا ہے۔

51 33 تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا

(اے نبیؐ!) آپ اپنی بیویوں میں سے جسے چاہیں اپنے سے الگ کر سکتے ہیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھ لیں اور اگر آپ اپنی چھوڑی ہوئی بیویوں میں سے کسی کو واپس بلالیں تو اس میں کوئی گناہ نہیں، اس طرح یہ بات عین ممکن ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، یعنی وہ خوش ہو جائیں اور غم نہ کھائیں اور سب کا سب جو آپ نے ان کو دیا ہے، اس پر راضی ہو جائیں۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے دلوں کے تمام بھید جانتا ہے، اللہ علم کلی رکھنے والا... بہت زیادہ بردبار ہے۔

52 33 لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ
حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا

(اے نبیؐ!) اس کے علاوہ آپ کیلئے اور کوئی عورت حلال نہیں اور نہ آپ کیلئے یہ روا ہے کہ اپنی موجودہ بیویوں کو طلاق دے کر ان کی بجائے کوئی دوسری عورتیں لے آئیں، خواہ ان کا حسن آپ کو کتنا ہی دلکش حیرت انگیز محسوس ہو، اس حکم سے مستثنیٰ وہ عورتیں ہیں جو جنگ میں ہاتھ لگیں۔ دیکھو! ہر شے اللہ کی نظر میں ہوتی ہے۔

53 33 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ
غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ
لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَ
لْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ
لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ
عَظِيْمًا

مؤمنو! نبیؐ کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو، جب تک کہ تمہیں کھانے کیلئے بلایا نہ جائے اور ایسے وقت میں جاؤ کہ تمہیں کھانے کیلئے انتظار میں بیٹھنا نہ پڑے، لیکن جب تمہیں کھانے کیلئے بلایا جائے تو آؤ اور جب تم کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو (اپنے اپنے گھروں کو) لوٹ جاؤ، باتیں کرنے کے شوق میں بیٹھے نہ ہو۔ تمہاری ایسی حرکتوں سے نبیؐ کو تکلیف ہوتی ہے۔ انہیں تم سے حیا آتی ہے (اور وہ کچھ نہیں کہتے)، لیکن اللہ سچی بات کہنے سے نہیں جھجکتا اور جب تم اس کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو، تو پس پردہ مانگو۔ یہ طریقہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کا بہترین سبب ہے۔ دیکھو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ اللہ کے رسولؐ کو اذیت پہنچاؤ اور اس کے بعد اس کی بیویوں سے نکاح کرنا ہمیشہ کیلئے تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں، بیشک ایسا کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

54 33 اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

یاد رکھو! تم کوئی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اس کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔

55 33 لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَآىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ
اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا

عورتوں کیلئے اپنے باپ دادا، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے بھانجوں اور اپنی ملنے جلنے والی عورتوں، اپنی خادماؤں کے سانے بے پردہ آنے میں کوئی گناہ نہیں اور اللہ کی طلب و آرزو کرو اور اس کی دوری سے ڈرو۔ یقیناً اللہ ہر شے کا نگہبان ہے۔

56 33 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

یقینا اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ پر رحمتیں نازل کرتا رہتا ہے اور اس کے ملائکہ نبیؐ کیلئے رحمت کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ تم بھی، اے مؤمنو! ان کیلئے خیر و حسنہ کی دعا کیا کرو اور آپؐ کی فرماں برداری کرو (جیسا کرنے کا حق ہے)۔

57 33 اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا مُّهِيْنًا

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت پہنچاتے ہیں، اللہ ان پر اس دنیا اور آخرت میں بھی لعنت بھیجتا ہے، یعنی اپنے قرب و حضوری سے دور رکھتا ہے اور اس نے ان کیلئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

58 33 وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا
بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

دیکھو! جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں پر، بغیر کچھ ناروا کام نہ کرنے کے باوجود، اتہام لگا کر تکلیف پہنچاتے ہیں، وہ بہتان لگانے کا اور کھلے گناہ کا بھی بوجھ اٹھاتے ہیں۔

59 33 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اے نبیؐ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہہ دیں کہ (جب وہ باہر نکلیں تو) وہ اپنی اوڑھنیاں جسم کے ساتھ اچھی طرح لپیٹ لیا کریں، اس طرح وہ پہچانی جائیں گی اور (ان سے چھیڑ چھاڑ کر کے) انہیں تنگ نہیں کیا جائے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ سیآت کو مٹانے والا اور ان سے تحفظ دینے والا۔ بے حد ترس کھانے، در گزر کرنے، دلدر دور کرنے اور رجوع رحمت کرنے والا ہے۔

60 33 لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا

(اے نبیؐ!) اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینے میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں، اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان کے خلاف کھڑا کر دیں گے، پھر اس کے بعد وہ آپ کے پڑوس میں تھوڑی ہی مدت رہ سکیں گے۔

61 33 مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا

(وہ بھی) لعنت کے مارے، جہاں کہیں بھی پائے جائیں، پکڑ لئے جائیں گے اور ان کو ہلاک و برباد کر دیا جائے گا۔

62 33 سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں، ان کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کے نظام زندگی میں یہی طریق کار رہا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

63 33 يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا

(اے نبیؐ!) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ آپ ان کو بتا دیجئے کہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور تم کیا جانو کہ وہ قیامت کی گھڑی شاید قریب ہی ہو۔

64 33 اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا

واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے کافروں کو اپنی رحمت و مغفرت سے دور کر دیا ہے اور ان کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

65 33 خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں ان کا کوئی دوست ہو گا نہ مددگار۔

66 33 يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا

جس روز ان کے چہرے آگ میں الٹائے پلٹائے جائیں گے، تو وہ حسرت سے کہیں گے: کاش! ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو مانا ہوتا اور اس کے رسولؐ کی فرماں برداری کی ہوتی۔

67 33 وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا

اور وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سادات (سرداروں، مذہبی پیشواؤں اور بڑوں، یعنی وڈیروں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں، سرمایہ کاروں، قارونوں اور ہامانوں وغیرہ وغیرہ) کی اطاعت کی اور اس کے نتیجے میں، انہوں نے ہمیں راہ راست سے گمراہ کر دیا (راہ سے بے راہ کر دیا)۔

68 33 رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا

لہٰذا، اے ہمارے رب! تو ان کو دو چند عذاب دے اور انہیں اپنی رحمت سے یکسر دور کر دے۔

69 33 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ پر اتہام لگا کر ان کو اذیت پہنچائی، لیکن اللہ نے ان کے اتہام سے ان کو مبرا و منزہ کر دیا۔ بیشک اللہ کے نزدیک وہ بڑے وجیہ تھے (Well-esteemed)۔

70 33 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے قرب و حضوری کی آرزو کرو اور اس کے قوانین سے ڈرتے رہو، نیز سیدھی، کھری اور محکم بات کیا کرو۔

71 33 يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

(اس کے نتیجے میں) وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا اور اس کے رسولؐ کی فرماں برداری کرتا ہے، وہ عظیم الشان کامیابی حاصل کرتا ہے۔

72 33 اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا

وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

ہم نے اپنی امانت 6 آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی، لیکن ان سب نے بار امانت اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے، لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا۔ بیشک وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والا، پرلے درجے کا نادان اور غافل ہے۔ حواشی-6 امانت سے مراد آزادی انتخاب و عمل تھی۔

73 33 لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(اللہ تعالیٰ نے یہ امانت انسان کو اس لئے دی) تاکہ وہ منافق مردوں اور منافق عورتوں، نیز مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) سزا دے اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں پر رجوع برحمت کرے، بیشک اللہ تعالیٰ سیآت کو مٹانے والا اور ان سے تحفظ دینے والا... بے حد ترس کھانے، در گزر کرنے، دلدر دور کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

سورہ سبا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 34 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي
الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ

تعریف و ستائش اور تحسین و ثنائے جمیل صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے، (اور) جو کچھ بھی آسمانوں (Heavens) میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے، اس کی ملکیت ہے (اور اس کے کل جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کے تمتع یا استفادے کیلئے، لہٰذا کوئی متنفس بھی اللہ کے سوا اس کی نعمتوں کا مالک نہیں) اور اخروی زندگی میں تعریف و ستائش اور تحسین و ثنائے جمیل بھی اسی کی ہو گی، وہ انتہائی دانشمند اور اپنے امور کمال دانائی سے سرانجام دینے والا۔ کل عوالم کی جملہ معلومات رکھنے والا ہے۔

2 34 يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا
يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ

وہ (اللہ) ہر اس چیز کو خوب جانتا ہے، جو زمین میں داخل ہوتی ہے یا اس سے نکلتی ہے، نیز وہ اس چیز کو خوب جانتا ہے جو آسمان سے اترتی ہے یا اس میں چڑھتی ہے اور وہ (اللہ) بے حد ترس کھانے، عفو و در گزر کرنے، دلدر دور کرنے اور بار بار رحمت ارزانی کرنے والا۔ سیآت محو کرنے اور ان سے تحفظ دینے والا ہے۔

3 34 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ
الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا
فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ

اور کافر کہتے ہیں: ہم پر قیامت (کی گھڑی) نہیں آئے گی۔ (اے رسولؐ!) آپ ان سے کہہ دیں کیوں نہیں آئے گی۔ میرے رب کی قسم! وہ تم پر ضرور آکر رہے گی۔ میرا رب تو عالم الغیب ہے۔ اس سے ذرہ برابر کوئی شے نہ آسمان میں پوشیدہ ہے نہ زمین میں، نہ ذرے سے بھی چھوٹی اور نہ اس سے بڑی۔ سب کچھ (قدرت کے) صاف صاف بتا دینے والے دفتر (ریکارڈ) میں ہے۔

4 34 لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

(قیامت اس لئے آئے گی) تاکہ جن لوگوں نے ایمان لا کر نظام اسلام قبول کر لیا اور صالح یعنی عدل واحسان اور خیر و حسنہ کے کام کرتے رہے، ان کو ان کا اجر ملے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے مغفرت و رزق کریم ہے (اس کا مطلب ہے کہ ان کی سیآت محو ہوتی رہیں گی اور ان کو تحفظ بھی فراہم کیا جائے گا، نیز انہیں طیب و باعزت روزی بھی فراہم کی جائے گی)۔

5 34 وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ

رہے وہ لوگ جو ہماری آیات یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات کو نیچا دکھانے کیلئے تگ و دو کرتے رہتے ہیں، تو ایسے لوگوں کو سزا کے طور پر ہلا دینے والی اذیتیں دی جائیں گی۔

6 34 وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ
وَيَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ

اور (اے نبیؐ!) جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ (اس کی روشنی کے ذریعے اس حقیقت کا) ادراک رکھتے ہیں کہ جو (وحی و تنزیل) تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے، وہ حق ہے اور وہ (کامرانی کی اس حسین) راہ تک پہنچاتا ہے، جو اس قوت و جبروت کے مالک کی ہے جو تعریف کیا گیا ہے (اور ستودہ صفات ہے)۔

7 34 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ

اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ

اور جن لوگوں نے دعوت حق کو نہ مانا، وہ دوسروں سے کہتے ہیں: آیا ہم اس شخص کی نشاندہی کریں جو دور کی کوڑی لاتا ہے کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو کر ملیامیٹ ہو جاؤ گے تو تم نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے؟

8 34 اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي

الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ

(لیکن) یہ شخص جان بوجھ کر اللہ کے نام پر جھوٹ باندھتا ہے یا اسے جنوں (Madness) ہو گیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، (خوف و حزن کا) عذاب ان کا مقدر ہے اور وہ گمراہی میں بہت دور جا چکے ہیں۔

9 34 اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ

نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ

مُّنِيْبٍ

کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے اور انہوں نے جو ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے آسمان اور زمین سے ہے (اسی پر نظر نہیں دوڑائی)؟ اگر ہم (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) چاہیں تو انہیں زمین میں غرق کر دیں یا آسمان کے کچھ ٹکڑے ان پر گرا دیں۔ (جو باتیں ہم بیان کرتے ہیں) ان میں ہر اس بندے کیلئے (اعجازی) نشان ہے جو صدق دل سے ہماری طرف رجوع کرتا ہے۔

10 34 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ

الْحَدِيْدَ

ہم نے داؤدؑ پر اپنا زیادہ سے زیادہ انعام واکرام کیا۔ (ہم نے کہا:) اے پہاڑوں، داؤدؑ کے ساتھ مل کر اپنے فرائض سرانجام دو اور پرندوں کو بھی ان کے کام میں لگا دیا اور ہم نے ان کیلئے لوہے کو نرم کر دیا۔

11 34 اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ

(ہم نے اسے کہا) پورے طول و عرض (سائز) کی فراخ زرہیں بنا اور ان کے بنانے میں اندازۂ نگاہ اور توازن رکھ۔ نیز خیر وصلاح اور عدل واحسان کے کام کرو۔ یقین رکھو کہ جو عمل تم کرتے ہو، ان سب کو کامل اور واضح طور پر دیکھنے۔ جاننے والا (Seer-Knower) ہوں۔

12 34 وَلِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهۡرٌ ۚ وَاَسَلۡنَا لَهٗ عَیۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَمِنَ الۡجِنِّ مَنۡ یَّعۡمَلُ بَیۡنَ یَدَیۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنۡ یَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ

اور ہم نے سلیمانؑ کیلئے ہوا کو مسخر کیا۔ اس ہوا کی صبح کی منزل بھی ایک ماہ کی مسافت کے برابر تھی اور اس کی شام کی منزل بھی ایک ماہ کی مسافت کے برابر تھی اور ہم نے اس کیلئے تانبے (Copper) کا چشمہ بہا دیا اور جنوں میں سے وہ تھے جو اس کے سامنے اس کے آقا ومالک کے حکم سے کام کرتے، (جس نے یہ فرمان جاری کر رکھا تھا): ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرے گا، ہم اسے شعلوں کی نذر کر دیں گے۔

13 34 یَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَتَمَاثِیۡلَ وَجِفَانٍ کَالۡجَوَابِ وَقُدُوۡرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا ؕ وَقَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ

یہ جن اس کیلئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے، یعنی مضبوط قلعے اور معبد، مجسمے، حوض جیسے بڑے بڑے لگن اور مضبوطی سے جمی ہوئی دیگیں۔ اے آل داؤد! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی نعمتوں کا (قولی وفعلی) شکر ادا کرو۔ لیکن میرے بندوں میں شکر گزار بہت کم (Few of Less) ہیں۔

14 34 فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ
مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ

اور جب ہم نے اس (سلیمانؑ) پر موت کا حکم صادر کیا تو اس سفلی کیڑے نے جو اس کے عصا1 کو کھا رہا تھا، اپنے کردار سے (جنوں کو) بتا دیا کہ (سلیمانؑ کا) دور ختم ہو چکا ہے اور جب حکومت کا عصا دھڑام سے گر پڑا تو جنوں نے محسوس کیا اور ان پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے تو کبھی بھی اتنی دیر ذلت کا عذاب برداشت نہ کرتے۔

حواشی-1 عصا کے معنی حکومت یا حکومت کا رعب کے بھی ہیں۔

15 34 لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن
رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ

سبا کے قبیلہ کیلئے اپنی بستی میں ایک (اعجازی) نشان تھا، دو باغ تھے، ایک (بستی کے) دائیں طرف اور ایک بائیں طرف۔ (ان سے کہا گیا:) اپنے (رزق و) نشو و نما دینے والے کے رزق سے کھاؤ پیو اور اس کا (قولی و فعلی) شکر کرو2۔ یہ علاقہ پاکیزہ، زرخیز اور بار آور ہے اور مالک نشو و نما دینے والا۔ حفاظت کرنے والا ہے۔

حواشی-2 رزق و شکر لازم و ملزوم ہیں۔

16 34 فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ
ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ

لیکن انہوں نے (اپنے رب کا شکر ادا کرنے سے) بے اعتنائی کی۔ چنانچہ ہم نے ان پر ایسا زور کا سیلاب بھیجا (جس نے سارے بند توڑ دیئے) اور ہم نے ان کے دونوں باغوں کے بدلے ان کو دو ایسے باغ دیئے جن میں کڑوے کسیلے پھل اور جھاڑ کے درخت اور گنتی کی چند بیریاں تھیں۔

17 34 ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ

ہم نے انہیں یہ سزا ان کی ناشکری (Ingratitude) کی وجہ سے دی، ہم ناشکروں کو ایسی ہی جزا (Punishment) دیا کرتے ہیں۔

18 34 وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡقُرَى الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرۡنَا فِيۡهَا السَّيۡرَ‌ؕ سِيۡرُوۡا فِيۡهَا لَيَالِىَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيۡنَ

ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت 3 دی تھی (Were blessed)، بستیوں کا ایک سلسلہ قائم کر رکھا تھا، ایک بستی ختم نہ ہوتی تھی کہ دوسری نظر آنے لگتی تھی اور ہم نے ان کے درمیان مسافت کی مناسب منازل قائم کر رکھی تھیں۔ انہیں صلائے عام تھی کہ دن اور رات ان بستیوں کے درمیان بے خوف وخطر سفر کریں۔

حواشی-3 اس سے مراد ملک شام کی بستیاں ہیں۔

19 34 فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَيۡنَ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِيۡثَ وَمَزَّقۡنٰهُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ

لیکن ان (بستیوں کے مکینوں) نے دعا کی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے پروردگار! ہماری مسافتوں میں بعد (اور طول پیدا) کر دے اور (اس سے) انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ (اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ) ہم نے ان کو قصہ پارینہ بنادیا اور انہیں بالکل منتشر کر دیا۔ اس میں مصائب ومشکلات برداشت کرنے اور ثابت قدم رہنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنے اور اس کیلئے جذبات تشکر وامتنان رکھنے والوں کیلئے عبرت آموز نشانیاں ہیں۔

20 34 وَلَقَدۡ صَدَّقَ عَلَيۡهِمۡ اِبۡلِيۡسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

ابلیس (Satan) نے ان کے متعلق اپنی توقعات وخیالات کو صحیح پایا اور سوائے چند مؤمنوں کے سب نے اس کی پیروی کرو۔

21 34 وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِالۡاٰخِرَةِ مِمَّنۡ هُوَ مِنۡهَا فِىۡ شَكٍّ‌ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ

اس (ابلیس) کو ان پر کوئی اختیار نہ تھا۔ یہ صرف اس لئے ہوا تا کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، ان لوگوں سے ممتاز کر دیں جو اس کے بارے میں شک کرتے ہیں۔ یقین مانو کہ تمہارا پروردگار وآقا (اپنے قانون مشیت کے مطابق) ہر شے پر نگراں (Watchful) ہے۔

22 34 قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ

(اے رسولؐ!) آپ ان سے کہہ دیں کہ تم ان (معبودوں) کو پکارو، جن کو تم نے اللہ کے سوا معبود سمجھ رکھا ہے، وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے اور نہ انہیں آسمانوں اور زمین کی حکومت میں کوئی دخل ہے (اور نہ ان کی کوئی شرکت ہے) اور نہ ان میں سے کوئی ایک بھی اللہ کا مددگار ہے، یعنی اس کے امور خدائی میں نہ تو شریک ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے۔

23 34 وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ

اس (اللہ) کے حضور کوئی شفاعت یا سفارش (Intercession) فائدہ نہیں دے گی سوائے اس کیلئے جسے وہ (اپنے قانون مشیت وعدل کے مطابق) اجازت دے دے (اور اس کی بات سننا پسند کرے)۔ (اور کیا شفاعت کرنے والا اور جس کیلئے سفارش کی گئی)، سب خوف و گھبراہٹ کے عالم میں رہیں گے، حتیٰ کہ جب وہ اجازت دے دے گا اور ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جائے گی تو (وہ لوگ جن کی شفاعت کی گئی، شفاعت کرنے والوں سے پوچھیں گے: کیا کچھ کہا ہے تمہارے رب نے؟ وہ جواب دیں گے کہ اس نے حق فرمایا ہے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ ہی ہے جو عالی مرتبت (Exalted)۔ سب سے بڑا (Great) ہے۔

24 34 قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

(اے میرے پیغمبرؐ! ان اکابر پرستوں یا مشرکوں سے) پوچھئے کہ کون تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے۔ کہو: اللہ۔ لامحالہ اب ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک فریق ہی ہدایت یا صراط مستقیم پر ہے یا صاف گمراہی میں پڑا ہے!

25 34 قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

(برملا) اعلان کردو کہ تم سے اس کے متعلق بازپرس نہ ہو گی (اگر) ہم نے (کوئی) جرم کیا ہے اور ہم سے اس کے متعلق پرستش نہ ہو گی جو تم کرتے ہو۔

26 34 قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ

(اے رسولؐ!) کہہ دیں کہ ہمارا رب ہم دونوں (فریقوں) کو جمع کرے گا، پھر ہمارے درمیان عدل وانصاف ک ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ (اللہ تعالیٰ) احسن واکمل فیصلہ کرنے۔ علم کلی رکھنے والا ہے۔

27 34 قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(اے رسولؐ!) آپ ان سے کہہ دیں: ذرا مجھے ان معبودوں کا حال تو بتاؤ جنہیں تم نے اللہ کا شریک بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے (تف ہے ان پر) ایسا ہرگز نہیں۔ وہ اللہ (ہی) ہے جو زبردست قوت واقتدار کا مالک۔ نہایت دانا وبینا اور انتہائی دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

28 34 وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور (اے نبیؐ!) ہم نے آپ کو کل بنی نوع انسان کیلئے (تقویٰ وتوحید اور ایمان واعمال صالحہ کے حسین وسرور انگیز ثمرات کی) بشارت وخوشخبری دینے والا اور (فسق وفجور، شرک وکفر اور اعمال سوء کے قبیح وکربناک نتائج بد سے) متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت سے) آگہی نہیں رکھتے۔

29 34 وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

یہ لوگ آپ سے استفسار کرتے ہیں کہ (روز حساب وجزا کے آنے کا) وعدہ کب پورا ہو گا (یا پورا ہو جائے) اگر تم سچے ہو۔

30 34 قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ

(اے نبیؐ !) آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے واسطے ایک دن کا وعدہ ہے، جس کے وقوع پذیر ہونے میں تم نہ تو ایک ساعت کی تاخیر کر سکتے ہو اور نہ اسے ایک ساعت پہلے ہی لا سکتے ہو۔

31 34 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ
تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ اۨلْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں گے اور نہ ہی اس سے پہلے آئی ہوئی کسی کتاب کو تسلیم بالیقین کریں گے۔ (اے رسولؐ !) کاش تو ان ظالموں کا حال اس وقت دیکھے جب وہ اپنے رب کے حضور کھڑے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے۔ وہ لوگ یعنی کمزور عوام جن کو کمزور سمجھ کر دبایا جاتا تھا، ان لوگوں (یعنی معاشرتی سرطانوں سے) جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے، کہیں گے کہ اگر تم ہمیں گمراہ نہ کرتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔

32 34 قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى
بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ

مستکبرین (معاشرتی سرطان یعنی فرعون وہامان اور قارون وآزر) کمزور عوام سے کہیں گے کہ کیا جب تمہارے پاس ہدایت آئی تھی تو ہم نے تمہیں اس کے قبول کرنے سے روکا تھا، بلکہ تم خود ہی مجرم تھے (اور تم نے اس سے اعراض کیا تھا)۔

33 34 وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ
تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا
الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اور (روز حساب وجزا) کمزور عوام مستکبرین (معاشرتی سرطانوں) سے کہیں گے: (معاملہ یہ نہیں) بلکہ یہ تمہاری شب و روز کی ریشہ دوانیاں تھیں، جب تم ہمیں تاکید کرتے تھے کہ ہم اللہ (کے احکام) کی نافرمانی کریں اور ان کے ہمسر و سہیم بنائیں اور جب وہ

مستکبرین) عذاب دیکھیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے (اپنے دلوں میں پچھتائیں گے) اور ہم ان کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے، وہ (قانون مکافات عمل کے مطابق) اپنے اعمال (سوء) کی جزا پائیں گے۔

34 34 وَمَآ أَرْسَلْنَا فِى قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَآ إِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ
كَٰفِرُونَ

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں (فسق و فجور، شرک و کفر اور اعمال سوء کے قبیح و کربناک نتائج بد سے) متنبہ کرنے والا (رسول) بھیجا ہو اور وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ جس چیز کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے، اس کو ہم نہیں مانتے (یعنی ہمیشہ دولت مند لوگوں نے حق کا انکار کیا ہے)۔

35 34 وَقَالُوا۟ نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ

وہ (اترائے ہوئے) کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تم سے مال بھی زیادہ ہے اور اولاد بھی (زیادہ)، ہم پر عذاب نہیں آئے گا (اور ہم سزا پانے والے نہیں ہوں گے)۔

36 34 قُلْ إِنَّ رَبِّى يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا
يَعْلَمُونَ

(اے رسولؐ!) آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا پروردگار و آقا (اپنے قوانین مشیت و حکمت، ابتلاء اور انعام و فضل کے مطابق) جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے محدود کر دیتا ہے (اس لئے کہ وہ اپنے بندوں کے احوال و ظروف سے پوری طرح آگاہی رکھنے والا۔ ان پر نظر رکھنے والا ہے)۔ لیکن اکثر لوگ اس کا علم الیقین نہیں رکھتے۔

37 34 وَمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُم بِٱلَّتِى تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰٓ إِلَّا مَنْ ءَامَنَ
وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ ٱلضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا۟ وَهُمْ فِى ٱلْغُرُفَٰتِ ءَامِنُونَ

اور نہ تمہارا امال و منال اور نہ تمہاری اولاد ایسی چیزیں ہیں جو تمہیں ہمارا مقرب بنا دیں یا ہمارے حضور تمہارا مرتبہ بلند کر دیں، مگر ہمارا قرب اسے حاصل ہوتا ہے جو ایمان لائے اور عدل و احسان اور خیر و حسنہ کے کام کرے۔ یہی وہ (مؤمن) لوگ ہیں جنہیں

ان کے (حسین) اعمال کا کئی گنا بدلہ دیا جائے گا۔ یہی وہ (متقی و مؤمن) لوگ ہیں جو بلند و بالا منزلوں میں امن وامان اور اطمینان سے رہیں گے۔

38 34 وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ

جو لوگ ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایت کا بطلان کرنے کی سعی و جہد کرتے رہتے ہیں، وہ (دوستداران آتش جہنم میں) دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

39 34 قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

(اے رسولؐ!) آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا پروردگار (اپنے قوانین مشیت و حکمت، ابتلاء اور انعام و فضل کے مطابق) جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے (اس کیلئے) محدود کر دیتا ہے (اس لئے کہ وہ اپنے بندوں کو آزما دیکھنا چاہتا ہے)۔ تم جو کچھ بھی اس کی راہ میں (اس کے بندوں کی فلاح و بہبود کیلئے) خرچ کرتے ہو، وہ تمہیں لوٹا دیتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

40 34 وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ

اور اس روز (قیامت کا تصور تو کرو) جب (رب عادل) تمام (جنات اور بنی نوع انسان) کا حشر کرے گا، یعنی ان کو حساب و جزا کیلئے اپنی عدالت میں اکٹھا کرے گا، پھر فرشتوں سے فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟

41 34 قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ

(فرشتے یہ سن کر) عرض کریں گے، تو (خصوصاً بلحاظ علم و حکمت) ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے۔ ہماری قرابت تو تجھ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے۔ بلکہ یہ جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں اکثر انہیں پر ایمان رکھتے تھے۔

42 34 فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ

آج (حساب و جزا) کے دن تم میں سے کوئی کسی کیلئے فائدہ یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور ظلم شعار لوگوں سے کہا جائے گا: چکھو آتش جہنم کے عذاب کا مزہ، جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

43 34 وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا
جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

جب ہماری واضح آیات (قرآنی) ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو وہ ہمارے رسولؐ کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ شخص تو محض ایک انسان ہے، جو چاہتا ہے کہ تمہیں ان معبودوں سے برگشتہ کر دے، جن کی اطاعت و بندگی تمہارے باپ دادا کرتے تھے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو محض جھوٹ کا ایک پلندا ہے (جو اللہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے)۔ منکران حق کے پاس جب حق یعنی قرآن مجید آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو محض کھلا جادو (Magic) (اور جھوٹ و دھوکہ) ہے۔

44 34 وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۭ

حالانکہ ہم نے اس سے پہلے نہ ان کو کوئی کتاب دی جسے یہ پڑھتے ہوں اور نہ ہی ہم نے آپ سے پہلے ان کی طرف (اعمال سوء کے قبیح و کربناک نتائج بد سے) متنبہ کرنے والا بھیجا تھا (جو انہیں آنے والے خطرات سے آگاہ کرتا)۔

45 34 وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا
رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ

ان سے پہلوں نے بھی (اپنے رسولوںؑ کا) انکار کیا تھااور ان لوگوں کو تو (جاہ وجلال کا) جو ہم نے ان کو دیا تھا، دسواں حصہ بھی نصیب نہیں ہوا، لیکن جب ان لوگوں نے (میرے رسولوںؑ کا) انکار کیا تھاتوانہوں نے دیکھ لیاکہ یہ انکار کیارنگ لایا (اور ہماری سزا کتنی سخت تھی)۔

46 34 قُلۡ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمۡ بِوَاحِدَةٍ‌ ۚ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ مَثۡنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوۡا مَا بِصَاحِبِكُمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ‌ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ لَّـكُمۡ بَيۡنَ يَدَىۡ عَذَابٍ شَدِيۡدٍ

کہہ دیجئے کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ تم دو دو اور ایک ایک ہو کر اللہ کے حضور کھڑے ہو جاؤاور غور و فکر کرو۔ تمہارے (ساتھ بود و باش رکھنے والے) ساتھی کو ہر گز سودا یا جنوں نہیں ہے۔ وہ تمہیں ایک ایسے سخت عذاب سے خبر دار کر رہاہے جو تمہارے سر پر منڈلارہاہے۔

47 34 قُلۡ مَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَهُوَ لَـكُمۡ‌ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ‌ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ

(اے نبیؐ!) انہیں کہہ دیں کہ اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگاہے تو وہ تمہیں کو مبارک ہو، میرااجر تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر شے پر عینی گواہ ہے۔

48 34 قُلۡ اِنَّ رَبِّىۡ يَقۡذِفُ بِالۡحَـقِّ‌ۚ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ

(اے رسولؐ!) آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا پروردگار یقیناحق کو اکناف عالم میں (باطل پر) غالب کر دے گا۔ (اصل یہ ہے کہ اللہ ہی) غیب یا پوشیدہ باتوں اور حقائق کا علم تمام رکھنے والاہے (اور کوئی نہیں)۔

49 34 قُلۡ جَآءَ الۡحَـقُّ وَمَا يُبۡدِئُ الۡبَاطِلُ وَمَا يُعِيۡدُ

کہہ دو کہ حق (دین توحید) آگیااور (اس کے نتیجے میں) باطل (کفر و شرک) ایسابر باد ہوا کہ کچھ کرنے کرانے کے قابل نہیں رہا (اور نہ آئندہ کچھ کر سکے گا)۔

50 34 قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى نَفۡسِىۡ‌ ۚ وَاِنِ اهۡتَدَيۡتُ فَبِمَا يُوۡحِىۡۤ اِلَىَّ
رَبِّىۡ‌ ؕ اِنَّهٗ سَمِيۡعٌ قَرِيۡبٌ

کہو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو حقیقت یہ ہے کہ میری گمراہی (کا وبال) میری ہی ذات پر ہے اور اگر میں ہدایت کی راہ پر ہوں تو یہ اس وحی کی بناء پر ہے جو میرے رب نے مجھ پر نازل کی ہے۔ بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا (Hearer-in-Himself) (شہ رگ سے بھی) قریب ہے۔

51 34 وَلَوۡ تَرٰٓى اِذۡ فَزِعُوۡا فَلَا فَوۡتَ وَاُخِذُوۡا مِنۡ مَّكَانٍ قَرِيۡبٍۙ

اور کاش تو انہیں اس وقت دیکھے جب ان پر گھبراہٹ طاری ہو گی اور کہیں بچ کر جا نہ سکیں گے، بلکہ قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے۔

52 34 وَّقَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖ‌ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنۡ مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ‌ ۖ‌ ۚ

اس وقت وہ کہیں گے کہ ہم (اللہ اور اس کے رسولؐ کو) تسلیم بالیقین کرتے ہیں، لیکن اتنے دور مقام پر چلنے جانے کے بعد (ایمان) ان کے ہاتھ کیونکر آئے گا۔

53 34 وَّقَدۡ كَفَرُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ‌ ۚ وَيَقۡذِفُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ مِنۡ مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ

اور اس سے پہلے (جب انہیں ایمان و توحید کی دعوت دی گئی تھی تو) انہوں نے (ہمارے رسولؐ کا) انکار کیا تھا، (اور اس کے حالات کا مشاہدہ کئے بغیر) وہ اس کے متعلق بے سر و پا باتیں بناتے تھے، ایسی باتیں جن کا اس سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

54 34 وَحِيۡلَ بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ مَا يَشۡتَهُوۡنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشۡيَاعِهِمۡ مِّنۡ قَبۡلُ‌ ؕ اِنَّهُمۡ
كَانُوۡا فِىۡ شَكٍّ مُّرِيۡبٍ

اور ان کے اور ان کی خواہش کی چیزوں کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا، یعنی معروضات خواہش (Objects of desire) سے محروم کر دیئے گئے، جیسا کہ اس سے پہلے، ان کے ہم مشرب و ہم مسلک لوگوں سے ہوا، بلاشبہ وہ اضطراب انگیز اور گمراہ کن شک میں پڑے ہوئے تھے (Were in disquieting doubt)۔

سورہ فاطر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 35 اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ مَّثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

تعریف و ستائش اور تحسین و ثنائے جمیل صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے، جو ارضی اور سماوی کروں کا موجد 1 (Inventor of Originator) ہے، جس نے دو دو، تین تین اور چار چار بازو والے فرشتوں کو اپنا پیغامبر مقرر کیا ہے۔ وہ (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) اپنی تخلیق کو جس رنگ و طور میں چاہتا ہے، اضافہ کرتا ہے (تعداد یا خواص میں ترقی)، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

حواشی-1 الفطر کے معانی ہیں: کسی چیز کو پہلی مرتبہ طول میں پھاڑنا یا شق کرنا (المفردات، تاج)۔ فاطر السموت والارض کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ، جس نے گیسوں (Gases) کے ایک از بس عظیم تودے (Mass) کو شق کر کے اس میں سے پہلے کرۂ ارض (Earthly sphere) یا زمین اور پھر دیگر سماوی کرے (Celestial sphere) یا آسمان تخلیق کئے۔ دیکھئے مترجم کی کتاب سرگذشت فلسفہ حصہ اول، ص 382 ببعد اور حسن تفسیر جلد دوم، ص 118 بعد۔

2 35 مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا ۚ وَ مَا یُمۡسِکۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

اللہ جو رحمت یا حسنہ بھی بنی نوع انسان پر ارزانی کرتا ہے (مثلاً دنیوی حسنہ یا اخروی حسنہ یا دنیوی... اخروی حسنہ کے دروازے کھول دے)، تو کوئی انہیں بند کرنے والا نہیں اور اگر وہ بند کر دے تو اس کے بعد کوئی ان کو کھولنے والا نہیں۔ وہ زبردست قوت و اقتدار کا مالک... نہایت دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

3 35 يَآيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

اے بنی نوع انسان ! اللہ تعالیٰ نے جو نعمت تم پر ارزانی کی ہے (یعنی بے حساب مادی و معنوی نعمتیں)، اس کا تذکرہ کرتے اور اس (نعمت) کو تشکر و امتنان کے ساتھ یاد 2 رکھنا چاہیئے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ (نہیں ہے)۔ اس کے سوا کوئی اور الٰہ، یعنی معبود و محبت، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں۔ پھر تم کدھر بہک رہے ہو؟

حواشی - 2 ان کی یاد تازہ کر کے ان میں اللہ تعالیٰ کے حوالے سے تفکر بالحق کرو اور غور کرو کہ کیا تم نے ان نعمتوں سے ایسا اور اس قدر استفادہ کیا ہے، جیسا اور جس قدر استفادہ کرنے کا حق ہے؟ یا دوسروں کو بھی ان سے مستفید ہونے دیا ہے؟

4 35 وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

(اے رسولؐ!) اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) آپ سے پہلے بھی رسولؑ جھٹلائے جا چکے ہیں اور (بالآخر) تمام امور، یعنی مسائل و اعمال کے تصفیہ کیلئے اللہ (کی کتاب) سے رجوع کرنا لازم ہے یا تمام معاملات فیصلے کیلئے اللہ تعالیٰ (کے قوانین) ہی سے رجوع کرتے ہیں۔

5 35 يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ

اے لوگو! بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ بڑا دھوکے باز (= شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دے۔

6 35 اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ
اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ

بے شک شیطان تمہارا (کھلا) دشمن ہے، اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے پیروکاروں کو محض اس لئے اپنی راہ پر بلاتا ہے کہ وہ اہل دوزخ میں شامل ہو جائیں۔

7 35 اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۗ وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ

جن لوگوں نے (الحق یا دین اسلام قبول کرنے سے) انکار کیا (وہ یاد رکھیں کہ) ان کو (قانون مکافات عمل کی رو سے ذلت و مسکنت اور محرومی و حسرت کی) انتہائی شدید اذیتیں سہنا پڑیں گی۔ (بخلاف اس کے) جو (اہل حسن و عشق 3) اسلام میں پورے پورے داخل ہو گئے اور انہوں نے خیر و صلاح اور عدل و احسان کے امور سر انجام دیئے تو ان کیلئے مغفرت ہے، یعنی ان کی سیآت محو کر دی جائیں گی اور ان سے انہیں تحفظ فراہم کیا جائے گا، نیز ان کو (ان کے حس ایمان و اعمال حسنہ کا) بہت بڑا صلہ ملے گا۔

حواشی - 3 اہل حسن و عشق: وہ اہل آرزو ہیں، جن کے قلوب حسن علم و ایمان اور عشق الٰہی سے معمور و منیر ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے احسان کرنا جن کا شعار ہو، نیز وہ حیات طیبہ بسر کرتے ہو۔

8 35 اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ

تو کیا ایسا شخص جس کا برا عمل اس کیلئے خوشنما و دلکش بنا دیا گیا ہو اور وہ اسے حسین سمجھتا ہو (اس شخص جیسا ہو سکتا یا ہدایت پا سکتا ہے، جو سیۂ کو سیۂ، شر کو شر اور باطل کو باطل سمجھتا ہے)، اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون احترام آرزو و مشیت کے مطابق) کسی کو گمراہی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے اور کسی کو راہ راست پر لگا دیتا ہے، پس (اے نبیؐ!) ان کے غم کے مارے آپ کا دم نہ نکل جائے۔ بلاشبہ اللہ ان باتوں کو جو یہ کر رہے ہیں، پوری طرح جاننے والا اور باخبر ہے۔

9 35 وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ

اور اللہ وہ ہے جو ہوائوں کو بھیجتا ہے، جو بادلوں کو اٹھائے پھرتی ہیں۔ پھر ہم ان (بادلوں) کو ہانک کر مردہ اراضی (Land) کی طرف لے جاتے ہیں اور ان کے ذریعے (مردہ اراضی کو) از سر نو زندہ یا شاداب کرتے ہیں۔ (جس طرح ہم مردہ اراضی کو از سر نو زندہ یا شاداب کرتے ہیں) اسی طرح (ہم مردوں کو) از سر نو زندہ کریں گے۔

10 35 مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ

جو کوئی بھی عزت کی آرزو رکھتا ہے (اسے جان لینا چاہئے کہ) ہر قسم کی عزت دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے (ویسے عزت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے، اس کے رسول اور مؤمنوں کیلئے ہے۔ المنفقون 63:8)۔ اسی کی طرح پاکیزہ باتیں چڑھتی ہیں اور وہ عدل و احسان اور خیر و حسنہ کے کاموں کو بلند کرتا ہے۔ جو لوگ بھیانک چالیں (جن کے اثرات قبیح اور آتش انگیز ہوتے ہیں) چلتے ہیں، تو ان کو (قانون مکافات عمل کی رو سے ذلت و مسکنت اور محرومی و حسرت کی) انتہائی شدید اذیتیں سہنا پڑیں گی، کیونکہ ان کی چالیں بیکار ہیں (اور خود ہی غارت ہو جائیں گی)۔

11 35 وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ

اور اللہ نے تمہیں خشک سرزمین میں (اپنی تخلیقی فعلیت سے ارتقائی انداز میں) تخلیق کیا (اور کرتا رہتا ہے)، پھر نطفے، یعنی مادہ منویہ کے ایک قطرے سے (From a sporm drop)، پھر (ان کے فطری تقاضوں کی تشفی اور سکون کیلئے، اس نے اپنے فضل سے) انہیں نر و مادہ بنایا (اور بناتا رہتا ہے)۔ اللہ تعالیٰ (چونکہ عالم الغیب والشھادۃ ہے) خوب جانتا ہے کہ جو شے ہر حیاتیاتی مادہ (Biological female) اپنے رحم (Womb) میں لئے ہوتی ہے اور اسے جنم دیتی ہے اور کسی زندگی پانے والوں کو عمر اس کے قوانین کے بغیر نہ بڑھتی ہے اور نہ گھٹتی ہے۔ یاد رکھو! یہ اللہ تعالیٰ کے دفتر (ریکارڈ) میں محفوظ ہے۔ بلاشبہ (تخلیق علم اور قوانین کا) یہ (امتزاج) اللہ کیلئے سہل ہے۔

12 35 وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

پانی کے دونوں دریا 4 (قطعے) ایک جیسے نہیں۔ ایک (دریا) شیریں، پیاس بجھانے والا کہ اس کا پینا خوشگوار ہے (اور آسانی سے گلے سے اتر جاتا ہے) اور دوسرا نمکین اور کڑوا۔ تم دونوں سے مچھلیوں کا تر و تازہ گوشت کھاتے ہو اور آراستگی و تزئین کی چیزیں (لعل و گوہر، صدف، مونگے وغیرہ وغیرہ) نکالتے ہو جسے تم زیب تن کرتے ہو۔ (اے انسان! سمندر چونکہ تمہارے لئے مسخر کیا گیا ہے، اس لئے اس میں پانی چیرتی ہوئی کشتیاں چلتی ہیں۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ تم (بحری راستے سے تجارت کے ذریعے) اللہ کے فضل، یعنی اس کی فاضل نعمتوں (= رزق) کو تلاش کرو اور شکر ادا کرو (یعنی ان نعمتوں کی قدر کرو، ان سے خود بھی استفادہ کرو اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤ)۔

حواشی-4 بعض مفسرین کے نزدیک دونوں دریاؤں سے مراد ایمان اور کفر کے دریا ہیں اور بعض کے مطابق اخروی اور دنیوی زندگی بھی ہے۔

13 35 يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا
يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، یعنی اللہ ہی سلسلۂ روز و شب کا خالق اور اسے قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس نے چاند اور سورج کو (انسان کیلئے) مسخر کر رکھا ہے۔ یہ سلسلہ ایک مقررہ وقت تک چلے جا رہا ہے۔ یہی ہے اللہ (جو ان امور کا مدبر) اور تمہارا رب یعنی رازق و پروردگار اور آقا و مالک ہے، بادشاہت و حکمرانی اسی کی ہے۔ اسے چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو، وہ تو پر کاہ کے بھی مالک نہیں ہیں۔

14 35 اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ

انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں نہیں سنتے (اور نہ سن ہی سکتے) ہیں اور (بالفرض) اگر سنیں بھی تو ان کو قبول نہیں کر سکتے (یا ان کا جواب نہیں دے سکتے)۔ (سب سے بڑھ کر یہ کہ) قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کریں گے (اس سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے)۔ (رب خبیر کے سوا) تمہیں ایسی سچی خبر اور کوئی نہیں سنا سکتا۔

15 35 يَاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ

اے بنی نوع انسان! تم سب (جن میں اولیاء اللہ، برگزیدہ ہستیاں شامل ہیں) اللہ کے محتاج و دست نگر ہو اور اللہ! وہ تو بے احتیاج و بے نیاز... (اور اپنے انعام و اکرام، بخشش و احسان، رحمت و مغفرت، جود و عطا کے سبب) ممدوح خلائق ہے۔

16 35 اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ

اگر وہ (اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت و حکمت کی رو سے) چاہے تو تمہیں (دنیا کے منظر سے) غائب یا نابود کر دے اور (اپنے قانون استبدال و استخلاف کے مطابق تمہاری جگہ) ایک نئی قوم (A new nation) لے آئے (اور بسائے، تو تم کچھ نہیں کر سکو گے)۔

17 35 وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کیلئے ذرا دشوار نہیں۔

18 35 وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ
شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى
فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ

اور کوئی اپنے اعمال کا بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے اعمال (سوء) کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا، نہ دنیا اور نہ آخرت میں (وجہ یہ ہے کہ ہر شخص رہین اعمال اور مستوجب قانون مکافات عمل ہے، (Subject to Law of Retribution) اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی جان پکارے کہ اس کا بوجھ ہلکا کر دیا جائے تو اس کا بوجھ قطعاً ہلکا نہیں کیا جائے گا، اگرچہ وہ اپنے اعزہ اقارب ہی کو کیوں نہ پکارے۔ آپ صرف انہی لوگوں کو (ان کے اعمال سوء کے فطری خوفناک و المناک نتائج و عواقب سے) متنبہ کر سکتے ہیں، جو

اپنے ان دیکھے پروردگار و مالک (کے قانون مکافات عمل) سے ترساں رہتے ہیں، نیز صلوٰۃ قائم کرتے ہیں، یعنی صلوٰۃ کے فرائض اور تقاضے پورا کرتے رہتے ہیں۔ جو کوئی بھی اپنا تزکیہ یعنی اپنے نفسیاتی یا قلبی امراض کا علاج کرتا، اپنے اخلاق کی تہذیب و تحسین کرتا، غور کے کانوں سے سنتا، عبرت کی نظروں سے دیکھتا، حکیمانہ انداز میں سوچتا اور عقل سلیم سے کام لینا سیکھتا، نیز اپنے باطنی قویٰ کو قوۃ سے فعل میں لاتا ہے، وہ اپنے ہی نفس اور فائدے کیلئے کرتا ہے اور حیات انسانی کے سفر کی آخری منزل اللہ ہی کی حضوری ہے (اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: حیات انسانی کی ہجرت کا منتہائے مقصود اللہ ہے)۔

19 35 وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ

کیا اندھا (Blind) اور بینا (Seer) برابر ہو سکتے ہیں؟ (حقیقت آشنا اور حقیقت نا آشنا ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔)

20 35 وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ

کیا تاریکیاں روشنی کے مثل ہو سکتی ہیں؟ (تاریکیوں سے مراد کفر و شرک، ظلم و جہل، فتنہ و فساد، غلامی و ضلالت کے اندھیرے اور نور سے مراد ایمان و توحید، امن و سلامتی، آزادی و ہدایت کا نظام ہو سکتے ہیں)۔

21 35 وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ

اور نہ ہی سایہ اور دھوپ (کی تپش ایک جیسے ہیں)۔

22 35 وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَآءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ
اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ

اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین احترام آرزو اور مشیت و حکمت کے مطابق) جسے چاہتا ہے، سننے کی توفیق دیتا ہے۔ آپ کیلئے ممکن نہیں کہ جو لوگ عالم برزخ میں پڑے ہیں، ان کو کچھ سنا سکیں۔

23 35 اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ

آپ کا کام صرف اتنا ہے کہ لوگوں کو ان کے اعمال سوء کے بھیانک نتائج و عواقب (Consequences) سے آگاہ کرتے رہیں۔

24 35 إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ بِٱلْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ

(اے پیغمبر اعظم وآخرؐ!) یقیناً ہم نے آپ کو الحق (= سچے دین اسلام یا اللہ کے کل حیات انسانی کے نظام اور قرآن مجید) کے ساتھ (ایمان و اعمال صالحہ کے حسین ثمرات کی) خوشخبری دینے والا اور (کفر و شرک اور دیگر اعمال سوء کے المناک و غم انگیز نتائج و عواقب سے) متنبہ کرنے والا (Warner) بنا کر بھیجا ہے (یہ اصل بھی یاد رہے کہ) کوئی قوم ایسی نہیں گزری جسے اس کے انجام سے آگاہ کرنے والا کوئی نہ آیا ہو۔

25 35 وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ
وَبِٱلزُّبُرِ وَبِٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُنِيرِ

(اے پیغمبر آخرؐ!) اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے (Deny you) ہیں تو (کوئی نئی بات نہیں) ان سے پہلے والوں نے بھی (اپنے رسولوںؑ کو) جھٹلایا تھا، حالانکہ وہ ان کے پاس واضح نشان، روشن آسمانی صحیفے اور محکم و پائیدار ہدایت و دلائل لے کر آئے تھے۔

26 35 ثُمَّ أَخَذْتُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ

لیکن جب انہوں نے (میرے دین اسلام یا کل حیات انسانی کے نظام اور وحی و تنزیل کو) ماننے سے انکار کیا، تو میں نے (کفار کو) پکڑ لیا۔ دیکھو! ان کا انکار کرنا کیا رنگ لایا (اور ہماری سزا کتنی سخت تھی)۔

27 35 أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ ثَمَرَٰتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهَا ۚ
وَمِنَ ٱلْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ

کیا تم نے غور نہیں کیا (اور دیدۂ عبرت نگاہ سے نہیں دیکھا) کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے، پھر ہم اس کے ساتھ رنگا رنگ کے پھل نکالتے ہیں اور پہاڑوں کے ایسے سلسلے میں ہیں جو سفید و سرخ مختلف رنگوں کے ہیں اور بعض کالے کلوٹے ہیں۔

28 35 وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى
ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُا۟ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ

اور اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چار پایوں میں سے بھی طرح طرح کے رنگوں کے ہیں۔ اللہ (کے قوانین) سے صرف اس کے علم والے بندے (Learned erudite) ہی ڈرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ جلیل و مقتدر، صاحب سطوت و قوت... بہت بخشنے اور سیآت سے حفاظت فرمانے والا ہے۔

29 35 اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ

جو لوگ اللہ کی کتاب کا مطالعہ بالحق کرتے ہیں اور صلوٰۃ (کو اپنے فرائض و تقاضوں کے ساتھ) قائم کرتے ہیں، نیز جو کچھ (مال و منال، جاہ و حشمت، علم و فن یا ہر عطائے جاریہ) ہم نے انہیں عطا کیا ہے، اسے خفیہ اور علانیہ (اللہ کی راہ میں، یعنی اس کے بندوں کی فلاح و بہبود کیلئے) خرچ کرتے ہیں، تو وہ ایک ایسی تجارت کی آس لگائے بیٹھے ہیں جس میں کوئی (دنیوی و اخروی) خسارہ نہیں۔

30 35 لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

یقینا (اللہ تعالیٰ ان کی تجارت کو خسارے سے بچائے گا تاکہ) وہ انہیں ان کا پورا پورا اجر دے اور پھر اپنے فضل سے اس سے بھی زیادہ۔ بلاشبہ (اللہ تعالیٰ) در گزر کرنے، بخشنے... بہت قدر کرنے والا ہے۔

31 35 وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ

(اے رسولؐ!) جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کے ذریعے نازل کی ہے، وہ حق، یعنی سچی اور افادی و حکیمانہ اقدار کی حامل ہے (اور بنی نوع انسان کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے)، (اپنے سے) پہلی کتب سماوی کی تصدیق کرتی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں کل معلومات رکھنے والا... ان کا نگران حال (Watchful) ہے۔

32 35 ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ

پھر ہم نے کتاب کا وارث ان کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ ان میں سے کوئی تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی ان میں سے میانہ رو ہے اور کوئی اللہ کے اذن سے نیکیوں اور خیرات میں (دوسروں سے) سبقت لے جانے والا ہے، یہی تو اس کا بہت بڑا فضل ہے۔

33 35 جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُـؤۡلُـؤًا ۚ
وَلِبَاسُهُمۡ فِیۡهَا حَرِیۡرٌ

ہمیشہ رہنے والے بہشت ہیں، جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگن اور سچے موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا۔

34 35 وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَكُوۡرُ

اور (جب وہ جنت کا نظارہ کریں گے تو) کہیں گے کہ شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا۔ یقیناً ہمارا رب بخشنے والا۔ بڑا قدر دان ہے۔

35 35 الَّذِیۡۤ اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَةِ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیۡهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا
فِیۡهَا لُغُوۡبٌ

جس نے اپنے فضل سے ہمیں ابدی قیام گاہ میں ٹھہرایا، اب ہمیں یہاں کوئی مشقت اٹھانا پڑے گی نہ تکان ہی لاحق ہو گی۔

36 35 وَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقۡضٰی عَلَیۡهِمۡ فَیَمُوۡتُوۡا وَلَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ
مِّنۡ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِیۡ كُلَّ كَفُوۡرٍ ۚ

اور جن لوگوں نے (اسلام کے نظام حیات کلی اور اس کے کل احکام و قوانین، تعلیمات و آئین کا) انکار کیا، ان کیلئے جہنم کی آگ ہے۔ نہ تو ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور نہ ان کیلئے جہنم کے (خوف و حزن کے) عذاب میں کوئی کمی ہی کی جائے گی۔ اسی طرح ہم کافروں کو (اپنے قانون مجازات کے مطابق ان کے کفر کا) بدلہ دیتے ہیں۔

37 35 وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ

وہ وہاں چلا چلا کر فریاد کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم صالح عمل کریں، ان اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے تھے۔ انہیں جواب دیا جائے گا: کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں کوئی نصیحت حاصل کر لیتا جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا تھا؟ اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا۔ اب مزا چکھو، ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔

38 35 اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

یاد رکھو! آسمانوں اور زمین کی کل باتیں، چیزیں اور امور (جو بشمول انسان کل مخلوقات کیلئے) غیب، یعنی مخفی و غیر مرئی ہیں، ان کا جاننا صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے (اور صرف وہی ان کا علم رکھتا ہے، نیز غیب اس کیلئے شہود ہے، اس کے سوا کسی اور کو غیب کا علم نہیں)۔ یاد رکھو! بلا شبہ نفسوں کی ایک ایک بات اللہ تعالیٰ کلی طور پر جاننے اور دیکھنے والا ہے، یعنی تمہارے باطنی اور احوال و ظروف کا علم کلی رکھتا ہے۔

39 35 هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا

وہی تو ہے جس نے تمہیں کرۂ ارض یا زمین میں خلیفہ (حکمران، حاکم، ناظم الامور) مقرر کیا۔ جو لوگ کفر کرتے ہیں تو ان کا وبال کفر (Consequences of infidelity) انہیں پر ہو گا اور کافروں کو ان کا کفر اس کے سوا کوئی ترقی نہیں دیتا کہ ان کے رب کا غضب ان پر زیادہ سے زیادہ بھڑکتا چلا جاتا ہے۔ کافروں کیلئے خسارے میں اضافے کے سوا کوئی ترقی نہیں۔

40 35 قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا

(اے نبیؐ!) ان سے کہہ دیں کہ کیا تم نے اپنے خود ساختہ معبودوں کا حال دیکھا جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ مجھے زمین کا وہ ٹکڑا دکھاؤ جو انہوں نے تخلیق کیا ہے (یا زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟) اور اگر یہ نہیں تو کیا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کوئی شرکت ہے؟ (اگر یہ نہیں بتا سکتے تو ان سے پوچھو) کیا ہم نے انہیں کوئی تحریر لکھ دی ہے جس کی بناء پر یہ (اپنے اس شرک کیلئے) کوئی صاف سند یا محکم دلیل رکھتے ہوں؟ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے کو محض فریب کے جھانسے دیئے جا رہے ہیں۔

41 35 اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا

حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف اللہ ہی ہے جس نے اجرام فلکی اور زمین کو الگ الگ ہونے سے روک رکھا ہے (اور وہ تھمے ہوئے ہیں)۔ اگر وہ ایک دفعہ الگ الگ ہو جائیں تو (اس اللہ) کے سوا کوئی انہیں دوبارہ نظام کا پابند نہیں کر سکتا۔ اصل یہ ہے کہ ''وہ'' (اللہ) بڑا ہی بردبار (Clement)۔ سیآت کو محو کرنے، ان سے تحفظ فراہم کرنے اور بہت بخشنے والا ہے۔

42 35 وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا

اس سے پہلے یہ لوگ اللہ کا نام لے کر کڑی کڑی قسمیں کھاتے تھے کہ ان کے پاس کوئی ہدایت کرنے والا آیا تو وہ ہدایت پانے میں ہر ایک قوم سے سبقت لے جائیں گے، لیکن جب ان کے پاس ہدایت کرنے والا (اور اعمال سوء کے غم انگیز نتائج و عواقب سے خبردار کرنے والا) آیا تو اس سے ان کی نفرت ہی بڑھی (اور وہ حق سے فرار کر گئے)۔

43 35 اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا
بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ۬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ
اللّٰهِ تَحْوِيْلًا

کیونکہ وہ (اللہ کی) زمین میں سرکشی کرتے تھے اور ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔ لیکن ریشہ دوانیاں اور بری چالیں توریشہ دوانی کرنے والے ہی کو ہلاک و برباد کرتی ہیں۔ اب کیا لوگ اس کا انتظام کر رہے ہیں کہ پچھلی قوموں کے ساتھی اللہ کا جو طریقہ رہا ہے، وہی ان کے ساتھ روا رکھا جائے؟ یہی چاہتے ہیں تو تم اللہ کے اصول کار یا طریقے میں ہرگز تبدیلی نہیں پاؤ گے اور نہ اللہ کی سنت یا طریقے کو کبھی ٹلتا ہوا دیکھو گے۔ (اس کا مطلب ہے کہ اس کی سنت ہمیشہ سے قائم و دائم ہے اور تغیر و تبدل سے وراء الوراء ہے)۔

44 35 اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
عَلِيْمًا قَدِيْرًا

کیا ان لوگوں نے زمین میں کبھی سیر و سیاحت (بالحق) نہیں کی کہ ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور وہ ان سے کہیں زیادہ طاقتور تھے؟ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے ایسی نہیں جو اللہ کو عاجز کر سکے۔ بلاشبہ وہ (اللہ) علم کلی رکھنے والا... ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

45 35 وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا

اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال سوء (Ugly and evil deeds) کی وجہ سے پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر کسی جاندار کو (زندہ) نہ چھوڑتا، لیکن وہ (اپنے قانون امہال Law of Respite کی رو سے) لوگوں کو مقررہ مدت تک مہلت دیئے جاتا ہے۔ پھر ان کا (مقررہ) وقت آپہنچتا ہے تو وہ ان کو پکڑ لیتا ہے۔ پس وہ جان لیتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں کے تمام اعمال کو دیکھنے۔ سننے والا ہے۔

سورہ یسٓ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 36 یٰسٓ یا۔ سین۔

2 36 وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ

قسم ہے بار بار پڑھے جانے والے (قرآن) کی، جو حکمت کی باتوں سے معمور اور نظری۔ عملی دانشمندی (-Theoretical
Practical Wisdom) سکھانے والی (کتاب) ہے۔

3 36 اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

یقیناً آپ (اللہ کے) رسولوںؑ میں سے (ایک رسولؑ) 1 ہیں۔

حواشی-1 اللہ کے رسولؑ اس کے دیئے گئے احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات پر عمل کر کے عملی نمونہ بنتے ہیں، انسان کیلئے ان
کی سیرت طیبہ زندگی گزارنے کی احسن شکل ہوتی ہے۔

4 36 عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ

جو حسین و فطری اور قائم و دائم راہ راست پر و ہیں (جو انسان کو اپنی منزل مقصود یعنی جنت قرۃ العین میں لے جاتی ہے)۔

5 36 تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ

یہ (قرآن حکیم) قوت و جبروت۔ رحمت والے کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

6 36 لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ

تاکہ آپ (اس کے احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات کے ذریعہ) لوگوں کو متنبہ کریں، جن کے آباؤ اجداد (کسی پیغمبر کے
ذریعے) متنبہ نہیں کیئے گئے اور (اس لئے) غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (یا یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: کہ آپ اس قوم کو اس سے
ڈرائیں جس سے ان کے آباؤ اجداد کو متنبہ کیا گیا تھا، کیونکہ وہ اس سے غافل ہیں)۔

7 36 لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ

ان میں سے اکثر لوگ فیصلہ عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں، اس لئے (کہ) آپ کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے (آپ کی باتوں کو نہیں مانتے)۔

8 36 اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ

ہم نے ان کی گردنوں میں (اپنے قانون مجازات کے مطابق) طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے) ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی گردنیں اکڑ گئی ہیں (Stiff-necked) (اور وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے)۔

9 36 وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ

ہم نے ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے۔ ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے، پس انہیں نظر (ہی) نہیں آتا۔

10 36 وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ

(وہ گوش حق نیوش سے سننا جانتے ہیں نہ دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھنا اور نہ عقل سلیم سے سوچنا سمجھنا ہی جانتے ہیں)، للٰہذا آپ کا انہیں (حقائق کے انکار کے فطری خوفناک والمناک نتائج و عواقب سے) متنبہ کرنا یا نہ کرنا ایک جیسا ہے، کیونکہ وہ ان حقائق کو تسلیم بالیقین کرنے والے ہیں ہی نہیں۔

11 36 اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ

آپ تو بس اس شخص کو آنے والے نتائج و عواقب اور خطرات سے خبردار ہی کر سکتے ہیں، جو ذکر (یعنی قرآن حکیم) کی پیروی کرتا ہے اور جو رب عاشق (کے قانون مجازات) سے بن دیکھے خوف بداماں رہتا ہے۔ آپ اس کو نوید سے شاداں و مسرور کر دیں کہ

اس کیلئے مغفرت ہے، یعنی اس کی سیآت محو کر دی جائیں گی اور ان سے اسے تحفظ فراہم کیا جائے، نیز اس کو (حقائق کو تسلیم بالیقین کرنے کا) باعزت و نفیس بدلہ ملے گا۔

12 36 اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ نَکۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ اٰثَارَهُمۡ ؕ وَ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰهُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ

ہم یقیناً ایک روز مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ جو کچھ اعمال و افعال انہوں نے کئے ہیں، وہ سب ہم ریکارڈ کرتے (اور محفوظ رکھتے) جا رہے ہیں اور جو کچھ آثار انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں وہ بھی ثبت کرتے جا رہے ہیں۔ ہم نے (انسان کے) ہر بڑے چھوٹے فعل و قول کو ایک ناطق۔ مرئی فلم کے ذریعہ سب کچھ ریکارڈ اور محفوظ کر رکھا ہے (انسان جو کچھ کرتا کراتا ہے، وہ اس روز اپنے سامنے مشہور پائے گا، اللہ نے ہر شے کو ایک معروف راہ کا پابند بنا رکھا ہے)۔

13 36 وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۚ

اور آپ انہیں اس بستی والوں کی روداد مثال کے طور پر سنائیں جن (بستی والوں) کے پاس (ہمارے) رسولؑ آئے۔

14 36 اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمُ اثۡنَیۡنِ فَکَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ

جب ہم نے ان کی طرف دو رسولؑ بھیجے اور انہوں نے دونوں کو جھٹلایا (اور ایمان نہ لائے)۔ پھر ہم نے ان کی مدد و تقویت کیلئے تیسرا رسولؑ بھیجا۔ ان سب نے ان سے کہا کہ ہم تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے بھیجے گئے ہیں۔

15 36 قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَکۡذِبُوۡنَ

(بستی والوں نے) جواب دیا کہ تم تو محض ہمارے جیسے انسان (Human) ہو، (رب) رحمٰن نے ہر گز کوئی شے نازل نہیں کی ہے، تم سراسر جھوٹ بول رہے ہو۔

16 36 قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ

(رسولوںؑ نے) کہا: ہمارا پروردگار و آقا اور حاکم و مالک خوب جانتا ہے کہ ہم یقیناً تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

17 36 وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

اور ہم (رسولوںؑ) پر (اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات کے) واضح و غیر مبہم اظہار و ابلاغ (Expression and communication) کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

18 36 قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ

(بستی والے) کہنے لگے: ہم تو تمہیں اپنے لئے بری فال سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور ہم سے تم بڑی درد ناک و غم انگیز سزا پاؤ گے۔

19 36 قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ

(رسولوںؑ نے) جواب دیا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ہی ساتھ ہے۔ کیا تم ہمیں اس لئے بری فال سمجھتے ہو کہ ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں (اور اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکامات اور تعلیمات تم تک پہنچاتے ہیں؟) یقیناً تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو۔

20 36 وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ

اتنے میں شہر کے دور دراز گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا: اے میرے بھائیو! اللہ کے رسولوںؑ کے نقوش قدم پر چلو۔

21 36 اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

ان کے اسوہ کے مطابق زندگی کرو جو تم سے ایک تو اجر نہیں مانگتے اور دوسرے حسین ومنیر اور فطری وراست راستے پر چل بھی رہے ہیں۔

22 36 وَمَالِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ

مجھے کیا ہوا ہے کہ میں اس ہستی کی طاعت وبندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

23 36 ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّيۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ

اور کیا میں اسے چھوڑ کر غیروں کو اپنا معبود وحاکم بنالوں؟ اگر (رب) رحمٰن (اپنے قانون مجازات کے مطابق) مجھے مصیبت میں مبتلا کرنا چاہے تو ان کی سفارش میرے کام نہ آسکے اور نہ وہ (عذاب سے) مجھے بچا ہی سکیں۔

24 36 اِنِّيۡۤ اِذًا لَّفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ

(اگر میں یہ شرک کرتا ہوں) تب تو میں یقینا صاف گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

25 36 اِنِّيۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ

میں یقینا تمہارے پروردگار وآقا اور حاکم ومالک کو تسلیم بالیقین کرتا ہوں (اور اس کے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی کرتا ہوں)، پس میری بات کو گوش حق نیوش سے سنو۔

26 36 قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ

(لیکن اس کی نصیحت ماننا تو درکنار، ظالموں نے اسے قتل کر دیا۔) چنانچہ اس سے کہا گیا: جاؤ باغ بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ کہنے لگا: کاش میری قوم جانتی۔

27 36 بِمَا غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَجَعَلَنِيۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ

کہ میرے رب نے کس طرح میری مغفرت فرمائی ہے، یعنی میری سیآت محو کر دی ہیں اور میرا شمار اپنے معزز (Honored) بندوں میں کیا ہے۔

28 36 وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِيْنَ

اور ہم نے اس (کی موت) کے بعد اس قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نازل نہیں کیا اور نہ ہی اس طرح (لشکر) نازل کرنا ہمارا دستور ہے۔

29 36 اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ

وہ صرف ایک گرجتی ہوئی آواز تھی اور دیکھو! ان کا شعلۂ حیات خاموش ہو گیا۔

30 36 يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

لوگوں پر حسرت و افسوس ہے کہ جو رسولؑ بھی ان کے پاس آیا، انہوں نے اس کی تضحیک کی (اور ہنسی اڑائی)۔

31 36 اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

کیا وہ (اس حقیقت میں) غور نہیں کرتے کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی نسلیں ہلاک کیں جو ان کی طرف کبھی واپس نہیں آئیں گی؟

32 36 وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ

اور وہ یقیناً سب کے سب اکٹھے کر کے ہمارے حضور (حساب و جزا کیلئے) حاضر کئے جائیں گے۔

33 36 وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ

اور مردہ زمین بھی ان کیلئے ایک (اعجازی اور عبرت انگیز) نشان ہے۔ ہم اسے زندگی بخشتے ہیں اور اس سے غلہ و اناج نکالتے ہیں تو وہ اس میں سے کھاتے ہیں۔

34 36 وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۙ

اور ہم نے اس (زمین) میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگا رکھے ہیں اور اس میں چشمے جاری کر رکھے ہیں۔

35 36 لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ

تاکہ وہ (اللہ کے دیئے ہوئے) اس کے پھل سے کھائیں اور اپنی محنت کا پھل بھی وصول کریں (یا یہ پھل ان کے ہاتھوں نے نہیں پیدا کیئے)۔ کیا وہ (ان تمام انعامات کے باوجود) ہمارا (قولی و فعلی) شکر ادا نہیں کریں گے؟

36 36 سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ

وہ ذات ہر عیب اور کمزوری سے منزہ ہے (اور اسے بزرگی ہے)، جس نے زمین کی پیداوار میں، انسانوں میں اور ان تمام مخلوقات میں جن کا انسان کو علم نہیں، دو دو اور مقابل (ازواج) چیزیں پیدا کی ہیں (متضاد اصناف یعنی جوڑے پیدا کیئے)۔

37 36 وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ

اور ان کیلئے رات بھی ایک (اعجازی و عبرت انگیز) نشان ہے۔ ہم اس سے دن کو نکال لیتے ہیں اور وہ یکایک اندھیرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔

38 36 وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۭ

اور سورج بھی (اس کے اعجازی نشانات میں سے ہے) جو ایک مقررہ منزل و رستے کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ قانون تقدیری 2 ہے، بڑے ہی صاحب سطوت و زبردست... علم کلی رکھنے والے کا (جو اٹل ہے)۔

حواشی-2 اللہ تعالیٰ کا قانون تقدیری: اندازہ کرنے یا تخمینہ لگانے کا قانون۔

39 36 وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ

اور ہم نے چاند کیلئے منزلیں مقرر کر دی ہیں، حتیٰ کہ وہ ان سے گزر کر پھر کھجور کی پرانی اور سوکھی ہوئی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔

40 36 لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ‌ؕ وَكُلٌّ فِىۡ

فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ

سورج کیلئے ممکن نہیں کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر سبقت لے جاسکتی ہے۔ تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے (اور اپنے فرائض سرانجام دے رہے) ہیں۔

41 36 وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِۙ

اور ان کیلئے اس بات میں بھی ایک (عبرت انگیز و اعجازی) نشان ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ 3

حواشی-3 بعض مفسرین نے اس کشتی سے مراد کشتی نوحؑ لیا ہے۔

42 36 وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا يَرۡكَبُوۡنَ

اور ان کیلئے ویسی ہی اور چیزیں پیدا کیں، جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔

43 36 وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيۡخَ لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَۙ

اور اگر ہم (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور مجازات کے مطابق) چاہیں تو ان کو غرق کر دیں۔ پھر نہ کوئی ان کی فریاد سننے والا ہو اور نہ وہ کسی طور بچائے جاسکیں۔

44 36 اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ

ہم انہیں صرف اپنے قانون رحمت (Law of Mercy) کے نتیجہ میں بچاتے ہیں، تاکہ وہ ایک مدت تک اس سامان زیست (Means of sustenance) سے زندگی کریں (جو ہم نے ان کیلئے زمین میں مقدر کر دیا ہے)۔

45 36 وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ وَمَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

اور جب ان سے (ناصحانہ انداز میں) کہا جاتا ہے کہ اس عذاب سے اپنا بچاؤ کرلو جو (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) تمہارے آگے آرہا ہے اور تمہارے پیچھے گزر چکا ہے، تاکہ تم پر رحم و کرم کیا جائے (تو وہ نفرت سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کان نہیں دھرتے)۔

46 36 وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ ءَايَةٍ مِّنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا۟ عَنْهَا مُعْرِضِينَ

جب بھی ان کے پاس ان کے پروردگار و مالک کے قوانین واحکام اور تعلیمات میں سے کوئی حکم یا تعلیم آتی ہے، تو وہ اس کی طرف نظر التفات نہیں کرتے (اور منہ پھیر لیتے ہیں)۔

47 36 وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا۟ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ قَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلَّذِينَ

ءَامَنُوٓا۟ أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ أَطْعَمَهُۥٓ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو مال و منال تمہیں دیا ہے، اس میں سے (اللہ کے بندوں پر) خرچ کرو، تو منکرین حق (کفر کی راہ اختیار کرنے والے) اہل ایمان (اہل تسلیم و رضا) کو جواب دیتے ہیں: کیا ہم ان (اہل احتیاج اور محروم لوگوں) کی کفالت کریں، جن کی کفالت اگر اللہ چاہتا تو خود کرتا؟ (یہ عقیدہ و کردار رکھنے والو!) یقیناً تم تو صاف اور قطعی طور پر غلط روش پر ہو۔

48 36 وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ

اور (لوگ) آپ سے پوچھتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو بتاؤ (کہ اعمال سوء کے ہولناک نتائج کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟

49 36 مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ

وہ صرف ایک گرجتی ہوئی آواز کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ بس ایک دھماکہ ہے جو یکایک انہیں اس حالت میں پکڑے گا جب یہ (اپنے دنیوی معاملات میں) جھگڑ رہے ہوں گے۔

50 36 فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَآ إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ

سو اس وقت یہ وصیت تک نہ کر سکیں گے اور نہ اپنے گھروں کو پلٹ سکیں گے۔

51 36 وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ

پھر جب مردوں کی صورتوں، یعنی ناقابل ادراک لطیف صوری پیکروں میں پھونکا جائے گا اور (اپنے انفاخ) سے انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا، تو وہ یکایک عالم برزخ سے نکل کر اپنے رب کے حضور (پیش ہونے اور حساب وجزا کیلئے) حاضر کر دیئے جائیں گے۔

52 36 قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ

وہ (گھبرا کر) کہیں گے: ہائے ہماری بد بختی! یہ کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ 4 (اور نیند) سے اٹھا کھڑا کیا؟ یہ وہی (قیامت) تو ہے جس کا (رب) رحمٰن نے وعدہ کیا تھا، نیز رسولوںؑ نے (جو کچھ کہا تھا) سچ کہا تھا۔

53 36 اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ

وہ صرف ایک گرجتی ہوئی آواز ہو گی، وہ سب کے سب آن واحد میں ہمارے حضور پیش کر دیئے جائیں گے۔

54 36 فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

پس آج کے دن کسی سے ذرہ بھر ناانصافی نہیں کی جائے گی اور تمہیں (قانون مکافات عمل کے مطابق) ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا، جیسا تم عمل کرتے تھے۔

55 36 اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ

اس روز اہل جنت (Companions of Heaven) خوشیاں منانے میں مشغول ہوں گے۔

56 36 هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ

وہ اور ان کی بیویاں گھنیری چھائوں میں مسندوں پر تکیے لگائے ہوں گے۔

57 36 لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ

ان کیلئے طرح طرح کے پسندیدہ پھل ہوں گے اور جو کچھ وہ طلب کریں گے، موجود ہو گا۔

58 36 سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

'سلامتی''، رب رحیم کا (اہل جنت کیلئے) فرمان ہو گا۔

59 36 وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ

(پھر اللہ مجرموں سے مخاطب ہو گا)۔اے مجرمو! آج تم الگ اور ایک ہو جاؤ۔

60 36 اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا (اور تاکید نہیں کی تھی) کہ شیطان کی اطاعت وفرمانبرداری نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

61 36 وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

اور صرف میری ہی اطاعت وفرمانرداری (= عبادت) کرو۔ یہی صراط مستقیم، یعنی منزل مقصود کو جانے والی سیدھی اور دائمی راہ ہے۔

62 36 وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ

اس کے باوجود شیطان نے تم میں سے خلق کثیر کو گمراہ کر دیا۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

63 36 هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

یہ وہی جہنم ہے، جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا (اور جس سے تم کو خبردار کر دیا گیا تھا۔

64 36 اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ

آج اس (میں داخل ہو جاؤ اور اس کا) ایندھن بنو۔ اس کفر کے بدلے جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔

65 36 اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰٓى اَفۡوَاهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ

آج ہم ان کے مونہوں کو مہر بند کئے دیتے ہیں اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پائوں ان اعمال و افعال کی گواہی دیں گے، جس کا اکتساب وہ (دنیا میں) کرتے تھے۔

66 36 وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰٓى اَعۡيُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبۡصِرُوۡنَ

ہم چاہیں تو (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) ان (کافروں) کی نگاہیں بیکار کر دیں، پھر یہ راستے کی طرف لپک کر دیکھیں (تو) کہاں سے انہیں راستہ سجھائی دے گا؟

67 36 وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰى مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِيًّا وَّلَا يَرۡجِعُوۡنَ

ہم چاہیں تو (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور مجازات کے مطابق) انہیں ان کی جگہ ہی پر اس طرح مسخ کر کے رکھ دیں (اور ان کے قویٰ معطل کر دیں) کہ یہ نہ آگے چل سکیں نہ پیچھے ہٹ سکیں۔

68 36 وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِى الۡخَلۡقِ‌ؕ اَفَلَا يَعۡقِلُوۡنَ

اور ہم جسے لمبی عمر دیتے ہیں، اس کے قویٰ (Potentials) کو انحطاط کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ پھر وہ کیوں عقل سے کام نہیں لیتے اور سمجھتے بوجھتے کیوں نہیں؟

69 36 وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ‌ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ

اور ہم نے اس (نبیؐ) کو شعر نہیں سکھایا ہے اور نہ شعر موزوں کرنا اس کے شایان شان ہی ہے۔ یہ (کتاب) تو یاد دہانی کرانے والی 5 (Reminder) اور صاف صاف بیان کرنے والی، بار بار اور بکثرت پڑھنے کی چیز (قرآن) ہے۔ (نیز جس کا چرچا اقصائے عالم میں خوب ہو اور ہمیشہ ہوتا رہے)۔

حواشی-5 ذکر سے مراد یہ ہے کہ یہ بنی نوع انسان (Mankind) کو اس واقعیت کی یاد دہانی کراتا ہے کہ عالم دہر میں جملہ نفوس انسانی نے، روز الست وبلیٰ رب العلمین کے استفسار کے جواب میں اس کی توحید الوھیت و ربوبیت کا اقرار کیا تھا اور اس کی شہادت بھی دی تھی۔

70 36 لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

تاکہ وہ اس شخص کو متنبہ کرے جو (معنوی لحاظ سے) زندہ ہے (یعنی سنتا، دیکھتا، سوچتا اور عقل سے کام لیتا ہے) اور انکار کرنے والوں پر حجت قائم ہو جائے۔

71 36 اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ

کیا وہ ان چیزوں کو غور کی نظروں سے نہیں دیکھتے، جو ہم نے ان کیلئے اپنی قدرت و حکمت سے تخلیق ہیں، ان میں چوپائے بھی ہیں اور اب یہ ان کے مالک ہیں۔

72 36 وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ

اور ہم نے ان (چوپایوں) کو ان کا مطیع و منقاد بنا دیا ہے (And we have subdued them, for them)، سو بعض کو وہ سواری کے کام میں لاتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔

73 36 وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ

اور ان کیلئے ان میں (اور بھی) فائدے اور مشروبات (Drinks) ہیں۔ کیا وہ (ان انعامات کے باوجود) ہمارا (قولی و فعلی) شکر ادا نہیں کریں گے؟ (ضرور کرنا چاہئے)۔

74 36 وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ

غور کرو (کہ ان مشرکوں کے ظلم و جہل کا یہ حال ہے) کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اوروں کو محبوب و مقصود اور حاکم و مطاع بنا رکھا ہے، اس (موہوم) امید پر کہ (قیامت کے روز) ان کی مدد کی جائے گی (اور وہ ان کی شفاعت و سفارش سے بچ سکیں گے)۔

75 36 لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ

وہ ان کی مدد کرنے کی ہرگز مقدرت نہیں رکھتے، خواہ وہ ان (کی مدد و شفاعت) کیلئے جوق در جوق آجائیں۔

76 36 فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ

سو (میرے رسولؐ!) ان (حق کور اور حق دشمن لوگوں کی (طنزیہ) باتیں آپ کو محزوں و کبیدہ خاطر نہ کریں، یعنی آپ کو ان لوگوں کی باتوں کی پروانہیں کرنا چاہئے۔ ہم وہ سب کچھ جانتے ہیں، جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

77 36 اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ

کیا بنی نوع انسان غور کی نظروں سے نہیں دیکھتا کہ ہم نے اسے (اپنی تخلیقی فعلیت کے مطابق) نطفے، یعنی مادہ منویہ کے ایک قطرے سے (From a sperm drop) ارتقائی انداز میں تخلیق کیا ہے (اور کرتے رہتے ہیں)؟ پھر دیکھو! وہ (تیز زبان) نزاع و تکرار کرنے والا بن جاتا ہے۔

78 36 وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ

اور وہ (انسان) ہمارے متعلق عجیب عجیب مثالیں گھڑتا ہے اور اس نے اپنی تخلیق کو (غیر اہم خیال کر کے) فراموش کر دیا ہے، وہ کہتا ہے: کون ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب کہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہے؟

79 36 قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ

(اے رسولؐ!) آپ ان پر واضح کر دیں کہ انہیں وہی (اللہ اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق، نیک پیکر دے کر) زندہ کرے گا، جس نے انہیں (اپنے قانون ارتقاء کے مطابق اور اپنی تخلیقی فعلیت سے) پہلی بار پیدا کیا تھا۔ وہ اپنی تخلیق سے پوری طرح باخبر (اور تخلیق کے تمام طریقے بہت خوب جانتا ہے، نیز اپنے امور کمال دانشمندی سے سرانجام دیتا ہے)۔

80 36 الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ

وہی (اللہ) ہے جو سبز درخت سے تمہارے لئے آگ نکالتا ہے اور پھر تم اس آگ سے اور آگ روشن کر لیتے ہو (اور چولہے وغیرہ دہکاتے ہو)۔

81 36 اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ

بَلٰی وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ

کیا وہ (اللہ)، جس نے (اپنے قوانین کن فیکون اور مشیت و حکمت کے مطابق) آسمانوں اور زمین کو ارتقائی انداز میں تخلیق کیا، اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسی کوئی اور مخلوق پیدا کر دے؟ کیوں نہیں (وہ قادر مطلق ہے اور ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے) اور وہ (آپ کا پروردگار، اللہ) ہی ہے جو عظیم خالق... عالم بالذات اور علم کلی رکھنے والا ہے۔

82 36 اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ

اس کی تخلیقی فعلیت کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو اسے حکم دیتا ہے کہ وجود میں آجا 6 وقوع پذیر ہو جا تو وہ وجود میں آجاتی یا وقوع پذیر ہو جاتی ہے۔

حواشی-6 کن فیکون: یہ قرآن حکیم کا اصطلاحی جملہ ہے، جو کسی شے کی وقوع پذیری کی قطعیت کے ساتھ احسن الخالقین کی تخلیقی فعلیت (Creative activity) کی سنت پر دلالت کرتا ہے، جو جمالیاتی... تزویجی اور ارتقائی۔ بالحق (-Aesthetic pairing and revolutionary-beneficial) ہے۔ رب کریم عالم زمان و مکان (Time and space) یعنی کل موجودات (Creation) اور حیات و ممات کا خالق (Creator) ہے۔ مشاہدہ گواہ ہے کہ ہر چیز کی تخلیق بتدریج ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، اللہ تعالیٰ درخت کے بیج کو حکم دیتا ہے کہ درخت ثمر ور بن جا تو وہ فوراً پھلنے پھولنے لگتا ہے اور اپنے خالق حقیقی کی مقرر کی ہوئی میعاد یا تقدیر کے مطابق پہلے تنہ بنتا اور پھر برگ و بار لاتا اور ثمر ور درخت بن جاتا ہے۔ اس عمل میں قطعیت کے ساتھ ارتقاء بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کا بچہ اللہ کے حکم سے جرثومۂ حیات سے نو ماہ تک نشوونما پاتا رہتا اور بشر بن کر عالم وجود میں آتا ہے۔

83 36 فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ

یقیناوہ (اللہ تعالیٰ) ہر قسم کے نقص، ضعف، حاجت وغیرہ سے منزہ و پاک ہے، ہر شے کی حکومت یا مکمل اقتدار اسی کے قبضۂ قدرت اور اختیار میں ہے، (اور یہ نہ بھولو کہ) تم نے (چار و ناچار) اسی (کے قوانین واحکام) کی طرف رجوع کرنا ہے (دنیا اور آخرت دونوں میں) (اور بالآخر تم سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)۔

سورہ الصافات بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 37 وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا

قطار اندر قطار صف باندھنے والوں 1 کی قسم۔

حواشی-1 صف باندھنے والوں سے یا تو مجاہد مراد ہیں، جو میدان جنگ میں صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں یا نمازی۔

2 37 فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا

پھر (ان کی قسم) جو ڈانٹنے پھٹکارنے والی اور انہی عن المنکر پر عمل کرنے والی (جماعتیں) ہیں۔

3 37 فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا

پھر (ان کی قسم) جو قرآن حکیم کی تلاوت کرنے والی (جماتیں) ہیں۔

4 37 اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ

(اے بنی نوع انسان! یاد رکھو) تم سب کا معبود و حاکم 2 صرف ایک ہی ہے (اور وہ اللہ وحدہ لاشریک ہے)۔

حواشی-2 الہ کے معنی ہیں: معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع حقیقی۔

5 37 رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ

وہ جو آسمانوں اور زمین اور ان تمام چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں رب: یعنی ان کو روزی دینے والا، ان کی نشوونما کرنے والا اور ان کا آقا و مالک ہے اور سارے مشرقوں 3 کا مالک۔

حواشی-3 سورج ہمیشہ ایک ہی جگہ سے نہیں نکلتا، بلکہ ہر روز ایک نئے زاویے سے طلوع ہوتا ہے۔ نیز ساری زمین پر وہ بیک وقت طالع نہیں ہوتا، بلکہ زمین کے مختلف اوقات میں اس کا طلوع ہوا کرتا ہے، مشارق کا لفظ مغارب پر بھی دلالت کرتا ہے۔

6 37 اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ اِ ۨلْكَوَاكِبِۙ

ہم نے نزدیک ترین آسمان 4 کو ستاروں سے سجا رکھا ہے۔

حواشی-4 آسمان دنیا سے مراد قریب کا آسمان ہے، جس کا مشاہدہ ہم کسی دوربین کی مدد کے بغیر کرتے ہیں۔

7 37 وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍۚ

اور اس کو ہر ایک سرکش شیطان سے محفوظ کر دیا ہے۔

8 37 لَّا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍۖ

وہ (سرکش شیطان) ملاء اعلیٰ، یعنی عالم بالا کی مخلوق (فرشتے) کی باتیں نہیں سن سکتے اور ان کو ہر طرف سے پھٹکارا اور دھتکارا جاتا ہے۔

9 37 دُحُوْرًا ۖ وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ

بھگانے کیلئے اور ان کیلئے دائمی یا مستقل عذاب (Perpetual torment) ہے۔

10 37 اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ

اور اگر کوئی (سرکش شیطان) چوری سے گری پڑی بات اچک کر لے جائے، تو ایک تیز شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔

11 37 فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ

(اے رسولؐ! ان سے پوچھ کہ کیاان کی تخلیق زیادہ مشکل ہے یاان تمام چیزوں کی جو ہم نے (اپنے قوانین مشیت و حکمت، تقدیری اور کن فیکون کی روسے) ارتقائی انداز میں تخلیق کی ہیں؟ بیشک ہم نے بنی نوع انسان کو لیس دار مٹی (Sticky clay) سے تخلیق کیاہے۔

12 37 بَلۡ عَجِبۡتَ وَيَسۡخَرُوۡنَ

صورت حال یہ ہے کہ آپ (اللہ کی تخلیق فعلیت اور اس کی قدرت کے کرشموں پر) حیران ہیں اور یہ اس کا مذاق اڑارہے ہیں۔

13 37 وَاِذَا ذُكِّرُوۡا لَا يَذۡكُرُوۡنَ

اور جب ان کو (اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات کی) نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نہیں مانتے (اور نہ ان پر عمل کرتے ہیں)۔

14 37 وَاِذَا رَاَوۡا اٰيَةً يَّسۡتَسۡخِرُوۡنَ

اور جب کوئی عبرت انگیز واعجازی نشان دیکھتے ہیں، تو اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں۔

15 37 وَقَالُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ

اور کہتے ہیں کہ یہ تو صاف شعبدہ بازی اور جادو (Sorcery or magic) ہے۔

16 37 ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَۙ

(اور کہتے ہیں کہ یہ بھی بالکل انہونی بات 5 ہے) اور کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر کھپ جائیں گے اور خاک اور ہڈیاں ہو جائیں گے، تو پھر از سر نو زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟

حواشی-5 عربی زبان میں سحر مبین کو انہونی بات بھی لیا جاتا ہے۔

17 37 اَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَؕ

نیز ہمارے آباؤاجداد (Ancestors) کا بھی یہی حشر ہو گا؟

18 37 قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَۚ

ان سے کہہ دیں: ہاں اور تم (زندہ بھی کئے جاؤ گے اور اللہ کے مقابلے میں) بے بس بھی ہو (اور ذلیل بھی کئے جاؤ گے =You shall be held to shames)۔

19 37 فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ

وہ (قیامت کی صور) ایک ہی گرجتی ہوئی آواز ہو گی اور وہ ناگہاں دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے۔

20 37 وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ

اور (قیامت دیکھ کر منکران یوم حساب و جزا) اس وقت پکار اٹھیں گے: واحسرتا! اور ہماری شامت اعمال! (Woe to us) یہ تو حساب و جزا کا دن ہے۔

21 37 هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ

(ندائے غیبی آئے گی:) ہاں! یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

22 37 اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَۙ

(ارشاد ہو گا) گھیر لاؤ ظلم کرنے والوں اور ان کے ساتھیوں کو اور ان کو بھی جن کی یہ اطاعت و فرماں برداری کیا کرتے تھے۔

23 37 مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ

جن کی وہ اللہ کے سوا (عبادت اور اطاعت و فرماں برداری کرتے تھے)۔ لہٰذا ان سب کو جہنم کے راستے پر لے آؤ۔

24 37 وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَۙ

اور ذرا انہیں ٹھہراؤ، ان سے کچھ پوچھنا ہے۔

25 37 مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ

(سوال کیا جائے گا:) تمہیں کیا ہو گیا ہے، یعنی تمہیں کیا سانپ سونگھ گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟

26 37 بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ

(آج وہ کیا مدد کریں گے یا مدد کرنے کے بجائے) وہ تو خود ہی عاجز آ کر (یا Surrender ہو کر) اپنے آپ کو حوالے کئے جا رہے ہیں۔

27 37 وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ

اور اس کے بعد وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے۔

28 37 قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ

(اور تکرار کرنے لگیں گے۔ پیروکار اپنے پیشواؤں سے) کہیں گے: تم تو بڑے راست باز بن کر ہم پر دباؤ ڈالتے تھے۔

29 37 قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

وہ جواب دیں گے: (ہم نے تمہیں ایمان سے منحرف نہیں کیا) بلکہ تم خود ہی کبھی ایمان (بالیقین) نہ لائے تھے (اور مؤمن نہ تھے)۔

30 37 وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ

ہمارا تم پر کوئی زور و غلبہ نہ تھا، بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ (Transgressors) تھے۔

31 37 فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ

آخر کار ہمارے رب کا قول ہم پر صادق آ گیا۔ ہم اپنے کئے کا مزہ چکھنے والے ہیں۔

32 37 فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ

سو ہم نے تم کو گمراہ کیا، کیونکہ ہم خود ہی راہ گم کردہ تھے۔

33 37 فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ

اس طرح وہ سب اس روز عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے۔

34 37 اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ

ہم یقینا مجرموں کے ساتھ ایسا ہی (سلوک) کیا کرتے ہیں۔

35 37 اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ

یہ وہ لوگ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ لا الہ الا اللہ، یعنی نہیں کوئی معبود و محبوب، حاکم و مطاع، مالک و حامی، مگر فقط اللہ، تو یہ تکبر کرتے تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ، ملکیت و مالکیت اور معبودیت کو تسلیم نہیں کرتے تھے، بلکہ خود خدا، یعنی فرعون، ہامان، قارون، آزر، وڈیرے، سردار وغیرہ بنے ہوئے تھے۔

36 37 وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ

اور کہتے تھے: کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر اپنے معبودوں یا خداؤں کو چھوڑ دیں؟ (یعنی ایسا شاعر جسے جن چمٹا ہوا ہے، جو اسے شعر سکھاتا ہے، کہیں ہم اس کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں)۔

37 37 بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ

حالانکہ وہ حق لے کر آیا تھا اور اس نے پہلے رسولوںؑ کی تصدیق کی تھی۔

38 37 اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ

(اب ان سے کہا جائے گا کہ) تم لازماً کربناک عذاب کی لذت سے آشنا ہونے والے ہو۔

39 37 وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

تمہیں جو بھی بدلہ دیا جا رہا ہے، انہی اعمال کا دیا جا رہا ہے جو تم کرتے تھے۔

40 37 اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ

مگر اللہ کے مخلص بندے (اس عذاب النار سے محفوظ رہیں گے)۔

41 37 اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ

ان کیلئے ایسا رزق ہے، جس کی نشاندہی کی گئی ہے۔

42 37 فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ

گوناگوں قسم کے خوش ذائقہ اور پسندیدہ پھل اور وہ عزت سے رہیں گے۔

43 37 فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

نعمتوں سے معمور بہشتوں میں۔

44 37 عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ

شہ نشینوں اور تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

45 37 يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ

شراب کے چشمۂ رواں دواں سے جام بھر بھر کر ان کے درمیان پھیرائے جائیں گے۔

46 37 بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ

سفید، شفاف اور چمکتی شراب، جو پینے والوں کیلئے لذت میں بے مثال ہو گی۔

47 37 لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ

نہ اس سے خمار (اعضاء شکنی) ہو گا اور نہ اس کے پینے سے آشفتہ سر ہی ہوں گے۔

48 37 وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ

اور ان کی ہم نشین دز یدہ نگاہ و غزالہ چشم اصناف جمیلہ ہوں گی۔

49 37 كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ

گویا حفاظت سے رکھے ہوئے سفید انڈے یا ناسفتہ موتی ہوں۔

50 37 فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حالات دریافت کریں گے۔

51 37 قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ

ان میں سے ایک کہے گا: (دنیا میں) میرا ایک اہم نشین تھا۔

52 37 يَّقُوۡلُ اَءِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ

جو مجھ سے پوچھتا تھا: کیا تم بھی (یوم الآخر کی) تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟

53 37 ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيۡنُوۡنَ

کیاواقعی جب ہم مر کھپ جائیں گے اور خاک ہو جائیں گے اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے تو ہمیں جزاو سزادی جائے گی؟

54 37 قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ

ان میں سے ایک یوں گویا ہو گا: کیاآپ اسے ایک نظر دیکھنا6 چاہتے ہیں؟

حواشی -6 وہاں کے زمان و مکان کی مختلف کیفیت ہو گی، وہاں بعد مکانی اور زمانی کی نوعیت بھی جداگانہ ہو گی۔

55 37 فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىۡ سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ

جونہی وہ جھانکے گا تو دوزخ کی تہ میں اسے دیکھے گا۔

56 37 قَالَ تَاللّٰهِ اِنۡ كِدۡتَّ لَـتُرۡدِيۡنِۙ

(یہ نظارہ دیکھ کر) کہے گا: اللہ کی قسم! تم نے تو مجھے برباد کر دیا ہوتا (You almost ruined me)۔

57 37 وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّىۡ لَـكُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ

اگر میرے پروردگار وآقا کی رحمت و مغفرت میرے شامل حال نہ ہوتی، تو میں بھی دوزخ میں پڑے ہوئوں میں ہوتا۔

58 37 اَفَمَا نَحۡنُ بِمَيِّتِيۡنَۙ

کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم مرنے والے ہیں؟

59 37 اِلَّا مَوۡتَتَـنَا الۡاُوۡلٰى وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ

موت جوآنی تھی، آچکی۔ (اب ہمیں نہ موت آئے گی) اور نہ ہمیں کوئی عذاب ہی سہنا ہے۔

60 37 اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ

یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی (Supreme success and salvation) ہے۔

61 37 لِمِثۡلِ هٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ

ایسی ہی چیزوں کیلئے چاہئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں۔

62 37 اَذٰ لِكَ خَيۡرٌ نُّزُلًا اَمۡ شَجَرَةُ الزَّقُّوۡمِ

کیا یہ (جنت کی) مہمانی بہتر ہے یا (جہنم میں) زقوم کا درخت؟

63 37 اِنَّا جَعَلۡنٰهَا فِتۡنَةً لِّلظّٰلِمِيۡنَ

ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کیلئے فتنہ یعنی عتاب کا سامان بنایا ہے۔

64 37 اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخۡرُجُ فِىۡۤ اَصۡلِ الۡجَحِيۡمِۙ

وہ ایک درخت جو دوزخ کی تہ سے نکلتا ہے۔

65 37 طَلۡعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوۡسُ الشَّيٰطِيۡنِ

اس کے شگوفے ایسے ہیں، جیسے شیطانوں یا سانپوں کے سر۔

66 37 فَاِنَّهُمۡ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡهَا فَمٰلِـُٔـوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ

جہنم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔

67 37 ثُمَّ اِنَّ لَهُمۡ عَلَيۡهَا لَشَوۡبًا مِّنۡ حَمِيۡمٍ‌ۚ

پھر اس پر پینے کیلئے ان کو کھولتا ہوا پانی ملے گا۔

68 37 ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِاِلَى الْجَحِيْمِ

اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش جہنم کی طرف ہو گی۔

69 37 اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ

یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو گمراہ پایا۔

70 37 فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ

اور انہی کے نقش قدم پر دوڑ پڑے۔

71 37 وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ

حالانکہ اس سے پہلے بہت گمراہ ہو چکے تھے۔

72 37 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ

اور ہم نے ان (مشرکوں، کافروں اور مجرموں) میں (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات اور جہنم کے عذاب سے) متنبہ کرنے والے بھیجے تھے۔

73 37 فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ

اب دیکھ لو جن لوگوں کو متنبہ کیا گیا تھا، ان کا انجام کیا ہوا۔

74 37 اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ

اس (غم انگیز والمناک انجام) سے وہی لوگ بچے ہیں، جو اللہ کے مخلص بندے ہیں، یعنی ایسے بندے جو ہر قسم کے مشرکانہ و باطل عقائد ورسوم سے پاک و منزہ اور استمداد و استعانت اور رحمت و مغفرت کیلئے اپنے رب رحمٰن کو پکارنے والے موحد و وفادار اور سچے ہوں۔

75 37 وَلَقَدۡ نَادٰىنَا نُوۡحٌ فَلَنِعۡمَ الۡمُجِيۡبُوۡنَ

اور (اس سے پہلے) ہم کو نوحؑ نے پکارا، (اور ہم نے اپنے قانون دعا وفلاح کے مطابق نوحؑ کی فریاد کو سنا)۔ دیکھو! ہم بہت اچھا سننے اور جواب دینے والے ہیں۔

76 37 وَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ

اور ہم نے اسے اور اس کے اطاعت گزار اور فرماں بردار لوگ 7 کو شدید اذیت (Severe anguish) سے نجات دی۔

حواشی - 7 اھلہ: نبی یا رسولؑ کے اہل اس کے پیرو کار ہوتے ہیں نہ کہ گھر یا خاندان کے لوگ۔

77 37 وَجَعَلۡنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الۡبٰقِيۡنَ

اور ہم نے اس کی نسل کو (ہاں) انہی کو باقی رکھا۔

78 37 وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ

اور ہم نے بعد کی نسلوں میں اس کی تعریف و توصیف چھوڑ دی۔

79 37 سَلٰمٌ عَلٰى نُوۡحٍ فِى الۡعٰلَمِيۡنَ

تمام جہانوں میں نوحؑ پر سلامتی ہو۔

80 37 اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ

ہم (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کو ایسا ہی حسین صلہ دیا کرتے ہیں۔

81 37 اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھا (جس نے توحید الوہیت و ربوبیت کے عقیدے کے مطابق زندگی گزاری)۔

82 37 ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ

(اور نہ صرف یہ کہ ہم نے اسے اور اس کے پیروکاروں کو بچالیا)، پھر دوسرے گروہ کو ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) غرق کر دیا۔

83 37 وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ

اور (حضرت) ابراہیمؑ بھی انہیں) (حضرت نوحؑ) کے گروہ میں سے تھے۔

84 37 اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ

جب وہ اپنے رب کے حضور حسین و صالح قلب 8 کے ساتھ حاضر ہوئے۔

حواسی -8 قلب سلیم کی سلبی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ بیمار ہوتا ہے نہ عیب دار۔ ایسے قلب ہی مطمئن، ہدایت وانعام یافتہ ہوتے ہیں۔

85 37 اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ

واقعہ یہ ہے کہ اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا: یہ کیا چیزیں ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو؟ دوسرے لفظوں میں، کس کی پرستش اور کس کے احکام و تعلیمات کی اطاعت کرتے ہو؟

86 37 اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ

کیا اللہ کو چھوڑ کر تم خود ساختہ معبود چاہتے ہو اور جھوٹ کو فروغ دیتے ہو؟

87 37 فَمَا ظَنُّكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

آخر تمام عالموں کے پروردگار و مالک کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے۔

88 37 فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِى النُّجُوۡمِۙ

پھر (حضرت ابراہیمؑ نے اپنی نجوم پرست قوم کے لوگوں کے اصرار پر کواکب کو اس نظر سے دیکھا کہ وہ معبود بننے کے قابل ہیں یا نہیں، لیکن) تاروں میں عیب و نقص دیکھا۔

89 37 فَقَالَ اِنِّىۡ سَقِيۡمٌ

تو وہ پکار اٹھے: میں تو (ان سے) دل گرفتہ و بیزار ہوں (I am sick of them)۔

90 37 فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ مُدۡبِرِيۡنَ

چنانچہ وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

91 37 فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ‌ۚ

پھر وہ (حضرت ابراہیمؑ) ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: (تمہارے سامنے جو یہ کھانے پڑے ہیں، Your offerings) تم انہیں کھاتے کیوں نہیں؟

92 37 مَا لَـكُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ

تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم بولتے کیوں نہیں؟

93 37 فَرَاغَ عَلَيۡهِمۡ ضَرۡبًۢا بِالۡيَمِيۡنِ

اس کے بعد وہ ان پر پل پڑا اور سیدھے ہاتھ سے خوب ضربیں لگائیں۔

94 37 فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ

(جب لوگوں کو پتہ چلا کہ ان کے بت توڑ دیئے گئے ہیں) تو وہ ان کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔

95 37 قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ

اس (ابراہیمؑ) نے کہا کہ تم اپنے ہاتھوں کی تراشی ہوئی چیزوں کی پرستش و عبادت کیوں کرتے ہو؟

96 37 وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ

جب کہ اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور تمہاری مصنوعات کو بھی۔

97 37 قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ

انہوں نے آپس میں کہا کہ اس کیلئے ایک چتا (الاؤ) تیار کرو اور اسے دہکتی ہوئی آگ کے ڈھیر میں پھینک دو۔

98 37 فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ

انہوں نے اس کے خلاف ایک کارروائی کرنا (چال چلنا) چاہی تھی، مگر ہم نے اپنے قانون تدبیری، Law of Prudential Planning، کے مطابق) انہی کو نیچا دکھا دیا۔

99 37 وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ

اور (ابراہیمؑ) بولے کہ میں اپنے مربی کی طرف جانے والا ہوں، وہ مجھے راہ راست دکھائے گا۔

100 37 رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

(اور وہ دست بدعا ہو کر اپنے رب سے ملتجی ہوا:) اے میرے پروردگار و مالک! مجھے ایک صالح بیٹا عطا کر۔

101 37 فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ

(حضرت ابراہیم کی دعا مستجاب ہوئی) سو ہم (اپنے قوانین آرزو و دعا کے مطابق) اسے ایک دانا و بردبار لڑکے کی بشارت دی۔

102 37 فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ

اور جب وہ لڑکا (حضرت اسمٰعیلؑ) اس عمر کو پہنچا کہ اس کے کام میں اس کا ہاتھ بٹانے لگا تو، (سیدنا حضرت ابراہیمؑ نے) فرمایا: میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں سے تجھے ذبح کرتے دیکھا ہے۔ سوچ کر بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا: ابا جان! جو کچھ آپ کو حکم دیا جارہا ہے، اسے کر ڈالئے۔ آپ اللہ کی مشیت کے مطابق مجھے ثابت قدم پائیں گے۔

103 37 فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ

جب دونوں نے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے اوپر یا بل لٹادیا۔

104 37 وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ

اور ہم نے اسے ندا دی کہ اے ابراہیمؑ!

105 37 قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ

تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ ہم (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کو ایسا ہی حسین صلہ دیا کرتے ہیں۔

106 37 اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰۗـؤُا الْمُبِيْنُ

بلاشبہ یہ ایک ایسی آزمائش تھی جو کھرے اور کھوٹے کو پرکھ دیتی ہے۔

107 37 وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ

اوراس کے فدیہ 9 میں ہم نے عظیم قربانی دی اور اسے بچالیا(And we ransomed him with a great sacrifice)۔

حواشی-9 یہ آیۂ عشق انگیز الفاظ کے لحاظ سے جتنی مختصر ہے، معنویت کے اعتبار سے اتنی ہی جامع و مانع ہے اور اعجازات قرآن میں سے ہے۔ یہ واقعیت مسلمہ ہے کہ سیدنا حضرت ابراہیمؑ نے اپنا خواب (رویائے صادقہ) سچ کر دکھایا تھا، ایک بندۂ تسلیم و رضا کی طرح یا اہل عشق و وفا کی طرح آپؑ نے اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل کے گلے پر چھری چلا کر اسے ذبح کر دیا تھا۔ آپ کی یہ ادائے عاشقانہ رب عاشق کو اس قدر پیاری لگی کہ اس نے چشم زدن میں حضرت اسمٰعیلؑ کی بجائے ایک مینڈھا رکھوا کر ذبح کرا دیا۔ بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ یہ اصل عظیم جو اس واقعہ میں مضمر ہے، قابل غور ہے، یہ ہے کہ حکم الٰہی ہر حال میں لازمی (Compulsory) ہوتا ہے، لہٰذا اس کی بجاآوری فرض ہے یا ناگزیر (Indispensable) ہوتی ہے۔ امتثال امر میں سیدنا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی طرف سے اپنے پلوٹھے لڑکے کو قربان کر دیا تھا، لیکن یہ رب عاشق تھا جس نے اپنے عشق یا رحمت بے پایاں سے اپنے اہل عشق و وفا بندے کے لخت جگر کو بچالیا اور مینڈھے کو فدیہ کے طور پر، قربان کرا دیا۔ حکم الٰہی لازمی ہوتا ہے اور تھا، لہٰذا حضرت ابراہیمؑ تو اس کو بجالائے، لیکن اس میں حائل ہوئی تو رحمت الٰہی ہوئی، اس لئے عدل و احسان کا تقاضا یہ ہوا کہ اس کا فدیہ (Ransom) بھی رحمت رحمٰن دے۔ چنانچہ اس نے فدیہ دیا اور انتہائی حسین و عظیم فدیہ دیا کہ بیٹوں کی بجائے جانوروں کی قربانی کی رسم عاشقانہ کو قیامت تک کیلئے جاری کر دیا۔

یہ قربانی ہمیں یاد دلاتی رہتی ہے کہ حکم الٰہی کی تعمیل کرنا فرض یا ناگزیر ہے، چاہے اس میں مال و جان، حتیٰ کہ بیٹوں تک کو بھی قربان کیوں نہ کرنا پڑے۔

108 37 وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ

اور ہم نے بعد کی نسلوں میں اس کی تعریف و توصیف چھوڑ دی (اور ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیئے):

109 37 سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

ابراہیمؑ پر سلامتی ہو۔

110 37 كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ

ہم (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کو ایسا ہی حسین صلہ دیا کرتے ہیں۔

111 37 اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

وہ بلاشبہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھا (جس نے توحید الوہیت و ربوبیت کے عقیدے کے مطابق زندگی کی)۔

112 37 وَبَشَّرۡنٰهُ بِاِسۡحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ

اور ہم نے اسے اسحٰقؑ (بیٹے) کی بشارت دی، جسے نبی اور حسن عمل کرنے والا بننا تھا۔

113 37 وَبٰرَكۡنَا عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اِسۡحٰقَ‌ؕ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحۡسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ مُبِيۡنٌ

اور اسے اور اسحٰقؑ کو برکت دی۔ اب دونوں کی ذریت یا اولاد (Offspring) میں سے کوئی محسن یا حسن عمل واحسان کرنے والا ہے اور کوئی اپنے نفس پر صاف ظلم کرنے والا ہے، یعنی اپنے آپ کو اہل نار بنانے والا ہے۔

114 37 وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلٰى مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ‌ۚ

اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ (Aeron) پر بھاری احسان کئے۔

115 37 وَنَجَّيۡنٰهُمَا وَقَوۡمَهُمَا مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ‌ۚ

اور ہم نے انہیں اور ان کی قوم کے پیروکاروں کو شدید اذیت (Severe anguish) سے نجات دی۔

116 37 وَنَصَرۡنٰهُمۡ فَكَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ‌ۚ

اور ہم نے ان کی (دشمنوں کے مقابلے میں) مدد کی تو وہ غالب آگئے، یعنی وہ فتح مند ہو گئے۔

117 37 وَاٰتَيۡنٰهُمَا الۡكِتٰبَ الۡمُسۡتَبِيۡنَ‌ۚ

اور ہم نے دونوں (موسیٰؑ و ہارونؑ) کو (دلائل و براہین سے حقائق کو) منکشف کرنے والی کتاب دی۔

118 37 وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

اور ہم نے انہیں (ان کی آخری منزل مقصود، جنت قرۃ العین کی) حسین و فطری راہ راست دکھادی۔

119 37 وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ

اور ہم نے بعد کی نسلوں میں ان دونوں کی تعریف و توصیف چھوڑ دی (اور ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیئے):

120 37 سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

موسیٰؑ و ہارونؑ پر سلامتی ہو۔

121 37 اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ

ہم (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کو ایسا ہی حسین صلہ دیا کرتے ہیں۔

122 37 اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ دونوں بلاشبہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے (جنہوں نے توحید الوہیت و ربوبیت کے مطابق زندگی کی)۔

123 37 وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

اور بلاشبہ الیاسؑ بھی رسولوںؑ میں سے تھے۔

124 37 اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ

(تمہیں وہ وقت یاد ہے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: تم کیوں اللہ کی طلب و آرزو نہیں کرتے اور نہ اس کے قانون مکافات عمل ہی سے ڈرتے ہو؟

125 37 أَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ أَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَۙ

کیا تم (اپنے بنائے ہوئے بت) بعل کو (استمداد و استعانت کیلئے) پکارتے ہو اور احسن و اکمل تخلیق کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟

126 37 اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ

(یعنی) اللہ کو، جو تمہارا پروردگار و مالک ہے اور تمہارے اگلے آباء واجداد کا بھی رب ہے۔

127 37 فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَۙ

پس انہوں نے (اللہ اور اس کی آیات، یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کو) جھٹلایا، بدیں وجہ وہ (ہمارے قانون مجازات کے مطابق، ابدی عذاب کیلئے) ہمارے حضور پیش کئے جائیں گے۔

128 37 اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ

مگر (اس غم انگیز و المناک انجام سے وہی لوگ بچیں گے) جو اللہ کے مخلص بندے ہیں، یعنی ایسے بندے جو ہر قسم کے مشرکانہ و باطل عقائد و رسوم سے پاک و منزہ اور استمداد و استعانت اور رحمت و مغفرت کیلئے صرف اپنے رب رحمٰن کو پکارنے والے موحد و وفادار اور حسن عمل کرنے والے ہوں گے۔

129 37 وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَۙ

اور ہم نے بعد کی نسلوں میں اس کی تعریف و توصیف چھوڑ دی، (اور ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیئے):

130 37 سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ

الیاسؑ پر سلامتی ہو۔

131 37 اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ

ہم (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کو ایسا ہی حسین صلہ دیا کرتے ہیں۔

132 37 اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ (حضرت الیاسؑ) بلاشبہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے (جنہوں نے مخلص بن کر توحید الوہیت و ربوبیت کے مطابق زندگی کی)۔

133 37 وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَؕ

اور بلاشبہ لوطؑ بھی ہمارے رسولوںؑ میں سے تھے

134 37 اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَۙ

(وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے اسے اور اس کے تمام پیرو کاروں کو بچالیا۔

135 37 اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ

سوائے اس بڑھیا کے، جو پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔

136 37 ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ

پھر ہم نے باقی سب ہلاک کر دیئے۔

137 37 وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَۙ

تمہارا ان لوگوں کے آثار پر دن کو گزر ہوتا ہے؟

138 37 وَبِالَّيْلِؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

اور رات کو بھی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم جانتے بوجھتے عقل سے کام نہیں لیتے ہو (اور ان عبرت انگیز نشانیوں سے سبق حاصل نہیں کرتے)؟

139 37 وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

اور بلاشبہ یونسؑ بھی ہمارے رسولوںؑ میں سے تھے۔

140 37 اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ

(وہ وقت بھی یاد کرو) جب وہ ایک (مال و مسافروں سے) بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگ نکلا۔

141 37 فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ

پھر وہ قرعہ ندازی میں شریک ہوا اور اس نے مات کھائی۔

142 37 فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ

آخر کار ایک مچھلی نے اسے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ 10 تھا (اس نے اپنے نفس کی ملامت کی یا ان کا ضمیر خود ان کو مورد الزام قرار دے رہا تھا)۔

حواشی-10 حضرت یونسؑ جس کشتی میں سوار تھے، وہ اپنی گنجائش سے زیادہ بھری ہوئی تھی۔ بحری سفر کے دوران محسوس ہوا کہ بوجھ کی زیادتی کے سبب تمام مسافروں کی جان خطرے میں تھی۔ قرعہ اس لئے ڈالا گیا کہ جس کا نام نکلے، اسے پانی میں پھینک دیا جائے۔ آپؑ کا نام نکلا اور سمندر میں پھینک دیئے گئے۔ ایک مچھلی نے انہیں نگل لیا۔ حضرت یونسؑ کے ابتلاء میں جانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے آقا، یعنی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اپنے مقام ماموریت سے فرار ہو گئے تھے۔

143 37 فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ

اگر وہ اللہ کے احکام سر گرمی سے بجالانے والوں میں سے نہ ہوتا۔

144 37 لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

تو وہ ایک غیر معین عرصہ تک اس (مچھلی) کے پیٹ میں 11 رہتا۔

حواشی-11 اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ کی سیرت یا شعار زندگی کی طرف بلیغ اشارہ کیا ہے کہ مچھلی کے پیٹ سے نجات دراصل ثمرہ تھا ان کے شعار کا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل بڑی گرم جوشی سے کرنے والے تھے۔ دوسرے یوم یبعثون سے مراد ایک غیر معین لمبا عرصہ ہے نہ کہ قیامت تک۔

145 37 فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ

اور جب کہ وہ آزردہ اور نڈھال تھا، ہم نے (اپنے قوانین رحمت اور انابت واجابت کے مطابق) اس کو ایک چٹیل میدان میں لا پھینکا۔

146 37 وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ

اور ہم نے اس کے اوپر ایک بیلدار درخت اگا دیا۔

147 37 وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ

اس کے بعد ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ اس سے اوپر لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

148 37 فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ

پس (جب ان کی قوم کے لوگ آثار عذاب دیکھ کر) ایمان لے آئے تو (ہم نے اپنے قوانین فلاح و دعا اور امہال کے مطابق ان پر سے عذاب ٹال دیا اور) ہم نے انہیں ایک معینہ مدت تک انواع واقسام کے فوائد سے متمتع ہونے اور دنیوی سر و سامان سے لطف اندوز ہونے دیا۔

149 37 فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ

اب ذرا آپ ان لوگوں سے پوچھئے کہ کیا آپ کے رب کیلئے تو بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے؟

150 37 اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓـئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمۡ شٰهِدُوۡنَ

کیا ہم نے فرشتوں کو ان کی موجودگی میں عورت (کی شکل و صورت پر) بنایا تھا (اور یہ ان کو بنتے ہوئے دیکھ رہے تھے؟)

151 37 اَلَاۤ اِنَّهُمۡ مِّنۡ اِفۡكِهِمۡ لَيَقُوۡلُوۡنَۙ

خوب سن لو کہ یہ بہتان باندھ کر (اتہام طرازی کے طور پر) کہہ رہے ہیں۔

152 37 وَلَدَ اللّٰهُۙ وَاِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ

(یہ ان لوگوں کی من گھڑت باتیں ہیں جو کہہ رہے ہیں) کہ اللہ صاحب اولاد ہے (اور اس کی بیٹیاں ہیں) اور یہ سراسر جھوٹے ہیں۔

153 37 اَصۡطَفَى الۡبَنَاتِ عَلَى الۡبَنِيۡنَؕ

کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ پر بیٹیوں کو پسند فرمایا ہے؟

154 37 مَا لَـكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ

تمہیں کیا ہو گیا ہے (ایک مہمل عقیدہ پر ایمان رکھتے ہو اور پھر اللہ پر اتہام لگاتے ہو، یہ) تم کیسے فصلے کرتے ہو؟

155 37 اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَۚ

کیا تم (ان باتوں میں) تفکر بالحق نہیں کرتے یا نہیں کرو گے؟

156 37 اَمۡ لَـكُمۡ سُلۡطٰنٌ مُّبِيۡنٌۙ

یا کیا تمہارے پاس (ان احمقانہ فیصلوں کی) کوئی دلیل قاطع ہے؟

157 37 فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو ذرا اپنی (الہامی) کتاب ہی کو اپنی تائید میں پیش کرو۔

158 37 وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَۙ

اور انہوں نے اللہ اور فرشتوں 12 کے درمیان نسبی رشتہ مقرر کر رکھا ہے۔ لیکن فرشتے خوب جانتے ہیں کہ ایسی بات کہنے والے لوگ دائمی عذاب میں رکھے جائیں گے۔

حواشی-12 یہاں جنوں سے مراد فرشتے ہیں۔ دیکھئے المفردات۔

159 37 سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَۙ

اللہ ان باتوں سے منزہ و پاک ہے جو یہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں (Ascribe to Him)۔

160 37 اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ

مگر (ایسی غم انگیز و المناک انجام والی باتوں سے وہی بچتے ہیں) جو اللہ کے مخلص بندے ہیں (ایسی غلط باتیں اللہ سے منسوب نہیں کرتے)۔

161 37 فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَۙ

پس (اے کافرو!) تم اور جن کی تم اطاعت و فرماں برداری کرتے ہو (سب مل کر بھی)۔

162 37 مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَۙ

کسی (بندۂ مخلص) کو اس (اللہ) کے خلاف نہ بہکا سکتے ہو (اور نہ گمراہ ہی کر سکتے ہو)۔

163 37 اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ

سوائے اس کے جسے (قانون مجازات کے مطابق) جہنم میں داخل ہونا اور جلنا ہے۔

164 37 وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ

اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے کوئی ایسا نہیں، جس کا منصب متعین نہ کیا گیا ہو۔

165 37 وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ

اور ہم ہی ہیں جو (ہمہ وقت امتثال امر کیلئے) صف بستہ رہتے ہیں۔

166 37 وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ

اور ہم ہی ہیں جو امتثال امر میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔

167 37 وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ

دیکھو! اس سے پہلے یہ کہا کرتے تھے۔

168 37 لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ

اگر پہلے لوگ ہمارے لئے کوئی کتاب چھوڑ جاتے (جس کے ذریعہ ہم عزت و شرف حاصل کر سکتے)۔

169 37 لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ

تو ہم اللہ کے مخلص و برگزیدہ بندے ہوتے۔

170 37 فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

لیکن (جب ان کے پاس وہ کتاب آئی، جو ان کی عزت و شرف کی ضامن ہے تو) انہوں نے اس کا انکار کیا۔ پس عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا (کہ انکار کے نتائج و عواقب کیا ہوتے ہیں اور قانون کفران نعمت کا کیا نتیجہ ہوتا ہے)۔

171 37 وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ

اور بلا شبہ اپنے ان بندوں کے بارے میں، جنہیں ہم نے رسولؐ بنا کر بھیجا ہے، ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں۔

172 37 اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ

کہ بیشک وہ (مظفر و) منصور ہیں، یعنی ہماری مدد صرف انہی کو حاصل ہو گی (اور وہ کامیاب ہوں گے)۔

173 37 وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ

اور بالآخر (ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات ماننے والوں کا) ہمارا لشکر ہی غالب آئے گا۔

174 37 فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ

پس (اے رسولؐ !) ان (منکروں) کو کچھ عرصہ کیلئے ان کے حال پر چھوڑ دیں (اوران کی رو گردانی وایذارسانی سے اغراض کئے رہیں)۔

175 37 وَاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ

اور ذرا دیکھ کہ ان پر کیا گزرتی ہے۔ وہ جلد ہی (اپناانجام) دیکھ لیں گے (اور یہ بھی کہ ہم آپ کے ساتھ کیسا حسن سلوک کرتے ہیں۔

176 37 اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ

کیاوہ اس برتے (Pluck) پر شور مچاتے ہیں کہ ہم ان پر جلد عذاب نازل کریں؟

177 37 فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

لیکن جس دن ہمارا عذاب عین ان کے آنگن میں اترے گا، تو ان لوگوں کیلئے جنہیں آنے والے عذاب سے متنبہ کیا جا چکا ہے، بہت بری صبح ہو گی۔

178 37 وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ

(اے رسولؐ!) ان (منکروں) کو کچھ عرصہ کیلئے ان کے حال پر چھوڑ دیں (اور ان کے کفر سے منہ پھیرے رہیں)۔

179 37 وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ

اور ذرا دیکھ کہ ان پر کیا گزرتی ہے۔ وہ عنقریب (اپنا غم انگیز انجام) دیکھ لیں گے۔

180 37 سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

تیرا رب جو ذی قوت واقتدار...پروردگار ہے، ان سب (مشرکانہ وکافرانہ اور جاہلانہ) باتوں سے منزہ ہے (اور ان تمام کمزوریوں سے پاک ہے) جو وہ اس کے متعلق کہتے ہیں۔

181 37 وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

سلام ہے رسولوںؑ پر (اور سلامتی ہو ان پر)۔

182 37 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور حسن تعریف وستائش اور تحسین وشکر صرف اللہ ہی کیلئے مخصوص ہے، جو کل جہانوں (کی مخلوقات) کی بتدریج نشوونما کرنے والا اور آقا و مالک ہے۔

سورہ ص بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 38 صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ

ص۔ قسم ہے قرآن کی (جو بار بار اور بکثرت پڑھی جانے والی کتاب ہے، نیز جس کتاب کا چرچا اقضائے عالم میں خوب ہو اور ہمیشہ ہوتا رہے)، جو ذکر ہے، یعنی بنی نوع انسان کو اس واقعیت کی یاد دلاتا ہے کہ عالم دہر میں جملہ نفوس انسانی نے روز الست وبلیٰ رب العالمین کے استفسار کے جواب میں اس کی توحید الوہیت و ربوبیت کا اقرار کیا تھا اور اس کی شہادت بھی دی تھی۔ نیز افراد و اقوام کیلئے نصیحت اور ان کو شرف و عزت سے ہمکنار کرنے والا ہے۔

2 38 بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ

لیکن جن لوگوں نے نظام اسلام قبول کرنے اور لانے سے انکار کیا، وہ جھوٹی عزت 1 یا باطل قوت واقتدار کے بل پر غرور اور مخالفت میں پڑے ہیں۔

حواشی-1 چنانچہ جھوٹی عزت سے متعلق آپؐ کا ارشاد ہے: جو عزت اللہ تعالیٰ سے حاصل نہ ہو، وہ سراسر ذلت ہے۔

3 38 كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ

ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو (ان کے انکار کے باعث) ہلاک کر دیا۔ پھر وہ (عذاب کے وقت بہت) فریاد کرنے لگے، لیکن وہ وقت (عذاب سے) بچنے کا نہیں تھا یا نہیں ہوتا (It was no longer the time for escape, or being saved)۔

4 38 وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ

اور (لوگ جواب تک ہادی کے منتظر تھے) اس بات پر حیرت کرنے لگے کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے متنبہ کرنے والا آیا اور منکران (اسلام) کہنے لگے کہ یہ شخص تو فریبی و جادو گر ہے، سخت جھوٹا ہے۔

5 38 اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ

کیا اس نے تمام معبودوں کی جگہ ایک معبود 6 بنا دیا، یقیناً یہ تو بڑی تعجب کی بات ہے۔

حواشی-2 ایک معبود کا عقیدہ لوگوں کو عجیب لگتا رہا ہے اور اب بھی عجیب لگتا ہے۔

6 38 وَانۡطَلَقَ الۡمَلَاُ مِنۡهُمۡ اَنِ امۡشُوۡا وَاصۡبِرُوۡا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمۡ ‌ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ يُّرَادُ

اور (بجائے ایمان لانے کے) ان کے سردار 3 یہ کہتے ہوئے اپنی راہ لئے کہ (لوگو اپنی پہلی ڈگر پر) چلتے رہو اور اپنے (اور اپنے آباؤ اجداد کے) معبودوں پر قائم رہو۔ جو باتیں یہ شخص کر رہا ہے، (ان کے پیچھے کوئی منصوبہ کارفرما ہے اور) یقیناً اس بات میں ان کی اپنی کوئی غرض ہے۔ حواشی-3 توحید کی مخالفت زیادہ تر بڑے لوگ ہی کرتے ہیں۔

7 38 مَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِى الۡمِلَّةِ الۡاٰخِرَةِ ۖۚ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا اخۡتِلَاقٌ

یہ بات ہم نے زمانہ قریب کی ملت میں کسی سے نہیں سنی۔ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک من گھڑت بات۔

8 38 ءَاُنۡزِلَ عَلَيۡهِ الذِّكۡرُ مِنۡۢ بَيۡنِنَا ‌ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ ذِكۡرِىۡ‌ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوۡقُوۡا عَذَابِ

کیا ہم سب میں صرف یہی اس قابل تھا کہ اس پر وہ (کتاب) نازل ہوتی، جو (قوموں کیلئے) ذکر ہے۔ (حقیقت یہ ہے کہ صرف رسولؐ کی رسالت پر اعتراض نہیں) بلکہ وہ میری وحی کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ ساری باتیں اس لئے کر رہے ہیں کہ انہوں نے (قوانین مجازات اور کفران نعمت کے مطابق) میرے عذاب کا مزا چکھا نہیں ہے۔

9 38 اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِيۡزِ الۡوَهَّابِ‌ۚ

کیا تیرے اس پروردگار و آقا کی رحمت، یعنی مال و منال اور (لامتناہی) نعمتوں کے خزانے ان کے پاس ہیں، جو نہایت مقتدر و غلبہ پانے والا... اپنے فضل سے غایت درجہ مادی و معنوی نعمتوں سے نوازنے والا ہے؟

10 38 اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا‌ فَلۡيَرۡتَقُوۡا فِى الۡاَسۡبَابِ

یا یہ آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کے مالک ہیں؟ اچھا تو یہ عالم اسباب کی بلندیوں پر چڑھ دیکھیں (اور اپنی منشاء کے مطابق فیصلے صادر کر لیں!)۔

11 38 جُنۡدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ

(ان کفار مکہ کی حقیقت صرف یہ ہے کہ ہزیمت خوردہ) جماعتوں میں سے یہ بھی ہزیمت خوردہ لشکر ہے (جو نہ اہل ایمان کو مغلوب کر سکتا ہے اور نہ اللہ سے بھاگ سکتا ہے، نیز اس جگہ 4 شکست کھانے والا ہے)۔

حواشی-4 اسی ''جگہ'' کا اشارہ مکہ مکرمہ کی طرف ہے۔

12 38 كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ ذُو الۡاَوۡتَادِۙ

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے اور عاد نے میخوں 5 والے فرعون نے (رسولوںؑ کو) جھٹلایا تھا۔ حواشی-5 فرعون اپنی سلطنت کی حد بندی کیلئے سر حدوں پر میخیں گاڑتا تھا۔

13 38 وَثَمُوۡدُ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ وَّاَصۡحٰبُ لْئَيۡكَةِ ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ الۡاَحۡزَابُ

اسی طرح ثمود اور لوطؑ کی قوم اور بن کے رہنے والوں نے (اپنے رسولوںؑ کو جھٹلایا تھا)۔ یہی وہ بڑے بڑے گروہ ہیں (جو انکار حق کرتے رہے اور جنہوں نے رسولوںؑ کے خلاف گروہ بندی کی)۔

14 38 اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ

ان میں سے سب نے رسولوںؑ کو جھٹلایا (جس کی پاداش میں میرے قانون مجازات اور کفران نعمت کی رو سے، ان پر میرا) عذاب واقع ہوا، (ان میں سے کوئی عذاب الٰہی سے بھاگ نہ سکا، پھر یہ کفار کیوں کر بھاگ سکیں گے)۔

15 38 وَمَا يَنۡظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنۡ فَوَاقٍ

اور لوگ (جو منکر حق ہیں وہ) تو صرف ایک دھماکے کے منتظر ہیں، جس کے جھٹکوں میں وقفہ نہیں ہوگا (یعنی جس میں ذرا دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی اور ایک ہچکی بھی نہ لے پائیں گے کہ ختم ہو جائیں گے)۔

16 38 وَقَالُوۡا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبۡلَ يَوۡمِ الۡحِسَابِ

اور (عجلت پسند و عاقبت نااندیش) لوگ دعا کرتے ہیں 6: ہمارے رازق و پروردگار! ہمارا حصہ جلد یہاں ہی روز حساب سے پہلے دے دے!

حواشی -6 یہ دعاآخرت پر حق الیقین نہ رکھنے والے (کافر ومنافق ہوں یااہل کتاب و مؤمن) زبان قال کی بہ نسبت زبان حال سے زیادہ مانگتے ہیں۔

17 38 اِصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اذۡکُرۡ عَبۡدَنَا دَاوٗدَ ذَا الۡاَیۡدِ ۚ اِنَّہٗۤ اَوَّابٌ

(اے رسولؐ!) آپ ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤدؑ کا قصہ بیان کیجئے جو صاحب قوت و قدرت تھا۔ وہ بلاشبہ (اپنے اللہ کی طرف) بار بار رجوع کرنے والا تھا۔

18 38 اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَہٗ یُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِیِّ وَ الۡاِشۡرَاقِ

ہم نے پہاڑوں کو ان کا تابع فرماں کیا، جو صبح و شام ان کے ساتھ مل کر ہمارے احکام کی بجاآوری میں مگن اور سر گرم رہتے تھے۔

19 38 وَ الطَّیۡرَ مَحۡشُوۡرَۃً ؕ کُلٌّ لَّہٗۤ اَوَّابٌ

اور پرندوں کو بھی جو اس کی طرف بے اختیار سمٹ آتے تھے اور سب (کیا پہاڑ، کیا پرندے) ان کے تابع فرمان تھے (اور ان کی طرف متوجہ رہتے تھے)۔

20 38 وَ شَدَدۡنَا مُلۡکَہٗ وَ اٰتَیۡنٰہُ الۡحِکۡمَۃَ وَ فَصۡلَ الۡخِطَابِ

اور ہم نے اس کی مملکت کو مضبوط و مستحکم کیا۔ نیز ہم نے (حضرت داؤدؑ کو) مملکت و حکمت یا دانشمندی، موقع و محل اور عدل و انصاف کے مطابق امور مملکت سر انجام دینے کی صلاحیت اور (مقدمات کو نبٹانے اور) قول فیصل کہنے کا (سلیقہ) سکھایا۔

21 38 وَ ہَلۡ اَتٰىکَ نَبَؤُا الۡخَصۡمِ ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَ ۙ

(اے رسولؐ!) کیاآپ کو ان باہم جھگڑنے والوں کا قصہ معلوم ہے، جو دیوار پھاند کر (داؤدؑ کے حجرے میں) پہنچ گئے تھے؟

22 38 اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡہُمۡ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ۚ خَصۡمٰنِ بَغٰی بَعۡضُنَا عَلٰی بَعۡضٍ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَنَا بِالۡحَقِّ وَ لَا تُشۡطِطۡ وَ اہۡدِنَاۤ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ

جب وہ داؤدؑ کے پاس (اس طرح غیر متوقع طور پر) پہنچے تو وہ ان سے گھبرا گئے۔ انہوں نے کہا: خوف نہ کیجئے ہم (ایک مقدمہ کے) دو فریق ہیں۔ ہم میں سے ایک نے دوسرے سے زیادتی و ناانصافی کی ہے۔ آپ ہمارے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے اور کوئی زیادتی نہ کیجئے اور ہم کو (ہمارے معاملہ میں) سیدھی راہ بتا دیجئے۔

23 38 اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ
اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ

(اس کے بعد مدعی نے کہا کہ) یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی۔ اب یہ مجھے کہتا ہے کہ وہ (دنبی بھی) میرے حوالہ کر دو اور بات چیت میں مجھے دبا لیتا ہے (گفتگو اس انداز سے کرتا ہے کہ مجھ کو چپ ہونا پڑتا ہے)۔

24 38 قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ
دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩

(داؤدؑ نے فیصلہ سناتے ہوئے) کہا: اس شخص نے یہ مطالبہ کر کے تیری دنبی کو بھی اپنی دنبیوں میں ملا لے، تجھ پر زیادتی کی ہے۔ (اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔) اکثر شریک (کار) ایک دوسرے سے زیادتی اور حق تلفی کرتے رہتے ہیں، البتہ وہ لوگ ایسا نہیں کرتے، جو اہل ایمان ہوں، نیز عدل و احسان اور خیر و حسنہ کے کام کرنا جن کا شعار ہو۔ لیکن کتنے تھوڑے ہیں ایسے! داؤدؑ کو خیال 7 ہوا کہ ہم نے (یعنی اللہ نے مملکت دے کر) ان کو آزمایا ہے۔ اس پر انہوں نے اپنے پروردگار و مالک سے بخشش و حفاظت کی التجا کی اور جذبۂ تسلیم و طاعت کے ساتھ سجدے میں گر پڑے اور توبہ کی (اور اس کی طاعت میں مشغول ہو گئے)۔

حواشی - 7 حضرت داؤدؑ کو مقدمہ سننے کے بعد خیال آیا کہ اگر ان کی مملکت میں اس قسم کی زیادتی ہو رہی ہے کہ امیر غریبوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ایسے مقدمات خود ان کے علم میں فیصلہ کیلئے آنے لگے ہیں تو وہ اپنے پروردگار و مالک کو کیا جواب دیں گے۔ جس پر آپؑ نے استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیا۔ حاکم وقت کا توبہ و استغفار کرنا رعیت کو ایک دوسرے پر ظلم کرنے سے روکتا ہے اور قوم اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہتی ہے۔

25 38 فَغَفَرۡنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى وَحُسۡنَ مَاٰبٍ

پس ہم نے اس کو معاف کر دیا۔ ہم یقیناً اسے اپنا قرب عطا کریں گے اور جنت میں حسن و سرور سے معمور گھر بھی۔

26 38 يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰكَ خَلِيۡفَةً فِى الۡاَرۡضِ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بِالۡحَـقِّ وَلَا

تَتَّبِعِ الۡهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ

بِمَا نَسُوۡا يَوۡمَ الۡحِسَابِ

اے داؤدؑ! ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ (حکمران، حاکم، ناظم الامور) مقرر کیا ہے، پس تم لوگوں میں (ان کے حقوق وغیرہ کے بارے میں) حق (عدل اور سچائی) کے ساتھ حکومت کرنا (یعنی احکام الٰہیہ کے مطابق کرنا) اور نفسانی خواہش 8 کا اتباع نہ کرنا، کہ کہیں وہ تم کو اللہ کی راہ سے بہکا نہ دے۔ بے شک جو اللہ کی راہ (صراط مستقیم) سے بہک جاتے ہیں، ان کیلئے (ہمارے قوانین کی رو سے) سخت عذاب ہے، کیوں کہ انہوں نے روز حساب کو بھلا دیا۔

حواشی - 8 خواہش یا خواہشات پیدا کرنا نفس کا نہایت اہم فطری وظیفہ (Function) ہے۔ دلیل یہ ہے کہ اس کے بغیر زندگی کا کاروبار چل ہی نہیں سکتا۔ مثال کے طور پر، انسان کو اگر جنسی خواہش نہ ہوتی تو نسل انسانی کا سلسلہ چل ہی نہیں سکتا تھا۔ لیکن اگر یہ جنسی خواہش حدود اللہ سے تجاوز کر جائے اور غیر عورت یا غیر مرد کی ہو جائے تو غیر فطری، مذموم و قبیح اور جرم بن جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس جیسی غیر فطری و قبیح خواہش یا خواہشات کا اتباع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس سے معاشرے میں فساد پھیلتا ہے اور اس کے بھیانک نتائج و عواقب نکلتے ہیں۔ لیکن حسین و فطری خواہش یا خواہشات کی پیروی کرنا احسن و جائز ہے۔

27 38 وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚ

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنَ النَّارِ ؕ

اور ہم نے آسمان اور زمین کو ان کے درمیان جو کچھ ہے، بے مقصد و بے سود اور بے مصرف و فضول 9 تخلیق نہیں کیا ہے (بلکہ بنی نوع انسان کیلئے جمالیاتی و افادی اور مقصدی اقدار کے ساتھ پیدا کیا ہے)۔ یہ (سمجھنا اس دنیا کی تخلیق میں کوئی حکمت و مقصدیت نہیں) ان لوگوں کا گمان ہے جو منکر (حق) ہیں۔ چنانچہ منکروں کیلئے دوزخ کے عذاب کی سزا ہے۔

حواشی-9 بعض فلاسفہ کا نظریہ ہے کہ یہ کائنات از خود معرض وجود میں آگئی، لہٰذا اس کی تخلیق حکیمانہ ہے نہ بامقصد۔ اس آیۂ فکر انگیز میں اس باطل نظریے کی تردید کر دی گئی ہے۔

28 38 اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لاتے، نیز عدل واحسان اور خیر وحسنہ کے کام کرتے ہیں، دنیا میں فساد کرنے والوں ایسا کر دیں (یعنی دونوں گروہوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) یا ہم اہل آرزو و خشیت اور بدکاروں کو برابر کر دیں گے؟ (ایسا ہرگز نہیں ہوگا)۔

29 38 كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(میرے رسولؐ! یہ کتاب (قرآن عظیم) جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے، مبارک ہے، (یعنی اس کی معنویت میں برکت دی گئی ہے، اس کے علوم و معانی بتدریج کھلتے جائیں گے اور حیات انسانی کیلئے اس میں رحمت و مغفرت اور دنیوی واخروی حسنہ کا روز افزوں سامان ہے)، تاکہ بنی نوع انسان (اس کی برکات سے مستفید ہونے کیلئے) اس کی آیتوں میں حکیمانہ غور وفکر کریں اور اہل عقل سلیم (حکیمانہ غور وفکر کرنے والے) اس سے نصیحت حاصل کریں۔

30 38 وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ

اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ عطا کیا، جو احسن بندہ اور کثرت سے اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔

31 38 اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ

جب شام کے وقت ان کے سامنے اعلیٰ نسل کے تیز رفتار گھوڑے پیش کئے گئے

32 38 فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

تو اس نے کہا: ''میں نے اس مال کی محبت اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے''، یہاں تک (کہ آفتاب) پردے میں چھپ گیا، یعنی غروب ہو گیا۔

33 38 رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ

تو (اس نے حکم دیا) انہیں میرے پاس واپس لاؤ۔ (جب وہ واپس آگئے تو) وہ ان کے پٹھوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

34 38 وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ

اور بے شک ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی اور اس کے تخت پر ایک ایسے شخص کو بٹھایا جو محض ایک (حسین) پتلا تھا۔ پھر انہوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔

35 38 قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

اس نے دعا کی کہ اے نشو و نما دینے والے پروردگار و آقا! میری سیآت کو محو کر کے مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو (میرے زمانے میں) میرے علاوہ کسی ایسے کیلئے سزاوار نہ ہو (جو مجھ سے نہیں)۔ بیشک تو اپنے فضل سے غایت درجہ مادی و معنوی نعمتوں سے نوازنے والا ہے۔

36 38 فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۙ

پھر ہم نے (ان کی دعا قبول کی اور) ہوا کو ان کا تابع فرماں 10 کر دیا، کہ وہ ان کے حکم سے جہاں وہ جانا چاہتے نرم انداز سے چلتی۔

حواشی-10 اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ہم نے ان کی ہوا باندھ دی اور جدھر کا رخ کرتے، فتح و نصرت ان کے پائوں چومتی۔

37 38 وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ

اور تمام سرکشوں کو جو (معمار تھے اور) عمارتیں بناتے تھے اور تمام غوطہ خور (ان کے تابع تھے)۔

38 38 وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ

اور دوسرے بھی جو پابند سلاسل تھے۔

39 38 هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

یہ ہمارا انعام ہے، چاہے تو تم احسان کر کے ان کو رہا کر دو یا ان کو روک رکھو، مواخذے کے بغیر۔

40 38 وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ

اور ہم یقینا انہیں اپنا قرب عطا کریں گے اور جنت میں حسن و سرور سے معمور گھر بھی۔

41 38 وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ

اور (اے رسولؐ!) ان سے ہمارے بندے ایوبؑ کا قصہ بیان کیجئے۔ جب اس نے اپنے پروردگار وآقا کو پکارا کہ (اے میرے رب!) مجھے شیطان 11 نے سخت ایذا اور تکلیف پہنچائی ہے۔

حواشی-11 جن، انس اور جانوروں میں سے ہر ایک سرکش کو شیطان کہتے ہیں۔ شیطان ہر نبیؐ کے وقت کسی نہ کسی انسان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی ابلیس کہلاتا ہے، کبھی نمرود، کبھی فرعون اور کبھی ابو جہل۔ شیطان ابلیسی، انسان کو وسوسہ اندازی سے تنگ کرتا ہے، اپنے رب سے مایوس کرنے کی کوشش کرتا اور اسے ناشکرا بنانا چاہتا ہے۔

42 38 اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ

(چنانچہ حکم ہوا) زمین پر پاؤں مار (یہ دیکھو چشمہ پھوٹ نکلا)۔ یہ رہا غسل کرنے اور پینے کا ٹھنڈا پانی۔

43 38 وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ

اور (ان کی جملہ تکلیفیں بھی دور کر دی گئیں اور) ہم نے اپنی رحمت کے نشان کے طور پر اور صاحب عقل وخرد لوگوں کیلئے نصیحت کا سامان بہم پہنچانے کیلئے انہیں اس کے اہل و عیال بھی دیئے اور ان کے ساتھ ان جیسے اور بھی بہت سے لوگ۔

44 38 وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ

(اور ہم نے اس سے کہا) تنکوں کا ایک مٹھا لے لو، پھر اس سے (اپنی بی بی کو) مارو اور اپنی قسم نہ توڑو۔ بیشک ہم نے اسے (ہر تکلیف اور ہر حال میں) صابر اور مستقل مزاج پایا (اور) وہ بہترین بندہ تھا۔ در حقیقت وہ (ہر حال میں ہماری طرف رحمت و مغفرت اور رہنمائی کیلئے) بار بار رجوع کرنے والا تھا۔

45 38 وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ

اور ہمارے بندوں۔ ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ۔ کا ذکر کرو، جو بڑی قوت کردار و عمل رکھنے والے اور اہل بصیرت تھے (Men of great power of action, conduct and seers)۔

46 38 اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ

ہم نے انہیں دار الآخرت کی خالص 12 یاد کیلئے مختص کر لیا تھا۔

حواشی-12 اس آیۂ فکر انگیز میں ''خاص'' (یاد) کا لفظ از بس اہم ہونے کی بناء پر خصوصی توجہ اور تفکر بالحق چاہتا ہے۔ قرآن حکیم کی اصطلاح میں اس کے معانی ہیں: مشرکانہ عقائد و نظریات سے پاک و منزہ یاد۔ ہم دیکھے چکے ہیں کہ ادیان عالم میں ایسے فرقوں کی کمی نہیں جو شفاعت مطلقہ اور کفارے کے عقائد، نیز اس عقیدے کے ساتھ کہ چونکہ صرف ان کا دین یا مذہب سچا ہے، لٰہذا وہ قانون مکافات عمل سے بچ جائیں گے اور دار الآخرت کو یاد کرتے ہیں۔ ایسی یاد مشرکانہ ہوتی ہے، خالص نہیں ہوتی اور اس سے یوم الدین کی تکذیب لازم آتی ہے، لیکن وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس حقیقت کا شعور رکھتے ہیں مگر مانتے نہیں۔

47 38 وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ

اور وہ ہمارے ہاں بلاشبہ برگزیدہ اور محسن اشخاص میں سے تھے۔

48 38 وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ

اور (اسی طرح) اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کا ذکر کیجئے اور وہ سب محسنوں، یعنی حسن خلق و کردار رکھنے اور اللہ کی راہ میں خرچ اور احسان کاری کرنے والوں میں سے تھے۔

49 38 هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ

یہ تو (نصیحت آموز) ذکر ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اہل آرزو کیلئے ایسا گھر ہے جو حسن محض ہے۔

50 38 جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ

رنگ دوام سے مزین بہشت، جن کے دروازے ان کیلئے کھلے ہوں گے۔

51 38 مُتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ

ان میں تکیہ لگائے جلوہ افروز ہوں گے۔ قسم قسم کے خوش ذائقہ اور پسندیدہ پھل اور مشروبات کثرت سے طلب کرتے ہوں گے۔

52 38 وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ

ان کے پہلو میں حیا سے مزین نظروں والی ہم سن بیویاں ہوں گی۔

53 38 هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ

یہ وہ حسین نعمتیں ہیں، جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

54 38 اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ

یہ ہمارا رزق، یعنی عطائے جاریہ ہے، جو لامناہی ہے۔

55 38 هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ

یہ تو اہل آرزو یا متقیوں کی جنت میں زندگی کا بیان تھا۔ رہے سرکش لوگ تو ان کا ابدی گھر ان کیلئے سراسر سیہ و مصیبت ہے، یعنی جہنم سرکشوں کی بڑی قبیح و غم انگیز جائے سکونت ہے۔

56 38 جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ

جہنم میں جھلسے جائیں گے، وہ تو بے حد تکلیف دہ قیام گاہ ہے۔

57 38 هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ

یہ ہے ان کیلئے۔ پس وہ مزہ چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور حد سے زیادہ یخ بستہ و بدبودار پانی کا اور اس طرح دوسری اذیتوں کا۔

58 38 وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ

اور (اسی پر کیا منحصر ہے) دوسری بھی اسی قسم کی طرح طرح کی چیزیں اور تلخیاں (ہوں گی)۔

59 38 هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ

(وہ دوزخ میں اپنے پیروں یا پیروئوں کو جوق در جوق آتے دیکھ کر آپس میں کہیں گے): یہ ایک فوج ہے، جو تمہارے ساتھ اندھا دھند گھستی جا رہی ہے۔ ان کیلئے خوش آمدید و راحت نہیں ہے۔ یہ آگ میں جھلسے جانے والے ہیں۔

60 38 قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ

وہ کہیں گے: بلکہ تم ہی ایسے ہو کہ تمہارے لئے خوش آمدید و راحت نہیں۔ تم ہی ہمارے لئے یہ مصیبتیں ہمارے آگے لائے ہو۔ کیسی تکلیف دہ ہے یہ جائے قرار۔

61 38 قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ

پھر وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! جس نے ہمیں اس انجام کو پہنچانے کا بندوبست کیا، اس کو دوزخ کا دہرا عذاب دے۔

62 38 وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ

پھر وہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے: کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے، جنہیں ہم دنیا میں شر پسند شمار کرتے تھے۔

63 38 اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ

ہم نے یونہی ان کا مذاق بنالیا تھا یا وہ کہیں نظروں سے اوجھل ہیں؟

64 38 اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ

یہ دوزخ والوں کا ایک دوسرے سے جھگڑنا یقیناً سچ ہے۔

65 38 قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

(اے رسولؐ!) آپ ان سے کہہ دیجئے! کہ میں تو فقط اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرانے (اور آنے والے خطرات سے آگاہ کرنے) والا ہوں۔ یاد رکھو! اللہ کے سوا کوئی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں۔ وہی واحد و یکتا۔ سب کو مغلوب رکھنے والا (The One-Almighty) ہے۔

66 38 رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

(وہی) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان سب کا نشو ونما دینے والا پروردگار و آقا ہے۔ وہ قوت و سطوت کا مالک، جلیل و مقتدر۔ نہایت مغفرت کرنے والا، یعنی (اپنی مخلوق کی) سیآت کو محو کرنے اور ان سے ان کو تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔

67 38 قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ

آپؐ کہہ دیجئے کہ وہ ایک بڑی (ہیبت ناک و ہولناک) خبر ہے۔

68 38 اَنۡتُمۡ عَنۡهُ مُعۡرِضُوۡنَ

(لیکن) تم اس سے منہ پھیر رہے ہو۔

69 38 مَا كَانَ لِىَ مِنۡ عِلۡمٍۢ بِالۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰٓى اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ

(ان سے کہہ دیں کہ) مجھے تو (ان واقعات کا) علم نہ تھا، جب عالم بالا میں (فرشتے انسان کی تخلیق کے متعلق) جھگڑ رہے تھے۔

70 38 اِنۡ يُّوۡحٰٓى اِلَىَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ

مجھے تو صرف یہ وحی ہوئی ہے کہ میں صریح طور سے (اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرانے اور آنے والے خطرات سے) متنبہ اور آگاہ کرنے والا ہوں۔

71 38 اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اِنِّىۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِيۡنٍ

جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔

72 38 فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ

چنانچہ جب اس کے اعضاء و جوارح (کے عناصر ترکیبی) میں مطابقت، مناسبت و آہنگی حد کمال تک پیدا کردوں اور اس میں اپنی روح، یعنی نفس صفاتیہ (Spirit of Attributes) میں سے (اس کے ظرف کے مطابق) ودیعت کردوں (اور حیات نو دے دوں) تو اس کے مطیع و فرماں بردار ہو جانا یا اس کے سامنے سرنگوں ہو جانا، تعظیم و فرماں برداری کیلئے۔

73 38 فَسَجَدَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَۙ

چنانچہ (امتثال امر میں) سب کے سب 13 فرشتوں نے اجتماعی طور پر، سر تسلیم خم کر دیا، یعنی اس کی علمی فضیلت اور حق خلافت کو تسلیم کر لیا۔

حواشی-13اس مستنبط ہوتا ہے کہ ملائکہ اور روح زوجین ہیں اور ان سب کو یہ حکم دیا تھا۔

74 38 اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ

بجز ابلیس کے (جس نے فرماں برداری اختیار نہ کی اور نہ ہی انسان کی علمی فضیلت کو تسلیم کیا)۔اس نے اپنے آپ کو بڑا (اور بشر کو حقیر) سمجھا اور نافرمانوں میں سے ہو گیا۔

75 38 قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ

اس (اللہ تعالیٰ) نے پوچھا: اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اس انسان کی تعظیم وفرماں برداری سے روکا، جسے میں نے اپنے ہاتھوں، یعنی خصوصی توجہ اور اپنی خاص قدرتوں سے بنایا ہے۔ کیا تو نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے یا تو ہے ہی کچھ اونچے درجے کی ہستیوں میں سے؟

76 38 قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ

اس (ابلیس) نے جواب دیا۔ میں اس (انسان) سے بہتر ہوں۔ (مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں بشر کی علمی فضیلت اور حق خلافت کو تسلیم کروں)۔آپ نے مجھے آگ یا آتش سوزاں سے تخلیق کیا ہے اور اس کی تخلیق 14 مٹی سے کی ہے۔ حواشی-14آگ کا شعلہ اوپر کو اٹھتا ہے اور مٹی نیچے بیٹھتی ہے۔ یعنی میری فطرت میں تو نے بلندی اور علو رکھا ہے اور اس کی فطرت میں خاکساری اور زمین بوسی۔اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ ابلیس فطرتاً متکبر تھا اور آدم فطرتاً منکسر المزاج۔ (دیکھئے مترجم کا رسالہ شیطان کا جمالیاتی فریب، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور)۔

77 38 قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ

اس (اللہ تعالیٰ) نے حکم دیا: تو اس (زمرۂ ملائکہ) سے نکل جا، اس لئے کہ تو راندۂ درگاہ ہو گیا ہے (You are outcast) یعنی تو میرے قرب و رضوان اور رحمت و مغفرت سے محروم ہو گیا ہے۔

78 38 وَّاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ

نیز تو روز جزا (Day of Judgment) تک ملعون رہے گا (You shall remain accursed)، یعنی تو میرے قرب و رضوان اور رحمت و مغفرت سے محروم رہے گا۔

79 38 قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ

(اس پر) ابلیس نے عرض کیا: پروردگار! مجھے انسان کے روز نشاۃ ثانیہ، یعنی مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے تک مہلت دے دے (.Reprieve me till the Day of Resurrection)

80 38 قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ

ارشاد ہوا: جا! تو مہلت (Respite) دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

81 38 اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ

ساعت معینہ (Decreed Hour)، یعنی روز قیام تک۔

82 38 قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ

(ابلیس) بولا: مجھے تیرے جلال اور عزت کی قسم، میں اب (دنیا میں) تمام بنی نوع انسان کو (ان کے مشرکانہ عقائد ور سوم، اعمال سوء، غیر فطری و قبیح اور حرام خواہشات و اشیاء، الغرض سیآت کو اپنی وسوسہ اندازی اور جمالیاتی فریب کاری سے ضرور بالضرور حسین بنا کر دکھاؤں گا اور) ورغلا کر (Seduce) گمراہ کروں 15 گا۔

حواشی-15 یہ آیہ سبق آموز حاسد و متکبر ابلیس کے ذہنی التباس، باطل استدلال اور عداوت انسان کی آئینہ دار ہے۔

83 38 اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡہُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ

بجز ان میں سے جو تیرے مخلص، یعنی موحد و وفادار اور سچے بندے ہوں گے (ان کو ورغلا نہیں سکوں گا16)۔

حواشی-16 اس سے مستنبط ہوا کہ شیطان کی پیروی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے نہیں ہوتے۔ شیطان کے جمالیاتی فریب اور بہکاوے سے محفوظ رہنے کیلئے انسان کا مخلص بندہ الٰہ ہونا ناگزیر ہے۔

84 38 قَالَ فَالۡحَقُّ وَالۡحَقَّ اَقُوۡلُ

ارشاد ہوا: تو حق یہ ہے اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں، یعنی راہ اخلاص ہی حسین و پائیدار راہ راست ہے، جو انسان کو اس کی آخری منزل مقصود تک لے جاتی ہے (دیکھئے الحجر 15:4 بعد)۔

85 38 لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ

(یہ بھی حق ہے) کہ میں (اللہ) جہنم کو تجھ سے اور ان سب لوگوں سے ضرور بھر دوں گا جو ان انسانوں میں سے تیری پیروی کریں گے۔

86 38 قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔـلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَكَلِّفِيۡنَ

(اے رسولؐ!) ان سے (صاف) کہہ دیں کہ میں اس تبلیغ دین کا تم سے کوئی اجر یا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والے لوگوں میں سے ہوں۔

87 38 اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

یہ (قرآن) تمام افراد نسل انسانی کیلئے پند و نصیحت یا یاد دہانی ہے۔

88 38 وَلَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِيۡنٍ

اور کچھ عرصے بعد اس کی صداقت کا تمہیں ضرور علم 17 ہو جائے گا۔ حواشی-17 ان آیات میں علم کے ارتقاء کے ساتھ قرآن حکیم کے حقائق کے تدریجی اکتشاف کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

سورہ لزمر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 39 تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ

یہ کتاب (قرآن حکیم) صاحب عزت و وقوت... مالک و معلم دانشمندی و حکمت، اللہ کی طرف سے (وحی و) تنزیل ہے۔

2 39 اِنَّآ اَنۡزَلۡنَآ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ

ہم نے (اے نبیؐ!) آپ کی طرف یہ کتاب جو نازل کی ہے، وہ حقیقی و حکیمانہ اور افادی و غایتاتی اقدار کی حامل ہے۔ پس اللہ کی حمد و پرستش اور فرماں برداری و بندگی کرو (مگر) اس کیلئے دین یا عبادت کو (شرک اور باطل عقیدہ و رسم سے) پاک و منزہ کر کے۔ (وجہ یہ ہے کہ شرک نقیض و قاطع توحید اور غارتگر ایمان و توحید ہے)۔

3 39 اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ ‌ۘ مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِىۡ مَا هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ

(اے بنی نوع انسان! یہ اصل عظیم) یاد رکھو کہ (شرک سے مبرا) خالص دین (ایمان و عبادت اور روش زندگی) ہی اللہ کیلئے ہوتا ہے (جس دین میں شرک کی آمیزش ہو، وہ اللہ کیلئے نہیں ہوتا)۔ ناخالص (یا شرک آمیز) دین ان لوگوں کا ہوتا ہے، جو اللہ کے سوا دوسروں کو دوست و سرپرست بنا رکھتے ہیں۔ (وہ اپنے اس مشرکانہ فعل کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ یقیناً اللہ ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں (یہ اختلاف توحید و شرک کا ہوگا)۔ بلاشبہ اللہ (اپنے قانون ہدایت و تقویٰ کے مطابق) اسے اپنی حسین و راست اور قائم و دائم رہنے والی شاہراہ کی طرف رہنمائی نہیں کرتا جو جھوٹا۔ سخت منکر توحید ہو 1۔

حواشی-1 معلوم ہوا کہ مشرک کی عبادت اور زندگی جھوٹی ہوتی ہے اور وہ خود منکر حق و توحید اور ناشکرا ہوتا ہے۔

4 39 لَوۡ اَرَادَ اللّٰهُ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰى مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَهٗ‌ ؕ هُوَ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ

معلوم ہوا کہ مشرک کی عبادت اور زندگی جھوٹی ہوتی ہے اور وہ خود منکر حق وا گر اللہ کو بیٹا بنانا ہی منظور ہوتا، تو وہ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) اپنی مخلوق میں سے جسے خود چاہتا، منتخب کر لیتا۔ وہ تو وہ ہر قسم کے شریک و معاون، ضرورت و حاجت اور عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے۔ نیز وہ اللہ ہی ہے جو واحد و یکتا... سب کو مغلوب رکھنے والا ہے۔

5 39 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ
عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

اسی (اللہ) نے افلاک یا آسمانوں اور کرۂ ارضی یا زمین کو مستقل افادی و جمالیاتی اور حکیمانہ و مقصدیتی اقدار (Permanent, beneficial, aesthetic, scientific and purposeful values) کے ساتھ ارتقائی انداز میں تخلیق کیا ہے۔ وہ دن کو رات سے اور رات کو دن سے ڈھانپتا ہے اور اس نے سورج اور چاند، یعنی شمسی و قمری کروں کو اپنے قوانین طبیعی (Physical laws) کا پابند کیا ہوا ہے، جو سب ایک مدت معینہ تک (اپنے اپنے مدار (Orbit) پر) رواں دواں رہیں گے۔ یاد رکھو! وہ قوت سطوت کا مالک، جلیل و مقتدر... نہایت مغفرت کرنے والا، یعنی اپنی مخلوق کی سیآت کو محو کرنے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔

6 39 خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰ
لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ

(اے افراد نسل انسانی!) ہم نے (اپنی جمالیاتی۔ ارتقائی اور تنزویجی فعلیت سے) تمہیں ایک نفس یا حیاتیاتی جرثومے سے تخلیق کیا۔ پھر اس میں سے اس کا زوج (Spouse) یا جوڑا (Mate) بنایا، (جس طرح ہم نے السماء سے آسمانوں اور زمین کو بنایا) اور (اپنے فضل سے) تمہیں مویشیوں کے آٹھ جوڑے عطا کئے۔ وہ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری تخلیق تین اندھیروں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت میں (درجہ بدرجہ) کرتا ہے۔ یہ (خالق) اللہ ہے جو تمہاری نشو و نما اور پرورش کرنے والا تمہارا مالک و آقا ہے۔ حاکمیت اعلیٰ اسی کی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں۔ پھر (اس واقعیت کو ماننے سے) کیونکہ روگردانی کرتے ہو؟

7 39 اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ
تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اگر تم اس سے رو گردانی کرو یا اس کی ناشکری، تو اللہ تم سے بے نیاز ہے (اسے اس کی حاجت ہے نہ پرواہ، اللہ کا کچھ نہ بگڑے گا اور تم خود ہی دنیوی واخروی حسنہ اور رشد و ہدایت سے محروم رہو گے)۔ تاہم وہ اپنے بندوں کیلئے رو گردانی اور ناشکری کا طریق پسند نہیں کرتا۔ اگر تم (قولی و فعلی) شکر کرو تو اسے وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ کوئی اپنے اعمال کا بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے اعمال (سوء) کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا، (نہ دنیا اور نہ آخرت میں، وجہ یہ ہے کہ ہر شخص رہین اعمال اور مستوجب قانون مکافات عمل ہے)۔ تمہیں (اس سفر زندگی کے بعد) اپنے پروردگار و مالک کے حضور لوٹنا ہے، پھر وہ تم پر وہ تمام حقائق و اعمال آشکارا کرے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو۔ بلاشبہ وہ (اللہ) تمہارے نفسوں اور باطنی احوال و ظروف کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

8 39 وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ
نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ
قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ

اور جب انسان پر کوئی مصیبت ٹوٹتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف خلوص نیت سے

متوجہ ہوتا ہے۔ پھر (اللہ اس کی دعا قبول کر کے) اس پر اپنی نعمت (دولت وغیرہ) ارزانی کرتا ہے، تو وہ اس بات کو بھول جاتا ہے جس کیلئے وہ پہلے اسے (اللہ کو) پکارتا تھا اور (مزید ظلم یہ کرتا ہے کہ) اللہ کے ہمسر و سہیم بنالیتا ہے تاکہ (لوگوں پر) اس کا راستہ گم کر دے۔ کہہ دو کہ وہ اپنے اس کفر، یعنی انداد پرستی سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالیں۔ (لیکن یاد رکھو کہ) تم دوزخیوں
(Companions of Fire) میں سے ہو۔

9 39 اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ
رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ

وہ شخص جو رات کے اوقات میں (اللہ تعالیٰ کے حضور) سر بسجود اور (عجز و انکسار کے ساتھ) کھڑے ہو کر عبادت کرنے والا ہو، آخرت (= روز حساب و جزا) سے خوف کھاتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اس جیسا نہیں ہو سکتا، جس کا یہ شعار زندگی نہیں)۔ آپ ان سے پوچھیں: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے، ایک جیسے ہو سکتے ہیں؟ (یہ استفہام انکاریہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ) صرف اہل عقل سلیم ہی نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہیں۔

10 39 قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے: اے (اللہ کے) بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے پروردگار و مالک کی جستجو میں لگے رہو اور گمراہی سے ڈرتے رہو۔ جو لوگ اس دنیا میں احسان و حسن عمل کرتے ہیں تو ان کیلئے حسنہ ہے (دنیا میں حیات طیبہ اور آخرت میں... جنت کی... حیات طیبہ) اور اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے۔ بلاشبہ جو لوگ راہ حق میں مصائب برداشت کرنے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں، ان کو ان کا اجر یا صلہ بے حساب، یعنی حق سے بہت زیادہ دیا جائے گا۔

11 39 قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ

(اے نبیؐ!) کہہ دیجئے! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اطاعت و فرماں برداری اس کیلئے دین یا روش زندگی کو (شرک و اکابر پرستی سے) پاک و منزہ کر کے کروں۔

12 39 وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود بندۂ تسلیم و رضا (= مسلم) بنوں۔

13 39 قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

(اے نبیؐ!) کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے حساب و جزا کے بہت بھاری دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔

14 39 قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِىْ ۙ

(اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ میں اپنے دین، یعنیکل زندگی کو (ظلم و شرک کی ہر آلائش سے) پاک و منزہ کر کے اللہ کی عبادت (= طاعت و بندگی، حمد اور ذکر و سپاس کرتا ہوں اور) کروں گا۔

15 39 فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا

اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ

سو تم لوگ اس (اللہ) کے سوا جس کی عبادت چاہو کرتے رہو۔ کہہ دیجئے کہ اصل نقصان اٹھانے اور گھاٹے میں رہنے والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کا اور اپنے اہل و عیال کا نقصان کیا اور انہیں گھاٹے میں رکھا۔ یاد رکھو! یہی صاف اور کھلا گھاٹا ہے۔

16 39 لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ

عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ

ان کے اوپر آگ کے شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی آگ کے شعلے ہوں گے۔ یہ وہ گھاٹا اور عذاب ہے، جس سے اللہ (اپنے قانون مجازات کے ذریعے) اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! میرا تقویٰ اختیار کرو، یعنی میری ہی طلب و جستجو میں رہو اور گمراہ ہونے سے ڈرتے اور بچتے رہو۔

17 39 وَ الَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ

فَبَشِّرْ عِبَادِ

اور جو لوگ طاغوت (یعنی شیطان اور ان کے پیروکاروں مثلاً فرعونوں، ہامانوں، قارونوں اور آرزوں) کی اطاعت و بندگی کرنے سے گریزاں و ترساں رہتے ہیں اور اللہ کی طرف (اس کا قرب و رضوان اور دین و زندگی کے ہر معاملے میں اس کی ہدایت و تقویٰ حاصل کرنے کی خاطر) رجوع کرتے ہیں، ان کیلئے (اللہ کے قرب و رضوان، دنیوی و معنوی ترقی، حیات طیبہ اور دنیوی و اخروی حسنہ کی) بشارت ہے۔

18 39 الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ

وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

لہٰذا ((اے پیغمبرؐ!) میرے ان بندوں کو یہ نوید سنا دیجئے، جو (ہر) سخن (حق) کو (گوش حق نیوش سے) سنتے ہیں، پھر ان میں سے بہترین باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو اور ہدایت و تقویٰ کے مطابق، کل زندگی میں) راہ مستقیم دکھاتا ہے اور یہی لوگ اہل عقل سلیم ہیں۔

19 39 أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۗ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ

(اے نبیؐ!) اس شخص کو کون بچا سکتا ہے، جس پر (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) عذاب کا فیصلہ لاگو ہو چکا ہو؟ کیا تم اسے بچا سکتے ہو جو آگ میں گر چکا ہو؟

20 39 لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ

البتہ جو لوگ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں (یعنی اس کی طلب و آرزو رکھتے ہیں اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے ہیں)، ان کیلئے بلند عمارتیں ہیں، منزل بمنزل بنی ہوئی، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

21 39 أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ
بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ
لِأُولِي الْأَلْبَابِ

کیا تو غور نہیں کرتا کہ اللہ (اپنے طبیعی قوانین کے مطابق) آسمان سے پانی برساتا ہے، پھر اسے چشمے بنا کر زمین میں چلاتا ہے، پھر اس کے ساتھ گوناگوں رنگتوں کی روئیدگی پیدا کرتا ہے، پھر وہ (کھیت) خشک ہو جاتا ہے، تو اسے زرد دیکھتا ہے، پھر وہ (اللہ) اسے چورا چورا کر دیتا ہے۔ اس میں بلاشبہ عقل سلیم رکھنے والوں کیلئے سوچنے سمجھنے کی بات ہے۔

22 39 أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ
قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

بھلا جس شخص کا سینہ (باطنی نظام) اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا (اور اسے فعال و حرکی بنا دیا) اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ملی ہوئی روشنی پر ہو یعنی ہدایت یافتہ ہو (تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے جو نور یا ہدایت سے محروم ہے؟)۔ لہٰذا ان لوگوں پر افسوس ہے، جس کے دل اللہ کے ذکر کے معاملے میں سخت ہو گئے؟ یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

23 39 اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

اللہ تعالیٰ نے نہایت حسین اور جامع و مانع مکتوبی کلام (یعنی قرآن حکیم) نازل فرمایا ہے، جس میں بار بار مضامین (مختلف اسلوب بیان میں) دہرائے گئے ہیں (اور جو بار بار تصویر کے دونوں رخ بیان کرتا ہے)۔ (یہ وہ آیتیں ہیں) جن (کو بار بار پڑھنے) سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار وآقا (کے قانون مکافات عمل) سے ڈرنے والے ہیں۔ پھر ان کے جسم اور ان کے دل و دماغ نرم ہو کر اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ یہ (قرآن حکیم) اللہ کی ہدایت ہے، جس سے (اپنے قوانین ہدایت و تقویٰ اور مشیت و حکمت کے مطابق) وہ جسے چاہے راہ راست پر لے آتا ہے اور جسے اللہ ہی (اپنے قوانین کی رو سے) ہدایت نہ دے اور چھوڑ دے تو اس کیلئے پھر کوئی ہادی نہیں ہے۔

24 39 اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ

بھلا وہ شخص جو قیامت کے دن المناک وہیبت ناک عذاب کو اپنے منہ پر لے گا (سوچو کہ اس کا کیا حال ہو گا، کیا وہ ان لوگوں کی طرح ہو گا جن کو امن وامان میسر ہو گا؟) اور (اس وقت) ظالموں سے کہا جائے گا کہ (اب اس عذاب کا) مزہ چکھو جو تم (دنیا میں اپنی بداعمالیوں سے) کماتے رہے۔

25 39 كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ

ان سے پہلے لوگوں نے بھی (دین ورسالت کی) تکذیب کی تھی، نتیجتاً، ان پر عذاب ایسی جگہ سے آیا جس کا انہیں شعور (و گمان) تک نہ تھا۔

26 39 فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡىَ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ۚ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ‌ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ

پھر اللہ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی و ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو اس سے شدید تر ہو گا۔ کاش یہ سمجھتے (اور دنیا میں ہی اپنی اصلاح کر لیتے)۔

27 39 وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ‌ۚ

اصل یہ ہے کہ ہم نے بنی نوع انسان (کی ہدایت و رہنمائی کیلئے) اس قرآن (حکیم) میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں، تاکہ وہ (ان کے ذریعے حقائق کو) واضح طور سے سمجھ لیں۔

28 39 قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا غَيۡرَ ذِىۡ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ

یہ (بار بار اور کثرت سے پڑھا جانے والا) قرآن فصیح و صریح (کتاب ہے)، جس میں کوئی عیب، (اختلاف) اور کجی نہیں ہے، تاکہ وہ (بنی نوع انسان) تقویٰ اختیار کریں، یعنی جنت کی سچی اور سیدھی راہ پر چل کر اسے پانے کی آرزو و سعی کریں اور اس راہ و منزل کو گم کر دینے سے خوف بداماں رہیں۔

29 39 ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيۡهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوۡنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلۡ يَسۡتَوِيٰنِ مَثَلًا‌ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ‌ ۚ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک شخص تو وہ ہے جس کے کئی آقا و مالک ہیں، جو کج خلق، مختلف المزاج اور باہم دست و گریباں ہیں اور دوسرا شخص پورا کا پورا ایک ہی آقا کا غلام ہے۔ کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟ (نہیں ہو سکتا!) سب تعریف و ستائش، ثنائے جمیل اور شکر و سپاس اللہ (وحدہ لاشریک) ہی کیلئے ہے، لیکن بنی نوع انسان میں سے اکثر حقیقت آشنا نہیں (اور نادانی میں پڑے ہوئے ہیں)۔

30 39 اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمۡ مَّيِّتُوۡنَ

(اے رسولؐ !) آپ کو بھی لذت موت سے آشنا ہونا ہے اور ان لوگوں نے بھی مرنا ہے۔

31 39 ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ

اور اس کے بعد قیامت کے روز بلاشبہ تم سب لوگ اللہ کے حضور اپنا اپنا مقدمہ پیش کرو گے (اور باہمی بحث ونزاع میں پڑو گے)۔

32 39 فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اِذۡ جَآءَهٗ ‌ؕ اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡكٰفِرِيۡنَ

اس شخص سے بڑھ کر ظلم (یعنی اپنے نفس، دین اور اہل ایمان سے دشمنی اور زیادتی) کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے (یعنی نہیں ہو سکتا)، جس نے اللہ پر (اس کی توحید الوہیت و ربوبیت کے بارے میں) جھوٹ باندھا، نیز جب سچی بات اس کے پاس پہنچ جائے تو اسے جھٹلائے۔ کیا کافروں کیلئے جہنم میں آخری ٹھکانا نہیں ہے؟ (یعنی یقیناً ہے۔)

33 39 وَالَّذِىۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ

وہ شخص جو سچائی لے کر آیا اور وہ جس نے اس کی تصدیق کی، وہی لوگ متقی یعنی اہل آرزو و خشیت ہیں۔

34 39 لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِيۡنَ

وہ جو (نعمت) بھی چاہیں گے، ان کیلئے ان کے پروردگار کے ہاں (سب موجود) ہوگا اور یہ حُسن اجر ہے محسنوں کا، یعنی عدل و احسان، خیر و حسنہ اور اصلاح کے کام کرنے والوں کا۔

35 39 لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِىۡ عَمِلُوۡا وَيَجۡزِيَهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ الَّذِىۡ كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

(یہی وہ لوگ ہیں جو اس لائق ہیں کہ) اللہ ان کی سیآت کو محو کر دے گا (اور انہیں حسنات میں بدل دے گا)، نیز ان کے حسین اعمال کے مطابق (اللہ اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے) حسین اجر و انعام دے گا۔

36 39 اَلَيۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوۡنَکَ بِالَّذِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ ہَادٍ

کیا اللہ اپنے بندوں کیلئے کافی نہیں؟ (یعنی یقیناً ہے!) اور یہ لوگ تمہیں اس کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے (اس کے شرک و ظلم کی پاداش میں اپنے قوانین مجازات واحترام آرزو کے مطابق) گمراہ ٹھہرا دے، اسے کوئی (اللہ کے سوا) ہدایت دینے والا نہیں۔

37 39 وَ مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِعَزِیۡزٍ ذِی انۡتِقَامٍ

اور جسے اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو اور ہدایت و تقویٰ کے مطابق) ہدایت دے، اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں۔ کیا اللہ زبردست، صاحب قدرت و سطوت... (ظالموں سے) انتقام لینے والا نہیں؟

38 39 وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ ؕ قُلۡ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ہَلۡ ہُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖۤ اَوۡ اَرَادَنِیۡ بِرَحۡمَۃٍ ہَلۡ ہُنَّ مُمۡسِکٰتُ رَحۡمَتِہٖ ؕ قُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ؕ عَلَیۡہِ یَتَوَکَّلُ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ

اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے، تو یہ خود کہیں گے: اللہ نے۔ کہو: کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر اللہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا وہ (دیویاں) جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اس کے نقصان سے بچا لیں گے؟ اگر اللہ مجھ پر رحمت (=احسان و کرم) کرنا چاہے تو کیا وہ اس رحمت کو روک سکیں گی (یعنی نہیں روک سکیں گی؟) پس ان سے کہہ دو کہ اللہ ہی میرے لئے کافی ہے۔ توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔

39 39 قُلۡ یٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ

ان سے صاف کہہ دیں کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اپنی جگہ اپنا کام کئے جاؤ اور میں (اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات کے مطابق) اپنا فرض سرانجام دیتا رہوں گا۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ

40 39 مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے اور کسے وہ سزا ملتی ہے جو ٹلنے والی نہیں (اور دائمی ہو گی۔)

41 39 اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ

بلاشبہ ہم نے ہی آپ پر (اے نبیؐ!) یہ کتاب نازل کی ہے، جو بنی نوع انسان (Mankind) کیلئے مستقل و غیر مبدل افادی و مقصدی اور حکیمانہ و حقیقی اقدار کی حامل ہے۔ اب جو شخص (اس کے قوانین واحکام کے مطابق) ہدایت حاصل کرے گا (اور راہ راست پر سفر زندگی کرے گا)، تو وہ اپنی ہی ذات کیلئے کرے گا (اور یقیناً اپنی آخری منزل مقصود پائے گا، جو جنت قرۃ العین ہے)۔ لیکن (برخلاف اس کے) جو شخص (اس سے رو گردانی کر کے) راہ راست سے بھٹک جائے گا (تو اس کا دوزخ میں جا گرنا اور اس میں رہنا یقینی ہے) تو اس کی اس گمراہی و رو گردانی کا وبال اس کی اپنی ہی ذات پر ہو گا۔ آپ نہ ان پر نگران مقرر ہیں اور نہ آپ ان کے اعمال کے ذمے دار ہیں۔

42 39 اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

وہ اللہ ہی ہے جو موت کے وقت نفسوں کو وفات دیتا ہے (یا ان کو لے جاتا ہے) اور ان نفسوں کو بھی جن کو نیند کے دوران ابھی موت نہیں آئی ہوتی، روک لیتا ہے، ان کی موت کا فیصلہ صادر ہونے تک اور باقی ماندہ کو ایک مدت معینہ تک واپس بھیج دیتا ہے۔ یقین مانو کہ (اللہ تعالیٰ کی) اس اعجازی فعلیت میں اہل فکر و نظر کیلئے بصیرت افروز و رہنما نشانیاں ہیں۔

43 39 اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنے سفارشی اور حمایتی و مددگار بنا رکھا ہے؟ ان سے کہو: کیا وہ (اللہ کے اذن کے بغیر) سفارش کر سکتے ہیں؟ حالانکہ وہ کچھ بھی کرنے کا نہ تو اختیار رکھتے ہوں اور نہ سمجھ بوجھ ہی رکھتے ہوں؟

44 39 قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ

اعلان کر دو کہ ہر قسم کی شفاعت (اضافی ہو یا مطلق) اللہ ہی کے اختیار میں ہے (کوئی غیر اللہ احکامِ الٰہیہ کے برخلاف شفاعت کرنے کا مجاز نہیں)۔ آسمانوں اور زمین کی مالکیت و حکومت اسی کی ہے، بالآخر تم سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

45 39 وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا
ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ

اور جب صرف اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، تو جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل تنگ ہو جاتے (اور کڑھنے اور نفرت کرنے لگتے) ہیں، لیکن جب اس (اللہ) کے سوا دوسروں (جن کو قرآن مجید معبودانِ باطلہ سے تعبیر کرتا ہے) کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ خوش و خرم ہو جاتے ہیں۔

46 39 قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ
بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

کہہ دیں کہ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے (Creator)۔ اے غیب و شہود اور مرئی (Visible) و غیر مرئی (Invisible) اشیاء و واقعات اور حقائق و اسرار کا علمِ کلی رکھنے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس معاملے کا فیصلہ کر دے گا، جس میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔

47 39 وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ
سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ

اور اگر ان ظالموں کے پاس زمین کی ساری دولت بھی ہو اور اتنی ہی اور بھی، تو یہ روز قیامت کے غم انگیز والمناک عذاب سے بچنے کیلئے سب کچھ فدیے (Ransom) میں دینے کیلئے تیار ہو جائیں گے۔ ہاں اللہ کی طرف سے ان کے سامنے ایسے عذاب ظاہر ہوں گے جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے (اور جس کا انہیں اندازہ ہی نہیں تھا)۔

48 39 وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور وہاں ان کی کمائی کے غم انگیز و ہولناک اور آتشیں اثرات 2 ظاہر ہو جائیں گے اور وہی عذاب ان کا احاطہ کرے گا، جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

حواشی-2 اس آیہ میں لفظ ''سیآت'' آیا ہے۔ اصطلاح قرآنی میں اعمال سوء کے اثرات کو ''سیآت'' کہتے ہیں، جس کے معانی ہیں: غم انگیز و آتشیں اثرات۔ سیآت کی ضد و نقیض حسنات ہے، اس کے معانی ہیں، اعمال صالحہ کے طمانیت آفرین و مسرت انگیز اثرات۔

49 39 فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور جب انسان کو دکھ پہنچتا ہے تو (مشکل کشائی و استمداد کیلئے) ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں، تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے (میرے) علم کی بنا پر دی گئی ہے۔ نہیں، بلکہ یہ (ہمارے قانون ابتلاء کے مطابق) آزمائش ہے، لیکن ان میں سے اکثر یہ حقیقت نہیں جانتے۔

50 39 قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

ان سے پہلے لوگ بھی ایسی ہی باتیں کہتے تھے، لیکن ان کی کسی طرح کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔

51 39 فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

پھر انہوں نے اپنی کمائی کے غم انگیز و آتشیں اثرات و نتائج بھگتنے اور ان لوگوں میں سے بھی جو ظالم ہیں، عنقریب اپنے کمائے ہوئے غم انگیز و آتشیں اثرات و نتائج بھگتیں گے۔ یہ ہمیں ایسا کرنے سے نہ عاجز کر سکتے ہیں اور نہ روک ہی سکتے ہیں۔

52 39 اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین احترام آرزو و مشیت کے مطابق) کسی پر رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور کسی کو محدود رزق دیتا ہے۔ بلاشبہ (اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام میں) ان لوگوں کیلئے بصیرت افروز نشانیاں ہیں، جو (حق پر) ایمان لانے والے ہیں۔

53 39 قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(اے پیغمبرؐ! میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دیجئے کہ اے بندو جنہوں نے (ظلم وگناہ کر کے) اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت (و مغفرت) سے ناامید نہ ہو جانا۔ 3 (دلیل یہ ہے کہ) اللہ بلاشبہ تمام گناہوں کو (اپنے قانون انابت واجابت، Law Returning to and Acceptance) کے مطابق) بخش دیتا ہے، وہ تو واقعی بخشنے والا... نہایت درجہ لطیف و کرم کرنے والا ہے۔

حواشی-3 اللہ تعالیٰ رب رحمٰن ورحیم ہے اور اس نے (اپنے قانون رحمت =Law of Mercy کی روح سے) رحمت کو اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔ نیز وہ تواب و مجیب الدعوت ہے اور وہ اپنے بندوں کے جملہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ انسان کو اگر اس حقیقت کا محکم ہو جائے تو وہ اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتا۔ انتہائی نامساعد، خطرناک اور بظاہر مایوس کن احوال و ظروف میں بھی اپنے رب رحمٰن ورحیم کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ثابت قدم رہنا، اس پر توکل کر کے جدوجہد کرتے رہنا بالآخر کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ رحمت سے مایوسی، ضلالت و ناکامی کی اور سعی و کوشش کے ساتھ امید و رحمت، دلیل ہدایت و کامیابی ہے۔

54 39 وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ

اور (اے لوگو!) پلٹ آئو اپنے رب (کے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات) کی طرف اور اس کے مطیع وفرماں بردار بن جائو، اس سے قبل کہ تم پر عذاب آجائے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے۔

55 39 وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

اور (میرے بندو!) تم اس کامل ترین حسن کلام آخر (کے احکام و تعلیمات) کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار و مالک کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب ٹوٹ پڑے اور تمہیں اس کا سان گمان بھی نہ ہو۔

56 39 اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ

(لوگوں کو عذاب سے اس لئے باخبر کیا جارہا ہے کہ) کہیں کوئی متنفس یہ (نہ) کہے کہ ہائے افسوس، اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے (قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات کے) بارے میں کرتا رہا اور میں تو بس (اللہ کے نظام حیات کلی کی ہر بات کی) ہنسی ہی اڑاتا رہا (اور اللہ کے قانون مجازات اور روز آخرت کو مذاق سمجھتا رہا)۔

57 39 اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ

یا کوئی کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھ کو راہ راست دکھاتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا (اور انعام پاتا)۔

58 39 اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

یا عذاب دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کاش مجھے (دنیا میں) پھر ایک بار واپس جانا ہو تو میں عدل واحسان اور خیر و حسنہ کے کام کرنے والوں میں شامل ہو جائوں۔ (لیکن اس وقت اس کافر کو حسرت اور افسوس سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔)

59 39 بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

(اللہ تعالیٰ کافر کو اس طرح جواب دے گا) ہاں ! میری آیات، یعنی قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات تیرے پاس آچکی تھیں، مگر تو نے ان کو جھٹلایا اور تکبر کیا اور (اس طرح) تو کافروں اور منکروں میں سے تھا۔

60 39 وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ

جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھے (خصوصاً مشرکین، کافرین، بت پرست، دہریے) قیامت کے روز تو ان کو روسیاہ دیکھے گا۔ کیا متکبروں (= معاشرتی سرطانوں مثلاً فرعونوں، ہامانوں، قارونوں، آرزوں اور درہم و دینار کے بندوں) کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں؟ (یعنی یقینا ہے اور وہ ان کا شرمآب ہے۔)

61 39 وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اور (بخلاف اس کے) جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا، یعنی جنہیں قدرت کے قانون مجازات کا ڈر رہا اور اپنے الٰہ ورب اور اس کی جنت کی طلب وآرزو رہی، انہیں (اللہ کے قانون فلاح Law of Success and Salvation کی رو سے) کامیابی نصیب ہو گی، جس کی بدولت اللہ ان کو (دوزخ سے) نجات دے گا، ان کو نہ اذیت ہی پہنچے گی اور نہ وہ غمگیں ہی ہوں گے۔

62 39 اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۙ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ

کل مخلوقات یا موجودات 4 کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہی (اللہ) ہر شے کا نگران حال (Watchful) ہے۔

حواشی-4 موجودات، سیکولر فلاسفہ چونکہ آسمانوں اور زمین اور ان میں جملہ اشیاء کو قدیم وغیر مخلوق (Eternal and uncreated) مانتے ہیں، اس لئے ان کو مخلوقات نہیں، موجودات کہتے ہیں۔

63 39 لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

اسی (اللہ) ہی کو آسمانوں اور زمین (کے پیداواری وسائل وذرائع) اور دیگر نعمتوں کے خزانوں (کی تقسیم) کی قدرت کاملہ ہے۔ (یہ قدرت کے بصیرت افروز نشانات ہیں، جن کے ذریعے وہ زمان ومکان کی تسخیر کر کے ان میں مضمر بے قیاس نعمتوں کو حاصل

کر کے مادی و معنوی ترقی کر سکتے ہیں۔) لیکن جو لوگ اللہ کی ان نشانیوں کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے، وہی دنیوی و معنوی ترقی سے محروم رہنے والی ہیں۔

64 39 قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ

(اے نبیؐ!) کہہ دو: اے جاہلو! کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں؟ (حالانکہ میں ہی نہیں بلکہ اللہ کے تمام رسولؑ لوگوں کو شرک سے منع کرتے رہے)۔

65 39 وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

اور (حقیقت یہ ہے کہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے انبیاؑ کی طرف یہ وحی کی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل لازماً ضائع ہو جائے گا اور تم (اللہ تعالیٰ کے قانون خسران =Law of Loss کی روح سے) ضرور بالضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

66 39 بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ

لہٰذا تم بس ایک اللہ ہی کی پرستش و بندگی اور اطاعت وفرماں برداری کرو اور شکر گزار (بندوں میں سے) ہو جاؤ۔

67 39 وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ڰ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

اور ان لوگوں نے اللہ (کی صفات حسنہ =Most Beautiful and Sublime Attributes) کی قدر شناسی نہیں کی، جیسا کہ ان کی قدر کرنے کا حق ہے۔ (اس کی قدرت کاملہ اور عظمت شان کا تو یہ حال ہے کہ) قیامت کے روز پوری زمین اس کے قبضۂ قدرت میں ہو گی اور آسمان اس کے دست راست میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ (اس سے اس کے دست قدرت اور اقتدار کا اندازہ کر لو اور سمجھ لو کہ) وہ (جسم و جسمانیت اور ہر تصور دوئی و عیب سے) پاک و منزہ ہے اور لوگوں کے شرک سے بہت بالا و بالاتر ہے۔

68 39 وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ
اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ

اور جب صور میں پھونکا جائے گا، تو آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے، بجز اس کے جس کو اللہ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) چاہے۔ پھر دوسری بار صور میں پھونکا جائے گا تو وہ فوراً از سر نو زندہ ہو کر سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے، (اور حیرت زدہ ہو کر ہر طرف) دیکھنے لگیں گے۔

69 39 وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی، کتاب اعمال لا کر رکھ دی جائے گی اور انبیاءؑ اور سارے گواہ لائے یا حاضر کئے جائیں گے اور لوگوں کے درمیان (ہر شخص کے نامۂ اعمال اور قانون مکافات عمل و عدل کے مطابق) انصاف و حق کے ساتھ (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان (میں کسی) پر ذرا بھی ظلم و ناانصافی نہ ہو گی۔

70 39 وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ

(قیامت کے روز) ہر نفس کو جو کچھ اس نے (حسن عمل یا سوء عمل) کیا تھا، اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ لوگ جو کچھ کرتے ہیں، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

71 39 وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

(فیصلے کے دن) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا اور اللہ کے نظام حیات کلی کے مطابق زندگی نہیں گزاری تھی۔ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے پاسبان ان

سے کہیں گے : کیا تم میں تمہارے پاس رسولؑ نہیں آئے تھے، جنہوں نے تمہیں تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا؟ وہ جواب دیں گے : ہاں آئے تھے، مگر کافروں پر عذاب کا فیصلہ لاحق ہو گا (جو پورا ہو کر رہے گا)۔

72 39 قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ

ان سے کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، تم نے اب یہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ دیکھو! متکبروں کا ٹھکانہ کس قدر غم انگیز والمناک ہے۔

73 39 وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ

اور جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا، یعنی اس کی طلب وآرزو کی اور اس (اللہ) کے قانون مجازات سے ڈرتے رہے، وہ جنت کی طرف (ذوق و شوق سے) گروہ در گروہ (وفد کی صورت میں) لے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے (تو ان کا خیر مقدم کیا جائے گا) اور اس کے پاسبان ان سے کہیں گے: آپ پر سلامتی ہو! آپ اہل سرور ہیں 5، اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جائیں۔

حواشی-5 طبتم کیلئے قرآن مجید نے سورۃ الفجر (89:27 بعد) میں (نفس مطمئنہ) کی تعبیر اختیار کی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اس کا ترجمہ ''صاحب سرور'' کیا ہے۔ اس رعایت سے اس تلمیذ القرآن نے اہل سرور کی تعبیر اختیار کی ہے۔

74 39 وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ
الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ

اور وہ کہیں گے کہ تمام تعریف و ستائش، ثنائے جمیل اور شکر و سپاس اللہ کا ہے، جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس زمین، یعنی جنت کا وارث بنایا کہ ہم (طمانیت و مسرت کے ساتھ) جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ دیکھو! حسن عمل کرنے والوں کا اجر بھی کتنا حسین ہے!

75 39 وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور آپ (اس روز) فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے، اپنے پروردگار کی حمد و ثنائے جمیل کے ساتھ، اپنے فرائض کی ادائیگی میں سرگرم ہوں گے اور (اس دن) لوگوں کے درمیان عدل وانصاف اور حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف سے ایک ہی آواز آئے گی کہ تمام حسن تعریف و ستائش اور تحسین 6 و تشکر (Praise, eulogy, commendation, appreciation) صرف اللہ ہی کیلئے مخصوص ہے، جو کل جہانوں (کی مخلوقات) کو بتدریج نشوونما دینے والا آقا اور مالک ہے۔

حواشی-6 اللہ وحدہ لاشریک چونکہ کل صفات حسنہ کا مالک بالذات ہے، اس لئے وہ اپنی کل مخلوقات کا الٰہ، یعنی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع ہے۔ نیز ان صفات حسنہ کی بناء پر وہ حمد و ستائش کا مستحق ہے۔ وہ چونکہ رب رحمٰن بھی ہے اور اس نے ہمیں ان گنت انعام واکرام سے نوازا ہے، اس لئے ہم پر اس دنیا میں بھی شکر (قولاً وفعلاً) فرض ہے۔ علاوہ ازیں، اس لئے بھی کہ وہ ہم سے بے نہایت محبت یا عشق کرتا ہے اور ہم پر بے حد رحم و کرم کرنا اور ہماری دعائیں قبول کرنا اس کی سنت حسنہ ہے۔

سورہ غافر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 40 حٰمٓ حا۔ میم۔

2 40 تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۙ

یہ کتاب (قرآن حکیم) صاحبِ عزت و قوت - علم کلی رکھنے والا اللہ کی طرف سے (وحی و) تنزیل ہے۔

3 40 غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ

وہ (اپنی مخلوق خصوصاً بنی نوعِ انسان کو) گناہوں سے حفاظت فرمانے اور اُنہیں معاف کرنے والا ہے؛ (اُن کی) توبہ قبول کرنے (اور رجوع برحمت کرنے) والا ہے؛ (وہ نافرمانوں کو، اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) سخت عذاب و سزا دینے والا ہے؛ بڑا فضل و احسان کرنے والا ہے۔ یقینا کوئی دوسرا الٰہ (= معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مُطاع) ہے ہی نہیں، بجز اُس کے۔ نیز کل انسانوں کے سفرِ زندگی کی منزلِ آخر اسی کی طرف ہے۔

4 40 مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ

اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات سے متعلق وہی لوگ بحث و نزاع کرتے ہیں، جو ان کا انکار کرتے ہیں۔ پس اسلام کے مثالی نظامِ حیات کلی کے منکروں کا شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ (کاروبار، سیاسی و عسکری مقاصد یا سیر و سیاحت کی غرض سے) گھومنا پھرنا آپ کو کہیں مغالطے میں نہ ڈال دے۔

5 40 كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے بھی رسولوںؑ کو جھٹلایا (اور ان کی تعلیمات کا انکار کیا) اور اُن کے بعد اور قومیں بھی۔ ہر قوم اپنے پیغمبرؑ کو پکڑنے (یا ان کو قتل کرنے) پر تُل گئی، اور اُس نے باطل دلائل سے دینِ حق کو ناکام بنانے کی منصوبہ بندی کی۔ مگر آخر میں نے نے (اپنے قوانینِ تعجیل و مجازات کے مطابق) اُن کی گرفت کی۔ پھر دیکھ لو کہ میری تعزیر و سزا کیسی سخت تھی۔

6 40 وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ

اور اسی طرح تیرے رب کا یہ فیصلہ بھی اُن لوگوں پر چسپاں ہو چکا ہے جو کفر کے مرتکب ہوئے ہیں کہ وہ واصل جہنم ہونے والے (اور دوستداران دوزخ) ہیں۔

7 40 اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

عرشِ الٰہی کے حامل فرشتے اور وہ بھی جو اس کے ارد گرد رہتے ہیں، سب اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی میں سر گرم ہیں، اور اس پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں، اور ایمان لانے والوں کے لیے دُعائے مغفرت مانگتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! تیری رحمت اور علم ہر شے کو محیط ہے، پس انہیں بخش دے جنہوں نے (صدقِ دل سے) توبہ کی، اور تیرا راستہ اختیار کیا، اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

8 40 رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ اۨلَّتِیۡ وَعَدۡتَّهُمۡ وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآٮِٕهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ‌ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

اے ہمارے رب! اور انہیں قائم و دائم رہنے والے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ نیز ان کے آباؤ اجداد، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح ہیں ان کو بھی۔ بلاشبہ تو ذی قوت، مقتدر و غالب... نہایت حکیم و دانا ہے۔

9 40 وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ‌ ؕ وَمَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوۡمَٮِٕذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ‌ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ

اور انہیں (اپنے قانون فلاح کے مطابق) اعمال سوء اور ان کے غم انگیز و خوف بداماں اور اذیتناک اثرات سے بچالے اور جو قیامت کے روز اعمال سوء کے غم انگیز و خوف بداماں اور اذیتناک نتائج و عواقب سے بچ گیا، اس پر تو نے اپنی رحمت ارزانی کی، یعنی ایک تو اسے عذاب النار سے بچالیا اور دوسرے اسے جنت میں داخل کر دیا اور یہی تو ہے ایک انتہائی بڑی کامیابی۔

10 40 اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُنَادَوۡنَ لَمَقۡتُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ مِنۡ مَّقۡتِكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ اِذۡ تُدۡعَوۡنَ اِلَى الۡاِيۡمَانِ فَتَكۡفُرُوۡنَ

(قیامت کے روز) ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا تو توحید کا انکار کیا تھا، پکار کر کہا جائے گا: آج جتنا غصہ تمہیں اپنے اوپر آرہا ہے، اس سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو تم پر اس وقت آتا تھا، جب تمہیں ایمان (= توحید) کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے۔

11 40 قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثۡنَتَيۡنِ وَاَحۡيَيۡتَنَا اثۡنَتَيۡنِ فَاعۡتَرَفۡنَا بِذُنُوۡبِنَا فَهَلۡ اِلٰى خُرُوۡجٍ مِّنۡ سَبِيۡلٍ

وہ کہیں گے : اے ہمارے رب ! تو نے فی الواقع ہمیں دو بار موت اور دو بار زندگی 1 دے دی۔ اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ کیا اب یہاں (دوزخ) سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے ؟

حواشی - 1 دیکھئے البقرۃ 2:29۔

12 40 ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ

(جواب ملے گا) : تمہاری یہ حالت اس وجہ سے ہے کہ جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے اور اگر اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کر لیا جاتا تو تم مان لیتے تھے۔ (اصل یہ ہے کہ) حکم و فرمان جاری کرنے اور فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اللہ عالی مرتبت (Exalted)۔ سب سے بڑا (Great) کیلئے ہے۔

13 40 هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ

وہی ہے جو تمہیں (اعجازی) نشان دکھاتا ہے اور (اپنے قانون طبیعی کے مطابق) آسمان سے تمہارے لئے رزق نازل کرتا ہے۔ مگر (ان نشانیوں سے) فقط وہی شخص نصیحت حاصل کرتا ہے جو اللہ (اور اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات) کی طرف (بار بار) رجوع کرتا ہے۔

14 40 فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

پس (فقط ایک) اللہ ہی کو (اس کے ذکر اور استمداد و استعانت کیلئے) پکارو اور اپنے دین، یعنی عقیدہ و نظام حیات کلی کو اس کیلئے (مشرکانہ و جاہلانہ اور متکبرانہ وظالمانہ عقائد و روش زندگی سے) خالص کر کے، خواہ یہ بات کافروں یا منکران توحید کو سخت ناگوار گزرے۔

15 40 رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ

وہ (اللہ تعالیٰ) ارفع و اعلیٰ درجوں والا صاحب عرش ہے۔ (وہ انسان کے مناصب و مقامات کو بلند کرنے والا، تخت و فرماں روائی کا مالک ہے)۔ اپنے بندوں میں سے (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جس پر چاہتا ہے، اپنے حکم سے روح القا کر دیتا ہے، تاکہ وہ (لوگوں کو) ''ملاقات'' کے دن سے متنبہ کرے۔

16 40 يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

وہ دن جب کہ سب لوگ بے پردہ ہوں گے، اللہ سے ان کی کوئی بات پوشیدہ نہ ہو گی۔ (اس روز پکار کر پوچھا جائے گا:) آج کس کی بادشاہی و حکمرانی ہے؟ اللہ کی، جو یکتا... غالب ہے۔

17 40 اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

آج (روز حساب و جزا) ہر ایک متنفس کو اس کی (دنیا میں) کی ہوئی کمائی کا بدلہ (جزا یا سزا) دیا جائے گا، آج کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو گی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

18 40 وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ

(اے پیغمبرؐ!) آپ ان کو (ہمارے قانون تنذیری =Law of Warning کے مطابق) اس دن سے متنبہ اور آگاہ کیجئے جو قریب آ لگا ہے۔ اس وقت ان کے کلیجے دہشت سے منہ کو آ رہے ہوں گے اور ظالموں (= مشرکوں اور مجرموں) کا نہ تو کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مان لی جائے۔

19 40 يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

(اللہ کے علم کلی رکھنے کا حال یہ ہے کہ) وہ آنکھوں کی خیانت (چوری) کو بھی جانتا ہے اور وہ راز بھی اس سے مخفی نہیں جو سینوں میں (اپنے باطنی نظام کی بدولت) چھپے ہوئے ہیں۔

20 40 وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

اور اللہ عدل و حکمت اور سچائی کے ساتھ فیصلہ کن حکم دیتا ہے، لیکن اس کے سوا جن کو یہ پکارتے ہیں، کسی بات کا فیصلہ کر سکتے، نہ حکم ہی دے سکتے یں۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا... سب کچھ دیکھنے والا (Seer) ہے۔

21 40 اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ
قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ وَّاقٍ

کیا ان لوگوں نے کبھی دنیا میں سیاحت بالحق نہیں کی کہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے (لقاء الٰہی اور روز قیامت کی تکذیب کے سبب) ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت و طاقت میں ان سے کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے اپنی سر زمین میں شاندار عمارتیں بنوائیں اور انہوں نے زمین کو ان لوگوں کی بہ نسبت بہت زیادہ آباد کیا۔ پس اللہ نے (اپنے قانون مجازات کی رو سے) ان کے گناہوں کے سبب ان کی گرفت کی (اور انہیں ہلاک کر دیا) اور ان کو اللہ تعالیٰ (کے قانون مجازات) کی گرفت سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔

22 40 ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ
قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

یہ (گرفت و ہلاکت) اس لئے ہوئی کہ ان کے پاس جب ان کے رسولؑ کھلے اور واضح قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات لے کر آئے تو انہوں نے ان کا انکار کیا۔ چنانچہ اللہ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کی گرفت کی (اور انہیں ہلاک کر دیا)۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ (کا قانون مجازات از بس محکم ہے اور شدت گناہ کے مطابق) سزا دینے میں اتنا ہی سخت بھی ہے۔

23 40 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ

اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی آیات، یعنی قوانین واحکام اور واضح برہان قاطع کے ساتھ (رسول بنا کر) بھیجا۔

24 40 اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوۡنَ فَقَالُوۡا سٰحِرٌ كَذَّابٌ

فرعون 2، ہامان 3 اور قارون 4 کے پاس، لیکن انہوں نے کہا کہ یہ شخص تو فریبی، جادوگر اور سخت جھوٹا ہے۔ حواشی -2 فرعون ایسے حکمران کو کہتے ہیں جو احکام الٰہیہ کے بجائے اپنے یا اپنی مجلس مشاورت (= پارلیمنٹ، اسمبلی وغیرہ) کے آئین و قوانین سے حکومت کرتا ہے، چاہے وہ اپنے آپ کو اہل ایمان اور مسلمانوں میں سے کیوں نہ سمجھتا ہو۔ -3 ہامان: فرعون کے معاونین کیلئے ہامان کی تلمیح استعمال کی گئی ہے۔ -4 قارون: بخیل و متکبر، قوم فروش و ضمیر فروش، سنگدل و جاہ پسند اور فرعونیت پرست سرمایہ دار کو کہتے ہیں، جو اللہ کی راہ میں زکوٰۃ دیتا ہے نہ العفو اور نہ الماعون و صدقات ہی دیتا ہے۔

25 40 فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوا اقۡتُلُوۡۤا اَبۡنَآءَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ
وَاسۡتَحۡيُوۡا نِسَآءَهُمۡ‌ؕ وَمَا كَيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ

پھر جب وہ (موسیٰؑ) لوگوں کے پاس ہماری طرف سے حق (دین واحکام) لے کر پہنچے تو وہ بولے کہ جو لوگ ایمان لا کر اس کے ساتھ شامل ہوئے ہیں، ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو اور (اس طرح وہ یہ سمجھے کہ موسیٰؑ کی جماعت کو کمزور کر دیں گے، لیکن) کافروں کی عیارانہ چال وتدبیر کو تو رائیگاں جانا ہے!

26 40 وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ذَرُوۡنِىۡۤ اَقۡتُلۡ مُوۡسٰى وَلۡيَدۡعُ رَبَّهٗ‌ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يُّبَدِّلَ
دِيۡنَكُمۡ اَوۡ اَنۡ يُّظۡهِرَ فِى الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ

اور (ایک روز) فرعون نے (جھنجلا کر) کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ موسیٰؑ کو قتل کر دوں (اور دیکھو کہ اس کا رب کہاں ہے) اور بیشک وہ اپنے پروردگار و مالک کو پکار کر دیکھ لے (کہ وہ کیسے مجھ سے بچاتا ہے)۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہارے دین، یعنی روش زندگی (Way of Life) کو بدل نہ ڈالے اور ملک میں فساد نہ پھیلا دے۔

27 40 وَقَالَ مُوۡسٰٓى اِنِّىۡ عُذۡتُ بِرَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ مِّنۡ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤۡمِنُ بِيَوۡمِ
الۡحِسَابِ

اور (حضرت) موسیٰؑ نے کہا: میں ''اپنے رب'' اور ''تمہارے رب'' (یعنی جو سب کا پروردگار و مالک ہے) کی پناہ میں آتا ہوں، ہر متکبر (یعنی معاشرتی سرطان کے شر) سے اور جو حساب کے دن (= یوم الدین) پر ایمان نہیں رکھتا۔

28 40 وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ
يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۭ وَاِنْ يَّكُ
صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک شخص، جو (موسیٰؑ پر) ایمان لے آیا تھا، لیکن اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، بولا: کیا تم ایک شخص کو (محض) اس بناء پر قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار، مالک اور نشو ونما دینے والا اللہ ہے۔ وہ تمہارے پاس اپنے رب کے یہاں سے واضح معجزات و دلائل، قوانین واحکام لے کر آیا ہے۔ (ایسے شخص کے قتل میں جلدی کرنا حکمت عملی اور ذاتی مفاد دونوں کے خلاف ہے) اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہے تو جن نتائج و عواقب سے وہ تمہیں متنبہ کرتا ہے، ان سے بعض تمہیں لاحق ہو کر رہیں گے۔ یقیناً، اللہ (کا قانون احترام آرزو) اس شخص کو جس کا شعار صراط مستقیم کی حدود سے نکلنا... جھوٹ بولنا ہو، حسین و فطری راہ راست سے دور ہی رکھتا ہے۔

29 40 يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ
اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ

(اس مرد مؤمن نے کہا): اے میری قوم کے لوگو! آج تمہاری حکومت ہے اور اس سرزمین میں تم غالب ہو، لیکن اگر اللہ کا (اس کے قانون مجازات کے مطابق) عذاب آجائے تو ہمیں اس سے کون بچا سکے گا؟ فرعون بولا: (میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا) میں تمہیں وہی رائے دے رہا ہوں جو مجھے مناسب معلوم ہوتی ہے (اور جس میں اپنی اور تمہاری دونوں کی بھلائی دیکھتا ہوں) اور میں اس راستے کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جو راہ راست ہے۔

30 40 وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۙ

وہ شخص جو ایمان لایا تھا، اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر بھی وہی دن نہ آجائے، جو اس سے پہلے ان لوگوں کو دیکھنا پڑا جنہوں نے (اپنے نبیؑ کے خلاف) گروہ بندی کی۔

31 40 مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ

(اور تمہارا بھی وہی حال نہ ہو) جیسا حال قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والی قوموں کا ہوا تھا اور اللہ نہیں چاہتا کہ اس کے بندوں کے ساتھ ناانصافی یا زیادتی ہو یا ان پر ظلم ہو۔ (کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ لوگوں میں تنگی زیست بھی پائی جاتی ہے اور ان پر ظلم بھی ہوتا ہے)۔

32 40 وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۙ

اے میری قوم! میں بے شک تم پر فغاں و بکا کا دن آجانے سے ڈرتا ہوں۔

33 40 يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

اس روز تم پیٹھ پھیرے بھاگتے پھرو گے، مگر تمہیں اللہ (کے قانون مجازات) سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا اور (یاد رکھو!) اللہ جس کو (اس کے ظلم اور قانون احترام آرزو کے سبب) بھٹکا دے، اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

34 40 وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ

اور اس سے پہلے یقینا یوسفؑ تمہارے پاس نورانی آیات و دلائل اور واضح قوانین و احکامات کے ساتھ آیا، مگر تم اس بارے میں جو وہ تمہارے پاس لایا، شک و شبہ میں ہی رہے، یہاں تک کہ جب وہ انتقال کر گئے تو تم کہنے لگے کہ اب اللہ ان کے بعد کوئی رسولؑ نہیں بھیجے گا۔ صراط مستقیم کی حدود سے پار ہو جانے والوں... (کلام الٰہی کے احکام و تعلیمات میں) شک و شبہ کرنے والوں کو اللہ (اپنے قانون احترام آرزو کے مطابق) ایسے ہی (گمراہی میں) بھٹکتے رہنے دیتا ہے۔

35 40 الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

(اور) یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات (کامرانی حیات کے حسین نشانات، نیز احکام و تعلیمات) کے بارے میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو، جھگڑتے ہیں۔ (یہ) اللہ اور ایماندار لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ بات ہے۔ اسی طرح اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو اور مجازات کے مطابق) ہر متکبر و سرکش کے دل و دماغ پر چھاپ لگا دیتا ہے۔

36 40 وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ

فرعون نے (اپنے معاون وزیر سے) کہا: اے ہامان! میرے لئے ایک بلند عمارت بنا، شاید میں (اس پر چڑھ کر ان) راہوں تک پہنچ جاؤں۔

37 40 اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ

لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ

(جو) آسمانوں کی راہوں میں (جا ملتی ہیں)، پھر موسیٰؑ کے معبود و حاکم کو جھانک کر دیکھوں اور (حقارت سے بولا کہ) میں اس کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ اس طرح فرعون کو اس کے اعمال سوء خوشنما و دلکش بنا کر دکھائے گئے اور (ہمارے قانون احترام آرزو کی رو سے) وہ راہ راست سے روک دیا گیا۔ فرعون کی ساری کی ساری چالیں اور تدبیریں (اس کی اپنی) تباہی کے راستہ میں صرف ہوئیں۔

38 40 وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ

اور اس (مرد مؤمن) نے کہا: میری بات مانو اور میری پیروی کرو، میں تمہیں راہ رشد یا جنت کو جانے والی راہ بتاتا ہوں۔

39 40 يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ

اے میری قوم کے لوگو! بے شک یہ دنیا کی زندگی تو زادِ سفر ہے اور آخرت تو ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔

40 40 مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ
اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ

جو عمل سوء کرے گا، یعنی ایسے اعمال جن کے اثرات غم انگیز، اندوہناک اور آتشیں ہوتے ہیں، تو اسے اتنا ہی بدلہ ملے گا (عذاب النار کی صورت میں) اور جو شخص بھی صالح عمل کرتا ہے، یعنی عدل واحسان اور خیر وحسنہ کے کام کرتا ہے، چاہے مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ مؤمن ہو، تو ہم اسے جنت میں داخل کریں گے، نیز اس کے اندازے اور توقع سے کہیں زیادہ رزق عطا کریں گے۔

41 40 وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ؕ

اے بھائیو! یہ کتنی عجیب بات ہے کہ میں تمہیں (عذاب دوزخ سے) مصئونیت وسلامی کی دعوت ورغبت دیتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔

42 40 تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى
الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ

(اور) تم مجھے اس بات کی دعوت وترغیب دیتے ہو کہ میں اللہ کی ذات وصفات کا منکر ہو جاؤں اور اس کی ذات وصفات میں ان کو شریک مانوں جن کا قطعاً مجھے علم نہیں، میں تمہیں سب پر غالب... مغفرت کرنے والے کی طرف دعوت وترغیب دیتا ہوں۔

43 40 لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ
مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ

حقیقت تو یہ ہے کہ تم جس چیز (کی اطاعت وبندگی) کی طرف مجھے کو بلاتے ہو (وہ تو خود مخلوق ومحتاج محض ہے) وہ نہ تو دنیا میں (استمداد واستعانت کیلئے) پکارے جانے کے قابل ہے، نہ آخرت میں اور یہ (بھی حقیقت ہے) کہ ہم کو اللہ ہی کی طرف (حساب وجزا کیلئے) واپس جانا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ صراط مستقیم کی حدود کو پار کر جانے والے ہی دوستداران دوزخ (Companions of Fire) ہیں۔

44 40 فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ

پس آج جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں، عنقریب وہ وقت آئے گا جب تم اسے یاد کرو گے۔ (لیکن اس وقت پشیماں ہونے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا) اور میں اپنا معاملہ (اپنے) اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بلاشبہ اللہ (اپنے) بندوں کا نگران حال ہے۔

45 40 فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ

آخر کار، اللہ نے اس (مرد) مؤمن کو لوگوں کی تمام مکروہ چالوں کے اندوہناک والمناک اثرات سے بچالیا اور فرعون کے ساتھی اور پیروکار بدترین عذاب میں گھر گئے۔

46 40 اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ

جہنم کو (عالم برزخ میں) صبح و شام ان کے سامنے لایا جاتا یا انہیں دکھایا جاتا ہے اور جب موعودہ ساعت قائم ہو گی یعنی قیامت، تو حکم ہو گا کہ فرعون کے متبعین کو شدید ترین عذاب میں دھکیل دو۔

47 40 وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ

اور (دیدہ عبرت نگاہ سے دیکھو!) جب وہ (دونوں گروہ) جہنم میں ایک دوسرے سے تکرار کرتے ہوں گے، تو کمزور و مطیع لوگ متکبرین یا معاشرتی سرطانوں سے کہیں گے: ہم دنیا میں تمہارے تابع تھے، کیا اب تم عذاب کا کچھ حصہ ہم سے دور کر دو گے؟

48 40 قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ

وہ (معاشرتی سرطان) جواب دیں گے: ہم سب یہاں ایک ہی حال میں ہیں، اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا (جو بدل نہیں سکتا)۔

49 40 وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ

پھر یہ اہل نار جہنم کے پاسبانوں سے کہیں گے: اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہماری اذیتوں میں ایک روز کی تخفیف کر دے۔

50 40 قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗـؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ

وہ پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسولؑ واضح و غیر مبہم دلائل و براہین اور احکام و تعلیمات لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: ہاں! اس پر پاسبان جہنم کہیں گے: پھر خود ہی التجا و دعا کرو اور (اصل یہ ہے کہ) منکران حق کی دعا اکارت ہی جانے والی ہے (کیونکہ قانون قدرت یہ ہے کہ نزع کے ساتھ ہی مرنے والے پر توبہ و دعا کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے)۔

51 40 اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ

بلاشک ہم اپنے رسولوںؑ اور مؤمنوں کی مدد دنیا کی زندگی میں بھی کرتے ہیں اور اس دن (بھی کریں گے) جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

52 40 يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ

اس روز ظالموں (مشرکوں، مجرموں اور معاشرتی سرطانوں) کی معذرت انہیں کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کیلئے لعنت، یعنی اللہ کی رحمت و مغفرت سے محرومی و مہجوری ہے اور ان کیلئے بھیانک اور غم انگیز ٹھکانا ہو گا۔

53 40 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ

اور آخر دیکھ لو کہ موسیٰؑ کی ہم نے رہنمائی کی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنا دیا۔

54 40 هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ

جو عقل و دانش رکھنے والوں کیلئے ہدایت و نصیحت اور شرف کا باعث تھی۔

55 40 فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ

پس (اے نبیؐ!) آپ کو جو مشکلات درپیش آئیں، ان کو حوصلہ و ثابت قدمی اور استقامت و پامردی سے برداشت کریں۔ بیشک اللہ کا وعدہ (استمداد و استعانت) برحق ہے۔ اپنے (اور اپنی امت کیلئے) گناہوں سے بخشش و مغفرت طلب کیجئے (اور ان سے بچنے کیلئے اپنے اللہ کی حفظ و امان مانگئے)۔ نیز آپ اپنے پروردگار (کے حسن واحسان) کی حمد و ثنا اور (اس کے عاشقانہ فضل و کرم سے) تشکر و امتنان کے ساتھ صبح و شام اپنا وظیفۂ رسالت ادا کرتے رہیں (کہ یہی آپ کیلئے سرمایۂ تسکین اور آپ کی امت کیلئے موجب ہدایت و رحمت ہے)۔

56 40 اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

اصل یہ ہے کہ جو لوگ آیات الٰہی کے بارے میں کسی سند و دلیل کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو، بحث و مجادلہ کرتے ہیں، ان کے دلوں میں کبر و تمرد بھرا ہوا ہے اور جس مقام کبریائی کا انہیں گھمنڈ ہے، وہ اس تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ لہٰذا (اے رسولؐ!) اللہ کی پناہ میں آجائو۔ وہ سب کچھ جانتا... سب کچھ دیکھتا ہے۔

57 40 لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے کی بہ نسبت یقیناً بڑا اور مشکل کام ہے۔ لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت سے) واقف نہیں۔

58 40 وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ

اندھا اور بینا برابر نہیں، یعنی حقیقت آشنا اور حقیقت ناآشنا ایک جیسے نہیں ہو سکتے اور نہ ایسا ہو ہی سکتا ہے کہ صاحب ایمان اور عدل و احسان کے کام کرنے والا اور (خطاکارو) بدکار برابر ٹھہریں۔ تم میں بہت کم ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں یا بہت کم تم غور و فکر کرتے ہو۔

59 40 اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ

یقینا قیامت کی گھڑی آنے والی ہے، جس کی وقوع پذیری میں قطعاً شک و شبہ اور اضطراب و تردد نہیں پایا جاتا۔ لیکن اکثر لوگ (اس کے وقوع پذیر ہونے پر) ایمان بالیقین نہیں رکھتے۔

60 40 وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ

اور تیرے رب کا ارشاد ہے کہ مدد کیلئے مجھے ہی پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ جو لوگ گھمنڈ میں آکر میری طاعت و بندگی اور مجھ سے دعا مانگنے سے سرکشی کرتے ہیں، وہ ضرور ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

61 40 اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

اے افراد نسل انسانی! (وہ) اللہ (وحدہ لاشریک) ہی ہے، جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس کی (خاموش تاریکی) میں آسودگی و سکینت (Ease and rest) حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا (تاکہ تم اس کی روشنی میں سرگرم عمل ہو جاؤ)۔ یقین مانو کہ اللہ بنی نوع انسان پر بے حد لطف و کرم کرنے والا ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ کفران نعمت کرنے والے اور ناشکر گزار ہیں۔

62 40 ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

وہی اللہ (جس نے تمہارے لئے یہ اور سب کچھ کیا ہے) تمہارا پروردگار و آقا ہے اور نشو و نما دے کر حد کمال تک پہنچاتا ہے، وہی ہر شے کا خالق ہے۔ (اس بناء پر وہی) انسان سمیت، کل مخلوقات یا موجودات کا معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع ہے (لہٰذا اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرنا چاہئے)۔ پھر اس سے دور تم کدھر بہکے جا رہے ہو؟

63 40 كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

جس طرح یہ لوگ بھٹک رہے ہیں، اسی طرح تمام وہ لوگ بھٹکتے ہیں جو اللہ کے احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات نیز اعجازی نشانات کے بارے میں جانتے بوجھتے بحث و نزاع کرتے ہیں۔

64 40 اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

یہ اللہ ہی ہے جس نے ارض یا زمین کو تمہارا مستقر بنایا اور آسمان کو سائبان (Canopy) بنایا اور تمہاری صورتگری کی تو تمہاری صورتیں نہایت حسین یا جمیل و جلیل بنائیں اور تمہیں پاکیزہ و نشو و نما دینے والی اور خوشبودار چیزیں رزق کے طور پر دیں، یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ہے (اس کے سوا اور کوئی رازق و پروردگار اور مالک و آقا نہیں)۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، یعنی بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا اللہ، کل جہانوں کا پروردگار و آقا ہے۔

65 40 هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وہ یعنی اللہ تعالیٰ زندہ بالذات (Alive-in-Himself) اور اپنی مخلوقات کو زندگی دینے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، پس صرف اسی کو پکارو، اپنے دین کو اس کیلئے خالص کر کے، یعنی شرک وغیرہ سے کلی اجتناب کر کے۔ حسن تعریف و ستائش اور تحسین و تشکر صرف اسی کیلئے مخصوص ہے اور وہی ان کا سزاوار و مستحق ہے۔ نیز کل جہانوں (کی مخلوقات) کو بتدریج نشو و نما دینے والا آقا و مالک ہے۔

66 40 قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ
مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(اے پیغمبر اعظم وآخرؐ!) ان لوگوں سے کہہ دو کہ مجھے ان ہستیوں کی عبادت (= پرستش وبندگی) سے منع کر دیا گیا ہے، جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو (یعنی ان سے امداد اور مرادیں مانگتے ہو، میں یہ شرک نہیں کر سکتا) جبکہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے روشن دلائل وبراہین آچکی ہیں۔ نیز مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کل عوالم کی مخلوقات کے پروردگار ومالک اور خالق ورازق کی فرماں برداری کروں یعنی اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دوں۔

67 40 هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى
وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

وہ (فاطر کائنات اللہ) ہی ہے، جس نے تمہیں (اپنے قانون کن فیکون، طبیعی اور مابعد الطبیعی کے ذریعے) مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر علقے سے (یعنی جونک کی شکل کی ایک چیز سے)، پھر وہ تمہیں بچہ بنا کر (بطن مادر سے) نکالتا ہے، پھر تم اپنی جوانی کو پہنچتے ہو، پھر تم بوڑھے ہو جاتے ہو اور تم میں سے کوئی وہ ہے، جسے پہلے وفات دی جاتی ہے اور کوئی اپنے مقررہ وقت تک زندگی بسر کرتا ہے۔ (یہ بصیرت افروز وحکمت آموز باتیں اس لئے بتائی جارہی ہیں) تاکہ تم عقل وفکر سے کام لو اور سمجھو (اور زندگی کرنے کی حکمت سیکھو)۔

68 40 هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

وہ (اللہ) ہی (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) تمہیں زندہ رکھتا اور موت دیتا ہے۔ (اس کا اعجاز قدرت ہے کہ) جب وہ کسی تخلیقی فعلیت کا فیصلہ کرتا ہے تو اس شے کو صرف یہ حکم دیتا ہے کہ ''وجود میں آجا!'' (Come in being) تو وہ معرض وجود میں آجاتی ہے (اس کی تخلیقی فعلیت کے مطابق، جو ارتقائی یا تدریجی ہے اور جس پر علم ومشاہدہ شاہد ہیں)۔

69 40 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ

کیا تو نے ان لوگوں کے (احوال و ظروف میں) غور کیا، جو اللہ کی آیات (کامرانی حیات کے حسین نشانات، نیز احکام و تعلیمات)
کے بارے میں (بغیر کسی دلیل کے) بحث و نزاع کرتے ہیں؟ وہ کدھر جا رہے ہیں؟

70 40 الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

جو لوگ اس کتاب (= قرآن حکیم) کو اور ان کتابوں کو جھٹلاتے ہیں، جو ہم نے اپنے پیغمبروںؑ کے ساتھ بھیجی تھی، عنقریب
انہیں حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔

71 40 اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ

جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں جن سے پکڑ کر وہ (کھولتے ہوئے پانی کی طرف) کھینچے جائیں گے (اور)۔

72 40 فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ

پہلے کھولتے ہوئے پانی کی طرف، پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

73 40 ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ

پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ اب کہاں ہیں وہ دوسرے (باطل) معبود و حاکم جن کو تم (اللہ وحدہ لاشریک) کا شریک مانتے تھے؟

74 40 مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـــًٔا ۭ
كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ

اللہ کے سوا وہ دوسرے معبود و حاکم جن کو تم نے الٰہ بنا رکھا تھا)، ان کا جواب ہو گا: وہ ہم سے کھوئے گئے۔ اصل یہ ہے کہ وہ
کھوئے نہیں گئے، بلکہ وہ حقیقت میں کچھ بھی نہ تھے۔ اس طرح اللہ (اپنے قوانین کی رو سے) کافروں کا گمراہ ہونا متحقق کر دے گا۔

75 40 ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ

ان کو جو جتایا جائے گا: تمہارا یہ انجام اس لئے ہوا ہے کہ تم زمین (دنیا) میں غیر حق (اور باطل) پر مگن تھے اور اس پر اتراتے تھے۔

76 40 اُدۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ

اب جاؤ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، جہاں تم کو ہمیشہ رہنا ہے! اور وہ بہت ہی بڑااور غم انگیز ٹھکانہ ہے، تکبر کرنے والوں کا۔

77 40 فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ ‌ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ

پس (اے رسولؐ!) آپ کو جو مشکلات در پیش آئیں، ان کو حوصلہ و ثابت قدمی اور استقامت و پامردی سے برداشت کریں۔ بیشک اللہ کا وعدہَ (استمداد و استعانت) برحق ہے۔ پس اگر ہم (آپ کی زندگی میں ان کو سزادیں اور) اس (عذاب) کا کچھ حصہ آپ کو دکھلائیں، جس کا ان سے وعدہ کرتے رہے ہیں یا ہم آپ کو وفات دیں (اور اس کے بعد انہیں اپنے قوانین کے مطابق سزادیں)، تو بہرحال یہ ہماری ہی طرف لوٹ کر آئیں گے (حساب وجزا کیلیئے)۔

78 40 وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَيۡكَ‌ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوۡلٍ اَنۡ يَّاۡتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالۡحَـقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولؐ بھیجے، بعض وہ ہیں جن کے حالات ہم نے آپ سے (قرآن میں) بیان کئے اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کا قصہ ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا (وہ سب کے سب ہی کے پاس سے ہدایات واحکامات لے کر آئے تھے)۔ کسی رسولؐ کیلیئے ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی (اعجازی) نشان اللہ کے حکم واجازت کے بغیر لے آئے۔ پھر جب اللہ کا حکم آپہنچا تو حق (وانصاف) کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیااور اس وقت اہل باطل (دنیوی واخروی) خسارے میں رہے۔

79 40 اَللّٰهُ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَنۡعَامَ لِتَرۡكَبُوۡا مِنۡهَا وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مویشی پیدا کئے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور ان میں سے بعض سے تم خوراک بھی حاصل کرتے اور کھاتے ہو۔

80 40 وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ

اور تمہارے لئے ان میں (اور بھی بہت سے) فائدے ہیں (مثلاً تم ان کے بال، کھال، گوشت اور پوست وغیرہ سے طرح طرح کے کام لیتے ہو)، مزید یہ کہ ان پر سوار ہو کر اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر اپنے دل کی آرزو پوری کرو (یا وہ کرو جو تمہارے دلوں میں ہے) اور (تم اسی طرح) کشتیوں اور بحری جہازوں پر سفر کرتے ہو۔

81 40 وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ

اور وہ (اللہ) تمہیں اپنی (اعجازی) نشانیاں دکھاتا ہے، پھر تم اللہ کی کن کن (اعجازی) نشانیوں کا انکار کرو گے؟

82 40 اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

کیا ان لوگوں نے (کبھی) دنیا میں سیاحت (بالحق) نہیں کی کہ یہ دیکھتے کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے، ان کا انجام (آیات الٰہی کی تکذیب کے سبب) کیسا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت وطاقت اور تعداد میں ان سے کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے اپنی سرزمین میں شاندار عمارتیں بنوائیں (اور زمین کو ان لوگوں کی بہ نسبت بہت زیادہ آباد کیا)؟ جو کچھ انہوں نے (صرف دنیا کیلئے) کمایا، وہ ان کے کچھ کام نہ آیا۔

83 40 فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

غرض جب ان کے رسولؑ ان کے پاس واضح دلائل وتعلیمات لے کر آئے، تو جو علم ان لوگوں کے پاس تھا، اسی پر وہ نازاں رہے اور (انہوں نے رسولؑ کے علم وتعلیمات حقہ کا مذاق اڑایا، نتیجہ یہ ہوا کہ) ان پر وہ (عذاب) آپڑا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

84 40 فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ

پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو پکار اٹھے کہ ہم اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور ان سب معبودوں کا جنہیں ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے، انکار کرتے ہیں۔

85 40 فَلَمۡ یَکُ یَنۡفَعُهُمۡ اِیۡمَانُهُمۡ لَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیۡ قَدۡ خَلَتۡ فِیۡ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ

مگر ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کا (اللہ پر) ایمان لانا ان کیلئے کچھ بھی نفع بخش نہ ہوا (اور نہ ہو ہی سکتا تھا)، کیوں کہ یہی اللہ کا مقرر کردہ ضابطہ و قانون ہے، جو ہمیشہ اس کے بندوں میں جاری رہا ہے (کہ انکار حق کی سزا ہلاکت ہے)، کافر لوگ دنیوی واخروی خسارے میں پڑ گئے۔

سورہ حم السجدہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 41 حٰمٓ حا۔ میم

2 41 تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۚ

اور یہ وحی و تنزیل (قرآن حکیم)، ازل سے رحمت بے نہایت کے مالک اور اپنی مخلوقات کو محبت و شفقت بے پایاں، فضل و احسان، دنیوی واخروی حسنہ اور بے حساب نعمتوں سے ہمیشہ نوازنے والے... ان پر ہمیشہ ترس کھانے، بے اندازہ رحم و کرم کرنے اور بار بار ان کی توبہ قبول کرنے والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

3 41 كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۙ

یہ کتاب ہے جس کی آیتیں فرداً فرداً بیان کی گئی ہیں۔ قرآن (مجید) عربی میں ہے اور ان لوگوں کیلئے ہے جو علم رکھتے (اور اسے مزید حاصل کرنا چاہتے) ہیں۔

4 41 بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ

یہ (حیات صالحہ و طیبہ کے روشن مستقبل کی) بشارت دینے والا اور (مصیبت بداماں، حیات فاسدہ و خبیثہ کے تاریک اور بھیانک مآل سے) خبردار کرنے والا ہے۔ ان میں سے بہتوں نے (یعنی اکثریت نے) اس سے منہ موڑ لیا ہے، چنانچہ وہ اسے نہیں سنتے۔

5 41 وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا
وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ

اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل و دماغ اس بات سے پردوں میں ہیں، جس کی طرف تو ہمیں دعوت دیتا ہے اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے، پس تو اپنا کام کر، ہم اپنے کام میں لگے رہیں گے۔

6 41 قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ
وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ

(اے نبیؐ! لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ میں بھی ایسا ہی انسان ہوں جیسے تم ہو (ایک مابہ الامتیاز یہ ہے کہ) مجھ پر وحی آتی ہے کہ بلاشبہ تمہارا الٰہ (= معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع) ایک ہی الٰہ ہے (دوسرا کوئی نہیں ہے)۔ پس اس کے ساتھ رشتہ استوار رکھو اور اس سے بخشش و حفاظت طلب کرتے رہو اور ہلاکت و بربادی ہے شرک کرنے والوں کیلئے۔

7 41 الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ

جو زکوۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔

8 41 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

بیشک جو (اہل حسن و عشق) اسلام میں پورے پورے داخل ہو گئے اور انہوں نے خیر و اصلاح، پاسداری حقوق انسانی اور عدل و احسان کے امور سرانجام دیئے، ان کو ایسا صلہ ملے گا جو لامتناہی ہو گا۔

9 41 قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ
اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

(اے نبیؐ!) ان سے کہئے کہ تم اس ہستی (کی توحید الوہیت و ربوبیت) کا انکار کرتے ہو، جس نے دو ادوار میں کرۂ ارض یا زمین کی تخلیق کی اور اس کے ہمسر و سہیم مقرر کرتے ہو؟ یہی (خالق ارض) تو کل مخلوقات و موجودات کی ربوبیت کرنے والا ہے۔

10 41 وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ
أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ

اور اس نے زمین میں اس کے اوپر کوہ گراں بنادیئے اور اس میں نشو و نما پانے والے اور موجب خیر و برکت وسائل و ذخائر پیداوار ودیعت کر دیئے اور ان میں مقتضائے ضروریات چار ادوار میں قوت و تغذیہ کے وسائل کا ذخیرہ کر دیا، جس میں سب اہل طلب و احتیاج کا مساوی حق یا حصہ ہے۔

11 41 ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ
كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ

بعد ازاں، اس نے (ایک بار پھر) السماء یا کائنات کے ھیولے کی طرف حسن التفات کیا اور وہ جوہری توانائی و تمازت کا ھیولی تھا۔ پھر اس نے السماء اور ارض سے ارشاد فرمایا کہ خوشی سے یا بامر مجبوری میری فرماں برداری کرو! انہوں نے عرض کیا: ہم مطیع و فرماں بردار بن کر حاضر ہیں۔

12 41 فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

پھر اس نے دو دہری ادوار میں سات آسمانوں کا قضیہ تمام کیا (یعنی ان کو ان کے ھیولے سے جدا کر کے ہفت افلاک پر متشکل کر دیا) اور ہر آسمان کو اس کا وظیفہ (Function) القاء کر دیا اور آسمانوں کو دنیا کے چراغوں یعنی درخشاں تاروں سے مزین کر دیا (یعنی ان کو جمالیاتی ذوق نظر کی تسکین کا سامان جمیل و نظر افروز بنا دیا)، (مزید یہ کہ) اس کے تحفظ کا اہتمام کر دیا۔ یہ صاحب قوت و سطوت... علم کلی رکھنے والے کی (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) منصوبہ بندی ہے۔

13 41 فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ

(اے رسولؐ !) اگر یہ لوگ (حقائق سننے کے بعد بھی) رو گردانی پر مصر ہیں تو ان سے کہیں دیجئے: میں تم کو اسی طرح کے ٹوٹ پڑنے والے عذاب سے متنبہ کرتا ہوں، جیسا عذاب عاد اور ثمود (کی اقوام) پر آیا تھا۔

14 41 إِذْ جَآءَتْهُمُ ٱلرُّسُلُ مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ

قَالُوا۟ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةً فَإِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ

جب (اللہ کے) رسولؐ ان کے پاس آگے اور پیچھے ہر طرف سے آئے (اور ہر جہت اور پہلو سے) انہیں دین کی باتیں سمجھائیں اور کہا کہ اللہ (وحدہ لاشریک) کے سوا کسی کی پرستش و بندگی اور طاعت نہ کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا رب چاہتا (کہ ہم ہدایت حاصل کریں) تو فرشتے بھیجتا (اور ہم ان کا کہنا مانتے)۔ لہٰذا ہم اس کو نہیں مانتے جس کیلئے تم بھیجے گئے ہو۔

15 41 فَأَمَّا عَادٌ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَقَالُوا۟ مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ

أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا يَجْحَدُونَ

جہاں تک (قوم) عاد کا تعلق ہے تو انہوں نے ملک میں ظلم کے ساتھ تکبر کیا (یعنی انسانوں کی تحقیر و تذلیل کی) اور کہا: کون قوت میں ہم سے بڑھ کر ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے انہیں تخلیق کیا، قوت میں ان سے ہم سے بڑھ کر ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے انہیں تخلیق کیا، قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر ہے؟ اور وہ ہماری آیات یا احکام کا انکار ہی کرتے رہے (اور بحث و نزاع میں پڑے رہے)۔

16 41 فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِىٓ أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ ٱلْخِزْىِ

فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ ٱلْـَٔاخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ

(انجام کار) ہم نے ان پر منحوس دنوں میں طوفان باد بھیج دیا تا کہ انہیں دنیا کی زندگی میں رسوا کن عذاب کا مزہ چکھائیں، لیکن آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ رسوا کن ہو گا اور انہیں کہیں سے مدد نہیں ملے گی۔

17 41 وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَٰهُمْ فَٱسْتَحَبُّوا۟ ٱلْعَمَىٰ عَلَى ٱلْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَٰعِقَةُ

ٱلْعَذَابِ ٱلْهُونِ بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ

رہے ثمود کے لوگ تو ہم نے انہیں حسین و منور راہ راست دکھائی تھی، لیکن انہوں نے اس (حسن و منور راہ راست) کو دیکھنے اور اس پر چلنے کی بجائے اندھا بنا رہنے کو ہی پسند کیا۔ اس پر ان کے اعمال (سوء) کی پاداش میں ذلت آمیز عذاب کی ہولناک کڑک نے انہیں پکڑ لیا۔

18 41 وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ

اور ہم نے لوگوں کو اس سے بچا لیا جو ایمان لائے تھے اور اللہ کی آرزو رکھتے اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے تھے۔

19 41 وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ

اور (یاد رکھو!) حساب و جزا کے اس دن اللہ کے دشمن (ہر زمان و مکان کے سرطانی و استحصالی طبقے) دوزخ کی طرف ہانک کر لے جائے جائیں گے تو ان کو روک لیا جائے گا (تاکہ اگلے پچھلے جملہ سرطانی...استحصالی طبقے سب وہاں پہنچ جائیں)۔

20 41 حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

یہاں تک کہ جب سب لوگ وہاں پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان پر گواہی دیں گے جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔

21 41 وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

اور وہ اپنے جسم کی کھالوں سے پوچھیں: تم نے ہمارے خلاف کیسے اور کس لئے گواہی دی؟ وہ جواب میں کہیں گے: ہمیں (اسی) اللہ نے قوت گوئی دی، جس نے ہر شے کو قوت گویائی دی ہے۔ اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کی طرف تم (حساب و جزا کیلئے) لائے جا رہے ہو۔

22 41 وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا
جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

تم (دنیا میں جرم وگناہ کرتے وقت) جب چھپتے تھے تو تمہیں خیال نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی، بلکہ تمہارا خیال تو یہ تھا کہ تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس میں سے بہت کچھ نہیں جانتا۔

23 41 وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ

اور تمہارے اسی گمان نے جو تم اپنے پروردگار ومالک کے متعلق رکھتے تھے، تم کو ہلاک وبرباد کیا اور بالآخر تم (دنیوی واخروی حسنہ سے محروم ہو کر) خسارہ پانے والوں میں سے ہو گئے۔

24 41 فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ

اس حالت میں وہ صبر کریں (یا نہ کریں)، دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے اور اگر رجوع کا موقع چاہیں گے تو کوئی موقع انہیں نہ دیا جائے گا (اور ان کی کوئی منت سماجت قبول نہ ہو گی)۔

25 41 وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ

اور (ان کی بداعمالیوں کے سبب) ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلط کر دیئے تھے، جو انہیں ان کے اگلے اور پچھلے (گناہوں کو) ان کی نظر میں خوشنما ودلکش بنا کر دکھاتے تھے۔ آخر کار، ان پر بھی (اللہ کے قوانین احترام آرزو ومجازات کے مطابق) وہی فیصلہ عذاب چسپاں ہو کر رہا جو اس سے پہلے گزرے ہوئے جنوں اور انسانوں کے گروہوں پر چسپاں ہو چکا تھا، بیشک وہ سب خسارے میں رہے۔

26 41 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ

یہ منکرین حق کہتے ہیں کہ اس قرآن (حکیم) کو ہر گز نہ سنو اور (جب یہ پڑھا جائے تو) اس کے درمیان شور و غل مچایا کرو (یا اس کی تلاوت و درس کے درمیان لغویات شروع کردو) شاید اس طرح تم غالب رہو (تمہاری لغویات لوگوں کو سننے نہ دیں گی اور وہ تمہارے یا باطل دین پر قائم رہیں گے)۔

27 41 فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ

پس ہم بھی (ان) کافروں کو (اپنے قانون مجازات کے مطابق) سخت عذاب کا مزہ لازماً چکھا کر رہیں گے اور ان کے قبیح و بدترین اعمال کا، جو یہ کرتے رہے، انہیں پورا پورا بدلہ دیں گے۔

28 41 ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ

اللہ کے دشمنوں (ہر زمان و مکان کے سرطانی...استحصالی طبقے) کی دوزخ ہی سزا ہے، وہاں ان کیلئے مستقل ٹھکانہ ہے۔ یہ اس (بات) کی سزا ہے کہ وہ ہمارے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات (میں کج بحثی کرتے اور ان) کا انکار کرتے رہے۔

29 41 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ

وہاں یہ کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار و آقا! ہمیں جن و انس میں سے وہ لوگ دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل و خوار ہوں۔

30 41 اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا
تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب (یعنی رازق وپروردگار، حاجت روا وکارساز، مستجیب الدعوات ومالک) ہے اور پھر وہ اس (اپنے قول وعقیدے) پر ہر حال میں ثابت قدم اور قائم ودائم رہے (اور اس توحید ربوبیت کے مطابق زندگی کی اور انہوں نے غیر اللہ کو اپنا رازق وداتا، غوث ودستگیر، مددگار ومولیٰ، حافظ وناصر، کارساز وحاجت روا اور سمیع ومجیب الدعوات سمجھا، نہ مانا) تو (اس کے نتیجے میں) یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ خوف کھاؤ اور نہ غم ہی کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا (اور خوشخبری دی گئی) ہے۔

31 41 نَحۡنُ اَوۡلِيٰٓـؤُكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَلَـكُمۡ فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِىۡۤ اَنۡفُسُكُمۡ وَلَـكُمۡ فِيۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَ

ہم ہی دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس (جنت) میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کریں گے اور وہاں جس چیز کی آرزو کروگے تمہاری ہوگی۔

32 41 نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِيۡمٍ

یہ ضیافت، مغفرت وبخشش کرنے والے... بے انتہا رحم کرنے والے کی طرف سے ہوگی۔

33 41 وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًـا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ

اور قول وسخن، کلام وبیان یا وعظ وتبلیغ کے لحاظ سے اس (اہل آرزو) سے بہتر کون ہو سکتا ہے، جو اللہ کے جمالیاتی... تخلیقی شہکاروں کو اس کی طرف بلائے (یعنی دعوت توحید دے) اور حسین وموزوں عمل کرے اور کہے کہ بیشک میں ''مسلمان'' ہوں (لیکن مذہبی یا فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے آپ کو موسوم کرے، نہ کہلائے)۔

34 41 وَلَا تَسۡتَوِى الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ‌ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِىۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ

حسنہ 1 اور سیئہ 2 یکساں نہیں ہیں۔ (آپ لوگوں کی سختی اور برائی کو اپنے) حسن سلوک اور خوبتر بات یا حسنہ سے دور ((Repel)) کریں تو (آپ دیکھیں گے کہ) جس شخص میں اور آپ میں دشمنی ہے وہ ایسا ہو جائے گا جیسا ایک جگری ولی و دوست۔

حواشی-1 حسنہ۔اس کا مطلب ہر وہ شے ہے جو سرور انگیز، قرۃ العین، نیز راحت وآرام اور اطمینان قلب و جان کا سامان ہو۔

-2 سیئہ۔ یہ حسنہ کی ضد ہے۔اس کا مطلب ہر وہ شے ہے جو انسان کو غم، دکھ، رنج، فکر، تنگی زیست اور تکلیف میں مبتلا کردے۔

35 41 وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ

یہ (رفعت و) صفت انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو تحمل و برداشت سے کام لیتے ہیں اور یہ مقام انہیں کو حاصل ہوتا ہے جو بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں۔

36 41 وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور (اے مؤمن!) اگر تجھ کو شیطان کسی وسوسہ اندازی 3 (اور جمالیاتی فریب کاری 4) میں مبتلا کرنا چاہے تو فوراً اللہ کی پناہ اور حفاظت و امان مانگ لیا کرو۔ یقیناوہ (اللہ) سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ جاننے والا ہے، بالفاظ دیگر، وہ اپنی کل مخلوقات کے اقوال و افعال کا احسن واکمال سمعی و بصری مشاہدہ کرنے والا ہے۔

حواشی-3 وسوسہ اندازی، ابلیسی...انسانی شیطان کا کام ہے۔اس سے اس کا مقصود انسان میں اللہ تعالیٰ کے احکام و تعلیمات سے متعلق بدگمانی پیدا کرنے، اس کو صراط مستقیم سے ہٹا کر گمراہ کرنے، شرک و کفر کرنے، جرم وگناہ پر اکسانے کی خاطر وسوسے پیدا کرنا اور ترغیب دینا ہے۔

-4 شیطان اپنی شیطنت کے ذریعے انسان کو اس کی قبیح خواہشات و اعمال کو مزین (یعنی خوشنما و دلکش اور قابل عزو افتخار) کرکے دکھاتا ہے اور انسان اس خوشنما دھوکے میں آکر مارا جاتا ہے۔

37 41 وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا
لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

اور اس کی (قدرت کی اعجازی) نشانیوں میں یہ رات اور دن اور چاند و سورج ہیں۔ تم سورج کی پرستش کرو نہ چاند کی، بلکہ اللہ کی اطاعت و بندگی کرو، جس نے انہیں تخلیق کیا، اگر تم حقیقت میں اس (اللہ) کی عبادت کرتے ہو۔

38 41 فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩

پس (اے رسولؐ! اس تعلیم کے باوجود) اگر وہ سرکشی کریں تو جو آپ کے رب کے پاس (فرشتے یا مقرب بندے) رہتے ہیں، وہ شب و روز اس (اللہ) کے احکامات کی بجاآوری میں سرگرم رہتے ہیں اور وہ کبھی نہیں تھکتے۔

39 41 وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور (اے انسان!) اس کی قدرت کی (اعجازی) نشانیوں میں یہ زمین ہے کہ جس کو تو خشک و سخت اور مردہ دیکھتا ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ شاداب ہوتی اور لہلہا اٹھتی ہے۔ بلاشبہ جو اللہ (اپنے طبعی قوانین کی رو سے) مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے، یعنی اسے قوت نامیہ عطا کرتا ہے، وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، یقینا وہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔

40 41 اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

بیشک جو لوگ ہماری آیات، یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کے متعلق (تاویل بالباطل سے) بہتر بحث و نزاع اور انحراف کرتے ہیں، وہ ہم سے کچھ پوشیدہ نہیں ہیں۔ خود ہی سوچ لو کہ کیا وہ شخص بہتر ہے جو قیامت کے دن آگ میں جھونکا جائے گا یا جو قیامت کے روز امن و سلامتی کی حالت میں ہو گا! تم جو عمل چاہو کرتے رہو، وہ تمام اللہ کی نگاہ میں ہوتا ہے۔

41 41 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ

جن لوگوں نے الذکر (حقائق، خصوصاً اللہ تعالیٰ کی صفات الوہیت و ربوبیت کی یاد دہانی کرانے والا کلام) کو ماننے سے انکار کر دیا جب وہ ان کے پاس آیا (تو وہ ظالم و جاہل ہیں)، حالانکہ وہ (قرآن مجید) جلیل و مقتدر اور نادر و نایاب کتاب ہے (جس پر وہ غالب نہیں آسکتے)۔

42 41 لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ

(وجہ یہ ہے کہ) باطل نہ تو اس کے سامنے سے غالب آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے ہی (کیونکہ یہ حق ہے جو باطل سے وراء الوراء ہے) اور حکیم بالذات اور حکمت سکھانے والے۔ ممدوح بالذات کی نازل کردہ (کتاب) ہے۔

43 41 مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ

(اے نبیؐ!) تم کو جو کچھ کہا جارہا ہے، اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو تم سے پہلے گزرے ہوئے رسولوںؑ کو نہ کہی جاچکی ہو۔ (ان کی بھی ان لوگوں نے تکذیب کی) اصل یہ ہے کہ آپ کا پروردگار (اپنے قانون انابت و اجابت کے مطابق اور ان کی تکذیب کے باوجود) ان کی سیآت محو کرنے اور ان سے بچانے اور بخشش و در گزر کرنے والا ہے۔ لیکن یہ بھی شدنی ہے کہ (آپ کے پروردگار کا قانون مکافات) سخت دردناک عذاب دینے والا ہے۔

44 41 وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ

اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی (یا غیر عربی، Outlandish، زبان میں) اتارتے تو یہ لوگ (یوں) کہتے کہ اس کی آیات (ہماری عربی زبان میں) واضح طور سے کیوں نہ بیان کی گئیں اور کیا خوب کہ غیر زبان اور عربی رسولؐ! آپ کہہ دیں کہ یہ (قرآن) تو اہل ایمان اور (اہل آرزو و خشیت کیلئے) جنت کی راہ راست پر سفر زندگی کرنے کیلئے الوہی ہدایت نامہ (Divine Book of Guidance) ہے، نیز (قلبی یا نفسیاتی بیماریوں کے علاج کا نسخۂ) شفا ہے اور جو لوگ ایمان لاکر اسلام میں پورے پورے داخل

نہیں ہوتے، تو ان کے کانوں میں ڈاٹ ہے (اور وہ بہرے ہیں) اور قرآن ان سے پوشیدہ ہے (اور ان کے حق میں محرومی بصر ہے)۔ (ان لوگوں کی مثال بالکل ایسی ہے گویا) یہ لوگ دور سے پکارے جارہے ہوں (اور وہ کچھ سنتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں)۔

45 41 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ

یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو (اپنی) کتاب دی تھی، لیکن اس کے مافیہ یا مندرجات (Contents) میں اختلاف کیا گیا۔ اگر آپ کے پروردگار وآقا نے (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) ایک بات طے نہ کر دی ہوتی تو اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کب کا ہو چکتا۔ وہ اس بارے میں بلاشبہ اضطراب انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں (Are in disquieting doubt)۔

46 41 مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ

جو کوئی عدل واحسان، خیر وحسنہ اور اصلاح کے کام کرے گا، تو اپنی ذات ہی (کی طمانیت وسکینت) کیلئے کرے گا اور جو کوئی غیر فطری وقبیح، شرک وظلم وغیرہ کے کام کرے گا تو اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ یاد رکھو! آپ کا پروردگار وآقا اپنے بندوں پر ظلم کرے، ہو نہیں سکتا (کیونکہ وہ تو اپنے بندوں کا رب رحمٰن ورحیم یا رب عاشق ہے)۔

47 41 اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ

اس ساعت صفر (Zero Hour) کا علم اللہ ہی کی طرف راجع ہوتا ہے۔ ہر ایک پھل جو اپنے شگوفے سے نکلتا ہے اور ہر مادہ جو حاملہ ہوتی اور جنتی ہے، اس کے علم میں ہے۔ پھر جب (حساب وجزا کے) اس دن مشرکوں کو پکار کر پوچھے گا: کہاں ہیں میرے شریک؟ تو وہ کہیں گے: ہم عرض کر چکے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو ''کسی شریک'' کی خبر نہیں (یا ہم میں سے کوئی گواہی دینے والا نہیں کہ کوئی اللہ کا شریک تھا)۔

48 41 وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ

اور وہ سب معبودان باطلہ ان پر گم ہو جائیں گے جن کو وہ پکارا کرتے تھے اور وہ جان لیں گے کہ اب ان کیلئے کوئی جائے پناہ نہیں۔

49 41 لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ

انسان حسنہ یا بھلائی کی دعا مانگتے نہیں تھکتا اور جب اسے سیۂ یا مصیبت پہنچتی ہے تو مایوس... ناامید ہو جاتا ہے۔

50 41 وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِىْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّىْۤ اِنَّ لِىْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ

اور جب تنگی زیست میں مبتلا ہو جانے کے بعد اسے ہم اپنی طرف سے لذت حسنہ سے آشنا کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ (ثمرہ) ہے (میری عقل و محنت یا علم کا) میرے لئے اور (اس ناشکری پر بس نہیں کرتا بلکہ تکبر سے کہتا ہے کہ) میں نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہو گی اور اگر مجھے اپنے رب کے حضور لوٹ کر جانا ہی پڑا تو میرے لئے اس کے ہاں بڑے بڑے انعام و اکرام ہوں گے۔ ہم ایک دن کافروں کو ان کے اعمال کی حقیقت سے ضرور آگاہ کریں گے اور انہیں پیچھا نہ چھوڑنے والے اور شدید عذاب (Harsh doom) کا مزہ چکھائیں گے۔

51 41 وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ

اور جب ہم انسان کو نعمت یا حسنہ سے نوازتے ہیں تو وہ (ہم سے) منہ موڑ لیتا اور پہلو تہی کر کے چل دیتا ہے اور جب اسے (اس کے اپنے عمل سوء کے سبب، قانون مجازات کی رو سے) سیۂ یا مصیبت پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے یا مانگنے لگتا ہے۔

52 41 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ

(اے پیغمبرؐ!) ان سے کہو: کیا تم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ اگر یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے ہوا (جیسا کہ یہ فی الحقیقت ہے)،
پھر تم اس کی تکفیر کرتے رہے تو اس سے بڑھ کر بہکا اور بھٹکا ہوا اور کون ہو سکتا ہے جو اس کی مخالفت میں بہت دور نکل گیا ہو؟

53 41 سَنُرِيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا فِى الۡاٰفَاقِ وَفِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَـقُّ ؕ اَوَلَمۡ
يَكۡفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ

جلد ہی ہم ان کو آفاق اور ان کے نفسوں میں (حقیقت کے اعجازی) نشانات دکھائیں گے، یہاں تک کہ ان پر پوری طرح ظاہر ہو
جائے گا کہ وہ حق ہے۔ کیا تیرے پروردگار کیلئے یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا اور جانتا ہے۔

54 41 اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطٌ

آگاہ رہو کہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے (حساب وجزا کیلئے) حاضر ہونے کے متعلق شک میں پڑے ہیں۔ کان کھول کر سن لو
کہ وہ (اللہ) ہر شے کو محیط ہے (یعنی ہر شے اللہ کے علم اور قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ ہر طرف سے ان کی حفاظت کرتا ہے)۔

سورہ الشوریٰ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 42 حٰمٓ حامیم۔

2 42 عٓسٓقٓ عین سین قاف

3 42 كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

اسی طرح اللہ صاحب سطوت وصولت... انتہائی دانشمند اور اپنے امور انتہائی دانشمندی سے سرانجام دینے والا آپ کی طرف اور آپ
سے پہلے گزرے ہوئے (رسولوںؑ) کی طرف وحی کرتا رہا ہے۔

4 42 لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ

آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، اسی کی ملکیت ہیں اور وہ (اللہ) رفیع المرتبت... جلیل القدر و عظیم الشان ہے۔

5 42 تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد و ثنائے جمیل کے ساتھ، اپنے فرائض کی ادائیگی میں سرگرم ہیں اور جو (مخلوقات) زمین میں ہیں ان کی (اس سے) بخشش و مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھو! (اور یقین جانو) کہ بلاشبہ اللہ بخشنے، حفاظت کرنے والا... بہت زیادہ ترس کھانے، معاف کرنے اور رحمت کرنے والا ہے۔

6 42 وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

بِوَكِيْلٍ

جن لوگوں نے اس (اللہ) کے سوا دوسروں کو دوست و کارساز بنا رکھا ہے، اللہ کی ان لوگوں کے حال اور اعمال پر نظر ہے۔ (اے رسولؐ!) آپ کو ان پر نگران تو مقرر نہیں کیا گیا (اور نہ آپ ان کے اعمال کے ذمے دار ہیں)۔

7 42 وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ

اور (اے ہمارے نبیؐ!) ہم نے اسی طرح تم پر قرآن عربی وحی کیا ہے تاکہ تم بستیوں کے مرکز (مکہ مکرمہ) اور اس کے گرداگرد سب لوگوں کو متنبہ کر دو اور (خاص کر) حشر کے دن (کے قانون مجازات) سے ڈراؤ، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ (بلاشبہ اس روز) ایک گروہ جنت میں جائے گا اور دوسرا گروہ جہنم میں1۔

حواشی-1 بنی نوع انسان کی دو جماعتیں ہیں: ایک اہل جنت اور دوسری اہل دوزخ کی۔ چنانچہ قرآن حکیم کے معیار پر ہمیں متواتر اپنی نفسیاتی تحلیل کے ذریعے اس حقیقت کا سراغ لگاتے رہنا چاہئے کہ ہمارا نفس مطمئن ہے یا رہین خوف و حزن ہے۔ اگر نفس مطمئن ہے تو انسان اہل جنت ہے۔ بخلاف اس کے، اگر وہ رہین خوف و حزن ہے، تو وہ اہل نار ہے۔

8 42 وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے (یعنی اس کے قانون مشیت وتدبیری میں ہوتا) تو تمہیں ایک امت، یعنی ایک ہم مشرب وہم کیش قوم بنا دیتا، لیکن وہ (اپنے اس قانون کے مطابق) جسے چاہتا ہے اپنی رحمت (ومغفرت) سے نوازتا ہے اور مشرکوں و مجرموں کا نہ تو کوئی والی و سرپرست ہے نہ مددگار اور نہ سفارش کرنے والا (اس دنیا اور آخرت دونوں میں)۔

9 42 اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ذرا دیکھو تو سہی! ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے (طاغوتی گروہوں مثلاً علماء سوء، مشائخ سالوس باغی و سرکش حکمرانوں، نافرمان عہدیداروں، سود خور و متکبر سرمایہ داروں، وڈیروں، سرداروں وغیرہ وغیرہ) کو اپنا رفیق و حامی بنایا ہے، حالانکہ والی و سرپرست اور رفیق و حامی تو صرف اللہ (وحدہ لاشریک) ہی ہے۔ وہی بے جان کو زندگی بخشتا ہے، صرف وہی ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

10 42 وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

اور (اللہ کے دین یعنی نظام حیات کلی کی) جس بات میں بھی تو تم اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ کرنے کا مختار اور سزاوار صرف اللہ ہی ہے۔ (جس بات میں جو فیصلہ فرمادے، وہی قبول کرلو، اللہ کا رسولؐ اور بندۂ مؤمن تو اللہ کا ہر حکم مانتا اور کہتا ہے) وہی اللہ میرا پروردگار و حاکم ہے۔ میرا اعتماد و انحصار اسی پر ہے اور ہر معاملے میں اسی سے رجوع کرنا، میرا شعار ہے۔

11 42 فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

وہ آسمانوں اور زمین کی اختراع (Invent) کرنے والا ہے، جس نے تمہاری اپنی جنس سے تمہارے لئے جوڑے (نر اور مادہ) پیدا کئے، اسی طرح اس نے چوپائوں کیلئے بھی ان کی جنس سے جوڑے بنائے ہیں۔ وہ زمین میں (اپنی تخلیقی فعلیت اور اپنے قوانین طبیعی و مشیت اور تدبیری کے مطابق) تمہیں بڑھاتا اور پھیلاتا رہتا ہے۔ کائنات کی کوئی شے بھی اس (= اللہ) کے مانند نہیں (نہ ذات اور نہ صفات ہی کے اعتبار سے) اور (تنہا) وہی سمیع و بصیر ہے (اور کوئی نہیں ہے)۔

12 42 لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ

شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اسی (اللہ) ہی کو آسمانوں اور زمین (کے پیداواری وسائل و ذرائع) اور دیگر نعمتوں کے خزانوں (کی تقسیم) کی قدرت ہے۔ وہ (اللہ، اپنے قانون احترام آرزو و مشیت کے مطابق) کسی پر رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور کسی کو محدود رزق دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ ہر شے کو کامل طور پر جاننے اور دیکھنے والا (Knower and Seer) ہے۔

13 42 شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا

بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا

تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ

اسی نے آپ کے وہی دین، یعنی نظام حیات کلی (Complete way of life) مقرر کیا ہے، جس دین پر قائم رہنے کا حکم نوحؑ کو دیا تھا (جن کی اولاد سے اقوام عالم پھیلنا شروع ہوئیں) اور (یہی وہ دین ہے) جو ہم نے آپؐ کی طرف وحی کیا ہے اور جس کی ہدایت ہم ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دے چکے ہیں کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور جدا جدا مسلک و مذہب اختیار نہ کرنا (کہیں فرقے فرقے نہ ہو جانا یا فرقوں میں نہ بٹ جانا کہ شرک ہے، لیکن ان کی امتوں نے تفریق اور کج بحثی کی بنیاد ڈالی اور اکثر راہ حق و دین سے ہٹ گئے۔ درحقیقت، مشرکوں پر (دین حق یعنی) وہ بات جس کی طرف آپ انہیں بلارہے ہیں گراں گزرتی ہے۔ اللہ (اپنے قانون احترام آرزو و مشیت کے مطابق) جسے چاہتا ہے (اپنے دین کی تبلیغ کیلئے) منتخب کرلیتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسے (ہی) دکھاتا ہے جو (اس کی حسن آرزو و طلب کرتا اور) اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

14 42 وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ

شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ

لوگوں نے باہمی عناد و ضد کی وجہ سے جدا جدا فرقے بنالئے اور وہ بھی (صحیح) علم آچکنے کے بعد کیونکہ وہ آپس میں زیادتی کرنا چاہتے تھے اور اگر آپ کا رب ایک وقت معینہ تک کیلئے اپنے قانون امہال =Law of Respite کے مطابق) فیصلہ ملتوی نہ رکھتا تو

ان کا قضیہ چکا دیا گیا ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جنہیں پہلے لوگوں کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس (قرآن) کی طرف سے سخت خلجان و اضطراب انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

15 42 فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۭ

پس آپ ان کو اسی (دین حق) کی طرف دعوت دیں اور جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے اسی پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، ان لوگوں کی خواہشات کا اتباع نہ کریں اور ان سے کہہ دیں: اللہ نے جو کتاب بھی نازل کی ہے، میں اس پر ایمان لایا اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم میں جعدل و مساوات قائم کروں۔ اللہ (وحدہ لاشریک) ہی ہمارا پروردگار بھی ہے اور تمہارا پروردگار و آقا بھی۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ ہم میں اور تم میں بحث و تکرار اور جھگڑے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یقینا اللہ ہم سب کو (حساب لینے اور جزا دینے کیلئے ایک روز یعنی قیامت کے دن) جمع کرے گا، نیز کل انسانوں 2 کے سفر زندگی کی منزل آخر اسی کی طرف ہے۔

حواشی - 2 وجہ یہ ہے کہ صرف انسانوں ہی کو قیامت کے روز دوبارہ جی اٹھنا، حساب دینا اور اپنے اعمال کی نوعیت کے مطابق ان کا اجر لینا ہے، اچھا یا برا۔

16 42 وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

جو لوگ اس (واقعیت) کے بعد کہ (مؤمن) اللہ کا دین قبول کر چکے ہیں، اس کے بارے میں حجت بازی کرتے ہیں، اللہ کے نزدیک ان کی ہر دلیل باطل اور مسترد کی جانے والی ہے۔ (اپنی اس عصبیت و تکذیب حق کی پاداش میں) ان پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کیلئے شدید و سخت اذیتیں اور عذاب ہے۔

17 42 اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ

وہ اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب جمالیاتی، افادی اور غایتاتی اقدار کے ساتھ نازل کی ہے؟ اور وہ قانون نافذ کیا جو توازن قائم رکھتا ہے اور تمہیں کیا خبر، شاید قیامت (فیصلے کی گھڑی) قریب ہی ہو!

18 42 يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ
وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ

جو لوگ اس (روز قیامت) کے آنے پر ایمان بالیقین نہیں رکھتے وہ تو اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں، مگر جو اس پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں وہ اس سے خوف بداماں ہیں اور جانتے ہیں کہ یقینا وہ آنے والی ہے۔ خوب سن لو کہ جو لوگ اس گھڑی کی وقوع پذیری میں شک ڈالنے والی بحثیں کرتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور جا پڑے ہیں۔

19 42 اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ

(یقینا) اللہ (اپنے قوانین انعام و فضل اور رحمت کے مطابق) اپنے بندوں پر لطف و کرم کرنے والا (اور باریک بین) ہے۔ (جہاں تک مال و دولت یا ہر عطائے جاریہ کا تعلق ہے، اس کے حصول میں تگ و دو کرنے والوں میں سے) اللہ (اپنے قوانین سعی و اکتساب اور تدبیری و مشیت کے مطابق) جسے چاہتا ہے رزق سے نوازتا ہے اور وہ انتہائی قوت والا... سب پر غلبہ رکھنے والا ہے۔

20 42 مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ

جو شخص آخرت کے اجر حسنہ کی طلب و آرزو رکھتا ہے، ہم اس کے اجر حسنہ یا انعام یا اکرام میں اضافہ کرتے رہیں گے۔ (بخلاف اس کے) جو شخص دنیا کی کھیتی ہی کی طلب و آرزو رکھتا ہے، اسے ہم دنیا ہی میں دے دیتے ہیں، مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

21 42 اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةُ
الْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

کیاان لوگوں کے کوئی (اللہ کے) شریک ہیں، جنہوں نے ان کیلئے دین کا کوئی اور راستہ مقرر کر دیا ہے جس کا اللہ نے اذن نہیں دیا؟ اگر فیصلے کی بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کا قضیہ چکا دیا گیا ہوتا۔ یقینا اپنے آپ پر ظلم کرنے والے نافرمانوں اور مشرکوں کیلئے المناک عذاب، یعنی خوف و خطر، غم واندوہ، محکومی و غلامی، ذلت و مسکنت، شکست و خانہ براندازی اور جلاوطنی وغیرہ وغیرہ کا آتش بداماں کرب و درد ہے۔

22 42 تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ

تم دیکھو گے کہ یہ ظالم اس وقت اپنے کئے کے انجام سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ ان پر آکر رہے گا۔ بخلاف اس کے، جو لوگ ایمان لاتے اور عدل واحسان اور خیر واصلاح کے کام کرتے ہیں، وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے، جو کچھ وہ چاہیں گے اپنے رب کے ہاں پائیں گے، یہی تو (اس کا) بڑا فضل ہے۔

23 42 ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

یہ وہ (انعام واکرام) ہیں جن کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے، جو حسن ایمان لاتے اور عدل واحسان اور خیر و حسنہ کے کام کرتے ہیں۔ (میرے نبیؐ!) اعلان کر دیجئے کہ اے لوگو! (جو خدمات میں اللہ کے دین اور اس کے بندوں کیلئے سرانجام دے رہا ہوں) میں ان کا صلہ ہرگز تم سے نہیں مانگتا، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم آپس کی قرابتداری سے محبت کرو، یعنی اپنے اعزہ و اقارب، ہمسایوں، رفیقان کار و سفر سے حسن سلوک کرنا، (کہ یہ خیر واحسان کا کام ہے)۔ للذا جو کوئی احسان اور بھلائی کرتا ہے، ہم اس میں مزید احسان و خیر کا اضافہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ مغفرت کرنے والا... قدر دان ہے۔

24 42 اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (رسولؐ نے) جھوٹ بول کر اللہ پر بہتان لگایا ہے (اور قرآن اپنی طرف سے بنا کر اللہ کی طرف منسوب کر دیا ہے)؟ اگر اللہ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) چاہتا تو تمہارے دل پر مہر لگا دیتا (جس طرح ان کافروں کے دلوں پر ان کے کفر و شرک کے سبب لگ چکی ہے) اور اللہ (اپنے قوانین و احکام اور آیات کے ذریعے) باطل کو نابود کرتا اور حق کو ثابت کر دکھاتا ہے۔ بلاشبہ وہ (اللہ) دلوں کے تمام احوال و ظروف اور نفسوں کی ایک ایک بات کو کلی طور پر جاننے اور دیکھنے والا ہے۔

25 42 وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں سے توبہ 4 قبول کرتا ہے، ان کی سیآت کو محو کرتا (اور ان سے محفوظ رکھتا) ہے اور (اے لوگو!) وہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

26 42 وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

اور وہ حسن ایمان و حسن عمل کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہے اور (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور کافروں کیلئے (قانون مجازات کی رو سے، ذلت و مسکنت اور محرومی و حسرت کی) انتہائی شدید اذیتیں ہیں۔

27 42 وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کیلئے رزق میں فراخی کر دیتا ہے تو وہ (عیش میں پڑ کر) زمین پر بغاوت و سرکشی کرنے لگتے، لیکن وہ (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) جس قدر مناسب سمجھتا ہے، رزق نازل و عطا کرتا ہے، بیشک وہ (اللہ) اپنے بندوں (کی تمام حاجات) سے باخبر اور کل معلومات رکھنے والا...ان کا نگران حال (Watchful) ہے۔

28 42 وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ

اور وہی ہے کہ لوگوں کے مایوس و ناامید ہونے کے بعد (آسمان یا اوپر سے) پانی برساتا ہے اور (جب لوگ اس کی رحمت سے ناامید ہو چکتے ہیں وہ) اپنی رحمت (کا دامن) کشادہ کر دیتا ہے (تاکہ لوگ اپنے رب کی طرف رجوع کریں) اور وہ (اپنے بندوں کا) دوست و سرپرست... ثنائے جمیل و ستائش کا حقدار و ستودہ صفات ہے۔

29 42 وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي
جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ

اور یہ اس کی (قدرت کی اعجازی) نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کی (ارتقائی انداز میں) تخلیق کی اور تمام جاندار مخلوقات کی بھی، جو اس نے دونوں جگہ پھیلا رکھی ہیں اور وہ جب چاہے ان کو جمع کر لینے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

30 42 وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ

تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے، (اللہ کے قانون مجازات کے مطابق) تمہاری اپنی ہی شامت اعمال کے سبب ہوتی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ تو اپنے قانون رحمت و مغفرت کی رو سے) تمہارے اکثر قصور معاف کر دیتا ہے (اور ان کے وبال سے بچا لیتا ہے)۔

31 42 وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
نَصِيْرٍ

تم کرۂ ارض میں اس (اللہ کے قانون مجازات) سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے، (اور یہ بھی یاد رکھو کہ) اللہ کے سوا تمہارا کوئی اور والی و سرپرست ہے نہ مددگار اور سفارش کرنے والا ہی ہے۔

32 42 وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ

سمندر میں چلنے والی پہاڑ کی مانند بڑی بڑی کشتیاں اس کی بصیرت افروز علامات یا نشانیوں میں سے ہیں۔

33 42 اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

اگر (اللہ اپنے قوانین مشیت وتدبیری کے مطابق) چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے اور جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں (آخر اس پانی اور ہوا کا خالق کون ہے اور کس نے ان کو انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے؟ ان میں ان تمام لوگوں کیلئے (اللہ کی قدرت اور اعجازی) نشانیاں و قوانین ہیں جو (اللہ کے کاموں میں) کمال درجہ صبر واستقامت سے غور و فکر کرتے ہیں اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتے ہیں۔

34 42 اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ

یا اگر وہ (اپنے قوانین مشیت و مجازات کے مطابق) چاہے تو (تند و تیز آندھی چلا کر) ان (اہل جہاز) کی بداعمالیوں کے سبب (جہاز کو) تباہ کر دے اور چاہے تو وہ بہت سے لوگوں سے عفو و درگزر کر کے انہیں بچا لے۔

35 42 وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ

اور (یہ اس لئے ہے کہ) جو لوگ ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات و ہدایات کے بارے میں جھگڑے اور بحث و نزاع کرتے ہیں، جان لیں کہ ان کیلئے (قانون مجازات سے) کوئی مفر نہیں۔

36 42 فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

اے لوگو! تمہیں جو متاع حقیر دی گئی ہے، وہ دنیا کا (عارضی اور کم وقت) مال واسباب ہے اور جو کچھ (آخرت میں ارفع وابدی نعمتوں کی شکل میں) اللہ کے پاس ہے وہ کثیر، احسن اور ہمیشہ پائیدار ہے، (اور یہ نعمتیں ان کیلئے ہیں) جو ایمان بالیقین لاتے (اور عدل واحسان کے کام کرتے) اور اپنے رب پر ہی توکل و بھروسہ کرتے ہیں۔

37 42 وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ

اور (ان لوگوں کیلئے ہیں) جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں (کہ یہی برائیاں انفرادی واجتماعی بربادی اور خسارے کا باعث ہیں) اور (اس بات میں ممتاز ہیں کہ) جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

38 42 وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ

اور (ان کیلئے بھی ہیں) جو اپنے پروردگار وآقا کی آواز پر لبیک کہتے اور اس کا حکم مانتے ہیں اور صلوٰۃ کو (اپنے تقاضوں، فرائض اور شرائط کے ساتھ) قائم کرتے ہیں، اپنے اہم مسائل باہمی مشورے سے طے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو (مال و دولت، علم و عرفان، عطائے جاریہ یا جاہ و منصب وغیرہ) دیا ہے، اس میں سے (ہمارے بندوں کی بھلائی اور فلاح) کیلئے صرف کرتے ہیں۔

39 42 وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ

اور یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو (مناسب طور پر) بدلہ لیتے ہیں۔

40 42 وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الظّٰلِمِيْنَ

اور کسی کو ضرر پہنچانے کا بدلہ مضرت رسانی کے برابر (مقرر کیا گیا) ہے، پھر جو کوئی معاف کر دے اور معاملہ درست کر دے تو اس کا صلہ دینا اللہ کے ذمے ہے۔ بلاشبہ وہ زیادتی کرنے اور ضرر پہنچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

41 42 وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۭ

اور جو اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں کی کوئی گرفت نہ ہو گی (اور نہ ان پر کوئی الزام ہی ہو گا)۔

42 42 اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو بنی نوع انسان کے حقوق غصب کرتے اور ان کو نقصان پہنچاتے ہیں اور ملک یا روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے اذیتناک والمناک عذاب، یعنی خوف وخطر، غم واندوہ، محکومی وغلامی، ذلت و مسکنت، شکست وخانہ برانداذی وغیرہ وغیرہ کا آتش بداماں کرب و درد سہنا ہو گا۔

43 42 وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

اور جو شخص (قدرت رکھتے ہوئے بھی) اپنے آپ کو انتقام لینے سے روک لے اور قصور معاف کر دے تو یہ یقیناً بڑی عزیمت و حوصلہ مندی کے کام ہیں۔

44 42 وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا
الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ

اور جسے (اللہ کے گناہوں کی پاداش میں اور اپنے قانون ہدایت و تقویٰ کی رو سے) گمراہ ہی رہنے دے، تو اس کے بعد اس کا کوئی وارث نہیں ہے۔ تم دیکھو گے کہ جب یہ ظالم عذاب کو دیکھیں گے تو (مارے خوف کے) کہیں گے: کیا یہاں سے لوٹنے (اور بچ نکلنے) کا کوئی راستہ یا طریقہ ہے؟

45 42 وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ

اور تم دیکھو گے کہ انہیں جب جہنم کے کنارے لایا جائے گا تو ذلت کے مارے عجز وانکساری سے سرنگوں ہوں گے اور اس (جہنم کو نظریں بچا بچا کر کن اکھیوں سے دیکھیں یا وہ دزیدہ نظر سے دیکھتے ہوں گے)۔ اس وقت جو ایمان بالیقین لائے ہوں گے، کہیں گے کہ واقعی زیاں کار وہی لوگ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو خسارے میں ڈال دیا۔ سنو! ظالم عذاب دوام میں ہوں گے۔

46 42 وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا
لَهُ مِن سَبِيلٍ

اور ان کے کوئی حمایتی و سرپرست نہ ہوں گے، جو اللہ کے مقابلے میں ان کی مدد کریں۔ جسے اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو اور ہدایت و تقویٰ کے مطابق) گمراہی رہنے دے تو اس کیلئے (رشد و ہدایت کی) کوئی راہ نہیں۔

47 42 اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن
مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ

اپنے رب کی بات مان لو (جیسا کہ ماننے کا حق ہے)، اس سے پہلے کہ اللہ کی طرف سے (حساب و جزا کا) وہ دن آجائے، جس کے ٹلنے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس دن تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہو گی اور نہ کوئی تمہارے لئے اس صورتحال کو بدلنے والا ہو گا اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ہی ممکن ہو گا۔

48 42 فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا
أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ
كَفُورٌ

(اے نبیؐ!) اگر وہ (آپ کی پند و نصیحت کے باوجود اور حقائق سننے کے بعد) روگردانی پر مصر ہیں (تو وہ اس کے نتائج کے خود ذمے دار ہوں گے، کیونکہ) ہم نے آپ کو ان کا پاسبان (Warden) بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ (اگر وہ آپ کی دعوت سے منہ موڑیں، تو آپ دل برداشتہ نہ ہوں کیونکہ) آپ کا وظیفہ (نبوت) تو تبلیغ حق کرنا اور احکامات و تعلیمات کا پہنچانا ہے۔ جب ہم (اپنے قوانین رحمت، Law of Mercy اور انعام و فضل، Law of Rewerd and Benevolence، کے مطابق) انسان کو رحمت یا خیر و حسنہ کا مزہ چکھاتے ہیں (وہ اسے اپنے علم و ہنر کا ثمرہ خیال کرتا ہے) تو وہ اس پر خوش ہو کر اترانے لگتا ہے اور اگر لوگوں کو ان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) تکلیف پہنچتی ہے (تو وہ سب نعمتیں بھول جاتے ہیں)۔ درحقیقت، انسان ناشکرا (Ungrateful) ہو جاتا ہے۔

49 42 لِّلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا
وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ

آسمانوں اور زمین کی فرماں روائی کا اختیار صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ہے (اور کسی کو نہیں، للہذا جو حکمران اپنے یا غیر اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کے ساتھ حکومت کرتے ہیں یا اپنا حکم چلاتے ہیں، وہ تلمیح قرآنی میں ''فرعون'' ہوتے ہیں)۔ وہ (اپنے قوانین مشیت وتدبیری کے مطابق) جو چاہتا ہے (ارتقائی انداز میں) تخلیق کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے، بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔

50 42 اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ

یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ (Barren) کر دیتا ہے۔ وہ بلاشبہ علم کلی رکھنے والا (All-Knowing)... ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا (Almighty) ہے۔

51 42 وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ
رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ

اور کسی بشر (Mortal) کیلئے ممکن نہیں کہ وہ اللہ سے روبرو کلام کرے، (جیسے انسان ایک دوسرے سے کرتے ہیں) بجز وحی (اشارے) کے یا پردے کے پیچھے سے یا پھر وہ کوئی پیغامبر (رسولؑ) بھیجے جو اس کے حکم سے، اس کی مرضی کے مطابق، بشر کے دل میں ڈالے۔ وہ بلاشبہ ارفع واعلیٰ۔ حکمت سے امور سرانجام دینے والا دانائے کل ہے۔

52 42 وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ
وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۙ

اور اسی طرح (اے محبوبؐ !) ہم نے (اپنی سنت کے مطابق) اپنے حکم سے آپ کی طرف وحی کی ہے۔آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب (کی حقیقت) کیا ہے اور ایمان (کی حقیقت ہے) کیا ہے؟ لیکن ہم نے اسے یعنی قرآن کو نور بنا دیا، جس کے ذریعے ہم بندوں میں سے جنہیں (اپنے قوانین مشیت واحترام آرزو اور ہدایت و تقویٰ کے مطابق) چاہتے ہیں راہ (مستقیم) دکھاتے ہیں۔آپ یقیناالله کی حسین و فطری اور پائیدار و راست شاہراہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

53 42 صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ

اس الله (= الله و رب عاشق) کے راستے کی طرف، جس کی ملکیت ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے، خبر دار رہو! جملہ امور (زندگی فیصلے کیلئے) الله ہی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

سورہ الزخرف بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 43 حٰمٓ حا میم۔

2 43 وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ

1 قسم ہے اس (قوانین و احکام اور تعلیمات کو) غیر مبہم و واضح طور پر بیان کرنے والی روشن کتاب 1 کی۔

حواشی-1 قرآن مجید کو کتاب کہنے میں یہ از بس اہم نکتہ مضمر ہے کہ آپؐ پر ملفوظی و مکتوبی صورت میں یعنی الفاظ و جملوں کی صورت میں نازل ہوتا تھا۔اس سے اس باطل و گمراہ کن نظریے کا بطلان ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید بغیر الفاظ کے الہامی صورت میں نازل ہوا تھا۔

3 43 اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَۚ

بلاشبہ ہم نے ہی یہ قرآن 2 عربی زبان میں بنایا ہے تاکہ تم 3 اس (کے مافیہ = احکام و تعلیمات وغیرہ) میں فکر و تدبر کرو اور سمجھو بوجھو 4 (اور فہم و ادراک کر سکو)۔

حواشی-2 کتاب لکھی ہوئی چیز یا نوشتہ کو کہتے ہیں جبکہ قرآن کے معنی ہیں بار بار پڑھنے یا مطالعہ کی چیز یا کتاب۔

''تم'' سے ہر زمان و مکان کے کل بنی نوع انسان (Mankind) مراد ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، قرآن مجید عالمگیر، ہمہ گیر اور سرمدی کلام الٰہی ہے۔

4- اس سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے نزول کی غایت حقیقی یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے اور اس کیلئے اس میں تدبر کرنا ناگزیر (Indispensable) ہے۔

یہ آیۂ بصیرت افروز گنجینہ معانی ہے۔ اس لئے یہ اعجازات قرآن میں سے ہے۔

4 43 وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ

اور یہ ہمارے پاس ام الکتاب (= لوح محفوظ) میں محفوظ ہے، جو عالی مرتبت۔ مخزن حکمت ہے۔

5 43 اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ

(اور اے لوگو!) کیا ہم تم سے بیزار ہو کر یہ درس نصیحت (اور احکام و تعلیمات) تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں، صرف اس لئے کہ تم (اپنی نادانی و سرکشی میں) حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو؟

6 43 وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ

اور (یہ سلسلہ وحی و تنزیل کوئی نئی بات نہیں) پہلی گزری ہوئی قوموں میں بھی بارہا ہم نے نبیؑ بھیجے ہیں۔

7 43 وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور (ان کفار کا تو یہی شعار رہا کہ) جو نبیؑ بھی ان کے پاس (اللہ تعالیٰ کے احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات لے کر) آیا، تو انہوں نے اس کا مذاق اڑایا۔

8 43 فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ

پھر جو لوگ ان سے بدرجہا زیادہ طاقتور و زور آور تھے، انہیں ہم نے (اپنے قوانین تعجیل و امہال اور مجازات کی رو سے) ہلاک کر دیا۔ (تاریخی عمل شاہد ہے) اور پچھلی قوموں کی مثالیں گزر چکی ہیں۔

9 43 وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ

اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے، تو یہ خود کہیں گے: ان کو بڑے ہی صاحب سطوت و زبردست... علم کلی رکھنے والے نے (اپنی تخلیقی فعلیت سے) پیدا کیا ہے۔

10 43 الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ

اس (اللہ تعالیٰ) نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے ہیں تاکہ تم اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤ۔

11 43 وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ

اور جس نے موزوں مقدار میں آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس کے ذریعے مردہ اراضی (Land) کو (از سر نو) زندہ یا شادات کیا۔ اسی طرح تم (اس زمین سے پھر) نکالے جاؤ گے (جو پہلے مہد تھی، پھر لحد بنی)۔

12 43 وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ

اور (وہی ہے) جس نے (زمین کی پیداوار، انسان اور ان تمام مخلوقات میں جن کا انسان کو علم نہیں) تمام اقسام کی مخلوق میں دو دو اور مقابل (ازواج، یعنی متضاد اصناف کے) جوڑے پیدا کئے اور جس نے تمہارے لئے کشتیوں (جہازوں) کو سواری بنایا جن پر تم سوار ہوتے ہو۔

13 43 لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ

تاکہ تم ان کی پیٹھوں (Backs) پر چڑھ بیٹھو اور جب ان پر سوار ہو جاؤ تو اللہ کے احسان کو یاد کرو (یعنی اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے ہی تم کو یہ نعمت عطا فرمائی اور توفیق دی) اور کہو کہ ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع فرماں کیا، ورنہ ہم تو اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے۔

14 43 وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

اور بلا شبہ ہم نے (استمداد و استعانت اور حساب و جزا کیلئے) اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرنا اور لوٹنا ہے۔

15 43 وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ

اور (یہ سب جانتے اور مانتے ہوئے بھی) ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزو (اولاد) ٹھہرایا ہے (جزو تو جنسیت سے ہوتا ہے، لہٰذا اللہ کا کوئی شریک اور جزو کیسے ہو سکتا ہے؟) بیشک انسان بڑا ہی کھلا ناشکرا و احسان فراموش (Ungrateful) واقع ہوا ہے۔

16 43 اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ

(اے کافرو!) کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے (اپنے لئے) بیٹیاں انتخاب کیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا؟ (کتنا مہمل تصور ہے!)

17 43 وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ

اور (ان کا اپنا یہ حال ہے کہ) جب ان میں سے کسی کے اپنے ہاں اس جنس (لڑکی) کی پیدائش کی خبر ملتی ہے، جو وہ (رب) رحمٰن کی طرف منسوب کرتا ہے تو (غم و غصہ سے) اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غم سے بھر کر (دل ہی دل میں) کڑھتا ہے۔

18 43 اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ

کیا (اللہ ایسی مخلوق کو اپنے لئے تجویز کرے گا) جو زیورات (یعنی آرائش و زیبائش) میں نشو و نما پائے اور جو نزاعی بحث و مباحثہ کے وقت اپنا مافی الضمیر واضح طور پر اظہار و ابلاغ کر سکنے والی نہیں؟

19 43 وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ

اور انہوں نے ملائکہ کو جو (رب) رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرالیا ہے۔ کیا ان کے جسم کی ساخت انہوں نے دیکھی ہے؟ اب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور (روز آخرت اس کے متعلق) ان سے باز پرس ہو گی۔

20 43 وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ

اور یہ کہتے ہیں کہ اگر (رب) رحمٰن 5 چاہتا (کہ ہم ان بتوں اور دیویوں کی عبادت نہ کریں) تو ہم کبھی ان کی پرستش و اطاعت نہ کرتے۔ یہ اس معاملے کی حقیقت کو قطعی نہیں جانتے (محض) اٹکل سے (بلا علم تحقیق کے) یہ بات کہہ رہے ہیں۔

حواشی-5 یہ اپنی گمراہی پر، تقدیر سے، ان کا استدلال تھا جو ہمیشہ سے غلط کار لوگوں کا شیوہ رہا ہے۔ یہ اپنے افعال، اللہ کی طرف منسوب کر کے ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہی اس کی مشیت و رضا ہے، یہ عقیدہ اس کے قوانین مشیت و احترام آرزو اور مکافات عمل کے خلاف ہے۔

21 43 اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ

کیا ہم نے اس (قرآن) سے پہلے کوئی کتاب ان کو دی تھی، جس کی سند اور استدلال (اپنی اس ملائکہ و بت پرستی کیلئے) یہ اپنے پاس رکھتے ہوں؟

22 43 بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ

بلکہ وہ (دلیل و سند کے طور پر یوں) کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم ان ہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

23 43 وَكَذٰلِكَ مَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ فِىۡ قَرۡيَةٍ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ اِنَّا
وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمۡ مُّقۡتَدُوۡنَ

اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جس بستی میں بھی (اپنے قانون تنذیری، Law of Warning، کے مطابق) کوئی نذیر یا متنبہ کرنے والا بھیجا، اس کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا: ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقش قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔

24 43 قٰلَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكُمۡ بِاَهۡدٰى مِمَّا وَجَدۡتُّمۡ عَلَيۡهِ اٰبَآءَكُمۡ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ
اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ

ہر نبیؑ نے ان سے پوچھا: کیا تم اسی ڈگر پر چلے جاؤ گے خواہ میں اس راستے سے زیادہ صحیح راستہ تمہیں بتاؤں، جس پر تم نے اپنے آباء واجداد کو پایا ہے؟ انہوں نے (سارے رسولوںؑ کو یہی) جواب دیا کہ جس دین یا نظام حیات کلی کی طرف بلانے کیلئے تم بھیجے گئے ہو، ہم اس کے منکر ہیں۔

25 43 فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ

آخر کار ہم نے (رسولوںؑ کی تکذیب کی وجہ سے اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کی خبر لے لی، پس دیدہ عبرت نگاہ سے) دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

26 43 وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖۤ اِنَّنِىۡ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَۙ

(اور وہ وقت بھی یاد کرو کہ) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے کہا تھا: جن چیزوں کی تم پرستش وطاعت کرتے ہو میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں (اور میں ان سے بیزار ہوں)۔

27 43 اِلَّا الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ فَاِنَّهٗ سَيَهۡدِيۡنِ

میرا تعلق تو صرف اس (فاطر کائنات) سے ہے، جس نے مجھے پیدا کیا ہے، وہ یقیناً مجھے سیدھی راہ دکھائے گا (اور میری رہنمائی کرے گا)۔

28 43 وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

اور وہ (ابراہیمؑ) اسی کلمہ (توحید) کو اپنی نسل اور پیرو کاروں میں باقی (اور قائم) رہنے کیلئے چھوڑ گئے، تاکہ وہ ہمیشہ اللہ کی طرف رجوع کرتے رہیں۔

29 43 بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ

بلکہ ہم ان کو اور ان کے باپ دادا کو اس وقت تک روزی اور ساز و سامان سے مستفید کرتے رہے جب تک ان کے پاس ''الحق'' (اللہ کا سچا کلام) اور اسے واضح طور پر بیان کرنے والا (اللہ کا) رسولؐ آپہنچا۔

30 43 وَلَمَّا جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ

اور جب ان کے پاس الحق (یعنی اللہ تعالیٰ کا سچا قرآن) آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو محض جادو اور فریب ہے، ہم اس کا انکار کرتے ہیں (اور ایمان نہیں لاتے)۔

31 43 وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰي رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی (سردار وغیرہ) پر کیوں نازل نہیں ہوا۔

32 43 اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

کیا یہ لوگ تیرے رب کی رحمت (خاص یعنی نبوت) کو بانٹنا چاہتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کئے ہیں اور ہم نے بعض کے درجات دوسروں پر بلند کئے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں (اور دنیا کا

نظام چلتا رہے) اور آپ کے رب (رحمٰن) کی رحمت (یعنی نبوت) ان کے مال و دولت سے کہیں بہتر ہے، جس کو یہ جمع کرتے رہتے ہیں۔

33 43 وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ

اگر یہ اندیشہ و خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ پر ہم مشرب ہو جائیں گے تو ہم (رب) رحمٰن سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی (چاندی کی) جن سے وہ اپنے بالا خانوں پر چڑھتے ہیں۔

34 43 وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ

اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں، چاندی

35 43 وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ

اور سونے کے (کر دیتے)۔ یہ تو محض حیات دنیا کی متاع ہے (اور عارضی و کم وقت کا مال و اسباب ہے) اور آخرت (کی ارفع و ابدی نعمتیں) تیرے رب کے ہاں اہل آرزو و خشیت (= متقین) کیلئے ہیں، یعنی ان کیلئے جو رب رحمٰن کی طلب و آرزو رکھتے اور ان کے قانون مجازات سے ڈرتے ہیں۔

36 43 وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ

اور جو کوئی شخص (رب) رحمٰن کے ذکر، یاد اور احکام و تعلیمات نیز قوانین سے اعراض و تغافل کرتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں، وہ اس کا رفیق یا کامرید بنا رہتا ہے۔

37 43 وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

اور یہ شیاطین ایسے لوگوں کو اللہ کے راستے (صراط مستقیم) سے روکتے (اور دوسرے راستوں پر لگادیتے) اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صراط مستقیم پر چل رہے ہیں۔

38 43 حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ

(انجام کار) جب وہ شخص ہمارے پاس (حساب وجزا کیلئے) آئے گا تو (اپنے رفیق شیطان سے) کہے گا: کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی! تو تو بہت برا ساتھی تھا (ایسا ساتھی جو غم واندوہ اور عذاب وتکلیف کا باعث بنا ہے)۔

39 43 وَلَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ

پھر اس سے کہا جائے گا کہ آج تمہارا یہ کہنا تمہیں ہرگز کچھ فائدہ نہیں دے گا، کیونکہ تم دنیا میں ظلم (کفر وشرک) کرتے رہے۔ یقینا تم (اور شیاطین) سب عذاب میں (برابر کے) شریک ہو (دنیا میں تمہارا اشتراک عمل رہا، یہاں بھی شریک انجام ہو)۔

40 43 اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

کیاآپ اپنی بات بہروں کو سنا سکتے ہیں؟ یا اندھوں اور صریح گمراہی میں پڑے ہوئوں کو راہ (راست وہدایت) دکھا سکتے ہیں؟

41 43 فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَۙ

پھر اگر ہم کبھی آپ کو (اس جہان فانی سے) اٹھالیں تو بھی (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ہم ان کو ضرور سزا دیں گے۔

42 43 اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ

یا ہم (آپ کی زندگی ہی میں) آپ کو وہ (عذاب) جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے، دکھادیں تو ہم ان پر قدرت کاملہ رکھنے والے ہیں (اور ان کو ان کے اعمال کی سزا مل کر رہے گی)۔

43 43 فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

پس (اے نبیؐ!) آپ (اور آپ کے امتی) اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے، مضبوطی سے پکڑے رہیں۔ بے شک آپ حسین و فطری اور قائم و دائم راہ راست پر ہیں (جو آپ کو اپنی منزل آخر = جنت قرۃ العین، میں لے جائے گی)۔

44 43 وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ

اور بلاشبہ یہ (قرآن 6) آپ کیلئے اور آپ کی امت کیلئے ایک بہت بڑا باعث عزو شرف اور نصیحت و یاد دہانی کرانے والا ہے اور عنقریب تم لوگوں کو اس کی جواب دہی کرنی ہو گی۔

حواشی-6 تمام مسلم قوموں کی عظمت و رفعت کا راز قرآن میں مضمر ہے۔

45 43 وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ

اور جن رسولوںؑ کو ہم نے آپ سے قبل بھیجا ہے، ان (کی کتب و علماء) سے پوچھ لیجئے کہ کیا ہم نے کبھی (رب) رحمٰن کے علاوہ اور معبود مقرر کئے تھے کہ ان کی بندگی وطاعت کی جائے؟

46 43 وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور ہم نے (حضرت) موسیٰؑ کو اپنے اعجازی نشان اور احکام دے کر (سرکش) فرعون اور اس کے مقرب درباریوں کے پاس بھیجا اور اس نے جا کر کہا کہ میں کل اقوام عالم کے پروردگار و آقا کی طرف سے رسول ہوں، یعنی اس کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں۔

47 43 فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ

لیکن یونہی وہ ان کے پاس ہمارے اعجازی نشان اور احکام و تعلیمات لے کر پہنچا، تو انہوں نے اس (یعنی موسیٰؑ) کا مذاق اڑایا۔

48 43 وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ

حالانکہ ہم ان کو (اپنی قدرت اور موسیٰؑ کی صداقت کی) ایک سے بڑھ کر ایک (اعجازی) نشانی دکھاتے رہے اور (جب وہ کسی طرح ایمان نہ لائے اور اپنی سرکشی پر ڈٹے رہے تو) ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کو عذاب میں مبتلا کیا تا کہ وہ (اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور) ہماری طرف رجوع کریں۔

49 43 وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ

اور (ہر عذاب کے موقع پر) وہ کہتے کہ اے ساحر! (جادو گر) اپنے رب کی طرف سے جو منصب تجھے حاصل ہے یا اس عہد کے مطابق جو تمہارے پروردگار نے تجھ سے کر رکھا ہے، اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو (کہ عذاب ٹل جائے تو) ہم ضرور راہ راست پر آجائیں گے (اور تمہارا کہا مان لیں گے)۔

50 43 فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ

پھر جب ہم ان سے عذاب ٹال دیتے تو وہ فوراً عہد شکنی اور سرکشی پر اتر آتے۔

51 43 وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۭ

اور فرعون نے (فخر کے ساتھ) اپنی قوم (کے لوگوں) میں پکار کر کہا: اے میری قوم! کیا ملک مصر (Egypt) کی حکومت میری نہیں؟ (یعنی، کیا میں اس کا بادشاہ نہیں ہوں؟) اور یہ نہریں جو میرے (محل کے) نیچے (یا میرے ملک میں) بہہ رہی ہیں (یہ سب میرے ہی قبضہ قدرت میں نہیں؟)۔ کیا تم لوگ دیکھتے نہیں (کہ یہ سب میری عظمت اور شان پر شاہد ہیں؟)

52 43 اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ

کیا یہ حقیقت نہیں کہ میں اس شخص (موسیٰؑ) سے کہیں بہتر و افضل ہوں جس کو (اس دنیا میں) کچھ (قدر و) منزلت حاصل نہیں اور جو اپنے مافی الضمیر کا صاف صاف اظہار و ابلاغ بھی نہیں کر سکتا؟

53 43 فَلَوۡلَاۤ اُلۡقِیَ عَلَیۡہِ اَسۡوِرَۃٌ مِّنۡ ذَہَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَہُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ مُقۡتَرِنِیۡنَ

کیوں نہ اس پر سونے کے کنگن اتارے گئے؟ یا فرشتوں کا ایک دستہ صف باندھے (اس کی تصدیق و تائید کیلئے) اس کے ساتھ کیوں نہ آیا؟

54 43 فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَہٗ فَاَطَاعُوۡہُ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ

چنانچہ اس (فرعون) نے اپنی قوم کا استخفاف کیا یعنی اسے احمق بنا دیا اور وہ اس کے کہنے میں آ گئے۔ بلاشبہ وہ اوباش لوگ (Folk of lewd) حد سے تجاوز کرنے والے تھے۔

55 43 فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا مِنۡہُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۙ﴾

پھر جب انہوں نے (اپنی نافرمانیوں اور ہمارے قانون مجازات کی رو سے) ہم کو خفا و غضبناک کیا، تو ہم نے (اپنے قوانین کے مطابق) اس سے انتقام لیا (یعنی سزا دی)۔ پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

56 43 فَجَعَلۡنٰہُمۡ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلۡاٰخِرِیۡنَ

پس ہم نے بعد میں آنے والوں کیلئے ان کو قصہ ماضی، پیش رو اور نمونہ (عبرت) بنا کر رکھ دیا۔

57 43 وَ لَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُکَ مِنۡہُ یَصِدُّوۡنَ

اور جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کا (معجزانہ) حال بیان کیا گیا تو آپ کی قوم کے لوگ چلا اٹھے۔

58 43 وَ قَالُوۡۤا ءَ اٰلِہَتُنَا خَیۡرٌ اَمۡ ہُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلۡ ہُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ

اور (از راہ اعتراض) بولے (یہ دیکھو کہ مسیحؑ کی تو تعریف کی جاتی ہے اور ہمارے بتوں کو برا کہا جاتا ہے) بھلا ہمارے بت بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰؑ)؟ (دراصل) انہوں نے آپ سے تو محض جھگڑے کیلئے بات کہی ہے۔ درحقیقت یہ لوگ جھگڑالو (ہی) ہیں۔

59 43 اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَؕ

وہ تو اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ہمارا بندہ تھا، جس پر ہم نے انعام یا اس کے ساتھ احسان کیا تھا اور بنی اسرائیل کیلئے اس کو (اپنی قدرت کا) نمونہ بنا دیا۔

60 43 وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰٓئِكَةً فِى الۡاَرۡضِ يَخۡلُفُوۡنَ

اور اگر ہم (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) چاہتے تو تم میں فرشتوں کو زمین میں ناظم الامور مقرر کر دیتے، یعنی وہ خلافت ارضی کے امور سرانجام دیتے۔

61 43 وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ

اور بلاشبہ وہ (عیسیٰؑ 7) قیامت کی ایک نشانی ہیں، پس تم اس (قیامت) میں شک نہ کرو اور میری ہی اتباع و پیروی کرو۔ یہی وہ حسین و فطری اور قائم و دائم راہ راست ہے (جس پر چل کر تم اپنی منزل آخر (=جنت قرۃ العین) پر پہنچ جاؤ گے)۔

حواشی- 7 بعض مفسرین کے مطابق انہ کی ضمیر ابن مریمؑ کی طرف جاتی ہے اور بعض کے نزدیک یہ قرآن کی طرف ہے۔

62 43 وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ

اور (دیکھو!) شیطان تم کو (صراط مستقیم پر سفر زندگی کرنے سے) ہرگز روک نہ دے، کیونکہ وہ بلاشبہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

63 43 وَلَمَّا جَآءَ عِيۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَـكُمۡ بَعۡضَ
الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ

اور جب عیسیٰؑ واضح نشانیاں اور احکام لے کر آیا تو اس نے (اپنی قوم بنی اسرائیل سے) کہا: میں تم لوگوں کے پاس حکمت (= دانائی) لے کر آیا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تم پر بعض ان باتوں کی حقیقت آشکارا کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ لہٰذا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، یعنی اس کی آرزو کرو اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، یعنی میرا کہا مانو۔

64 43 اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

اصل یہ ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جو میرا بھی رب یعنی خالق و پروردگار اور آقا و مالک ہے اور تمہارا بھی رب ہے، لہٰذا اسی کی عبادت کرو! یہی صراط مستقیم ہے (یعنی توحید کا راستہ ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کی جنت کا فطری و پائیدار اور سچا راستہ ہے)۔

65 43 فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ

(اس دعوت توحید و حق کے بارے میں) اس کے فرقوں نے آپس میں اختلاف کیا (کہ یہ شرک کا خاصہ ہے)۔ پس ہلاکت و بربادی ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے ظلم و شرک کی راہ اختیار کی، ایک المناک و اذیتناک دن کے عذاب سے۔

66 43 هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

کیا یہ (ظالم) لوگ فقط اس ساعت یا قیامت کے انتظار میں ہیں کہ وہ ساعت (مفاجات) ان پر ناگہاں آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو؟

67 43 اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ

متقیوں یعنی اہل آرزو و خشیت کے سوا (جو آپس میں دوست ہی رہیں گے) اس (جزا کے) دن سب جگری دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

68 43 يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

اے (میرے اہل آرزو) بندو! آج تم کو نہ تو خوف لاحق ہو گا اور نہ غم۔

69 43 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ

(یہ خوشخبری ان لوگوں کیلئے ہو گی) جو ہماری آیات یعنی احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات پر ایمان لائے تھے اور مطیع و فرماں بردار بن کر رہے تھے۔

70 43 اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ

داخل ہو جاؤ جنت میں، تم اور تمہاری بیویاں (اور تمہارے شوہر)! تمہیں (عزت و اکرام سے) خوش کر دیا جائے گا۔

71 43 يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ‌ۚ وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ
وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ‌ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ‌ۚ

ان پر طلائی طشتریاں اور ساغر گردش میں رکھے جائیں گے۔ وہاں (جنت میں) ہر وہ چیز موجود ہو گی، جس کی ان کے نفس خواہش کریں گے اور جو آنکھوں کو محظوظ کرنے والی ہو گی (یعنی جن سے آنکھیں لذت حاصل کرتی ہیں)۔ (ان سے کہا جائے گا:) تم اب ہمیشہ اس میں رہو گے۔

72 43 وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ

اور تم اس جنت کے وارث اپنے (حسین) اعمال کی بدولت بنے ہو، جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

73 43 لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ

وہاں تمہارے لئے بکثرت پھل اور میوے وغیرہ ہوں گے، جنہیں تم نوش جاں کرو گے۔

74 43 اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ

رہے مجرم لوگ، تو وہ بے شک ہمیشہ جہنم کے عذاب میں رہیں گے۔

75 43 لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ‌ۚ

(ایسا عذاب) جو ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں رہین یاس رہیں گے۔

76 43 وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ

ان پر ہم نے ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔

77 43 وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ا

ور (وہاں) وہ پکاریں گے: اے مالک (دوزخ کے فرشتے کا نام)! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے (یعنی ہمیں نیست و نابود ہی کر دے تو اچھا ہے)۔ وہ جواب دے گا: بلاشبہ تمہیں یہیں رہنا ہے۔

78 43 لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ

یقینا ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے، لیکن تم میں سے اکثر کو حق ناگوار تھا۔

79 43 اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۚ

کیاان لوگوں نے کوئی اقدام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ اچھا تو ہم بھی (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) ایک فیصلہ کئے لیتے ہیں۔

80 43 اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ

کیاانہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کے راز دارانہ مشورے اور ان کی سرگوشیاں نہیں سنتے؟ ہم سب کچھ سن رہے ہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس لکھتے (بھی) جاتے ہیں (تاکہ ان کا نامہ اعمال ساتھ ساتھ مرتب ہوتا رہے)۔

81 43 قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ

(اے نبیؐ!) ان سے کہہ دیں کہ اگر (بفرض محال، رب) رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے طاعت و بندگی کرنے والا ہوتا۔

82 43 سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

(اللہ) آسمانوں اور زمین کا پروردگار و آقا، نیز مالک تخت فرماں روائی ان باتوں اور روایتوں سے پاک و منزہ ہے جو یہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں (Ascribe to Him)۔

83 43 فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ

پس (اے رسولؐ!) انہیں اپنے باطل خیالات میں غرق اور اپنے کھیل کود (لہو ولعب) میں منہمک رہنے دیں، یہاں تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ (اور جس سے انہیں متنبہ) کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ان کو اپنی سرکشی، خفیہ تدبیروں اور علانیہ گستاخیوں کا مزہ معلوم ہو جائے گا۔

84 43 وَهُوَ الَّذِىۡ فِى السَّمَآءِ اِلٰـهٌ وَّفِى الۡاَرۡضِ اِلٰـهٌ ‌ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ

اور (حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں) وہی (صرف وہی) آسمانوں میں اور زمین میں معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع ہے اور وہ (اللہ) بلاشبہ انتہائی دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے جملہ امور سرانجام دینے والا... علم کلی رکھنے والا ہے۔

85 43 وَتَبٰـرَكَ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ‌ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ‌ۚ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ

وہ بڑا ہی مادی و معنوی نشو و نما دینے اور برومند کرنے والا (رب) ہے، سماوی یا افلاکی کروں اور خلاؤں اور کرۂ ارض کی ملکیت و بادشاہت اور حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ کی ہے (اس لئے کوئی فرد بشر اپنے مال و دولت کا مالک نہیں، بلکہ اس کا امین مستفید ہے، نیز نہ اپنی مرضی سے اس میں تصرف کرنے کا مجاز ہے، اسی طرح اس کائنات میں کوئی غیر اللہ بھی بادشاہت کا مالک نہیں اور نہ اسے اپنے یا غیر اللہ کے قوانین و احکام کے ذریعے حکومت و حکمرانی کرنے کا اختیار ہی حاصل ہے) اور اسی کو قیامت کی گھڑی کا علم بالذات ہے (اور کسی کو یہ علم نہیں) اور آخر کار، تم سب کو اسی کی طرف ہی (حساب و جزا کیلئے) لوٹ کر جانا ہے۔

86 43 وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَـقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ

اور جن (حقیقی یا خیالی ہستیوں) کو وہ اللہ کے سوا شفاعت کیلیئے پکارتے ہیں، ایسا کرنے کا وہ قطعاً اختیار نہیں رکھتے، سوائے ان کے جو سچی شہادت دیں اور جانتے بھی ہوں (کہ جن کی وہ شہادت دے رہے ہیں، وہ سزاوار شفاعت ہیں)۔

87 43 وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَۙ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے (اپنی تخلیقی فعلیت سے) پیدا کیا ہے، تو یہ خود ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں (اور اپنے خالق کی طاعت و بندگی نہیں کرتے)؟

88 43 وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ

اور (اے محبوبؐ!) آپ کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے پروردگار و مالک! یہ (وہ) لوگ ہیں کہ ایمان (ہی) نہیں لاتے۔

89 43 فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

پس (اے نبیؐ!) آپ ان سے در گزر کیجئے (یعنی ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے) اور فرما دیجئے کہ تم پر سلام ہو (اللہ تم کو ہدایت دے)۔ پھر یقیناً ان کو عنقریب حقیقت حال معلوم ہو جائے گی (اور اپنا انجام دیکھ لیں گے)۔

سورہ الدخان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 44 حٰمٓ حامیم۔

2 44 وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ

قسم ہے (اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات کو) غیر مبہم اور واضح طور پر بیان کرنے والی کتاب کی۔

3 44 اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو ایک خیر و برکت، فضیلت و اہمیت اور قدر و منزلت کے لحاظ سے افضل و اعلیٰ رات میں نازل کیا ہے (وہ کتاب جو رشد و ہدایت، دنیوی و اخروی حسنہ اور مادی و معنوی ترقی دینے والی ہے)۔ یہ ہمارا دستور ہے کہ ہم (اپنے قانون تنذیری کے مطابق) لوگوں کو خبردار و متنبہ کرتے رہتے (اور کتاب و رسولؐ بھیجتے رہتے) ہیں۔

4 44 فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ

اس (قرآن) میں ہر اہم اور محکم کام کو واضح و ممیّز کر دیا جاتا ہے (یا اس کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے)۔

5 44 أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ

(اور یہ) احکام ہماری ہی طرف سے جاری ہوتے ہیں، کیونکہ ہم ہی (قرآن، مہبط قرآن اور فرشتوں کو) بھیجنے والے ہیں۔

6 44 رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(یہ احکام و تعلیمات اور رسولؐ) تمہارے پروردگار و رب (عاشق) کی طرف سے (تمہارے لئے) باعث خیر و حسنہ ہیں۔ بے شک وہ (اللہ) سب کچھ سننے والا... سب کچھ جاننے والا، یعنی علم کلی رکھنے والا ہے۔

7 44 رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ

سماوی کروں اور خلائوں اور کرۂ ارض میں جو سب کچھ ہے وہ ان کا پروردگار و مالک اور آقا و حاکم ہے، اگر تم یقین کامل کرنے والے اور صاحب علم و نظر ہو (تو حقیقت یہی ہے)۔

8 44 لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ

وہ جو کل صفات حسنہ کا مالک بالذات۔ اللہ ہے، صرف وہی معبود و مطاع اور حاکم حقیقی اور احکام و آئین نافذ کرنے والا ہے، (اس کے سوا ایسا کوئی الٰہ نہیں اور نہ ہو سکتا ہی ہے) اس لئے کہ جملہ موجودات اس کی مخلوقات، پروردہ، محتاج اور سائل ہیں، نیز لذت موت سے آشنا ہونے والی ہیں۔ وہ (اللہ) ہی (اپنے قانون تدبیری، Law of Prudential Planning، کے مطابق) زندہ رکھتا اور موت دیتا ہے۔ وہی تمہارا پروردگار و آقا ہے اور تمہارے اسلاف کا بھی پروردگار و آقا ہے جو پہلے گزر چکے ہیں۔

9 44 بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ

بات یہ ہے کہ وہ (حقائق اور احکام و تعلیمات کے بارے میں، نہ غور و فکر کرتے اور نہ یقین ہی رکھتے ہیں، اسی لئے وہ) شک میں پڑے (دنیاوی) مشاغل (لہو و لعب) میں مصروف ہیں (اور ہماری باتوں کی ہنسی اڑاتے ہیں)۔

10 44 فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍۙ

پس (آپ ان منکرین حق سے کنارہ کش رہئے اور) اس دن کا انتظار کیجئے، جب آسمان ایک نمایاں اور صریح دھوئیں کا باعث بنے گا۔

11 44 يَّغۡشَى النَّاسَ‌ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ

اور وہ لوگوں پر چھا جائے گا (اور انہیں گھیر لے گا)، یہ المناک عذاب (یعنی خوف و حزن، غم و اندوہ، ذلت و مسکنت، شکست و خانہ بر اندازی کا آتش بداماں کرب و درد) ہو گا۔

12 44 رَبَّنَا اكۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ

(اس وقت وہ گڑ گڑا کر دعا کریں گے) اے ہمارے پروردگار! ہم پر سے یہ عذاب ٹال دے، ہم تجھ پر، تیرے احکام و تعلیمات اور تیرے رسولؐ پر) ایمان لاتے ہیں۔

13 44 اَنّٰى لَهُمُ الذِّكۡرٰى وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌۙ

(اب) ان کیلئے نصیحت حاصل کرنے (اور سمجھنے) کا موقع کہاں، حالانکہ ان کے پاس (اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات کو) واضح طور پر بیان کرنے والا اور حسین عملی نمونہ دینے والا رسولؐ آیا۔

14 44 ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا مُعَلَّمٌ مَّجۡنُوۡنٌ‌ۘ

لیکن انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا (اور اس کی طرف ملتفت نہ ہوئے) اور کہا کہ یہ تو سکھایا پڑھایا مجنون و دیوانہ ہے۔

15 44 اِنَّا كَاشِفُوا الۡعَذَابِ قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ عَآئِدُوۡنَ‌ۘ

(لوگو!) بلاشبہ ہم (اپنے قانون امہال کے مطابق) تھوڑی مدت کیلئے عذاب کو دور کئے دیتے ہیں۔ (دیکھو!) تم پھر (اپنی سابقہ روش پر) ضرور لوٹ آئو گے (اور وہی کرو گے جو پہلے کر رہے تھے)۔

16 44 يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰىۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ

جس روز ہم (اپنے قوانین تعجیل و مجازات کے مطابق) بڑی پکڑ پکڑیں گے، اس روز ہم بیشک تمہیں پوری پوری سزا دیں گے۔

17 44 وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌۙ

اور ہم ان سے پہلے فرعون کی قوم کو اسی آزمائش میں ڈال چکے ہیں۔ ان کے پاس ایک معزز رسول آیا۔

18 44 اَنْ اَدُّوْۤا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِؕ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌۙ

(اس نے فرعون سے کہا) کہ اللہ کے (ان) بندوں کو میرے حوالے کر دو (انہیں اپنا بندہ وغلام نہ بنائو)، میں تم سب کی طرف امانتدار رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور امین ہوں، یعنی اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔

19 44 وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِؕ اِنِّیْۤ اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍۚ

اور یہ (بھی کہا) کہ اللہ کے مقابلے میں سرکشی اختیار نہ کرو، میں تمہارے سامنے بلاشبہ (اپنی نبوت و ماموریت کی) صریح اور کھلی دلیل پیش کرتا ہوں۔

20 44 وَ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِۚ

اور میں یقینا اپنے رب اور تمہارے رب کی حفاظت و امان اور پناہ میں آچکا ہوں، اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو (اور مجھے اپنی جفائوں کا نشانہ بنائو)۔

21 44 وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ

اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو میری راہ سے ہٹ جائو (اور مجھ پر ہاتھ ڈالنے سے باز رہو)۔

22 44 فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ

(لیکن انھوں نے اس کی بات کو کوئی وقعت نہ دی)۔ آخر کار اس یعنی موسیٰؑ نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ مجرم لوگ ہیں (اور سرکشی ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے)۔

23 44 فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۙ

(ارشاد ہوا) میرے بندوں کو لے کر رات کو یہاں سے نکل جا، تمہارا یقینا تعاقب کیا جائے گا۔

24 44 وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ

اور دریا سے (کہ خشک ہو رہا ہوگا اور ساکن ہوگا) پار ہو جاؤ۔ (تمہارے بعد، اس میں تموج آئے گا۔) بلاشبہ ان (فرعونیوں) کا لشکر غرق ہو کر رہے گا۔

25 44 كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ

وہ بہت سے باغات اور چشمے پیچھے چھوڑ گئے۔

26 44 وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ

اور کھیتیاں اور شاندار و آراستہ ایوان و محل،

27 44 وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۙ

اور کتنے ہی عیش و عشرت کے سر و سامان، جن سے وہ لطف اندوز ہوتے تھے، ان کے پیچھے رہ گئے۔

28 44 كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ

اسی طرح (وہ تباہ و برباد ہوئے) اور ہم نے دوسرے لوگوں کو ان کا وارث بنا دیا۔

29 44 فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ

پھر نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین ہی 1 اور نہ ان کو (اللہ کے قانون تعجیل و امہال کے مطابق) مہلت (Respite) ہی دی گئی۔

حواشی-1 اس سے استخراج ہوا کہ مؤمن انسان کے مرنے پر زمین و آسمان روتے ہیں۔

30 44 وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے نجات دی۔

31 44 مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ

(یعنی) فرعون سے، وہ بلاشبہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا اور حدود سے تجاوز کرنے والوں کا سرخیل تھا۔

32 44 وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

اور ہم نے ان کو (یعنی بنی اسرائیل کو) علم 2 کی بناء پر تمام اقوام عالم میں سے منتخب کر لیا (اور دوسری اقوام عالم پر فضیلت دی)۔

حواشی-2 اکثر مترجمین نے ''علی علم'' کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کیا ہے، لیکن آیت کی معنویت مقتضی ہے کہ اسے بنی اسرائیل سے منسوب کیا جائے، اس لئے کہ رب رحمٰن نے بنی اسرائیل کو جن نعمتوں سے نوازا تھا، ان میں علم کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ (دیکھئے البقرۃ 211:2)

33 44 وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ

اور ہم نے ان کو (اپنی قدرت و حکمت کی) ایسی اعجازی نشانیاں اور احکام و تعلیمات عطا کی تھی، جن میں صریح انعام تھا (اور حضرت موسیٰؑ کے ہاتھوں ان کی آزمائش بھی)۔

34 44 اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ

دیکھو! یہ لوگ (بھی) یہی کہتے ہیں یا کہیں گے۔

35 44 اِنۡ هِیَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰی وَمَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِیۡنَ

کہ ہمیں صرف پہلی دفعہ (ایک بار) مرنا ہے اور دوبارہ اٹھنا نہیں، یعنی ہماری نشاۃ ثانیہ نہیں ہوگی۔

36 44 فَاۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ

بھلا ہمارے باپ دادوں کو (توزندہ کرکے) لاؤ اگر تم سچے ہو (تاکہ ہم کو نشاۃ ثانیہ کا یقین ہو جائے)۔

37 44 اَهُمۡ خَیۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ اَهۡلَکۡنٰهُمۡ ۫ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا مُجۡرِمِیۡنَ

بھلا (قوت وطاقت میں) یہ لوگ بڑھ کر ہیں یا تبع کی قوم کے لوگ اور جو ان سے پہلے (سرزمین عرب میں) گزر چکے ہیں؟ ہم نے ان (سب) کو (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ہلاک وبرباد کردیا۔ بیشک وہ مجرم (Guilty) اور ظلم وگناہ کرنے والے تھے۔

38 44 وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَهُمَا لٰعِبِیۡنَ

(ارشاد ہوا غور کرو کہ) ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو تفنن طبع کے طور پر بے مقصد تخلیق نہیں کیا ہے (بلکہ یہ سب تخلیق 3 بالحق ہیں)۔

حواشی-3 تخلیق بالحق کا مطلب ہے: سماوی کرے اور ارضی کرہ سب افادی وجمالیاتی اور حکیمانہ وغایتاتی اقدار (Beneficial, aesthetic, scientific and purposeful values) کے ساتھ بتدریج چھے ادوار میں پیدا کئے گئے ہیں۔

39 44 مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ

ہم نے ان (یعنی کائنات کی تمام اشیاء) کو بجز عالمگیر صداقت، دائمی مقصدیت اور آفاقی افادیت کے پیدا نہیں کیا، لیکن ان میں سے اکثر کو اس کا علم (الیقین) نہیں ہے۔

40 44 اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِیۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۙ

یقیناً فیصلے کا دن (یوم الدین) ان سب کے اٹھائے جانے کا وقت معینہ ہے۔

41 44 يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ مَوۡلًى عَنۡ مَّوۡلًى شَيۡـًٔا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَۙ

اس (قیامت کے) روز کوئی مولیٰ (= دوست، والی یا سرپرست) دوسرے مولیٰ کے قطعاً کسی کام نہیں آئے گا اور نہ انہیں کہیں سے مدد ہی ملے گی۔

42 44 اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ

سوائے اس کے جس پر اللہ رحم کرے، وہ بلاشبہ غالب... انتہائی رحم کرنے والا ہے۔

43 44 اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِۙ

بلاشبہ زقوم (تھوہڑ کی قسم) کا درخت۔

44 44 طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ

گناہگاروں کا کھاجا ہوگا۔

45 44 كَالۡمُهۡلِ ۛۚ يَغۡلِىۡ فِى الۡبُطُوۡنِۙ

پگھلے ہوئے تانبے کی طرح، پیٹوں میں کھولے گا

46 44 كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ

جس طرح کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے۔

47 44 خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ

(حکم ہوگا:) پکڑو اسے اور اسے دوزخ کے درمیان رگیدتے اور گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ۔

48 44 ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِؕ

پھر اس کے سر پر ابلتے ہوئے پانی کا عذاب ڈال دو۔

49 44 ذُقْ ۖۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ

(پھر کہا جائے گا) چکھ اس کا مزا۔ تو تو بڑا زور آور اور زبردست، نیز (دنیاوی) ارباب قدر و منزلت میں سے تھا!

50 44 اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ

بلاشبہ یہ وہی چیز ہے، جس کے بارے میں تم شک کرتے تھے۔

51 44 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ مَقَامٍ اَمِيْنٍۙ

اہل آرزو و خشیت (= متقی لوگ) امن و سلامتی کی جگہ میں مقیم ہوں گے۔

52 44 فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍۚ

باغہائے بہشت اور چشموں میں۔

53 44 يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَۚ

ریشم و دیبا کا لباس زیب تن کئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

54 44 كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍؕ

یہ ہو گی ان کی شان اور ہم انہیں خوبرو اور غزال چشم حوروں سے بیاہ دیں گے۔

55 44 يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَۙ

وہاں وہ اطمینان سے طرح طرح کے پھل منگوائیں گے۔

56 44 لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

موت کے ذائقے سے وہ وہاں کبھی آشنا نہ ہوں گے۔ بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی۔ ان کو جہنم کے عذاب سے بچالیا جائے گا۔

57 44 فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(مگر) ایسا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو گا اور یہ انتہائی عظیم الشان کامیابی (The supreme achievement) ہے۔

58 44 فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

سو (ہمارے پیغمبر اعظم وآخرؐ!) اصل یہ ہے کہ ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان (عربی) میں (اس لئے) آسان بنایا ہے کہ لوگ (اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایت کو) بلاواسطہ سمجھیں یاد رکھیں اور ان کا چرچا کریں۔

59 44 فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ

پس آپ (ان منکرین حق سے کنارہ کش رہیے اور اپنے رب کے فضل وانعام کا) انتظار کیجئے۔ وہ بھی (اپنے اعمال کے نتائج و عواقب کے ظہور کے) منتظر ہیں۔

سورہ الجاثیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 45 حٰمٓ حامیم۔

2 45 تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

یہ کتاب (قرآن حکیم) صاحب عزت و قوت... مالک و معلم دانشمندی و حکمت، اللہ کی طرف سے (وحی و) تنزیل ہے۔

3 45 اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؕ بلاشبہ

آسمانوں اور زمین کی (تخلیقی فعلیت) میں حق ماننے اور ایمان لانے والوں کیلئے قدرت الٰہیہ کی بصیرت افروز براہین ہیں۔

4 45 وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

اور تمہاری اپنی (اعجازی وارتقائی اور تنزویجی وجمالیاتی) تخلیق میں اور ان حیوانات میں جن کو اللہ (زمین میں) پھیلا رہا ہے، حق بات کو تسلیم بالیقین کرنے والوں کیلئے اعجازی وبصیرت افروز نشانیاں ہیں۔

5 45 وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

اور شب وروز (کی تاریکی اور روشنی) کے متواتر آنے جانے کے فرق میں، نیز اس رزق 1 میں جو اللہ آسمان سے (پانی کے ساتھ) اتارتا ہے، پھر اس سے زمین کے مردہ یا بنجر ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ یا زرخیز وشاداب کرنے، نیز ہواؤں کے مسلسل رخ بدلنے میں، عقل سے کام لینے والوں کیلئے سائنسی یا علمی وتحقیقی رہنما اصول واعجازی نشان ہیں۔

حواشی-1 اراضی کے ذرات میں بے شمار حیاتیاتی جرثومے مردہ حالت میں ہوتے ہیں، وہ بارش میں ملی ہوئی کھاد اور پانی سے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ اسے زمین کا زندہ ہونا کہتے ہیں۔

6 45 تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ

(میرے نبیؐ!) یہ اللہ کی آیات (یعنی حکمت آموز ورہنما اصول واحکام اور تعلیمات) ہیں جو آپ پر مستقل مقصدیت وافادیت کیلئے نازل کی جاتی ہیں۔ اب آخر اللہ اور اس کی آیات کے بعد اور کون سی بات ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے؟

7 45 وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ

(دنیاوی واخروی حسنہ کے خسارے کے سبب اور قوانین مجازات وخسران کی رو سے) تمام جھوٹے اور گنہگار (وبدکار) لوگوں کیلئے مقام تاسف وہلاکت ہے۔

8 45 يَسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

(یہ وہ ہے کہ جب) اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات وہدایات کو اس تک پہنچایا جاتا ہے تو سنتا ہے، مگر غرور سے اپنی ضد پر یوں اڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے (پیغام حق) سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو کربناک والمناک عذاب کی نوید سنادو۔

9 45 وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

اور جب ہماری آیات میں سے کچھ اس کو معلوم ہوتی ہیں تو وہ ان کا تمسخر اڑاتا ہے۔ ان سب کا (اللہ کی آیات یعنی احکام و قوانین اور تعلیمات وآئین کا) تمسخر اڑانے والوں کیلئے رسوا کن اذیتیں سہنا ناگزیر ہے (اس لئے کہ یہ اللہ کا قانون مجازات، Law of Retribution)، ہے۔

10 45 مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ

ان کے آگے جہنم ہے اور نہ وہ مال ودولت جو انھوں نے کمائی اور نہ وہ دوست جو انہوں نے اللہ کے سوا بنائے، ان کے کسی کام آئیں گے۔ ان کیلئے بڑا (ہی سخت) عذاب ہے (ایسے لوگ دنیا میں بھی اپنے کئے کی اذیتناک سزا پائیں گے اور آخرت میں بھی المناک نتائج بھگتیں گے)۔

11 45 هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ

یہ (قرآن تو سراسر) ہدایت ہے (اور مکمل ضابطہ حیات ہے) اور جو لوگ اپنے پروردگار وآقا کے قوانین واحکام اور تعلیمات وآئین اور نشانیوں کا انکار کرتے ہیں (اور نہیں مانتے)، تو ایسے یہ لوگوں کو سزا کے طور پر دل ہلادینے والی اذیتیں دی جائیں گی۔

12 45 اَللّٰهُ الَّذِىْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِىَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۚ

یہ اللہ ہی ہے جس نے دریا و سمندر کو تمہاری خدمت میں لگایا ہے، تاکہ اس کے قانون طبیعی کے مطابق اس میں کشتیاں چلیں۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ تم (دریائی و بحری راستے سے تجارت کے ذریعے) اللہ کا فضل (اور معاشی فوائد) تلاش کرو اور اس کا شکر ادا کرو، یعنی ان نعمتوں سے خود بھی استفادہ کرو اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤ۔

13 45 وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

اور اس (اللہ) نے ان تمام چیزوں کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں تمہاری خدمت میں لگایا ہے (یہ سب اس کے قانون انعام و فضل کی رو سے ہے)۔ یقین مانو کہ (اللہ تعالیٰ کی) اس (اعجازی) فعلیت میں اہل فکر و نظر کیلئے بصیرت افروز رہنما اصول اور نشانیاں ہیں۔

14 45 قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

(اور آپ اے نبیؐ!) ایمان لانے والوں سے کہہ دیجئے کہ ان لوگوں سے در گزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے ایام (یعنی اقوام عالم کے عروج و زوال، ہلاکت و بربادی اور استبدال و استخلاف (Change and replacement)، نیز حق و باطل کے انقلاب انگیز و تاریخ ساز واقعات جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کے تحت ظہور پذیر ہوتے ہیں، کی امید رکھتے ہیں، نہ ان سے خوف بداماں ہیں تاکہ وہ (اللہ، اپنے قوانین کی رو سے وقت مقررہ پر) ایک قوم کے لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے جو وہ (دنیا میں) کماتے رہے۔

15 45 مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ

جو کوئی عدل و احسان، خیر و حسنہ اور اصلاح کے کام کرے گا، تو اپنی ذات ہی (کی طمانیت و سکینت) کیلئے کرے گا اور جو کوئی غیر فطری و قبیح، شرک و ظلم وغیرہ کے کام کرے گا، تو اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ پھر تم سب کو اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کی کیفیت و کمیت (Quality and quantity) کے مطابق فیصلہ سننے کیلئے)۔

16 45 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ

اور ہم نے اولاد یعقوبؑ کو (اپنی) کتاب اور نظری... عملی حکمت اور نبوت عطا کی اور ان کو پاکیزہ، خوشبودار اور جانفزا ماکولات و مشروبات سے روزی دی، نیز انہیں دوسرا اقوام عالم پر فوقیت وعزت دی۔

17 45 وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

اور انہیں امور دین کے فہم وادراک کیلئے واضح براہین ودلائل بھی دیں۔ پھر انہوں نے (دین حق کی واضح دلائل کے) علم کے آنے کے باوجود آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا (اور اگروہ در گروہ ہوگئے)۔ بیشک آپ کا پروردگار وآقا، ان کے درمیان، قیامت کے روز جن امور میں وہ جھگڑے تھے، فیصلہ کردے گا۔

18 45 ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

پھر (ان بنی اسرائیل کے متعدد انبیاء کے بعد) ہم نے آپ کو نظام حیات کلی کے معاملہ میں ایک سیدھی اور واضح راہ پر مامور کردیا ہے۔ پس آپ اسی پر چلتے رہیں اور ان لوگوں کی خواہشات کا اتباع نہ کریں جو (دین اور نظام حیات کلی کا) علم نہیں رکھتے۔

19 45 اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَـيْــــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ

بلاشبہ اللہ کے (قوانین کے) مقابلے میں یہ لوگ آپ کے ہرگز کچھ کام نہیں آسکتے اور بیشک (کفار اور مشرک) ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اہل آرزو وخشیت کا سرپرست ودوست اللہ ہے (جو قادر مطلق اور ولی ونصیر = کارساز اور مددگار ہے)۔

20 45 هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

یہ (قرآن) ان لوگوں کیلئے جو حق بات کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں بصیرت افروز ہے، نیز ہدایت (راہ راست دکھانے والا) اور رحمت (دنیوی واخروی حسنہ کا موجب) بھی ہے۔

21 45 اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَہُمۡ کَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡیَاہُمۡ وَ مَمَاتُہُمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ

کیا جو لوگ اعمال سوء یا قبیح و غم انگیز کام کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لاتے اور عدل واحسان، خیر و حسنہ اور فلاح وصلاح کے کام کرتے ہیں (اور یہ کہ ان دونوں کے ساتھ ایک سا سلوک کریں گے اور) ان کا مرنا اور جینا یکساں ہو گا؟ (کیسا غلط تصور ہے اور کیا باطل اور غلط انداز فکر ہے ان کا!) کیا برا حکم ہے جو یہ لوگ لگاتے ہیں۔

22 45 وَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ
وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ

اور اللہ نے آسمانوں یا سماوی کروں اور ارضی کرہ یا زمین کو افادی و جمالیاتی اور حکیمانہ و غایتاتی اقدار کے ساتھ (عالمگیر صداقت، دائمی مقصدیت اور آفاقی افادیت کے اپنی تخلیقی فعلیت سے) پیدا کیا ہے، تا کہ وہ (اللہ، اپنے قوانین مکافات عمل اور سعی واکتساب کے مطابق) ہر شخص کو جو اس نے (حسنات یا سیآت سے) کمایا ہے اس کا صلہ دے اور لوگوں پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا جائے گا (نہ دنیا اور نہ آخرت میں)۔

23 45 اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ وَ اَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلۡمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمۡعِہٖ
وَ قَلۡبِہٖ وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً ؕ فَمَنۡ یَّہۡدِیۡہِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰہِ ؕ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ

لہٰذا کیا تو نے اس شخص کے معاملے، یعنی اس کے نفسیاتی احوال و ظروف اور کردار و افعال میں غور کیا، جو اپنی خواہش کو اپنا 2 الٰہ، یعنی معبود و محبوب اور مطلوب و مقصود بناتا ہے؟ اور (اس شرک کے نتیجے میں) اللہ نے (اپنے قوانین احترام آرزو و مجازات کی رو سے) اس کے علم کے باوصف اس پر راہ مستقیم گم کر دی اور اس کی سامعہ اور قلب (= دل و دماغ) مہر لگا دی، یعنی اس کی فعلیت معطل کر دی اور اس کی باصرہ پر پردہ ڈال دیا، یعنی اس کی بصیرت مفلوج کر دی؟ چنانچہ اب اللہ کے بعد کون ہے جو اسے راہ راست دکھائے؟ کیا تم پھر بھی (ایسی عبرت انگیز اور سچی مثالوں پر) غور کرتے ہو نہ ان سے عبرت ہی حاصل کرتے ہو؟

حواشی-2 جب کسی شخص کو اپنی خواہش سے شدید ترین محبت یا عشق ہو جاتا ہے تو وہ اس کی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع بن جاتی ہے اور وہ شخص عاشق و غلام کی طرح بغیر سوچے سمجھے، نتائج و عواقب کی پروا کئے بغیر، بلا چون و چرا انتہائی

ذوق شوق سے اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا اور اس میں اپنی غایت زندگانی کو مضمر سمجھتا ہے۔ اسے قرآن حکیم اپنی خواہش کو اپنا الٰہ بناتا کہتا ہے۔

24 45 وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ

اور وہ کہتے ہیں کہ بس ہماری (زندگی) تو یہی دنیاوی زندگی ہے، (اسی دنیا میں) ہم جیتے اور مرتے ہیں، یعنی ہمارا جینا اور مرنا بس یہی ہے اور گردش ایام کے سوا اور کوئی چیز یا ہستی نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو۔ درحقیقت، اس معاملہ میں ان کے پاس کوئی (صحیح) علم صحیح ہے۔ یہ محض گمان کی بناء پر ایسی باتیں کرتے اور محض اٹکل سے کام لیتے ہیں۔

25 45 وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اور جب ان لوگوں کو ہمارے واضح قوانین واحکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں (Are rehearse unto them)، تو ان کے پاس اس کے سوا کوئی حجت نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے آباؤ اجداد کو (اسی دنیا میں زندہ کر کے) لے آؤ (پھر ہم بھی آخرت کی زندگی کو مان لیں گے)۔

26 45 قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

(اے نبیؐ!) آپ اعلان کر دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ، یعنی پیدا کرتا ہے، پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہی قیامت کے روز تمہیں (دوبارہ زندہ کر کے) جمع کرے گا۔ اس واقعیت میں کسی قسم کا اضطراب و شک نہیں، مگر بنی نوع انسان میں سے اکثر اس (حقیقت) کا علم ہی نہیں رکھتے۔

27 45 وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کی ہے (وہی ان کا مالک و حکمران ہے) اور جس روز ساعت قیامت قائم ہو گی، اس دن باطل پرست خسارے میں ہوں گے۔

28 45 وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اور اس وقت تم ہر گروہ/فرقے کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھو گے، ہر فرقے کو اس کا اعمالنامہ پڑھنے کیلئے بلایا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا) آج تمہیں ان اعمال کا (ہمارے قانون مکافات 3 عمل کے مطابق) بدلہ دیا جائے گا جو تم (دنیا میں) کرتے تھے۔

حواشی-3 حسن عمل کا نتیجہ حسنہ (= جنت قرۃالعین یا حسن المآب) اور اعمال سوء کا نتیجہ سیئہ (= جہنم یا شر المآب) ہو گا۔ یہ رب عزیز و قدیر کا قانون عدل ہے، جس کو بدلنا کسی بندے کے مقدور میں نہیں، چاہے وہ کوئی ہو۔

29 45 هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

یہ ہمارا مکتوب (اور تمہارا نامۂ اعمال) ہے جو (تمہیں سب کچھ بتلا دے گا) تمہارے بارے میں صحیح اور سچی شہادت دے گا۔ بیشک جو کچھ بھی تم (اعمال و افعال) کرتے تھے، ہم ان سب کو ریکارڈ کرواتے 4 یا ضبط تحریر میں لاتے رہتے تھے۔ حواشی-4 دیکھئے بنی اسرائیل 14-13:17، الزلزال 8-7:99)

30 45 فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ

پس جو لوگ ایمان لائے (جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے) اور انہوں نے (ایمانیات یا معتقدات جلیلہ و محرکہ کے مطابق) عدل و احسان، خیر و حسنہ اور صلاح و فلاح کے کام کئے، تو ان کا پروردگار و آقا انہیں اپنی ''رحمت'' یعنی جنت میں داخل کرے گا۔ یہی واضح و عظیم الشان کامیابی ہے۔

31 45 وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ

اور جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا (ان سے کہا جائے گا) : کیا میری آیات، یعنی واضح نشانیاں، احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ (یقینا سنائی جاتی تھیں، لیکن) تم لوگوں نے تکبر کیا اور تم (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) مجرم لوگ تھے۔

32 45 وَاِذَا قِيۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا قُلۡتُمۡ مَّا نَدۡرِىۡ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ

اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ بے شک اللہ کا وعدہ برحق اور سچا ہے اور قیامت کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شک نہیں، تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہوتی ہے! ہم تو بس وہم و گمان سا رکھتے ہیں اور ہمیں اس کا (مطلّقاً) یقین نہیں ہے۔

33 45 وَبَدَا لَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ

ان کے اعمال (سوء) کے قبیح آتشیں اثرات ان کیلئے ظاہر کئے جائیں گے اور وہ چیز، یعنی قیامت، ان کا احاطہ کر لے گی اور ان پر ٹوٹ پڑے گی، جس کا وہ تمسخر اڑایا کرتے تھے۔

34 45 وَقِيۡلَ الۡيَوۡمَ نَنۡسٰٮكُمۡ كَمَا نَسِيۡتُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا وَمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ

اور ان سے کہا جائے: آج ہم بھی تمہیں اسی طرح بھلائے دیتے ہیں، جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا، تمہارا ٹھکانہ (Abode) اب دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار و حامی نہیں

35 45 ذٰلِكُمۡ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتۡكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۚ فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ

تمہارا یہ انجام اس لئے ہوا ہے کہ تم نے اللہ کی آیات، یعنی احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات کو مذاق سمجھ اور بنا رکھا تھا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ لہٰذا، آج یہ لوگ نہ تو (جہنم سے) باہر نکالے جائیں گے اور نہ انہیں (توبہ کرنے اور) گناہ بخشوانے کا موقع ہی دیا جائے گا۔

36 45 فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

یاد رکھو! حسن تعریف و ستائش اور تحسین و تشکر صرف اللہ ہی کیلئے مخصوص ہے اور وہی ان کا سزاوار و مستحق ہے (اس لئے کہ) وہی آسمانوں اور زمین، نیز کل جہانوں (کی مخلوقات) کو بتدریج نشوونما دینے والا آقا اور ملک (= رب) ہے۔

37 45 وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور وہی (اللہ) تمام آسمانوں اور زمین میں بڑائی و کبریائی کا سزاوار و مستحق ہے (اور کوئی نہیں) اور وہ (اللہ) زبردست قوت واقتدار کا مالک... نہایت دانا و بینا اور انتہائی دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

سورہ الاحقاف: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 46 حٰمٓ حا میم۔

2 46 تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

یہ کتاب (قرآن حکیم) صاحب عزت و قوت... مالک و معلم دانشمندی و حکمت، اللہ کی طرف سے (وحی و) تنزیل ہے۔

3 46 مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ

(غور کرو کہ) ہم نے افلاک اور زمین (Heavens and Earth) کو، نیز جو ان کے درمیان ہے، یقینا غایتاتی وافادی اور جمالیاتی و پائیدار اقدار کے ساتھ درجہ بدرجہ ایک مدت مقررہ تک کیلئے تخلیق کیا ہے اور جو لوگ حقائق کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے، بلکہ انہیں ماننے سے انکار کرتے ہیں (وہ گوش حق نیوش سے سننا جانتے ہیں نہ دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھنا اور نہ عقل سلیم سے سوچنا سمجھنا ہی، اسی لئے) وہ ان حقائق سے منہ موڑے ہوئے ہیں جن سے ان کو خبردار کیا گیا ہے۔

4 46 قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ

لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(اے نبیؐ!) آپ (ان سے) فرما دیجئے کہ ذرا یہ تو بتاؤ کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے سوا (معبود و حاکم سمجھ کر) پکارتے ہو (اور ان کی پرستش وطاعت کرتے ہو، ان کو کیا قدرت حاصل ہے اور) مجھ کو یہ (بھی) دکھلاؤ کہ انہوں نے کونسی زمین (یا زمین کے کون سے حصے) کو پیدا کیا ہے؟ یا وہ آسمانوں (کے بنانے) میں شریک ہیں۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو مجھے (قرآن) سے پہلے کی کئی الہامی کتاب دکھاؤ یا علم کا کوئی بقیہ (ان عقائد کے ثبوت میں) تمہارے پاس ہو تو وہی لے آؤ۔

5 46 وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ

الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ

اور اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہو گا جو اللہ کے سوا ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے، بلکہ پکارنے والوں کی پکار سے بھی وہ غافل ہیں (یعنی ان کو اس کی بھی خبر نہیں ہوتی کہ کوئی ان کو پکار رہا ہے)۔

6 46 وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ

اور جب (قیامت کے دن) تمام بنی نوع انسان (محاسبے کیلئے) اکٹھے کئے جائیں گے، اس وقت وہ (معبودان باطلہ) اپنے پکارنے والوں 1 کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔

حواشی- 1 ان بصیرت افروز آیات کو پڑھنے اور ان پر ایمان رکھنے کا مدعی ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی غیر اللہ کو پکارتا ہے تو اس کے ظالم و جاہل، مشرک و گمراہ اور اہل نار ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے!

7 46 وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ هٰذَا

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

(دیکھو!) جب ان (کافروں) کو ہمارے واضح و غیر مبہم قوانین واحکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور حق ان کے سامنے آجاتا ہے تو یہ کافر لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا اور صریح جادو ہے۔

8 46 اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَیۡتُہٗ فَلَا تَمۡلِکُوۡنَ لِیۡ مِنَ اللّٰہِ شَیۡـًٔا ؕ ہُوَ

اَعۡلَمُ بِمَا تُفِیۡضُوۡنَ فِیۡہِ ؕ کَفٰی بِہٖ شَہِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ

کیا (کافر) یہ اتہام لگاتے ہیں کہ اس نے (یعنی آپؐ نے) یہ قرآن خود وضع کر لیا ہے؟ (اور اسے غلط طور پر اللہ تعالیٰ سے منسوب کیا گیا ہے)۔ آپ جواب میں کہیں کہ اگر میں اسے غلط طور پر اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتا ہوں تو تم مجھے اللہ کی پکڑ سے بچانے کا اختیار نہیں رکھتے ہو۔ وہ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو تم (قرآن کے بارے میں) بناتے رہتے ہو اور میرے اور تمہارے درمیان وہ گواہ کافی ہے (جو کچھ تم کہہ رہے ہو، میں اس کا فیصلہ اللہ ہی پر چھوڑتا ہوں) اور وہ (اللہ، یقین جانو) ہے ہی بخشنے اور حفاظت کرنے والا... بہت زیادہ اور بار بار ترس کھانے، عفو و درگزر اور لطف و کرم کرنے والا۔

9 46 قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَ لَا بِکُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ

اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ

(اے نبیؐ! ان سے) کہو: میں کوئی انوکھا (نرالا) رسول نہیں ہوں (کہ مجھ سے پہلے کوئی پیغمبرؑ نہ آیا ہو یا میں کوئی نئی بات کہتا ہوں) اور میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ کل میرے ساتھ کیا معاملہ ہونا ہے اور تمہارے ساتھ کیا۔ میں تو صرف اس (وحی احکام) کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں تو ایک صاف صاف متنبہ اور خبردار کرنے والے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں۔

10 46 قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ وَ کَفَرۡتُمۡ بِہٖ وَ شَہِدَ شَاہِدٌ مِّنۡۢ بَنِیۡۤ

اِسۡرَآءِیۡلَ عَلٰی مِثۡلِہٖ فَاٰمَنَ وَ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ

(اے نبیؐ!) آپ کہہ دیجئے: (کبھی تم نے سوچا بھی) کہ اگر (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے (یعنی یہ کہ کتب سماوی میں ایسی ہی کتاب کے نازل ہونے کی بشارت ہے)، پھر وہ (خود) بھی ایمان 2 لے آئے اور تم اپنی اکڑ اور استکبار میں پڑے رہے (تو یہ کیسی نادانی ہو گی۔ جو لوگ خود راہ راست سے دور بھاگیں اور کفر میں پڑے رہیں تو) بے شک اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو اور ہدایت و تقویٰ کے مطابق ایسے) ظالموں کو (راہ) ہدایت نہیں دکھاتا۔

حواشی-2 بعض مفسرین کے مطابق، یہ عبد اللہ بن سلام، (ایک مشہور یہودی عالم) تھا جو آپؐ کو دیکھ کر ہی ایمان لے آیا تھا۔ دوسروں کے مطابق اس سے ایک یہودی اور کچھ کی رائے میں اس سے حضرت موسیٰؑ کا شاہد ہونا مراد ہے۔

11 46 وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ

اور جو کافر ہیں اہل ایمان سے کہتے ہیں کہ اگر اس (دین اسلام اور وحی و تنزیل) میں کچھ خیر و برکت ہوتی تو یہ (اہل ایمان) ہم سے پہلے اس کی طرف سبقت نہ کرتے (جس طرح یہ دنیا ہماری ہے یہ بھی ہمارے ہوتے) اور چونکہ ان (کافروں کو) اپنی ضد اور اسلام دشمنی کے باعث اس (قرآن) سے (ہمارے قوانین احترام آرزو اور ہدایت و تقویٰ کے مطابق) ہدایت نصیب نہ ہوئی، اس لئے کہنے لگتے ہیں کہ یہ پرانا جھوٹ ہے (جو قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے)۔

12 46 وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ

اور اس (قرآن حکیم) سے پہلے (حضرت) موسیٰؑ کی کتاب قائد اور رحمت (موجب خیر و حسنہ) تھی اور یہ کتاب (قرآن حکیم تو تورات کی) تصدیق کرنے والی عربی زبان میں ہے تاکہ ان لوگوں کو (ان کے انجام سے) متنبہ کردے جو ظالم (یعنی مشرک، متکبر، گناہ گار، لوگوں کے حقوق اور مال و دولت غصب کرنے والوں میں سب سے بڑا ظالم فرعونوں، ہامانوں، قارونوں اور آزروں میں سے) ہوں اور عدل و احسان، خیر و حسنہ اور فلاح و صلاح کے عمل کرنے والوں کیلئے یہ مژدہ (مسرت و جانفزا) ہے۔

13 46 اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

بلاشبہ جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا رب (= خالق و رازق، نشوونما دینے والا، کارساز و حاجت روا اور آقا و مالک) ہے اور پھر اس (عقیدے اور قول و قرار پر (موت تک) قائم رہے (یعنی اس عقیدے کے مطابق زندگی کرتے رہے اور کسی کو اپنا رب سمجھا نہ اسے مدد کیلئے پکارا) تو ان پر نہ تو خوف مسلط ہو گا اور نہ وہ غمگیں ہی ہوں گے۔

14 46 أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یہی لوگ (تو) اہل جنت ہیں، جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ جزا ہے ان کاموں کی، جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

15 46 وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ
كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ
رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف سے (اپنے پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور تکلیف سے جنا اور اس کا حمل میں رکھنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ تک ہے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری قوت (جوانی) کو پہنچتا ہے اور چالیس برس کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور یہ کہ ایسا عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد کی بھی اصلاح فرما۔ میں تیرے حضور توبہ (وانابت) کرتا ہوں اور میں تیرے فرماں برداروں میں سے ہوں۔

16 46 أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي
أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ

ایسے ہی لوگوں سے ہم ان کے حسین ترین اعمال قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے در گزر کر جاتے ہیں، یہ اہل جنت میں شامل ہوں گے، اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا ہے۔

17 46 وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ
مِن قَبْلِي ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا
أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

اور جس (شخص) نے اپنے والدین سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں (اور) کیا تم مجھے اس بات کا یقین دلانا چاہتے ہو کہ میں (قبر سے ازسر نو زندہ کر کے) نکالا جاؤں گا، حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی امتیں گزر چکیں (کوئی بھی تو اب تک زندہ نہیں کیا گیا)۔ وہ (دونوں) ماں اور باپ اللہ سے فریاد کرتے ہیں (کہ وہ اس کو ہدایت دے اور لڑکے سے کہتے ہیں) کہ اے بدنصیب! ایمان لے آ۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے (قیامت ضرور آئے گی اور حساب و جزا ہو گا تو وہ (یہی) کہتا ہے کہ یہ سب متقدمین یا پہلوں کی من گھڑت لوک کہانیاں (Legends of the ancients) ہیں۔

18 46 أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ
وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ

یہی وہ لوگ ہیں جن پر (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے جو گروہ (اسی قماش و شعار کے) ہو گزرے ہیں، انہی میں یہ بھی شامل ہوں گے۔ یقیناً وہ (حسنات کے اعتبار سے) گھاٹا کھانے والے ہیں (یعنی ناکام و نامراد اور اہل نار ہیں)۔

19 46 وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

اور لوگوں کے اپنے اعمال کے مطابق (جنت اور دوزخ میں، الگ الگ) درجے ہیں، تاکہ (اللہ ان کو) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر قطعی ظلم نہ ہو گا (جس قدر عطا ہو گی اسی قدر سزا ہو گی)۔

20 46 وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ
الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ

اور حساب و جزا کے دن جب منکران حق کو دوزخ کی آگ کے سامنے لایا جائے گا (تو ان سے کہا جائے گا:) تم اپنے حصے کی نعمتیں دنیا کی زندگی میں حاصل کر یا پا چکے اور ان سے متمتع یا مستفید ہو چکے۔ آج تمہارے لئے ذلت آمیز عذاب ہے، اس لئے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے (یعنی اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھتے تھے) اور حکم عدولی کرتے رہتے تھے۔

21 46 وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

اور (اے نبیؐ!) ان سے قوم عاد کے بھائی (ھودؑ) کا ذکر کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں (اعمال سوء کے عواقب و نتائج سے) متنبہ کیا اور (اللہ کے قانون تنذیری، Law of Warning، کے مطابق) ان سے پہلے اور ان کے بعد بھی (اللہ کی نافرمانی سے ڈرانے اور متنبہ کرنے والے گزر چکے تھے، (جنہوں نے یہی کہا) کہ اللہ کے سوا کسی کی طاعت و بندگی نہ کرو (اگر تم نے اپنی روش کفر و شرک نہ چھوڑی تو) مجھے ڈر ہے کہ ایک (ہولناک اور) بڑے دن کا عذاب تم پر ٹوٹ پڑے گا۔

22 46 قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ

وہ کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دو؟ پس تم (جس عذاب کی ہمیں دھمکی دیتے ہو اور) جس کا وعدہ ہم سے کر رہے ہو وہ لے آئو، اگر تم سچے ہو۔

23 46 قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ

(ھودؑ نے) کہا کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے (کہ عذاب کب اور کس طرح آئے گا) اور میں تو جو (پیغام حق) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تم کو پہنچا رہا ہوں، لیکن میں یہ (ضرور) دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کی باتیں کر رہے (اور خود اپنے آپ کو آفت میں ڈال رہے) ہو۔

24 46 فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ
بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ

پھر جب انہوں نے (عذاب کو) ایک بادل (کی صورت میں) دیکھا جوان کی وادیوں کی طرف بڑھ رہا تھا، (تو وہ خوش ہو کر) بولے کہ یہ گھٹا ہے (جو) ہم پر خوب برسے گی۔ (یہ ابر رحمت نہیں) بلکہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے! (یہ وہ) آندھی ہے جس میں درد اور المناک عذاب ہے۔ (یہ آئے گی اور)۔

25 46 تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ

ہر شے کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ پھینکے گی (ایسا تباہ و برباد کرے گی گویا کسی نے پیروں سے مسل دیا ہے کہ نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا) پس وہ ایسے (تباہ و برباد) ہوئے کہ ان کے (مسمار) گھروں کے علاوہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ (دیکھو!) اسی طرح ہم مجرموں کو (اپنے قانون مجازات کے مطابق) سزا دیا کرتے تھے۔

26 46 وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

اور ہم نے ان لوگوں کو ایسی قدرت و طاقت اور حکومت و تمکنت دی تھی، جو تم کو نہیں دی (وہ مال و دولت، جسمانی طاقت اور ذہن و فکر میں تم سے کہیں بڑھ کر تھے) اور ہم نے انہیں سماعت، بصارت اور دل دیئے تھے (لیکن انہوں نے اپنی باطنی صلاحیتوں کو بے کار کاموں میں لگا دیا)۔ سو نہ ان کی سماعت، بصارت اور نہ ان کے دل ہی ان کے کسی کام آئے، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات و آئین کا انکار کرتے رہتے تھے اور (آخر) جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی نے انہیں گھیر لیا۔

27 46 وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

اور (غور کرو کہ) ہم (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) تمہارے ارد گرد کی کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں اور ہم نے اپنی (قدرت و حکمت کی کتنی ہی اعجازی) نشانیاں ظاہر کیں تاکہ وہ لوگ (اس سے عبرت حاصل کریں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرے اللہ کی طرف) رجوع کریں۔

28 46 فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

پھر کیوں نہ انہوں نے ان لوگوں کی مدد کی، جنہوں نے تقرب (الی اللہ) کے وسیلے کیلئے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنے معبود و حاکم بنالیا تھا؟ (مدد کرنا تو در کنار) بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ ہے ان کا وہ جھوٹ اور افترا جو وہ (اللہ سے) منسوب کرتے تھے۔

29 46 وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا
اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ

اور (اے رسولؐ! وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کے ایک گروہ کو متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، تو وہاں پہنچے (جہاں آپ قرآن حکیم باآواز بلند پڑھ رہے تھے اور) ایک دوسرے سے کہنے لگے: (اسے) خاموشی سے سنو۔ پھر جب (قرآن کی تلاوت) ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کی طرف (دعوت حق دینے اور قوم کو نافرمانی کے مہلک نتائج سے) متنبہ کرنے کیلئے واپس گئے۔

30 46 قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ

انہوں نے (اپنی قوم) سے کہا: اے ہماری قوم! ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ (کی کتاب توریت) کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے قبل (کی کتابوں) کی تصدیق کرتی 3 ہے، نیز حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

31 46 يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ
عَذَابٍ اَلِيْمٍ

اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آئو، (اگر تم ایسا کرو گے تو) اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے اور تمہیں اپنی پناہ میں لے کر دردناک عذاب سے بچالے گا۔

32 46 وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ
اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

اور جو بھی اللہ کی طرف بلانے کی دعوت (توحید) قبول نہیں کرے گا، وہ زمین میں اللہ کو عاجز کرنے والا نہیں کہ اس سے بچ نکلے اور نہ اس کے سوا اس کے کوئی دوست و حمایتی ہی ہوں گے، یہ لوگ صاف گمراہی میں ہیں۔

33 46 اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ
عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کیا انہوں نے (غور کی نظروں سے) نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو (اپنی تخلیقی فعلیت سے، ارتقائی انداز میں) تخلیق کیا اور ان کے بنانے میں تھکا نہیں، وہ اس (بات) پر (بھی) قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ ہاں! وہ، بے شک، ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔

34 46 وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى
وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ

اور اس دن (بروز قیامت) کافر، دوزخ کے سامنے لائیں جائیں گے (تو ان سے پوچھا جائے گا:) کیا یہ (عذاب دوزخ) برحق نہیں؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، قسم ہے ہمارے پروردگار کی (کہ برحق ہے)۔ حکم ہو گا: (تو اب) اس عذاب کا مزہ چکھو جس کا تم (دنیا میں) انکار کیا کرتے تھے۔

35 46 فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ
يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ

چنانچہ (میرے نبیؐ!) آپ صبر کریں (اپنے آپ کو انتقام لینے سے روکے رکھیں)، جیسے اہل عزیمت و ہمت رسولوںؑ نے صبر کیا (اور اپنے آپ کو انتقام لینے سے روکا اور ان کیلئے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کیجئے۔ جس دن یہ لوگ اسے (عذاب کو)

دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے تو انہیں یوں معلوم ہو گا کہ وہ (دنیا میں) دن کی ایک ساعت سے زیادہ نہیں ٹھہرے، یہ پیغام حق ہے (اور قرآن ایک نصیحت اور سن لو کہ) ہلاک تو وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے نافرمانی کو اپنا شعار بنالیا ہے۔

سورہ محمد بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 47 اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ

(یاد رکھو!) جن لوگوں نے کفر کیا، یعنی دین اسلام میں داخل ہونے سے انکار کیا یا کرتے ہیں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے (صراط مستقیم پر سفر زندگی کرنے) سے روکا یا روکتے ہیں، تو اللہ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کے اعمال کو برباد و رائیگاں کر دیا یا کر دیتا ہے۔

2 47 وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ہُوَ الۡحَقُّ
مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ اَصۡلَحَ بَالَہُمۡ

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عدل واحسان، خیر و حسنہ اور صلاح وفلاح کے حسین عمل کیے، نیز اس کتاب کو (قولاً و فعلاً) مان لیا جو (حضرت) محمدؐ پر نازل ہوئی ہے اور جو ان کے رب کی طرف سے سراسر سچی اور حقیقت ہے، تو اللہ نے (اس کے نتیجے میں) ان کی برائیاں اور ان کے اثرات کو (ان کے قلوب سے) محو کر دیا اور ان کے حال کی اصلاح کر دی اور حالت سنوار دی)۔

3 47 ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الۡحَقَّ
مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَہُمۡ

(کافر مؤمن میں) یہ (فرق) اس لئے ہے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مؤمنوں نے اپنے پروردگار کی طرف سے آئے ہوئے حق کا اتباع کیا۔ اس طرح اللہ لوگوں کیلئے ان کے حالات بیان کرتا ہے کہ (مؤمن شکر گزار ہوں اور کافر متنبہ نیز، ان کی ٹھیک ٹھیک حیثیت بتائے دیتا ہے)۔

4 47 فَاِذَا لَقِيۡتُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡهُمۡ فَشُدُّوۡا
الۡوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَهَا ۛۚ ذٰ لِكَ ۛؕ وَلَوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ
لَانۡتَصَرَ مِنۡهُمۡ وَلٰـكِنۡ لِّيَبۡلُوَا۟ بَعۡضَكُمۡ بِبَعۡضٍ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَلَنۡ يُّضِلَّ
اَعۡمَالَهُمۡ

پس (اے مسلمانو!) جب ان کافروں سے تمہاری مڈ بھیڑ ہو تو ان کی گردنیں اڑادو، یہاں تک کہ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو ان کو مضبوطی سے باندھ لو۔ پھر اس کے بعد (جنگی قیدیوں کو) احسان کر کے رہا کر دینا چاہئے یا کچھ فدیہ یا معاوضہ (Ransom) لے کر (اور یہ قید و بند کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جائے) تاآنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے، یعنی جنگ موقوف ہو جائے۔ یہ (حکم) اسی طرح ہے (اسے ذہن نشین کر لو اور بجالاؤ)۔ اگر اللہ (اپنے قانون مشیت و تدبیر کے مطابق) چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا (یہ طریقہ اس نے اس لئے اختیار کیا ہے) تاکہ تم لوگوں کو (اپنے قانون ابتلاء کی رو سے) ایک دوسرے کے ذریعے سے آزمائے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے، اللہ ان کے (حسین) اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا (بلکہ انہیں اپنے قانون انعام و فضل سے خوب نوازے گا)۔

5 47 سَيَهۡدِيۡهِمۡ وَيُصۡلِحُ بَالَهُمۡ‌ۚ

وہ انہیں (جنت کی) راہ راست دکھائے گا اور ان کے حال کی اصلاح، یعنی ان کا تزکیہ کر دے گا۔

6 47 وَيُدۡخِلُهُمُ الۡجَـنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمۡ

اور ان کو اس جنت میں داخل کرے گا، جس کی وہ ان کو پہچان کرا چکا ہے۔

7 47 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَـنۡصُرُوا اللّٰهَ يَنۡصُرۡكُمۡ وَيُثَبِّتۡ اَقۡدَامَكُمۡ

اے مسلمانو! اگر تم اللہ (کے دین اور بندوں) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

8 47 وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَتَعۡسًا لَّهُمۡ وَاَضَلَّ اَعۡمَالَهُمۡ

اور جو لوگ (حق اور دین حق سے) منکر ہیں ان کیلئے بربادی وہلاک ہے اور اللہ نے (اپنے قانون مجازات اور ظلم وجزا کے مطابق) ان کے تمام اعمال ضائع کر دیئے ہیں۔

9 47 ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ

یہ (ان کی بربادی وہلاکت) اس لئے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا انہوں نے اس کو بنظر کراہت دیکھا اور اللہ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

10 47 اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا

تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر وسیاحت (بالحق) نہیں کی تاکہ وہ دیکھتے کہ ان کے متقدمین کا مآل (ان کے اعمال کی پاداش میں، اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) کیا ہوا؟ یعنی ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ اللہ نے ان پر تباہی نازل کی (اور ان کا سب کچھ ان پر الٹ دیا) اور کافروں کے ساتھ اسی طرح کے معاملات ہوں گے، یعنی وہ تباہ وبرباد ہوں گے۔

11 47 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ

یہ اس لئے کہ اہل ایمان کا کارساز اور حامی وناصر اللہ ہے اور کافروں کا حامی وناصر کوئی نہیں۔

12 47 اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (ایمان کے تقاضوں کے مطابق) حسین وتوازن آفرین عمل کئے (تو اس کے نتیجے میں) اللہ انہیں یقینا بہشتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے دریا رواں دواں ہوں گے، (بخلاف اس کے) جن لوگوں نے کفر کیا (یعنی انکار وجحود کی روش اختیار کی اور حسین وتوازن گر عمل نہیں کئے) وہ (اللہ کی نعمتوں سے) وقتی وعارضی فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس طرح کھاتے پیتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے پیتے ہیں۔ (نتیجتاً وہ چونکہ نار بقلب ہوتے ہیں، اس لئے) ان کا ٹھکانہ (بھی) النار یا دوزخ ہوگا۔

13 47 وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنۡ قَرۡيَتِكَ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَتۡكَ‌ۚ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ فَلَا نَاصِرَ لَهُمۡ

اور (اے نبیؐ!) کتنی ہی بستیاں تھیں جو قوت و صولت میں آپ کی اس بستی سے کہیں زیادہ تھیں جس (کے رہنے والوں) نے آپ کو (وہاں سے) نکالا۔ ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان (سب) کو ہلاک کر دیا۔ پھر ان کا کوئی (معاون و) مددگار نہ ہوا۔

14 47 اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ كَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ

تو کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح رشد و ہدایت پر ہو، ان لوگوں جیسا ہو سکتا ہے، جن کی بد عملی کو ان کی نظر میں خوشنما بنا دیا گیا ہے اور وہ اپنی (نفسیاتی، قبیح اور بری) خواہشات 1 پر چل رہے ہوں؟

حواشی-1 شیطان کا یہ کمال ہے کہ وہ اپنی وسوسہ اندازی اور جمالیاتی فریب کاری کے ذریعے انسان کی خواہشوں، جذبوں، ارمانوں اور عصبیتوں وغیرہ وغیرہ کو اس کا ''الٰہ'' بنا دیتا ہے۔ خواہش، عصبیت، جذبہ یا آرزو وانسان کا الٰہ بن جائے تو وہ بغیر سوچے سمجھے اور انجام کی پرواکئے بغیر اسے پورا کرنے کی بھرپور سعی و جہد کرتا ہے، اس کے نتیجے میں وہ ظالم و جاہل بن جاتا ہے۔ قرآن حکیم کے مطابق، کافر و مشرک، گمراہ و سرکش، مفسد و مکذب دین اور معاشرتی سرطان سب مجرم و گناہگار اور ظالم و جاہل ہوتے ہیں، نیز رب رحمٰن کی رحمت و مغفرت سے دور، حیات طیبہ سے محروم، سمندر سرشت، اہل نار اور ناکام و نامراد ہوتے ہیں۔

15 47 مَثَلُ الۡجَـنَّةِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ‌ؕ فِيۡهَاۤ اَنۡهٰرٌ مِّنۡ مَّآءٍ غَيۡرِ اٰسِنٍ‌ۚ وَاَنۡهٰرٌ مِّنۡ لَّبَنٍ لَّمۡ يَتَغَيَّرۡ طَعۡمُهٗ‌ ۚ وَاَنۡهٰرٌ مِّنۡ خَمۡرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۚ وَاَنۡهٰرٌ مِّنۡ عَسَلٍ مُّصَفًّى‌ؕ وَلَهُمۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ‌ؕ كَمَنۡ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَسُقُوۡا مَآءً حَمِيۡمًا فَقَطَّعَ اَمۡعَآءَهُمۡ

اہل آرزو وخشت (= متقیوں) کیلئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے (اس جنت کی شان اور حال یہ ہے کہ) اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں کبھی بو پیدا نہیں ہوتی (اور ان کا نتھرا ہوا پانی ہوگا) اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ کبھی نہیں بدلتا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں (جس میں نہ نشہ ہے نہ سہو اور نہ تلخی) جس میں پینے والوں کیلئے لذت (ہی لذت) ہے اور وہاں صاف (اور

نتھرے ہوئے) شہد کی نہریں ہیں (جس میں جھاگ تک نہیں ہوتا) اور وہاں ان کیلئے ہر طرح کے میوے اور پھل اور (مزید برآں) ان کے رب کی بخشش (ہی بخشش) ہے۔ (بھلا ایسی جنت کے وارث) کیا ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور (شدت پیاس میں جب) ان کو کھولتا پانی پلایا جائے گا تو وہ ان کی آنتوں کو بھی کاٹ ڈالے گا۔

16 47 وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ

اور ان (کافروں اور منافقوں) میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو تیری طرف کان (تو) لگاتے ہیں (لیکن گوش حق نیوش سے نہیں سنتے اور نہ دل سے تسلیم بالیقین کرتے ہیں) یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے نکلتے ہیں تو اہل علم سے کہتے ہیں کہ ابھی اس (شخص) نے کیا کہا تھا؟ یہ (قرآن مجید) ایسی نعمت عظمیٰ کا کفران کرنے والے لوگ ہیں جن کے دل و دماغ پر اللہ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) چھاپ لگا دی ہے، یعنی اس کے سبب ان کے عقل و فکر کا نظام معطل و ناکارہ ہو گیا ہے، نتیجتاً، وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں (اور انہیں جانتے کہ راہ حق کیا ہے)۔

17 47 وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ

وہ لوگ جنہوں نے (اللہ تعالیٰ کے قانون ہدایت و تقویٰ کے مطابق) ہدایت پائی، اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کی آرزوئے الہٰ اور خشیت (تقویٰ) کو اور زیادہ کرتا ہے۔

18 47 فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى
لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ

کیا یہ (کافر) لوگ صرف اس انتظار میں ہیں کہ ان پر قیامت اچانک آجائے؟ اس کی علامات اور نشانیاں تو ظاہر ہو چکی ہیں۔ پس جب قیامت ان پر آپہنچے گی تو اس وقت ان کو نصیحت کہاں میسر ہو گی۔

19 47 فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ

پس (اے میرے نبیؐ!) اس حقیقت کو جان لیں (علم الیقین کر لیں) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں اور اپنے قصور کیلئے مغفرت یا بخشش مانگیں اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کیلئے بھی۔ اللہ تمہاری سرگرمیوں کو بھی اور تمہارے ٹھکانے کو بھی خوب جانتا ہے، یعنی تم سب ہمہ وقت اللہ کی نظر میں ہو۔

20 47 وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (جہاد کے متعلق) کوئی سورت کیوں نہیں نازل کی جاتی (تاکہ اللہ کی راہ میں سب مل کر لڑتے اور اسلام کا بول بالا ہوتا)۔ پھر جب کوئی واضح احکام والی سورت نازل ہوتی ہے اور اس میں جنگ و جہاد کا ذکر ہوتا ہے، تو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے، آپ کی طرف ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ شخص دیکھتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہوتی ہے۔ پس ان کیلئے ہلاکت و بربادی ہے۔

21 47 طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

(ان کی زبان پر ہے) اطاعت کا اقرار اور اچھی اور میٹھی باتیں۔ مگر جب (جہاد کا) قطعی حکم دے دیا گیا، اس وقت وہ اللہ سے اپنے عہد میں سچے نکلتے تو انہی کیلئے اچھا ہوتا۔

22 47 فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ

(اے منافقو!) اگر تمہیں حکومت مل جائے تو احتمال ہے (یا پس اگر تم پھر جاؤ تو قریب ہے) کہ تم زمین میں فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگو اور اپنی رشتہ داریوں کو منقطع کرو۔

23 47 اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) لعنت کی۔ چنانچہ انہیں بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

24 47 أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

کیا یہ (ظالم و جاہل) لوگ قرآن میں تدبر یا تفکر بالحق اور حکیمانہ غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دل و دماغ پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟

25 47 إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ

الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ ۖ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ

بلاشبہ جو لوگ اپنی پیٹھوں پر پھر گئے (یعنی حق و صداقت سے منہ موڑ لیا اور کفر کی حالت کی طرف لوٹ گئے)، اس کے بعد کہ ان کیلئے ہدایت (راہ راست یا صراط مستقیم) واضح طور پر دکھادی گئی تھی؟ شیطان نے (اس منہ موڑنے کو) ان کیلئے خوشنما کر دکھایا اور انہیں (جھوٹی) امیدیں دلائی ہیں (اور اس نے اس روش کو سہل بنا کر جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کر رکھا ہے)۔

26 47 ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ

ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ

(اور) یہ اس لئے (ہوا) کہ ان (منافقین) نے ان لوگوں سے جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے بیزار ہیں (اپنے ذاتی مفاد کیلئے ایک خفیہ معاہدہ کر لیا اور) کہا کہ بعض باتوں میں ہم تمہارا ہی کہا مانیں گے (یعنی گو بظاہر مسلمان ہیں لیکن تم سے نہ لڑیں گے)۔
(انہوں نے تو یہ بات راز میں کہی) لیکن اللہ ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگرمیوں کو خوب جانتا ہے۔

27 47 فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ

پھر اس وقت ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کے نفسوں کو قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے؟

28 47 ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ

ان کے ساتھ یہ معاملہ اس لئے ہو گا کہ وہ اس طریق کی پیروی کرتے ہیں جو اللہ کو ناراض کرتا ہے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنا پسند نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے (اپنے قوانین کی رو سے) ان کے (باطل) اعمال برباد کر دیئے۔

29 47 اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ

کیا وہ لوگ جن کے قلوب (= دل و دماغ) میں (نفاق کی) بیماری ہے، یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کی دلی عداوتوں اور کھوٹ کو (جو ان کو مسلمانوں سے ہے) ظاہر نہ کرے گا؟

30 47 وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ

اور (اے رسولؐ!) اگر ہم چاہیں تو انہیں تم کو آنکھوں سے دکھا دیں اور ان کے چہروں سے تم ان کو پہچان لو اور انداز کلام و گفتگو سے تو تم ان کو پہچان ہی لو گے (ان کے کلام میں وہ نرمی اور اخلاص کہاں، جو مؤمن کے دل و زبان میں ہوتا ہے) اور (اے لوگو!) اللہ کو تو تمہارے سب کاموں کو علم ہے (اس سے کسی کا حال اور اس کا کوئی فعل چھپا ہوا نہیں)۔

31 47 وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ

اور ہم تمہیں ضرور بالضرور آزمائش میں ڈالتے رہیں گے، یہاں تک کہ ہم معلوم کر لیں اور دوسروں پر (بھی) ظاہر کر دیں کہ تم میں سے سچے مجاہد (اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے) اور راہ حق میں ثابت قدم و حوصلہ مند رہنے والے کون ہیں، نیز تمہارے سوانح حیات کا جائزہ لے لیں۔

32 47 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ

(یاد رکھو!) جن لوگوں نے کفر کیا، یعنی دین اسلام میں داخل ہونے سے انکار کیا یا کرتے ہیں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے (صراط مستقیم پر سفر زندگی کرنے) سے روکا یا روکتے ہیں، اور رسولؐ کی مخالفت کی جبکہ راہ راست ان پر واضح ہو چکی تھی، وہ (اپنی

باتوں اور اعمال سے) اللہ (اور اس کے رسولؐ کا) کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ عنقریب اللہ (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کے تمام (باطل) اعمال ضائع کر دے گا۔

33 47 يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، یعنی اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات پر عمل کرو اور اس کے رسول (آخرؐ) کی اطاعت کرو، یعنی آپؐ کا کہا مانو اور ان کی پیروی کرو۔ اپنے اعمال کو (اپنی نادانی و نافرمانی سے) اکارت یا ضائع نہ کرو (And render not your deeds vain)۔

34 47 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ

(یاد رکھو!) جن لوگوں نے کفر کیا، یعنی دین اسلام میں داخل ہونے سے انکار کیا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے (صراط مستقیم پر سفر زندگی کرنے) سے روکا اور پھر کفر کی حالت ہی میں مر گئے تو اللہ ان کو (اپنے قانون مکافات عمل کی رو سے) ہر گز نہ بخشے گا، یعنی ان کی سیآت کو محو کرے گا نہ انہیں معاف کرے گا۔

35 47 فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

پس تم ہمت نہ ہارو (اور کافروں سے مرعوب نہ ہو جاؤ) اور (دب کر خود) صلح کی درخواست نہ کرو، (بالآخر) تم ہی غالب آؤ گے اور (یقینا) اللہ تمہارے ساتھ ہے (وہ تمہارا رفیق و کارساز اور حامی و ناصر ہے)، وہ ہر گز تمہارے اعمال (کا اجر) کم نہ کرے گا (تم کو تمہارے حصہ سے زیادہ دنیا میں اور تصور سے زیادہ آخرت میں دے گا)۔

36 47 اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ

بیشک دنیا کی زندگی (اہل دنیا کیلئے) تو محض کھیل اور رنگارنگ کے مشاغل سے عبارت ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور (اللہ کا) تقویٰ اختیار کرو، یعنی اس کی طلب و جستجو کرو اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرو، تو وہ (اللہ) تم کو تمہارے (اعمال کا بہترین) اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہ کرے گا (بلکہ جو کچھ تم اس کی راہ میں اس کے بندوں کی صلاح و فلاح کیلئے خرچ کرو گے، وہ اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے، تم کو یہاں بھی دے گا۔ وہ اپنے بندوں کی کمزوریوں سے واقف و آگاہ ہے کہ)۔

37 47 اِنۡ يَّسۡـَٔلۡكُمُوۡهَا فَيُحۡفِكُمۡ تَبۡخَلُوۡا وَيُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ

اگر وہ تم سے تمہارے مال مانگ لے اور سب کے سب طلب کرے اور اس بات پر اصرار کرے تو تم بخل کرنے لگو گے اور وہ (بخل) تمہارے کھوٹ ابھار لائے گا (اور تمہاری بدنیتی ظاہر کر دے گا)۔

38 47 هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ‌ ۚ وَمَنۡ يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِىُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ‌ ۚ وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَـكُم

دیکھو! تم وہی تو ہو جنہیں اللہ کی راہ میں (اس کے بندوں کی فلاح و صلاح کیلئے) خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں سے کچھ وہ ہیں جو ایسا نہیں کرتے، یعنی بخل کرتے ہیں اور جو کوئی بخل کرتا ہے، یعنی مال و دولت خرچ کرنے کے بجائے اسے جمع کرتا رہتا ہے، وہ (دراصل) اپنے نفس سے بخل کرتا ہے (یعنی اسے دنیوی و اخروی حسنہ اور حیات طیبہ و جنت سے محروم رکھتا ہے)۔ اللہ تو ہر شے سے بے نیاز اور عطا کرنے والا ہے (اور اسے تمہارے اموال کی کوئی ضرورت نہیں) اور تم ہی اس کے محتاج (اور سائل) ہو۔ (سنو!) اگر تم دعوت انفاق 2 سے روگردانی کرو گے تو اللہ تمہاری جگہ اور قوم لے آئے گا جو تم جیسے (بخیل) نہیں ہوں گے۔

حواشی-2 یہ آیۂ جلیلہ ان مسلم افراد و اقوام عالم کیلئے تازیانہ عبرت ہے جنہوں نے انفاق بالعفو کے حکم الٰہی پر عمل کرنا چھوڑ رکھا ہے اور اس نافرمانی کے جواز میں طرح طرح کی تاویل بالباطل سے کام لیتے ہیں۔ تاریخی عمل شاہد ہے کہ جن معاشروں میں سرطانی اداروں کی عملداری ہوتی ہے، وہاں اکابر پرست پیشواؤں کا شیوہ یہی ہوتا ہے۔

سورہ الفتح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 48 اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا

(پیارے نبیؐ!) بلاشبہ ہم نے آپ کو (دشمنان حق پر) حقیقی معنوں میں فتح 1 دی ہے، یعنی ان پر مکمل غلبہ اور ان کے ملک پر قبضہ و تسلط دیا ہے۔

حواشی-1 اس کے دوسرے معانی یہ بھی ہو سکتے ہیں، جو تقدیر عبارت کے لحاظ سے دل لگتے اور احسن ہیں: ہم نے آپ پر علم و حکمت، دنیوی و معنوی ترقی اور دنیوی و اخروی حسنہ کی راہیں کلیتاً وسیع کر دی ہیں۔

2 48 لِّيَـغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَيَهۡدِيَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا

تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی کوتاہیاں یا لغزشیں معاف کر دے اور آپ پر اپنے انعام و اکرام کا اتمام کر دے اور آپ کو صراط مستقیم، یعنی اللہ کی حسین و فطری اور پائیدار و راست راہ دکھاتا رہے۔

3 48 وَّيَنۡصُرَكَ اللّٰهُ نَصۡرًا عَزِيۡزًا

اور زبردست نصرت سے آپ کی اعانت کرے، یعنی اللہ ایسی مدد فرمائے کہ اس میں غلبہ اور عزت ہو۔

4 48 هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِىۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِيۡمَانًا مَّعَ اِيۡمَانِهِمۡ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا

وہی (اللہ) تو ہے جس نے مؤمنین کے قلوب (= دل و دماغ) میں اطمینان و سکینت نازل فرمائی تاکہ ان کے (اپنے) ایمان کے ساتھ (تائید الٰہی سے) ان کا ایمان اور بڑھ جائے۔ آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اللہ عالم بالذات... حد درجہ دانا و بینا اور دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

5 48 لِّيُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَيُكَفِّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ فَوۡزًا عَظِيۡمًا

تاکہ (اللہ تعالیٰ) مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو الحیوانی باغات میں داخل کرے، جن کے دامن میں (جانفزا و نظر افروز) چشمے رواں دواں ہیں اور وہ ان (حسین و شاداب مناظر) میں حیات جاودانی بسر کریں گے اور وہ ان کی سیآت 2 کو محو اور ان سے تحفظ فراہم کر دے گا اور اللہ کے نزدیک یہ انتہائی عظیم الشان کامیابی (The supreme achievement) ہے۔

حواشی-2 سیآت (ضد حسنات): اعمال سوء کے بھیانک اور آتشیں اثرات جو قلب پر مرتب ہوتے ہیں۔

6 48 وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

اور (اس لئے کہ) منافق (Hypocrites) مردوں اور منافق عورتوں، مشرک (Polytheists) مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں برے برے گمان کرتے ہیں۔ (اس کے نتیجے میں) وہ مصائب کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ اللہ کا عتاب انہیں پر نازل ہوتا ہے اور وہ ان پر غضبناک ہوتا ہے، یعنی انہیں اپنے رضوان و مغفرت اور اپنی رحمت سے دور رکھتا ہے اور اس نے ان کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے جو (سفر حیات کی) بڑی ہی غم انگیز و تکلیف دہ اور خوفناک منزل آخر ہے۔

7 48 وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ صاحب سطوت و صولت اور عزت... انتہائی دانشمند اور دانا و بینا، نیز نہایت دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔

8 48 اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

(اے رسولؐ!) بیشک ہم نے آپ کو (اپنے اسوۂ حسنہ کے ذریعے حسین زندگی گزارنے کی) شہادت دینے والا اور (اعمال صالحہ کے حسین اجر کی) خوشخبری دینے والا اور (حسین زندگی کے حسین نتائج اور قبیح زندگی کے بھیانک نتائج و عواقب سے) متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

9 48 لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

تا کہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، یعنی تسلیم بالیقین کرو اور اس، یعنی رسولؐ (کا ساتھ دو اور ان) کی (دل و جاں سے) تعظیم و توقیر کرو 3 اور صبح و شام (اللہ کے) احکام و تعلیمات اور قوانین و آئین کی تشہیر جمیل کرتے اور اپنے فرائض سرانجام دیتے رہو۔

حواشی-3 یاد رہے کہ رسول اکرمؐ کی تعظیم و توقیر لازم ہے۔

10 48 اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

(اے رسولؐ!) بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے تھے، فی الحقیقت وہ اللہ ہی سے بیعت کر رہے تھے، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا، یعنی وہ دراصل اللہ سے بیعت یا عہد کر رہے تھے۔ اب جو اس عہد کو توڑے گا، اس کی عہد شکنی کا وبال اسی کی اپنی ہی ذات پر ہو گا اور جو وفاء عہد کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے، تو اللہ اس کو عنقریب بہت بڑا اجر دے گا (اپنے قرب و رضوان اور ہم نظری و ہمکلامی سے نوازے گا)۔

11 48 سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

(نوٹ: اس آیہ مبارکہ میں اطراف مدینہ کے ان لوگوں کا ذکر ہے جنہیں عمرے کی تیاری کرتے وقت آپؐ نے ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی، مگر وہ ایمان کا دعویٰ رکھنے کے باوجود صرف اس لئے اپنے گھروں سے نہ نکلے تھے کہ انہیں اپنی جان عزیز تھی۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ اس موقع پر قریش کے عین گھر میں عمرے کیلئے جانا موت کے منہ میں جانا ہے، اب جب کہ آپؐ واپس ہو رہے ہیں تو) (اے نبیؐ!) بدوی عربوں میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے، اب وہ آ کر ضرور آپ سے کہیں گے کہ ہمیں اپنے اموال اور بال بچوں کی فکر نے مشغول رکھا تھا۔ آپ ہمارے لئے (اللہ سے) مغفرت کی دعا مانگیں (کہ ہم آپ کے ہم سفر نہ ہو سکے)۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو و مجازات کی رو سے) تمہیں نقصان پہنچانے کا فیصلہ کرے یا نفع پہنچانے کا، تو کون (اس کے مقابلے میں) کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے، بلکہ اللہ تو تمہارے سب کاموں سے کلی طور پر باخبر ہے (کہ ان اعمال کے محرکات کیا ہیں)۔

12 48 بَلۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡقَلِبَ الرَّسُوۡلُ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِلٰٓى اَهۡلِيۡهِمۡ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰ
لِكَ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَظَنَنۡتُمۡ ظَنَّ السَّوۡءِ ۖۚ وَكُنۡتُمۡ قَوۡمًا ۢ بُوۡرًا

(مگر اصل بات وہ نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو) بات یہ ہے کہ تم نے سمجھ رکھا تھا کہ (اب) رسولؐ اور مؤمنین اپنے گھر والوں میں کبھی پلٹ کر نہ آسکیں گے اور یہ بات تمہارے قلوب کو بہت بھلی لگی (اور اپنی دلی آرزوئوں کے مطابق) تم بہت برے گمان کرنے لگے اور تم سخت بد ظن لوگ ہو (اور اللہ کے قانون مجازات واحترام آرزو کے مطابق) ہلاکت وبربادی تمہارا مقدر ہے۔

13 48 وَمَنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَعِيۡرًا

اور ایسے کافروں کیلئے، جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے (اور ان کے احکامات او تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں نہ اتباع، ہم نے بے شک شعلہ زن آگ تیار کر رکھی ہے۔

14 48 وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا

اور آسمانوں اور زمین کی فرماں روائی کا اختیار صرف ایک اللہ تعالیٰ کو ہے (اور کسی کو نہیں، لہٰذا جو حکمران اپنے یا غیر اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کے ساتھ حکومت کرتے یا اپنا حکم چلاتے ہیں وہ تلمیح قرآنی میں ''فرعون'' ہوتے ہیں)۔ (یاد رکھو!) اللہ (اپنے قوانین مشیت وانابت کے مطابق) جسے چاہتا ہے (اس کی سچی توبہ، یعنی اس کے اپنے کئے پر ندامت وپشیمانی کا اظہار کرنے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی بناء پر) اس کی بخشش وحفاظت فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے (اس کی قساوت قلبی وسرکشی اور اپنے قانون مجازات کے مطابق) اسے سزا دیتا ہے اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور حفاظت کرنے والا... بے حد ترس کھانے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

15 48 سَيَقُوۡلُ الۡمُخَلَّفُوۡنَ اِذَا انْطَلَقۡتُمۡ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاۡخُذُوۡهَا ذَرُوۡنَا نَـتَّبِعۡكُمۡ ۚ
يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّبَدِّلُوۡا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنۡ تَتَّبِعُوۡنَا كَذٰلِكُمۡ قَالَ اللّٰهُ مِنۡ قَبۡلُ ۚ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ بَلۡ
تَحۡسُدُوۡنَنَا ؕ بَلۡ كَانُوۡا لَا يَفۡقَهُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا

جب تم مال غنیمت حاصل کرنے کیلئے جانے لگو گے تو یہ پیچھے رہ جانے والے لوگ تم سے ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو (چونکہ وہاں، یعنی خیبر کی مہم میں خطرہ کم اور مال غنیمت کی امید زیادہ تھی)۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان کو بدل دیں (یعنی اس کو پورا نہ ہونے دیں کہ یہ مسلمانوں کے ساتھ ہرگز نہ جائیں اور نہ مال غنیمت میں ان کا حصہ ہو گا)۔ آپ فرما دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے، اللہ نے اسی طرح (تمہارے اجازت طلب کرنے سے پہلے) فرما دیا ہے۔ یہ کہیں گے کہ نہیں (اللہ نے ایسا حکم نہیں دیا)، بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کر رہے ہو، حالانکہ بات حسد کی نہیں ہے) درحقیقت یہ لوگ (حق بات) بہت کم سمجھتے ہیں۔

16 48 قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

آپ ان پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے کہہ دیں (کہ اس جنگ میں تو نہیں، البتہ) جلد ہی تمہیں ایک اور بڑی جنگجو اور زور آور قوم کے مقابلہ میں لڑنے کیلئے بلایا جائے گا، تم کو ان سے (یا تو) جنگ کرنا ہو گی یا وہ مطیع و فرماں بردار ہو کر اطاعت قبول کر لیں گے۔ اس وقت اگر تم نے (حکم جہاد کی) اطاعت کی تو اللہ تمہیں (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) حسین اجر دے گا اور اگر (اس وقت بھی) تم نے روگردانی کی، جیسے تم اس سے قبل کر چکے ہو تو (اللہ اپنے قوانین کی رو سے) تم کو دردناک والمناک سزا دے گا۔

17 48 لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا

ہاں اگر اندھا اور لنگڑا اور مریض شخص جہاد کیلئے نہ آئے تو کوئی حرج نہیں (اس لئے کہ جہاد معذوروں پر فرض نہیں) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا (یعنی اللہ کے قوانین واحکام اور تعلیمات وآئین اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق زندگی کرے گا) تو اللہ اسے الحیوانی بہشتوں میں داخل کرے گا، جن کے دامن میں جانفزا و نظرافروز) چشمے رواں دواں ہوں گے اور جو کوئی ان سے روگردانی کرے گا تو اللہ (اپنے قوانین کے مطابق) اسے دردناک عذاب دے گا۔

18 48 لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا

یقیناً اللہ مؤمنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے (جہاد کیلئے) بیعت کر رہے تھے۔ پس اللہ نے (وہ صدق و خلوص) جو ان کے دلوں میں تھا جان لیا۔ پھر (صلح حدیبیہ) کی شرائط کی وجہ سے ان پر جو گرانی تھی، وہ بھی اللہ نے دور فرما دی اور) ان (کے دل و دماغ) پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو (حدیبیہ سے آنے کے بعد ہی خیبر کی) جلد ہی ایک فتح (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) عطا فرما دی۔

19 48 وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

اور بہت سی غنیمتیں بھی جن سے وہ بہرہ مند ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی صاحب عزت و سطوت... انتہائی دانشمند اور کمال دانشمندی سے اپنے تمام امور سر انجام دینے والا۔

20 48 وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ
النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

(اے مؤمنو!) اللہ نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمہیں کثرت سے اموال غنیمت عطا کرے گا جنہیں تم اپنے ہاتھوں سے سمیٹو گے۔ پس (فوری طور پر خیبر کی فتح میں) یہ مال غنیمت تو تم کو جلدی سے دے دیا اور لوگوں کے ہاتھ تمہارے خلاف اٹھنے سے روک دیئے اور (یہ سب اس لئے ہوا) تاکہ ایمان والوں کیلئے (اللہ کی قدرت، رسولؐ کی صداقت اور امر الٰہی کے تحت صلح و جنگ کا) ایک نمونہ قائم ہو جائے (اور یہ واقعات ان کیلئے اعجازی نشان بن جائیں) اور وہ (اللہ) تم کو صراط مستقیم، یعنی اللہ کی حسین و فطری اور پائیدار و راست راہ دکھاتا رہے (تاکہ امر الٰہی کے اتباع میں کبھی ذات یا ذاتی مفاد و وقار تمہارے سامنے نہ آئے، بلکہ دین الٰہی کا فروغ اور اسوۂ حسنہ کا اتباع ہی پیش نظر رہے)۔

21 48 وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرًا

اور (تاکہ ان کے ساتھ ہی) ایک اور فتح (انعام فرمائے، یعنی فتح مکہ) جس پر تمہیں ابھی رسائی اور قابو نہیں لیکن وہ اللہ کے احاطہ قدرت میں ہے، (نیزاور بھی غنائم تمہارے لئے محفوظ ہیں)۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

22 48 وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا

اور اگر (صلح حدیبیہ نہ ہوتی اور) تم سے یہ کافر لڑتے تو (تم ہی غالب آتے اور) یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، پھر وہ نہ تو کسی کو اپنا دوست و سرپرست پاتے اور نہ حامی و مددگار۔

23 48 سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا

(اور کافروں کے ساتھ) اللہ کا یہ دستور و طریق پہلے سے چلا آرہا ہے۔ تم اللہ کے (اس) دستور (و فطرت اور قوانین واحکام) میں ہرگز کسی قسم کی تبدیلی (Change or alteration) نہیں پاؤ گے۔

24 48 وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا

اور (اللہ) تو وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان (کفار) کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے، حالانکہ وہ ان پر تمہیں غلبہ عطا کر چکا تھا (اور وہ تمہارے قابو میں تھے) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا تھا جو تم (دشمنوں کے مقابلے کیلئے) کر رہے تھے۔

25 48 هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔــوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر (رسالت کا انکار) کیا اور تمہیں مسجد حرام (میں داخل ہونے) سے روکا تھا اور (ان کی مزاحمت کے باعث) قربانی کے جانور بھی (حرم میں پہنچنے اور ذبح ہونے سے) رکے رہے۔ اگر (مکہ میں) ایسے مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں موجود نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے اور یہ خطرہ نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انہیں پامال کر دو گے اور اس سے تم پر الزام آئے گا (تو جنگ نہ روکی جاتی۔ وہ اس لئے روکی گئی تا کہ اللہ (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور رحمت کے مطابق) اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے۔ وہ مؤمن مرد و زن الگ ہو گئے ہوتے تو (اہل مکہ میں سے) جو کافر تھے ان کو ضرور ہم (اپنے قانون مجازات کی رو سے) دردناک سزا دیتے۔

26 48 اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

(یہی وجہ ہے کہ) جب کافروں نے اپنے قلوب (= دل و دماغ) میں عصبیت اور وہ بھی جاہلانہ عصبیت بٹھالی (وہ اسی پر اڑے تھے کہ ان کی شرائط کو قبول کیا جائے، آپ قبول فرما رہے تھے گو جاں نثار صحابہؓ ان شرائط سے خوش نہ تھے، لیکن وہ صبر، تحمل اور فرماں برداری کا نمونہ بنے ہوئے تھے) تو اللہ نے (اپنے قانون طمانیت و سکینت Law of Solace and Contentment =، کے مطابق) اپنے رسولؐ اور مؤمنین (کے قلوب پر) طمانیت و سکینت نازل فرمائی اور ان کو (ایک محتاط اور) تقویٰ کی بات کا پابند اور اس پر قائم رکھا کہ وہی اس کے زیادہ مستحق اور اس (تحمل و بردباری) کے اہل تھے اور اللہ یقیناً ہر شے کا علم کلی رکھنے والا ہے (اور سب کی صلاحیتوں سے واقف اور ان کی کیفیات سے آگاہ ہے)۔

27 48 لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا

اللہ نے اپنے رسولؐ کے (صداقت و واقعیت اور مقصدیت و حکمت کے حامل) خواب کو سچ کر دکھایا، کہ انشاء اللہ تم ضرور بالضرور مسجد حرام (خانہ کعبہ) میں امن و امان سے داخل ہو گے، اپنے سر منڈواؤ گے اور بال ترشواؤ گے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا۔

پس وہ (اللہ) اس بات کو جانتا تھا جسے تم نہ جانتے تھے۔ اس لئے اس خواب کے پورا ہونے سے پہلے (یعنی فتح مکہ سے قبل) اس نے یہ قریبی فتح (فتح خیبر) تم کو عطا فرمادی۔

28 48 هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول، یعنی پیغمبر اعظم وآخرؐ کو الھدیٰ (کتاب ہدایات، قرآن حکیم) اور دین الحق، یعنی سچے، قائم و دائم رہنے والے اور افادی و غایتاتی اقدار کے حامل نظام حیات کلی (Complete way of life) کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے حیات انسانی کے دیگر کل نظاموں پر غالب کر دے اور اس (واقعیت) پر اللہ کی شہادت کافی ہے۔

29 48 مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ٻ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۾ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَــظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

اللہ کے رسول (حضرت) محمد ﷺ (جو رحمتہ للعلمین ہیں) اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں (یعنی صحابہ اکرامؓ اور آپؐ کی تحریک رحمتہ للعلمینی کے معاون) وہ کافروں (یعنی اللہ کے دین حق و توحید، اس کے رسولؐ کی رسالت کے منکر اور کفر کے نقیب و علمبر دار ہیں) کے مقابلے میں پوری قوت سے کام لینے والے ہیں، لیکن آپس میں ایک دوسرے کیلئے باعث رحمت ہیں۔ تم جب دیکھو گے انہیں مطیع و فرمانبر دار، سر تسلیم خم کرنے والے، اللہ کے فضل اور اس کے رضوان کی طلب و جستجو میں مشغول و سر گرم پائو گے۔ سجدوں کے اثرات سے ان کے چہروں کی کیفیات ہویدا ہیں۔ ان کی تعریف توریت میں اور ان کے یہ اوصاف انجیل میں (بیان ہوئے) ہیں۔ ان کی مثال کھیتی کی مانند ہے کہ اس نے (پہلے) سوئی (کی طرح ایک پتی) نکالی، پھر (ارد گرد کے ماحول اور زمین سے قوت حاصل کر کے) اس کو مضبوط (اور قوی) کیا۔ پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی (اور سر سبز و لہلہاتی ہوئی کھیتی) کاشتکاروں کو بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے کو دیکھ کر جلیں۔ (یہ تو دنیا میں صحابہ کرامؓ اور مُومنوں کا انعام ہے، آخرت میں تو) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے عدل و احسان، خیر و حسنہ اور فلاح و صلاح کے کام کئے، ان سے اللہ

نے (اپنے قانون انعام و فضل Law of Reward and Benevolence. کے مطابق) مغفرت و بخشش اور ارفع و کثیر صلہ کا وعدہ فرمایا ہے۔

سورہ الحجرات: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 49 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ

اے مسلمانو! (کسی معاملے میں بھی) اللہ اور اس کے رسولؐ سے آگے نہ بڑھو (بلکہ احکام الٰہیہ کی حدود میں رہو) اور اللہ (کے قرب و رضوان اور اس کی ہم نظری و ہمکلامی) کی طلب و جستجو میں رہو اور اس (کے قانون مجازات) سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ خوب سننے والا... سب کچھ جاننے اور علم کلی رکھنے والا ہے۔

2 49 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَهۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبیؐ (اکرم) کی آواز سے بلند تر نہ ہونے دو اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کرو، جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ (یہ بات ادب و توقیر کے خلاف ہے۔ دیکھو!) کہیں تمہارے اعمال (تمہاری نادانی سے) ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

3 49 اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ

بلاشبہ جو لوگ اللہ کے رسولؐ کے سامنے بات کرتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھتے ہیں (اور دبی آواز سے بولتے ہیں) وہی لوگ ہیں جن کے قلوب (= دل و دماغ) کو اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون ہدایت و تقویٰ کی رو سے) تقویٰ کیلئے جانچ لیا (اور منتخب کر لیا ہے)۔ ان کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے، یعنی ان کی تمام سیآت کو محو اور ان کو ان سے تحفظ دیا جائے گا، نیز ان کیلئے بخشش اور عظیم الشان صلہ (یعنی دید و رضوان الٰہی) ہے۔

4 49 اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

(اے نبیؐ!) بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں اکثر ناسمجھ ہیں (اور عقل سے کام نہیں لیتے)۔

5 49 وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس باہر آجاتے تو یہ بات ان کیلئے موجب خیر و حسنہ ہوتی۔ (اگر کسی نے نادانی اور جلد بازی سے ایسا کیا اور توبہ کر لی تو) اللہ تعالیٰ بہت بخشش و در گزر کرنے... بے انتہا ترس کھانے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

6 49 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا
بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق و بدکردار شخص تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو (یقین کرنے سے قبل) تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں (ایسا نہ ہو کہ اس کی بات پر بھروسہ کر کے) تم نادانی سے کسی گروہ کو نقصان پہنچا دو اور پھر تم کو اپنے کئے پر پچھتانا پڑے (اور پشیمانی ہو)۔

7 49 وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الرّٰشِدُوْنَ

اور خوب جان رکھو (یعنی یہ ذہن نشین رہے) کہ تم میں اللہ کا رسولؐ موجود ہے۔ اگر وہ اکثر امور میں تمہاری بات مان لے تو تم خود ہی مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے قلوب میں ایمان کی۔ (ایسی) محبت ڈال دی ہے (کہ تم سر تسلیم خم کئے رہتے ہو) اور اس (ایمان) کو تمہارے دل و دماغ میں مزید (اور منور) کر دیا ہے اور کفر و فسق اور نافرمانی و سرکشی سے تم کو متنفر کر دیا ہے۔ یہی لوگ راست رو اور حق پر ہیں، یعنی عقلی اور عملی طور پر صراط مستقیم پر ہیں۔

8 49 فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعۡمَۃً ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ

(اور ان کی یہ محبت، جذبہ ایمانی اور رشد و ہدایت) اللہ کا فضل اور اس کی عنایت کے باعث انعام ہے۔ بیشک اللہ علم کلی رکھنے والا... نہایت دانا و بینا اور اپنے امور نہایت دانشمندی سے سر انجام دینے والا ہے۔

9 49 وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ

اور اگر مؤمنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرتا چلا جائے (تو تم خاموشی سے تماشانہ دیکھو، بلکہ) تم سب (مل کر) اس سے جنگ کرو جو زیادتی کر رہا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ رجوع کرے (یعنی اس بات کو تسلیم کر لے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت و فرماں برداری کرے گا) تو ان کے درمیان مساویانہ اور عادلانہ انداز میں صلح کرا دو اور انصاف کرو (بالفاظ دیگر، دونوں فریقوں کے حقوق کا برابر خیال رکھ کر صلح کرا دو اور منصفانہ رویہ اختیار کرو)۔ بیشک اللہ انصاف کرنے اور منصفانہ رویہ اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

10 49 اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

بلاشبہ اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات و معاملات کو درست کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، (یعنی اس کے قرب و رضوان کی آرزو کرتے رہو اور اس کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو) تاکہ تم 1 پر مہربانی و نوازش کی جائے۔

حواشی-1 لعلکم کی نسبت اگر غیر اللہ کی طرف ہو تو اس میں ابہام و شک پایا جاتا ہے۔ بخلاف اس کے، اگر اس لفظ کی نسبت رب عزیز و قدیر کی طرف ہو تو اس میں ابہام و شک کی بجائے ایقان پایا جاتا ہے۔ اسی بناء پر اس کا درست ترجمہ ''تاکہ'' ہے۔

11 49 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا
نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ
الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

مسلمانو! کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان (مذاق اڑانے والوں) سے بہتر ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا تمسخر اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے نام سے پکارو۔ ایمان (لانے) کے بعد برا نام دنیا بری اور نادانی کی بات ہے۔ جو لوگ (اس بری روش سے) باز نہ آئیں تو وہی ظالم ہیں یعنی حقوق غصب کرنے اور حق تلفی کرنے والے ہیں)۔

12 49 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا
تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو بہت شک (اور گمان) کرنے سے اجتناب کرو کہ بلاشبہ بعض بدگمانیاں) گناہ ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے (کے عیوب) کی ٹوہ میں نہ رہو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت ہی کرے۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا گوارا ہو؟ دیکھو (یقینا) تمہیں خود اس سے گھن آتی ہے۔ اللہ (کے قرب ور ضوان) کی طلب و آرزو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بار بار توبہ قبول کرنے والا... ترس کھانے اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

13 49 يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ
لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ (لیکن کسی کو اعلیٰ طبقہ میں پیدا کرنا، ممتاز قبائل سے اس کا تعلق ہونا، اس کا مال و دولت، شکل و صورت اور وقار و وجاہت وغیرہ وغیرہ سب دنیا تک ہے) بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت و شرف والا وہ ہے جو تقویٰ

اختیار کرے (یعنی جو اللہ کے قرب ورضوان کی طلب وآرزو کرے اور اس کے قانون مجازات Law of Retribution =، سے ڈرے)۔ یقیناً اللہ علم کلی رکھنے والا... سب معلومات رکھنے والا اور باخبر ہے۔

14 49 قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(اور یہ) بدوی اور گنوار لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے، بلکہ (یوں) کہو کہ ہم مطیع (Surrender) ہو گئے ہیں (اور ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے)۔ اور (تم نے درحقیقت ابھی تک اسلام کو تسلیم بالیقین تو کیا ہی نہیں، اور) ابھی تک تمہارے قلوب یعنی دل و دماغ میں ایمان ہرگز داخل نہیں ہوا اور رچا بسا نہیں) اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی طاعت و فرماں برداری کرو گے (اور اللہ کے احکام و تعلیمات، قوانین و ہدایات اور اسوۂ حسنہؐ کے مطابق زندگی کرو گے) تو اللہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں کوئی کمی نہ کرے گا۔ بیشک اللہ سیآت کو محو کرنے۔ ان سے تحفظ فرمانے اور بخشنے والا... بے انتہا ترس کھانے، درگزر کرنے اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

15 49 اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

حقیقت میں مؤمن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ (اعظم وآخر) پر ایمان لائے، پھر انہوں نے (ایمانیات یا قرآن کے معتقدات جلیلہ و محرکہ میں) قطعاً کوئی شک و شبہ نہ کیا اور اپنے مال و منال اور جسم و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ (واقعہ یہ ہے کہ) یہی لوگ سچے (اہل صدق) ہیں۔

16 49 قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ

ان سے کہو: کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتلاتے ہو؟ یا اس کی خبر دیتے ہو؟ (اگر واقعی تمہارا ایمان کامل ہے اور تم سچے دیندار ہو تو اللہ اس سے بخوبی آگاہ ہے)۔ اللہ کو تو سب کچھ معلوم ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ (یقینا) ہر شے کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

17 49 يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۖ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ
عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(اے میرے پیغمبرؐ!) یہ لوگ آپ کو (اس کا) احسان جتاتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو، بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ دکھائی ہے، بشرطیکہ تم اس کی تصدیق کرنے والے ہو۔

18 49 اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی غیبات 2 (Hidden things) کو (جو غیر مرئی اور اس کی مخلوقات سے مخفی ہیں) دیکھتا اور جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ کے علم و نظر میں ہے۔

حواشی-2 یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ ''غیب'' کا لفظ غیر اللہ، خصوصاً انسان و جن اور ملائکہ کی نسبت سے استعمال کرتا ہے، کیونکہ ان کو غیب کا علم نہیں ہوتا، ورنہ وہ خود تو عالم والغیب والشھادہ ہے، اس سے کوئی شے بھی غیب یا مخفی و پوشیدہ نہیں، بلکہ ہر شے ظاہر و باہر ہے۔

سورہ ق بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 50 قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ

ق۔ قرآن عظیم و ستودہ صفات کی قسم۔

2 50 بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ

مگر ان (لوگوں) کو تعجب ہے کہ ان ہی میں سے (ان ہی کے خاندان اور نسل کا ایک شخص) ان کو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل (Law of Retribution) سے متنبہ کرنے والا آیا ہے۔ چنانچہ یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ بہت ہی عجیب اور انہونی بات ہے۔

3 50 ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌۢ بَعِيۡدٌ

جب ہم مر جائیں گے اور خاک ہو جائیں گے، (تو دوبارہ زندہ کئے جائیں گے)؟ یہ تو بعید از عقل (یا بہت دور کی بات) ہے۔

4 50 قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ‌ۚ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ

ہمیں خوب علم ہے کہ مٹی ان کے کن اجزاء کو کھا جاتی ہے اور ہمارے پاس تو (وہ) کتاب (اور نظام) بھی ہے جس میں سب کچھ (ذرہ ذرہ) محفوظ ورقم ہے۔

5 50 بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَـقِّ لَـمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ

در حقیقت انہوں نے (دین) حق کو، جب وہ ان کے پاس آپہنچا، جھٹلایا (اور تکذیب کی اس لئے)، وہ اب سخت الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ (یہ اس اضطراب میں پڑے ہوئے ہیں جو ہمیشہ حق اور اللہ کے نظام حیات کلی کو جھٹلانے سے پیدا ہوتا ہے۔)

6 50 اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا وَزَيَّـنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ

کیا وہ اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور کس طرح اسے زینت دی ہے؟ اور یہ کہ اس میں کہیں بھی کوئی عیب، نقص اور خلا نہیں۔

7 50 وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا وَاَلۡقَيۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۢ بَهِيۡجٍ

اور (کیا وہ اپنے نیچے) زمین کی طرف نظر نہیں ڈالتے کہ ہم نے اسے کس طرح بچھایا ہے اور اس میں پہاڑ جمائے اور اس میں ہم نے کل خوشنما جوڑے اگا دیئے۔

8 50 تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ

بصیرت افروز اور ہر اس بندے کیلئے ذکر و نصیحت ہے جو صدق دل سے ہماری طرف رجوع کرتا ہے۔

9 50 وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ

اور ہم نے آسمان یا فضا (Space) سے مبارک یعنی نشو و نما دینے والا پانی (زمین پر) اتارا، پھر اس کے ساتھ جنگلات۔ باغات (Forests - fruit orchards) اور فصلوں کے غلے۔

10 50 وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ

نیز اونچے اونچے کھجوروں کے درخت، جن پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہ بہ تہ لگتے ہیں۔

11 50 رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ

یہ (اناج اور پھل وغیرہ سب میرے کل) بندوں (یا انسانوں) کیلئے رزق یا روزی کا سامان ہے اور اس (پانی) سے ہم مردہ یعنی قوت نامیہ سے محروم زمین کو زندگی بخش دیتے ہیں اور جس طرح ہم مردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرتے ہیں اور تم زمین سے درختوں اور فصلوں کو اگتے دیکھتے ہو)، اسی طرح (روز قیامت تم کو) نکلنا ہوگا (یعنی دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے)۔

12 50 كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ

ان (کفار مکہ) سے قبل، قوم نوحؑ اور اصحاب الرس اور ثمود بھی (اپنے رسولوںؑ کو) جھٹلا چکے ہیں۔

13 50 وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ

اور عاد اور فرعون اور لوطؑ کے برادران قوم۔

14 50 وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ

اور بن یعنی جنگل کے رہنے والے اور تبع 1 کی قوم نے بھی۔ (غرض) ان سب ہی نے (اپنے) رسولوںؑ کو جھٹلایا (اور ان کی تعلیمات ماننے سے انکار کرتے رہے،) تو (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) ہمارا عذاب کا وعدہ (بھی) پورا ہو کر رہا (اور یہ سب قومیں تباہ و برباد ہوئیں)۔

حواشی-1 یمن کے بادشاہوں کا لقب، جیسے مصر کے بادشاہوں کا لقب فرعون تھا۔

15 50 اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِىْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ

کیا پہلی بار (مخلوق کو) پیدا کر کے ہم تھک گئے ہیں (کہ دوسری بار ان کو پیدا نہ کر سکیں، نہیں!) بلکہ (بات یہ ہے کہ) از سر نو پیدا ہونے کے بارے میں (اللہ کی قدرت کے متعلق) یہ شک میں ہیں۔

16 50 وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

اور بے شک ہم ہی نے انسان کو (ارتقائی انداز میں) پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں اس کا نفس جو وسوسے پیدا کرتا رہتا ہے اور ہم اس کی رگ جاں سے بھی قریب تر ہیں۔

17 50 اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ

چنانچہ انسان کے دائیں اور بائیں ساتھ رہنے والے کاتب اس کی ہر بات رقم کرتے رہتے ہیں۔

18 50 مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ

اس کے منہ سے جو بات بھی نکلتی ہے ایک مستعد و نگہبان (فرشتہ) جو اس کے قریب ہی ہوتا ہے اسے (الوہی کمپیوٹر پر محفوظ کرنے کیلئے) ضبط تحریر میں لے آتا ہے۔

19 50 وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ

اور (اسی طرح انسان کی زندگی گزر گئی اور حقائق کو منکشف کرنے کیلئے) موت کی بیہوشی طاری ہو گئی۔ یہی (وہ موت) ہے جس سے (اے غافل انسان!) تو گریزاں تھا۔

20 50 وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ

پھر صور میں، (یعنی کل مردہ بنی نوع انسان کے صوری پیکروں میں) اپنے انفاخ سے انہیں دوبارہ زندہ کریں گے۔ یہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ اور جس سے تجھے متنبہ کیا جاتا ہے (This is the threatened day)۔

21 50 وَجَاۗءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ

اور ہر شخص (روز قیامت اللہ کے حضور اس طرح) آئے گا کہ ایک (فرشتہ) اس کو ہانک کر لانے والا ہو گا اور ایک (اس کے اعمال کی) گواہی دینے والا۔

22 50 لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ ھٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ

اس سے پہلے تو اس سے بے خبر و بے فکر تھا۔ اب ہم نے تجھ پر سے (یعنی تیری آنکھوں سے وہ) پردہ ہٹا دیا جو پڑا ہوا تھا، سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے! (تجھ کو وہ سب کچھ نظر آ رہا ہے جس سے تو منکر رہا!)۔

23 50 وَقَالَ قَرِيْنُهٗ ھٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ

اور اس کا ساتھی (یعنی وہ فرشتہ جو اس کی زندگی میں اس کے ساتھ اور ہانک کر لایا تھا) کہے گا: یہ جو میری سپردگی میں تھا حاضر ہے (مع اعمالنامے کے جو میرے پاس تیار ہے)۔

24 50 اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ

(حکم دیا جائے گا) ہر ناشکر گزار (Ingrate) دشمن حق (اور عناد رکھنے والے سرکش) کو جہنم میں پھینک دو۔

25 50 مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ

جو عدل واحسان کے کاموں اور مال میں بخل کرنے والا 2، حدود شکن اور شک کرنے والا ہے۔

حواشی-2 قرآن مجید نے اپنے اعجاز بیان سے ''بخل'' کی اصطلاح کے معنی ''مناع للخیر'' کے بتائے ہیں، یعنی اللہ کی راہ میں اس کے بندوں کی فلاح و بہبود کیلئے خرچ کرنے سے ہاتھ روکنے والا۔

26 50 الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ

جس نے اللہ کے ساتھ اور بھی معبود بنا رکھے تھے، پس اسے سخت عذاب میں پھینک دو۔

27 50 قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَیْتُهٗ وَلٰکِنْ کَانَ فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ

اس کا رفیق 3 (شیطان) کہے گا کہ اے ہمارے رب! میں نے اسے سرکش نہیں بنایا تھا، بلکہ یہ خود ہی بہک اور بھٹک کر راہِ راست سے دور نکل گیا تھا۔

حواشی-3 ہر فرد بشر کے دو پیدائشی قرین ہوتے ہیں: ایک فرشتہ اور دوسرا شیطان۔

28 50 قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ

(جواب میں اللہ تعالٰی) فرمائے گا: میرے حضور مت جھگڑو، اور میں تم کو (دنیا میں) پہلے ہی (اپنے رسولوںؑ کے ذریعے) عذاب سے ڈرا اور انجام بد سے خبردار کر چکا تھا۔

29 50 مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ

میرے ہاں سے جو حکم یا بات آئے وہ بدلا نہیں کرتی 4 (کہ اسے ثبات و دوام مستلزم ہوتا ہے) اور میں اپنے بندوں پر ظلم کروں، ہو نہیں سکتا (کیونکہ میں تو اپنے بندوں کا رب رحمٰن یا رب عاشق ہوں)۔

حواشی-4 اس میں یہ اصل مضمر ہے کہ اللہ تعالٰی کا ہر حکم اٹل ہے، وہ لازمی (Compulsory) ہوتا ہے، اختیاری (Optional) نہیں، نیز نہ اسے بدلنے کا کوئی مجاز ہی ہے۔

30 50 یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ

اس روز ہم جہنم سے پوچھیں گے : کیا تو بھر گئی ہے؟ (جہنم اس دن شدت غیظ سے اور بھی مجرم طلب کرے گی) اور وہ جواب میں کہے گی: کیا کچھ اور بھی ہے؟

31 50 وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ

اور جنت متقی لوگوں یا اہل آرزو و خشیت کے قریب لے آئی جائے گی، کچھ بھی دور نہ ہو گی۔

32 50 هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ

(ندا آئے گی:) یہ ہے وہ جنت قرۃ العین) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کیلئے جو (اللہ کی طرف) بہت زیادہ رجوع کرنے والا اور (اپنے نفس کی) حفاظت کرنے والا تھا

33 50 مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ

جو (رب) رحمٰن (اور اس کے قانون مجازات) سے بن دیکھے ڈرتا تھا اور گرویدہ (اور اللہ تعالٰی کی طرف رجوع کرنے والے) دل و دماغ کے ساتھ آیا تھا۔

34 50 ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ

ارشاد ہو گا: اس (جنت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، وہ دن حیات جاوداں کا دن ہو گا۔

35 50 لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ

اس میں ان کیلئے وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس (ان کی اشیائے خواہش سے) کہیں زیادہ (نعمتیں) ہیں (یہ جنت بھی ہماری قدرت کاملہ کی انتہا نہیں، نمونہ ہے)۔

36 50 وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِى الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ

اور ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، جو ان سے بہت زیادہ طاقتور (اور قوت میں کہیں بڑھ کر) تھیں (Were mightier than these in prowess) اور دنیا کے ملکوں کو انہوں نے چھان مارا تھا۔ پھر کیا وہ کوئی جائے پناہ (Place of refuge) پا سکے؟ (نہیں!)۔

37 50 اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِيۡدٌ

(اس تاریخی عمل میں) یقیناً اس شخص کیلئے یاد دہانی (و عبرت) ہے (جو عقل سلیم) اور دل آگاہ رکھتا ہے اور توجہ سے بات سنتا ہے۔

38 50 وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ

اور ہم نے افلاک اور زمین Heavens and earth یعنی کل کائنات) کو، نیز جو بھی ان کے درمیان ہے، (یقیناً غایتاتی و افادی اور جمالیاتی و پائیدار اقدار کے ساتھ درجہ بدرجہ) چھے ادوار (Stages or periods) میں پیدا کیا ہے اور ہمیں کوئی تکان نہیں ہوئی۔

39 50 فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ۚ

لہٰذا (اے نبیؐ!) یہ لوگ جو (رنج دہ) باتیں کرتے ہیں، انہیں برداشت کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور ان کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پرودگار کی، تعریف و تشکر کے ساتھ، تقدیس و تنزیہ کرتے رہو۔

40 50 وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ

اور رات کے وقت بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدوں کے بعد بھی اس (اللہ) کی تنزیہ (اور اس کی تقدیس) کرتے رہو۔

41 50 وَاسۡتَمِعۡ يَوۡمَ يُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّكَانٍ قَرِيۡبٍۙ

اور (ندائے حق کو سننے والے مخاطب!) غور سے سنو اور اس دن سے ہوشیار رہو) جس دن پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا۔

42 50 يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ

جس روز سب لوگ آوازہ حشر کو ٹھیک ٹھیک سن رہے ہوں گے، وہ (قبروں یا جہاں بھی وہ ہوں گے، وہاں سے) نکلنے کا دن ہو گا۔

43 50 اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ

بلاشبہ ہم ہی (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) زندہ رکھتے اور موت دیتے ہیں اور ہماری ہی طرف ہے بازگشت (تمہاری)!
(بالفاظ دیگر، انسان کے سفر زندگی کی منزل آخر جہان الحیوان ہے جہاں اسے اپنے رب رحمٰن کی دید و حضوری اور ہم نظری و ہمکلامی کی نعمت عظمیٰ حاصل ہو گی)۔

44 50 يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ

(یہ وہ دن ہو گا) جس روز زمین ان پر پھٹ جائے گی اور وہ سب دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے (یعنی مردے خود محشر کی طرف بھاگیں گے اور) یہ (پھر سے سب کو) جمع کرنا ہمارے لئے آسان ہے۔

45 50 نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ

(اے رسولؐ!) ہم خوب جانتے ہیں جو یہ باتیں بنا رہے ہیں اور آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں (بلکہ آپ تو سراپا رحمت ہیں)۔ پس آپ (اپنی کوششیں جاری رکھیں اور) قرآن سے ہر اس شخص کو نصیحت و موعظمت کرتے رہیں جو میرے عذاب کی وعید (اور قانون مجازات) سے خوف رکھتا ہے۔

سورہ الذاریات بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 51 وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو (گرد اور بخرات کو) اڑانے والی 1 ہیں۔

حواشی - 1 ذاریت ابکھرنے والی۔ پس اس سے مراد دانہ کو بکھیرنے والی ہوائیں، اولاد کو بکھیرنے والی عورتیں، یا اللہ کی رحمت نشر کرنے والی ہوائیں یا دشمن کو منتشر کرنے والے موجود ہیں۔

2 51 فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا

پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھانے والی ہیں۔

3 51 فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ

پھر سبک رفتاری سے یا خراماں خراماں چلنے والی ہیں۔

4 51 فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ

پھر امر (ربی، یعنی بارش کے بڑے کام) کو تقسیم کرنے والی ہیں۔

5 51 اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ

بلا شبہ (جنت و جہنم سے متعلق) جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے، وہ سچا ہے۔

6 51 وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ

اور اعمال کا محاسبہ ہو کر رہے گا، جزاو سزا مل کر رہے گی۔

7 51 وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ

قسم ہے متفرق شکلوں والے آسمان کی (جس میں راستے ہیں)۔

8 51 اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ

آخرت کے بارے میں) تمہارے قول مختلف ہیں۔

9 51 يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ

اس سے وہی برگشتہ ہوتا ہے جو حق سے صرف نظر کئے ہوئے ہے۔

10 51 قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ

محض اٹکلیں دوڑانے والے مارے گئے۔

11 51 الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ

جو غفلت و جہالت میں غرق، حقیقت سے بے خبر ہیں۔

12 51 يَسْــَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ

پوچھتے ہیں: روز حساب وجزا آخر کب آئے گا؟

13 51 يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ

جس روز (ان کو آگ عذاب دیا جائے گا) اور وہ آگ میں دہکائے جائیں گے۔

14 51 ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ

(پھر ان سے کہا جائے گا:) اپنی شر انگیزیوں کا مزہ چکھو، یعنی عذاب کا، یہ وہی چیز ہے، جس کیلئے تم جلدی مچاتے تھے۔

15 51 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

البتہ اہل آرزو (= متقی) اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

16 51 الَّذِيْنَ مَآ اٰتٰـهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ

جو کچھ ان کے رب نے انہیں دے رکھا ہو گا، وہ اسے (مسرت و اشتیاق سے) لے رہے ہوں؟ وہ اس سے پہلے احسان کرنے والے تھے۔

17 51 كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ

وہ (ذکرِ الٰہی اور عبادت میں مشغولیت کی وجہ سے) راتوں کو کم سوتے تھے۔

18 51 وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

اور پچھلے پہر آخرِ شب استغفار بھی کرتے تھے۔

19 51 وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ

اور ان کے مال و منال (wealth and possessions) میں ان اہلِ احتیاج کا حق یا حصہ (Right or due share) ہے، جو اس کا مطالبہ کرتے ہیں یا جن کو مطالبہ کرنے سے باز رکھا جاتا ہے (جیسے فرعونوں، ہامانوں، وڈیروں، جاگیرداروں، زمینداروں، نوابوں وغیرہ وغیرہ کی حکومتوں میں ہوتا ہے)۔

20 51 وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ

اور اہلِ یقین کیلئے زمین میں (معرفتِ حق کی) اعجازی نشانیاں (Portents) ہیں۔

21 51 وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

اور تمہارے نفسوں (وجود) میں (معرفتِ حق کی اعجازی نشانیاں ہیں)۔ پس پھر تم کیوں مشاہدہ و غور نہیں کرتے؟

22 51 وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ

اور تمہارا رزق (Providence) اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا 2 جاتا ہے، آسمان میں ہیں۔

حواشی - 2 آسمان سے مراد عالم بالا ہے۔ رزق سے مراد ہر عطائے جاریہ ہے جو زندگی کرنے کیلئے دنیا میں انسان کو دیا جاتا ہے۔ جس چیز کا وعدہ کیا جارہا ہے اس سے مراد آخرت، یعنی قیامت، نشاۃ ثانیہ، حساب وجزا اور جہنم وجنت ہیں، جس کے رونما ہونے کا وعدہ تمام کتب آسمانی میں کیا گیا ہے۔ یہ تمام فیصلے عالم بالا میں اللہ، علیم وحکیم اور عزیز وقدیر ہی کے احکامات و قوانین کے مطابق ہوتے ہیں۔

23 51 فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ

پس قسم ہے آسمانوں اور زمین کے پروردگار وآقا کی کہ بے شک یہ حق (= حقیقت) ہے۔ جیسے تمہارا کلام کرنا۔

24 51 هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ

(اے رسولؐ!) کیا آپ کے پاس ابراہیمؑ کے معزز ومکرم مہمانوں کی روداد پہنچی ہے؟

25 51 اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ

جب وہ (فرشتے) ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا سلام (ہو تم پر)۔ (حضرت ابراہیمؑ نے جواب میں) فرمایا: (تم پر بھی) سلام (ہو) (اور خیال کیا کہ یہ) ناآشنا اور اجنبی لوگ ہیں۔

26 51 فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ

پھر آپ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور (مہمانوں کیلئے) ایک (بھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لائے۔

27 51 فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ

(ان کے کھانے کیلئے) بچھڑے کو ان کے سامنے چن دیا (Placed or set before them) (لیکن جب انہوں نے نہ کھایا تو)، پوچھا کہ آپ کھاتے کیوں نہیں؟

28 51 فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ

پھر ان (کے نہ کھانے) سے دل میں ایک طرف کا خوف محسوس کیا۔ (فرشتے سمجھ گئے) بولے: آپ خوف نہ کریں (ہم اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں) اور انہوں نے (ابراہیمؑ کو) ایک ذی علم 3 بیٹے کی بشارت دی (جو ایک طرف اللہ کا پیغام تھا، تو دوسری طرف ان کی ملکوتیت کا ثبوت)۔

حواشی-3 سورۂ ھود میں تصریح ہے کہ یہ حضرت اسحاقؑ کی پیدائش کا مژدہ تھا۔

29 51 فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ

یہ سن کر ان کی بیوی بولتی ہوئی (سامنے) آئیں، پھر اپنا ماتھا پیٹا اور کہنے لگیں (کہ ایک تو میں) بڑھیا 4 (دوسرے) بانجھ (اولاد کا کیا سوال؟)۔

حواشی-4 بائبل کا بیان ہے کہ اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر سو سال اور حضرت سارہؑ کی عمر 90 سال تھی (پیدائش 17:18)

30 51 قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ

(فرشتوں نے) کہا: (اے خاتون!) آپ کے پروردگار و خالق کے حکم سے ایسا ہوگا! بیشک وہ بے انتہا دانشمند اور اپنے امور نہایت دانشمندی سے سر انجام دینے والا۔ علم کلی رکھنے والا ہے۔

31 51 قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ

(حضرت ابراہیمؑ نے) کہا: اے اللہ کے فرشتو! تمہیں کیا مہم درپیش ہے؟ (کیا مقصد ہے اور کس اہم کام سے آئے ہو؟)۔

32 51 قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ

انہوں نے کہا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

33 51 لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ

تاکہ ہم ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر یعنی کھنگر برسائیں۔

34 51 مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ

(ایسے پتھر) جو آپ کے پروردگار و آقا کی طرف سے نشان زدہ ہیں (اور) حد سے گزر جانے والے لوگوں کیلئے (ہیں)۔

35 51 فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

چنانچہ (پتھر برسنے سے پہلے) ہم نے وہاں سے (لوطؑ کی بستی کے) تمام مؤمنوں کو نکال لیا۔

36 51 فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

لیکن ہم نے وہاں ایک کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا (چنانچہ اپنے قانون مجازات کے مطابق اس گھر کے علاوہ سب گھر تباہ کر دیئے)۔

37 51 وَتَرَكْنَا فِيْهَا اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

اور ہم نے اس (سرزمین) میں ان لوگوں کیلئے جو المناک عذاب، یعنی خوف و خطر، غم و اندوہ، محکومی و غلامی، ذلت و مسکنت، شکست و خانہ براندازی اور جلاوطنی وغیرہ وغیرہ کے آتش بداماں کرب و درد سے ڈرتے ہیں، ایک نشان عبرت چھوڑا۔

38 51 وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ

اور (اسی طرح) موسیٰؑ کے قصے میں بھی (ایک نشان عبرت ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کی طرف ایک واضح دلیل (معجزہ) دے کر بھیجا۔

39 51 فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ

تو اس نے اپنی قوت کے گھمنڈ میں منہ موڑ لیا (اور سرتابی کی) اور کہنے لگا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ۔

40 51 فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌؕ

سو ہم نے اس کو مع اس کے لشکروں کے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) پکڑ لیا، پھر ان کو دریا میں پھینک دیا اور وہ ملامت زدہ (Reprobate) تھا۔

41 51 وَفِىْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ

اور (تمہارے لئے نشان عبرت ہے قوم) عاد کے واقعہ میں، جب ہم نے ان پر (خیر و برکت سے خالی) تباہ کرنے والی آندھی جلائی (جو ان کی ہلاکت کا باعث بنی)۔

42 51 مَا تَذَرُ مِنْ شَىْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِؕ

(یہ ایسی آندھی تھی کہ) جس چیز پر سے گزرتی، اسے ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی۔

43 51 وَفِىْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ

اور قوم ثمود کے واقعہ میں بھی (تمہارے لئے نشان عبرت (Portent) ہے، جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت مقررہ تک (زمین کے) سامان زیست سے لطف اندوز ہو لو (اگر تم راہ ہدایت پر نہ آئے تو ہلاک ہو جاؤ گے)۔

44 51 فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ

لیکن انہوں نے اپنے پروردگار و آقا کے حکم سے سرکشی کی۔ آخر کار ان کے دیکھتے دیکھتے (ہمارے قانون تعجیل = Law of Swift Reckoning، کے مطابق) ایک اچانک ٹوٹ پڑنے والے اور گرجتے عذاب نے ان کو آلیا۔

45 51 فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَۙ

پھر ان میں نہ اٹھنے کی سکت تھی اور نہ وہ اپنا بچاؤ ہی کر سکتے تھے۔

46 51 وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ

اور پہلے (یہی کچھ حال) قوم نوحؑ (کے ساتھ ہوا) کیونکہ وہ فاسق (اور بدکار) لوگ (Licentious folk) تھے۔

47 51 وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ

اور ہم نے آسمان کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور بے شک ہم ہی صاحب قدرت ہیں (کہ کائنات کو وسیع تر کرتے جاتے ہیں)۔

48 51 وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ

اور زمین کو (السماء سے جدا کر کے) ہم ہی نے تمہاری سکونت گاہ (Resting place) بنایا، پھر ہم کیا ہی احسن و اکمل تیار کرنے والے اور بچھانے والے ہیں!

49 51 وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے، (یعنی ہر شے کا جوڑا بنایا جو مثبت اور منفی قوتوں کا حامل ہے)، تاکہ تم (سلسلہ تخلیق پر غور کرو اور) نصیحت پکڑو۔

50 51 فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

(رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا) پس دوڑو اللہ کی طرف (اور اسے مقصد حیات بناؤ)۔ میں اس کی طرف سے تمہارے لئے (قانون مکافات عمل سے) واضح طور پر متنبہ کرنے والا ہوں۔

51 51 وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

اور (میری دعوت توحید یہ ہے کہ) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع نہ بناؤ۔ بے شک میں (اللہ کا رسولؐ ہوں اور) اس کی طرف سے تمہارے لئے (اعمال سوء کے قبیح نتائج سے) غیر مبہم طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔

52 51 كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ

اسی طرح ان سے پہلے کی قوموں کے پاس بھی کوئی رسولؐ ایسا نہیں آیا (کہ جس کی تکذیب نہ کی گئی ہو اور) جسے انہوں نے جادو گر یا دیوانہ نہ کہا ہو۔

53 51 أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ

کیا انہوں نے (ایسا کرنے کی) ایک دوسرے کو وصیت کر رکھی ہے، بلکہ یہ سب سرکش لوگ ہیں۔

54 51 فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ

لہٰذا (اے نبیؐ!) آپ ان سے اپنا رخ موڑ لیں (اور ان کی طرف التفات نہ کریں)، کیونکہ آپ پر (ان کے ایمان نہ لانے کے باعث) کوئی ملامت نہیں!

55 51 وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

البتہ لوگوں کو نصیحت کرتے اور سمجھاتے رہیئے، کیونکہ نصیحت مؤمنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

56 51 وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

اور میں نے جن وانس کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت (پرستش و بندگی اور طاعت و فرماں برداری) کریں (اور میرے ہی احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات کے مطابق زندگی کریں)۔

57 51 مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ

میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا (اور نہ چڑھاوے) اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے لئے خور و نوش کا سامان مہیا کریں۔

58 51 إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

(یاد رکھو!) بے شک (سب کو) رزق دینے والا اللہ ہی ہے۔ جو بڑی قوت و سطوت کا مالک (The Lord of Unbreakable might) ہے۔

59 51 فَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ذَنُوۡبًا مِّثۡلَ ذَنُوۡبِ اَصۡحٰبِهِمۡ فَلَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنِ

اور بلاشبہ ان لوگوں کیلئے جنہوں نے ظلم کیا، ویسا ہی عذاب تیار ہے جیسا عذاب ان کے ساتھیوں کو مل چکا ہے۔ سو یہ مجھ سے جلدی نہ مچائیں (کیونکہ عذاب تو اپنے وقت پر ہی آئے گا)۔

60 51 فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ يَّوۡمِهِمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ

پس منکرین حق یعنی کافروں کیلئے تباہی و بربادی ہے اس دن (کے عذاب) سے، جس کا ان سے وعدہ کیا اور خوف دلایا جا چکا ہے۔

سورہ الطور: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 52 وَالطُّوۡرِۙ

قسم ہے (کوہ) طور کی (جہاں حضرت موسیٰؑ کو رسالت کا ارشاد الٰہی ملا اور انہیں شرف ہمکلامی سے نوازا گیا)۔

2 52 وَكِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍۙ

اور (قسم ہے) نوشتہ الٰہی (Divine Record) کی۔

3 52 فِىۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍۙ

(جو) کشادہ اور کھلے اوراق میں 1 (ہے)۔

حواشی-1 مفسرین نے اس سے لوح محفوظ، قرآن حکیم، کتب سماویہ اور اعمالنامہ کے احتمالات کا ذکر کیا ہے۔

4 52 وَالۡبَيۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِۙ

اور (قسم ہے) آباد گھر، یعنی خانہ کعبہ کی۔

5 52 وَالسَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِۙ

اور (قسم ہے) اونچی چھت، یعنی آسمان کی۔

6 52 وَالۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِۙ

اور (قسم ہے) موجزن سمندر کی۔

7 52 اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌۙ

بیشک تیرے پروردگار وآقا کا عذاب (قوانین مجازات کے مطابق) ضرور واقع ہو کر رہے گا۔

8 52 مَّا لَهٗ مِنۡ دَافِعٍۙ

اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

9 52 يَّوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا

(یہ اس روز ہو گا) جس روز آسمان بری طرح لرز رہا ہو گا۔

10 52 وَّتَسِيۡرُ الۡجِبَالُ سَيۡرًا

اور پہاڑ (اپنی جگہ چھوڑ کر روئی کے گالوں کی طرح ادھر ادھر) اڑنے لگیں گے۔

11 52 فَوَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّـلۡمُكَذِّبِيۡنَۙ

پس تباہی و بربادی ہے اس روز جھٹلانے والوں کیلئے۔

12 52 الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ خَوۡضٍ يَّلۡعَبُوۡنَ

جو تفنن طبع کیلئے حجت بازیوں میں شغل فرمارہے ہیں۔

13 52 يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا

جس روز انہیں دھکے مار مار کر جہنم کی طرف ہانکا جائے گا، (اس وقت ان سے کہا جائے گا)۔

14 52 هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ

یہ وہی (دوزخ کی) آگ ہے، جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

15 52 اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ

تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں کچھ سوجھ نہیں رہا؟

16 52 اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ

داخل ہو جاؤ اس میں، پھر صبر و شکیب کرو نہ یا کرو، تمہارے لئے برابر ہے، یعنی عذاب النار میں تمہارے صبر کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) ویسا ہی بدلہ دیا جارہا ہے جیسے تم عمل کرتے رہے تھے۔

17 52 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ

یقینا اہل آرزو و خشیت (= متقی) باغبوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

18 52 فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

ان چیزوں سے جمالیاتی حظ (Aesthetic pleasure) اٹھارہے ہوں گے، جو ان کا رب انہیں دے گا۔ نیز اس پر بھی خوش ہوں گے کہ ان کے رب نے (اپنے قانون رحمت = Law of Mercy کے مطابق) انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔

19 52 كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَۙ

(یہ رب رحمٰن کی رحمت بے انتہا ہو گی اور ان کو دعوت دی جائے گی کہ) کھاؤ اور پیو مزے سے، اپنے ان (حسین و صالح) اعمال کے بدلے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔

20 52 مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ

(ان کی شان یہ ہو گی کہ) وہ آمنے سامنے سجائے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے رونق افروز ہوں گے اور ہم انہیں بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی (سفید فارم) حوروں سے بیاہ دیں گے۔

21 52 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَـتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٴٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ

اور جو لوگ ایمان لائے، ان کی اولاد، جو (ایمان کی راہ میں) ان کے نقش قدم پر چلی ان کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور (اپنے قانون معدلت کے مطابق) ان کے اعمال (کی جزا) میں ہم ذرہ بھر کمی نہیں کریں گے۔ ہر شخص (حسنات و سیآت میں سے) جو کماتا ہے (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) اس کے نتائج بھگتنے پر مجبور و بے بس ہے اور اس کے بدلے میں رہن ہے۔

22 52 وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ

ہم انہیں (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) طرح طرح کے پھلوں اور گوشت میں سے جو وہ چاہیں گے، انہیں مسلسل دیتے رہیں گے۔

23 52 يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ

وہ ایک دوسرے سے جام شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے، جس میں نہ یاوہ گوئی ہو گی نہ بد خلقی۔

24 52 وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ

ان کی خدمت کیلئے لڑکے ارد گرد گھوم رہے ہوں گے، گویا وہ غلافوں سے مزین گوہر ہوں۔

25 52 وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ

اور وہ متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے (دنیا میں گزرے ہوئے حالات) پوچھیں گے۔

26 52 قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ

وہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں میں (اللہ سے) ڈرتے ہوئے زندگی کرتے تھے۔

27 52 فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ

انجام کار، اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسانے والے عذاب سے بچالیا۔

28 52 اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ

بے شک ہم پہلے بھی (دنیا میں) اسی سے دعائیں مانگتے تھے۔ وہ بلاشبہ بڑا ہی محسن... رحیم ہے۔

29 52 فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ؕ

پس (اے رسولؐ!) تم نصیحت (اور میرے احکام و تعلیمات کی تشہیر جمیل) کئے جاؤ، اپنے رب کے فضل سے نہ تم کاہن ہو اور نہ دیوانے۔

30 52 اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے اور ہم اس کے حق میں حوادث زمانہ (Vicissitudes) کا انتظار کر رہے ہیں؟

31 52 قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ

(اے رسولؐ!) ان سے کہہ دیں کہ اچھا! انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں (کہ کس کا انجام کیسا ہوتا ہے)۔

32 52 اَمۡ تَاۡمُرُهُمۡ اَحۡلَامُهُمۡ بِهٰذَاۤ اَمۡ هُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ‌ۚ

کیا ان کی عقلیں انہیں ایسی (بے ہودہ) باتیں کرنے کیلئے کہتی ہیں؟ بلکہ وہ سب سرکش لوگ ہیں۔

33 52 اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَهٗ‌ ۚ بَلْ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ‌

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس شخص (یعنی رسولؐ) نے خود قرآن گھڑ لیا ہے؟ اصل یہ ہے کہ وہ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے۔

34 52 فَلۡيَاۡتُوۡا بِحَدِيۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَؕ

تو اگر یہ اپنی بات میں سچے ہیں تو اس شان کا کوئی کلام بنا لائیں۔

35 52 اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَؕ

کیا یہ بغیر کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا انہوں نے (اپنے آپ کو) خود پیدا کیا ہے؟

36 52 اَمۡ خَلَـقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ‌ ۚ بَلْ لَّا يُوۡقِنُوۡنَؕ

کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ یقین نہیں رکھتے۔

37 52 اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآٮِٕنُ رَبِّكَ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَؕ

کیا تیرے پروردگار و آقا اور حاکم کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں یا ان پر انہی کا حکم چلتا ہے؟

38 52 اَمۡ لَهُمۡ سُلَّمٌ يَّسۡتَمِعُوۡنَ فِيۡهِ‌ ۚ فَلۡيَاۡتِ مُسۡتَمِعُهُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍؕ

کیاان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر یہ (عالم بالا کی) کچھ باتیں سن آتے ہیں؟ (جس کی وجہ سے ان کو کسی پیغمبر کے
اتباع کی کوئی ضرورت نہیں؟ اگر ایسا ہے) پھر جو کوئی ان میں سے کچھ سن آتا ہے، تو وہ کوئی صریح سند یا دلیل لائے (جس کا انکار
نہ کیا جاسکے اور قرآن جیسا ایک جملہ ہی سنا دے!)۔

39 52 اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ

(ان سے پوچھئے) کیا اللہ کیلئے تو بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟

40 52 اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ

(اے رسولؐ!) کیا آپ ان سے (اپنی تبلیغ کے صلے میں) کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں کہ وہ اس تاوان کے بوجھ تلے دبے جا رہے
ہیں؟

41 52 اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ

کیا ان کے پاس غیب (کے حقائق) کا علم ہے، جسے وہ لکھ رہے ہیں (اور اب اس میں کسی قسم کی غلطی کا کوئی امکان نہیں)؟

42 52 اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ

یا وہ (اللہ اور اس کے رسولؐ سے) کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ تو کفار اپنی چالوں کی دام میں خود ہی پھنسیں گے۔

43 52 اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی اور معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع ہے؟ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو یہ کرتے ہیں۔

44 52 وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ

اور (ان کی جہالت کا تو یہ عالم ہے کہ) اگر یہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو یہی کہیں کہ یہ گھنا اور گہرا بادل ہے (جو ہم پر
برسنے کو ہے)۔

45 52 فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ

پس آپ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجئے، یہاں تک کہ وہ اپنے اس روز کو دیکھ لیں جب ان پر (کڑکتی) بجلی گرے گی (اور ان کے ہوش اڑ جائیں گے)۔

46 52 يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

جس روز ان کی چالیں ان کے ذرا بھی کام نہ آئیں گے اور نہ ان کو (کہیں سے عذاب سے بچانے کیلئے) مدد پہنچے گی۔

47 52 وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور بیشک ان ظالموں کیلئے اس (آفت دنیا) کے علاوہ ایک اور عذاب بھی ہے، لیکن ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے (اور نہ مانتے) ہیں۔

48 52 وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ

اور ان کی گستاخانہ باتوں اور دل آزادانہ رویہ سے آپ غمگیں نہ ہوں اور) آپ (اے نبیؐ!) انہیں برداشت کریں اور اپنے پروردگار و آقا کے فیصلے (اور حکم) کا انتظار کریں۔ آپؐ یقینا ہماری 2 نگاہ یعنی حفاظت میں ہیں اور آپ اپنے پروردگار کی تعریف و ثنا اور تشکر کے ساتھ تسبیح (و تقدیس اور تنزیہ) کرلے رہیں (خصوصاً) جب آپ (صلوٰۃ کیلئے) کھڑے ہوں۔

حواشی-2 اللہ جل شانہ، اپنے لئے جمع متکلم کا صیغہ اس وقت لاتا ہے جب اسے اپنی بے پناہ قوت یا قدرت، صولت و جلالت اور قہاری و جباری کا اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے۔

49 52 وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ

اور کچھ رات میں بھی اس (اللہ) کی تعریف و ثنا کے ساتھ تقدیس و تنزیہ کیا کیجئے اور ستاروں کے پلٹنے کے وقت بھی۔

سورہ النجم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 53 وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰىۙ

قسم ہے تارے کی جب وہ ڈوبنے لگے۔

2 53 مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰىۚ

تمہارے رفیق نے نہ تو راہ راست گم کی ہے اور نہ اس سے بھٹک گیا ہے۔

3 53 وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ

نیز وہ تو اپنی خواہش نفس سے بولتا تک نہیں۔

4 53 اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰىۙ

اس کا کلام تو فقط وہی ہے جو اس پر وحی کیا جاتا ہے۔

5 53 عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰىۙ

ان کو (قرآن مجید) عظیم صلاحیتیں اور توانائیاں رکھنے والے نے سکھایا۔

6 53 ذُوْ مِرَّةٍؕ فَاسْتَوٰىۙ

جو صاحب حکمت ہے، پھر وہ اپنی اصل صورت پر آکھڑا ہوا۔

7 53 وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى

وہ سامنے آکھڑا ہوا جبکہ وہ بالائی افق پر تھا۔

8 53 ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ

پھر وہ قریب ہوا (Then he drew near) اور آگے بڑھا۔

9 53 فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ

یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کچھ کم فاصلہ رہ گیا۔

10 53 فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰىؕ

تب اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو وحی بھی اسے پہنچانا تھی۔

11 53 مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى

نظر نے جو کچھ دیکھا، دل 1 و دماغ نے اس کی تکذیب نہیں کی، یعنی آپؐ نے جو مشاہدہ کیا، اسے قلب نے جھوٹ نہ جانا، بلکہ اس کی تصدیق کی۔

12 53 اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى

تو کیا جو کچھ وہؐ دیکھتے ہیں، تمام اس کے بارے میں شک کرتے ہوئے انؐ سے بحث و نزاع کرتے ہو (یا کرو گے)؟

13 53 وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىۙ

اور بلا شبہ ایک مرتبہ اور انہوںؐ نے اسے اترتے دیکھا۔

14 53 عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى

سدرۃالمنتہیٰ کے پاس۔

15 53 عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىؕ

(یہ وہ مقام ہے) جس کے پاس جنت ماویٰ ہے۔

16 53 اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى

جب سدرۃ پر چھارہا تھا جو کچھ چھارہا تھا۔

17 53 مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى

آپؐ کی نگاہ نہ تو (اپنے ہدف اور اصل مرکز سے) ایک طرف ہی ہوئی اور نہ اس نے حد سے تجاوز کیا۔

18 53 لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى

یقینا اسؐ نے اپنے پروردگار کی بڑی بڑی اور (اعجازی) نشانیوں کو دیکھا۔

19 53 اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى

تو کیا تم نے لات اور عزیٰ کی ماہیت میں غور و فکر کیا ہے؟

20 53 وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى

اور تیسری (دیوی) منات (کی ماہیت میں بھی؟)۔

21 53 اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى

کیا تمہارے لئے تو بیٹے ہوں اور اللہ (تعالیٰ) کیلئے بیٹیاں؟

22 53 تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى

یہ تو پھر بڑی غیر منصفانہ اور دھاندلی کی تقسیم ہوئی۔

23 53 اِنۡ هِىَ اِلَّاۤ اَسۡمَآءٌ سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ‌ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهۡوَى الۡاَنۡفُسُ‌ۚ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمُ الۡهُدٰىؕ

یہ تو اسمائے بے مسمیات یعنی معنویت سے معریٰ محض نام ہی نام ہیں، جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے (تسمیہ بالباطل کے ذریعے) رکھ لئے ہیں۔ اللہ (تعالیٰ) نے تو ان کیلئے کوئی دلیل یا سند نہیں اتاری۔ اصل یہ ہے کہ وہ تو محض اپنے وہم و گمان اور اس کی جو ان کے نفوس (امارہ) خواہش کرتے ہیں، پیروی کرتے ہیں، یعنی ان کے مطابق زندگی کرتے ہیں، حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔

24 53 اَمۡ لِلۡاِنۡسَانِ مَا تَمَنّٰىۖ

کیا انسان کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس کی وہ آرزو 3 تمنا کرتا ہے؟

حواشی-3 آرزو و تمنا زبان پر آئے تو دعا بنتی ہے اور دعا قلب کی سچائی اور عمل سے معتبر بنتی ہے۔

25 53 فَلِلّٰهِ الۡاٰخِرَةُ وَالۡاُوۡلٰى

پس اللہ ہی کے اختیار و قدرت میں دنیا اور آخرت (کی زندگی و بھلائی) ہے۔

26 53 وَكَمۡ مِّنۡ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغۡنِىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـئًا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ يَّاۡذَنَ اللّٰهُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَرۡضٰى

اور آسمانوں میں کتنے ہی (مقرب) فرشتے ہیں، جن کی سفارش کسی کے کام نہیں آسکتی (اور نہ وہ کسی کی سفارش از خود کر ہی سکتے ہیں) سوائے اس کے کہ اللہ ہی (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جس کیلئے چاہے ان کو (سفارش کی) اجازت دے اور (خود اس سفارش کو) پسند بھی فرمائے (وہاں کسی کے اثر یا اصرار کے باعث جزا و سزا کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو گا!)۔

27 53 اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوۡنَ الۡمَلٰٓـئِكَةَ تَسۡمِيَةَ الۡاُنۡثٰى

بلاشبہ جو لوگ آخر (= نشاۃ ثانیہ، قیامت، روز حساب و جزا اور جنت و جہنم) پر طمانیت قلب کے ساتھ ایقان و اذعان نہیں رکھتے، وہ (ہر طرح کی گستاخیاں کیا کرتے ہیں) فرشتوں کو دیویوں کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔

28 53 وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَـقِّ شَيْـئًا

حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں، وہ تو صرف گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور بلاشبہ گمان کے ذریعے سچ سے کبھی آگہی نہیں ہوتی۔

29 53 فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

پس (اے رسولؐ!) آپ اس کی طرف توجہ نہ کریں (اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیجئے) جو ہمارے ذکر (= یاد، توحید الوہیت و ربوبیت، قرآن حکیم، الٰہی احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات، اسوۂ حسنہؐ، صلوٰۃ دعا، نصیحت وغیرہ وغیرہ) سے رو گردانی کرتا ہے اور سوائے حیات دنیوی کے کچھ نہیں چاہتا۔

30 53 ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى

ان لوگوں کے علم کی انتہاء بس یہیں تک ہے (Such is the sum and the end of their knowledge)، (کہ وہ دنیا کے فوری فوائد کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے اور انہیں آخرت کا نہ ہوش ہے اور نہ اس کا یقین)۔ بے شک آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون (اس کے قوانین ہدایت و تقویٰ اور احترام آرزو کے مطابق) اس کے راستے (= صراط مستقیم) سے بھٹک گیا اور یہ بھی، کلی طور پر، وہی جانتا ہے کہ کون راہ ہدایت پر ہے۔

31 53 وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، اللہ ہی کی ملکیت (اور جملہ افراد نسل انسانی کے فائدے کیلئے)، تاکہ اعمال سوء کرنے والوں کو (اپنے قانون مجازات کے مطابق) بدلہ (وسزا) دے اور جو لوگ حسن عمل یا عدل واحسان اور خیر و حسنہ کے کام کرنے والے ہیں ان کو حسنہ (ہر قسم کی مسرت انگیز نعمت) سے نوازے۔

32 53 اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے افعال سے بچتے ہیں، سوائے ''صغیرہ گناہوں'' اور چھوٹی چھوٹی خطاؤں کے (تو اللہ ان کو معاف کرنے والا ہے)۔ بے شک آپ کے رب کا دامن مغفرت و بخشش نہایت وسیع ہے۔ وہ (اللہ) تمہیں خوب جانتا ہے، جب اس نے تمہیں اس کرۂ ارضی 4 میں سے (دیگر نباتاتی وحیاتیاتی مخلوقات کی طرح) پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں جنین کی شکل میں تھے۔ پس اپنی پارسائی کا دعویٰ نہ کرو۔ وہ اسے خوب (اور کلی طور پر) جانتا ہے جو تقویٰ (= ہدایت اور اللہ کے قرب و رضوان کی طلب و آرزو اور قانون مجازات، اور گمراہی سے ڈرنے کے طریقے) اختیار کرتا ہے (اللہ ہی کو اہل آرزو یعنی متقیوں کا علم ہے)۔

حواشی -4 اگر رب العلمین نے بنی نوع انسان کو ان دیکھی اور نا قابل ادراک جنت الحیوانی میں پیدا کیا ہوا تھا، تو وہ الارض کے بجائے اس کا نام لیتا۔ اس نے الارض بنائی ہی انسان سمیت جملہ مخلوقات کیلئے تھی، اس لئے اس نے ان کو زمین ہی میں سے پیدا کیا تھا۔

33 53 اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى

کیا آپ نے اس شخص کے احوال و ظروف اور کردار میں غور و فکر کیا ہے، جس نے (ایمان لانے کا ارادہ تو کیا، لیکن پھر) راہ راست اور سچائی سے منہ پھیر لیا؟

34 53 وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى

اور تھوڑا سا (مال فی سبیل اللہ) دیا اور (پھر) ہاتھ کھینچ لیا۔ 5

حواشی-5 اگرچہ یہاں ولید بن مغیرہ، جو قریش کے بڑے سرداروں میں سے تھا، کی طرف اشارہ ہے لیکن روئے سخن عام ہے۔ وہ پہلے آپؐ کی دعوت قبول کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا، مگر پھر اس نے ایک مشرک دوست کے کہنے پر منہ موڑ لیا تھا۔

35 53 اَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡغَيۡبِ فَهُوَ يَرٰى

کیااس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ (حقیقت کو) دیکھ رہا ہے (کہ اس کو کفر کو سزا نہ ملے گی)؟

36 53 اَمۡ لَمۡ يُنَبَّاۡ بِمَا فِىۡ صُحُفِ مُوۡسٰىۙ

کیااس کو اس کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰؑ کے صحیفوں میں ہے؟

37 53 وَ اِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰىۤ

اور ابراہیمؑ کے (صحیفوں میں) جنہوں نے عشق و وفا کا حق ادا کر دیا (اسے وفاداری کہتے ہیں)۔

38 53 اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰىۙ

کہ کوئی اپنے اعمال کا بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے اعمال (سوء) کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا (نہ دنیا اور نہ آخرت میں، وجہ یہ ہے کہ ہر شخص رہین اعمال اور مستوجب قانون مکافات عمل ہے، (Subject to the Law of Retribution۔

39 53 وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰىۙ

اور یہ کہ انسان کیلئے اس کے سوا کچھ نہیں ہے، جس کیلئے وہ جتنی اور جیسی کوشش و محنت کرتا ہے۔

40 53 وَاَنَّ سَعۡيَهٗ سَوۡفَ يُرٰى

اور یہ کہ اس کی سعی و کوشش (کی کیفیت و کمیت =Quality and Quantity) جلد دیکھی جائے گی (اور اس کی جدوجہد کی حقیقت کھل جائے گی)۔

41 53 ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى

پھر اس کو (اس کے اعمال کا اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا (بلکہ اللہ اپنے قانون انعام و فضل کے تحت مزید نعمتوں سے نوازے گا)۔

42 53 وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى

اور یہ کہ ہر ایک شے کی انتہا تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

43 53 وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى

اور یہ کہ وہی ہنساتا اور وہی رلاتا ہے۔

44 53 وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا

اور یہ کہ وہی وفات دیتا اور زندگی بخشتا ہے۔

45 53 وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى

اور یہ کہ اسی نے (اپنے قانون کن فیکون اور تخلیقی فعلیت کے مطابق) نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا۔

46 53 مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى

(منی کی) بوند سے جب وہ رحم میں ٹپکائی جاتی ہے۔

47 53 وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى

اور یہ کہ دوسری بار زندگی بخشنا بھی اس (اللہ) کے ذمہ ہے۔

48 53 وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰىۙ

اور یہ کہ وہی (اپنے قوانین سعی واکتساب، شکران نعمت اور احترام آرزو کے مطابق) غنی کرتا اور جائیداد بخشتا ہے۔

49 53 وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰىۙ

اور یہ کہ وہی شعریٰ٦ کا رب (=پرورد گار) ہے۔

حواشی-6 شعریٰ (Sirius) ایک ستارے کا نام ہے، جسے بعض عربوں نے اپنا معبود ٹھہرا رکھا تھا۔

50 53 وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَ ا الْاُوْلٰى

اور یہ کہ اسی نے عاد یعنی قوم ھود کو ہلاک کیا۔

51 53 وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰىۙ

اور (قوم) ثمود کو بھی (ایسا مٹایا) کہ پھر کچھ باقی نہ چھوڑا۔

52 53 وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰىؕ

اور (ان سے) پہلے قوم نوحؑ کو ہلاک کیا، کیونکہ وہ تھے بڑے ہی ظالم اور سرکش (Unjust and most rebellious)۔

53 53 وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰىۙ

اور (اسی طرح قوم لوطؑ کی) اوندھی گرنے والی بستیوں کو (قانون مجازات کی رو سے) اس نے برباد کر دیا۔

54 53 فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰىۚ

پھر ان پر چھا گیا جو چھا گیا (یعنی پتھروں کی بارش جو ہونا تھی وہ ہوئی یا بحر مراد کا پانی جو بستیوں کی تباہی کے بعد ان پر پھیل گیا تھا اور اس طرح ان کو اللہ کے قانون تعجیل کے مطابق عبرتناک سزا دی گئی)۔

55 53 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکَ تَتَمَارٰی

اب (اے انسان! تو خود غور کر کہ) تو اپنے رب کی کون کون سی (قدرت کی) نشانیوں میں شک کرے گا۔

56 53 هٰذَا نَذِیۡرٌ مِّنَ النُّذُرِ الۡاُوۡلٰی

یہ (اللہ کے قانون مجازات سے) متنبہ کرنے والے (پیغمبر اعظم و آخرؐ) ہیں، پہلے خبردار کرنے والے (پیغمبروںؑ) کی طرح۔

57 53 اَزِفَتِ الۡاٰزِفَةُ

آنے والی گھڑی (قیامت) قریب آ لگی ہے۔

58 53 لَیۡسَ لَهَا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ

جس کو اللہ کے سوا کوئی ہٹانے والا نہیں۔

59 53 اَفَمِنۡ هٰذَا الۡحَدِیۡثِ تَعۡجَبُوۡنَ

اب کیا یہی وہ کلام اور وہی باتیں ہیں جن پر تم اظہار تعجب کرتے ہو؟

60 53 وَتَضۡحَكُوۡنَ وَلَا تَبۡكُوۡنَ

(اور تم کو شرم نہیں آتی؟) تم ہنستے ہو اور (دین حق اور قرآن حکیم کا مذاق اڑاتے ہو اور اپنی حالت پر) روتے نہیں ہو۔

61 53 وَاَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ

اور تم کھیل کود اور گانے بجانے میں پڑے (انجام سے غافل اور جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو پاس سے اکڑ کر گزر جاتے) ہو۔

62 53 فَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ وَاعۡبُدُوۡا ۩

پس اللہ ہی کو سجدہ 7 کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

حواشی - 7 یہ فرمان الٰہی ایک تو انسان کے ارادہ و اختیار اور فکر و عمل کی آزادی پر دلالت کرتا ہے اور دوسرے، اس حقیقت پر کہ سجدہ پیش ہو شرط ہے عبادت کی۔ بالفاظ دیگر، انسان اگر اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کا بندۂ تسلیم و رضا اور مطیع و منقاد ہو گا تو وہ صرف اسی کی عبادت کرے گا، یعنی اسی کے احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات کے مطابق زندگی کرے گا۔

سورہ القمر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 54 اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ

ساعت موعود یا قیامت آہی پہنچی اور چاند پھٹ جائے گا، یعنی پارہ پارہ ہو جائے گا۔

2 54 وَ اِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَ یَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ

(مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ) اگر وہ کوئی بھی (عظیم الشان اور اعجازی) نشانی دیکھتے ہیں تو منہ موڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ (تو فریب نظر =Passing illusion اور) ایسا جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔

3 54 وَ کَذَّبُوۡا وَ اتَّبَعُوۡۤا اَہۡوَآءَہُمۡ وَ کُلُّ اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٌّ

اور انہوں نے (رسول آخرؐ کو بھی) جھٹلایا اور اپنی خواہشات نفس ہی کی پیروی کی۔ (اگر ان کو فوراً عذاب نے نہ پکڑا تو ان کو جان لینا چاہئے کہ) ہر معاملہ اپنی انتہا کو پہنچ کر ہی قرار پاتا (اور اپنے انجام کو پہنچ کر رہتا) ہے۔

4 54 وَ لَقَدۡ جَآءَہُمۡ مِّنَ الۡاَنۡۢبَآءِ مَا فِیۡہِ مُزۡدَجَرٌ

ان (منکران حق) کے سامنے (گزشتہ اقوام کے) حالات (قرآن حکیم کے ذریعے) آچکے ہیں، جن میں (سرکشی سے باز رکھنے کیلئے) کافی سامان عبرت ہے۔

5 54 حِکۡمَۃٌۢ بَالِغَۃٌ فَمَا تُغۡنِ النُّذُرُ

یہ (قرآن سراپا) جامع ومانع حکمت ہے، لیکن (اس کے باوصف) اس کی تنبیہات ان کے (بیمار قلوب پر) اثر انداز نہیں ہوتیں (اور ان کو متنبہ کرنا بھی کچھ فائدہ نہیں دیتا)۔

6 54 فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ‌ۘ يَوۡمَ يَدۡعُ الدَّاعِ اِلٰى شَىۡءٍ نُّكُرٍۙ

پس (اے رسولؐ!) آپ ان سے منہ پھیر لیں یعنی کوئی سروکار نہ رکھیں (اور ان کی اصلاح کیلئے متفکر نہ ہوں)۔ (وہ روز دور نہیں) جس روز پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔

7 54 خُشَّعًا اَبۡصَارُهُمۡ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ كَاَنَّهُمۡ جَرَادٌ مُّنۡتَشِرٌۙ

وہ (قیامت یعنی یوم الدین کے خوف سے) آنکھیں جھکائے اور سہمے ہوئے اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

8 54 مُّهۡطِعِيۡنَ اِلَى الدَّاعِ‌ؕ يَقُوۡلُ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا يَوۡمٌ عَسِرٌ

وہ پکارنے والے کی طرف (نظریں لگائے) دوڑے جارہے ہوں گے اور وہی منکرین حق (جو دنیا میں اس کا انکار کرتے تھے) اس وقت کہیں گے کہ یہ تو بڑا کٹھن دن ہے (دیکھیں کیا گزرتی ہے!)۔

9 54 كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَقَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ وَّازۡدُجِرَ

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے بھی تکذیب کی، یعنی ہمارے بندے اور رسول (نوحؑ) کو جھٹلایا (اور اسے جھوٹا قرار دیا) اور کہا کہ یہ تو دیوانہ ہے اور وہ (بری طرح) جھڑکا گیا۔

10 54 فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ

آخر کار اس نے اپنے رب کو پکارا اور کہا: اے میرے رب! میں مغلوب ہو چکا ہوں سو تو میری مدد کر (اور ان سے انتقام لے)۔

11 54 فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ

تب ہم نے آسمان کے دروازے (دہانے) موسلادھار بارش کیلئے کھول دیئے۔

12 54 وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ

اور ہم نے زمین کو پھاڑ کر چشمے جاری کر دیئے، پھر (آسمان و زمین کا) سب پانی ایک ہی مقصد کیلئے جو (اللہ کے قوانین مجازات و تدبیری =Laws of Retribution and Prudential Planning کے مطابق) مقرر ہو چکا تھا، مل کر جمع ہو گیا۔

13 54 وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ

اور ہم نے اس (نوحؑ اور اس کے ساتھیوں) کو (لکڑی کے) تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کر دیا۔

14 54 تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ

(جو) ہماری نگاہوں کے سامنے (ہماری حفاظت و نگرانی میں) بہتی چل رہی تھی۔ (اور یہ سب کچھ) اس (نبیؑ) کا انتقام لینے کیلئے کیا گیا جس کا انکار کیا گیا (اور جس کی لوگوں نے قدر نہ جانی)۔

15 54 وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور یقینا ہم نے اس (واقعہ اور کشتی) کو (آنے والی نسلوں کیلئے) ایک اعجازی نشان بنا کر چھوڑ دیا۔ پھر ہے کوئی سوچنے والا (کہ اس سے نصیحت و عبرت حاصل کرے)؟

16 54 فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ

پس دیکھ لو (میرے قانون مجازات و تعجیل کے مطابق) پھر کیسا تھا میرا عذاب اور (میری) تنبیہات!

17 54 وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو ذکر، یعنی (اس کی سورتوں، آیتوں اور احکام و تعلیمات کو یاد کرنے اور رکھنے اور سمجھنے، نیز ان سے پند و نصائح حاصل کرنے) کیلئے آسان بنا دیا ہے۔ تو پھر ہے کوئی جو اسے یاد کرے، رکھے، سوچے، سمجھے اور نصیحت قبول کرے؟

18 54 كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ

(قوم) عاد نے بھی (اپنے رسولؑ کی) تکذیب کی۔ (سو دیکھ لو) میرا عذاب کیسا (دردناک) تھا اور کیسی تھیں میری تنبیہات!

19 54 إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ

بے شک ہم نے ایک پیہم نحوست کے دن سخت اور تند و تیز ہوا (اپنے قوانین مجازات و تعجیل کے مطابق) بھیجی۔

20 54 تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ

(اور یہ تند و تیز ہوا ایسی تھی کہ) لوگوں کو اکھاڑ پھینک رہی تھی، (اور وہ زمین پر ایسے پڑے تھے) گویا وہ جڑ سے اکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہوں۔

21 54 فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ

پس (دیکھ لو میرے قانون مجازات کے مطابق) پھر کیسا تھا میرا عذاب اور (میری) تنبیہات!

22 54 وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو ذکر، (یعنی اس کی سورتوں، آیتوں اور احکام و تعلیمات کو یاد کرنے، رکھنے اور سمجھنے، نیز ان سے پند و نصائح حاصل کرنے) کیلئے آسان بنا دیا ہے، تو پھر ہے کوئی جو اسے یاد کرے، رکھے، سوچے، سمجھے اور نصیحت قبول کرے؟

23 54 كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ

(قوم) ثمود نے تنبیہات کو جھٹلایا تھا۔

24 54 فَقَالُوۡۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِىۡ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ

سوانہوں نے کہا تھا: کیا ہم ایک بشر کی جو ہماری ہی قوم کا ایک فرد ہے، پیروی کریں؟ اگر ہم نے ایسا کیا تو اس کا مطلب ہوگا کہ ہم بہک گئے ہیں اور ہماری مت ماری گئی ہے۔

25 54 ءَاُلۡقِىَ الذِّكۡرُ عَلَيۡهِ مِنۡۢ بَيۡنِنَا بَلۡ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ

کیا ہمارے درمیان بس یہی ایک شخص تھا جس پر ذکر (وحی الٰہی) نازل کیا گیا ہے؟ نہیں، بلکہ یہ پرلے درجے کا جھوٹا اور شیخی باز (بر خود غلط) شخص ہے۔

26 54 سَيَعۡلَمُوۡنَ غَدًا مَّنِ الۡكَذَّابُ الۡاَشِرُ

(ہم نے اپنے پیغمبر صالحؑ سے کہا): عنقریب انہیں کل ہی پتا چل جائے گا کہ کون جھوٹا، شیخی باز (اور بر خود غلط) ہے۔

27 54 اِنَّا مُرۡسِلُوا النَّاقَةِ فِتۡنَةً لَّهُمۡ فَارۡتَقِبۡهُمۡ وَاصۡطَبِرۡ

بے شک ہم ان کی آزمائش کیلئے ایک اونٹنی بھیج رہے ہیں۔ پھر (اے صالحؑ!) تم صبر کے ساتھ دیکھنا کہ ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔

28 54 وَنَبِّئۡهُمۡ اَنَّ الۡمَآءَ قِسۡمَةٌۢ بَيۡنَهُمۡ‌ۚ كُلُّ شِرۡبٍ مُّحۡتَضَرٌ

اور (اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؑ کو حکم دیا کہ) ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے اور اونٹنی کے درمیان پانی کی تقسیم (اور باری مقرر) کر دی گئی ہے، ہر ایک کو اپنی باری پر آنا ہوگا۔

29 54 فَنَادَوۡا صَاحِبَهُمۡ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ

پھر (وہ اپنے عہد پر نہ رہے اور ہمارے حکم کی پروانہ کی) انہوں نے اپنے رفیق کو پکارا، تو اس نے اس (اونٹنی) پر وار کیا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں (Hamstrung her) (اور وہ ہلاک ہو گئی)۔

30 54 فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ

پس (دیکھ لو میرے قانون مجازات کے مطابق) کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں (میری) تنبیہات!

31 54 اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ

بے شک ہم نے ان پر ایک سخت گرجتی ہوئی اور دھماکہ خیز آواز بھیجی۔ پھر وہ کانٹوں کی روندی ہوئی باڑ کے چورے کی طرح ہو کر رہ گئے (ہلاک و برباد ہو گئے)۔

32 54 وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور یقیناً ہم نے قرآن کو سوچنے، سمجھنے اور عبرت حاصل کرنے کیلئے آسان بنایا ہے، پھر ہے کوئی سوچنے، سمجھنے اور عبرت حاصل کرنے والا؟

33 54 كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ

لوطؑ کی قوم نے بھی تنبیہات کی تکذیب کی۔

34 54 اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَّجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ

بے شک ہم نے ان پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی (اور وہ سب ہلاک ہو گئے)، بجز لوطؑ کے پیروں کاروں کے کہ ہم نے ان کو اخیر شب میں (وہاں سے نکل جانے کا پہلے ہی حکم دے کر) بچا لیا۔

35 54 نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ

یہ ہمارا فضل تھا، ہم اسی طرح ان کو کریمانہ صلہ دیتے ہیں، شکر و سپاس کرنا جن کا شعار (زندگی) ہوتا ہے۔

36 54 وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ

اور بے شک اس (لوطؑ) نے اپنی قوم کے لوگوں کو ہماری پکڑ سے متنبہ کیا تھا، مگر انہوں نے تنبیہات میں شک کیا (اور انہیں باتوں میں اڑاتے رہے)۔

37 54 وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ

اور بلاشبہ انہوں نے اس کے مہمانوں کو (برے ارادوں کے تحت) لے لینا چاہا (اور ان کو اپنے مہمانوں کی حفاظت سے باز رکھنے کی کوشش کی)۔ آخر کار ہم نے انہیں اندھا کر دیا (ان کی بینائی سلب کر لی اور کہا کہ) اب میرے (قوانین مجازات و تعجیل کے مطابق) میرے عذاب اور میری تنبیہات کا مزہ چکھو۔

38 54 وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ

اور یقیناً صبح سویرے ہی ان کو ایک نہ ٹلنے والے عذاب نے آلیا۔

39 54 فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ

پس (میرے قوانین مجازات و تعجیل کے مطابق) میرے (اس) عذاب اور تنبیہات (کو نہ ماننے) کا مزہ چکھو۔

40 54 وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

اور بلاشبہ ہم نے قرآن کو سوچنے، سمجھنے اور عبرت حاصل کرنے کیلئے آسان بنا دیا ہے، پھر ہے کوئی سوچنے، سمجھنے اور عبرت حاصل کرنے والا؟

41 54 وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ

اور بلاشبہ فرعون کے پیروکاروں کے پاس بھی تنبیہات (Warnings) آئی تھیں، (جن کے تحت انہیں قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات پہنچائی گئی تھیں)۔

42 54 كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ

انہوں نے ہمارے تمام احکام اور نشانیوں کو جھٹلایا، پھر ہم نے بھی (اپنے قوانین کے مطابق) ان کو (ایسی سخت) گرفت میں لیا، جیسے ایک زبردست صاحب سطوت و صولت... صاحب قدرت پکڑتا ہے (کہ اس سے بچ نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)۔

43 54 اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ

(اے اہل عرب!) کیا تمہارے کفار ان پہلے لوگوں سے بہتر ہیں (کہ جس کفر، تکذیب اور ہٹ دھرمی کی روش پر انہیں کو سزا دی جا چکی ہے، وہی روش تم اختیار کرو تو تمہیں سزا نہ دی جائے گی) یا پہلی آسمانی کتابوں میں تمہارے لئے کوئی معافی لکھی ہوئی ہے؟

44 54 اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک مضبوط (اور فاتح) جماعت یا لشکر ہیں؟

45 54 سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور وہ (پیٹھ پھیر کر) دم دبا کر بھاگ جائیں گے۔

46 54 بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ

بلکہ (ان مجرموں کو سزا دینے کیلئے) اصل وعدے کا وقت تو قیامت ہے، جو بڑی سخت آفت اور بہت تلخ گھڑی ہو گی۔

47 54 اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ

بلاشبہ یہ مجرم (= کافر و مشرک اور ظالم و گناہگار) گمراہی اور آشفتہ سری (خوف و حزن کے کرب) میں مبتلا ہیں۔

48 54 يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ

جزا کے دن ان کو مونہوں کے بل نار جہنم میں گھسیٹا جائے گا۔ (پھر ان سے کہا جائے گا:) چکھو جہنم کے لمس اور (اس کی) لپٹ کا مزہ۔

49 54 اِنَّا كُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰهُ بِقَدَرٍ

بلاشبہ ہم نے (اپنے قوانین تدبیری، مشیت و حکمت اور تخلیقی فعلیت سے) ہر شے کو صحیح تناسب، وزن، پیمانے اور صفات کے ساتھ پیدا کیا ہے (اور کرتے رہتے ہیں)۔

50 54 وَمَاۤ اَمۡرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمۡحٍۢ بِالۡبَصَرِ

اور ہمارا حکم تو یکبارگی قوت سے فعل میں آجاتا ہے، جیسے آنکھ کا جھپکنا (Twinkling of an eye)۔

51 54 وَلَقَدۡ اَهۡلَـكۡنَاۤ اَشۡيَاعَكُمۡ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ

اور بے شک تم جیسے بہت سوں کو ہم (اپنے قانون تدبیری و مجازات اور تعجیل کے مطابق) ہلاک کر چکے ہیں، پھر ہے کوئی سوچنے، سمجھنے اور عبرت و نصیحت حاصل کرنے والا؟

52 54 وَكُلُّ شَیۡءٍ فَعَلُوۡهُ فِى الزُّبُرِ

اور جو کچھ انہوں نے اکتساب (حسنات و سیآت) سے حاصل کیا ہے، وہ سب ان کے اعمال ناموں کی کتب (Computerized record) میں (درج) ہے۔

53 54 وَكُلُّ صَغِيۡرٍ وَّكَبِيۡرٍ مُّسۡتَطَرٌ

اور ہر ایک چھوٹا اور بڑا عمل (ساتھ ساتھ) ضبط تحریر میں (آتا رہتا) ہے۔

54 54 اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍۙ

یقیناً اہل آرزو و خشیت (= متقی) بہشتوں اور نہروں میں ہوں گے،

55 54 فِىۡ مَقۡعَدِ صِدۡقٍ عِنۡدَ مَلِيۡكٍ مُّقۡتَدِرٍ

عزت و سچائی کے مقام پر، بڑے ذی اقتدار (وسطوت) بادشاہ کے پاس۔

سورہ الرحمٰن بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 55 اَلرَّحۡمٰنُ ۙ

الرحمٰن، یعنی وہ ازل سے بے نہایت محبت و شفقت، فضل و کرم اور دنیوی و اخروی حسنہ عطا کرنے والا (الٰہ و رب) ہے۔

2 55 عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ

جس نے قرآن کے علوم و فنون، قوانین و احکام، اسرار و رموز اور معارف و اعجازات سمجھائے ہیں اور ہمیشہ سمجھاتے رہے گا۔

3 55 خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ

اسی نے انسان (Mankind) کو (اپنی جمالیاتی۔ تدریجی اور ارتقائی۔ غایتاتی تخلیقی فعلیت کے مطابق، چھے ادوار میں بنا کر) پیدا کیا اور (قیامت تک) پیدا کرتا رہے گا۔

4 55 عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ

اسی نے اسے (انسان کو) گونا گوں زبانوں میں نطق و قلم سے، نیز ساز و آواز، عشوہ و غمزہ، اشارہ و کنایہ، سکوت و صدا (اور حرکات و سکنات وغیرہ وغیرہ کے ذریعے) اپنے مافی الضمیر کا اظہار و ابلاغ کرنا سکھایا اور سکھاتا رہے گا۔

5 55 اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ

سورج اور چاند (اپنے اپنے مدار پر) ایک مقرر و معین حساب کے پابند ہیں (جملہ کائنات اس کے نظام (تدبیری) کے تابع ہے، سب اسی کے جمال و جلال کے مظہر ہیں)۔

6 55 وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ

اور پودے اور درخت (اللہ کی) حمد و فرماں برداری میں لگے ہوئے ہیں یا اپنے فرائض (Duties) ادا کرنے میں مشغول ہیں۔

7 55 وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ

اور اسی (اللہ) نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے میزان قائم کر دی، یعنی کائنات کے پورے نظام کو عدل و توازن پر قائم کیا ہے۔

8 55 اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ

اس کا تقاضا ہے کہ اس کے قائم کردہ عدل و توازن میں خلل نہ ڈالو (اور فساد پیدا نہ کرو)۔

9 55 وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو (یا ماپ تول کے پیمانوں میں) ڈنڈی 1 نہ مارو۔

حواشی - 1 اس کائنات میں رہتے ہوئے، جس کا سارا نظام عدل و توازن پر قائم ہے، انسان کو عدل ہی پر قائم رہنا چاہئے، بصورت دیگر، یہ فطرت کائنات سے بغاوت اور فساد برپا کرنا ہوگا اور اللہ کے قوانین معدلت و مجازات اور استبدال و استخلاف کو دعوت دینا اور انہیں حرکت میں لانا ہوگا۔

10 55 وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ

اور اس نے کرۂ ارض کو خاص طور پر انسان سمیت کل مخلوقات کیلئے (السماء سے الگ کر کے رکھا (تاکہ وہ اس میں رہیں، بسیں اور اپنی معاش حاصل کر کے حیات طیبہ بسر کریں)۔

11 55 فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۖ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ

اس میں انواع و اقسام کے لذیذ پھل بکثرت ہیں اور کھجور کے درخت بھی جن کے خوشے غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔

12 55 وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ

اور (زمین میں) طرح طرح کے غلے ہیں، جن کے ساتھ بھس ہوتا ہے (اور ایسے دانے ہیں جو خول میں لپٹے ہوئے ہیں) اور خوشبودار پودے اور پھول ہیں۔

13 55 فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

تو (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے؟

14 55 خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ

اس نے بجنے والی سوختہ ٹھیکری ایسے قطعہ زمین میں پیکر انسانی 2 کی تشکیل کی۔

حواشی-2 اس آیہ میں رب حکیم نے انسان (Mankind) کا لفظ استعمال کیا ہے، آدم کا نہیں، صلصال من حما مسنون اور صلصال کالفخار میں دو مراحل ارتقا ہیں، جن سے انسان گزار ہے۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے مترجم کی تفسیر 'حسن تفسیر جلد دوم، ص 618 بعد اور سر گذشت فلسفہ 1، ص 382 بعد۔

15 55 وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ

اور جنات 3 کو (اپنی تخلیقی سنت کے مطابق، آتش سوزاں Scorching fire = اور آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

حواشی-3 جن (Jinn) بنی نوع انسان سے مختلف اور مشخص غیر مرئی (Invisible) مخلوق ہے۔

16 55 فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پھر (اے گروہ انس و جن!) تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (اور کن کن قدرت کاملہ کے مظاہر کا انکار کرو گے)؟

17 55 رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ

وہی دونوں مشرقوں 4 اور دونوں مغربوں کا مالک وپروردگار ہے (اور وہ اس کے احاطہ قدرت میں ہیں)۔

حواشی-4 ہر طلوع شمس کا ایک مشرق اور غروب شمس کا ایک مغرب ہے اور انہیں کے درمیان موسم کے تغیرات اور جملہ فصلیں اور پیداوار ہیں جو جاندار مخلوقات کی حیات کا باعث ہیں۔ مشرقین سے مراد مشرق قریب اور مشرق بعید یا چاند اور سورج کے نکلنے کے مقامات بھی ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہر تخلیق کا ایک مشرق اور ایک مغرب ہے۔

18 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پھر (اے گروہ انس و جن!) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

19 55 مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِ

اس نے دو سمندروں کو باہم ملتے رواں کر دیا (لیکن)

20 55 بَیۡنَہُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیٰنِ

ان کے درمیان ایک آڑ (Barrier) ہے، جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔

21 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پس تم اپنے پروردگار و آقا کے کن کن مظاہر قدرت کاملہ کو جھٹلاؤ گے؟

22 55 یَخۡرُجُ مِنۡہُمَا اللُّؤۡلُؤُ وَ الۡمَرۡجَانُ

دونوں (سمندروں) سے موتی (Pearl) اور مونگے (Coral stone) نکلتے ہیں۔

23 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پس (اے گروہ انس و جن!) تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے؟

24 55 وَ لَہُ الۡجَوَارِ الۡمُنۡشَـٰٔتُ فِی الۡبَحۡرِ کَالۡاَعۡلَامِ

اور اسی کے اختیار میں جہاز میں جو سمندر میں پہاڑ کی طرح بلند (نظر آتے) ہیں۔ (پانی میں یہ استعداد کہ جہازوں کو اٹھائے رکھے کس نے پیدا کی اور تم کو یہ صلاحیت کہ قدرت کی ان استعدادوں سے استفادہ کرو، کس نے بخشی ؟)۔

25 55 فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پس (اے جن وانس !) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے ؟

26 55 كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

ہر شے جو زمین پر ہے، فنا ہو جانے والی ہے، یا فانی (Transitory) ہے۔

27 55 وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

اور تمہارے رب جلیل و کریم کی ذات 5 ہی باقی رہنے والی ہے۔

حواشی - 5 اس آیۂ جلیلہ سے بعض مترجمین و مفسرین نے ذات باری تعالیٰ مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ''وجہ ربک'' سے اعمال صالحہ مراد ہیں، جن سے ذات باری تعالیٰ کی رضاجوئی مقصود ہوتی ہے (المفردات)

28 55 فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پس (اے جن وانس !) تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے ؟

29 55 يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ

زمین اور آسمان میں جو بھی ہیں (سب اپنی حاجتیں) اسی سے مانگتے ہیں۔ (اس کی کبریائی کا یہ عالم ہے کہ) وہ ہر روز (ہر لمحہ) ایک نئی شان 6 میں ہے (اور ہر لمحہ کام میں مصروف رہتا ہے)۔

حواشی - 6 شان : اللہ تعالیٰ کی طرح اس کی شان بھی بے نظیر و بے مثال ہے۔ یہ اس کے حسن یا جمال و جلال کی شعوری وارادی جلوہ نمائی پر دلالت کرتی ہے اور اس میں اس کی جمالیاتی تخلیقی فعلیت (Aesthetic creative activity) کا راز مضمر ہے، لہٰذا شان میں ان دونوں حقیقتوں کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ زمان و مکان کا خالق ہے، اس لئے ان سے ماوراء و بے نیاز ہے۔ لیکن وہ جس عالم میں رہتا تھااور رہتا ہے، ظاہر ہے وہ اس کی طرح قدیم ہو گا، اس لئے وہ عالم زمان و مکان نہیں ہو سکتا۔ لٰہذا اسے لازمان و لامکان کہتے ہیں۔ لازمان ایک مہمل لفظ ہے، لٰہذا قرآن حکیم نے اس کیلئے ''دہر'' کی تعبیر اختیار کی ہے۔ دہر ایک حال مدام و سرمدی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ جو قدیم و زندہ اور فعال و قیوم ہے، ہر آن اپنے جمال و جلال کی شان نو بنو میں جلوہ افروز ہوتا رہتا ہے۔ یہ شان اس اعتبار سے اس کی جمالیاتی تخلیقی فعلیت ہے کہ اس سے زمان و مکان کی تخلیق ہوتی اور حیات و ممات کے ہنگامے پرورش پاتے رہتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ دہر ایک حال قدیم و سرمدی تو ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی شان نمود حسن یا جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت کے حوالے سے دہر ایک بحر ناپیدا کنار ہے، جس میں ہر آن اور مسلسل شب و روز کے تغیرات، حیات و ممات کے واقعات و حادثات اور قوموں کے انقلابات اور تاریخی عمل کے سانحات ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اسے تاریخی عمل کے سلسلہ گریزاں سے تعبیر کر سکتے ہیں جس کی مربوط کڑیوں کو آن، وقت، عصر اور زمان کہتے ہیں۔ آن اللہ تعالیٰ کی شان یا اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت کی ایک نمود گریزاں ہے، جو مرئی بھی ہے اور غیر مرئی بھی۔ اس سلسلہ نمود گریزاں کو وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔ وقت کے سلسلہ گریزاں کو جو دراصل تاریخی عمل میں ہے اور اس کے نتائج و عواقب اور خود اس کی بھی لوح محفوظ ہے، عصر کہتے ہیں۔ عصر کے تاریخی سلسلہ گریزاں کیلئے زمان یا زمانے کی تعبیر اختیار کی جاتی ہے جو اصل میں دہر کے بحر بیکراں کی ایک موج گزراں ہے۔

30 55 فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کن کن صفات حسنہ و حمیدہ کو جھٹلاؤ گے؟

31 55 سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ

وہ وقت دور نہیں کہ جن و انس (کی جماعتو!) ہم فارغ ہو کر تمہاری طرف متوجہ ہوں گے۔ (دنیا کا نظام ختم ہو گا اور حساب و جزا کا عمل شروع ہو گا)۔

32 55 فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پس (ہم دیکھ لیں گے کہ) تم اپنے پروردگار کے کن کن احسانات کو جھٹلاتے ہو؟

33 55 يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ

اے جنوں اور انسانوں کی جماعتو! اگر تم میں سماوی و ارضی کروں کی حدود سے پار نکل جانے کی استطاعت ہے، تو نکل جاؤ۔ (لیکن، یاد رکھو!) تم سائنسی و تکنیکی 7 (علم کی) قوت تسخیر (Scientific and technical conquering power) کے بغیر ان کے پار نہیں نکل سکتے۔

حواشی - 7 ابن فارس کے مطابق سلطان کے بنیادی معنی غلبہ اور قوت کے ہیں (المجمل)۔ یہ قوت علمی و فنی، یعنی سائنسی و تکنیکی بھی ہو سکتی ہے، جس کے ذریعے ترقی یافتہ اقوام کرۂ ارضی کی حدود سے نکل کر سماوی کروں کو مسخر کر رہی ہیں۔ اس قوت سائنسی و تکنیکی اور حدود ارضی سے نکل جانے کے امکان کی، دنیا میں، سب سے پہلے قرآن حکیم نے نشاندہی کی تھی۔

34 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں اور نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

35 55 یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ

تم (ظالموں) پر آگ کے شعلے اور دھواں (یا پگھلا ہوا تانبا) چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر تم (نہ مقابلہ کر سکو گے اور) نہ بچ ہی سکو گے، نہ کوئی جائے پناہ پاؤ گے۔

36 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں اور نعمتوں کا انکار کرو گے؟

37 55 فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ۚ

پھر (کیا بنے گی اس وقت) جب آسمان پھٹ جائے گا (When heaven will split asunder) اور لال چمڑے یا تیل کی تلچھٹ کی طرح سرخ یا گلابی ہو جائے گا۔ (وہ کیسی ہیبت ناک ساعت ہو گی!)۔

38 55 فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پھر (اے جن انس! تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں اور نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

39 55 فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ

پھر اس دن نہ تو کسی انسان سے اور نہ جن ہی سے اس کے گناہوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہ ہو گی)۔

40 55 فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

سو (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کے کن کن احسانات وانعامات کی تکذیب کرو گے؟

41 55 يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ

(اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے، وہ نہ صرف دنیا میں اپنے بندوں کی عیب پوشی کرتا ہے، بلکہ حساب کے دن بھی ان کے جرم وگناہ دوسروں پر آشکارا نہیں کرے گا۔ ہر شخص اپنا اعمالنامہ آپ ہی دیکھے گا، دوسرا نہیں دیکھ سکے گا۔ البتہ چہرے دنیا میں بھی قلب کے آئینہ دار ہوتے ہیں اور قیامت کے دن بھی ایسے ہی ہوں گے، چنانچہ) مجرم (وہاں) اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔

42 55 فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پھر تم اپنے رب کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے؟

43 55 هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ

(اس وقت ندا آئے گی کہ) یہ وہی جہنم ہے، جس کو مجرم جھٹلاتے تھے (The guilty denied)۔

44 55 يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ

وہ اس کے اور کھولتے پانی کے درمیان لوٹتے پھریں گے۔

45 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پھر (اے گروہ انس و جن!) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

46 55 وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ

اور جو شخص اپنے رب کے حضور (جواب دہی کیلئے) پیش ہونے کا خوف رکھتا ہے، اس کیلئے دو باغ بہشت ہیں۔

47 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

اس کے بعد بھی تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

48 55 ذَوَاتَاۤ اَفۡنَانٍ

(وہ دونوں باغ بہشت) رنگارنگ کے اشجار و اثمار سے معمور (ہوں گے)۔

49 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پھر (اے گروہ جن و انس!) تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے۔

50 55 فِیۡہِمَا عَیۡنٰنِ تَجۡرِیٰنِ

ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے رواں دواں ہوں گے۔

51 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پھر تم اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

52 55 فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِۚ

ان دونوں (باغوں) میں ہر پھل دو قسم کا ہوگا (Every kind of fruit in pairs)۔

53 55 فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

54 55 مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۗ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍۚ

اہل جنت ایسے فرش فروش (مسندوں) پر تکیے لگائے ہوں گے، جن کے استر و بیز ریشم کے ہوں گے (وہ دبیز ریشمی غالیچوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے) اور باغوں کی ثمر ور ڈالیاں ان کیلئے جھکی پڑی اور قریب ہوں گی۔ (ان کی دسترس میں ہوں گی Fruits were of would be well-nigh within their reach=)۔

55 55 فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

56 55 فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّۚ

(ان حسین مناظر اور نعمتوں والے باغات میں جمالیاتی ذوق Aesthetic taste= کی تسکین کیلئے) شرمیلی نگاہوں والی دوشیزائیں ہوں گی، جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان اور نہ کسی جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔

57 55 فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پھر تم اپنے رب کی ان نعمتوں میں سے کس کس کا نکار کرو گے؟

58 55 كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُۚ

ایسی جمیل و نظر افروز (دوشیزائیں) گویا کہ وہ یاقوت (Jacynth) اور مرجان (Coral stones) ہیں۔

59 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پس تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

60 55 هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ

حسن سلوک و حسنہ کا بدلہ حسن سلوک و حسنہ ہی ہے۔

61 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

تو تم اپنے رب کے کن کن انعامات و اکرامات کو جھٹلاؤ گے؟

62 55 وَمِنۡ دُوۡنِهِمَا جَنَّتٰنِ

اور ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور بھی ہوں گے۔

63 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

64 55 مُدۡهَآمَّتٰنِ

دونوں نہایت (گھنے اور) سرسبز و شاداب۔

65 55 فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

66 55 فِيۡهِمَا عَيۡنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ‌ۚ

ان میں دو چشمے (فواروں کی طرح) ابلتے ہوئے ہوں گے۔

67 55 فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

پھر تم اپنے رب کے کس کس انعام واکرام کو جھٹلاؤ گے؟

68 55 فِيۡهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخۡلٌ وَّ رُمَّانٌ‌ۚ

ان دونوں میں (انواع واقسام کے) لذیذ پھل اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

69 55 فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ‌ۚ

پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

70 55 فِيۡهِنَّ خَيۡرٰتٌ حِسَانٌ‌ۚ

(حسین نظاروں اور نعمتوں والے باغوں میں) خوب سیرت وخوب صورت بیویاں ہوں گی۔

71 55 فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ‌ۚ

لہٰذا تم اپنے رب کے انعام واکرام میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

72 55 حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِى الۡخِيَامِ‌ۚ

وہ حوریں (بڑی بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی) خیموں میں ٹھہرائی ہوں گی۔

73 55 فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ‌ۚ

سو تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

74 55 لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ

ان (جنتیوں) سے پہلے انہیں کسی انسان یا جن نے لمس تک نہ کیا ہو گا (وہ انسانوں اور جن کے جنسی لمس سے مطلقاً ناآشنا ہوں گی، الغرض وہ دوشیزائیں جمال و نظامت اور عفت و عصمت کی پیکر ہوں گی)۔

75 55 فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

سو تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

76 55 مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ

وہ (اہلِ جنت) سبز قالینوں اور حسین و نادر فرش فروش پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

77 55 فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

سو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

78 55 تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

بہت برکت والا ہے تیرے رب کا نام جو بڑی عظمت اور انعام و اکرام (کرنے) والا ہے۔

سورہ الواقعہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 56 اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ

(یاد رکھو کہ) جب وہ ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا (یعنی جب قیامت واقع ہو جائے گی)۔

2 56 لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ

(کہ) اس کے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں (تم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے اور کوئی اس کو جھٹلانے والا نہ ہوگا اور نہ رشک و شبہ کی گنجائش ہوگی)۔

3 56 خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ

وہ تہ و بالا کر دینے والی آفت ہوگی (کسی کو پست اور کسی کو بلند کرنے والی ہوگی۔ خود پرستوں کو پست اور اہل آرزو کو بلند کر دے گی۔

4 56 اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا

جب زمین یکبارگی ہلا ڈالی جائے گی (وہ مقامی زلزلہ نہ ہوگا، بلکہ تمام کرۂ ارضی سخت حرکت کرے گا)۔

5 56 وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا

اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر (یوں) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

6 56 فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا

کہ پراگندہ غبار بن کر رہ جائیں گے۔

7 56 وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً

اور (قیامت کے دن) تم تین گروہ ہو گے۔

8 56 فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

پس (ایک) اہل یمن و سعادت یا دائیں بازو والے! اہل یمن کی سعادت کا کیا کہنا (یہ عرش عظیم کے داہنے جانب ہوں گے)۔

9 56 وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ

اور (دوسرے) شومئی قسمت والے یا بائیں بازو والے! بائیں بازو والوں کی شومئی قسمت کا کیا پوچھنا (یہ عرش عظیم کے بائیں جانب ہوں گے اور بائیں ہاتھ میں اپنا نامہ اعمال لئے کھڑے ہوں گے)۔

10 56 وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ

اور (تیسرے) ہر عمل صالحہ میں سبقت لے جانے یا آگے رہنے والے! آگے رہنے والے (تو یقینا) آگے رہنے والے ہیں۔

11 56 اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ

وہی تو (اپنے الٰہ و رب کے) مقرب ہیں (Who will be brought nigh)۔

12 56 فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ

نعمتوں سے معمور بہشتوں میں ہوں گے (جہاں ہر طرف مسرتیں کھیلتی ہوں گی)۔

13 56 ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ

(باعتبار زمان) پہلوں میں سے بہت سے ہوں گے (اور ان کا انبوہ کثیر ہو گا)۔

14 56 وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ

اور پچھلوں میں سے تھوڑے (ہوں گے)۔

15 56 عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ

وہ (لعل و یاقوت سے) مرصع تختوں پر،

16 56 مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ

(وہ) تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

17 56 يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ

ان کے گردا گرد ابدی طفولیت 1 سے مزید لڑکے پھرتے ہوں گے۔

حواشی - 1 عمر، قد و قامت اور جمال و دلکشی میں ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہنے والے لڑکے۔ جنت میں خلود کے معنی یہ ہیں کہ اس میں تمام چیزیں اپنی اپنی اصل حالت پر قائم رہیں گی اور ان میں تغیر پیدا نہیں ہو گا۔

18 56 بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ

چشمہ رواں کی شراب سے لبریز جام و مینا لئے (ہر وقت حاضر رہیں گے)۔

19 56 لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ

ان کے شرب (سرور انگیز) سے نہ تو ان کو خمار ہو گا اور نہ وہ بہکیں گے ہی۔

20 56 وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ

ان کے سامنے طرح طرح کے پسندیدہ پھل پیش کریں گے کہ جسے چاہیں چن لیں۔

21 56 وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ

نیز ان کو مرغوب خاطر پرندوں کا گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کا گوشت چاہیں، استعمال کریں۔

22 56 وَحُورٌ عِينٌ

علاوہ بریں، ان کیلئے خوبصورت اور بڑی بڑی آنکھوں والی (سفید فام) حوریں ہوں گی۔

23 56 كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ

ایسی جمیل و نظر افروز جیسے حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہوں۔

24 56 جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

(اللہ کے قوانین مکافات عمل اور فضل و انعام کے مطابق) یہ صلہ ہوگا ان (حسین) اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔

25 56 لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا وَّلَا تَاۡثِيۡمًا

وہاں وہ نہ بیہودہ کلام سنیں گے اور نہ گناہ کی بات (جو ان کی دل آزاری کا باعث بنے)۔

26 56 اِلَّا قِيۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا

وہاں جو بات بھی ہوگی، طمانیت و سلامتی ہوگی (اور ہر طرف سے سلامتی کی صدائیں سنائی دیں گی)۔

27 56 وَاَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِؕ

اور دائیں بازو والے یا اہل یمن و سعادت (جن کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوگا! اگرچہ سابقین و مقربین سے کم درجہ ہوں گے)، لیکن پھر بھی ان دائیں بازو والوں کی سعادت کا کیا کہنا!

28 56 فِىۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍۙ

وہ اپنے باغوں میں بے خار بیریوں میں، (جن کی ڈالیاں پھلوں کے بوجھ سے جھک رہی ہوں گی)،

29 56 وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍۙ

اور تہ بہ تہ چڑھتے ہوئے کیلوں،

30 56 وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍۙ

اور دور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں،

31 56 وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍۙ

اور آب رواں، یعنی پانی کے جھرنوں میں؟

32 56 وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍۙ

اور بکثرت پھولوں (کے باغوں) میں،

33 56 لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍۙ

اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے (پھلوں کے ساتھ)، (Neither out of reach nor forbidden)۔

34 56 وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍؕ

اور ارفع و اعلیٰ نشست گاہوں (مسندوں) میں (ہوں گے)۔

35 56 اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءًۙ

ان کی بیویوں کو ہم بے شک خاص طور سے از سر نو (دوشیزہ) پیدا کریں گے۔

36 56 فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًاۙ

اور انہیں جوان اور کنواری (Virgins) بنا دیں گے۔

37 56 عُرُبًا اَتْرَابًاۙ

وہ اپنے شوہروں کی عاشق اور ہم عمر ہوں گی۔

38 56 لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِؕ

یہ سب نعمتیں دائیں بازو والوں کیلئے ہوں گی (اور پر کیف فضاؤں میں ان کی مسرتوں میں شریک ہوں گی)۔

39 56 ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَۙ

وہ اگلوں میں سے بھی بہت ہوں گے۔

40 56 وَثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَؕ

اور پچھلوں میں سے بھی بہت (ہوں گے، بلحاظ زمان)۔

41 56 وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِؕ

رہے بائیں بازو والے (جن کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہو گا)، تو بائیں بازو والوں (کی شومئی قسمت) کیا پوچھنا؟ (کیسے برے حال میں ہوں گے)۔

42 56 فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِيۡمٍۙ

وہ لو کی لپٹ اور ابلتے ہوئے پانی میں۔

43 56 وَّظِلٍّ مِّنۡ يَّحۡمُوۡمٍۙ

اور سیاہ دھوئیں کی گھٹاؤں میں ہوں گے۔

44 56 لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيۡمٍ

وہ نہ تو ٹھنڈا ہو گا اور نہ خوشگوار۔

45 56 اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ

یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) سرمایہ دار تھے (اور عیش و آرام کی زندگی کرتے تھے)۔

46 56 وَكَانُوۡا يُصِرُّوۡنَ عَلَى الۡحِنۡثِ الۡعَظِيۡمِ

اور گناہ کبیرہ (مثلاً اکتناز و احتکار، بخل و سود، ظلم و شرک اور انکار آخرت وغیرہ وغیرہ) پر اصرار کرتے تھے۔

47 56 وَكَانُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ اَٮِٕذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ

(نہ اللہ کو مانتے اور نہ روز آخرت کو) اور کہا کرتے تھے: کیا جب ہم مر کر خاک ہو جائیں گے اور ہڈیاں رہ جائیں گی، تو پھر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے؟

48 56 اَوَاٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ

اور کیا ہمارے آباؤ اجداد بھی (دوبارہ زندہ کئے جائیں گے) جو پہلے گزر چکے ہیں؟

49 56 قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ

(اے نبیؐ!) ان لوگوں سے کہو: اگلے اور پچھلے سب انسان (از سر نو زندہ کئے جائیں گے اور حساب و جزا ہو گا)،

50 56 لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ اِلٰى مِيۡقَاتِ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ

یقیناً سب بنی نوع انسان دوبارہ زندہ کر کے ایک مقررہ دن اور مقررہ وقت (Tryst) پر اکٹھے کئے جائیں گے۔

51 56 ثُمَّ اِنَّكُمۡ اَيُّهَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُكَذِّبُوۡنَ

پھر اے گمراہو! اے جھٹلانے والو (اور روز آخرت کا انکار کرنے والو)!

52 56 لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ

تم یقیناز قوم یا تھوہر کے درخت کھانے والے ہو۔

53 56 فَمٰلِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ

پس اسی سے تم اپنے پیٹ بھرو گے۔

54 56 فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ

اور اوپر سے کھولتا ہوا پانی پیو گے۔

55 56 فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ

جیسے سخت پیاسے یا تونس لگے اونٹ پانی پیتے ہیں۔

56 56 هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ

حساب و جزا کے دن یہ (بائیں بازو والوں کی) ضیافت ہو گی (کیونکہ ہمارے قانون مجازات کی رو سے وہ اسی کے مستحق ہوں گے)۔

57 56 نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ

ہم ہی نے تم کو پیدا کیا ہے، پھر کیوں اس (نشاۃ ثانیہ، روز حساب و جزا اور جنت و جہنم) کو سچ نہیں مانتے (اور اس کی تصدیق نہیں کرتے ہو)؟

58 56 اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ

کیا کبھی تم نے (اس واقعیت میں) غور و فکر کیا کہ یہ نطفہ جو تم ڈالتے ہو (اس سے بچہ کون بناتا ہے)؟

59 56 ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ

کیااس کو تم (انسان) بناتے ہو یا (اپنی تخلیقی فعلیت Creative activity =) سے ہم اس کو (ارتقائی انداز سے) بنانے والے ہیں؟

60 56 نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَۙ

ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقرر و تقسیم کیا ہے اور موت کا قانون جاری کیا ہے۔ (جب جس کا وقت آتا ہے وہ اٹھتا جاتا ہے) اور ہم (اس امر میں) بے بس نہیں 2۔

حواشی-2 اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری گرفت و قبضہ سے بچ کر نکل نہیں سکتے، (نیز دیکھئے الانفال 8:59)۔

61 56 عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(اور ہم اب بھی عاجز نہیں) اس بات سے کہ (تم کو اس دنیا سے اٹھالیں اور) تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسی حالت (صورت یا ایسے جہان) میں پیدا کریں جس کو تم نہیں جانتے (اور ابھی نہیں پہچانتے) ہو۔ (ہماری قضا و قدر سے کوئی فرار نہیں۔)

62 56 وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ

اور تم کو یقینا (اپنی) پہلی پیدائش کا علم تو ہے ہی (اس میں تو کوئی شک و شبہ نہیں، پھر تم کیوں دوبارہ پیدا ہونے کا انکار کرتے ہو) اور کیوں نہیں غور و فکر کرتے اور سبق حاصل کرتے؟

63 56 اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَؕ

کیا تم نے دیکھا اور غور کیا ہے کہ جو کچھ تم کاشت کرتے ہو۔

64 56 ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ

کیا تم اسے اگاتے ہو یا اس کی نشو و نما ہم کرتے ہیں؟

65 56 لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ

اگر ہم (اپنے قوانین مشیت و حکمت و تدبیری اور مجازات کے مطابق) چاہیں تو ان کھیتوں کو بھس بنا کر رکھ دیں، پھر تم مسلسل واویلا مچاتے (اور حیران و پریشاں) رہ جاؤ گے)۔

66 56 اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَۙ

(اور یہی کہو گے کہ) ہم پر الٹی چٹی پڑ گئی (اور تاوان میں پڑ گئے، قرض دار بھی ہوئے اور کچھ نہ ملا)۔

67 56 بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ

بلکہ ہم تو محروم (اور بد نصیب) ہی رہے۔

68 56 اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَؕ

کبھی تم نے غور و فکر کی نظروں سے میٹھے پانی کو دیکھا جو تم پیتے ہو؟

69 56 ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ

کیا (اس پانی) کو بادلوں سے تم برساتے ہو یا اس کے برسانے والے ہم ہیں؟

70 56 لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ

اگر ہم (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کی رو سے) چاہیں تو اسے سخت کھاری بنا کر رکھ دیں، پر تم کیوں (ہمارا) شکر ادا نہیں کرتے (اور ہمارے قوانین و احکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی نہیں کرتے)؟

71 56 اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَؕ

کیا تم نے غور و فکر کیا کہ جو آگ تم سلگاتے یا جلاتے ہو۔

72 56 ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ

کیا اس کا درخت (جس سے تم آگ اور شعلہ نکالتے ہو) تم نے پیدا کیا یا (اس کے) پیدا کرنے والے ہم ہیں؟

73 56 نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِيۡنَۚ

ہم ہی نے تو اس (درخت اور آگ و شعلہ) کو (اپنی قدرت و حکمت کی) یاد دلانے والا اور حاجت مندوں یا جن کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو، ان کیلئے روزی کا سامان یا سامان زیست بنایا ہے۔

74 56 فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ

پس (اے مرد دانا!) اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کر (اور یہ اظہار و اعلان کر کہ وہ ان تمام عیوب و نقاص اور کمزوریوں سے منزہ پاک ہے جو کفار و مشرکین اس کی طرف منسوب کرتے ہیں)۔

75 56 فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِۙ

بلاشبہ میں تاروں کے ڈوبنے کی قسم کھاتا ہوں۔

76 56 وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌۙ

اگر تم سمجھو تو یہ بہت ہی بڑی قسم ہے۔

77 56 اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌۙ

یہ بلاشبہ نہایت معزز و کرم نواز اور حسین و عالی مرتبت قرآن (= بار بار اور کثرت سے پڑھنے کی شے ہے (اور باطنی علوم کا آئینہ دار ہے)۔

78 56 فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

جو ایک محفوظ و مصئون کتاب یا لوح محفوظ میں ہے۔

79 56 لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

جسے مطہرین (= پاکباز و پاک سیرت، اہل صدق و وفا) کے سوا (یعنی خبیث و ناپاک لوگ) کوئی نہیں چھو سکتا3 (یعنی اس کی معنویت تک ان کی عقل و فکر کی رسائی نہیں ہو سکتی)۔

حواشی-3اس سے رابطہ یا تمسک اور اعتصام صرف وہی لوگ قائم کرتے ہیں جن کے جسم و لباس اور دل و دماغ پاکیزہ ہوتے ہیں۔ راغب اصفہانیؒ اس آیہ کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں: ''اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ قرآن حکیم کے حقائق کی معرفت انہیں لوگوں کو حاصل ہو سکتی ہے جو اپنے نفوس کو آلودگیوں سے پاک و صاف رکھتے ہیں اور دل و دماغ کو ہر قسم کی آلائشوں خصوصاً شرک سے محفوظ رکھتے ہیں (المفردات۔ تاج)۔

80 56 تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

یہ کل جہانوں (یعنی انسانی، حیوانی، نباتاتی، جماداتی، سماوی، فضائی، بری، بحری، نیز برزخی، الحیوانی عالموں اور ان کے ورآء الورا عالموں) کے خالق و پروردگار اور مالک و حکمران کی تنزیل (ملفوظی و مکتوبی وحی) ہے۔

81 56 اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ

اس اصل عظیم کے باوجود تم ایسے (عظیم و حسین اور مکرم و مطہر) کلام کے ساتھ بے التفاتی روا رکھتے ہو!

82 56 وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ

اور (غضب تو یہ ہے کہ) اس نعمت (بے بہا) میں تم نے اپنا حصہ مقرر کیا ہے کہ (اس سے حسن و حیات طیبہ جاودانی، دنیوی و اخروی حسنہ اور جمالیاتی ثروت (Aesthetic riches) حاصل کرنے اور اس کی تصدیق کرنے کے بجائے) اسے جھٹلاتے ہو۔

83 56 فَلَوۡلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ۙ

توجب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے،

84 56 وَاَنۡتُمۡ حِیۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ۙ

اور تم اس وقت (یاس و ناامیدی سے) دیکھ رہے ہوتے ہو (کہ وہ مر رہا ہے تو تمہیں اپنی بے بسی کا شدید احساس ہوتا ہے)۔

85 56 وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡكُمۡ وَلٰكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ

اس وقت ہم تمہاری بہ نسبت اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں، مگر تم کو نظر نہیں آتے۔

86 56 فَلَوۡلَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ غَیۡرَ مَدِیۡنِیۡنَ ۙ

پس (سوچو کہ) اگر تم کسی، یعنی اللہ تعالیٰ کے محکوم اور اس کے اختیار میں نہیں ہو،

87 56 تَرۡجِعُوۡنَهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ

اور اپنے اس خیال میں سچے ہو تو اس وقت اس کی نکلی ہوئی جان کو کیوں لوٹا نہیں دیتے (اور واپس لے آتے)۔

88 56 فَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ۙ

پھر وہ مرنے والا اگر (اللہ کے) مقرب بندوں میں سے ہے،

89 56 فَرَوۡحٌ وَّرَیۡحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِیۡمٍ

تو اس کیلئے مسرت بداماں راحت 4 اور رزق طیب اور نعمتوں والی جنت ہے۔

حواشی-4 روح یعنی راحت اور وہ کیفیت مسرت ہے جو جملہ مسرتوں کا خلاصہ، تمام ظاہری و باطنی مسرتوں کا نچوڑ ہے۔

90 56 وَاَمَّآ اِنۡ كَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِۙ

لیکن اگر وہ اہل یمن و سعادت یا دائیں بازو والوں میں سے ہے تو،

91 56 فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِؕ

اس کی پذیرائی اس طرح ہو گی کہ تجھ پر سلامتی ہو کہ تم اہل یمن و سعادت میں سے ہے۔

92 56 وَاَمَّآ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُكَذِّبِيۡنَ الضَّآلِّيۡنَۙ

لیکن اگر مرنے والا (حق کو) جھٹلانے والے اور گمراہ لوگوں میں سے ہے تو۔

93 56 فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍۙ

اس کی تواضع کیلئے کھولتا ہوا پانی ہے،

94 56 وَّتَصۡلِيَةُ جَحِيۡمٍ

اور اسے دوزخ میں جلنا ہو گا۔

95 56 اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الۡيَقِيۡنِۚ

بے شک یہ (جو کچھ مقربین، مسلمین اور مکذبین سے متعلق بیان کیا گیا) یقینا سچ اور حق ہے۔ (اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔)

96 56 فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ

پس اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کر (اور یہ اعلان کر کہ وہ ان تمام عیوب و نقائص اور کمزوریوں سے منزہ و پاک ہے جو کفار و مشرکین اس کی طرح منسوب کرتے ہیں اور اپنے فرائض سر انجام دیتا رہ)۔

سورہ الحدید بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 57 سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، اللہ کی تقدیس اور فرماں برداری میں سر گرم عمل رہتے ہیں اور وہی جلیل و مقتدر، صاحب سطوت و صولت... دانائے کل بھی ہے اور حکمت کار و حکمت آموز بھی، وہ انتہائی دانشمند اور اپنے امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔

2 57 لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

سماوی یا افلاکی کروں اور خلائوں اور کرۂ ارض کی ملکیت و بادشاہت اور حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے۔ (اس لئے کوئی فرد بشر اپنے مال و دولت کا مالک نہیں، محض اس کا امین مستفید ہے، نیز نہ وہ اپنی مرضی سے اس میں تصرف کرنے کا مجاز ہے، اسی طرح اس کائنات میں کوئی غیر اللہ بھی بادشاہت کا مالک نہیں اور نہ اسے اپنے یا غیر اللہ کے قوانین و احکام کے ذریعے حکومت و حکمرانی کرنے کا اختیار ہی حاصل ہے۔ وہ (اللہ) ہی (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) زندہ رکھتا اور موت 1 دیتا ہے۔ وہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

حواشی -1 اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ ہی (اپنے قانون تدبیری و مکافات عمل کے مطابق) حیات طیبہ بسر کراتا اور وہی شہادت کی موت دیتا ہے۔

3 57 ہُوَ الۡاَوَّلُ وَ الۡاٰخِرُ وَ الظَّاہِرُ وَ الۡبَاطِنُ ۚ وَ ہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ

وہی (اللہ) اوّل (قدیم تھا، یعنی جب کوئی نہ تھا اور کچھ نہ تھا تو صرف اور تنہا وہی تھا) اور آخر بھی وہی ہے (یعنی لایزال ہے اور جب کوئی متنفس ہو گا نہ شے تو وہ قائم و دائم ہو گا) اور وہ (اپنی قدرت کے اعتبار سے) الظاہر (The Outward) اور (اپنی ذات کے اعتبار سے) الباطن (The Imminent 2) ہے۔ (فلسفے کی زبان میں اللہ معروضی... موضوعی حقیقت (Objective subjective Reality) ہے اور ہر شے کا خوب اور کلی علم رکھنے والا ہے۔ حواشی -2 اور اس سے اوّل و آخر، ظاہر و باطن کی کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

4 57 هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِۭ
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَاۭ وَهُوَ مَعَكُمْ
اَيْنَ مَا كُنْتُمْۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

وہی (اللہ) تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین (یعنی فلکی وارضی کروں) کو چھے ادوار (Periods and stages) میں ارتقائی انداز میں تخلیق کیا3۔ پھر (با اختیار مدبر الامور کی حیثیت سے) تخت فرماں روائی پر کارفرما ہو گیا۔ وہ خوب جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس کی طرف چڑھتا ہے۔ (غرض زمین وآسمان کی کوئی شے، اس کے اندر ہو یا باہر اوپر ہو یا نیچے، ایسی نہیں جو اس کے احاطہ علمی میں نہ ہو۔ نیز وہ محض کلیات ہی کا کالم نہیں ہے بلکہ جزئیات کا بھی علم رکھتا ہے)، وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور (یقین رکھو کہ) اللہ جو اعمال تم کرتے ہو ان سب کو کامل اور واضح طور پر دیکھنے... جاننے والا (Seer-Knower) ہے۔

حواشی-3 یہ اعجاز قرآن ہے کہ اس نے چودہ صدیاں پہلے انسان کی توجہ اس واقعیت کی طرف منعطف کرائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی فعلیت (Creative activity) جمالیاتی... تنزویجی اور ارتقائی۔ بالحق ہے۔ عصر حاضر کی سائنس نے قرآن حکیم کے اس دعوے کی تائید کر دی ہے۔ وہ ہمیشہ ایسی ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو ناقابل تغیر و تبدل ہے۔

5 57 لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

سماوی یا افلاکی کروں اور خلائوں اور کرۂ ارض کی ملکیت و بادشاہت اور حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے اور تمام معاملات فیصلے کیلئے اللہ تعالیٰ ہی سے رجوع کرتے ہیں، یعنی کل معاملات کو فیصلے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جاتا ہے4۔

حواشی-4 اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ تمام امور، یعنی مسائل واعمال کے تصفیہ کیلئے اللہ (کی کتاب) سے رجوع لازم ہے۔ نیز یہ کہ کل امور (حیات وکائنات) کو (حکیمانہ طریقے سے) سرانجام دینا اللہ کی سنت ہے۔

6 57 يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

وہی (اللہ اپنے قوانین طبیعی وتدبیری کے مطابق) رات کو دن میں لاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ (یاد رکھو!) وہ (اللہ) تمہارے نفسوں کی ایک ایک بات اور باطنی احوال وظروف کا علم کلی رکھنے والا ہے۔

7 57 اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﷲ

اور اس کے رسولؐ (کے فرمان) کو تسلیم بالیقین کرو اور ان اموال واشیاء میں سے (اللہ کی راہ میں کفالت ورفاہ عامہ کیلئے خرچ کرو، جن پر اس نے تمھیں ''خلیفہ'' بنایا 5 ہے (مالک نہیں)۔ لہٰذا تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں یعنی اللہ کے احکام وتعلیمات اور قوانین وہدایات پر عمل کریں گے اور (اللہ کے بندوں کی فلاح وصلاح کیلئے) انفاق بالعفو کریں گے، ان کیلئے بہت بڑا اور زیادہ اجر ہے۔

حواشی-5 اس سے ثابت ہوا کہ انسان جو دولت کماتا یا وراثت میں حاصل کرتا ہے، اس کا مالک نہیں ہوتا، بلکہ امین مستفید ہوتا ہے اور اس امانت کو رب العلمین کے احکام کے مطابق تصرف میں لانے کا شرعاً مکلّف یا پابند ہے۔ اس سلسلے میں خاص طور سے دیکھئے البقرۃ 219:، آل عمران 3:92، التوبۃ 35-9:34، الھمزۃ 9-1:104۔

8 57 وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ

مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اور (سوچو کہ) تمھیں کیا ہو گیا ہے، یعنی اس کی وجہ جواز کیا ہے کہ تم (صاحب قدرت اور رب رحمٰن ورحیم) اللہ (اور اس کے احکامات وتعلیمات اور قوانین وہدایات) کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے، حالانکہ اللہ کا رسولؐ تم کو دعوت دیتا ہے کہ اپنے پروردگار وحاکم اور آقا ومالک پر ایمان لاؤ اور (سچ تو یہ ہے کہ) وہ تم سے (اطاعت کا) عہد بھی لے چکا ہے 6، اگر تم واقعی ماننے والے ہو۔ حواشی-6 ایک تو ازلی عہد و پیمان، پھر جملہ انبیاءؑ پیغمبر اعظم وآخرؐ کی آمد کی بشارت دیتے چلے آئے ہیں۔ تم میں سے کچھ ایمان بھی لا چکے ہیں۔ اکثر دل سے ان کے قائل بھی ہیں، پھر تم ان کی اطاعت واتباع کیوں نہیں کرتے؟

9 57 هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات یعنی احکام وتعلیمات، قوانین وہدایات اور آئین نازل کرتا ہے، تاکہ وہ (رسول آخرؐ!) کو (کفر وشرک کی) تاریکیوں سے (ایمان وتوحید کی) روشنی میں نکال لائے (اور نور ایمان وتوحید سے تمہارے قلوب منور کردے اور

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر بے نہایت شفقت و عنایت اور نوازش و کرم نوازی کرنے والا... غایت درجہ ترس کھانے، عفو و درگزر کرنے، دلدر دور کرنے اور بخشش و محبت کرنے والا ہے۔

10 57 وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا
يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا
مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے، یعنی اس کی وجہ جواز کیا ہے کہ تم (کو جو مال و دولت دیا گیا ہے اس میں سے) اللہ کی راہ میں (اس کے بندوں کی فلاح و صلاح اور بہبود کیلئے) خرچ نہیں کرتے ہو؟ اور (تمہارا تو کچھ بھی اپنا نہیں اور) آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے (بندوں کے) لئے ہے۔ تم میں سے جس نے فتح (مکہ) سے قبل (اللہ کی راہ میں، اس کے احکامات و تعلیمات اور قوانین و ہدایات کو تسلیم بالیقین کرانے کیلئے) خرچ کیا اور (اللہ کی راہ میں) لڑا وہ (فتح مکہ کے بعد خرچ کرنے والوں کے) برابر نہیں۔ ان لوگوں کا درجہ

ان سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا۔ بہر حال، اللہ تعالیٰ سارے کے سارے مؤمنوں کو خیر و حسنہ عطا کرنے کا وعدہ کرتا ہے (وہ سب ہی کو اجر دے گا اور خوب دے گا) اور بیشک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے کلی طور پر باخبر ہے۔

11 57 مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَٰعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ

کون ہے جو اللہ کو قرض دے، جسے اللہ اس کیلئے کئی گناہ زیادہ کر کے لوٹا دے اور اس کی اس احسان کاری کا اس کیلئے (مزید) حسین و سرور انگیز اجر بھی ہے۔

12 57 يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم
بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

اس، یعنی قیامت کے روز، تم مؤمن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا۔ (یہ نوید جانفزا برق حسن بن کر ان کے دلوں کو مسرور و مسحور کرے گی کہ) آج تمہارے لئے بشارت ہے۔ باغات بہشت (تمہارے منتظر) ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی سب سے عظیم کامرانی و کامیابی ہے۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ 57 13
نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۗ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۗ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ
وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۗ

(آخرت کے) اس روز منافق مرد اور منافق عورتیں اہل ایمان سے التجا کریں گی کہ ہماری طرف نظر کرم کیجئے تا کہ آپ کے نور 7 سے ہم بھی (نور) حاصل کریں۔ اس پر ان سے کہا جائے گا: لوٹ جاؤ اپنے پیچھے (دنیا میں) اور وہاں نور تلاش کرو۔ پھر ان کے (اور اہل ایمان کے) درمیان ایک دیوار حائل کرے دی جائے گی، جس میں ایک دروازہ ہو گا، جس کے اندر حسنہ، یعنی سرور انگیز و حسین نعمتیں ہوں گی اور اس کے باہر کی جانب جدھر منافق، (کافر ہوں گے) عذاب یعنی قبیح اور کرب انگیز اذیتیں ہوں گی۔

حواشی - 7 اس آیۂ عبرت انگیز کا ایک مقصد انسان میں اس کے باطنی نور کی غیر معمولی اہمیت کے شعور کا احیاء کرنا بھی ہے۔ منافق اپنی منافقانہ روش و حرکات کے سبب ہمیشہ کیلئے نور قلب سے محروم یا قلب کے اندھے ہو جاتے ہیں۔ انسان یہ نور دنیا ہی میں حسن ایمان و حسن عمل (صالح اعمال سے حاصل کر سکتا ہے، آخرت میں یہ کسی کو، کسی سے نہیں مل سکے گا۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۗ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ 57 14
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ

(اس حجاب کے باوجود اسی دروازے سے منافق) ان (اہل ایمان) کو پکاریں گے (اور کہیں گے): کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ (اہل ایمان وجنت) کہیں گے: کیوں نہیں، لیکن تم نے خود اپنے آپ کو آزمائش اور مصیبت میں ڈالا اور تم (ہمارے لئے مصائب کے) منتظر رہے اور (دین مبین اور اللہ تعالیٰ کے احکامات و تعلیمات اور قوانین و ہدایات کے بارے میں) شک میں پڑے رہے اور تمہاری (خام اور لاحاصل) تمناؤں نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا فرمان (موت کا وقت) آپہنچا (اور تم کو مرتے دم تک توبہ کا ہوش نہ رہا) اور تم کو اللہ کے بارے میں (ا) دغاباز (شیطان) نے دھوکے میں ڈالے رکھا۔

15 57 فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ
مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

پس آج کے روز نہ تم (منافقوں) سے کوئی فدیہ (Ransom) قبول کیا جائے گا اور نہ (اللہ کے نظام حیات کلی کے) منکروں سے، (یعنی جو حشر کافروں کا ہو گا وہی تمہارا)۔ تم سب کا آخری ٹھکانہ (Abode) جہنم ہے، وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ (جہنم) سفر زندگی کی انتہائی بھیانک اور اندوہناک آخری منزل (Last destination) ہے۔

16 57 اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ
وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ

کیا ابھی تک ایمان لانے والوں کیلئے اس کا وقت نہیں آیا کہ ذکر الٰہی اور اس کتاب کے (احکام و تعلیمات کو قبول اور تسلیم بالیقین کرنے اور) سننے کیلئے جو رب برحق کی طرف سے نازل ہوئی ہے، ان کے دل نرم اور تاثر پذیر ہو جائیں؟ (اللہ کے ذکر سے ان کی آنکھیں پرنم ہوں، دل کانپ جائیں)۔ (انہیں چاہئے کہ) وہ ان (فاسق) لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی، پھر ان پر طویل زمانہ گزر گیا تو ان کے قلوب سخت اور ناقابل تاثر پذیر ہو گئے اور ان میں اکثر عہد شکن اور حد اعتدال سے تجاوز کرنے والے (Transgressors) ہیں۔

17 57 اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ

جان لو کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین طبیعی و تدبیری کے مطابق) زمین کے مردہ یا بنجر ہو جانے کے بعد اسے دوبارہ زندہ یا زرخیز و شاداب کرتا ہے (تو تمہارے قلب میں محبت کی نمی اور اپنی خشیت پیدا کر دینا اس کیلئے کیا مشکل کام ہے)۔ (کیا انہوں نے دیکھا نہیں؟ کہ) ہم اپنی آیات یعنی احکام و تعلیمات واضح طور سے تمہارے لئے بیان کر چکے ہیں تا کہ تم عقل و فکر سے کام لو (اور زندگی کرنے کی حکمت سیکھو)۔

18 57 اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ

بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جو اللہ کو قرض دے، حسین قرض اور جسے اللہ اس کیلئے کئی گنا زیادہ کر کے لوٹا دے گا اور اس کی اس احسان کاری کا اس کیلئے (مزید) حسین و سرور انگیز اجر بھی ہے۔

19 57 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولوںؑ کو تسلیم بالیقین کیا (اور ان کے بتائے ہوئے دین میں داخل ہوئے) تو وہ اپنے رب کے نزدیک 8 صدیق اور شہید 9 ہیں۔ ان کیلئے (خصوصی حسین و سرور انگیز) اجر ہے اور ان کیلئے نور (مبیں) بھی (ہے) اور جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی اور ہماری آیات، یعنی احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات کو جھٹلایا تو وہی لوگ دوستداران جہنم (Companions of Fire) ہیں۔

حواشی - 8 صدیقین: سچے، سچا سودا کرنے اور سچ کی تصدیق و تائید کرنے والے۔ - 9 شہداء: حق کی شہادت دینے والے علماء یا شہید۔

20 57 اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں اہل دنیا کیلئے) دنیا کی زندگی تو محض رنگارنگ کے مشاغل سے عبارت ہے اور (سامان) آرائش ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور کثرت سے مال اور اولاد کا حصول (اور اس میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا) ہے، (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ اس سے کھیتی اگتی (اور) کسانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے، پھر وہ خوب زور پر آتی ہے، پھر (وہ خشک ہونا شروع ہوتی ہے اور) تو اس کو زرد دیکھتا ہے یہاں تک کہ وہ چورا چورا ہو جاتی ہے۔ (یہی دنیاوی دولت کا حال ہے کہ یہیں ملتی اور یہیں ختم ہو جاتی ہے۔) اور (اسی طرح دنیا کی لذتوں میں پڑے ہوئے اللہ سے غافل کفار کیلئے) آخرت

میں (اللہ کے قانون مجازات کی رو سے ذلت و مسکنت اور محرومی و حسرت کی) انتہائی شدید اذیتیں ہیں اور (مؤمنوں کیلئے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور (اس کی) خوشنودی ہے اور جہاں تک دنیا کی زندگی (کے جنسی حظ Sexual pleasure =، خورد نوش کی لذتوں، دولت و شہرت اور اقتدار و حکومت) کا تعلق ہے، وہ محض فریب سامان عشرت ہے (جو تمہیں جنت قرۃ العین کی سرور آگیں حیات جاودانی اور دیگر ان گنت حسین و لذیذ نعمتوں سے غافل ولاپرواہ کر دیتا ہے)۔

21 57 سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِۙ
اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اپنے رب کی مغفرت (= بخشش و حفاظت) اور جنت کی طرف جانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی کرو۔ وہ جنت جو اس قدر وسیع و عریض ہے جیسے آسمان و زمین کی وسعت، یعنی وسعت و پہنائی لامحدود ہے۔ یہ ان لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوںؑ پر ایمان لاتے (اور ان کے احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات پر عمل کرتے) ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جو وہ (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور انعام و فضل کی رو سے) جس کو چاہتا ہے، عطا فرماتا ہے۔ اللہ تو بے نہایت احسان و حسنہ (Infinite bounties) کا مالک (اور ان سے نوازنے والا) ہے۔

22 57 مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ

کوئی آفت یا بلا (دنیا یا) زمین میں نہیں آتی اور نہ تمہاری زندگیوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اسے وقوع میں لائیں، وہ (اللہ کے قوانین تدبیری و مکافات عمل کے مطابق) کتاب، یعنی لوح محفوظ میں مرقوم ہوتی ہے۔ بلاشبہ یہ بات اللہ کیلئے آسان ہے۔

23 57 لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍۙ

(یہ سب کچھ اس لئے ہے) تاکہ جو کچھ بھی نقصان تمہارا ہوا یا جو کچھ تم سے لے لیا گیا، اس پر تم (دل شکستہ نہ ہو اور) غم نہ کھاؤ اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے، اس پر اتراؤ نہ (اور نہ شیخی مارو) اور (یاد رکھو کہ) اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اترانے والے اور شیخی باز ہیں

24 57 الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ

جو خود بھی بخل کرتے ہیں (یعنی زکوۃ والعفو اور الماعون و صداقت نہیں دیتے اور نہ محروم و حاجت مندوں کو ان کا حق ہی دیتے ہیں) اور دوسرے انسانوں کو بھی بخل کی تعلیم و ترغیب دیتے ہیں۔ اب اگر کوئی رو گردانی کرتا ہے تو اللہ بے نیاز۔ ستودہ صفات اور ہر طرح سے لائق حمد و ثناء (Beautiful and Praised in Himself) ہے۔

25 57 لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ

یقینا (یہ تاریخی واقعیت ہے کہ) ہم (اقوام عالم میں) رسولؑ بھیجتے رہے ہیں جنہیں واضح احکام و تعلیمات اور قوانین و ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (عدل) نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں 10۔ اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کیلئے بہت سے فائدے ہیں 11۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ اللہ جان لے کر کون اس کو دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوںؑ کی مدد کرتا ہے۔ یقینا اللہ تعالیٰ انتہائی قوت والا... سب پر غلبہ رکھنے والا ہے۔

حواشی-10 اس مختصر سے فقرے میں انبیاءؑ کے مشن کا پورا لب لباب بیان کر دیا گیا ہے۔ دنیا میں اللہ کے جتنے بھی رسولؑ اس کی طرف سے آئے وہ سب تین چیزیں لے کر آئے تھے:-1 آیات بینات، یعنی واضح اعجازی نشان، احکام و تعلیمات، قوانین و ہدایات اور دلائل،-2 کتاب، جس میں وہ ساری تعلیمات و احکام مرقوم تھے جو انسان کی ہدایت کیلئے تھے اور-3 میزان، یعنی وہ معیار حق و باطل جو واضح طور پر بتلا دے کہ افکار، اخلاق اور معاملات میں افراط و تفریط کی مختلف انتہائوں کے درمیان انصاف کی بات کیا ہے۔-11 یہاں لوہے سے مراد سیاسی اور جنگی طاقت ہے، جس کے ذریعے انبیاءؑ نے اپنے مشن کو نافذ کرنے کی کوشش کی اور تاکہ اس سے وہ قوت فراہم ہو جس سے فی الواقع عدل قائم ہو سکے اور اسے درہم برہم کرنے والوں کو سزا دی جا سکے اور مزاحمت کرنے والوں کا زور توڑا جا سکے۔

26 57 وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا وَّ اِبۡرٰهِيۡمَ وَجَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالۡـكِتٰبَ فَمِنۡهُمۡ
مُّهۡتَدٍ‌ۚ وَكَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ

اور بے شک ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (رسول بنا کر) بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ (قائم کر) دی۔ پھر ان (کی امت) میں سے (کچھ) نے ہدایت اختیار کی (اور صراط مستقیم پر چلے) اور بہت سے ان میں سے نافرمان رہے۔

27 57 ثُمَّ قَفَّيۡنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيۡنَا بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ وَاٰتَيۡنٰهُ
الۡاِنۡجِيۡلَ ۙ وَجَعَلۡنَا فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ رَاۡفَةً وَّرَحۡمَةً ؕ وَرَهۡبَانِيَّةَ اۨبۡتَدَعُوۡهَا مَا
كَتَبۡنٰهَا عَلَيۡهِمۡ اِلَّا ابۡتِغَآءَ رِضۡوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوۡهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا‌ ۚ فَاٰتَيۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡهُمۡ
اَجۡرَهُمۡ‌ۚ وَكَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ

پھر ان کے بعد ہم نے پے در پے اپنے رسولوںؑ کو بھیجا اور ان سب کے بعد عیسیٰؑ ابن مریم کو مبعوث کیا اور اس کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی اختیار کی ان کے دلوں میں ہم نے (اپنے قوانین رحمت و مکافات عمل اور احترام آرزو کے مطابق) شفقت، نرمی اور رحمت ڈال دی۔ (اور آگے چل کر انہوں نے ترک دنیا و ترک لذات Monasticism or Monkery شروع کیا تو (اس) رہبانیت یا خانقاہیت کی ابتداء خود انہوں نے کی اور ہم نے ان کو ان پر فرض نہ کیا تھا، مگر انہوں نے اسے اللہ کی رضا و خوشنودی کیلئے اختیار کیا۔ لیکن جس طرح اس کو نباہنا چاہیئے تھا وہ نباہ نہ سکے (افراط و تفریط میں پڑ گئے، رضا الٰہی کی بجائے وہ اپنے تقویٰ پر نازاں ہونے لگے)۔ پھر (بھی) ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے، انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں سے اکثر (تو) نافرمان ہی ہیں (کہ اب آپؐ پر ایمان نہیں لاتے)۔

28 57 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ
وَيَجۡعَلۡ لَّـكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

اے ایمان والو، یعنی اسلام کے آئین و قوانین اور احکام و تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرنے والو! (تم) اللہ کے قرب و رضوان کی طلب و آرزو کرتے اور اس (کے قانون مجازات) سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول (اعظم و آخرؐ) پر ایمان لاؤ (یعنی اس کے اسوۂ حسنہ کے مطابق زندگی کرو)۔ (ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ) تم کو اپنی رحمت (و مغفرت) سے دہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تم کو

(تمہارے ایمان و تقویٰ کی وجہ سے) وہ نور عطا کرے گا، جس کی روشنی میں تم چلو گے۔ وہ تمہاری سیآت کو محو اور ان سے حفاظت فرمائے گا اور تمہیں بخشش بھی دے گا اور (یقین جانو کہ) اللہ تو ہے ہی گناہ بخشنے اور ان سے حفاظت کرنے والا... بہت زیادہ اور بار بار ترس کھانے، عفو و در گزر اور لطف و کرم کرنے والا۔

29 57 لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(تم کو یہ روش اختیار کرنی چاہئے اور یہ انعام اس لئے ہو گا) تاکہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل و کرم (اور انعام) پر ان کا کچھ اختیار نہیں اور یہ کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، جس کو (اپنے قوانین مشیت و حکمت، مکافات عمل اور فضل و انعام کے مطابق) چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اللہ تو بے نہایت احسان و حسنہ (Infinite bounties) کا مالک اور ان سے نوازنے والا ہے۔

سورہ المجادلہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 58 قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ

(اے رسولؐ!) بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملہ 1 میں آپ سے تکرار کرتی اور اللہ سے شکوہ و فریاد کرتی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ (اس نے نہ صرف اس عورت کی فریاد سنی، بلکہ ہمیشہ کیلئے مسلمانوں کیلئے ایک لغو اور قبیح رسم کا خاتمہ کر دیا)۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

حواشی-1 زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح کہہ دیتا کہ "تو میری ماں کی جگہ ہے یا تیری پیٹھ میری ماں یا بہن کی طرح ہے" تو اس کی بیوی اس پر ہمیشہ کیلئے حرام سمجھی جاتی ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اسے "ظہار" کہتے ہیں۔ ایک بار اوس بن صامتؓ نے جو مسلمان ہو چکے تھے، اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ کو انہیں (زمانہ قدیم سے رائج) الفاظ میں ایسا کہہ دیا، وہ پریشان ہوئیں اور آپؐ کے پاس حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ اس وقت تک کوئی حکم اس کے متعلق نازل نہ ہوا تھا، اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ پھر طلاق ہو گئی۔ اس پر وہ فریاد کرنے لگی کہ میری اور میرے بچوں کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اسی حالت میں جبکہ وہ رو رو کر حضورؐ سے عرض کر رہی تھی کہ کوئی ایسی صورتیں بتائیں جس سے میرا گھر تباہ ہونے سے بچ جائے تو اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور اس مسئلے کا حکم بیان کیا گیا۔

2 58 اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا
الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں (ان کو ماں کہہ دیں تو ایسا کہنے سے) وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے اور (یہ ضرور ہے کہ بیوی کو ماں یا بہن کہہ کر) وہ ایک سخت ناپسندیدہ اور خلاف واقعہ (اور جھوٹی) بات کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا معاف کرنے والا۔ بخشش و در گزر کرنے والا ہے۔

3 58 وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ
قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ کر ان سے منہ موڑ لیں، پھر اپنے کہنے سے پلٹنا چاہیں (رجوع کرنا یا اس کی تلافی کرنا چاہیں) تو (ان کو) ایک غلام آزاد کرنا ہوگا، اس سے پہلے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ یہ اس لئے ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو (اور ایسی لغو باتوں سے کنارہ کش رہو) اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے (اور اس کے مؤاخذہ اور قانون کی گرفت سے بچنا کسی طرح ممکن نہیں ہے)۔

4 58 فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ
يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ

پھر جس کو (ایک غلام) میسر نہ ہو تو اس کو دو ماہ متواتر روزے رکھنا ہوں گے، قبل اس کے کہ باہم جنسی اختلاط و التفات کریں، پھر اگر کسی کو (روزہ رکھنے کی) سکت نہ ہو تو وہ ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، یعنی سچے اور مخلص مؤمن کا رویہ اختیار کرو (اور حدود و شریعت کے اندر رہنا سیکھو) اور یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں (ان سے تجاوز نہ کرو) اور منکرین (حق اور احکام و تعلیمات) کیلئے المناک عذاب ہے۔

5 58 اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ کُبِتُوۡا کَمَا کُبِتَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ (کے احکامات و تعلیمات اور قوانین و ہدایات) کی مخالفت کرتے ہیں، وہ اسی طرح (اللہ کے قانون مجازاتLaw of Retribution کے مطابق) ذلیل (و خوار) کر دیئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل (و خوار) کئے جا چکے ہیں اور ہم نے بے شک واضح احکام و تعلیمات اور آئین و ہدایات نازل کی ہیں۔ اصل یہ ہے کہ (اللہ کے نظام حیات کلی اور نبیؐ و کلام الٰہی کا) انکار کرنے والوں کو (اللہ کے قانون مجازات کیر وسے، اپنی ہی آگ کی) کربناک اور رسوا کن اذیتیں سہنا ہوں گی۔

6 58 یَوۡمَ یَبۡعَثُہُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُہُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اَحۡصٰىہُ اللّٰہُ وَ نَسُوۡہُ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ

اس روز (یہ ذلت کا عذاب ہونا ہے) جب اللہ (بنی نوع انسان کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا، پھر جو کچھ وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے، انہیں بتا دے گا، (کیونکہ) اللہ نے ان (کے اعمال کو کتاب میں) گن گن کر محفوظ کر رکھا ہے، حالانکہ وہ اسے بھول چکے ہوں گے اور اللہ ہر شے کا شاہد یا علم رکھنے والا ہے۔ (نیز دیکھئے طٰہٰ 20:52۔)

7 58 اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَا یَکُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ہُوَ رَابِعُہُمۡ وَ لَا خَمۡسَۃٍ اِلَّا ہُوَ سَادِسُہُمۡ وَ لَاۤ اَدۡنٰی مِنۡ ذٰلِکَ وَ لَاۤ اَکۡثَرَ اِلَّا ہُوَ مَعَہُمۡ اَیۡنَ مَا کَانُوۡا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ

کیا آپ نے نظر نہیں فرمائی کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔ (لوگوں کی سرگوشیاں تک اس سے ہرگز پوشیدہ نہیں، بلکہ) تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی، جس میں وہ ان کا چوتھا نہ ہو اور نہ پانچ میں جس کا وہ چھٹا نہ ہو اور (اسی طرح) خواہ (تعداد میں) اس سے کم ہوں یا زیادہ، وہ بلا استثناء ان کے ساتھ ہوتا ہے، چاہے وہ کہیں (اور کس حالت میں) ہوں۔ پھر وہ قیامت کے روز ان کو بتلا دے گا جو کچھ وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا علم ہے۔

8 58 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْۤ

اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

کیاآپ نے (ان لوگوں کے نفسیاتی احوال وظروف میں) غور وفکر کیا ہے جن کو سرگوشیوں سے منع کر دیا گیا تھا، پھر بھی وہ وہی حرکت کئے جاتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا؟ یہ لوگ چھپ چھپ کر آپس میں گناہ اور زیادتی کے کاموں اور رسولؐ کی نافرمانی کی باتیں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اس طریقے سے سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں بھیجا2۔ اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ (اگر آپؐ سچے پیغمبر ہیں تو ہماری ان باتوں پر) اللہ ہم پر کوئی عذاب کیوں نہیں بھیجتا؟ (ہمارے قانون مجازات کی رو سے) ان کیلئے جہنم ہی کافی ہے، اس میں وہ داخل ہوں گے (اور اس کا ایندھن بنیں گے)۔ سو وہ (سفر زندگی کی) گھناؤنی اور سوہان روح منزل آخر ہے۔

حواشی-2 یہ یہود اور منافقین کا مشترک رویہ تھا۔ کچھ یہودی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ''السام علیک یا ابا القاسم''، کہا، یعنی السلام علیک کا تلفظ کچھ اس انداز سے ادا کیا سننے والا سمجھے کہ سلام کہا ہے، مگر دراصل انہوں نے ''سام'' کہا تھا جس کے معنی موت کے ہیں۔

9 58 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم کو چھپکے چھپکے سرگوشیاں کرنا ہی ہیں تو گناہ اور زیادتی اور رسولؐ کی نافرمانی کی باتیں (مشورے) چھپکے چھپکے نہ کرنا، بلکہ آپس میں حسنہ واحسان اور تقویٰ کی باتیں چھپکے چھپکے کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے قرب ورضوان کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانون مجازات سے ڈرتے اور اس کی دوری وناراضی سے خوف بداماں رہو، جس کے حضور ایک دن یعنی بروقت قیامت تم سب جمع کئے جائے گے (محاسبے اور جزا یا سزا پانے کیلئے)۔

10 58 اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

یہ (کافروں کی) سرگوشی یا کانا پھوسی تو شیطانی کام ہے اور وہ اس لئے کی جاتی ہے تاکہ ایمان لانے والے اس سے رنجیدہ و غمگین ہوں، حالانکہ اللہ کے اذن 3 کے بغیر انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اہل ایمان تو ہر حال میں اللہ کی نصرت و ہدایت پر بھروسہ (Trust) کرتے ہیں، یعنی ایسا کرنا ان کا شعار ہوتا ہے۔

حواشی-3 بعض مترجمین و مفسرین اور علماء نے کہا ہے کہ یہاں اذن بمعنی علم ہے، لیکن ان دونوں کے معانی میں فرق ہے۔ اذن کا لفظ خاص ہے اور اس میں مشیت کا مفہوم پایا جاتا ہے، خواہ وہ کام پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ، لیکن علم میں مشیت کا ہونا ضروری نہیں، اس آیہ فکر انگیز میں مشیت کسی وجہ سے پائی جاتی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ یہ مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو طبعی طور پر ایسا بنایا ہے کہ وہ دوسرے کی ضرب سے متاثر اور اس سے اسے گزند پہنچے، وہ پتھر نہیں ہے کہ کسی قسم کی ضرب سے اسے تکلیف نہ ہو اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انسان میں اس قسم کی صلاحیت کا پایا جانا اللہ تعالیٰ کے فعل (یا امر) سے ہے، تو اس لحاظ سے جب کسی شخص کو کسی ظالم کے ظلم سے گزند پہنچتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ کے امر یا حکم اور مشیت ہی سے پہنچتی ہے (المفردات)۔

اذن کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو، مثلاً باذن ربہ (الاعراف 7:58، السبا 34:12) تو بعض نے اس کے معنی قانون الٰہی یا نوامیس فطرت (Laws of Nature) بتائے ہیں، نیز ملاحظہ ہو قرآنی فارمولا کلید لغات قرآن (حسن تفسیر جلد اوّل، ص 147 ببعد)۔

11 58 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ
اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو (یعنی آنے والے کیلئے جگہ خالی کر دو)۔ اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا۔ 4 اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ 5 تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے، اللہ ان کو (اپنے قانون فضل و انعام کے مطابق) بلند درجے عطا کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ یقیناً اس سے باخبر ہے۔

حواشی-4 جب کسی مجلس میں پہلے سے کچھ لوگ بیٹھے ہوں اور بعد میں مزید کچھ لوگ آئیں تو پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں میں یہ تہذیب ہونی چاہئے کہ وہ نئے آنے والوں کو خود جگہ دیں اور حتیٰ الامکان کچھ سکڑ اور سمٹ کر ان کیلئے کشادگی پیدا کریں اور اتنی شائستگی بعد کے آنے والوں میں ہونی چاہئے کہ وہ زبردستی ان کے اندر نہ گھسیں اور کوئی شخص کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔

5- جب مجلس برخاست کرنے کیلئے کہا جائے تو اٹھ جانا چاہئے، جم کر بیٹھ نہ رہنا چاہئے۔

12 58 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم رسولؐ سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو اپنے مشورے سے پہلے صدقہ دے لیا کرو۔6 تمہارا یہ فعل تمہارے لئے موجب حسنہ 7 (اور معاشرتی) پاکیزگی کیلئے از بس مفید ہے۔ پھر اگر تم (صدقہ دینے کیلئے) کچھ نہ پائو، بیشک اللہ تعالیٰ تو ہے ہی گناہ بخشنے اور ان سے حفاظت کرنے والا۔ بہت زیادہ اور بار بار ترس کھانے، عفو و درگزر اور لطف و کرم کرنے والا۔

حواشی 6- حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس حکم کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ آپؐ سے بہت زیادہ اور بلاضرورت علیحدگی میں ملاقات کیلئے درخواست کرنے لگے تھے۔ 7- حسنہ کا مطلب ہے ہر وہ شے جو سرور انگیز، قرۃ العین، نیز راحت و آرام اور اطمینان قلب و جان کا سامان ہو۔

13 58 ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کیا تم ڈر گئے (اس بات سے) کہ اپنے مشورے سے پہلے صدقہ دیا کرو، تو جب تم نے (ایسا) نہ کیا اور اللہ نے تم پر رجوع برحمت کیا 8، تو صلوٰۃ کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اللہ اس سے یقیناً کلی طور پر باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

حواشی 8- بعض علماء کے نزدیک پہلی آیت دوسری سے منسوخ ہے۔ اگر غور کیا جائے تو دونوں آیتوں میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ دوسری آیت پہلی کے مطلب کو ہی واضح کرتی ہے۔ پہلی آیت میں صدقہ دینے کا حکم کے ساتھ ہی فرمایا: فان لم تجدوا یعنی اگر صدقہ نہ دے پائو تو اللہ غفور۔ (رحیم ہے اور دوسری آیت میں بھی یہی بتایا ہے کہ اگر تم ایسا نہ کر سکو تو اللہ تعالیٰ اس پر گرفت نہیں کرتا۔ چنانچہ فاذلم تفعلوا کے بعد ہے وتاب اللہ علیکم، تو دونوں کا ماحصل ایک ہے۔ جو دے سکے وہ دے، صدقہ دے دنیا افضل ہے، لیکن اگر کوئی شخص نہ دے سکے تو اس پر مواخذہ نہیں۔

14 58 أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ
وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

(اے رسولؐ!) کیا آپ نے ان لوگوں کے نفسیاتی احوال و ظروف میں غور و فکر کیا ہے جو اس قوم سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ (اپنے قانون مکافات عمل کی رو سے) ناراض اور غضبناک ہے۔ یہ لوگ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے (یعنی نہ وہ دل سے مسلمان ہیں اور نہ بظاہر یہود، بلکہ منافق ہیں) اور وہ جانتے بوجھتے جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں۔

15 58 أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اللہ نے (اپنے قانون مجازات کی رو سے) ان کیلئے (ذلت و مسکنت اور محرومی و حسرت کی) انتہائی شدید اذیتیں تیار کر رکھی ہیں۔ بلاشبہ وہ کام ہی ایسے کرتے ہیں جن کے نتائج خوف انگیز و غم افزا ہیں۔

16 58 اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، جس کی آڑ میں وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں، ان کیلئے رسوا کن عذاب (لازم ہو گیا) ہے۔

17 58 لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اللہ (کے قانون مجازات) کے سامنے نہ تو ان کے مال و منال ہی کام آئیں گے اور نہ ان کی اولادیں۔ یہ اہل نار (دوستداران جہنم) ہیں اور (دنیا میں بھی آتش خوف و حزن میں جلتے رہیں گے اور آخرت میں بھی) جہنم میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔

18 58 يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ
عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ

جس روز اللہ ان سب کو (دوبارہ) اٹھائے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جس طرح کہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور خیال کریں گے ٹھیک بات کر رہے ہیں۔ (جس طرح دنیا میں کام نکلتے رہے، یہاں بھی یہ طریقہ کارآمد ثابت ہوگا اور کام نکلے گا)۔ یاد رکھو! یہی لوگ غایت درجہ جھوٹے اور حق کو جھٹلانے والے ہیں۔

19 58 اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَآ
اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

(اس کے سبب) شیطان نے ان (یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ کے مخالفوں اور دین کو جھٹلانے والوں) پر غلبہ پا لیا ہے، نتیجتاً اس نے اللہ کی یاد سے انہیں فراموش کر دیا ہے۔ یہ شیطان کی جماعت ہے، یاد رکھو! شیطان کی جماعت کے لوگ (زیاں کار اور) خسارے میں رہنے والے ہیں۔

20 58 اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ (کے قوانین واحکامات اور تعلیمات وہدایات) کا مقابلہ (یا ان کی مخالفت) کرتے ہیں، وہی ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہیں۔

21 58 كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ

اللہ نے (اپنے قوانین تدبیری، مشیت وحکمت اور مکافات عمل کے مطابق) لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسولؐ (کے قوانین و احکامات اور آئین و تعلیمات) ہی غالب آ کر رہیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی طاقتور۔ زبردست و صاحب سطوت ہے۔

22 58 لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

تم کبھی نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت (روز حساب و جزا) پر ایمان رکھتے ہیں، وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں، جو اللہ اور اس کے رسولؐ (آخر) کی مخالفت کرتے ہیں یا اپنے خلاف ان کے اعلان جنگ کو قبول کرتے ہیں، جیسے سرطانی ادارے، خاص کر سودی سرمایہ کاری کرنے والے لوگ (یا فرعون، ماہان، قارون اور آزر، نیز کفار و مشرکین، مفسدین و بد کردار، سود خور اور دین کی تکذیب کرنے والے)، خواہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے، ان کے بھائی ہوں یا ان کے اہل خاندان، یہ وہ لوگ ہیں، جن کے قلوب (= دل اور دماغ) میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان کو اپنے نفس قدوسی سے قوت و طاقت دے کر مضبوط کر دیا ہے۔ وہ ان کو ایسے بہشتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ زندگی کریں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی ہیں۔ یہی تو اللہ کی جماعت کے لوگ ہیں۔ سن لو اور یاد رکھو! اللہ کی جماعت کے لوگ ہی فلاح یعنی حقیقی کامیابی اور مراد پانے والے ہیں۔

سورہ الحشر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 59 سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ

آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، اللہ کی تقدیس اور فرماں برداری میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور وہی جلیل و مقتدر، صاحب سطوت و صولت... دانائے کل بھی ہے اور حکمت کار و حکمت آموز بھی، وہ انتہائی دانشمند اور اپنے تمام امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔

2 59 هُوَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ دِیَارِهِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕ مَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مَّانِعَتُهُمۡ حُصُوۡنُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنۡ حَیۡثُ لَمۡ یَحۡتَسِبُوۡا وَقَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ یُخۡرِبُوۡنَ بُیُوۡتَهُمۡ بِاَیۡدِیۡهِمۡ وَاَیۡدِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ

وہی تو ہے جس نے ان لوگوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہوئے (یعنی بنی نضیر کا یہودی قبیلہ) ان کے گھروں سے پہلی بار (پہلے ہی ہلے میں) جمع کر کے نکال دیا۔ تمہیں (مؤمنوں کو) ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ وہ (مدینہ چھوڑ کر) نکل جائیں گے اور انہیں بھی یہ غلط فہمی تھی کہ ان کے (مضبوط) قلعے (گڑھیاں) انہیں اللہ (کی گرفت) سے بچا لیں گے۔ پھر اللہ (اپنے قانون مجازات کی رو سے) ان پر ایسے رخ سے آیا (اور تباہی لایا) جس کا انہیں سان گمان بھی نہ تھا اور (اللہ نے) ان کے دلوں میں رعب ڈالدیا (یہاں

تک) کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں تباہ و برباد کر رہے تھے۔ (وہ غیظ و عضب میں اپنے گھروں کو تباہ کر رہے تھے تاکہ کوئی چیز مسلمانوں کے ہاتھ نہ آئے) اور مسلمان بھی ان کے مکان منہدم کرنے میں مصروف تھے۔ پس اے دیدۂ بینا رکھنے والو ! اس واقعیت سے عبرت حاصل کرو (جس میں کایا پلٹ کر دینے والی سبق آموزی ہے)۔

3 59 وَلَوۡلَاۤ اَنۡ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمُ الۡجَلَاۤءَ لَعَذَّبَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا‌ ؕ وَلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ

اور اگر اللہ نے (اپنے قانون مجازات کی رو سے) ان (یہود) کے حق میں جلاوطنی لازم نہ کر دی ہوتی تو دنیا میں ان کو (سخت) عذاب 1 دے ڈالتا اور آخرت میں (تو) ان کیلئے جہنم کا عذاب تیار ہے ہی !

حواشی - 1 دنیا کے عذاب سے مراد ہے کہ ان کا نام و نشاں مٹا دینا۔ اگر وہ صلح کر کے اپنی جانیں بچانے کی بجائے لڑتے تو ان کا پوری طرح قلع قمع ہو جاتا۔

4 59 ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ ۚ وَمَنۡ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ

یہ (عذاب ان کو) اس لئے ہوا کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ (کے احکام و تعلیمات اور قوانین وآئین) کی مخالفت کرتے رہے اور جو اللہ (کے احکام و قوانین) کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ (کا قانون مجازات اس کے نافرمانوں کو) قرار واقعی سزا دینے میں بڑا ہی سخت ہے۔

5 59 مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّيۡنَةٍ اَوۡ تَرَكۡتُمُوۡهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوۡلِهَا فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلِيُخۡزِىَ الۡفٰسِقِيۡنَ

جو بھی کھجور کے درخت تم نے کاٹے 2 یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، تو یہ (تمہارا فعل دونوں ہی صورتوں میں) اللہ کے اذن سے تھا اور (اس مقصد کے تحت) تاکہ (اللہ) نافرمانوں کو (اپنے قوانین کی رو سے) رسوا کرے۔ حواشی - 2 یہ اشارہ بنی نضیر کی بستی کے اطراف میں واقع نخلستان سے ہے۔ مسلمانوں نے کچھ درخت جنگی، حربی ضرورت کے تحت کاٹ ڈالے تھے اور جو نقل و حرکت میں حائل نہ تھے، ان کو کھڑا رہنے دیا تھا۔

6 59 وَمَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مِنۡہُمۡ فَمَاۤ اَوۡجَفۡتُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ خَیۡلٍ وَّلَا رِکَابٍ

وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسولؐ کو ان (یہود) سے (بلا جنگ یا معمولی جھڑپ کے) دلوا دیا (تو یہ محض اللہ کی عنایت اور ان کا انعام و فضل تھا، اس پر تمہارا حق نہ تھا) کیونکہ تم نے اس کیلئے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ)، بلکہ اللہ اپنے رسولوںؐ کو (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جس پر چاہتا ہے غلبہ و تسلط عطا فرما دیتا ہے اور اللہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا 3 ہے (فتح و نصرت اس کے ہاتھ میں ہے، جس طرح اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق، چاہے عطا فرمائے)۔

حواشی-3 ان اموال کا مسلمانوں کے قبضے میں آنا براہ راست لڑنے والی فوج کے زور بازو کا نتیجہ نہیں تھا، بلکہ یہ اس اجتماعی قوت کا نتیجہ تھا یہ جو اللہ نے اپنے رسولؐ اور اس کی امت اور اس کے قائم کردہ نظام کو عطا فرمائی۔ اس لئے یہ اموال، مال غنیمت سے بالکل مختلف حیثیت رکھتے ہیں۔ شریعت میں غنیمت اور فے کا حکم الگ الگ کر دیا گیا ہے۔ غنیمت وہ اموال منقولہ ہیں جو جنگی کارروائیوں کے دوران دشمن سے حاصل ہوں، ان کے سواد شمن ملک کی زمینیں، مکانات اور دوسرے اموال منقولہ غنیمت کی تعریف سے خارج اور فے میں شامل ہیں۔

7 59 مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مِنۡ اَہۡلِ الۡقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِذِی الۡقُرۡبٰی

وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ کَیۡ لَا یَکُوۡنَ دُوۡلَۃًۢ بَیۡنَ الۡاَغۡنِیَآءِ مِنۡکُمۡ ؕ وَمَاۤ اٰتٰىکُمُ

الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ ٭ وَمَا نَہٰىکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَہُوۡا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ

جو مال (بلا جنگ) اللہ نے اپنے رسولؐ کو بستیوں کے (کافر) لوگوں سے دلوایا تو وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حق ہے (تاکہ اللہ کی راہ میں رسولؐ کے حکم کے مطابق صرف ہو) اور رسولؐ کے اعزہ و اقارب (= والدین، رشتہ داروں، ہمسایوں، رفیقوں اور ہمکاروں) اور یتیموں (= والدین سے محروم بچوں اور دیگر بے سہارا اور بے یار و مددگار (مسلمانوں)، (اہل احتیاج و ضرورت مند افراد) اور اپنا حق مانگنے والوں کا ہے، نیز مسافروں اور ضرورت مند اجنبیوں پر خرچ کرنے کیلئے ہے، تاکہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں (سب مال) انہیں کے درمیان گردش نہ کرتا رہے (کہ انہیں کے تصرف میں رہ جائے اور غریب محروم رہ جائیں) اور جو کچھ رسولؐ تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو (اس کے قرب و رضوان کی طلب و آرزو کرتے اور اس کی دوری و مہجوری سے ڈرتے رہو)۔ بے شک اللہ (کا قانون مجازات =Law of Retribution، اس

کے نافرمانوں کو) قرار واقعی سزا دینے میں بڑا ہی سخت ہے یعنی اللہ کے قانون کفران نعمت کی تعزیر انتہائی سنگین اور کربناک ہوتی ہے۔

8 59 لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ

(نیز، وہ مال) ان غریب و مفلس مہاجروں کیلئے ہے، جو اپنے وطن اور اموال (جائیدادوں) سے نکال (کر محروم کر) دیئے گئے ہیں اور وہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے متلاشی ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ (کے دیئے گئے دین = نظام حیات کے غلبہ کیلئے اس) کی حمایت پر کمربستہ رہتے ہیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ) یہی لوگ سچے (اہل صدق) ہیں۔

9 59 وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا
يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ
يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ

اور (یہ مال ان لوگوں کیلئے بھی ہے) جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ایمان لا کر دار الہجرۃ میں مقیم تھے (یعنی انصار مدینہ)۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ مہاجرین کو ملتا ہے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی خلش (حاجت، رشک یا تنگی) نہیں پاتے، وہ اپنے آپ پر دوسروں (مہاجرین) کو ترجیح دیتے ہیں، خواہ وہ خود رہیں احتیاج اور مفلوک الحال ہوں اور جو اپنے نفس (اور حرص) سے محفوظ رہا تو ایسے یہ لوگ حقیقی کامیابی پانے والے ہیں (دنیا اور آخرت میں)۔

10 59 وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اور (یہ مال فے) ان لوگوں کیلئے بھی ہے جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور ان کے جذبہ محبت و ایثار کا یہ عالم ہے کہ) یہ ان کیلئے اللہ سے دعا کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخشش دے اور ہماری حفاظت فرما اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے قبل ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کیلئے کوئی بغض و کینہ باقی نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! بے شک تو (بنی نوع انسان

پر) بے نہایت شفقت وعنایت، نوازش وکرم نوازی کرنے والا... غایت درجہ ترس کھانے، عفو ودر گزر کرنے اور بخشش و محبت کرنے والا ہے۔

11 59 أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ط
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ

کیاآپ نے ان منافقوں کے احوال وظروف میں غور کیاہے، جواہل کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم کو (مدینہ سے) نکال دیا گیاتو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور (ہر طرح سے تمہاراساتھ دیں گے بلکہ) تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کا کہنانہ مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور بالضرور تمہاری مدد کریں گے۔ (منافقوں کی باتیں جھوٹی ہیں) اور اللہ گواہ ہے کہ یہ لوگ بلاشبہ قطعی جھوٹے ہیں (اور اللہ اس بات کو جلد ہی ظاہر کر دے گا)۔

12 59 لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ
نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ

اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ (ہرگز) نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی (ہرگز) کوئی مدد نہ کریں گے اور اگر یہ ان کی مدد کریں گے بھی تو ضرور پیٹھ پھیر جائیں گے اور پھر ان کو (کہیں سے بھی) مدد نہ ملے گی۔

13 59 لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ

(مسلمانو!) دراصل ان کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے، اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہی جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (ظاہری اسباب پر نظر رکھتے ہیں، مسبّب الاسباب پر نہیں)۔

14 59 لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ
بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ

(اور ان کی کم ہمتی کا تو یہ عالم ہے کہ) یہ سب مل کر بھی تم سے (بالمقابل، کھلے میدان میں) نہیں لڑیں گے، مگر قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کی آڑ میں (چھپ کر لڑیں گے)۔ان کی مخالفت آپس میں (بڑی) سخت ہے (لیکن یہ مؤمنوں کے مقابلہ میں پست ہمت ہیں)۔ تو انہیں متحد سمجھتا ہے لیکن ان کے دل جدا جدا (اور منتشر) ہیں۔ (ان میں کسی قسم کی یکجہتی اور ہم آہنگی نہیں یعنی ان کے احساسات و جذبات اور شاعرات و مدرکات میں وحدت نہیں)۔ان کا یہ حال اس لئے ہے کہ یہ عقل و فہم سے کام نہیں لیتے۔

15 59 كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۚ

یہ انہی لوگوں کے مانند ہیں جو ان سے تھوڑی ہی مدت پہلے (اللہ کے قانون مکافات عمل کی رو سے) اپنے کئے کا مزا چکھ چکے 4 ہیں اور (اللہ کے قانون مجازات کے مطابق) ان کو (اپنی ہی آگ کی) کربناک اذیتیں سہنا ہوں گی (اس دنیا اور آخرت دونوں میں)۔

حواشی -4 اشارہ ہے کفار قریش اور یہود (بنی قینقاع) کی طرف جو اپنی کثرت تعداد اور اپنے ساز و سامان کے باوجود اپنی کمزوریوں کے باعث مسلمانوں کی مٹھی بھر بے سر و سامان جماعت سے شکست کھا چکے تھے)

16 59 كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

ان کی مثال شیطان کی سی ہے جو پہلے انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں یقینا (تم سے بیزار اور) بری الذمہ ہوں۔ میں تو بلاشبہ کل عوالم کی مخلوقات کے پروردگار و مالک (کے قانون مکافات عمل) سے ڈرتا ہوں۔

17 59 فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ

پس ان دونوں کا انجام یہ ہونا ہے کہ دونوں ہمیشہ کیلئے جہنم میں جائیں اور ظالموں (کے کفر و شرک) کی یہی جزا ہے۔

18 59 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اے اہل ایمان ! اللہ کے قرب ور ضوان کی طلب وآرزو کرتے اور اس کی دوری و مہجوری سے خوف بداماں رہو اور ہر انسان کی نگاہ میں رہنا چاہیئے کہ اس نے کل (یعنی آخرت) کیلئے کیا سامان (اعمال صالحہ) بھیجا ہے (جو مرنے کے بعد وہاں اس کے کام آئے)۔ اللہ کی طلب و جستجو کرتے اور اس کے قانون مجازات سے خوف بداماں رہو۔ بیشک اللہ کلی طور پر جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

19 59 وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ

اور ان لوگوں جیسے نہ بن جانا جنہوں نے اللہ (اور اس کے احکام و تعلیمات اور قانون مکافات عمل) کو فراموش کر دیا تو وہ (اس کے نفسیاتی قانون 5 کے نتیجے میں) اپنے آپ کو بھلا بیٹھے، یہی لوگ تو حدود شکن (نافرمان) ہیں۔

حواشی - 5 اللہ تعالیٰ کا قانون فطرت انسانی یہ ہے کہ ''اللہ فراموشی کا نتیجہ خود فراموشی ہوتا ہے۔''

20 59 لَا يَسْتَوِيٓ أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ

دوزخ میں جانے والے یعنی اہل نار (Companions of Fire) اور جنت میں جانے والے یعنی اہل جنت (Companions of Paradise) یکساں نہیں (ہو سکتے)۔ اہل جنت ہی (کامیاب و) فائز المرام ہیں۔

21 59 لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ
وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

اگر ہم نے اس قرآن کو پہاڑ پر (یکبارگی) نازل کیا ہوتا تو ضرور اسے خشیت الٰہی کے مارے گرتا، پھٹا پڑتا دیکھتا اور یہ مثالیں ہم بنی نوع انسان کیلئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ (ان کی حقیقت معلوم کرنے کی خاصر) غور و فکر کریں۔

22 59 هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ (= معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع) نہیں، وہ غیب (= پوشیدہ یا مخفی عن الحواس) اور شہادۃ (= مشہود بالحواس کا علم رکھنے والا ہے۔ وہ رحمٰن۔ رحیم ہے (ازل سے صاحب رحمت، مہربان اور سدا ترس کھانے۔ نہایت رحم کرنے والا ہے)۔

23 59 هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ
الۡعَزِيۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ (معبود حقیقی) نہیں۔ وہ بادشاہ حقیقی ہے، نہایت مقدس (ہر عیب و نقص اور شرک کی آمیزش سے پاک و منزہ، سلامتی محض اور اپنی مخلوقات کو سلامتی دینے والا) ہے، امن دینے والا، نگہبان اور پاسبان و محافظ، مقتدر اور سب پر غالب، اپنا حکم بالقوۃ (یا بزور) نافذ کرنے والا، شان کبریائی والا، بڑائی کا سزاوار اور اس کا اظہار کرنے والا ہے۔ اللہ ان (باتوں اور ہستیوں) سے پاک و منزہ ہے، جن کو وہ (کفار و مشرکین) اس کا شریک ٹھہراتے ہیں (اس کی ذات و صفات اور افعال میں شرکت کا کیا سوال!)۔

24 59 هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

وہ اللہ ہی ہے اپنی تخلیقات کا خاکہ اور منصوبہ تیار کرنے والا۔ ان کو بغیر کسی نمونے یا مثال کے ایک دوسری سے ممیز و بے نظیر اور بے عیب و نقص اور موزوں و مکمل بنانے والا۔ ان کی مختلف و ممیّز شکل و صورت بنانے والا ہے۔ وہی تمام حسین اسماء یا صفات حسنہ کا مالک ہے (اور کوئی نہیں ہے)، جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین ہے، اس کی تقدیس و تنزیہ کر رہا ہے (اس کی تعریف و ستائش کے ساتھ اپنا اپنا وظیفہ سرانجام دے رہا ہے)۔ اور وہ (اللہ، یقینا) نہایت مقتدر اعلیٰ۔ نہایت دانا اور اپنے امور حکیمانہ طور پر سرانجام دینے والا ہے۔

سورہ الممتحنہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 60 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّىۡ وَعَدُوَّكُمۡ اَوۡلِيَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَيۡهِمۡ
بِالۡمَوَدَّةِ وَقَدۡ كَفَرُوۡا بِمَا جَآءَكُمۡ مِّنَ الۡحَـقِّ ۚ يُخۡرِجُوۡنَ الرَّسُوۡلَ وَاِيَّاكُمۡ اَنۡ تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ
رَبِّكُمۡ ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ خَرَجۡتُمۡ جِهَادًا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِىۡ ۖ تُسِرُّوۡنَ اِلَيۡهِمۡ بِالۡمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا
اَعۡلَمُ بِمَاۤ اَخۡفَيۡتُمۡ وَمَاۤ اَعۡلَنۡتُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡهُ مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ

اے 1 اہل ایمان ! اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کیلئے اور میری رضاجوئی کی خاطر (وطن چھوڑ کر گھروں سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق یعنی قرآن حکیم) تمہارے پاس آیا ہے، وہ اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور (ان کی روش یہ ہے کہ) وہ رسولؐ کو اور خود تم کو صرف اس قصور پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب، اللہ پر ایمان لاتے ہو، تم چھپا کر ان کو دوستانہ پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ جو کچھ تم چھپا کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو، ہر چیز کو میں خوب اور کلی طور پر جانتا ہو اور تم میں سے جو بھی ایسا کرتا ہے تو وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔

حواشی-1 مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان آیات کا نزول اس وقت ہوا تھا جب مشرکین مکہ کے نام حضرت حاطبؓ کا خط پکڑا گیا تھا، جس میں انہوں نے قبل از وقت دشمنوں کو مطلع کر دیا تھا کہ رسولؐ مکہ پر چڑھائی کرنے والے ہیں۔

2 60 اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ
بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ

(ان کا رویہ تو یہ ہے) کہ) اگر وہ تم پر قابو پالیں تو تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور تم کو دست درازی اور زبان درازی سے ایذا پہنچائیں اور وہ تو چاہتے ہیں کہ (ان کی طرح) تم بھی کافر ہو جاؤ۔

3 60 لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

قیامت کے روز نہ تمہاری رشتہ داریاں تمہارے کسی کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد 2 ،اس روز (اللہ) تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ یقینا جو کچھ تم عمل کرتے ہو، ان سب کو کامل اور واضح طور پر دیکھنے۔ جاننے والا (Seer-Knower) ہے۔

واشی-2 چونکہ حضرت حاطبؓ نے یہ کام اس لئے کیا تھا کہ مکہ میں ان کے جو اہل وعیال ہیں، وہ جنگ کے موقع پر محفوظ رہیں، اس لئے فرمایا کہ جس آل اولاد کی خاطر تم نے یہ کام کیا ہے، وہ آخرت میں کام آنے والی نہیں۔

4 60 قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا
بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ

وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

یقیناً تمہارے لئے (حضرت) ابراہیمؑ اور ان کے ہمنوا رفقاء (کی سیرت طیبہ) میں (زندگی کرنے کا) حسین نمونہ ہے، جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور ان (معبودان 3 باطلہ) سے جن کی تم عبادت کرتے ہو، سخت بیزار اور لاتعلق ہیں، ہم نے تم سے کفر کیا یعنی تمہارے مشرکانہ عقائد کا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی ہوگئی اور بیر پڑ گیا ہے، جب تک تم اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان نہ لاؤ۔ رہا (ابراہیمؑ کا اپنے باپ کیلئے دعائے مغفرت کا وعدہ یعنی) ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ سے ضرور مغفرت طلب کروں گا (ایک ایفائے وعدہ کے طور پر تھا اور یہ دعا اس لئے تھی کہ اللہ ان کو زندگی میں ہدایت دے دے، لیکن انہوں نے یہ بھی جتا دیا تھا کہ میں صرف دعا ہی کر سکتا ہوں)۔ میں اللہ کے حضور آپ کے بارے میں کسی طرح کا اختیار نہیں رکھتا۔ (اور اپنی قوم سے الگ ہوتے وقت انہوں نے دعا کی کہ) اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری طرف ہی تو ہماری بازگشت ہے، یعنی ہمارے سفر زندگی کی منزل آخر تو اور تیرا جہان الحیوان ہے۔

حواشی-3 معبودان باطلہ میں نہ صرف وہ تمام ''برگزیدہ ہستیاں''، دیوتا، دیویاں، اصنام، اجرام فلکی، روضے، مقابر، پیران و مشائخ سالوس، نیز فرعون وہامان اور قارون وآرزو شامل ہیں، جن کی حمد وپرستش اور طاعت وبندگی کی جاتی ہے۔

5 60 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ

اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرنا اور ہمیں تحفظ فراہم کرنا، بے شک تو جلیل ومقتدر... دانائے کل بھی ہے اور حکمت کار وحکمت آموز بھی۔

6 60 لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ

وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ

(اصل یہ ہے کہ اے بنی نوع انسان !) تمہارے لئے انہی لوگوں (کی سیرت طیبہ۔Career) میں (حیات طیبہ بسر کرنے کا) مثالی و حسین نمونہ ہے، ہر اس شخص کیلئے جو اللہ (اپنے الہ و رب کی لقاء و حضوری، قرب و رضوان اور جنت) اور یوم آخر (روز جزا و سزا یا نشاۃ ثانیہ) کی امید رکھتا ہے اور جو اس سے پھر جائے تو (اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہو سکتی ہے، کیونکہ) وہ اللہ مستغنی بالذات۔ ستودہ صفات و سزاوار احمد و ثنا ہے (سب اس کے محتاج ہیں)۔

7 60 عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کچھ (عجب اور) بعید نہیں کہ اللہ کبھی تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے)، محبت ڈال دے اور اللہ تعالیٰ (ہر شے اور اس کے کرنے پر) قدرت کاملہ رکھنے والا ہے اور اللہ تو ہے ہی گناہ بخشنے اور ان سے حفاظت کرنے والا... بہت زیادہ اور بار بار ترس کھانے، عفو و درگزر اور لطف و کرم کرنے والا۔

8 60 لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

(اے مسلمانو!) اللہ (غفور۔رحیم) تم کو ان لوگوں کے ساتھ حسنہ واحسان اور عدل وانصاف کرنے سے منع نہیں کرتا، جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ بیشک اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

9 60 اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

البتہ اللہ تم کو ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو دین کے معاملے میں تم سے لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہیں نکالنے (یا شہر بدر کرنے) ہیں،ایک دوسرے کی مدد کی اور جو ان سے دوستی کریں گے تو وہی ظالم ہیں (اپنے دین و قوم اور خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں)۔

10 60 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ
يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۚ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اے اہل ایمان ! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (جو اپنے کو صاحب ایمان کہتی ہیں) ہجرت کر کے آئیں تو ان کو جانچ لیا کرو (کہ واقعی مسلمان ہیں یا نہیں)۔ اللہ ان کے ایمان سے خوب اور کلی طور پر واقف ہے۔ پھر اگر تم کو ان کے ایمان کا یقین ہو جائے تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو (اس لئے) کہ یہ عورتیں نہ ان (کفار) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کیلئے حلال ہیں اور ان (کافروں) کو جو کچھ ان کا (ان عورتوں پر) خرچ ہوا ہو دے دو اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، جب کہ تم ان کو ان کے مہر ادا کر دو اور تم بھی مت روکے رکھو کافر عورتوں کو (اپنی زوجیت میں) اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہے وہ ان سے مانگ لو اور (اسی طرح) وہ کافر بھی مانگ لیں جو انہوں نے (ان عورتوں پر جو مسلمان ہو گئیں) خرچ کیا ہو۔ یہ تمہارے لئے اللہ کا حکم ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ علم کلی رکھنے والا... دانائے کل اور بڑی حکمت والا (All-Knowing All-Wise) ہے۔

11 60 وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ
اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ

اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی بیوی کافروں میں رہ جائے تو تم ان (کافروں) کو سزا دو (یعنی اگر کسی کافر کی بیوی مسلمان ہو کر آجائے تو تم بھی اس کا ہرجہ خرچہ نہ دو، جس طرح اس نے مسلمان کو اس کی بیوی کا نہ دیا تھا)، پھر جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں، ان کو اس (عورت کے ہرجہ خرچہ) میں سے اتنا دے دو جتنا کہ ان مسلمانوں نے (جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں) ان پر خرچ کیا تھا اور تم جس اللہ پر ایمان لائے ہو اس (کی طلب و جستجو کرتے اور اس کی دوری و مہجوری اور اس کے قانون مجازات) سے ڈرتے رہو۔

12 60 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ
شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ
وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اے (میرے) نبیؐ! جب مؤمن عورتیں آپؐ کے پاس بیعت کیلئے آئیں تو عہد کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک و سہیم نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری و زنا کریں گی، نیز نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان باندھیں گی (یعنی نہ کسی کی غیر کے بچے کو اپنے خاوند کا بچہ بتائیں گی اور نہ حرام کاری کے بچہ کو اپنے خاوند کا بچہ بتائیں گی) اور نہ کسی امر معروف میں آپ کی نافرمانی کریں گی، تو آپؐ ان سے بیعت لے لیں اور اللہ سے ان کیلئے دعائے بخشش و حفاظت کریں۔ یقینا اللہ مغفرت کرنے والا... نہایت درجہ رحم والا ہے، یعنی بخشنے اور حفاظت و معاف کرنے... بہت زیادہ ترس کھانے، شفقت و رحمت اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔

13 60 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ
الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

اے لوگو جو اللہ پر ایمان لا کر اس کے نظام حیات کلی میں داخل ہو چکے ہو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ غضبناک ہوا (جو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی گرفت و تعزیر کے مستوجب ہوئے)، وہ تو آخرت سے اسی طرح مایوس (و ناامید) ہیں، جس طرح قبروں میں پڑے کافر مایوس (و ناامید 4) ہیں۔

حواشی-4 عملاً تو یہود و نصاریٰ دونوں کی یہ حالت ہے کہ آخرت پر ان کا ایمان مطلقاً نہیں، صرف دنیا کے پیچھے پڑے (یا طلب میں لگے) ہوئے ہیں، مگر یہودیوں میں بالخصوص ایک فرقہ ایسا بھی ہے یعنی صدوقی جو آخرت کے عقیدتاً بھی منکر ہیں۔

سورہ الصّف بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 61 سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، اللہ کی تقدیس اور فرماں برداری میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور وہی جلیل و مقتدر، صاحب سطوت و صولت... دانائے کل بھی ہے اور حکمت کار و حکمت آموز بھی، (نیز وہ انتہائی دانشمند اور اپنے امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے)۔

2 61 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ایسی باتیں (زبان سے) کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے؟

3 61 كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اللہ کے نزدیک یہ بڑا ہی مذموم اور سخت ناپسندیدہ فعل ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہیں کرتے 1۔

حواشی-1 قول و فعل میں ہم آہنگی کا اصول بظاہر معمولی سا لگتا ہے، لیکن حقیقت میں از بس اہمیت اور دوررس نتائج کا حامل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس قوم کے رہنما اور مذہبی پیشوا کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہوں، یعنی ان کے قول و فعل میں تضاد ہو، (جو منافقوں کا شعار ہے) تو پھر اس کے افراد میں نفاق کے مرض کا دبا کی صورت اختیار کر لینا اس کا منطقی اور لابدی نتیجہ ہوتا ہے۔ تاریخی عمل شاہد ہے کہ جس قوم میں نفاق کا مرض پھیل گیا وہ ہلاک و برباد ہو گئی۔

4 61 اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ

بیشک اللہ ان کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

5 61 وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

اور جب موسیٰؑ نے (اپنی قوم سے) کہا: اے میری قوم! تم مجھے کیوں (ناحق) ایذا دیتے ہو، حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول (پیغامبر) ہوں۔ پھر جب انہوں نے کجروی اختیار کی تو اللہ نے (اپنے قوانین احترام آرزو اور مکافات عمل کے مطابق) ان کے قلوب یعنی عقل و قیاس اور فکر و نظر کی جہت کو بھی ٹیڑھا کر دیا اور اللہ (اپنے قانون مجازات کی رو سے) حد اعتدال سے تجاوز کرنے والے لوگوں کی رہنمائی نہیں فرماتا۔

6 61 وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

اور (یہ واقعیت بھی یاد کرو) جب عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل ! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس (کتاب اللہ) تورات کے اس حصہ کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے اور بشارت دینے والا ہوں (اللہ کے) ایک رسولؐ کی، جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام ''احمد'' ہو گا۔ مگر جب وہ ان کے پاس محکم و واضح براہین لے کر آیا تو انہوں نے کہا: یہ تو صریح جادو ہے۔

7 61 وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اور اس شخص سے بڑا اور کون ظالم (ناانصاف و دروغ گو) ہو گا، جو اللہ پر جھوٹ اور بہتان باندھے، حالانکہ اسے دین اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو اور الہ ایسے ظالم (ناانصاف اور جھوٹے) لوگوں کی (صراط مستقیم کی طرف) رہنمائی نہیں کیا کرتا (کیونکہ ان کو اس کی سچی آرزو ہی نہیں ہوتی !)۔

8 61 يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

یہ (حق ناشناس، منکر حق) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ یعنی اپنی پھونکوں اور پروپیگنڈے سے بجھا دیں، لیکن اللہ (کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ) اپنے نور کا اتمام کر کے (اسے پھیلا کر) رہے گا، خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار گزارے۔

9 61 هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول یعنی پیغمبر اعظم و آخرؐ کو الھدیٰ (کتاب ہدایات = قرآن حکیم) اور دین الحق، یعنی قائم و دائم رہنے والے اور افادی و غایتاتی اقدار کے حامل نظام حیات کلی، کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے حیات انسانی کے دیگر کل نظاموں پر غالب کر دے، اگرچہ (ایسا کرنا) مشرکوں پر کتنا ہی شاق کیوں نہ گزرے (May abhor it)۔

10 61 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ

اے اہل ایمان! کیا میں تمہارے لئے اس سچی تجارت کی نشاندہی ہی کر دوں جو تمہیں اذیت ناک عذاب (دکھوں) سے نجات دلا دے؟ (اور وہ یہ ہے کہ)

11 61 تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و منال اور جسم و جان سے جہاد کرو2۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہتر (اور موجب خیر و حسنہ ہے (بہت معمولی سی چیز دے کر آخرت کی ابدی راحتیں خرید رہے ہو؟ اس سے بڑی کامیابی کیا ہو گی!)۔

حواشی-2 یہ آیات جلیلہ ان لوگوں، جماعتوں اور فرقوں کیلئے تازیانہ عبرت ہیں جو اپنے آپ کو مؤمن و متقی اور ''ناجی'' سمجھتے ہیں، لیکن اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کے جمالیاتی۔ تخلیقی شاہکاروں کو ان کے انسانی حقوق دینے، دلانے یا ان کے تحفظ کیلئے اپنے مال و منال اور جسم و جاں کی قوتوں اور صلاحیتوں کو صرف نہیں کرتے اور نہ سرطانی اداروں اور معاشرتی سرطانوں کے استیصال کیلئے سعی و جہد ہی کرتے ہیں۔

12 61 یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

وہ (اللہ) تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں ایسے بہشتوں میں داخل کرے گا، جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہوں گی اور پاکیزہ (و معطر) مکانوں میں، جو جاودانی بہشتوں میں ہیں، (داخل کرے گا)۔ یہ انتہائی عظیم الشان کامیابی و کامرانی (The supreme achievement) ہے۔

13 61 وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور (آخرت کے علاوہ دنیا میں) ایک دوسری چیز (بھی دے گا) جو تم کو محبوب ہے۔ اللہ کی طرف سے نصرت اور مستقبل قریب میں حاصل ہونے والی فتح اور (اے نبیؐ!) مؤمنوں کو اس کی بشارت دے دو۔

14 61 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ
اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے (دین اور نبیؐ کے) مددگار بن جاؤ، جیسے عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے اپنے حواریوں (پاکباز رفقاء) سے کہا تھا: اللہ کی راہ میں (اس کے دین یعنی نظام حیات کلی کے نفاذ کیلئے) میرا کون مددگار ہے؟ حواریوں نے جواب دیا: ہم اللہ کے (دین اور نبیؐ کے) مددگار ہیں، پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور دوسرا گروہ کافر رہا۔ پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی، بالآخر وہی غالب رہے (اسی طرح اگر تم بھی اللہ پر کامل بھروسہ کرو گے اور ہمت سے کام لو گے تو فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی)۔

سورہ الجمعہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 62 يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، اللہ کی تقدیس اور فرماں برداری میں سرگرم عمل رہتے ہیں، جو سب کا بادشاہ حقیقی ہے، ہر عیب و نقص اور شرک کی آمیزش سے پاک و منزہ اور وہ (اللہ) نہایت مقتدر و غلبہ پانے والا... نہایت دانا اور اپنے امور کمال حکمت (اور دانشمندی) سے سرانجام دینے والا ہے۔

2 62 هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ

وہی (تو) ہے جس نے (عرب کے) ان پڑھ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے ایک رسولؐ بھیجا (جس کے فرائض بحیثیت معلم و مربی یہ ہیں:) اوّل، آپؐ ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں، یعنی اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کا درس دیتے ہیں۔ دوسرے، آپؐ ان (کے نفوس) کا تزکیہ کرتے ہیں، یعنی ان کے نفسیاتی یا قلبی امراض کا علاج کرتے، ان کے اخلاف کی تہذیب و تحسین کرتے ہیں اور ان کو غور کے کانوں سے سننا، عبرت کی نظروں سے دیکھنا اور حکیمانہ انداز میں سوچنے اور عقل سلیم سے کام لینا سکھاتے ہیں، نیز ان کو اپنے باطنی قویٰ کو قوۃ سے فعل میں لانے کی تربیت دیتے ہیں۔

تیسرے، آپؐ ان کو الکتاب، یعنی قرآن حکیم کے علوم و فنون کی تعلیم دیتے ہیں، نیز ان کو اس کے قوانین و احکام یا اوامر و نواہی اور معارف و اصطلاحات، محکمات و متشابہات، اسرار و رموز اور اعجازات کی معنویت سے آگاہ کرتے ہیں۔ چوتھے، ان کو حکمت، یعنی قرآن حکیم کے احکام و قوانین اور تعلیمات کے مطابق احسن و اکمل طریقے سے عمل یا کل زندگی کرنا سکھاتے ہیں۔ (حکمت سکھانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ آپؐ ان کو کمال دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے کے اصول و اسالیب سکھاتے ہیں) اور (حقیقت یہ ہے کہ) آپ کی بعثت سے پہلے تو یہ لوگ صاف راہ گم کردہ تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کی صراط مستقیم یا حسین و فطری راہ راست سے ناواقف تھے، جو اپنے رہرون اہل آرزو کو ان کی منزل مقصود پر پہنچاتی ہے، جو جنت قرۃ العین ہے۔

3 62 وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور (ان موجودہ لوگوں کے علاوہ) ان میں سے دوسرے لوگوں کیلئے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے، (یعنی موجودہ اور آنے والی تمام قوموں کیلئے اس رسولؐ برحق اور اعظم و آخر کو مبعوث فرمایا) اور وہی جلیل و مقتدر، صاحب سطوت و صولت... دانائے کل بھی ہے اور حکمت آموز بھی، وہ اپنے امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔

4 62 ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

یہ اللہ تعالیٰ کا (بڑا) احسان و کرم ہے، جن کو (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) اس کا مستحق سمجھتا ہے، انہیں عطا فرماتا ہے اور اللہ بے نہایت احسان و حسنہ (Infinite bounties) کا مالک اور ان سے اپنی مخلوق کو نوازنے والا ہے۔

5 62 مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

ان لوگوں کی مثال، جن کو تورات کا حامل بنایا (اس پر عمل کا حکم دیا) گیا پھر انہوں نے اس (بار امانت) کو نہ اٹھایا (اس پر عمل نہ کیا) ایک گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے پھرتا ہے، (لیکن ان کے علم و فیض سے محروم ہے۔ اس سے بھی زیادہ کیسی) بری مثال ہے اس قوم کی جس نے اللہ تعالیٰ کی اعجازی نشانیوں، احکام و تعلیمات اور قوانین وآئین کو جھٹلایا اور اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو اور ہدایت و تقویٰ کی رو سے) ناانصافی و عدوان اور کفر و شرک کرنے والوں کو راہ راست نہیں دکھاتا، نیز اس لئے بھی کہ وہ گمراہی و کجروی کو راہ راست پر ترجیح دینے والے ہوتے ہیں۔

6 62 قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(اور اگر ان لوگوں کو اپنی صداقت کا یقین ہے تو ان سے) کہو! اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو! اگر تمہارا دعویٰ ہے (اور اس گھمنڈ میں ہو) کہ بس تم ہی تمام لوگوں میں اللہ کے دوست اور چہیتے ہو (اور کوئی نہیں تو) موت کی تمنا کرو، اگر تم اپنے اس زعم میں سچے ہو، (لیکن وہ موت کے نام سے کانپتے اور اپنا انجام جانتے ہیں، اس لئے)

7 62 وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

وہ ہرگز اپنے مرنے کی آرزو نہ کریں گے، اپنے ان اعمال اور کرتوتوں کے باعث جو وہ اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکے ہیں اور اللہ (بیشک) ان ظالموں کو خوب اور کلی طور پر جانتا ہے۔

8 62 قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

آپؐ فرما دیجئے کہ بلاشبہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو (اس سے تو بچ نہیں سکتے، وہ) ضرور تم کو آئے گی۔ انجام کار تم (بروز قیامت) عالم الغیب والشادۃ، یعنی مرئی و غیر مرئی (Visible and invisible) اشیاء و امور کے جاننے والے کے حضور (حساب و جزا کیلئے) لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ سب کچھ تمہیں بتا دے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے، یعنی وہ تمہارا عمر بھر کا کچا چٹھا تمہیں دکھائے 1 گا۔

حواشی-1 اللہ نے ہر انسان کے حلق میں ایک غیر مرئی اور نا قابل بیان الوہی حلقومی کیسٹ نصب کر رکھا ہے۔ روز حساب وجزاوہ کیسٹ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلنے لگے گا اور ہر شخص اپنے ٹیلی ویژن پر اپنی عمر بھر کی متحرک و گویا تصویر دیکھے اور سنے گا (الاسراء 13:17)۔

9 62 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن صلوٰۃ کیلئے آواز دی جائے (یا بلایا جائے)، تو اللہ کے ذکر، یعنی قیام صلوٰۃ کیلئے لپک کر جاؤ اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ اگر تمہیں علم ہو تو یہ (انفرادی واجتماعی طور پر) تمہارے لئے موجب خیر وبرکت ہے۔

10 62 فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

پھر جب (جمعۃ المبارک کی) صلوٰۃ ادا ہو جائے تو (بیکار بیٹھے نہ رہو، بلکہ) زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے رزق کی طلب و جستجو کرو (اور اس کے ساتھ) اللہ (کی صفات) کو بہت زیادہ یاد کرو اور ان کی تشہیر کرو تاکہ تم دنیوی واخروی حسنہ پاؤ۔

11 62 وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ا۟نْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ
اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

اور (بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ) جب وہ کچھ خرید وفروخت یا کھیل تماشا (ہوتے) دیکھتے ہیں تو اس کی طرف لپک پڑتے ہیں اور آپؐ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ کھیل تماشے اور تجارت سے (کہیں) بہتر (اور موجب خیر وحسنہ) ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

سورہ المنافقون بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 63 اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ

(میرے پیغمبرؐ!) جب منافق (Hypocrites) آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول اور اللہ جانتا ہے کہ آپ بیشک اس کے رسول ہیں، لیکن اللہ شاہد ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے 1 ہیں۔ حواشی-1 معلوم ہوا کہ نفاق جھوٹ اور منافق جھوٹا ہوتا ہے۔

2 63 اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ (مسلمانوں کے متعلق طعن و تشنیع کرتے ہیں، ان پر تہمتیں لگاتے اور جھوٹ باندھتے ہیں) اور اس طرح وہ اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) روکتے ہیں (تاکہ دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوں)، یہ انتہائی گھناؤنے (اور شر انگیز و قبیح) افعال ہیں جو وہ کرتے ہیں (ان کے اثرات المناک و اذیت ناک ہوں گے)۔

3 63 ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ

یہ (طرزِ عمل) بدیں وجہ ہے کہ (پہلے) وہ ایمان لائے پھر اس کے منکر ہو گئے تو (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کے قوانین مجازات و احترام آرزو کی رو سے) ان کے دل و دماغ پر چھاپ لگا دی گئی 2 (اور ان کو مہر۔ بند کر دیا گیا)، چنانچہ وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ حواشی -2 ان آیات میں منافقوں کے چار خصائل کو نمایاں کیا گیا ہے:

اولاً: وہ صرف زبان سے کلمہ شہادت پڑھتے ہیں، دل سے نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ رسالت (آخر) کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے۔ ثانیاً: قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا ان کا شعار ہوتا ہے۔ ثالثاً: ایمان لانے کے بعد کفر کرتے ہیں یا بعض آیات کو مانتے ہیں اور بعض کو قولاً یا فعلاً نہیں مانتے۔ رابعاً: نفاق کی سرطانی بیماری کے سبب ان کا نظام قلب (= دل و دماغ) مہر۔ بند ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں عقل مفلوج و کج ہو جاتی ہے اور حق کی باتیں سننے کے قابل نہیں رہتی۔

4 63 وَاِذَا رَاَيۡتَهُمۡ تُعۡجِبُكَ اَجۡسَامُهُمۡ ؕ وَاِنۡ يَّقُوۡلُوۡا تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِهِمۡ ؕ كَاَنَّهُمۡ
خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحۡسَبُوۡنَ كُلَّ صَيۡحَةٍ عَلَيۡهِمۡ ؕ هُمُ الۡعَدُوُّ فَاحۡذَرۡهُمۡ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى
يُؤۡفَكُوۡنَ

اور جب آپؐ ان کو دیکھیں تو (ان کی ظاہری شکل و شبہات یعنی) ان کے جسم آپؐ کو بھلے معلوم ہوں اور اگر وہ کچھ کہیں تو آپؐ ان کی باتیں سنتے رہ جائیں (لیکن ان کی حالت آپ سے مخفی نہیں) گویا وہ لوگ لکڑیاں ہیں جو دیوار کے سہارے کھڑی کر دی گئی ہوں (محض بے جان اور خشک، زیادہ سے زیادہ سو ختنی! یہ منافق ایسے بزدل ہوتے ہیں کہ) ہر زور کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان ہی کے خلاف ہے۔ یہی (تمہارے) حقیقی دشمن ہیں، لہٰذا ان سے محتاط رہنا۔ اللہ ان کو غارت کرے، (وہ راہ حق سے) کہاں پھرے جا رہے ہیں! (کیا یہ عذاب الٰہی سے بچ سکتے ہیں! ان کو جو ڈھیل، اللہ کے قانون امہال = Law of Respite، کی وجہ سے دی گئی ہے، وہ بھی قانون ابتلاء Law of Trial and Probation =، کے مطابق ہے۔

5 63 وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا يَسۡتَغۡفِرۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ لَـوَّوۡا رُءُوۡسَهُمۡ وَرَاَيۡتَهُمۡ
يَصُدُّوۡنَ وَهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسولؐ اللہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کریں تو وہ اپنے سروں کو جھٹک اور گھما دیتے ہیں اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ کس رعونت اور تکبر سے آنے سے رک جاتے ہیں۔

حواشی-3 منافق اس قدر متکبر و مغرور اور سرکش و عاقبت نااندیش ہو جاتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی بھی پروا نہیں رہتی۔ وہ چونکہ فاسق ہوتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ سے عہد کر کے توڑ دینا ان کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے، اس لئے وہ راہ راست پر نہیں آسکتے۔ وجہ یہ ہے کہ انہیں ہدایت کی آرزو ہی نہیں ہوتی۔

6 63 سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡؕ لَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ

آپؐ ان کیلئے بخشش مانگیں یا ان کیلئے بخشش نہ مانگیں، ان کے حق میں یکساں ہے۔ اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو اور ہدایت و تقویٰ کی روسے) ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ بلاشبہ الہ (اپنے قوانین کے مطابق) نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا، یعنی ان کو صراط مستقیم نہیں دکھلاتا۔

7 63 هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ

یہی (منافق) وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسولؐ اللہ کے ساتھ ہیں، ان پر مت خرچ کرو، یہاں تک کہ (وہ پریشان ہو کر خود) منتشر ہو جائیں۔ (گویا مساکین اور مہاجرین کی کفالت انصار اور اہل مدینہ کرتے ہیں، نیز یہ کہ اگر وہ ان کے کفیل نہ ہوں تو وہ ان سے جدا ہو جائیں گے۔) حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے (مادی و معنوی) اللہ ہی کے ہیں 4 لیکن منافق نہیں سمجھتے۔

حواشی-4 اللہ کے خزانہ کی اصطلاح قرآنی کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کی کل نعمتوں، مثلاً مال و منال، علم و قدرت اور رزق وغیرہ وغیرہ کے خزانے۔

8 63 يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

(یہ منافق) کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس پہنچ گئے تو (ہم میں) جو عزت والے (معزز اور زور آور) ہیں، وہ ذلت والوں (بے حیثیت اور کمزوروں) کو نکال دیں گے، حالانکہ (وہ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ خود ذلیل ہیں۔ درحقیقت) عزت صرف اللہ کیلئے ہے اور اس کے رسولؐ کیلئے اور (درجہ بدرجہ) مؤمنین کیلئے، لیکن منافقین (یہ) نہیں جانتے۔

9 63 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تمہیں متنبہ کیا جاتا ہے کہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے مال و منال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر، یعنی یاد یا قرآن سے غافل کردے 5 اور جو ایسا کرے گا تو ایسے لوگ ہی (دنیوی و اخروی حسنہ کے معاملے میں) خسارے میں رہنے والے ہیں۔

حواشی نمبر ۵ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تغافل، کُل زندگی کا زیاں ہے اور اس تغافل وزیاں کاری کے دو بنیادی عوامل ہیں: مال و دولت اور اولاد۔

10 63 وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَيَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ

اور (اے مسلمانو!) ہم نے جو بھی تمہیں رزق 6 عطا کیا ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں اس کے بندوں پر خرچ کرو، پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی ایک کی موت آجائے (اس وقت اس کو ہوش آئے) تب وہ (بڑی حسرت ناک تمنا کے ساتھ) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت کیوں نہ دی کہ میں (تیری راہ میں، تیرے بندوں پر) خرچ کرنا اور صالحین (= عدل واحسان کرنے، حیات اجتماعیہ سے فساد دور کرنے اور اس میں توازن برقرار رکھنے والوں) میں سے ہوتا (یا ان میں شامل ہو جاتا)۔

حواشی -6 اس آیہ جلیلہ وتنذیری میں رزق سے مراد ہے: مال و دولت، زر و سیم، لعل و گوہر، منقولہ و غیرہ منقولہ جائیداد، نیز علم و ہنر اور ٹیکنالوجی وغیرہ وغیرہ۔

11 63 وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ‌ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

اور (اللہ کا تو یہ قانون تعجیل و امہال Law of Swift Reckoning and Respite ہے کہ) جب کسی کی مدت عمل پوری ہونے کا وقت (مقرر) آجاتا ہے، تو اللہ قطعاً کسی شخص کی ''اجل مسمّٰی'' کو مؤخر نہیں کرتا اور (اب تمناؤں سے کچھ نہیں ہوتا) اللہ، جو کچھ تم کرتے ہو، اسے خوب جانتا اور کلی طور پر باخبر ہے۔

سورہ التغابن بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 64 يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ۚ لَـهُ الۡمُلۡكُ وَلَـهُ الۡحَمۡدُ‌ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، اللہ کی تقدیس اور فرماں برداری میں سرگرم عمل رہتے ہیں، حقیقی بادشاہت بھی اسی کیلئے ہے اور اسی کیلئے تعریف و ستائش اور شکر و سپاس ہے اور وہ (اللہ) ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

2 64 هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

وہی تو ہے جس نے (اپنی تخلیقی فعلیت سے) تم کو (ارتقائی انداز میں) پیدا فرمایا، پھر تم میں سے (اس کے قوانین احترام آرزو، ہدایت و تقویٰ اور مکافات عمل کی رو سے، بعض (حق ناشناس) کافر ہیں اور بعض مؤمن اور (یاد رکھو !) جو کچھ بھی تم کرتے رہتے ہو، اللہ اسے دیکھ رہا ہے (اس سے غافل نہیں)۔

3 64 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

اس نے افلاک یا آسمانوں اور کرۂ ارضی یا زمین کو برحق (مستقل افادی و جمالیاتی) اور حکیمانہ و مقصدیتی اقدار کے ساتھ (ارتقائی انداز میں) تخلیق کیا ہے (کہ ایسا کرنا اس کی سنت حسنہ ہے، جس پر مشاہدہ گواہ ہے) اور تمہاری صورتگری کی تو تمہاری صورتیں حسین ترین بنائیں اور (یاد رکھو !) تمہارے سفر زندگی کی آخری منزل اسی کے پاس 1 ہے۔

حواشی - 1 رب عاشق نے انسان کی صورت و سیرت حسین بنائی ہے۔ اگر وہ اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات کے مطابق حسین زندگی کرے گا اور اس کی فطری و حسین راہ راست (= صراط مستقیم) پر سفر زندگی کرے گا تو وہ اپنی آخری منزل مقصود پر پہنچ جائے گا، جو اللہ تعالیٰ کی جنت قرۃ العین ہے۔ لیکن اگر اس نے ایسا نہ کیا اور کفر و شرک اور جرم و ظلم کی راہوں پر سفر زندگی کرتا رہا تو اس کی منزل آخر اس کے اعمال کی طرح انتہائی قبیح و تاریک اور خوفناک و غم انگیز ہو گی، جسے قرآن حکیم نے بئس المصیر (آل عمران 162:3) سے تعبیر کیا ہے۔

4 64 يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

وہ بخوبی اور کلی طور پر جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور (یاد رکھو !) تم جو کچھ چھپاتے (اور چھپا کر کرتے) ہو اور جو کچھ علانیہ کہتے (اور کرتے) ہو، وہ اسے بھی خوب جانتا ہے (اس لئے کہ وہ عالم الغیب والشھادۃ ہے اور ہر انسان کے اعمال ساتھ ساتھ اس کے حلقومی کیسٹ میں ریکارڈ بھی ہوتے جاتے ہیں) اور اللہ یقینا تمہارے دلوں کے حال سے بخوبی واقف ہے (باطنی احوال و ظروف کا علم رکھنے والا، حسی۔ قلبی۔ نفسی نظام کے بھیدوں سے باخبر ہے)۔

5 64 اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۫ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِہِمۡ وَلَہُمۡ عَذَابٌ

اَلِیۡمٌ

کیا تم کو ان لوگوں (یا اقوام) کی خبر یا روداد نہیں پہنچی، جو (تم سے) پہلے منکر ہو چکے ہیں؟ پس انہوں نے (دنیا میں) اپنے اعمال (بد) کا (اللہ کے قانون مجازات کی رو سے) مزہ چکھا اور (آگے آخرت میں) ان کیلئے المناک عذاب یعنی آتش بداماں کرب و درد سہنا ہو گا۔

6 64 ذٰلِکَ بِاَنَّہٗ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡہِمۡ رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ یَّہۡدُوۡنَنَا

فَکَفَرُوۡا وَتَوَلَّوۡا وَّاسۡتَغۡنَی اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ

یہ (عذاب) اس لئے (تھا) کہ ان کے پاس ان کے رسولؑ کھلی نشانیاں اور واضح احکام و تعلیمات نیز آئین و قوانین لے کر آتے رہے، لیکن وہ (یہی) کہتے کہ کیا ہم کو (ہمارے جیسا) بشر راہ ہدایت دکھائے گا۔ پھر انہوں نے ان کو (اپنا ہادی، اپنا رہبر اور اپنا رسولؑ) نہ مانا (اور نہ انہوں نے احکام الٰہیہ کو تسلیم بالیقین کیا) اور رو گردانی کی (تو اللہ نے بھی نظر رحمت ہٹالی) اور اللہ نے بھی بے پروائی کی اور یقین مانو کہ اللہ ہر طرح سے بے احتیاج و بے نیاز... ثنائے جمیل و ستائش کا حقدار و ستودہ صفات ہے۔

7 64 زَعَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ یُّبۡعَثُوۡا ؕ قُلۡ بَلٰی وَرَبِّیۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ

لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ ؕ وَذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ

جن لوگوں نے نبی اکرمؐ کی دعوت توحید کا انکار کیا، وہ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ وہ مرنے کے بعد زندہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو، اے نبیؐ! ہاں، میرے رب کی قسم، تم ضرور بالضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے کرتوتوں سے تمہیں آگاہ کیا جائے گا اور ایسا کرنا اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔

8 64 فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَالنُّوۡرِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلۡنَا ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ

لہٰذا (قصہ کوتاہ) اللہ اور اس کے رسولؐ پر، نیز النور (= قرآن حکیم) پر، جو ہم نے (اپنے محبوبؐ پر) نازل کیا ہے ایمان لاؤ۔ اللہ کو اس کی پوری خبر ہے جو تم کرتے ہو۔

9 64 يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ

وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(اس حقیقت کا پتا تمہیں اس دن چل جائے گا) جب وہ یوم اجتماع (حشر کے دن) تم سب کو اکٹھا کرے گا۔ یہ ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کے نفع و نقصان کا دن ہو گا یعنی اس روز سب کو پتا چل جائے گا کہ کون خسارے میں رہا اور کون نفع میں۔ (نفع میں وہ ہے اور رہے گا) جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اور (اس کے نتیجے میں) صالح یا حسین عمل کرتا ہے۔ (اس کی بدولت) اللہ تعالیٰ اس کی بداعمالیوں کے اثرات کو ان سے محو کر دے گا اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔ وہ ان میں ابد الآباد تک رہیں گے۔ یہ ہے (حقیقی) عظیم کامیابی و کامرانی۔

10 64 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات یعنی احکام و تعلیمات، قوانین و ہدایات اور اعجازی نشانیوں کو جھٹلایا، وہی اہل دوزخ ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

11 64 مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ

بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ

(دنیا میں) کوئی مصیبت اللہ کے اذن کے بغیر نہیں آتی اور جو شخص اللہ (کی توحید الوھیت و ربوبیت) پر ایمان رکھتا ہے (جس طرح ایمان لانے اور رکھنے کا حق ہے)، اللہ اس کے قلب (عقل و فکر اور جذبہ و احساس، جذبات و تمنیات، سوچ و عمل، احساسات و تصورات) کو ہدایت دیتا ہے (اس لئے کہ ٹیڑھا یا گمراہ بھی قلب ہی ہوتا ہے۔ وہ اس کیلئے حقیقی منزل مقصود اور راہ مستقیم روشن تر کر دیتا ہے) اور اللہ یقیناً ہر شے کا علم کلی رکھنے والا شاہد (Knower-Seer) ہے۔

12 64 وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ

اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، یعنی اس کے قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات پر عمل کرو اور اللہ کے رسول (آخرؐ) کی اطاعت کرو، یعنی آپؐ کا کہا مانو اور آپؐ کی سنت حسنہ کا اتباع کرو اور اگر اس کے باوجود تم نے روگردانی کی (If you turn away)، (اے نبیؐ! آپ پروا نہ کریں، کیونکہ) ہمارے رسولؐ کے ذمے صرف (احکام الٰہیہ کو) واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔

13 64 اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

وہ جو (کل صفات حسنہ کا مالک بالذات) اللہ ہے، صرف وہی معبود و مطاع اور حاکم حقیقی اور احکام و آئین نافذ کرنے والا ہے، اس کے سوا ایسا کوئی نہیں اور نہ ہو ہی سکتا ہے (اس لئے کہ جملہ موجودات اس کی مخلوقات، پروردہ، محتاج اور سائل ہیں، نیز لذت موت سے آشنا ہونے والی ہیں)۔ مؤمنوں کو (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ ہی (کی نصرت و رحمت اور مغفرت و ہدایت) پر تکیہ کرنا چاہئے (Should trust in)۔

14 64 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ
وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہو (ان کی محبت میں نہ اللہ اور نہ اس کے احکام و تعلیمات کو بھول جاؤ، نہ بات بات پر ان کی گرفت کرو۔) اور اگر ان کو معاف کر دو اور درگزر سے کام لو اور بخشش دو (تو اللہ بھی اپنی صفت رحمت و مغفرت کے ساتھ تمہاری طرف رجوع برحمت ہوگا)۔ پس (یقین جانو کہ) اللہ تو ہے ہی گناہ بخشنے اور ان سے حفاظت کرنے والا... بہت زیادہ اور بار بار ترس کھانے، عفو و درگزر اور لطف و کرم کرنے والا۔

15 64 اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

بیشک تمہارے مال و منال اور تمہاری اولاد تو (کڑی) آزمائش ہیں اور یہ اللہ ہی ہے جس کے پاس اجر عظیم یعنی بہت زیادہ اور اچھا اجر ہے۔

16 64 فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْؕ

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

لہٰذا جہاں تک (تمہاری مقدرت میں ہے اور) ہو سکے، اللہ کا تقویٰ کرو یعنی اس کے قرب و رضوان، راہ مستقیم اور جنت الماویٰ کی طلب و آرزو کرتے اور اس کی دوری و مہجوری، گمراہی، قانون مجازات اور جہنم سے ڈرتے رہو۔ نیز، اس کی یعنی قرآن مجید کی باتیں سنو اور اطاعت کرو اور (اپنا مال و دولت اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، یہ تمہاری لئے بہتر (اور موجب خیر و برکت) ہے اور جو اپنے نفس کے بخل و طمع سے محفوظ رہا تو ایسے ہی لوگ النار سے محفوظ رہنے اور دنیوی و اخروی حسنہ پانے میں کامیاب ہونے والے ہیں۔

17 64 اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌۙ

(سنو!) اگر تم اللہ کو حسین قرض دو (= قرض حسنہ یا قرض حسن) یعنی اگر اس کی راہ میں احسن طریق سے خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دینے کے برابر ہو گا تو وہ اسے تمہارے لئے کئی گنا زیادہ کر کے تمہیں دے گا اور تمہاری حفاظت اور مغفرت فرمائے گا۔ اللہ بڑا قدر دان.... بردبار ہے۔

18 64 عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

وہ غیب و مشہود (اور مرئی (Visible) و غیر مرئی (Invisible) اشیاء و واقعات اور حقائق و اسرار) کا علم کلی رکھنے والا ہے... وہ صاحب سطوت و صولت، مقتدر و اعلیٰ، بے نہایت حکمت والا ہے۔

سورہ الطلاق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 65 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ
بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا

اے نبیؐ ! (آپ مؤمنوں سے کہہ دیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے زمانہ سے پہلے ان کو اس طرح طلاق دو (یعنی حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو تاکہ تین حیض جو عدت کی مدت ہیں پورے ہوں) اور عدت (کے زمانہ) کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو اور اپنے اللہ اور پروردگار و آقا کے قرب و رضوان کی طلب و آرزو کرو اور اس کے قانون مجازات سے ڈرو (اور اس کے احکام کا ہر حال میں خیال رکھو، بالخصوص طلاق کے بعد عدت کے دنوں میں) انہیں نہ تو ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں۔ ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کا کام کریں (تو ان کو نکال دو)۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد بندیاں (Limits ordained b Allah) ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد بندیوں کو (توڑ کر) باہر نکل جائیں، تو اصل میں وہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔ (اے طلاق دینے والے !) تجھے کیا معلوم کہ اللہ اس (طلاق رجعی) کے بعد (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کر دے (شاید کہ تم میں صلح ہی ہو جائے یا تم پھر رجوع کر لو)۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ 65 2
وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا پھر

(طلاق رجعی کی صورت میں) جب وہ (یعنی بیویاں) اپنی (عدت کی) مدت (ختم کرنے) کے قریب ہوں تو (زمانہ عدت کے اندر) پھر ان کو احسن طریق سے اپنے پاس رکھ لو یا پھر احسن طریق سے اپنے سے جدا کر دو اور (اگر رجوع کر کے ان کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہتے ہو تو) اپنوں میں سے دو معتبر اور صاحب عدل اشخاص کو (دونوں حالتوں میں) گواہ بنالو اور (اے گواہ بننے والو !) ٹھیک ٹھیک اللہ ہی کیلئے گواہی دو۔ یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے، ہر اس شخص کو اللہ (کی توحید الوھیت و بوبیت) اور روز آخرت (یعنی قیامت، نشاۃ ثانیہ، روز حساب و جزا، جنت اور جہنم) پر (طمانیت قلب کے ساتھ) ایقان و ادغان رکھتا ہو اور جو کوئی اللہ (کے قانون مجازات کی گرفت و تعزیر) سے ڈرتا رہے گا، تو اللہ اس کیلئے (دنیا اور آخرت کے خوف و حزن اور غم و اندوہ کی آگ سے) نکلنے کی کوئی راہ (صورت) پیدا کر دے گا۔

3 65 وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا

اور اس کو (وہاں سے) رزق 2 دے گا جہاں اس کو خیال و گمان (بھی) نہ ہو گا اور جو اللہ پر (رزق و نصرت کیلئے) بھروسہ کرے، سو وہ (اللہ) اس کیلئے کافی ہے، بے شک اللہ (اپنے قوانین مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) اپنا (ارادہ اور) کام پورا کر کے رہتا ہے۔ بیشک اللہ نے ہر شے کی تقدیر مقرر کر دی ہے، یعنی اس کی موضوعی۔ معروضی مقتضیات کو پیش نظر رکھ کر اسے ان کے مطابق موزوں یا حسین بنایا۔

حواشی - 1 اس آیہ مبارکہ میں رزق سے مراد ہر عطائے جاریہ ہے، جیسے مال و دولت، جائیداد، علم و ہنر، ٹیکنالوجی، جاہ و حشمت، دنیوی و اخروی حسنہ، یعنی ہر نعمت وغیرہ وغیرہ۔

4 65 وَالّٰٓـئِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـئِىْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا

اور تمہاری (مطلقہ) عورتوں میں سے جو حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہوں (ان کی طلاق کا مسئلہ ہو) اور اگر (ان کی عدت کی تعیین کے متعلق) تم کو شبہ ہو (کہ تین حیض کی گنتی سے کیسے پوری ہو) تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ایسے ہی (یہ حکم ان کیلئے بھی ہے) جن کو ابھی حیض نہیں آیا یعنی تین مہینے اور حاملہ عورتوں کی عدت، وضع حمل ہے (یعنی بچہ پیدا ہو جائے، چاہے ایک منٹ کے بعد ہو جائے یا کتنی ہی طویل مدت کے بعد ہو) اور جو شخص اللہ کی طلب و آرزو کرتا اور اس (کے قانون مجازات = Law of Retribution) کی گرفت و تعزیر سے ڈرتا ہو گا، تو وہ (اللہ) اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا (اور عرصہ حیات آسان و کشادہ کر دے گا)۔

5 65 ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ
اَجْرًا

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور (یاد رکھو! کہ) جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا (اور اس کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرتا اور اس کی دوری و مہجوری، اس کے قانون مجازات، گمراہی اور جہنم سے ڈرے گا) تو وہ (اللہ) اس کے گناہوں کے غم انگیز و اذیت ناک اثرات کو محو کر دے گا اور (دنیا و آخرت دونوں میں) اس کو بڑا اور عظیم الشان اجر دے گا۔

6 65 اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا

عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰ

تُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ

(جن عورتوں کو تم نے طلاق دی ہے) ان کو اپنی حیثیت (اور اپنے مقدور) کے مطابق رہنے کا گھر دو، یعنی اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو اور انہیں تنگ کرنے کی غرض سے نہ ستاؤ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل (بچہ پیدا ہونے) تک ان پر خرچ کرتے رہو۔ پھر اگر وہ (بچے کو) تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو اور آپس میں (بچے کی نگہداشت یا اجرت وغیرہ کے متعلق امور کو دستور کے مطابق) بھلے طریقے سے (بذریعہ گفت و شنید) طے کر لو، لیکن اگر تم میں (اجرت طے کرنے میں) باہم کشمکش ہو تو کوئی دوسری عورت بچے کو دودھ پلائے گی (تاکہ تمہاری کشمکش کا اثر بچہ کی پرورش پر نہ پڑے)۔

7 65 لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ

اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا

(غرض بچہ کی پرورش کا خرچ بہر حال باپ کے ذمہ ہے، اس طرح کہ) خوشحال شخص کو اپنی وسعت یا استطاعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے اور جس کے رزق میں تنگی یعنی آمدنی کم ہو، اس کو چاہئے کہ جتنا اللہ نے عطا کیا ہے، اس میں سے (بچہ کی نگہداشت پر) خرچ کرے۔ اللہ (اپنے قوانین عدل اور مکافات عمل کی رو سے) کسی شخص پر کفالت کی ذمہ داری کا بار اس کی مالی حیثیت کے مطابق ہی ڈالتا ہے، اس سے زیادہ زیر بار نہیں کرتا جتنا اس کو دیا ہے۔ (اور جو اللہ کے احکام کی پابندی کرے گا) اس کیلئے وعدہ ہے کہ وہ اللہ تنگ دستی کے بعد فراخ دستی بھی عطا فرما دے گا۔

8 65 وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ

وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا

اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوںؑ کے احکام ماننے سے سر تابی کی تو ہم نے (اپنے قوانین تعجیل و امہال اور مجازات کے مطابق) ان کا سخت محاسبہ کیا اور ان کو ہم نے نرالی آفت میں مبتلا کیا (وہ سزا دی جو ان کے تصور میں بھی نہیں تھی)۔

9 65 فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا

غرض انہوں نے (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھا (یہ تو صرف عذاب الٰہی کا ایک نمونہ تھا، حقیقی عذاب تو ان کا منتظر ہے۔) انجام کار، ان کیلئے (دنیوی و اخروی حسنہ کا) گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔

10 65 اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۖۚ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا

ان کیلئے (آخرت میں) اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پس اے عقل والو! اللہ تعالیٰ کے قرب و رضوان کی طلب و آرزو کرتے اور اس کی دوری و مہجوری اور قانون مجازات سے ڈرتے رہو، (دراصل قوت ایمانی ہی کا نام عقل ہے۔ اے لوگو) جو ایمان لا چکے ہو، اللہ نے یقینا تمہاری طرف ذکر نازل کیا ہے۔

11 65 رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا

ایسا رسولؑ جو تم پر اللہ کی طرف و واضح آیات کی تلاوت کرتا ہے (تم ان کو سمجھو اور ان پر عمل کرو)، تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے عدل و احسان، خیز و حسنہ اور صلاح و فلاح کے کام کئے ہیں وہ ان کو (شرک و کفر، ظلم و عدوان اور جہالت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و توحید، عدل و احسان کے) نور (کی بجلی) میں لے آئے اور جو کوئی اللہ پر ایمان بالیقین لائے گا اور عدل و احسان، خیر و حسنہ اور صلاح و فلاح کے کام کرے گا، اللہ اسے جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص (= اہل جنت) کیلئے از بس خوبصورت و دل انگیز اور لذیذ و سرور انگیز نعمتیں تیار کر رکھی ہیں۔

12 65 اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَیۡنَهُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا

اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان پیدا فرمائے اور انہی کی مانند زمین کی قسم سے بھی 2۔ ان کے درمیان (اس کا) حکم نازل ہوتا رہتا ہے (اس کے صفات جمال وجلال اور تخلیقی فعلیت کا یہی مظہر ہیں اور اس کی قدرت وحکمت کے کارنامے)، تاکہ تم لوگوں کو علم ہو جائے کہ اللہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت (کاملہ) رکھتا ہے اور بلاشبہ اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے 3۔

حواشی-2 چونکہ ہر ایک ستارہ اپنی ذات میں ایک زمین ہے اور باقی تمام ستارے اس کیلئے آسمان ہیں، پس معلوم ہوا کہ جتنے ستارے ہیں، اتنی ہی زمینیں ہیں۔ ان کی مثل کا مطلب گنتی اور تخلیق دونوں طرح ہو سکتا ہے۔-3 کسی چیز پر علم کے ذریعے احاطہ کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس چیز کے وجود، جنس، کیفیت، اس کی غرض وغایت اور اس کو وجود میں لانے کی مقصدیت، الغرض اس کے مالہ وماعلیہ کو کامل طور پر سے معلوم کرے، اس طرح احاطہ کرنے کی قدرت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں اور نہ ہو ہی سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم نے مخلوق کے اس قبیل کے احاطہ علمی کی نفی کی ہے (یونس 10:39)۔

سورہ التحریم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 66 یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ۚ تَبۡتَغِیۡ مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِکَ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

اے نبیؐ! آپ اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں، یعنی حرام نہیں کر سکتے، جسے اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا 1 ہے؟ (کیا) اس لئے کہ آپ اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں؟ اور اللہ مغفرت کرنے والا... انتہائی رحم وکرم کرنے والا ہے۔

حواشی-1 اس آیۂ تحریمہ میں یہ از بس اہم نکتہ مضمر ہے کہ حلال وحرام کا حکم اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، لیکن اس کے سوا کوئی اور چاہے کتنا برگزیدہ انسان ہو، ایسا حکم دینے کا مجاز نہیں۔ نیز اس آیت سے بعض مفسرین نے شہد کا واقعہ بعض نے ماریہ قبطیہ کا واقعہ مراد ہے۔

2 66 قَدۡ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمۡ تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ ۚ وَ اللّٰہُ مَوۡلٰىکُمۡ ۚ وَ هُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ

اللہ نے تمہارے لئے اپنی قسموں کا کفارہ، (یعنی اس کی کیفیت و کمیت کو متعین یا) مقرر کر دیا 2 ہے اور اللہ ہی تمہارا دوست و سرپرست اور آقا ہے اور وہ (اللہ) علم کلی رکھنے والا... انتہائی دانشمند اور اپنے امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔ حواشی-2 دیکھئے المائدۃ 5:89۔

3 66 وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ

اور یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ) نبی (اکرمؐ) نے اپنی کسی ایک بیوی سے پوشیدہ طور پر، راز (یاظاہر نہ کرنے) کی بات کی تھی، پھر جب ان کی بیوی حفصہؓ) نے اس کی اطلاع (دوسری بیوی حضرت عائشہؓ کو) دے دی اور اللہ نے یہ بات پیغمبرؐ پر بھی ظاہر کر دی، تو نبی (اکرمؐ) نے اپنی (زوجہ کو) کچھ بات تو بتادی اور کچھ بات بتانے سے اغراض کیا (Avoided)، پھر جب انہوں نے بیوی کو وہ بات بتائی تو وہ بولیں: آپؐ کو کس نے یہ بتایا؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے علم کلی رکھنے والے... ہر چیز سے باخبر (اللہ) نے بتایا 3 ہے۔

حواشی-3 اس آیہ کریمہ کی غرض ازواج مطہراتؓ کو اور بالواسطہ تمام ذمہ دار مؤمنوں کی بیویوں کو اس بات پر متنبہ کرنا ہے کہ وہ رازوں کی حفاظت میں بے پروائی سے کام نہ لیں۔ جو شخص جتنی بڑی ذمہ داری حیثیت رکھتا ہو۔ اس کے گھر سے رازوں کا افشا اتنا ہی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ بات خواہ اہم ہو یا غیر اہم، راز کی حفاظت کرنے میں تساہل کی عادت پڑ جائے تو غیر اہم باتوں کی طرح وقت اہم بات بھی کھل جاتی ہے۔

4 66 اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ

نوٹ: اس آیت میں حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ سے خطاب ہے۔ اگر تم دونوں اللہ سے رجوع کر کے توبہ کرتی ہو (تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے)، کیونکہ تمہارے قلوب (= دل و دماغ) (راہ اعتدال سے ہٹ کر ایک سمت) جھک گئے تھے اور عہد کر لو کہ اب ایسا نہ کرو گی) اور اگر تم دونوں (رسولؐ کے مقابلے میں) جتھ بندی اور ایک دوسرے کی معاونت کرتی رہیں (اور تم نے باہم وہ طریقہ اختیار کیا جو نبیؐ کو ناگوار ہو) تو جان رکھو کہ اللہ ان کا دوست، کارساز و سرپرست ہے اور اس کے بعد جبریلؑ صالح اہل

ایمان اور سب ملائکہ ان کے معاون و مدد گار ہیں۔ (نبیؐ کے مقابلے میں جتھ بندی سے انہیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا، البتہ تم مصیبت میں گرفتار ہو سکتی ہو۔)

5 66 عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا

بعید نہیں کہ اگر نبیؐ تم سب کو 4 طلاق دے دے تو اس کا رب اسے تمہارے عوض اور بیویاں عطا فرمائے جو تم سے بہتر ہوں... سچی مسلمان، باایمان، اطاعت شعار و فرماں بردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں، خواہ شوہر دیدہ ہوں یا کنواریاں (Virgins)۔

حواشی -4 معلوم ہوا کہ قصور صرف دو کا نہ تھا، بلکہ دوسری ازواج مطہراتؓ بھی کچھ نہ کچھ قصور وار تھیں۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں آپؐ بیویوں سے اس قدر ناراض ہو گئے تھے کہ اپؐ نے ایک ماہ تک ان سے قطع تعلقیے رکھا اور صحابہؓ میں مشہور ہو گیا کہ آپؐ نے ان سب کو طلاق دے دی ہے۔

6 66 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ (Ward off yourself and your families from the Fire)، جس کا ایندھن (ایک تو مشرک و کافر، ظالم و مجرم اور غاصب و گمراہ) انسان اور (دوسرے، بخیل و سرمایہ دار، سود خور و سود کار اور حرام کار و ذخیرہ اندوز لوگوں کے جمع کئے ہوئے سیم و زر اور قیمتی) پتھر (Precious stones) ہوں گے۔ اس (نار جہنم) پر بڑے سخت مزاج اور زبردست فرشتے (متعین) ہیں، جو اللہ کے حکم کی بجا آوری میں (کسی صورت بھی) نافرمانی نہیں کرتے اور (نہ احکام کی بجاآوری میں کسی قسم کا تساہل کرتے ہیں، بلکہ) جو بھی حکم دیا جاتا ہے اسے (فوراً) بجالاتے ہیں۔

7 66 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۗ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(اس دن کفار یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید الوھیت و ربوبیت، دین یا نظام حیات کلی، کلام، خصوصاً حسن کلام آخر اور اس کے قوانین و احکام اور آئین و تعلیمات کے منکروں سے کہا جائے گا کہ) اے کافرو ! آج کے دن تم بہانے نہ بناؤ، (آج تو) تم (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) ویسا ہی بدلہ یا جزا و سزا پاؤ گے جیسے عمل تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

8 66 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! اللہ کے حضور توبہ کرو، خالص اور سچی توبہ، یعنی اللہ کی طرف رجوع کرو، سخت نادم و پشیمان دل اور اس عزم کے ساتھ رجوع کرو کہ تم پھر کبھی ظلم و گناہ نہیں کرو گے۔ بعید نہیں کہ تمہارا پروردگار و آقا تمہاری سیآت یعنی گناہوں کے قبیح و غم انگیز اثرات کو محو کر دے گا اور تم کو ایسے بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔ (یہ وہ روز ہو گا) جس روز اللہ اپنے نبیؐ اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے، رسوانہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے (سامنے) اور داہنے جانب تیزی سے رواں دواں ہو گا۔ وہ دعا کریں گے : اے ہمارے مربی و مالک ! ہمارے (حسی۔ قلبی۔ نفسی نظام کے) نور 5 کی ہمارے لئے تکمیل کر دے اور (خطا و نسیان، ظلم و تغافل اور جرم و گناہ وغیرہ وغیرہ سے) ہماری مغفرت اور حفاظت فرما۔ بیشک تو ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

حواشی - 5 اس آیہ بصیرت افروز میں نور سے مراد نور قلبی ہے، جو اس دنیا میں موضوعی انداز میں یا بصیرت بن کر راہ منزل دکھاتا ہے اور آخر میں معروضی صورت اختیار کر کے اہل ایمان و آرزو کو جنت کی راہ دکھائے گا۔ لیکن یہ نور وہاں موضوعی۔ معروضی (Subjective-objective) ہو گا۔ باطنی یا قلبی نور نور آخرت میں کچھ اس طرح معروضی شکل اختیار کر کے اہل ایمان و آرزو کے آگے اور دائیں جانب رواں دواں ہو گا، جیسے ہم کاروں، ریل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں کے اندر کی روشنی کو ان کے باہر چاروں طرف رواں دواں دیکھتے ہیں۔ یہ نور باطنی یا قلبی کیا ہے ؟ یہ انسان کے حسی۔ قلبی۔ نفسی نظام کے حسن و عشق کی تب و تاب ہے۔ بالفاظ دیگر، یہ ایمان و محسن عمل، عقل سلیم و علم قرآنی اور عشق الٰہی کا حاصل ہے، جسے بصیرت سے تعبیر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور نے اس کیلئے جمالیاتی شعور کی تعبیر بھی اختیار کی ہے، جس کی نوعیت ارتقائی (Evolutionary) ہے۔

رب رحمٰن کی جمال آرائی و حسن کاری کے نو بنو اور تازہ بتازہ نظاروں کا جمالیاتی مشاہدہ (Aesthetic experience) کرنے کی خاطر اہل آرزو (= متقی) اپنے نور کے اتمام دوام یا جمالیاتی شعور کے ارتقائے دوام کی دعا مانگتے رہیں گے۔ اس میں یہ لطیف نکتہ ہے کہ نور کا اتمام، جو نقطہ متناہیت پر نہیں، بلکہ کمال نو کے نقطہ آغاز پر دلالت کرتا ہے، دراصل انسان کے جمالیاتی شعور کا ارتقائے مدام ہے۔ اسے تقرب الی اللہ اور ہجرت الی اللہ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

تقرب الی اللہ (دراصل اہل آرزو کا اپنے الٰہ یا معروض حسن و عشق (Object of Beauty and Love) کی طرف سفر ہے، جو نوعیت میں سفر شعور اور حقیقت میں سفر عشق ہے۔ سفر ہو عشق کا اور اہل جذب و شوق عالم کیف و مستی میں کھو نہ جائیں۔ کیسے ہو سکتا ہے؟ لیکن یہ تغافل لحاتی بھی ہو تو معروض حسن و عشق سے دوری کا سبب تو بن ہی سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل آرزو (= متقی) جنت میں بھی اپنے رب رحمٰن سے اس کی رحیمیت و مغفرت کی طلب و آرزو کرتے رہیں گے، تاکہ وہ اپنے محبوب و مقصود اور مطلوب کی ہم نظری و ہملامی کی رحیق مختوم کی لذت س سدا متکیف و مسرور رہیں۔

9 66 يَآيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

اے نبیؐ! کافروں یعنی اللہ تعالیٰ کے دین یا نظام حیات کلی (Complete way of life)، قرآن حکیم اور اس کے قوانین و احکام اور آئین و تعلیمات کے منکروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آئو۔ ان کا آخری ٹھکانہ (Abode) جہنم ہے اور وہ سفر زندگی کی انتہائی بھیانک اور اندوہناک آخری منزل ہے

10 66 ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ
عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ
مَعَ الدّٰخِلِيْنَ

اللہ کافروں کیلئے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے۔ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں (گویا بظاہر ان کا نبیوںؑ سے تعلق تھا، لیکن وہ دل سے کافروں کی ہمدرد اور ان کے شریک حال رہیں۔) پھر دونوں نے اپنے شوہروں سے خیانت یعنی منافقت اور دشمنان دین کا ساتھ دیا، وہ نبیوںؑ کی ازواج ہونے کے باوجود عذاب سے نہ بچ سکیں) اور وہ

دونوں (نبیؑ، ان کے شوہر) اللہ (کے قانون مجازات) کی گرفت و تعزیر کے مقابلے میں ان عورتوں کے کچھ کام نہ آسکے۔ دونوں سے کہہ دیا گیا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم دونوں (بھی) داخل ہو 6 جاؤ۔

حواشی-6 اگر نبیوںؑ کی بیویاں اپنی منافقت و خیانت کے باعث نہ بچ سکیں، تو کفار و مشرکین اور عام منافق مردوں اور عورتوں کا کیا انجام ہو گا؟

11 66 وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور اللہ نے مؤمنوں کیلئے ایک مثال فرعون کی بیوی کی بیان فرمائی۔ جب اس نے اپنے رب سے التجا کی: کہ اے میرے پروردگار! میرے لئے بہشت میں اپنے قرب (لامکانی) میں گھر بنانا اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال (زشت مآل) سے نجات بخش اور ظالم لوگوں کے ہاتھ سے مجھ کو مخلصی عطا فرما۔

12 66 وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ

اور (مؤمنوں کیلئے دوسری مثال) مریمؑ بنت عمران کی ہے، جس نے اپنی شرمگاہ (عفت و ناموس) کی حفاظت کی تھی۔ پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی (جس کے باعث استقرار حمل ہوا) اور اس نے اپنے پروردگار و آقا کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ (درحقیقت) اطاعت شعاروں میں سے تھی۔

سورہ الملک بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 67 تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وہ (اللہ) بڑا ہی مبارک و برکت دینے والا ہے، جس کے قبضہ قدرت میں (دنیا اور آخرت کی) بادشاہت ((Sovereignty) ہے اور وہ ہر شے (اور اس کے کرنے) پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔

2 67 الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ

وہ (اللہ تعالیٰ) ہی ہے، جس نے موت اور 1 زندگی کو ایجاد و تخلیق کیا تاکہ تمہیں (تمہارے اور دوسروں کیلئے) آزما2 دیکھے کہ تم میں کون زیادہ اعمال صالحہ یا حسین کام کرتے ہیں (اور اس طرح تمہیں اپنی اصلاح کرنے کا موقع فراہم کرے)۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے، وہ تو ہے ہی صاحب سطوت و صولت... سیآت مٹانے اور ان سے تحفظ فراہم کرنے والا۔ حواشی-1 موت اور زندگی بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں، لہٰذا اپنا تشخص رکھتی ہیں۔-2 انسان ہر لحظہ اور ہر لمحہ آزمائش اور پرکھ میں سے گزر رہا ہے۔ دیکھئے قانون ابتلاء (Law of Trial and Probation) حسن قرآن، جلد اوّل ص 51 بعد۔

3 67 الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ

وہ (باری تعالیٰ) ہے جس نے سات آسمانوں کو تناسب و ہم آہنگ اور درجہ بدرجہ پیدا کیا۔ تم تخلیق رحمانی میں کوئی اختلاف (یا تناقص اور بے ربطی) نہیں دیکھو گے۔ (یقین نہ ہو تو) پھر نظر کو لوٹاؤ تو پھر بھی اس میں کوئی خرابی یا خامی نظر نہ آئے گی۔

4 67 ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ

تم اسی طرح یکے بعد دیگرے دیکھتے رہو، تمہاری نگاہ اٹھے گی اور عاجز و درماندہ ہو کر واپس آجائے گی (لیکن کوئی نقص نہیں نکال سکے گی)۔ پھر نظر کو جتنی بار پلٹ پلٹ کر ان کی طرف پھیرو، وہ نظر ذلیل و شرمندہ اور تھکی ماندی تمہاری طرف لوٹ آئے گی، نہ آسمان میں کہیں شگاف ملے گا اور نہ نظام عالم میں کوئی فتور (رخنہ یا خلل) نظر آئے گا۔

5 67 وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰہَا رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ

اور (دیکھو) بیشک ہم نے دنیا یعنی قریب کے آسمانوں کو تاروں کی قندیلوں سے خوشنما بنادیا ہے اور انہیں شیاطین کو مار بھگانے نے
کا ذریعہ بنادیا ہے۔ (وہاں سے ملائکہ، شیاطین کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں) اور ہم نے ان (شیاطین) کیلئے شعلہ بدامن جہنم کا
عذاب (Blazing flames of the Hell) تیار کر رکھا ہے۔

6 67 وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

جو لوگ اپنے رب (کی ذات و صفات یا احکام و تعلیمات) کا انکار کریں گے، ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ (جہنم) سفر زندگی کی
انتہائی بھیانک اور اندوہناک آخری منزل اور ٹھکانہ ہے۔

7 67 اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ

جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے، تو وہ اس کے دہاڑنے کی ہولناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش کھا رہا ہو گا۔

8 67 تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ

ایسا معلوم ہو گا) گویا شدت غیظ و غضب سے پھٹا جاتا ہو گا۔ ہر بار جب کوئی جماعت (انبوہ) اس میں ڈالی جائے گی تو دوزخ کے
داروغے ان لوگوں سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی مآل یعنی عذاب الٰہی اور قانون مجازات سے ڈرانے والا یا متنبہ کرنے
والا (Warner) نہیں آیا تھا؟

9 67 قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ

وہ کہیں گے: ہاں، ہمارے پاس متنبہ کرنے اور مآل ((The end) سے ڈرانے والا آیا تھا لیکن ہم نے اس کی تکذیب کی اور اسے
جھٹلایا اور کہا: اللہ نے کوئی چیز (کتاب) نازل نہیں کی، تم یقیناً بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

10 67 وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ

وہ (کف افسوس ملتے کس حسرت سے) کہیں گے: کاش ہم (کلام الٰہی کو گوش حق نیوش سے) سنتے یا عقل سے کام لیتے تو آج ہم اہل دوزخ یا بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنے والوں میں سے نہ ہوتے۔

11 67 فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ

چنانچہ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف یا اقرار کریں گے۔ (لیکن اب اقرار کام نہ آئے گا اور حکم ہو گا) لعنت ہے دوزخیوں پر (ہمارے جوار رحمت میں ان کیلئے کوئی جگہ نہیں، لیکن)

12 67 اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ

بلاشبہ جو لوگ اپنے رب (کے قانون مجازات) سے بن دیکھے اور غائبانہ ڈرتے ہیں، ان کیلئے یقینا مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے (جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے)۔

13 67 وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اور تم اپنی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو، (یا خواہ چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے، اللہ کیلئے یکساں ہے) یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ سینوں یا انسانوں کے حسی۔ قلبی۔ نفسی نظام کے کل اسرار کا علم کلی رکھنے والا (باریک بیں) ہے۔

14 67 اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

کیا وہی نہ جانے گا، جس نے پیدا کیا ہے (دوسرا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیا وہ اپنی مخلوق ہی کو نہ جانے گا!) اور وہ خود بھی کثافت یا مادہ سے منزہ ہے اور ہر غیر مادی شے کو جاننے اور دیکھنے والا بھی... مادی و غیر مادی چیزوں کی معلومات رکھنے والا ہے۔

15 67 هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ
وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو تابع کر رکھا (اور نرم و کارآمد بنا دیا)، پس تم اس کے راستوں میں (آزادی سے) چلو پھرو اور اس (اللہ) کے (عطا کئے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ (پیو۔ لیکن جس نے رزق دیا ہے، اس سے غافل نہ ہو) اور اسی کے حضور (تم کو حساب وجزا کیلئے) دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔

16 67 ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا ہِیَ تَمُوۡرُ

کیا تم اس (قادر مطلق کے قوانین مجازات اور تعجیل وامہال) سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان یا عالم بالا میں ہے کہ وہ (تمہاری بداعمالیوں کے باعث، اپنے قوانین کی رو سے) تم کو کہیں زمین میں دھنسا (نہ) دے، تو اس وقت وہ (زمین خشیت الٰہی سے خود) لرزنے لگے

17 67 اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ

یا تم اس (کے قوانین مکافات عمل اور تعجیل وامہال کی گرفت وتعزیر) سے بے خوف ہو گئے ہو، جو آسمان یا عالم بالا میں ہے کہ وہ (تمہارے اعمال سوء کی وجہ سے) تم پر تند ہوا چلائے (جس میں کنکریاں ہوں) پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میری تنبیہات کیسی تھیں۔

18 67 وَلَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ

اور جو لوگ ان سے پہلے تھے، وہ (بھی اللہ تعالیٰ کی تنبیہات کو) جھٹلا چکے ہیں، پھر (اس کے قانون مکافات عمل نے ان پر گرفت کی) دیکھو! اس (اللہ) کا عذاب کتنا بھیانک تھا۔

19 67 اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَہُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقۡبِضۡنَ ؕؔ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍۭ بَصِیۡرٌ

کیاانہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو پر پھیلائے (اڑتے ہوئے) نہیں دیکھااور جو کبھی (اپنے پروں کو) سمیٹ (بھی) لیتے ہیں؟ان کو (رب) رحمٰن کے سوا کوئی (فضائے بسیط میں) تھامے ہوئے نہیں ہے۔ بیشک ہر شے اس کی نظر میں ہے (اور وہ ان کو کامل اور واضح طور پر دیکھنے۔ جاننے والا = Seer-Knower ہے)۔

20 67 اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ جُنۡدٌ لَّـكُمۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ‌ؕ اِنِ الۡكٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِىۡ غُرُوۡرٍ‌ۚ

بھلاوہ کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر (رب) رحمٰن کے سوا تمہاری مدد کر سکے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ منکرین دھوکے میں پڑے ہیں۔ (اگر وہ اللہ کی قدرت کاملہ اور اس کے قانون مجازات کو سمجھتے، تو یقیناً اس طرح نافرمانیوں میں دیدہ دلیر نہ ہوتے۔)

21 67 اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ يَرۡزُقُكُمۡ اِنۡ اَمۡسَكَ رِزۡقَهٗ‌ ۚ بَلْ لَّجُّوۡا فِىۡ عُتُوٍّ وَّنُفُوۡرٍ

بھلاوہ کون ہے جو (رب رحمٰن کے سوا) تم کو رزق پہنچائے، اگر وہ (اللہ تعالیٰ اپنے قوانین مشیت و حکمت اور مجازات کی رو سے) اپنا رزق (تم سے) روک لے؟ (وہ خوب جانتے ہیں کہ کوئی نہیں!) لیکن پھر بھی یہ سرکشی اور نفرت میں الجھ کر رہ گئے ہیں (اور حق سے گریز پر یہ لوگ اڑے ہوئے ہیں)۔

22 67 اَفَمَنۡ يَّمۡشِىۡ مُكِبًّا عَلٰى وَجۡهِهٖۤ اَهۡدٰٓى اَمَّنۡ يَّمۡشِىۡ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ

کیا جو شخص (جو پایوں کی طرح) منہ کے بل اوندھا چلتا ہے، مقابلتاً، زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو (انسانوں کی طرح دو پاؤں پر) راست قامت ہے اور صراط مستقیم پر چلتا ہے؟ یعنی اللہ کی حسین و فطری اور قائم و دائم راہ راست پر چل کر اپنی منزل آخر پر پہنچتا ہے۔

23 67 قُلۡ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ وَجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ‌ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ

کہو وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور مراکز حواس یعنی دل و دماغ بنائے (مگر) تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو، یعنی ان قوتوں سے جتنا اور جیسا کام لینا چاہئے، اتنا اور ویسا کام نہیں لیتے، بلکہ بہت کم کام لیتے ہو، نیز ان عظیم و غیر مترقبہ نعمتوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکر و سپاس بھی کم ہی کرتے ہو۔

24 67 قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ فِى الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

آپ فرما دیجئے (کہ اے لوگو! عاقبت سے غافل نہ ہو) اسی (اللہ) نے تم کو (اس دنیا میں) زمین میں پھیلایا اور (روز آخرت) تم اسی کے حضور (حساب و جزا کیلئے) جمع کئے جاؤ گے۔

25 67 وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(یہ کافر آخرت کا مذاق اڑاتے ہیں) اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا (اور اللہ کے حضور کب جمع کئے جائیں گے)؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ (کہ اعمال سوء کے ہولناک نتائج کا ڈراوا کب پورا ہو گا؟)

26 67 قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

آپ فرما دیجئے: (اس کا) یقینی علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، (وہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی) اور میں تو بس (اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اور اس کے بندوں کو ان کے اعمال سوء کے عواقب اور اس کے قانون مکافات عمل کی پکڑ سے) صاف صاف متنبہ کرنے والا (A perspicuous warner) ہوں۔

27 67 فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ

پھر جس وقت یہ اس وعدے (کی گھڑی) کو قریب آتے دیکھیں گے، تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے (اور وہ روسیاہ غمزدہ ہوں گے) اور (ان سے) کہا جائے گا کہ یہی تو ہے جس کا تم (بار بار) تقاضا کرتے تھے!

28 67 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

آپ فرما دیجئے: بھلا دیکھو تو (اور ذرا غور تو کرو) کہ اگر (تمہارے خیال کے مطابق) اللہ مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو (جہنم کے) دردناک و غم انگیز عذاب سے کون بچائے گا؟ (یعنی کوئی نہ بچا سکے گا اور تم بہر حال اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق اپنے اعمال کی سزا بھگتو گے)۔

29 67 قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

آپ فرما دیجئے: وہ (اللہ) پیکر رحمت بالذات، ازل سے رحمت بے پایاں کا مالک اور اپنی مخلوقات، خصوصاً بنی نوع انسان کو اپنی رحمت یعنی بے نہایت محبت و شفقت، احسان و انعام، فضل و کرم، بخشش و در گزر اور حسنہ و خیر سے نوازنے والا ہے، ہم اسی پر ایمان لائے (اور اس کی توحید الوھیت و ربوبیت کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں) اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑا ہوا ہے۔

30 67 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ

آپ فرما دیجئے: ذرا غور تو کرو کہ اگر (کسی) صبح تمہارے کنوئوں کا پانی (جس پر تمہاری حیات کا دار و مدار ہے) خشک ہو جائے (اور زمین کی تہ میں گم ہو جائے) تو کون ہے جو صاف ستھرا پانی تمہارے لئے لے آئے 3؟ (کسی کے اختیار میں ہے کہ صاف اور شیریں پانی اس فراوانی سے مہیا کر سکے؟)۔ حواشی-3 اگر تمہاری زندگی کی بقا کیلئے یہ صاف و شیریں پانی ضروری ہے تو تمہاری تکمیل ذات اور ہجرت الی اللہ کیلئے کس قدر باران رحمت کی ضرورت ہے! کیا رحمت الٰہی کے سوا کوئی اور تمہارے نفوس کی پاکیزگی و طہارت کا سامان مہیا کر سکتا ہے؟ اگر اس پر غور کرو گے تو وحی الٰہی کی حقیقت، اس کی افادیت اور صاحب وحیؐ کی رحمت اور ان کے انوار تم پر منکشف ہو جائیں گے۔

سورہ القلم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 68 نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ

نون قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جسے لکھنے والے (قلم سے لکھتے ہیں۔

2 68 مَآ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ‌ۚ

کہ (اے نبیؐ!) آپ اپنے رب کے فضل و کرم اور انعام سے مجنون نہیں ہیں۔

3 68 وَاِنَّ لَـكَ لَاَجۡرًا غَيۡرَ مَمۡنُوۡنٍ‌ۚ و ر

یقیناآپؐ کیلیئے لامتناہی و غیر مقطوع اجر ہے۔

4 68 وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ

اور بلا شبہ آپؐ کا خلق انتہائی ارفع و احسن اور آفاقی ہے۔

5 68 فَسَتُبۡصِرُ وَيُبۡصِرُوۡنَۙ

پس (اس حقیقت کو) عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ (کفار و مشرکین) بھی دیکھ لیں گے۔

6 68 بِاَىيِّكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ

کہ تم میں سے کون جنون میں مبتلا (اور کون واقعی دیوانہ) تھا۔

7 68 اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ

بیشک آپ کا رب ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ (مستقیم) سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ان کو بھی کلی طور پر جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں۔

8 68 فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّبِيۡنَ

لہٰذا آپ ان جھٹلانے والوں کی بات نہ سنیں (اور ان کے دباؤ میں ہر گز نہ آئیں)۔

9 68 وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ

(اور) ان کی تو یہی آرزو ہے کہ آپ (ذرا نرمی برتیں) مداہنت کریں 1 تو یہ بھی نرمی (اور چاپلوسی) پر اتر آئیں۔ (اور کوئی ناجائز فائدہ اٹھائیں۔)

حواشی - 1 گویا ہدایت دی گئی کہ وہ نہ صرف یہ کہ تبلیغ پر قائم رہیں بلکہ کفار کو کسی قسم کی ڈھیل بھی نہ دیں۔

10 68 وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍۙ

اور آپ کسی ایسے شخص کی نہ بات مانیں (اور نہ اس کے دباؤ میں آئیں) جو بہت قسمیں کھانے والا، بے وقعت و ذلیل (انسان) ہے،

11 68 هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍۙ

(وہ شخص) جو لگائی بجھائی کرنے اور چغلیاں کھانے کیلئے ادھر ادھر آتا جاتا ہے۔

12 68 مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍۙ

جو خیر و حسنہ، عدل و احسان اور صلاح و فلاح کے کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے، ظلم و زیادتی میں حد سے بڑھا ہوا سرکش اور بدکار و گنہگار ہے۔

13 68 عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍۙ

سخت بداعمال (و بدزبان)، سرکش اور جفاکار ہے اور ان سب عیوب کے ساتھ بداصل (اور عالم میں رسوا) بھی ہے۔

14 68 اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَؕ

یہ (زعم اور گھمنڈ) اس لئے ہے کہ وہ مالدار اور صاحب اولاد (بیٹوں والا) ہے۔

15 68 اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ

(اس کی حالت تو یہ ہے کہ) جب اس کو ہماری آیات، یعنی احکام و تعلیمات اور عبرتناک تاریخی واقعات و سانحات سنائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو سب متقدمین یا پہلے لوگوں کی من گھڑت لوک کہانیاں (Legends of the ancients) ہیں۔

16 68 سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ

ہم عنقریب اس کی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں 2 گے۔ حواشی-2 ناک پر داغ لگانے سے مراد اس کی دنیا و آخرت میں تذلیل اور ذلت و رسوائی ہے۔ ان تمام صفات کا اشارہ قریش کے سردار ولید بن مغیرہ کی طرف ہے۔ روایت ہے کہ بدر میں اس کی ناک بھی کٹ گئی تھی۔

17 68 اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَۙ

ہم نے ان (کفار مکہ) کو اسی طرح آزمائش میں ڈالا ہے جس طرح باغ والوں 3 کو ڈالا تھا، جنہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ (کل) ضرور صبح ہوتے ہی اس کے پھل توڑ لیں گے۔

حواشی-3 جنت کے بنیادی معانی ''باغ'' ہی کے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اسے اصطلاحاً بہشت کے معنی میں بھی استعمال کرتا ہے۔ قصہ آدم کے حوالے سے ''جنت'' سے مراد باغ ارضی ہے نہ کہ بہشت سماوی، جسے کسی نفس نے دیکھا تک نہیں (قرآن حکیم اور بخاری و مسلم)۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش، خوشحالی اور نعمتوں کی ارزانی سے بھی اور مفلوک الحالی اور مصائب کے ذریعے بھی کرتا ہے، ان کے صبر و شکیب اور تشکر و سپاس کا امتحان لینے کیلئے، نیز دیکھئے الاعراف 168:7، محمد 31:47، الانعام 165:6)

18 68 وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ

اور وہ کوئی استثناء 4 نہیں کر رہے تھے۔ حواشی-4 انہیں اپنی تدبیر، قدرت اور اپنے اختیار پر ایسا بھروسہ اور گھمنڈ تھا کہ قسم کھا کر بے تکلف و بے جھجک کہہ دیا کہ ہم کل ضرور باغ کے پھل توڑیں گے اور یہ کہنے کی کوئی ضرورت محسوس نہ کی کہ اگر اللہ نے اپنی مشیت و حکمت کے مطابق چاہا تو ہم یہ کام کریں گے۔

19 68 فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ

وہ بھی محو خواب ہی تھے کہ ان پر تمہارے پروردگار و مالک کی طرف سے (اس کے قانون مجازات کے مطابق) آفت ٹوٹ پڑی۔

20 68 فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ

پھر، صبح، تک وہ (باغ) کٹے ہوئے کھیت (یا فصل) کی طرح رہ گیا۔

21 68 فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ

پھر علی الصبح وہ ایک دوسرے کو پکارنے (اور کہنے) لگے۔

22 68 اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ

کہ (بھائیو!) اگر تم کو پھل توڑنے ہیں تو سویرے سویرے اپنی کھیتی کی طرف نکل چلو۔

23 68 فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ

چنانچہ وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔

24 68 اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ

کہ (دیکھو) آج تمہارے پاس کوئی اپنے مساوی پیداواری حق معلوم سے محروم و محتاج آنے نہ پائے۔

25 68 وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ

اور کچھ نہ دینے کا فیصلہ کئے (اور اپنی قدرت وتدبیر پر نازاں) صبح سویرے اس طرح وہاں گئے جیسے کہ وہ (پھل توڑنے پر) قادر ہیں۔ (مگر وہاں تو کھیتی یا باغ کا نام ونشان باقی نہ تھا۔)

26 68 فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ

پھر جب (وہ وہاں پہنچے اور) اس (باغ اور ویرانی) کو دیکھا تو کہنے لگے کہ (غالباً) ہم راستہ بھول گئے (اور غلط مقام پر آگئے) ہیں۔

27 68 بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ

بلکہ ہم محروم رہ گئے (ہماری قسمت پھوٹ گئی)۔

28 68 قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ

ان میں جو اعتدال پسند اور بہترین تھا، اس نے انہیں (عبرت انگیز انداز میں) کہا: کیا میں تمہیں نہیں کہا کرتا تھا کہ اللہ کی تنزیہ اور اس کی (تعلیمات و ہدایات کی) فرماں برداری میں سر گرم عمل 5 رہو۔؟

حواشی - 5 استعداد، مال اور صلاحیت کے صحیح مصرف اور فرماں برداری میں سر گرم عمل رہنا تسبیح کرنا ہے۔

29 68 قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ

وہ بولے: ہمارا رب (ہر قسم کے معاون و سہیم اور عیب و نقص سے) پاک و منزہ ہے، بیشک ہم ہی خطاکار و گناہ گار اور حقوق انسانی غصب کرنے اور ظلم کرنے والے تھے۔

30 68 فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ

پھر روبرو ہو کر ایک دوسرے کو لعن طعن کرنے لگے۔

31 68 قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ

وہ پکار اٹھے: ہائے! ہم مارے گئے۔ ہم ہی اللہ کی حد بندیوں کو توڑنے والے یا قانون شکن تھے (ہمارا ہی قصور تھا)۔

32 68 عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ

بعید نہیں کہ ہمارا رب (ہماری ندامت و توبہ قبول فرمائے، اور) ہمیں بدلے میں (اپنے قانون رحمت کی رو سے) بہتر باغ عطا فرمائے۔ ہم اپنے رب ہی کی طرف رجوع (اور اس کی رضا و قرب کی طلب و جستجو) کرتے ہیں (اور وہی ہمارا آسرا ہے)۔

33 68 كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

(دنیا میں) ایسا ہوتا ہے عذاب اور آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر ہوگا۔ کاش! ان (لوگوں) کو سمجھ ہوتی (اور دنیا میں وحی و تنزیل اور عقل سے کام لیتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام و تعلیمات اور قوانین و آئین کے مطابق زندگی کرتے)۔

34 68 اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

بیشک صراط مستقیم، جنت اور رب رحمٰن کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو کرنے والوں، نیز گمراہی، جہنم اور اپنے پروردگار و مالک کی دوری و مہجوری اور اس کے قانون مجازات کا ڈر رکھنے والوں کیلئے، ان کے رب کے ہاں مسرت انگیز نعمتوں سے معمور باغات (بہشت) ہیں۔

35 68 اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۭ

کیا ہم اطاعت گزاروں اور فرماں برداروں کو نافرمانوں اور جرم کرنے والوں کی طرح کر دیں گے!

36 68 مَا لَكُمْ ۪ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۚ

تم لوگوں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسا حکم لگاتے (اور کیسے فیصلے کرتے) ہو؟

37 68 اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۙ

کیا تمہارے پاس کوئی (الہامی) کتاب ہے، جس میں تم یہ پڑھتے ہو؟

38 68 اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۚ

کہ اس میں جس (پسندیدہ) چیز کی تم طلب و آرزو کرو گے، وہ تمہیں ضرور مل جائے گی۔

39 68 اَمۡ لَـكُمۡ اَيۡمَانٌ عَلَيۡنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ ۙ اِنَّ لَـكُمۡ لَمَا تَحۡكُمُوۡنَ‌ ۚ

یا پھر کیا تمہارے روز قیامت تک ہم پر کچھ عہد و پیمان ثابت و لازم ہیں کہ تمہیں وہی کچھ ملے گا جس کا تم حکم دو گے ؟

40 68 سَلۡهُمۡ اَيُّهُمۡ بِذٰلِكَ زَعِيۡمٌ‌ ۛ‌ ۚ

ان سے پوچھئے کہ تم میں سے کون اس کا ضامن ہے۔

41 68 اَمۡ لَهُمۡ شُرَكَآءُ ‌ۛ‌ ۚ فَلۡيَاۡتُوۡا بِشُرَكَآئِهِمۡ اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَ

یا پھر ان کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک ہیں (جنہوں نے اس کا ذمہ لیا ہو) ؟ اچھا تو اپنے ان شریکوں کو (بھی) لے آئیں اگر وہ (اپنے دعوے میں) سچے ہیں !

42 68 يَوۡمَ يُكۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ وَّيُدۡعَوۡنَ اِلَى السُّجُوۡدِ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَۙ

جس دن (مجرموں کیلئے) شدت ظاہر ہو گی (اور ان پر سخت وقت آپڑے گا) اور (یہ) لوگ سجدہ کیلئے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔

43 68 خَاشِعَةً اَبۡصَارُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ‌ ؕ وَقَدۡ كَانُوۡا يُدۡعَوۡنَ اِلَى السُّجُوۡدِ وَهُمۡ سٰلِمُوۡنَ

ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور ان (کے چہروں) پر ذلت و رسوائی چھا رہی ہو گی۔ (ان کے سجدہ نہ کر سکنے کی وجہ یہ ہو گی کہ جب دنیا میں ان کو سجدہ (و صلوٰۃ) کی طرف بلایا جاتا تھا اور وہ اس وقت صحیح و سالم اور تندرست و توانا تھے (تو وہ انکار کرتے رہے)۔

44 68 فَذَرۡنِىۡ وَمَنۡ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ‌ؕ سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُوۡنَۙ

پس (اے نبیؐ!) آپ اس کلام اور آپ کو جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں۔ ہم (اپنے قوانین احترام آرزو اور مجازات کے مطابق) ان کو بتدریج ایسے طریقہ سے (جہنم کی طرف) لے جائیں گے کہ ان کو اس کا سان گمان بھی نہ ہو گا، یعنی اس کی خبر بھی نہ ہو گی۔

45 68 وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ

اور میں (اپنے قانون امہال = Law of Respite کے مطابق اس دنیا میں) ان (کفار) کو مہلت دے رہا ہوں۔ بیشک میری (یعنی میرے قانون تدبیری Law of Prudential Planning = کی) گرفت کی تعزیر بڑی مستحکم اور زبردست ہے۔

46 68 اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ

(اے نبیؐ!) کیا آپ ان سے (اپنی خدمات کے عوض کا) کوئی معاوضہ یا اجرت طلب کر رہے ہیں کہ وہ اس تاوان (یا چٹی) کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں (اور ایمان لانے سے بھاگتے ہیں)؟

47 68 اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ

کیا ان کے پاس غیب (کے حقائق) کا علم ہے جس کی بناء پر یہ لکھ رہے ہیں (اور اب اس میں کسی قسم کی غلطی کا کوئی امکان نہیں)؟

48 68 فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ

پس آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے اور مچھلی (کے پیٹ میں جانے) والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہو جایئے (جو گھبراہٹ کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے، بلا انتظار حکم روانہ ہو گئے اور) جب انہوں نے (اپنے رب کو، استمداد و استعانت کیلئے) پکارا اور وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔

49 68 لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ

اگر ان کے رب کی (اس کے اپنے قانون رحمت Law of Mercy =، کی رو سے) رحمت اس کی دستگیری نہ کرتی تو وہ ملامت زدہ ہو کر چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا (اور ان کا برا حال ہوتا)۔

50 68 فَاجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ

آخر کار اس کے رب نے (اپنی عنایات خاص سے) اسے منتخب فرمایا (اور برگزیدہ کیا) اور اسے اپنے صالح بندوں میں شامل کر لیا۔

51 68 وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ

وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ‌ۘ

اور جب یہ کافر کلام نصیحت (= قرآن) سنتے ہیں تو تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گویا تمہارے قدم اکھاڑ دیں گے اور کہتے

ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے۔

52 68 وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

حالانکہ یہ (قرآن) تو تمام جہانوں کیلئے نصیحت (اور سر چشمہ یاد الٰہی) ہے (اور تمام اقوام عالم =Mankind کو قوانین واحکام الٰہیہ

کی یاد دہانی کرانے والا ہے)۔

سورہ الحاقہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 69 اَلۡحَآقَّةُ

وہ جس کا واقع ہونا برحق ہے (جس کا ہونا روز ازل سے علم الٰہی میں ثابت و مقرر ہو چکا ہے)۔

2 69 مَا الۡحَآقَّةُ‌ ۚ

(جانتے ہو کہ) وہ واقع ہونے والی کیا ہے؟

3 69 وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحَـآقَّةُ ؕ

اور (اے مخاطب!) تجھ کو کیا معلوم کہ وہ ہو کر رہنے والی کیا ہے۔

4 69 كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ

(دیکھو!) ثمود اور عاد (دونوں قوموں) نے اس چکنا چور کر دینے والی (ساعت) کو جھٹلایا۔

5 69 فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ

پس (قوم) ثمود، تو وہ ایک سخت چنگھاڑ (ایک دہشت ناک آواز) سے ہلاک کر دیئے گئے۔

6 69 وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ

اور رہی (قوم) عاد تو وہ ایک تند و تیز ور شدید طوفانی آندھی سے تباہ کر دیئے گئے۔

7 69 سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا
صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ

(اللہ نے تند و تیزی آندھی کو) ان پر سات راتیں اور آٹھ دن چلائے رکھا۔ پھر (اے مخاطب! اگر) تو ان لوگوں کو اس (آندھی) میں دیکھتا، تو ان کو ایسا گرا (اور مرا) ہوا پاتا جیسے کھجور کے (بے حس و حرکت) کھلو کھلے تنے (پڑے ہوتے ہیں)۔

8 69 فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ

پھر کیا تو ان میں سے کسی کو (آج) بچا ہوا دیکھتا ہے؟ (وہ سب کے سب جھٹلانے والے تباہ و برباد ہوئے اور عاد و ثمود پر کیا موقوف ہے، جس نے بھی انکار حق کیا، اس کا اللہ کے قانون مجازات کی رو سے یہی انجام ہوا)۔

9 69 وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ

اور فرعون اور (منکرین حق جو) اس سے پہلے تھے اور وہ لوگ جن کی بستیاں 1 اللہ کے (قانون مجازات کے مطابق) الٹ دی گئی تھیں، سب ہی نے بڑی بڑی خطائوں کا ارتکاب کیا تھا۔

حواشی-1 اس سے مراد قوم لوطؑ کی بستیاں ہیں۔

10 69 فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَهُمۡ اَخۡذَةً رَّابِيَةً

پس ان (سب) لوگوں نے اپنے رب کے رسولؑ کی نافرمانی کی (اور اس کا کہنا نہ مانا) تو اللہ (کے قانون مجازات) نے ان کو ایسی گرفت و تعزیر میں لیا جو بڑھتی ہی چلی گئی۔

11 69 اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰكُمۡ فِى الۡجَارِيَةِ ۙ

(لیکن جہاں تک حق پرستوں کا تعلق تھا تو) جب پانی میں طغیانی آئی (اور وہ حد سے گزرنے لگا) تو ہم ہی نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا تھا۔

12 69 لِنَجۡعَلَهَا لَـكُمۡ تَذۡكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ

تاکہ اس (واقعیت) کو ہم تمہارے لیے ایک باعث نصیحت اور سبق آموز یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے (اور حق نیوش) کان اس کی یاد کو محفوظ رکھیں۔

13 69 فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ

پھر جب ایک دفعہ (یعنی پہلی بار) صور میں پھونک 2 مار دی جائے گی۔

حواشی-2 پھر جب صور میں، یعنی کل مردہ بنی نوع انسان کے صوری پیکروں میں اپنے انفاخ سے انہیں دو بار زندہ کریں گے (الکہف 96:18، الزمر 68:39)۔

14 69 وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً

اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

15 69 فَيَوۡمَٮِٕذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ

پس اس وقت وہ جس کا ہونا یقینی ہے، واقع ہو جائے گی یعنی قیامت۔

16 69 وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ

اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی یعنی بالکل بودا اور بے حقیقت ہو جائے گا، جو شان، بلندی اور قوت اس وقت آسمانوں پر نظر آتی ہے، وہ پاپاش ہو جائے گی۔

17 69 وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ

اور فرشتے اس کے اطراف و جوانب میں ہوں گے اور آپ کے رب کے عرش 3 (قدرت) کو اس روز آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے (اس روز ظاہر و باطن، غیب و شہود دونوں حقیقتیں جو دراصل ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں، نظروں کے سامنے ہوں گے۔) حواشی-3 یہ آیت متشابہات میں سے ہے۔

18 69 يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ

اس (قیامت کے) روز جب تم (اللہ تعالیٰ کے حضور) پیش کئے جاؤ گے، تمہارا کوئی راز بھی (اللہ سے) پوشیدہ نہیں رہے گا (اور کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی)۔

19 69 فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَاۗؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۚ

اس وقت جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ (فرط مسرت سے اپنے لوگوں سے) کہے گا: آؤ دیکھو (اور) پڑھو میرا اعمالنامہ۔

20 69 اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ

مجھے (دنیا میں) یقین تھا کہ مجھے بالضرور حساب دینا ہو گا اور (مجھے میرا نامہ اعمال ملے گا)۔

21 69 فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ

سو اس کی زندگی دل پسند و خوشگوار ہو گی یا وہ عیش و نشاط میں ہو گا۔

22 69 فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍۙ

ارفع واعلیٰ جنت میں

23 69 قُطُوۡفُهَا دَانِيَةٌ

جس کے پھلوں کے گچھے قریب یعنی دسترس میں ہوں گے

24 69 كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢبِمَاۤ اَسۡلَفۡتُمۡ فِى الۡاَيَّامِ الۡخَـالِيَةِ

(ان سے کہا جائے گا کہ) مزے سے کھاؤ اور پیو، اپنے ان (حسین) اعمال کے بدلے میں جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کئے تھے۔

25 69 وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُوۡتَ كِتٰبِيَهۡ‌ۚ

اور جس شخص کا اعمالنامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ (بصد حسرت و یاس) کہے گا: کاش! میرا نامہ اعمال مجھے نہ دیا جاتا۔

26 69 وَلَمۡ اَدۡرِ مَا حِسَابِيَهۡ‌ۚ

اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

27 69 يٰلَيۡتَهَا كَانَتِ الۡقَاضِيَةَ ‌ۚ

کاش! میں معدوم و فنا ہو چکا ہوتا (میری موت میرا کام تمام کر دینے والی ہوتی)۔

28 69 مَاۤ اَغۡنٰى عَنِّىۡ مَالِيَهۡ‌ۚ

آج میرا مال (و دولت) میرے کام نہ آیا۔

29 69 هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ

میری سطوت و قوت برباد ہو گئی، یعنی مجھ سے جاتی رہی۔

30 69 خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ

(حکم ہو گا) اسے پکڑو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔

31 69 ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ

پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔

32 69 ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۭ

پھر اسے ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ (یہ سزا اس لئے دو کہ)

33 69 اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۙ

یہ نہ تو نہایت عظمت والے اللہ تعالیٰ (کی توحید الوهیت) پر (صدق دل اور عمل سے) ایمان لایا تھا۔

34 69 وَلَا يَحُضُّ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۭ

اور نہ مساوی پیداواری حق معلوم سے محروم و محتاج لوگوں کی کفالت ہی کرتا تھا اور نہ ایسا کرنے کی حکومت اور افراد معاشرہ کو ترغیب ہی دیتا تھا۔

35 69 فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ

لہٰذا (اس کا نتیجہ ہے کہ) آج اس کا کوئی جگری (ہمدرد و غمگسار) دوست نہیں ہے۔

36 69 وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍۙ

اور نہ زخموں کی پیپ (دھوئون) کے سوااس کیلئے کوئی کھانا (ہے)۔

37 69 لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ

جس کو خطاکاروں (یا مجرموں) کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔

38 69 فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَۙ

پس نہیں 4، میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو۔

حواشی -4 یعنی تم لوگوں نے جو سمجھ رکھا ہے، بات وہ نہیں ہے۔

39 69 وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَۙ

اور ان کی بھی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

40 69 اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍۚ

بلاشبہ یہ کلام ایک معزز اور بزرگی والے پیغمبر (فرشتے) کا لایا ہوا ہے۔

41 69 وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَۙ

اور یہ (قرآن حکیم) کسی شاعر کا کلام نہیں، (لیکن) تم بہت ہی کم اسے تسلیم بالیقین کرتے ہو۔

42 69 وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ

اور یہ کسی کاہن کا (بھی) کلام نہیں (لیکن) تم بہت کم غور کرتے ہو۔

43 69 تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

یہ (قرآن عظیم) کل جہانوں کی مخلوقات کی نشو ونما کرنے والے پروردگار و مالک کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔

44 69 وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِۙ

اور اگر اس (نبیؐ!) نے خود گھڑ کر کوئی (غلط) بات ہماری طرف منسوب کی ہوتی (تو)۔

45 69 لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِۙ

ہم ضرور اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔

46 69 ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ

پھر اس کی رگ جاں کاٹ ڈالتے۔

47 69 فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حَاجِزِيۡنَ

پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔

48 69 وَاِنَّهٗ لَتَذۡكِرَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ

اور بلاشبہ یہ (قرآن) اہل آرزو کیلئے یاد دہانی (کرانے والا صحیفہ) ہے۔

49 69 وَاِنَّا لَنَعۡلَمُ اَنَّ مِنۡكُمۡ مُّكَذِّبِيۡنَ

اور بے شک ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض (اس قرآن حکیم کے احکام و تعلیمات، قوانین و ہدایات کو) جھٹلانے والے ہیں۔

50 69 وَاِنَّهٗ لَحَسۡرَةٌ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ

اور بلاشبہ یہ (ان کا جھٹلانا) کافروں کیلئے آخرت میں موجب حسرت ہو گا۔

51 69 وَاِنَّهٗ لَحَـقُّ الۡيَقِيۡنِ

اور بے شک یہ (قرآن) یقینی طور پر حق ہے۔

52 69 فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ

پس (اے مرد دانا!) اپنے عظمت والے پروردگار و آقا کے نام یعنی اس کی صفات حسنہ کی تسبیح کرو (اور یہ اظہار و اعلان کرو کہ وہ ان صفات حسنہ کا منبع و مالک، نیز ان تمام عیوب و نقائص اور کمزوریوں سے منزہ و پاک ہے، جو کفار و مشرکین اس سے منسوب کرتے ہیں۔

سورہ المعارج بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 70 سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ

ایک سوال کرنے والے نے عذاب سے متعلق دریافت کیا جو وقوع پذیر ہو کر رہے گا۔

2 70 لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌۙ

(اور) جو کافروں کیلئے ہے، جس کو ٹالا نہ جا سکے گا۔

3 70 مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِؕ

(وہ اس) اللہ کی طرف سے ہو گا جو بلندیوں کا مالک ہے (عروج و زوال اور ان کے اسباب اس کے قوانین کے تحت اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں)۔

4 70 تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ

اس کی طرف ملائکہ اور روح چڑھ کر جاتے ہیں ایک ایسے یوم میں، جس کی مقدار (مدت) پچاس ہزار برس ہے۔

5 70 فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا

پس صبر کر، صبر جمیل (اور ان کے سوال سے آزردہ خاطر نہ ہو)۔

6 70 اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ

بے شک یہ لوگ عذاب (جہنم) کو دور (یا بعید از امکان) خیال کرتے ہیں۔

7 70 وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا

اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں۔

8 70 يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ

(وہ عذاب واقع ہو گا) اس روز جب آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا۔

9 70 وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ

اور پہاڑ رنگ برنگ کی دھنکی ہوئی اون جیسے ہو جائیں گے۔

10 70 وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا

(وہاں کوئی پرسان حال نہ ہو گا) اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو (شدت عذاب کے سبب) پوچھے گا بھی نہیں۔

11 70 يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ۙ

(حالانکہ) وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ مجرم تمنا کرے گا کہ کاش! اس دن کے عذاب سے بچنے کیلئے اپنی اولاد۔

12 70 وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِۙ

اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی،

13 70 وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِۙ

اور اپنے قریب ترین خاندان کو، جو اسے پناہ دیا کرتا تھا،

14 70 وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِۙ

اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ (Ransom) میں دے دے اور یہ تدبیر اسے عذاب سے نجات دلا دے۔

15 70 كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰىۙ

ہر گز نہیں، (یعنی ایسا ہر گز نہیں ہو گا)، وہ تو شعلہ فگن آگ کی لپٹ ہو گی۔

16 70 نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى

جو گوشت پوست کو چٹ کر جائے گی۔

17 70 تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰىۙ

پکار پکار کر اپنی طرف ہر اس شخص کو بلائے گا، جس نے (اللہ تعالیٰ کے احکام و تعلیمات اور آئین و قوانین سے) منہ موڑا اور پیٹھ پھیری۔

18 70 وَجَمَعَ فَاَوْعٰى

نیز جس نے دولت جمع کی (Hoarded) اور اسے سینت سینت کر رکھا۔

19 70 اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا ۙ

بے شک انسان (تھڑدلا، سیماب صفت (اور) بے صبر پیدا کیا گیا ہے یعنی انسان خلقی طور پر ناصبور و بیقرار پیدا کیا گیا ہے۔

20 70 اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا

جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے یا اسے نقصان یا تکلیف پہنچتی ہے تو گھبراجاتا اور جزع۔ فزع کرنے لگتا ہے۔

21 70 وَاِذَا مَسَّهُ الۡخَيۡرُ مَنُوۡعًا

اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی اور مال و دولت ملتا ہے تو بخل کرتا اور ہاتھ روک لیتا ہے (یعنی نہ زکوۃ دیتا ہے نہ العفو، نہ صدقات نافلہ اور نہ کسی مستحق سائل اور حاجتمند کے ساتھ احسان ہی کرتا ہے)۔

22 70 اِلَّا الۡمُصَلِّيۡنَۙ

مگر وہ لوگ ایسا نہیں کرتے (یعنی نہ مصیبت میں جزع۔ فزع اور نہ خوشحالی میں بخل کرتے ہیں اور نہ مال و دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے روک رکھتے ہیں) جو (سچے اور پکے) نمازی ہیں (اور صلوٰۃ کو اس کے تقاضوں، فرائض، شرائط اور حقوق کے ساتھ قائم کرتے ہیں۔

23 70 الَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ

وہ اپنی صلوٰۃ کو پابندی سے قائم رکھتے ہیں (یعنی صلوٰۃ کے تقاضے علی الدوام پورا کرتے ہیں)۔

24 70 وَالَّذِيۡنَ فِىۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ

اور وہ جن کے اموال میں حصہ ہے جو (قرآن و سنت کی رو سے سب کو) معلوم ہے (Right acknowledged)۔

25 70 لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ

اس کیلئے جو (بالاستحقاق) سوال یا اپنے حصے کا مطالبہ کرتا ہے اور جو اپنے حصے سے محروم تو ہے، مگر مانگتا نہیں 1۔

حواشی-1 یہاں اس اہم نکتے کی صراحت کر دی جاتی ہے کہ اسلام میں گداگری یا بھیک مانگنے کا کوئی تصور نہیں، اس لئے اسلامی معاشرے میں کوئی گداگر نہیں ہوتا، کیونکہ اس میں کفالت اجتماعیہ کا نظام قائم ہوتا ہے۔ اس بناء پر یہاں سائل کا معنی دریوزہ گر، گداگر یا بھیک مانگنے والا نہیں، بلکہ اپنے رب رحمٰن کی معایش میں اپنے حصے کا مطالبہ کرنے والا ہے۔ دوسرے، سائل اسم جنس ہے۔ اس سے مراد اپنے حق کا مطالبہ کرنے والے تمام انسان ہیں۔

ان آیات بصیرت افروز میں رب العلمین نے ہمیں اس حقیقت نفس الامری سے آگاہ کیا ہے کہ اگرچہ ہر دولت مند شخص کے مال و دولت (منقولہ و غیر منقولہ جائیداد) میں ان لوگوں کا جانا اور مانا ہوا حق یا حصہ ہوتا ہے، جو اپنے حق سے محروم رہ جاتے ہیں، لیکن اس ''حق معلوم'' کو تسلیم اور ادا فقط مصلین یا بندگان تسلیم و رضا ہی کرتے ہیں، نیز جو دولت مند لوگ سائل و محروم کا یہ حق معلوم تسلیم کرتے نہ انہیں دیتے ہی ہیں، وہ اس کے بندگان تسلیم و رضا یا مصلین نہیں ہوتے، چاہے بظاہر وہ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہی کیوں نہ ہوں۔

26 70 وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ

اور جو روز حساب (جزا و سزا) کو برحق مانتے ہیں۔

27 70 وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ

ور جو اپنے رب کے (قانون مجازات کی گرفت و تعزیر اور) عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔

28 70 اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ

بلاشبہ ان کے رب کا عذاب (اس کے اپنے قانون مجازات کے مطابق) ایسا نہیں کہ اس سے بے خوف ہوا جائے۔

29 70 وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ

اور جو اپنی شرم گاہوں (یا آج کل کی اصطلاح میں جنسی اعضاء (Sex organs= کی حفاظت کرتے ہیں۔

30 70 اِلَّا عَلٰٓى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَۚ

بجز اپنی بیویوں کے یا اپنی مملوکہ (و منکوحہ باندیوں) کے، جن کی حفاظت نہ کرنے پر انہیں کوئی ملامت یا مضائقہ نہیں۔

31 70 فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَۚ

البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور کرنا چاہیں (یعنی ہم جنسی کا فعل قبیح یا زنا وغیرہ) تو وہی حد سے تجاوز کرنے والے (Transgressors) ہیں۔

32 70 وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ

اور جو اپنی امانتوں (وسیع ترین مفہوم میں) کی حفاظت اور اپنے عہد و پیمان (= قول و قرار) کا پاس کرتے ہیں۔

33 70 وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِشَهٰدٰتِهِمۡ قَآئِمُوۡنَ

اور جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں یعنی ایک ہر حال میں سچی شہادت دیتے ہیں، دوسرے اس پر قائم رہتے ہیں۔

34 70 وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَؕ

اور جو اپنی صلوٰۃ (کے فرائض و مقتضیات اور حقوق کی) حفاظت کرتے ہیں۔

35 70 اُولٰٓـئِكَ فِىۡ جَنّٰتٍ مُّكۡرَمُوۡنَؕ

یہ لوگ جنت کے باغوں میں تکریم وآبرو سے رہیں گے۔

36 70 فَمَالِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا قِبَلَكَ مُهۡطِعِيۡنَۙ

پس (اے نبیؐ!) کیا بات ہے کہ یہ منکرین تمہاری طرف دوڑے چلے آرہے ہیں؟

37 70 عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيۡنَ

دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے، گروہ در گروہ 2 (ٹولیاں بنا کر)۔

حواشی-2 یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو آپ ؐ کی دعوت و تبلیغ اور تلاوت قرآن کی آواز سن کر مذاق اڑانے اور آوازے کسنے کیلئے چاروں طرف سے دوڑ پڑتے تھے۔

38 70 اَيَطۡمَعُ كُلُّ امۡرِیٴٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّدۡخَلَ جَنَّةَ نَعِيۡمٍۙ

(اس کے باوجود) کیا ان میں سے ہر ایک یہ طمع کرتا ہے کہ وہ حسین و سرور انگیز نعمتوں کے باغات میں داخل کر دیا جائے گا؟

39 70 كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰهُمۡ مِّمَّا يَعۡلَمُوۡنَ

ہرگز نہیں، بے شک ہم نے انہیں اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے یہ بخوبی جانتے ہیں۔

40 70 فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِرَبِّ الۡمَشٰرِقِ وَالۡمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوۡنَۙ

سو نہیں، میں مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار و مالک اور آقا و حاکم کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم یقینا (اس بات) پر قدرت رکھتے ہیں۔

41 70 عَلٰٓى اَنۡ نُّبَدِّلَ خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ ۙ وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِيۡنَ

(کہ) ہم (اپنے قوانین مشیت و حکمت، =Law of the Will and Wisdom اور استبدال و استخلاف = Law of Change and Replacement کے مطابق) ان کو بدل کر ان سے بہتر لوگ لے آئیں اور ہم ایسا کرنے سے عاجز نہیں ہیں (اور نہ ہم سے کوئی بازی لے جانے والا ہے)۔

42 70 فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَۙ

سو (اے نبیؐ!) انہیں چھوڑ دو کہ اپنی بیہودہ باتوں اور اپنے (بے مقصد) کھیل میں منہمک اور غرق رہیں، یہاں تک کہ اپنے اس روز کو پالیں، جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

43 70 یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّہُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ

اس دن وہ اپنی قبروں اور عالم (برزخ) سے نکل کر اس طرح دوڑے جا رہے ہوں گے جیسے کسی مقرر نشان کی طرف دوڑے جا رہے ہوں۔

44 70 خَاشِعَۃً اَبۡصَارُہُمۡ تَرۡہَقُہُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ

ان کی نگاہیں (خجالت وخوف سے) جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہو گی۔ یہ ہے وہ روز قیامت جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

سورہ نوح بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 71 اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ

ہم نے (حضرت) نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف (اپنا رسول بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے کہ اس پر دردناک والمناک عذاب آئے، آپ اپنی قوم کو (قانون مکافات عمل اور اس عذاب سے) متنبہ کریں۔

2 71 قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ

(نوحؑ نے تبلیغ شروع کی۔) آپ نے فرمایا کہ اے میری قوم! میں تمہیں (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے) صاف صاف متنبہ کرنے والا (Warner) ہوں۔

3 71 اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ

کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کی پرستش و بندگی کرو (اور اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات وہدایات کے مطابق زندگی کرو) اور صراط مستقیم، جنت اور اس (اللہ تعالیٰ) کے قرب و رضوان کی طلب و آرزو کرو اور گمراہی، جہنم اور اس (اللہ) کے قانون مجازات سے ڈرو۔ نیز میری اطاعت و فرماں برداری کرو۔

4 71 يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا
يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(تو) وہ تمہارے گناہ (جو تم کر چکے ہو) بخش دے گا (اور سیآت کو محو کر دے گا) اور تم کو ایک وقت معین تک (اپنے قانون امہال کے مطابق) مہلت دے گا (تاکہ تم کو اپنے عمل سے اپنے ایمان کی تصدیق کا موقع ملے اور تم اپنی بخشش کا سامان کر لو)۔ بلاشبہ جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو تاخیر نہیں ہوتی۔ کاش! تم کو علم ہوتا (اور سمجھ ہوتی تو اپنی بداعمالیوں سے باز آجاتے)۔

5 71 قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا

(پھر جب نوحؑ مایوس ہوئے تو بارگاہ رب العزت میں) عرض کیا: اے میرے رب! بیشک میں اپنی قوم (کے لوگوں) کو رات دن (ہمہ وقت، تیرے آئین و قوانین اور احکام و تعلیمات کی طرف) بلاتا رہا۔

6 71 فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْٓ اِلَّا فِرَارًا

لیکن میرے بلانے سے وہ (دین اور تیرے قوانین و احکام سے) اور زیادہ بھاگنے لگے۔

7 71 وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا
ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ

اور واقعہ یہ ہے کہ جب بھی میں نے ان کو بلایا کہ (وہ ایمان لائیں اور) تو ان کو معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں (کہ اس کے دل حق سننے کے حریف نہیں ہو سکتے تھے) اور انہوں نے اپنے کپڑوں سے اپنا منہ سر ڈھانپ لیا (مقصد یہ تھا کہ نہ دیکھیں نہ سنیں)، نیز وہ (اپنے کفر پر) اڑے رہے اور انتہائی تکبر کرتے رہے۔

8 71 ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا

پھر (بھی) میں ان کو باآواز بلند (مجلسوں اور محفلوں میں، نیز ہر مناسب موقع پر دین حق کی طرف) بلاتا رہا۔

9 71 ثُمَّ إِنِّيٓ أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا

پھر میں نے ان کو علی الاعلان (Publicly) بھی دعوت حق دی اور پوشیدہ یا راز دارانہ طور پر بھی۔

10 71 فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُۥ كَانَ غَفَّارًا

پس میں ان سے کہتا رہا کہ اپنے رب سے بخشش طلب کرو اور اپنے گناہ بھی معاف کروالو ! بیشک وہ (اللہ) بڑا ہی بخشش و در گزر کرنے اور سیآت کو محو کرنے والا اور ان سے حفاظت فرمانے والا ہے۔

11 71 يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا

وہ تم پر آسمان (اوپر) سے خوب بارشیں برسائے گا۔

12 71 وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّٰتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَٰرًا

اور تمہیں مال اور اولاد (بالخصوص بیٹوں) سے نوازنے گا، تمہارے لئے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کر دے گا۔ (بارش رحمت کے فیض سے طرح طرح کی نعمتیں ملیں گی اور قحط و خشک سالی دور ہو گی۔)

13 71 مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا

حضرت نوحؑ نے مزید کہا کہ اے لوگو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی عظمت پر اعتقاد رکھتے (اور نہ اس کے قانون مجازات سے ڈرتے) ہو (اور اللہ کیلئے کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے 1)۔

حواشی-1 مطلب یہ کہ دنیا کے چھوٹے چھوٹے رئیسوں اور سرداروں کے بارے میں تو تم یہ سمجھتے ہو کہ ان کے وقار کے خلاف کوئی حرکت کرنا خطرناک ہے، مگر رب العلمین کے متعلق تم یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ بھی کوئی باوقار ہستی ہے۔اس کے خلاف بغاوت اور کفر و شرک کرتے ہو،اس کے آئین و قوانین اور احکامات و تعلیمات کی نافرمانی کرتے ہو اور اس سے تمہیں یہ اندیشہ لاحق نہیں ہوتا کہ اس کے قوانین مجازات اور ظلم و سزا کی گرفت و تعزیر بڑی شدید ہے اور ہو گی۔

14 71 وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا

اور بیشک اسی نے تمہیں مختلف مدارج 2 میں سے گزار کر پیدا کیا، (یعنی انسان نے تخلیق کے کئی ارتقائی مدارج طے کرنے کے بعد موجودہ صورت اختیار کی ہے اور اسے مختلف احوال و ظروف، مدارج اور ہیئتوں سے گزار کر تخلیق کیا ہے)۔ حواشی-2 نیز دیکھئے المؤمنون 14-23:12 اور مترجم کی کتاب سر گذشت فلسفہ حصہ اوّل، ص 398 بعد۔ ان آیات کی رو سے تخلیق انسانی کے چھے ارتقائی مدارج یہ ہیں: اوّل: رحم مادر میں نطفہ کا درجہ دوم: علقہ یا جونک نما خون کے لوتھڑے کا درجہ سوم: مضغہ یا پارچہ گوشت کا درجہ چہارم: ہڈیوں کا درجہ پنجم: عظام و لحم (ہڈیوں اور گوشت) کے امتزاج کا درجہ اور ششم: خلق آخر کا درجہ، یعنی جب وہ بطن مادر سے بصورت بشر پیدا ہوتا ہے۔

15 71 اَلَمۡ تَرَوۡا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا

(اے بنی نوع انسان!) کیا تم نے (اللہ کی تخلیقی فعلیت = Creative activity میں) غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہ بہ تہ بنائے ہیں؟

16 71 وَّجَعَلَ الۡقَمَرَ فِیۡهِنَّ نُوۡرًا ۙ وَّجَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا

اور چاند کو ان میں (زمین کا) نور بنادیا اور سورج کو ایک روشن چراغ (کہ ایک کا نور باعث تسکین اور دوسرے کی حرارت باعث حیات ہے)۔

17 71 وَاللّٰہُ اَنۡۢبَتَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ۙ

اور اللہ نے (اے بنی نوع انسان!) تمہیں زمین سے نشوونما دی، جس طرح نباتاتی مخلوق 3 کو دی جاتی ہے۔

حواشی-3 انسان بھی ایک طرح سے نبات کی طرح ہے، کیونکہ اس کی ابتدائی نشاۃ بھی تراب سے ہوئی ہے۔ پھر وہ نبات کی طرح بڑھتا ہے (یعنی نشوونما پاتا ہے)، اگرچہ انسان میں نبات سے کہیں زیادہ اوصاف پائے جاتے ہیں (دیکھئے المؤمن 40:67 و بمواضع کثیرہ اور روح المعانی 57-12:29)۔

18 71 ثُمَّ یُعِیۡدُکُمۡ فِیۡهَا وَیُخۡرِجُکُمۡ اِخۡرَاجًا

پھر وہ اسی میں تم کو لوٹاتا ہے اور تمہیں (اسی سے) نکال کھڑا کرے گا (جیسے نباتات نکالتا ہے)۔

19 71 وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ

اور اللہ ہی نے تمہارے زمین کو کشادہ فرش بنا دیا (یہی تمہاری جولا نگاہ ہے)۔

20 71 لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا

تا کہ (زندگی کے ہر شعبہ اور منزل میں) تم اس کی کشادہ راہیں اختیار کرو، (وہ راہیں جو حقائق کو اجاگر کرنے والی نیز دنیا اور آخرت میں فلاح و فوز کی ضامن ہیں)۔

21 71 قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا

نوحؑ نے عرض کیا: اے میرے رب! انہوں نے میری بات رد کر دی اور ان (مالداروں اور رئیسوں) کی پیروی کی، جن کے مال اور اولاد نے خود انہیں دنیوی و اخروی گھاٹے کے سوا کچھ نہ دیا (نہ دنیا سنوری اور نہ آخرت)!

22 71 وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا

اور (یہی نہیں کہ دولت مندوں کی اطاعت کی، بلکہ) وہ بڑے بڑے مکر و فریب کی چالیں چلے۔

23 71 وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا

اور ان (آزری اکابر) نے (لوگوں سے) کہا: اپنے معبودوں کو ہرگز ترک نہ کرنا اور نہ ود اور نہ سواع اور نہ یغوث اور نہ یعوق اور نہ نسر ہی کو چھوڑنا (جو مختلف امور میں تمہارے کام آتے ہیں)۔

24 71 وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا

(میرے رب!) انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا ہے، تو ان ظالموں کو (اپنے قانون احترام آرزو، سعی و اکتساب اور مجازات کی رو سے) صرف گم گشتگی و بربادی ہی میں آگے بڑھا۔

25 71 مِّمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا

وہ (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) اپنی خطاؤں ہی کے سبب غرق کئے گئے، پھر (دوزخ کی) آگ میں ڈال دیئے گئے تو انہوں نے (دنیا و آخرت میں) اپنے لئے اللہ کے سوا کسی کو مددگار نہ پایا (جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکتا)۔

26 71 وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا

اور نوحؑ نے فریاد کی: پروردگارا! اس (خطہ) زمین میں رہنے والے کافروں میں سے کسی ایک کو زندہ نہ چھوڑنا۔

27 71 اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا

یقینا تو نے اگر ان کو (زندہ) چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو (راہ راست سے) بہکاتے اور ہٹاتے ہی رہیں گے اور ان کی نسل بے بدکار اور تخت کافر ہی پیدا ہوں گے (نہ یہ حق پر آئیں گے اور نہ ان کی اولاد ہی)۔

28 71 رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا

(نوحؑ نے دعا کی) میرے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ہماری حفاظت فرما اور (ان کو بھی) جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوئے اور تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو بھی (اپنے لطف و کرم اور قانون رحمت کی رو سے بخش دے) اور ظالموں کیلئے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔

سورہ الجن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 72 قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا

(اے نبیؐ!) کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی ہوئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے (اس حسن کلام آخر کو) غور سے سنا، (پھر جب وہ اپنی جماعت میں پہنچے) تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے (تمام سماوی کتاب میں نادر ہے)۔

2 72 يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا

جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، پس ہم تو اس پر (دل سے) ایمان لے آئے ہیں اور ہم (اب) ہر گز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

3 72 وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان و عظمت بہت اعلیٰ وارفع ہے، (وہ ایک، یکتا، یگانہ اور بے مثل ہے)، نہ اس نے کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا (یہ مشرکانہ تصور اس کی شان یکتائی اور بے نیازی کے منافی ہے)۔

4 72 وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا

اور یہ (حقیقت بھی ہم پر واضح ہو گئی) کہ ہم میں سے بعض جاہل واحمق 1، اللہ کے بارے میں جھوٹ افترا کرتے (اور خلاف حق باتیں) کرتے رہے۔

حواشی-1 اس میں سفاہت دینی واخروی مراد ہے۔

5 72 وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

اور ہم تو اس خیال میں تھے کہ انسان اور جن پر، کسی طرح کا (مشرکانہ، لغو اور بے بنیاد) بہتان نہ باندھیں گے۔

6 72 وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا

اور یہ کہ انسانوں میں سے بہت سے لوگ جنوں کی پناہ لینے لگے، اس طرح انہوں نے ان (جنوں) کا غرور اور بڑھا دیا۔

7 72 وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا

اور یہ لوگ بھی تمہاری طرح (غلط فہمی کی بناء پر) گمان کرتے تھے کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا۔ (لیکن یہ قرآن بتاتا ہے کہ اللہ کا رسولؐ آگیا ہے اور وہ اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات سے مطلع کرتا ہے)۔

8 72 وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا

اور یہ (بھی یقین جانو) کہ ہم نے آسمان میں (گھوم کر) ٹٹولا اور دیکھا تو اس کو ہم نے مضبوط پہرہ داروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا (جو یقیناً کسی مزید حفاظت کا پیش خیمہ ہے)۔

9 72 وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ

شِهَابًا رَّصَدًا

حالانکہ ہم وہاں پہلے بہت سے سن گن لینے کے مقامات میں (باتیں) سننے کیلئے جا بیٹھا کرتے تھے، لیکن اب جو (چوری چھپے) سننے کی کوشش کرتا ہے، تو وہ اپنے لئے ایک شہاب ثاقب کو پاتا ہے۔ (یہ ناکہ بندی اور یہ جدید اہتمام کیوں ہے؟ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔)

10 72 وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ زمین پر رہنے والوں کیلئے کوئی برا معاملہ کرنے کا ارادہ مقصود ہے یا ان کا رب ان کو راہ راست دکھانا چاہتا ہے۔

11 72 وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا

اور یہ (بھی واقعہ ہے) کہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے فروتر ہیں، (اور) ہم بھی کئی مذاہب (فرقوں) میں بٹے ہوئے (اور متفرق رستے اختیار کئے ہوئے) ہیں۔ (اس کلام ربانی کے سننے سے قبل تک ہم حقیقت سے بہت دور تھے، لیکن اس کلام نے ہمیں راہ راست دکھائی۔)

12 72 وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا

اور یہ بات ہم نے خوب سمجھ لی کہ ہم نہ تو زمین میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ (ادھر ادھر کہیں) بھاگ کر اس کو ہرا ہی سکتے ہیں۔ (ہم کو ہمارے گناہوں کا خمیازہ ضرور بھگتنا پڑے گا، نجات اسی میں ہے کہ ہم ایمان لے آئیں۔)

13 72 وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخۡسًا وَّلَا رَهَقًا

اور یہ (بھی سن لو) کہ جب ہم نے الھدیٰ (= قرآن حکیم) کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ پس جو کوئی (ہماری اس بات کو مانے گا اور) اپنے رب (کی توحید الوہیت و ربوبیت) پر ایمان لے آئے گا تو اس کو (دنیا و آخرت دونوں میں) نہ کسی نقصان کا ڈر ہو گا اور نہ کسی زیادتی اور حق تلفی کا (خوف)۔

14 72 وَّاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓـئِكَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا

اور یہ کہ ہم میں سے بعض اللہ کے مطیع و فرماں بردار ہیں اور ہم میں سے بعض حق سے منحرف وظالم ہیں، تو جنہوں نے اسلام (اطاعت و فرماں برداری کا راستہ) اختیار کیا تو وہی تلاش حق میں کامیاب ہوئے (اور نجات کو راہ راست اختیار کر لی)۔

15 72 وَاَمَّا الۡقٰسِطُوۡنَ فَكَانُوۡا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا

اور جو حق سے منحرف اور نافرمان ہیں، وہ جہنم کا ایندھن 2 بننے والے ہیں۔

حواشی-2 سوال کیا جا سکتا ہے کہ قرآن کی رو سے جن تو آتشیں یعنی ناری مخلوق ہیں، پھر جہنم کی آگ ان کو کیا تکلیف دے سکتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کی رو سے انسان بھی مٹی سے بنا ہے، پھر اگر اسے مٹی کا ڈھیلا کھینچ مارا جائے تو اس کو چوٹ کیوں لگتی ہے؟

16 72 وَّاَنۡ لَّوِ اسۡتَقَامُوۡا عَلَى الطَّرِيۡقَةِ لَاَسۡقَيۡنٰهُمۡ مَّآءً غَدَقًا

اور (اے رسولؐ! آپ پر) یہ (وحی کی جاتی ہے) کہ اگر یہ لوگ راہ راست پر سفر زندگی کریں گے (اور جادہ حق پر قائم رہیں گے) تو ہم (اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے) ان کو بافراط پانی سے سیراب کریں گے (جس سے ان کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوں گی اور قحط دور ہو گا)۔

17 72 لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ وَمَنۡ يُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهٖ يَسۡلُكۡهُ عَذَابًا صَعَدًا

تاکہ اس (فراخی) سے ہم (اپنے قانون ابتلاء =Law of Trial and Probation، کے مطابق) ان کی آزمائش کریں (اور انہیں سان چڑھائیں) اور جو اپنے ارتقائی نشو و نما دینے والے مالک و آقا کے ذکر (= یاد، کلام) سے منہ پھیرتا ہے، وہ اسے روز افزوں عذاب میں پھینکے گا۔

18 72 وَّاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

اور یہ (بھی فرما دیجئے) کہ مساجد (= عبادت گاہیں) اللہ (کے ذکر) کیلئے ہیں، (اور اس کی عبادت کیلئے مخصوص ہیں)، پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو (اور نہ اس کی بندگی و طاعت ہی کرو)۔

19 72 وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰهِ يَدۡعُوۡهُ كَادُوۡا يَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِ لِبَدًا

اور جب اللہ کے (محبوب اور کامل ترین) بندے (محمد ﷺ) اس کی عبادت کیلئے کھڑے ہوتے ہیں (اور قرآن کی تلاوت فرماتے ہیں) تو لوگ جوق در جوق ان پر ہجوم کرنے لگتے ہیں۔ (اہل ایمان شوق و رغبت سے قرآن سننے کی خاطر اور کافر بغض و عناد سے پریشان کرنے کیلئے، لیکن وہ مقدس ذات عبادت و تلاوت میں ہمہ تن مصروف رہتی ہے، اسے اپنے اللہ کے سوا کسی سے واسطہ ہی نہیں ہوتا۔)

20 72 قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا

(اے نبیؐ!) کہہ دیجئے: میں تو صرف اپنے رب کو (استمداد و استعانت کیلئے) پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

21 72 قُلۡ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ لَـكُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا

(اے نبیؐ!) انہیں بتا دیجئے کہ میں بلاشبہ نہ تو تمہیں نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ نفع پہنچانے کا۔

22 72 قُلۡ اِنِّىۡ لَنۡ يُّجِيۡرَنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا

(اے نبیؐ!) انہیں یہ بتادیں کہ یقیناً مجھے اللہ (کے قانون مجازات کی گرفت یا عذاب) سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا اور نہ اس کے سوا میں کہیں جائے پناہ (Refuge, protection) ہی پا سکتا ہوں۔

23 72 اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا

(میرے ذمہ کچھ نہیں) کہ میں اللہ کے احکام و قوانین اور اس کی تعلیمات کا اظہار و بلاغ (Expression and communication) کروں اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا، تو اس کیلئے یقیناً (اللہ کے قانون مکافات عمل کی رو سے) جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

24 72 حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا

(یہ لوگ اپنی اس روش سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب یہ اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے، جس کا ان سے وعدہ ہے (یا جس سے انہیں ڈرایا جارہا ہے)، تو وہ جان لیں گے کہ کون بلحاظ مددگار، بہت زیادہ کمزور اور تعداد کے لحاظ سے کمترین 3 ہے۔

حواشی-3 جس کا حامی و ناصر رب عزیز و قدیر ہو، وہ بلحاظ حمایت و نصرت کسی سے کمزور ہو سکتا ہے نہ تعداد و عزت کے لحاظ سے کمتر۔

25 72 قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا

آپؐ فرما دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس (ساعت) کا تم سے وعدہ کیا گیا (یا جس سے ڈرایا جارہا ہے)، وہ قریب ہی ہے یا میرے پروردگار و مالک نے اس کیلئے مدت (دراز) مقرر کر رکھی ہے۔

26 72 عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا

وہ ماضی و مستقبل اور حال کے غیر محسوس (Abstract) واقعات و اشیاء اور غیر مرئی حقائق اور احوال و ظروف کا علم کلی رکھنے والا ہے اور وہ (اللہ) کسی بھی متنفس کو اپنے غیب سے آگاہ نہیں کرتا۔

27 72 اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰى مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ يَسۡلُكُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ

رَصَدًا

سوائے اس رسولؐ کے جسے اس نے (غیب کا علم دینے کیلئے) پسند کر لیا ہو (تو اس کو غیب کی باتوں سے بذریعہ وحی آگاہ فرماتا ہے، اس احتیاط و اہتمام کے ساتھ کہ) اس کے آگے اور اس کے پیچھے محافظ (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے (تاکہ وہ علم نہایت محفوظ طریقے سے رسولؐ تک پہنچ جائے اور اس میں کسی قسم کی آمیزش نہ ہونے پائے)۔

28 72 لِّيَـعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيۡهِمۡ وَاَحۡصٰى كُلَّ شَىۡءٍ

عَدَدًا

تاکہ (جس چیز کا اس کو علم ہے، اس کو وقوع پذیر ہونے کے بعد بھی) وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور وہ ان کے ماحول کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کو تمام اشیاء کی تعداد کا علم کلی ہے (اور کسی کی بھی مجال نہیں کہ ان میں کوئی کمی بیشی کر سکے)۔

سورہ المزمل بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 73 يٰۤاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ

اے کپڑا اوڑ کر لیٹنے 1 والے (میرے محبوبؐ!)۔

حواشی-1 آپؐ نے اولین نزول وحی کے بعد، گھر پہنچ کر، خوف کی حالت میں چادر اوڑھ لی تھی۔ راتوں کو اپنے محبوب کے سامنے صلٰوۃ کے قیام کیلئے کھڑے رہتے تھے۔ یقیناً یہ غور و فکر، یہ جذبہ عمل اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز تھا، خواہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سامنے قیام میں ہوں یا اس کے حسن کلام آخر کی تلاوت فرما رہے ہوں۔ امت کیلئے ہدایت ہے کہ یہی شب بیداری اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر، خشوع و خضوع سے پڑھنا فہم و تدبر کا موجب اور مشکلات میں آسانی کا باعث بنتا ہے۔ فرمایا جا رہا ہے کہ

2 73 قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًا

(آپؐ) رات کو (صلوٰۃ کیلئے) قیام فرمایا کیجئے، مگر تھوڑی رات (اور کچھ حصہ آرام بھی کیجئے)۔

3 73 نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انْقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًا

(یہ قیام آپ کو اختیار ہے کہ) آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کیجئے۔

4 73 اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا

یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (وقوف، اعراب، تمام کیفیات، مفہوم و معنی کے ساتھ جس طرح آپ کا معمول ہے خشوع و خضوع کے ساتھ) پڑھتے رہئے۔

5 73 اِنَّا سَنُلۡقِىۡ عَلَيۡكَ قَوۡلًا ثَقِيۡلًا

بیشک ہم آپ پر ایک عظیم الشان اور بھاری کلام 2 (قرآن مجید) نازل کرنے والے ہیں! حواشی-2 بعض مفسرین نے اس سے وحی اور بعض نے بھاری ذمہ داری مراد لیا ہے۔

6 73 اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيۡلِ هِىَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّاَقۡوَمُ قِيۡلًا بیشك

رات کے دوران اٹھنا (نفس انسانی پر) زیادہ قابو پانے کیلئے بہت کارگر اور (قرآن پڑھنے کیلئے) زیادہ موزوں ہے (اور رات کے وقت دعا دل و زبان کی ہم آہنگی کے ساتھ بات نکلتی بھی سیدھی ہے)۔

7 73 اِنَّ لَـكَ فِى النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِيۡلًا

(اے نبیؐ!) یقیناً دن کے وقت آپ نے بہت زیادہ امور یا کام سرانجام دینے ہوتے ہیں۔

8 73 وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ تَبۡتِيۡلًا

اور اپنے پروردگار اور آقا و مالک کی صفات حسنہ (Most Beautiful and Sublime Attributes) کے ساتھ ذکر و تشہیر جمیل کر واور (سب سے) الگ ہو کر صرف اسی کی طرف متوجہ ہو جا۔ (یہی تصور حضوری ہے کہ خیال کی یکسوئی کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جانا، یہاں تک جہت کا تصور بھی نہ رہے)۔

9 73 رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا

مشرق و مغرب (یعنی ہر زمان و مکاں) کا وہ (وہی) رب (پروردگار و مالک) ہے، کوئی معبود و محبوب، مطلوب و مقصود اور حاکم و مطاع نہیں مگر وہی۔ اس لئے اسی کو اپنا دوست و سرپرست اور کارساز و رہنما بنائو۔

10 73 وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا

اور جو کچھ وہ کہتے ہیں، اس پر صبر کر، یعنی تکلیف دہ باتوں کو برداشت کرو، احسن طریق سے ان سے کنارہ کش ہو جا۔

11 73 وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا

اور مجھے اور ان جھٹلانے والوں کو جو دنیا کی نعمتوں سے مالامال ہیں، چھوڑ دیجئے (کہ گرفت کے وقت ہی ان کی گرفت ہو گی) اور ان کو (ہمارے قانون امہال کے مطابق) کچھ مہلت (Respite) دے دیجئے (یہاں تک کہ ان کی تقدیر کا فیصلہ ہو جائے اور ان کے اعمال بد کے نتائج ان پر روشن ہو جائیں)۔

12 73 اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا

یقین مانو! ہمارے پاس بھاری بھر کم بیڑیاں (Heavy fetters) اور شعلہ زن آگ ہے۔

13 73 وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا

اور حلق میں پھنسنے والی غذا اور غم انگیز و درد ناک عذاب ہے۔

14 73 يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا

(یہ حقیقت ان پر اس روز کھلے گی) جس روز زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑوں کا حال ایسا ہو جائے گا جیسے ریت کے ڈھیر ہیں جو بکھرے جا رہے ہیں۔

15 73 اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَيۡكُمۡ رَسُوۡلًا شَاهِدًا عَلَيۡكُمۡ كَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا

(اے اہل مکہ!) ہم نے تمہاری طرف (اپنے قانون تنذیری و تبشیری Law of Warning and Cheering کے مطابق) ایک (عظیم الشان حامل خلق عظیم) رسولؐ بھیجا ہے جو تم پر (روز قیامت) گواہ ہو گا اور یہ رسولؐ کا بھیجنا ایسا ہی ہے) جیسے ہم نے فرعون 3 کی طرف (موسیٰؑ کو) رسول (بنا کر) بھیجا تھا۔

حواشی-3 یاد رہے کہ جس کے پاس آپؐ کی رسالت پہنچے، وہ نہ مانے تو فرعون ہے۔ فرعون امت ابو جہل ہے۔

16 73 فَعَصٰى فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰهُ اَخۡذًا وَّبِيۡلًا

پھر (جب) فرعون نے (ہمارے) اس رسولؐ کا کہنا نہ مانا تو ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) اس کی بڑی سختی سے گرفت و تعزیر کی۔

17 73 فَكَيۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ كَفَرۡتُمۡ يَوۡمًا يَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِيۡبَا

پھر اگر تم بھی انکار کرو گے تو اس روز (کی سختی سے) کیسے بچو گے جو بچوں (یا لڑکوں) کو بوڑھا کر دے گا؟

18 73 السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلًا

(اور) جس (روز کی دہشت و سختی) سے آسمان پھٹا جا رہا ہو گا، (یاد رکھو!) اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

19 73 اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا

یہ (قرآن) تو یاد دہانی (اور نصیحت) ہے، سو جو چاہے (اپنی آرزو کے مطابق) اپنے رب کا راستہ اختیار کرے۔

20 73 اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَ نِصۡفَہٗ وَ ثُلُثَہٗ وَ طَآئِفَۃٌ
مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ ؕ وَ اللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ؕ عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡہُ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ فَاقۡرَءُوۡا مَا
تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنۡ سَیَکُوۡنُ مِنۡکُمۡ مَّرۡضٰی ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ یَضۡرِبُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ یَبۡتَغُوۡنَ مِنۡ
فَضۡلِ اللّٰہِ ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۫ۖ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنۡہُ ۙ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا
الزَّکٰوۃَ وَ اَقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ہُوَ خَیۡرًا
وَّ اَعۡظَمَ اَجۡرًا ؕ وَ اسۡتَغۡفِرُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

بیشک آپؐ کا رب جانتا ہے کہ آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ قریب دو تہائی اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات (صلوٰۃ میں، اپنے الٰہ کے حضور) کھڑے رہتے ہیں اور اللہ ہی نے (اپنے قوانین کی رو سے) رات اور دن کے اوقات و معمولات کے اندازے مقرر کر رکھے ہیں۔ (اے لوگو!) وہ جانتا ہے کہ (مختلف اسباب کی بناء پر) تم اس کو نباہ نہ سکو گے، اس لئے اس نے (اپنے قانون رحمت کی رو سے) تم پر مہربانی فرمائی (اور اس حکم میں تخفیف فرما دی)۔ پس تم جتنا آسانی سے ہو سکے، قرآن پڑھ لیا کرو۔ اس کو علم ہے کہ تم میں بعض بیمار (بھی) ہوں گے اور بعض لوگ اللہ کے فضل یعنی رزق کی تلاش میں ملک میں سفر بھی کریں گے اور کچھ اور لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے (اور ان حالات میں اس انداز سے شب بیداری ممکن نہ ہو گی)۔ پس جتنا ہو سکے اس (قرآن) سے پڑھ لیا کرو اور (اللہ کے حکم اور سنت نبویؐ کے مطابق نظام) صلوٰۃ قائم کرو اور (اسلامی حکومت کو اس کے افسروں اور کارندوں کے ذریعہ) زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو ''قرض حسن'' (حسین قرض) دو یعنی اس کے جمالیاتی۔ تخلیقی شہکاروں کے ساتھ فراخدلانہ احسان یا مالی تعاون کرو اور جو حسنہ بھی تم اپنے نفسوں کیلئے آگے بھیجو گے، اسے (آخرت میں) اپنے پاس موجود پاؤ گے وہ (اللہ کے ہاں) بہت بہتر اور اجر کے اعتبار سے بڑھا ہوا پاؤ گے (تمہاری معمولی کاوشوں کا اجر اللہ، اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے تمہاری امید اور توقع سے زیادہ دے گا) اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی اور ان سے حفاظت طلب کرتے رہو۔ یقین جانو کہ اللہ بخشنے، حفاظت کرنے والا... بہت زیادہ ترس کھانے، معاف کرنے اور رحمت کرنے والا ہے۔

سورہ المدثر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 74 یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ

اے چادر لپیٹ کر لینے والے 1 (میرے محبوبؐ)!

حواشی-1 فترت کے بعد یہ پہلی سورت ہے جو آپؐ پر نازل ہوئی۔ فترت سے مراد وہ زمانہ ہے جس میں پہلی وحی اقرأ نازل ہو کر وحی کا آنا کچھ عرصہ کیلئے رک گیا۔ اس فترت میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ وحی کی عظمت اور جلال کی برداشت کی قوت نبی اکرمؐ میں پیدا ہو اور بتدریج اس پر عظمت اور پر جلال نظارے سے آپ کی طبیعت مانوس ہو۔ غالباً یہ عرصہ کوئی چھے ماہ کے قریب تھا۔

اس سورۃ کی ابتدائی سات آیات وہ ہیں جن میں سب سے پہلے آپؐ کو اسلام کی تبلیغ کا حکم دیا گیا۔

2 74 قُمْ فَاَنْذِرْ

(اے نبیؐ! تیار ہو جائیں اور) اٹھیں اور متنبہ کریں (لوگوں کو، کفر و تکذیب حق اور شرک یعنی اصنام پرستی اور اکابر و سادات پرستی، نیز بخل و بے حیائی اور ہر قسم کے شکیب ربا عواقب و نتائج سے)۔

3 74 وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

اور اپنے خالق و پروردگار اور مالک و حاکم کی حاکمیت اعلیٰ کا اعلان کیجئے۔

4 74 وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

اور اپنے ثیاب 2 کو پاکیزہ کیجئے۔

حواشی-2 ثیاب، ثوب کی جمع ہے۔ ثوب کے معنی کپڑے کے ہیں۔ یہ آیت جوامع الکلم میں سے ہے۔ ثیاب سے مراد ظاہری کپڑے بھی ہیں اور اس سے مراد نفس بھی ہے (راغبؒ) جو روح کیلئے بمنزلہ ثوب کے ہوتا ہے اور اس سے مراد دل بھی ہے۔ نیز اس سے مراد وہ اخلاق بھی ہیں جن کا تعلق مخلوق سے ہے اور مزید اس سے مراد اعمال بھی ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے (روح البیان)، اس سے مراد اپنے اہل و عیال بھی ہیں۔ کیا اعجاز قرآن اور حسن کلام ہے کہ ایک چھوٹے سے فقرہ میں سمندر بند کر دیا گیا ہے۔

5 74 وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ

اور ہر قسم کی نجات سے گریزاں رہیئے۔ (نجات جہل کی، عقل سے کام نہ لینے کی اور ہر قسم کے شرک کی بھی ہو سکتی ہے، نیز میل کچیل اور بول و براز کی ناپاکی کو بھی رجز کہتے ہیں۔)

6 74 وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ

اور مت احسان کرو، بدلے میں زیادہ لینے کی خاطر۔

7 74 وَلِرَبِّكَ فَاصۡبِرۡ

اور اپنے رب (کی رضا کیلئے اور تبلیغ دین) کی راہ میں پیش آنے والے مصائب و مشکلات کو استقامت و پامردی کے ساتھ برداشت کیجئے (اور دل برداشتہ نہ ہوں)۔

8 74 فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ

پھر جب (روز قیامت) صور میں پھونکا جائے گا اور بنی نوع انسان نیا پیکر دے کر زندہ کئے جائیں گے۔

9 74 فَذَٰلِكَ يَوۡمَئِذٍ يَوۡمٌ عَسِيرٌ

سو وہ روز (یعنی روز قیامت) بڑی ہی سخت اور دشواری کا ہو گا۔

10 74 عَلَى الۡكَٰفِرِينَ غَيۡرُ يَسِيرٍ

کافروں کیلئے ہرگز آسان نہ ہو گا، (یعنی تنگی زیست کا ہو گا)۔

11 74 ذَرۡنِي وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِيدًا

آپ مجھے اور اس (متکبر و سرکش اور مال و دولت پر غرور کرنے والے) شخص 3 کو چھوڑ دیجئے، جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے (۔میں اس سے نبٹ لوں گا)۔

حواشی-3 یہ آیت اگرچہ قریشی سردار ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی، جو اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور اپنی قوم میں وحید کے لقب سے پکارہ جاتا تھا اور دنیوی ثروت اور لیاقت کے اعتبار سے عرب میں یکتا سمجھا جاتا تھا، لیکن اس آیت کا روئے سخن ہر متکبر و سرکش اور مال و دولت پر غرور کرنے والے کی طرف ہے اور یہ تازیانہ عبرت بھی ہے۔

12 74 وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا

اور اس کو میں نے مال فراواں دیا۔

13 74 وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا

اور بیٹے دیئے جو (اس کی نظروں کے سامنے) حاضر رہتے (اور جو اس کی محفل میں اس کیلئے باعث توقیر تھے)۔

14 74 وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا

اور تمام سامان (جاہ و ریاست) اسے پوری طرح مہیا کر دیا۔

15 74 ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ

پھر بھی اسے طمع ہے کہ اسے اور زیادہ دوں۔

16 74 كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا

ہرگز نہیں، وہ ہماری آیات یعنی احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات سے عناد رکھتا ہے (اور ان کے مطابق زندگی نہیں کرتا)۔

17 74 سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا

(ابھی اس کی سزا ختم نہیں ہوئی، مرنے کے بعد) اسے عنقریب سخت مشقت میں مبتلا کر دوں گا۔

18 74 اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ

بلاشبہ، اس نے (کچھ) سوچا اور منصوبہ بنایا۔

19 74 فَقُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَۙ

سو ہلاک ہو جائے وہ، اس نے کیسا (مذموم) منصوبہ 4 بنایا۔

حواشی-4 راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں کہ جب ''تقدیر'' کا فاعل انسان ہو تو اس کے دو معنی ہوتے ہیں: ایک ''تقدیر محمود''، یعنی عقل کے مطابق غور و فکر کرنا (عقل سلیم کے ساتھ تفکر بالحق کرنا) اور نتیجہ فکر کے مطابق کسی امر یا امور کو سرانجام دینا، دوسرے، تقدیر مذموم'' کہ انسان اپنے جذبہ و عصبیت اور تمنا و خواہش کے پیمانے کے مطابق کسی امر پر غور و فکر کرے اور عقل سلیم سے کام نہ لے، جیسا کہ آیہ بالا میں ہے۔

20 74 ثُمَّ قُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَۙ

پس وہ ہلاک و غارت ہو کہ اس نے کیسا (مذموم) منصوبہ بنایا (اور کیسی غلط اور عاقبت نااندیشی کی بات تجویز کی کہ وہ اللہ اور آپؐ کے احکام و قوانین اور تعلیمات کی مخالفت کرے گا۔ قرآن حکیم اس کے متکبرانہ انداز کا نقشہ نہایت بلیغ انداز سے پیش کرتا ہے)۔

21 74 ثُمَّ نَظَرَۙ

پھر اس نے (ذرا) تامل کیا (حاضرین کی طرف نظر کی)۔

22 74 ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَۙ

پھر تیوڑی چڑھائی (پیشانی سکیڑی) اور متکبرانہ انداز سے) ترش رد ہوا (اور منہ بنایا)۔

23 74 ثُمَّ اَدۡبَرَ وَاسۡتَكۡبَرَۙ

پھر وہ (متکبرانہ انداز سے) پلٹا اور اس نے تکبر کیا یعنی غرور کا اظہار کیا۔

24 74 فَقَالَ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ يُّؤۡثَرُۙ

آخر کار بولا کہ یہ (قرآن) تو محض جادو ہے، جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔

25 74 اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِؕ

یہ تو محض انسانی کلام ہے۔

26 74 سَاُصۡلِيۡهِ سَقَرَ

(اس کے تکبر، تکذیب حق اور بہتان عظیم کی پاداش میں اور اپنے قانون مجازات کی رو سے) اسے عنقریب میں دوزخ میں جھونک دوں گا (تاکہ وہ اپنے عناد و تکبر کا مزہ چکھے)۔

27 74 وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا سَقَرُؕ

اور تم کیا جانو کہ دوزخ کیا ہے!

28 74 لَا تُبۡقِىۡ وَلَا تَذَرُۚ

(ہاں آگ ہے، لیکن ایسی آگ جو) نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے (اور یہ سلسلہ لامتناہی ہو گا، نہ عذاب میں کمی ہو گی اور نہ موت ہی آئے گی)۔

29 74 لَوَّاحَةٌ لِّلۡبَشَرِۚ

(یہ آتش دوزخ) کھال جھلسا دینے والی (ہو گی)۔

30 74 عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَؕ

اس پر انیس (فرشتے بطور کارکن) مقرر کئے ہیں۔

31 74 وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا
هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ

ہم نے صرف فرشتے ہی دوزخ کے کارکن بنائے ہیں اور ان کی تعداد بیان نہیں کی، مگر اس لئے کہ یہ آزمائش بنے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے کفر کیا، تاکہ اہل کتاب کو یقین ہو جائے اور اہل ایمان کا ایمان زیادہ ہو، نیز اہل کتاب اور مؤمنین شک میں نہ پڑیں، مزید یہ کہ جن کے دلوں میں روگ ہے اور وہ جو کافر ہیں، یہ کہیں کہ بھلا اللہ اس کا عجیب بات سے کیا مطلب ہو سکتا ہے، (ایسی آزمائش کے ذریعے) اللہ (اپنے قانون مشیت و حکمت اور احترام آرزو گمراہی کے خواہشمندوں کو) گمراہ ہونے دیتا ہے اور (اہل آرزو و خشیت کو) راہ راست پر لگا دیتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور اس دوزخ کا ذکر اس کے سوا کسی غرض کیلئے نہیں کیا گیا ہے کہ لوگوں کو اس سے نصیحت (و عبرت) ہو۔

32 74 كَلَّا وَالْقَمَرِ

ہاں (ہمیں) چاند کی قسم (جو بڑھتا، گھٹتا اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔)

33 74 وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ

اور رات کی (قسم) جب وہ پلٹنے (اور رخصت ہونے) لگے۔

34 74 وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۙ

اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔

35 74 اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ

(قسم اس بات پر) کہ بلاشبہ وہ (دوزخ کی آگ) بہت بڑی آفت ہے (جس کی صعوبتوں کی تاب جملہ کائنات بھی نہیں لاسکتی)۔

36 74 نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ

بنی نوع انسان کو (اللہ کے قانون مجازات یا پاداش عمل سے) متنبہ کرنے والی ہے۔

37 74 لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ

اس کیلئے جو تم میں سے (حسنات میں دوسروں سے اور) آگے بڑھنے کی طلب وآرزو رکھتا ہو یا (اس کیلئے بھی جو سیآت میں پھنسا رہے اور) پیچھے رہ جائے۔

38 74 كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ

ہر متنفس جو (حسنہ وسیۂ) کماتا ہے، اس کا رہن یا گرفتار ہے، یعنی ہر شخص اپنے اعمال کا، چاہے حسین ہوں یا قبیح، اسیر ہے اور ان کے ثمر کی لذت سے اس کا آشنا ہونا ناگزیر ہے۔

39 74 اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ

بجز اہل یمن وسعادت یا دائیں بازو والوں کے (جو عرش الٰہی کے داہنی جانب ہوں گے)۔

40 74 فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ

جو بہشتوں میں ہوں گے اور پوچھیں گے۔

41 74 عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ

مجرموں سے۔

42 74 مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ

کون سی چیز تمہیں دوزخ میں کھینچ لائی ہے؟

43 74 قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَۙ

(اہل جنت کے سوال کے جواب میں) وہ کہیں گے، ہم مصلین (اسلام کی صلوٰۃ قائم کرنے اور اس کے فرائض کو قرآن و سنہ کے تقاضوں کے مطابق پورا کرنے والے) نہ تھے۔

44 74 وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَۙ

اور اہل احتیاج و ضرورت مند کی کفالت (= نان و نفقہ) کا انتظام نہیں کرتے تھے، یعنی ان کی معاشی کفالت سے لاپرواہ تھے۔

45 74 وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَۙ

دین کو تفنن طبع بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی استہزاء کرتے تھے (بیہودہ باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بیہودہ باتیں کرتے اور اہل باطل کے ساتھ مل کر انکار حق کیا کرتے تھے)۔

46 74 وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِۙ

نیز ہم روز حساب (جزا و سزا) کو جھٹلایا کرتے تھے۔

47 74 حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُؕ

یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا (جس کا آنا یقینی تھا)۔

48 74 فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَؕ

سو اس وقت سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش ان کے کام نہ آئے گی۔

49 74 فَمَا لَهُمۡ عَنِ التَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِيۡنَۙ

پھر (اس حقیقت سے آگاہ کئے جانے کے باوجود) انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ اس (کتاب) نصیحت (قرآن حکیم کے احکام و قوانین اور تعلیمات و ہدایات) سے منہ موڑے ہوئے ہیں؟

50 74 كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ ۙ

(ان کا انداز کچھ ایسا ہے) گویا کہ وہ بد کے ہوئے جنگلی گدھے 5 ہیں۔

حواشی - 5 یہ ایک عربی محاورہ ہے۔ جنگلی گدھوں کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ خطرہ بھانپتے ہی وہ اس قدر بد حواس ہو کر بھاگتے ہیں کہ کوئی دوسرا جانور اس طرح نہیں بھاگتا۔

51 74 فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ؕ

جو شیر سے بھاگ کھڑے ہوں (گویا ندائے حق اور شیر ان الٰہی کی آواز سن کر جنگلی گدھوں کی طرح بھاگے جاتے ہیں)۔

52 74 بَلۡ يُرِيۡدُ كُلُّ امۡرِیٴٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّؤۡتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ

بلکہ (در حقیقت) ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے نام کھلے صحیفے (خط) بھیجے جائیں (کہ نبیؐ، اللہ کا بھیجا ہوا ہے اور وہ اس کی پیروی کریں۔ یہ ان کا گدھا پن ہے)۔

53 74 كَلَّا ؕ بَلۡ لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ؕ

ہر گز نہیں! (ان کے زعم باطل کے مطابق کچھ نہیں ہو گا)۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ انہیں آخرت کا ڈر ہی نہیں!

54 74 كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ۚ

ہر گز نہیں! بیشک یہ قرآن تو عبرت اور تنبیہ ہے۔

55 74 فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ

لہٰذا جو چاہے اس سے سبق اور عبرت حاصل کرے۔

56 74 وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

اور فقط وہی سبق و عبرت حاصل کرتے ہیں جو اللہ کی (رضا و) مشیت چاہتے ہیں۔ صرف ''وہی'' ہماری طلب و جستجو اور خشیت کا حقدار اور غفار بالذات ہے، یعنی صرف اللہ ہی اس کا سزاوار و مستحق ہے کہ اس کے قرب و رضوان کی آرزو و جستجو کی جائے اور اس کی دوری و مہجوری کا خوف کھایا جائے، نیز وہی گناہ اور گمراہی سے تحفظ دینے اور جرم و گناہ معاف کر دینے والا ہے۔

سورہ القیامہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 75 لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ

نہیں، میں روز قیامت (جو محاسبہ و جزا کا یوم ہے) کی قسم کھاتا ہوں۔

2 75 وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ

اور نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو برائی پر ملامت کرے 1۔

حواشی-1 نفس ایک نامیاتی کل (Organic whole) ہے اور اس کے دو اجزا ہیں: نفس امارہ اور نفس لوامہ۔ نفس امارہ کا وظیفہ (Function) خواہشات و تمنیات پیدا کرتے رہنا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی غیر معمولی اہمیت مسلمہ ہے، لیکن اس کی فطری حدود سے متجاوز اور قبیح و شر انگیز خواہشات کو شیطان اپنی وسوسہ اندازی (Evil suggesting) اور جمالیاتی فریب کاری (Aesthetic alluring) سے حسین و دلکش اور نظر افروز و محبوب بنا کر اسے دکھاتا اور انہیں پورا کرنے پر اکساتا رہتا ہے۔ اگر نفس اس جمالیاتی فریب میں آجائے تو انسان اپنی خواہشات کو اپنا الٰہ یا معبود و محبوب اور مطلوب و مقصود بنا لیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ شرک و کفر اور گناہ و جرم کو بھی حسین سمجھ کر کرنے لگتا ہے اور اس کے منفی یا سلبی اثرات ''نفس'' پر مرتسم ہوتے ہیں اور اسے خوف و حزن کی آگ محیط ہو جاتی ہے۔ یہ آگ نفس کو اہل نار بنا دیتی ہے

نفس لوامہ کا وظیفہ نفس امارہ کو اپنی خواہش یا خواہشات کو اپنا الٰہ بنانے سے روکنا اور اس پر اسے سرزنش کرتے رہنا ہے۔ اگر اس سرزنش سے نفس امارہ باز آجائے تو انسان گناہ کو اس کی اصل بھیانک شکل میں دیکھتا ہے اور اسے کرنے سے باز رہتا ہے۔ علاوہ ازیں، وہ حسن عمل کرتا ہے، جس کے مثبت یا ایجابی اثرات ''نفس'' پر مرتب ہوتے ہیں، اس کے نتیجے میں وہ حسین و مطمئن بن جاتا ہے، جس کیلئے قرآن مجید نے ''نفس مطمئنہ'' کی تعبیر اختیار کی ہے (الفجر 89:27 بعد)۔

3 75 اَيَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَهٗ ؕ

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں (جو مرنے کے بعد ریزہ ریزہ ہو جائیں گی) ہرگز جمع نہ کر سکیں گے؟

4 75 بَلٰى قٰدِرِيۡنَ عَلٰٓى اَنۡ نُّسَوِّىَ بَنَانَهٗ

کیوں نہیں، ہم (یقینا) اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور تک درست کر دیں۔

5 75 بَلۡ يُرِيۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِيَفۡجُرَ اَمَامَهٗ ۚ

بلکہ انسان اپنے آگے کی، یعنی آخرت کی زندگی کو جھٹلانے کا داعیہ رکھتا ہے (اور یہی چاہتا ہے کہ بے باک ہو کر آئندہ بھی فسق و فجور کے کام کرتا رہے۔ نافرمانی اور حد سے بڑھنا اس کا شعار ہے)۔

6 75 يَسۡـَٔلُ اَيَّانَ يَوۡمُ الۡقِيٰمَةِ ؕ

وہ (تمسخر کے ساتھ) پوچھتا ہے کہ وہ قیامت کا روز کب ہوگا۔

7 75 فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ

پھر جب آنکھیں چوندھیا جائیں گی یا جب نگاہ (خوف کے مارے) متحیر و خیرہ ہو جائے گی۔

8 75 وَخَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ

اور چاند بے نور ہو جائے گا۔

9 75 وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُۙ

اور سورج و چاند (بے نور ہونے میں) ایک سی حالت پر ہو جائیں گے۔ (یہ نظام ہی درہم برہم ہو جائے گا۔)

10 75 يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ

(اس روز) انسان کہے گا: آج بھاگنے کی جگہ (جائے پناہ) کہاں ہے؟ (اب بھاگ کر کہاں جاؤں؟)

11 75 كَلَّا لَا وَزَرَؕ بيشك

(اس روز) کوئی جائے پناہ نہ ہو گی۔

12 75 اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ا ۨ لْمُسْتَقَرُّ

اس روز ٹھکانہ صرف آپ کے پروردگار ہی کے پاس ہو گا (یعنی سب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے)۔

13 75 يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَؕ

اس روز انسان کو جو (اعمال) اس نے آگے بھیجے اور جو (اثرات) پیچھے چھوڑے ہوں گے، سب کچھ بتا دیا جائے گا۔

14 75 بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ

بلکہ انسان اپنے نفس پر حجت ہے (یعنی یہ واقعیت کہ انسان مخلوق ہے، خود خالق حقیقی کی دلیل ہے)۔

15 75 وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗؕ

اگرچہ (اس وقت بھی وہ) اپنے حیلے (بہانے اور معذرتیں) پیش کرے گا۔

16 75 لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖؕ

(اے نبیؐ!) وحی و تنزیل کو جلد از جلد یاد کرنے کیلئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کرو۔

17 75 اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

اسی وحی و تنزیل (کی سورتوں اور آیتوں) کو (کتابی صورت میں) مدون یا مرتب کرنا اوان کی قرأت سکھانا ہمارے ذمہ 2 ہے۔

حواشی-2 ثابت ہوا کہ قرآن مجید کی موجودہ کتابی صورت بلحاظ سور و آیات بحکم ربی دی ہوئی ہے۔

18 75 فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ

لہٰذا جب ہم اسے (بذریعہ وحی) پڑھیں تو آپ سنیں اور اس کی قرأت کا اتباع کریں۔

19 75 ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ

پھر اس (کے علوم و تعلیمات اور احکام و قوانین) کی بلیغ انداز میں تصریح و تشریح 3 یا تفسیر کرنا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے (تاکہ آپ سمجھ جائیں)۔

حواشی-3 گونا گوں زبانوں میں، نطق و قلم سے، نیز ساز و آواز، عشوہ و غمزہ، اشارہ و کنایہ، سکوت و صدا اور حرکات و سکنات وغیرہ وغیرہ کے ذریعے اظہار و ابلاغ کرنے کو تیار کہتے ہیں۔

20 75 كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

حقیقت یہ ہے (کہ قیامت کا آنا اور حساب و جزا برحق ہے) مگر تم لوگ دنیا (کی چیزوں) سے محبت کرتے ہو۔

21 75 وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ

اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو (حالانکہ عقل کا تقاضا ہے کہ جو شے ابدی فوز و فلاح کی موجب ہو، انسان اس کی طرف کوشاں رہے)۔

22 75 وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ

اس روز (یعنی قیامت کے دن) کچھ چہرے ترو تازہ اور شاداب ہوں گے۔

23 75 اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

24 75 وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ

اور کچھ چہرے اس روز پژمردہ ہوں گے (اور ان پر غم سے اداسی چھائی ہو گی)۔

25 75 تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ

اور خیال کر رہے ہوں گے کہ ان پر کمر توڑ مصیبت ٹوٹنے والی ہے۔

26 75 كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ

ہرگز نہیں بلکہ جب جان ہنسلی یعنی حلق تک پہنچ جائے گی (اور سانس رکنے لگے گی)۔

27 75 وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ

اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا (تو اس کو بلاؤ)۔

28 75 وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ

اور وہ سمجھ لے گا کہ (دنیا سے اس کی) جدائی کا وقت آگیا ہے۔

29 75 وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ

اور (ایک) پنڈلی (دوسری) پنڈلی سے لپٹ جائے گی۔

30 75 اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ اِۨ لْمَسَاقُ

اس روز آپ کے رب کی طرف روانگی ہو گی۔

31 75 فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى

(کیسا بد نصیب ہے وہ کافر کہ) پھر (بھی) نہ تو اس نے (کلمہ حق کی) تصدیق کی (اور اسے سچ مانا) اور نہ صلوٰۃ قائم کی (اور نہ اپنے وظائف =Functions سرانجام دیئے)۔

32 75 وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى

بلکہ (اس نے احکام الٰہی کو) جھٹلایا اور (ان سے) منہ موڑا (اور پہلو تہی کی)۔

33 75 ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى

(اور پھر اس روگردانی کے بعد) فخریہ اور متکبرانہ انداز میں اپنے ساتھیوں اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔

34 75 اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى

یہ روش مجھے ہی سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔

35 75 ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى

ہاں یہ روش تیرے ہی لئے سزوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے (پھر افسوس ہے تجھ پر اور تباہی ہے تیرے لئے)۔

36 75 اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى

کیاانسان یہ گمان کرتا ہے کہ اسے یونہی مہمل، یعنی آوارہ وآزاد اور بے حساب چھوڑ دیا جائے گا؟

37 75 اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰیۙ

کیا وہ منی کا ایک نطفہ (= حقیر قطرہ) نہ تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے۔

38 75 ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰیۙ

پھر وہ ایک لوتھڑا بنا۔ بعد ازاں (اللہ تعالیٰ نے اپنے طبیعی قانون تدبیری کے مطابق) اس کا خاکہ بنایا اور پھر اس میں ہم آہنگیوں کی ہم آہنگی (Harmony of harmonies) پیدا کی۔

39 75 فَجَعَلَ مِنۡہُ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰیؕ

پھر اس میں سے دو اصناف بنائیں = نر اور مادہ یا مرد اور عورت۔

40 75 اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡـِۧیَ الۡمَوۡتٰی

کیا (یہ تخلیقی عمل کرنے والا) اس پر قادر نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کرے (بلاشبہ اللہ ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے)۔

سورہ الدہر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 76 ہَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّہۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا

یقیناً انسان پر ازلی و لامتناہی زمان مطلق (جس کی ابتداء ہو نہ انتہا = (Eternal time میں سے ایک ایسا دور بھی گزرا ہے، جس میں وہ ایسی شے نہ تھا کہ جس کا ذکر ہوتا، (یعنی اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اور نہ ذکر۔ اذکار ہی)۔

2 76 اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اَمۡشَاجٍ ٭ۖ نَّبۡتَلِیۡہِ فَجَعَلۡنٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا

ہم نے بے شک انسان کی تخلیق (کا آغاز) مخلوق مادہ منویہ کی ایک بوند سے کیا تا کہ (امتحان گاہ دنیا میں) ہم اسے آزمائیں، پھر اسے صاحب سمع و بصر بنا دیا (تا کہ ان سے حقائق زندگی سمجھے اور زندگی و اللہ کی مشیت کے مطابق گزارے)۔

3 76 إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا

نیز ہم نے بلا شبہ اسے (فطرۃً کل زندگی کرنے کا حسین و فطری سیدھا) راستہ دکھا دیا، چاہے وہ (حسی۔ قلبی نظام اور فطری ہدایت ایسی نعمتوں کی) قدر کرے 1 اور ان سے کام لے یا ان کی نہ تو قدر کرے اور نہ کام ہی لے۔

حواشی - 1 اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کا مطلب دراصل اس کی نعمتوں کی قدر کرنا اور ان سے مقدور بھر وہ کام لینا ہے، جن کیلئے وہ عطا کی گئی ہیں، نیز اس کے ساتھ اس کی حمد و سپاس کرنا بھی ہے۔

4 76 إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَأَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا

(لیکن انسان کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ) ہم نے یقینا کافروں یعنی ہدایت قبول نہ کرنے اور صراط مستقیم اختیار نہ کرنے والوں کیلئے زنجیریں (Manacles) اور طوق (Carcans) اور شعلہ زن آگ تیار کر رکھی ہے۔

5 76 إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا

بیشک عدل واحسان اور خیر و حسنہ کے کام کرنے والے (جنت میں) شراب کے ایسے جام نوش کریں گے جن میں (آب) کافور کی آمیزش ہو گی۔

6 76 عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا

وہ ایک (ایسا چشمہ رواں دواں ہے، جس سے اللہ کے بندے نوش جان کریں گے، اسے پھاڑ کر کثرت سے آبجویں (Rivulets) نکال لیں گے۔ (یہ انتہائی نظر افروز و دل انگیز منظر ہو گا)۔

7 76 يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا

یہ وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) اپنی نذر پوری کیا کرتے تھے اور اس دن (کے حساب و جزا اور گرفت و تعزیر) سے ڈرتے تھے، جس کی مصیبت ہمہ گیر ہو گی۔

8 76 وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا

اور جو اللہ کی محبت (اور اس کے قرب و رضوان کی آرزو) میں محتاج، بے سہارا اور بے یار و مددگار (= یتیم) اور قیدی کو کھانا کھلاتے یعنی ایسے لوگوں کی کفالت کرتے ہیں۔

9 76 إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا

(اور ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر کھلا رہے ہیں اور (کفالت کا) بندوبست کر رہے ہیں، ہم تم سے نہ بدلہ چاہتے ہیں نہ معاوضہ اور نہ شکریہ۔

10 76 إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا

ہمیں تو یقیناً اپنے رب (کے قانون مجازات کی گرفت و تعزیر) سے اس کے عذاب کا خوف لاحق ہے، جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل روز ہو گا۔

11 76 فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا

سو اللہ (اپنی رحمت و مغفرت کے سبب اور اپنے قانون فلاح =Law of Success and Salvation کے مطابق) انہیں اس روز کی آفت سے بچا لے گا اور انہیں بشاشت و مسرت اور شادابی و سرور سے نوازے گا، (یعنی ان کے چہروں کو شادابی حسن اور دلوں کے طرب و مسرت سے سرفراز کرے گا)۔

12 76 وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا

انہیں ان کے صبر کرنے کے بدلے میں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔

13 76 مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا

وہاں وہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، وہاں وہ دھوپ کی حدت محسوس کریں گے نہ سردی کی شدت۔

14 76 وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا

اور ان پر جنت کی چھائوں سایہ فگن ہو گی اور اس کے پھل بالکل ان کی دسترس میں ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں ان سے لطف اندوز ہوں)۔

15 76 وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا

اور ان کے آگے نقرئی ظروف اور بلورین ساغر گردش میں ہوں گے۔

16 76 قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا

بلور نقرائی ہو گا۔ ان ساغروں کو انہوں نے ٹھیک اندازے سے (مئے ناب سے) بھرا ہو گا (جو ہر شخص کی خواہش کے مطابق ہو گا)۔

17 76 وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا

اور ان (جنتیوں) کو ایک اور قسم کی شراب کے جام بھی پلائے جائیں گے، جس میں زنجبیل (= سونٹھ یا خشک ادرک) کی آمیزش ہو گی۔

18 76 عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا

یہ جنت کا ایک چشمہ ہے جو سلسبیل کے نام سے موسوم ہے۔

19 76 وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا

اور ان کی خدمت کیلئے ایسے غلمان چلتے پھرتے ہوں گے، جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ تم انہیں دیکھو تو خیال کرو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

20 76 وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا

اور جب بھی تم نظر دوڑاؤ گے تو تم نعمتیں ہی نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھو گے۔

21 76 عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ‌ ۚ وَسَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا

ان کے اوپر باریک ریشم اور سبز اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو مصفا و پاکیزہ اور پاک و صاف کرنے والا (نیز تسکین انگیز و جانفزا) مشروب پلائے گا۔

22 76 اِنَّ هٰذَا كَانَ لَـكُمۡ جَزَآءً وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا

(اور ان سے کہا جائے گا:) بے شک یہ تمہارے (حسن) عمل کا صلہ ہے اور تمہاری کوشش کامیاب و مقبول ہوئی تھی۔

23 76 اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا

(اے نبیؐ!) بے شک ہم ہی نے آپ پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے 2 نازل کیا ہے (تاکہ لوگ اس میں غور کریں اور ان میں نیکی و بدی کا احساس پیدا ہو، نیز آپ ایک ایک بات کا ان کو درس دیتے جائیں)۔

حواشی-2 یہاں کفار کے ایک اعتراض کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ آپؐ یہ قرآن خود سوچ سوچ کر بنا رہے ہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرمان ہوتا تو اکٹھا ایک ہی مرتبہ آجاتا۔

24 76 فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِمًا اَوۡ كَفُوۡرًا‌ ۚ

پس آپ اپنے پروردگار کے حکم پر جمے رہئے یا اس کے منتظر رہئے (اور جس کارِ عظیم پر آپ کو مامور کیا گیا ہے، اس کی سختیوں اور مشکلات کو استقلال و پامردی سے برداشت کیجئے اور اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دیجئے) اور ان میں سے کسی بد عمل اور منکر حق کی بات نہ مانیں۔

25 76 وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا

اور اپنے رب کی صفات حسنہ اور نعمتوں، نیز احکام و تعلیمات میں صبح و شام (ہمہ وقت) تفکر بالحق، یعنی حکیمانہ غور و فکر کرتے اور اس کی یاد میں لگے رہیں۔

26 76 وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا

اور رات کے ایک حصے میں اس کے حضور سر بسجود رہیں اور گئی رات تک اس کی تقدیس و تنزیہ کرتے رہیں

27 76 اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا

بیشک یہ لوگ جلد حاصل ہونے والی (دنیا) کو عزیز و محبوب رکھتے ہیں اور اس روز کو جو شدت عذاب کے لحاظ سے بھاری اور سخت ہو گا، نظرانداز کئے (یا پس پشت ڈالے) ہوئے ہیں۔

28 76 نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا

اور ہم نے ان کو (درجہ بدرجہ) تخلیق کیا ہے اور ان کے جوڑ بند یا اعضاء و جوارح محکم و مضبوط بنائے ہیں 3 اور ہم (اپنے قوانین مشیت و حکمت و تدبیری اور استبدال و استخلاف کے مطابق) جب چاہیں گے ان کی مثل بدل کر اور لے آئیں گے۔

حواشی-3 یہ احسن الخالقین کی جمالیاتی۔ تخلیقی فعلیت (Aesthetic-creative activity) کا اعجاز ہے کہ انسان دوڑتا، کودتا، چھلانگیں لگاتا، کشتی لڑتا، بھاری بھر کم بوجھ اٹھاتا اور کشتی رانی کرتا ہے اور پھر بھی اس کے اعضاء اور جوڑ صحیح سالم رہتے ہیں، بلکہ اور زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔

29 76 اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

بیشک یہ (قرآن حکیم) تو (اہل آرزو کیلئے) پند و نصیحت (Admonition) ہے، پس جو چاہے، اپنے رب (کے قرب و رضوان، صراط مستقیم) کی راہ اختیار کر لے۔

30 76 وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

اور (اے مؤمنو!) تمہیں بھی وہی کچھ چاہنا چاہئے جو اللہ (تمہارا معبود و محبوب اور حاکم و مطاع) چاہتا ہے۔ (اپنی خواہشوں اور امور کو اللہ تعالی کی مشیت و خوشنودی اور حکمت کے تابع کر دو۔) یاد رکھو! اللہ عالم بالذات اور علم کلی رکھنے والا... حد درجہ دانا و بینا اور کمال دانشمندی سے اپنے (اور اپنی مخلوق کے) جملہ امور سرانجام دینے والا ہے۔

31 76 يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا

وہ (اپنی مشیت و حکمت اور رحمت سے) جس کو چاہتا ہے، اپنی رحمت میں لے لیتا ہے اور ظالموں، یعنی اللہ تعالیٰ (کے آئین، احکام و قوانین اور تعلیمات) کی نافرمانی کرنے والوں کیلئے تو اس (اللہ) نے دردناک عذاب 4 تیار کر رکھا ہے۔

سورہ المرسلات بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 77 وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا

قسم ہے ان نرم خوشگوار ہواؤں 1 کی جو (انسان کے نفع اور فرحت کیلئے) پے در پے اور سبج سبج بھیجی جاتی ہیں۔

حواشی - 1 ان مرسلات، عاصفات، ناشرات، فارقات اور ملقیات سے مفسرین میں سے بعض نے عذاب اور رحمت کی ہوائیں، بعض نے فرشتے، بعض نے پیغمبر اور جماعتیں اور بعض نے قرآنی آیات یا اعجازی نشانات لئے ہیں۔

2 77 فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا

پھر (قسم ہے) تند و تیز اور طوفانی ہواؤں کی (جو انتشار کا سبب بنتی ہیں)۔

3 77 وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۙ

قسم ہے (ان ہواؤں) کی جو (بادلوں کو ہر طرف) پھیلا دیتی ہیں۔

4 77 فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا

پھر (ان بادلوں کو پھاڑ کو) جدا کر دیتی ہیں۔

5 77 فَالۡمُلۡقِيٰتِ ذِكۡرًا

پھر (دلوں میں اللہ کی) یاد ڈالتی ہیں۔

6 77 عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا

عذر کے طور پر یا تنبیہ کرنے کیلئے۔

7 77 اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ

بیشک تم سے (روز قیامت کا) جو وعدہ کیا جاتا ہے، وہ ضرور (پورا) ہو کر رہے گا، (یعنی قیامت، حساب۔ کتاب ہو کر رہے گا)۔

8 77 فَاِذَا النُّجُوۡمُ طُمِسَتۡ

پھر (یہ وہ وقت ہو گا) جب تارے ماند پڑ جائیں گے۔

9 77 وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتۡ

اور جب آسمان پھٹ جائے گا۔

10 77 وَاِذَا الۡجِبَالُ نُسِفَتۡ

اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) اڑتے پھریں گے۔

11 77 وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتۡ

اور جب رسولوںؑ کو وقت معین پر جمع کیا جائے گا (اور وہ ایک ترتیب سے اپنی اپنی امت کو لے کر رب العزت اور یوم الدین کے بلا شرکت غیرے حاکم و مالک کے سامنے حاضر ہوں گے)۔

12 77 لِاَىِّ يَوۡمٍ اُجِّلَتۡ

(جانتے ہو کہ یہ سب کچھ) کس روز کیلئے ملتوی رکھا گیا ہے۔

13 77 لِيَوْمِ الْفَصْلِ

فیصلہ کے دن کیلئے (جو روز قیامت ہے)۔

14 77 وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ

اور (اے مخاطب!) تجھ کو کیا معلوم کہ وہ فیصلہ کا روز کیسا ہے؟

15 77 وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

تباہی ہے اس روز (اللہ کے دین یا نظام حیات کلی کو) جھٹلانے والوں کیلئے۔

16 77 اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ

کیا ہم نے اگلوں کو (جنہوں نے حق کو جھٹلایا تھا قانون مجازات کے مطابق) ہلاک نہیں کر ڈالا؟

17 77 ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ

پھر ہم پچھلوں کو بھی (جو دین کی تکذیب پر مصر ہیں) انہی کی طرح ہلاک کریں گے۔ (سب جھٹلانے والوں کا انجام ایک جیسا ہو گا)۔

18 77 كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ

مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی (سلوک) کیا کرتے ہیں۔

19 77 وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

تباہی ہے اس روز (اللہ کے قانون مکافات عمل کو) جھٹلانے والوں کیلئے۔

20 77 اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍۙ

کیا ہم نے تم کو حقیر پانی (کی ایک بوند) سے پیدا نہیں کیا؟

21 77 فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍۙ

پھر ہم نے اسے ایک محفوظ و مضبوط جگہ (رحم مادر) میں ٹھہرائے رکھا۔

22 77 اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍۙ

ایک وقت معین تک۔

23 77 فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ

پھر ہم نے اس کے حسب حال اس کی تخلیق کی، دیکھئے ہم کتنی اعلیٰ تخلیق کرنے والے ہیں۔

24 77 وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ

تباہی ہے اس روز (اللہ کی قدرت و خالقیت کے) جھٹلانے والوں کیلئے۔

25 77 اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا

کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی یا چیزوں کو جمع کرنے والی نہیں بنایا؟

26 77 اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا

زندوں اور مردوں (دونوں) کیلئے یعنی زندوں کیلئے یہی زمین بقائے زیست کا سامان لئے ہوئے ہے اور مردوں کیلئے گوشۂ قبر۔

27 77 وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا

اور ہم نے زمین پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور (اسی زمین میں شیریں چشمے جاری کر دیئے اور) ہم نے تم کو شیریں پانی پلایا۔

28 77 وَيۡلٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ

تباہی ہے اس روز (ہماری نعمتوں کو) جھٹلانے والوں کیلئے۔

29 77 اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَۚ

(ان سے کہا جائے گا) چلو اس (عذاب) کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

30 77 اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِىۡ ثَلٰثِ شُعَبٍۙ

چلو تین شاخوں (یا حصوں) والے (دھویں) کے سائے کی طرف 2۔

حواشی-2 مروی ہے کہ قیامت کے دن یہ دھواں حساب کے وقت کفار کو تین طرف سے گھیرے ہوئے ہو گا: سر کے اوپر، داہنے اور بائیں جانب سے اور یہ تو ایک برائے نام ابر ہو گا۔

31 77 لَّا ظَلِيۡلٍ وَّلَا يُغۡنِىۡ مِنَ اللَّهَبِؕ جونہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ شعلوں کی لپٹ سے بچانے والا ھو گا۔

32 77 اِنَّهَا تَرۡمِىۡ بِشَرَرٍ كَالۡقَصۡرِۚ

وہ آگ محلوں ایسی اونچی چنگاریاں چھینکتی ہو گی۔

33 77 كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ

جو زرد اونٹوں کی مانند ہوں گی۔

34 77 وَيۡلٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ

تباہی ہے اس روز (یوم الدین کو) جھٹلانے والوں کیلئے۔

35 77 هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَۙ

یہ دن منہ سے بات نکالنے کا نہ ہو گا۔

36 77 وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ

اور نہ ان کو اجازت ہی ہو گی کہ کوئی عذر پیش کر سکیں۔

37 77 وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

اس روز جھٹلانے والوں کیلئے تباہی ہے۔

38 77 هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ

یہ فیصلے کا دن ہے، ہم نے تمہیں اور تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بھی جمع کر لیا ہے۔

39 77 فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ

اگر تم کوئی چال چل سکتے ہو تو میرے مقابلے میں چل دیکھو۔

40 77 وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

تباہی ہے اس روز (اللہ اور اس کے رسولوںؑ کے) جھٹلانے والوں کیلئے۔

41 77 اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍۙ

بے شک اہلِ آرزو (= متقی لوگ یعنی ایسے لوگ جن کو دنیا میں صراطِ مستقیم، جنت اور اپنے اللہ کے قرب و رضوان کی طلب و جستجو رہی اور گمراہی، جہنم اور اپنے معروض حسن و عشق (= اللہ) کی دوری و مہجوری سے خوف بداماں رہے)، سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔

42 77 وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ

اور طرح طرح کے پسندیدہ و لذیذ پھل جو وہ چاہیں گے (ان کیلئے ہوں گے)۔

43 77 كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(ان سے کہا جائے گا:) کھاؤ پیو مزے سے، اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

44 77 اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ

یقیناً ہم احسان کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔

45 77 وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کیلئے۔

46 77 كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ

(اب اللہ تعالیٰ دنیا میں گنہگاروں، مجرموں اور کافروں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:) کھالو اور چند روز مزے کر لو، یقیناً تم مجرم (کافر و مشرک اور ظالم و متکبر) ہو۔

47 77 وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

اس روز جھٹلانے والوں کیلئے تباہی ہے۔

48 77 وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمُ ارۡکَعُوۡا لَا یَرۡکَعُوۡنَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے سامنے) جھکو (رکوع کرو) تو وہ نہیں جھکتے 3۔ (اس کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر تسلیم وطاعت خم کر دو تو وہ ایسا نہیں کرتے)۔

49 77 وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ

تباہی ہے اس روز (تکذیب دین کرنے اور) جھٹلانے والوں کیلئے۔

50 77 فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَهٗ یُؤۡمِنُوۡنَ

اب اس کے بعد کون سا کلام ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے؟ (اس لئے کہ یہ قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کا سچا اور حکیمانہ کلام ہے، جو حرف آخر اور قول فصیل ہے)۔

سورہ النبائ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 78 عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ

یہ لوگ کس چیز کے بارے میں استفسار کر رہے ہیں؟

2 78 عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ

کیا اس ہیبت ناک دن (کی پیش گوئی) کے متعلق؟

3 78 الَّذِیۡ هُمۡ فِیۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَ

(جب ان کو بتایا جاتا ہے تو) وہ اس میں اختلاف کرنے لگتے ہیں۔

4 78 کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ

(انہیں روز قیامت کے متعلق شک نہیں کرنا چاہیئے) وہ اسے جلد دیکھ لیں گے۔

5 78 ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ

(اس دن کی وقوع پذیری کے بارے میں انہیں شک نہیں کرنا چاہیئے) انہیں اس کا علم ہو کر رہے گا۔

6 78 اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا

کیا ہم نے کرہ ارض کو وسیع فرش کی طرح نہیں بنایا؟

7 78 وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا

اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح نہیں گاڑا؟

8 78 وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا

اور تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا (نر اور مادہ)۔

9 78 وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا

اور نیند کو تمہارے لئے باعث راحت بنایا۔

10 78 وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا

اور رات کو تمہارے لئے پردہ پوشی اور زینت بنایا۔

11 78 وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

اور تمہاری معاشی زندگی کیلئے دن بنایا۔

12 78 وَّبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا

اور تمہارے اوپر سات مضبوط افلاک (Mighty heavens) بنائے۔

13 78 وَّ جَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا

اور ہم نے سورج کو روشنی اور گرمی دینے والا بنایا۔

14 78 وَّاَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا

اور ہم بادلوں سے چھاجوں مینہ (Abundant water) برساتے ہیں۔

15 78 لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا

تاکہ اس کے ذریعے اناج اور سبزی اگائیں۔

16 78 وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا

اور گھنے گھنے باغ اگائے۔

17 78 اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ مِيۡقَاتًا

یقینا حق و باطل میں امتیاز کرنے کا روز (قیامت) متعین ہے۔

18 78 يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا

اس روز (عالم برزخ میں) صوری پیکروں میں پھونکا جائے گا، تو تم جوق در جوق اللہ کے حضور پیش ہو جاؤ گے۔

19 78 وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتۡ اَبۡوَابًا

پھر آسمان کھول دیا جائے گا اور اس میں دروازے نمودار ہو جائیں گے۔

20 78 وَّ سُيِّرَتِ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابًا

اور پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے اور ریت کی مانند ذرہ ذرہ ہو جائیں گے۔

21 78 اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا

بیشک جہنم گھات میں ہے (Lurks in ambush)۔

22 78 لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا

جو سرکش ظالموں کا ٹھکانہ ہے۔

23 78 لّٰبِثِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَحۡقَابًا

(وہ) برسوں وہاں پڑے رہیں گے۔

24 78 لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا بَرۡدًا وَّلَا شَرَابًا

وہاں وہ نہ ٹھنڈک کو پائیں گے اور نہ کوئی (ٹھنڈی چیز) پینے کو ملے گی۔

25 78 اِلَّا حَمِيۡمًا وَّغَسَّاقًا

بجز ابلتے ہوئے اور سخت ٹھنڈے پانی کے۔

26 78 جَزَآءً وِّفَاقًا

یہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ہو گا (Reward proportioned to their evil deeds)۔

27 78 إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا

انہیں قطعاً توقع نہ تھی کہ ایک دن ان کا حساب لیا جائے گا۔

28 78 وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا

اور انہوں نے ہماری آیات، یعنی احکام و قوانین اور تعلیمات کو بڑی بے باکی سے جھٹلایا۔

29 78 وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا

اور ہم نے ان کے تمام اعمال کو ریکارڈ کر لیا ہے۔

30 78 فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا

(دوزخ میں ان سے کہا جائے گا): اس عذاب کو چکھو۔ اگر تم کچھ مانگو گے تو تمہیں مزید عذاب دیا جائے گا۔

31 78 إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا

بلاشبہ جنت کی راہ راست پر چلنے والوں کیلئے کامیابی ہو گی۔

32 78 حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا

ان کیلئے باغات اور انگور ہوں گے۔

33 78 وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا

اور ان کیلئے ہم سن نوخیز عورتیں ہوں گی۔

34 78 وَكَأْسًا دِهَاقًا

اور (ان کیلئے) لبریز جام ہوں گے۔

35 78 لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا

وہاں وہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔

36 78 جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا

یہ ہے تیرے رب کا بدلہ جو وہ ان کو دے گا۔

37 78 رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا

وہ تمام آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، کا پروردگار و مالک ہے۔ وہ انتہائی شدت سے محبت کرنے والا ہے، لیکن کسی کو اس کے سامنے بات کی جرأت نہیں ہو گی۔

38 78 يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا

اس روز روح اور ملائکہ صف باندھے اس کے حضور کھڑے ہوں گے۔ کوئی شخص، بجز اس کے جسے رب رحمٰن نے اجازت دی ہو، کوئی بات نہیں کر سکے گا اور کرے گا تو سچی بات کرے گا۔

39 78 ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا

اس روز کی وقوع پذیری حق ہے یعنی وہ آکر رہے گا۔ سو جو شخص اپنے آقا و پروردگار کی پناہ لینا چاہے ابھی لے لے۔

40 78 اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا

(اے لوگو!) ہم تمہیں اس عذاب سے متنبہ کرتے ہیں جو تمہارے قریب آپہنچا ہے۔ اس روز ہر شخص دیکھ لے گا کہ اس نے اپنے آگے کیا بھیجا ہے اور کافر کہے گا: کاش! میں مٹی ہوتا (یعنی آگ کی بجائے مٹی سے پیدا ہوا ہوتا)۔

سورہ النازعات بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 79 وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا

قسم ہے اُن کی جو پوری تندہی سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔

2 79 وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا

اور اپنے گھروں سے خوشی سے نکل کھڑے ہوں گے۔

3 79 وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا

نیز وہ سبک رفتاری کے ساتھ دنیا میں پھیل جائیں گے۔

4 79 فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا

حتیٰ کہ وہ (تمام علوم وفنون) میں (دوسری اقوام سے) سبقت لے جائیں گے۔

5 79 فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ

اور دنیا میں حکمت وتدبر سے حکومت کریں گے۔

6 79 یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ

(اے انسان!) اس دن (کا بھی دھیان کر) جب زمین اضطراب شدید سے کانپ اٹھے گی۔

7 79 تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ

جھٹکے کے بعد جھٹکا آئے گا۔

8 79 قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ

(اس دن) دل و دماغ دھڑک رہے ہوں گے (خائف، پریشان اور غم زدہ ہوں گے)۔

9 79 اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ

(اس روز (اس کی آنکھیں) ذلت و مغلوبیت کی وجہ سے نیچی یعنی جھکی ہوئی ہوں گی (Eyes downcast)۔

10 79 يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم دوبارہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

11 79 ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً

کیا یہ اس وقت ہو گا، جب ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ کر کھوکھلی ہو جائیں گی؟

12 79 قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ

کہنے لگے: یہ رجعت تو بڑی محرومی و ناکامی کی شے ہے۔

13 79 فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

(وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کام ہمارے لئے مشکل ہے) بس نوبت پر ایک ضرب لگے گی۔

14 79 فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ

اور وہ یکایک میدان میں نکل کھڑے ہوں گے۔

15 79 هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى

کیا تمہارے پاس موسیٰؑ کی روداد پہنچی ہے؟

16 79 اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

جب اس کے پروردگار وآقا (رب) نے اسے طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔

17 79 اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى

(اور کہا کہ) فرعون کی طرف جا، اس لئے کہ وہ سرکشی اور بغاوت میں حدود سے تجاوز کر گیا ہے۔

18 79 فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى

اسے کہہ: کیا تجھے اس بات کی آرزو ہے کہ تیرے اخلاق کی تہذیب و تحسین اور تیری تطہیر اور نشوونما ہو؟

19 79 وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى

اور میں تجھے تیرے پروردگار، مالک اور آقا کی طرف جانے والے راستہ کی رہنمائی کروں اور تو اس (کے قانون مجازات) سے ڈرے (اور اہل آرزو و خشیت بن جائے)۔

20 79 فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى

چنانچہ (موسیٰؑ فرعون کے پاس اللہ کا پیغام لے کر پہنچا اور) اس نے اسے بڑے بڑے اعجازی نشانات دکھائے۔

21 79 فَكَذَّبَ وَعَصٰى

لیکن (فرعون نے) اس کی تکذیب کی اور (اس طرح اللہ کی) نافرمانی کی۔

22 79 ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى

مزید برآں، اس (فرعون) نے (نافرمانی کی طرف) ایک اور قدم بڑھایا، (خود بھی اس نے اطاعت سے منہ موڑا اور لوگوں کو بھی راہ راست سے روکنے کی کوشش کی)۔

23 79 فَحَشَرَ فَنَادٰى

چنانچہ اس نے (لوگوں کو) اکٹھا کیا، پھر اس نے پکارا۔

24 79 فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى

(فرعون نے) کہا: میں ہی تمہارا بزرگ و برتر اور اعلیٰ پروردگار و مالک ہوں۔

25 79 فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الۡاٰخِرَةِ وَالۡاُوۡلٰى

اس پر اللہ نے اسے یعنی فرعون کو آخرت اور دنیا میں عبرتناک تعزیر کا سزاوار بنایا۔

26 79 اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰىؕ

یاد رکھو! (اللہ کے قانون مجازات سے) ڈرنے والوں کیلئے اس روداد میں یقیناً بہت بڑی عبرت ہے۔

27 79 ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰٮهَا

(اے بنی نوع انسان! بتائو کہ) آیا تمہاری تخلیق کا کام زیادہ سخت و مشکل ہے یا آسمان کی تخلیق کا، جسے اللہ نے بنایا ہے؟

28 79 رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰٮهَا

اس کی کمیت (Mass) کو بلند کیا، پھر اس میں توازن پیدا کیا۔

29 79 وَ اَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰهَا

اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی روشنی کو نکالا۔

30 79 وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا

اور اس کے بعد کرۂ ارضی (زمین) کو اس کے مقر (Abode/station) سے جھٹکے کے ساتھ دور پھینک دیا۔

31 79 اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰهَا

اسی نے اس (زمین) میں سے پانی نکالا اور چارا اگایا۔

32 79 وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰهَا

اور اس میں پہاڑ گاڑھ دیئے۔

33 79 مَتَاعًا لَّـكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡؕ

یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے مویشیوں (Cattle) کے فائدے کیلئے کیا یعنی سب کی زیست کا سامان مہیا کیا۔

34 79 فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى

پھر جب وہ (قیامت کا) ہنگامہ عظیم برپا ہو گا۔

35 79 يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰىۙ

تو اس دن انسان کو یاد آجائے گا کہ اس نے کس لئے کس قدر کوشش کی تھی۔

36 79 وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى

اور جہنم کو ان کیلئے بے نقاب کر دیا جائے گا، جن کو اس سے دوچار ہونا چاہیۓ۔

37 79 فَاَمَّا مَنۡ طَغٰىۙ

لہٰذا جس نے سرکشی کی تھی۔

38 79 وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۙ

ور آخرت کی زندگی پر دنیا کو ترجیح دی تھی۔

39 79 فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰىؕ

تو جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہو گا۔

40 79 وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰىۙ

(بخلاف اس کے) جس شخص نے اپنے رب کے حضور (حساب دینے کیلئے) کھڑے ہونے سے خوف کھایا تھا اور (اپنے) نفس کو قبیح (ugly) خواہشات سے باز رکھا تھا۔

41 79 فَاِنَّ الۡجَـنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰىؕ

تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہو گا۔

42 79 يَسۡـــَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا

(اے رسولؐ!) یہ لوگ آپ سے قیامت یعنی روز آخرت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہو گی۔

43 79 فِيۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰٮهَاؕ

(وہ کس بحث میں الجھے ہوئے ہیں۔) خود آپ ہی قیامت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہیں، یعنی قرب ساعت کی آپ علامت ہیں اور اس کی یاد دلانے والے ہیں۔

44 79 اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا

اس کا صحیح اور پورا علم تو صرف آپ کے رب کو ہے۔

45 79 اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا

آپ کا کام تو صرف اتنا ہے کہ ان لوگوں کو جو (قانون مکافات عمل کی) خشیت رکھتے ہیں، ان کے اعمال کے نتائج سے متنبہ کر دیں۔ (یا آپ تو دراصل اس کو متنبہ کرنے والے ہیں، جو اس (روز قیامت) سے ڈرتا ہے)۔

46 79 كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا

جس دن وہ قیامت کو دیکھیں گے، انہیں محسوس ہو گا جیسے وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا ایک صبح ہی رہے تھے۔

سورہ عبس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 80 عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى

نبی اکرمؐ کے چہرے پر بل آیا اور آپ نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔

نوٹ: نبی اکرمؐ چند عمائدین قریش کو تبلیغ کر رہے تھے کہ ابن ام کلثومؓ جو نابینا تھے (اور جنہیں آداب مجلس اور احوال و ظروف کا علم نہیں تھا) نے دخل در معقولات دیتے ہوئے بے موقع سوال کیا جو حضورؐ کو سخت ناگوارا گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کا ذکر اس طرح کیا:

2 80 اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى

اس لئے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا (اور اس نے دخل در معقولات دینا شروع کیا)۔

3 80 وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى

(صاحب خلق عظیم کی یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آئی تو اس نے حضورؐ سے خطاب کر کے کہا) : آپ کو کیا معلوم کہ وہ آپ کی بات سنتا اور اس کا تزکیہ ہو جاتا یعنی اس کے اخلاق کی تہذیب و تحسین ہو جاتی۔

4 80 اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰىؕ

یا وہ گوش نصیحت نیوش سے آپ کی باتیں سنتا اور اس کو فائدہ پہنچتا۔

5 80 اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى

لیکن جو آپ کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا،

6 80 فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ

آپ اس کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

7 80 وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰىؕ

اگر وہ اپنے اخلاق کی تہذیب و تحسین نہیں کرتا تو آپ قطعاً مورد الزام نہیں ٹھہرتے۔

8 80 وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى

اور برخلاف اس کے) جو شخص آپ کی طرف شوق سے لپک کر آتا ہے۔

9 80 وَهُوَ يَخْشٰى

اور وہ اللہ (کے قوانین) سے ڈرتا ہے۔

10 80 فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى

توآپ اس سے بے رخی کرتے ہیں۔

11 80 كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ

ایسا نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ (قرآن سب کیلئے) پند و نصیحت ہے۔

12 80 فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ

سو جو چاہے اس سے پند و نصیحت حاصل کرے۔

13 80 فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ

یہ معزز (و باوقار) صحیفوں میں موجود ہے۔

14 80 مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ

جو عالی مرتبت اور پاک و منزہ ہے۔

15 80 بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ

ان لکھنے والے ہاتھوں میں ہے۔

16 80 كِرَامٍ بَرَرَةٍ

جو جلیل القدر کاتبوں کے لکھے ہوئے ہیں۔

17 80 قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ

ہلاکت ہو انسان پر، کس چیز نے اسے ناشکرا بنایا۔

18 80 مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ

(وہ سوچتا نہیں کہ) وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟

19 80 مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ

منی کے قطرے سے؟ وہ اسے پیدا کرتا ہے پھر اس کی نشو و نما کر کے اسے قوت دیتا اور مقتضیات کے مطابق مناسب اوصاف سے نوازتا ہے۔

20 80 ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ

پھر اس پر زندگی کی راہیں آسان کر دیتا ہے۔

21 80 ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ

بعد ازاں اسے موت دیتا ہے، پھر اسے قبر میں ڈالتا یعنی دفن کر دیتا ہے۔

22 80 ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ

پھر وہ (اپنے قانون مشیت و حکمت اور تدبیری کے مطابق) جب چاہے گا، اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔

23 80 كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ

دیکھو! وہ (اللہ) اسے جو حکم دیتا ہے، اسے وہ پوری طرح بجا نہیں لاتا۔

24 80 فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ

انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی غذا اور وسائل معیشت میں غور کرے۔

25 80 اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا

پہلے ہم چھاجوں پانی.برساتے ہیں۔

26 80 ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا

پھر زمین میں شگاف کر کے اسے پھاڑتے ہیں۔

27 80 فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا

پھر اس میں ہم غلہ اگاتے ہیں۔

28 80 وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا

اور انگور اور ترکاری

29 80 وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا

اور زیتون اور کھجور

30 80 وَحَدَآٮِٕقَ غُلۡبًا

اور گھنے باغ

31 80 وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا

ور پسندیدہ و مرغوب میوے اور چارہ (اگاتے ہیں)۔

32 80 مَّتَاعًا لَّـكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡؕ

جو تمہارے اور تمہارے مویشیوں کیلئے زیست کا سامان ہے۔

33 80 فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ

دیکھو! جس روز وہ (مہیب) آواز آئے گی (جو کانوں کو بہرہ کر دینے والی ہو گی)

34 80 يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ

اس روز آدمی اپنے بھائی،

35 80 وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ

اور اپنی ماں اور اپنے باپ،

36 80 وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ

اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کو چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

37 80 لِكُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ

اس روز ان میں سے ہر انسان کی ایسی حالت ہو گی کہ اپنے سوا اسے کسی اور کا خیال آئے گا اور نہ ہوش ہو گا، یعنی سب سے بے نیاز و بے پرواہ ہو جائے گا۔

38 80 وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ

اس روز کچھ چہرے شگفتہ ہوں گے۔

39 80 ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ

شاداں و فرحاں ہوں گے۔

40 80 وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ

اور اس روز کچھ چہروں پر خوف و غم کا غبار ہو گا

41 80 تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ

ان پر سیاہی چھا رہی ہو گی۔

42 80 أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ

یہی لوگ کافر (انکار کرنے والے اور ناشکرے) اور حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

سورہ التکویر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 81 اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

(اس روز کو یاد رکھو) جب سورج کو لپیٹ لیا جائے گا۔

2 81 وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ

اور جب تارے (Stars) اور سیارے (Planets) تاریک ہو جائیں گے۔

3 81 وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ

اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

4 81 وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

جب دس ماہ کی اونٹنیوں سے کام لینا چھوڑ دیا جائے گا، یعنی انہیں نظر انداز کر دیا جائے گا۔

5 81 وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ

اور جب وحشی قوموں اور درندوں کو اکٹھا کر دیا جائے گا۔

6 81 وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ

اور جب دریاو بحر آتش فشاں ہو جائیں گے۔

7 81 وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ

اور جب متنفس جانداروں کو ملا دیا جائے گا، یعنی اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

8 81 وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ

اور جب زندہ در گور کی جانے والی لڑکی کے متعلق سوال کیا جائے گا،

9 81 بِاَىِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ‌ۚ

کہ اسے کس جرم کی بناء پر ہلاک کیا گیا تھا۔

10 81 وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ

اور جب صحیفوں کی اشاعت عام کر دی جائے گی۔

11 81 وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ

اور جب آسمان کو پاش پاش کر دیا جائے گا۔

12 81 وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ

اور جب جہنم شعلہ فشاں کر دی جائے گی۔

13 81 وَاِذَا الۡجَنَّةُ اُزۡلِفَتۡ

اور جب جنت کو قریب لایا جائے گا۔

14 81 عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ

اس روز ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ کیالایا ہے (حسنات لایا ہے یا سیآت)۔

15 81 فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ

پس قسم ہے، ٹمٹماتے ستاروں کی۔

16 81 الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ

جو غروب ہونے کے قریب ہیں۔

17 81 وَالَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ

اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے۔

18 81 وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ

اور صبح کی جب وہ طلوع ہونے لگتی ہے۔

19 81 اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ

بلاشبہ یہ (قرآن) ایک جلیل و معزز پیغمبر (فرشتے) کالایا ہوا کلام ہے۔

20 81 ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ

جو بڑی قوتوں کا مالک ہے، صاحب عرش کے ہاں ذی مرتبہ ہے۔

21 81 مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ

اس کا حکم مانا جاتا ہے، نیز وہ امانتدار بھی ہے۔

22 81 وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ

(یاد رکھو!) اور (اے اہل مکہ) تمہارے ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔

23 81 وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ

اور بیشک اس (مکرم فرشتے) کو کھلی اور صاف فضا میں دیکھا ہے۔

24 81 وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ

اور وہ یقینا غیب کی خبریں (جو انہیں وحی کی ذریعے بتائی جاتی ہیں) لوگوں کو بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔

25 81 وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ

اور یقینا یہ (قرآن) راندۂ درگاہ شیطان کا قول نہیں ہے۔

26 81 فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ

لہٰذا تم (اس سے منہ موڑ کر) کدھر جا رہے ہو؟

27 81 اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اس میں یقینا کل اقوام عالم کی رو داد ہے۔

28 81 لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ

ان کیلیئے جو جنت کی راہ راست اختیار کر نا چاہتے ہیں۔

29 81 وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ

اور اے مومنو! تمہیں بھی وہی کچھ چاہنا چاہیئے جو اللہ رب العلمین (تمہارے لئے) چاہتا ہے۔

سورہ الانفطار بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 82 اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ

واقعہ یہ ہے کہ (قیامت کو) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

2 82 وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ

اور افلاک کُرے یا سیارے ٹوٹ پھوٹ جائیں گے (Planets are dispersed)۔

3 82 وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ

اور جب بحر و دریا تلپٹ ہو جائیں گے۔

4 82 وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ

اور قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔

5 82 عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَاَخَّرَتۡ

اس وقت انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنے آگے کیا بھیجا اور اپنے پیچھے کیا چھوڑا ہے !

6 82 يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَـٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ

اے انسان ! کس چیز نے تجھے اپنے پروردگار سے بے نیاز و برگشتہ کر دیا ہے (یا دھوکے میں ڈال رکھا ہے) ، جو انتہائی حسین اور لطف و کرم کرنے والا ہے ؟

7 82 ٱلَّذِى خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ

اسی نے تیری پیدائش ارتقائی انداز میں ، یعنی مرحلہ وار کی ، پھر تیرے اعضاء و جوارح میں ہم آہنگی و توازن پیدا کیا ، پھر (تیرے قد و قامت میں) اعتدال اور تناسب پیدا کیا۔

8 82 فِىٓ أَىِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ

پھر جس صورت میں چاہا ، تجھے متشکل کر دیا۔

9 82 كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ

(لوگو !) تم صرف اس سے بے نیاز و برگشتہ ہی نہیں ہو ، بلکہ اس کے دیئے ہوئے نظام زندگی کی تکذیب کرتے ہو۔

10 82 وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَـٰفِظِينَ

حالانکہ تم پر (اس کے) محافظ فرشتے مقرر ہیں۔

11 82 كِرَامًا كَـٰتِبِينَ

وہ جلیل القادر فرشتے اعمال کو ریکارڈ کرنے والے ہیں۔

12 82 يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ

جو کچھ تم کرتے ہو، وہ سب کچھ جانتے ہیں۔

13 82 اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ

بیشک محسن و صالح لوگ نعمتوں اور مسرتوں کی جنت میں ہوں گے۔

14 82 وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ

اور (اس کے بر عکس) نافرمان اور بدکار یقینا جہنم میں ہوں گے۔

15 82 یَّصۡلَوۡنَهَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ

روز حساب و جزا وہ اس میں ڈالے جائیں گے۔

16 82 وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِیۡنَ

اور وہ اس سے چھپ اور نکل نہیں سکیں گے

17 82 وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ

اے انسان ! تجھے کیا معلوم روز حساب و جزا کیا ہے !

18 82 ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ

یقینا تم کیا جانو کہ روز حساب و جزا کیا ہے !

19 82 یَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَیۡـًٔا ؕ وَالۡاَمۡرُ یَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ

اس روز کوئی شخص کسی دوسرے کے کام نہیں آسکے گا اور اس روز حکم صرف اللہ کا چلے گا۔

سورہ المطففین بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 83 وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ

وہ مکار لوگ تباہ حال ہوں گے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔

2 83 الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ

یہ (مکار لوگ) جب لوگوں سے سودا لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں۔

3 83 وَ اِذَا کَالُوۡہُمۡ اَوۡ وَّ زَنُوۡہُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ؕ

لیکن جب ان کو سودا دیتے ہیں تو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں یعنی ڈنڈی مارتے ہیں اور کم دیتے ہیں۔

4 83 اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ

کیا یہ لوگ (واقعیت) کو دھیان میں نہیں رکھتے کہ انہوں نے دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

5 83 لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ

ایک بڑے روح فرسا و شکیب ربا دن، یعنی بروز قیامت (حساب دینے) کیلئے۔

6 83 یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ

اس روز تمام بنی نوع انسان تمام جہانوں کے رب کے حضور حاضر ہوں گے۔

7 83 کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِیۡ سِجِّیۡنٍ ؕ

وہ اس حقیقت کو نہ بھولیں اور آگاہ رہیں کہ نافرمانوں کا اعمالنامہ سجین میں ہے۔

8 83 وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا سِجِّيۡنٌؕ

اور تم کیا جانو کہ سجین کیا ہے۔

9 83 كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌؕ

وہ ایک محکم و نوشتہ ریکارڈ ہے۔

10 83 وَيۡلٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَۙ

اس (ظہور نتائج) کے دن ان لوگوں کیلئے ہلاکت ہے، جو جھٹلانے والے ہیں۔

11 83 الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِؕ

یعنی وہ لوگ جو روز حساب و جزا کو جھٹلاتے ہیں (اور یہ وہ لوگ ہوں گے، جو جزا کے دن کا انکار و بطلان کرتے ہیں)۔

12 83 وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ

لیکن روز حساب و جزا کو وہی جھٹلاتے ہیں جو سرکش و گناہگار (Criminal transgressors) ہوتے ہیں۔

13 83 اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَؕ

(ان کا حال یہ ہے کہ) جب ان کو ہماری آیات یعنی قوانین اور احکام و تعلیمات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے (Legends) ہیں، یعنی ان میں علم و حکمت کی کوئی بات نہیں۔

14 83 كَلَّا بَلۡ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ

ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ ان کے دلوں پر ان کی سیاہ کاریوں کی وجہ سے زنگ لگ گیا ہے (اس لئے وہ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں)۔

15 83 كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ

بیشک اس دن وہ اپنے رب کی دید سے محروم کر دیئے جائیں گے (جو بہت بڑی محرومی ہے)۔

16 83 ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ

پھر انہیں (غم وحسرت کی) جہنم میں ڈالا جائے گا۔

17 83 ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ

ساتھ ہی انہیں کہا جائے گا: یہ وہی جہنم ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے (اور یہ آتش دوزخ دراصل آتش دل ہے)۔

18 83 كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ

برخلاف اس کے، محسنوں (اعمال حسنہ کرنے والوں) کا اعمالنامہ یقینا علیین میں ہو گا۔

19 83 وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ

تم کیا جانو کہ علیون کیا ہے!

20 83 كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ

وہ ایک محکم ونوشتہ ریکارڈ ہے (جس میں ہر بات درج ہے)۔

21 83 يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ

اللہ کے مقرب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں یا گواہ ہیں۔

22 83 اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ

اصل یہ ہے کہ محسن (لوگ) حسین مقامات میں ہوں گے۔

23 83 عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ

وہ تختوں پر بیٹھے (حسین مناظر کا) نظارہ کریں گے۔

24 83 تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ

وہ تم ان کے چہروں میں مسرت کی شادابی و شادمانی دیکھو گے

25 83 يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ

انہیں سر بمہر مئے ناب پلائی جائے گی۔

26 83 خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ

ان کی مہر مشک کی ہو گی اور جو اس کے دلدادہ ہیں، انہیں اس کے حصول کیلئے کوشش کرنی چاہئے (کیونکہ یہ نعمت عظمیٰ بے مثال و غیر مترقبہ ہے)۔

27 83 وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ

اور اس (بادۂ ناب) میں آبِ تسنیم کی آمیزش ہو گی۔

28 83 عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ

یہ وہ چشمہ ہے جس سے (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندے ہی (مہر بند مئے ناب یعنی رحیق مختوم) پئیں گے۔

29 83 اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ

یقینا ایک وقت وہ بھی تھا کہ جب جرم (ظلم و گناہ اور کفر و شرک) کرنے والے لوگ ان لوگوں کا مذاق اڑاتے تھے، جو مؤمن تھے۔

30 83 وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ

اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے، تو آنکھیں مٹکا مٹکا کر ان کی طرف تضحیک آمیز اشارے کرتے تھے۔

31 83 وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ

اور جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹتے تھے، تو (اپنے اس تضحیک آمیز رویے پر) اتراتے ہوئے لوٹتے تھے۔

32 83 وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ

جب وہ مؤمنوں کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ راہ گم کردہ لوگ ہیں۔

33 83 وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ

لیکن ان کو مؤمنوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا تھا۔

34 83 فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ

(تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے کہ) اس دن اہل ایمان، کفار کو دیکھ کر ان پر ہنسیں گے۔

35 83 عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ

وہ تختوں پر بیٹھے (حسین مناظر کا) نظارہ کرتے ہوں گے۔

36 83 هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

کیا کفار کو اپنے اعمال (سوء) کا پورا پورا صلہ نہیں مل گیا!

سورہ الانشقاق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 84 اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

(وہ قیامت کا سماں ہو گا) جب آسمان پھٹ جائے گا(Will be sent asunder)

2 84 وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ

اور اپنے رب کا حکم سنے گا اور بجالائے گا کہ یہ اس پر لازم ہے۔

3 84 وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ

اور جب کرۂ ارضی کو پھیلا کر ہموار کر دیا جائے گا(Will be levelled)۔

4 84 وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ

اور جو کچھ اس (کرۂ ارضی) کے اندر ہے اسے (زمین) اگل دے گی (Will cast out)، اور بالکل خالی (Void) ہو جائے گی۔

5 84 وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ

نیز اپنے رب کا فرمان سنے گی اور بجالائے گی کہ ایسا کرنا اس پر لازم ہے (پھر قیامت وقوع پذیر ہو گی)۔

6 84 يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ

اے انسان! تجھے پوری محنت و مشقت کر کے اپنے رب کی طرف جانا ہے، یعنی تجھ پر لازم ہے کہ تو محنت و مشقت کرتا ہوا، اپنے رب کی طرف بڑھتا چلا جا، بالفاظ دیگر، اپنی پوری سعی و جہد سے ہجرت الی اللہ کرتا جا۔ اس طرح تجھے اس کا مقام لقاء (وقرب) حاصل ہو جائے گا1۔

حواشی-1 اس آیت کا ترجمہ اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے: اے انسان! تو محنت و مشقت کرتا ہوا اپنے رب کی طرف جا رہا ہے اور اسے ملنے والا ہے، یعنی اپنے اعمال کا حساب دینے والا ہے۔

7 84 فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ

پھر جسے اس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

8 84 فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا

تو اس کا حساب جلد اور آسانی سے چکا دیا جائے گا۔

9 84 وَّیَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا

اور وہ فرط مسرت سے اپنے ہم نفسوں کے پاس لوٹ کر جائے گا۔

10 84 وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ

لیکن جس شخص کا اعمالنامہ اسے اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

11 84 فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا

تو وہ ہلاکت ابدی کو پکارے گا(He will invoke eternal annihilation)۔

12 84 وَّیَصۡلٰی سَعِیۡرًا ؕ

اور وہ شعلہ زن آتش، یعنی جہنم میں پھینکا جائے گا۔

13 84 اِنَّہٗ کَانَ فِیۡۤ اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا

وہ (دنیا میں) اپنے ہم نفسوں میں خوش و خرم رہتا تھا(Lived joyous with his folk)۔

14 84 اِنَّہٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ یَّحُوۡرَ

اس کا خیال تھا کہ وہ کبھی لوٹ کر (حساب دینے اپنے رب کے پاس) نہیں جائے گا۔

15 84 بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا

اس کا خیال غلط تھا (انجام کار اسے اپنے رب کے حضور آنا پڑا)۔ بیشک اس کا رب اس کے اعمال کو اچھی طرح دیکھ رہا تھا۔

16 84 فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِۙ

دیکھو! قسم ہے شفق، یعنی غروب آفتاب کی سرخی (After-glow of sunset) کی۔

17 84 وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَۙ

اور رات کی اور ان تمام چیزوں کی جنہیں وہ ڈھانپ لیتی ہے (Enshrouds)

18 84 وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَۙ

اور چاند کی قسم جب کامل ہو جاتا ہے۔

19 84 لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍؕ

کہ تمہیں درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف سفر کرنا ہے 2۔

حواشی-2 دنیا میں بھی انسان جسمانی لحاظ سے مختلف حالتوں میں سے گزرتا ہے۔ آخرت میں اہل ایمان خوب سے خوبتر جنتوں کی طرف ارتقاء کرتے رہیں گے۔

20 84 فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَۙ

پھر ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں لاتے؟

21 84 وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ ۩

اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو (اس کے احکام و قوانین اور تعلیمات کو) سر تسلیم خم نہیں کرتے۔

22 84 بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ

بلکہ (سر تسلیم خم کرنا تو در کنار ہے) کفار قرآن (کے احکامات و تعلیمات) کی تکذیب کرتے ہیں۔

23 84 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ

وہ جو دلوں میں نفرت کے جذبات چھپائے ہوئے ہیں، اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔

24 84 فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

سو ان کو اذیتناک عذاب کی نوید (یعنی وعید) سنادو۔

25 84 اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور عدل و احسان، خیر و حسنہ اور صلاح و پاسداری حقوق انسانی کے کام کرتے ہیں، ان کو ایسا صلہ ملے گا جو لامتناہی ہو گا۔

سورہ البروج بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 85 وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ

قسم ہے نجوم جلیل والے آسمان کی (By the heavens holding sublime stars)

2 85 وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ

قسم ہے وعدے کے دن، یعنی قیامت کی۔

3 85 وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ

قسم ہے ناظر و منظور کی (The Seer and the seen) حواشی اشاہد سے اللہ تعالیٰ اور مشہود سے کل مخلوقات مراد ہیں۔ دیکھئے آیہ ۹۔

4 85 قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ

مارے گئے خندقوں والے (The owners of ditches)

5 85 النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ

جن میں آگ کا ایندھن وافر تھا۔

6 85 اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ

جب وہ ان کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

7 85 وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ

اور جو (ظلم) وہ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے، ان پر ہویدا (Apparent) تھا، یعنی وہ اس نظارہ سوز منظر کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

8 85 وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ

مومنوں سے ان کی عداوت کی وجہ اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تھے، جو صاحب سطوت و غلبہ ___ تعریف و ستائش کا مالک ہے۔

9 85 الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ

اللہ وہ ہے جس کی بادشاہت و حکمرانی آسمانوں اور زمین میں ہے، اور وہ ہر شے کو دیکھنے والا (Seer) ہے۔

10 85 اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَـنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِؕ

(وہ لوگ یاد رکھیں) جو بے شک مومن مردوں اور عورتوں کو ایذائیں (Tortures) دیتے ہیں، پھر توبہ نہیں کرتے، ان کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا، اور انہیں آگ میں جلایا بھی جائے گا۔

11 85 اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡكَبِيۡرُؕ

(بخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لاتے اور عدل واحسان، خیر و حسنہ اور پاسداری حقوق انسانی کے کام کرتے ہیں، ان کیلئے باغاتِ بہشت ہیں جن کے پہلوئوں میں چشمے رواں دواں ہوں گے ایسے باغات کا ملنا عظیم کامیابی ہے۔

12 85 اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌ

(اے انسان یاد رکھ کہ) یقیناً تیرے رب (کے قوانین) کی گرفت بڑی سخت ہے۔

13 85 اِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ وَيُعِيۡدُ

وہی تو ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اس کا اعادہ کرتا رہتا ہے (یعنی وہ مخلوقات کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے ۲)۔

حواشی ۲۔مثال کے طور پر، اللہ تعالیٰ حیاتیاتی و نباتاتی مخلوقات کو بالخصوص پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ پیدا کرتا رہتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو ان کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو جائے اور دنیا میں بنی نوع انسان رہیں نہ حیوانات اور نہ نباتات رہیں اور نہ مرغ و ماہی وغیرہ وغیرہ۔

14 85 وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُۙ

حقیقت یہ ہے کہ وہ مغفرت کرنے والا، یعنی سیآت کو مٹانے والا اور ان سے تحفظ دینے والا شدید محبت کرنے والا ہے۔

15 85 ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ

وہ بڑے جلیل القدر تخت فرماں روائی کا مالک ہے۔ صاحب تعریف و ستائش ہے۔

16 85 فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ

وہ (اپنے قوانین تدبیری اور مشیت و حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

17 85 هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡجُـنُوۡدِ

کیا تمہارے پاس لشکروں (Hosts) کی روداد پہنچی ہے؟

18 85 فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ

(یعنی) فرعون اور (قبائل) ثمود کے (لشکروں کی روداد)۔

19 85 بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ

(اگرچہ یہ کفار و مشرک مذکورہ لشکروں کے مالک نہیں) لیکن (پھر بھی اپنے مال سے بے خوف ہو کر) وہ یعنی کفار و مشرکین احکام الٰہیہ کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔

20 85 وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآٮِٕهِمۡ مُّحِيۡطٌ

لیکن اللہ (کے قانون مجازات) نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے (وہ اس سے بچ نہیں سکتے)۔

21 85 بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ

(ان کی تکذیب سے قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا) بلکہ قرآن، عظیم و ستودہ صفات ہے۔

22 85 فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ

یہ لوح محفوظ میں ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اور حفاظ اور عام مسلمانوں کے حافظے میں ہے۔ (اس لیے زمانے کی دستبرد سے محفوظ ہے)۔

سورہ الطارق: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 86 وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِۙ

قسم ہے آسمان کی اور رات کے وقت آنے والے (ستارے) کی۔

2 86 وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُۙ

تم رات کے وقت آنے والے کی حقیقت کیا جانو!

3 86 النَّجۡمُ الثَّاقِبُۙ

وہ ایک درخشاں تارا ہے۔

4 86 اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌؕ

کہ کوئی متنفس ایسا نہیں، جس پر ایک نہ ایک نگہبان (Guardian) مقرر نہ ہو۔

5 86 فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَؕ

پس انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ کس چیز سے اس کی تخلیق ہوئی ہے؟

6 86 خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍۙ

وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی (Gushing fluid، یعنی منی) سے پیدا کیا گیا ہے۔

7 86 يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآٮِٕبِؕ

جو پشت اور سینے (Loins and ribs) کے درمیان سے نکلتا ہے۔

8 86 اِنَّهٗ عَلٰى رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌؕ

یقیناوہ اسے (قیامت کے روز) دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔

9 86 يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآٮِٕرُۙ

اس روز (انسان کی کل) خفیہ باتیں منکشف کردی جائیں گی۔

10 86 فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍؕ

اس وقت اس کی پشت پناہ نہ تو کوئی قوت ہو گی اور نہ کوئی مددگار ہی ہو گا۔

11 86 وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِۙ

قسم ہے آسمان کی، جو بار بار مینہ برساتا ہے۔

12 86 وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِۙ

اور زمین کی قسم، جو پھٹ کر نباتات اگاتی ہے۔

13 86 اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌۙ

کہ یقینا یہ کلام (قرآن) حق و باطل میں امتیاز کرتا ہے، یعنی الفرقان ہے۔

14 86 وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِؕ

یہ محض دل لگی کی بات (Pleasantry) نہیں۔

15 86 اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا

یہ (کفار و مشرک) عیارانہ چالیں چل رہے ہیں۔

16 86 وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًا

میں (اپنے قانون تدبیری کے مطابق، ان کی چالیں بیکار کرنے کی خاطر) اپنی تدبیر کرتا ہوں۔

17 86 فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا

لہٰذا (اے نبیؐ!) آپ کافروں کو مہلت دیں اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔

سورہ الاعلیٰ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 87 سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَىۙ

اے انسان! اپنے جلیل الشان رب کے اسم 1 (یعنی صفات حسنہ کی تعریف و تشہیر جمیل کے ساتھ) کی تسبیح 2 یعنی تنزیہ کرو، (ایسا کرنے کو اپنا حسن معمول بنالے!)۔

حواشی - 1 اسم کے معانی ہیں صفت، یہاں اسم جنس کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ -2 تسبیح، اس اصطلاح قرآنی کے معانی ہیں تنزیہ، یعنی اس حقیقت کا اظہار و ابلاغ کرنا کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے، اس کا کوئی معاون و سہیم ہے نہ ہمسر و ثانی۔ اس کا کوئی زوج ہے نہ بیٹا اور نہ باپ۔ وہ ہر احتیاج و ضرورت وغیرہ وغیرہ سے منزہ و ماوراء ہے۔ وہ خود یکتا ہے، لیکن اس نے اپنی کل مخلوقات زوجین یا جوڑا جوڑا بنائی ہیں۔

2 87 الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰى

یہ رب جلیل ہے جس نے (انسان کی) تخلیق کی اور اس کے اعضاء و جوارح میں کامل ہم آہنگی (Harmony of harmonies) پیدا کر کے اسے حسین و راست قامت بنایا 3۔

حواشی-3 تفصیل کیلئے دیکھئے الانفطار 8-6:82۔

3 87 وَالَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی

اسی نے (اس کے ظرف کا اندازہ کر کے اس کے مطابق) اس میں استعدادیں (Potentialities) ودیعت کر دیں، پھر اس صحیح سمت کی طرف سفر زندگی کرنے کیلئے راہ راست دکھا دی۔

4 87 وَالَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی

وہی ہے جو (اپنے قوانین طبیعی کے مطابق) زمین سے نباتات (Pasturage) نکالتا یعنی اگاتا ہے۔

5 87 فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی

پھر اسے سیاہ کوڑا کرکٹ (Russet stubble) کر دیتا ہے۔

6 87 سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤی

(اے نبیؐ!) ہم آپ کو (قرآن) اس طرح پڑھائیں گے کہ آپ اسے بھولیں گے نہیں۔

7 87 اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا یَخۡفٰی

مگر جو اللہ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) چاہے گا، وہ ہر شے کے ظاہر اور باطن کو خوب جانتا ہے۔

8 87 وَنُیَسِّرُكَ لِلۡیُسۡرٰی

ہم آپکی راہ زیست، یعنی راہ دعوت و جہاد کو آسان بنادیں گے۔

9 87 فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰی

لٰہذا آپ (لوگوں کو احکام الٰہیہ کی) یاد دہانی کراتے رہیں، چاہے جن کو یاد دہانی کرائی جائے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں۔

10 87 سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰىۙ

اصل یہ ہے کہ نصیحت وہی حاصل کرے گا جو (اللہ کے قوانین سے) ڈرتا ہے۔

11 87 وَيَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَىۙ

لیکن اس سے اعراض (Flouts it) وہ کرتا ہے جو پرلے درجے کا سنگدل و بدبخت (Most hapless) ہے۔

12 87 الَّذِىۡ يَصۡلَى النَّارَ الۡكُبۡرٰىۚ

ایسا ہی انسان (قیامت کے روز) شدید ترین آگ میں پھینکا جائے گا (Will be flung)۔

13 87 ثُمَّ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰىؕ

پھر وہاں وہ نہ تو مرے گا اور نہ زندگی ہی کرے گا4۔ حواشی-4 جہنم چونکہ الحیوان ہے، للذا وہاں مجرموں کو موت نہیں آئے گی، لیکن عذاب اس قدر شدید ہو گا کہ ان کی زندگی اجیرن ہو گی، بالفاظ دیگر، وہ جہنم میں لذت موت و حیات سے ناآشنا رہیں گے۔

14 87 قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰىۙ

وہ شخص (دنیوی و اخروی حسنہ حاصل کرنے میں) کامیاب ہو گیا، جس نے اپنی تطہیر اور نشوونما کی، یعنی جس نے اپنے آپ کو سیآت سے پاک کیا اور اپنے نور ذات کی تکمیل کی۔

15 87 وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ

نیز اپنے رب کی صفات حسنہ کی تشہیر جمیل کی اور پھر صلوٰۃ قائم کی۔

نکتہ: اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ صلوٰۃ قائم کرنے سے پہلے اللہ کا ذکر کر لینا چاہیئے تاکہ اللہ کی طرف دھیان رہے، یہ نہیں کہ الٹی سیدھی (دنیاوی) باتیں کرنے کے فوراً بعد نماز ادا کرنے کیلئے بندہ کھڑا ہو جائے!

16 87 بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا

لیکن تم یعنی وہ لوگ کیوں کر کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ وہ دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دیتے ہیں؟

17 87 وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰىؕ

حالانکہ آخرت یعنی جنت کی زندگی خوبتر اور قائم ودائم رہنے والی ہے۔

18 87 اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰىۙ

حقیقت یہ ہے کہ یہ باتیں (جو ہم نے بیان کی ہیں) پہلی سماوی کتب میں مرقوم ہیں۔

19 87 صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى

مثلاً ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کو دی گئی کتابوں میں۔

سورہ الغاشیہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 88 هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِؕ

اے انسان! کیا تجھے اس ساعت کی روداد پہنچی ہے جو کل موجودات پر چھا جائے گی اور اسے ملیامیٹ کر دے گی؟

2 88 وُجُوۡهٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ خَاشِعَةٌ

بہت سے چہروں پر اس روز ذلت ورسوائی برس رہی ہو گی۔

3 88 عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ

درماندہ وپژمردہ (Weary and downcast) ہوں گے۔

4 88 تَصۡلٰی نَارًا حَامِیَۃً

وہ (جہنم کی) شعلہ فشاں آگ (Blazing fire) میں داخل ہوں گے۔

5 88 تُسۡقٰی مِنۡ عَیۡنٍ اٰنِیَۃٍ

انہیں کھولتے ہوئے چشمے (Boiling springs) سے پانی پلایا جائے گا۔

6 88 لَیۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِیۡعٍ

خار دار جھاڑیوں کے سوا انہیں کھانے کو کچھ نہیں ملے گا۔

7 88 لَّا یُسۡمِنُ وَلَا یُغۡنِیۡ مِنۡ جُوۡعٍ

(یہ خوراک) نہ توان کی نشوونما (Nourish) کرے گی اور نہ بھوک ہی مٹائے گی۔

8 88 وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ

اس روز کچھ چہرے ہشاش بشاش (Joyful) ہوں گے۔

9 88 لِّسَعۡیِهَا رَاضِیَۃٌ

اپنی سعی و جہد (کے صلے) پر خوش و خرم ہوں گے۔

10 88 فِیۡ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ

وہ جنت بریں 1 (Sublime gardens) میں رہیں گے۔ حواشی - 1 جنت کی جمع جنات آئی ہے، جو اس واقعیت پر دلالت کرتی ہے کہ ان کی تعداد بلحاظ جمال و جلال سے قیاس ہو گی، بالفاظ دیگر، ہر جنت خوب سے خوب تر ہو گی۔

11 88 لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً

وہاں وہ کوئی لغو یا بے ہودہ بات (Word of vanity) نہیں سنیں گے۔

12 88 فِيۡهَا عَيۡنٌ جَارِيَةٌ

اس (جنت) میں چشمے رواں دواں ہوں گے۔

13 88 فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ

اس میں عالی شان تخت (Sublime thrones) ہوں گے،

14 88 وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ

اور قرینے سے رکھے ہوئے ساغر (Gobelts) ہوں گے۔

15 88 وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ

اور تکیے (Cushions) قطار اندر قطار لگے ہوں گے۔

16 88 وَّزَرَابِىُّ مَبۡثُوۡثَةٌ

اور نفیس قالین سلیقے سے بچھے ہوں گے۔

17 88 اَفَلَا يَنۡظُرُوۡنَ اِلَى الۡاِبِلِ كَيۡفَ خُلِقَتۡ

کیا یہ لوگ اونٹوں یا بادلوں کو بنظرِ غائر نہیں دیکھتے کہ کس (اعجازی) انداز میں پیدا کئے گئے ہیں؟

18 88 وَاِلَى السَّمَآءِ كَيۡفَ رُفِعَتۡ

اور آسمانوں یا اجرام فلکی کو غور کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ ان کی رفعت کس (اعجازی) انداز میں (فضا = Space میں) ہوئی ہے ؟

19 88 وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ

اور پہاڑوں کو کہ انہیں کس (اعجازی) اندازی میں مضبوطی سے (Fixed firm) پیوست کیا گیا ہے؟

20 88 وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ

اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ کس (اعجازی) انداز میں بچھائی گئی ہے ؟

21 88 فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ

سو (اے نبیؐ !) آپ ان لوگوں کو نصیحت وتنبیہ کئے جائیں، کیونکہ بے شک آپ صرف ناصح ومتنبہ کرنے والے ہیں۔

22 88 لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

آپ کو ان پر داروغہ مقرر نہیں کیا گیا۔

23 88 اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ

لیکن جو شخص (نظام اسلام سے) منہ موڑے گا اور اسے تسلیم کرنے سے انکار کرے گا۔

24 88 فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ

تو اللہ (اپنے قوانین احترام آرزو و مجازات کے مطابق) اسے بہت بڑا عذاب دے گا۔

25 88 اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ

آخر کار ان لوگوں نے لوٹ کر آنا تو ہمارے ہی پاس ہے۔

26 88 ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا حِسَابَهُمۡ

پھر ان کا محاسبہ (Reckoning) بھی تو ہم ہی نے کرنا ہے۔

سورہ الفجر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 89 وَالۡفَجۡرِۙ

قسم ہے صبح کی۔

2 89 وَلَيَالٍ عَشۡرٍۙ

اور قسم ہے دس راتوں کی۔

3 89 وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِۙ

اور قسم ہے جفت اور طاق کی۔

4 89 وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِۚ

قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے۔

5 89 هَلۡ فِىۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىۡ حِجۡرٍؕ

کیا ان قسموں میں اہل عقل و دانش کیلئے کوئی قابل قبول شہادت نہیں؟

6 89 اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ

(اے انسان!) کیا تو نے غور نہیں کیا کہ تیرے رب نے (قبیلہ عاد کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟

7 89 إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ

جو (عاد) ارم کہلاتے تھے اور دراز قد و قامت کے تھے،

8 89 الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ

جن کا ثانی کسی شہر میں پیدا نہیں کیا گیا۔

9 89 وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ

اور (کیا تو نے غور نہیں کیا کہ) اس نے ثمود کے ساتھ کیا کیا جو وادی (قریٰ) میں (پہاڑوں کی) چٹانیں تراشتے (Clove rocks، اور گھر بناتے) تھے 1۔

حواشی-1 وتنحتون من الجبال بیوتا (الشعرء 149:26)۔

10 89 وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ

(کیا تو نے غور کیا کہ) میخوں والے فرعون 2 کے ساتھ کیا کیا؟ حواشی-2 فرعون اپنی سلطنت کی حد بندی کیلئے سر حدوں پر میخیں گاڑتا تھا۔

11 89 الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ

ان لوگوں کا مسلک، ملک میں نظام زندگی کا توازن بگاڑنا بن چکا تھا۔

12 89 فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ

چنانچہ وہ انسانی حقوق کی پامالی اور معاشرتی برہمی کا بازار گرم کرتے رہتے تھے۔

13 89 فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ

اس کے نتیجے میں تمہارے رب نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کو طرح طرح کا سخت عذاب دیا۔

14 89 اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِؕ

(یاد رکھو!) یقینا تمہارے رب کا قانون مکافات عمل ہر دم (مفسدوں، ظالموں اور نافرمانوں کی) گھات میں ہوتا ہے۔

15 89 فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِؕ

(انسان کی یہ نفسیاتی کیفیت ہے کہ) جب تمہارا رب اسے عزت اور انعام واکرام سے سان چڑھاتا یا آزمائش میں ڈالتا ہے تو (فخر سے) کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے واجب التکریم یا معزز بنایا ہے۔

16 89 وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِۚ

بخلاف اس کے، اگر اس کی روزی تنگ کر کے اسے سان چڑھاتا یا آزماتا ہے تو شکوہ کرتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل ورسوا کر دیا ہے۔

17 89 كَلَّا بَلْ لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡيَتِيۡمَۙ

ایسا ہر گز نہیں (یعنی اللہ تعالیٰ ہر گز کسی کو ذلیل نہیں کرتا کیونکہ وہ رب رحمٰن و رحیم ہے اور اس نے انسان کو واجب التکریم بنایا ہے)، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ تم بے یار و مددگار بچوں اور بڑوں کی نہ تو عزت و تکریم کرتے ہو،

18 89 وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِۙ

اور نہ اہل احتیاج کی کفالت یا روزی کا بندوبست کرنے کیلئے ایک دوسرے کو تلقین ہی کرتے ہو۔

19 89 وَتَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَكۡلًا لَّـمًّا ۙ

بلکہ وراثت کا مال تمہارا ہو یا نہ ہو، تم بے غل و غش ہضم کر جاتے ہو، یعنی بے پروا ہو کر گلچھرے اڑاتے ہو۔

20 89 وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ

اور مال و دولت سے بے انتہا محبت کرتے ہو (اس لئے جائز و ناجائز اور حلال و حرام کا خیال نہیں رکھتے ہو، نتیجتاً ذلیل و خوار ہوتے ہو)۔

21 89 كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا

اے انسان! تمہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ جب کرۂ ارض یا زمین کو کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

22 89 وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا

اور تمہارے رب کا فرمان آجائے گا اور ملائکہ قطار اندر قطار کھڑے ہوں گے۔

23 89 وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى

اور اس روز جہنم (اہل نار پر) صاف ظاہر کر دی جائے گی، اس وقت انسان اپنے کرتوتوں کو یاد کر کے پشیمان ہوگا، لیکن اس کی پشیمانی اسے کیا فائدہ دے سکے گی؟ (یعنی کچھ فائدہ نہیں دے گی)۔

24 89 يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ

اس وقت وہ (حسرت سے) کہے گا: کاش! میں نے اخروی۔ جاودانی زندگی کیلئے حسنات آگے بھیجی ہوتیں!

25 89 فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ

اس روز اللہ جس طرح (اپنے قانون مجازات کے مطابق) عذاب دے گا، کوئی بھی ایسا عذاب نہیں دے سکے گا۔

26 89 وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ نیز

کوئی شخص اس کی طرح پابند سلاسل نہیں کر سکے گا۔

27 89 يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

(اہل جنت کی عزت افزائی کیلئے رب عاشق خود ان میں سے ہر ایک سے فرداً فرداً اس حسین انداز سے خطاب کرے گا:) اے خوف وحزن سے منزہ مطمئن شخص!

28 89 ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

اپنے رب (عاشق) کی طرف لوٹ آ، اس حال میں کہ تم اس سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش!

29 89 فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ

اب میرے بندوں (نبیوںؑ، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین) میں شامل ہو جا!

30 89 وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

اور میری جنت میں داخل ہو جا (کہ یہ تیرا احسن مآب ہے)۔

سورہ البلد بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 90 لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ

کیا میں اس شہر (مکہ) کی قسم نہ کھاؤں؟

2 90 وَاَنْتَ حِلٌّ ۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ

اس لئے کہ (اے نبیؐ!) آپ اسی شہر میں رہتے ہیں۔

3 90 وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ

قسم ہے اولاد پیدا کرنے والے (Begotten) کی اور اس کی جسے اس نے پیدا کیا (Begot)۔

4 90 لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ

کہ ہم نے انسان کو محنت کشی (Toil) کیلئے تخلیق کیا ہے۔

5 90 اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ اَحَدٌ ۘ

کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس پر کوئی ایک بھی غالب نہیں آسکتا؟

6 90 یَقُوۡلُ اَهۡلَکۡتُ مَالًا لُّبَدًا

وہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال و منال برباد کر دیا ہے۔ (مجھے پوچھنے والا کون ہے؟)۔

7 90 اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ یَرَهٗۤ اَحَدٌ

کیا اسے گمان ہے کہ اسے کوئی ایک بھی نہیں دیکھ رہا؟

8 90 اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَیۡنَیۡنِ ۙ

کیا ہم نے اس کے دیکھنے کیلئے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں؟

9 90 وَلِسَانًا وَّ شَفَتَیۡنِ ۙ

اور اسے ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے

10 90 وَهَدَیۡنٰهُ النَّجۡدَیۡنِ ۚ

واقعہ یہ ہے کہ ہم نے اسے تقویٰ و فجور، خیر و شر اور ہدایت و ضلالت کے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں۔

11 90 فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ

(لیکن باوجود اس کے) وہ العقبۃ یا حسنات کی عظیم مہم سر کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔

12 90 وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ

(اے انسان!؛) تم نے العقبۃ یا حسنات کی عظیم مہم کا مطلب سمجھا؟

13 90 فَكُّ رَقَبَةٍ

(اس کا مطلب ہے) کسی غلام کو طوق غلامی یا اسیر کو اسیری سے یا کسی مقروض کو قرض سے آزاد کرنا یا کرانا۔

14 90 اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ

یا قحط (یا فاقہ کشی) کے دنوں میں (مندرجہ ذیل کی) کفالت یا روزی کا بندوست کرنا۔

15 90 يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ

قریبی یتیم یا بے یارومددگار رشتے دار کی۔

16 90 اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ

یا خاکسار اہل احتیاج کی۔

17 90 ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

علاوہ بریں، انسان کا ان لوگوں میں سے ہونا جو ایمان لاتے اور جہاد یا مشکلات میں استقامت وثابت قدمی کی ایک دوسرے کو تلقین کرتے اور دوسروں کیلئے رحمت بننے کی ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہیں۔

18 90 أُولَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْمَيْمَنَةِ

یہی لوگ دائیں بازو والے ہیں (یعنی حسنات کے امور سر انجام دینے والے ہیں اور ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جو اس امر کی یہ علامت ہو گی کہ وہ اہل جنت ہیں)۔

19 90 وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا هُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْمَشْـَٔمَةِ

(برخلاف اس کے) جن لوگوں نے ہماری آیات کا کفر کیا (یعنی جو لوگ ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرتے ہیں) وہ بائیں بازو والے ہیں، (ان کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور یہ علامت ہو گی کہ وہ اہل نار ہیں)۔

20 90 عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌۢ

آگ ان کے تن بدن اور قلب (= دل ودماغ) کو محیط ہو گی۔

سورہ الشّمس بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 91 وَٱلشَّمْسِ وَضُحَىٰهَا

قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی۔

2 91 وَٱلْقَمَرِ إِذَا تَلَىٰهَا

قسم ہے چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے۔

3 91 وَٱلنَّهَارِ إِذَا جَلَّىٰهَا

قسم ہے دن کی جب وہ اسے یعنی سورج کو آشکارا کرتا ہے، (یا منور ہوتا ہے)۔

4 91 وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰهَا

قسم ہے رات کی جب وہ سورج کو ڈھانپ لیتی ہے۔

5 91 وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا

قسم ہے آسمان یا سماوی کروں کی اور اس کی جس نے انہیں بنایا۔

6 91 وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰهَا

قسم ہے زمین یا کرۂ ارض کی اور اس کی جس نے اسے مسطح کیا یا بچھایا۔

7 91 وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا

قسم ہے نفس یعنی انسان کی اور اس کی جس نے اس کے اعضاء کو ہم آہنگ کر کے اسے راست قامت بنایا۔

8 91 فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰهَا

پھر اسے بے رہروی کی خواہش اور راہ راست پر چلنے کی آرزو ودیعت کر دی۔

9 91 قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا

چنانچہ وہ شخص کامیاب و کامران ہوا، جس نے اس کی صلاحیتوں (Potentialities) کی نشوونما کی۔

10 91 وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا

لیکن وہ شخص بے نیل مرام ہوا، جس نے اس کی صلاحیتیں (Potentialities) دبا دیں۔

11 91 كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىهَآ

ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (اپنے رسولؑ کو) جھٹلایا۔

12 91 اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا

یہ اس وقت کی بات ہے جب اس میں ایک نہایت شقی القلب (Wretched)، شخص اللہ کی اونٹنی کو ہلاک کرنے کی خاطر) بڑے جوش سے اٹھا۔

13 91 فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا

یہ دیکھ کر اللہ کے رسولؑ نے ان لوگوں سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی ہے (اسے ایذا نہ پہنچاؤ بلکہ) اسے اپنی باری کا پانی پینے دو۔

14 91 فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا ۙ فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰٮهَا

لیکن انہوں نے اپنے رسولؑ (کی بات) کا انکار کیا اور اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں (Hamstrung her)، یعنی ہلاک کر دیا، تو ان کے رب نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان کے جرم کی سزا کے طور پر ان کو ہلاک کر کے زمیں بوس کر دیا۔

15 91 وَلَا يَخَافُ عُقۡبٰهَا

یاد رکھو! اللہ کو ان کے انجام (Sequel) کی قطعاً پروا نہیں۔

سورہ اللیل بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 92 وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىۙ

قسم ہے رات کی جب وہ (اپنے اندھیرے میں ہر چیز کو) ڈھانپ لیتی ہے (Enshrouds)۔

2 92 وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰىۙ

اور قسم ہے دن کی جب وہ منور (Resplendent) ہوتا ہے۔

3 92 وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓىۙ

نیز اس (اللہ) کی قسم، جس نے نر (Male) اور مادہ (Female) یا زوجین پیدا کئے۔

4 92 اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰىؕ

(اے بنی نوع انسان!) غور کرو کہ تم سب کی سعی و جہد جداگانہ اور گوناگوں (Diverse) ہے۔

5 92 فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰىۙ

چنانچہ تم میں سے جو شخص اللہ کی راہ میں (مال و دولت) دیتا ہے اور اس کی طلب وآرزو رکھتا ہے۔

6 92 وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰىۙ

اور حسنات کی تصدیق کرتا ہے۔

7 92 فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰىؕ

لہٰذا ہم (اپنے قانون احترام آرزو کے مطابق) اسے فراخیٔ زیست کی راہ پر چلائیں گے۔

8 92 وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰىۙ

لیکن جو بخل کرتا، یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے،

9 92 وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰىۙ

اور حسنات کو جھٹلاتا ہے۔

10 92 فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰىؕ توھم

اسے تنگی زیست کی راہ پر چلائیں گے۔

11 92 وَمَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰىؕ

چنانچہ جب وہ ہلاک ہو جائے گا تو، اس کا مال و منال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

12 92 اِنَّ عَلَيۡنَا لَـلۡهُدٰى

بلا شبہ منزل مقصود کی راہ راست پر چلانا ہمارا کام ہے، یعنی قانون ہدایت و تقویٰ ہمارا ہے۔

13 92 وَاِنَّ لَـنَا لَـلۡاٰخِرَةَ وَالۡاُوۡلٰى

اور اصل یہ ہے کہ آخرت بھی ہماری ہے اور یہ دنیا بھی۔

14 92 فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ نَارًا تَلَظّٰىۚ

لوگو! (دیکھو) میں تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے متنبہ کرتا ہوں (کہ اس سے محفوظ رہنے کی کوشش کرو)۔

15 92 لَا يَصۡلٰٮهَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَىۙ

اس میں فقط وہی داخل ہوں گے جو بڑے شقی القلب ہوں گے۔

16 92 الَّذِىۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ

جو (دین الٰہی کو) جھٹلاتا اور اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔

17 92 وَسَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَىۙ

اور (بخلاف اس کے) جنہیں راہ راست کی شدید طلب و جستجو اور گمراہی کی خشیت ہو گی، وہ اس سے دور رکھے جائیں گے۔

18 92 الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی

جو اپنے تزکیہ کیلئے اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرتے ہیں۔

19 92 وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَہٗ مِنۡ نِّعۡمَۃٍ تُجۡزٰۤی

وہ کسی کے مرہون منت نہیں، جس کا بدلہ انہیں دینا ہو۔

20 92 اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِ الۡاَعۡلٰی

انہیں صرف اپنے رب بلند و برتر کی رضا منظور ہوتی ہے۔

21 92 وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی

لہٰذا وہ جلد خوش و خرم ہو جائیں گے۔

سورہ الضحیٰ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 93 وَ الضُّحٰی

قسم ہے روز روشن کی (سرگرمیوں =Activities کی)۔

2 93 وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی

قسم ہے شب تاریک کی جب اس میں سرگرمیاں مانند پڑ جاتی ہیں۔

3 93 مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی

(اے نبیؐ!) آپ کے رب نے قطعاً نہ تو آپ کو چھوڑا، یعنی قطع تعلق نہیں کیا اور نہ آپ سے ناخوش ہی ہوا۔

4 93 وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ

(غور کرو کہ) آپ کیلئے بعد کا زمانہ پہلے زمانے سے خوبتر ہے۔

5 93 وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ

بلکہ اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو اس قدر (مادی و معنوی حسنات) عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

6 93 اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى

کیا یہ واقعیت نہیں کہ اس نے آپ کو یتیم یا بے یار و مدد گار پایا تو اپنی پناہ میں لے لیا۔

7 93 وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

اور آپ کو حق کی تلاش میں سر گرداں پایا تو آپ کو راہ راست پر ڈال دیا۔

8 93 وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰىؕ

پھر آپ کو بے نوا پایا تو مستغنی و مرفہ الحال کر دیا۔

9 93 فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْؕ

لہٰذا ایسا نہ ہو کہ آپ بے یار و مدد گار پر کبھی سختی کرنے لگیں۔

10 93 وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْؕ

اور نہ اپنا ''حق معلوم 1'' مانگنے والوں کو جھڑکیں۔ حواشی-1 مساوی پیداواری حق یا حصہ، دیکھئے فصلت 10:41۔

11 93 وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

بلکہ اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا کرتے رہیں۔

سورہ الم نشرح بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 94 اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ

(اے رسولؐ!) کیا (یہ حقیقت نہیں کہ) ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) آپ کا سینہ کھول دیا ہے (یعنی آپ کے قلبی۔ حسی نظام کو فعال و حرکی =Active and dynamic) بنادیا ہے)؟

2 94 وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۙ

اور آپ پر سے (خطرات واندیشہ ہائے گوناگوں اور مصائب) کا بار گراں اتار دیا ہے،

3 94 الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ۙ

جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی، یعنی آپ کو شکستہ خاطر و درماندہ کر رکھا تھا۔

4 94 وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ

علاوہ بریں، ہم نے (اپنے فضل و کرم سے) آپ کی نیک نامی کا چرچا عام کر دیا ہے، یعنی آپ کے اخلاق اور کارناموں کی تشہیر جمیل کر دی ہے۔

5 94 فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا

واقعہ یہ ہے کہ عسرت یا تنگی زیست کو فراخی زیست مستلزم (Compulsory) ہے۔

6 94 اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ

یقین جانو کہ تنگی زیست اور فراخی زیست لازم ملزوم ہیں۔

7 94 فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ

لہٰذا جب آپ ایک کام ختم کر کے فارغ ہو جائیں تو دوسرے کام میں تندہی کے ساتھ لگ جائیں (فارغ یا بیکار نہ رہیں)۔

8 94 وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ

اور (ہمہ وقت) اپنے رب (کے قرب ورضوان) کی طلب و جستجو میں رہیں۔

سورہ التین بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 95 وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِۙ

قسم ہے سرزمین تین 1 کی (جہاں حضرت نوحؑ کی بعثت ہوئی تھی اور انہوں نے دعوت توحید کا آغاز کیا تھا) اور کوہ زیتون 2 کی قسم ہے (جہاں حضرت عیسیٰؑ کی بعثت ہوئی تھی)۔

حواشی-1 التین ایک پہاڑی کا نام ہے، جہاں حضرت نوحؑ نے مشرکوں کو دعوت توحید دی تھی (لغات القرآن، بذیل مادہ زی ت)۔-2 الزیتون: فلسطین میں ایک پہاڑی کا نام زیتا ہے، جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے (لطائف اللغۃ میں اسے جبل شام لکھا ہے)۔ کشاف، بیضادی، جلالین اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ التین اور الزیتون ارض مقدس (یروشلم) میں پہاڑوں کے نام ہیں۔

2 95 وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَۙ

نیز قسم ہے کوہ طور سینا کی (جہاں حضرت موسیٰؑ کو رسالت کا ارشاد الٰہی ملا تھا)۔

3 95 وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِۙ

اور اس بے آب و گیاہ شہر کی قسم جو اللہ کے گھر کا امین اور جائے امن ہے (اور جو حضرت محمد ﷺ کا مولد ومنشا (Birth and dwelling place) اور ان کی بعثت و دعوت توحید کا اولین مقام ہے 3۔ حواشی-3 یہ چاروں جگہیں جلیل القدر رسولوںؑ کی بعثت اور ان کی دعوت توحید کے انتہائی اہم و متبرک مقامات ہیں۔ بالفاظ دیگر، یہاں بنی نوع انسان کو انسانیت کے بلند ترین مقام پر

پہنچانے کی غرض سے جلیل القدر انبیاء علیہم السلام نے دعوت توحید واسلام کاآغاز کیا تھا۔ لیکن یہ انسان کا ظلم و جہل ہے کہ وہ اپنی پست ترین حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے، جو اس کی اس وقت تھی جب وہ ابھی آب و طین میں سفر زندگی کر رہا تھا۔ مثال کے طور پر، جس طرح وہ اب شکم مادر میں پیدائش سے پہلے پست ترین تخلیقی حالت میں ہوتا ہے۔

4 95 لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان (Human being) کو حسین ترین خلق و خلق پر تخلیق کیا ہے، یعنی انسان قدر و قامت اور شکل و صورت کے لحاظ سے بھی حسین ترین ہے اور اس کا باطنی نظام، یعنی حسی و قلبی نظام بھی احسن واکمال ہے۔

5 95 ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ

لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہم (اپنے قوانین مکافات عمل واحترام آرزو کے مطابق) اسے پھر اس کی (پہلی پست ترین حالت کی طرف لوٹا دیتے ہیں4۔

حواشی -4 دیکھئے حاشیہ نمبر 3۔

6 95 اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

لیکن ان لوگوں کے ساتھ ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوتا ہے جو ایمان لاتے اور عدل واحسان، اصلاح اور حقوق انسانی (Human rights) کی پاسداری کرتے ہیں، اس کے نتیجے میں ان کو لامتناہی اجر ملے گا۔

7 95 فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ

(اے انسان ! لامتناہی اجر کے ہوتے ہوئے) تم روز حساب وجزا کو کیوں جھٹلاتے ہو؟

8 95 اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ

کیا اللہ سب حاکموں کا حاکم نہیں 5 ہے؟ (یقیناہے)۔ حواشی-5 یہ جملہ استفہامیہ اقرار یہ ہے۔ اس میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ دنیا میں بالخصوص حکم صرف اللہ تعالیٰ کا چلے گا، کسی اور کا نہیں، لہٰذا صرف اللہ کا حکم ماننا ہی انسان پر فرض ہے۔ دوسروں پر اپنا حکم چلانے والا فرعون ہوتا ہے۔

سورہ العلق بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 96 اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ

(اے نبیؐ!) اپنے رب کے نام، یعنی صفات حسنہ کے فیوض و برکات کے ساتھ (آیات قرآن) پڑھو، جس نے (کل موجودات) تخلیق کی ہیں 1 (اور اس کی تخلیق فعلیت Creative activity = کا سلسلہ جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا)۔ حواشی-1 خلق: یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی فعلیت جمالیاتی و افادی اور تنزویجی غاتیاتی ہے۔

2 96 خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ

جس نے انسان کو (جونک کی طرح) خون کے لوتھڑے سے تخلیق کیا 2۔ حواشی-2 خلق الانسان من علق o قرآن حکیم کے مطابق، اللہ نے انسان کو چھے مختلف زمان و مکان اور احوال و ظروف میں تخلیق کیا تھا، جیسے مثال کے طور پر، وہ اسے شکم مادر میں تخلیق کرتا ہے۔ ان میں ایک حالت علق کی ہوتی ہے۔ یہ اس کا اسلوب بیان ہے کہ وہ کبھی کہتا ہے کہ اس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا، کبھی علق اور طین سے، کبھی صلصال فخار اور کبھی تراب وغیرہ وغیرہ سے۔

3 96 اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ

پڑھو کہ آپ کا رب نہایت جود و سخا کرنے والا (Bounteous) ہے۔

4 96 الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا 3(اور سکھاتا ہے)۔

حواشی-3 علم بالقلم اس میں قلم کی غیر معمولی اہمیت کی طرف بلیغ اشارہ کیا گیا ہے اور علم کو قلم کا مرہون منت بتایا گیا ہے۔ بالفاظ دیگر، علم و قلم لازم و ملزوم ہیں۔ اس سے مستنبط ہوا کہ اہل قلم ہی راسخ العلم ہوتے ہیں، جو متشابہات قرآنی کو سمجھ سکتے

ہیں۔ یہ آیت درس نظامیہ کے تلامذہ اور فارغ التحصیل مولویوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے، کیونکہ وہ "بے قلم" ہوتے ہیں، اس لئے کہ درس نظامیہ میں قلم شجر ممنوعہ ہے۔

5 96 عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْؕ

انسان کو وہ علوم وفنون سکھائے جن سے وہ بہرہ مند نہ تھا۔

6 96 كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓىۙ

وہ اس نعمت غیر مترقبہ کا شکر نہیں کرتا، بلکہ سرکشی اختیار کرتا ہے۔

7 96 اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ

وہ اپنے آپ کو بے احتیاج و بے نیاز سمجھتا ہے۔

8 96 اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ

(اے انسان!) یقین کر جان کر تجھے اپنے رب ہی کے حضور لوٹ کر جانا ہے (حساب وجزا کیلئے)۔

9 96 اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰىؕ

کیا تو نے اس شخص کے حال و کردار میں غور کیا جو منع کرتا ہے؟

10 96 عَبْدًا اِذَا صَلّٰىؕ

ہمارے بندے کو جب وہ صلوٰۃ ادا کرنے لگتا ہے۔

11 96 اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓىۙ

غور تو کرو اگر وہ راہ راست پر ہے (جیسا کہ وہ دعویٰ کرتا ہے)۔

12 96 اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ

یا تقویٰ کی تلقین کرتا ہے، یعنی راہ راست پر چلنے کی تاکید کرتا ہے (تو صلوٰۃ قائم کرنے سے کیوں روکتا ہے؟)۔

13 96 اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ

ذرا غور کرو کہ اگر وہ (اللہ کے دین کی) تکذیب کرتا اور اس سے منہ موڑتا ہے (تو وہ راہ راست پر کیسے ہوا؟ جیسا کہ دعویٰ کرتا ہے)۔

14 96 اَلَمۡ يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰىؕ

کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے تمام افعال کو دیکھ رہا ہے؟

15 96 كَلَّا لَـئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِۙ

تف ہے اس شخص پر! اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں (Forelock) سے پکڑ کر کھینچیں گے یعنی اسے ذلیل و رسوا کریں گے۔

16 96 نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ

پیشانی کے ان بالوں سے جو اس کے جھوٹے اور غلط کار ہونے کی علامت ہیں۔

17 96 فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ

(اگر اس سے ہو سکتا ہے) تو ہمارے مقابلے کیلئے اپنے حمایتیوں کو بلا لے۔

18 96 سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ

ہم بھی دوزخ کے پہرے داروں کو بلا لیں گے۔

19 96 كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَ اسۡجُدۡ وَ اقۡتَرِبۡ ۩

تف ہے اس پر۔ ہر گز اس کا کہنا نہ ماننا، بلکہ (اللہ کے حضور) سر بسجود 4 ہو کر اس کے قرب کی طلب و جستجو کرتے رہنا۔

حواشی-4 والسجد: اصطلاح قرآن میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

سورہ القدر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 97 اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ

(اصل یہ ہے کہ) ہم نے اسے (یعنی قرآن حکیم کو) شب قدر 1 میں نازل کرنا شروع کیا۔

حواشی-1 لیلۃالقدر یا شب قدر کی قدر و منزلت اور فضیلت و اہمیت اس باعث ہے کہ اس میں قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا۔

2 97 وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ

(اے انسان!) تم کیا جانو کہ شب قدر (کی حقیقت) کیا ہے؟

3 97 لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ

شب قدر (فضیلت و اہمیت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

4 97 تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ

اس میں ہر امر 2 کے ملائکہ اور (ان کے زوج 3) روح، اللہ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔

حواشی-2 اللہ تعالیٰ کی تخلیقی فعلیت بھی تزویجی ہے، یعنی اس کی دو اصناف ہیں: ایک طبعی (Physical) اور دوسری مابعد الطبیعی (Metaphysial)، جس کیلئے قرآن مجید نے امر کی اصطلاح استعمال کی ہے، جیسے اس آیت میں: قل الروح من امر ربی (الاسراء 17:87): آپ انہیں بتادیں کہ روح میرے رب کے "امر" سے ہے، یعنی روح کی پیدائش اللہ کے قانون مابعد

الطبیعی کے مطابق ہوئی ہے اور انسان کو اس کا علم بہت کم دیا گیا ہے۔-3 جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر تخلیق زوجین بنائی ہے،
اس طرح ملائکہ اور روح بھی زوجین ہیں۔

5 97 سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

وہ امن وسلامتی کی دعا کرتے رہتے ہیں، ظہور سحر یا پو پھٹنے تک۔

سورہ البینہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 98 لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى
تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ

اہل کتاب اور مشرکوں میں سے جن لوگوں نے (اللہ کے دین کو) ماننے سے انکار کیا ہوا تھا، وہ اس وقت تک (اللہ کے دین کو)
ماننے والے نہ تھے، جب تک کہ ان کے پاس بلیغ ومنہ بولتی دلیل (یا اعجازی نشانی) نہ آجاتی۔

2 98 رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ

یعنی اللہ کا رسولؐ، جو ان کو عمل کرنے کیلئے پاک اوراق پڑھ کر سناتا۔

3 98 فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

جن میں مستقل و پائیدار قوانین واحکام مرقوم ہیں۔

4 98 وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ

حالانکہ اہل کتاب میں پھوٹ اس وقت پڑی (اور وہ فرقوں میں بٹ گئے) جب ان کے پاس بلیغ ومنہ بولتی دلیل آچکی تھی۔

5 98 وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ

اصل یہ ہے کہ انہیں قطعی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کے نظام حیات کلی (= دین) کے مخلص یا وفادار بن کر اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کے مطابق زندگی کریں۔ سب فرقوں اور اعتقادات کو چھوڑ کر صرف اللہ کا بن جائیں، پھر صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کے نظام قائم کریں۔ یاد رکھو! یہی محکم و پائیدار دین یا اللہ کا نظام حیات کلی ہے۔

6 98 اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

بلاشبہ اہل کتاب میں جن لوگوں نے اللہ کے دین یا نظام حیات کلی کو تسلیم بالیقین و عمل کرنے سے انکار کیا ہے اور جو مشرک ہیں، وہ جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ سب لوگ خلائق میں بدترین ہیں۔

7 98 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

لیکن جن لوگوں نے اللہ کے نظام حیات کلی کو تسلیم بالیقین کیا اور عدل واحسان اور انسانی حقوق کی پاسداری کے ذریعے معاشرتی توازن برقرار رکھا تو یہ وہ لوگ ہیں۔ جو بہترین خلائق ہیں۔

8 98 جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ

ان (کے ایمان واعمال صالحہ) کا اجر ان کے پروردگار کے ہاں ہے، یعنی باغات جاودانی، جن کے دامن میں چشمے رواں دواں ہوں گے اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور ہو گا اور وہ اس سے خوش ہیں اور خوش ہوں گے۔ یہ صلہ ان لوگوں کو ملتا ہے جو اپنے رب (کے قوانین مجازات وغیرہ وغیرہ) سے خوف بداماں رہتے ہیں۔

سورہ الزلزال بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 99 اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا

(وہ قیامت کی شکیب ربا گھڑی ہو گی) جب کرۂ ارض یا زمین کو پوری شدت سے ہلا یا جائے گا۔

2 99 وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا

اور زمین اپنے دفینے باہر نکال دے گی۔

3 99 وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا

اس وقت انسان (حیران و ششدر ہو کر) کہے گا: اسے کیا ہو گیا ہے؟

4 99 يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا

اس روز وہ اپنی کل روداد بیان کر ڈالے گی (یعنی وہ سب واقعات جو اس میں ہوئے ہوں گے، بیان کر دے گی)۔

5 99 بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا

کیونکہ تیرے رب نے اسے ایسا کرنے کا القائی حکم (Inspiration) دیا ہو گا۔

6 99 يَوۡمَئِذٍ يَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۙ لِّيُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡؕ

اس روز بنی نوع انسان الگ الگ نکلیں گے تا کہ اللہ (جو ستار العیوب ہے) ان سب کو الگ الگ ان کے اعمال دکھائے۔

7 99 فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ

چنانچہ جس نے ذرہ بھر حسنہ کی ہو گی، وہ اسے دیکھ لے گا۔

8 99 وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

اور جس نے ذرہ بھر سیہ کا ارتکاب کیا ہو گا، وہ اس کو دیکھ لے گا۔

سورہ العادیات بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 100 وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا

(مجاہدوں کے) فراٹے بھرتے ہوئے سرپٹ دوڑانے والے گھوڑوں کی قسم۔

2 100 فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا

نیز قسم ہے (ان کے) ان گھوڑوں کی جو اپنے سموں سے پتھروں پر ٹاپ مارتے ہوئے چنگاریاں اڑاتے ہیں۔

3 100 فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا

پھر قسم ہے (مجاہدوں کی جو) علی الصبح دشمن پر پل پڑتے ہیں۔

4 100 فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا

اس طرح میدان جنگ کو گرد و غبار سے ڈھانپ دیتے ہیں۔

5 100 فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا

اور تیزی سے یایکلخت دشمن کے لشکر میں جا گھستے (Thurst into) ہیں۔

6 100 اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ

بلاشبہ انسان (عموماً) اپنے رب (کی نعمتوں) کا بڑا ناشکر گزار ہے، یعنی اللہ کی عطا کردہ موضوعی اور معروضی نعمتوں کا استعمال احکام الٰہیہ کے مطابق نہیں کرتا۔

7 100 وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ

اور وہ خود بھی اس واقعیت کا شاہد ہے، یعنی جانتا ہے (پر مانتا نہیں)۔

8 100 وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ط

وہ مال و دولت سے بے انتہا محبت رکھتا ہے (حالانکہ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہئے، پھر اس کی جنت سے کہ جہاں انسان نے ہمیشہ رہنا ہے)۔

9 100 اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ

کیا اسے اس حقیقت کا علم الیقین نہیں کہ جب سب مردے قبروں سے زندہ اٹھائے جائیں گے۔

10 100 وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ

اور ان کے سینوں میں جو کچھ ہے سب آشکارا کر دیا جائے گا۔

11 100 اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ

بلاشبہ اس روز ان کے رب کے پاس ان کے احوال و اعمال کی کل معلومات ہوں گی۔

سورہ القارعہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 101 اَلْقَارِعَةُ

(یاد رکھو!) چکنا چور کر دینے والی! (ساعت ضرور آئے گی)۔

2 101 مَا الْقَارِعَةُ

چکنا چور کر دینے والی (ساعت) کیا ہے؟

3 101 وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ

اے انسان! تم چکنا چور کر دینے والی (ساعت) کی ماہیت کا ادراک نہیں کر سکتے۔

4 101 يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ

وہ ایسی ساعت ہے جس میں بنی نوع انسان پراگندہ پروانوں (Moths) کی مانند لوٹ پوٹ ہوں گے۔

5 101 وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ

اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔

6 101 فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

چنانچہ (اس روز) جن کی حسنات (بہ نسبت سیآت) وزن میں بھاری ہوں گی،

7 101 فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ

ان کی زندگی مسرت انگیز ہو گی۔

8 101 وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

اور (بخلاف اس کے) جن کی حسنات کے وزن (بہ نسبت سیآت کے) ہلکے ہوں گے،

9 101 فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ

ان کا ملجا و ماویٰ (Abode) ہاویہ ہو گا۔

10 101 وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ

تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کی ماہیت کیا ہے؟

11 101 نَارٌ حَامِيَةٌ

وہ آتش سوزاں (Raging fire) ہے۔

سورہ التکاثر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 102 اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُۙ

لوگو! تمہیں ایک دوسرے سے زیادہ مادی وسائل (مال و دولت، اراضی و باغات، جاہ و حشم، جھوٹی عزت و شہرت اور جنسی معروضات =Sex objects، وغیرہ وغیرہ) حاصل کرنے کی ہوس نے (اللہ اور اس کے قوانین واحکام، آخرت اور اپنے انجام سے غافل) کر رکھا ہے۔

2 102 حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕ

(اس نشۂ تغافل ہی میں) تم اپنی قبروں میں پہنچ جاتے ہو، یعنی مر جاتے ہو۔

3 102 كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَۙ

ہوش میں آجاؤ! تم جلد ہی اس غفلت کا مال (Consequences) دیکھ لو گے۔

4 102 ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَؕ

تمہیں پھر تاکید کی جاتی ہے کہ ہوش میں آجاؤ (ورنہ) تم اس کا انجام دیکھ کر رہو گے۔

5 102 كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِؕ

اگر تمہیں (اپنے مال کا) یقینی علم ہوتا (تو تمہیں ہرگز کثرت کی ہوس نہ ہوتی)۔

6 102 لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ

حقیقت یہ ہے کہ تم ضرور جہنم میں پہنچ کر اسے دیکھو گے۔

7 102 ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ

تمہیں پھر متنبہ کیا جاتا ہے کہ تم اسے اپنی آنکھوں سے ضرور بالضرور دیکھو گے۔

8 102 ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ

یاد رکھو! اس روز تم سے ان نعمتوں کا لازماً محاسبہ کیا جائے گا، جو تمہیں دی گئی تھیں۔

سورہ العصر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 103 وَالْعَصْرِ ۙ

تاریخی عمل (Historical process and occurrence) شاہد ہے کہ

2 103 اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ

انسان دراصل (بلحاظ حسنات) خسارے (Loss) میں ہے۔

3 103 اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

لیکن اس سے مستثنیٰ وہ لوگ ہیں، جو ایمان لاتے ہیں، یعنی جو اللہ تعالیٰ کے کلام و نظام حیات کلی کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں اور ان کے مطابق عدل و احسان اور اصلاح کے امور سرانجام دیتے اور مساوی پیداواری حق سمیت تمام حقوق انسانی کا پاس و احترام کرتے ہیں۔ نیز ایک دوسرے کو الحق کی (= قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی، عدل و احسان اور حق معلوم

ادا کرنے کی، سچ کا شاہد بننے کی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا سودا کرنے اور صدیق بننے کی) تلقین کرتے رہتے ہیں۔ علاوہ بریں، وہ ایک دوسرے کو حق و جہاد کی راہ میں انتہائی مشکلات و مصائب کو برداشت اور نامساعد حالات میں ثابت قدم رہنے کی تاکید کرتے رہتے ہیں۔

سورہ الھمزہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 104 وَيۡلٌ لِّـكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ

ہر اس شخص کیلئے بربادی مقدر ہے جو (بالمشافہ) طعن و تشنیع (Slander) اور پیٹھ پیچھے برائی (Traduce) کرنے کا عادی ہے۔

2 104 اۨلَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ

جو مال و دولت کو جمع کر کے رکھتا اور اسے گنتا رہتا ہے۔

3 104 يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ

وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے امر یا لافانی (Immortal) بنا دے گا۔

4 104 كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ

(ایک تو) ایسا ہرگز نہیں ہو گا کیونکہ (اسے مرنا ضرور ہے اور دوسرے، اللہ کے قانون مجازات کے مطابق) وہ بالضرور ''خطمہ'' میں پھینکا جائے گا۔

5 104 وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحُطَمَةُ

اے انسان! تجھے کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے؟

6 104 نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ

وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ (Kindled fire) ہے۔

7 104 الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ

جو دلوں کو محیط ہو جاتی ہے۔

8 104 اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ

بلاشبہ وہ اس آگ میں بند کر دیئے جائیں گے،

9 104 فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ

اس کے اونچے اونچے ستونوں میں (In columns outstretched)۔

سورہ الفیل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 105 اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ

اے انسان! کیا تو نے اس (اہم تاریخی واقعہ) میں (عبرت حاصل کرنے کیلئے) بامقصد غور و فکر نہیں کیا کہ تیرے رب نے (اپنے قانون تدبیری کے مطابق) ہاتھی والے لشکر کا کیا حال کیا؟

2 105 اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ

کیا ان کی (جنگی) چال (Stratagem) کو ناکام نہیں بنا دیا؟

3 105 وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ

ہوا یہ کہ اس (اللہ) نے (اپنے قانون استمداد و استعانت کے مطابق انہیں کچلنے کیلئے) ان پر (شکاری) پرندوں کے غول بھیجے۔

4 105 تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ

جوانہیں (تیروں کی طرح) کھنگر کی کنکریاں مارتے (Pelted) تھے۔

5 105 فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ

نتیجتاً، ان کو جگالی کئے ہوئے (Devoured) بھس کی طرح کر دیا۔

سورہ قریش بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 106 لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍۙ

قریش کی تالیف قلوب کی خاطر—؛

2 106 اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ‌ۚ

انہیں دلجمعی کے ساتھ گرمی اور جاڑے میں سفر کرنے کا موقع دیا۔

3 106 فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِۙ

لہٰذا انہیں اس گھر (بیت اللہ) کے رب کی فرماں برداری و بندگی کرنا چاہیے۔

4 106 الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ

جس نے انہیں قحط و فاقہ کی حالت میں روزی دی اور (دشمنوں کے) خوف و خطر سے امن دیا۔

سورہ الماعون بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 107 اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ

کیا تو نے اس شخص (کے کردار و خلق اور احوال و ظروف) میں غور کیا ہے، جو دین (کے احکامات و تعلیمات اور عقائد جلیلہ و محرکہ کو جھٹلاتا اور ان کی تکذیب کرتا) ہے؛

2 107 فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ

یہ وہی تو ہے جو یتیم یعنی بے یار و مددگار انسان (کی تکریم کرنے کی بجائے اس کی تذلیل و تحقیر کرتا اور اس کو دھتکارتا ہے۔

3 107 وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ

اور حاجتمندوں کی کفالت کے لئے یعنی ان کی اقتصادی کفالت کا بندوبست کرنے کی قوم و حکومت کو قلم و زبان وغیرہ کے ذریعے ترغیب نہیں دیتا۔

4 107 فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ

پھر اُن صلوۃ ادا کرنے والوں کے لیے تباہی ہے جو،

5 107 الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ

اپنی صلوۃ یا نماز (معانی و مطالب، حقوق و فرائض، حقیقت و غائیت، فیوض و برکات اور تقاضوں کو سمجھنے) سے غفلت برتتے ہیں، یعنی ان کو سمجھنے کی انہیں پروا نہیں۔

6 107 الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ

جو ریاکاری یاد کھاوا کرتے ہیں یعنی جو صلوۃ کو حُسن عبادت، قرب و حضوری کا وسیلہ آنکھوں کی ٹھنڈک او جنت کی کنجی اور اپنی ذات کے نور کی تکمیل کا ذریعہ سمجھ کر نہیں بلکہ اپنے آپ کو عابد و زاہد اور پرہیزگار ثابت کرنے کے لیے ادا کرتے ہیں۔

7 107 وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ

اور اپنے بخل کے سبب اپنے نفس اور دوسرے لوگوں کو ضرورت کی چیزیں دینے سے انکار کرتے ہیں یا اُن سے فائدہ اُٹھانے سے روکتے ہیں۔

سورہ الکوثر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 108 اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ

(اے میرے نبیؐ!) ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کی رو سے) آپ کو الکوثر یعنی کثیر نعم و حسنات عطا کی ہیں۔

2 108 فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ

لہٰذا آپ اپنے رب کے (قرب و رضوان کیلئے) اپنا وظیفہ نبوت ادا کرتے رہیں اور اس میں کمال مہارت و دانشمندی کا مظاہرہ کریں۔

3 108 اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ

یقیناً آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔

سورہ الکافرون بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 109 قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ

(اے نبیؐ!) آپ علی الاعلان نظام اسلام کے منکروں کو بتا دیں کہ اے کافرو! (O! Infidels)۔

2 109 لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ

میں ان کی عبادت، یعنی پرستش و بندگی اور اطاعت نہیں کرتا، جن کی عبادت تم کرتے ہو۔

3 109 وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ

اسی طرح تم بھی اس (اللہ وحدہ لاشریک) کی عبادت نہیں کرتے ہو، جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔

4 109 وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ

اور (اچھی طرح سن لو کہ) میں ان کی عبادت ہرگز کرنے والا نہیں ہوں جن کی عبادت یا پرستش و بندگی تم کرتے ہو۔

5 109 وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ

اسی طرح تم بھی اس (اللہ) کی عبادت کرنے والے نہیں ہو، جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔

6 109 لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ

دیکھو! تم اپنا دین یا نظام زندگی اختیار کئے رہو، میں اپنا دین یا اللہ کا نظام حیات کلی اختیار کئے رہوں گا (پھر تم خواہ مخواہ کیوں جنگ و جدال کرتے ہو؟)۔

سورہ النصر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1 110 اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

(یہ حقیقت غور کرنے کی بات ہے کہ) جب اللہ تعالیٰ (کے قانون فضل و انعام کے مطابق اس) کی مدد (Succor) آئی تو فتح (Triumph) حاصل ہو گئی۔

2 110 وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

چنانچہ تم نے خود اس کا مشاہدہ کر لیا کہ لوگ جوق در جوق اللہ کے نظام حیات کلی، اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

3 110 فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

لٰہذا اپنے رب کی تعریف و ستائش اور شکر کرنے کے ساتھ اس کی تنزیہ کرو اور اس سے مغفرت مانگو۔ بلاشبہ وہ رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

سورہ اللہب بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 111 تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ

ابولھب کی قوت برباد ہو گئی 1 اور وہ خود بھی برباد ہو گیا۔ حواشی-1 یہ سورت تمثیلی انداز کی ہے اور اس میں قدیم عربی کے محاورے مستعمل ہوئے ہیں۔

2 111 مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ

نہ تو اس کا مال و منال اس کے کچھ کام آیا اور نہ جو اس نے کمایا۔

3 111 سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ

وہ عنقریب شعلہ زن آگ میں جھونکا جائے گا (Will be plunged into flaming fire)۔

4 111 وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۚ

نیز اس کی جورو (Wife) بھی بھڑکتی آگ میں ڈالی جائے گی، جو جہنم کا ایندھن اٹھائے پھرتی ہو گی۔

5 111 فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ

اس کے گلے میں طوق رسوائی 2 ہو گا۔ حواشی-2 یہ قدیم عربی زبان کا محاورہ ہے۔

سورہ الاخلاص بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 112 قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

اس حقیقت کا برملا اعتراف واعلان کرو کہ صرف ایک اللہ ہی ہے جو یکتا ہے (اس لئے کہ اس کے سوا باقی تمام مخلوقات یا موجودات زوجین یا جوڑا جوڑا ہیں)۔

2 112 اَللّٰہُ الصَّمَدُ

اللہ صمد ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر چیز مثلاً زوج، معاون، شریک، اولاد، خواہش و تمنا وغیرہ وغیرہ سے بے احتیاج و بے نیاز ہے، اگرچہ ہر چیز اس کی حاجت منداور فقیر و سائل ہے)۔

3 112 لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ

اس نے کسی کو نہیں جنا (He begot not anyone) اور نہ کسی نے اسے جنا ہے (اس لئے بھی کہ وہ سبحان ہے اور اس کا کوئی زوج نہیں، نیز وہ اس سے بے احتیاج و بے نیاز ہے۔ لہٰذا اس کا کوئی بیٹا یا بیٹی اور نہ اس کا کوئی باپ ہی ہے)۔

4 112 وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

علاوہ بریں، اس کا کوئی ہمسر ہے نہ مثیل۔ وہ ہر حال میں یکتا و بے احتیاج ہے (مختصر یہ کہ وہ وحدہ لاشریک ہے)۔

سورہ الفلق بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1 113 قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ

(اے انسان!) یہ دعا مانگنا اپنا شعار کر لو کہ میں اس رب کی پناہ میں آنے اور رہنے کا طلبگار و خواہش مند ہوں، جو اپنے بندوں کے مادی و جمالیاتی فوائد کیلئے بوقت ضرورت اپنی مخلوقات کو شق 1 کرنے والا ہے۔

حواشی - 1 مثلاً وہ زمین میں بیج کو شق کرتا ہے تاکہ وہ نشو و نما پائے، اسی طرح وہ حیاتیاتی ماؤں کے رحموں کو بچوں کی پیدائش کیلئے شق کرتا ہے، نیز ذرات کو پھاڑ کر جوہری توانائی پیدا کرتا اور ظلمت کو پھاڑ کر اجالا پیدا کرتا ہے۔

2 113 مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ

ہر اس چیز کی مضرت و آفت سے جو اس نے تخلیق کی ہے۔

3 113 وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ

نیز تاریک رات اور کفر و شرک اور ظلم و عدوان کے اندھیرے سے جب وہ گہرا ہو جائے (پناہ مانگتا ہوں)۔

4 113 وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِۙ

اور ان لوگوں کے ضرر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو قسموں اور معاہدوں میں رخنہ 2 اندازی کرتے ہیں۔

حواشی- 2 اکثر مترجمین اس آیت کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ گنڈوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والوں کی برائی سے (Malignant mischief)

5 113 وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

علاوہ بریں، میں حاسد کی مضرت و آفت سے بھی (اللہ کی) پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے لگے۔

سورہ الناس بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

1 114 قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ

(اے انسان!) یہ دعا ہمیشہ مانگا کرو: میں بنی نوع انسان (Mankind) کے نشو و نما کرنے والے (=رب) کی پناہ (Refuge) میں آنے اور رہنے کا طلبگار و آرزو مند ہوں۔

2 114 مَلِكِ النَّاسِۙ

جو بنی نوع انسان کا حقیقی بادشاہ ہے۔

3 114 اِلٰهِ النَّاسِۙ

اور بنی نوع انسان کا حقیقی معبود و حاکم ہے۔

4 114 مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ

(نیز) خناس یعنی شر انگیزی کرنے کے بعد ہٹ جانے والے کی وسوسہ اندازی (Evil suggesting) کی مضرت وآفت سے (بھی اللہ کی پناہ کا طلبگار ہوں)۔

5 114 الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِۙ

یہ وہ ہے جو لوگوں کے باطنی نظام میں وسوسے یعنی شکوک و شبہات و بری خواہشات اور بد گمانیاں ڈالتا ہے۔

6 114 مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ

وہ جنات (Jinns) میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ نکتہ: یہاں اللہ نے غیر مبہم اور واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ ''جنات'' اور انسان دو مختلف جنسیں ہیں!